سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 15-جون 2022

(یوم الاربعاء، 15 ذیقعد 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 1

71

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(93)/2022/05. Dated: 14th June, 2022. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 I, **Parvez Elahi,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, 15th June, 2022 at **1.00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
14th June, 2022

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(1) قواعد معطل کرنے کی تحریک:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127(2) جسے قاعدہ 234 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، قرارداد پیش کرنے کے لئے، کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

(اے) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت آرڈیننس (10 بابت 2022) مشکلات کے ازالے اور منسوخی پنجاب قوانین کی نامنظوری کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(بی) آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد:

آرڈیننس مشکلات کا ازالہ اور منسوخی پنجاب قوانین 2022 (10 بابت 2022) کی نامنظوری کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس مشکلات کا ازالہ اور منسوخی پنجاب قوانین 2022 (10 بابت 2022) کو نامنظور کیا جائے۔

74

(2) عام بحث

1- **آئینی بحران پر عام بحث**

ایک وزیر آئینی بحران پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2- **مہنگائی پر عام بحث**

ایک وزیر مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3- **امن وامان پر عام بحث**

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد سبطین خان

چیئرمینوں کا پینل

1۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
2۔ میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
3۔ جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے پی پی-67
4۔ محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے ڈبلیو-363

76

ایڈووکیٹ جنرل

جناب شہزاد شوکت

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

سیکرٹری (پارلیمانی امور) : جناب عنایت اللہ لک

77

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 15-جون 2022

(یوم الاربعاء، 15-ذیقعد 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 2 بج کر 42 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَهُوَ الَّذِيٓ أَنشَأَ جَنَّٰتٍ مَّعْرُوشَٰتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَٰتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُۥ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَٰبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَٰبِهٍ ۚ كُلُوا۟ مِن ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَءَاتُوا۟ حَقَّهُۥ يَوْمَ حَصَادِهِۦ ۖ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾

سورۃ انعام (آیت نمبر 141)

اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی O اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو بعض باتوں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض باتوں میں نہیں بھی ملتے جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ O اور جس دن پھل توڑو اور کھیتی کاٹو تو اس کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی اِس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
اُس کا دیوانہ ہوں اُس کا مجذوب ہوں کیا یہ کم ہے کہ میں اُس سے منسوب ہوں
سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک مجھ کو تو اتنا تو زادِ سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہُوا مصطفےٰ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری پارلیمانی امور (جناب عنایت اللہ لک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
3۔	جناب ساجد احمد خان، ایم پی اے	پی پی۔67
4۔	محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	ڈبلیو۔363

شکریہ

جناب مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

تعزیت

مقصود چپڑاسی سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے ڈاکٹر رضوان اور سابق رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کی وفات پر فاتحہ خوانی

جناب مراد راس: شکریہ، جناب سپیکر! مقصود چپڑاسی، سابق ڈائریکٹر ایف آئی اے ڈاکٹر رضوان اور سابق ایم این اے ڈاکٹر عامر لیاقت حسین وفات پا گئے ہیں تو ان کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے تاہم جو بھی ان کے ساتھ ہوا وہ تو end پر عدالت سے ہی فیصلہ ہو گا مگر ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قاری صاحب! مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب دو چیزیں legislation کے حوالے سے ہیں لیکن اس سے پہلے تحریک استحقاق take up کرنی ہے کیونکہ یہ بہت اہم ہے اور اس شخص نے جو حرکت کی ہے اس سے ایوان میں موجود نہ صرف معزز خواتین ممبران کی دلآزاری ہوئی ہے بلکہ پورے پنجاب کی خواتین کی دلآزاری ہوئی ہے۔ جی، محترمہ یاسمین راشد! اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مسلم لیگ(ن) کے غیر منتخب رکن عطاء اللہ تارڑ کا آئین پاکستان ہاتھ میں پکڑ کر نازیبا اور فحش حرکات کرنے پر معاملہ استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرنے کا مطالبہ

محترمہ یاسمین راشد: شکریہ، جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مسلم لیگ(ن) کے ایک غیر منتخب رکن عطاء اللہ تارڑ کا اس ایوان کے اندر ایک ہاتھ میں آئین پاکستان پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے انتہائی نازیبا اور فُحش اشارے و حرکات کرنے سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے جو کہ سب کچھ کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ہماری اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے باقاعدہ استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر کارروائی کی جاسکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے اس معزز ایوان کے ممبران بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وہ بات کر سکتے ہیں۔

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! سب سے زیادہ تکلیف دہ جو چیز تھی کہ جو اشارہ کیا گیا ہے اس اشارے نے ہم ساری جو یہاں پر خواتین بیٹھی ہوئی تھیں، اس قسم کے نازیبا اشارے سے جس طرح ہمیں تکلیف ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ تاریخ میں شاید اس ایوان میں اس طرح کے

اشارے پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں آپ آئین پاکستان کی کتاب اٹھائے ہوئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے فُحش اشارے کر رہے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اِس آئین پاکستان کی پاسداری نہیں کی ہے اور اس آئین پاکستان کے بارے میں یہی سوچتے ہیں کہ پاکستان کے بنے آئین کی ان کے لئے کوئی عزت نہیں ہے۔ سب سے زیادہ اہمیت کی حامل یہ چیز ہے کہ ان کے اِس طرح کے اشارہ سے میرے خیال میں ہم سب کو اتنی تکلیف ہوئی ہے تو اس کے خلاف جتنی سخت کارروائی کی جائے وہ کم ہے۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مومنہ وحید: شکریہ، جناب سپیکر! بجٹ اجلاس ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے اور یہ مذاق ابھی تک چلتا جا رہا ہے جبکہ اس کی ابتدا تب ہوئی جب ایک غیر منتخب شخص اسمبلی کے اندر آ گیا اور پورے استحقاق کے ساتھ اس نے بنچز کے اوپر نہ صرف بیٹھنے کی کوشش کی بلکہ کارروائی میں بھی دخل اندازی کی۔ یہاں پر غلط قسم کی نعرہ بازی ہوئی، یہاں پر غلط قسم کے اشارے کئے گئے اور خصوصاً خواتین کی جانب رُخ کر کے وہ اشارے کئے گئے۔ وہ آدمی جو چہرے پر سُنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجا کر ایوان میں آتا ہے، زبردستی گُھس کر آتا ہے اور وہ خواتین کو اس طرح کے اشارے کرتا ہے لیکن اخلاقیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کی جماعت ہی اسے نکال باہر کرتی لیکن اسے آپ کو باہر نکالنا پڑا جبکہ کل ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شخص جو اس ایوان میں سب کچھ کر کے گیا اور اس ایوان کے تقدس کو پامال کیا اور یہاں پر بیٹھی ہوئی خواتین ممبران کی حُرمت کو اپنے فُحش اشاروں سے پامال کیا تاہم کل وہ کہتے ہیں کہ اس کا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے اور اس کے پاس پورے rightsہیں کہ وہ ہاؤس میں آ سکے۔

جناب سپیکر! اس کے اوپر کمیٹی کوئی فیصلہ کرے وہ بعد کی بات ہے اور کمیٹی کے پاس یہ معاملہ آپ بھیج دیں گے تو یہ آپ کی صوابدید ہے لیکن کوئی ایسی legislationہونی چاہئے کہ کوئی غیر منتخب شخص اسمبلی میں کسی بھی صورت اس معزز ایوان میں نہ آ سکے۔ اس ایوان کا تقدس

پامال کرنا تو ان کے لئے ایک عام بات ہو گئی ہے کیونکہ اپریل کے شروع کے دنوں میں 3 تاریخ کو جو ہوا، 6 تاریخ کو جو ہوا اور 9 تاریخ کو جو ہوا جسے ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ چونکہ ہماری حکومتی جماعت ان کے ساتھ ہے اور کس کس کی سپورٹ اسے ہے یہ بات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہ گئی کیونکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جب جناب سپیکر کی Ruling کو bulldoze کر کے نئے احکامات جاری کئے گئے تو اس کے بعد پیچھے کچھ بھی نہیں بچتا۔ بہر حال عطاء اللہ تارڑ کی اس حرکت کی خصوصاً ہم خواتین اور تمام اپوزیشن کے ممبران پُر زور مذمت کرتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک غیر منتخب شخص جو کسی جماعت کا رکن ہے وہ دوبارہ floor of the House پر ہمیں نظر نہ آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ اس ایوان میں ڈاکٹر یاسمین راشد نے جس issue پر تحریک استحقاق پیش کی ہے میں اس حرکت کی پر زور مذمت اس لئے بھی کروں گی کہ نہ صرف ہمیں پہلے اسمبلی میں دھکے دیئے گئے بلکہ مار پیٹ بھی کی گئی پھر بھی ہم لوگ خاموش ہو گئے اور اس پر صبر کر لیا۔ جیسا اسلام آباد ڈی چوک میں راناثنا اللہ نے ہمارے اوپر tear gas کے مظالم ڈھائے تو بھی ہم چپ رہے۔ کیا ہمیشہ ہم نے ہی صبر کا بیڑہ اٹھانا ہے؟ اس معزز ایوان میں کل اور پرسوں جب عطاء اللہ تارڑ آیا تو وہ کس حیثیت سے آیا؟ اس کو آنے کی جرات کیسے ہوئی اور اس کے بیک پر کون ہے؟ آپ یقین کریں کہ صرف عطاء اللہ تارڑ نے ہی گندے اشارے نہیں کئے بلکہ ان کے دو تین ایسے ممبران ہیں جو مجھے نہیں لگتا کہ وہ کسی شریف گھرانے کے ہیں۔ ان کی تربیت شاید ایسی ہے کہ وہ خواتین کی موجودگی میں اس حد تک کارٹون بنتے ہیں ، اس حد تک غلیظ حرکات اور اشارے کرتے ہیں تو کیا ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ آپ کی اپنی رولنگ، مطلب آپ ایک معزز ایوان کے سب کچھ ہیں اور آپ اتنے بے بس ہو گئے ہیں، آپ کو بہت strong action لینا چاہئے۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور اگر اُس عطاء اللہ تارڑ نے کالا کوٹ پہن رکھا ہے تو کیا یہ اس کی گواہی نہیں دیتا کہ اس کی تربیت بھی اچھی ہوئی ہے اور وہ کسی

معزز گھرانے سے تعلق رکھتا ہے؟ ہمارا اس پر سخت احتجاج ہے اور سپیکر صاحب براہ مہربانی اس پر آپ کو نوٹس لینا پڑے گا ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے جو تحریک استحقاق پیش کی۔ ہم سب نہ صرف اس کو second کرتے ہیں۔ میں ایک بات آپ کو بتا دوں کہ ہم (ن) لیگ کی بات کر رہے ہیں، عطاءاللہ تارڑ (ن) لیگ کے نمائندے اور میاں محمد شہباز شریف کے spokesperson ہیں۔ میں محترمہ مومنہ وحید کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گی کہ انہوں نے نہ صرف یہ حرکت کی، زور دبنگ کی اور پھر میڈیا میں جا کر کہا کہ اگر مجھے موقع ملا تو میں دوبارہ ایسا کروں گا۔ یہ ان کی اخلاقیات ہیں، یہ ان کا کردار ہے اور کیوں نہ ہو، جن کی لیڈر مریم نواز ہو اور وہ لوگوں کی ویڈیو ریلیز کرتی ہو۔ پہلے ویڈیو بنواتی ہو، پھر فیک ویڈیو بنواتی ہو اور پھر ریلیز کرتی ہو۔ جس پارٹی کا نظریہ یہ ہے اور جس پارٹی کا معیار یہ ہے کہ وہ لوگوں کی عزت سے کھیلنا ان کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے ان میں اخلاقیات، عورتوں کی عزت اور تکریم، یہ 25 مئی کو آزادی مارچ کے دن جس طرح لوگوں کے گھروں میں گھسے ہیں، یہ میرے گھر میں بھی گھسے اور جس طرح ہماری خواتین کو ہراساں کیا، ڈاکٹر یاسمین راشد جو ہماری ماؤں جیسی ہے جن کا تقدس میرے خیال میں دشمن بھی اٹھ کر کرتا ہے، انہوں نے جس قسم کا اس کے ساتھ رویہ برتا تو آپ ان سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ یہ publically آ کر معذرت کریں گے۔ معذرت سے ان کی پارٹی کا خواتین کا یہ character ہے تو مردوں کے character کی تو آپ کیا ہی بات کرتے ہیں۔ ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے almost دس سال ہونے کو آئے ہیں لیکن جس طرح آئین کی پامالی اور اس ہاؤس کے تقدس کی پامالی کی، جس طرح یہ اپنے اداروں کو ہاتھ میں ڈگڈگی بنا کر نچا رہے ہیں اور ان کے سامنے جس طرح آئین کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج میں اس معزز ہاؤس کے floor سے عدلیہ اور اداروں کو request کرتی ہوں کہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ یہ شیطانوں کا ٹولہ اس ملک کو بربادی کی طرف لے کر جا رہا ہے، اس ملک کی معیشت کو تباہ کر رہا ہے اور اس ملک کے معاشرے اور اخلاقیات کو تباہ کر رہا ہے۔ اگر آج بھی ہم نے آنکھیں نہ کھولیں اور

اداروں نے یہ چیزیں نہ دیکھیں کہ یہاں کون سا ڈرامہ چل رہا ہے، یہاں انڈین ڈراموں کی سیریل چلتی ہیں، یہ وہی اسمبلی نہیں لگ رہی بلکہ ان ڈراموں کی کوئی episode لگ رہی ہے۔ کبھی یہاں پر پولیس حملہ کرتی ہے اور کبھی گھروں میں پولیس بھیجی جاتی ہے۔ ان سب ڈراموں سے بچنے کے لئے میری اس معزز ہاؤس کے floor سے request ہے اور میں تمام اداروں سے کہتی ہوں اور ہماری آواز وہاں تک پہنچے کہ اس قسم کے خطرناک ملک دشمن لوگوں کو روکا جائے اور ان کے خلاف شدید قسم کی کارروائی کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ شمسہ علی!

محترمہ شمسہ علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ان سب نے باتیں کر لی ہیں۔ ایک بات یہ کہ ایک غلیظ انسان نے غلیظ حرکت کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کے گھر میں مائیں اور بہنیں وغیرہ نہیں ہیں؟ یہ ان کی کیسی تربیت ہے؟ یہ تو ایک لمحہ فکریہ ہے کہ کس طرح کے لوگ ہم پر مسلط ہوئے ہیں۔ میں تھوڑی سی اور گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب سے یہ imported حکومت آئی ہے تو انہوں نے سب کچھ ختم کیا ہے، پارلیمنٹ جو ہمارا sovereign ادارہ ہے انہوں نے اس کی sovereignty ختم کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ کس طرح سے اعلیٰ عدلیہ نے ہمارے سپیکر اور پارلیمنٹ کے اختیارات میں intervention کی، اب آپ اس وقت دیکھیں کہ یہ جو ابھی Ordinance آیا ہے یہ بھی آپ بھی سمجھیں کہ یہ سب subvert ہو رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس وقت عدلیہ کہاں پر ہے، وہ کیوں نہیں اس کو دیکھتی اور کیوں نہیں اس کا Suo Moto notice لے کر اور فوری طور پر اسے ختم کرتی۔ یہ جو ہمارے sovereign ادارے ہیں جیسے کہ ہماری پارلیمنٹ اور اسمبلیاں sovereign ہیں تو اس کی sovereignty کو کیوں نہیں بحال کرتی؟ ہم اس کو جتنا بھی condemn کریں کم ہے۔ ہمیں اس کا بالکل پیچھا کرنا چاہئے اور کسی طرح سے ہم اس Ordinance کو قبول کرتے ہیں اور نہ ہی قبول کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پرسوں جو کچھ بھی اس مقدس ایوان میں ہوا تو یہ میرے خیال میں اس ایوان کے لئے سیاہ ترین دن تھا کیونکہ عطاء اللہ تارڑ جیسے لوگ

جن کا اس اسمبلی سے کوئی تعلق نہ ہے اور نہ وہ یہاں کے ممبر ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو بڑے پروٹوکول کے ساتھ یہاں اندر لایا گیا اور پھر جب آپ کی رولنگ کے مطابق وہ شخص ڈھٹائی سے بیٹھا رہا اور وہ یہاں سے اٹھا نہیں لیکن جاتے ہوئے اس بندے نے یہ ضرور ہمیں بتا دیا کہ یہاں کی جو خواتین ہیں یا یہ جو ایوان ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس ایوان کا کوئی تقدس نہیں ہے اور یہاں جو شخص جس طرح سے چاہے وہ اس ایوان کو بھی بے عزت کر سکتا ہے اور وہ یہاں کی خواتین کو بھی بے عزت کر سکتا ہے۔ اس کی ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ وہ شخص گندے اشارے کرنے کے ساتھ ساتھ اور ان کے وہ دوسرے دوست جو یہاں پر بندر قسم کے لوگ ہیں، کل جس طرح سے وہ ناچ رہے تھے اور اچھل رہے تھے، ہمارا آپ سے question یہ ہے کہ کیا ہماری پارلیمنٹ اسی لئے ہے اور ہم سب یہاں اس لئے آتے ہیں کہ ہم legislation کی بجائے ہم یہاں پر رقص پیش کریں۔ وہ بھی عورتوں کو دیکھ دیکھ کر ان کی طرف غلط قسم کے اشارے کر کے ان کو یہ احساس دلائیں کہ تم لوگ وہ ہو جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تم لوگ وہ ہو جن کو ہم کچھ بھی کہہ دیں تو آپ کی پارلیمنٹ اس پر کوئی ایکشن نہیں لے گی۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور یہ میرے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کیونکہ اگر یہاں پر ہمارے honourable members میں سے، جب ہم حکومت میں تھے اگر کوئی چھوٹی سی بات غلطی سے منہ سے نکل جاتی تھی تو باہر میڈیا ایک وبال مچا دیتا تھا لیکن ایک شخص جو elected بھی نہیں ہے وہ یہاں پر ایوان میں آ کر فضول قسم کے اشارے کرتا ہے اور Constitution کی بک اٹھا کر وہ یہ بتاتا ہے کہ یہ میرے پیروں تلے ہے، اس آئین کی کتاب کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں اب بات کرنی چاہئے اور ہمیں question raise کرنا چاہئے کہ ایک ایسے شخص کو ہم کیسے اسمبلی میں داخل ہونے دے سکتے ہیں اور وہ شخص وزیر داخلہ کیسے بن سکتا ہے کہ جس کے یہ حالات ہوں کہ وہ عورتوں کی بے عزتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ غنڈے اور موالی جو ہیں وہ اب ہم پر آ کر وزیر بنیں گے اور ہمارے ملک کا نظام چلائیں گے تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! جو Privilege Motion move کی گئی ہے میں اُس کے لئے آپ سے درخواست کروں گی کیوں کہ میں نے سُنا نہیں کہ اُس کو Privilege Committee کو بھیج دیا گیا یا نہیں اس کے بارے announce کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! پچھلے دو ماہ سے جو کچھ ہو رہا ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں میرے خیال میں اسمبلی کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا جو پچھلے دو مہینے سے اس کی بے عزتی ہو رہی، ہماری بھی جو مسلم لیگ (ن) یہاں پر کر رہی ہے ہم اُس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ دو مہینے سے جو کچھ ہو رہا تھا اُس کو اگر پہلے روکا جاتا ہے تو کل یہاں پر عطاء اللہ تارڑ یہ بات نہ کرتے اور نہ صرف عطاء اللہ تارڑ نے بات کی بلکہ اُن کے علاوہ بھی چار پانچ ممبر ان ایسے تھے جو مسلسل غلط حرکات کر رہے تھے شاید آپ کی توجہ اُن کی طرف نہیں ہوئی ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور آپ سے التجاء ہے کہ اس کے اوپر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے ہم خواتین معزز گھروں سے آئی ہیں ہم یہ سمجھتی ہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی بے عزتی ہے جس طرح سے عطاء اللہ تارڑ اور دیگر چار لوگوں نے بھی کھڑے ہو کر یہ بات کی ہے تو آپ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر متعلقہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور اس پر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے۔ اس بندے کو ہم آئندہ سے اس ایوان کے اندر نہیں دیکھنا چاہتے میرے خیال میں اس طرح سے تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ لیکن یہ مسلم لیگ (ن) کے غنڈے ہیں ان غنڈوں نے اسمبلی کے باہر بھی ہمارے ساتھ ناجائز کیا ہے اور اسمبلی کے اندر بھی یہ اس طرح مسلسل کر رہے ہیں یہ کون سا قانون ہے، کس قانون کے تحت یہ ایوان میں آئے ہیں، کیا ہمارے ہاتھ میں کوئی قانون نہیں ہے کہ سارے کے سارے قوانین کو پامال کیا جا رہا ہے؟ آپ سے ایک دفعہ پھر درخواست ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس پر ایکشن لیا جائے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شعوانہ بشیر!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! محترمہ یاسمین راشد کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی ہے ہم عطاء اللہ تارڑ کے اس ایکشن پر جو اُس نے غیر اخلاقی حرکت کی ہے اُس کی بھرپور مذمت کرتے

ہیں اور ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ غیر اخلاقی حرکت نہ صرف اُس شخص کی تربیت کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ یہ حرکت اُس پوری پارٹی مسلم لیگ (ن) کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ کس caliber کے لوگ ہیں، کس کماش کے لوگ ہیں اور خاص طور پر ان کے گندے اشارے اور ان کی غیر اخلاقی حرکتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ پارٹی کن لوگوں پر مشتمل ہے کیا یہ حکومت چلانے کے قابل ہیں؟ ہم ان کی یہ غیر آئینی حرکتیں بہت دنوں سے دیکھ رہے ہیں، جو اس وقت حکومت پر قابض ہیں، ان کی تمام حرکتیں غیر آئینی ہیں اور ہم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں جس طریقے کا روّیہ یہ اسمبلی میں پیش کرتے ہیں، ان لوگوں کی نہ تو کوئی اخلاقی تربیت ہے، یہ لوگ جاہل ترین ثابت ہو رہے ہیں یہ حکومت کرنے کے قابل ہیں نہ یہ اسمبلی کی کسی کارروائی کو پیش کرنے کے قابل ہیں ان کی تمام حرکتوں پر سخت ایکشن لیا جائے اور اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! جو ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نے تحریک پیش کی ہے اُس معاملے کی جتنی مذمت کی جائے اُتنا ہی کم ہے واقعی 3۔ اپریل سے لے کر آج تک جو قوانین کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں، جس طرح قوانین کو پامال کیا جا رہا ہے، اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے پاکستان کی پارلیمینٹ کی history اُٹھا کر دیکھ لیں ایسی سیاہ history نہیں ملتی جو انہوں نے وتیرہ بنایا ہوا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تمام گلو بٹ اور یہ جو غنڈہ گردی ہے یہ ان کے نام سے ایسے ہی منسوب نہیں ہوئی یہ حقیقتاً نہایت گرے ہوئے اخلاق کی ان کی تربیت ہوئی ہے۔ ان کی تربیت ان کی پوری جماعت کے اندر اور ان کے ممبرز کے اندر نظر آتی ہے یہ بات آپ سوچیں ایک بندہ جو کل یہاں حرکتیں کر رہا تھا مجھے اُس کا نام یاد نہیں جیسے وہ حرکتیں کر رہا تھا مراسیوں کا بھی ان سے بات کرنے کا طریق کار اور انداز بہتر ہوتا ہے جس طریقے سے وہ ممبر یہاں پر ناچ رہے تھے اور حرکتیں کر رہے تھے اور فحش قسم کی باتیں اور اشاروں کا استعمال کر رہے تھے میں سمجھتی ہوں یہ

پوری قوم نے دیکھا، پوری قوم ان کی اصلیت جانتی ہے لیکن سوالیہ نشان یہ ہے کہ تمام قوم جانتی ہے تمام ادارے دیکھ رہے ہیں لیکن تمام ادارے خاموش کیوں ہیں؟ یہ کسی کو نظر نہیں آرہا کہ ہاؤس کے اندر کیا ہو رہا ہے اس کا تقدس پامال کیا جارہا ہے ویسے تو عدالتیں رات کو کھول دی جاتی ہیں لیکن یہاں پر جو قوانین کی دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں اور اس مقدس ایوان کی جو پامالی کی جارہی ہے وہ کسی کو نظر نہیں آرہی ہے یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے لیکن اللہ کی لاٹھی اِنشاءاللہ بے آواز ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے تو ان کے ساتھ وہ حال ہو گا کہ کوئی ادارہ ان کو نہیں بچا سکے گا۔ انہوں نے اس ہاؤس کا، خواتین کا، ممبرز کا اور خاص طور پر سپیکر صاحب آپ کی چیئر جو کہ سب سے مقدس ہے اُس کی انہوں نے عزت نہیں رکھی، میں سمجھتی ہوں یہ آپ کا خاندانی پن ہے، یہ آپ کا اخلاق اور یہ آپ کا اعلیٰ کردار تھا کہ جب جب ان لوگوں کا وقت آیا تو جس طریقے سے آپ نے اپنا role ادا کیا یہ آپ کے اعلیٰ خاندان اعلیٰ تربیت کو ظاہر کرتا ہے لیکن جو انہوں نے حرکتیں کی ہیں اور جو یہ کر رہے ہیں یہ ان کی تربیت ہے یہ ان گری ہوئی خاندان کی سوچ کو ظاہر کرتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی بات کہنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہم سب خواتین نے اپنے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں کے بارے میں ایک ایک خاتون ممبر نے آپ کے سامنے بولا ہے کیا ہی خوشی ہوتی کہ یہ مائیک ہمارے بھائی ممبران کے ہاتھوں میں ہوتا اور بھائی جب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہمارے حق میں یہ بات کر رہے ہوتے جو ہم اپنے لئے بول رہے ہیں اس لئے میں اپنے بھائیوں سے چاہوں گی کہ ہمارے بھائی ہماری protection کریں، ہمارے بھائی ہمارے حق میں بولیں اور ہم یہاں اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ صرف چند درجن یہاں ایوان میں بیٹھی خواتین کا بھی معاملہ نہیں ہے اگر ہم چند خواتین کی اس مقدس ایوان میں بھی حرمت محفوظ نہیں ہے تو پنجاب کی چھ کروڑ خواتین کی حرمت کی ہم کیسے حفاظت کریں گے تو اس ایوان میں

خاص طور پر اس بندے کو عبرت کا نشان بنانا چاہئے کہ جس نے پنجاب کی تمام خواتین اور پاکستان کی خواتین کی عزت کو داؤ پر لگایا ہے خواتین سڑکوں پر دفاتروں میں اور اپنے گھروں میں کیسے محفوظ رہیں گیں تو آپ اس پر سخت ایکشن لیں آپ کی چیئر بہت مضبوط ہے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں آپ اُس شخص کو نشان عبرت بنائیں۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میاں محمود الرشید!

میاں محمود الرشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم چاہ رہے تھے کہ ہماری بہنیں پہلے اس معاملہ پر اظہار خیال کریں ہم سارے ممبران ان کی عزت کے رکھوالے بھی ہیں اور ان کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُس سوچ اور اُس ذہنیت کی عکاسی ہے کہ جو اس پارٹی کے اندر اس گندی ذہنیت اور سوچ کے لوگوں کو اس مقام پر انہوں نے منسٹر بنا دیا تو یہ ان کے لئے اور عوام کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سوشل میڈیا پر اس کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اور عوام اس کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی بات کر رہی ہے۔ میں وکلاء برادری سے بھی گزارش کروں گا کہ اس کالی بھیڑ کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کا لائسنس چاہے وہ پنجاب بار کونسل، ہائیکورٹ بار یا سپریم کورٹ بار کا ہے وکلاء اپنے اجلاس بلا کر اس کا لائسنس کینسل کریں کیونکہ یہ اس قابل نہیں ہے کہ یہ وکلاء برادری کی کسی بھی جگہ پر نمائندگی کر سکے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مجھے یہاں پر یہ بات کرنی چاہئے یا نہیں لیکن آج میں یہاں پر یہ بات کروں گا کہ اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو اس کے grandfather نے جو یہاں پر کیا اس کی پنجاب، پاکستان یا شاید پوری دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ ایک شخص پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر ایک ہاتھ میں Constitution کی کتاب پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس طرح کے فحش اور نازیبا حرکات و سکنات اور اشارے کرے تو یہ اس کے لئے اور اس کی پارٹی لیڈر شپ کے لئے بھی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ یہ شخص تارڑ کا grandson ہے جو اس ملک کے ججز کو خریدنے کے لئے کوئٹہ بریف کیس لے کر گیا تھا۔ نواز شریف کے دور میں جس شخص نے وہاں ججز کو خرید کر سپریم کورٹ پر حملہ کروایا تھا یہ اس شخص کا ہی grandson ہے لہٰذا یہ اس گھرانے کی تربیت ہے۔ اس کو اس ایوان

میں موجود اپنی بہنوں کا خیال نہیں آیا کہ اس ایوان میں صرف ہماری خواتین نہیں بلکہ ان کی اپنی طرف بھی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس طرح کا اشارہ اس طرح کی سوچ اس کو آشکار کرنے سے پہلے لمحہ بھر بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ یہاں پر ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ میرا خیال ہے اس پر ہماری بہنوں کی طرف سے بھی کافی بات ہو چکی ہے۔ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس کے محرکین، محترمہ یاسمین راشد، جناب سبطین خان، میاں محمود الرشید اور میاں اسلم اقبال ہم چار لوگ تھے۔ میری اور ہم سب کی ہاؤس کی طرف سے یہ request ہے کہ ہماری اس تحریک استحقاق کو accept کرتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کو یہاں پر بلا کر اس حوالے سے جواب طلبی کی جاسکے اور اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس طرح کے مقدس ایوانوں میں آنے پر پابندی لگائی جاسکے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اب میں میاں اسلم اقبال کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں اور اس کے بعد جناب عمار یاسر بات کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ڈاکٹر یاسمین راشد نے ایوان میں جو تحریک استحقاق پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت اہم اور پورے ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ ایک غیر منتخب شخص اسمبلی میں آتا ہے۔ میرے ہاتھ میں آئین کی کتاب ہے اس میں نبی رحمت ﷺ کی حرمت اور قرآن پاک کے بارے میں بھی بات ہے وہ شخص ایک ہاتھ میں اس کتاب کو اٹھاتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے انتہائی غلیظ گالی کا نشان بنا کر پورے ایوان کے سامنے جس میں خواتین بھی بیٹھی تھیں ان سب کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ لہراتا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ نازیبا حرکات اپنے ہاتھوں سے کرتا رہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، آپ کو یاد ہو گا کہ ان کی اعلیٰ قیادت بے نظیر بھٹو کے خلاف لاہور میں بلکہ پورے پنجاب میں بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کی ننگی تصویریں ہیلی کاپٹر اور جہاز کے ذریعے پورے پنجاب میں پھینکتی رہی ہے لہٰذا یہ ان کی تربیت ہے۔ آپ کو اس پر اتنا افسردہ اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ آپ ان کی تربیت کا اس بات سے اندازہ لگالیں کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ان کی روح بھی ویسی ہے لہٰذا ان کو فرشتے بھی ویسے ہی ملنے ہیں۔ ان کے بڑوں کی کیا کوالیفکیشن رہی ہے کہ محترم نواز شریف کو گندے لطیفے سنانا اس کے علاوہ ان کی کیا

کوالیفکیشن تھی؟ ججز کو خریدنے کے لئے بریف کیس لے جانا یہی ان کی کوالیفکیشن رہی ہے اور تو ان کی کوئی بھی کوالیفکیشن نہیں ہے۔ آج عطاء تارڑ نے سیکرٹری لاء کے کمرے میں بیٹھ کر کہا اور اس کے بعد اس نے آئی جی پنجاب کو ٹیلی فون کیا کہ میاں اسلم اقبال کی زبان بندی کرنی ہے لہٰذا اس کے اور اس کے بھائیوں کے خلاف پرچے درج کرنے ہیں اس کو ہم نے چھوڑنا نہیں ہے۔ یہ جو مرضی کرلیں جتنی میری زندگی لکھی ہے وہ میرے رب کو پتا ہے۔ میرا ایک ایک سانس میرے رب کو پتا ہے۔ یہ گندی حرکتیں پہلے بھی کرتے رہے ہیں لیکن یہ 80,s یا 90,s کی دہائی نہیں بلکہ یہ 2022 ہے جتنی مرضی گندی اور نیچ حرکتیں کرلو تم نے یہ حرکتیں پہلے بھی کیں ہیں۔ تم لوگوں نے پہلے بھی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا ہے اور بے شرمی کی ہے۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تمہاری لیڈر مریم نواز کا اس حوالے سے ٹویٹ آتا اور وہ اس حرکت کو condemn کرتی اور وہ کہتی کہ ایسی حرکت کرنے سے ایک ممبر کا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن انہوں نے اس کو condemn نہیں کرنا کیونکہ آپ سمجھ گئے ہیں میں اس سے آگے بات نہیں کروں گا۔ اس کی دوسری قسط اگلے سیشن میں کروں گا یہ پہلے میرے اور میرے بھائیوں کے خلاف پرچے درج کروالیں۔ آئی جی کو کہہ دیں کہ آئی جی کی ریٹائرمنٹ پانچ سال بعد ہونی ہے۔ یہ ایوان ہو گا اور ہم ہوں گے انشاءاللہ اور عدالتیں ہوں گی۔ جو بھی کوئی ہمارے ساتھ ناجائز کرے گا ہم عدالت میں جائیں گے اور ہم انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ آپ سن لیں کہ میں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے مجھے تین پیغام بھیجے ہیں کہ میاں کم بولا کر۔ پچھلی اسمبلی میں بھی یہ کہتے رہے کہ کم بولا کر۔ کل انہوں نے اپنے دوستوں کے ذریعے مجھے پیغام راہداری پر چلتے ہوئے ایک منسٹر کے ذریعے پیغام بھجوایا ہے۔ کیا میں ان کی گیدڑ بھبھکیوں سے چُپ ہو جاؤں گا، کیا میں انصاف اور حق کی بات کرنا بند کر دوں گا تو وہ میرا آخری دن ہو گا تم لوگوں نے جو مجھے خریدنا تھا خریدنے کے لئے سب کچھ کر لیا؟ ہم بکاؤ مال یا لوٹے نہیں ہیں۔ ہم عمران خان کے ساتھ پاکستان کے لئے کھڑے ہیں، اس کے نظریات کے ساتھ کھڑے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے عمران خان زندہ باد کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! یاد رکھیں آج میں یہ بات ریکارڈ پر لا رہا ہوں کہ انہوں نے گندی سے گندی حرکت کرنی ہے۔ ان کی شکلوں کی طرف نہ جائیں شکل مومنا کرتوت کافراں ہے۔ ان کی

کر تو تیں کافروں والی ہیں۔ جب انسان سے غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو ندامت ہوتی ہے اور وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اللہ کے سامنے جھکتا ہے اور معافی مانگتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں دوبارہ کروں گا ہمیں پتا ہے تم دوبارہ کرو گے کیونکہ تمہاری تربیت ہی ایسی جماعت میں ہوئی ہے۔ تمہارے لیڈر کیا کرتے تھے یہ میں اگلی قسط میں بتاؤں گا؟ پہلے تم کر لو جو تم نے کرنا ہے، پرچے کرنے ہیں، چھاپے مارنے ہیں یا جیل کے اندر کرنا ہے جو کرنا ہے کر لو، تسلی کر لو۔ دنیا سے حسرت لے کر نہ جانا کہ یہ والا امر رہ گیا تھا اگر یہ بھی ہم کر لیتے تو شاید وہ سدھر جاتا تم نے پیغام بھی پہنچا لئے ہر طرح کی بات بھی کر لی، چادر چار دیواری کا تقدس بھی پامال کر لیا، میرے بھائی کو لے کر چلے گئے، تشدد کیا اور تین دن تک اندھیرے میں بند رکھا اور دو دن نارووال میں ضمانت نہ ہونے دی یہ سب تم نے کر لئے ہیں۔ انہوں نے ہائیکورٹ کا حکم نہیں مانا تو contempt of court لگی پھر جا کر کہیں ضمانت ہوئی تو کوئی مسئلہ نہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس تحریک کو باضابطہ قرارداد کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: پہلے حافظ عمار یاسر اپنی بات کریں گے اور اس کے بعد سید یاور عباس اپنی بات کریں گے۔ جی، حافظ صاحب!

جناب عمار یاسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ جناب سپیکر! جس طرح ہماری محترمہ و مکرمہ میڈم یاسمین راشد اور تمام خواتین ممبران نے جن چیزوں کا اظہار کیا ہے یقین جانیئے اس بات پر بہت افسوس ہوا ہے چونکہ اس پورے ایوان کا تقدس مجروح ہوا، ہماری ماؤں بہنوں کا تقدس مجروح ہوا، پنجاب کی تمام ماؤں بہنوں کا تقدس مجروح ہوا۔ اس ایوان میں خاتم الانبیاء امام الانبیاء حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے حوالے سے تاریخی کام ہوا ہے، اس میں قرآن مجید کی ساری آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ کی توہین ہوئی ہے، اللہ اور اس کے رسول کے ناموں کی بھی توہین ہوئی ہے۔ کیا لوگ مسجدوں کے اندر اور اپنی ماؤں بہنوں کی موجودگی میں اس طرح کے اشارے کرتے ہیں؟ ان کی تربیت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک اور چیز بتانا چاہتا ہوں اور تمام مذہبی لوگوں کو اس بات کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جتنا اسلام اور دین کو نقصان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ہوا ہے تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔نواز شریف صاحب اور شہباز شریف صاحب کے ادوار میں جتنا دینی طبقے یا دین اسلام کو نقصان پہنچایا گیا ہے کسی اور دور میں نہیں پہنچا۔ میں آج ان مذہبی لوگوں سے کہتا ہوں جو ہمیشہ مسلم لیگ (ن) کو مسلمانوں اور پارساؤں کی جماعت سمجھتے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کم از کم ہمیں تو اطمینان دلوائیں کہ ان کی حکومت میں کیا ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالا گیا؟ 2016اور2017 کے اندر کس نے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا تھا؟ کیا علما بھول گئے؟ کیا پیر بھول گئے؟ کیا ہمارے مذہبی لوگ بھول گئے؟ کیا معافی ہو گئی؟

جناب سپیکر! حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر محمد الرسول اللہ کی گستاخی ہو تو قوم کو مر جانا چاہئے، مسلمان زندہ رہنے کے حقدار نہیں ہیں۔ مسلم لیگ (ن) نے مذہب کے نام سے ووٹ لئے لیکن ہمیشہ اسلام کو نقصان مسلم لیگ (ن) نے ہی پہنچایا۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ذولفقار علی بھٹو کے دور میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بہت اچھا کام ہوا اور ادوار میں بھی بہت اچھا کام ہوا، اس تحریک کے اندر چودھری ظہور الہیٰ صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمود صاحب اور بڑے بڑے جید علمائے کرام شامل تھے۔ جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کیا گیا تھا اس پر چودھری شجاعت حسین صاحب نے ختم نبوت کے لئے بہت اچھا کام کیا لیکن مسلم لیگ (ن) کی کوئی ایسی بات بتادی جائے کہ انہوں نے دین اسلام کے لئے کوئی کام کیا ہو۔

جناب سپیکر! محترم عمران خان صاحب نے اقوام متحدہ کی اسمبلی میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی آواز اٹھائی ہے اور پورے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ مسلمانو! جو اچھی چیزیں ہوں ان کو سہراؤ، مذہبیو، پیرو، مولویو! ہوش کرو اس آدمی کو پہچانو جس نے پورے اقوام عالم کے سامنے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اٹھائی۔ غیر ممالک میں جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں ہوئی ہیں ان پر عمران خان صاحب نے جو مؤقف اپنایا ہے اس پر تمام مذہبی لوگوں کو عمران خان کی پشت پر کھڑا ہونا چاہئے، تمام مذہبی جماعتوں، تمام پیروں، تمام مولویوں، تمام مکاتب فکر کے لوگوں کو اس معاملے پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر

OIC کے اندر چاہے وہ پاکستان کے اندر ہو، چاہے سعودی عرب کے اندر مکۃ المکرمہ میں ہو، چاہے وہ اقوام متحدہ کے اندر ہو عمران خان صاحب کا جو حضور کی عزت کا یہ کارنامہ ہے ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اسمبلی کے تمام ممبران کو چاہئے، مولویوں اور پیروں کو بھی چاہئے کہ اپنی زبان بندیاں کھولیں، حق کی بات کرنی چاہئے۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو سال پہلے نوشیرواں مسلمان نہیں تھا لیکن وہ انصاف پسند تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے زمانے کی تعریف کی ہے، کسی کا کافر ہونا کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو اس آدمی کے جوتوں کا بھی نوکر ہوں جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بات کرے گا اور ان کے پاؤں دھو کر پینے چاہئیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا تھا کہ جو بھی ختم نبوت پر بات کرے گا میں اس کی بھیڑ بکریاں چرانے کے لئے بھی حاضر ہوں۔ ہم اس کے جوتے اٹھانے کے لئے بھی حاضر ہیں جو بھی میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرے گا، آپ کے اہل بیت کی بات کرے گا، آپ کے اصحاب کی بات کرے گا ہم ان کے نوکر ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی سربراہی میں اسمبلی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے کام کیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کیا ہے، قانون سازی کی ہے اس پر تاقیامت آپ کو نہیں بھول سکتے اور آپ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہے۔ آپ کبھی بھی اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھا کریں، آپ کے پیچھے امام الانبیاء کا ہاتھ ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے تھے جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کام کرتا ہے اس کی پشت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے۔ آپ کبھی اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں، اسمبلی کا کوئی ممبر اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرے، جرات، دلیری اور بہادری کے ساتھ ہم نے ان چوروں کا، ان ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنا ہے۔ انشاءاللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ وآخر دعوٰھم ان الحمدللہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: جی، یاور بخاری صاحب!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔ جناب سپیکر! یہ بدقسمت انسان جب پرسوں اشارہ کر کے گیا ہے۔ بدقسمت ہے کہ جو عمار یاسر صاحب نے بات کی ہے کہ اوپر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں سامنے حدیثیں ہیں اگر اس چیز

کا تقدس نہیں ہے تو پھر ایک منافق اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی والے جو خواتین کے حقوق کی اتنی باتیں کرتے ہیں اور مسلم لیگ(ن) کے بھی چند ارکان خواتین کے حقوق کی باتیں کرتے ہیں تو ان میں سے کسی ایک نے بھی ابھی تک عطاءاللہ تارڑ کی اس حرکت کو condemn نہیں کیا۔ اخلاقیات کی یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کو ہمارے بیرون ملک بیٹھے ہوئے لوگ بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہماری آنے والی نسلیں بھی اسے دیکھیں گی اور یہ پوری دنیا میں دکھایا جائے گا کہ صوبہ پنجاب کا وزیر داخلہ پنجاب اسمبلی کے ایوان کے اندر آکر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ جیسا کہ میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے بات کی ہے کہ ان کے رویے سے تو ہم کچھ بھی توقع کر سکتے ہیں۔ ایسا ناپسندیدہ انسان جس کی اتنی گھناؤنی حرکتیں ہیں وہ اگر اسمبلی کے ایوان میں ایسا کر رہا ہے تو پھر کل وہ اپنی منسٹری میں بیٹھ کر ہماری ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا؟ اس سے کسی اچھائی کی توقع نہیں ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہم سب لوگ اس چیز کو strongly protest کریں۔ ہماری طرف سے اس بندے کے لئے کوئی ایسے اقدام اُٹھائے جانے چاہئیں کہ اگر شخص کو کسی بھی ministerial عہدے پر لگایا جائے تو ہم اسکے خلاف regular protest کریں تا کہ اس کی جرات کو ہم کم سے کم کر سکیں۔ جب تک ایسے لوگوں کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے تو یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ یہ ہمارے بہن بھائیوں اور سپورٹرز کو بہت زیادہ تنگ کریں گے جیسا کہ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ میں یہاں پر موجود سب معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ آپ لوگ اس حوالے سے individually اپنے لیٹر ہیڈز کے اُوپر صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف کو خط لکھیں۔ ہماری افواج پاکستان کو اس بارے میں بڑے غور سے ایک مرتبہ ضرور سوچنا پڑے گا۔ آرمی کا حکومت کے ساتھ کھڑا ہونا ایک بہت اچھی چیز ہے لیکن ایسے لوگ جو کہ بے غیرتی کی تمام حدود پار کر جائیں ان کا ساتھ کبھی نہیں دینا چاہئے۔ ہمارے آرمی چیف جب کل چائنا یا امریکہ جائیں گے اور وہاں پر انہیں کسی نے اگر اس شخص کی اس حرکت کا فوٹو دکھا دیا تو پھر ہماری وہاں پر کیا عزت رہ جائے گی؟ میری درخواست ہے کہ آپ لوگ چیف آف سٹاف، چیف جسٹس آف پاکستان، صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، سپیکر قومی اسمبلی اور باقی جو بھی آئینی یا elected عہدیدار ہیں ان سب کو اس نازیبا حرکت کے بارے میں خط لکھیں۔ اگر انہوں نے اس کی نازیبا حرکت کی

ویڈیو نہیں دیکھی تو ابھی دیکھ لیں۔وہ شخص کہتا ہے کہ میں ایسا پھر بھی کروں گا۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے کسی قسم کی ندامت یا شرمندگی نہیں ہے۔اس شخص نے اپنی انگلی کے اشارے سے جو نازیبا حرکت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں پھر بھی ایسا کروں گا۔ایسا ہڈ حرام،ایسا بدبخت اور بدنصیب انسان اگر اس ایوان میں دوبارہ آتا ہے تو میری درخواست ہے کہ اسے ایوان میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔حکومت اور آپ کی یہ understandingضرور ہونی چاہئے۔ہم اس شخص کی جتنی سخت مذمت کر سکتے ہیں وہ کریں۔خوش قسمتی سے ہمارے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب بھی ایوان میں تشریف فرما ہیں۔میں ان سے درخواست کروں گا کہ آپ کی طرف سے بھی یہ خط تمام آئینی عہدیداروں کو جانے چاہئیں۔یہ بہت ضروری ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔جی،جناب محمد بشارت راجہ!میرا خیال ہے کہ اب legislationکی طرف آجائیں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!legislationسے پہلے میں اس سلسلے میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا تو اس دن عطاءاللہ تارڑ سے متعلق یہ point outکیا گیا تھا کہ he is a stranger in this Houseاور آپ کی اس پر بڑی واضح رولنگ آئی تھی اور آپ نے اسے ہاؤس سے باہر جانے کے لئے کہا تھا لیکن بادل ناخواستہ اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا لیکن یہ بھی آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی meetingsہوتی رہی ہیں تو وہاں پر اپوزیشن کی طرف سے مسلسل یہ استدلال رہا ہے کہ ہم نے اس کو وزیر تسلیم کیا ہوا ہے اور ہم نے اس کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں کمرہ الاٹ کیا ہوا ہے۔چنانچہ میری آپ سے استدعا ہے کہ ہم اس کو وزیر تسلیم نہیں کرتے لہٰذا اس کے نام پر جو کمرہ الاٹ ہوا ہے اسے cancelکر دیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution.

Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for suspension of rule.

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں پہلے اس کے اغراض و مقاصد بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ معزز ممبران کو معلوم ہو سکے کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل جب ہماری اسمبلی کا اجلاس جاری تھا تو اسی دوران یہ اطلاع ملی کہ ایک نیا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے ہماری ایک requisition آ چکی تھی اور اس requisition پر ہم 41st اجلاس طلب کر چکے تھے۔

جناب سپیکر! حکومت نے کل تین انتہائی شرمناک فیصلے کئے ہیں۔ انہوں نے پہلا فیصلہ یہ کیا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے سے جو جناب سپیکر یعنی آپ کے اختیارات ہیں اور جو سیکرٹری اسمبلی کے اختیارات ہیں وہ واپس لے کر سیکرٹری قانون کو دے دیئے گئے ہیں جو کہ proceedings of the Assembly کے حوالے سے ایک irrelevant آدمی ہے۔

جناب سپیکر! جب آپ سپیکر بنے تو آپ نے یہ تحریک چلائی تھی کہ اسمبلی کو زیادہ اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ چونکہ یہ ایک منتخب ادارہ ہے اور اس ادارے کو سپریم ہونا چاہئے۔ اس پر میں اپنے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے agree کیا اور انہوں نے اسمبلی کو بااختیار بنانے کے لئے وہ تمام اختیارات جو صوبائی حکومت کے پاس تھے اسمبلی سیکرٹریٹ کو دیئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے ہاں privileges کے حوالے سے بہت شور ہوتا تھا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ہمیں تھانے دار یا ایس پی بُلا لیتا ہے اور کوئی افسر ہماری بات نہیں سُنتا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے Punjab Privileges Act کو amend کیا اور ہم نے اس اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کو اختیارات دیئے کہ اگر کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے کہ معزز ممبران کے ساتھ اس کا رویہ یا سلوک مناسب نہیں ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ پچھلے کچھ دنوں سے اس اسمبلی کے فلور پر یہ آواز آتی بھی رہی ہے کہ اگر آئی جی یا کوئی

اور دوسرا شخص جو اسمبلی کے اختیارات کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کو سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ credit ہمارے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب کو جاتا ہے کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم اس کو concede کریں، ہم نے اس کی مخالفت نہیں کی، Privileges Act کے تحت اسمبلی کو وہ اختیارات ملے اور ممبران کے استحقاق کے حوالے سے انتہائی اہم فیصلے کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس اسمبلی کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کیا گیا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ اس اسمبلی کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں اور جو لوگ منتخب اداروں کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں جب ان کی دُم پر کسی سیکرٹری یا آئی جی کی طرف سے پاؤں آتا ہے تو وہ اپنے اس stance سے بھاگ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ یہی وہ لوگ تھے جو اسی معزز ایوان کے فلور پر خراج تحسین پیش کرتے تھے کہ اس موجودہ حکومت کا یہ کارنامہ ہے۔ میری موجودہ حکومت سے مراد اس وقت کی جو ہماری حکومت تھی یہ اس کا کارنامہ ہے کہ اس نے privileges کے حوالے سے انتہائی انقلابی فیصلے کئے تھے۔ میں یہاں صرف ایک مثال دے کر بات کو ختم کروں گا کہ اگر آج 2019 کا آپ کا Privileges Act نہ ہوتا تو حمزہ شہباز صاحب کبھی بھی Production Order پر جیل سے باہر نہیں آسکتے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کی انتہائی غلط سوچ ہے کہ جب یہ خود کسی قانون سے استفادہ کرنا چاہتے تھے تو منتیں کر کے اس قانون کو منظور کروایا اور اس قانون کا فائدہ اُٹھاتے رہے ہیں لیکن آج جب انہیں اس قانون کی ضرورت نہیں تو حمزہ شہباز صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس Production Order کے قانون کو ختم کر دیا ہے۔ یہ معزز ایوان اس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور ہم ان کے اس کردار کی بھی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ ہمارے حزب اختلاف کے معزز ممبران کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان کے Production Order جاری ہوں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کا یہ پروگرام ہے کہ وہ large scale پر معزز ممبران کی گرفتاریاں کرنا چاہتے

ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان ممبران کے Production Order جاری نہ ہوں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ صرف جیل ہمیں اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی اور جو بھی حالات ہوں گے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا مقابلہ کریں گے۔

MR SPEAKER: Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab

Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 127 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for taking up a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

(The motion was carried unanimously.)

قاعدہ127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Mr. Muhammad Basharat Raja may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل(a) (2) 128 کے تحت آرڈیننس پنجاب قوانین مشکلات کی منسوخی اور ازالہ2022 پیش کرنے کی اجازت کے لئے قرارداد

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval

of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for disapproval of the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinances 2022 (X of 2022)."

(The motion was carried and leave granted.)

آرڈیننس کی منسوخی اور ازالہ کے لئے قرارداد

MR SPEAKER: Mr. Muhammad Basharat Raja may move the Resolution for disapproval.

آرڈیننس پنجاب قوانین (مشکلات کی منسوخی اور ازالہ) 2022

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab disapproves the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinance 2022 (X of 2022)."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab disapproves the Punjab Laws (Repealing and Removal of Difficulties) Ordinance 2022 (X of 2022)."

Now, the question is:

"That the Resolution for disapproval of the Ordinance be passed."

"Now those in favour may say ayes and now those not in favour may say noes, I think ayes have it ayes have it, the resolution is passed unanimously."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed unanimously.)

Applause!

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد نے عطاء اللہ تارڑ کی گندی حرکات کے خلاف جو Privilege Motion پیش کی ہے وہ Privilege Committee کو refer کر دی گئی ہے اور committee within two months ایوان میں رپورٹ پیش کرے گی۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 16۔جون 2022 دوپہر ایک بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات، 16۔جون 2022

(یوم الخمیس، 16 ذیقعد 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 2

105

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16-جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1- آئینی بحران پر عام بحث

ایک رکن آئینی بحران پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مہنگائی پر عام بحث

ایک رکن مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3- امن وامان پر عام بحث

ایک رکن امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

107

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات،16۔جون2022

(یوم الخمیس،16۔ذیقعد1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 56 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ
بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

سورۃ آلِ عمران (آیات نمبر 16 تا 18)

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے (16) صبر والے اور سچے اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر معافی مانگنے والے (17) اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا عظمت والا حکمت والا (18)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے کمالِ خلاق ذات اُس کی
جمال ہستی حیات اُس کی، بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
شعور لایا، کتاب لایا، وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے اور آپ ﷺ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اُس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے، مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ، وہ خود ہی قانون، خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن، خود ہی قاری، وہ آپ ماہتاب، آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی، وہ نقطہ بھی، خط بھی، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے، خود نظر ہے مرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزا، اک چٹائی، ذرا سے جَو، ایک چارپائی
بدن پر کپڑے بھی واجبی سے، نہ خوش لباسی، نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی، گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطانِ بحروبر ہے، مرا پیغمبر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈا پر سب سے پہلے محکمہ آبپاشی کا Question Hour ہے معزز وزیر موجود نہیں ہیں تو Questions pending کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں ان کا جواب دینے کے لئے بھی حکومتی وزیر نہیں ہیں ان کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقہ وزیر نہ ہونے کی وجہ سے تحاریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب three discussions ہیں ایک recent constitutional crises ہے، دوسری discussion high price پر ہے جو تیسری دفعہ پٹرول، ڈیزل، گیس اور بجلی کی قیمتیں بڑھا کر عوام پر مہنگائی کا بم گرایا گیا ہے اور دیگر ساری چیزیں transportation کے حوالے سے انہی سے related ہوتی ہیں جس سے 10 گنا قیمتیں بڑھ گئی ہیں اسی مہنگائی کی وجہ سے law and order کے بھی بہت بُرے حالات ہیں چوریاں، ڈکیتیاں اور قتل و غارت ہو رہی ہے۔ میں constitutional crisis کے حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ ایوان کو تھوڑا سا brief کر دیں۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ constitutional crisis کیا ہے اور کیوں ہے تو اس حوالے سے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ق) نے ہائی کورٹ میں رٹ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے تو راجہ صاحب! آپ اس پر ایوان کو brief کر دیں۔

بحث

آئینی بحران و مہنگائی اور امن وامان پر بحث

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایوان میں کل بھی بات ہوئی تھی کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت صوبہ پنجاب بدترین constitutional crisis

سے گزر رہا ہے۔ آئین کے تحت جو ادارے قائم ہیں اُن اداروں کو دانستہ طور پر ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے تقریباً دوماہ پہلے صوبہ پنجاب میں غیر آئینی اقدامات کا سلسلہ شروع ہوااور جس طرح اس موجودہ اسمبلی میں قائد ایوان کے انتخاب کے حوالے سے جو ایک صورتحال پیدا کی گئی اور اُس کے بعد اُس وقت ایوان میں موجود ممبران اسمبلی پر پولیس کی جانب سے تشدد کیا گیااور جس طرح ہمارے ممبران اسمبلی کو چیف منسٹر کے انتخاب میں ووٹ کے استعمال کے حق سے محروم رکھا گیامیں سمجھتاہوں کہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ ابھی یہ سارے معاملات چل ہی رہے تھے تو ممبران اسمبلی کے خلاف جس طرح مقدمات قائم کئے گئے اور ممبران اسمبلی کے گھروں پر چھاپے مار کر جس طرح چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا میں سمجھتاہوں کہ اُس میں مزید کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ صورتحال پورے پنجاب کے عوام پر عیاں ہے لیکن یہ معاملہ وہاں پر رُکا نہیں بلکہ میں سمجھتاہوں کہ بجائے اس کے کہ جو چیف منسٹر جس بھی طریق کار سے منتخب ہو کر آ گئے تھے۔ میں سمجھتاہوں کہ منتخب ہونے کے بعد ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے اور ہم نے اس بات کو عدالت میں چیلنج کیاہوا ہے۔ ہم ان کو چیف منسٹر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ان کو غیر آئینی طریقے سے منتخب کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود میں مفروضے کے طور پر عرض کرنا چاہتاہوں کہ جب وہ چیف منسٹر منتخب ہو گئے تھے تو پھر ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ کم از کم دو چیزیں ضرور کرتے، ایک تو وہ اس پورے معزز ایوان کو ساتھ لے کر چلتے اور دوسرے نمبر پر Constitutional crisis کو جس حد تک بھی وہ minimize کر سکتے تھے انہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ ان کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اپوزیشن کی legitimacy دینا ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو legitimate ثابت کرنا ان کی ذمہ داری ہے لیکن ان کا مزاج افہام و تفہیم کا مزاج نہیں ہے اور انہوں نے جمہوری اقدار کو مد نظر رکھا اور نہ ہی انہوں نے اپنے آئینی کردار کو نبھاتے ہوئے اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کی۔ میں سمجھتاہوں کہ یہ ساری چیزیں ہر لحاظ سے قابل افسوس ہیں۔ یہاں یہ بات ختم نہیں ہوئی کہ ابھی recently ایک منتخب حکومت جس کی آئینی ذمہ داری ہے کہ اس نے صوبے کے بجٹ کو پاس کرانا ہے اور جو expenditures آئندہ آنے والے مالی سال کے لئے اس صوبے میں ہونے ہیں ان کو انہوں نے legitimacy دینی ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ کل جو بجٹ ایوان اقبال میں پیش کیا گیا۔ چلیں! ممبران کو اکٹھا کر کے انہوں نے بجٹ پیش کر دیا۔ اب بجٹ پیش کرنے کے بعد کی بھی کچھ requirements ایسی ہیں کہ جن کو پورا ہونا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ بجٹ کے passage کے حوالے سے scheme of things کو دیکھیں تو بجٹ کی presentation کے بعد بجٹ پر general discussion ہونی ہے۔ اب اگر اس general discussion سے اپوزیشن کو علیٰحدہ کر دیا جائے اور پھر ایوان اقبال میں بیٹھ کر یکطرفہ طور پر discussion کروالی جائے۔ اس کے بعد Cut Motions کا مرحلہ آتا ہے۔ اسی طرح وہاں بیٹھ کر Cut Motions کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس کے بعد passage کا مرحلہ آتا ہے اور passage بھی کروالیا جائے۔

جناب سپیکر! لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں اس صوبہ میں تین دفعہ لاء منسٹر رہا ہوں اور یہاں مجھ سے سینئر لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں جن میں میاں محمود الرشید صاحب، چودھری ظہیر الدین خان صاحب اور دوسرے بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ultimately ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس بجٹ کو ایک authentication کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے authenticate کرنے کے لئے سیکرٹری اسمبلی نے جناب سپیکر کو دینا ہوتا ہے اور اس کے بعد جناب سپیکر کے دستخط کے بعد اس کو گورنر کے پاس جانا ہوتا ہے۔ یہ سارا procedure اگر bypass کر کے بجٹ پاس کر لیا جائے گا تو اس بجٹ کی کوئی اہمیت نہیں ہو گی۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم نے اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں بھی اس بات کو discuss کیا اور کل بھی ہم نے اس پر بات کی تھی کہ صوبے کے عوام کو ایک فسطائی حکومت کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہمیں اس سلسلہ میں کچھ اقدامات اٹھانا پڑیں گے اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے اور ہماری اپنی وکلاء کی ٹیم سے مشاورت جاری ہے۔ اس مشاورت کے بعد ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو کورٹ میں لے کر جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج پھر اس معزز ایوان سے یہ ضروری بات کہنا چاہتا ہوں اور irrespective of any divide کہ اقتدار میں کون ہے اور اپوزیشن میں کون ہے۔ میں اپنے اس floor سے چیف منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ خدا کے لئے آپ sense prevail کریں اور

آپ اس صوبہ کے عوام کی تقدیر سے مت کھیلیں۔ اس صوبہ کے عوام نے آپ کو ذمہ داری دی ہے کہ آپ اس صوبہ کے معاملات کو احسن طریقے سے چلائیں۔ اگر آپ نہیں چلا سکتے تو آپ علیٰحدہ ہو جائیں لیکن خدارا اتنے غیر قانونی اقدامات نہ کریں کہ پوری دنیا میں ہمارا مذاق بن جائے۔

جناب سپیکر! میں نے کل جس طرح گزارش کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ series میں غلطیاں ہوئیں ہیں جن کی کافی لمبی تفصیل ہے۔ ہمارے اجلاس کی پرسوں آپ صدارت فرما رہے تھے، اس کو انہوں نے prorogue کیا وہ illegal تھا۔ اس کے بعد جو نیا اجلاس summon کیا وہ illegal کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک آرڈیننس کے ذریعے قوانین کو ختم کیا، ان قوانین کو ختم کیا جو اس اسمبلی کو اختیارات دیتے تھے اور جو اس اسمبلی کو supremacy دیتے تھے۔ یہ اسمبلی کی supremacy چودھری پرویز الٰہی کی supremacy نہیں ہے۔ اس اسمبلی کی supremacy ان ممبران کی supremacy نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بارہ کروڑ عوام کی supremacy اس ایوان کے ساتھ منسلک ہے۔ اگر یہ ایوان مضبوط ہو گا تو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کے مفاد کا تحفظ کیا جا سکے گا لیکن جس طرح انہوں نے act کیا اور جو اختیارات پنجاب اسمبلی کے دیئے گئے تو ان اختیارات کو جس طرح ختم کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح privileges کے حوالے سے Privilege Act میں ترامیم لائی گئیں۔ اس میں آپ کی بہت بڑی effort کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے تھے اور یہ معزز ایوان اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ہم نے ممبران کی عزت اور وقار میں اضافہ کرنا ہے۔ ممبران کی عزت اور وقار میں اضافہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ممبران کی supremacy اور منتخب نمائندوں کی جو منتخب شدہ عوامی حیثیت ہے اس کو تسلیم کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے دو دن دیکھا۔ آپ کی واضح Rulings کے باوجود کچھ افسران یہاں نہیں آئے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ ہم ممبران پنجاب اسمبلی یہ چاہتے ہیں کہ اگر لاکھوں کی تعداد میں عوام ہمیں منتخب کر کے بھیجتے ہیں تو پھر یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اس صوبہ کے ٹیکسز جو عوام کے ٹیکسز ہیں ان سے تنخواہ لینے والے افسران ہمارے ممبران کی عزت کریں۔ اس کے لئے ہم وہ amendments لے کر آئے تھے لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ جس وقت ہم گورنمنٹ میں تھے اور یہ لوگ اپوزیشن میں تھے تو اس وقت تو یہ بغلیں بجا رہے تھے کہ "جی بالکل

آپ صحیح کہتے ہیں کہ ممبران کی عزت ہونی چاہئے" مجھے یاد ہے کہ گوجرانوالہ کے حوالے سے دو ایم۔پی۔ایز کے گھر پر پولیس کے چھاپہ مارنے پر آپ نے notice لیا تھا اور باقاعدہ ہم نے ان کی تسلی کروائی اور ہم نے باقاعدہ انہیں relief دیا لیکن جب وہ گورنمنٹ میں آئے تو وہ ساری چیزیں بھول گئے اور آج ہمیں پھر وہی پر لا کھڑا کیا ہے جہاں پر پہلے تھے۔ ہم پر جس طرح پہلے بیوروکریسی حاوی تھی آج بھی بیوروکریسی حاوی ہے۔ میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی جمہوری سوچ نہیں ہے بلکہ یہ ایک فسطائی سوچ ہے جس کو ہم پر مسلط کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے benches کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی supremacy کے لئے، اس کی عزت کے لئے اور اس کے وقار کے لئے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے اِنشاءاللہ تعالیٰ ہم اس فیصلے کی تائید کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اِنشاءاللہ تعالیٰ عدالتی سطح پر جو چارہ جوئی ہو گی۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے وہ بھی کریں گے اور اِنشاءاللہ تعالیٰ اپنے حقوق حاصل کریں گے۔ یہ چیف منسٹر جو اپنے آپ کو منتخب چیف منسٹر کہتا ہے اگر وہ ہمیں ہمارے حقوق نہیں دے سکتا تو ہم بذریعہ عدالت لیں گے لیکن ہم نے قطعی طور پر اس بات کو برداشت نہیں کرنا کہ ہمیں پولیس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے یا انتظامیہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے بھی باعث شرمندگی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم اس situation سے گزر رہے ہیں کہ کل شام ہم سات سابق منسٹرز ایک تھانے میں ایک سب انسپکٹر کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لئے پیش ہوئے تھے۔ (شیم۔ شیم)

ہم جب وہاں سے نکلے تو پھر کچھ دوست جن کے خلاف مقدمات دوسرے تھانوں میں درج تھے وہ وہاں چلے تھے لیکن گزرنے والی رات ہمیں پھر messages ملتے رہے کہ آپ اپنے گھروں پر رہیں کیونکہ آپ کو اٹھا لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کون سی جمہوریت ہے؟ اگر میں آج آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں تو میں اپنی ذات کے حوالے سے بات نہیں کر رہا۔ جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ میں تین دفعہ اس صوبے کا لاء منسٹر رہا ہوں اور میرے ہی گھر پر ایک رات میں تین دفعہ چھاپہ مارا گیا ہے۔ میرا قصور یہ تھا کہ میں 25 تاریخ کے لانگ مارچ میں شامل نہ ہوا، اگر میں شامل ہو جاتا تو کون سی قیامت آ جاتی اور نہ شامل ہوتا تو پھر کون سی قیامت آ جانی تھی لیکن

یہ ایک فسطائی سوچ تھی کہ ان کو cut to size کس طرح کیا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے الزامات ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اسمبلی کے واقعہ کے متعلق پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد FIR ہو گئی اور FIR کے کم از کم 20 یا 25 دن کے بعد ایک ضمنی بیان کے ذریعے آپ کے منسٹرز کو ملوث کر دیا گیا۔ میں آج بھی اس معزز ایوان میں ایک بات بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں اور کسی بھی سرکاری ملازم کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ موجودہ اسمبلی کا Sergeant-at-Arms شامل ہے جس نے بیان دیا ہے۔ میں اب بھی آپ کے توسط سے یہ کہتا ہوں کہ ابھی مجھے قرآنِ پاک دیا جائے جس پر میں حلف دے کر یہ کہتا ہوں کہ اُس دن میں، آپ اور بزدار صاحب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے، میرا کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی میری ویڈیو یا کوئی تصویر ہے لیکن آپ کا Sergeant-at-Arms کس طرح میرا نام لے لیتا ہے۔ وہ Sergeant-at-Arms قرآنِ پاک پر حلف دے، اگر وہ حلف دیتا ہے تو میں خود تھانے میں جا کر کہوں گا کہ میرا قصور ہے لہٰذا مجھے چالان کر دیا جائے اور اگر نہیں تو پھر اس Sergeant-at-Arms کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے۔ یہ Sergeant-at-Arms جو اسمبلی کا سرکاری ملازم ہے وہ ہمارے خلاف جا کر جھوٹا تتمہ بیان دیتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان ساری باتوں کو کسی منطقی انجام تک پہنچانا پڑے گا۔ میں دوبارہ اس بات کو دہراتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کمیٹی بنا دیں۔ یہ Sergeant-at-Arms بیٹھا ہوا ہے لہٰذا اس کو مسجد میں لے جائیں، اس کے سَر پر قرآن رکھیں اور یہ قرآن اٹھا کر کہے کہ اس نے مجھے کسی کو مارتے، کسی کو پکڑتے یا کسی پر تشدد کرتے دیکھا ہے تو ہمیں چالان کر لیا جائے لیکن اگر کچھ بھی نہ ہوا ہو اور ہمارے سامنے ہی وہ بیٹھا ہو تو پھر ہم اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے۔ ہم اس ہاؤس میں resolution لے کر آئیں گے، ہم نہ صرف اس شخص کی سروس ختم کروائیں گے بلکہ اس کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کروائیں گے اور اگر ہمیں عدالت بھی جانا پڑا تو اِنشاء اللہ عدالت بھی جائیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہم ان لوگوں کی عزت کرتے ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بھی حکومت بدلتی ہے تو نئے آنے والوں کے ساتھ مل کر ہمارے ساتھ ہی زیادتی شروع کر دیتے ہیں اور ہم اس بات کو برداشت نہیں کریں گے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئینی طور پر ہمارا حق ہے اور ہم اپنے حق کو اِنشاء اللہ تعالیٰ حاصل کریں گے لہٰذا آپ سے بھی میری استدعا ہے کہ جو issue میں نے

اٹھایا ہے آپ as a Custodian of the House اس کو منطقی انجام تک ضرور پہنچائیں۔ Thank you very much (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب خیال احمد!

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! جیسے راجہ صاحب نے ابھی فرمایا ہے میں اس میں ایک بات add کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر FIRs درج ہوئیں، ہم عدالتوں میں بھی گئے، آٹھ دس دوستوں نے ضمانت بھی کروائی اور اللہ کے فضل سے ضمانت confirm بھی ہوئی لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پولیس نے گھروں میں چھاپے مارے اور ایک دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ چھاپے مارے۔ اس کے بعد مزید زیادتی یہ ہوئی کہ میرا MNA شیخ خرم شہزاد جو اس ہاؤس کا ممبر نہیں بلکہ قومی اسمبلی کا ممبر ہے لیکن اتنی نالائقی کہ اس کا نام بھی FIR میں دے دیا ہے کہ اسمبلی میں آ کر اس نے لڑائی کی ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے DSP نے شیخ خرم شہزاد کا نام دیا ہے حالانکہ وہ آدمی MNA ہے، وہ اس ہاؤس میں نہیں آیا اور اسلام آباد ہے لیکن اس کا نام بھی FIR میں دے دیا ہے۔ جس MNA کا نام انہوں نے دیا ہے وہ بیمار ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بنا کر انکوائری ہونی چاہئے حالانکہ ایک MNA جو یہاں ہے ہی نہیں اُس کا نام جس آدمی نے FIR میں دیا ہے اُس کے خلاف action لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس جعلی حکومت نے غریب لوگوں کا جینا مشکل کر دیا ہے اور میں یہ کہوں گا کہ غریب لوگوں کا ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ جس طرح رات پٹرول اور ڈیزل بم پھینکا گیا ہے اس حوالے سے ہاؤس سے یہ قرارداد بھی جانی چاہئے کہ یہ قیمتیں واپس لی جائیں۔ میں آپ سب دوستوں سے یہ کہتا ہوں کہ آج ہم سب نے مل کر اسمبلی کے باہر علامتی بھوک ہڑتال کرنی ہے اور احتجاج کر کے بتانا ہے کہ گورنمنٹ نے غلط کام کیا ہے اس لئے ہمیں یہ قیمتیں کسی بھی صورت قبول نہیں ہیں۔ شکریہ

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ discussion اگلے چار پانچ روز continue کرنی ہے لہٰذا میں اپوزیشن لیڈر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ یہاں نام لکھ کر دے دیں تو اِنشاء اللہ آپ کو موقع دیں گے۔ جس نےprice hikeپر بات کرنی ہے، جس نےconstitutional crisis پر بات کرنی ہے یا لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنی ہے تو ان کو موقع دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! چلیں، یہ دو منٹ بات کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، دو دو منٹ بات کر لیں۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! دو منٹ پھر مجھے بھی دے دیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ بھی ان کے بعد بات کر لینا۔

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ حالیہ دنوں میں اسمبلی کے اوپر ایک شبِ خون مارا گیا حالانکہ یہ وہی اسمبلی ہے جس میں آپ نے "اناخاتم النبین لا نبی بعدی" لکھ کر آپ نے اس کو انمول اسمبلی بنایا اور یہ نہ صرف پاکستان کی بلکہ ایشیا کی سب سے خوبصورت ترین اسمبلی ہے لیکن اس میں جس طرح غنڈہ گردی کی گئی، یہاں بدمعاشی کی گئی اور خواتین ممبران پر تشدد کیا گیا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت ہمارے چیف منسٹر یہاں بیٹھے ہوئے تھے لیکن حکم کس کا چل رہا تھا؟ میاں محمود الرشید صاحب میرے سینئر ہیں، میں اِن سے اور اپوزیشن لیڈر سے پوچھنا چاہتا ہوں بلکہ سب لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُس وقت چیف منسٹر تو ہمارے تھے لیکن آرڈر کس کا چل رہا تھا؟ شاید ہم نہ بول سکیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ پوری قوم جان چکی ہے کہ وہ آرڈر کس کا چل رہا تھا؟ جس کا آرڈر تھا وہ پوری قوم جان چکی ہے[**********]*۔

جناب سپیکر: بارا صاحب! میری بات سنیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہاں صرف سیاسی لوگوں کا ذکر کریں۔ بارا صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اُن کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ملک ندیم عباس: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کریں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! میں آپ کو یہی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے خان صاحب جب اقتدار میں آئے تو آتے ہی انہوں نے سوچا کہ فٹ پاتھ پر جو غریب لوگ سوتے ہیں ان کے سونے اور کھانے کا بندوبست کیا جائے لیکن یہ نالائق اور imported حکومت مہنگائی کی آواز لے کر آئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے مہنگائی کم کرنی ہے، یہ مہنگائی کے خلاف نکلے تھے لیکن ہمارے ساڑھے تین سالہ دَور میں پچاس روپے پٹرول بڑھا جبکہ ان کے ابھی دو مہینے پورے نہیں ہوئے اور حالت یہ ہے کہ 120 روپے ڈیزل اور 85 روپے پٹرول بڑھ چکا ہے۔ یہ کون سی مہنگائی کا عالم لے کر آئے تھے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ صرف اپنے کیس ختم کرنے کے لئے آئے تھے اور جو لُوٹ مار کی ہوئی تھی اُس کو ختم کرنے آئے تھے جو کر بھی رہے ہیں۔ میں لاہور میں واحد ایم پی اے ہوں جس پر سب سے زیادہ FIRs ہیں۔ دو دہشت گردی کے مقدمے درج ہیں اور پانچ مزید FIRs درج ہیں۔ پولیس گھروں میں چھلانگیں مار کر چھاپے مار رہی ہے۔ میرے 16 سالہ بیٹے پر FIR درج ہوئی جو رات تھانے میں بند رہا اور جیل گیا پھر میں نے اُس کی ضمانت کروائی لہٰذا یہ کون سی جمہوریت ہے؟ (شیم شیم)

میرے بچے کا میٹرک کا paper تھا لیکن خوش قسمتی تھی کہ اگلے دن وہ paper cancel ہو گیا ورنہ اُس کا paper رہ جاتا۔ میں نے مشرف دَور بھی دیکھا ہے اور اُس دور میں بھی دہشت گردی کی FIRs درج ہوئی تھیں لیکن اُس وقت کبھی گھروں میں پولیس نہیں آئی تھی۔ یہ کون سا مارشل لاء لگا کر بیٹھ گئے ہیں اب نہ تو عورتوں کی عزت کا تقدس رہا ہے، نہ بچوں کا کوئی لحاظ ہو رہا ہے اور نہ ہی گھر کی چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ رہا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں یہ جو ملک کو لوٹنے والے آئے ہیں یہ اس لیڈر کے خلاف عدم اعتماد لے کر آئے جس لیڈر نے اقوام متحدہ میں میرے نبی ﷺ کی شان بیان کی اور اقوام متحدہ میں کہا جب کوئی مسلمانوں کے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو ہمارے دلوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ آج اس امپورٹڈ حکومت کے یار مودی کی حکومت میں دیکھیں ہمارے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے تو ان کے منہ کو تالے لگ

چکے ہیں یہ مودی کے خلاف بولنا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ بول پا رہے ہیں۔ ایک شعر کے ساتھ اپنی بات کو اختتام کرنا چاہوں گا:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں جینا لازم ہے

جناب شوکت علی لالیکا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج لمحہ فکریہ ہے کہ جس طریقے سے اس امپورٹڈ حکومت کو لایا گیا اور پنجاب میں 3۔ مئی سے لے کر آج تک یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان کو، پاکستانی قوم کو اور اداروں کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ جمہوریت کے نام پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ اتنی ڈھٹائی کے ساتھ حکومت کر رہا ہے۔ جس طریقے سے جعلی الیکشن ہوا اور سپریم کورٹ نے کہہ دیا یہ ووٹ count نہیں ہوں گے اگر اس میں ذرا سی بھی اخلاقی جرات ہوتی تو یہ گھر چلا جاتا لیکن بد قسمتی سے جس طرح راجہ بشارت صاحب نے بھی کہا یہ امپورٹڈ حکومت جس ایجنڈے پر آئی ہے یہ من و عن اس ایجنڈے پر عمل کر رہی ہے یہ ملک کو انارکی کی طرف لے کر جا رہی ہے یہ اس ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے کر جا رہی آج دو اجلاس ہو رہے ہیں یہ بھی جمہوریت کو بدنام کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے جس طریقے سے مہنگائی کی جا رہی ہے۔ پاکستان کی جو ڈوریں ہلا رہا ہے وہ پاکستان میں نہیں بیٹھا وہ سازشی لوگ ملک سے باہر بیٹھے ہیں اور آج جس انداز سے جس بے دردی کے ساتھ اس ملک کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ عنقریب ہے مہنگائی سے تنگ لوگ سڑکوں پر آ جائیں گئے اور یہ امپورٹڈ حکومت ملک میں خانہ جنگی کروانا چاہتی ہے۔ یہ لوگ نہ اداروں کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی جمہوریت کا احترام کرتے ہیں۔ جس ایجنڈے پر یہ حکومت آئی ہے اس ایجنڈے پر من و عن کام کر رہے ہیں۔ بجٹ اجلاس سے وہ بھاگ گئے ہیں ان کو علم تھا ان کا بجٹ پاس نہیں ہونا اور cut motions پاس ہو جانی ہیں ان کو defeat ہونی تھی۔ لیکن یہ امپورٹڈ حکومت بھاگ گئی ہے اب اس نے اس اسمبلی میں نہیں آنا وہ جعلی وزیر اعلیٰ، جعلی اسمبلی میں بیٹھ کر جعلی بجٹ کروائے گا اس سے بڑی بے حسی کیا ہو سکتی ہے اور میں حیران ہوں کہ ادارے خاموش کیوں ہیں، اداروں کو آگے آنا چاہئے اور اس وقت جو ملکی حالات ہیں وہ سنبھالنے کے لئے میں تمام اداروں سے اپیل کرتا ہوں

خدا کے لئے اس جمہوریت کو بچائیں اور اس ملک کے خلاف جو سازش ہو رہی ہے اس سے اس ملک کو بھی بچائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ دو منٹ بات کر لیں پھر اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے بات کرنی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بس دو کلام عرض کرنا چاہتی ہوں مجھے کوئی تقریر نہیں کرنی میں بس مسلم لیگ (ن) کی سوچ کی ترجمانی کرتے ہوئے چند ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں:

فرنگی کا جو میں دربان ہوتا
تو جینا کس قدر آسان ہوتا
میرے بچے بھی امریکہ میں پڑھتے
میں ہر گرمی میں انگلستان ہوتا
میری انگلش بلا کی چست ہوتی
بلا سے جو نہ اردو دان ہوتا
جھکا کے سر کو ہو جاتا جو SIR میں
تو میں لیڈر بھی عظیم الشان ہوتا
زمینیں میری ہر صوبے میں ہوتیں
میں واللہ صدر پاکستان ہوتا

اور جو ہمارا نظریہ ہے اور ہماری سوچ ہے جو لوگ آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں ان کی ترجمانی اس شعر سے میں کرنا چاہتی ہوں:

ہجوم دیکھ کر رستہ نہیں بدلتے ہم
کسی کے ڈر سے تقاضا نہیں بدلتے ہم
اسی لئے تو نہیں معتبر زمانے میں
کہ رنگ و صورت دنیا نہیں بدلتے ہم

ہوا کو دیکھ کر جالب مثال ہم عصراں
بجا یہ زعم ہمارا نہیں بدلتے ہم
بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو و ایاک نستعین۔ شکریہ، جناب سپیکر! پچھلے چند مہینوں سے بڑے عجیب و غریب واقعات ہو رہے ہیں جن میں ہماری اپنی اسمبلی کے بارے میں ہم بہت دعوے کرتے ہیں، 12 کروڑ عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے لیکن بجٹ پاس نہیں ہو رہا۔ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کو محروم کیا جا رہا ہے یہ ہمارے بھائی فرماتے ہیں جو اس وقت یہاں سے غیر حاضر ہیں اور وہاں جا کر ایک علیٰحدہ جگہ پر ایک غیر قانونی اجلاس کے ذریعے انہوں نے دھونس اور دھاندلی کے ساتھ بجٹ کو lay کیا۔ اس بجٹ کا ابھی آپریشن ہونا تھا کہ انہوں نے غریب عوام کے لئے کیا کیا جادو بھری چیزیں رکھی ہوئی تھیں جس کے ساتھ غریب عوام کو ریلیف ملتا؟ 12 کروڑ عوام کے بارے میں یہ ہر وقت بات کرتے ہیں۔ چونکہ وہ آپریشن ہم نے کرنا تھا مریض وہ تھے اور عوام مریض نہیں تھے جبکہ مریض حکمران جماعت تھی اور سرجن ہم تھے۔ چُھری اور کانٹے ہمارے ہاتھ میں ہونے تھے اور ہم نے اِس کو چِیر پھاڑ کر کے اِس میں سے وہ گند نکالنا تھا جو اُن کی بدنیتی ظاہر کرتا لیکن ان ساری چیزوں سے بچنے کے لئے انہوں نے ایوان اقبال میں ایک show چلایا جس کے ذریعے انہوں نے بجٹ کو lay کیا۔

جناب سپیکر! مجھے وہ رات یاد ہے اور اِس پورے ایوان کو وہ رات یاد ہے جب آپ نے ہم سب کو بٹھا کر Minister Finance کو کہا کہ لغاری صاحب! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں اور بجٹ کو lay کریں اور یہ بات آپ نے تین دفعہ کہی۔ رات "NEW TV" والوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ان سے کہا کہ لمبی باتیں چھوڑ دو۔ یہ ڈائیلاگ بازیاں اور ان چیزوں کو چھوڑ دو۔ آپ اسمبلی سے سپیکر صاحب کا ریکارڈ نکلوائیں کہ انہوں نے تین دفعہ کہا کہ Minister Finance آئیں اور اپنے بجٹ کو lay کریں جس پر منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جناب سپیکر! مجھے موبائل فون پر message آیا ہے کہ گورنر صاحب نے اجلاس کو prorogue کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب اجلاس کو prorogue کریں یا گورنر صاحب قانونی آرڈر کریں اور غیر قانونی آرڈر کریں لیکن اس غیر قانونی آرڈر کو قانونی بنانے کے لئے بھی تو کوئی طریقہ ہونا چاہئے۔ وہ وہاں سے ایک written order کرتے، ان کا Dak Rider یا ان کا نمائندہ یا گورنر ہاؤس کا کوئی افسر اسمبلی میں لے کر آتا جہاں پر اس کی receiving ہوتی اور پھر اس receiving کو notify کر کے تبھی کچھ ہونا تھا لیکن انہوں نے simple ایک WhatsApp پر message کر دیا جس کے اوپر اجلاس prorogue ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب اس کا جو background ہے کہ انہوں نے یہ بجٹ کسی بھی صورت میں lay نہیں کرنا تھا۔ چار چھ گھنٹوں سے وہ بار بار آپ سے گزارش کر رہے تھے اور اسمبلی کی footages اور کیمرے گواہ ہیں کہ ہم خوش اسلوبی سے بجٹ کو lay کرنا چاہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ اکٹھے بیٹھ کر آئیں اور اچھے طریقے سے lay کریں۔ آپ نے انہیں موقع دیا، آپ نے قاعدے اور قانون کو نبھاتے ہوئے انہیں موقع دیا کہ آئیں، یہ لوگ تیار بیٹھے ہیں اور آپ آئیں اور آ کر اپنا بجٹ lay کریں جس کے بعد ان کا role start ہو جائے گا۔ آپ اور ہم اپنی تیاریوں میں لگ گئے کہ آج بجٹ lay ہونا ہے جس کے دو دن بعد ہماری تقاریر ہونی ہیں اور ہم نے اپنے facts & figures اکٹھے کرنا شروع کر دیے لیکن جہاں بدنیتی ہو اور چیزوں کو اپنی خواہش کے مطابق اس طرح tilt کیا جائے تو ہمارے بھائی اداروں کے بڑے خیر خواہ بنتے ہیں کہ ہمارے ادارے، ہمارے ادارے۔

جناب سپیکر! کیا یہ اسمبلی ایک ادارہ نہیں ہے اور اس ادارے کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟ وہاں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ 12 کروڑ عوام کا نمائندہ جو ہاؤس ہے وہ یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر عوامی اداروں کی بات کی جائے جہاں لوگوں کی نمائندگی ہے، جہاں public representation ہے تو سب سے اہم ادارہ تو یہ ہے۔ اس ادارے کی انہوں نے جو تذلیل کی ہے اور پھر ماشاء اللہ ماشاء اللہ ہمارے عطاء اللہ تارڑ صاحب نے ایک ہاتھ میں آئین کی کتاب اٹھائی ہوئی ہے اور یہ وہی آئین ہے جس کا احترام کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ It is the Constitution of Islamic Republic of Pakistan جناب سپیکر! ایک ہاتھ میں

آئین کی کتاب ہے اور دوسرے ہاتھ سے وہ جو کچھ کر رہے ہیں میں اسے دُہرا نہیں سکتا۔ اس کی footages اور آپ کے کیمرے اس چیز کی گواہی دیں گے۔

جناب سپیکر! آئین کی جو تضحیک انہوں نے کی ہے اور جو آئین کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی ہے تو ان کے اوپر آئین کی تضحیک کا آرٹیکل لگنا چاہئے۔ چلیں، ہم مرد ایم پی ایز ہیں لیکن خواتین کی بے عزتی کی ہے جو کہ بہت بڑا جرم ہے جس پر کوئی compromise نہیں ہے لیکن آئین کہاں گیا؟ اس حوالے سے آئین کا کوئی رکھوالا نہیں ہے؟ ہم بھی ان کے ساتھ مل جائیں اور پورا معزز ہاؤس اس بات پر سو جائے تو آئین کو کون بچائے گا؟

جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اور ہم سب اسی پنجاب سے ہیں جن میں سے کوئی 80 ہزار ووٹ لے کر آیا ہے، کوئی 70 ہزار ووٹ لے کر آیا ہے اور کوئی ایک لاکھ ووٹ لے کر آیا ہے تو ہم سب جیت کر آئے ہیں۔ ہماری پارٹی اکثریتی پارٹی تھی اور ہماری پارٹی کے چیئرمین وزیر اعظم پاکستان تھے جبکہ چار سال ہمارے صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی رہا ہے لیکن انہوں نے تو کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی۔ وہ تو میرٹ پر چلتے تھے اور اگر ہم بھی کہیں غلطی کرتے تھے تو ہمیں بھی وہ کہتے تھے کہ میرٹ سے آپ نے لیفٹ رائٹ نہیں ہونا۔

جناب سپیکر! یہ کیسی جمہوریت ہے کہ ہم جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر اندر سے بھیڑیے کا کردار ادا کر رہے ہیں جہاں نہ سپیکر کی توقیر بچی، نہ ہاؤس کی توقیر بچی۔ چلیں، ہم تو ایم پی ایز ہیں لیکن آئین پاکستان کی کتاب کی بھی توقیر نہ بچی تو یہ عجیب جمہوریت ہے؟ 16 اپریل کو جو مناظر اس ہاؤس نے دیکھے وہ بڑے shameful تھے، کوئی بھی باعزت اور باکردار شخص اس کو appreciate نہیں کرے گا بلکہ ان مناظر کو دیکھ کر شرمندگی ہوتی ہے۔ ہم ان لائنوں پر بیٹھے ہیں اور ہمارے سامنے پولیس کے جوان ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑے ہیں جس کی footages بھی آپ کے پاس ہیں۔ آج بھی ہماری ایک خاتون ایم پی اے محترمہ آسیہ امجد مکمل اور ٹھیک طرح سے صحت یاب نہیں ہیں۔ یہاں ہماری ایک اور خاتون معزز ممبر بیٹھی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ آسیہ امجد وینٹی لیٹر پر رہی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جی، جناب سپیکر! وہ وینٹی لیٹر پر رہی ہیں جبکہ دوسری خاتون ممبر کی ٹانگوں پر پولیس والے جوتوں سمیت کھڑے ہیں اور آج بھی وہ بے چاری stick کے سہارے چل رہی ہیں تو اللہ کے خوف سے ڈریں۔ ان کا ایک وتیرہ ہے اور اس جماعت کا ایک وتیرہ ہے کہ جھوٹ بولتے جاؤ، بولتے جاؤ، 24 گھنٹے جھوٹ بولو، 48 گھنٹے جھوٹ بولو اور اتنا جھوٹ بولو کہ عوام کو سچ لگنے لگ جائے لیکن آج میڈیا کا دور ہے، سوشل میڈیا کا دور ہے، الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے، پرنٹ میڈیا کا دور ہے تو آج کسی کا جھوٹ نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! 25 مئی کو جب پیپلز پارٹی نے لانگ مارچ کا اعلان کیا تھا تو ہماری جماعت نے تو انہیں facilitate کیا تھا۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے جب لانگ مارچ کی call دی تھی تو ہماری پارٹی نے تو اسے بھی accommodate کیا تھا۔ مریم بی بی اور حمزہ شہباز صاحب نے جب یہ کام کئے تھے تو ہماری پارٹی نے تو انہیں accommodate کیا تھا لیکن just look at it کہ انہوں نے کس طریقے سے ہمارا استقبال کیا۔ ڈی چوک میں ہمارے آٹھ، آٹھ، دس، دس سال کے بچوں اور بچیوں کو Sir I can as sure upon that میرے پاس صبح چار پانچ بجے کی ڈی چوک کی footages موجود ہیں جس میں میرے ساتھ ملک احمد خان بھچر صاحب ہیں، امین اللہ خان صاحب ہیں، بلی خان صاحب ہیں اور ہم میانوالی والے جتنے بھی تھے، میرے پاس وہ footages موجود ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں رو رہی ہیں، آنسو گیس کی شیلنگ اتنی زیادہ تھی کہ رُکنے میں نہیں آ رہی تھی اور ultimately ہم پانچ بجے صبح وہاں سے مجبور ہو کر، یہ حالت ہو گئی تھی کہ یقین کریں کہ سانس بند ہو رہا تھا تو صبح پانچ بجے ہم ڈی چوک سے نکلے اور کھلی جگہ پر آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے آئے کہ چلیں یار کوئی fresh air تو لیں۔ راجہ بشارت صاحب نے بھی ابھی ایک بات کی ہے۔ 16 اپریل کا ایک واقعہ ہے جس پر تتیمہ بیان اب آ کر ہو رہا ہے اور ہمارے 19 مرد و خواتین ممبران اسمبلی کی گرفتاری کے حکم جاری کئے جا رہے ہیں اور ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے جا رہے ہیں۔ مان لیا کہ ہم بہت بڑے دہشت گرد تھے، ہم دہشت گرد تھے لیکن ہمیں یہ تو بتائیں کہ ہم نے کون سی دہشت گردی کی ہے؟ آپ کی ساری videos اور کیمرے موجود ہیں، یہ سارجنٹ ایٹ آرمز تشریف رکھتے ہیں تو اُنہیں یہ حرکت نہیں کرنی چاہئے تھی یہی مدعی بنیں۔ اس پر میری گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس میں ہمارے پورے ہاؤس

کا تقدس مجروح ہوا ہے۔ میں نے کوئی point نہیں لکھا یہ میرے دل کی آواز ہے اور یہ حقائق ہیں جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ ہماری گزارش ہے کہ please اس پر آپ ایک کمیٹی بنائیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے تمام ایم پی ایز اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کمیٹی بنائیں اور اس کمیٹی کے ذریعے انکوائری کرائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے کیا کیا ہے؟ کسی پر دہشت گردی کے پرچے ہیں، کسی پر سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے پرچے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بناتے ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کس کس نے اس میں شامل ہونا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم فیصلہ کر لیتے ہیں۔ No issue at all جناب محمد بشارت راجہ صاحب ہمارے بھائی ہیں اور وہ انصاف پسند بھائی ہیں۔ بالکل ان کی سربراہی میں بنائیں۔

جناب سپیکر: ان کی سربراہی میں already ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہمارے سابقہ دوست ہمیں چھوڑ کر گئے چاہے وہ پراونشل اسمبلی میں چھوڑ کر گئے چاہے وہ نیشنل اسمبلی میں چھوڑ کر گئے تو ان کا بیانیہ کیا تھا؟

جناب سپیکر: چاہے وہ ڈپٹی سپیکر ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! چاہے وہ ڈپٹی سپیکر ہے، ان کا بیانیہ کیا تھا؟ جی، مہنگائی پر کنٹرول نہیں ہو رہا تو اسی لئے ہم پی ٹی آئی سے اپنے راستے جدا کر رہے ہیں۔ واہ، واہ کیا بات ہے۔ مہنگائی پر کنٹرول پی ٹی آئی والوں نے تو نہیں کیا، جہاں اب جا کر آپ بیٹھے ہیں، چلیں اللہ کا شکر ہے کہ وہاں تو مہنگائی پر کنٹرول ہو گیا، جو رات کو ساڑے 11 بجے اور 12 بجے پٹرول اور ڈیزل کے ایٹم بم چلے ہیں۔۔۔(شیم شیم کے نعرے)

چلیں! اس پر تو کنٹرول ہو گیا جو گھی، آٹا اور روز مرہ کی اشیاء، آج صبح ایک پریس کانفرنس ہوئی ہے۔ اس پر میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر سارے ہاؤس نے جا کر احتجاج کرنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ ابھی احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اپنی تقریر مکمل کر لیں تو اس کے بعد قرارداد پیش کرنے کے لئے جو Rules suspension کی تحریک پیش کرنی ہے۔ وہ میں نے نواب زادہ وسیم خان بادوزئی سے گزارش کرنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کروں گا کیونکہ میرے دوست اور میری چھوٹی بہنیں اور سب گلہ کرتے ہیں سبطین خان صاحب آپ بولتے نہیں ہیں۔ میرے پاس باتیں تو بہت ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اوہو میں تہانوں پوری practice کراواں گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ، میرے بولنے کی کمی میری طرف سے نہیں آئے گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سب کمی پورے ہو جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! لیکن جہاں ضرورت نہیں ہوتی وہاں میں نہیں بولتا۔ آج مجھے شام کو کہیں کہ سبطین خان تم نے لکھے پڑھے بغیر دو گھنٹے بولنا ہے، اگر ایک بھی logic کے خلاف بات ہوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ میں بہت capacity ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! Logic کے خلاف بات ہوئی تو میں ذمہ دار ہوں گا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے آپ میں بہت capacity ہے کیونکہ میں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے جناب عثمان احمد خان بزدار صاحب کی چار سال ٹریننگ کی کوشش کی، اسی اوہناں نوں ہُجاں ماریاں کہ اللہ دانا اے بولو، بولو ایہہ اپنے لوگ بیٹھے نیں بولو۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اب ان منحرف سابقہ دوستوں سے آج یہ پوچھا جائے کہ کیا آج آپ سرخرو ہو گئے؟ آج آپ کو عوام میں جا کر وہ عزت مل گئی جو اپنی پارٹی کے ساتھ آپ غداری کر کے مخالفوں کی صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے؟ میری گزارش یہ ہے کہ انشاءاللہ 17-جولائی 2022 کو by-election آرہا ہے---

جناب سپیکر: اس میں سب کو participate کرنا چاہئے۔ اگر عمران خان صاحب خود وہاں دو دو دفعہ آئیں تو انشاءاللہ ٹھیک ہو گا۔ ویسے جو price hike ہو گئی ہے تو ان کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ معذرت کے ساتھ (ن) لیگ والوں نے ویسے یہ سمجھ لیا تھا کہ شاید ایہہ بڑی مٹھی چیز اے اور ایہہ بڑی فائدے والی چیز اے، ایدوں پتا نئں کتنے پیسے نکل آنے نیں، بجلی وچ تے، پٹرول وچ کناں نکل آئے گا۔ اوہ تساں چنگاں کیتا اے آرام دے نال اوہناں دے گل پوا دتی اے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! بالکل، انشاءاللہ۔ اب میری second last گزارش ہے کہ جب یہ اپنے حلقوں میں جائیں گے اور ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی زندگی کرے۔ انشاءاللہ آپ بھی ادھر ہی ہیں اور ہم بھی ادھر ہیں، اگر ان کو سٹیج پر کسی نے چڑھنے دیا، اگر ان کے پیچھے لوٹے لوٹے کر کے جلوس نہ نکلیں، اللہ کے حکم سے یہ منہ چھپاتے پھر رہے ہوں گے اور یہ واپس پی ٹی آئی میں آئیں گے---

(معزز ممبران کی جانب سے "واپس نہیں آسکتے، No, No لوٹے نامنظور" کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، واپس نئیں لینا، اللہ داناں اے بلکہ اُوہناں نُوں صابن تے تولیہ بھیجدے رہنا اے۔ سبطین خان صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔ کوئی بندہ ان سے اداس نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! واپس آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ الیکشن میں آئیں گے۔ یہ آنے والے دنوں میں واپس آنے کی کوشش کریں گے۔ آپ میری بات سمجھیں۔

جناب سپیکر: آپ نے دیوار بننا ہے اور واپس نہیں آنے دینا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے دیوار بننا ہے، انشاءاللہ چیئرمین بھی بنے گا اور ہم پنجاب والے بھی دیوار بنیں گے---

جناب سپیکر: جی، شکریہ

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! نہیں، آخری بات۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جب یہ غیر مناسب اور غیر جمہوری طریقے سے انہوں نے ہماری stable government کو topple کیا تو انہوں نے ایک نعرہ لگایا تھا کہ ہم انشاءاللہ آپ کے امدادی فرشتے بن کر آرہے ہیں۔ آج پورا پنجاب یہ نعرہ مار رہا ہے کہ آپ جو بن کر آئے ہیں آپ ہمارے لئے موت کا فرشتہ بن کر آئے ہیں۔ آپ ہماری امداد کے لئے نہیں آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، thank you نواب زادہ وسیم خان بادوزئی! آپ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کرکے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کرکے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کر کے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی! اب آپ قرارداد پیش کریں۔

حکومت سے حالیہ پٹرولیم مصنوعات اور روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشرُبا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اگلا پورا ہفتہ یہ discussion جاری رہے گی جس میں constitutional crisis، جن معاملات کا جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے ذکر کیا ہے اور پھر اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے باقی چیزوں کا ذکر کیا ہے جس میں تین چار دفعہ price hike ہوئی ہے اور اسی طرح law and order کی situation کو بھی بعد میں discuss کر لیں گے لہٰذا آج کے اجلاس کا ٹائم ختم ہوا اور اب اجلاس بروز پیر مورخہ 20۔جون 2022 بوقت 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 21۔جون 2022

(یوم الثلاثہ، 21 ذیقعد 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 3

133

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصّہ اول

(مسودہ قانون)

The Punjab free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 47 of 2020).

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once.

134

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

(مورخہ 28۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہوچکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں

135

2۔ رانا مشہود احمد خان:
(30۔ستمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر2019سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سر فہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ چودھری افتخار حسین چھچھر:
(28۔دسمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

137

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،21۔جون2022

(یوم الثلاثاء،21ذیقعد1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر20منٹ پر

جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر40تا48)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہےO اے اہل ایمان، اللہ کا بہت ذکر کیا کروO اور صبح وشام اُس کی پاکی بیان کرتے رہوO وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہےO جس روز وہ اُس سے ملیں گے تو اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُس نے اُن کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہےO اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہےO اور اللہ کی طرف اُسی کے حکم سے بلانے والا اور چراغِ روشنO اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ اُن کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہےO اور کافروں اور منافقوں کا کہنا ماننا اور نہ اُن کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہےO

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کر خُوش ہوئے مصطفےٰ اُٹھا کے خُوش ہوئے
خانہء خدا سے مصطفےٰ ﷺ سارے بُت گرا کے خُوش ہوئے
ابو بکرؓ نبی ﷺ کے دین پر سارا گھر لُٹا کے خُوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفےٰ ﷺ جانشیں بنا کے خُوش ہوئے
پیارے مصطفےٰ ﷺ حسینؓ کو کاندھوں پر بٹھا کے خُوش ہوئے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محکمہ آبپاشی کا وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے چونکہ concerned minister نہیں ہیں تو Question Hour کو next time لیں گے۔ اس کے بعد Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 ہے۔ اس بل کو میاں شفیع محمد صاحب پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے ہم آج کے ایجنڈے کی کارروائی مکمل کر لیں۔ Zero Hour کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔ Privilege Motions and Adjournment Motions کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ movers بھی available نہیں ہیں اور concerned ministers بھی نہیں ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آج Private Member's Day ہے لہٰذا سب سے پہلے ہم private members business کو take up کرتے ہیں۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020. Mian Shafi Muhammad or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2020

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on School Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mian Shafi Muhammad may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، قائدِ حزب اختلاف!

بحث

آئینی بحران و مہنگائی اور امن وامان پر بحث (---جاری)

قائدِ حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم parliamentarians اور پورے پنجاب کی عوام کے ساتھ جو سلوک پچھلے دو اڑھائی ماہ سے ہو رہا ہے اور ہم جس طرح کے حالات سے گزر رہے ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ آپ دیکھیں کہ بُرے سے بُرے حالات میں بھی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ فرنٹ لائن پر پولیس کھڑی ہو، administration اور پولیس کے افسران ان کو ہدایت دے رہے ہوں اور وہ یہاں صرف پارلیمنٹیرینز پر تشدد کرنے آئے ہوں۔ جس کے نتیجے میں parliamentarians زخمی ہوئے اور ان کے کپڑے بھی پھاڑے گئے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم نے ووٹ کو عزت دینی ہے ہمیں پنجاب کی 12 کروڑ عوام کا احساس ہے تو یہ کون سے ووٹ کی عزت ہے؟ یہاں پر بات ختم نہیں ہوتی اس کے بعد لگاتار MPA's پر 7ATA کے تحت پرچے ہو رہے ہیں۔ اسمبلی کے 19 ایم پی ایز کے وارنٹ گرفتاری نکالے گئے اور اس کے بعد ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں بلکہ ہم شامل تفتیش ہونے کے لئے بھی مختلف تھانوں میں جا رہے ہیں اور ہم یہ صرف اس لئے کر رہے تھے کیونکہ ہمیں توقع تھی کہ جب بجٹ سیشن آئے گا تب جو پنجاب کی بڑی ہمدرد حکومت بنی پھرتی ہے ان کی نیتوں کا تو پتا چلے کہ اس بجٹ میں یہ عوام کو کیا ریلیف دیتے ہیں؟

جناب چیئرمین! انہوں نے تمام MPAs خواہ وہ خواتین ہوں یا مرد حضرات ہوں سب پر تشدد کیا گیا لیکن ان سب ظلم و ستم کے باوجود ہمارا ٹارگٹ صرف بجٹ تھا کہ ہم نے عوام کو ریلیف دینا ہے اور بجٹ میں جو بھی ان کی کوتاہیاں ہیں ہم نے ان کو point out کرنا ہے۔ ان میں تو اتنا شرم لحاظ نہیں تھا کہ انہوں نے MPAs کے گھروں اور ہمارے ورکرز کے گھروں میں چھاپے مروائے جس کی وجہ سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہوا اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو ڈرایا گیا اور آج تک وہ بچے سہمے ہوئے ہیں۔ کیا ہم سب کے گھروں میں بچے نہیں ہے، کیا آج تک وہ بچے دماغی طور پر اس بات کو تسلیم کر چکے ہوں گے تو یقیناً نہیں کر چکے ہوں گے؟ پھر مجھے وہ رات یاد آجاتی ہے جب اسی chair پر جناب سپیکر بیٹھے تھے اور انہوں نے فنانس منسٹر سے کہا کہ آپ

بجٹ پیش کریں۔اب اگر وہ بجٹ پیش کرتے تو اس کے بعد ہی تو بجٹ کی کارروائی شروع ہونا تھی لیکن ان کو سمجھ آگئی اور انہیں محسوس ہوا کہ ہم trap ہو گئے ہیں جب ہم بجٹ پیش کریں گے تو پھر فنانس بل آئے گا، cut motions آئیں گی اور پھر ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں پکڑی جائیں گی تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ ہمیں ابھی ابھی فون پر اطلاح آئی ہے کہ گورنر صاحب نے سیشن کو prorogue کر دیا ہے۔اگر فنانس منسٹر سپیکر صاحب کے کہنے سے پہلے بتا دیتے تو پھر بھی ہم مان لیتے کہ کوئی procedure follow ہوا لیکن جب سپیکر صاحب نے کہہ دیا کہ آپ بجٹ پیش کریں تو اس کے بعد بجٹ پیش نہ کرنا سو فیصد بد نیتی تھی۔ہم آج بھی اپنی بات پر قائم ہیں کہ PTI پنجاب ہی کی نہیں بلکہ پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے جس کو عمران خان lead کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!اس کا ہم نے عملی ثبوت دیا ہے۔ہم نے سو رکاوٹوں کے باوجود مرکز میں بھی ہماری گورنمنٹ بنی، پنجاب میں بھی الحمدللہ اللہ کے حکم سے ہماری گورنمنٹ بنی، خیبر پختونخوا میں بھی ہماری گورنمنٹ بنی، بلوچستان میں بھی ہماری اتحادی گورنمنٹ بنی، گلگت بلتستان میں بھی اللہ کے فضل سے پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ بنی اور آزاد کشمیر میں بھی پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ بنی۔کیا یہ ثبوت بات کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ اگر ایک بندہ ڈھٹائی پر آ جاتا ہے، ضد پر آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وقت دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں تو آپ اس کو سو دلائل دیں اس کو قائل کریں، وہ کہے کہ میں نہیں مانتا کہ دوپہر کے بارہ بجے ہیں تو پھر اس کے دماغ میں فطور ہے۔اسی طرح اگر وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ حکمران جماعت کے دماغ میں فطور ہے عوام نے تو فیصلہ کل بھی دیا، آج بھی دیا ہے اور انشاء اللہ آنے والے کل میں بھی کہیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف سب سے بڑی جماعت ہے جس کو اللہ کے فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب دو جہانوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے عوامی حمایت حاصل ہے۔یہ اُن ﷺ کی کرم نوازی ہے جن کے یہاں ایوان میں نام لکھے ہوئے ہیں۔عمران خان وہ شخص ہے جس نے عالم اسلام میں سب سے بڑا ختم نبوت ﷺ کا جھنڈا اٹھایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!اب عمران خان پاکستان کی حدود سے باہر نکل رہا تھا۔عمران خان کا اُمت مسلمہ کے متفقہ لیڈر کے طور پر image اُبھر رہا تھا تو یہ حکمران جماعت کو کیسے برداشت

ہوتا۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے کہ 08-2007 میں Wall Street Journal میں ایک آرٹیکل آیا تھا کہ Pakistan's nukes for sale۔ ہمارا جو بھی son of soil ہو گا، جو بھی پاکستان سے ہمدردی کرے گا تو جو بین الاقوامی طاقتیں ہیں وہ کبھی بھی اسے اُبھرنے نہیں دیں گی۔ جناب چیئرمین! میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ فروری 1975 میں امریکہ میں صدر Gerald Ford اور Henry Kissinger وزیر خارجہ تھے انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم جو اصل پیپلز پارٹی کے وارث تھے اُن کو کہا تھا کہ You would be dragged on Pakistan's roads otherwise اس nuclear programme سے دستبردار ہو جاؤ۔ یہ لفظ ان کے ہیں میں نہیں کہہ رہا تو اس وقت ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ میں دستبردار نہیں ہوں گا تم نے جو کرنا ہے کر لو کیونکہ وہ پیپلز پارٹی تھی وہ زرداری لیگ نہیں تھی۔ اُس وقت زرداری لیگ نہیں تھی۔ وہ قائداعظم کے بعد عوامی لیڈر تھے۔ ہمارے ان سے سو اختلافات ہوں گے لیکن وہ عوامی لیڈر تھے۔ ان کے بعد عمران خان نے پاکستان کا جو image build up کیا اور عمران خان کا نام پاکستان کے خوددار اور غیرت مند لیڈر کے طور پر اُبھرا ہے۔ ہم عمران خان کو کبھی بھی بھول نہیں سکتے اور تاریخ بھی ان کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں یہ درخواست کروں گا اور جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب سے بھی ہم نے درخواست کی ہے کہ ہفتہ میں ایک دن اجلاس رکھیں۔ ہمارے 20 حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں۔ ہم کہاں کہاں لڑیں؟ ہم الیکشن کروانے والوں سے بھی لڑیں اور ہم حکومت سے بھی لڑیں۔ ہمارے لئے میڈیا پر اپنا موقف دینا بھی ضروری ہے کیونکہ آج کل vibrant میڈیا کا دور ہے۔ یہ میڈیا ہی عوام کی آنکھیں، کان اور زبان ہے۔ اگر ہماری پارٹی کا، ہمارے چیئرمین اور ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف کا موقف عوام میں جائے گا تو وہ down pouring ہو گی اور عوام تک پیغام جائے گا۔ اس کے بعد عوام کو سمجھ آئے گی۔ ہمارے چیئرمین جناب عمران خان پانچ سو دفعہ کہہ چکے ہیں کہ میرے خلاف بیرونی سازش ہوئی ہے۔ ہم اس کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں؟ آپ دیکھیں کہ جن کے اربوں ڈالرز غیر ممالک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے اربوں ڈالرز کا interest دیکھیں گے یا پارلیمنٹ اور پاکستان کا interest دیکھیں گے۔ ان جماعتوں کے لیڈروں کے اربوں ڈالرز باہر پڑے ہیں وہ اپنے اس interest کو دیکھیں گے وہ پاکستان کے interest، sovereignty، عزت

کو اور غیرت کو وہ تھوڑا سا پیچھے کریں گے کیونکہ وہ اپنے پیسے کو آگے لائیں گے جبکہ ہمارے چیئرمین نے "Absolutely not" کہا۔

جناب چیئرمین! ہم نے اسی لئے جناب سپیکر کو درخواست کی ہے کہ ہمارے 20 حلقوں میں ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں۔ آپ مہربانی کریں اور ہمیں ہفتہ میں ایک دفعہ جو دن آپ مناسب سمجھیں اس دن بلایا کریں تاکہ ہم چھ دن اپنے اپنے حلقوں میں رہیں اور عوام کو صحیح صورتحال بتائیں۔ ہمارے امیدوار اپنے عوام کو سمجھائیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اور اپنے پولنگ ایجنٹس کو بھی یہ سمجھائیں کہ جب تک آپ کو فائنل رزلٹ نہیں ملے گا تو خدا کے لئے اپنے پولنگ سٹیشن کو مت چھوڑیں اور اپنا رزلٹ لے کر آئیں۔ عوام آپ کے ساتھ چلنے کو تیار کھڑی ہے۔ عوام پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ چلنے کو تیار کھڑی ہے لیکن ہم نے الیکشن کی باریکیاں دیکھنی ہیں۔ ہم نے اس وقت پانچ مختلف محاذوں پر لڑنا ہے۔ اس میں حکومت ہے، انتظامیہ ہے، الیکشن کرانے والے ادارے ہیں اور مختلف قسم کے محاذ ہیں۔ ہم نے ان سب سے لڑنا ہے۔ ہم نے اپنے امیدواروں کو تیار کرنا ہے۔ ہم نے اپنے امیدواروں کے پولنگ ایجنٹس کو تیار کرنا ہے۔ میں آخر میں کہوں گا کہ ہمیشہ حق اوپر ہو جاتا ہے اور باطل نیچے آجاتا ہے۔ یہ جتنی باتیں چھپالیں آج چھوٹے چھوٹے بچوں کے منہ پر "Absolutely not" آگیا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ امپورٹڈ حکومت نامنظور، چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ ہم کسی ملک کی غلامی برداشت نہیں کریں گے ہمیں اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی غلامی منظور ہے۔ ہم انشاء اللہ امریکہ اور کسی دوسرے ملک کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ ہمارا نعرہ اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" ہم انشاء اللہ اسی سے ہی مدد مانگتے ہیں اور اللہ کے حکم سے آپ دیکھیں گے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔ میں پچاس فیصد نہیں کہتا لیکن اگر تیس فیصد الیکشن شفاف ہو گئے تو اللہ کے حکم سے آپ دیکھیں گے کہ 17۔جولائی کے بعد ہم اس ایوان میں سرخرو ہو کر آئیں گے۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ۔ ہم انشاء اللہ 17۔جولائی کے بعد حکومتی بنچوں میں ہوں گے اور وہ اپنی اصل جگہ پر ہوں گے۔ آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ ہم بحث کو مزید آگے بڑھائیں چند قراردادیں ہیں۔ ہم ان قراردادوں کو pending کر رہے ہیں کیونکہ یہاں کوئی منسٹر نہیں ہے جو ان کا جواب دے گا۔ جناب احمد خان صاحب آپ اپنی بات کیجئے۔

جناب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری باری اپوزیشن لیڈر کے فوراً بعد آ گئی ہے۔ انہوں نے ماشاء اللہ بڑی پُرجوش، زبردست، جامع اور informative تقریر کی ہے۔ میں دو تین باتوں پر بات کروں گا۔ میری سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اصولاً یہ ہمارا بجٹ اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کے لئے پورا سال ممبران اسمبلی انتظار کرتے ہیں۔ حکومتی ممبران اپنی بات کرنے کے لئے انتظار کرتے ہیں اور اپوزیشن کے ممبران بھی انتظار کرتے ہیں کہ ہم کٹوتی کی تحاریک پر بات کریں گے۔ یہاں بجٹ پیش ہو گا اور ہم اپنے حلقوں کی بات کریں گے لیکن ہوا یہ کہ جس طرح 1985 سے ایک خاندان کی monopoly پنجاب میں بنی اور وقتاً فوقتاً وہ چلتے آئے اور ان کو یہ گوارہ ہی نہیں تھا کہ دوسری پارٹی حکومت کرے۔ اس لئے ساڑھے تین سال بعد پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو ختم کیا گیا۔ جس کو انہوں نے شب خون مار کر takeover کیا اور میں اس کو takeover ہی کہوں گا۔ اس کے بعد بجٹ سیشن میں اُن کو پتا چلا کہ ہمارے پاس majority نہیں ہے۔ اصل میں سارا background یہ ہے کہ اُن کے پاس بجٹ سیشن میں اپنے بجٹ کو منظور کروانے کے لئے majority نہیں تھی کیونکہ cut motions ہوتی ہیں اور ہم نے پانچ سال اپوزیشن میں گزارے ہیں اس لئے ہمیں سارا پتا ہے۔ Cut Motions میں کافی technicalities ہوتی ہیں کیونکہ ممبران کی حاضری اور اُن کا پورا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ انہوں نے وہی کام کیا ہے جیسے 1985 سے پلاٹ اور permit والا کام شروع ہوا، 1988 میں چھانگا مانگا شروع ہوا اور اس کے بعد یہ ساری کہانی چلتی رہی۔ انہوں نے اب وہی کام شروع کیا ہے جو میرے نزدیک ایک غیر قانونی اجلاس ہمارے parallel ایوانِ اقبال میں ہو رہا ہے۔ وہ کہتے تو ہیں کہ "ووٹ کو عزت دو" لیکن انہوں نے خود اپنی ذہنیت کا بتایا ہے کہ ہمارا democratic mind set ہے اس حوالے سے وہ خود expose ہوئے ہیں کہ اصل میں ہمارا

dictatorship والا mind ہے کیونکہ باپ، چچا پھر بھائی۔ اب اُن کی ایک بیٹی ہے جو آج کل disqualified ہیں لہٰذا جب وہ آئیں گی تب وہ بھی کوئی نہ کوئی عہدہ سنبھال لیں گی۔

جناب چیئرمین! میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ چیز ریکارڈ پر ضرور لانا چاہوں گا کہ انہوں نے اسمبلی کے باہر بجٹ سیشن کر کے پورے پنجاب کی تاریخ میں ایک precedent بنایا ہے اور جس طرح وہ ہر wrong precedent set کرتے ہیں اسی طرح انہوں نے ایک اور مثال set کر دی ہے کہ ہم یہ کام بھی کر سکتے ہیں۔ میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ اُن کے جتنے بھی کابینہ کے ممبران ہیں یا گورنر ہیں، اُن کا کوئی اور مقصد نہیں ہے بلکہ اُن کی وفاداری کا ایک ہی تقاضا ہے کہ اپنے آقاؤں کو خوش رکھیں۔ اگر اُن کے آقا کسی غیر قانونی کام سے خوش ہوتے ہیں تو وہ غیر قانونی کام کریں گے اور اگر اُن کے آقا قانونی کام سے خوش ہوتے ہیں تو اُن کے لئے مزید blessing ہو گی لیکن ہمیں یہ امید نہیں ہے۔ بجٹ پیش ہو گیا ہے لیکن ہمارے پاس بجٹ کی کتابیں نہیں ہیں جبکہ پنجاب کا انہوں نے ڈرامہ کیا ہے جس طرح 2018 میں وہ ہمارے لئے ساڑھے 1300۔ ارب روپے کا ADP چھوڑ کر گئے تھے لیکن ہماری گورنمنٹ نے کرونا کے باوجود اُن کی ongoing schemes کو پورا کیا تھا۔ اس دفعہ پھر وہ ایک ڈرامہ کر رہے ہیں اور وہ ڈرامہ اسی ADP میں کر رہے ہیں۔ اگر آپ اُن کی ADP Books دیکھیں تو پتا چلے گا کیونکہ میں نے کمپیوٹر پر دیکھی ہیں اور مجھے پتا ہے۔ انہوں نے کام یہ کیا ہے کہ ongoing schemes جن پر PTI کا نہیں بلکہ پنجاب گورنمنٹ کا 60 سے 70 فیصد بجٹ across the board پورے پنجاب میں خرچ ہو چکا ہے لیکن اُن منصوبہ جات کا قصور یہ ہے کہ وہ 2018 کے بعد اس regime change کے دوران شروع ہوئے ہیں۔ وہاں پر انہوں نے token money رکھ دی ہے، کسی نے 20 لاکھ، کسی نے 50 لاکھ اور کسی نے 70 لاکھ روپے رکھ دیئے ہیں یعنی 70 سے 80 لاکھ روپے ہر پراجیکٹ میں رکھے ہیں۔ اس میں PTI کا نقصان نہیں بلکہ پنجاب گورنمنٹ کے خزانے کا نقصان ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کا پیسا کسی کے باپ کی جاگیر نہیں ہے بلکہ یہ پیسا عوام کا ہے جس کو وہ ضائع کر رہے ہیں۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں یہ سیاسی point scoring کے لئے نہیں کر رہا بلکہ یہ on record ہیں۔ اس حوالے سے ہماری ٹیم، ہمارے اپوزیشن لیڈر اور سب تیار ہیں کہ ہم اس کے خلاف عدالت میں جائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہمارے 20 حلقے اس وقت پنجاب کی سیاسی جماعتوں خصوصاً برسر اقتدار جماعت (ن) لیگ کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ وہ by hook or crook ان 20 حلقوں کو لینا چاہتے ہیں۔ اگر عوام کا الیکشن ہو اور صحیح الیکشن ہو جبکہ دوسری طرف پورا ایک مہینہ جو election campaign چل رہی ہے میں اُس میں بھی نہیں جاؤں گا بلکہ صرف یہ بات کروں گا کہ polling والے دن صبح 8 بجے سے لے کر شام 5 بجے تک fair and free الیکشن کروالیں تو میں یہ گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ (ن) لیگ ایک سیٹ بھی نہیں جیت سکتی۔ لوگ تو اِن کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب بنی گالا بیٹھ کر ایک اعلان کرتے ہیں کہ پورے پاکستان میں لوگ اکٹھے ہو جائیں تب لوگ اپنے گھروں سے نکل کر پورے پاکستان میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جتنے بھی لیڈر اس وقت گورنمنٹ میں ہیں چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی سے ہیں، مسلم لیگ (ن) سے ہیں یا JUI فضل الرحمٰن سے ہیں وہ آواز دے کر دیکھیں تو اِن کے لئے دس بندے بھی نہیں نکلیں گے۔ ہمارا لیڈر عمران خان گھر بیٹھا ہے لیکن اُس کی آواز پر لاکھوں لوگ نکل رہے ہیں تو کیا وہ 20 سیٹیں نہیں جیت سکتا۔ اب اِن کے چینلز بند ہو گئے ہیں۔ دھاندلی شروع ہو چکی ہے لہٰذا میں اس ہاؤس کے توسط سے الیکشن کمیشن سے اپیل کروں گا کہ خدارا آپ اس الیکشن کو fair and free کروائیں کیونکہ جس دن Polling Day ہوتا ہے وہ voter and supporter کے لئے do or die کا دن ہوتا ہے اور اس حوالے سے ہاؤس میں مجھ سے سینئر لوگ بیٹھے ہیں جو اس کو بہتر جانتے ہیں۔ وہاں پر کوئی ہینکی پھینکی نہیں کرنے دے گا اس لئے ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ پنجاب کی پوری ایڈمنسٹریشن جیسا کہ rigging کا فیصلہ کر چکی ہے وہ نہ کرے کیونکہ انہوں نے آج سے دس دن پہلے pre poll rigging شروع کر دی ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ ہم کہتے رہیں گے لیکن وہ pre poll rigging کرتے رہیں گے کیونکہ ہمیں مسلم لیگ (ن) کی ذہنیت کا پتا ہے کہ وہ rigging کے بادشاہ ہیں اور وہ ہمیشہ pre poll rigging کرتے ہیں لیکن اگر الیکشن کمیشن نوٹس نہیں لیتا تو ہمیں صرف آخری دن صبح 5 سے شام 8 بجے کا وقت دے دیں تو اِن کو پتا لگ جائے گا کہ ان کا کیا حال ہوتا ہے۔ مجھے پنجاب گورنمنٹ سے کوئی امید نہیں ہے کیونکہ میں نے 25 مئی کو ڈی چوک اسلام آباد کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے ساتھ سبطین خان

صاحب، امین اللہ خان، بلی خان، میانوالی کے سارے MPAs اور باقی سارے colleagues تھے تو جو حال ہم نے عورتوں اور بچوں کا دیکھا ہے اس سے ہمیں یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ اپنے اقتدار کی خاطر (ن) لیگ والوں کے لئے بندہ مارنا ایسا ہے جیسے کوئی بلی کا بچہ مار دیتا ہے۔ ان کے لئے بندے کی کوئی اہمیت نہیں ہے لہٰذا میں آپ سے ہاؤس کے توسط سے دوبارہ یہ گزارش کروں گا کہ الیکشن کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے اور ہمیں ہر valid forum اپنانا چاہئے جس کے لئے ہم کوشش کریں کہ ہمارے 20 حلقوں میں fair and free الیکشن ہو۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں بجٹ کے حوالے سے یہ بات ضرور کروں گا کہ میرے ضلع میانوالی کو اس وقت سزا اس لئے دی جا رہی ہے کیونکہ وہ عمران خان کا گھر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ عمران خان کے ساتھ ہیں اور آخری دَم تک رہیں گے۔ چاہے یہ ہمارے فنڈز بند کر دیں، ہمارے اوپر انٹی کرپشن کی ٹیم بھیجیں یا جو کچھ بھی ہمارے خلاف کریں تب بھی ہم عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں بلکہ اس وقت پورا پاکستان خان کے ساتھ کھڑا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ بھچر صاحب۔ جہاں تک آپ نے pre poll rigging کی بات کی ہے تو ان 20 حلقوں میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ میں ملتان کی مثال دوں گا کہ وہاں پر اِن کا امیدوار development schemes announce کر رہا ہے اور انتظامیہ کو ہدایت ہے کہ آپ نے اِن کے سارے معاملات دیکھنے ہیں۔ (شیم شیم)

جی، سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب!

سید حسین جہانیاں گردیزی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o الحمد للہ رب العالمین o والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیا والمرسلین۔ جناب چیئرمین! اللہ کی مہربانی رہی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے اَن گنت نعمتوں سے نوازا ہے وہاں مجھے موقع ملا کہ میں پچھلی تین دہائیوں سے اپنے حلقے کی عوام کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جیسے پہلے میں فخر محسوس کرتا تھا کہ بحیثیت عوامی نمائندہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے لیکن آج میں اپنے طور پر ایک شرمندگی لے کر پھر رہا ہوں کہ پچھلے دو مہینے سے اس

طرح کے حالات اس ہاؤس میں دیکھے جا رہے ہیں۔ ابھی محترم اپوزیشن لیڈر نے بھی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ پچھلے دو ماہ سے ہمارے ملک میں خاص طور پر قومی اسمبلی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں جو کچھ دیکھنے کو ملا ہے اس کی مثال مجھے کہیں نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! غیر ملکی مداخلت سے پاکستان میں ایک نمائندہ حکومت کو برطرف کیا گیا بلکہ ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس نے اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور اس ملک کی معیشت کو سنبھالا دیا جو بدحالی میں ملی تھی۔ ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس حکومت نے اس ملک کی export کو 24۔ارب ڈالر سے بڑھا کر 31۔ارب ڈالر تک لے کر گئی۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا ایک ایسی حکومت کو برطرف کیا گیا جس حکومت نے اس ملک کی economy کو سنبھالا، revenue میں 5 ٹریلین تک کا mark عبور کیا اور اس حکومت میں textile sector نے ریکارڈ export کی اور micro economic indicator میں ایسے اہداف achieve کئے جو ماضی میں کبھی بھی کسی حکومت سے achieve نہیں ہو سکے تھے۔ اس نمائندہ حکومت کو مرکز میں ہٹانے کے بعد جو پنجاب پر یلغار کی گئی اور پھر پنجاب کی نمائندہ حکومت کو بھی ہٹانے کے لئے جو غیر قانونی کام اور جو غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کئے گئے میں بحیثیت ممبر پنجاب اسمبلی نہایت شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! پنجاب میں چیف منسٹر کے انتخاب میں جس طرح غیر قانونی حربے استعمال کئے گئے اس پر مجھے ندامت ہوتی ہے کہ ہمارے ایوان میں الیکشن کے دوران پولیس کو اس ہاؤس میں داخل کیا گیا اس کی مثال اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور نہ ہی اس کی مثال کسی اور ملک کی تاریخ میں ملتی ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف ملکوں میں ہاؤس کے اندر احتجاج بھی ہوتے ہیں لیکن میں نے کوشش کی مجھے ریکارڈ میں اس کی کوئی مثال مل جائے میں دیکھ سکوں کہ کسی اور بھی ملک کے ایوان کے اندر پولیس کو داخل کیا گیا ہو تو مجھے میری اپنی کم علمی میں کوئی ایسا ریکارڈ نہیں ملا کہ ہاؤس میں پولیس کو داخل کیا گیا ہو۔ (شیم، شیم)

جناب چیئرمین! اس کے کچھ دن بعد یہاں لابی میں کچھ سینئر ممبرز موجود تھے اور میں نے مناظر رانجھا صاحب جو اس وقت بھی اس ہاؤس کے ممبر ہیں میں نے ان سے سوال کیا تھا آپ

پر بھی ممبرز نے assault کیا تھا۔ آپ کی طرف کُرسیاں اُچھالی گئی تھیں اور آپ کو کُرسیوں سے hit کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن آپ نے تو اُس وقت پولیس نہیں بلائی تھی۔ اب صِرف چند خواتین نے ایک لوٹے کو آئینہ دِکھایا اور اگر اُسے "لوٹا" دِکھایا تو اِس پر اُنہوں نے بہانہ بنا کر اُس الیکشن کو rig کرنے کے لئے پولیس گھسا کر اِس ہاؤس کو divide کر کے ایک side کے دروازے بند کر کے اپنی مرضی سے آفیسرز گیلری میں ڈپٹی سپیکر جو "لوٹا" ہو چکے تھے، اُن کو کھڑا کر کے وزیر اعلیٰ کا الیکشن کروایا۔

جناب چیئرمین! اِس قسم کا الیکشن نہ کہیں پارلیمانی تاریخ میں ملتا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ کبھی پارلیمانی تاریخ میں کوئی مثال قائم ہو گی۔ میں توقع کرتا ہوں کہ پاکستان کی عدلیہ اِس الیکشن کے بارے میں کوئی مناسب فیصلہ دے گی اور اِس الیکشن کو کالعدم اور غیر آئینی قرار دے گی۔ اِس کے بعد بھی اِن کا یہ غیر آئینی سلسلہ یہاں پر نہیں رُکا بلکہ ہر آنے والے دن میں اِنہوں نے غیر آئینی اقدامات اور غیر آئینی کام کئے۔

جناب چیئرمین! جب اِس ہاؤس کے اندر ایک stranger کو جناب سپیکر نے ہاؤس سے باہر جانے کا کہا اور اِس حوالے سے اُنہوں نے اپنی رُولنگ دی۔ تمام لوگ جو بھی پارلیمانی آداب سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ جناب سپیکر کی رُولنگ کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا اور اِس پر عمل درآمد کرنا یا اِس کی تعمیل کرنا نہ صرف جناب سپیکر کی عزت ہے بلکہ اِس پورے معزز ایوان کی عزت ہے لیکن یہاں پر اِس رولنگ پر عمل درآمد سے انکار کیا گیا۔ پھر جب اِصرار ہوا تو موصوف نے ایک ایسی نازیبا حرکت کی جِس کی اِس معزز ہاؤس میں کوئی مِثال نہیں مِلتی اور اِنہیں یہ بھی خیال نہ آیا کہ نہ صِرف اِس ہاؤس کے ممبران اِس نازیبا حرکت کو دیکھ رہے ہیں بلکہ یہاں پر ٹی وی کیمرے coverage کر رہے ہیں جِن کے ذریعے اِس نازیبا حرکت کو پُورا پنجاب اور پُورا پاکستان دیکھے گا لیکن اُنہیں کِسی قِسم کی کوئی نِدامت نہیں ہوئی۔ میں نے پچھلے دنوں ایک clip دیکھا ہے جس میں موصوف فرما رہے ہیں کہ مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے اور میں دوبارہ بھی ایسا کروں گا جو کہ بہت بُری اور بڑی بدتہذیبی کی بات ہے۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! اِس حکومت نے ہمارے مُلک میں مہنگائی کا طوفان برپا کر دیا ہے جبکہ اِس حکومت کے وزیر کہتے ہیں کہ "چائے نہ پیئیں" عوام کو تو وہ کہہ رہے ہیں کہ چائے نہ پیئیں جبکہ

خود "اللے تللے" کر رہے ہیں اور اپنے اِن اللوں تللوں کے اخراجات میں کوئی کمی نہیں کر رہے، وزیر اعظم ہاؤس کا خرچہ کم نہیں کیا اور اپنی وزارتوں کے خرچے بھی کم نہیں کئے جبکہ عوام کو کہہ رہے ہیں کہ وہ چائے نہ پیئں۔ اِس سے بڑھ کر اُنہوں نے جو حد کر دی ہے کہ کل اِن کے ایک وزیر نے کرپشن کو legalize کر دیا ہے کہ کرپشن سے مُلک کی ترقی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ گو ہم جانتے ہیں کہ یہ سارا کھیل اِسی لئے کھیلا جا رہا تھا کہ یہ اپنے cases سے جان چُھڑا سکیں اور نیب کے قانون میں ترمیم لا سکیں۔ جس طرح کی نیب کے قانون میں ترمیم کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی تاریخ میں اِس قسم کی قانون سازی بھی شاید ہی ملے جس میں اِنہوں نے نیب کے تمام اختیارات ختم کر دیے اور اسے retrospective effect لاگو کر دیا ہے کہ جو وقت گُزر چکا ہے اُس پر آج ہونے والی قانون سازی پر عمل درآمد ہو گا جو کہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔

جناب چیئرمین! جب ہم یہ کہتے تھے، ہمارے وزیر اعظم عمران خان صاحب کہتے تھے اور ہماری پارٹی کہتی تھی کہ ایک سازش ہوئی ہے جس کے تحت ہماری حکومت کو ہٹایا گیا ہے تو اُس وقت تو یہ بڑے بڑے بیان دیتے تھے کہ سازش ہم نے نہیں کی اور یہ کوئی سازش نہیں ہے لیکن سچ تو خود اپنا راستہ بنا لیتا ہے۔ ان کے اپنے ہی وزیر کے مُنہ سے یہ بات نکل گئی کہ ہم اُس حکومت کا تختہ نہ اُلٹتے تو پھر تو اس کا مطلب ہے کہ 15 سالوں کے لئے عمران خان حکومت کرتا رہتا اور ہمارے تمام بدعُنوان لیڈر سزا یافتہ ہو کر جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے چلے جاتے۔ یہ حق گوئی اُنہی کے مُنہ سے نکلی ہے اور لوگ اب جانتے ہیں کہ اُنہوں نے جس طرح اِس حکومت کے خلاف سازش کی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: گردیزی صاحب! جلدی سے wind up کر لیں کیونکہ میرے پاس exhaustive list ہے اور بہت سارے ممبران نے بات کرنی ہے لہذا جلدی سے wind up کر لیں تاکہ باقی دوستوں کو بھی موقع مل سکے۔

سید حسین جہانیاں گردیزی: جی، ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! پہلے بھی مجھے یہی شکوہ رہا ہے کہ مجھے وقت پُورا نہیں ملتا لیکن اب میں wind up کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، جلدی سے wind up کر لیں۔

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! یہ ہمیشہ کہتے رہے ہیں اور ان کے بیانات داغے ہوئے ہیں کہ عمران خان نے آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور یہ conditions اُنہوں طے کی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے ہمیں پٹرول کی قیمتیں بڑھانا پڑی ہیں اور اُنہوں نے کبھی بھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ conditions یا جو آئی ایم ایف کی demands میں تو corporate sector کو جو مراعات آپ نے دی ہوئی ہیں، ان مراعات میں کمی کی demand بھی وہ کر رہا ہے۔ وہاں پر تو آپ کو آئی ایم ایف کی مجبوری نظر نہیں آتی لیکن غریب آدمی کا پٹرول مہنگا کرنے کے لئے آپ کو آئی ایم ایف کی مجبوری نظر آتی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ آئی ایم ایف کی وجہ سے پٹرول کی قیمتیں بڑھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہو گا اور وزیر اعظم صاحب کا بیان بھی سُنا ہو گا جس میں انہوں نے فون کر کر کے اپنے وزراء کو مبارکباد دی ہے کہ FATF نے پاکستان کو "گرے لسٹ" سے clear کرنے کی یقین دہانی کروادی ہے۔ میں ان سے پُوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ 2018 میں پاکستان FATF کی گرے لِسٹ میں گیا تو یہ کارکردگی سابقا حکومت کی تھی جس کی وجہ سے پاکستان گرے لِسٹ میں گیا تھا۔ ساڑھے تین سال کی عمران خان کی جدوجہد، Money Laundering Bill pass کرانے اور ساری کوشش کرنے کی وجہ سے، ان کے آنے سے پہلے عمران خان کی حکومت نے وہ تمام conditions 24 پوری کر کے اُنہیں لِسٹ دے دی تھی جس کے بعد FATF نے اپنے اجلاس میں کہا ہے کہ پاکستان نے ہماری ساری conditions پوری کر دی ہیں اور اب ہمیں پاکستان سے مزید کوئی demand نہیں ہے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ FATF سے نکلنے کے لئے جب عمران خان صاحب کی حکومت legislation کر رہی تھی تو آج مبارکباد لینے والے لوگ بھی اُس وقت اسمبلی سے واک آؤٹ کر کے باہر جا رہے تھے اور وہ پاکستان کے مفاد کے خلاف واک آؤٹ کر رہے تھے۔ آپ نے چونکہ مجھے wind up کرنے کا کہا ہے تو اسی بات پر میں اپنی گفتگو سمیٹتا ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، گردیزی صاحب! اگر مختصر بات کریں گے تو زیادہ ممبران کو موقع مل جائے گا۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج جس دور میں ہم بات کر رہے ہیں اور جس دور میں ہم زندہ ہیں جو unconstitutional جس میں وزیر اعلیٰ بھی جعلی، گورنر بھی جعلی اور کابینہ بھی جعلی، یہ کہانی regime change operation سے شروع ہوتی ہے۔ میرے ملک کے اندر ایک بیرونی ملک "سائفر" بھیجتا ہے جس کے تحت اِس ملک کے مقامی سہولت کار plan کرتے ہیں کہ آئیں مل کر اس ملک میں آئین کی دھجیاں اڑائیں اور پھر اس regime change operation کو لوٹوں کا استعمال کر کے، ڈالرز کا استعمال کر کے ہمارے ملک کے محب وطن Constitutional Prime Minister کو سازش کے تحت تبدیل کیا جاتا ہے۔ آج اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جو ہم کہتے رہے کہ سازش ہوئی، جو ہم کہتے رہے کہ مداخلت ہوئی آج ان کے اپنے لوگ ایک ایک کر کے اس حقیقت کو عوام کے سامنے خود رکھ رہے ہیں۔ مثلاً ہم سب نے خرم دستگیر کے انٹرویو کی ویڈیو دیکھی انہوں نے کہا ہے کہ ہم تو اپنے کیسز ختم کرانے آئے ہیں۔ ایک ایک چیز جو ہم ان سے کہہ رہے تھے کہ آپ لوگوں نے سازش کے تحت مداخلت کر کے اس ملک کے اندرونی معاملات کے اندر ایک بیرونی طاقت کو شامل کر کے اس ملک کے آئین اور قانون کی نہ صرف دھجیاں اڑائیں بلکہ اس ملک کے 22 کروڑ عوام کے مینڈیٹ کو بھی بے عزت کیا۔ آپ نے دیکھا کہ اسی regime change operation کے تحت اس مقدس ایوان کے اندر بربریت اور فسطائیت کا مظاہرہ کیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سی حکومت تھی جس کے اشارے پر، جس کے کہنے پر اس ایوان کے تقدس کو پامال کیا گیا؟ جو انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ اس ایوان سے ہوا اور آج تک جاری ہے، آپ یہ دیکھیں کہ 25 مئی کو ہم اپنا آئینی، جمہوری حق exercise کرنے جا رہے تھے تاریخ اس چیز کی گواہ رہے گی، آپ تاریخ سے کوئی چیز delete نہیں کر سکتے کیونکہ جب تاریخ لکھی جائے گی تو شاید اس وقت ہم لوگ اور یہ لوگ موجود نہ ہوں، آپ 25 مئی کے بدترین مناظر کو کیسے delete کریں گے؟ جس میں پاکستان کی سڑکوں پر، لاہور کی سڑکوں پر، اسلام آباد کی سڑکوں پر اور ڈی چوک پر جو مناظر تھے وہ فلسطین سے کم نہیں تھے۔ لاہور میں لبرٹی کے اندر وہاں میں خود موجود تھی، وہاں پر عورتیں اور بچے تھے۔ وہاں پر ہمارے سیاسی لوگ تو تھے نہیں وہ لوگ تو کہیں دھکے کھا رہے تھے، کوئی کسی جیل میں تھا اور کوئی کہیں شیلنگ کا سامنا کر رہا تھا۔ لبرٹی میں تو صرف عورتیں، بچے اور عام لوگ تھے جو اظہار یکجہتی کے طور

پر نکلے تھے۔ ان ظالموں اور بدبختوں نے وہاں پر ہماری عورتوں پر، ہماری بہنوں پر، ہماری بیٹیوں پر وہ شیلنگ استعمال کی جو دہشت گردوں پر کی جاتی ہے۔ چادر اور چار دیواری کا جو تقدس پامال ہوا اس کی بدترین مثال ڈکٹیٹر شپ کے دور میں بھی نہیں ملتی۔ یہ وہ سنہری دور ہے جس میں آج Section 7(ATA) عورتوں پر لگایا جارہا ہے۔ میں روزانہ دہشت گردی کی عدالت میں پیش ہوتی ہوں تو میں اپنا نام بتاتی ہوں کہ میرا نام مسرت جمشید چیمہ ہے اور میں دہشت گرد نہیں ہوں سوائے ایک ثبوت کے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے جو شیلنگ ہمارے اوپر استعمال کی تھی وہ دہشت گردوں کے اوپر استعمال کی جاتی ہے، ہم نے کوئی دہشت گردوں والا کام نہیں کیا۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے تاکہ اس ملک کے 22 کروڑ عوام کو مزید کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ آپ نے ساڑھے تین سالوں میں دیکھا ہے کہ بیوروکریسی ہر اچھے اور جائز کام میں رکاوٹیں ڈالتی تھی جس کو میرٹ کا نام دیا جاتا تھا۔ آج میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر آئی جی سے پوچھتی ہوں کہ آپ نے کس کے کہنے پر یہ کام کیا حالانکہ اس وقت کوئی گورنمنٹ کا وجود نہیں تھا، آپ نے کس کے کہنے پر ہمارے گھروں پر ریڈ کئے، وہ کون تھا جس نے آپ کو instructions دیں تو آپ نے ہم پر بے شمار ایف آئی آر کاٹیں اور ہر روز گڈ مارننگ کے ساتھ ہمارے نام نئی ایف آئی آر کے اندر ڈال دیئے جاتے ہیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں اس ایوان کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ ہم ایک ایک ظلم کا آئینی طریقے سے حساب لیں گے، ہم ایک ایک کردار کو آئین کے آگے تابع کریں گے، ان چھپے ہوئے اور واضح چہروں کو عوام کے سامنے بھی لے کر آئیں گے۔ ابھی محترم ممبر بات کر رہے تھے کہ یہ جعلی ارسطو ہے۔ آج کا کرائم منسٹر، آج کا وزیراعلیٰ کہتا ہے کہ بچوں کرپشن تو ہوتی ہے۔ آج ارسطو کہتا ہے کہ جہاں کرپشن ہے انہوں نے بھی ترقی کی ہے۔ یعنی کہ یہ intellectual dishonesty کی حد ہے۔ یہ میرے ملک کے اندر اس debate کو generate کرنا چاہتے ہیں کہ کرپشن کرنے کو legalize کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم کچھ نہ کچھ کام بھی کر دیں گے۔ وہی phenomenon کہ کھاتا بھی ہے تو لگاتا بھی ہے۔ میں ان کو بتاتی چلوں کہ یہ کالا قانون جو

آپ نے پاس کیا ہے انشاء اللہ اس کی کلنک کا ٹیکہ آپ کے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ یہ ساڑھے 22 کروڑ عوام کا ملک انسانوں پر مشتمل ہے کوئی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں۔ میں پھر ان کو یاد دلاتی چلوں کہ ہم کوئی غلام نہیں ہیں۔ غلامی کے دن کم رہ گئے ہیں، تھوڑے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب ہمارے next Prime Minister جو two-third majority لے کر آئیں گے تو ہم آئینی طریقے سے، reforms کے طریقے سے ان کا راستہ بند کریں گے۔ لوٹوں کی وجہ سے ہمارے پنجاب کے اندر جو الیکشن ہو رہے ہیں وہاں پر بھی ان کا ظلم اور ان کی بربریت عروج پر ہے۔ اگر میں لاہور کی بات کروں تو پی پی۔167 کے candidate کے بھتیجے عادل گجر صاحب جو ہماری یوتھ کے ورکر ہیں ان کو گولیاں ماری گئیں۔ وہ لوٹا، وہ غلام نذیر چوہان اور اس کے غنڈے جن کے ساتھ ڈولفن پولیس بھی تھی ان کے political office کے باہر جا کر انہوں نے بربریت اور فسطائیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! یہ الیکشن کمیشن جو (ن) لیگ کے ونگ کی شکل اختیار کر چکا ہے، ان کا عملہ ان کے پوسٹر لگاتا پھر رہا ہے۔ کوئی شرم کرو، کوئی حیا کرو۔ تم لوگ اس ملک کے آئین کے تابع ہو، تم ہمارے ٹیکس کے پیسوں سے تنخواہیں حاصل کرتے ہو۔ میں یہ بتاتی چلوں کہ pre poll rigging عروج پر ہے، زندہ لوگوں کو مار دیا گیا ہے۔ وہ حلقے جو پی ٹی آئی فرینڈلی ہیں اور ہمارے گھرانوں کے اندر کئی سو لوگوں کو ووٹر لسٹوں میں دھاندلی کر کے add کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان کے توسط سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم ان کے ہر ظلم اور بربریت کا انشاء اللہ مقابلہ کریں گے۔ اس وقت ہم ایک تاریک دور سے گزر رہے ہیں۔ اس ملک نے دیکھا ہے کہ دو وزیر اعلیٰ تھے، ایک جعلی تھا اور ایک اصلی تھا۔ آج دو ایوان ہیں، یہ اصلی حقیقی عوام کا نمائندہ ایوان ہے اور دوسرا وہ جو دکان لگا کر بیٹھے ہیں بالکل اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے فلیٹیز ہوٹل میں جعلی الیکشن کرایا تھا۔ انہوں نے تاریخ کے اندر جو کر رجسٹرڈ کر دیا ہے۔ یہ جو کر تو تھے ہی اب آئینی طور پر بھی جو کر ثابت ہوئے ہیں اور انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد ہمارا ہی دور ہے اگر کورٹس ہمارے حق میں فیصلہ کرتی ہیں تو اکثریت آج بھی ہماری ہے اور پھر ہماری ہو گی۔ میں امید رکھتی

ہوں کہ یہ ایوان جھوٹے کیسز کا اور ہمارے خلاف جو انتقامی کارروائیاں ہوئی ہیں ان کا محاسبہ ضرور کرے گا۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ایوان کا یہ خالی حصہ جو بہت سارے اداروں کی مدد سے، بہت سارے لوگوں کی مدد سے زبردستی امپورٹڈ حکومت کی نذر کر دیا گیا۔ یہ خالی حصہ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے استحصال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ ایوان جو پنجاب کے عوام کی فلاح کے لئے بنایا گیا ہے، جو باقاعدہ ہاؤس ہے جہاں پنجاب کے عوام کے لئے قانون سازی ہوتی ہے آج حکومت یہاں پر موجود نہیں ہے۔ جس طرح سے انہوں نے ایک غیر آئینی الیکشن کسی ہوٹل میں کرایا آج ان کے اجلاس بھی اسی ہوٹل میں ہو رہے ہیں۔ میں اپنے تمام بااختیار اداروں سے سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا پاکستان میں آئین کی بالادستی کا یہ ثبوت ہے، کیا یہ ہمارے آئین کی عزت ہے، کیا یہ عوام کے ووٹ کی عزت ہے؟ یہ ووٹ تو ان کو ملا بھی نہیں تھا جس پر انہوں نے شب خون مارا۔ بہت بات ہو گئی مہنگائی کی، بہت بات ہو گئی pre poll rigging کی جو آج سے شروع ہو گئی ہے بلکہ اُس وقت شروع ہو گئی تھی جب سے پنجاب کا الیکشن announce ہوا تھا۔ کسی نے بات نہیں کی کہ اس imported حکومت نے نہ صرف اپنے نام ECL سے نکالے بلکہ انہوں نے نیب کے قوانین میں کیا ترامیم کیں۔ وہ میں تھوڑی سی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ جو پہلی ترمیم ہے آپ سنیں گے تو عش عش کر اٹھیں گے۔ نیب قوانین کی ترامیم آپ کے حاضر خدمت ہیں کہ تمام ترامیم کا اطلاق یکم جنوری 1985 سے ہو گا تو اس کا فائدہ کس کو ہو گا؟ ان تمام ملزمان کو ہو گا جو نیب میں مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں۔(شیم شیم)

جناب چیئرمین! دوسری ترمیم سنئے۔ اس پر آپ واہ واہ کئے بغیر رہ نہیں سکیں گے کہ اہل خانہ کے جتنے اثاثے ہیں وہ ملزم کے اثاثے تصور نہیں ہوں گے۔ مطلب، موجاں مارو، جو مرضی کرو بناؤ تے خاندان دے نام کر دیو تسی، تسانوں کوئی پوچھنے والا نیں۔ ترمیم نمبر 3۔ اثاثوں کو ناجائز ثابت کرنے کی ذمہ داری نیب پر ہے، واہ واہ ملزم جوابدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کیس آ گیا تو نیب کو خود ثابت کرنا ہے۔ ملزم نے تہانوں جواب نیں دینا، تسی اپنا ہوم ورک کر کے آنا تسی ثابت کر سگدے او تاں

ٹھیک اے، چوتھی ترمیم وچ اے ہے کہ اگر تسی ثابت نیں کر سگدے تے تہانوں مار پڑنی اے تے ادارے نوں سزا ملنی اے۔ کون ہمت کرے گا؟ جنہوں نے آج تک لاشوں کی سیاست کی ہے، جنہوں نے آج تک ماڈل ٹاؤن کا انصاف نہیں ہونے دیا، ان کے خلاف کیس کون بنائے گا اور کون کرے گا انصاف؟ عوام دا پیسہ لٹوتے پھٹو، رجوتے نسو، تے پاکستان ول دوبارہ تسی منہ نہ کرو۔ چوتھی جو ترمیم ہے ملزم کی جائیداد کی قیمت مارکیٹ کی بجائے ڈی سی ریٹ پر ہو گی یعنی کہ اربوں روپے کی جائیداد بنائیں، کروڑوں روپے میں ظاہر کریں، تے نکل جاؤ، بڑا مزیدار کام جئے، سارے پھڑ لو کام۔ پنجاب کے عوام ووٹ ہی آپ کو اس لئے دیتے ہیں کہ آپ کو ایوان میں لے کر ہی اس لئے آتے ہیں۔ پانچویں ترمیم ہے کہ دوران کیس ملزم متنازعہ جائیداد بیچ سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ پر کیس بن گیا ہے تو آپ اسے بیچیں تے موج ماریں جو کہ پہلے بات ہو چکی ہے۔ یہ اس قدر افسوسناک صورتحال ہے اور عوام اس قدر ان سے تنگ ہیں کہ عمران خان ادھر ایک کال دیتے ہیں تو پورا پاکستان نکل آتا ہے۔ کیا ہمارے ادارے یہ سب نہیں دیکھ رہے؟ سب کی آنکھیں بند کیوں ہو گئی ہیں؟ بلی سر پر ہے اور کبوتر آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہے۔ ہمیں نہیں پتا کہ اس کبوتر جیسی عوام کا کیا مستقبل ہے، جس کے ادارے ان کے ساتھ نہیں کھڑے اور جس کے انصاف کرنے والے لوگ ان کے ساتھ نہیں کھڑے اس عوام کو کیا دے گا یہ پاکستان؟ اس عوام کو یہ حکومت کیا دینے کے لئے آئی ہے؟ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ آج ہم، میں سارے ایوان سے کہتی ہوں کہ ہمارے اپنے لوگ موجود ہیں اور سٹاف موجود ہے میں چار سال سے اس ایوان میں آ رہی ہوں، جب ہم روزانہ یہاں پر آتے ہیں تو ہماری باہر چیکنگ ہوتی ہے، نہ ہم سے کبھی کوئی ڈرگز نکلی ہیں اور نہ کبھی کوئی weapon نکلا ہے۔ میں دہشت گرد ہوں اور مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہوا ہے۔ میں عدالت جاتی ہوں، میں مقدمہ بھگتی ہوں اور مجھے ابھی تک bail نہیں ملی۔ میں اتنی بڑی دہشت گرد ہوں کہ میرے بچے مجھ سے ڈرتے ہیں اور میرے خاندان کے لوگ مجھ سے ڈرنے لگ گئے ہیں، میں دہشت گرد ہوں اور مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہوا ہے۔ باقی جو دو انہوں نے ترامیم کیں ہیں وہ اس قدر شرمناک ہیں کہ میں بتانا بھی مناسب نہیں سمجھتی کیونکہ یہ ترامیم نہیں ہیں۔ یہ ظلم ہے، یہ پاکستان کی عوام پر ظلم ہے اور یہ آئین پر ڈاکا ہے۔ یہ ڈاکا مارنے والوں کا ایک پرانا واقعہ سناتی ہوں چونکہ میرے ننیال زمیندار ہیں تو میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ میں مدت سے اور بچپن سے یہ

ٹیوب ویل دیکھ رہی ہوں تو کیا یہ کبھی خراب نہیں ہوتا تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ خراب نہیں ہوتا۔ یہ اسی طرح سے بڑا جاندار چلتا ہے کیونکہ اتفاق فاؤنڈری سے اس کا لوہا بنتا تھا اور یہ اس زمانے کا ہے۔ اتفاق فاؤنڈری کے لوہے کی بات سن کر میں نے کہا کہ کیا اتفاق فاؤنڈری کا لوہا اتنا اچھا ہے کہ باقی کمپنیز کے بالکل کام نہیں کرتے جیسے گفتگو ہوتی ہے اور سننے میں آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اصل میں جو کبھی زمانے میں ریلوے لائنز تھیں جو اب ختم ہو چکی ہیں یہ ان ریلوے لائنز کا لوہا ہے، یہ مضبوط ترین لوہا ہے اور یہ خراب نہیں ہوتا۔ تو لوہار و تسی اپنا کام وی کر دے رہندے اسانوں ٹیوب ویل تاں چنگے ملدے۔ سانوں لیڈر چنگے نیں ملے۔ انتہائی افسوسناک بات ہے اور میں اس imported حکومت کے لئے صرف اتنا کہنا چاہوں گی اور یہ مقدمات جو میرے ساتھی اور ہم face کر رہے ہیں تو اس حوالے سے میں ایک شعر عرض کروں گا کہ:

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کر چلے
جو کوئی چاہنے والا طوائف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے، جسم و جاں بچا کر چلے

بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، thank you. محترمہ ثانیہ کامران!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید عباس علی شاہ!

سید عباس علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا اس ایوان میں آج کا جو موضوع ہے وہ ہے کہ غریب کو جینے دو، آج ہمارے اس پیارے ملک پر اس imported حکومت نے مہنگائی کے پہاڑ گرا دیئے۔ آج میرا کسان، آج میرا مزدور، آج میرا محنت کش، میرا تاجر بلکہ آج ہر کوئی پریشان ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے اور پوچھنے کی بات ہے کہ میں آج اس ایوان میں کھڑے ہو کر ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے حکمرانوں سے سوال کرتا ہوں کہ آخر ایسی کیا بات ہے کہ IMF کو خوش کرنے کے لئے آپ نے ہم پر اس مہنگائی کا ظلم ڈھایا۔ آج سے کچھ دن پہلے جب محترم عمران خان صاحب وزیر اعظم پاکستان تھے تو یہی پٹرول اور ڈیزل سستا ہو رہا تھا، یہی لوگ خوشحال تھے لیکن آج صورتحال یہ ہے

کہ ہر طرف ایک پریشانی ہے، پوری سوسائٹی ایک عجیب کشمکش اور ڈپریشن میں مبتلا ہے۔ میں آج حکومت کو imported حکومت کہنے پر مجبور ہو گیا کہ تم کیا جانو اور تمہیں کیا معلوم کہ دھان کی فصل کیسے کاشت کی جاتی ہے؟ تمہیں کیا معلوم کہ گرمی اور سردی میں فصل کس طرح کاشت کی جاتی ہے؟ تمہیں کیا معلوم کہ میرے ملک کا غریب بازاروں اور شہروں میں گرمی اور تپتی دھوپ میں ریڑھی لگا کر سبزی اور فروٹ کس طرح بیچتا ہے؟ تم کیا جانو کہ میرے تاجر اپنی محنت کے ساتھ کس طرح مزدوری کماتا ہے؟ میرے دوستوں میں اپنی تمام عوام کی طرف سے آج اس ایوان میں ان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح مجھ سے پہلے ہمارے فاضل دوستوں اور معزز ممبران نے imported حکومت کو للکار کر کہا کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ جب انشاءاللہ پاکستان میں پاکستان کی عوام کی فتح ہو گی اور انشاءاللہ عمران خان صاحب حق کی بنیاد پر وزیر اعظم پاکستان ہوں گے۔ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج جس طرح آپ نے 25 مئی کو ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا تو آج آپ کے ملک کا ایک ایک بچہ آپ سے نفرت کرتا ہے۔ میں حکومت کے ان ایوانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں اور میں بڑی سنجیدگی سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آج جو ہمارے چھوٹے بچے، جو آج دنیا کے ٹیلی فون اور آئی ٹی سے منسلک ہیں اور جو انٹرنیٹ کے ساتھ منسلک ہیں جن کا خواب تھا کہ پاکستان اس دنیا کا سب سے عظیم ملک بنے گا آج وہ لوگ 25 مئی کے بعد ایک عجیب کشمکش میں ہیں۔ کیا یہی اسلامی جمہوریہ پاکستان تھا جس کی بنیاد رکھی گئی؟ جہاں پر اگر آپ شریعت کو بھی دیکھیں تو شریعت بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ کسی کے گھر میں دستک دیئے بغیر نہیں جا سکتے۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں اور ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے رات کی تاریخی میں ہماری دیواروں کو پھلانگ کر پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز کے گھروں کی دیواروں کو پھلانگ کر ان کے گھروں کی بے حرمتی کی۔ ان کے بچوں کو ہراساں کیا اور ان پر بربریت کی۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان تحریک انصاف عوام کی مدد سے حکومت میں آئے گی اور کسی دھاندلی سے نہیں، اور میں آخر میں اتنا کہوں گا کہ یہ جو ضمنی الیکشن ہو رہا ہے اس ضمنی الیکشن میں انہوں نے آج سے rigging کا آغاز کر دیا ہے جس طرح میرے باقی فاضل دوستوں نے کہا یہاں تک کہ ہمارے حلقے کے جو ووٹر ہیں وہ ایک تحصیل سے یا ایک حلقے سے دوسری تحصیل میں منتقل کر دیئے گئے ہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر یہ کس طرح ممکن ہے کہ آپ کا ایک ووٹر اگر

تحصیل میاں چنوں میں ہو اور اُس کو پتہ چلے کہ اُس کا ووٹ تحصیل کبیر والا میں درج ہے؟ ہمیں ایوان کو اور پوری قوم کو الیکشن کمیشن کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ پاکستان کے آئین کے تابع ہیں آپ کو پاکستان کے آئین کے مطابق چلنا ہو گا اور اگر پاکستان کے عوام کے غضب سے بچنا چاہتے ہو تو elections free and fair کراؤ بہت مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! شکریہ۔ ماشاءاللہ آپ بہت اچھا بولتے ہیں آپ کو ایوان کی بحث میں زیادہ participate کرنا چاہئے۔ اب محترم ملک واصف مظہر راں صاحب!

ملک واصف مظہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَ بَعْدِیْ۔

جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج پنجاب اسمبلی کے ایوان میں ممبران اسمبلی خاص طور پر اُس موضوع پر بات کر رہے ہیں کہ آج سے تقریباً دو مہینے پہلے جو رجیم چینج آپریشن اس مملکت خداداد پاکستان میں شروع کیا گیا اور بالخصوص حکومت پنجاب اور جس طرح وزیراعلیٰ پنجاب کا الیکشن کروایا گیا، جس طرح آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیری گئیں، جس طرح اس مقدس ایوان کی بے توقیری کی گئی، جس طرح پنجاب پولیس کو اس مقدس ایوان میں گھسا کر الیکشن کروایا گیا، اس چشم فلک نے دیکھا کہ کس طرح Ayes Lobby کو بند کر کے ہماری پارٹی تحریک انصاف اور ہماری اتحادی جماعتوں کے لئے صرف ایک آپشن چھوڑی گئی کہ اپوزیشن کو ووٹ دے دیں، ان نام نہاد جمہوری ٹولے کو ووٹ دیں یا ہم ایوان سے باہر چلے جائیں۔ میں تحریک انصاف کے ممبران پنجاب اسمبلی اور ہماری اتحادی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ق) کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ضمیر کا سودا نہیں کیا بلکہ ضمیر کے مطابق ڈٹ کے کھڑے ہوئے اور اس فسطائی حکومت کا مقابلہ کیا۔ اس فسطائی حکومت نے ماضی میں بھی جس طرح حکومتیں بنائی، جس طرح چھانگا مانگا کی سیاست کو انہوں نے تازہ کیا، کس طرح گلبرگ مین بلیوارڈ کے نجی ہوٹل میں ممبران اسمبلی کو رکھا گیا اُن کے ضمیروں کے سودے کئے گئے، کس طرح لوٹے اُٹھا اُٹھا کر حکومت بنائی گئی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کی تاریخ کی ایک بدترین مثال ہے اور یہ ہمیشہ پنجاب کے ماتھے پر کلنک کی طرح رہے گی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ نام نہاد پنجاب حکومت

آج ایوان سے غائب ہے یہ آج اپوزیشن کا سامنا نہیں کر پا رہے کیوں کہ ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور یہ ضمیر کے قیدی سمجھتے ہیں ان کو پتا ہے کہ ہماری حکومت کس طرح بنی ہے آج یہ حکومت بنا کر بھی شرمندہ ہیں اور ہم اپوزیشن میں بیٹھ کر بھی سرخرو ہیں کہ ہم نے پاکستان تحریک انصاف کا ساتھ دیا، ہم نے اُس دلیر اور خوددار لیڈر عمران خان کا ساتھ دیا اور آج ہمارے ضمیر مطمئن ہیں کہ ہم پاکستان تحریک انصاف کے سپاہی ہیں۔ آج یہ پنجاب اسمبلی سے بھاگ کر بجٹ پیش کر رہے ہیں ، آج انہوں نے ایوان اقبال میں بجٹ پیش کیا ہے ہمیں فخر ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ساؤتھ پنجاب کو اُس کا حق دیا، ساؤتھ پنجاب کی علیٰحدہ بجٹ بک بنائی گئی، ساؤتھ پنجاب کو 34 فیصد اُس کا حق دیا گیا اور نہ صرف ڈویلپمنٹ میں اُس کو حق دیا گیا بلکہ ring-fencing کی گئی تا کہ یہ funds re-appropriate کر کے تختِ لاہور پر نہ لگا دیا جائے۔ جناب عثمان خان بزدار کی حکومت نے اور عمران خان نے ساؤتھ پنجاب کی عوام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا الحمد اللہ انہوں نے وہ پورا کیا اور جو ہمارے حلقوں میں اربوں روپے کی ڈویلپمنٹ سکیمیں چل رہی تھیں اُن کو اس imported حکومت نے آ کر بند کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین !میں on the floor of the House توجہ دلانا چاہتا ہوں اور ہم یہ اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہے ہیں کہ ساؤتھ پنجاب کے حق کو چھینا جا رہا ہے جس طرح نہروں کی وارہ بندی کی گئی، جس طرح ساؤتھ پنجاب میں کسان کا حق مارا جا رہا ہے، جس طرح آج بھی کھاد بلیک ہو رہی ہے، جس طرح آج بھی کسانوں کو بیج نہیں مل رہا، جس طرح آج بھی ساؤتھ پنجاب کی ملوں کی چمنیاں خاموش ہیں، جس طرح آج بھی ساؤتھ پنجاب کو گیس نہیں مل رہی۔ یہ امپورٹڈ حکومت نہ صرف پنجاب کے گیارہ کروڑ عوام کے مفاد کو بُری طرح مجروح کر رہی ہے بالخصوص یہ ساؤتھ پنجاب کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں اور ہمارے پارٹی لیڈر جناب عمران خان صاحب کا بھی مطالبہ ہے کہ فری اینڈ فیئر الیکشن کروائے جائیں تا کہ اس پنجاب کی عوام فیصلہ کرے کہ وہ اس خوددار پاکستانی لیڈر کے ساتھ ہے یا اس مفاد پرست ٹولے کو ووٹ دے گی مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ پنجاب کی غیور عوام عمران خان کے ساتھ کھڑی ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ اگلی حکومت پاکستان تحریک انصاف کی ہو گی اور ہم دو تہائی اکثریت کے ساتھ پھر واپس آئیں گے اور ہم اس مملکت پاکستان کو انشاءاللہ ترقی کی راہوں پر لے کر جائیں گے۔ میں آخر میں by-election کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! جس طرح الیکشن قوانین کی دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں ہمارے ملتان میں پاکستان تحریک انصاف کے امیدوار زین حسین قریشی کو نوٹس دیا گیا کہ you are trying to inaugurate certain road اور اس امپورٹڈ حکومت کا جو امیدوار ہے وہ نہ صرف منصوبے announce کر رہا ہے بلکہ وہاں پر development کے کام کئے جا رہے ہیں جو صرف اور صرف الیکشن کمیشن کے رولز کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں۔ میں الیکشن کمیشن سے مطالبہ کرتا ہوں کہ free and fair election کروائے جائیں اور مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ 17 جولائی کی صبح پاکستان تحریک انصاف کی فتح کی صبح ہو گی، 17 جولائی کا سورج پاکستان تحریک انصاف کی فتح کی نوید لے کر آئے گا میں آپ کے ٹائم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف ہی نجات دہندہ ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف واپس پوری majority کے ساتھ آئے گی پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ کسانوں والی بات تو آپ نے بہت rightly point out کی کیوں کہ کسان اس ٹائم پر اپنی فصلوں کو تلف کرنے پر مجبور ہیں پانی نہیں ہے کھاد black ہو رہی ہے کھاد available نہیں۔ جی، next محترمہ عابدہ بی بی بات کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ جناب چیئرمین! میں تمام مقررین کو سن کر اور آج کل کا ماحول دیکھ کر یہ سوچ رہی تھی کہ جب مستقبل میں تاریخ لکھی جائے گی اور ہمارے بچے تاریخ پڑھیں گے تو وہ کیا پڑھیں گے؟ وہ ہنسیں گے، وہ دیکھیں گے کہ جب ملک پاکستان میں عمران خان آئے، جب ہم ترقی کی راہ پر گامزن تھے، جب معیشت اچھی چل رہی تھی، جب ملک اچھا چل رہا تھا، جب صحت کارڈ دیئے جارہے تھے، جب احساس پروگرام کے تحت ہر غریب، بچے، بوڑھے، خاتون کو facilitate کیا جارہا تھا، جب پورے ملک کے اندر خوشحالی آرہی تھی، جب لنگر خانے کھولے جارہے تھے، جن کے پاس گھر نہیں تھے ان کے سونے کے لئے انتظامات کئے جارہے تھے اور ملک بڑی تیزی سے ترقی کر رہا تھا تو ایسے میں کیا سازش ہوئی کہ عمران خان جن پر کرپشن کا ایک الزام بھی نہیں ان کو ہٹا دیا گیا۔ تو ہمارے طالب علم جب تاریخ پڑھیں گے تو کیا سوچیں گے کہ کون سی بیرونی سازش تھی، ملک کے

اندر کون سی بیرونی مداخلت تھی اور یہاں بیٹھے ہوئے لوگ جو امریکہ کے ٹکڑوں پر پلتے ہیں جو امریکہ کے زیادہ ہمدرد ہیں اور اس ملک کے ہمدرد نہیں انہوں نے ایک سازش کر کے ایسے وزیر اعظم کو ہٹا دیا جو ملک کو ترقی کی طرف لے کر جا رہے تھے۔جو اس قوم کا سر بلند کرنا چاہتے تھے، جو چاہتے تھے کہ یہاں پر ریاست مدینہ کا قانون چلے، جو چاہتے تھے کہ غریب کی زندگی بھی آسان ہو ، جنہوں نے اپنے کوئی اثاثے نہیں بنائے جن کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن ان کو ہٹا دیا گیا۔

جناب چیئرمین! ان کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ محب وطن ہیں، وہ پاکستان سے پیار کرتے ہیں، وہ لالچی نہیں ہیں، وہ چور نہیں ہیں۔آج جب انٹرنیشنل لیول پر خواتین کی بات کی جاتی ہے، خواتین کو empower کرنے کی بات کی جاتی ہے تو میں آج ضرور یہ بات کروں گی کہ خواتین پر جہاں پاکستان کے اندر ہر جگہ ظلم ہوتا ہے ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور اس حکومت کے اندر خاص طور پر 25 مئی کو پارلیمنٹیرینز خواتین کو target کیا گیا، میں اقوام متحدہ سے request کروں گی ، international level پر خواتین کے لئے جو کام کرتے ہیں ان کی نظریں بھی اپنی طرف متوجہ کروں گی کہ وہ دیکھیں کہ ہمارے ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ جب ہم پارلیمنٹیرینز اپنے ملک کے اندر محفوظ نہیں تو آپ سوچیں کہ ایک عام بچی یہاں پر کیسے محفوظ ہو گی؟ کبھی بھی محفوظ نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! 25۔مئی کو پاکستان کی خواتین جب ڈی چوک میں جاتی ہیں تو خصوصی طور پر زیادہ شیلنگ کی جاتی ہے اور آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ شیلنگ کی وجہ سے ابھی تک میرا گلا خراب ہے اور میں کوئی acting نہیں کر رہی بلکہ اللہ کو گواہ بنا کر کہہ رہی ہوں، میں اس ایوان کو ایک پاک جگہ سمجھتی ہوں جہاں باوضو ہو کر آتی ہوں اور میں یہاں پر جھوٹ نہیں بولتی اس شیلنگ کی وجہ سے آج بھی میرا گلا خراب ہے، میری جو بہنیں یہاں بیٹھی ہوئی ہیں اس شیلنگ کی وجہ سے آج تک ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی، ہماری ایک ایم پی اے آج ویل چیئر پر آئی ہیں چونکہ اس دن وہ شیلنگ کی وجہ سے وہاں پر گری تھیں۔اس حکومت نے خاص طور پر خواتین کو target کیا انہوں نے 25۔مئی کو ہمارے اوپر قیامت برسا دی، وہاں ایک قیامت کا سماں تھا۔مجھے یاد ہے جب میں وہاں ڈی چوک کے اندر پہنچتی ہوں تو اتنی شیلنگ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ہمارا سانس بند ہو جاتا ہے۔اگر ہم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلتیں تو خدانخواستہ موت واقع ہو سکتی تھی جو دہشت گردوں پر شیلنگ کی جاتی ہے وہ وہاں عورتوں اور بچوں پر کی گئی۔اس کے بعد اسمبلی کے

اندر ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے ؟خواتین کو خصوصی طور پر target کیا جاتا ہے، خواتین کے اوپر سے پولیس والے گزرتے رہے۔کیا ہم اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟ خاص طور پر خواتین کو target کیا جاتا ہے پھر ہمارے گھروں میں پولیس بھیجی جاتی ہے، ہمیں تنگ کیا جاتا ہے، ہم اپنے گھروں میں نہیں رہ سکتیں ، ہماری نیندیں حرام ہو گئی ہیں ، ہمارے بچے ، ہمارے گھر والے disturbed ہیں۔پھر ظلم کے اوپر ظلم دیکھیں کہ ہم پر دہشت گردی کے پرچے کاٹ دیئے جاتے ہیں حالانکہ دہشت گردی تو انہوں نے ہمارے ساتھ کی۔ہم کہاں کی دہشت گرد تھیں کہ ہم پر یہ پرچے کاٹے گئے ؟اس حکومت نے جہاں پاکستان میں ہر طبقے کی زندگی کو اجیرن بنادیا وہیں پر عورتوں اور خاص طور پر خواتین پارلیمنٹیرینز کی زندگی کو اجیرن بنادیا ہے اور انہوں نے پورے ملک کے اندر ایک پیغام دیا ہے کہ سیاست میں آنے والی خواتین کو خاص target کیا جاتا ہے اس لئے کوئی سیاست میں نہ آئے اور گھروں کے اندر دب کر رہیں اور ظلم سہتی رہیں۔میری استدعا ہے کہ چونکہ تمام پارلیمنٹیرینز پر ظلم ہوا لہٰذا اس اسمبلی کے توسط سے اس کا notice لیا جائے کہ اس حکومت نے خصوصی طور پر عورتوں کو target کیوں کیا؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔جناب عمر فاروق!

جناب عمر فاروق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔! **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔** جناب سپیکر !شکریہ، میں آپ اور اس ایوان کے توسط سے ان ظالم حکمرانوں کو کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی اصلیت کیا ہے اور عوام کو بھی ان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت ہر شعبے کی دشمن ہے، کسان کی دشمن ہے۔اس حکومت کی تعلیم دشمنی کی تازہ مثال یہ ہے کہ 21-2020 کی ADP میں میرے حلقے میں دو کالجز کی منظوری ہو چکی تھی جن کے ٹینڈرز بھی ہو چکے تھے اور ان کا کام بھی شروع ہو چکا تھا لیکن اب انہوں نے 23-2022 کی ADP میں ان دونوں کالجز کو خارج کر دیا ہے۔ یہ ایک تازہ مثال ہے کہ یہ تعلیم دشمن حکومت ہے اور یہ لوگوں کو جاہل رکھنا چاہتے ہیں، لوگوں کو تعلیم نہیں دینا چاہتے تاکہ لوگ باشعور نہ بن سکیں اور حق و سچ کو نہ پہچان سکیں۔انہوں نے لوگوں کو صرف اور صرف نالی اور سولنگ کی سیاست سکھائی ہے، وہی لالچ دیا ہے اب کیا کیا جا رہا ہے ؟کسان

جو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اسے اتنا زیادہ نقصان دیا جارہا ہے کہ ان کے موگہ جات کو بند کیا جا رہا ہے اور ان پر جھوٹی ایف آئی آرز کاٹی جارہی ہیں تا کہ وہ ان کے پاس جائیں۔ ان کے غیر منتخب لوگ جو نہ ایم پی ایز، نہ ایم این ایز ہیں وہ سرکاری مشینری اور سرکاری دفاتر کو استعمال کرتے ہیں، وہ لوگوں کو threat کر رہے ہیں خاص طور پر ایف آئی آرز کے ذریعے کسانوں کو threat کر رہے ہیں تا کہ کسان ان کے پاس آئیں اور وہ پی ٹی آئی کا ساتھ چھوڑ دیں لیکن میں ان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی عوام جاگ چکی ہے اور یہ جو 20 سیٹوں پر ضمنی الیکشن آنے والا ہے میری عوام سے بھی اپیل ہو گی کہ اگر آپ ایک خود دار قوم ہیں تو آپ ثابت کریں کہ آپ خود دار قوم ہیں جس کی خان صاحب بات کرتے ہیں اور آپ نے پوری دنیا کو دکھانا ہے اور بیس کی بیس سیٹیں عمران خان کو جتوانی ہیں اور انشاءاللہ عوام یہ ثابت کرے گی کہ پاکستانی عوام خود دار ہے کسی کی غلام نہیں ہے اور انشاءاللہ نہ تو ہم امریکہ کے غلام ہیں نہ ہی کسی اور کے غلام ہیں۔ وہی پاکستان عمران خان نے بنانا ہے جس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے دیکھا تھا اور جس کی بنیاد قائد اعظم نے رکھی تھی اور اسی تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے عمران خان صاحب پہلے حکمران تھے جن کے دور کے اندر equality اور merit کو فروغ دیا گیا، صحت کارڈ کے ذریعے لوگوں کو ہیلتھ کی سہولت دی چاہے کوئی اپنا تھا یا غیر سب کو برابری کی سطح پر یہ سہولت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بنیاد تھی جس کی struggle قائد اعظم رحمۃ اللہ نے کی تھی اور وہ مدینہ کی ریاست جس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے دیکھا تھا۔ عوام سے میری پر زور اپیل ہو گی کہ یہ مافیا حکومت ہے، یہ چور ہے اور یہ کوئی عوامی مفاد کے سودے نہیں کرتے۔ یہ کسی عوامی مفاد کی بات کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ یہ بلیک میل کر کے، threat کر کے، نالیوں اور سولنگ کا لالچ دے کر لوگوں کو صرف ووٹ کا شعور دے رہے ہیں۔ یہ لوگوں کو وہ شعور نہیں دے رہے کہ جس سے ایک خُودار پاکستان بن سکے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے ان ظالم حکمرانوں کو یہ بتانا اور آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان ادھر ہی رہنا ہے۔ انہوں نے باہر ایک جعلی ایوان بنالیا ہے جس طریقے سے اس جعلی وزیر اعلیٰ کا انتخاب ہوا تھا اسی طریقے سے انہوں نے ایوان اقبال میں ایک جعلی ایوان بنالیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستانی عوام ضمنی الیکشن میں 20 سیٹیں جتوا کر اس جعلی وزیر اعلیٰ کو باہر نکالیں گے اور اس ایوان میں ان کا احتساب بھی ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ میں اجلاس کا وقت پانچ منٹ extend کرتا ہوں۔ اب آج کا آخری خطاب محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کریں گی۔ محترمہ آپ کے پاس تین منٹ ہیں۔ آپ تین منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیں کیونکہ اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی مجھے اس مقدس ایوان کی چھت کے نیچے کھڑے ہو کر بات کرتے ہوئے بہت فخر محسوس ہو رہا ہے کیونکہ میں آج ایک ایسے اسمبلی اجلاس کا حصہ ہوں جو کہ آئین کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس ایوان میں حکومت کی تمام خالی سیٹیں صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے لئے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ آئی جی نے پولیس کی دہشت گردی کے ساتھ ایک جعلی وزیر اعلیٰ بنا کر ہمارے اُوپر مسلط کیا اور آج حکومتی بنچوں کی تمام سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ دہشت گردی کے ساتھ حاصل کی ہوئی ان سیٹوں پر اگر حکومتی ممبران یہاں ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہ صوبہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ موجودہ حکومت نے یہاں پر عوام کا بجٹ پیش کرنا تھا۔ اس بجٹ میں انہوں نے مہنگائی کے مزید بم گرانے تھے اور یہاں ایوان میں عمران خان کے سپاہی انہیں یہ سب کچھ کرنے سے روکنے کے لئے موجود ہیں۔ ہمارے چار سالہ دور حکومت میں پٹرول کی قیمت میں صرف 50 یا 55 روپے کا اضافہ ہوا تھا جبکہ انہوں نے دو ماہ میں پٹرول کی قیمت میں -/80 روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔ یہ سب ہمارے دور حکومت میں مہنگائی مارچ کرنے کے لئے آئے تھے۔ بلاول بھٹو، مریم نواز شریف اور مولانا فضل الرحمٰن مہنگائی مکاؤ مارچ لے کر آئے تھے لیکن اب ان کے ممبران اس پنجاب اسمبلی سے خود ہی چلے گئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے عوام سے کہنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہم ضمنی الیکشن میں جا رہے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا وہ غلط کہتے ہیں۔ میرے اپنے ضلع خوشاب کے حلقہ پی پی-83 میں ضمنی الیکشن ہونے جا رہا ہے۔ اس حلقہ سے پاکستان تحریک انصاف کا امیدوار ملک غلام رسول لوٹا ہو گیا اور اس کے بھائی کو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اسی وجہ سے ٹکٹ دیا کہ وہ جہانگیر ترین کی گود میں بیٹھ گیا اور اس نے اپنے ضمیر کا سودا کیا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہماری حکومت سے funds لئے ہیں۔ اس وقت ضلع خوشاب میں الیکشن کمیشن آنکھوں پر کالی پٹّی باندھ کر سو رہا ہے۔ میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ ہر گلی اور محلے میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں یعنی الیکشن announce ہونے کے

باوجود اس حلقہ میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ یہ funds پی ٹی آئی حکومت کی طرف سے release کئے گئے تھے۔ یہ ان funds سے نالیاں، گلیاں بنوا کر اور پانی کے پائپ ڈلوا کر لوگوں سے دُعائے خیر اور ووٹ لے رہے ہیں۔ انہوں نے پی ٹی آئی کی حکومت سے funds حاصل کئے ہیں جبکہ الیکشن شیر کے نشان پر لڑ رہے ہیں۔ ان کو کون شیر کہے گا؟ یہ تو گدھا کہلوانے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ میں ان سے کہتی ہوں کہ کم از کم آپ الیکشن تو اپنے کاموں کی بناء پر لڑیں اور اپنے کاموں پر یہ سیٹ جیتیں۔

جناب چیئرمین! میں الیکشن کمیشن کے حوالے سے ایک بات آپ سے share کرتی ہوں کہ میں اسمبلی اجلاس میں مصروف تھی اور مجھے ضلع خوشاب کے الیکشن مانیٹرنگ آفیسر کی طرف سے کال آتی ہے کہ میڈم آپ نے الیکشن کمیشن کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ مجھے بتائیں کہ میں نے کون سی خلاف ورزی کی ہے؟ میں تو حلقہ میں موجود ہی نہیں ہوں اور میں نے الیکشن campaign میں بھی حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے مجھے جواباً کہا کہ میڈم آپ نے ایک پوسٹ لگائی ہے کہ الیکشن کمیشن کی گاڑی کے اُوپر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے امیدوار کے پوسٹر جا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے کہ الیکشن کمیشن کی مشینری استعمال کی جا رہی ہے۔ میں نے اس کے خلاف جب آواز اُٹھائی تو میرے گھر پہنچنے سے پہلے ہی الیکشن کمیشن کی طرف سے ایک نوٹس میرے گھر پہنچ گیا۔ کاش! ان اداروں کو بھی نوٹس بھیجا جاتا جو کہ یہ غلط کام کر رہے ہیں۔ حلقہ میں الیکشن announce ہونے کے بعد بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اس پر انہیں کوئی نوٹس نہیں بھیجا گیا جبکہ مجھے نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب نے کہا تھا کہ جب میں ہاروں گا تو آپ سمجھیں کہ قوم ہار گئی ہے۔ خان صاحب! یہ 22 کروڑ عوام آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ نہ ہم آپ کو ہارنے دیں گے اور نہ ہی پاکستان کی خُودداری کو ہارنے دیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور اب اجلاس مورخہ 28-جون 2022 بروز منگل بوقت ایک بجے دن تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 28۔جون 2022

(یوم الثلاثہ، 28 ذیقعد 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 4

171

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔جون 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 21۔جون 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرار دادیں)

1۔ **سید عثمان محمود:**
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تا کہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

172

2۔ رانا مشہود احمد خان: (30۔ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے شٹ کر دار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سر فہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہو تا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تا کہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تا کہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ چودھری افتخار حسین بھچر: (28۔دسمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

MOTIONS UNDER RULE 244-A

A MEMBER to move that requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244A and all other relevant rules of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking Motions for amendments in the said Rules.

A MEMBER to move that leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997.

A MEMBER to move that the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once.

A MEMBER to move that the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed.

Note: The proposed amendments are given in the Annexure.

173

GENERAL DISCUSSION

GENERAL DISCUSSION ON THE FOLLOWING TO CONTINUE

1. Constitutional Crises
2. Price Hike
3. Law and Order

175

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،28۔جون2022

(یوم الثلاثہ،28ذیقعد1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام4بج کر40منٹ پر

جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ وَ هُوَ
الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

سورۃ یٰس (آیات نمبر81تا83)

بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو پھر ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو سب کچھ پیدا کرنے والا کامل علم والا ہے(81)اُس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (82)وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے(83)

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات یہ بتا دی، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
ہر زمانہ سُن لے یہ نوائے ہادی ، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
لحہ لحہ اُن کا طاق میں ہوا کے جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہ خُدا میں آپ ﷺ نے صدا دی ، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
ارتقائے عالم صرف نام اُن کے کر دیا خُدا نے
اُن کی خُوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا جو غلام اُن کے
گونجے وادی وادی آپ ﷺ کی منادی ،لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلّی یا بروزی اب کوئی پیمبر آئے گا نہ لوگو
آپ ﷺ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور General Discussion بھی ہے۔سب سے پہلے ہم سوالات کو take up کرتے ہیں۔آج محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں چونکہ محکمہ آبپاشی کے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔اسی طرح مختلف محکمہ جات سے متعلقہ زیرو آر کے بہت سے notices زیر التواء چلے آ رہے ہیں۔ان محکمہ جات کے متعلقہ وزیر صاحبان اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹریز صاحبان موجود ہیں تو اس لئے ان زیرو آر notices کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اس کے بعد تحاریک استحقاقات اور تحاریک التوائے کار ہیں چونکہ حکومت کی side سے کوئی جواب دینے والا نہیں ہے تو اس لئے میں ان کو بھی pending کرتا ہوں۔اس کے علاوہ قرادادیں بھی pending کی جاتی ہیں۔

اب ہم اگلا بزنس take up کرتے ہیں۔ Notice of Motion under Rule 244(a) ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قاعدہ 244(A) کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Leader of Opposition has given Notice of Motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Leader of Opposition may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

LEADER OF OPPOSITION (Mr Muhammad Sibtain Khan):

Mr Speaker, I move:

"That the requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244(A) and all other relevant rules of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under rule 234, for taking Motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244(A) and all other relevant rules of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under rule 234, for taking Motions for amendments in the said Rules."

Now, the question is:

"That the requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244(A) and all other relevant rules of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be dispensed with under rule 234, for taking Motions for amendments in the said Rules."

(The motion was carried.)

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں (ترامیم) کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Leader of Opposition may move the motion for leave of the Assembly.

LEADER OF OPPOSITION (Mr Muhammad Sibtain Khan): Mr Speaker, I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The proposed amendments are as under:

1. **General Amendment:**

The word "Chairman/Chairmen" appearing throughout the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be substituted with the words "Chairperson or Chairpersons" as the case may require.

2. **Substitution of Rules 3 and 4:**

For rules 3 and 4 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the following shall be substituted:

"3. **Summoning of the Assembly:-** (1) When the Assembly is summoned, the Secretary shall cause a notification to be published in the Gazette stating the date, time and place of the sitting and shall, as far as practicable, also cause it to be issued to each member.

(2) When the period between the summoning of the Assembly and the date of the Notification on which it is required to meet is of less than ten days, the Secretary shall also cause the particulars referred to in sub-rule (1) to be announced over the Radio and Television and through the Press.

4. **Prorogation of the Assembly.**– When the Assembly is prorogued, the Secretary shall cause a notification to that effect to be published in the Gazette."

3. **Amendment in Rule 9:**

In rule 9, in sub-rule (4), after the words "nomination paper", the words "set out in Part A & C of First Schedule" shall be added.

4. **Substitution of Rule 13:**

For rule 13, the following shall be substituted:

"13. **Panel of Chairpersons.**– (1) The Speaker shall, at the commencement of the Session or from time to time, as the case may be, nominate in order of precedence, from amongst members a panel of not more than four Chairpersons and in the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, the member having precedence amongst those present at the sitting shall take the Chair.

(2) If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairpersons is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting."

5. **Amendment in Rules 22:**

In rule 22, sub-rule (2) (a) shall be omitted;

6. **Amendment in Rule 94:**

In rule 94, in the Explanation, for the words "sub-rule", the word "rule" shall be substituted.

7. **Insertion of new Rule 187A:**

After rule 187, the following new rule shall be inserted:

"187A. **COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE.**– The House may constitute itself into a Committee of the

Whole on a motion by the Leader of the House or Leader of the Opposition, as the case may be. When the House constitutes itself into a Committee of the Whole, it functions as one Committee acting upon any matter(s) referred by the House and conducts its proceedings like a regular Committee with its membership composed of all the members of the House:

Provided that if a motion to constitute the House into a Committee of the Whole is not passed, a similar motion shall not be presented within the same session."

(The motion was carried and the leave was granted.)

MR SPEAKER: First reading starts. Leader of Opposition may move the motion for consideration of the proposed amendments.

LEADER OF OPPOSITION (Mr Muhammad Sibtain Khan): Mr Speaker, I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, the proposed amendments as detailed in the Annexure are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the proposed amendments, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Leader of Opposition may move the motion for passage of the proposed amendments.

LEADER OF OPPOSITION (Mr Muhammad Sibtain Khan): Mr Speaker, I move:

"That the proposed amendments, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the proposed amendments, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Now, the question is:

"That the proposed amendments, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

(The proposed amendments are passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر کچھ چیزیں زیر بحث ہیں جن میں Constitutional Crisis, Price Hike and Law and Order situation شامل ہیں۔ اس کے علاوہ

بجٹ کا آغاز ہو گیا تھا تو جو ممبران بولنا چاہتے ہیں وہ بات کر لیں سب سے پہلے قائد حزب اختلاف بات کریں گے۔ جی، سبطین خان صاحب!

قائدِ حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج جو general discussion ہے اس میں تین topics رکھے گئے ہیں جن میں Constitutional Crisis, Price Hike and Law and Order situation شامل ہیں۔ میں سب سے پہلے Constitutional Crisis سے بات شروع کروں گا۔

جناب سپیکر! اس وقت ملک کے جو حالات ہیں، بالخصوص پنجاب میں جو حالات چل رہے ہیں ان میں Constitutional Crisis کے علاوہ تو ہمیں کچھ نظر ہی نہیں آرہا۔ پچھلے تین ماہ سے جس طرح آئین اور قانون کو روندا گیا ہے اور جس طرح آئین اور قانون کی violation کی گئی ہے اور جس طرح آئین اور قانون سے ہٹ کر قوانین اور اسمبلی کے procedure کو bulldoze کیا گیا ہے تو اس سے بڑے Constitutional Crisis کیا ہوں گے؟ اس وقت آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک unconstitutional اجلاس ایوان اقبال میں ہو رہا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، سبطین صاحب! یہ ایک لمبی بحث ہے اور نماز کا ٹائم بھی ہو گیا ہے لہذا اس بحث کو ہم آئندہ اجلاس پر رکھ لیتے ہیں۔

قائدِ حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری بھی آپ سے یہی گزارش ہو گی کیونکہ یہ تمام topics پنجاب کے لئے انتہائی اہم ہیں خواہ وہ Constitutional Crisis ہیں، Price Hike ہے یا Law and Order situation ہے بالخصوص پنجاب میں یہ بڑے اہم اور burning issues ہیں۔ آپ پولیس کو دیکھ لیں کہ Law and Order کی کیا position ہے۔ آپ Price Hike کو دیکھ لیں کہ DAP کی قیمت 12 ہزار ہو گئی ہے اور ڈیزل مل نہیں رہا۔ تین ماہ میں ڈیزل کی قیمت میں 125 روپے اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ پانی بند ہے اور زمیندار مر رہا ہے، Super Tax کے نام پر industrialist پر ایک اور عذاب الٰہی آیا ہوا ہے۔ تنخواہ دار طبقے کی یہ position ہے کہ تیس چالیس ہزار روپے میں گھر چلانا مشکل ہو گیا ہے۔

یہ انتہائی اہم issues ہیں۔ لہٰذا مہربانی کریں اور اگلے منگل کو بھی یہی تین topics رکھیں کیونکہ تمام معزز ممبران اس پر بات کرنا چاہیں گے کیونکہ یہ پنجاب کا بہت اہم issue ہے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کا اجلاس بروز منگل مورخہ 5۔جولائی 2022 دوپہر 1:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 5۔جولائی 2022

(یوم الثلاثہ، 5 ذوالحج 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 5

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 5۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 28۔جون 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

190

2۔ رانا مشہود احمد خان: (30۔ستمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی،ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے شٹ کر دار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تا کہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تا کہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: (28۔دسمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

191

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،5۔جولائی2022

(یوم الثلاثہ،5ذوالحج 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3بج کر31منٹ پر

جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ
مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَ
لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

سورۃ البقرہ (آیات نمبر197تا198)

حج کے مہینے معین ہیں جو معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج کے دنوں میں نہ رفث (عورتوں سے اختلاط) کرے نہ کوئی بُرا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور جو نیک کام تُم کروگے وہ اللہ کو معلوم ہو جائے گا اور زادِ راہ لیتی رہنے کا خرچ ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہترین زادِ راہ پرہیز گاری ہے اور اے اہل عقل! مجھی سے ڈرتے رہو(197)اور اِس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ حج کے دِنوں میں بذریعہ تجارت اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام یعنی مزدلفہ میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تُم کو سکھایا اور اِس سے پیشتر تُم لوگ اِن طریقوں سے محض ناواقف تھے(198)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میری سرکار ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی
تُم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اعزاز یہ حاصِل ہے تو حاصِل ہے زمیں کو
افلاک پر تو گُنبدِ خِضرا نہیں کوئی
اے ظرفِ نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار ﷺ کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چونکہ question hour پہلے کا ہی چل رہا ہے جس میں محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں لیکن حکومتی سائیڈ سے کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح سے تحاریک التوائے کار، تحریک استحقاق اور زیرو آر بھی چلے آرہے ہیں۔ میرے خیال میں اب ہم اس میں کچھ دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چار پانچ دن پہلے سپریم کورٹ رجسٹری میں پیشی تھی، وہاں فاضل چیف جسٹس صاحب اور پورا بنچ بیٹھا ہوا تھا۔ جب سپریم کورٹ نے حمزہ شہباز صاحب سے پوچھا کہ اگر آپ 22۔جولائی تک وزیر اعلیٰ رہے تو آپ دھاندلی تو نہیں کریں گے، آپ چیف سیکرٹری، پولیس اور انتظامیہ کو اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق utilize کرنے کی کوشش تو نہیں کریں گے؟ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس وقت حمزہ شہباز صاحب نے کچھ آئیں، بائیں، شائیں کرنے کی کوشش کی کہ ہم جمہوریت کے بڑے چاچے، مامے اور تائے ہیں۔ ہماری جمہوریت کے لئے بڑی قربانیاں ہیں اور ہم نے بڑی اچھی اچھی پارلیمانی روایات قائم کی ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس صاحب نے ایک ruling دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر آپ نے صحیح جواب دینا ہوتا تو آپ یہ جواب دیتے کہ ہم کسی قسم کی کوئی pre-poll rigging نہیں کریں گے۔ اب میں آپ کی توجہ، پوری اسمبلی کی توجہ اور میڈیا کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ جس وحشیانہ انداز سے، جس بے ڈھنگے انداز سے اس وقت حمزہ شہباز یہاں پر چیف سیکرٹری، آئی جی پنجاب اور تمام سیکرٹریز کے ذریعے rules and regulations کی violation کر رہا ہے میں اس کی کچھ مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ پہلے تو انہوں نے 7۔جون کو چھ سیکرٹریز کے تبادلے کئے۔ اس وقت جو ممبرز

ہال میں بیٹھے ہیں اور جو نہیں بھی بیٹھے ان سب میں آپ ماشاءاللہ سینئر ترین پارلیمینٹرین ہیں۔ آپ کو اچھی طرح پتا ہے اور ہم سب کو پتا ہے کہ جب الیکشن شیڈول آ جائے تو آئین اور قانون کے مطابق کسی قسم کی کوئی posting and transfer نہیں ہو سکتی۔ کسی قسم کا کوئی ترقیاتی کام announce ہو سکتا اور نہ اس کی implementation ہو سکتی ہے لیکن 7۔ جون کو چھ سیکرٹریز تبدیل ہوئے جن میں سے ایک ساؤتھ کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ 2013 کا الیکشن نجم سیٹھی کی قیادت میں اسی (ن) لیگ، اسی حمزہ شہباز اور اسی نواز شریف نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کے ذریعے جیتا تھا۔ اس وقت مسلسل پورے پنجاب کے اندر violation ہو رہی ہے۔ میں اس floor کے ذریعے سے سپریم کورٹ سے مطالبہ کروں گا کہ حمزہ شہباز اس وقت سپریم کورٹ کے ساتھ کی ہوئی commitment کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ سب سے بڑی دھجیاں انہوں نے یہ اڑائی کہ کل انہوں نے پنجاب کی غریب عوام کا مذاق اڑاتے ہوئے راجہ ایندر بن کر ایک اعلان کیا جو ان کی domain نہیں ہے اور ان کی range ہی نہیں ہے۔ یہ openly pre-poll rigging کے زمرے میں آتا ہے۔ بظاہر یہ بڑا سہانا سا خواب ہے کہ پنجاب کے اندر جو بجلی کے 100 یونٹ استعمال کرے گا اس کو بجلی کا بل نہیں آئے گا، اس کو بجلی معاف ہو گی۔ اگر آپ یہ کرتے ہیں تو ہم سب ان کو appreciate کریں گے کہ تمہارا یہ فیصلہ بہت اچھا ہے۔ میں نے آج اسمبلی کے باہر بھی پریس کانفرنس کر کے کہا ہے کہ اگلے مہینے پنجاب کی وہ عوام جو 100 یونٹ سے کم بجلی استعمال کرے گی اگر ان کے گھر بل آتا ہے تو اس گھر کا فرد message بنا کر سوشل میڈیا پر بھیجے اور ان کے اگلوں، پچھلوں کو صلواتے سنائے کہ تم نے election stunt کے طور پر جھوٹ بولنے کی کوشش کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بنیادی طور پر انہوں نے election stunt کھیلا ہے کیونکہ یہ صوبے کی domain ہی نہیں ہے یہ تو وفاق کی domain ہے اور واپڈا وفاق کے under آتا ہے صوبے کے اندر تو آتا ہی نہیں ہے۔ پھر وہ آئی ایم ایف جس کے سامنے یہ لیٹ چکے ہیں، جس کے چرنوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، جس کے قدموں پر بیٹھ کر یہ چیوں چیوں، میوں میوں کرتے ہیں، جس کی مرضی کے بغیر یہ اپنے گھروں پر نہیں جاتے کیا اس آئی ایم ایف نے اجازت دینی ہے کہ ایک صوبہ اپنی

مرضی سے یہ فیصلہ کرلے جبکہ نہ پرائم منسٹر کو پتا ہو، نہ وفاقی کیبنٹ کو پتا ہو اور نہ واپڈا کے چیئرمین کو پتا ہو۔

جناب سپیکر! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آپ وزیر اعلیٰ رہے ہیں، آپ کو اچھے طریقے سے پتا ہے کہ کوئی چیف منسٹر جب تک کیبنٹ سے approval نہ لے لے وہ کسی قسم کا کوئی decision نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات کیبنٹ میں بھی کوئی ایسی چیزیں آجاتی ہیں جو domain میں نہیں ہوتیں تو ان کو exempt کر دیا جاتا ہے۔ کل حمزہ شہباز نے pre-poll rigging اور election stunt کے طور پر جو یہ ڈرامہ کیا ہے اب اس پر implement ہونا چاہئے، اب ہم ان کو پیچھے نہیں بھاگنے دیں گے۔ اگر اگلے اجلاس میں 100 یونٹ استعمال کرنے والے 30 فیصد سے زیادہ عوام کو بل آگئے تو یہ میڈیا بھی سن لیں کہ پھر ہم اس ہال کے اندر حمزہ شہباز کو نہ بولنے دیں گے اور نہ کسی قسم کی proceeding آگے لے کر جانے دیں گے۔اب اس پر implementation ہونا چاہئے، اب پنجاب کی عوام کو 100 یونٹ تک ریلیف ملنا چاہئے۔ اگر انہوں نے 17۔جولائی کا الیکشن ہنڈانے کے بعد چھوٹا سا منہ بنا کر یہ کہہ دیا کہ آئی ایم ایف راضی نہیں ہوئی یا آئی ایم ایف سے معاملات طے نہیں ہو سکے اس وجہ سے ہم implement نہیں کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت بدمعاشی، غنڈہ گردی، دھونس اور دھاندلی اپنے عروج پر ہے۔ سپریم کورٹ کے سامنے تو یہ پارلیمانی روایات کی بات کرتے تھے۔ آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی اور مجھے یاد ہے میں آپ کے ساتھ کھڑا تھا اس وقت فاضل چیف جسٹس نے یہ ruling دی تھی اور ان کے فیصلے میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ as a Speaker as it is اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے صرف election day پر ڈپٹی سپیکر conduct کرے گا۔ اب آپ as a Speaker ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ بلاتے ہیں، آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں حکومت کے نمائندے شامل نہیں ہوئے۔ کیا یہ سپریم کورٹ کی توہین عدالت نہیں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کی توہین عدالت ہے۔ سپریم کورٹ اس پر ایکشن لے اور ان پر توہین عدالت لگائے۔ جو دھونس، دھاندلی اور بدمعاشی ہے، میں ایک اور چیز آپ کے سامنے رکھوں گا کہ مہر شرافت جو ہمارا کارکن ہے انہوں نے اس کو گرفتار کیا، اس نے ضمانت کروائی، ضمانت کروا کر ابھی جیل کے

اندر تھا جیل کے دروازے پر پولیس لا کر اس کو دوبارہ گرفتار کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی دھونس اور دھاندلی بیس کے بیس حلقوں میں ہو رہی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق انہوں نے حمزہ شہباز کی زیر قیادت تقریباً20 ہزار بیلٹ پیپرز 20 حلقوں کے اندر اپنے candidates کو دینے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کہاں ہے؟ اس floor کے ذریعے سے اب میں الیکشن کمیشن سے مخاطب ہو کر پوچھوں گا کہ ان ساری چیزوں کو cover کرنا، ان کے اوپر overcome کرنا، ان کو address کرنا، ان کو sort out کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ آج اس floor کے ذریعے سے پاکستان میڈیا کو بھی میں یہ message دوں گا کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ کیا الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے؟ الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا ہے۔ میں آج اپوزیشن کے تمام ممبران کی نمائندگی کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے مطالبہ کروں گا کہ وہ الیکشن کمیشن سے پوچھے کہ کیا وہ ان بیس ضمنی الیکشن کے حوالے سے اپنا کردار ادا کر رہا ہے؟ حمزہ شہباز کی قیادت میں حکومت جو اس وقت توہین عدالت کر رہی ہے اس پر بھی سپریم کورٹ ایکشن لے۔ بہت شکریہ۔

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! میرے بھائی فیاض چوہان صاحب بڑی مدلل گفتگو کر رہے تھے اس وقت پاکستان کے اوپر جسے ہم PDM کہتے ہیں یہ ایک بنا رسی ٹھگوں کا ایک پورا گروہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بڑے طریقے سے لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں، حکومتی وسائل لوٹ رہے ہیں، ان کی ذہنیت گندی ہے اور ان کی نیتیں گندی ہیں۔ جو بات ابھی فیاض چوہان صاحب کر رہے تھے کہ انہوں نے یہ 100 یونٹ کے حوالے سے اعلان کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کی jurisdiction میں واپڈا نہیں آتا۔ ایک تو انہوں نے اعلان کیا اور سپریم کورٹ کے احکامات کی خلاف ورزی کی ان کے اوپر contempt of court لگنی چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے Code of Conduct کی بھی violation کی ہے۔ یہ 100 یونٹ والا تماشا اور

ڈرامہ کر رہے ہیں یعنی 30 تاریخ کو reading ہوتی ہے انہوں نے چالیس دن پر ریڈنگ لے جانی ہے۔ جب چالیس دن پر ریڈنگ لے جائیں گے تو کسی کا بل بھی 100 یونٹ سے کم نہیں ہو گا۔ یہ فراڈ در فراڈ کریں گے۔ یہ لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں، سادی عوام کب بجلی کا بل اٹھا کر دیکھتی ہے اور details میں جاتی ہے کہ کس دن ریڈنگ ہوئی اور انہوں نے ہمیں کون کون سے سرچارج لگا کر بل بھیجا ہے۔ جب عام لوگ بیچاروں کا 15 ہزار، 20 ہزار اور 25 ہزار کا بل آتا ہے تو یہ دیکھ کر ان کی ویسے ہی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ یہ فراڈ کے اندر فراڈ کریں گے تو اس پر بھی محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ اول تو یہ کہ ہمیں اس فورم سے ایک متفقہ قرارداد پاس کرنی چاہئے کہ انہوں نے جو سپریم کورٹ میں undertaking دی یہ اس undertaking کو violate کر رہے ہیں، یہ contempt of court کر رہے ہیں اور بتدریج کر رہے ہیں۔ یہ سپریم کورٹ میں دی گئی undertaking کی ہر روز violation کر رہے ہیں۔ جہاں ہمارے candidates الیکشن لڑ رہے ہیں ان حلقوں میں ابھی بھی developments ہو رہی ہیں اور جو لوٹے ہوئے ہیں ان لوٹوں کے لئے انہوں نے فنڈز کے منہ کھول دیئے ہیں ہمارے کارکنوں نے ان developments کی ویڈیوز بھی بنائی ہوئی ہیں۔ ہمارے ساؤتھ میں بھی انہوں نے اس قسم کی حرکتیں کی ہیں جن کی ویڈیوز ہمارے پاس موجود ہیں۔ اب سپریم کورٹ کا دروازہ کس طرح کھٹکھٹانا ہے؟ آج چودھری فواد حسین نے ایک خط سپریم کورٹ کو لکھا ہے اگر اس کا کوئی نتیجہ نکلتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب لوگوں کو جا کر سپریم کورٹ کے سامنے کھڑے ہو کر ایک token protest کرنا چاہئے کہ یہ اقتدار میں آ کر سپریم کورٹ کے ساتھ چیٹ کر رہے ہیں پھر سپریم کورٹ کو اس پر خود ایکشن لینا چاہئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ!

جناب محمد بشارت راجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ تھوڑی سی مختلف ہے اور اس کا ذکر جناب فیاض الحسن چوہان نے بھی کیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن سپریم کورٹ کی proceeding ہو رہی تھی تو دو تین چیزیں وہاں پر categorically طے ہوئی تھیں۔ ایک تو جس طرح انہوں نے فرمایا کہ باقاعدہ طور پر آپ کی consensus سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ 22۔ جولائی تک جو interim period ہے اس کے لئے ہم نے جناب حمزہ شہباز کو بطور

چیف منسٹر accept کیااور اسی طرح 22۔جولائی تک تو آپ کا سلسلہ نہیں ہے لیکن آپ کو بطور سپیکر کی حیثیت کو بھی مسلمہ تسلیم کیا گیااور یہ کہا گیا کہ آپ اپنے اختیارات بطور سپیکر استعمال کریں گے۔اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس شخص کو ہم نے 22۔جولائی تک چیف منسٹر تسلیم کیا ہے کیاوہ سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق اپنے فرائض انجام دے رہاہے یانہیں دے رہایہ ایک بنیادی بات ہے۔اگر آپ آج کا یہ ایجنڈا اٹھا کر دیکھیں تو اس میں آبپاشی کے questions ہیں،اس میں Adjournment Motions ہیں ،اس میں Privilege Motions ہیں اور اس میں Zero Hour ہے so میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ہاؤس کی کارروائی ہے جس کو گورنمنٹ نے چلانا ہے۔سوالات ہمارے یاٹریژری بنچوں کے ہیں لیکن اس کے جواب گورنمنٹ نے دینے ہیں۔وہ اپنی اس ذمہ داری سے انحراف کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے حکم کی بالکل صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں اور اپنے فرائض سرانجام نہیں دے رہے۔دوسری بات یہ تھی کہ آپ نے 22۔جولائی کے لئے اجلاس بلانا ہے، آپ نے اجلاس بلا لیا اور آج آپ نے notification بھی کر دیا۔ آپ نے 22۔جولائی کے اجلاس کے لئے ضابطہ اخلاق ترتیب دینے کے لئے ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس بلایا اور انہوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تو میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں سپریم کورٹ کے notice میں یہ بات لانی چاہئے اور ہم بذریعہ resolution بھی لاسکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جو ہمارے وکلاء ہیں ان کے ذریعے بھی ایک application لازمی جانی چاہئے۔

جناب محمد بشارت راجہ: چونکہ جو باتیں طے ہوئی تھیں اور ان کو 22۔جولائی تک ہم نے چیف منسٹر تسلیم کیا تھا اور بطور چیف منسٹر وہ اپنے فرائض سرانجام دینے میں ناکام رہے ہیں اور وہ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے رہے۔اس لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کی حیثیت پہلے ہی questionable تھی لیکن ان کی ان حرکات کے بعد، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اور سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہ کر کے وہ اس سے مزید انحراف کر رہے ہیں۔میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب!میرا خیال ہے کہ ایک اور طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم 20 حلقوں میں الیکشن لڑ رہے ہیں تو اس میں جناب محمد سبطین خان اور ہمارے چیف وہیپ سید عباس علی شاہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ وہاں جو لوکل الیکشن کمیشن کا آفس ہے ان کو petitions بھیجتے رہیں۔ اگر سپریم کورٹ direct جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ جہاں proper forum ہے آپ وہاں گئے ہیں اس لئے ہم یہ کارروائی پوری کر لیں پھر ہمیں جناب علی ظفر ایڈووکیٹ کو سپریم کورٹ میں پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ اس نے یہ violation کی ہے۔ آپ کی طرف سے جو بھی Code of Conduct تھا اس کو اس نے totally violate کیا ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!اسی میں، میں صرف ایک بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہو گا کہ اسمبلی کے جو دو اجلاس ہو رہے تھے اس حوالے سے بھی سپریم کورٹ نے کوئی اچھے الفاظ میں اس کو نہیں لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے پارلیمانی روایات اور elected ادارے کا مذاق بنایا ہوا ہے، ہم اجلاس کبھی ہوٹلوں میں کر رہے ہیں اور کبھی اسمبلی سے باہر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی تنبیہہ کی تھی کہ آئندہ جو بھی اجلاس ہو گا وہ اسمبلی میں ہو گا اور الیکشن بھی اسمبلی میں ہی ہو گا۔ یہ واضح احکامات ہیں اگر وہ ان سے انحراف کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بات سپریم کورٹ کے notice میں لانی چاہئے۔ اس ایوان سے ہم اس بات کی پرزور مذمت کرتے ہیں کہ جناب حمزہ شہباز بطور چیف منسٹر اپنے فرائض سرانجام دینے میں ناکام رہا ہے اور وہ اس اسمبلی کے وجود کو تسلیم نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔جی، نواب زادہ منصور احمد خان!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب!ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے ذرا نواب زادہ منصور احمد خان کی بات سن لیں۔ آپ ان کو دو منٹ دیں۔ وہ بڑی دیر سے کہہ رہے ہیں وہ سینئر پارلیمینٹرین ہیں۔

نواب زادہ منصور احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے، یہی چیز میں ریکارڈ پر لے کر آنا چاہتا ہوں، آپ توسط سے اور اپنے اس فورم سے گورنمنٹ آف پاکستان اس بات کا نوٹس لے کہ چیئرمین ارسا جسے حال ہی میں تعینات کیا گیا ہے اور ان کا تعلق

سندھ سے ہے انہوں نے ہیڈ تونسہ اور ہیڈ پنجند سے downstream 98 فیصد پانی دیا ہے اور انہوں نے ہمارے جون اور جولائی کے کوٹے کو ختم کر دیا ہے۔ ان کے پاس جو 2 فیصد پانی restore ہوا ہے وہ بھی ہمیں نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے مظفر گڑھ کینال، ٹیپی لنک، رنگ پور کینال، تلیری کینال اور ان کی تمام ڈسٹری بیوٹریز اس وقت خشک ہیں۔ یہ پچھلے چھ دن سے کام چل رہا ہے اس سے کپاس، گنے، چاول اور پھر باغات summer کی حالت خراب ہے اور جانوروں کا بھی یہی حال ہے۔ یہ گزشتہ کل چیئرمین ارسا نے سندھ کو 94.5 فیصد down stream پانی دیا ہے اور جو ان کے پاس 5.5 فیصد سٹور ہوا تھا انہوں نے وہ بھی ہمیں نہیں دیا۔ یہ کسان کا حق مار رہے ہیں، یہ جنوبی پنجاب کا حق مار رہے ہیں اور یہ ہمارا حق مار رہے ہیں۔ اس کی پرزور نہ صرف مذمت کی جائے بلکہ چیئرمین ارسا نے جو اختیارات سے تجاوز کیا ہے ان کے خلاف فوری طور پر ایکشن بھی لیا جائے اور ہمیں ہمارے کوٹے کے مطابق 100 فیصد پانی مہیا کیا جائے تاکہ ملک کی زرعی معیشت کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ ہمارا ملک کا زیادہ انحصار زرعی معیشت پر ہے۔ یہی بات میں آپ کے notice میں لانا چاہتا تھا اور اس معزز ہاؤس کے notice میں لانا چاہتا تھا تو اس معزز ہاؤس کی طرف سے یہ مذمت جائے اور یہ مطالبہ بھی کیا جائے کہ چیئرمین ارسا کے خلاف فوری طور پر ایکشن لیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ جو نواب زادہ منصور احمد خان صاحب نے کہا ہے ہمیں اس پر قرارداد پاس کرنی چاہئے اور دوسری بات جو جناب فیاض الحسن چوہان نے کی ہے ہم اس کو قرارداد کی صورت میں پاس کریں تاکہ ایک message جائے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں نے تو یہی گزارش کی تھی کہ اس ہاؤس سے resolution جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ یہ دو resolutions تیار کر لیں ہم ان کو 13۔جولائی کے اجلاس میں لے آتے ہیں۔ اب محترم لطیف نذر!

جناب محمد لطیف نذر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کو، پورے ایوان کو، بلکہ پورے پنجاب کو اس بات پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں جیسے ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ very next day election کروایا جائے تو

ہماری پوری ٹیم نے، ہمارے وکلاء نے اور جتنی political team تھی اُس نے جتنی fight کی اس میں خاص طور پر آپ جیسے سپریم کورٹ میں گئے اور جس طرح الیکشن کو 22۔جولائی تک لے کر گئے میں اپنی طرف سے، پورے ایوان کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔دوسرا جس طرح آج قراردادیں پیش ہو رہی ہیں آج ہم سب دیکھ رہے ہیں جس طرح صحافی برادری کو، خاص طور پر میڈیا مالکان ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔سوشل میڈیا پر جو اینکرز ہمیں سپورٹ کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں واقعہ ہوا ایاز میر کے ساتھ پھر دوسرا عمران ریاض کے ساتھ یا دیگر ہمارے صحافی برادری کے ساتھ جس طرح وہ خفیہ ہاتھ گورنمنٹ کی طرف سے آتے ہیں اُن کو مار پیٹ کرتے ہیں یعنی حق کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے میں ایوان کی طرف سے صحافی برادری کے حوالے سے بھی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ فوری سپریم کورٹ الیکشن کمیشن اس بات کا نوٹس لے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو ایاز میر صاحب سے ہوا ہے یہ تو ہمیں ہاؤس کی طرف سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ یہ حمزہ شہباز ابھی تک کیوں سویا ہوا ہے، ایف آئی اے کے خود مالک بنے ہوئے ہیں اپنے کیس ٹھیک کروا رہے ہیں اور لوگوں کے ساتھ جو مار پیٹ ہو رہی ہے اُن کے ملزم نہیں پکڑے جا رہے یہ مطالبہ تو آنا چاہئے۔

جناب محمد لطیف نذر: جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں بھی PP-97 میں بھی الیکشن ہو رہا ہے میں اس ہاؤس کے توسط سے آج آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ حکومت گرائی گئی ہے تو امپورٹڈ سرکار کا جو سوشل میڈیا پر ٹرینڈ چلا جو آج پوری دنیا میں پھیل چکا ہے لیکن اُس وقت تو صرف ان پر امپورٹڈ حکومت کا طعنہ تھا، آج پاکستان کے غریب، پاکستان کے کسان کو جو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے تو آپ کسی سے بھی رائے لے لیں کوئی بھی اس وقت امپورٹڈ حکومت کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہے اس کے باوجود جب ہم لوگوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں الیکشن کمیشن آپ کے ساتھ دھاندلی نہ کر دے تو جس طرح میرے بھائی فیاض الحسن چوہان صاحب نے بھی ذکر کیا اگر 20، 20 ہزار ووٹ دینے کی بات ہے تو ہمیں ابھی سے اس پر غور کرنا چاہئے اور باقاعدہ الیکشن کمیشن کے خلاف جانا چاہئے کیوں کہ اگر ایسے ہوتا ہے تو اس الیکشن کے جو نتائج آئیں گے آنے والی سیاست کا سارا دارومدار اس الیکشن پر ہے تو میری پورے ایوان سے

درخواست ہے ہم ایک قرارداد مذمت پیش کرتے ہیں کہ جو اس وقت دھاندلی ہو رہی ہے-pre poll rigging ہو رہی ہے ہم سب اس پر قرارداد مذمت پیش کرتے ہیں اور فی الفور جیسے راجہ بشارت صاحب نے ذکر کیا ہمیں جو بھی فورم ملے چاہے سپریم کورٹ ہو، الیکشن کمیشن ہو ہمیں وہاں جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان صاحب نے جو بات pinpoint کی ہے کہ انہوں نے پہلے ہی اتنے ballot papers دیئے ہیں اس کا کوئی تھوڑا ثبوت مل جائے تو ہمیں پہلے ہی اس کے خلاف سپریم کورٹ میں چلے جانا چاہئے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک ریٹائرڈ میجر عمر عادل راجہ کی ویڈیو وائرل ہے جس میں اُس نے proper طریقے سے الیکشن کمیشن اور باقی اداروں کے درمیان سے چیزیں کی ہیں۔ ابھی مجھے فون آیا ہے کہ وہ چھوٹو تارڑ، چھوٹا ڈان اس وقت بھی جھنگ کے اندر کمشنر آفس میں بیٹھا ہوا ہے اور پچھلے چار دنوں میں اُس کا دوسرا دورہ ہے اور مہر اسلم بھروانہ اور فیصل جبوانہ دونوں امیدوار ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اب دیکھیں یہ کتنا clear-cut violation ہے اور سپریم کورٹ کے فاضل چیف جسٹس صاحب نے ایک لفظ کہا تھا کہ حمزہ شہباز صاحب آپ اور آپ کی cabinet دونوں impartial رہیں گے۔

جناب سپیکر: آج اجلاس کے بعد میڈیا کو inform کر کے ہمارے قائدِ حزبِ اختلاف اور دیگر تین چار قائدین یہ ساری چیزیں highlight کریں۔ جناب محمد سبطین خان! یہ ہونا چاہئے کیوں کہ یہ بہت بڑی violation ہے ایک معزز ممبر نے ارسا والی بات کی ہے اور دوسری جو صحافی ایاز میر صاحب پر تشدد کرنے والے لوگ کیوں نہیں پکڑے جا رہے؟ ہمیں ان کو corner کرنا چاہئے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں خصوصاً چند ایک چینل ایسے ہیں جو کہ حق کی بات کر رہے ہیں اگر غیر مناسب نہ ہو تو میں سچ بولنے والے چینلز کا نام بھی لے سکتا ہوں اُن میں بول چینل ہے، اے آر وائے چینل ہے اور سچ چینل ہے لیکن ایاز میر صاحب اس قسم کے صحافی ہیں جنہوں نے

ہمیشہ سچ کی بات کی ہے غلط بات چاہے کسی نے بھی کی ہو انہوں نے آج تک کسی کی طرف داری نہیں کی اور اُن کی کبھی بھی alignment نظر نہیں آئی اُن کے ساتھ جو تشدد ہوا ہے وہ ایک عام سی بات نہیں۔ اس وقت گورنمنٹ کا جو رویہ کچھ چینلز کے ساتھ اس طرح کا ہے کہ کچھ اینکرز جن میں ارشد شریف، صابر شاکر اور عمران ریاض خان ہیں اُن کو اس طرح سے ٹارگٹ کیا گیا ہے کہ وہ ملک چھوڑ جائیں اس کے ساتھ ساتھ ایسا بھی ہے کہ سابق خاتون اول کے بارے میں ایک audio دی گئی ہے جو کہ ٹوٹے جوڑ جوڑ کر ٹوٹا مارکیٹ سے لے کر audio بنائی جاتی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ جو گھریلو معاملات کو غلیظ صحافت کو پروان چڑھانے کے لئے کرتے ہیں۔ میں بھی یہی بات کرنا چاہتا تھا لیکن ہمارے دوسرے بھائی معزز ممبر نے بھی تقریباً یہی بات کر دی ہے ایک آخری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ نے پچھلے دن جتنی clarity کے ساتھ اپنا آرڈر لکھوایا ہے اُس میں سپریم کورٹ نے آپ جناب کو صدارت کے تمام فرائض سونپے سوائے ایک دن کے اس کے اوپر ہم کبھی compromise نہیں کریں گے۔ ہم نے ہمیشہ آپ کی شخصیت کو دیکھا آج بھی آپ نے حکومتی لوگوں کو بلایا ہے لیکن وہ نہیں آئے وہ اس ہاؤس کو belittle کر رہے ہیں اگر اس ہاؤس کا تقدس بحال کیا ہے تو وہ آپ نے کیا ہوا ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ نیاز مندی تقریباً 20,25 سال سے ہے اور اُس سارے عرصے کی ہم قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے کبھی بھی کوئی ایسا رول ادا نہیں کیا جس سے کسی کی دل شکنی ہو، اُن کی زیادتیوں کے باوجود کہ جو زیادتی اسی ہال میں ہوئی آپ نے کوئی reaction نہیں دیا، ورنہ آپ کے reaction پر ہم اپنے آپ کو اگر آپ حکم فرماتے کسی بھی جگہ پر حاضر کر سکتے تھے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ کی شخصیت کو ہم کسی بھی طریقے سے belittle نہیں ہونے دیں گے اور ہر وقت اس ہاؤس کے اندر بھی اور باہر بھی اس بات کا اظہار کریں گے کہ آپ ہی custodian of the House ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ طلعت فاطمہ!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر !شکریہ۔میری چھوٹی سی گزارش ہے ہم سب لوگ یہی بات کر رہے ہیں کہ جو موجودہ گورنمنٹ ہے اور اُن کے جس قسم کے ہتھکنڈے ہیں اور جو وہ الیکشن کیriggingکر رہے ہیں میں حلقہ PP-168میں کام کر رہی ہوں اور particularly in UC-242ہم لوگوں نے سب دیکھا ہے کہ لاہور کے جن چار حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں وہاں developmentکا کام overnightہو رہا ہے جہاں جہاں پی ٹی آئی کے زیادہ لوگ ہیں وہاں انہوں نے roadsکو خراب کر دیا ہے بارش کا موسم ہے لوگ وہاں سے گزر نہیں سکتے اور باقی علاقوں میں بہت سارے roadsبن رہے ہیں راتوں رات کام ہو رہا ہے اس پر میں مذمت کرتی ہوں this is pre-poll riggingایک اور چیز یہ ہے کہ یہ لوگ پیسے تقسیم کر رہے ہیں اُس کی بھیvideosپورے سوشل میڈیا پر چل رہی ہیں اور سلائی مشینیں بھی چل رہی ہیں اور بھی وہ جو جو کر سکتے ہیں وہ وہ کر رہے ہیں ہم اس کی مذمت کرتے ہیں This should be taken up by the Supreme Court again.

جناب سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید کو مائیک دیں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر !بہت شکریہ۔ میں صرف مختصر دو تین issuesکو یہاں discussکرنا چاہوں گی جس طرح سپریم کورٹ کے حوالے سے آپ نے ہمیشہ کی طرح وضع داری اور بردباری کے ساتھ فیصلہ کیا پوری قوم نے اس فیصلے کو سراہا کہ پی ٹی آئی اور ان کے جتنے بھیalliesہیں وہ ہمیشہ پاکستان کی بات کرتے ہیں لیکن یہ لوگ انتشار پھیلانا چاہتے ہیں جس دن سے انہوں نے پنجاب پر قبضہ کر رکھا ہے اسی دن سے قانون شکنی ہو چکی تھی لیکن اس کے بعد اگر کہیں بھی تحمل کا مظاہرہ ہوا ہے تو وہ ہماری جماعت اور ہماری اتحادی جماعت یعنی آپ کی طرف سے ہوا ہے۔ میں دو تین چیزوں پر بات کروں گی جس طرح سے فیاض الحسن چوہان صاحب اور باقی لوگوں نے بات کی کہ ہماریhonourable courtنے ان کو conditional Chief Ministerبنایا تھا کہ یہ کسی قسم کے اختیارات استعمال نہیں کریں گے لیکن وہconditionsآج میڈیا پرon airختم کر دی گئی ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جس طرح بجلی کے بلوں اور دوسری چیزوں کے حوالے سے یہannouncementsکر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ development

work بھی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بات میں آپ کے اس ہاؤس کی طرف سے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں آپ اس حوالے سے راہنمائی کریں کہ انہوں نے پی پی۔ 167 اور شیخوپورہ کی جو ووٹر لسٹوں میں جو pre-poll rigging کی ہے کہ انہوں نے پی پی۔167 میں 61 فیصد ووٹ بڑھا دیئے ہیں اور یہ practically possible نہیں ہے کہ کسی ایک پی پی کی population آدھی سے زیادہ 61 فیصد بڑھ جائے۔ دوسری جو اہم بات ہے ہماری شیخوپورہ والی پی پی میں 32 فیصد ووٹرز کا بڑھ جانا بھی match نہیں کرتا کہ ایک اس حلقے میں specifically اتنے لوگ آ کر کس طرح سے آباد ہو گئے ہیں کیونکہ اس ratio سے وہاں کی آبادی بھی نہیں بڑھی۔ اس کے برعکس آٹھ ہزار ووٹرز اس پی پی کی ووٹر لسٹ سے نکال دیئے گئے ہیں تو میرا یہ ماننا ہے کہ اس ہاؤس کے توسط سے ہمیں وقت سے پہلے کچھ کرنا چاہئے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم ہار جاتے ہیں اس کے بعد ہم واویلا مچاتے ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہماری لیڈر شپ جب اس حوالے سے پریس کانفرنس کرے تو اس میں ان تمام چیزوں کو discuss کرے۔ آخری بات کہ یہ ہمیشہ میڈیا کو استعمال کر کے جس طرح سے پراپیگنڈہ کرتے ہیں تو ہمیں اس چیز کو بھی highlight کرنا چاہئے کیونکہ کچھ اینکر حضرات چار پانچ یا چھ لوگوں کو عبرت کا نشان بنا کر پوری 22 کروڑ عوام آج وہی بات کر رہی ہے جو کہ ایاز میر نے یا عمران ریاض خان نے کی لہٰذا ان لوگوں کو عبرت کا نشان بنا کر باقی لوگوں کو یہ message دینا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کریں گے کیونکہ صابر شاکر تو یہ ملک چھوڑ کر ہی چلا گیا ہے تو میرا یہ ماننا ہے کہ پاکستانی ہونے کے ناتے اس ہاؤس کو ان کو سپورٹ کرنی چاہئے اور ان کی سپورٹ کے لئے ایک free and fair investigation ہونی چاہئے کہ ایسا کون سا اقدام انہوں نے اٹھایا ہے کہ ان کی families کو بھی یہ نشانہ بنا رہے ہیں اور ان کے خلاف درجنوں کے حساب سے دہشت گردی اور غداری کی FIRs درج کر رہے ہیں آپ پورے ہاؤس کی راہنمائی کریں کہ جتنی کورٹس کی لاقانونیت کی گئی پہلے تو ہم سنتے تھے کہ suo moto action لیا گیا جہاں contempt of court لگتی ہے کورٹس کے آرڈر کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے تو کیا اس کے باوجود ہاؤس کی طرف سے وکیل کا جانا اور قرارداد کا آنا ضروری ہے کیا کورٹس یہ سب کچھ نہیں دیکھ رہیں کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا تھا اس کی کس طرح سے violation کی جا رہی ہے؟ ایک convicted woman وہ

announcement کر رہی ہے جو کہ پرائم منسٹر کی jurisdiction ہے اور سی ایم تو یہ اتھارٹی رکھتا ہی نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کو میڈیا کے ساتھ ساتھ قانونی طور پر بھی اور اس ہاؤس کی طرف سے ضرور discuss کرنی چاہئے جو کہ میں نے ابھی دو تین چیزیں discuss کی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ستی صاحب!

جناب محمد لطاسب ستی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے خیال میں pre-poll-rigging پر کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ کے توسط سے سپریم کورٹ نے جو احکامات جاری کئے تھے ان پر بڑی دیدہ دلیری سے پورے صوبہ پنجاب میں خلاف ورزی جاری ہے۔ ہمارے وہ 20 لوٹے ممبران جن کی سیٹیں خالی ہوئی ہیں جن پر اب ضمنی انتخابات ہونے جا رہے ہیں اس میں ہر جگہ سے اسی طرح کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ میرا حلقہ پی پی۔6 ہے اور میرے پڑوس پی پی۔7 میں یہ معاملہ ہوا ہے کہ پی پی۔7 میں جو ضمنی انتخاب ہو رہا ہے اس میں ترقیاتی کام دن رات جاری ہیں۔ سپریم کورٹ کے احکامات کے باوجود ان میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی اور وہ اسی طریقے سے جاری و ساری ہیں۔ At the same time میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں کہ CEO ایجوکیشن جس نے راولپنڈی ڈسٹرکٹ کو 31ویں یا 32ویں نمبر سے تیسرے یا چوتھے نمبر میرٹ پر لے کر آیا اس کو جبری رخصت پر بھیجا گیا اور اس کی جگہ تحصیل کہوٹہ کا ایک رہائشی شخص تعینات کیا گیا تاکہ وہ اساتذہ کی ڈیوٹی لگائے اور ان سے وہ کام لے جو pre-poll rigging میں آتے ہیں یہ بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں۔ میں اس کی پوری تفصیل فیاض الحسن چوہان صاحب کو پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: ستی صاحب! اس CEO ایجوکیشن کی ٹرانسفر کب کی گئی ہے؟

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! یہ ٹرانسفر نہیں کی گئی چونکہ ٹرانسفر پر ban ہے لہٰذا انہوں نے اس کو تین ماہ کے لئے جبری رخصت پر بھیجا ہے اور اس کی جگہ پر دوسرے شخص کو عارضی چارج دے کر اس سے کام لیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد لطاسب ستی! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! یہ لوگ بڑے طریقے کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ اس وقت حمزہ شہباز کا main purpose یہ ہے کہ میں ان 20 سیٹوں میں سے maximum seats حاصل کر کے کسی نہ کسی طریقے سے سی ایم منتخب ہو جاؤں کیونکہ یہ پہلے بھی ناجائز طریقے سے اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ ابھی بھی ناجائز طریقے یعنی pre-poll rigging کے ذریعے اس سیٹ کو ہتھیانا چاہ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، اب راجہ صاحب اپنی بات کریں۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ یاور کمال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر دھاندلی کے حوالے سے بھی بے شمار مدلل گفتگو ہو چکی ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا جو الیکشن تھا وہ غیر آئینی تھا پھر بھی ایوان میں بیٹھا ہر شخص اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ اگر وہ غیر آئینی الیکشن تھا اور ظاہر ہے کہ وزیر اعلیٰ بھی غیر آئینی تھا تو پھر بجٹ کس طرح سے پاس ہو گیا؟ اور بے شمار ایسے سوالات ہیں جن کا جواب ہمیں نہیں ملا۔ میں پچھلے اجلاس میں بھی کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن مجھے موقع نہیں ملا میں ایوان کے توسط سے آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ جس جرات اور عزت کے ساتھ آپ نے اس ہاؤس کا تقدس پامال ہونے سے بچایا اور جس طرح سے وہ عطا تارڑ یہاں پر آیا تھا اور آپ نے اس کو یہاں پر بیٹھنے نہیں دیا اور جس طرح آپ نے ہم سب کی اور اس ہاؤس کی عزت کا خیال رکھا یہ پاکستان کی تاریخ میں انشاءاللہ آپ کو یاد رکھا جائے گا اور ہم سب آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ راجہ صاحب! اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا اپنی بات کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں خود election campaign میں کام کر رہی ہوں۔ میرے colleagues نے جو باتیں کی ہیں میں ان کو second کرتی ہوں۔ اب یہ خاص طور پر targeted کام کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے حلقے کے علاقے پی پی۔170 میں جہاں میں election campaign کر رہی ہوں وہاں ہم نے خواتین اور مردوں کی corner meetings کروا رہے ہیں اور جس گھر میں کارنر میٹنگ کی تیاری ہوتی ہے وہاں پر پہلے پولیس آتی ہے اور جو وہاں

انہوں نے hoardings یا banners لگائے ہوتے ہیں یا جو بھی میٹنگ کے حوالے سے تیاری کی ہوتی ہے وہ پولیس والے اس کی پوری movie بناتے ہیں اور اس کی footage لیتے ہیں لہٰذا خواتین اور مرد حضرات نے ان سے پوچھا کہ آپ اس طرح سے کیوں کر رہے ہیں یہ ہمارا گھر ہے اور ہم اپنے گھر میں میٹنگ کروانا چاہتے ہیں تو وہ پولیس والے آگے سے کہتے ہیں کہ بی بی آپ اپنا کام کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ وہ اس گھر کا ایڈریس نوٹ کرتے ہیں اس گھر کی پوری footage لیتے ہیں اور اچھا خاصا وہاں لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ ہمارے کارکن جو کہ لوٹے بن گئے ہیں جو ان کے ساتھ ہمارے کارکن کام کرتے تھے کہ اگر وہ فیلڈ میں کام کر رہے ہیں تو انہیں پولیس کے ذریعے پولیس سٹیشن بلایا جاتا ہے اور ایس ایچ او ان کو سامنے بٹھا کر کہتا ہے کہ تمہیں بڑا کام کرنے کا شوق چڑھا ہے۔ یہ پولیس والے کسی کا بچہ یا بیٹا اٹھا لیتے ہیں اور یہ اس طرح کی پولیس گردی اتنی زیادہ ہو رہی ہے۔ میرا اپنا بیٹا late night سسرال سے واپس گھر آ رہا تھا اس کو روک کر پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو اور وہ اسی دوران مجھ سے ٹیلی فون پر بات کر رہا تھا لہٰذا اس نے میری بات پولیس والے سے کروائی جب اس کو پتا چلا کہ یہ پی ٹی آئی کی ایم پی اے کا بیٹا ہے تو اس کو صبح 5 بجے تک وہاں بٹھا کر رکھا گیا اس کے بعد جب میں نے دھمکی دی کہ میں میڈیا کے ساتھ آ رہی ہوں تب جا کر انہوں نے میرے بیٹے کو چھوڑا ہے۔ یہ اس حد تک غنڈہ گردی ڈرانے اور دھمکانے پر آ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ ان کا ہراساں کرنے کا پروگرام ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس کے علاوہ ستوکتلہ میں ہم ایک area visit کرنے گئے۔ تو پتا چلا کہ پوری سڑک ہی اکھڑی ہوئی تھی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ یہ سڑک بنی ہوئی تھی لیکن جب ان کو پتا چلا کہ یہاں پر سارے پی ٹی آئی کے سپورٹرز ہیں تو انہوں نے وہ سڑک باقاعدہ اکھاڑی ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے جتنے بینرز یا پوسٹرز لگائے جا رہے ہیں وہ تمام بینرز یا پوسٹرز پی ایچ اے والے آ کر اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے ہم سے اجازت نہیں لی۔ انہوں نے ہر قسم کی اخلاقی ایکشن کی جو

norms ہیں وہ اٹھا کر رکھی ہوئی ہیں۔ یہ لوگوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے بہت strongly آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اختر ملک صاحب!

جناب محمد اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب سپیکر! شکریہ، مجھے تو بڑا افسوس ہوتا ہے کہ پہلے اپوزیشن بائیکاٹ کرتی تھی اور اب یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ حکومت یہاں سے بھاگ گئی ہے۔یہ باتیں تو جمہوریت کی کرتے ہیں لیکن ان کے اندر جمہوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہے، ان کی تاریخ ہے کہ یہ ہمیشہ چور راستوں سے مسلط ہوئے ہیں اور انہوں نے ابھی بھی چور راستہ ہی اپنایا جس وجہ سے آج ہمارا پنجاب مقبوضہ پنجاب کی تصویر پیش کر رہا ہے اور پاکستان ہمارا مقبوضہ پاکستان کی تصویر پیش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ایک چلتے ہوئے نظام کو جان بوجھ کر detract کیا گیا، آج کوئی کسان کی آواز سننے والا نہیں ہے، آج کسی مزدور کی آواز اوپر نہیں آتی، کسی غریب کی آواز اوپر نہیں آتی اس لئے کہ پاکستان کا جو سارا سسٹم چل رہا تھا اسے تہہ و بالا کر دیا گیا، فیکٹریز بند ہو گئیں، بے روزگاری کا دور دورہ ہے اور خاص طور پر لوگوں پر جو کمر توڑ مہنگائی مسلط کی گئی ہے اس وجہ سے لوگ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جس طرح بجلی کے بلوں میں تباہی و بربادی کی گئی ہے، جس طرح یوٹیلٹی کے زمرے میں common استعمال کی چیزوں کی قیمتیں، جس طرح پٹرول اور ڈیزل بم گرائے گئے ہیں ان سے پاکستان کا سفید پوش طبقہ اور غریب لوگ جن مشکل حالات سے گزر رہے ہیں شاید پاکستان کی تاریخ میں کبھی اس طرح نہیں ہوا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارا یہ ہاؤس غریب اور کسان کی آواز بنتا اور مسلط کئے گئے لوگوں تک ان کی آواز پہنچائی جاتی لیکن کہتے ہیں کہ "کتی چوراں نال رل گئی ہے" پتا نہیں کون کس کس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور تباہی و بربادی کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اس طرح کی بادشاہت کا نظام مسلط کیا گیا ہے لہٰذا ان اداروں کو بند کر دینا چاہئے چونکہ اصولی طور پر تو ان اداروں کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ یہ تو ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ آپ ان مشکل حالات میں بھی اس ادارے کی عزت و تکریم

کروا رہے ہیں لیکن جو اداروں پر یقین نہیں رکھتے وہ یہاں موجود نہیں ہوتے-میری راجہ صاحب اور اس پورے ہاؤس سے مؤدبانہ گزارش ہو گی کہ اس کمر توڑ مہنگائی، جس غنڈہ گردی کا ضمنی الیکشن اور پورے پنجاب میں مظاہرہ کیا جا رہا ہے کے خلاف ایک قرارداد پاس کی جائے-ابھی میرے حلقے میں لیگی راہنما کے کہنے پر پورے موضع کا ایک موگہ توڑ کر پانی بند کیا ہوا ہے-ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم کوئی پتھر کے زمانے میں چلے گئے ہیں جہاں نہ قانون ہے، نہ کوئی ضابطہ ہے، نہ اخلاقیات ہیں اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس پر ہم بات کر سکتے ہیں-میں اسی پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ مہنگائی کے خلاف ہمیں ایک بھرپور مہم شروع کرنی چاہئے اور قرارداد بھی پیش کرنی چاہئے تاکہ ہم ان غریبوں کی آواز بن سکیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں یہ ساری بات آ گئی ہے، آپ تشریف رکھیں-ابھی سبطین صاحب، راجہ بشارت صاحب، ظہیر صاحب اور چیف وہپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں-انہی باتوں پر ایک متفقہ پریس کانفرنس کرنے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر جیسے ملتان کے ضمنی الیکشن میں گڑبڑ ہو رہی ہے وہاں لوکل الیکشن کمیشن کے جو دفاتر ہیں انہیں ایک پٹیشن دی جائے اس کے بعد اپنی آواز کو سپریم کورٹ تک بلند کریں لیکن ابھی باہر جا کر میڈیا سے بات کریں۔جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہمیں فی الفور عدالت عظمیٰ سے رجوع کرنا چاہئے اور رجوع کرنے سے پہلے ہمیں اس معزز ایوان کے concern کو بھی on record لانا چاہئے کہ آج کے ہمارے اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اس لئے ہم عدالت کے پاس آئے ہیں-ہم نے ایک قرارداد تیار کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پیش کرتا ہوں پھر اس میں اگر کوئی معزز رکن رائے دینا چاہے یا تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی آپ پہلے قرارداد پیش کر لیں لیکن پہلے ہاؤس سے Rules relax کرنے کی اجازت لے لیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ :

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

معزز ایوان کا حمزہ شہباز شریف کا اختیارات سے تجاوز کرنے پر عدالت عظمیٰ سے فی الفور نوٹس لینے کا مطالبہ

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سر انجام نہیں دے رہا۔عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو22 جولائی2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں

ترقیاتی کام، افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے۔ مزید بر آں صحافی برادری کو جس طرح target کیا جارہا ہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق و سچ کا ساتھ دینے پر crush کیا جارہا ہے۔یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کا notice لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: ابھی راجہ بشارت صاحب نے جو الیکشنز میں دھاندلی اور سپریم کورٹ کے واضح احکامات کی violation کے حوالے سے قرارداد پیش کی ہے، ہم سپریم کورٹ میں یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ حمزہ شہباز 22 ۔جولائی تک وزیر اعلیٰ ہے لہٰذا اسے کم از کم اتنا پاس ہونا چاہئے تھا کہ وہ ہاؤس میں آتا اور اس کے دوسرے لوگ بھی آتے۔ ہم نے تو آج بھی ان کو invite کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہیں آئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سر انجام نہیں دے رہا۔عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو 22۔جولائی 2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں ترقیاتی کام، افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے۔ مزید بر آں صحافی برادری کو جس طرح

target کیا جارہا ہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق و سچ کا ساتھ دینے پر crush کیا جارہا ہے-یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کا notice لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ حمزہ شہباز عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے مطابق اپنے فرائض سرانجام نہیں دے رہا-عدالت عظمیٰ میں متفقہ طور پر حمزہ شہباز کو 22 ۔جولائی 2022 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا گیا تھا لیکن اس کے برعکس حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کا بائیکاٹ، آج کے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ، ضمنی الیکشن والے حلقوں میں ترقیاتی کام، افسران کے تبادلے اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر دھاندلی کا پروگرام بنانا بالخصوص وزیر داخلہ (عطاء تارڑ) جو کہ اس معزز ایوان کا رکن بھی نہیں ہے کی طرف سے انتظامیہ کو دھاندلی کی ہدایات دینا، ان تمام امور پر اس معزز ایوان کے لئے باعث تشویش ہے ۔ مزید برآں صحافی برادری کو جس طرح target کیا جارہا ہے بالخصوص ارشد شریف، عمران ریاض، صابر شاکر، ایاز امیر اور سمیع ابراہیم کو جس طرح حق و سچ کا ساتھ دینے پر crush کیا جارہا ہے-یہ معزز ایوان اس کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے-اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ اس تمام صورتحال سے عدالت عظمیٰ کو آگاہ کیا جائے اور فی الفور ان باتوں کا notice لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ باہر جا کر اس پر پریس کانفرنس کر لیں-اب اجلاس 13۔جولائی 2022 کو 1.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات، 7۔جولائی 2022

(یوم الخمیس، 7 ذوالحج 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 6

217

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

219

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات، 7۔جولائی 2022

(یوم الخمیس، 7ذوالحج 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 10 بج کر 34 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

سورۃ آلِ عمران (آیات نمبر 95 تا 97)

تم فرماؤ اللہ سچا ہے، تو ابراہیم علیہ السلام کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے O بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما O اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے O

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی ﷺ کے راستے کی خاک لوں گا
میں سب سے قیمتی پوشاک لوں گا
میری خواہش اگر پوچھی انہوں نے
میں استحکامِ عرضِ پاک لوں گا
حضور ﷺ آئیں گے جب میری لحد میں
زمیں سے قیمت افلاک لوں گا

حلف

نو منتخب ممبران کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ 5 نو منتخب اراکین محترمہ بتول زین، محترمہ سائرہ رضا، محترمہ فوزیہ عباس نسیم، جناب حبکوک رفیق بابو اور جناب سیموئل یعقوب حلف اُٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اُٹھانے کے لئے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نو منتخب اراکین سے حلف لیا)

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی میاں جاوید ممتاز دولتانہ کی وفات پر دعائے مغفرت

رائے ظہور احمد: جناب سپیکر! میاں جاوید ممتاز دولتانہ صاحب سابق ایم پی اے فوت ہو گئے ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میاں جاوید ممتاز دولتانہ صاحب سابق ایم پی اے کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، اب نو منتخب اراکین اسمبلی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ سب سے پہلے محترمہ سائرہ رضا بات کریں۔

محترمہ سائرہ رضا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ آپ سب کی support رہی تو ہم یہاں تک پہنچے۔ یہاں پر ہمارا پہنچنا آئین کی بالادستی ہے اور اس وقت یہ حکومت جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہی تھی اور یہ سارا آئینی تقاضوں کی خلاف ورزی تھی تو اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اُنہیں شکست ہوئی اور آئین کی بالادستی قائم ہوئی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس موقع پر دو چار اور چیزیں بھی discuss کرنا چاہتی ہوں جو بہت عرصے سے ہمارے دل میں تھیں۔ پچھلے چار مہینوں سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی کی گاڑی چور، اُچکوں اور ڈاکوؤں کے محلے میں آ کے پھنس گئی ہے اور ہر کسی کی زندگی miserable ہو گئی ہے لیکن کسی کو بھی آئین شکنی کا خوف نہیں ہے۔ رولز کو follow نہ کرنے کے حوالے سے بھی کسی کو کوئی خوف نہیں ہے۔ ہم چیئرمین تحریک انصاف جناب عمران خان کی guidelines کے مطابق 17۔جولائی کے ضمنی انتخابات میں ان کو شکست دیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جناب عمران خان صاحب پوری power سے واپس آئیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں نو منتخب ممبرز سے گزارش کروں گا کہ جو بھی بات کرے پہلے اپنا تعارف کروا دے۔جی، محترمہ!

محترمہ بتول زین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔میرا نام بتول زین ہے اور میرا تعلق ضلع راولپنڈی سے ہے۔میں سب سے پہلے آپ کا اور تمام معزز ممبرز کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے ہمارے اس notification جو کہ بہت دیر سے ایک غیر آئینی طریقہ سے رکا ہوا تھا اس کے لئے مدد کی۔ میں امید کرتی ہوں کہ انشاءاللہ بہت جلد یہ ملک اور یہ ہاؤس اپنے proper order میں آئے گا۔ یہ ملک جو اب پرانے پاکستان کی طرف چلا گیا ہے اس کو واپس نئے پاکستان میں لے کر جائیں گے اور اس کے لئے انشاءاللہ ہم سب اکٹھے ہوں گے۔ مجھے اپنے حلف کی تو خوشی ہے لیکن مجھے اصل خوشی اس وقت ہو گی جب ہم اپوزیشن بنچز سے واپس حکومتی بنچز پر جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ!جی!جناب حبکوک رفیق بابو!

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! شکریہ۔اسلام علیکم۔میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا کہ ہم اتنا لمبا سفر طے کر کے آج ہم اسمبلی کے فلور پر پہنچے ہیں۔میں جناب عمران خان صاحب کا اور تحریک انصاف کا انتہائی مشکور ہوں کہ ان کی بدولت آج میرا یہ خواب پورا ہوا اور میں اس ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر صورت 22۔جولائی کو دوبارہ نئے پاکستان میں جائیں گے اور اس کے لئے میں خدا کا انتہائی مشکور ہوں کہ جب ہم اس ککڑی حکومت کو ذبح کر رہے

ہوں گے تو اس میں میرا بھی حصہ ہو گا۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب اپنے عہد پر قائم رہیں اور اپنے کپتان کے بازو بنیں اور پاکستان کو بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، سیموئل یعقوب!

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا نام سیموئل یعقوب ہے اور میں آپ سب کی وساطت سے مرد قلندر جناب عمران خان صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی وجہ سے مجھ جیسا ادنیٰ سا کارکن آج پنجاب اسمبلی کا ممبر بن گیا۔ بطور مسیح مجھے اور بھی زیادہ فخر ہے کہ میں اس اسمبلی کا ممبر بنا ہوں جو میرے بڑوں کی وفا کی نشانی ہے اور یہ بات کسی کو یاد ہو کہ نہ ہو۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو تاریخ مسخ کر دیتی ہے اور مجھے آج فخر ہے کہ میں آج ایس پی سنگا کو یاد کرتے ہوئے اس اسمبلی کا ممبر بنا ہوں کہ جس میں ایس پی سنگا صاحب نے اور ہمارے دو اور بڑوں نے ووٹ ڈال کر پنجاب بنایا تھا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح 75 سال پہلے میرے بڑوں نے قائد اعظمؒ کا ساتھ دیا اور پاکستان بنا اسی طرح آج 75 سال بعد میرا قائد اعظم آج کا قائد اعظم عمران خان جو پاکستان کو سوارنے آیا ہے اس کے راول دستے کا میں ادنیٰ سا کارکن ہوں۔ نہ ہم بکنے والے ہیں اور نہ جھکنے والے ہیں۔ میں اس اسمبلی میں یہ بات باور کروانا چاہتا ہوں کہ جب یہاں ککڑی حکومت آئے گی تو میں انہیں اس مخصوص اور تحفہ کی نشست کی خوشبو سے ان کو بتاؤں گا کہ ہم نے قائد اعظم کی پارٹی کا نام نہیں رکھا اور نہ ہی ان کا نظریہ رکھ کر ان کی تصویر کو جمع کرنا نہیں رکھا اور نہ ہی یہ ہمارا وتیرا ہے۔ ہم یہاں انصاف کے لئے آئے ہیں اور انصاف لے کر رہیں گے اور پاکستان کو خدا را پاکستان بنا کر غلامی سے نجات دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ فوزیہ عباس نسیم!

محترمہ فوزیہ عباس نسیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا نام فوزیہ عباس نسیم ہے، میں جنوبی پنجاب کی بیٹی ہوں اور میرا تعلق رحیم یار خان سے ہے۔ جنوبی پنجاب کا ہمیشہ سے ایک مسئلہ رہا ہے کہ عورتوں کے حوالے سے ان کی نمائندگی اس ہاؤس میں اہم رہی ہے اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں اس ہاؤس میں جنوبی پنجاب سے چوتھی خاتون ممبر ہوں۔ میں جنوبی پنجاب کی بیٹی ہونے کے حوالے سے آپ کا اور ان تمام ممبرز کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ہمیں support کیا اور

بالخصوص عمران خان صاحب کا جنہوں نے ایک ورکر کو support کیا اور ایک ورکر آج پنجاب اسمبلی کا حصہ بنی۔ یہ میرے لئے سب سے بڑے اعزاز کی بات ہے اور انشاءاللہ میں کوشش کروں گی کہ میں جنوبی پنجاب کا حق ادا کر سکوں اور ان کے حق کے لئے جنگ لڑ سکوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں تین انتہائی اہم issues پر بات کرنا چاہوں گا۔ جن میں سب سے پہلے تو جس طرح اس imported government نے ظلم جبر اور استحصال کے سارے ریکارڈ توڑے ہیں۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب کی بات مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی ممبر نو منتخب ممبرز کو مبارکباد دینا چاہے گا تو میں انہیں بات کرنے کا موقع دوں گا کیونکہ ان کی یہاں پہنچنے کی بہت efforts ہیں۔ جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے ان فاضل دوستوں کو مبارکباد پیش کروں گا کہ موجودہ حکومت کے ناچاہتے ہوئے بھی آخر کار حق کی فتح ہوئی اور یہ پانچوں ممبرز آج اسمبلی میں موجود ہیں۔ آج انہوں نے اپنا حلف لیا ان کو بہت بہت مبارک باد اور ان میں سے میں اکثر کو جانتا ہوں کہ انہوں نے کس طرح اپنی ساری زندگیاں PTI کے لئے بڑی ہمت اور struggle کرتے ہوئے گزاریں۔ میں جس اہم issue پر آپ کی توجہ مرکوز کروانا چاہتا ہوں کہ اس موجودہ امپوٹڈ حکومت نے ظلم اور جبر کے سارے رکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ صحافی عمران ریاض ہوں یا حلیم عادل شیخ ہو، ایاز میر ہو یا کوئی بھی صحافی ہو جن کے لئے ہے کہ:

نثار تیری گلیوں پہ ہے اے وطن
کہ جہاں چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کہ چلے
جو چاہنے والا تو اہ کو نکلے
نظر چورا کے چلے جس کو جان بچا کر چلے

Exactly یہ ماحول اس وقت چیری بلاسم شہباز شریف کی اس حکومت کے اندر قائم ہے۔

جناب سپیکر! ممبران سفر کر کے آئے ہیں اور تھکے ہوئے ہیں۔ میں یہاں ایسی بات کروں گا کہ ان کی تھکاوٹ اُتر جائے اور ان کا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے۔

جناب سپیکر! ایک بے چارہ غریب کسان تھا اس نے بڑی محنت کر کے آلو کاشت کئے اور جب اس نے آلو کی فصل کو گدھے پر لادا اور اسے شہر لے آیا۔ وہ سارا دن شہر میں پھرتا رہا اس کے آلو نہیں بکے۔ وہ رات کو واپس آیا تو گاؤں والوں نے پوچھا کہ کیا آلو بکے یا نہیں بکے؟ اس پر کسان نے کہا کہ آلو بکے یا نہیں بکے لیکن میرے گدھے نے شہر دیکھ لیا ہے، بالکل اسی طرح شہباز شریف ملک اجڑے یا سنورے اس نے وزارت عظمیٰ دیکھنی تھی وہ دیکھ لی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت پورے پاکستان کا بیڑا غرق ہو گیا ہے، غریب امیر سب کے حالات کا ستیاناس ہو گیا ہے لیکن شہباز شریف کی وزارت عظمیٰ اس کو مل گئی ہے وہ اپنا موج میلہ کر رہا ہے۔ اس وقت اس کا ایک ہی ایجنڈا ہے کہ:

اپنا سب کچھ بنتا بھاڑ میں جائے جنتا

اس کا ایک ہی ایجنڈا ہے کہ:

موج کرو مستی میں آگ لگے بستی میں

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی صاحب!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج اپنے ان پانچ نومنتخب اراکین پنجاب اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جتنی efforts کیں آج اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا ثمر دیا ہے۔ میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا اور خصوصاً جناب سپیکر آپ کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ آپ کی efforts آج fruitful ہوئی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے ان پانچ ممبران کی شکل میں پاکستان تحریک انصاف کو اس کا حق واپس دلوایا ہے جس کو غصب کرنے کے لئے یہاں پر آپ نے اور سب نے دیکھا کہ پچھلے دو تین ماہ سے مختلف طریقوں سے لوگ اس حق کو غصب کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب سپیکر! آج جس طرح کے ملکی حالات ہیں اور ہم 17۔جولائی کو ضمنی الیکشن کی طرف جارہے ہیں۔اس ضمنی وزیر اعلیٰ کو الیکشن کمیشن نے بھی نوٹس دیا ہے لیکن میں اس ہاؤس کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہوں گا کیونکہ میرا تعلق ملتان سے ہے اور ملتان پی پی۔217 کا جو الیکشن ہو رہا ہے وہاں پر انتظامیہ جو کردار ادا کر رہی ہے یقین کیجئے بات کرنے پر بھی ہر ذی شعور انسان کو شرم آتی ہے، کسی کا ذاتی ملازم بھی شاید اتنا بڑھ چڑھ کر وفادار ثابت ہونے کی کوشش نہیں کرتا جتنا وہاں کی انتظامیہ کر رہی ہے۔میری آپ کی اور اس ہاؤس کی وساطت سے یہ گزارش ہے، اس ہاؤس سے قرارداد بھی منظور ہوئی ہے تو ہم بجائے اس کو پس پشت ڈال دیں، بھول جائیں یا ignore کریں ہمیں اس مسئلہ کو روزانہ کی بنیاد پر اٹھانا پڑے گا تاکہ شاید کسی کا ضمیر جاگ جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہمارے پانچ معزز رکن منتخب ہوئے ہیں اور آج ان کی حلف برداری کی تقریب ہوئی ہے۔ میں ان کو بہت بہت مبارکباد دیتی ہوں۔ ہمیں اس میں آپ کی اور پوری ٹیم کی effort سے کامیابی ملی ہے۔ یہ ہمارا آئینی حق تھا جسے ہم نے حاصل کیا ہے۔ آج ایک مثال قائم ہو گئی کہ جو لوٹے بنتے ہیں ان کا انجام de-notification ہونا چاہئے جو ہم نے کر کے دکھا دیا۔ یہ credit اس ہاؤس کو جاتا ہے اور آپ کو جاتا ہے۔ مجھے فخر ہے کہ یہ نو منتخب خواتین ممبران جو میرے سامنے بیٹھی ہیں۔ اگر فوزیہ عباس کی بات کریں تو ان کا رحیم یار خان کی صدر کا نوٹیفکیشن میرے اور سیدہ سلونی بخاری کے ہاتھ کا ہے۔ سائرہ رضا نے ہمارے ساتھ بہت کام کیا ہے اور بتول تو ہماری baby ہے یہ ہمارے سامنے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی ابھی شادی ہوئی ہے۔ ہم اس کی بھی مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پانچ ممبران جو منتخب ہوئے ہیں یہ نہ جھکنے والے ہیں اور نہ بکنے والے ہیں۔ یہ اپنا آئینی کردار انشاء اللہ اسمبلی میں صحیح معنوں میں ادا کریں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ یہ اصل پاکستان تحریک انصاف کے سپاہی ہیں جو انشاء اللہ front foot پر کھیلیں گے۔ بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں آج اس ایوان میں میرے بھائی اور بہنیں نئے ممبران آئے ہیں۔ میں ان کو تہہ دل سے مبارکباد دیتی ہوں۔ میں آپ کی کوششوں کو سراہتی ہوں۔ اس کے علاوہ جس ٹیم نے دن رات محنت کی اور اپنا حق چھین کر لیا ان کی محنت کو بھی سراہتی ہوں۔ الحمدللہ کہ ہم سرخرو ہوئے۔ ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے جتنے بھی ممبران ہیں یہ زبردست کارکن ہیں۔ میں امید کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ نہ یہ جھکیں گے اور نہ بکیں گے۔ ہم آپ کی قیادت میں جو بھی اسمبلی کا decorum ہو گا ہم اس کو بجالائیں گے۔ میں ایک مرتبہ پھر نئے آنے والے ممبران کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور پی ٹی آئی کی کامیابی پر ہم سب کو بھی مبارک ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنے نو منتخب پانچوں ممبران کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ان میں سے دو ممبران ہمارے شہر راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سب آپ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان سب کو میں نے ایک ہی درخواست کرنی ہے کہ جب ہم reserve seats پر آتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہماری پارٹی نے ہمیں یہ موقع دیا ہے تو ہم ممبر بنے ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ جو لوگ پہلے جس طرح یہاں کر کے گئے ہیں تو اس پر ہمیں شرمندگی تھی لیکن اب جو یہ پانچ ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں ان پر ہمیں فخر ہے۔ ہماری نئی ممبر بتول کے ساتھ ہمارا تعلق ماں بیٹی والا ہے۔ یہ آئی۔ایس۔ایف کی پورے پاکستان کی صدر رہی ہے۔ یہ ہماری چہیتی ہے۔ ہمارے اقلیتی ممبر یعقوب بھائی کا تعلق بھی راولپنڈی سے ہے۔ ان کا بھی بہت کام ہے۔ یہ ہر حلقے میں جا کر کام کرتے رہے ہیں۔ آپ کی محنت کو سلام۔ بہت شکریہ۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں محترمہ زینب عمیر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ کر لیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں محترمہ زینب عمیر کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے دن رات ایک کر کے اپنی ہمت سے زیادہ پی ٹی آئی کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے۔ بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، جناب خیال احمد!

جناب خیال احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں ماشاء اللہ ہمارے پانچ ممبران آئے ہیں۔ ان کے آنے سے ہماری طاقت میں بھی اضافہ ہوا ہے اور یہ عمران خان کی شان ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان لوٹوں کو آج گھروں میں نیند بھی نہیں آئی ہو گی جن کی جگہ یہ آئے ہیں۔ ان کے بچے بھی ان کو کہتے ہوں گے کہ اماں آپ نے کیا غلطی کی تھی اور کیا آپ کو شرم نہیں آئی کہ آپ نے ایسی حرکت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اللہ کے فضل سے اب وہ دن دور نہیں ہے اور مجھے اللہ کے گھر سے امید ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ 22 تاریخ کو آپ کو سپیکر کی کرسی سے ہٹا کر وزیر اعلیٰ کی کرسی پر لے کر آئیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خاص طور پر اپنی بہن زینب کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے دن رات محنت کر کے بلکہ ہم سے زیادہ محنت کر کے ان پانچ ممبران کے لئے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پانچ ممبران کو اور ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ عمران خان زندہ باد۔

جناب سپیکر: آپ اس میں یہ add کر لیں کہ دو خواتین کو شامل کر لیں ان میں سے محترمہ زینب عمیر صاحبہ میرے سامنے بیٹھی ہیں جو law کو deal کرتی ہیں اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ ہیں۔ ویسے تو پی۔ٹی۔آئی کی تمام خواتین ان کا اثاثہ ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ممبران قابل تحسین ہیں اور جو بھی اس turmoil میں خان صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر چل رہے ہیں۔ ہمیں اپنے مرد و خواتین ممبران کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! محترمہ سعدیہ سہیل رانا تو ویسے ہی ہماری پی ٹی آئی کی گلوبٹ ہیں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ کہوں گی کہ پنجاب کے بارہ کروڑ عوام جن کے نمائندے ہم یہاں بیٹھے ہیں اور انہیں مبارکباد دیتے ہیں جو لوگ mandate کو بیچتے تھے اور خرید و فروخت کا جو سلسلہ تھا اس کو آج ہم نے ہمیشہ کے لئے دفن کر کے رکھ دیا ہے۔ میرا خیال نہیں ہے کہ reserve seats تو دور کی بات کوئی general seat پر بھی اس طرح کی جرات اور ہمت نہیں کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس کا credit تمام ہاؤس کے ساتھ آپ کی leadership کو جاتا ہے کہ جس طرح آپ نے زبردست طریقے سے technical grounds پر ان کو knockout کیا ہے اس کی بھی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کی پوری ٹیم جس میں راجہ بشارت صاحب، جناب سبطین خان صاحب، میاں محمود الرشید صاحب اور ٹیم کے سارے ممبران نے مل کر، متحد ہو کر یہ لڑائی لڑی۔ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے ہم نے ان کو ultimately شکست دی۔ میں ultimate اس لئے کہہ رہی ہوں کہ اب دوبارہ کبھی بھی horse trading اور mandate کو بیچنا تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہاؤس آخری ہاؤس ہو گا جس میں لوگوں نے اپنی وفاداریاں بیچیں اور یہ مثالیں دی جائیں گی۔ ہمارے یہ پانچ ممبران جنہوں نے آج oath لیا ہے ہم پورے ہاؤس کی جانب سے ان کو welcome کہتے ہیں۔ بتول زین بچپن سے ہی پارٹی کے ساتھ ہے اور ابھی بھی خیر چھوٹی ہے لیکن پارٹی کے لئے اس کی بڑی contribution ہے جبکہ فوزیہ، سائرہ اور دونوں بھائی deserve کرتے تھے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے اور آزمائش کے اندر حکمت ہوتی ہے۔ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے میرا خیال ہے کہ ہمارا آنے والا وقت next direction دے گا اور ہمیں یہ بتائے گا کہ اُن لوگوں کو کیسے deal کرنا ہے اور ہمارے جو وفادار لوگ ہیں اُن کو کس جگہ پر رکھنا ہے لہٰذا وقت اس چیز کا تعین کرے گا ورنہ سب کو پتا ہے کہ سب سے زیادہ dishonest لوگوں نے ہی ہماری گورنمنٹ enjoy کی ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ ہم واقعی آپ کو چیف منسٹر کی کرسی پر دیکھیں گے اور اِنشاء اللہ دیکھیں گے۔ جس طرح 20 حلقوں کے اندر ہماری پوری پارٹی یکمشت ہے اسی طرح ہمیں پورے ہاؤس کو عوام کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ عوام ہم سے چار قدم آگے کھڑی ہے۔ جب انہوں نے ہاؤس کے اندر آپ اور معزز ممبران

کے اوپر attack کیا تو سب سے زیادہ reaction عوام کی طرف سے آیا اور اب عوام اس چیز کا اِن لوٹوں سے بدلہ لے رہی ہے کہ وہ ان کو campaign کرنے کی اجازت بھی نہیں دے رہی۔ ہمیں 22 جولائی کو اِنشاء اللہ نیا پاکستان ملے گا اور ہم اِن سے چھین کر لیں گے۔ اس کے علاوہ آپ نے قرارداد کی بات کی ہے تو ہمیں ضرور لانی چاہئے کیونکہ جس طرح حق اور سچ کی آواز اٹھانے والوں کے خلاف حکومت انتقامی کارروائیاں اور فسطائیت کا شکار کر رہی ہے ہمیں اس کو condemn بھی کرنا چاہئے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے آج وفادار لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اختر: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ ہی بات کریں گے لیکن پہلے میں یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علی عباس صاحب کو جتنا بھی credit دیں کم ہے۔ میں نے آج صبح پانچ بجے اِن کو فون کیا کیونکہ مجھے فکر لگ گئی کہ ہمارے ممبران کہاں ہیں جنہوں نے حلف لینا ہے تب علی عباس صاحب نے کہا کہ میرا رابطہ ہو گیا ہے وہ پہنچ گئے ہیں اور وقت پر آ جائیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے چار سال ان کو Chief Whip کے طور پر دیکھا ہے تو انہوں نے شاندار کام کیا ہے کیونکہ میں نے کافی Chief Whip دیکھے ہیں۔ اِن سے پہلے میں نصر اللہ دریشک صاحب کو بڑا credit دیتا تھا جن کے بیٹے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ مشرف صاحب کے دَور کی اسمبلی بھی بڑی مشکل تھی جس کا راجہ بشارت صاحب کو پتا ہے۔ اُس وقت دریشک صاحب کو اتنا credit جاتا تھا کیونکہ پتا نہیں وہ لوگوں کو کیسے منا کر لے آتے تھے۔ اس کے بعد آپ اِن شاء اللہ پہلے نمبر پر ہیں۔ جی، اب ملتان سے ڈاکٹر صاحب کی بات سن لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ہمیں رات 11 بجے علی عباس صاحب کا فون آیا کہ لازمی آنا ہے اس لئے ہم صبح 6 بجے ملتان سے نکلے اور پہنچ گئے ہیں حالانکہ بارش تھی اور راستہ بھی خراب تھا۔ سب سے پہلے میں اپنے تمام ممبران جنہوں نے آج حلف لیا ہے اُن کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ welcome بھی کروں گا۔ ساتھ ہی ساتھ میں پوری legal

ٹیم کو مبارکباد دوں گا جس کی قیادت محترمہ زینب عمیر نے کی ہے اور آپ کی سربراہی میں راجہ بشارت صاحب کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب کیا۔

جناب سپیکر! میں دو باتیں کروں گا۔ایک یہ کہ ہمارے حکومتی بنچ خالی پڑے ہیں کیونکہ دو پارٹیوں نے اکٹھے ہو کر شب خون مارا ہے۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے ہوتے ہوئے ایک accord sign کیا تھا کہ ہم کسی کے ممبران نہیں توڑیں گے، ہارس ٹریڈنگ نہیں کریں گے اور کسی کا mandate نہیں چرائیں گے لہٰذا قوم کو یہ دیکھنا چاہئے کہ جو باتیں یہ 20 سال پہلے کرتے تھے آج انہوں نے خود اس کی violation کی ہے، لوگوں کا mandate چرایا ہے، ضمیر خریدے ہیں اور یہ ساری چیزیں تاریخ کا حصہ بن رہی ہیں۔ اب پتا چل رہا ہے کہ کون اس ملک کے ساتھ، ملک کے آئین و قانون کے ساتھ مخلص ہے اور کون اس کا کھلواڑ کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قوم اس چیز کو بخوبی دیکھ رہی ہے اور اس کا اندازہ ہمیں اپنے ضمنی الیکشن میں ہو رہا ہے کہ جہاں یہ لوٹے جاتے ہیں وہاں پر ان کا لوٹوں اور لوٹوں کے نعروں سے استقبال ہوتا ہے۔ راجہ صاحب بھی بیٹھے ہیں تو میری ایک request ہو گی کہ دو مہینوں میں جتنے غیر آئینی اور غیر قانونی کام ہوئے ہیں اُس پر ہمیں ایک white paper issue کرنا چاہئے اور تمام اداروں میں اس کا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ جو لوگ شب خون مار کر آتے ہیں انہوں نے کس طرح اس ایوان کا تقدس پامال کیا ہے لہٰذا ایک ایک چیز history کا حصہ ہونی چاہئے۔ آپ کی سربراہی میں ہمیں ایک white paper شائع کرنا چاہئے۔ میں آخری بات یہ کروں گا کہ ضمنی الیکشن کا ماحول بہت بہتر ہے لہٰذا میری تمام ایم پی ایز سے request ہو گی کہ جن جن حلقوں میں اُن کا تعلق ہے وہاں ضرور جائیں اور جہاں پر تعلق نہیں ہے وہاں پر moral support کے لئے ضرور جائیں کیونکہ یہ ہماری survival کی جنگ ہے اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ اِنشاءاللہ 22 تاریخ کو چیف منسٹر صاحب کی کرسی پر بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت اور آپ کو سرخرو کرے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ یاسمین راشد صاحبہ! آپ اگلی سیٹوں پر آ جائیں کیونکہ آپ تو PTI کے انجن ہیں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اپنے معزز اراکین جنہوں نے آج حلف اٹھایا ہے اُن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں مدد فرمائے، وہ پنجاب کے عوام کی بھرپور طریقے سے خدمت کر سکیں اور اس معزز ایوان میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں پر ڈاکٹر صاحب نے white paper کے حوالے سے بات کی اور ان سے پہلے فیاض الحسن چوہان صاحب نے حلیم عادل شیخ صاحب، ایاز امیر صاحب اور عمران ریاض صاحب کے بارے میں بات کی ہے تو میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی یہ واقعات ہو رہے ہیں یہ پنجاب کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ لگ رہا ہے۔ اگر عمران ریاض کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تو پنجاب میں ہوتی ہے اور اگر حلیم عادل کراچی سے لاہور آتا ہے تو گرفتار لاہور پولیس کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس حوالے سے بھی قرارداد آنی چاہئے کہ پنجاب میں اُن کو گرفتار کر کے لے جانا غلط اقدام ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ یہ اعزاز صرف اور صرف پنجاب پولیس کو حاصل ہے کہ وہی ساری کارروائیاں کر رہی ہے لیکن دوسرے کسی صوبے کی پولیس اس قسم کے کاموں میں حتی الوسع ملوث نہیں ہے۔ یہ اعزاز صرف پنجاب پولیس کے حصے میں آ رہا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن وزیر اعلیٰ کے الیکشن کے لئے ہم سب یہاں پر اکٹھے ہوئے تب یہی صورتحال پیدا ہوئی اور اسی معزز ایوان میں پولیس نے جو کردار ادا کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد 25 تاریخ کو ڈاکٹر یاسمین راشد کے ساتھ، دوسرے ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ یا پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ سارے واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ پنجاب پولیس اِس وقت منہ زور گھوڑے کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور آنے والے وقت میں پنجاب پولیس سے کسی وقت بھی کچھ بھی expect کیا جا سکتا ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی

white paper کی بات ہوئی ہے تو ہم نے کل سپریم کورٹ کے لئے ایک petition draft کی ہے جس کے بارے میں سبطین خان صاحب آپ کو بتا کر گئے ہیں کہ یہ آج دائر ہو جائے گی۔ اس petition میں سارے واقعات درج ہیں کہ فلاں تاریخ کو یہ ہوا اور فلاں تاریخ کو یہ ہوا اور بالخصوص اس میں جو undertaking چیف منسٹر کے اختیارات کے حوالے سے سپریم کورٹ کو دی گئی تھی اُس کا بھی ذکر ہے۔ یہ contempt petition ہے جو اِنشاءاللہ تعالیٰ آج دائر ہو جائے گی۔ میری آپ سے استدعا یہ ہے کہ پانچ تاریخ کو ہم نے ایک قرارداد منظور کی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تھوڑا سا delay ہوا ہے، کم از کم جو متعلقہ ادارے ہیں یعنی جن کے متعلق ہم نے وہ قرارداد منظور کی تھی، آج ان تک پہنچ جانی چاہئے تھی اور میری دانست میں اس قرارداد کو، ہماری جو پٹیشن سپریم کورٹ میں آج دائر ہو رہی ہے، اس کا حصہ ہونا چاہئے تھا۔ One of the arguments ہونا چاہئے تھا کہ یہ قرارداد صوبائی اسمبلی نے بھی پاس کی ہوئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی تک وہ قرارداد متعلقہ اداروں تک نہیں پہنچی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری اسمبلی سیکرٹریٹ سے استدعا ہو گی کہ جلد از جلد اس قرارداد کو، جس میں ہم نے جو بھی درج کیا تھا، متعلقہ لوگوں تک پہنچائی جائے تاکہ وہ اس پر عمل درآمد کر سکیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ کا آئندہ الیکشن 22۔ جولائی کو آ رہا ہے تو جب تک ہم مضبوطی کے ساتھ اپنا موقف بیان نہیں کریں گے اور ایک مضبوط موقف کو لے کر نہیں چلیں گے تو میں پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ آپ اس پنجاب پولیس سے، پنجاب کی انتظامیہ سے اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے کچھ بھی expect کر سکتے ہیں اس لئے میں استدعا کرنا چاہتا تھا کہ جو concern یہاں پر ڈاکٹر محمد اختر صاحب نے بتایا اور فیاض الحسن چوہان صاحب نے بتایا تو میں اسے second کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ اس concern کو جلد از جلد متعلقہ حکام تک پہنچایا جائے اور ان تمام واقعات کے متعلقہ جو بھی لائحہ عمل یا طریق کار ہو گا، اس کو counter کرنے کے لئے ہمیں بھی ایک strategy ضرور بنانی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ سمیرا احمد!

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے اپنے نئے ممبران کو حلف اٹھانے پر welcome کرتی ہوں۔ اس ایوان کا حصہ بننے پر آپ لوگوں کو بہت بہت مبارک ہو۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ایوان میں آنا اور یہاں پر حلف اٹھانا اللہ کی طرف سے بہت بڑی خوش قسمتی ہے جو کہ ہمیں احساس دلاتی ہے کہ آج ہمارے کندھوں پر 22 کروڑ عوام کی کتنی بڑی responsibility ہے جو ہم ہر طریقے سے پوری کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ بہت ساری سیاسی جماعتیں ہیں مگر جو پی ٹی آئی کی specifically women's wing ہے، صحیح معنوں میں جسے کہتے ہیں soldiers of the leader یہ صحیح معنوں میں سب خواتین وہ ہیں جنہوں نے اپنی والدہ سمیت اپنی زندگیاں اس پارٹی کو دے دیں۔ جب ہم یہاں پر آتے ہیں تو سب سے پہلے ہماری پہچان ہماری پارٹی کے لیڈر ہیں جن کی وجہ سے ہمیں یہ پہچان ملتی ہے۔ ہم ایم پی اے بعد میں ہیں مگر عمران خان کے ہم نمائندے ہیں اور انہی کی وجہ سے آج ہماری پہچان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی credit اور خراج تحسین پیش کرنا ہاؤس کا فرض بنتا ہے کہ آپ کی والدہ صاحبہ نے پی ٹی آئی کے لئے جو کردار ادا کیا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! میں آج ان کی محنت کے نتیجے میں ہی ایوان کا حصہ ہوں جو میرے لئے بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ جتنی بھی خواتین ہیں ان کا specifically نام تو میں نہیں لوں گی لیکن علی عباس صاحب کا نام ضرور لوں گی کہ اتنی زیادہ خواتین کو handle کرنا انہی کا ہی کام تھا کہ جس طرح یہ ہمیں اکٹھا جوڑ کر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں Thank you so much

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ یہ "چار" آسانی سے handle کر لیں گے۔ (قہقہہ) (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سمیرا احمد: جی، بالکل۔ Last but not the least چودھری صاحب! جس طرح آپ نے بطور سپیکر ہمارا ساتھ دیا ہے اور اس پارٹی کا ساتھ دیا ہے I think it set an example for the entire future politics کیونکہ اس وقت آپ لوگوں نے ساتھ دے کر یہ prove کیا ہے کہ جب آپ کسی پارٹی کے ساتھ الائنس کرتے ہیں تو انہیں بیچ راستے میں چھوڑ

نہیں دیتے بلکہ آخر تک ان کے ساتھ لڑتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ انشاءاللہ آپ کو ہم چیف منسٹر دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اپنے نئے معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں یہاں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ ہماری ہی واحد پارٹی ہے جس کے real workers یہاں پر reserved seats پر ہم جیسے لوگ آئے ہیں۔ ہم 33 خواتین میں سے کوئی بھی ایسی خاتون نہیں کہ کسی نے اپنے رشتہ دار، بیٹی یا بہن یا بہو کو بنادیا ہو بلکہ یہ واحد ہمارے لیڈر عمران خان ہیں جنہوں نے real workers کو یہاں پر بٹھایا ہے چاہے وہ minorities میں ہیں چاہے ہم خواتین میں ہوں تو اس پر میں اپنے لیڈر کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں ان خواتین کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں جو پچھلے 12 سالوں سے ہماری colleagues رہی ہیں اور میں بھی پارٹی میں دیکھتی رہی ہوں کہ ہم نے grass-root level پر کتنا کام کیا ہے اور آج یہاں پر آئی ہیں تو امید کرتی ہوں کہ انشاءاللہ یہ اس ایوان میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گی۔

جناب سپیکر! میں تین دن سے آپ سے وقت مانگ رہی تھی کیونکہ میں نے دو تین چیزوں کے متعلق بات کرنی ہے تو میں آج ان کے متعلق ضرور بات کروں گی۔ ایک تو یہ کہ یہ جو chairs خالی ہیں اور ہمارا منہ چڑا رہی ہیں یہ آج سے تین ساڑھے تین سال پہلے اِدھر ہمارا مُنہ چِڑاتی ہوتی تھیں۔ جب ہم وہاں پر آکر بیٹھے تھے تو سب سے پہلے ہمارا بل آیا تھا تو اُس وقت یہ اِس ایوان سے باہر اس لئے گئے تھے کہ ہمارے لیڈر کو پروٹیکشن آرڈرز دیں تاکہ وہ یہاں آکر بیٹھیں۔ ان کے پاس کبھی بھی عوام کا ایجنڈا نہیں تھا کہ انہوں نے عوام کے لئے کام کرنا ہے بلکہ انہوں نے ہمیشہ اپنے لیڈران کے لئے کام کیا چاہے وہ "نیب" کے شکنجے میں ہوں۔

جناب سپیکر! اِنہوں نے اقتدار میں آکر سب سے پہلے ایوان میں کیا کیا ہے؟ انہوں نے "نیب" کے قوانین تبدیل کر دیئے اور اپنے لیڈران کو بچایا۔ میرے خیال میں ہم یہاں پر عوام

کے ووٹ لے کر آتے ہیں اور ان کے مسائل حل کرانا ہمارا فرض ہے کہ ہم یہاں پر عوام کی بات کریں لیکن sorry to say مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور اندر سے تکلیف ہوتی ہے کہ ہم نے عوام کے لئے کم کام کیا اور اپنے لیڈران کے لئے یہاں پر زیادہ لوگ کھڑے ہو کر ایوان چھوڑ کر جاتے رہے۔ آج بھی جب وہ اقتدار کے ایوانوں میں ہیں تو تب بھی وہ بنچز خالی ہیں۔ ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے کہ آپ بے شک آئیں اور عوام کے کام کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن ان کا ایک ہی ایجنڈا ہے کہ لیڈران کا تحفظ کیا جائے۔ ان لوگوں نے اسمبلی سے باہر بیٹھ کر بجٹ بھی پیش کیا تو میرے خیال میں اس آئینی بحران کو ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں مہنگائی کے اوپر بات کروں گی کیونکہ آج کل field میں ووٹ مانگنے کے لئے نکلے ہوئے ہیں تو میں ایک "فارم ہاؤس" گئی جو کہ پرانے ملنے والوں کا ہے جن کی 20 ایکڑ زمین ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ کا کینو کا باغ ہے جس میں اتنی زیادہ گھاس ہے جسے ہل چلا کر گوڈی کر کے ختم کریں کیونکہ اس طرح تو پھل نیچے گر جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ بہن ہم ڈیزل کہاں سے خریدیں؟ آج سوچیں کہ وہ لوگ ڈیزل خرید کر ہل نہیں چلا رہے۔ کل تک ہم کینو کی پیداوار برآمد کر رہے تھے لیکن آج انہوں نے کسان کے اوپر جو ظلم کیا ہے اس کے متعلق انہیں کون پوچھے گا؟

جناب سپیکر! پچھلے دو ماہ سے گرمیوں میں کسانوں کو نہری پانی نہیں دیا گیا اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ پی ٹی آئی کے کسانوں کے اوپر پانی چوری کا الزام بھی لگا دیا۔ پانی پچھلے دو ماہ سے نہیں دے رہے تو پھر پانی کہاں سے چوری ہو رہا ہے تو اس حوالے سے ضرور دیکھا جائے کہ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! عوام مہنگائی سے متاثر ہوئی ہے لیکن آپ کا تاجر اور آپ کا کسان بھی اس مہنگائی کی وجہ سے بہت پریشان ہے جس کی خاص وجہ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، محترمہ! سردار عارف نکئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، چیچہ وطنی میں جو عمران خان کا جلسہ ہوا ہے تو اس پر جتنا بھی credit دیں وہ کم ہے کیونکہ بارش اور طوفان کے باوجود بہترین جلسہ ہوا۔ یہ سیٹ بڑی important ہے تو دعا کریں کہ انشاءاللہ جیتی جائے اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ملتان کے دوست بھی یہاں پر بیٹھے ہیں جن میں وسیم خان بادوزئی بھی ہیں تو آج کے

اجلاس کے لئے وہاں سے فوراً چل پڑے اور اسی طرح بہاول پور سے دونوں ایم پی ایز ڈاکٹر افضل صاحب اور احسان الحق صاحب کو بھی آج کے اجلاس کا صرف message گیا ہے تو وہ آج کے اجلاس میں پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے سارے لوگ جو دُور دُور سے آئے ہیں انہیں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔جی،ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ!

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! الیکشن جتنا اے تے فیر ای اینہاں پنج سیٹاں دا فرق پوے گا۔

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! میرے کول چھ نیں۔(قہقہہ)

میں سب سے پہلے پانچ نئے ممبران کو جنہوں نے حلف اٹھایا ہے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ یہ آپ کی پہلی جیت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طریقے سے اس چیز کو گھسیٹا اور لٹکایا گیا اس پر میں اپنی ساری لیگل ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ خاص طور پر زینب عمیر کو، خواتین بہت لیڈ کر رہی ہیں اور میں بہت خوش ہوں کہ جس طریقے سے کیس کو pursue کیا گیا۔ اس پر میں تمام معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہم جتنا عرصہ بھی آپ کے ساتھ رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ آپ نے ہمیشہ منصفانہ طریقے سے اسمبلی کو چلایا ہے۔ مجھے کئی دفعہ بہت تکلیف ہوتی تھی جب آپ حمزہ شہباز کو Production Order جاری کر کے بلاتے تھے۔ مجھے بہت دکھ ہوتا تھا اور میں کہتی تھی کہ سپیکر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: صمصام بخاری صاحب ابھی تشریف لائے ہیں اور میں ان کو چیچہ وطنی کا بہترین جلسہ ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!

محترمہ یاسمین راشد: جناب سپیکر! جس منصفانہ طریقے سے آپ نے اسمبلی چلائی ہے اور جس طرح کی وہ حرکتیں کر رہے ہیں ان لوگوں کو شرم آنی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں آپ کو اپنے دل کی بات بتا رہی ہوں کہ جب آپ Production Order جاری کرتے اور یہاں حمزہ شہباز اور سلمان رفیق آکر بیٹھتے تھے تو میں کہتی تھی کہ سپیکر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ سب کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کرتے تھے۔ آج جب وہ اپنی طرف سے ایک ناجائز

حکومت بنا کر اس وقت جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ بڑا ہی شرم ناک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "ووٹ کو عزت دو" میرے خیال میں وہ ووٹ کو عزت نہیں دے رہے بلکہ بے عزت کر رہے ہیں۔ میں ساری ٹیم کو مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں آپ کو پتا ہے کہ کل جو جلسہ ہوا اس میں اللہ کی بڑی مہربانی تھی۔ اللہ کی رحمت تو برسے چلی جا رہی تھی اور رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی لیکن آپ کو پتا ہے کہ جب خان صاحب تہیہ کر لیتے ہیں تو وہ کام کر کے چھوڑتے ہیں۔ جب انہوں نے کہا کہ جلسہ کرنا ہے تو الحمدللہ جلسہ ہوا اور کامیاب ہوا۔ میں کامیاب اس لئے کہوں گی کہ لوگ اپنے لیڈر کی بات سننے کے لئے گھٹنے گھٹنے پانی کے اندر پانچ پانچ گھنٹے کے لئے کھڑے رہے۔ چونکہ میں سٹیج پر بیٹھی تھی جب لوگ وہاں سے ہٹے پھر پتا چلا کہ وہاں کتنا پانی تھا، لوگ کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہے کہ خان صاحب آئیں اور ہم ان کی بات سنیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات خود بتا رہی ہے کہ اس وقت پاکستان کی عوام عمران خان کے ساتھ ہے۔ جہاں تک الیکشن کا تعلق ہے تو ہمارے سارے لوگ بہت محنت کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ہم ساری کی ساری سیٹیں جیتیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت اگر کہیں روشنی نظر آ رہی ہے تو وہ اسی طرف نظر آ رہی ہے۔ پہلے تو ہم "گڈ گورننس" کی کہانیاں سنا کرتے تھے اور ہم سمجھتے تھے کہ شاید ہم نااہل ہیں کیونکہ ہم پہلی دفعہ گورننس میں آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب تو فرق صاف ظاہر ہے۔ جب ہماری حکومت تھی تو اس وقت حالات کس طرح چل رہے تھے اور ان کے آنے کے بعد جو عوام کے اوپر ظلم ڈھایا جا رہا ہے، جو مہنگائی کا سیلاب آ گیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ کہتے تھے کہ پٹرول پر ایک روپیہ نہیں بڑھے گا۔ انہوں نے واقعی ایک روپیہ نہیں بڑھایا، انہوں نے ڈیڑھ سو روپے بڑھایا۔ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ ہم ایک روپیہ قیمت نہیں بڑھائیں گے، انہوں نے پٹرول کی ڈیڑھ سو روپے قیمت بڑھا دی اور بجلی کی قیمت بڑھا دی۔ الیکشن کمیشن کی ہر قسم کی directions کو باقاعدہ defy کیا جا رہا ہے۔ حمزہ شہباز کا بجلی کے پیکیج کا اعلان کرنا بہت بڑی زیادتی ہے اور اس کے خلاف بھی ہم نے پٹیشن دائر کر دی ہے۔ ہم اس وقت ہر طرف پٹیشنز دائر کر رہے ہیں، میں الیکشن کمیشن میں کم از کم پانچ پٹیشنز دے چکی ہوں۔ اللہ تعالیٰ خیر رکھے انشاءاللہ تعالیٰ حق کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے جیسے آج ہوئی ہے اور ماشاءاللہ ہمارے نئے پانچ رکن یہاں ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں۔ اسی طرح 17 تاریخ کے بعد بیس نئے رکن بھی ہمارے ہی ہوں گے اور انشاءاللہ حکومت بھی آپ کی ہی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اِنشاءاللہ اس جنگ میں عمران خان کی ٹیم صف اول پر کھڑی ہے اور ہم یہ جنگ جاری رکھیں گے۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ طلعت فاطمہ!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر میں انگلش میں بات کرلوں تو امید ہے کہ آپ بُرا محسوس نہیں کریں گے۔ سب سے پہلے میں نئے ممبران جنہوں نے حلف اٹھایا ہے ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ میں ان سب کو جانتی ہوں بالخصوص سیموئل یعقوب کو تو میں نے راولپنڈی میں بہت دفعہ دیکھا ہے۔ I am really glad یہ لوگ آگئے ہیں یہ قانون کی بالادستی ہے۔ راجہ صاحب نے جو کہا ہے وہ ہم سب کے دل کی بات ہے اور وہ بہت important بھی ہے۔ میں اس کو تھوڑا آگے بڑھا کر یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جو حلیم عادل شیخ کے ساتھ ہوا تھا کہ پولیس نے جس طرح ان کو اٹھایا وہ پورے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے منہ پر تھپڑ ہے لیکن ہائی کورٹ نے ان کو بری کر دیا۔ اس کا بھی ہمیں کریڈٹ جاتا ہے اور ہمیں ہائی کورٹ کو بھی مبارک باد دینی چاہئے۔ میں دوسری چیز یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جس طریقے سے ہماری ILF ٹیم کو عمیر نیازی صاحب نے head کیا تھا ان کا کریڈٹ تو ہم نے یہاں دے دیا ہے لیکن ہمارے unsung ہیروز جو یہاں نہیں بیٹھے لیکن وہ ہمارا بڑا بھرپور ساتھ دیتے ہیں ہم ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ میں اس کو آگے بڑھا کر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسد صدیق، علی ظفر اور امتیاز صدیقی نے جو ہمارے cases fight کئے ہیں وہ بھی لائق تحسین ہیں۔ خاص طور پر میں ان دو لوگوں کے نام add کروں گی جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سیموئل یعقوب اور زینب عمیر صاحبہ ہیں یہ بھی petitioners تھیں۔ میں ان کورٹ میں گئی ہوں، میں لک صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی میں ان تمام کو جو یہاں بیٹھے ہیں جو نہیں بیٹھے ان سب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ سب سے پہلے تو میں نئے آنے والے ساتھیوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: سب سے پہلے آپ وہ بتائیں جو اتنا شاندار جلسہ کیا۔

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! میں اس طرف ہی آرہا ہوں۔ میں سب سے پہلے تو اپنے نئے آنے والے ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں۔ پی ٹی آئی کے جو نئے لوگوں نے آج ہمیں join کیا ہے خدا کرے کہ یہ پارٹی ڈسپلن کو لے کر چلیں اور اسمبلی کے کام کو بھی بخوبی انجام دیں۔ آج دیکھیں کہ جو یہاں سے گئے ہیں وہ اپنی عزت چھوڑ کر گئے ہیں اور جو نئے آئے ہیں یہ اپنی عزت لے کر آئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے بہت محترم ہیں، معزز ہیں اور مبارک ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو میں نے کل جلسے میں دیکھا ہے وہ میں نے اپنی پوری political life میں نہیں دیکھا۔ میں اور ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ اکٹھے تھے اور ہم بھی پانی میں چل کر اوپر پہنچے۔ آپ یقین کیجئے کہ کل میں نے جو منظر دیکھا ہے ایسا منظر میں نے اپنی پوری political life میں نہیں دیکھا۔ لوگ میل ہا میل سے پانی میں آرہے ہیں۔ پہلے تو ہمارے ساتھیوں کے ساتھ یہ کیا گیا کہ تین ساڑھے تین کلو میٹر پہلے بارش کا نام دے کر ان کو رکوا دیا۔ یہ پنجاب حکومت کے اوچھے ہتھکنڈے تھے۔ لوگ پیدل چل کر گئے ہیں، سیاسی جلسوں میں لوگوں کو لے کر جایا جاتا ہے لیکن جو لوگ خود آئے وہ منظر بڑا دیدنی تھا، جس پانی میں وہ چل کر گئے ہیں وہ جذبہ بھی بڑا دیدنی تھا۔ کل ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھ پر بہت اثر چھوڑا ہے اور مجھے لگا ہے کہ یقیناً ہم زندہ قوم ہیں۔ مجھے اور ڈاکٹر یاسمین صاحبہ کو ایک سرکاری آفیسر نے روکا۔ میں نے کہا کہ بھئی ہم نے آگے جانا ہے۔ اس نے کہا کہ ہم آپ کو صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ ہم نے آپ کے ساتھ سیلفی لینی ہے۔ میں نے ان کو ازراہ تفنن یہ کہا کہ ہمارے ساتھ اگر سیلفی لو گے تو تمہیں آج رات کو ہی suspension order مل جائیں گے۔ اس چیز نے میری اتنی ڈھارس بندھائی اور میرا دل اتنا خوش ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آپ suspension order کی بات کرتے ہیں۔ اگر آپ dismissal order بھی دیں تو پھر بھی ہم عمران خان کے ساتھ ہیں اور اس کی وجہ سے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میں نے کل پہلی دفعہ دیکھا ہے ورنہ اپوزیشن کے جلسوں کو لوگ کہاں سپورٹ کرتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے پنجاب کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یہ ٹی وی پر آکر جو مرضی کر لیں، یہ میڈیا blackout کر رہے ہیں یا جو بھی کر رہے ہیں لیکن لوگوں کے

دلوں سے یہ عمران خان کو یا عمران خان کے نظریہ کو نہیں نکال سکتے۔ الیکشن ہوتے ہیں اور الیکشن پر arm-twisting جس طرح کی اب ہو رہی ہے یہ بھی زندگی میں نہیں دیکھی۔ مگر مزے کی بات یہ ہے کہ ہم جن حلقوں میں جا رہے ہیں تو وہاں جو بھی سرکاری افسر ہیں بیچارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ہیں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں ان کو بلا کر مجبور کیا جا رہا ہے لیکن جب ہم ان کے گھروں میں جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جب وہاں پرچی ڈالنی ہے اور جب ووٹ ڈالنا ہے تو اس وقت اللہ کی ذات دیکھ رہی ہو گی یا ہمارا ضمیر دیکھ رہا ہو گا تو یہ جو بھی اوچھے ہتھکنڈے کر لیں ہم نے اپنے ضمیر کے ساتھ جانا ہے۔ مجھے بڑی امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے اور اس کے حبیب کی نظر عنایت سے ہم جیتیں گے، 17 تاریخ کو جیتیں گے اور 22 تاریخ کو انشاءاللہ تعالیٰ پھر یہاں پر جیتیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں تمام ہاؤس کا اور تمام ممبران کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کوئی تین مہینے سے تماشا لگا ہوا ہے اس میں جو جو لوگ بھی پی ٹی آئی کے ممبرز ہیں اور پی ٹی آئی کے ورکرز ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کا جذبہ اور جواں ہو رہا ہے۔ یہ جتنا اس کو دباتے ہیں اس کا effect یہ آتا ہے کہ وہ جو boomerang effect ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ ان کے گلے پڑے گا۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ نوجوان خواتین وہ اس طرح جاگی ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی تقدیر بدلنے سے کوئی نہیں روک سکے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ جو فسطائیت کی شام ہے یہ جلد غروب ہو گی اور روشنی اور عمران خان کے نظریے کا سورج جلد طلوع ہو گا۔ میں آخر میں پھر مبارک باد دیتا ہوں اپنے دوستوں کو جنہوں نے آج حلف لیا ہے اور آپ کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ جو آپ کا حوصلہ ہے ابھی میری بہن ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ جو کہہ رہی تھیں کہ آپ جو Production Order کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک ضمیر کی بات ہوتی ہے۔ آپ تو Production Order جاری کرتے تھے اور جو وہ کر رہے ہیں اس کو عوام بخوبی دیکھ رہے ہیں اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ اخلاقی اور سیاسی طور پر maturity کہاں ہے اور ایک jugglery کہاں آ رہی ہے؟ Thank you very much.

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ساجدہ بیگم کو مائیک دے دیں۔ پھر محترمہ عائشہ اقبال صاحبہ بات کر لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے پانچ معزز ارکان کو حلف لینے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میرے حلقہ پی پی۔83 خوشاب میں الیکشن ہونے جا رہا ہے جس پر میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گی کہ الیکشن کمیشن کی مشینری وہ totally (ن) لیگ کے candidate کے لئے کام کر رہی ہے اس کے بورڈز اور بینرز display کر رہی ہے جب یہ چیز سوشل میڈیا پر آئی اور جب میں نے اس کو point out کیا تو الیکشن کمیشن والوں نے بجائے اس کے کہ مجھے کوئی justification دیتے انہوں نے مجھے ہی notice بھیج دیا کہ میڈم آپ نے اس پر بات کیوں کی ہے۔ مزید یہ کہ ہم نے جتنا بھی development کا فنڈز دیا تھا جو ہمارا یہاں سے غلام رسول پی ٹی آئی کا ممبر تھا اب اس کا بھائی (ن) لیگ کی ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہا ہے وہ فنڈز سارا وہی استعمال کر رہا ہے۔ اس نے 80 فیصد کام کروالیا ہے، ویڈیوز، سارا کچھ سوشل میڈیا پر آنے کے باوجود الیکشن کمیشن نے کوئی notice نہیں لیا۔ جب 80 فیصد کام complete ہو گیا ہے تو دو دن پہلے الیکشن کمیشن نے ڈی سی خوشاب کو notice جاری کیا ہے باقی جو 20 فیصد کام رہتا ہے (ن) لیگ والوں نے اس پر ریت بجری اور روڑا سب پھینکوا دیا ہے اور انہوں نے لوگوں سے کہا ہے کہ اب پی ٹی آئی والے ہمارا کام نہیں ہونے دے رہے۔ آپ ہمیں ووٹ دیں جب آپ ووٹ دیں گے تو ہم جیت جائیں گے اور آپ کا باقی کام بھی ہو جائے گا کیونکہ میٹریل سارا پہنچ گیا ہے۔ الیکشن کمیشن اس حد تک دھاندلی کرنے پر تلا ہوا ہے، میں تو ڈسٹرکٹ خوشاب میں الیکشن کمیشن کی ٹیم سے بالکل مطمئن نہیں ہوں بلکہ میں نے اس پر پریس کانفرنس بھی کی اور میں نے کہا کہ اس عملے کو یہاں سے ہٹایا جائے اور نیا عملہ لایا جائے تاکہ کم از کم فری اینڈ فیئر الیکشن خوشاب میں ہو سکے۔ الیکشن کمیشن مکمل (ن) لیگ کو سپورٹ کر رہا ہے ایسا لگ رہا ہے الیکشن کمیشن شاید ان کو سیٹ جیت کر دے گا۔ میں تو کہتی ہوں کہ وہ سیدھا سیدھا سیٹ ان کو تھالی میں ڈال کر دے دے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال : جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، میں نئے ممبران کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور آج میں بہت خوش ہوں کہ اس اسمبلی میں دو ممبرز خواتین ایسی ہیں جن کی میں نے ممبر شپ کی۔ الحمدللہ! آج وہ اسمبلی میں ہیں اور آج میرے لئے یہ بہت خوشی کا دن ہے۔ دوسرا میں آپ سے درخواست کروں گی کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم لوٹا کریسی یا ہارس ٹریڈنگ کا لفظ سن رہے ہیں۔ کبھی یہ مری میں ہوتی ہے کبھی یہ چھانگا مانگا میں اور اس دفعہ آواری ایکسپریس میں ہوئی۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ ہم کوئی ایسی resolution اجتماعی طور پر پاس کریں جس سے انہیں نااہل کیا جائے۔ ہم کل بھی ایک لوٹے کے حلقے میں گئے وہاں کوئی فنڈز نظر نہیں آیا۔ یہ پھر دوبارہ میدان میں آتے ہیں کیونکہ یہ نظام تب تک ٹھیک نہیں ہو گا جب تک نااہل اور بے ایمان لوگوں کو نااہل نہ کیا جائے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ خدارا آپ لوگوں کو قانون کا بھی پتا ہے اور آئین کا بھی پتا ہے تو یہ جو لوگ بکتے ہیں ان کو تاحیات نااہل کیا جائے۔ دوسرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ جو جعلی حکومت کے جعلی وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں کل انہوں نے جو ٹی وی پر پریس کانفرنس کی ہے تو اس میں totally غلط بیانی کرتے ہیں کہ ہم ہر چیز قانون کے حساب سے کر رہے ہیں اس پر بھی قانونی چارہ جوئی کی جانی چاہئے۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ کا بہت شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ دن دکھایا اور میں اپنے نئے ممبران اسمبلی کو، آپ کو، اپنی پارلیمانی پارٹی اور اپنی حلیف جماعت (ق) لیگ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ ہم سب سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے رہے تو اللہ نے ہمیں یہ دن دکھایا اور انشاءاللہ 17۔ جولائی کو اللہ تعالیٰ ہمیں اور خوشخبری دے گا اور 22۔ جولائی کو اس سے بڑی خوشخبری ملے گی انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں دو باتیں ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ میں پی پی۔ 288 میں grass-root level پر ورک کر رہی ہوں تو وہاں پر مجھے پولیس کی طرف سے بہت زیادہ

harassment نظر آرہی ہے اور اس حلقے میں ہمیشہ سے ہوتی تھی۔ اس حلقے میں کچھ لوگوں کی اجارہ داری تھی اور وہی لوٹے ہوئے لیکن ایک دلچسپ بات بھی ایوان کو بتانا چاہوں گی کہ وہ جو لوٹے (ن) لیگ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں وہ (ن) لیگ کا نام تک نہیں لے سکتے اور نہ ہی وہ شیر کا نام لے سکتے۔ جب وہاں کہا گیا کہ مریم نواز کا جلسہ ہو تو انہوں نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ اس کا جلسہ مت کروائیں تو آپ یہ دیکھیں کہ ان کے لیڈر کی یہ پوزیشن ہو گئی ہے کہ عوام میں ان کی اتنی بھی پذیرائی نہیں ہے کہ وہ اپنے لیڈر کا نام لے سکیں یا ان کو وہاں پر بلا سکیں۔ انہوں نے جو ساڑھے تین سالوں میں صرف پی ٹی آئی سے فنڈز لے کر گئے تھے تو وہ اسی کو کیش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن grass-root level پر میں نے دیکھا ہے کہ 99 فیصد سے زیادہ لوگ انشاءاللہ تعالیٰ بلے کو ووٹ ڈالیں گے اور یہ وہ علاقہ ہے جس میں کبھی سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا کہ وڈیرہ ازم کے خلاف کوئی کھڑا ہو گا لیکن میں پولیس اور الیکشن کمیشن سے درخواست کروں گی کہ آپ آئین اور قانون کی پاسداری کریں اور آپ عوام کے sentiment کا احساس کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک۔ جی، ادھر مائیک دیں۔ چیچہ وطنی سے آج سب سے پہلے پہنچے ہیں میرا خیال ہے کہ ابھی دروازے بھی نہیں کھلے تھے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب توں پہلے میں اپنے نویں ساتھیاں نوں مبارکباد پیش کرنا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے پنجابی بولن دی اجازت لو وناں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پنجابی بولن دی اجازت دیو۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس توں بعد جناب میں تسانوں چیچہ وطنی دا آنکھوں دیکھا حال دساں چاہنداں آں۔ جیویں شاہ صاحب نے دسیا اے۔ ساڈی ڈاکٹر صاحبہ نے دسیا اے۔ میں صرف پورے پاکستان دے ووٹراں واسطے ایہہ پیغام پہنچانا چاہ رے آں کہ پنج گھنٹے، تسی گوڈے تک پانی ہووے، نہ بچے، نہ بہناں ساڈیاں، نہ بابے، نہ نوجوان، اندازہ لگاؤ کہ اگر پانی نہ ہوے تاں بندہ تھلے

بیٹھ کے ساہ وی کڈ سکدا اے۔ پنج گھنٹے عوام دا اوتھے کھڑا ہونا میں سمجھداں آں کہ ایہہ اللہ تعالیٰ دی طرفوں ساڈی مدد اے اور اوہناں نے اک لتھ چھڈ کے دو جھی لتھ نہیں بدلی اور اِیتھوں انشاءاللہ اندازہ لایا جاسکدہ اے کہ ساڈے لیڈر عمران خان صاحب دی کنتی value اے اور اللہ تعالیٰ نے لوکاں دے دِلاں وچ پائی اے۔ میں سمجھداں کہ ساڈی عوام سمجھ گئی اے کہ 73 سال پہلے جیڑھی قربانی دتی سی او ساڈی رائیگاں چلی گئی کیونکہ اج وی اسیں غلام آں۔ لوگ سمجھن تے مجبور ہو گئے نیں کہ اسیں اپنی جائیداداں زمیناں چھڈ کے ایتھے آئے صرف اللہ دا نام لے کے اور اگوں اوو سی انصاف نہ ملیا۔ نہ اللہ ملیا، نہ دینداری تے نہ دنیا ملی اور نہ انصاف ملیا۔ میں سمجھداں آں کہ موقع اے اور انشاءاللہ تعالیٰ بفضل خدا اسیں امید رکھدے آں کہ پی ٹی آئی نوں بھرپور الیکشن وچ کامیابی ہوئے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ ہر حلقے وچوں 50 تاں 60 ہزار توں زائد ساڈی لیڈ ہوئے گی۔ اس توں بعد میں جناب دے اگے اِک حقیقت پیش کرنا چاہندا ہاں۔

جناب سپیکر: اینی لیڈ دسدے پئے اوتے فیر اُیتھے جا کر بیٹھو کم کرو۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ ہر بچہ ساڈا بیٹھا اے میں جناب دی وی توجہ دلانا چاہندا ہاں تے ایس فورم توں اپنی اعلیٰ عدلیہ نوں وی پیغام پہنچانا چاہنا کہ سپریم کورٹ اک suo moto لے کے ساڈا سروے کروائے کہ جیہڑا ایس ڈیزل دی مہنگائی دی وجہ نال ساڈا کتنا رقبہ لاکھوں ایکٹر رقبہ غیر آباد پیا اے زمیندار اں کول کوئی گنجائش نیں کہ اُس وچ ہل چلا سکن اور اے خوف ناک گل وی میں کرنا چاہنا تا کہ ایوان وی شاہد روے کہ ساڈے زمیندار مجبور ہو گئے نے کہ صرف اپنی گندم اُگاو، جیہڑی آپ کھاؤ اور ایندا رزلٹ چھ مہینے بعد ساڈے سامنے آجانا اے، ہن تے وقتی طور تے جیہڑے لوکاں دے بینک بیلنس ہن، جنہاں دے کول پیسے نیں پٹرول پوا رہے نیں لیکن یقین کرو تمام رقبہ تے ناں دھان کاشت کر رے نیں تے ناں نرما کاشت کر رے نیں کوئی فصل کاشت نیں کر رے نیں، میری ایس فورم دے ذریعے اعلیٰ عدلیہ تو اپیل اے تسیں سروے کروالو فیر ایندا رزلٹ ویکھو تسیں ایس ملک دے اعلیٰ ادارے جئے تہانوں ملک دا خیر خواہ ہونا چاہدا اے ایس دے نال ہی میں اپنی تقریر نوں wind up کرناں میرے ہور ساتھیاں نیں وی اپنی گل کرنی اے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

میاں محمود الرشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے ہمارے جو نئے ممبران جو ہمارے colleagues ہیں اُن کو welcome بھی کرتا ہوں اور اُنہیں مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ دیر آید درست آید کہ ان کے لئے ہم نے بہت انتظار کیا اور یہ ممبران آتے آتے آج آ ہی گئے ہیں، پہنچ گئے ہیں، ہم انہیں welcome کرتے ہیں، خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ضمنی انتخاب میں پورے پنجاب کے اندر جو تمام surveys ہیں جو مختلف غیر ملکی انٹرنیشنل ایجنسیز اور اداروں کی طرف سے ہیں اُن میں 20 کی 20 سیٹوں پر پی ٹی آئی آگے جا رہی ہے یہ surveys دیکھ کر ان جعلی حکمرانوں کی نیندیں اُڑ گئی ہیں اور یہ اب بیٹھ کر دھونس، دھاندلی اور دو نمبری کی پوری planning کر رہے ہیں۔ یہاں پر لاہور میں 4 حلقوں میں ضمنی انتخاب ہو رہا ہے یہاں روزانہ باقاعدہ LWMC,PHA اور TMOs کا سٹاف پورے لاہور کے اندر ہمارے جو publicity posters, banners لگے ہوتے ہیں اُن کو اُتارنے پر معمور ہیں اور باوجود احتجاج کرنے کے کیوں ہم نے الیکشن کمیشن سے بھی احتجاج کیا اُس کے باوجود یہ لوگ اس سے باز نہیں آ رہے میں اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر ان اداروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی ساری videos بھی ہمارے پاس ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری ہفتہ ہے ہماری کوشش ہے کہ انتخابات پر امن ہوں، ہم کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کرنا چاہتے اگر یہ سرکاری اہلکار باز نہ آئے تو ہمارے ورکر اتنے مشتعل ہیں کہ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آ سکتا ہے اور پھر اُن کی ٹھکائی ہو گی، ہر چوک میں کریں گے، ہر کھنبے پر جہاں پر وہ banner اُتاریں گے ہم اُن کی ٹھکائی کریں گے اس لئے یہ سرکاری افسران و ملازم جو بھی ہیں وہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں، میں الیکشن کمیشن سے بھی یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ہم ایک petition بھی بنا رہے ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ سپریم کورٹ میں جس دن سماعت تھی میں بھی وہاں موجود تھا واضح طور پر caretaker Chief Minister کو ہدایات تھیں کہ الیکشن پر اثر انداز ہونے کی کسی بھی قسم کی کوشش نہیں کی جائے گی، victimization نہیں ہو گی، harassment نہیں ہو گی اور یہ ساری چیزیں جو آج ان کی ایما پر کی جا رہی ہیں وہ الیکشن کو rig کرنے کی کوششیں ہیں اور وہ صرف اس وجہ سے ہو رہی ہیں کہ ان کو الیکشن میں اپنی شکست واضح طور پر نظر آ رہی ہے میں اس

کی مذمت بھی کرتا ہوں اور میں ابھی اس کے حوالے سے ایک قرارداد بھی پیش کروں گا اُس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت بھی آپ قوانین میں ترمیم کر کے مجھے دے دیں۔ایک بات میں آپ سے کہتا جاؤں کہ انشاءاللہ 17۔جولائی کا انتخاب جیتنے کے بعد 22۔جولائی کو اس حمزہ شہباز کی چھٹی ہو گی اور انشاءاللہ آپ یہاں پر بطور وزیر اعلیٰ حلف لیں گے۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!ایک چیز جو ہمارے پرانے ممبران ہیں سب کو پتا ہے کہ شریفوں نے ساری زندگی دو نمبر کام چھوڑا ہی نہیں ہے اور آپ الیکشن میں جائیں یہ سمجھ کر کہ ہمیں worst face کرنا ہے اور شناختی کارڈوں کی purchase خاص طور پر جو کچی آبادیاں ہیں اور جو ہمارے non-Muslim community جس میں Christian بھی ہیں اور دیگر بھی ہیں،اُن areas کو آپ نے بھی ذہن میں رکھنا ہے اور اپنے ورکروں کو بھی کہہ دیں، وہاں پہلے بھی ہماری خواتین حلقے میں جا رہی ہیں تو ہر خاتون کے ذمہ ایک بوتھ مقرر کر کے اُنہیں کہیں کہ آپ نے اپنی جگہ سے نہیں ہلنا خواتین اکثر یہ کرتی ہیں کہ میں اِدھر بھی چکر لگا آئی ہوں میں وہاں بھی یہ کر آئی ہوں، اساں روٹیاں تے نیں لوانیاں، وہیں بیٹھ کر وہ اپنا سارا کام کریں وہاں سے وہ رزلٹ لے کر اُٹھیں۔اب محترمہ نیلم حیات ملک بات کرنا چاہتی ہیں وہ بات کر لیں۔اُن کے بعد سردار حسنین بہادر بات کرنا چاہتے ہیں اور ملک واصف مظہر بھی بولنا چاہتے ہیں اور محترمہ خدیجہ عمر بھی بات کرنا چاہتی ہیں۔جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کو بہت بہت مبارک اور اس ہاؤس کی اُن خواتین اور مرد بھائیوں کو میں بہت بہت appreciate کرتی ہوں اور ہاؤس ان کے لئے ضرور clapping کرے جو آج دوسرے شہروں سے بڑے short notice پر یہاں ایوان میں پہنچے ہیں۔سب سے پہلے محترمہ بتول زین، محترمہ سائرہ رضا، محترمہ فوزیہ عباس نسیم کو اور میرے دو بھائیوں کو ہاؤس میں آنے پر بہت مبارک یہ ہمارا ایک پارٹ بنے ہیں اور انشاءاللہ ہمیشہ بنے رہیں گے انشاءاللہ یہ گورنمنٹ 22۔جولائی کو ہماری گورنمنٹ ہو گی اور آپ ہمارے وزیر اعلیٰ ہوں گے۔میں بس ایک بات کر کے بیٹھوں گی جیسے میری ایک بہن نے کہا جب یہ حکومتی لوگ وہاں دوسری سائڈ پر بیٹھے ہیں وہ بھی جگہ خالی ہے جب یہاں اس سائڈ پر بیٹھتے تھے تب بھی

ہاؤس میں ان کی جگہ خالی ہوتی تھی مجھے وہ والا دن یاد ہے جب آپ کی صدارت میں ہمارا اجلاس کورونا کے دنوں میں Falettis Hotel میں شفٹ ہوا اور وہاں پر خاتم النبین ﷺ کی قرارداد میں نے اور ساجد احمد خان نے پیش کی تو پنجاب حکومت کے under آپ نے وہ قرارداد پاس کی وہ لوگ تب بھی بد قسمت تھے انہوں نے واک آؤٹ کیا ہوا تھا اور وہ اس خاتم النبین ﷺ کی قرارداد کا حصہ نہیں بنے یہ ایک بہت بڑی بد قسمتی ہے آخر میں اپنے ایوان کے ممبران سے بولوں گی کہ جب مریم صفدر کا نام آئے پلیز جیسے وہ ہمارے عمران خان صاحب کے اُلٹے سیدھے نام رکھتی ہے تو ایوان اُس کو ککڑی کی کزن کہا کریں، پلیز اُس کا نام نہ لیا کریں بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت رحمان اور رحم کرنے والا ہے میں سب سے پہلے ایوان میں جو آج نئے ممبرز جنہوں نے آج حلف اُٹھایا ہے اُن کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور میں مختصر بات کروں گی کہ oath ایک commitment ہے وہ سب سے important چیز ہے اس کے لئے سب سے پہلے ہم مسلمان اور تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوتے ہیں تو ہم جب کسی پارٹی کے ساتھ یا parliament میں ایک commitment دیتے ہیں تو اُس commitment کا جواب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کو دینا ہوتا ہے تو جن لوگوں نے اس commitment کے ساتھ زیادتی کی ہے، اپنے ضمیر بیچے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ وہ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کو اس کا جواب دیں گے اُس کے بعد عوام تو بعد کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی قائدانہ صلاحیت اور جس طریقے سے آپ نے throughout parliament کو چلایا ہے کیوں کہ یہ میرا ابھی تیسرا چوتھا tenure ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہاں پر جس طرح کی اپوزیشن تھی اور جس طریقے سے آپ نے اپنی حکمت عملی اور قائدانہ صلاحیت سے، جس طریقے سے اس ایوان کو چلایا اور جس طریقے سے آپ نے اتنے important Bills جو کہ پاکستانی عوام کی ضرورت تھے ان کو پاس کروایا تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ کی جگہ کوئی اور شخص ہوتا تو وہ اس اچھے انداز سے کبھی کام نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس forum پر تمام پی ٹی آئی کے دوستوں کو مبارکباد دیتی ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی مونس الٰہی صاحب کو مبارکباد دوں گی اور ان

کی جرات کو سلام پیش کروں گی کہ جس طرح سے وہ ڈٹ کر حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ جس طرح کی کاروائیاں کی جارہی ہیں، ان کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور اسی طرح یہ صحافی حضرات کو بھی نشانہ بنارہے ہیں تو میں ان سب کی جرات کو سلام پیش کرتی ہوں کیونکہ وہ ان تمام کاروائیوں کاڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام لوگ مبارکباد کے بہت زیادہ مستحق ہیں کیونکہ وہ تن تنہا ان تمام مسائل کا مقابلہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ہمت اور جرات آئندہ بھی عطا کرے کہ وہ اسی طرح سے اس ملک و قوم کے لئے جس طرح سے خدمت کر رہے ہیں وہ انشاءاللہ آئندہ بھی کرتے رہیں۔ آخر میں، میں یہی کہوں گی کہ جس طرح آپ نے آج کہا تھا کہ یہ اپنی غنڈہ گردی کے ذریعے بڑے آرام سے وزیر اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھ جائیں گے تو جس طریقے سے آپ نے ان کو رگڑا دیا ہے تو آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا لہذا وہ جس طرح سے خوف زدہ ہو کر کبھی ادھر، کبھی ادھر چکر لگا رہے ہیں تو یہ ساری آپ ہی کی حکمت عملی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ اپنا صحیح حق ادا کر رہے ہیں اور آپ حق پر ہیں کیونکہ یہ اس وقت ملک کی ضرورت ہے لہٰذا میں آپ کو salute پیش کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اب سردار حسنین بہادر صاحب اپنی بات کریں۔

سردار حسنین بہادر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آج منتخب ہونے والے تمام ممبران کو اپنی فیملی اور اپنے علاقے کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرا چونکہ ان سے زیادہ تعلق نہیں ہے لیکن ان کی شکلوں سے میں واقف ہوں کیونکہ یہ دو چار مرتبہ میٹنگز میں آتے رہے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ میری اپنے ان تمام نئے ساتھیوں سے تعلق نہ ہونے کے باوجود ایک استدعا ہو گی کہ آپ جب بھی اسمبلی میں کھڑے ہو کر بات کریں تو سب سے پہلے اس بات کا ذکر ضرور کریں کہ جو لوگ بے وفا ہوتے ہیں اور جو لوگ اپنے ضمیر بیچتے ہیں ان کو عہدے، عزت نہیں دے سکتے، جو آپ کی عزت ہے وہ کسی ایم پی اے بننے یا عہدہ ملنے سے نہیں بلکہ عزت پارٹی کے ساتھ وفاداری اور اپنے ضمیر کو نہ بیچنے کے ساتھ ہے کیونکہ یہ عہدے بہت ثانوی ہیں۔ میں

آپ کی ٹیم کا ممبر رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں بہت اتار چڑھاؤ دکھائے ہیں۔ ابھی میرے ساتھی یہ فرمارہے تھے کہ ہم آپ کے لئے اپنی نیک نیت تمنائیں رکھتے ہیں تو وہ نیک تمنائیں ہم بھی ضرور رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وہ دن انشاءاللہ تعالیٰ ضرور دکھائے گا جب آپ دوبارہ وزیر اعلیٰ بنیں گے۔ میں ان ممبران کے یہ تمام جملے سنتے ہوئے ایک دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ چودھری پرویز الہیٰ صاحب اور عمران خان صاحب کو عزت کے ساتھ عہدے دے۔ ہمارے وزیر اعظم جب وزیر اعظم ہاؤس سے نکلے تو عہدہ ختم ہونے کے باوجود لوگوں میں اتنے popular ہو گئے کہ شاید وہ اتنے popular عہدہ ہوتے ہوئے بھی نہیں تھے اس کے برعکس یہ لوگ جس وقت وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ بنے تو یہ شکلیں چھپاتے پھر رہے ہوتے ہیں، جب یہ لوگ اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ان کے ورکرز اس طرح بھاؤ بلے بنے ہوتے ہیں کہ جس طرح خدانخواستہ پتا نہیں ان کو عہدہ یا اقتدار نہیں ملا بلکہ یہ کسی کی چوری کر کے آئے ہیں یہ بالکل ہی شرمندہ، لجی اور منہ چھپاتے اِدھر اُدھر پھر رہے ہوتے ہیں۔ آج ہماری لابی میں حلیم عادل شیخ صاحب تشریف رکھتے ہیں یہ ایک مرد مجاہد ہیں ان کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کراچی اور سندھ میں جس مستقل مزاجی کے ساتھ تگڑے مافیاز کا مقابلہ کر رہے ہیں تو ہم پنجاب والے ان کے لئے نیک تمنائیں بھی رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ اپنی تمام تر ہمدردیاں بھی رکھتے ہیں۔ یہاں پر عامر راں صاحب اور عمیر نیازی صاحب تشریف رکھتے ہیں جنہوں نے ہماری وکلاء کی مکمل جنگ لڑی میں ان کو اور ان کی تمام ٹیم کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ ان کے ساتھیوں کے نام میرے ذہن میں نہیں اس لئے میں ان کے نام نہیں لے سکا۔ ہماری اسمبلی کے اراکین جس میں میری بہن محترمہ زینب عمیر جو کہ ہراول دستہ تھیں جنہوں نے پوری وکلاء کی ٹیم کے ساتھ ہمارا کیس لڑا۔ علی عباس صاحب جو کہ الیکشن کمیشن میں جاتے رہے اور الیکشن کمیشن کے افسران جب بات نہیں سنتے تھے تو اس کے باوجود وہ گھنٹوں گھنٹوں وہاں پر بیٹھے رہتے تھے اور اپنا مدا ان کے سامنے رکھتے اور ہماری حاضری کو ensure کرواتے تھے۔ میں آخر میں اپنے تمام ساتھیوں کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ میں عموماً ٹی وی نہیں دیکھتا میں جتنی بھی خبریں ہیں وہ یوٹیوب پر اپنے ٹیلی فون پر دیکھتا ہوں تو جب بھی میں ٹیلی فون پر کوئی خبر دیکھ رہا ہوتا ہوں تو اس پر ایک indication اور proxy آتی ہے کہ اس وقت یوٹیوب کے اس چینل کو کتنے لوگ دیکھ رہے ہیں تو میرے پاس ایک

indirectلوگوں کے trend کو دیکھنے کا ایک litmus test آجاتا ہے یہ چیز آج بالکل واضح ہو چکی ہے کہ جو آج عمران خان صاحب کے ساتھی ہیں وہ اے آر وائی چینل دیکھتے ہیں اور جو مسلم لیگ(ن) اور دوسری پارٹیوں والے ہیں وہ جیو چینل دیکھتے ہیں۔ آج میں اپنے تمام ساتھیوں کو کہوں گا کہ جب بھی ٹیلی فون پر یوٹیوب پر کوئی بھی چینل دیکھیں تو اس کو دیکھنے والوں کی تعداد ضرور دیکھیں کہ کتنے لوگ اس وقت یہ چینل دیکھ رہے ہیں۔ میں آپ کو پوری ذمہ داری کے ساتھ پچھلے تین ماہ کا ریکارڈ بتا رہا ہوں کہ جیو چینل کی viewership ہے وہ 5ہزار سے 10ہزار کے درمیان ہے اور وہ اے آر وائی کی viewership ہے وہ 35ہزار سے 50ہزار کے درمیان ہے تو آپ یہ سمجھیں کہ تقریباً تین یا چار گنا زیادہ لوگ ایسے ہیں جو کہ اپنی ہمدردیاں اور اپنی تمام وفاداریاں عمران خان صاحب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ ہم نے بھی ساڑھے تین سال تک حکومت کی اور اب مسلم لیگ(ن) والوں نے بھی دو یا تین ماہ حکومت کی ہے میں اپنے ان تمام ساتھیوں کو جن کی عمران خان صاحب تک access ہے ان کو یہ اپیل ضرور کروں گا کہ جی ہاں ہم انصاف کے داعی ہیں اور ہم انصاف پسند کرتے ہیں لیکن کچھ لاتوں کے بوت ایسے ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں مانتے تو میں آج یہ بات بالکل واضح کر رہا ہوں کہ میرے حلقے میں 77لوگ گرفتار ہوئے میرے حلقے میں آج بھی چھوٹے چھوٹے ایسے بچے ہیں جن کے گھروں میں late night پولیس داخل ہوئی جس کی وجہ سے آج بھی ان بچوں کو پولیس کے خوف سے نیند نہیں آتی۔ میں توقع کروں گا کہ اللہ تعالیٰ جب بھی ہمارے لیڈر کو اقتدار دے گا تو جن لوگوں نے ہمارے ساتھیوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا ہے تو اس حوالے سے ہمارے لیڈر کو یہ بات ضرور بتائی جائے کہ جو ظالم اور غاصب ہیں ان کو ان کی زبان میں اگر نہ سمجھایا جائے تو وہ کوئی مناسب طریق کار نہیں ہو گا۔ ہم آج بھی اس قابل ہیں کہ ہم اب بھی حساب چکتا کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کا اور آپ کی فیملی کا وسیع سیاسی تجربہ ہے اور میں آپ کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی سیاسی بصیرت کے ساتھ عمران خان صاحب کو وہ تمام معاملات میں راہنمائی فرمائی اور آج ایوان کی حکومتی سائیڈ حکومت میں ہوتے ہوئے بھی بھاگی ہوئی ہے اس کا 100 فیصد کریڈٹ آپ کو اور آپ کی حکمت عملی کو جاتا ہے۔ 22جولائی کو چیف منسٹر کے انتخاب کے لئے الیکشن ہے اور اس سے پہلے 17۔جولائی کو الیکشن ہے تو میں اپنے تمام

ممبران کو ایک اپیل کروں گا کہ آپ اپنے ذمے پولنگ سٹیشن لیں میں پھر دہرا رہا ہوں کہ آپ اپنے ذمے پولنگ سٹیشن لیں اور اگر آپ نے کسی اپنے ساتھی کی مدد کرنی ہے تو آپ خود بطور ایک ایم پی اے پولنگ سٹیشن پر پولنگ بوتھ پر as a polling agent بیٹھ سکتے ہیں۔ میں پھر دہرا رہا ہوں کہ جو ہماری بہنیں یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں آپ agent form لے کر آپ خود پولنگ ایجنٹ کے طور پر کسی پولنگ بوتھ پر بیٹھ سکتی ہیں۔ جہاں پر آپ کو ان کی طرف سے گڑبڑ یا زیادتی کرنے کا خطرہ ہے اور خاص طور پر جہاں انہوں نے اپنا عملہ لگوایا ہوا ہے ادھر ہمارے اپنے ایم پی ایز کو بیٹھنا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہم مضبوط طریقے سے اپنا یہ الیکشن لڑیں گے تو وہ ایک بھی نقلی ووٹ نہیں بھگتا سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں اور پھر ان سے توقع کرتا ہوں میری ان پر کوئی حجت نہیں ہے یہ جب بھی مائیک پکڑیں گے تو سب سے پہلے یہ کہیں گے کہ بے وفائی کرنے والا وزیر اعظم بھی بن جائے تو وہ شرمندہ رہتا ہے اور وفادار عام شہری بھی ہو تو لوگ اسے اپنا ideal مانتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی، شکریہ۔ اب جناب مہندر پال صاحب بات کریں گے لیکن ان سے پہلے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ وزٹر گیلری میں ہمارے حلیم عادل شیخ صاحب موجود ہیں، ان کے ساتھ ہمارے بڑے پرانے رشتے ہیں، شیخ صاحب اور ان کے بڑے بھائی ہماری جماعت کے ہیرے تھے اور انہوں نے کراچی اور سندھ میں بڑی محنت کی ہے، ماشاء اللہ پرانی فیملی ہے یہ originally تو منڈی بہاؤالدین سے ہیں۔PTI کے اندر ایک اور بڑا credit ہے اور ٹریننگ اس طرح کی ہے کہ ان پر نیا نکھار آیا ہے اور ماشاء اللہ پہلے سے زیادہ چمک رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ جس اعلیٰ مقام کے لئے انہوں نے محنت کی ہے وہ انہیں نہ مل سکے، عوام اور عام لوگوں کا کوئی بھی issue ہو اسے اجاگر کرتے ہیں۔ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں انہیں خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں بلکہ ہم نے تو حلیم عادل شیخ صاحب کی favour میں ایوان سے قرارداد منظور کرائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب مہندر پال صاحب بات کریں گے اور ان کے بعد ملک واصف راں صاحب بات کریں گے۔جی، مہندر پال صاحب!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے آج مجھے ایوان میں بولنے کا موقع دیا ہے، میں سب سے پہلے اپنے دوست اپنے بھائی جناب حبکوک گل، سیموئل یعقوب بلو، اپنی بہنیں بتول جنجوعہ، سائرہ رضا اور فوزیہ عباس کو آج بطور ممبر منتخب ہونے اور ایوان میں حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میں مذمت بھی کروں گا کہ جن لوٹوں نے، جن غداروں نے آئین کے ساتھ غداری کی، پارٹی کے ساتھ غداری کی اور جن اداروں نے اب تک ان کو تحفظ بخشا کہ جو لوگ حقدار تھے جو آئین کے مطابق ممبر بننے کے حقدار تھے ان کے نوٹیفکیشن کو late کیا میں ان کے ان اعمال کی اس ایوان میں سخت مذمت کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں ایک عجیب سی سیاسی صورتحال پیدا کی اور انہوں نے ظلم و بربریت اور بدمعاشی کے ساتھ ہمارے ممبران کا نوٹیفکیشن روکا۔

جناب سپیکر! بے شک پنجاب میں سیاسی صورت حال کافی حد تک خراب ہے چونکہ جو وزیر اعلیٰ کے قابل نہیں ہے اسے بدمعاشی کے ساتھ زبردستی وزیر اعلیٰ بنایا گیا ہے اور اس ایوان میں جس طرح سے بدمعاشی ہوئی، جس طریقے سے ممبران پر پرچے ہوئے، جس طریقے سے یہاں پر پولیس نے مداخلت کر کے زبردستی ایک غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے انتخاب کروایا اور پھر زبردستی حلف بھی اٹھوا دیا وہ سب لوگ جانتے ہیں۔ ابھی وزٹر گیلری میں عامر راں صاحب اور عمیر نیازی صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے ان پرچوں میں ممبران کی ضمانتیں کروانے میں بڑی مدد کی اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حلیم عادل شیخ صاحب آئے ہیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب والا! پنجاب میں 20 حلقوں میں ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں اور ہر حلقے میں ایسے نظر آ رہا ہے کہ شہباز شریف نے حمزہ شہباز کو زبردستی کھڑا کیا ہے اور اپنے بیٹے کو وزیر اعلیٰ بنوانے کے لئے ملک کے قانون کو توڑ رہا ہے، ملک کے انسانوں کو جانوروں کی طرح سمجھا جا رہا ہے۔ جن حلقوں میں الیکشن ہو رہے ہیں وہاں پر عید الاضحیٰ کی منڈی سے بھی بڑی منڈی لگی ہوئی ہے، لوگوں کے شناختی کارڈ اٹھائے جا رہے ہیں، جن کا پتا ہے کہ یہ تحریک انصاف کو ووٹ دے سکتے ہیں ان کو پیسے دے کر ان کے شناختی کارڈ اپنے پاس رکھے جا رہے ہیں اور لوگوں سے حلف لئے جا رہے ہیں۔ خدا کے بندو کوئی اچھے کام کا حلف تو لو۔ آپ نے پہلے لوٹوں کے ضمیر خریدے، ان کو پیسے دے کر غلط کام کروایا،

ان سے غیر آئینی اور غیر قانونی کام کروایا اور اب آپ عوام کو بھی نہیں چھوڑ رہے۔میں ان تمام چیزوں کی مذمت کرتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے تین مہینے ان کو تگنی کا ناچ نچوایا ہے یہ کوئی اور نہیں نچوا سکتا تھا۔ہمارے وزیر اعظم عمران خان صاحب شرافت سے کام لیتے ہیں لیکن آپ نے جو شریفوں کے ساتھ کیا ہے وہ ان کی زبان میں ان کو سمجھایا ہے اور اس کے لئے پورا ایوان آپ کا شکر گزار ہے،پورا صوبہ پنجاب اور پنجاب کا ہر شہری آپ کا شکر گزار ہے۔اگر آپ نہ ہوتے تو ان کا ظلم شاید فرعون کو بھی cross کر جاتا،ان کے ظلم نے ابھی بھی cross کیا ہوا ہے لیکن آپ ان فرعونوں کے آگے موسیٰ کی شکل اختیار کر چکے ہیں اس پر ہم سب آپ کے لئے دعا گو ہیں۔میں سب دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ 17۔جولائی2022 کے الیکشن میں اپنا role ادا کریں ، لوٹوں کو باتھ رومز میں بھیجیں اور پاکستان تحریک انصاف کے امیدواروں کو کامیاب کروائیں تا کہ ہم 22۔جولائی کو سرخرو ہو سکیں۔

جناب سپیکر: مہربانی،جی راں صاحب!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! 22۔جولائی2022 کو ہم اس ایوان میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو بطور وزیر اعلیٰ منتخب کریں تا کہ اس پنجاب کا وہ والا بھلا ہو جو 2002 سے 2007 تک ہوا اور عوام نے جس طرح enjoy کیا تھا اب وہ دوبارہ کر سکیں۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی،ملک واصف مظہر!

ملک واصف مظہر: اعوذ باللہ من الشطین الرجیم،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے تو اپنے منتخب ہونے والے معزز اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔میری خواہش اور دعا ہے کہ جس طرح یہ پارٹی کا اثاثہ ہیں اسی طرح یہ اسمبلی میں اپنا positive role ادا کرتے رہیں گے۔آج سے چند ماہ پہلے جب پاکستان میں regime change operation کیا گیا اور خاص طور پر جب پنجاب میں یہ تماشا لگایا گیا اور چشم فلک نے دیکھا کہ کس طرح پنجاب پولیس نے

ایوان میں پولیس گردی دکھائی اور اس مقدس ایوان کی مقدس روایات کو روندا گیا اور کس طرح Ayes Lobby کو block کر کے کس طرح اس مقدس ایوان کی روایات کو روند کر پنجاب پولیس نے وزیر اعلیٰ منتخب کروایا۔میں سمجھتا ہوں کہ شریف مافیا نے چھانگا مانگا کی سیاست کو زندہ کیا اور فلیٹیز ہوٹل کا وزیر اعلیٰ بنایا گیا اور آج یہ بائیں ہاتھ میں خالی کرسیاں یہ بتا رہی ہیں کہ ان کے اندر وہ اخلاقی جرات نہیں ہے کہ یہ آج بھی پنجاب اسمبلی کے ایوان میں آ کر پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ(ق) کے اتحاد کا سامنا کر سکیں کیونکہ ان کے ضمیر مطمئن نہیں ہیں، ان کو پتا ہے کہ انہوں نے کس طرح ایوان کی روایات کو روند کر پنجاب اسمبلی میں غنڈوں کو گھسا کر اقتدار حاصل کیا ہے۔

جناب سپیکر! ہمیشہ کہا گیا کہ پاکستان تحریک انصاف میں ناتجربہ کار لوگ ہیں انہوں نے ملک کو نقصان پہنچایا، پنجاب میں مہنگائی ہوئی تو اب ان تجربہ کاروں نے پنجاب کی جو حالت کی ہے یہ آپ کے سامنے ہے۔مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے، جنوبی پنجاب کی نہروں میں پانی نہیں ہے، آج کسان پریشان ہے کہ وہ اپنی فصلیں کاشت نہیں کر پا رہا۔آج DAP کھاد -/12000 روپے cross کر چکی ہے، یوریا black ہو رہی ہے اور یہ تجربہ کار نیرو کی طرح بانسری بجا رہے ہیں ۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ان ضمیر فروشوں سے 17۔جولائی 2022 کو حساب لیں گے ۔پنجاب کی عوام انشاءاللہ تعالیٰ اپنے ووٹ کی طاقت سے ان کو جواب دے گی۔انشاءاللہ تعالیٰ سپریم کورٹ کے حکم سے 22۔جولائی2022 کو وزیر اعلیٰ کا جو انتخاب ہو گا تو اُس میں ہمارے چودھری پرویز الٰہی صاحب قائد ایوان منتخب ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی جرات کو سلام کرتا ہوں کہ جس طرح سے آپ نے پولیس گردی کا سامنا کیا اور جس طرح سے آپ پارٹی کو لے کر آگے چلے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کا مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے اور صوبہ پنجاب آپ کی وجہ سے ترقی کرے گا۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سمیع اللہ چودھری صاحب بات کریں گے۔ سمیع اللہ چودھری صاحب! آپ مختصر بات کر لیں کیونکہ آپ پہلے بھی بات کر چکے ہیں۔

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں نئے حلف اُٹھانے والے اراکین اسمبلی کو اس دُعا کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ وفا اور ایثار کی تاریخ رقم کریں۔اس وقت جو موجودہ صورت حال ہے اور عوام کا جو pressure ہے اس نے کئی لوگوں کو عمران خان کے ساتھ باندھ کر رکھا ہوا ہے۔چودھری صاحب!جب آپ اپنی پارٹی مسلم لیگ (ق) اور پی ٹی آئی کی بات کرتے ہیں تو دل کو ایک دھچکا سا لگتا ہے کیونکہ ہم دل و جان سے آپ کو اپنا حصہ سمجھتے ہیں۔آپ جیسے اعلیٰ کردار کی سیاسی شخصیت کہ جس نے اپنے تدبر،بصیرت ،رواداری اور اچھے اقدامات اُٹھاتے ہوئے ہمیشہ سیاست میں ایک تاریخ رقم کی ہے۔چودھری صاحب!اب ہمیں مزید وقت ملا ہے اور ہم وزیر اعلیٰ کا انتخاب 22۔جولائی 2022تک لے کر گئے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ ہی کی دُور اندیشی کا نتیجہ ہے ورنہ اس وقت تک ہم مکمل طور پر وزیر اعلیٰ کا الیکشن ہار کر گھر بیٹھے ہوتے۔جب ٹیلیویژن پر ٹیکرز اور سلائیڈز چل رہی تھیں تو ہم ان کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔سپریم کورٹ لاہور رجسٹری میں آپ نے جو گفتگو کی اس کا ایک ایک لفظ ہم نے بڑے غور سے سُنا اور دیکھا ہے۔آپ کے ہر ایک لفظ اور تجویز میں ہمیں آپ کی سیاسی بصیرت نظر آئی ہے۔میری submission یہ ہے کہ مسلم لیگ (ق) اور پی ٹی آئی الگ الگ نہیں بلکہ اب ہم ایک ہیں۔عمران خان صاحب کو بھی اس وقت آپ کے اس کردار کی ضرورت ہے۔وہ لوگ جو مسلم لیگ(ق) اور پی ٹی آئی میں فاصلے پیدا کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کرداروں سے ہماری جان چُھڑوادی ہے۔میرا اشارہ جس طرف ہے آپ بڑی اچھی طرح اسے سمجھ چکے ہوں گے۔سب دوستوں نے ماشاءاللہ بڑی اچھی گفتگو کی ہے۔محترم حسنین بہادر دریشک صاحب نے بھی بڑی خوبصورت باتیں کی ہیں۔چودھری پرویز الہیٰ صاحب! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ضمنی الیکشن کی command آپ سنبھال لیں۔اگر ہم نے ضمنی الیکشن کو اسی طرح unattended چھوڑ دیا تو یقین جانیں ہم ضمنی الیکشن میں صرف اتنی ہی سیٹیں حاصل کر سکیں گے کہ جتنی سیٹوں کی بازگشت ہمیں مختلف لوگوں سے سنائی دے رہی ہے۔اگر آپ نے اپنا کردار ادا نہ کیا تو ہمیں صرف اتنی ہی سیٹیں مل سکیں گی کہ جتنی سیٹوں کی بازگشت ہمیں سنائی دی جا رہی ہے۔چودھری صاحب!اس ضمنی الیکشن میں آپ نے کردار ادا کرنا ہے اور ہماری نظریں آپ اور مونس الہیٰ صاحب کی طرف لگی ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مونس الہیٰ کو بڑی سیاسی بصیرت اور

سمجھداری دی ہے۔ آپ کے ہر جگہ پر اپنے ذاتی تعلقات اور connections ہیں۔ آپ ان چیزوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ میں اپنی بات کو دُہراؤں گا اور یہ کہوں گا کہ جن لوگوں کی ہمارے قائد محترم عمران خان صاحب تک رسائی ہے یعنی جناب حسنین بہادر دریشک جیسے لوگ، وہ یہ بات ان کو convey کریں۔ آپ کو پورے اختیارات دے کر اس ضمنی الیکشن کے میدان میں اُتارا جائے۔ عوامی تائید ہمارے ساتھ ہے اور اگر ہم نے اپنے ووٹروں کو سمجھداری اور جرات کے ساتھ پولنگ سٹیشن پر پہنچا کر اپنے ووٹ کاسٹ کروالئے تو یہ ایک تاریخ رقم ہو گی۔ اس طریقے سے کبھی بھی حمزہ شہباز شریف وزارت اعلیٰ کی کرسی پر نہیں بیٹھ سکے گا اور نہ ہی مسلم لیگ (ن) اپنی بدمعاشی کر سکے گی۔ چودھری صاحب! میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جو ہمیں پچھلے ساڑھے تین سال کا اقتدار ملا ہے یہ اقتدار ہمیں نہ ہی ملتا تو زیادہ بہتر تھا کیونکہ ہم اپنے اس دور اقتدار میں بیوروکریسی کے سامنے بالکل بے بس ہو چکے تھے اور ہم بیوروکریسی کے سامنے سرنگوں کر کے بیٹھے رہے۔ آج وہی بیوروکریسی اور پولیس حمزہ شہباز کے کہنے پر نہ صرف عام لوگوں کے گھروں کے تقدس کو پامال کر رہی ہے بلکہ اس نے اس اسمبلی کے تقدس کو بھی پامال کیا ہے۔ یہاں پر ہمارے مقدس parliamentarians کے ساتھ اور ہماری ان قابل احترام ماؤں، بہنوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ آپ سے ڈھکا چُھپا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ فوری طور پر ضمنی الیکشن کے حوالے سے ٹیمیں ترتیب دیں کیونکہ کسی نے ازخود جا کر command نہیں سنبھالنی بلکہ انہیں کہنا پڑے گا۔ چودھری صاحب! میں اپنی آخری submission کروں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اور اللہ کے فضل و کرم سے وزارت اعلیٰ پنجاب کا تاج ہم نے آپ کے سر پر رکھنا ہے لہذا آپ ہماری command کریں۔ آپ ہماری ڈیوٹیاں لگائیں۔ جہاں پر ضمنی الیکشن ہو رہے ہیں ہم وہاں پر اپنے طور پر جا رہے ہیں۔ ہمیں کسی نے نہیں کہا کہ آپ جا کر وہاں پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے بھائی اور پی ٹی آئی کے راہنما حلیم عادل صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جمہوریت کے لئے انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں اور ہمیشہ انہوں نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے جس بہادری کے

ساتھ پچھلے دو دنوں میں حکمرانوں کے جبر اور ظلم و ستم کا مقابلہ کیا ہے میں ان کی اس جرات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ میں یہاں آپ معزز ممبران سے یہ بات کہنی چاہوں گا کہ جناب اسد عمر صاحب کے ساتھ ہماری بڑی تفصیلیdiscussionہوئی ہے۔ وہ18 جولائی کو تین بجے کے بعد پنجاب اسمبلی کا نیا ہاؤس دیکھیں گے اور آپ کی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ کی صدارت بھی کریں گے۔ اس میٹنگ میں آپ یہ ساری چیزیں ان کے سامنے رکھیں اور پھر کوئی حتمی فیصلہ کریں۔

ہم نے الیکشن کے بعد اجلاس رکھا ہے۔ اُس وقت الیکشن ہو چکا ہو گا اور انشاءاللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل و کرم سے اور آپ کی دعاؤں سے کافی چیزیں واضح ہو جائیں گی۔ میں نئے آنے والے معزز ممبران کو اس پورے ہاؤس اور اپنی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں اور مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 18۔جولائی 2022 بوقت دوپہر 00-3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 18۔جولائی 2022

(یوم الاثنین، 18 ذوالحج 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 7

261

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

263

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار،18۔جولائی2022

(یوم الاثنین،18۔ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام04بج کر21منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ
الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷

سورۃ آلِ عمران(آیات نمبر26تا27)

کہو کہ اے اللہ اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے(26)تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے(27)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہ وَسَلِّمْ

مرا پیمبر عظیم تر ہے وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ
وہ خود ہی قانون خود حوالہ وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہتاب آپ ہالہ وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
مصیبتیں اپنی جان پر لے جو تیغ زن سے لڑے نہتا
جو غالب آکر بھی صلح کرلے اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی امیں ہے صادق ہے معتبر ہے
میرا پیمبر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے ہم آج کے ایجنڈے پر بات کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر سب سے پہلے محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات ہیں لیکن چونکہ ابھی نہ محکمہ کے منسٹر صاحب اور نہ ہی بیوروکریسی یہاں پر موجود ہے لہٰذا ان سوالات کو ہم pending کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایجنڈے پر توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں اور اسی طرح آگے مزید تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار ہیں اس حوالے سے بھی کوئی متعلقہ منسٹر یا محکمہ کے لوگ یہاں پر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کو بھی ہم pending کرتے ہیں۔ ایجنڈے پر آگے آئینی بحران، مہنگائی اور امن و امان کی صورتحال پر بحث ہے لہٰذا ہم آج کی بحث کا آغاز جناب محمد اختر کی speech سے کرتے ہیں۔ جی، اختر صاحب!

بحث

آئینی بحران، مہنگائی اور امن وامان پر بحث (۔۔۔جاری)

جناب محمد اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں حقیقی آزادی کی طرف مثبت قدم اٹھانے پر پاکستان کی قوم اور خاص طور پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کل 17۔جولائی اُن لوٹوں، چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کا یوم حساب تھا جنہوں نے اس ملک کا نظام تہہ وبالا کیا۔ کل 17۔جولائی کو جن مشکل حالات میں ہمارے ایم پی ایز نے پنجاب میں الیکشن لڑا وہ تاریخ کا حصہ ہے اور جب آنے والی نسلیں تاریخ کا مطالعہ کریں گی تو ان لوگوں کا اور خاص طور پر ہماری اس اسمبلی کا نام آئے گا کہ جب حقیقی آزادی کی مہم چلی تھی تو آپ کے یہ سپاہی آپ کی سربراہی میں آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے ملک و قوم کے تین سے چار ماہ برباد کئے۔ انہوں نے چلتی ہوئی economy کو تباہ و برباد کیا۔ ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کیں، خواتین ایم پی ایز، میل ایم پی ایز

یا کوئی بھی notable person تھا کسی کی بھی چادر چاردیواری محفوظ نہیں تھی۔ یہ تاریخ کا وہ تاریک دور ہے جو تاریخ کا ایک حصہ بن چکا ہے اور اس کی کالک آج کی ہماری مفرور اور مقبوضہ حکومت کے سر جاتی ہے۔ یہ تاریخی کالک ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے جو کہ تاریخ میں لکھا جائے گا۔ کل جو پنجاب کی عوام نے فیصلہ دیا ہے میں پنجاب کی عوام کو خیر مقدم اور اس کے ساتھ ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہوئے واپس نئے پاکستان میں welcome کرتا ہوں۔ یہ ہم کو پرانے پاکستان میں لے کر گئے تھے جہاں پر نہ بجلی تھی بلکہ عوام کی چیخ و پکار تھی اور مہنگائی کا دور دورہ تھا تو یہ ہم کو اس پرانے پاکستان میں لے کر گئے تھے۔ میں اپنی پنجاب کی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنا کردار ادا کیا اور ہم دوبارہ نئے پاکستان سے عمران خان صاحب کی قیادت میں اسی سفر کا آغاز کریں گے جہاں پر یہ سفر رکا تھا تو انشاءاللہ دوبارہ یہ سفر وہیں سے چلے گا۔ میں دو باتیں کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ آج کل آرٹیکل 6 کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر انہوں نے آرٹیکل 6 لگانا ہے تو پوری اسمبلی پر لگائیں جو کہ آج تک حق اور سچ کے ساتھ کھڑے رہے جنہوں نے کسی ڈر اور دباؤ میں آکر پاکستان کے مفاد کا سودا نہیں کیا۔ یہ کس طرح کی تاریخ رقم کر رہے ہیں کہ جو لوگ ملک دشمن ہیں ان کو سلامیاں پیش کر رہے ہیں اور جو ملک و قوم کے ساتھ کھڑے ہیں جیسا کہ عمران خان ملک کی بات کرتا ہے معیشت کی بات کرتا ہے تو اس پر آرٹیکل 6 لگاتے ہیں تو ہم سب پر بھی آرٹیکل 6 لگائیں ہم سب بھی اس کے لئے تیار ہیں۔ میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان تین چار ماہ میں بیوروکریسی کا کردار کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ہم نے رواداری کی سیاست بہت کر لی لیکن اب ان کو نشان عبرت بنانا پڑے گا۔ Otherwise نہ آپ کے ادارے، نہ آپ کی یہ اسمبلی اور نہ ہی آپ کے گھر محفوظ ہیں۔ ہر افسر کو گورنمنٹ آف پاکستان کا ملازم بننا پڑے گا اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آج ان کو یہ پیغام یہاں سے جانا چاہئے کہ یہ جاتی امراء یا رائے ونڈ کے ملازم نہیں بلکہ یہ حکومت پاکستان کے ملازم ہیں انہوں نے ان کو ذاتی ملازم سمجھ کر اس اسمبلی کے نظام کو تہہ و بالا کیا لہٰذا آج اس حوالے سے اسمبلی سے strong message جانا چاہئے اور جن جن کا اس میں کردار ہے ان کا محاسبہ ہونا چاہئے اور کسی کو کوئی معافی نہیں ہونی چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے اس طرح کا راستہ بند کیا جاسکے۔ اسی طرح جیسے آپ نے اور عدالت نے لوٹوں کے خلاف ایکشن لیا تو آج ان کے لئے اسمبلی کا راستہ مستقل طور پر بند ہو چکا ہے۔ اب جو

حقیقی قائد اور حقیقی عوامی نمائندے ہوں گے وہ ہی صرف اسمبلی میں آئیں گے لیکن یہ لوٹا کریسی انشاءاللہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ میں آپ کے توسط سے میڈیا کو بھی دست بستہ request کرتا ہوں کہ خدارا75 سال ہم نے اس ملک کا بہت نقصان کر لیا ہے میڈیا کو بھی حقیقت پر مبنی اپنی خبریں نشر کرنی چاہئیں اور عوام کو غلط guide نہیں کرنا چاہئے۔ حق اور سچ کے ساتھ کھڑے ہونے والوں کے درمیان اور ملک کے مفاد کے خلاف کھڑے ہونے والوں کے درمیان آج یہ ایک لائن کھینچی جاچکی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ راہ راست پر آجائیں اور پاکستان کے ساتھ وفاداری کا ثبوت پیش کریں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ میں آپ کی قیادت میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ہمارے قائد نے آپ کو وزیر اعلیٰ کے لئے نامزد کیا ہے تو میں آپ کو پیشگی مبارکباد دیتا ہوں کہ انشاءاللہ 22۔جولائی کو آپ وزیر اعلیٰ پنجاب کے طور پر حلف اٹھائیں گے۔ ابھی میں ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا جس میں ایک بچہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ہائے میری ککڑی مر گئی تو ککڑی واقعی ہی مر گئی ہے۔ ان کے ساتھ آپ نے بھلائی کی لیکن اس کے بدلے میں جو انہوں نے آپ کو اور اس اسمبلی کو صلہ دیا ہے وہ انشاءاللہ ہمارے دلوں پر اور ہمارے ذہنوں پر نقش ہے۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! جو مرغی فوت ہو گئی ہے اس کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

جناب محمد اختر: جناب سپیکر! ایک تجویز آئی ہے جو مرغی فوت ہو گئی ہے اس کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

صبح کے تخت نشیں شام کو مجرم ٹھہرے
ہم نے پل بھر میں حالات کو بدلتے دیکھا ہے

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر اپنے قائد عمران خان صاحب کو اور پی ٹی آئی کے ٹائیگروں کو سلام پیش کرتے ہوئے اور مسلم لیگ(ق) کو سلام پیش کرتے ہوئے واپس نئے پاکستان میں welcome. کہوں گا۔

(اس مرحلہ پر" آئی آئی پی ٹی آئی" اور "عمران خان زندہ باد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب بشارت راجہ اپنی بات کریں۔

جناب محمد بشارت راجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ(ق) کی جس طرح سے پنجاب میں گورنمنٹ کو ختم کیا گیا اور اس کے بعد جو کل کے results آئے اس کے لئے میں جناب عمران خان صاحب کو اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے بھائی نے ابھی یہاں پر شعر پڑھا اس لئے ایک بات میرے ذہن میں آگئی کہ جس انہماک سے آپ نعت شریف سن رہے تھے، جس طرح اس نعت شریف کے الفاظ کا آپ پر اثر ہو رہا تھا اور اگر اس اسمبلی کے در و دیوار کو دیکھا جائے تو اس پر جو کچھ بھی لکھا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق اور محبت ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پوٹھوہار میں عارف کھڑی شریف کی کتاب سیف الملوک کا ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

اول حمد ثناء الہیٰ جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہر دا

آپ پر اللہ تعالیٰ اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص کرم ہے اگر آج سے دو اڑھائی مہینے پہلے کی صورتحال دیکھیں تو کوئی ذی شعور انسان اس بات کی توقع نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی ہم اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ یہ سارا سسٹم اڑھائی ماہ میں collapse کر جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہمارے قائد جناب عمران خان صاحب نے الیکشن campaign چلائی ہے جس کا آج آپ نے بھی اعتراف کیا ہوا ہے کہ ایک ایک دن میں تین تین چار چار جلسے کرنا، عوام کو mobilize کرنا، وفاقی حکومت خلاف، صوبائی حکومت خلاف لیکن اس کے باوجود جس طرح انہوں نے دن رات محنت کر کے عوام تک اپنا بیانیہ پہنچایا اور جس طرح عوام کو انہوں نے لوٹوں اور آمر کی حکومت کے خلاف قائل کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس جناب عمران خان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جیسے ابھی آپ نے Constitutional crises کے حوالے سے فرمایا بالکل درست بات ہے کہ اس وقت ہمارا صوبہ Constitutional crises سے گزر رہا ہے-ابھی آج تک جو سلسلہ چل رہا ہے یہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے تابع ہے اور جو 22 تاریخ کو الیکشن ہونے جارہا ہے وہ الیکشن بھی کوئی نیا الیکشن نہیں ہے-ہمارے پریس کے بھائی بھی سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ کا candidate تبدیل ہو گا؟ candidate کیسے تبدیل ہو گا ؟ 22 تاریخ کا الیکشن تو 16 اپریل والے الیکشن کی continuity ہے اور ہم نے اسی کو آگے لے کر چلنا ہے-اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت سے لے کر آج تک اس حکومت نے بے شمار ایسے فیصلے کئے ہیں ہم ان پر اس لئے اعتراض نہیں کرتے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ تحریر کیا گیا تھا کہ اس interim period کے لئے حمزہ شہباز continue کریں گے، اس نے continue کر لیا لیکن continue کرنے کے بعد جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ الیکشن continuity ہے تو اس کے بعد ایک بہت بڑا سوالیہ نشان پیدا ہو گا کہ جو شخص پہلی count میں elect نہیں ہو سکا تھا اس کی دوسری count اب 22 تاریخ کو ہو رہی ہے تو for all practical purposes وہ interim period میں اپنے آپ کو وزیر اعلیٰ نہیں کہلوا سکتا۔ لہٰذا یہ بھی ایک سوال ہو گا کہ وہ اپنے نام کے ساتھ سابق وزیر اعلیٰ لکھ بھی سکتا ہے یا نہیں کیونکہ 22 تاریخ کے بعد تو یہ بات واضح ہو جائے گی اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ بھی تحریر ہے کہ 22 تاریخ کو الیکشن ہونا ہے اور 23 تاریخ کو آپ نے oath لینا ہے۔ اس میں بھی کسی کو ابہام نہیں ہے کہ اس کو کسی طریقے سے delay کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا امتحان تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کو سرخرو کیا ہے۔ اس دوران ہمارے درجنوں پارلیمنٹیرینز پر مقدمات درج ہوئے، درجنوں ایسے ہیں جن کے حلقوں میں انہیں پریشان کیا گیا، ان کی ڈویلپمنٹ کی سکیمیں بند کی گئیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ بہت سارے ایسے کام تھے جو ہم سابقا گورنمنٹ میں کر سکتے تھے لیکن ہماری بد قسمتی کہ ہم پوری طرح ان چیزوں پر توجہ نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر! جیسے اختر ملک صاحب فرما رہے تھے، اس دوران بیوروکریسی کا بھی ایک خاص role رہا ہے اور ہماری سابقا گورنمنٹ کو سبوتاژ کرنے میں بھی ان کا کردار تھا۔ اب یہ دیکھنا

ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تابع آپ کا الیکشن 22 تاریخ کو ہونا ہے اور اس سے پہلے یہ بڑا واضح ہو چکا ہے کہ آپ کو اس وقت تقریباً 188 ممبران کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیا اس دوران اخلاقی طور پر حمزہ شہباز continue کر سکتے ہیں؟ جتنے وہ جمہوریت پسند ہیں، یہ (ن) لیگ جتنا اپنے آپ کو ایک جمہوری جماعت سمجھتی ہے اور روزانہ شام کو ٹیلی ویژن پر ان کے آلہ کار بیٹھ کر بھاشن دیتے ہیں۔ کیا اس بات کا کوئی اخلاقی جواز ہے کہ جو بندہ اپنی اکثریت کھو چکا ہو اس کے باوجود وہ چیف منسٹر کے آفس کے ساتھ چمٹا رہے؟ میں بیوروکریسی کے حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ آپ for all practical purposes Chief Minister in waiting ہیں، 22 تاریخ کو اس ہاؤس میں الیکشن ہونا ہے اور آپ نے اعتماد کا ووٹ لینا ہے۔ اگر آپ کے آج کے status کو حمزہ شہباز کے اس status کے ساتھ دیکھا جائے تو جب اس کو nominate کر دیا گیا تھا تو یہی چیف سیکرٹری اور آئی جی اس کے پیچھے پیچھے پھر رہے تھے لیکن آج بیوروکریسی کا رویہ دیکھیں کہ ہمارا اجلاس ہو رہا ہے، ہم ہر اجلاس میں ان کو بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں آتے۔

جناب اختر ملک: وہ جاتی امراء کے ملازم ہیں۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! بیوروکریسی نے ایک ذاتی ملازم کا کردار اپنایا ہوا ہے اس لئے ہمیں یہ بھی ایک مثال بنانا پڑے گی کہ سیاست میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے، جمہوریت میں ہار بھی ہوتی ہے، جیت بھی ہوتی اور وہ سلسلہ چلتا رہتا ہے لیکن ہماری بیوروکریسی کسی کی ذاتی ملازم نہیں ہے بلکہ وہ State کی ملازم ہے اور ان کا رویہ قابل مذمت ہے۔ آج ایک دفعہ پھر اس معزز ایوان کے Floor سے ہم بیوروکریسی کے اس رویے کی مذمت کرتے ہیں اور ان کو تنبیہ کرتے ہیں کہ پیچھے ڈیڑھ دو مہینے انہوں نے جو کچھ کیا اس کا حساب بعد میں لیا جائے گا لیکن اگر ان تین چار دنوں میں کوئی بھی اہم فیصلہ حمزہ شہباز کرتا ہے اور ہماری بیوروکریسی اس پر عمل درآمد کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر ہم پر، اس معزز ایوان کے ممبران پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ ہم پہلا کام یہ کریں کہ اس بیوروکریسی کے خلاف اسی معزز ایوان سے قرارداد پاس کریں اور یہ بھی ایک مثال بنائیں کہ اگر ہم سیاسی طور پر اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن بیوروکریسی اس کا حصہ نہ بنے تو ہمیں یہ فیصلہ بھی کرنا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے آرٹیکل 6 کے حوالے سے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آرٹیکل 6 کا آج کے حالات میں سوچنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کل جب تک ہماری اکثریت نہیں آئی تھی اس وقت بھی ہمارے قائد عمران خان صاحب کا یہ مؤقف تھا کہ اگر ان میں جرات ہے تو آرٹیکل 6 لگا کر دکھائیں۔ آج بھی ہم ان کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (نواز) کو challenge کرتے ہیں کہ وفاق میں ان کی حکومت ہے اگر ان میں جرات ہے تو وہ آگے proceed کر کے دکھائیں۔ انشاءاللہ یہ قوم جس نے کل ان کو ایک ایسی شکست سے دوچار کیا ہے جس کی پنجاب کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اگر یہ آرٹیکل 6 کا فیصلہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں مزید بدنامی اور بے عزتی لکھے گا۔ لہٰذا میں آپ سے politically عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس اس لئے وقت کم ہے کہ بالآخر ہم نے جنرل الیکشنز کی طرف جانا ہے لیکن جنرل الیکشنز میں جانے سے پہلے ہمیں اپنا ہاؤس in order کرنا پڑے گا، ہمارے حلقوں میں ہمارے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان کا ازالہ کرنا پڑے گا، یہاں پر لاکھوں کی تعداد میں نوکریاں پڑی ہیں، ڈویلپمنٹ فنڈز پڑے ہیں جن سب کو روک دیا گیا تھا اس کا ازالہ کر کے ایک دفعہ نہیں سو دفعہ الیکشن میں جائیں انشاءاللہ تعالیٰ یہی رزلٹس ہوں گے جو کل ہوئے تھے لیکن ہمیں باقاعدہ ہوم ورک کے ساتھ الیکشن کی طرف جانا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب جناب یاور بخاری بات کریں گے ان کے بعد حافظ عمار یاسر صاحب بات کریں گے۔ جی، بخاری صاحب!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ** o جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عمران خان صاحب اور پی ٹی آئی کے سارے ورکرز کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں، آپ اور آپ کی پارٹی کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور خصوصاً اُن ورکرز کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جنہوں نے ہر حلقہ میں اپنا بہترین کردار ادا کیا ہے۔ بہت سی جگہیں ایسی تھیں کہ جہاں پر ہمارے امیدوار نہیں پہنچ سکے لیکن ہمارے ورکرز کی ٹیم، ایم پی اے صاحبان اور خاص طور پر ہماری خواتین نے بہت محنت کی ہے اور وہ ہر جگہ پہنچے ہیں۔ اب ہمارے ورکرز ڈر اور خوف کی کیفیت سے نکل چکے ہیں۔ اب وہ کسی ڈی۔ سی۔ او یا ڈی۔ پی۔ او کی فون کال سے گھبرانے والے نہیں ہیں۔ ہم لوگ اب اس ڈر، خوف سے بہت

آگے نکل چکے ہیں۔ کل عمران خان صاحب کی جیت نہیں بلکہ پاکستان کی جیت تھی۔ قائداعظمؒ نے اس پاکستان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا جس کا خواب علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا تھا اور اس پاکستان کو حقیقی آزادی کل ملی ہے۔ ہم ہر کسی کے ڈر اور خوف سے اب آزاد ہیں۔ پچھلے تین سے چار مہینوں میں ہر کسی نے اپنا زور لگا کر دیکھ لیا ہے، ہمیں بہت سی دھمکیاں دی گئیں اور ہمارے اضلاع کے ڈی۔ سی۔ اوز دو دو ہفتے ہمارا فون attend نہیں کرتے تھے۔ مجھے اپنے ضلع کے ایک ڈی۔ سی۔ او کو باقاعدہ دھمکی دینا پڑی کہ میں تمھیں استحقاق کمیٹی میں بلواؤں گا یا تمھارے خلاف on the floor of the House بات کروں گا لیکن ان لوگوں پر پھر بھی کچھ اثر نہیں ہوا۔ جیسا کہ راجہ بشارت صاحب نے بات کی ہے کہ ہمیں مثالیں بنانی پڑیں گی۔ ہم لوگ کسی سے بدلہ نہیں لیں گے لیکن ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ تم لوگوں نے اس قوم اور عوام کی خدمت اور نوکری کرنے کا حلف اُٹھایا تھا۔ جب تم لوگ بیوروکریسی میں آئے تھے تو تم نے باقاعدہ بلا تفریق عوام کی خدمت کرنے کا حلف اُٹھایا تھا لیکن اس کے برعکس تم لوگ ان کے زرخرید غلام بن گئے ہو۔ جن لوگوں نے اس اسمبلی کے تقدس کو پامال کیا ہے، چاہے اس میں آئی۔ جی پولیس، چیف سیکرٹری یا کمشنر ملوث ہے ان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اس کمشنر کو ہم لوگوں نے ہر جگہ پر عہدے دیئے جبکہ اسی کمشنر نے یہاں اسمبلی میں پولیس بلوائی تھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کو عبرت کا نشان بنائیں تاکہ نیچے ایک message جائے۔ میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ جس جس ڈی۔ پی۔ او نے ہمارے لوگوں کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں ان کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ یہ بے شک ہمارے کام نہ کریں لیکن ہماری بے عزتی بھی نہ کریں۔ ہمارے حق کو نیچے دبا دینا کسی صورت بھی قابل برداشت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے پاس تجربہ ہے۔ آپ اور راجہ محمد بشارت صاحب 1982 سے اکٹھے ہیں۔ آپ نے میرے چچا کے ساتھ بھی کام کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ میں رواداری ضرور ہے لیکن آپ اپنے دشمن اور دوست میں تمیز بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے ہی ملازم ہمارے دشمن بن گئے ہیں۔ ہمارے taxes کے پیسوں سے یہ لوگ تنخواہیں لے کر عیاشیاں کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہے کہ جب خُدا نے ہمیں ایک حقیقی آزاد پاکستان دیا ہے۔ اب آپ کے اُوپر لازم ہے کہ آپ اس بیوروکریسی کو بتائیں کہ وہ اس قوم کے حقیقی خادم ہیں کوئی بادشاہ نہیں ہیں۔ جب ہم لوگ وزیر بنے تو ان کی منتیں کرتے تھے تب جا کر ہمارے کام ہوتے تھے۔ ہم تو اپنے دور حکومت میں بھی غلط تعیناتیوں کی وجہ سے دَب کر رہے ہیں۔ اب ہم بالکل ایسا نہیں چاہتے۔ عمران خان صاحب

نے ایک مختلف اور نیا پاکستان دیا ہے۔ ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کیونکہ پنجاب میں آپ ہمارے قائد ہیں۔ خُدا نے آپ کے ساتھ ہمارا بہت خوبصورت alliance بنایا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں انشاءاللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو آپس میں متحد اور بے لوث ہو کر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن بدنصیب لوگوں نے اپنی وفاداریاں بیچی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے عبرت کا نشان بنا دیا ہے۔ ان کے لئے صرف de-seat ہونا کافی نہیں بلکہ ہم ان کو permanently disqualification کی طرف لے کر جائیں تاکہ یہ ایک مثال بن سکیں۔ فلور کراسنگ کو اس طریقے سے ختم کریں کہ جس طرح اسے ختم کرنے کا حق ہے۔ کل ہمارے ورکرز نے جس طریقے سے ہر ضمنی الیکشن میں کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ خُدا کی قسم ان کو جتنا بھی salute کریں وہ کم ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اب جو بھی کابینہ کا حصہ بنے اور جو بھی وزیر بنے وہ اپنے دروازے عوام اور ورکرز کے لئے ہمیشہ کھول کر رکھے۔ ہم لوگوں کو یہ کالک نہیں ملنی چاہئے کہ ہم لوگ وزیر بن کر لوگوں کے نہ فون attend کریں اور نہ ہی ان کے لئے اپنے دفتروں کے دروازے کھولیں۔ ہر منسٹر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی پارٹی کے ورکرز کو سر فہرست رکھے۔ وزیر جس حلقے میں بھی visit کرنے کے لئے جائے تو وہ وہاں کے ضلعی صدر اور باقی عہدیداروں کو بُلوائے اور اپنے دفتر میں بھی ایک دن کھلی کچہری منعقد کرے جس میں وہ عام لوگوں اور پارٹی ورکرز کو ملے اور ان کے مسائل حل کرے۔ وزیر بن کر ہماری گردن میں سریا نہیں آنا چاہئے۔ خُدا کے واسطے اس طرز عمل کو ختم کریں۔ کل شہر لاہور نے ثابت کیا ہے کہ یہ مسلم لیگ (ن) انشاءاللہ تعالیٰ بفضل خُدا اور صدقے رسول خُدا ﷺ دفن ہو چکی ہے۔ ہم نے اس کو ایسے ہی ہر جگہ سے دفن کرنا ہے۔ ہمارے ورکرز نے بہت محنت کی ہے لہٰذا ہم ان کو encourage کریں۔ ہم ان کو ذمہ داریاں دیں تاکہ ان کو پتا لگے کہ واقعی تبدیلی آ گئی ہے۔ ہم صرف باتوں تک محدود نہ رہیں۔ ان حکمرانوں نے جس طریقے سے ہماری بہت ساری چیزیں reverse کی ہیں ان کو ٹھیک کرنا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے جس طریقے سے صوبہ پنجاب اور اس مقدس ایوان کو چلایا ہے وہ ایک مثال ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ آپ کی سربراہی میں اللہ پاک ہمیں ایک نیا پاکستان نصیب کرے گا۔ انشاءاللہ اب ہم لوگوں کی توقع پر پورا اُتریں گے۔ ہم آپ کی صورت میں پنجاب

میں بھی ایک عمران خان دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور اس ملک کو کامیاب کرے۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والا، ترقی کرنے والا اور ایک عظیم ملک ہے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب عمار یاسر بات کریں گے۔

جناب عمار یاسر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْO لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہ لَا شَرِیکَ لَکَO

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح اور کامیابی عطا فرمائی ہے اس پر میں تمام ممبران، آپ اور جناب عمران خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں تھوڑا اس ریاست مدینہ کے دور کی طرف جانا چاہتا ہوں کیونکہ ہم ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ جب مکہ والوں نے حضرت محمد ﷺ کو نکالا اور ان کی تکالیف کی وجہ سے آپ طائف میں گئے۔ طائف میں آپ ﷺ کو پتھر لگے۔ وہاں پر آپ کو تکالیف پہنچائی گئیں اور آپ پر مصائب گرے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی شکایت کی کہ اے اللہ! میں ان لوگوں کو صحیح سمجھا نہیں سکا یعنی آپ نے ان کے لئے بددُعا نہیں فرمائی کہ شاید ان کی آنے والی نسلوں کو اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے اور وہ مسلمان ہو جائیں۔ اسی طرح جب حضرت محمد ﷺ مکہ کے اندر فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے تو آپ اونٹنی پر سوار تھے، آپ ﷺ نے کالے رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا، آپ ﷺ کا سر مبارک کوہان کے ساتھ جُھکا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی زبان میں یہ الفاظ تھے "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں" "وَنَصَرَ عَبْدَہٗ اللہ تو نے اپنے بندے کی اکیلے مدد کی" "وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ اور تو نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا" "وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہ تمام لشکروں کو اللہ تو نے شکست دی" یعنی کامیابی کی تمام تر نسبتیں حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی طرف کیں کہ اے اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ تیری ذات اعلیٰ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح دی ہے اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جُھکنا چاہئے اور ہمیشہ یہ جو دُنیا کے اندر فتح ہوتی ہے یہ عاجزی کی فتح ہوتی ہے۔ متکبر کی کبھی فتح نہیں ہو سکتی اور اُن کے دو تین مہینے کے غرور کو اللہ نے خاک میں ملایا۔ اُن کے جو انداز تھے، اُن کے جو چال چلن تھے، اُن کی جو اُٹھک بیٹھک تھی اور اُن کی جو اُنگلیوں کے ہیر

پھیر تھے وہ میرے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ میں اپنے آپ سے بھی یہ کہتا ہوں اور اپنے تمام دوستوں سے بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمیں عاجزی سیکھنی چاہئے۔ حضرت محمد ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ نے پوچھا کہ محمد ﷺ کیا چیز لے کر آئے ہو؟ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے سامنے عاجزی لے کر آیا ہوں۔ جیسے ہم نماز میں روزانہ پڑھتے ہیں: **التحیات للہ والصلوت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**۔ تمام مالی، جانی اور بدنی عبادتیں۔ اللہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو وہ عاجزی ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ متکبر ہیں، اللہ بادشاہ ہیں، اللہ قہار ہیں، مالک الملک ہیں، بادشاہت بھی اُسی کے پاس ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عزت اور بادشاہت کو علیٰحدہ علیٰحدہ چیزیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے۔ اللہ نے عزت کو بادشاہت کے ساتھ نہیں جوڑا کہ ضروری نہیں ہے کہ بادشاہت ہو گی تو عزت ہو گی۔ اگر عزت صرف بادشاہت میں ہوتی تو فرعون ناکام نہ ہوتا۔ فرعون اور قارون کے پاس جتنی بڑی سلطنتیں تھیں تو وہ ناکام نہ ہوتے۔ عزت میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم سب کو عاجزی کے ساتھ کامیابی کی خوشی بھی منانی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان صاحب کو اس وجہ سے کامیابی دی ہے کہ جناب عمران خان نے اقوام متحدہ کے اندر عالمی فورم پر حضرت محمد ﷺ کے نام کا علم بلند کیا تھا اُس کو وہ جھنڈا کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا۔ جس نے بھی محمد ﷺ کی عزت کی بات کی ہے وہی کامیاب ہوا۔ آپ ذوالفقار علی بھٹو سے تاریخ دیکھیں ذوالفقار علی بھٹو آج بھی زندہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے محمد ﷺ کی عزت کی لاج رکھی۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب! 1973 میں ختم نبوت کی تحریک کے دوران آپ کے بزرگ چودھری ظہور الٰہی شہید کا گھر اُس تحریک کا مرکز تھا۔ آج بھی وہ اُسی نیکی کی وجہ سے زندہ ہیں اور آپ کے اندر بھی اللہ نے حضرت محمد ﷺ کا عشق ڈالا ہے۔ آپ کو حضرت محمد ﷺ کا نام کبھی بھی نیچے نہیں ہونے دے گا۔ میں تمام ممبران اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی حضور ﷺ کی عزت کی بات آئے، حضور ﷺ کے ناموس کی بات آئے، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کی بات آئے یقین جانو دنیا اور سب کچھ قربان کر دو، آل اولاد قربان کر دو، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو عزتوں کے پروان چڑھائے گا۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ سے اور جناب عمران خان صاحب سے عالم اسلام کے اندر مزید کام لے اور ختم نبوت کا کام لے اور یہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ابھی اذانِ عصر کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اذان کے بعد محمد لطیف نذر صاحب بات کریں گے۔ اُن کے بعد چودھری ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جناب محمد لطیف نذر!

جناب محمد لطیف نذر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کو، اس پورے ایوان کو اور پورے پاکستان کی عوام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کی عوام اور بالخصوص پنجاب کی عوام نے کل جو فیصلہ دیا ہے یقیناً پچھلے دو اڑھائی ماہ پنجاب کی عوام پر گزرے ہیں تو ہم سب نے دیکھا کہ پنجاب کی عوام پر ایک imported حکومت مسلط کی گئی جس کا خمیازہ پنجاب کی عوام نے بھگتا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جناب محمد لطیف نذر جی، فرمائیں!

جناب محمد لطیف نذر: جناب چیئرمین! آج یہاں پر ہر معزز ممبر نے بڑی خوبصورت بات کی لیکن سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ کل ہم نے الیکشن میں دیکھا کہ ضمنی الیکشن میں پی پی-97 فیصل آباد کے وہ پسماندہ گاؤں جہاں ٹُوٹی ہوئی سڑکیں تھیں، سیوریج کا نظام نہیں تھا، دنیا جہان کی کوئی سہولت اُدھر میسر نہیں تھی۔ اُن پسماندہ دیہات کے بالکل ان پڑھ اور سادہ لوگوں کے پاس ہم گئے تو اُن کا صرف ایک ہی جواب تھا کہ اس دفعہ ہم صرف اور صرف جناب عمران خان صاحب کے نام پر ووٹ دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سارے کا سارا کریڈٹ میرے قائد جناب عمران خان صاحب کو جاتا ہے جنہوں نے اس سوئی ہوئی قوم کو جگا دیا ہے اور اس بے ایمان ٹولے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ کامیابی دی ہے ہم اس تسلسل کو قائم رکھیں گے اور آنے والی سیاست انشاء اللہ تعالیٰ ایمانداری اور انصاف پر مبنی ہو گی۔ ہم نے اس ہاؤس میں دیکھا کہ یہ imported حکومت غیر قانونی اور غیر اخلاقی طور پر پنجاب کے عوام پر مسلط کی گئی، اسمبلی کے اس floor پر جس طرح تشدد کیا گیا، پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان کے گھروں پر پولیس نے raid کئے، چادر و چاردیواری کا تقدس پامال کیا،

خواتین کی بے حُرمتی کی گئی اور آج بھی ہماری ایک محترمہ ایم پی اے اپنے گھر میں علیل پڑی ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہی آئی جی صاحب تھے اور یہی چیف سیکرٹری صاحب تھے جب ہم نے پاکستان مسلم لیگ (ن) والوں سے کہا کہ اگر یہ دو افسران ایوان میں آکر معافی مانگ لیں یا کم از کم بیٹھ ہی جائیں تو ہم اس ہاؤس کو چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی تو آج میں اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے یہ بات ضرور کہوں گا کہ اس حوالے سے اب ہمیں کوئی مجبوری آڑے نہیں چاہئے۔ 22۔ جولائی کو جب چودھری پرویز الہیٰ اس ایوان سے وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہوں گے اور حلف لیں گے تو سب سے پہلے ہمیں یہ کام کرنا چاہیے کہ آئی جی اور چیف سیکرٹری کو یہاں بلا کر معافی منگوانی چاہئے تا کہ بیوروکریسی کو یہ message جائے کہ اگر ہم حقیقی معنوں میں جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو یہ ایوان پنجاب کے 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہا ہے تو وہ کسی صورت میں بھی ہم سے اعلیٰ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے بھائی بات کر رہے تھے کہ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ یا یہ ایوان انہیں ہمیشہ کے لئے نااہل کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بڑا ضروری تھا کیونکہ اگر وہ وہاں سے نااہل ہو جاتے تو لوٹوں کے ساتھ عوام نے جو سلوک کیا وہ اُس سے بچ جاتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی عوام نے کل لوٹوں کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا ہے تو اگر اُن میں کوئی شرمندگی یا غیرت کا مادہ ہے تو وہ دوبارہ الیکشن میں کبھی بھی نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو دوبارہ ایک دفعہ موقع دیا ہے یقیناً دو ماہ میں ہم نے بھی بہت کچھ سیکھا ہے کہ یہ وہی افسران تھے جنہیں ہم نے لگایا تھا اور انہوں نے ہم پر ظلم ڈھائے تو آئندہ پنجاب میں ایمان دار اور میرٹ پر کام کرنے والی بیوروکریسی لگائی جائے۔ بیوروکریسی جیسے ان کی بات سنتی تھی تو جو بیوروکریسی ہمارے کارکنوں کی بات سُنے گی اُسے لگایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

چودھری ظہیر الدین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ جناب سپیکر اپنے چیمبر میں انہیں سن رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کل جس مشترکہ جدوجہد کے نتیجہ میں ہمیں ایک بڑی تاریخی کامیابی

ملی ہے اس پر میں اس ایوان کو، جناب عمران خان اور جناب پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس الیکشن سے ایک بات واضح ہو گئی ہے کہ جب دو پارٹیاں مخلص ہوں اور ان کے نظریات واضح ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کامیابی ضرور دیتے ہیں۔ ہمارا مقابلہ صرف ن لیگ کے ساتھ کہا جارہا ہے لیکن میں اپنے ایوان کے ساتھیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقابلہ صرف ایک جماعت سے نہیں تھا بلکہ ہمارا اصل مقابلہ 11 جماعتوں کے ساتھ تھا، اور ان تمام جماعتوں کا تھوڑا تھوڑا اثر اس صوبہ میں تھا۔ جیسا کہ عمران خان صاحب نے اپنے جلسوں میں بھی کہا تھا کہ بلے کے ساتھ ان سب کو پھینٹا لگاؤ تو ان سب کو پھینٹا لگ گیا ہے یہ الفاظ خان صاحب کے تھے اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین ماہ پہلے جب اس ایوان کے ساتھ زیادتی کی گئی جس کی وجہ سے پولیس کے 600 کانسٹیبل اس ایوان کے اندر داخل ہوئے اور جس طرح انہوں نے اسمبلی کی بے توقیری کی وہ قابل مذمت ہے۔ اس operation کو lead کرنے والے جتنے بھی افسران تھے اور میرے خیال میں ہمیں اب ان کے نام بھی لینے چاہیں، جن میں سے ایک باہر بیٹھا ہوا تھا جو کہ IG Punjab تھا اور ایک Additional IG تھا جو اس ایوان کے اندر موجود تھا اور وہ میرے سامنے لوگوں کو اندر appoint کر رہا تھا۔ ان کے علاوہ بھی ایک bureaucrat تھا جس کا نام علی مرتضیٰ تھا جو کہ اس وقت AC تھا وہ ہاؤس کے اندر آکر لوگوں کو instructions دے رہا تھا۔ ہم نے منسٹر کو بھی a stranger in the House کہہ دیا تھا لیکن یہ ایک جتھا نما فوج لے کر آگئے اور وہ bureaucrat ہمیں اندر آکر watch کر رہا تھا۔ اور اسی طرح بہت سے بندے ہیں اگر میں حماد اظہر پر حملہ کرنے والے SP کی بات کروں تو وہ بھی TV پر آچکا ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمارے سامنے آچکی ہیں ہمیں ان کا نوٹس لیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ تین ماہ گزر چکے ہیں اور ایک دیانت دار شخص کو نکال کر جن چوروں، ڈاکوؤں اور بد معاشوں کو ان کی جگہ بٹھایا گیا ہے اس کا خمیازہ قوم مہنگائی کی شکل میں بھگت رہی ہے اور یہ مہنگائی جو انہوں نے کی ہے یہ ان کی نااہلی ہے۔ خان صاحب نے چار سال میں گند کو ختم تو نہیں کیا لیکن 11 جماعتوں کی شکل میں ایک جگہ پر اکٹھا ضرور کر دیا ہے اور جو اکٹھا کیا ہوا گند ہے ان سے انشاءاللہ جلد ہی نمٹیں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے محترم راجہ بشارت صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہم چودھری پرویز الٰہی صاحب کے ساتھ 20سال سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کیadministrative skillsپر پورا یقین ہے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو ذمہ داریاں دے گا تو ہم انہیں جتنے مرضی مشورے دیتے رہیں لیکن ان کی نظر اس سے ایک قدم آگے ہوتی ہے۔ یہاں جو بات میرے بھائی پہلے کر رہے تھے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ عمران خان فنافی لرسول ہیں اور جو بندہ فنافی لرسول ہوتا ہے رسالت مآب اس کی دنیاوی عزت بڑھا دیتے ہیں اور رفعتیں اس کا انتظار کرتی ہیں۔ اس کی مثال علامہ اقبال کی اس نعت کے اشعار میں بھی بیان ہیں کہ:

لَوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب
گُنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

جناب چیئرمین! ہمارے لیڈر عمران خان کی نجی زندگی دیانت داری، محنت، فنافی لرسول ہونا اور اپنی پاکستانی عوام سے محبت کرنا ہے۔ میں اگر پھر کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیلی بات کروں گا لیکن آج میں آئینی بحران کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ راجہ بشارت صاحب نے اس حوالے سے بہت سیر حاصل گفتگو کی ہے لیکن یہ جو آئینی بحران آج چل رہا ہے اس میں ہمیں مبتلا کرنے کے جو ذمہ دار ہیں وہ سب سزاوار ہیں۔ راجہ صاحب نے ایک بہت اچھی بات جوpoint outکی ہے وہ یہ ہے کہ جیسے ہی کسی کی چیف منسٹر کے لئے نامزدگی ہو جاتی ہے تو چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری اور IGتک ان کے پاس آتے ہیں کہ آپ حکم فرمائیں کہ اب کیا کرنا ہے لیکن یہ آج بھی ان کی نامزدگی کے باوجود اور ہمارے 188نمبرز پورے ہونے کے باوجود آج بھی ادھر ہی سجدے کر رہے ہیں لہٰذا یہ تمام چیزیںnoteکی جانی چاہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ انہوں نے پچھلے تین ماہ میں جتنی بھی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور پورا زور لگانے کے باوجود ایک بھی چیز ہمارے خلاف نہیں نکال سکے۔ ان

کو پورا وقت مل گیا اور اب ان کا وقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ خان صاحب نے جس جدوجہد کا آغاز کیا ہے اس میں پاکستان کے 65 فیصد لوگ ایسے ہیں جو 35 سال سے کم عمر ہیں اور انہوں نے اپنی پوری ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے جناب عمران خان صاحب، ان کے ورکرز، تمام MPAs کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص ہماری لیڈیز MPAs نے جو لڑائی لڑی ہے قابل تحسین ہے۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید استقامت عطا فرمائے۔ امین۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، سمیع اللہ چودھری صاحب!

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ دنیا جہانوں کی تمام تعریفیں اس وحدہ لا شریک کے لئے جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ کروڑوں اربوں کھربوں درود وسلام ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر ہوں۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد ایک تاریخی کامیابی پر جناب عمران خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد حنیف اپنی نشست پر کھڑے ہوئے)

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ کہوں گا کہ یہاں شاعروں والا سلوک اسمبلی میں نہیں ہونا چاہئے کہ اپنا کلام سنایا اور پتلی گلی سے نکل گئے۔ ہمارے ممبران جو بات کر چکے ہیں انہیں یہاں بیٹھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔ میں علی عباس شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ہال کے اندر پارلیمنٹیرینز کی حاضری کو یقینی بنائیں۔

جناب چیئرمین! میں جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں ان کی ٹیم، ان کے ورکرز اور غیور ووٹرز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے عمران خان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہیں ووٹ دیا۔

جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر آرٹیکل 6 کی بات ہو رہی تھی تو میں اس کے لئے عرض کرنا چاہوں گا کہ:

نطق جذبات مجھے انداز بیاں دیتے ہیں
یہی شعلے تو غم پنہاں کو زباں دیتے ہیں
میرے سینے میں بھڑکتا ہے آلاؤ ارشد
بات کرتا ہوں تو الفاظ دھواں دیتے ہیں

جناب چیئرمین! یہ آرٹیکل 6 لگانے اور لگوانے والوں کی ایک تاریخ ہے۔ انہوں نے فاطمہ جناح سے لے کر ذوالفقار علی بھٹو تک آرٹیکل 6 لگانے کی کوشش کی۔ وہ جب ایسا نہ کر سکے تو دوسرے ہتھکنڈوں سے popular political leadership کو اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی۔ اب جبکہ میرا قائد عمران خان پاکستانی ہجوم کو قوم بنانا چاہ رہا ہے۔ قوم بنانے کے بعد سچے اور محب وطن پاکستانی بنانا چاہ رہا ہے۔ اس وقت عمران خان popular leader کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ وہ لوگ جو آرٹیکل 6 لگاتے رہے ہیں اور لگواتے رہے ہیں ان کی یہ خواہش ہے کہ آرٹیکل 6 لگایا جائے۔ عمران خان کا قصور یہ ہے کہ وہ اس ہجوم کو قوم بنانا چاہ رہا ہے۔ اس پر آرٹیکل 6 اس لئے لگانا چاہ رہے ہیں کہ اس نے عوام کو شعور دیا ہے۔ میں اس موقع پر چودھری فواد صاحب اور شیخ رشید صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے انتہائی جرات مندانہ اضافی نوٹ پر اپنا مؤقف قوم کے سامنے رکھا میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج یہ پوری اسمبلی، وہ تمام ووٹرز جنہوں نے عمران خان کو ووٹ دیا ہے وہ سارے للکار رہے ہیں کہ اگر تم میں جرات ہے، غیرت ہے اور ہمت ہے تو آؤ اور آرٹیکل 6 لگاؤ۔ ہم تمھارے آرٹیکل 6 کا مقابلہ کریں گے۔ میرے قائد عمران خان نے جس دن اپنی زبان کھولی تو ان کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی اور پھر ان پر آرٹیکل 6 لگے گا اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ لگائیں گے۔ انہوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔ عمران خان کا یہی قصور ہے کہ عمران خان نے ہمیں زبان دی ہے، ہمیں شعور دیا ہے کہ ہم اب ان کے ہر اوچھے ہتھکنڈے کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہم ان سے سوال کریں گے۔ ہم "Neutrals" سے سوال کریں گے ۔ ہم "Neutrals" کو لانے والوں سے سوال کریں گے اور آرٹیکل 6 کا فیصلہ دینے والوں سے بھی سوال کریں گے۔ عمران خان نے ہمیں یہ جرات دی ہے اس لئے ہم سوال کریں گے اور ان سے جواب لیں گے اور ان کو جواب دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آرٹیکل 6 کو دیکھنے کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی ہے تو اس میں ایک شخص ایسا موجود ہے جس پر آرٹیکل 6 لگنا چاہئے۔ وہ دہشتگردی میں ملوث رہا ہے۔ وہ طیارہ اغواء کیس کا نامزد ملزم ہے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کہ جو پارلیمانی فراڈ کمیٹی آپ نے آرٹیکل 6 پر بنائی ہے تو ہم اس پر جواب لیں گے۔ اگر کسی ایسے شخص جس کو انہوں نے نامزد کیا ہے جس پر خود آرٹیکل 6 لگتا ہو گا۔ ہم اس کے گلے میں پھندا ڈالیں گے۔ یہ تماشا نہیں ہے اور اسے تماشا نہ بنائیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں یہاں کچھ روایات کو ختم کرنا اور کچھ کو قائم کرنا ہو گا۔ میرے بھائی حافظ عمار یاسر نے ابھی یہاں بہت پیاری گفتگو کی ہے۔ ہمیں کچھ روایات کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ یہاں سے باہر سیاست کا درجہ حرارت بہت بلند ہے اور گلی کوچوں کی سیاست میں بڑی شدت ہے۔ ہمیں اس شدت اور درجہ حرارت کو کم کرنا چاہئے۔ یہ میری رائے ہے اور آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ عمران خان نے عوام کو اتنا شعور دیا ہے کہ ایک گھر میں نویں کلاس کا بچہ اپنی والدہ سے کہتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ جس کو بھی ووٹ دیا ٹھیک ہے لیکن میری ایک گزارش ہے کہ اس دفعہ آپ مجھے ووٹ دیں۔ والدہ نے کہا کہ میں آپ کو کیسے ووٹ دوں آپ تو ابھی بچے ہو۔ اس پر اس نے کہا کہ عمران خان کو ووٹ دیں میں اپنے لئے جو ووٹ مانگ رہا ہوں وہ عمران خان کے لئے مانگ رہا ہوں کیونکہ عمران خان ہماری بات کر رہا ہے۔ عمران خان ہمارے مستقبل کی بات کر رہا ہے اور پاکستان کی بات کر رہا ہے۔ ہمارا مستقبل پاکستان سے جڑا ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ چودھری مونس الٰہی اپنے والد کو پکڑ کر رکھتا ہے اور عمران خان سے ملنے نہیں دیتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ آپ عمران خان کا ساتھ دیں۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا کل یہ بیان تھا اور اس پر ہم نے بہت enjoy کیا کہ عمران خان نے ہر گھر میں ایک مونس الٰہی اور ایک حسین الٰہی پیدا کر دیا ہے اور یہی شعور ہے کہ بچے اپنے والدین کو مجبور کریں کہ آپ صحیح راستے پر آئیں۔ آپ اس کا ساتھ دیں جو پاکستان کی بات کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا خیال یہ ہے کہ ہمیں بدلے کی سیاست سے پہلے ایسے معاملات کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ہماری

پارٹی کو عزت دی ہے۔ جناب اسد عمر کا کل ایک بہت اچھا بیان میری نظروں سے گزرا کہ انہوں نے بالکل clear کر دیا ہے کہ ہمارے چیئرمین جناب عمران خان نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے لئے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو نامزد کیا ہے۔ ہم اس پر قائم ہیں اور اس پر کسی کو شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں ایک strength ملے گی، ہماری پارٹی کو strength ملے گی اور ہمارے اتحادیوں کو strength ملے گی۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب ایک تجربہ کار اور کہنہ مشق سیاستدان ہیں انشاءاللہ تعالیٰ معاملات کو بہتر انداز سے آگے لے کر چلیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم یہاں صرف دو باتوں کا جواب ضرور لیں گے۔ ہم سیاست کرتے ہیں اپنی عزت اور غیرت کے لئے کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اس دن جو کچھ ہوا۔ یہاں پولیس بلوا کر جو کچھ کیا گیا۔ میں دو طبقوں کی بات کروں گا، میں بہنوں بیٹیوں کی بات کروں گا کہ ان کے ساتھ پولیس نے جو سلوک کیا اور دوسری ان ملازمین کی بات کروں گا جو ہمارے تحفظ کے لئے پارلیمنٹیرینز کے تحفظ کے لئے آگے آئے پولیس نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ یہاں علی مرتضیٰ اور آئی۔جی صاحب نے بیٹھ کر یہ آپریشن کرایا۔ ہم اپنی بات چھوڑ دیں گے۔ ہم بڑے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی بات نہیں کرتے۔ ہم اس ہاؤس کی بات بھی نہیں کرتے لیکن یہ دو طبقے ہمارے ہاؤس کے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا کم از کم ان کو اس پر معذرت ضرور کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! اس چیز کا خاتمہ ہونا چاہئے کہ اپنے ذاتی منشیوں کو لا کر اسمبلی میں بٹھا کر ایسا کیا گیا۔ جناب فیاض الحسن چوہان نے ان کا بڑا اچھا نام رکھا کہ غرناطہ کے فراڈیئے کو لا کر یہاں بٹھایا گیا۔ پولیس نے جو حرکت کی اس سے زیادہ بلکہ below the belt یہ حرکت تھی کہ اپنے ایک منشی کو وزیر بنا کر ہاؤس میں لایا گیا۔ جناب سپیکر نے جب ruling دی کہ انہیں باہر نکالا جائے تو اس پر وہ ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور یہاں کا ماحول خراب کیا۔

جناب چیئرمین: جی، حنیف خان صاحب!

جناب محمد حنیف: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ کل 17۔جولائی کو جس طرح پنجاب کی

عوام نے پاکستان تحریک انصاف پر اعتماد کیا اس پر میں عمران خان صاحب، آپ، اپنے تمام colleaguesاور پنجاب کی پوری عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کل ہم سب نے 17۔جولائی کا الیکشن دیکھا تو پاکستان تحریک انصاف کا مقابلہ 13 جماعتوں اور حکومتی مشینری کے ساتھ تھا۔ جس طرح پچھلے تین مہینوں میں ہمارے لیڈران، ورکر، چیئرمین اور کونسلروں نے اپنی وفاداریاں تبدیل نہیں کیں، جس طرح اُن کے خلاف حکومتی مشینری استعمال کی گئی، چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کیا گیا اس حوالے سے میری آپ سے request ہو گی کہ ان 20 حلقوں کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھیں کہ ان تین مہینوں میں سیاسی ورکروں پر جو FIRs درج ہوئی ہیں اُن کو خارج کروائیں۔ میری یہ بھی request ہو گی کہ اُن بیوروکریٹس کا بھی احتساب کیا جائے جنہوں نے ہمارے ورکرز اور لیڈران کے خلاف چادر چاردیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے مقدمے درج کئے۔ اس کے علاوہ میں اپنے PTI ورکر خاص طور پر youth، سوشل میڈیا ٹیم، الیکٹرانک میڈیا اور ARY کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپوزیشن کی آواز کو عوام تک پہنچایا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح جنوبی پنجاب میں عثمان بزدار صاحب کی قیادت میں ترقی کا سفر شروع ہوا تھا اور رُک گیا وہیں سے وہ سفر اب اِنشاء اللہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی قیادت میں شروع ہو گا۔ وقت کے فرعونوں کے لئے میں اپنی بات کا اختتام اس شعر پر کروں گا:

صبح کے تخت نشیں شام کو مجرم ٹھہرے
ہم نے پل بھر میں نصیبوں کو بدلتے دیکھا

پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: آخر پر محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی۔ آپ دو منٹ بات کر لیں کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں وہی بات کروں گی جو سب نے کی ہے کہ اللہ کے بعد سب سے بڑھ کر پوری پاکستانی قوم اور ہمارے چیئرمین عمران خان کو یہ credit جاتا ہے کہ اللہ نے ہمیں تاریخی کامیابی دی ہے اور اس میں عمران خان صاحب کی محنت سرفہرست ہے۔ ہم پارٹی ممبران اور ورکرز تو ہمیشہ سے محنت اور

دن رات کام کرتے تھے لیکن یہ نتائج ہم حاصل نہیں کر سکتے تھے جس کی وجہ یہ ہے کہ عوام میں شعور پیدا کرنا عمران خان صاحب کا کام ہے اور عوام نے اس بار فیصلہ کیا ہے کہ کس کے ساتھ کھڑے ہونا ہے۔ سب سے بڑی بات کہ مجھے بار بار میڈیا اور لوگ یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ کیسے جیت سکتے ہیں کیونکہ آپ کے خلاف تو سب اکٹھے ہیں، بیوروکریسی، سسٹم اور "Establishment" آپ کے خلاف ہے لہٰذا آپ کیسے جیت سکتے ہیں تو میرا ایک ہی جواب ہمیشہ ہوتا تھا کہ کیا آپ لوگوں کے ایمان میں کمزوری ہے، کیا آپ لوگوں کو نعوذ باللہ رب کی طاقت پر کوئی شک ہے۔ جو شخص حق پر کھڑا ہوتا ہے اگر اُس کے ساتھ کوئی بھی نہ ہو لیکن اللہ اُس کے ساتھ ہوتا ہے، اللہ اس کو ضرور کامیاب کروائے گا اور الحمدللہ یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم اپنی غلطیوں سے کچھ سیکھیں۔ میرا آخری پوائنٹ یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ ہم الیکشن میں جائیں ہمیں چاہئے کہ ووٹر لسٹوں کے اندر جو مسائل ہیں وہ دُور کروائیں۔ بیوروکریسی اور پولیس نے ہمیں target کیا ہے اس لئے ہم نے اُن کو معاف نہیں کرنا لہٰذا ان کو ایک بار سبق ضرور سکھانا ہے کہ تم لوگ ایک مخصوص ٹولے کی غلامی کرتے ہو جبکہ آپ کا حلف ملک کے ساتھ ہوتا ہے کسی ٹولے کے ساتھ نہیں ہوتا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

The House is adjourned to meet on Tuesday 19th July 2022 at 2 p.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 19۔جولائی 2022

(یوم الثلاثہ، 19 ذوالحج 1443ھ)

ستر ہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 8

289

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

i۔ (مسودات قانون)

1. The Lahore City University Bill 2021 (Bill No. 86 of 2021).

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:
to move that the Lahore City University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:
to move that the Lahore City University Bill 2021, be passed.

2. The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:
to move that leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022.

290

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022.
MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022.
MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to move that the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once.
MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to move that the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed.

3. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022.
MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022.
MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR SAJID AHMED KHAN: MS KHADIJA UMER:	to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022.

291

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:

to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:

to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed.

ii۔ قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

(مورخہ 5۔جولائی 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ **سید عثمان محمود:**
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کےagainst انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوارappear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئےPPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

292

2۔ رانا مشہود احمد خان: (30۔ستمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی،ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تا کہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تا کہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: (28۔دسمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

293

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،19۔جولائی2022

(یوم الثلاثہ،19ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 40منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل (آیات نمبر 23 تا 24)

اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا(23) اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحمت فرما(24)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
گناہگار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ ﷺ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ ﷺ سے ہے
میں اس یقین سے زندہ ہوں آپ ﷺ میرے ہیں
میری حیات کا دارومدار آپ ﷺ سے ہے

تعزیت

معزز ممبر جناب ندیم قریشی کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: ہمارے معزز ایم پی اے ندیم قریشی صاحب کے والد محترم اللہ کو پیارے ہو گئے تھے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد ندیم قریشی کے والد محترم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ ایجنڈے پر پہلے سے ہی محکمہ آبپاشی کے سوالات چل رہے ہیں لیکن صورتحال ایسی ہے کہ جواب دینے کے لئے کوئی وزیر ہے اور نہ ہی سیکرٹری ہے لہٰذا Bills کو take up کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد Price hike اور لاء اینڈ آرڈر پر بات کر لیں گے۔ آج خاص طور پر سب سے بڑی شکایت یہ آئی ہے کہ آئی بی کے head فواد اسد اللہ اور اُن کے ساتھی ہمارے معزز ایم پی ایز بشمول خواتین کی locations تلاش کرتے ہیں جو ہمارے Privilege Act کی breach ہے جس کو ہم نے روکنا ہے اور شدت کے ساتھ روکنا ہے اِنشاء اللہ۔ ہم پہلے Bills شروع کرتے ہیں اور پہلا The Lahore City University Bill 2021 ہے۔

غیر سرکاری اراکین کی کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore City University Bill 2021. Ms Sadia Sohail Rana or any other mover may move for the consideration of Bill.

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

> "That the Lahore City University Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore City University Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

> "That the Lahore City University Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 29

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 29 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Sadia Sohail Rana or any other mover may move the motion for passage of the Bill.

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

"That the Lahore City University Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore City University Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Lahore City University Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

تحریک

مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ خدمات 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022. Mr. Muhammad Basharat Raja or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ خدمات 2022

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice of motion for suspension of Rules. He may move his motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with

under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب خدمات 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

تحریک

مسودہ قانون (تنسیخ وبحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022. Mr Muhammad Basharat Raja or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

Now, the question is:

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون (تنسیخ وبحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات 2022

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022 has been introduced.

The mover has given notice of motion for suspension of rules. He may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may

be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clause 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جیسے میں نے ذکر کیا تھا کہ general discussion میں آئی جی پولیس کے حوالے سے ہاؤس کی طرف سے جو بھی انفارمیشن ہو وہ on record ہونی چاہئے کہ انہوں نے کتنا نقصان کیا ہے۔ باقی الحمد للہ ابھی آپ نے Privileges Act والا بل پاس کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی strength میں اضافہ کیا ہے تو یہ بل انشاء اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سزا دینے کے لئے مددگار ثابت ہو گا جنہوں نے اسمبلی کا تقدس خراب کیا ہے اور جنہوں نے ممبران اسمبلی کے privilege کو breach کیا ہے تو ان کے اوپر بے شمار cases بنتے ہیں لیکن معاملہ بالکل انصاف کے ساتھ ہو گا اور انہیں پورا موقع دیا جائے گا کیونکہ عدالتوں میں بھی جانا ہے تو انشاء اللہ وہاں پر بھی defend کریں گے۔ اب ہم general discussion شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایوان کی طرف سے پاس کردہ قرارداد کو متعلقہ محکمے کو ارسال کرنا

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ، آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چند دن پہلے انتظامیہ کی طرف سے ممبران اسمبلی پر دباؤ یا اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے تھے، اس سلسلے میں ہم نے اس ایوان سے ایک resolution پاس کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ چیف منسٹر کے الیکشن کا جو process ہے اس وقت سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق چل رہا ہے تو اس وقت میری استدعا یہی تھی کہ just to be on record اس resolution کو ہمیں متعلقہ اداروں تک پہنچا دینا چاہئے تو میری معلومات کے مطابق اسمبلی سیکرٹریٹ نے وہ معاملہ چیف سیکرٹری تک پہنچا دیا ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! کیا وہ چیف سیکرٹری تک پہنچ گیا ہے؟

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے جناب محمد بشارت راجہ کی بات کی تائید کی)

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! تو وہ resolution ریکارڈ کا حصہ بن گیا ہے اس لئے میں آج کے حوالے سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سپریم کورٹ کے فیصلے کو دیکھا جائے تو اس میں باقاعدہ طور پر یہ درج ہے کہ الیکشن کے process میں اگر کوئی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے گا تو that will be considered as contempt of court اس لئے میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ جو مداخلت ہو رہی ہے جس طرح آپ نے فرمایا کہ آئی بی نمبر trace کرنے کی کوشش کر رہی ہے، ہمارے بعض ممبران اسمبلی کو ٹیلی فون آ رہے ہیں، لوگوں سے رابطے کئے جا رہے ہیں، انہیں pressurize کیا جا رہا ہے تو اس حوالے سے بھی آج ایک چھوٹا سا resolution آ جانا چاہئے تاکہ ہم سپریم کورٹ کے سامنے on record ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ راجہ صاحب آپ لاء منسٹر بھی ہیں، سبطین خان صاحب اور محمود الرشید صاحب اگر یہاں ہوں تو وہ اسمبلی سے جاتے ہوئے ایک پریس کانفرنس ضرور کریں جس میں یہ بات highlight کریں کہ یہ طریق کار ہے اور انہوں نے یہ بالکل illegal کام کیا ہے جو کہ violation ہے اور ہم سپریم کورٹ میں ان کے خلاف contempt کے لئے بھی move کر رہے ہیں۔ جی، سبطین خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی یہاں سے فارغ ہو کر ہم پریس کانفرنس کرتے ہیں۔

پی ٹی آئی کی پنجاب میں ضمنی انتخاب میں کامیابی پر معزز اراکین کی مبارکباد

جناب سپیکر: اب محترمہ مسرت جمشید چیمہ بات کریں گی اور اس کے بعد محترمہ مومنہ وحید بات کریں گی۔

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے پورے ایوان کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے جس طرح سے ریاستی دہشت گردی کا مقابلہ کیا کیونکہ یہ صوبہ پولیس سٹیٹ بنا ہوا تھا ہم نے پولیس کی دہشت گردی کو سہا اور کامیاب ہوئے۔ میں اپنے معزز ممبران اور جو پندرہ ممبران کا اضافہ ہوا ہے ان سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ یہ لوگ جس طرح سے ریاستی دہشت گردی کا مظاہرہ کر رہے تھے ان حالات میں آپ نے ہمیں اور ہاؤس کو guide کیا کہ ان کے ساتھ کیسے deal کرنا ہے۔ یہ ہمارے لئے انتہائی خوش آئند بات تھی۔ چونکہ آج آپ نے legislation بھی کر لی ہے اور اب الحمدللہ ہماری تعداد بھی ایسی ہے کہ ہمارے ساتھ جو جو کچھ ہوا ہم اس کا بدلہ لے سکتے ہیں۔ میں دو issues پر ایوان کی توجہ چاہوں گی۔ ہمارا تاریخ میں نام لکھا جائے گا کہ یہ وہ دور ہے جس میں آخری دفعہ لوٹے معرض وجود میں آئے اور اس کے بعد شاید ان کو museum میں ہی جگہ ملے۔ جس طرح سے لوٹوں کو deal کیا گیا ہے انشاءاللہ آئندہ کوئی بھی دوبارہ یہ حرکت نہیں کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آئی جی پنجاب نے جس طرح سے ہمارے ایوان کا تقدس پامال کیا، جس طرح سے 25۔ مئی کو ہماری خواتین، بزرگ اور ہماری پارٹی کے کارکنان کو شہید کیا ہم یہ چاہیں گے کہ اس کا ایکشن لیا جائے۔ ایک ایس پی جس کا نام عیسیٰ ہے اس کی فوٹیج میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے جو میرے موبائل میں اب بھی موجود ہے، اس نے ہماری گاڑی کو توڑا اور ہماری سکیورٹی کی گاڑی کو بھی توڑا بلکہ ہم جس بس میں وکلاء کے ساتھ موجود تھے اس بس کو بھی توڑا گیا۔ اس عیسیٰ نامی ایس پی نے پہلا ڈنڈا خود چلایا۔ ہم ویسے تو پورا ہاؤس deal کر رہے ہیں لیکن جن individuals کے ساتھ پولیس نے بد سلوکی کی، ہمارے گھروں میں ریڈ ہوا، الیکشن والے دن

بھی جس طرح سے misbehave کیا اس کی بھی فوٹیجز موجود ہیں۔ انہوں نے الٹا مجھ پر اور چیمہ صاحب پر ایک مزید ایف آئی آر درج کروادی۔ جس طرح انہوں نے انتقامی کارروائیاں کیں ہم آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ جو باتیں IB اور سپیشل برانچ کی ہو رہی ہیں کہ وہ فون کر رہے ہیں، کبھی لابر صاحب، کبھی رانا صاحب کو فون کر رہے ہیں تو یہ ساری چیزیں on record آنے کے بعد اس کی resolution بھی آجانی چاہئے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! پہلے میں نے یہی کہا تھا کہ ایک resolution آجانی چاہئے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں ابھی resolution لکھ لیتا ہوں؟

جناب سپیکر: کیا ہاؤس کی اجازت ہے کہ resolution آجائے؟

معزز ممبران حزب اختلاف: جی، ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اجازت ہے راجہ صاحب! آپ resolution بنالیں۔

محترمہ مسرت جمشید چیمہ: جناب سپیکر! جس طرح سے ہماری چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہونے کا سلسلہ جاری ہے ہماری قابل احترام ممبر ڈاکٹر شیری مزاری کے بیڈ روم سے بھی device ملی ہے اس لئے میں سب سے کہوں گی کہ آج ہم اپنے گھروں میں جاکر سرچ آپریشن ضرور کریں اور ایوان بھی اس کا نوٹس لے۔ سب سے پہلے آواری ایکسپریس کا سرچ آپریشن لازمی کروایا جائے کہ انہوں نے ہمارے کمروں میں پہلے سے ہی کوئی devices نہ لگوا کر رکھی ہو۔ میں آخری یہ بات کرکے اجازت چاہوں گی کہ ہم صرف ایک ہی مطالبہ کرتے ہیں جو کہ آپ نے کہہ دیا ہوا ہے کہ جس جس نے انتقامی کارروائی کی ہے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کو نشان عبرت بنایا جائے تاکہ دوبارہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جو انہوں نے گھروں پر ریڈ کیا، ہمارے ورکرز کی گاڑیاں توڑیں، ہمارے لوگوں کا نقصان کیا اور عام شہریوں کی املاک کو نقصان پہنچایا اس کی تلافی کے لئے ہمارا ایوان کوئی میکنزم بنائے تاکہ ان کی accountability کی جاسکے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ اس معزز ہاؤس میں جو آج کا دن ہے، کل کا دن تھا اور جو آنے والے دن ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنے معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی طاقت کے بل بوتے پر آج ہم پنجاب میں اپنا سیاسی تشخص بحال کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آپ کی قیادت میں اتنا بڑا معرکہ جو حق و باطل کا معرکہ بن گیا تھا اس میں حق کی جیت ہوئی۔ میں یہاں تمام آنے والے نئے اراکین کو welcome کرتی ہوں اور تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں خاص طور پر پنجاب کی عوام کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو اتنی گرمی کی شدت میں باہر نکلے۔ ہماری خواتین جنہوں نے door to door campaign کی، ہمارا وہ ووٹر جو معذور تھا، ہمارا وہ ووٹر جو ضعیف تھا، ہمارے وہ ووٹرز جو نوجوان تھے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لوگ ہمیں برگر پارٹی کہتے ہیں لیکن آج ان برگروں نے آج بڑے بڑے ٹینکوں کو اڑا کر رکھ دیا ہے۔ آج حق کی جیت ہوئی ہے اور یہ جیت پنجاب کے عوام کی جیت ہے، یہ پاکستانیوں کی جیت ہے اور ان فرعونوں کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ ہے جنہوں نے پارلیمنٹ پر شب خون مارا۔ دنیا کی سیاسی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کسی پارلیمنٹ میں ایسا حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہ کریڈٹ بھی اس مافیا کو جاتا ہے، شریف خاندان کو جاتا ہے اور ان ہارس ٹریڈنگ کرنے والے لوگوں کو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو کہاں سے کہاں تک پہنچے آج وہ ہار کر واپس اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے ہیں۔ لوگوں کی خریداری ہوئی اور آج ان لوگوں کا سیاسی مقدر تباہ ہو گیا ہے کیونکہ جب وہ اپنے حلقوں میں نکلے تو لوگوں نے ان کو بُری طرح سے reject کر دیا۔ یہ ایوان کی بالادستی ہے، قانون کی بالادستی ہے اور آج ہمارا تشخص بحال ہونے کا دن ہے۔ سب لوگوں کو بہت بہت مبارک باد ہو۔ میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ جیسے ہمارے معزز اراکین نے پہلے بات کی کہ جو پنجاب کی بیوروکریسی تھی، جو پنجاب کی پولیس تھی جنہوں نے کسی ایک خاندان کے ذاتی ملازم ہونے کا ثبوت دیا ان کو قانون کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے سزا دلانا ہمارا حق ہے اور وہ یہ deserve بھی کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے آئین کی دھجیاں اڑائیں اس لئے ان کو ضرور سزا دی جائے۔

جناب سپیکر! ضمنی الیکشن پاکستان کی تاریخ کا بہت بڑا معرکہ تھا جو پاکستان تحریک انصاف اور آپ کی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ق) نے مل کر لڑا جو چودہ پندرہ جماعتوں کی ایک مکس اچار پارٹی بنی ہوئی تھی اس کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔ آج کا دن آنے والے الیکشن کے لئے انتہائی اہم دن ہے۔ میں آپ کو اور خاص طور پر اپنے تمام ممبرز کو اپنی نیک خواہشات دینا چاہتی ہوں۔ ہم نے ضمنی الیکشن میں اختیارات کا ناجائز استعمال دیکھا۔ کسی نے ادارے کا نام نہیں لیا لیکن میں نام لے کر بات کرتی ہوں کہ کس ایجنسی کے لوگ، کس ادارے کے لوگ کس کس کی لوکیشن ڈھونڈتے پھر رہے ہیں، کس کس کو فون کر رہے ہیں، کس کس کو پریشان کیا جارہا ہے اور کس کس کو غائب کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ آج ہماری 188 تعداد ہے اگر پرسوں کے الیکشن میں ہمارا کوئی ایک ووٹر کم ہوا، ممبر کم ہوا تو اس کے ذمہ دار یہ ادارے ہوں گے اور وفاقی حکومت ہو گی۔ اگر ہم پچھلے تین مہینوں سے جنگ لڑتے لڑتے آج کے دن یہاں پر آسکتے ہیں تو ہم اس کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ ثانیہ کامران!

محترمہ ثانیہ کامران: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج بہت خوشی کا موقع ہے کہ آج ہم دوبارہ ایک معیار کے ساتھ، عزت کے ساتھ اور احترام کے ساتھ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے خان صاحب کی ایک بات بار بار یاد آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ انسان کے ہاتھ میں صرف نیت اور کوشش ہے اور کامیابی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ ہم نے 3 مارچ، 16 مارچ، 5 مئی اور 17 جولائی کو الیکشن لڑا ہے ہم نے تین مہینے اس پنجاب اسمبلی اور صوبہ پنجاب میں بہت برے حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ آپ سب لوگ گواہ ہیں، میڈیا گواہ ہے، اس ایوان کے تمام ممبرز گواہ ہیں کہ یہاں پر خواتین کے ساتھ جو سلوک ہوا، ان بنچز کے اوپر جو سلوک ہوا، چار سو پولیس کے اہلکاروں نے خواتین کے ساتھ جو رویہ رکھا اور ان کو مارا پیٹا، زدوکوب کیا۔ انہوں نے 3 مارچ کو دھاندلی کی اور ڈپٹی سپیکر نے لابی سے الیکشن conduct کروایا، sorry اپریل میں۔، میرے خیال میں جدوجہد اتنی لمبی ہوئی ہے کہ اب ہمیں تاریخیں بھی یاد نہیں ہیں لیکن وقت بدل چکا ہے۔ عمران خان کا پیغام گھر گھر پہنچ چکا ہے اور آج ہم لوگ یہاں پر اپنے نئے 15 ارکان کے ساتھ

موجود ہیں جو لابی میں ہیں۔ انشاءاللہ وہ جلدی oath اُٹھائیں گے، ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کو مبارکباد دیں گے لیکن یہ ایوان میرے خیال سے بہت زیادہ مبارک باد کا مستحق ہے کیونکہ ہم نے جو جنگ لڑی ہے اور جس طریقے سے خواتین نے اپنا حصہ ادا کیا ہے اس پوری جدوجہد کے اندر وہ قابل تحسین ہے۔ میں اپنی تمام بہنوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر یہ جنگ لڑی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی جو حکمت عملی تھی وہ بہترین تھی جس طرح آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا، جس طرح آپ کی چیئر کے ساتھ بدتمیزی کی گئی اور جس طرح تمام ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی گئی تو ہم نے عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے آپ کو تحمل میں رکھتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اور ہم نے بالکل Constitution کے تحت ایک جنگ لڑی ہے۔ یہ بہت بڑی بات تھی کہ اقتدار سے ہٹ کر دوبارہ اقتدار میں آنا اور نئی واضح اکثریت سے آنا کہ (ن) لیگ آج بے ساختہ پریشان ہے اور یہاں سے مفرور ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے کتنے دنوں سے اجلاس کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے تو کیا کبھی حکومتیں بھی بائیکاٹ کرتی ہیں؟ یہ ان کی کرسیاں خالی ہیں ان کی شکست بتا رہی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پیپلز پارٹی، پی ڈی ایم اور تمام تیرہ جماعتیں جو عمران خان کے خلاف کھڑی ہوئی تھیں آج نیست و نابود ہو چکی ہیں اور پنجاب سے پی ایم ایل (این) کا نام ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا شہباز!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ضمنی انتخابات جو پنجاب میں ہوئے ہیں اس میں سابق وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے جس طرح ہر ضلع میں جا کر campaign کی ہے جیسے ساہیوال میں بارش اور طوفان کے دوران وہ پہنچے اور عوام کا جو ولولہ تھا یہ ان لوگوں کے خلاف تھا جو منحرف اراکین ضمنی انتخابات میں گئے۔ پہلے جب کوئی ایم پی اے وفات پاتا تھا تو تب ضمنی الیکشن میں جاتے تھے اب اس دفعہ جو ضمنی الیکشن ہوئے ہیں یہ ان کا ضمیر وفات پا گیا تھا اور انہوں نے اپنا ضمیر بیچ دیا تھا جس کی وجہ سے یہ ضمنی الیکشن ہوئے ہیں۔ اس میں جس طرح پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں نے جگہ جگہ جا کر campaign کی اس میں معذور اشخاص بھی شامل تھے اور وہاں کی عوام نے آج عمران خان کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ اب اس ملک میں لوٹوں کی کوئی جگہ

نہیں ہے۔ وہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ آیا ہے کہ ان لوٹوں کے گھروں میں لوگ لوٹے مار رہے ہیں بلکہ ان کو جگہ جگہ لوٹے مار رہے ہیں۔ اب یہ لوگوں کے ساتھ لڑنے لگ پڑے ہیں۔ جھنگ میں ایک وڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں فیصل جبوآنہ صاحب کو لوٹا کہنے پر بچوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اب وہاں پر مسئلہ یہ درپیش ہے کہ کسی خوشی اور غمی پر کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ لوٹا وضو کے لئے لے آئیں کیونکہ یہ لڑنے لگ پڑتے ہیں اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

حمزہ شہباز شریف صاحب نے جو صرف regime change پر امریکہ سے ڈالر لئے تھے تو اب ایک دن میں 9،9 روپے ڈالر بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ 22۔جولائی کو وزیر اعلیٰ کا الیکشن ہے تو ڈالر بڑھنے کی وجہ یہ شریف خاندان ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ تمام ورکرز اور ایم پی ایز کو اکٹھا ہو کر 22۔جولائی کو ان کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دینی چاہئے تاکہ ان کو پتا لگے۔ جیسے ناجائز وزیر اعلیٰ اپنے اجلاس کرتے رہے ہیں، بجٹ اجلاس کرتے رہے ہیں اور دوسرے اجلاس کرتے رہے ہیں تو ان کی کوئی حقیقت نہیں اب ان کو ہائی کورٹ نے reject کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب پاکستان تحریک انصاف کو پنجاب میں اپنا نیا بجٹ لے کر آنا چاہئے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنی پارٹی کی by-election میں جیت پر تہہ دل سے رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں اور اپنے سب ساتھیوں کو مبارکباد دیتی ہوں جیسے انہوں نے فیلڈ میں نکل کر campaign کی اور حق اور سچ۔۔۔۔

جناب سپیکر: گیلانی صاحب! آپ اپنا پورا نام کیا لکھتے ہیں؟

سید رفاقت علی گیلانی: جناب سپیکر! سید رفاقت علی گیلانی۔۔۔

جناب سپیکر: سید رفاقت علی گیلانی صاحب! ان کے بعد پھر آپ کی باری ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! حق اور سچ کی لڑائی میں انہوں نے اپنے ملک کی خاطر جو campaign کی، لوگ باہر نکلے، پورا پاکستان اس وقت اس کرپٹ اور imported حکومت نامنظور کرنے کا ثبوت دے چکا ہے۔ میں یہاں پر ایک بات یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ جو لوٹے پی ٹی

آئی سے جا کر پی ڈی ایم سے ملے ان کو انہی کے منہ پر ایسا طمانچہ مارا گیا۔ انہی کے حلقوں سے انہیں ٹکٹ دیا گیا تا کہ وہ اپنے حلقوں میں جا کر مزید ذلیل وخوار ہوں اور اللہ نے ان کو ذلیل وخوار کیا۔ جہاں جہاں یہ لوٹے جاتے رہے ان کی جتنی hooting ہوئی اور عوام نے گالی گلوچ دی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہمارے عمران خان نے جو الیکشن campaign کی وہ قابل ستائش ہے۔ عمران خان صاحب نے 11 بج کر 56 منٹ پر اپنی آخری campaign بند کی اور یہ سارا ایوان انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ایک آخری بات کہ پی ڈی ایم کے لوگ جو کچھ بھی کر لو تو ایک تمھاری چاہت ہے اور ایک رب کی چاہت ہے، ہوتا وہی ہے جو رب کی چاہت ہے اور یہ سب ہم نے دیکھ لیا اور آگے بھی انشاءاللہ ایسے ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، سید رفاقت علی گیلانی!

سید رفاقت علی گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اور اس ایوان کے تمام ممبران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ہمارے نئے ممبران جو elect ہو کر آئے ہیں میں ان کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہاں پر ہمارے بہت سارے ممبران نے نشاندہی بھی کی کہ الیکشن میں ہمارا مقابلہ کسی جماعت کے ساتھ نہیں تھا بلکہ ہمارا مقابلہ سرکاری مشینری کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے ساتھ بھی تھا جو ہمارے اس ملک کے متعلق بُرے عزائم رکھتے ہیں۔ انہوں نے پوری کوشش کی اور انہیں اندازہ نہیں تھا کہ عوام ان کو مکمل طور پر reject کر چکی ہے تو الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو کامیابی دی اور سرخرو کیا۔ اس حوالے سے میں اتنا کہوں گا کہ ابھی بھی وہ اپنے اُوچھے ہتھکنڈوں سے کوشش کر رہے ہیں اور ہمارے ممبران کو مختلف offers پیش کر رہے ہیں، کالز کر رہے ہیں اور ڈرا دھمکا رہے ہیں تو اس حوالے سے میں request کروں گا کہ ہم سب متحد رہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جنہوں نے لوٹا ہونا تھا وہ لوٹا ہو چکے ہیں اب ہمارے پاس یہ ساری کریم ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ ہم سب عمران خان کی قیادت میں متحد ہیں اور پنجاب میں آپ کی قیادت میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ عمران خان صاحب کی قیادت میں اور آپ کی قیادت میں ہمارا پنجاب اور ہمارا ملک ترقی کرے گا۔ ہماری

عوام اور ہمارے تمام ممبران نے امریکہ کی غلامی کو reject کر دیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اب جو دور ہے وہ ہمارا ہو گا اور پاکستان تحریک انصاف کا ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ندیم بارا صاحب!

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے یہاں ایوان میں بیٹھے تمام ایم پی ایز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ تمام دوستوں اور خاص طور پر میرے لیڈر عمران خان کی انتھک محنت سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ میرے لیڈر عمران خان کا آخری جلسہ ہمارے پاس تھا تو election campaign میں آخری پانچ منٹ رہتے تھے پھر بھی وہ کہہ رہے تھے کہ میں اپنی قوم سے کوئی بات کر لوں اور انہوں نے آخری منٹ تک campaign جاری رکھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی انتھک محنت کی وجہ سے الحمدللہ قوم بھی جاگ گئی ہے اور قوم کو پتہ چل گیا ہے کہ ہمارے ملک کے حقیقی لیڈر کون ہیں ایک طرف پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیاں اور ایک طرف میرا لیڈر اکیلا کھڑا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے عزت دی ہے۔ آج اگر معیشت کی بات کریں تو دیکھ لیں کہ ڈالر 222 روپے پر پہنچ گیا ہے تو میں تمام حلقوں سے گزارش کروں گا، اداروں سے گزارش کروں گا کہ خدایا اب یہ جیسے سسٹم چل رہا ہے سننے میں آرہا ہے کہ ممبران کی locations چیک کی جا رہی ہیں یا اس طرح کی اور کوئی حرکتیں کر کے ملکی معیشت کو مزید نہ ڈبویا جائے بلکہ ملک کو اب ترقی کی طرف گامزن ہونا چاہئے پنجاب پاکستان کی سب سے بڑی آبادی کا صوبہ ہے تو اس کے اندر اگر لاقانونیت اور جنگل کا قانون شروع کر دیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں پورے ملک میں survival کرنا مشکل ہو جائے گا تو میں آخر میں یہی کہنا چاہوں گا کہ ملک اس وقت ان چیزوں کا متحمل نہیں ہو سکتا لہٰذا پر امن طریقے سے یہ process کیا جائے جو اقتدار اللہ تعالیٰ نے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کو دیا ہے اس کا لائحہ عمل بنا کر اس کو مکمل کرنا چاہئے تاکہ آگے پنجاب کی ترقی کا سفر چوہدری پرویز الٰہی صاحب کی صدارت میں جاری رکھا جا سکے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ جو واقعات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں آپ نے resolution پیش کرنا ہے تو وہ آپ کر لیں اس کے بعد جناب احسن سلیم بریار صاحب آپ بات کر لیں۔ جی، راجہ صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!

"میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے:۔

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جی، محرک اپنی قرار داد پیش کریں۔

ایوان کا معزز ممبر زاسمبلی کو انٹیلی جنس اداروں اور پولیس کی جانب سے ہراساں کرنے پر کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"22۔جولائی کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب سے پہلے وفاقی وصوبائی حکومت کی جانب سے حکومتی دہشت گردی عروج پر ہے اس ایوان میں موجود ممبران اسمبلی کی طرف سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ حکومتی intelligence کے اداروں کی طرف سے اُنہیں ہراساں کرنے کے لئے اُن کی locations trace کی جارہی ہیں، اُنہیں مقتدر حلقوں کی جانب سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں، دھمکیاں دی جا

رہی ہیں، پولیس کے ذریعے دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور اس سب کچھ کے لئے حکومتی مشینری کو بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ 22۔جولائی کا الیکشن سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاری directions کے تابع ہو رہا ہے عدالت عظمیٰ کے واضح احکامات ہیں کہ الیکشن process کو سبوتاژ کرنے کی کوئی بھی کوشش of court contempt تصور ہو گی اس لئے ہماری یہ استدعا ہے کہ ہماری اس قرارداد کو منظور فرمایا جائے اور متعلقہ اداروں کو انتباہ کیا جائے کہ وہ غیر قانونی مداخلت سے باز رہیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"22۔جولائی کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب سے پہلے وفاقی و صوبائی حکومت کی جانب سے حکومتی دہشت گردی عروج پر ہے اس ایوان میں موجود ممبران اسمبلی کی طرف سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ حکومتی intelligence کے اداروں کی طرف سے اُنہیں ہراساں کرنے کے لئے اُن کی locations trace کی جارہی ہیں، اُنہیں مقتدر حلقوں کی جانب سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں، دھمکیاں دی جارہی ہیں، پولیس کے ذریعے دباؤ ڈالا جارہا ہے اور اس سب کچھ کے لئے حکومتی مشینری کو بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ 22۔جولائی کا الیکشن سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاری directions کے تابع ہو رہا ہے عدالت عظمیٰ کے واضح احکامات ہیں کہ الیکشن process کو سبوتاژ کرنے کی کوئی بھی کوشش of court contempt تصور ہو گی اس لئے ہماری یہ استدعا ہے کہ ہماری اس قرارداد کو منظور فرمایا جائے اور متعلقہ اداروں کو انتباہ کیا جائے کہ وہ غیر قانونی مداخلت سے باز رہیں۔"

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"22۔جولائی کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب سے پہلے وفاقی و صوبائی حکومت کی جانب سے حکومتی دہشت گردی عروج پر ہے اس ایوان میں موجود ممبران اسمبلی

کی طرف سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ حکومتیintelligenceکے اداروں کی طرف سے اُنہیں ہراساں کرنے کے لئے اُن کی locations traceکی جارہی ہیں، اُنہیں مقتدر حلقوں کی جانب سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں، دھمکیاں دی جارہی ہیں، پولیس کے ذریعے دباؤڈالا جارہاہے اور اس سب کچھ کے لئے حکومتی مشینری کو بے دریغ استعمال کیاجارہاہے۔

جناب سپیکر!اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرناچاہوں گا کہ 22۔جولائی کا الیکشن سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاریdirectionsکے تابع ہو رہاہے عدالت عظمیٰ کے واضح احکامات ہیں کہ الیکشن processکوسبوتاژکرنے کی کوئی بھی کوشش of court contempt تصور ہوگی اس لئے ہماری یہ استدعاہے کہ ہماری اس قرارداد کو منظور فرمایاجائے اور متعلقہ اداروں کو انتباہ کیاجائے کہ وہ غیر قانونی مداخلت سے باز رہیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب احسن سلیم صاحب! آپ بات کرلیں۔

جناب احسن سلیم: جناب سپیکر !شکریہ ۔سب سے پہلے تو میں جو ہمارے پانچ reserved seatsکے ممبران notifyہوئے ہیں اُن کو مبارک باد پیش کرتاہوں اور خصوصی طور پر 15 electedممبران جو17۔جولائی کو جیتے ہیں اُن کو مبارک باد پیش کرتاہوں۔یہ سب بلاشُبہ ہمارے قائد، ہمارے لیڈر جناب عمران خان صاحب کی جوانتھک محنت تھی اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ فتح نصیب کی اس میں خصوصی مبارکباداپنےcolleague parliamentariansکو جن کی جہاں جہاں dutiesلگیں تھیں اُنہوں نے اپنی ڈیوٹی کو اپنے چیئرمین جناب عمران خان کی ہدایات کے مطابق دل سے اپنے ورکرز کے ساتھ بخوبی نبھایا، اس طرح جو ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز ہیں جو دور دراز علاقوں سے اپنے اپنےelected membersکے ساتھ یااپنے قائد کے ساتھ آئے یاجو لاہور کے دوست، ورکرز پنجاب کے دور دراز علاقوں میں گئے، اسی طرح ہم نے اپنے تمام کارکنان کے ساتھparticipationکی میں انہیں بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ یہ اُن کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ اگر ہم نے یہ تمام سرکاری مشینری اور تمام اداروں کے خلاف جاکر الیکشن لڑا تو یہ

ہمارے کارکنان اور ہمارے ممبرز اور تمام پارٹی کے جو عہدیداران ہیں اُن کے جذبے کو بھی میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرے سے پہلے بھی کچھ ممبرز نے یہ بات کی کہ پچھلے تین ساڑھے تین ماہ میں ایک dark period گزرا جو پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان، ممبرز اور لیڈر شپ نے دیکھا، یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا، اس dark period کے اندر کئے گئے ظلم اور جبر کو بھی ہم اپنی حکومت میں جب 22 جولائی کو واپس آئیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ انصاف کے ساتھ پورا اُتریں گے۔ ہم اپنی ذاتی رنجش پر بدلہ نہیں لینا چاہتے لیکن جو انہوں نے 25 مئی کو پاکستان کی عوام کے ساتھ اور خصوصی طور پر اس سے پہلے جس طرح اس ایوان کے اندر انہوں نے تقدس پامال کیا، ایوان کے اندر تاریخ میں پہلی مرتبہ پولیس کو لے کر آئے یہ چیزیں ہم نے پہلے نہیں دیکھیں لیکن اب انشاءاللہ تعالیٰ جناب پرویز الٰہی پاکستان تحریک انصاف کے امیدوار ہیں، پاکستان مسلم لیگ (ق) نے جس طرح سے اپنے ورکرز کے ساتھ اور اپنے experience کے ساتھ اس الیکشن کے اندر participation کی اور پاکستان تحریک انصاف کے جن ممبرز نے یہ seats نکالی ہم اُن کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں تھوڑی سی مختلف بات کروں گا کہ لوگوں کو ہم سے کافی زیادہ امیدیں ہیں کیونکہ جو dark period لوگوں نے پچھلے تین ساڑھے تین ماہ میں دیکھا ہے اب لوگ چاہتے ہیں کہ جناب پرویز الٰہی اور پاکستان تحریک انصاف اپنے تجربے کے ساتھ پنجاب کے اندر ایک نیا ترقی اور خوشحالی کے سفر کا آغاز کریں گے تو اُس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ جو گرتی اور ٹوٹتی معیشت اس امپورٹڈ حکومت نے ہم پر مسلط کی ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ مل کر اچھی policies لے کر آئیں گے۔ جس طرح موجودہ حکومت نے کسان کی کمر توڑ کر رکھ دی ڈیزل اور بجلی کے جو نرخ ہیں ہمارے کسان بھائی اپنے سے پیسے لگا کر اپنا گزارا کر رہے ہیں پچھلے کچھ سیزن سے اُنہیں کوئی منافع نہیں ملا ہم امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جناب پرویز الٰہی صاحب اور پاکستان تحریک انصاف تمام اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر انشاءاللہ تعالیٰ جو اچھی policies لے کر آئیں گے تو پنجاب اور پاکستان میں ایک نئے خوشحالی کے سفر کا آغاز ہو گا۔ آپ سب کا شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عابدہ راجہ!

محترمہ عابدہ راجہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب چیئرمین !سب سے پہلے جو ہماری بہنیں پنجاب اسمبلی میں نئی آئی ہیں اُن سب کو ہم welcome کرتے ہیں اور بہت زیادہ مبارک باد پیش کرتی ہوں اس کے بعد جو ابھی elections ہوئے ہیں اُن پر بات کروں گی میں specially آپ کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ ان elections میں ground کے اوپر میں خود working کرتی رہی ہوں ہم نے door to door work بھی کیا اور ہر چیز کی اس الیکشن میں، میں نے ایک چیز دیکھی کہ یہ جو الیکشن ہم جیتے ہیں اور اتنی زیادہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کامیابی دی ہے اُس میں سب سے بڑا ہاتھ ہمارے workers کا تھا workers کو دیکھا کہ وہ اپنے کام کے اوپر اتنے charged تھے اُن کا اتنا focus تھا چونکہ ہم تو ایم پی ایز تھے ہم نے تو جانا ہی تھا لیکن ایسے ایسے ورکرز جن کو ہم جانتے بھی نہیں تھے دیہاتوں میں جب ہمارا جانا ہوا ہم نے شاید کبھی اُن کی شکلیں بھی نہیں دیکھی تھیں لیکن جب اُن کا کام دیکھا تو میں حیران ہو گئی تو مجھے اس پر یقین ہو گیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عمران خان کی محبت لوگوں کے دلوں میں اتنی زیادہ ڈالی ہوئی ہے کہ وہ خود ہی سے کام کر رہے ہیں اور خود ہی سے ہمارا ساتھ دے رہے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کامیابی ملی ہے اس کے بعد میں یہ ضرور تذکرہ کروں گی کہ ہماری جو پاکستان تحریک انصاف کی خواتین ہیں اُن کا role بہت زیادہ اہم تھا اس الیکشن میں انہوں نے بہت زیادہ محنت کی اور بہت زیادہ کوشش کی جس کی وجہ سے ہم یہ الیکشن جیتے اگر آپ ووٹرز کی تعداد کو دیکھیں تو وہ بھی میں نے نوٹ کیا تھا کہ ووٹرز کی تعداد بھی خواتین ووٹرز سب سے زیادہ تعداد میں باہر نکلی ہیں مردوں کی نسبت خواتین کے ہر حلقے کے اندر زیادہ ووٹ poll ہوئے ہیں تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو پاکستان کی خواتین آج بہت باشعور ہو چکی ہیں اور ان کو باشعور کرنے میں سب سے اہم کردار عمران خان کا ہے۔ الحمدللہ دیہاتوں کی خواتین رکشوں میں بیٹھ کر اور پیدل چل کر بھی ووٹ ڈالنے آ رہی تھیں۔ ہم نے جب ان سے پوچھا تو انہوں نے آگے سے ہمیں یہ جواب دیا کہ یہ ووٹ ملک و قوم کی امانت ہے اس لئے آج ہم یہ ووٹ ڈالنے آئی ہیں۔ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ ہم ہر جگہ ووٹرز کے لئے اپنی گاڑیاں بھیجتے لہذا ووٹرز خود اپنا ووٹ ڈالنے کے لئے نکلے ہیں۔ میں پوری قوم اور خاص طور پر خواتین کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ گھروں سے نکل کر ہمیں ووٹ دینے آئیں۔ پنجاب اسمبلی کی ممبر ہونے کے ناتے میرا اور ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم آئندہ خواتین کی ویلفیئر

کے لئے بہت زیادہ کام کریں ان کی ایجوکیشن اور خاص طور پر ٹیکنیکل ایجوکیشن کے حوالے سے کام کریں مزید ان دور دراز دیہاتوں کے جو مسائل ہیں جیسا کہ میرے دیہات میں ہسپتال، ڈسپنسریاں اور سکولز نہیں ہیں ان کو بھی حل کریں۔ ہمارے مری میں صرف ایک کالج ہے لہذا ہمیں خاص طور پر بچیوں کو تعلیم کے حوالے سے بھی facilitate کرنے کی ضرورت ہے۔ آج جب ہماری بچیاں اتنی باشعور ہو چکی ہیں تو اگر آج بھی ہم انہیں facilitate نہیں کریں گے تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ ہم سب کو اور عمران خان کو اللہ تعالیٰ نے بہت عزت دی ہے تو اس عزت کے صدقے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم یہاں پر ایمانداری، دل لگی اور محنت سے کام کریں، جیسا کہ عمران خان صاحب بھی کہتے ہیں لہٰذا ہمیں انشاءاللہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ہم سب خواتین ایم پی ایز کو خاص طور پر خواتین کی بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب جناب یوڈسٹر چوہان صاحب اپنی بات کریں۔

جناب یوڈسٹر چوہان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے new elected members کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 17 جولائی کو عمران خان صاحب کی قیادت میں اور تمام parliamentarians، عہدیداران اور ورکرز نے جو محنت کی ہے اور جس کے نتیجے میں ضمنی الیکشن میں جو رزلٹ آیا ہے اس حوالے سے میں ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ مبارکباد اس لئے پیش کرتا ہوں کہ یہ ہمارا مقابلہ 13 یا 16 جماعتوں سے نہیں تھا بلکہ ہمارا مقابلہ ریاستی مشینری اور پولیس سے تھا اور اس کا نتیجہ ہماری جیت کی صورت میں آیا کیونکہ پوری قوم، پورا پنجاب تحریک انصاف اور عمران خان صاحب کے ساتھ کھڑی تھی۔ میں آپ کی توجہ 25- مئی آزادی مارچ کے حوالے سے دلانا چاہتا ہوں جو انہوں نے پورے پاکستان، پنجاب اور خاص طور پر جنوبی پنجاب، رحیم یار خان میں جو ہمارے parliamentarians، عہدیداران اور ہمارے غیور ورکرز کے ساتھ سلوک کیا ہے اور ان پر ایف آئی آرز کاٹی گئیں اور رحیم یار خان میں انہوں نے پولیس گردی کی ہے جس کی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ اس نالائق امپورٹڈ حکومت کو آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب

سیکرٹریٹ کو غیر فعال کیا ہے جو کہ آپ نے بھی recently دیکھا ہو گا۔ چولستان میں خشک سالی کی وجہ سے معاشی بدحالی ہوئی اور وہاں کے مویشیوں کا نقصان ہوا لیکن اس امپورٹڈ حمزہ شہباز کی حکومت نے وہاں کوئی توجہ نہیں دی اور نہ ہی کوئی مالی امداد اس حوالے سے دی۔ میں آپ کو اس کے ساتھ یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے گزشتہ 35 سے 40 سالوں میں عمران خان کی قیادت میں پنجاب اور خاص طور پر جنوبی پنجاب میں minorities کے لئے تاریخی فنڈز دیئے تھے ان کو بھی روکنے کی کوشش کی گئی اور انہوں نے non-elected people کے ذریعے اس کو ختم کروانے کی کوشش کی۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جو لوٹے تھے ان کا حشر بھی آپ نے دیکھ لیا ہے ان کی تدفین بھی آپ دیکھیں گے کیونکہ پارلیمنٹ کے باہر ان کو ہم پارک میں دفن کریں گے اور ان کا end ہو گا۔ میں پورے پاکستان کو مبارکباد دیتا ہوں اور جناب سپیکر کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عمران خان اور پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: اب ملک واصف مظہر اپنی بات کریں۔

ملک واصف مظہر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے نو منتخب اراکین پنجاب اسمبلی اور خاص طور پر جو کہ پاکستان تحریک انصاف کے اراکین منتخب ہو کر پنجاب اسمبلی میں آئے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ 17-جوالائی کو پنجاب کی غیور عوام نے فیصلہ کیا کہ ہم ضمیر فروشوں، لوٹوں، لٹیروں اور چوروں کے خلاف ہیں۔ 17 جولائی کو پنجاب کی عوام جس میں میرے نوجوان، بہنیں، مائیں اور میری بیٹیاں پورے جوش و خروش اور ولولے کے ساتھ باہر نکلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 10-اپریل کا ہمارے لوگوں، دوستوں اور پنجاب کی عوام نے بدلہ لیا ہے کہ جب عمران خان صاحب اکیلے ڈائری اٹھا کر وزیر اعظم ہاؤس سے نکلے اور انہوں نے اس دن کہا کہ کوئی میری مخالفت کرنے والا رہ تو نہیں گیا تو پنجاب کی عوام نے 17 جولائی کو ثابت کیا کہ پوری عوام اپنے خان کے ساتھ کھڑی ہے اس لئے انہوں نے لوٹوں اور لٹیروں کو بھی مسترد کیا، عمران خان کا قصور کیا تھا اور کس وجہ سے ان کی حکومت گرا کر امپورٹڈ حکومت لائی گئی اور کس وجہ سے یہ regime change operation ہوا کیونکہ عمران خان صاحب نے اقوام متحدہ میں کھڑے ہو کر ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدُالرَّسُوْلُ اللہ کا نعرہ لگایا اسلام کی بات کی ؟ عمران خان نے کہا کہ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی محبت ہم مسلمانوں کی رگوں میں خون بن کر دوڑتی ہے تو یہ عمران خان صاحب کا قصور تھا۔ عمران خان نے رحمتہ اللعالمین اتھارٹی بنائی، ان لوٹوں اور لٹیروں نے آتے ہی سینما اتھارٹی بنائی اور یہ جو اسلام کا جعلی نعرہ لگانے والے تھے انہوں نے آکر اس اتھارٹی کو بند کیا۔ لنگر خانے بند کئے جہاں پر غریب اپنا سر چھپاتے تھے۔ میں پنجاب کی عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور انشاءاللہ انہوں نے ابھی یہ trailer دیکھا ہے اور جب جنرل الیکشن کا اعلان ہو گا تو پورا پاکستان خان کے ساتھ کھڑا ہو گا اور ان لوٹوں، لٹیروں، ضمیر فروشوں اور امریکہ کے یاروں کی انشاءاللہ تعالیٰ ضمانتیں ضبط ہوں گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب محترمہ سیمابیہ طاہر اپنی بات کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنے ان تمام ممبران اسمبلی جنہوں نے ابھی ایک زبردست قسم کی جیت حاصل کی ہے کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ہم ان تمام ممبران کو بہت جلد انشاءاللہ تعالیٰ یہاں ایوان میں welcome کریں گے۔ میں آج کے حالات کے پیش نظر ایک چھوٹی سی نظم پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

عمران کے سپاہیوں خفتہ قوم کو جگادو
ہر سازش امپورٹڈ کی ناکام بنادو
تھم سکے نہ رک سکے گا ان سے انقلاب
خان کا پیغام جعفر و صادق تک پہنچادو
امریکہ کی غلامی سے آتا سرُور ان کو
غیرت سے خالی رہ گئے عوام کو بتلادو
چوری کی خاموشی رہی نیوٹرل ہوئے ادارے
بحران آئین پیدا ہوا ماہرین کو سمجھادو

امریکہ کے ڈالر ملے فروشانِ ضمیر کو
سوداگرِ ضمیر کے ہر نقش پا کو مٹادو
غرباء کا خون چوسنا ٹھہرا مقدر ان کا
دو ووٹوں پر کھڑی حکومت کو گرادو
عقل سے خالی کرائم منسٹر زیر عتاب زرداری
آزادی کا اعلان چیری بلاسم کو سنادو
سیاست نہیں فراست مومن کی ہے میراث
زرداری اور ڈیزل کو آپس میں ہی لڑادو
ذاکر بھی اک سپاہی کپتان کی سپاہ کا
علمِ جہاد اٹھاؤ ہر سو بگل بجادو

جناب چیئرمین! میں نے آخر میں صرف اتنا کہنا ہے کہ ہم نے اس ضمنی الیکشن میں اپنی قوم کو جاگتے ہوئے دیکھا ہے وہ قوم جس کے لئے ہمیشہ عمران خان صاحب کہتے تھے کہ جس دن میری عوام ایک قوم بن جائے گی اس دن پاکستان فلاح پائے گا-انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں کہ جب ایک بار پھر ہم نئے پاکستان کو ابھرتا ہوا دیکھیں گے اور وہ نیا پاکستان جس کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا انشاءاللہ تعالیٰ اس کی تکمیل عمران خان صاحب کریں گے-ہم بہت جلد وہ پاکستان دیکھیں گے-پاکستان زندہ باد، شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، آج کے آخری مقرر محمد اشرف خان رند صاحب ہیں-رند صاحب! آپ مختصر بات کرلیں۔

جناب محمد اشرف خان رند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنے تمام نومنتخب نمائندگان پنجاب اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، اس کے ساتھ یہ کاوش، یہ نظریہ، یہ تمام محنت میرے لیڈر عمران خان صاحب کی ہے جس کی ایک آواز پر پوری قوم اٹھی-میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ تین مہینے سے جو امپورٹڈ حکومت مسلط ہے آپ اس کی کارکردگی ضرور note کریں کہ انہوں نے تین مہینوں میں عوام کے ساتھ کیا کیا ہے؟ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی

دی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہماری بیوروکریسی، خاص طور پر میں ڈی پی او اور ڈی سی مظفر گڑھ کی بات کروں گا ان کے رویے سے تو ایسے لگتا تھا کہ شاید ہم کوئی بڑا گناہ کر بیٹھے ہیں۔کوئی بھی اپوزیشن کے کسی بھی ممبر کا فون سننے کے لئے تیار نہیں تھا، آپ یقین کریں کہ تھانے پر ریٹ لسٹ لگی ہوئی ہے روزانہ ایک دو قتل ہوتے ہیں، اشتہاری عام پھر رہے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا نظریہ ایک طرف تھا لیکن ان تین مہینوں میں اس امپورٹڈ حکومت کے دور میں تھانہ کلچر، پٹواری کلچر اور ڈکیتی کی حکومت کو عوام نے مسترد کر دیا ہے۔ آپ یقین کریں ہر تھانے کے باہر ایک چٹی دلال موجود ہے اور یہ ڈی پی او صاحب کے علم میں ہے، الیکشن والے دن ڈی پی او صاحب ایسے لگتے تھے جیسے ہم بھی اور وہ بھی پاکستانی ہی نہیں ہیں۔جب وہ شہباز گل صاحب کو گرفتار کرنے آئے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، اس بندے نے ایسا سمجھا کہ جیسے انڈیا کے کسی ایجنٹ کو گرفتار کرنے آیا ہوں ، اگر وہ ایک دو گھنٹے انتظار کر لیتے تو issue solve ہو جاتا لیکن ان ساری چیزوں سے ہمیں بطور پاکستانی اور بطور ممبر پنجاب اسمبلی سبق سیکھنا ہے کہ ہم اچھا کریں گے تو اس کا رزلٹ اچھا آئے گا، اگر ہم بُرا کریں گے تو عوام دیکھ رہی ہے۔میں یہ ضرور کہوں گا کہ آج کل وہ دور ہے جس کے ہاتھ میں موبائل ہے وہ بندوق سے کم نہیں ہے اور لوگ اس موبائل کا استعمال اپنے حق کے لئے ضرور کرتے ہیں اور اپنے ووٹ کا استعمال بھی اپنے حق کے لئے ضرور کرتے ہیں۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سردار صاحب! شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 20-جولائی2022 بوقت دوپہر 2.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 20۔جولائی 2022

(یوم الاربعاء، 20 ذوالحج 1443ھ)

ستر ہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 9

329

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

331

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ،20۔جولائی2022

(یوم الاربعاء،20ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 03بج کر30منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ
ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

سورۃ النزعت (آیات نمبر40تا46)

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور نفس کو بے جا خواہشوں سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانہ بہشت ہی ہےO اے پیغمبر ﷺ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کب ہےO سو تم اس کے ذکر کی طرف سے کس فکر میں ہو؟O اس کا منتہا یعنی واقع ہونے کا وقت تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہےO جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہوO جب وہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا خیال کریں گے کہ گویا دنیا میں صرف ایک شام یا ایک صبح رہے تھےO

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو
جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو
پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اس نورِ اولیں کا اجالا تم ہی تو ہو
سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تم ہی تو ہو

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم اجلاس کی کارروائی شروع کر رہے ہیں لیکن آج بھی آبپاشی کا پہلا ایجنڈا pending چلا آرہا ہے اور یہاں ان کو defend کرنے والا حکومت کا کوئی بندہ بھی نہیں ہے، بالکل Privilege Motions کی صورتحال بھی اسی طرح ہے اور پھر اگر ہم Adjournment Motions کو دیکھتے ہیں تو یہی صورتحال نظر آتی ہے۔ اب باقی چیزیں جو Constitutional crisis, price hike اور law and order کے حوالے سے ہیں تو اس حوالے سے جو بھی بات کرنا چاہے وہ نام بھجوا دیں ویسے کچھ نام میرے پاس آگئے ہیں۔ میرے خیال میں شاید پہلے جناب محمد بشارت راجہ نے کوئی بات کرنی ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اپوزیشن لیڈر جناب محمد سبطین خان صاحب! آپ نے کوئی بات کرنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

بحث

آئینی بحران، مہنگائی اور امن وامان پر بحث(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف(جناب محمد سبطین خان):بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر!آج نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے تین مہینے سے اس ناجائز اور imported حکومت نےConstitutional crisisبنائی ہوئی ہے انہوں نے قانون کی دھجیاں اڑائی ہیں،انہوں نے ہر وہ کام کیا ہے جو پاکستان بننے کے بعد ستر سالہ تاریخ میں نہیں ہوا۔ وہ unconstitutionalکام جو آج تک نہیں ہوئے وہ پچھلے تین مہینوں میں اس گورنمنٹ نے کر دیئے اور یہ جمہوری گورنمنٹ ہونے کے باوجود،جو اپنے آپ کو جمہوری گورنمنٹ کہتی ہے، آپ کو بھی یاد ہو گا اور اس معزز ایوان کو یاد ہو گا کہ جس طرح پولیس کی انٹری ہوئی، جس طرح عطاءاللہ تارڑ نے یہاں بیٹھ کر ناجائز حرکتیں کیں اور جس طرح عطاءاللہ تارڑ نے آئین کی کتاب ہاتھ میں لے کر جو کہ ہمارےIslamic Republic of Pakistanکا1973کا ایک مقدس آئین ہے اس کے ایک ہاتھ میں وہ کتاب اور ایک ہاتھ سے وہ اشارے جو میں سمجھتا ہوں کہ میں وہ دہرا بھی نہیں سکتا۔انہوں نے آئین اور قانون کی پامالی کے لئے ہر وہ کام کیا جو کہ نہایت قابل مذمت اور قابل شرم ہے۔جب ہم اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم ایک جمہوری حکومت ہیں، یہ اسمبلی جمہوریت کی پاسداری کرتی ہے اور پھر ان اسمبلیوں میں جمہوریت کی باتیں کرتے ہوئے ہم وہundemocraticاور non democratic actionکر کے جمہوریت کی نفی بھی خود کرتے ہیں اور اوپر سے جمہوریت جمہوریت کھیلتے ہیں۔ہمارے ذہنوں اور دلوں کے اندر ڈکٹیٹر شپ بھری ہوئی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو ہم کر رہے ہیں، آپ حکومت کا یہ ایک متضاد رویہ دیکھیں کہ جو ہم چاہ رہے ہیں وہی جمہوریت ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو ضد اور انا کا مسئلہ بنا کر انہوں نے ہر وہ کام کیا جس کو ہمcondemnکرتے ہیں،میں beingLeader of the Opposition اکیلا condemnنہیں کر رہا بلکہ یہ پورا ہاؤس گواہی دے گا کہ ہم ان کوcondemnکر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چار سے پانچ منٹ کے لئے یقیناً چاہوں گا کہ غیر قانونی حرکات وسکنات کے بعد انہوں نے جو مہنگائی کا طوفان کھڑا کیا اور ان کی عوام پر کوئی توجہ نہیں تھی۔ میں حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے تین مہینے میں دن رات محنت کی، دن رات اس حکومت نے کوشش کی اور نیب کے قانون کو ختم کیا اور وہ اس لئے ختم کیا تاکہ یہ اپنی چوری چھپا سکیں اور یہ اپنی جان بچا سکیں تو کیا ان کی تین مہینے کی کارکردگی میں نیب قانون کو تبدیل کرنے کے علاوہ کوئی چیز آپ کو نظر آتی ہے؟ I think there would be a big number. اس کے علاوہ آج ڈیزل کی قیمتیں دیکھیں کہ 100 روپے پٹرول بڑھا کر شہباز شریف صاحب نے بڑی کمال مہربانی کی کہ 12 سے 14 اور 18 روپے قیمت کم کر دی۔ آج زمیندار رو رہا ہے، Industrialist رو رہا ہے اور ہمارے فیصل آباد میں صنعتیں بند ہو رہی ہیں، pesticides جعلی آگئی ہیں، بیج جعلی آگیا اور نہروں میں پانی بند ہو گیا اس میں ڈیزل کا استعمال بڑھ گیا ہے اور جو زمیندار کے ٹیوب ویل کے ریٹس ہیں، انہوں نے اس نہج پر ملک کو پہنچا دیا کہ نہ ان سے زمیندار خوش ہے، نہ ان سے industrialist خوش ہے، نہ دیہاڑی والا مزدور خوش ہے اور نہ ہی تنخواہ دار طبقہ خوش ہے۔ انہوں نے ان کو ایک چکی میں ڈال دیا ہے کہ کوئی بندہ بھی مطمئن نہ رہے، جیسے مریم بی بی کہتی ہیں کہ آج رات سارے سکون کی نیند سوئیں گے تو وہ مجھے پتا نہیں کہ خواب میں سوئیں گے کیونکہ حقیقت میں جو اس وقت حالات چل رہے ہیں کوئی بندہ بھی سکون کی نیند نہیں سو سکتا۔ پھر ان باتوں کے بعد اور ان کی ان حرکات کے بعد اللہ الحق ہے اور اللہ نے پھر وہ دن دکھا دیا کہ ہمارے چیئرمین نے جہاں جہاں جلسے کئے آج وہاں سے 30 سے 40 ہزار کی لیڈ سے ہمارے ایم پی ایز جیت کر آئے بیٹھے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اور جہاں انہوں نے جلسے کئے انہوں نے اپنی فورسز استعمال کیں، انہوں نے ایڈمنسٹریشن استعمال کی، انہوں نے ڈی سی او اور ڈی پی اوز کو استعمال کیا، انہوں نے تھانیدار اور سپیشل برانچ کو استعمال کیا لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ انہوں نے کہا کہ عمران خان کو کرسی سے اتار دو لیکن لوگوں کے دلوں میں اللہ کی طرف سے عمران خان بس چکا ہے، آپ لوگوں کے دلوں سے کسی کو نہیں نکال سکتے اور یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اور اللہ نے وہ فیصلہ عمران خان کے حق میں کر دیا ہے۔ اس ظلم اور جبر کے ساتھ، یہ انتظامیہ یا ہمارے معزز ایم پی ایز حضرات بیٹھے ہیں کہیں نہ کہیں ان کی ڈیوٹیاں بھی یقیناً ہوں گی اور ہم نے بھی دیکھا کہ ایسے اس دن محسوس ہوتا تھا کہ ہم شاید کسی علاقہ غیر سے آئے ہیں اور ہمارے مخالف جو ہیں وہ محب وطن پاکستانی ہیں لیکن یہ جمہوریت ہے اور ووٹ کی پرچی سے ہی انصاف ہوتا ہے اور عوام نے وہ فیصلہ کر دیا الحمد للہ عوام نے انصاف دے دیا۔

جناب سپیکر! آپ لوگ بیس میں سے پندرہ سیٹیں جیت گئے اور پھر اگلے حالات دیکھیں کہ اس وقت بھی anonymous نمبروں سے ٹیلی فون آرہے ہیں، خفیہ نمبروں سے ٹیلی فون آرہے ہیں کہ آپ کی location فلاں جگہ پر ہے چلو جہاں اتنے ظلم ہوئے 48 گھنٹے یہ بھی کر لو، ہماری locations بھی چیک کر لو ہم انشاءاللہ vigilant ہیں، ہماری آنکھیں کھلیں ہیں، ہم اپنی پارٹی پاکستان تحریک انصاف کے ساتھ loyal ہیں، ہم عمران خان کے نظریے کے ساتھ loyal ہیں، ہم امپورٹڈ حکومت کو reject کر رہے ہیں انشاءاللہ آخر میں اس بات کے ساتھ توقع کروں گا کہ آپ کے چہرے پر smile آنی چاہئے کیونکہ دو دنوں کے بعد آپ اس کرسی پر نہیں بلکہ آپ ادھر as a Leader of the House ہمارے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمیں اس وقت ایک چیز کی ضرورت ہے اس وقت دو دن 48 گھنٹے vigilant رہنا ہے، ہم نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کر رہنا ہے۔ انشاءاللہ یہ سال بھی ہمارا ہے اور انشاءاللہ اگلے پانچ سال بھی ہمارے عمران خان کے ہوں گے، پاکستان تحریک انصاف کے ہوں گے، پاکستان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، پی ٹی آئی زندہ باد۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "کون بچائے گا پاکستان" عمران خان، عمران خان" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جناب سبطین صاحب! آپ نے بڑی اچھی speech کی ہے بڑے جذبات، پر جوش اور بڑی حقیقت بیان کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! بہت مہربانی آپ یقین کریں میں نے speech کی کوئی تیاری نہیں کی، کوئی لکھا نہیں یہ جو کچھ بات کی ہے امانت دیانت سے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر دل کی آواز ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس جو نام ہیں اُس میں سب سے پہلا نام محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے ۔جی، محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا بہت بہت شکریہ جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں گزشتہ دو ماہ سے جو آئینی بحران ہم اس مقدس ایوان کے اندر دیکھ رہے ہیں اُس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ انشاءاللہ جو کچھ مسلم لیگ (ن) نے کیا ہے اس مقدس ایوان کے اندر اُس کو تاریخ ہمیشہ سیاہ حرف میں یاد رکھا جائے گا اس وقت جو حکومت ہے وہ 13 جماعتیں، مکس اچار پارٹی آپس میں لڑ رہی ہیں، پٹواری کہتے ہیں کہ ہم الیکشن ہارے ہیں کیوں کہ ہم نے لوٹوں کو ٹکٹ دیئے ہیں اور لوٹے کہتے ہیں ہم اس لئے ہارے ہیں کہ ہم نے مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ لئے ہیں تو یہ انشاءاللہ آپس میں لڑ لڑ کے مر جائیں گے اور جیت انشاءاللہ حق اور سچ کی ہو گی۔ انہوں نے مقدس ایوان کا تقدس پامال کیا اور پولیس کے ذریعے سے دہشت گردی کرتے ہوئے انہوں نے وہ الیکشن کروایا، اُس الیکشن کے بعد حمزہ ککڑی چیف منسٹر بنا تو میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو اتنا موقع بھی نہیں دیا کہ وہ اس مقدس ایوان کے اندر چیف منسٹر بن کر بیٹھ سکے، یہ خالی چیئر زاس بات کی گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق اور سچ کے ساتھ ہے۔ اُن کو انشاءاللہ توفیق نہیں ہو گی کہ وہ as CM Punjab اس اسمبلی کے اندر کبھی بھی دوبارہ آسکیں، جس طرح انہوں نے چیف منسٹر بننے کے لئے قانون کی دھجیاں بکھیری ہیں اُس کے بعد انہوں نے حلف اُٹھانے کے لئے گورنر ہاؤس کا تقدس پامال کیا تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اتنا کچھ کرنے کے باوجود اگر آج وہ اس مقدس ایوان میں نہیں ہیں تو یہ ان کی بہت بڑی بد قسمتی ہے پورا پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا جانتی ہے کہ جو ضمنی الیکشن ہوئے ہیں اُس کے بعد پاکستان تحریک انصاف کے ممبران کی تعداد 188 ہے۔ اب یہ ایک دو دنوں سے کیا کر رہے ہیں؟ کیونکہ ایک دفعہ تو انہوں نے کچھ لوگوں کو لوٹے بنا دیا اب وہ لوٹے بھی پریشان ہیں کہ ہم لوٹے تو بن گئے لیکن ہمیں حاصل کچھ نہیں ہوا۔ اب پھر انہوں نے انسانوں کے ضمیر کی قیمت کچھ زیادہ کر دی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ایسے مواقع بار بار نہیں آتے جنہوں نے چھنی میں سے اپنے آپ کو چھانا تھا وہ سائیڈ پر ہو گئے

ہیں الحمد للہ !اس ٹائم پر پنجاب اسمبلی میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں وہ باضمیر ہیں، چاہے یہ لوگ کچھ بھی کر لیں 50 کروڑ کیا 1 ارب روپے بھی لگا لیں اُن کے تمام پیسے ہماری جوتی کی نوک پر ہیں۔

جناب سپیکر !جس طرح 17۔جولائی کو الیکشن تھا میں نے اپنے حلقے میں دیکھا ہمارا حلقہ خوشاب PP-83 آپ یقین جانیں جو لوگ مسلم لیگ (ن) کے ساتھ تھے ہمیں بالکل امید نہیں تھی کہ ہم وہ سیٹ جیتیں گے جس طرح لوٹے نے پیسے لگائے ایک ایک ووٹ کو جس طرح اُس نے خریدا ہے ہماری نظروں کے سامنے اور جس طرح ہماری بیوروکریسی نے اُن کے ساتھ تعاون کیا۔

جناب سپیکر !ہم نے تو تین ساڑھے تین سال ڈی سی او کو، ڈی پی او کو کہا کہ دیکھ لیں سر یہ ہمارا کام ہے اگر میرٹ بنتا ہے تو کر دیں نہیں تو ہمیں صرف بتا دیں کہ اس کام کے نہ ہونے کی وجہ کیا ہے، ہم تو اُن کو سر سر بلا کر آسمان پر چڑھا رہے اور میرٹ کے علاوہ کچھ بھی بات نہیں کر رہے تھے یقین کریں تین تین گھنٹے، چار چار گھنٹے اُن کے آفس میں بیٹھے رہتے تھے، ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوتی تھی تو پنجاب اس طرح سے نہیں چل سکتا تھا جس طرح ساڑھے تین سال ہم نے بیوروکریسی کو سر سر کہہ کر بلایا ہے تو خدارا آپ جب دوبارہ حکومت میں آئیں تو یہ لوگ بہت بگڑے ہوئے ہیں تو میرا تو دل ہے کہ پوری پنجاب کی بیوروکریسی کو اُٹھا کر سندھ میں پھینکیں اور سندھ کے لوگوں کو یہاں لائیں تاکہ اُن کے تعلقات بننے میں تھوڑا سا ٹائم لگے اور اُن کو پتا ہو کہ ہم نے اچھے کام کس طرح کرنے ہیں اگر نیا پاکستان بنانا ہے، اگر مدینے کی ریاست بنانی ہے تو اب ہمیں نعروں سے باہر نکلنا ہو گا، اب ہمیں عملی اقدام کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر !جس طرح مقدس ایوان کی آئی جی پولیس نے توہین کی ہے اُس کو صرف سزا نہیں چاہئے بلکہ آپ نے آتے ہی اُسے suspend کرنا ہے یہ پورے پنجاب کے عوام کی آواز ہے، جس طرح ہماری مائیں، بہنیں، بچے اور بزرگ 17۔جولائی کو ووٹ ڈالنے کے لئے نکلے ہیں ایسا نہیں لگتا تھا کہ یہ الیکشن ڈے ہے، ایسا لگتا تھا کہ آج کوئی جنگ ہے یہ سب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔لوگوں نے لوٹوں سے پیسے بھی لئے راشن بھی لیا لیکن یقین جانیں انہوں نے مہر اور ٹھپہ بلے پر لگائے ہیں تو ہمیں اُن تمام لوگوں کی امیدوں پر پورا اُترنا ہے۔انشاءاللہ ہمیں پوری امید ہے کہ پنجاب نا صرف ترقی کرے گا بلکہ بہت بلندیوں تک جائے گا پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر !شکریہ کہ آپ نے مجھے Floor پر بولنے کا موقع دیا میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں آج کل جو امن و امان کی صورت حال ہے وہ بہت زیادہ بری ہے لوگوں کی گاڑیاں چوری ہو رہی ہیں، موٹر سائیکلیں چوری ہو رہی ہیں، ڈاکے پڑ رہے ہیں اس وقت ملک میں law and order کی بہت بُری صورت حال ہے ہمیں لوگ فون کر کر کے کہتے ہیں کہ ہماری گاڑی چوری ہو گئی ہے ہم اُن کی کوئی مدد نہیں کر پا رہے اس چیز کے اوپر آپ کچھ کریں آج بھی مجھے دو فون آئے ہیں کسی کی بچی اغوا ہوئی ہے اور کسی کا بچہ اغوا ہوا ہے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس چیز پر ذرا توجہ دیجئے۔ کیونکہ یہ جو نقصانات ہو جاتے ہیں ان کا کبھی ازالہ نہیں ہو سکتا۔ جن کے بچے اغوا ہو جاتے ہیں آپ ان بچوں کے ماں باپ کے بارے میں سوچیں کہ ان کا کیا حال ہوتا ہو گا، آپ سوچیں کہ آج کے دور میں اگر کسی کی گاڑی بھی چوری ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حال ہوتا ہو گا؟ امن و امان کی صورت حال کو بہت سختی سے مانیٹر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جس طرح سے مہنگائی بڑھے گی اسی طرح سے امن و امان کی صورت حال بھی دن بدن خراب ہو گی کیونکہ مہنگائی اور امن و امان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے دو مسائل ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ امن و امان کی صورت حال پر توجہ دیں کیونکہ چوریاں، اغوا اور ڈکیتیوں کی وارداتیں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ شکریہ

جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: عمر صاحب! میرے پاس جو نام ہیں وہ دو یا تین خواتین کے نام ہیں تو میرے خیال میں آپ تو خواتین میں نہیں آتے۔ جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! میں نے بس ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر آپ بات کر لیں۔

جناب عمر فاروق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر شاہینہ کریم نے بات کرنی تھی لیکن چلیں وہ آپ کے بعد بات کر لیں گی۔

جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! جو حالات چل رہے ہیں اور کل رات سے کچھ messages viral ہو رہے ہیں کہ جو پنجاب کی تحریک طالبان ہے اس نے فیصلہ کیا ہے کہ پرویز الٰہی صاحب کو

ووٹ نہیں دینا۔ اگر آپ نے پرویز الہیٰ صاحب کو ووٹ دیا تو آپ اپنے بچوں کے خود ذمہ دار ہوں گے لیکن میں اس مقدس ایوان کے ذریعے بتادینا چاہتا ہوں کہ جب سے لوٹے ہماری پارٹی چھوڑ کر گئے ہیں اور جس طریقے سے پرویز الہیٰ صاحب اور مونس الہیٰ صاحب نے عمران خان صاحب اور اس ہاؤس کے ساتھ stand کیا اور ہمیں stand کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ قابل دید ہے۔ میں نے پچھلی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ جو چھوڑ کر چلے گئے ہیں وہ چلے گئے ہیں اور یہاں پر جتنے لوگ اب بیٹھے ہیں یہ مرد مجاہد ہیں اور یہ خون کے آخری قطرے تک خان صاحب کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ ہم کو چاہے جتنی بھی دھمکیاں ملیں جتنا بھی کوئی پیسے کا لالچ دے انشاءاللہ پھر بھی ہم پرویز الہیٰ صاحب کو ووٹ دے کر وزیر اعلیٰ بنائیں گے تو یہ ہمارا اپنے قائد سے وعدہ ہے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ 22 تاریخ وہ تاریخ ہو گی جس دن ایک نئے پاکستان کی نئی شروعات ہو گی اور پچھلے کاموں کی طرح اب انشاءاللہ کام نہیں ہوں گے ہم آپ کو بھی یقین دلاتے ہیں ہم آپ کے ساتھ بھی اسی طرح کھڑے رہیں گے جس طرح ہم عمران خان صاحب کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہینہ کریم اپنی بات کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ 17۔جولائی کو ایک انہونی ہوئی جو کہ چشم فلک نے دیکھی اور اب 22 تاریخ کو ایک اور انہونی ہونے جارہی ہے اور ایک تاریخ بھی رقم ہونے جارہی ہے۔ یہ جتنی بھی کوشش کرلیں لیکن انشاءاللہ 22 تاریخ کو پنجاب میں ایک نیا سورج طلوع ہو گا۔ پنجاب کے عوام ترقی کی وہ لہر دیکھیں گے جو کہ انہوں نے پہلے کبھی دیکھی تھی اور انشاءاللہ یہ اس سے بہت آگے بڑھ کر ہو گی۔ ہمیں آنے والے دنوں میں کچھ challenges درپیش ہیں جن کا میں یہاں پر ذکر کرنا چاہوں گی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری قوم اب جاگ چکی ہے۔ میرے لیڈر نے کہا کہ ایک مشکل تھی جو کہ a blessing in disguise تھی کہ اس کے مطابق اب جو لوٹے تھے وہ الگ ہو گئے اور جو مخلص لوگ تھے وہ الگ ہو گئے اور دوسری بات یہ ہے کہ قوم جاگ چکی ہے۔ تو ہم سب کا اور اس ایوان کا

فرض بنتا ہے ہم چونکہ ان ورکرز کے لیڈر ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم ان سے زیادہ جاگیں اور ان کو بھی جگائے رکھیں۔ ہمیں آئندہ جو بھی challenges درپیش ہیں جیسا کہ ہم نے کہا تھا کہ "Absolutely Not" اور کیا ہم کوئی غلام ہیں؟ وہ چند جملے نہیں تھے تو اس حوالے سے آئندہ challenges کی پوری سیریز آنے والی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں مہنگائی اور معیشت کے challenges سے بحیثیت لیڈر عوام کے ساتھ کھڑے ہونا ہے، ہمیں front foot پر آپ کے ساتھ اور اپنی حکومت کے ساتھ کھڑے ہو کر ان challenges کا سامنا کرنا ہے اور قوم کو ہم نے leadership role دینا ہے تو اس کے لئے ہمیں انفرادی کردار سازی کے حوالے سے اور قوم کو جگائے رکھنے کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کے حوالے سے جو کہ پی ٹی آئی کا منشور اور vision ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب بشارت راجہ صاحب نے کچھ بات کرنی ہے۔ محترمہ! ٹھیک ہے آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میاں اسلم اقبال صاحب نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے وہ آرہے ہیں لہٰذا صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! چلیں، ٹھیک ہے۔ اب میاں صاحب کی قرارداد پیش کرنے میں دو منٹ لگ جائیں گے لہٰذا تب تک محترمہ شاہدہ احمد اپنی بات کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ پنجاب کے اس ضمنی الیکشن پر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کی نظریں تھیں۔ یہ الیکشن ایسا الیکشن تھا جس طرح ایک ورلڈ کپ کا میچ ہو اور اس میچ کو پوری دنیا دیکھ رہی ہو تو اللہ کے فضل و کرم سے عمران خان نے اس الیکشن کو بھی سکسر مار کر قوم کو جتوایا ہے۔ اس قوم نے اس الیکشن میں جناب عمران خان پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ووٹ کاسٹ کیا ہے اور اس امید پر کیا ہے کہ عمران خان اس قوم کی آخری امید ہیں اور اس قوم کو جو آخری امید نظر آتی ہے وہ عمران خان ہی ہیں۔ میں اپنے تمام candidates کو اور ان کی پوری ٹیم کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے الیکشن سے ایک رات پہلے اور Election Day کو اس طریقے سے سنبھالا

جس طریقے سے الیکشن کو سنبھالا جاتا ہے۔ یہ الیکشن، الیکشن نہیں بلکہ جہاد تھا جو پوری قوم لڑ رہی تھی ان لوگوں کے خلاف جو اس ملک کو کھانے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 22 تاریخ انشاءاللہ آپ کا دن ہو گا اور آپ ہی پنجاب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوں گے۔ عمران خان صاحب نے میچ جیت کر آپ کو دے دیا ہے اور اب پنجاب کو سنبھالنا آپ کی ذمہ واری ہے اور میں پوری امید رکھتی ہوں کہ آپ ہم سب کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گے۔ آپ ہم سب کے ساتھ اسی طرح اچھا سلوک کریں گے جس طرح سے اس قوم نے عمران خان صاحب کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ فردوس رعنا اپنی بات کریں۔

محترمہ فردوس رعنا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر روز یہاں ایوان میں اپنے خیالات کا اظہار کروں لیکن چونکہ سب کو وقت دینا ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم نے گزشتہ جو تین ماہ گزارے ہیں ان کا سب کو ہی پتا ہے اور جس طرح سے ہمارے مرد مجاہد ایم پی ایز اور ایم این ایز آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ سب کے سب قابل تحسین ہیں۔ عمران خان صاحب نے ہمیں continuously struggle میں رکھا کہ اور یہ جو تین ماہ گزرے ہیں ان میں عمران خان صاحب نے ایک لمحے کے لئے بھی چاہے آندھی یا بارش ہو ہمیں سونے اور بیٹھنے نہیں دیا سب نے دیکھا ہے کہ انہوں نے اس قوم کو جگائے رکھا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کا وہ جذبہ جو ان کے ہم ایم پی ایز اور ایم این ایز میں تھا اس کے علاوہ عوام میں نظر آیا اور عوام نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا قابل تحسین ہے۔ آپ یقین مانیں یہ عمران خان صاحب کی بھرپور struggle تھی کہ جس کے باعث گھر گھر لوگوں کے اندر یہ جذبہ تھا کہ عمران خان کو ہم نے 17۔جولائی کو آگے لے کر آنا ہے اور ہم نے کیسے ان کو کامیابی دلوانی ہے اس کے لئے لوگوں نے وہ وہ tricks اختیار کئے جیسے کہ ابھی شاہ صاحب کہہ رہے تھے کہ انہوں نے شیر کا نشان لگایا ہوا تھا اور ووٹ بلے کو دیا بالکل اسی طرح جب لوگ چنگ چی سے اترتے تھے انہوں نے باقاعدہ شیر کے نشان والے badges لگائے ہوتے تھے ہم جب ان سے پوچھتے تھے تو وہ آگے سے ہمیں وکٹری کا نشان دکھا کر کہتی تھیں کہ ہم نے کسی چیز پر تو آنا تھا لیکن آپ فکر نہ کریں ہم نے اندر بلے

پر ہی مہر لگانی ہے، میں پی پی-97 سے الیکشن لڑ وار ہی تھی اور اپنے امیدوار علی افضل ساہی صاحب کے ساتھ تھی، لوگوں کے بہت جذبات تھے-ہمیں آج اس struggle کے فیز میں جس طریقے سے bribe کیا جارہا ہے، ہمیں جس طریقے سے demoralize کرنے کی کوشش کی جارہی ہے خدا جانتا ہے کہ عمران خان صاحب کے ان جذبوں کے آگے وہ چیزیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں- ہم آج بھی عمران خان کے ساتھ ہیں اور کل بھی عمران خان صاحب کے ساتھ ہوں گے -میں سمجھتی ہوں کہ عمران خان صاحب کا جو یہ فیصلہ ہے کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب وزیر اعلیٰ بنیں یہ بھی PTI کے لئے ایک خوش آئند بات ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ آنے والے دنوں میں پنجاب جس میں کچھ کمیاں رہ گئی تھیں وہ بالکل بہتر طریقے سے سرانجام پائیں گی-ہم آپ سے امید رکھتے ہیں اور ہم نے پیچھے دیکھا بھی ہے کہ آپ نے جس خوش اسلوبی سے یہ اجلاس چلائے اور جس جوانمردی کے ساتھ ہمارے ساتھ لگے رہے وہ قابل تحسین ہے۔ میں خان صاحب اور آپ کو پیشگی مبارکباد دیتی ہوں کہ انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی، افسران بالا نے ہمارے ساتھ جو بدسلوکیاں کیں ان کی دادرسی ہو جائے گی-میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم سب اکٹھے ہیں، یہاں جو خواتین بیٹھی ہیں جنہوں نے جس طریقے سے اپنے حلقوں میں، اپنے امیدواروں کے ساتھ کام کیا وہ قابل دید اور قابل رشک ہے اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خواتین ہر جگہ پر پہنچیں۔ چک جھمرہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں خواتین جلسوں میں کبھی نہیں آئی تھیں لیکن اس بار جھمرہ میں بھی خواتین نے اپنی شمولیت کا اظہار کیا اور عمران خان کے جلسے میں شامل ہوئیں یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میں آپ کو پیشگی مبارک باد دیتی ہوں اور انشاء اللہ مل کر اس کا جشن منائیں گے-پاکستان زندہ باد، پنجاب زندہ باد ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ سے استدعا ہے کہ مجھے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

ایوان کا عدالت عظمیٰ سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کو سبوتاژ کرنے والی سیاسی قیادت کی سازشوں کے خلاف نوٹس لینے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کا الیکشن جو کہ 22۔جولائی کو ہونے جارہا ہے اس کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہونے والی کوششوں اور سازشوں پر اپنی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔جناب سپیکر! ضمنی انتخابات میں عبرتناک شکست کے بعد (ن) لیگ اور پیپلز پارٹی کی قیادت کی جانب سے جو بیانات آرہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہ ہیں۔وزیر داخلہ پنجاب کی جانب سے اور وزیر داخلہ وفاق کی جانب سے ممبران کی وابستگی کو تبدیل کرانے آئی بی اور پولیس کے ذریعے ممبران کو pressurize کیا جارہا ہے۔الیکشن کو خراب کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! نا صرف انتظامیہ کو misuse کیا جارہا ہے بلکہ بدنام زمانہ شخصیت جو کہ حرام کی لوٹی ہوئی دولت کو استعمال کر کے لوگوں کو لوٹا بنانے کی شہرت رکھتی ہے وہ بھی سرگرم عمل ہے۔میری مراد آصف علی زرداری سے ہے جو ممبران کی وفاداریاں تبدیل کرانے کے لئے لاہور میں موجود ہے اور کھلے عام لوگوں کو پیسے offer کئے جارہے ہیں۔ہم ان کوششوں کی شدید مذمت کرتے ہیں،۔ہماری استدعا ہے کہ یہ تمام اقدامات سپریم کورٹ کے notice میں لائے جائیں اور ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے۔جناب سپیکر! آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری اکثریت واضح ہے ، اگر ہمارے mandate کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ نہ صرف جمہوریت کو بدنام کرنے کی بدترین کوشش ہو گی بلکہ اس فعل کے مرتکب ہونے والوں کا منہ کالا ہو گا بلکہ اس صوبے کی جمہوری تاریخ میں ان کا نام سیاہ الفاظ میں یاد رکھا جائے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کا الیکشن جو کہ 22۔جولائی کو ہونے جارہا ہے اس کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہونے والی کوششوں اور سازشوں پر اپنی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔جناب سپیکر! ضمنی انتخابات میں عبرتناک شکست کے بعد (ن) لیگ اور پیپلز پارٹی کی قیادت کی جانب سے جو بیانات آرہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہ

ہیں۔وزیر داخلہ پنجاب کی جانب سے اور وزیر داخلہ وفاق کی جانب سے ممبران کی وابستگی کو تبدیل کرانے آئی بی اور پولیس کے ذریعے ممبران کو pressurize کیا جا رہا ہے۔الیکشن کو خراب کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! ناصرف انتظامیہ کو misuse کیا جارہا ہے بلکہ بدنام زمانہ شخصیت جو کہ حرام کی لوٹی ہوئی دولت کو استعمال کر کے لوگوں کو لوٹا بنانے کی شہرت رکھتی ہے وہ بھی سرگرم عمل ہے۔میری مراد آصف علی زرداری سے ہے جو ممبران کی وفاداریاں تبدیل کرانے کے لئے لاہور میں موجود ہے اور کھلے عام لوگوں کو پیسے offer کئے جارہے ہیں۔ہم ان کوششوں کی شدید مذمت کرتے ہیں،۔ہماری استدعا ہے کہ یہ تمام اقدامات سپریم کورٹ کے notice میں لائے جائیں اور ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے۔جناب سپیکر! آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری اکثریت واضح ہے، اگر ہمارے mandate کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ نہ صرف جمہوریت کو بدنام کرنے کی بدترین کوشش ہو گی بلکہ اس فعل کے مرتکب ہونے والوں کا منہ کالا ہو گا بلکہ اس صوبے کی جمہوری تاریخ میں ان کا نام سیاہ الفاظ میں یاد رکھا جائے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کا الیکشن جو کہ 22۔جولائی کو ہونے جارہا ہے اس کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہونے والی کوششوں اور سازشوں پر اپنی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔جناب سپیکر! ضمنی انتخابات میں عبرتناک شکست کے بعد (ن) لیگ اور پیپلز پارٹی کی قیادت کی جانب سے جو بیانات آرہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہ ہیں۔وزیر داخلہ پنجاب کی جانب سے اور وزیر داخلہ وفاق کی جانب سے ممبران کی وابستگی کو تبدیل کرانے آئی بی اور پولیس کے ذریعے ممبران کو pressurize کیا جارہا ہے۔الیکشن کو خراب کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! نہ صرف انتظامیہ کو misuse کیا جارہا ہے بلکہ بدنام زمانہ شخصیت جو کہ حرام کی لوٹی ہوئی دولت کو استعمال کر کے لوگوں کو لوٹا بنانے کی شہرت رکھتی ہے وہ بھی سرگرم عمل ہے-میری مراد آصف علی زرداری سے ہے جو ممبران کی وفاداریاں تبدیل کرانے کے لئے لاہور میں موجود ہے اور کھلے عام لوگوں کو پیسے offer کئے جارہے ہیں-ہم ان کوششوں کی شدید مذمت کرتے ہیں،-ہماری استدعا ہے کہ یہ تمام اقدامات سپریم کورٹ کے notice میں لائے جائیں اور ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے-جناب سپیکر! آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری اکثریت واضح ہے ، اگر ہمارے mandate کو خراب کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ نہ صرف جمہوریت کو بدنام کرنے کی بدترین کوشش ہو گی بلکہ اس فعل کے مرتکب ہونے والوں کا منہ کالا ہو گا بلکہ اس صوبے کی جمہوری تاریخ میں ان کا نام سیاہ الفاظ میں یاد رکھا جائے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب کچھ ممبران تقاریر کرنا چاہتے ہیں۔سب سے پہلے محترمہ فرح آغا صاحبہ بات کریں گی۔

آئینی بحران، مہنگائی امن وامان پر عام بحث(۔۔۔جاری)

محترمہ فرح آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب سپیکر! اتنے دنوں سے سب بات کر رہے تھے میں تو اس لئے پریشان ہوں کہ آپ چلے گئے تو اسمبلی کا کیا ہو گا۔ اللہ کرے آپ اپنے جانے کے بعد کسی ایسے شخص کو نامزد کر کے جائیں جو آپ کی تقلید کرے، جس طرح تین مہینے آپ نے مقابلہ کیا اس پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خواتین کے لئے آپ سے التجا کروں گی کہ آپ وزیر اعلیٰ بن جائیں گے لیکن ہمیں مت بھولیں، ہماری خواتین نے بہت کام کیا ہے، انہیں تھوڑا بہت فنڈ دے دیں،

ان کی مدد کریں، ہم لوگوں نے بے لوث کام کیا ہے۔ ہم لوگوں نے ایک ایک مہینے سے گھروں کی شکل نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ پہلی دفعہ خواتین کو فنڈز ملیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! اس دفعہ ہماری وومن ونگ نے کمال کر دیا ہے، ہمیں ہر جگہ بھگایا ہے اور ایک منٹ کے لئے بھی آرام نہیں کرنے دیا۔اب آپ سے یہی چاہتی ہوں کہ جب آپ وزیر اعلیٰ بن جائیں تو ہماری وومن ونگ کی صدر کو بلائیں، ہماری ان ساری خواتین کو بلائیں اور انہیں فنڈز کے ساتھ ساتھ appreciation letter بھی دے دیں۔بہت شکریہ
اور ایک ہفتے کے لئے باہر بھی بھیجیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اب جناب سیموئل یعقوب صاحب بات کریں گے۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب چیئرمین! میری بہنیں بہت خوش ہیں، امید ہے میری بات بھی سنیں گی۔اگر پرویز الہیٰ صاحب یہاں ہوتے تو اچھا ہوتا اب وہ چلے گئے ہیں لیکن میں آپ کے توسط سے اپنے خیالات اور جذبات ان تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ پچھلے اڑھائی مہینے سے پنجاب میں جو لاقانونیت تھی اس کے باوجود ان کی سیاسی بصیرت نے پنجاب اور پی ٹی آئی کو اکٹھا رکھتے ہوئے سنبھالے رکھا، جس کا ثبوت 17۔جولائی ہے کہ خدا نے ہمیں سرخرو کیا۔

جناب چیئرمین! پرویز الہیٰ صاحب نے ساڑھے تین سال سپیکر شپ کی ہے، ان کو سارے حالات کا پتا ہے اور ساری چیزیں ان کے سامنے ہیں۔ان ساڑھے تین سالوں میں جو ہم سے کوتاہیاں یا خامیاں رہ گئی ہیں آگے ہم نے الیکشن میں جانا ہے اور ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے۔ان کوتاہیوں کو دور اور پی ٹی آئی ورکرز کو strengthen کیا جائے تاکہ ہم آنے والا الیکشن اچھے طریقے سے لڑ سکیں۔جب 22۔جولائی 2022 کو ہماری حکومت بنے گی، صوبہ پنجاب کپتان کا ہو گا تو ہمارے ورکرز پر یہ عیاں ہونا چاہئے کہ اب صوبہ پنجاب کپتان کا ہے۔ آپ کی محنت خوشی کا باعث بنے گی اور ہمیں چاہئے کہ ہم ورکرز کو بہت زیادہ promote کریں تاکہ وہ مختلف حلقہ جات میں مزید محنت سے کام کریں اور آنے والے الیکشن میں ہمیں کوئی کمی محسوس نہ ہو۔ جنہوں نے

ہمارے جسموں پر خراشیں ڈالی ہیں اور ہماری آنکھوں سے آنسو نکالے ہیں تو جب تک ان کا سدّباب نہیں ہوتا اُس وقت تک ہم اگلے الیکشن میں صحیح طریقے سے کامیابی حاصل نہیں کر سکیں گے۔یہ خامیاں ہمیں دُور کرنے کے بعد ہی آنے والے الیکشن میں جانا چاہئے۔ہمیں پہلے بیوروکریسی کو ٹھیک کرنا ہو گا اور پھر الیکشن میں جانا ہو گا۔جس طرح ہمارے سپیکر صاحب نے پچھلے اڑھائی ماہ میں ہمارا ساتھ دیا اور پی۔ٹی۔آئی کو سرخرو کیا تو ہم اس کے بدلے میں انشاءاللہ تعالیٰ 22۔جولائی2022 کو انہیں وزیر اعلیٰ پنجاب بنائیں گے اور اِدھر خوشی کا اظہار کریں گے۔ہم ان کی وفا کا بدلہ انشاءاللہ تعالیٰ وفا سے دیں گے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔اب محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی۔

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اپنے سب معزز ممبران کو الیکشن میں ہماری تاریخی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتی ہوں، ہمارے جو معزز ممبران یہ الیکشن جیت چکے ہیں ان کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں اور ان کو میں اسمبلی میں welcome کہوں گی۔

جناب والا!میں اس پچھلے الیکشن میں تین مختلف حلقوں میں کام کرتی رہی ہوں۔اس الیکشن میں ہمارا مقابلہ صرف مسلم لیگ(ن) کے ساتھ نہیں تھا بلکہ ہمارا مقابلہ ملک کی 12 جماعتوں کے ساتھ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اداروں کے ساتھ بھی ہمارا مقابلہ تھا۔ہمارا مقابلہ الیکشن کمیشن، پولیس اور ایڈمنسٹریشن کے ساتھ بھی تھا۔میں خود تین حلقوں یعنی پی پی۔90، پی پی۔83 اور پی پی۔7 میں کام کر رہی تھی۔وہاں پر ہمارے ورکرز کے ساتھ جس طرح کا سلوک ہوتا رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے ورکرز کے ساتھ ان حلقوں میں جو سلوک روا رکھا گیا ہے اس کا یہاں ایوان میں ضرور ذکر کیا جانا چاہئے تاکہ اس کا سدّباب ہو سکے۔وہاں پر جو pre-poll rigging ہوتی رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! تین ماہ پہلے جن ووٹروں کے نام ہماری فہرستوں میں موجود تھے ان کے نام وہاں سے نکال دیئے گئے۔ایک ایک گھر کے تیرہ تیرہ ووٹرز تھے جن کو ان فہرستوں سے نکال دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں کیونکہ آپ کافی بات کر چکی ہیں اور اجلاس کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔آپ سب معزز ممبران "Noes" لابی میں تشریف لے جائیں کیونکہ وہاں پر آپ کو ایک ضروری message دینا ہے۔اب اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21۔جولائی2022 بوقت دوپہر 00-2 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات، 21۔جولائی 2022

(یوم الخمیس، 21۔ذوالحج 1443ھ)

ستر ہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 10

353

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

355

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات، 21۔جولائی 2022

(یوم الخمیس، 21۔ذوالحج 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 03 بج کر 25 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠

سورۃ المطففین (آیات نمبر 1تا10)

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے(1) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں(2) اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں(3) کیا یہ لوگ یہ نہیں خیال کرتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے(4) یعنی ایک بڑے سخت دن میں(5) جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے(6) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہوں گے(7) اور تم کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے(8) ایک دفتر ہے لکھا ہوا(9) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے(10)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اِک لقط نہیں ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے
تُو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شبِ اسرا
تیرے لئے دو چار قدم عرشِ بریں ہے
دِل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا اندازِ طلب کتنا حسیں ہے

حلف

نو منتخب معزز ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے نو منتخب ممبران جن میں جناب حسن ملک، جناب عرفان اللہ خان نیازی، جناب علی افضل ساہی، میاں محمد اعظم، مہر محمد نواز، جناب خرم شہزاد ورک، میاں محمد اکرم عثمان، جناب شبیر احمد، ملک اسد علی، ملک ظہیر عباس، جناب محمد غلام سرور، مخدوم زین حسین قریشی، جناب محمد عامر اقبال شاہ، سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب فدا حسین، جناب محمد معظم علی خان، جناب محمد سبطین رضا، جناب قیصر عباس خان، اور سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ صاحبان کا نوٹیفکیشن کر دیا ہے جن میں سے اکثر نو منتخب ممبران اسمبلی حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ میری ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اُٹھانے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط بھی کرنے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی کے 15 نو منتخب ممبران اسمبلی اور ایک آزاد نو منتخب ممبر اسمبلی نے حلف اٹھایا)

جناب سپیکر کی جانب سے نو منتخب معزز ممبران اسمبلی کو مبارکباد

جناب سپیکر: میں تمام نو منتخب ممبران اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محمود الرشید صاحب!

ممبران اسمبلی کی طرف سے الیکشن جیتنے والے ممبران کو مبارکبادیں اور دعائے خیر

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر! میں بطور پارلیمانی لیڈر پنجاب اسمبلی اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے ان دوستوں کو جو منتخب ہو کر آئے ہیں جنہوں نے آج حلف اٹھایا ہے ان کو پنجاب اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنے ان دوستوں کو جن میں سے اکثریت ایسے دوستوں کی ہے جو شاید پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں اور کچھ دوست اس سے پہلے بھی پنجاب اسمبلی کے ممبر بن چکے ہیں میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ تاریخ کے ایک ایسے موڑ پر جب پاکستان کی سیاست بالکل دو دھڑوں کے اندر بٹ چکی تھی یہ ہمارے وہ خوش قسمت ممبران اسمبلی ہیں جنہوں نے عمران خان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک آزاد خود مختار پاکستان کی لڑائی لڑی ہے اور اس میں فتح یاب ہو کر آئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان جو 12 کروڑ عوام کا نمائندہ ہے اس میں جتنے بھی ساتھی آئے ہیں انشاءاللہ یہ عمران خان کے اسی وِژن اور نظریے کو آگے لے کر بڑھیں گے جس سے یہاں شاندار نئی روایات جنم لیں گی۔ انشاءاللہ ہم سب مل کر ایک آزاد اور خود مختار پاکستان کی یہ لڑائی لڑیں گے اور فتح یاب ہوں گے۔ کامیابیوں کا یہ سفر انشاءاللہ آنے والے دنوں میں جاری و ساری رہے گا۔ آج پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں بھی یہ بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انشاءاللہ کل یہاں پر جو چیف منسٹر پنجاب کا انتخاب ہونا ہے اس میں پی ٹی آئی اور ہماری حلیف جماعت مسلم لیگ(ق) کو واضح برتری حاصل ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جتنے بھی چور دروازے ہیں، ان کے جتنے بھی ہتھکنڈے ہیں وہ انہوں نے سارے آزما لئے ہیں اور انہوں نے منہ کی کھائی ہے۔ شکست ان کا مقدر ہے اور انشاءاللہ کل کے دن میں آپ کو پیشگی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ یہاں پر اسی ایوان میں وزیر اعلیٰ منتخب ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہاں لوگوں کی خدمت کی ایک نئی تاریخ رقم کریں گے۔ آج سے دو ماہ پہلے 16 اپریل کو ہمارے ساتھ اس اسمبلی میں اور اس ایوان کے تقدس کو مجروح کرنے کے لئے جو کچھ ہوا وہ اس ملک کی 75 سالہ تاریخ کے اندر سیاہ ترین حروف میں لکھے جانے والے واقعات ہیں۔ یہاں جس طرح پولیس کو بلایا گیا، جس طرح ہماری خواتین ایم پی ایز، ہمارے بزرگ ایم پی ایز کو مارا پیٹا گیا، اسمبلی کی بلڈنگ کو نقصان پہنچایا گیا میں آپ سے گزارش کروں گا جس کا آپ نے وعدہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ چیف منسٹر بننے کے بعد ہم سب سے پہلے ان افراد کو point out کریں گے، ان کا تعین بھی کریں گے اور ان کو نہ صرف معطل کریں گے بلکہ ان کے خلاف سخت ترین اقدامات کر کے سخت ترین سزائیں بھی دلوائیں گے تاکہ آئندہ کسی کو اس ایوان کا تقدس مجروح

کرنے کی جرأت نہ ہو۔ میں ایک دفعہ پھر تمام نئے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ انشاءاللہ روشنیوں اور ترقیوں کا یہ سفر جاری وساری رہے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے کہ زین صاحب بات کریں میں سید سعید الحسن صاحب سے کہوں گا کہ وہ نئے آنے والے ممبران کے لئے دعا کروادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت، طاقت، loyalty اور پارٹی کے ساتھ sincerity کے ساتھ چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ یہاں پر جو دین کے حوالے سے کام ہوئے ہیں ہمیں ان کو بھی آگے بڑھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(اس مرحلہ پر سید سعید الحسن نے دعا کروائی)

جناب سپیکر: اب زین صاحب بات کریں گے تمام دوست مختصر دو، تین منٹ بات کرلیں۔

نومنتخب ممبران اسمبلی کا اظہار خیال

مخدوم زین حسین قریشی: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ میں یہ بات تمام معزز ممبران کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں جو الیکشن جیت کر آئے ہیں یہ الیکشن کوئی فرد واحد نہیں جیتا، یہ الیکشن ہمارا کسی ایک جماعت یا کسی ایک مدمقابل کے خلاف بھی نہیں تھا بلکہ یہ دو نظریوں کا الیکشن تھا۔ ایک نظریہ عمران خان کا تھا جس میں عمران خان صاحب ایک خود مختار باوقار پاکستان کی بات کر رہے تھے اور ایک نظریہ اس گیارہ بارہ جماعتوں کے ٹولے کا تھا جس نے اپنے مفاد کو ملکی مفاد کے اوپر رکھا تھا۔ الحمدللہ جیت حق کی ہوئی ہے، جیت سچ کی ہوئی ہے، جیت پاکستان کی ہوئی ہے اور جیت عمران خان کے نظریے کی ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور ان تمام معزز ممبران کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہم جو اس ایوان کا حصہ بن رہے ہیں تو ہم عمران خان صاحب کے ویژن، ان کے اصولوں اور ان کے نظریے کے تحت جس حقیقی آزادی کے حصول کے لئے انہوں نے علم اٹھایا تھا اس حصول کو حاصل کرنے کے لئے دن رات محنت کریں گے۔ مجھ سے بہت سینئر عالم اور فاضل ممبران یہاں پر موجود ہیں میں ان سے بھی راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور انشاءاللہ اس ایوان میں کوشش کریں گے کہ ایک positive image اور

positive contribution لے کر آئیں۔ میں اسی کے ساتھ آپ کا اور سینئرز ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب ملک ظہیر عباس کھوکھر صاحب!

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ضمنی الیکشن میں تمام میرے ساتھی جو الیکشن جیت کر آئے ہیں ان سب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس صوبے کی خدمت کرنے کے لئے ایک موقع دیا، پاکستان کی خدمت کرنے کے لئے اور ان قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جو کہ کئی سالوں سے پاکستان اور اس صوبے کے امن و امان کو خراب کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ جو effort آپ نے اور چیئرمین عمران خان صاحب نے شروع کی تھی ہم اس قافلے کا حصہ بنے ہیں، اپنے حلقے کے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس جہاد میں contribute کیا، جس طرح سے حلقہ کے عوام کو disturb کیا گیا، پنجاب اور پاکستان کے شہریوں کو disturb کیا گیا، ان کے ووٹ کو شفٹ کیا گیا اور تمام لسٹوں کو پورے پنجاب میں shuffle کر کے ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی جس طرح سے تذلیل کی گئی میں یہاں اس مقدس ایوان میں اپنی بات ریکارڈ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے ووٹرز کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کیا وہ پاکستان کے شہری نہیں تھے؟ کیا چیف الیکشن کمشنر کی بہو اور بیٹیاں نہیں ہیں؟ اس سارے معاملے میں جنہوں نے حصہ لیا کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ یہ پاکستان کے شہری ہیں، یہ پنجاب کے شہری ہیں اور جس طریقے سے ان کی تذلیل کی گئی، ایک گھرانے میں تمام ووٹرز کو disturb کیا گیا کبھی کسی کو کسی پولنگ سٹیشن پر، کسی کو کسی پولنگ سٹیشن پر، لیکن میں اپنے حلقے کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور پنجاب کے عوام کو جنہوں نے حق کی آواز پر لبیک کہا، عمران خان کی کال پر لبیک کہا اور جو جہاد کا ایک نعرہ عمران خان نے دیا تھا ایسی قوتوں کے خلاف جو پاکستان کے دشمن تھے اور خصوصاً ان لوگوں کے خلاف جو پاکستان کے دشمنوں کے ساتھ آلہ کار بنے ہوئے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک کے فضل و کرم سے کل جیت کا دن ہو گا، کل فتح کا دن ہو گا اور کل حق کا دن ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب ایک دفعہ پھر ثابت کرے گا کہ پنجاب کی پگ کو جو

اس وقت داغ لگی ہے وہ ہم آپ کی سربراہی میں پنجاب کی پگ کی حفاظت کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کی مضبوطی اور ترقی کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد غلام سرور!

جناب محمد غلام سرور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر! میں آپ سب کو اور ان دوستوں کو جو آج ضمنی انتخاب میں منتخب ہو کر آئے ہیں جنہوں نے عمران خان کے ویژن کے مطابق الیکشن لڑا اور عوام نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہم سب پر ایک ذمہ داری پڑی ہے اور ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نے عمران خان کے ویژن کے مطابق ایوان کو بھی چلانا ہے اور صوبے کو بھی چلانا ہے۔ اس طرح سے پچھلے تین ماہ میں جو عوام کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں ان سب پر قابو پانا ہے اور جو ان کے culprits ہیں ان سب کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے۔ لوگوں نے ہر جگہ پر جس ہمت اور جرات کے ساتھ اس فسطائی حکومت کا مقابلہ کیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عوام سب کے سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انشاءاللہ العزیز ہم سب اس بات کا عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم عوام کے اعتماد پر پورا اترنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ ہمیں ثابت قدم رکھے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میاں محمد اکرم عثمان صاحب!

میاں محمد اکرم عثمان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور تمام نئے elected ممبران پارلیمنٹیرین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہمارے جو یہاں پر سینئر بیٹھے ہیں ان سے یہ بھی request ہے کہ وہ ہماری راہنمائی کریں۔ انشاءاللہ کل جو ہمارا بہت اہم انتخاب ہونے جا رہا ہے اور کل کے بعد امید ہے کہ ہم نے جو اپنے پنجاب کے لوگوں سے اس الیکشن میں وعدے کئے ہیں وہ ہم پورے کریں گے۔ پچھلے دور میں جو ان کے ساتھ محرومی برتی گئی خصوصاً چار مہینوں میں ہمارے پی ٹی آئی کے لوگوں کے ساتھ اور خاص طور پر جو ہماری ووٹر لسٹیں ہیں ان میں بہت ہی گڑبڑ ہے اور اس میں کئی خاندانوں کو مردہ اور کئی کو زندہ قرار دیا گیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر حکومتی نئے منتخب اراکین اور جناب خلیل طاہر سندھو ایوان میں تشریف لائے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!اپوزیشن کے ممبران حکومتی نشستوں پر بیٹھے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔۔۔

میاں محمد اکرم عثمان: اس الیکشن میں جو ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور الیکشن کمیشن کے ضابطے جاری کرنے کے باوجود ترقیاتی کام کروائے گئے نیز ہمیں الیکشن ہروانے میں انتظامیہ کا بھرپور ہاتھ تھا مگر اللہ نے ہم پر کرم کیا، مہربانی کی اور ہم پر لوگوں نے اعتماد کیا اور specially اس لوٹا کریسی کو مسترد کیا گیا۔ یہاں پر لوگوں نے لوٹا کریسی کو ٹوٹل مسترد کیا اور یہ ان لوگوں کے لئے سبق ہے جو اپنا ضمیر بیچتے ہیں اور حلقے کے لوگوں کے ووٹ بیچتے ہیں۔ میں آخر میں آپ سب کا انتہائی مشکور ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب شبیر احمد!

جناب شبیر احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر!سب سے پہلے میں اپنے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ میرے اللہ نے مجھ پر کرم کیا اور آج اس ایوان میں بیٹھا ہوں۔ اس کے بعد اپنے قائد، اپنے لیڈر عمران خان کا بہت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا، مجھ پر بھروسہ کیا اور میرے اللہ نے آج مجھے ادھر بیٹھایا۔ میں اپنی تمام قیادت کا بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر!میں آپ کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی ٹیموں کو بھیجا اور میری campaign کروائی۔ میں اپنی پنجاب کی عوام اور حلقے کی عوام، اپنی ماؤں، اپنی بہنوں، اپنے بزرگوں، اپنے نوجوانوں اور اپنے دوستوں کا بہت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ان لوٹوں، ان غداروں، ان چوروں کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہم نے ان لوٹوں، ان ضمیر فروشوں کے کفن میں آخری کیل ٹھوک کر ادھر آج آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔ انشاءاللہ ہم اس ایوان کی عزت کو کبھی پامال نہیں کریں گے۔ خاص طور پر میں اپنے بڑے بھائی میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ door to door، گھر گھر جا کر اتنی گرمی میں، اتنی غنڈہ گردی میں اور اتنی دہشت گردی میں اس مافیا کا اور ان کرپٹ ٹولے کا مقابلہ کیا۔ انشاءاللہ ہمارے لیڈر اور ہمارے قائد۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ نے بات کرنی ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبران حکومتی نشستوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ آج یہاں پر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر کل حکومت ان کی بن جاتی ہے تو تب ادھر بیٹھیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ ایک منٹ رکیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ ادھر میرے پاس تشریف لائیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب! ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں ذرا ان کا حلف لے لیں۔ اب چونکہ ان کو ہم نے ابھی سیٹوں کی allotment نہیں کی تو اس لئے آتے ہی گرمی سردی اور کوڈی کوڈی والا کام نہیں ہونا چاہئے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میری استدعا سن لیں میں یہی عرض کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایسی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا میری بات سن لیں آج حلف ہونا تھا ہم یہاں بیٹھے ہیں لیکن چونکہ ہمارے دوست حلف لینے کے لئے آئے ہیں اس جمہوری process کا حصہ بنے ہیں ہم اُن کو welcome کرتے ہیں میں یہ ہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ پہلے یہ اجلاس پچھلے تقریباً تین ماہ سے چل رہا ہے اُس وقت تک یہ اس ایوان کا حصہ نہیں بنے لیکن آج یہ آئے ہیں انہوں نے اس اجلاس کی validity کو بھی تسلیم کیا ہے ساری کارروائی کو تسلیم کیا ہے یہ ممبران حلف لیں گے، ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں یہ ضرور حلف اُٹھائیں۔

حلف

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب! پہلے حلف ہو جائے پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ آپ کی پارٹی کے بندوں کا ہی حلف ہونا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کا حکم اگر یہ disputed باتیں کریں گے تو۔۔۔

نو منتخب معزز ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! میں تو کہوں گا یہ جو نئے ممبر آج ہاؤس میں آئے ہیں اُن کے لئے مثالی کام ہم چاہتے ہیں، پہلے بھی مثالی کام کئے آپ بھی ساتھ تھے اچھے کام کئے ہیں اب آپ تشریف رکھیں اب معزز ممبران حلف اُٹھائیں گے۔ میں حلف پڑھوں گا تو نئے معزز ممبران بھی حلف پڑھیں گے۔

(اس مرحلہ پر (ن) لیگ کے تین معزز ممبران اسمبلی نے حلف لیا)

1۔ ملک اسد علی

2۔ جناب محمد سبطین رضا

3۔ جناب فدا حسین

جناب سپیکر: آپ ممبران کو مبارک ہو آپ آکر حلف رجسٹر پر اپنے دستخط کر دیں اُس کے بعد اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر تینوں معزز اراکین نے باری باری حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

آپ جو نئے ممبران elect ہوئے ہیں اگر کوئی بات کرنا چاہے تو وہ بات کر لیں۔

نو منتخب ممبران اسمبلی کا اظہار خیال (۔۔۔جاری)

ملک اسد علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں معزز ایوان سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ کسی بھی پارٹی سے ممبر elect ہو تو اس کی عزت تقدس اپنی جگہ پر ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب میں نے پی ٹی آئی کے ٹکٹ سے الیکشن لڑا تو میں ساڑھے سات سو ووٹ کی lead سے جیتا، مجھے سمجھ نہیں آئی میں نے پارٹی چھوڑی آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ سے الیکشن لڑ کے ساڑھے دس ہزار ووٹ کی lead سے الیکشن جیتا ہوں۔ مجھے اس چیز کی آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ لوٹا، شوٹا، موٹا یہ فضول گفتگو ہے میں صرف اپنے حلقے

کی بات کروں گا[*********]۔پورے پاکستان کی قیادت اس حلقے میں تھی مگر جو ان کا حشر ہوا ہے وہ یہ خود جانتے ہیں تو میں اپنے حلقے کی بات کروں گا پی پی۔168 کے غیور عوام کی جنہوں نے اُس بیانیے کو بھی دفن کیا ہے اور اُس سیاست کو بھی انشاءاللہ تعالیٰ دفن کیا ہے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے بس یہی کہنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، محمد سبطین صاحب!

جناب محمد سبطین رضا: الحمدللہ رب العالمین میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے دوبارہ موقع دیا میں اپنے حلقے کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھ پر دوبارہ اعتماد کیا الحمدللہ میرے حلقے کی عوام مجھ پر اعتماد کرتی ہے میں حلقے کی عوام کی خواہشات کے مطابق فیصلے کرتا ہوں اور میرا فیصلہ میرے حلقے کی عوام نے درست ثابت کر دیا ہے۔ شکریہ۔

جناب فدا حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ دوبارہ آج پھر حلف اُٹھانے کا شرف حاصل کر رہا ہوں تو میں اپنے حلقہ کی عوام کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے اور ہمارا مرنا جینا اُن کے ساتھ ہے ہم اُن کی توقعات پر پورا اُترنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں اسی وجہ سے مسلسل چوتھی بار میں ادھر اسمبلی میں موجود ہوں، بڑی مہربانی شکریہ۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب! ایک منٹ۔ جی، خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ نے بات کرنی ہے؟ کرلیں اسیں سن لاں گے تہاڈے چار بول بڑا عرصہ ہو گیا تہاڈے بول نیں سنیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے چودھری ظہیر الدین صاحب! میرے خیال میں جو نئے ممبر آئے ہیں پہلے اُنہیں بات کر لینے دیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی بات کر لیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر !ادھر ایک معزز ممبر نے اپنے حلقے کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کچھ فرق بتایا اور کہا کہ میں نے عمران خان کا بیانیہ [******] دیا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 11 جماعتوں کا بیانیہ 15 جگہ پر [******] چکا ہے اور میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسی باتوں کو شروع نہ کریں ہم ایسی باتوں کو دفن کر چکے ہیں میں ان کی عزت کرتا ہوں کیوں کہ جب آپ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے چیف منسٹر ہوتے تھے اُس وقت یہ وہاں پر بطور ناظم کے آیا کرتے تھے تو میں یہ بتاتا ہوں کہ عثمان بزدار کے پاس انہوں نے 24 گھنٹے گزارے ہیں اُن کو بھائی جان کہتے تھے اور جتنا فنڈ انہوں نے ان کو دیا اور تمام ایل ڈی اے کے فنڈز ان کے حلقے میں لگے جس کی وجہ سے یہ فرق پڑا ہم یہ شروعات نہیں کرنا چاہتے میں یہ گزارش کرتا ہوں میں خدا کے واسطے کہتا ہوں کہ ایسی [******] والی بات نہ کریں اور یہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اب بات ختم کر دیتے ہیں جی، سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ صاحب آپ نے بات کرنی ہے۔ کھوسہ صاحب کے بعد جناب خرم شہزاد ورک آپ بات کر لیں، پھر مہر محمد نواز بھروانہ صاحب۔ جی، کھوسہ صاحب!

سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں تمام نئے معزز منتخب ممبران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے میں اپنے حلقے میں ایک جگہ پر گیا تو وہاں پر تقریباً 75 سال کے ایک بزرگ تھے انہوں نے مجھے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا کہ سیف الدین خان ہمت کریں ہمیں غلامی سے آزاد کروائیں یہ ایک 75 سال کا بزرگ کہہ رہا تھا میرے معزز ممبر جو غالباً لودھراں سے ہیں میرا اُن سے تعارف تو نہیں ہے اگر ان کے حلقے کی عوام کو شعور نہیں آیا تو اُس میں ہمارا کیا قصور ہے شاید یہ ممبر لاہور سے ہیں اگر لاہور کی عوام کو شعور نہیں آیا تو اس میں ہمارا قصور تو نہیں ہے۔ تین حلقوں میں۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ملک اسد علی: ساڑھے تین سالوں میں آپ نے جو عوام کے ساتھ کیا۔۔۔

سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ ان کی بات میں کسی نے ان کو disturb نہیں کیا لہٰذا آپ اپنی بات اپنے وقت پر کر لیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اسمبلی میں یہ طریق کار ہے کہ cross talk نہیں ہوتی۔

سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ: جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے اوپر بہت بڑی ذمہ واری ہے اور انشاءاللہ لوگوں کو ہمارے سے اچھی امیدیں ہیں کیونکہ پچھلے تین ماہ میں اس ملک کے ساتھ ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ آپ سے اور ہماری جماعت سے لوگوں کی بہت توقعات ہیں تو ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے آپ کی قیادت میں ہم لوگوں کی توقعات پر پورا اُتریں۔ میں ایک مرتبہ پھر تمام دوستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اب خرم شہزاد ورک اپنی بات کریں۔

جناب خرم شہزاد ورک: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّـدُنْكَ رَحْـمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے آج مجھے یہاں تقریب حلف برداری میں بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنے قائد اور اپنے لیڈر عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے ہم نوجوانوں پر اعتماد کا اظہار کیا اور اس کے بعد میں پی پی۔140 کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے ہم پر اتنا اعتماد کیا۔ الحمدللہ اس خاکسار کا یہ پہلا الیکشن تھا جو کہ میں 18 ہزار ووٹوں کی lead سے جیتا ہوں۔ یہ میرے عوام کا میرے اوپر اعتماد ہے۔ میں سب سے پہلے اپنی جیتی ہوئی سیٹ 25 مئی کے شہداء کے نام کرتا ہوں اور اس ایوان میں مطالبہ کرتا ہوں کہ جن لوگوں اور افسران نے اس دن بربریت کا مظاہرہ کیا، تشدد کیا، ہمارے کارکنان اور لیڈران کے ساتھ زیادتی کی ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ میں بھائی کی بات کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا لیکن بھائی نے شاید بہت زیادہ الیکشن لڑے ہوں گے ہم نے تو پہلی مرتبہ ہی الیکشن لڑا [**********] ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ورک صاحب! ایک منٹ آپ پہلے میری بات سنیں کہ ہم اس لفظ کو کارروائی سے حذف کر رہے ہیں اور اب یہ لفظ استعمال نہیں ہو گا۔ ہم نے ہاؤس کو ہمیشہ شائستگی اور احسن طریقے سے چلایا ہے اور سب کو اچھے طریقے سے deal کیا ہے۔ ان کی غلط باتیں بھی سنی ہیں اس کے باوجود کہ انہوں نے ہمیں بہت برا بھلا بھی کہا تو اسی جگہ پر ہم ان کو راہ راست پر لائے اور ان کو یہاں بٹھا کر ہم نے کہا کہ اب بات کریں گے تو ہم سنیں گے اس طرح کوئی بات نہیں سنتا بلکہ اس طرح تو کوئی بچہ بھی آج کل بات نہیں سنتا۔ اب محمد نواز بھروانہ صاحب اپنی بات کریں۔ اس کے بعد نیازی صاحب اور اس کے بعد علی ساہی اپنی بات کریں گے۔ جی، بھروانہ صاحب!

مہر محمد نواز: اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے newly elected members کو ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ الحمدللہ! یہ ایک نظریہ کی جنگ تھی یہ ہمارے ملک پاکستان، پاکستانی قوم اور نوجوان نسل کے روشن مستقبل کی جنگ تھی عالم اسلام اور تمام مسلم امہ کے وقار کی سربلندی کی جنگ تھی جس کو ہمارے لیڈر عمران خان آج سے تین سال قبل لے کر چلے تھے اور کافی حد تک انہوں نے اس میں کامیابی بھی حاصل کی۔ عمران خان صاحب کو دو نمبری کر کے ان کے عہدے سے ہٹایا گیا اور اس مشن کو روکنے کی کوشش کی گئی لیکن الحمدللہ جن جن حلقوں میں یہ الیکشن ہوا ان حلقوں کو اور بالخصوص اپنے حلقہ پی پی-127 کی غیور عوام، ضلع جنگ کی غیور عوام اور تمام پاکستانی قوم ان کو خراج تحسین اور سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ظرف، ضمیر اور اپنی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ایمان اور حق کا ساتھ دیا۔ ہمیں 17 جولائی کو جو فتح حاصل ہوئی ہے یہ اس نظریہ کی اور عالم اسلام کی فتح ہے یہ ملک و قوم اور نوجوان کے روشن مستقبل کی فتح ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ایک اور اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ سجادہ نشین صاحب سیال شریف اور ان کے برادر محترم جناب صاحبزادہ محمد قاسم سیالوی صاحب، تمام بزرگان دین اور پیر عظام جنہوں نے ہماری سرپرستی فرماتے ہوئے حق کا ساتھ دیا اور تعاون بھی فرمایا لہذا میں ان کے مشن کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے انشاءاللہ تعالیٰ اپنے حلقے کی غیور عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ میں پہلے بھی عمران خان کے ساتھ تھا آج بھی ان کے ساتھ ہوں

اور آئندہ بھی انشاءاللہ ان کے اور حق کے مشن کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا، ہم سب کا اور ہمارے ملک و قوم کا حامی وناصر ہو اور عالم اسلام کا اللہ تعالیٰ تحفظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مشن کی تکمیل بھی فرمائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب نیازی صاحب اپنی بات کریں۔

جناب عرفان اللہ خان نیازی: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر! جس طرح زین صاحب نے کہا کہ دو قومی نظریہ کی base پر یہ الیکشن لڑا گیا۔ یہ غلامی اور آزادی کی جنگ تھی لہذا قوم نے عمران خان کے مؤقف اور ان کے بیانیے کو پسند کیا اور لوٹا کریسی کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا۔ میں پنجاب کیا پاکستان کے سب سے بڑے لوٹے کو ہرا کر آیا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ اس نے پانچ یا چھ مرتبہ مسلم لیگ کو دھوکا دیا لیکن اس کے باوجود ہر مرتبہ مسلم لیگ نے اس کو ٹکٹ دیا اور اس مرتبہ انشاءاللہ جس مارجن سے اس نے شکست کھائی ہے دوبارہ اٹھنے کے قابل نہیں رہے گا۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے حلقے میں ووٹر لسٹوں میں ردوبدل کیا گیا ہے وہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں votes shift کئے گئے ہیں اس کی انکوائری ہونی چاہئے کہ یہ کس level پر اور کیوں کیا گیا ہے؟ میرے خیال میں یہ لوگوں کو خوار کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ میرے حلقے میں 66 فیصد سے زیادہ poll ہوا ہے اگر ہمارے ساتھ ایسا نہ کیا جاتا تو ہم 70 فیصد سے cross کر گئے ہوتے۔ پاکستان اس وقت اپنے نازک دور سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کی انتہائی مخدوش حالت ہے لیکن آج بھی لوگوں سے contact کر کے ووٹوں کی خرید و فروخت اور بولیاں لگائی جا رہی ہیں لیکن میں اپنے ان تمام ساتھیوں کو شاباش دیتا ہوں جو کہ عمران خان کے بیانیے پر ثابت قدم رہے ہیں اور عمران خان اور پاکستان کے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب محمد معظم علی خان صاحب اپنی بات کریں۔

جناب محمد معظم علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا مشکور ہوں پھر اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے ہمیں موقع دیا اور آج ہم یہاں پر، اس کے ساتھ ساتھ کل اللہ پاک آپ کو کامیابی دے گا۔ ہماری

تحصیل سب سے زیادہ پسماندہ ہے، بہت ساری زیادتیاں بھی ہوئی ہیں اور جیسے نیازی صاحب کہہ رہے تھے دوران الیکشن ووٹرز لسٹوں کے اندر بہت تبدیلی ہوئی ہے اور بھی بہت سارے ایسے مسائل ہیں۔ قانون کو بالکل روند کر رکھا گیا ہے، مختلف محکموں نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے تمام حلقوں میں تنگ کیا ہمیں امید ہے کہ آپ اس پر notice لیں گے جس سے پی ٹی آئی کے جو دوست منتخب ہو کر آئے ہیں ان کے حلقے کے لوگوں اور پنجاب کے لوگوں کی حق رسی ہو گی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: اعوان صاحب! آپ نے بھی بات کرنی ہے؟

جناب حسن ملک : جی،

جناب سپیکر: جی آپ بات کرلیں۔

جناب حسن ملک: اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں سارے منتخب colleagues ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سب سے زیادہ عمران خان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے ٹکٹ دیا اور اپنا نمائندہ بنا کر خوشاب بھیجا۔اس کے بعد میں خوشاب کی عوام کا مشکور ہوں جنہوں نے سامراجی نظام کی تمام تر دھاندلیوں کے باوجود اس بھاری اکثریت سے ووٹ ڈالے اور مجھے منتخب کر کے اس اسمبلی میں بھیجا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اس قابل بنائے کہ میں خوشاب کی عوام کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے ان کے مسائل حل کر سکوں۔میں ان کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اس اسمبلی کا حصہ بننے کا موقع دیا جہاں آج حق و شر کی لڑائی ہے اور میں حق کے ساتھ کھڑا ہوں۔انشاء اللہ وقت بتائے گا کہ میں خوشاب کی عوام، عمران خان، آپ اور پاکستان کی عوام کو مایوس نہیں کروں گا۔انشاء اللہ میں اس حق اور باطل کی لڑائی میں حق کا ساتھ دوں گا اور حق کے ساتھ کھڑا رہوں گا اور ایسے کھڑا رہوں گا، ایسے ڈٹا رہوں گا جیسے علی کی تلوار ہے اور حسین کا انکار ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب قیصر عباس خان: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب قیصر عباس خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
جناب سپیکر! بہت شکریہ، آپ نے مجھے وقت دیا، میں آج اس حلف برداری کے موقع پر اپنے تمام معزز ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے قائد عمران خان صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی پوری پارٹی پنجاب سے clean sweep کر کے آئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حق اور سچ کو فتح دی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں اپنے حلقے کے لوگوں کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے تیسری بار منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے-یہ الیکشن ہمارے candidates کا الیکشن نہیں تھا بلکہ پی ٹی آئی کے جتنے candidates تھے ان کا مقابلہ حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کے ساتھ تھا-جس طریقے سے ان فرعونوں نے ہمارے ووٹرز کو تنگ کیا، لوگوں کو ذلیل کیا لیکن لوگ حق کے ساتھ تھے حق کے ساتھ کھڑے رہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی لوگ حق کے ساتھ ہوں گے-میں آپ کو ایڈوانس مبارکباد پیش کرتا ہوں انشاءاللہ کل آپ وزیر اعلیٰ پنجاب ہوں گے- (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے مخالفین سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ ان کے ممبران بھاگ گئے، لوٹے ہو گئے-انشاءاللہ ہمارا کوئی ممبر لوٹا نہیں بنے گا، ہم حق کے ساتھ کھڑے ہیں اور انشاءاللہ ہم ان فرعونوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور کل آپ کو وزیر اعلیٰ منتخب کریں گے اور آپ کی سرپرستی میں پنجاب ترقی کرے گا، ہمارے حلقے کے لوگوں میں خوشحالی آئے گی-بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب ساہی صاحب بات کریں گے۔

جناب علی افضل ساہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے عزت دی اور اس ایوان میں پہنچایا اس کے بعد میں اپنے حلقہ PP-97 کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں اور چک جھمرہ کی عوام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے محبت کی اور ان کے ووٹ کی طاقت سے میں اس اقتدار کے ایوان میں پہنچا-میں ساتھ ہی ساتھ پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور عمران خان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور ٹکٹ دے کر پنجاب اسمبلی میں پہنچایا-میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ میں نے جو حلف اٹھایا ہے اس کی

پاسداری کروں گا، جو اس ایوان کا تقدس ہے اس کا خیال رکھوں گا، اخلاقیات اور شائستگی کے ساتھ بھرپور طریقے سے ایوان کی کارروائی کا حصہ بنیں گے۔

جناب سپیکر! سارے دوستوں کے علم میں ہے کہ یہاں پر ضمنی انتخاب کیوں ہوا؟ پنجاب میں 20 سیٹوں پر ضمنی انتخاب اس لئے ہوا کہ کچھ لوگوں نے ووٹ کا تقدس پامال کیا، یہ ووٹ لوگوں کی ایک امانت تھی جس میں خیانت کی گئی۔ الحمدللہ! مجھے خوشی ہے کہ اس صوبے کی غیور عوام نے جن لوگوں نے ضمیر کا سودا کیا ان کو reject کیا اور پی ٹی آئی کو بھاری مینڈیٹ دیا گیا جس طرح میرے بھائی زین قریشی صاحب نے ذکر کیا کہ عمران خان صاحب پر اعتماد کیا گیا، ان کی پالیسیز پر اعتماد کیا گیا، ان کے نظریے اور ان کی سوچ کے ساتھ لوگ ہمیں کھڑے نظر آئے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مخالفین نے اپنی سابقہ غلطیوں اور روش سے کچھ نہیں سیکھا آج بھی ضمیر کی منڈیاں لگائی جارہی ہیں، سودے بازی کی جارہی ہے بقول شاعر:

جب بھی کبھی ضمیر کے سودے کی بات ہو
ڈٹ جاؤ تم حسینؓ کے انکار کی طرح

جس طرح ظلم کے نظام کے خلاف 1996 میں ایک بیج بویا آج الحمدللہ مجھے خوشی ہے کہ وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے اور جس طرح صوبے کی عوام نے خان صاحب پر اعتماد کیا، خان صاحب کی پالیسیز پر اعتماد کیا میں سمجھتا ہوں کہ ہم پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم نے لوگوں کی توقعات پر پورا اترنا ہے۔ میں اپنے حلقے کے لوگوں کو اور اس ایوان کو، پورے صوبہ پنجاب کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ میں صرف اس حلقے کا نمائندہ نہیں بلکہ میں انشاءاللہ پنجاب اسمبلی کے ایوان میں مظلوموں کی آواز بنوں گا، کسانوں کی آواز بنوں گا اور یتیموں کی آواز بنوں گا۔ میں آخر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ good governance میں آپ وسیع تجربہ رکھتے ہیں، آپ کا 2002 سے 2008 کا tenure بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب ایک سنہری دور تھا۔ آپ اس حلقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں، میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ مہنگائی اور بے روزگاری دو اہم issues ہیں۔ جس طرح میرے بھائی نے یہاں پر بات کی ہے ہم لوگوں سے وعدے کر کے آئے ہیں ہم نے ان کی توقعات پر پورا اترنا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ انشاءاللہ آپ کی قیادت میں ہم

ایک روشن صوبے کی بنیاد رکھیں گے اور انشاءاللہ پنجاب کو اندھیروں سے نکال کر اُجالوں میں لے جائیں گے۔آخر میں اس دعا اور یقین کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

خلق صدیوں کے ظلم کی ماری
یوں نہ حیران پھرے گی بے چارے
روٹی کپڑا اور مکان ہم دیں گے
اہل محنت کو شان ہم دیں گے
یہاں سے خزاں کو مٹائیں گے ہم ہی
فصل گل لے کر آئیں گے ہم ہی
بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب میاں اعظم چیلہ صاحب بات کریں گے۔

میاں محمد اعظم: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO الصلاۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ، الصلاۃ والسّلام علیک یا حبیب اللہO جناب سپیکر! تہاڈا بہت شکریہ کہ تُساں مینوں ٹائم دِتّا اے۔ اَساں سب نئے آون والے بھائیاں نوں خوش آمدید آکھنے آں۔ میرے اللہ دا شکر اے کہ اللہ ربُّ العزت نے اَساں تے کرم و فضل کیتا اے تے اسیں ایس ایوان وچ پہنچے آں۔ ایس توں بعد ساڈے لیڈر عمران خان صاحب دا شکریہ اے۔ میں اپنے حلقے پی پی۔125 دی عوام کا شکریہ وی ادا کرناں آں۔ میں خاص طور تے اپنے ایم این اے، ایم پی اے اور پی۔ٹی۔آئی دے ورکراں دا بہت شکریہ ادا کرناں واں کیونکہ اوہناں نیں دن رات محنت کیتی اے۔ میں اس ضمنی الیکشن دے وچ 83 ہزار توں اُتّے ووٹ لئے نیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ دے صدقے سانوں 30 ہزار دی lead دتّی اے۔

جناب سپیکر! ساڈا ضلع بہت پسماندہ اے تے جہڑی میری تحصیل اے اوہ سب توں زیادہ پسماندہ اے۔ اللہ تعالیٰ نے انشاءاللہ تعالیٰ کل تہانوں پنجاب دا وزیر اعلیٰ منتخب کرناں اے۔ اساں تہانوں دعوت دے رہ آں کہ تسیں ساڈے کول تشریف لیاؤ تے میری گزارش اے کہ ساڈی محرومیاں دی شکار تحصیل وچ زیادہ توں زیادہ development دے کم کیتے

جاون۔ میں پی پی۔125 توں ایم پی اے منتخب ہویا آں۔ ایس حلقے دی عوام، تحصیل اٹھارہ ہزاری اور تحصیل جھنگ دی عوام دا میں بے حد شکر گزار آں۔ اوہناں نیں بڑی محبت، پیار اور شفقت دے نال مینوں منتخب کیتا اے۔ عمران خان دے نظریے دی وجہ توں سانوں ایناں زیادہ ووٹ ملیا اے تے اسیں ایس ایوان دے وچ پہنچے آں۔ اساں اپنے لیڈر دے بے حد شکر گزار آں۔ ضلع جھنگ بزرگاں دی دھرتی اے۔ اوتھے حقیقت وچ بزرگاں دا بڑا عمل دخل اے۔ اللہ دے صدقے ، اللہ دے حبیب ﷺ دے صدقے، پنجتن پاک دے صدقے، صحابہ اکرامؓ دے صدقے، غوث پاک دے صدقے تے باقی سارے بزرگان دین دے صدقے اسیں ایس ایوان وچ پہنچے آں۔ اساں اہناں سب دا شکریہ ادا کرنے آں۔ بڑی مہربانی۔ والسّلام

جناب سپیکر: معزز ممبران! میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم بڑے صبر اور برداشت کے ساتھ یہ اکتالیسواں اجلاس کر رہے ہیں۔ اپوزیشن والے چلے گئے ہیں اگر بیٹھے رہتے تو اچھا ہوتا۔ ہم نے بڑے تحمل اور برداشت کے ساتھ اجلاس کو چلایا ہے۔ اپوزیشن کی تمام تلخ باتیں ہم نے صبر سے سُنی اور برداشت کی ہیں حالانکہ ان کی باتیں کبھی بھی پوری طرح حقیقت پر مبنی نہیں تھیں۔ حزب اختلاف کے صرف چند ہی لوگ کوئی صحیح بات کرتے تھے۔ اس ایوان میں قانون سازی کی گئی۔ یہاں پر ایسا قانون بنایا گیا کہ جس نے پہلی دفعہ دکھایا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ہم نے ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے قانون بنایا۔ دین کے خلاف جو باتیں کسی کتاب یا سلیبس میں تھیں ان کو حذف کروایا گیا۔ اس قانون سازی میں ہم نے سب کو onboard رکھا اور consensus کے ساتھ یہاں پر قانون سازی اور دوسرے کام ہوتے رہے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) نے آج یہ اجلاس attend کر کے اچھا کیا ہے اور انہوں نے اس اجلاس کو attend کر کے ہر چیز کو validate کر دیا ہے اس پر میں مسلم لیگ (ن) کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے اس اجلاس کو تسلیم کر لیا ہے۔ چلیں دیر آید درست آید۔

قانون سازی تو کل ہو گئی تھی لیکن باقی کارروائی جیسا کہ محکمہ اری گیشن کے سوالات ہیں، کچھ تحارک التوائے کار ہیں، زیرو آر کے notices ہیں، اس کے علاوہ price hike, law and order اور Constitutional crises کے حوالے سے کچھ چیزیں discuss کرنے والی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان سب کو بعد میں take up کریں گے۔

معزز ممبران!کل سب کے لئے ایک بڑاimportantدن ہے۔جیسا کہ آپ نے اپنی تقاریر میں ذکر بھی کیا ہے۔وہ تمام معزز ممبران جو ضمنی الیکشن میں منتخب ہوئے ہیں اور جنہوں نے آج حلف اُٹھایا ہے میں ایک مرتبہ پھر ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں،ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارک باد دیتا ہوں۔کل آپ سب نے یہاں ایوان میں بڑےdisciplineکے ساتھ آنا ہے اور ہم سب نے مل کر وزیر اعلیٰ کے انتخاب کےprocessکو پُر امن طریقے سے مکمل کرنا ہے۔آپ سب نے اکٹھے رہنا ہے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں اور اس سےstrength بھی ملتی ہے۔آپ سب میں کوئی کمی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کل ہمیں اس اہم مرحلے میں سرخرو کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے۔

معزز ممبران! سپریم کورٹ نے ایک حکم دیا ہوا ہے۔میں نے بھی وہاں سپریم کورٹ میں جاکرcommitmentدی تھی چنانچہ سپریم کورٹ کے حکم کے عین مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کا انتخاب کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 22۔جولائی 2022سہ پہر 4:00بجے کیا جائے گا۔عدالتی حکم کے مطابق کل کے اجلاس کی صدارت جناب ڈپٹی سپیکر کریں گے۔

اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا۔آج کے اجلاس کا وقت بھی ختم ہوا لہٰذا اب یہ اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 23۔جولائی2022ایک بجے دن منعقد ہو گا۔اب اجلاسadjournکیا جاتا ہے۔بہت شکریہ

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

ہفتہ، 23۔جولائی 2022

(یوم السبت، 23 ذوالحج 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 11

379

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

381

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

ہفتہ، 23۔جولائی2022

(یوم السبت، 23ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 02 بج کر 20 منٹ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

هُوَ
اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ
وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

سُوْرَۃُ الحَشر (آیات نمبر 22تا24)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے ہیں سب اچھے نام۔ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

وَمَاعلینَاالاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا تجھے ﷺ خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو تیرا ﷺ طالب دیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار ﷺ کی خاطر
کونین کی خاطر تجھے ﷺ سرکار بنایا
بے یارومددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تمہیں ﷺ یارومددگار بنایا

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ متعدد ممبران کی جانب سے درخواست آئی ہے کہ وہ سپریم کورٹ گئے ہوئے ہیں اور دیگر ممبران نے بھی جانا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آج کے اجلاس کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے۔

جناب محمد بشارت راجہ: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ آپ آج کے اجلاس کو ملتوی کر دیں۔

جناب چیئرمین: ممبران نے سپریم کورٹ جانا ہے لہٰذا آج کے اجلاس کی کارروائی مورخہ 27جولائی2022بروز بدھ دوپہر 2بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،27۔جولائی2022

(یوم الاربعاء،27 ذوالحج1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 12

387

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

389

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 27۔جولائی 2022

(یوم الاربعاء، 27ذوالحج 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 02 بج کر 22 منٹ پر
جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری خالد محمود نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي
السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ
النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

سورۃ آلِ عمران (آیت نمبر 134)

جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور غم میں اور جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

وَماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

وہ کرم بھی کیا کرم ہے وہ عطا بھی کیا عطا ہے
جو گدا کو ڈھونڈتی ہے وہ سخا بھی کیا سخا ہے
وہ طلب بھی کیا طلب ہے جو قبول بے سبب ہے
جسے عفو خود چھپالے وہ خطا بھی کیا خطا ہے
تیرے بولنے سے پہلے جسے رب قبول کرلے
میں فدا تری دعا کے وہ دعا بھی کیا ہے

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ گورنمنٹ ابھی completion کے process میں ہے اور ابھی کیبنٹ بھی نہیں بنی اس لئے اسمبلی بزنس نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آج کے اس ایجنڈا کو کل پر رکھا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Thursday, 28th July 2022 at 1:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات، 28۔جولائی 2022

(یوم الخمیس، 28 ذوالحج 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 13

395

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ28۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

397

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات،28۔جولائی2022

(یوم الخمیس،28ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر03بج کر10منٹ پر

جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سورہ الاحزاب(آیت نمبر38تا40)

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38)یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام لوگوں کے تُوں پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وَمَاعلینَاالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ پہ بھی چشمِ کرم اے میرے آقا کرنا
حق تو میرا بھی ہے رحمت کا تقاضا کرنا
تُو کسی کو بھی اُٹھاتا نہیں اپنے در سے
یہ تیری شان کے شایاں نہیں ایسا کرنا
یہ تیری شان ہے اے آمنہ کے دُرِ یتیم
ساری امت کی شفاعت تنِ تنہا کرنا
مُجھ پہ بھی محشر میں نصیر اُن کی نظر پڑ ہی گئی
کہنے والے اسے کہتے ہیں خدا کا کرنا

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب محمد بشارت راجہ ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد بشارت راجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ (1)11 اور (3) 12 کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تاریخ مقرر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ (1)11 اور (3) 12 کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تاریخ مقرر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ (1)11 اور (3) 12 کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تاریخ مقرر کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

چودھری پرویز الٰہی صاحب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر سپیکر کا عہدہ خالی ہونے پر الیکشن اور ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد بشارت راجہ: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری پرویز الٰہیٰ کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر سپیکر کا عہدہ خالی ہو گیا ہے لہذا یہ ایوان قاعدہ 11(1) اور 12(3) کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کے لئے 29۔جولائی2022 بروز جمعتہ المبارک سہ پہر چار بجے مقرر کرتا ہے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری پرویز الٰہیٰ کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر سپیکر کا عہدہ خالی ہو گیا ہے لہذا یہ ایوان قاعدہ 11(1) اور 12(3) کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کے لئے 29۔جولائی2022 بروز جمعتہ المبارک سہ پہر چار بجے مقرر کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ چودھری پرویز الٰہیٰ کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر سپیکر کا عہدہ خالی ہو گیا ہے لہذا یہ ایوان قاعدہ 11(1) اور 12(3) کو معطل کر کے سپیکر کے انتخاب نیز ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کے لئے 29۔جولائی2022 بروز جمعتہ المبارک سہ پہر چار بجے مقرر کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! تشریف رکھیں۔ایک منٹ بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 9 کے تحت
جناب چیئرمین کی جانب سے جناب سپیکر کے انتخاب کے لئے ضروری اعلان

جناب چیئرمین: معزز ممبران اسمبلی! سپیکر انتخاب کے بارے میں چند ضروری اعلانات سماعت فرمائیں:

کل بروز جمعتہ المبارک سہ پہر چار بجے سپیکر کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ یہ انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہو گا۔ انتخاب کا طریق کار قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 9 میں دیا گیا ہے۔ انتخاب سے ایک دن قبل یعنی آج مورخہ 28۔جولائی 2022 شام پانچ بجے تک کاغذات نامزدگی سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کئے جائیں گے۔ کاغذات نامزدگی کا فارم سیکرٹری اسمبلی کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کاغذات نامزدگی کی پڑتال آج شام پانچ بج کر 10 منٹ پر سیکرٹری آفس میں ہو گی۔ کل مورخہ 29۔جولائی 2022 کو رائے شماری ہو گی۔ کوئی بھی امیدوار رائے شماری شروع ہونے سے قبل کسی بھی وقت تحریری طور پر اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے سکتا ہے۔ پولنگ کے لئے دو پولنگ بوتھ قائم کئے جائیں گے۔ ایک امیدوار ہونے کی صورت میں پولنگ کی ضرورت نہیں ہو گی اور وہ بلا مقابلہ کامیاب قرار پائیں گے۔ نو منتخب سپیکر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے آئین کے تیسرے گوشوارے میں دیئے گئے فارم کے مطابق اسمبلی کے روبرو حلف اٹھائیں گے اور کرسئ صدارت سنبھالیں گے۔

حالیہ سیلاب کے حوالے سے ڈی جی خان اور گردونواح میں جو سیلاب کی حالت ہے اس حوالے سے لنڈ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین میری راجہ صاحب سے گزارش ہے کہ یہ تھوڑا clear کر دیں کہ۔۔۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: No cross talk please

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ پہلے ہنس لیں میں پھر بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: پلیز، سندھو صاحب کو بات کرنے دیں ان کی دو منٹ بات سن لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: راجہ صاحب! آپ پلیز اتنا بتادیں کیونکہ آپ آئینی ماہر ہیں whether this session is especially for the election of the Speaker...

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! پلیز آپ چیئر کو address کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! Sorry۔ میں آپ سے مخاطب ہوں اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سپیکر کا الیکشن ہوتا ہے تو میری سمجھ کے مطابق I may be wrong۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: No cross talk, please! ان کو بات کرنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: ہر دفعہ آپ سے کہتا ہوں کہ پیچھے سے پولٹری فارم بند کرائیں۔

جناب چیئرمین: پہلے وہ یہاں موجود نہیں تھے اس لئے ہم ان کی بات سن نہیں سکے آج وہ یہاں پر ہیں تو انہیں دو منٹ بات کرنے دیں۔(شور وغل)

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب چیئرمین! ان کی [******] ذبح ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: Order in the House خاموشی اختیار کریں اور ان کو بات کرنے دیں۔ چوہان صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ لفظ "[******]" کو expunge کیا جاتا ہے یہ غیر پارلیمانی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میری ان سے گزارش ہے کہ اگر کوئی کام کرتا ہے اور مرغی پالتا ہے تو آپ جو مرضی نام دے دیتے ہیں مجھے یہ بتائیں کہ جو "کتے" پالتا ہے پھر ہم اس کو کیا کہیں گے؟(شور وغل)

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ نے جو بات کرنی ہے وہ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اگر کوئی اسلام آباد میں کتے پالتا ہے تو ہم اس کو کیا کہیں گے؟ یہ کوئی شرم کریں۔(شور وغل)

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: Order in the House سندھو صاحب! میری بات سنیں، اس وقت جو سیلاب کی صورت حال ہے وہاں پر لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اس پر بات کرنی ہے اس لئے آپ اپنی بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے ہی نہیں دے رہے ہیں۔

آوازیں: یہ غلط الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میں دوبارہ کہوں گا کہ جو [******] پال رہا ہے کیا میں اسے [******] کہوں گا؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ انہیں چھوڑیں، اپنی بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ چیئر سے پوچھیں راجہ صاحب سے نہ پوچھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اگر میں wrong ہوں تو راجہ صاحب مجھے clear کر دیں کہ سپیکر کے الیکشن کے سیشن کو کیا گورنر صاحب summon نہیں کرتے؟ صرف یہ بات تھی۔I may be wrong میں نے ان سے پڑھی لکھی بات پوچھی ہے اس کے علاوہ تو کوئی بات نہیں تھی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بات کرنے سے پہلے اگر وہ Rules of Procedure کو دیکھ لیتے تو میں نے اسی قاعدہ کی معطلی کی قرارداد پیش کی ہے اور اس معزز ایوان نے اس کی اجازت دی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترم لُنڈ صاحب! آپ بات کریں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈی جی خان کے سینکڑوں مواضعات میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے پی پی 287 اور 288 میں جانی نقصان کے ازالہ اور ڈیڈ باڈیز کی ریکوری کا مطالبہ

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ گزارش یہ ہے کہ ڈی جی خان میں گزشتہ چار دن سے سیلاب نے بڑی تباہ کاریاں مچائی ہوئی ہیں۔ سب حلقوں میں بہت تباہی ہوئی ہے پورے ڈی جی خان میں درجنوں دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں، خصوصاً میرے حلقہ پی پی۔ 287 میں بارہ اموات ہوئی ہیں اور ایک موت پی پی۔ 288 میں ہوئی ہے۔ ابھی تک دس dead bodies recover ہوئی ہیں اور تین ابھی تک recover نہیں ہو سکیں۔ وہاں پر انتظامیہ بڑی محنت سے کام تو کر رہی ہے لیکن میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ وہ کوششیں ناکافی ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ جو وہ ٹینٹ دے رہے ہیں وہ بھی ناکافی ہیں اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ آپ نے یہ ٹینٹ واپس بھی کرنے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ جن کے گھر صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں، ان کو ٹینٹ بنانے میں کتنا وقت لگے گا اور یہ ابھی سے فکر ہو گئی ہے کہ لوگ انہیں ٹینٹ واپس کر دیں۔ مہربانی فرمائیں، میری اس معزز ہاؤس کے توسط سے آپ سے، وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیئرمین تحریک انصاف محترم عمران خان سے گزارش ہے کہ جتنے مواضعات صفحہ ہستی سے مٹے ہیں، جہاں پر نقصانات ہوئے ہیں انہیں آفت زدہ قرار دیا جائے۔ جو اموات ہوئی ہیں ان کے لئے معاوضے کا اعلان کیا جائے۔ خاص طور پر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا جائے کہ جہاں پر bridges ٹوٹے ہیں ان کی فوری طور پر مرمت کی جائے اور ہمیں جو بھی پختہ بند چاہئیں ان کی study کی جائے۔ وہاں پر ہر سال تباہی آتی ہے لیکن جو تباہی اس سال آئی ہے ایسی پچھلے سو سالوں میں نہیں آئی۔ جو وہاں پر تینوں رود کوہیاں اکٹھی ہوئی ہیں انہوں نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ وہاں جا کر دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ جو چالیس چالیس، پچاس پچاس اور سو سو گھر تھے اب وہاں کوئی نشان تک نظر نہیں آتا۔ میری اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے، وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیئرمین تحریک انصاف جناب عمران خان صاحب سے گزارش

ہو گی کہ وہاں پر فوری ہنگامی حالت کا اعلان کیا جائے۔ ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دے کر فوری طور پر کارروائی شروع کی جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش ہاؤس کے توسط سے یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اپنا پہلا دورہ ڈی جی خان اور راجن پور کا کریں وہاں جا کر کچھ اعلانات کریں اس طرح لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: لُنڈ صاحب! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت کوئی کیبنٹ نہیں ہے وہ ابھی process میں ہے انشاء اللہ کل تک وہ process بھی complete ہو جائے گا۔ ہم in the meantime انتظامیہ کو یہی direction دے سکتے ہیں کہ وہ اس پر بہتر انداز میں کام کرے۔ باقی جیسے ہی کیبنٹ کا process complete ہو جاتا ہے تو اس کو بہتر طریقہ سے دیکھ لیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میری رات بھی چیف منسٹر صاحب سے اس issue پر بات ہوئی ہے he was kind enough کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم جیسے ہی اس process سے نکلتے ہیں تو he will visit D.G Khan personally یہ ان کی priority پر ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

The House is adjourned to meet on Friday, 29th July 2022 at 4:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(جمعۃ المبارک 29۔جولائی، سوموار 17، منگل 18، بدھ 19، جمعرات 20، ہفتہ 22۔اکتوبر 2022)

(یوم الحج 29۔ذوالحج 1443ھ، یوم الاثنین 20، یوم الثلاثاء 21، یوم الاربعاء 22،

یوم الخمیس 23، یوم السبت 25۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 (حصہ پنجم) : شمارہ جات: 14 &31 تا 35

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،29۔جولائی2022

جلد 41 : شمارہ 14

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1751
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1753
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1754
4۔	جناب سپیکر کا انتخاب	1758
5۔	جناب سپیکر کا حلف	1787
6۔	قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک	1790

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
7۔	جناب ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار	1791
8۔	قرارداد پر رائے شماری کا طریق کار	1792
9۔	جناب ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا الیکشن	1793
	سوموار، 17۔اکتوبر2022	
	جلد41 : شمارہ 31	
10۔	ایجنڈا	1815
11۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1817
12۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1818
	سوالات (محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)	
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1819
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	1855
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1875
16۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1899
	قرارداد	
17۔	ایوان میں امریکی صدر جوبائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید مذمت اور امریکی حکومت سے معافی کا مطالبہ	1900
	توجہ دلاؤ نوٹس	
18۔	شیخوپورہ، فیروزوالہ کے رہائشی کا دوران ڈکیتی قتل	1910

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
19۔	مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب2022	1911
	رپورٹیں(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
20۔	پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1912
21۔	پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1913
22۔	پنجاب(ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1913
23۔	پنجاب(ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1914
24۔	پنجاب(ساؤتھ) دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1914
25۔	میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ 2017-01-01 تا2018-06-30 کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال19-2018 کا ایون کی میز پر رکھا جانا	1915
26۔	میونسپل کمیٹی عبدالحکیم ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایون کی میز پر رکھا جانا	1915

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل،18۔اکتوبر 2022	
	جلد41 : شمارہ32	
27۔	ایجنڈا	1919
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1923
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1924
	سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1925
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	1958
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1977
	زیرو آر نوٹس	
33۔	لاہور،ڈولفن فورس کے زیر استعمال کروڑوں کی ہیوی بائیکس ناکارہ، سٹریٹ کرائم میں اضافہ	1985
34۔	صوبہ بھر میں میڈیکل کالجز میں بطور سینئر فیکلٹی سپیشل سلیکشن بورڈ کے تحت 2 سال سروس مکمل کرنے کے باوجود ریٹائرمنٹ نوٹیفکیشن بطور ریگولر پروفیسر نہ کرنے پر تشویش	1986
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
35۔	مسودہ قانون اُردو زبان 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	1991
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
36۔	مسودہ قانون اُردو زبان 2022	1992

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1992
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
38۔	مسودہ قانون اُردو زبان2022	1993
	تحریک	
39۔	مسودہ قانون(ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور	
	استحقاقات2022 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک	1996
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)	
40۔	مسودہ قانون(ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور	
	استحقاقات2022	1997
41۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1997
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)	
42۔	مسودہ قانون(ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور	
	استحقاقات2022	1999
	بدھ،19۔اکتوبر2022	
	جلد 41 : شمارہ 33	
43۔	ایجنڈا	2005
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	2011
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ	2012
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	رولز معطل کر کے قانون سازی کرنے میں اپوزیشن	
	کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ	2013

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ امداد باہمی)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	2014
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	2024
	پوائنٹ آف آرڈر	
49۔	ضلع بہاول نگر اور تحصیل ہارون آباد میں امن وامان کی خراب صورتحال۔۔۔۔۔۔۔۔	2050
50۔	معزز ممبر کا اقلیتی کمیونٹی کی طرف سے محکمہ اقلیتی امور کے لئے وزیر بنانے کا مطالبہ ----------	2051
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
51۔	مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام2022 ----------	2053
52۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	2053
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
53۔	مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام2022 ----------	2055
54۔	مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا ----------	2057
55۔	مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 کو آئین کے قاعدہ (b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا ----------	2057
56۔	مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب2020 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا ----------	2066

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
57۔	مسودہ قانون(ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب2020 کو آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا ----------	2067
58۔	مسودہ قانون(ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022 ----------	2069
59۔	مسودہ قانون(ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب2022 کو آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا ----------	2070
60۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریز2022 ----------	2072
61۔	مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریز2022 آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا ----------	2073
62۔	مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات2022 ----------	2075
63۔	مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات2022 آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا ----------	2076
64۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	2077
	قرارداد	
65۔	معزز ایوان کا سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کا جسمانی وذہنی تشدد کرنے پر اظہار مذمت ----------	2078
66۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	2085
	قرارداد	
67۔	امپورٹڈ وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب حکومت کے فنڈز روکنے سے اور گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دیکر پنجاب سے وفاق کی عوام دشمنی عیاں، معزز ایوان کا اظہار مذمت وافسوس ----------	2086

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،20۔اکتوبر2022	
	جلد 41 : شمارہ 34	
68۔	ایجنڈا	2099
69۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	2101
70۔	نعت رسول مقبول ﷺ	2102
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)	
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	2103
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	2130
	توجہ دلاؤ نوٹس	
73۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	2153
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
74۔	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2154
75۔	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ	
	برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2154
76۔	پبلک سیکٹر کمپنیز پنجاب (ساؤتھ) کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے	
	آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2155
77۔	فیصل آباد کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی کی سروس ڈیلوری پر سپیشل	
	سٹڈی برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2155

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
78۔	ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ملتان کے حسابات پر فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2156
	ہفتہ، 22۔اکتوبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 35	
79۔	ایجنڈا	2159
80۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	2161
81۔	نعت رسول مقبول ﷺ	2162
82۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	2163
	قرارداد	
83۔	ایوان کا سابق وزیر اعظم جناب عمران خان کے خلاف الیکشن کمیشن کے غیر آئینی فیصلہ دینے پر چیف الیکشن کمیشن کو ہٹانے کا مطالبہ	2164
84۔	کورم کی نشاندہی	2182
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
85۔	لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ (والیم-II) کی تعمیر پر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا	2199
86۔	کینال بنک روڈ چاؤبچہ انڈر پاس لاہور کی توسیع پر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپوٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2199
87۔	حکومت پنجاب کے مالی گوشوارہ جات برائے مالی سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	2200

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
88۔	خودکار کرایہ اکٹھا کرنے اور بس شیڈولنگ سسٹم پر پنجاب ٹرانسپورٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔۔۔۔۔۔۔۔	2200
89۔	Covid-19 سے متعلقہ اخراجات برائے مالی سال 19-2018 کے حسابات پر حکومت پنجاب کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	2201
90۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی مدبندی برائے مالی سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔	2201
91۔	انڈیکس	

1751

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29۔جولائی2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

1. ELECTION OF SPEAKER AND OATH MAKING.

2. MOTION UNDER RULE 12 TO MOVE A RESOLUTION UNDER ARTICLE 53(7)(C) READ WITH ARTICLE 127 OF THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN, FOR REMOVAL OF SARDAR DOST MUHAMMAD MAZARI FROM OFFICE OF THE DEPUTY SPEAKER.

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA
MIAN MEHMOOD-UR-RASHEED
MR AHMAD KHAN
MR NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI
MR MOHAMMAD SIBTAIN KHAN
MR MUHAMMAD EJAZ HUSSAIN
MR MURAD RAAS

That leave be granted to move the resolution under clause 7 (c) of Article 53 of the Constitution read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and under rule 12 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for removal of Sardar Dost Muhammad Mazari from office of Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

1752

RESOLUTION

If leave is granted, resolution for removal from office against the Deputy Speaker to be moved:

"جناب سپیکر میں اور میرے ساتھی یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔کہ قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 قاعدہ 12 کے تحت جو کہ آئین کے آرٹیکل 53 جس کو آئین کے آرٹیکل 127 کے تابع پڑھا جائے کہ تحت سردار دوست محمد مزاری, ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر اس ایوان کی اکثریت کا اعتماد نہیں رہا ہے اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے معاملات آئین کے تابع نہ چلائے جارہے ہیں نیز ملکی صورتحال کے زیراثر انہوں نے صوبائی اسمبلی پنجاب میں جمہوری روایات کا قلع قمع کیا ہے لہٰذا یہ ایوان سردار دوست محمد مزاری, ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

1753

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔جولائی2022

(یوم الجمع، 29 ۔ذوالحج1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر08منٹ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سورۃ الاعلیٰ (آیات نمبر14تا19)

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہ بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم) ہے(18)(یعنی)ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکار سُنتے ہیں
سر آئینہ سُنتے ہیں پسِ دیوار سُنتے ہیں
میری ہر سانس اُن کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
میرے دل کے دھڑکنے کی بھی وہ رفتار سُنتے ہیں
میں صدقے جاؤں اُن کی رحمت العالمینی کے
پکارو چاہے جتنی بار وہ ہر بار سُنتے ہیں
مظفر جب کسی محفل میں اُن کی نعت پڑھتا ہوں
میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سُنتے ہیں

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے کیونکہ آج جناب سپیکر کا الیکشن ہے اور آئینی طور پر بھی آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آج کے ایجنڈے پر جناب سپیکر کا انتخاب ہے اور اُس کے بعد نو منتخب سپیکر صاحب حلف لیں گے۔

معزز اراکین! جناب سپیکر کے انتخاب کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا ہے رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے Rule-9 کے Sub-Rule(4) کے مطابق کاغذات نامزدگی ایک دن پہلے یعنی کل مورخہ 28۔جولائی2022 بوقت 5:00 بجے شام تک سیکرٹری اسمبلی کے حوالے کئے جانے تھے۔ مقرر وقت تک سیکرٹری اسمبلی کے حوالے کئے جانے والے کاغذات نامزدگی کی تفصیل اس طرح ہے:۔

جناب سپیکر کے انتخاب کے لئے کل 10 کاغذات نامزدگی وصول ہوئے۔ پانچ کاغذات نامزدگی کے ذریعے سید یاور عباس بخاری (ایم پی اے پی پی۔01)، جناب محمد بشارت راجہ ایم پی اے (پی پی۔14)، جناب محمد اختر ایم پی اے (پی پی۔219)، جناب احمد خان ایم پی اے (پی پی۔87) اور جناب محمد تیمور خان ایم پی اے (پی پی۔124) نے جناب محمد سبطین خان رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔88 کو امیدوار برائے سپیکر نامزد کیا ہے۔

اسی طرح پانچ کاغذات نامزدگی کے ذریعے جناب خلیل طاہر سندھو ایم پی اے (این ایم ۔368)، محترمہ راحیلہ نعیم ایم پی اے (ڈبلیو۔356)، جناب زاہد اکرم ایم پی اے (پی پی۔242)، جناب شہباز احمد ایم پی اے (پی پی۔148) اور جناب محمد ارشد ایم پی اے (پی پی۔244) نے ملک سیف الملوک کھوکھر رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔165 کو امید وار برائے سپیکر نامزد کیا ہے۔

سیکرٹری اسمبلی نے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کی اور پڑتال کے بعد تمام کاغذات درست پائے گئے لہٰذا ان دو امیدواروں کے درمیان خفیہ رائے شماری کے ذریعے الیکشن ہو گا۔ الیکشن کے طریق کار کے بارے میں سیکرٹری اسمبلی وضاحت کریں گے۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ پہلے میری بات سُن لیں۔اس طرح پولنگ نہیں ہو گی۔ پولنگ بوتھ کے اُوپر لگے ہوئے کیمرے اور گیلری میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو نظر آرہا ہے۔ پہلے اس کی secrecy کو ensure کیا جائے۔

جناب چیئرمین: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House.

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O الیکشن کا طریق کار یہ ہے کہ معزز ممبران کی سہولت کے لئے دو پولنگ بوتھ بنائے گئے ہیں۔ سپیکر صاحب کے ڈائس کے دائیں جانب 1 ہے جس میں پی پی۔1 سے لے کر پی پی۔185 تک منتخب ہونے والے ممبران ووٹ ڈالیں گے۔ سپیکر صاحب کے ڈائس کے بائیں جانب 2 ہے۔اس میں پی پی۔186 سے لے کر این۔ایم۔371 تک ووٹ ڈالے جائیں گے۔ تمام معزز ممبران کو اسی ترتیب سے بُلایا جائے گا۔جب 1 کے لئے نام پُکارا جائے گا تو وہ پولنگ آفیسر نمبر 1 سے بیلٹ پیپر وصول کریں گے اور سپیکر ڈائس کے دائیں طرف قائم کردہ 1 میں جا کر بیلٹ پیپر پر اپنی پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے والے خانے میں ووٹ کی مہر لگانے کے بعد اپنا ووٹ سپیکر ڈائس کے دائیں جانب رکھے گئے بیلٹ بکس میں ڈال دیں گے اور اس کے بعد معزز رکن واپس اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں گے۔ جب 2 کے لئے نام پُکارا جائے گا تو وہ پولنگ آفیسر نمبر 2 سے بیلٹ پیپر وصول کریں گے اور سپیکر ڈائس کے بائیں طرف قائم کردہ 2 میں جا کر بیلٹ پیپر پر اسی طرح اپنے پسندیدہ امیدوار کے نام کے سامنے والے خانے میں ووٹ کی مہر لگانے کے بعد اپنا ووٹ سپیکر ڈائس کے بائیں جانب رکھے گئے بیلٹ بکس میں ڈال دیں گے اور اس کے بعد معزز ممبر واپس اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں گے۔

دونوں امیدوار اپنے پولنگ ایجنٹ مقرر کر سکتے ہیں۔ اراکین یعنی ووٹرز کی فہرست دونوں پولنگ افسران کے پاس موجود ہے۔ پولنگ ایجنٹس اس کی کاپی وہاں سے لے سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: سیکرٹری اسمبلی معزز ممبران کو خالی بکس دکھائیں اور دکھا کر انہیں seal کر دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے آ گئے اور احتجاج شروع کر دیا)

جناب چیئرمین: اس طریقے سے کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ان کو خالی بکس دکھائیں اور ان کو seal کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آج کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔Let's the election begin. آپ تشریف رکھیں۔ You cannot intimidate the Chair and rest assure, this Chair when I am sitting here I am impartial. Please sit down. I am not here to take any one's side. This process will be fair and transparent. کیا آپ نے بکس دکھا کر سیل کر دیئے ہیں؟ جس سیٹ پر میں بیٹھا ہوں اس کا تقاضا ہے اور میں ماضی قریب کی طرح اس سیٹ کو داغدار نہیں ہونے دوں گا۔ آپ ان کو خالی بکس دکھائیں اور ان کو فوراً seal کریں۔

(اس مرحلہ پر خالی بکس دکھائے گئے اور ان کو seal کیا گیا)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہماری گزارش یہ ہے کہ جس طرح پولنگ بوتھ بنائے گئے ہیں وہ جگہ secrecy کے لئے مناسب نہیں ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ یہ پولنگ بوتھ ایسی جگہ شفٹ کئے جائیں کہ جہاں پر secrecy برقرار رہ سکے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری اسمبلی ensure کریں کہ گیلری یا کسی اور جگہ سے پولنگ بوتھ میں معزز ممبران ووٹ ڈالتے ہوئے نظر نہ آئیں۔

(اس مرحلہ پر باہمی مشاورت سے یہ طے پایا کہ دونوں پولنگ بوتھ جناب سپیکر کی چیئر کے دائیں اور بائیں جانب خالی جگہوں پر منتقل کئے جائیں اور وہاں پر بھی secrecy کو ensure کیا جائے۔ کوئی بھی شخص ووٹ ڈالتے ہوئے معزز ووٹر کو نہ دیکھ سکے۔)

دونوں پولنگ بوتھ کو اُوپر جناب سپیکر کی Chair کے دائیں اور بائیں جانب رکھوا دیں اور جناب خلیل طاہر سندھو اور دوسرے معزز ممبران حزب اختلاف کے تمام concerns کو دُور کریں۔

(اس مرحلہ پر دونوں پولنگ بوتھ جناب سپیکر کی چیئر کے دائیں اور بائیں جانب خالی جگہوں پر منتقل کئے گئے اور ان کو مکمل طور پر cover کیا گیا) کیا خالی بکس seal ہو گئے ہیں؟

سیکرٹری اسمبلی: جناب چیئرمین! بکس seal ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر کا انتخاب

جناب چیئرمین: مہر بانی کر کے اب تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔Please, order in the House. تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔So that we can start the election process.

معزز ممبران! میرے پاس پولنگ ایجنٹس کے نام آ گئے ہیں۔جناب سیف الملوک کھوکھر کی طرف سے جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب علی حیدر گیلانی پولنگ ایجنٹس ہوں گے۔اسی طرح جناب محمد سبطین خان کی طرف سے جناب مراد راس اور میاں محمد اسلم اقبال پولنگ ایجنٹس مقرر ہوئے ہیں۔

میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ جو معزز اراکین ویل چیئر پر ہیں ان کو پہلے ووٹ کاسٹ کرنے دیا جائے اور ان سے پولنگ آفیسر وہیں پر ووٹنگ کا process مکمل کروا لے گا۔یہ بکس seal ہو گئے ہیں اور آپ کے concerns بھی دُور ہو گئے ہیں لہٰذا اب الیکشن کا آغاز ہوتا ہے۔سیکرٹری اسمبلی معزز ممبران کو حلقہ نمبر کے حساب سے ووٹ ڈالنے کے لئے پکاریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O تین چار معزز ممبران چل نہیں سکتے اور انتظار بھی نہیں کر سکتے تو اس لئے میری درخواست ہے پہلے ان چاروں معزز ممبران کے ووٹ پہلے کاسٹ کروا لئے جائیں اور باقی پھر ترتیب سے چلتے رہیں گے۔

نام ممبر	حلقہ نمبر	پولنگ بوتھ نمبر
سید افتخار حسن	پی پی۔254	2
محترمہ صدیقہ صاحبداد خان	ڈبلیو۔299	2
سید حسن مرتضیٰ	پی پی۔95	1
محترمہ جوئیس روفن جولیس	این ایم۔369	2
جناب محمد افضل	پی پی۔250	2
سیدہ عظمیٰ قادری	ڈبلیو۔354	2
محترمہ خالدہ منصور	ڈبلیو۔349	2

سید یاور عباس بخاری	پی پی-1	1
جناب نورالامین وٹو	پی پی-186	2
جناب جہانگیر خانزادہ	پی پی-2	1
جناب علی عباس	پی پی-187	2
جناب افتخار احمد خان	پی پی-3	1
میاں یاور زمان	پی پی-188	2
ملک محمد انور	پی پی-4	1
جناب منیب الحق	پی پی-189	2
ملک جمشید الطاف	پی پی-5	1
جناب غلام رضا	پی پی-190	2
جناب اظہر عباس	پی پی-269	2
جناب محمد لطاسب ستی	پی پی-6	1
راجہ صغیر احمد	پی پی-7	1

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے غدار، غدار کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیر، شیر کی نعرہ بازی)

جناب چیئرمین: کوئی نعرہ نہ لگائے۔

سیکرٹری اسمبلی:

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا	پی پی-191	2
جناب جاوید کوثر	پی پی-8	1
محترمہ راحیلہ نعیم	ڈبلیو-356	2
چودھری ساجد محمود	پی پی-9	1
جناب نوید علی	پی پی-192	2
چودھری نثار علی خان	پی پی-10	(ایوان میں موجود نہیں تھے)

جناب احمد شاہ کھگہ	پی پی-193	2
چودھری محمد عدنان	پی پی-11	1
جناب محمد نعیم	پی پی-194	2
جناب واثق قیوم عباسی	پی پی-12	1
جناب کاشف علی چشتی	پی پی-195	2
ملک محمد احمد خان	پی پی-176	1
جناب خضر حیات	پی پی-196	2
جناب امجد محمود چودھری	پی پی-13	1
ملک ندیم کامران	پی پی-197	2
جناب محمد بشارت راجہ	پی پی-14	1
جناب محمد ارشد ملک	پی پی-198	2
جناب عمر تنویر	پی پی-15	1
جناب نوید اسلم خان لودھی	پی پی-199	2
راجہ راشد حفیظ	پی پی-16	1
رانا ریاض احمد	پی پی-200	2
جناب فیاض الحسن چوہان	پی پی-17	1
سید صمصام علی شاہ بخاری	پی پی-201	2
جناب محمد شفیق	پی پی-263	2
جناب اعجاز خان	پی پی-18	1
جناب محمد غلام سرور	پی پی-202	2
جناب عمار صدیق خان	پی پی-19	1
سید خاور علی شاہ	پی پی-203	2
ملک تیمور مسعود	پی پی-20	1
جناب یاسر ہمایوں	پی پی-21	1

سید حسین جہانیاں گردیزی	پی پی-204	2
جناب تنویر اسلم ملک	پی پی-22	1
سردار آفتاب اکبر خان	پی پی-23	1
جناب حامد یار ہراج	پی پی-205	2
جناب عمار یاسر	پی پی-24	1
رانا محمد سلیم	پی پی-206	2
سید عباس علی شاہ	پی پی-207	2
راجہ یاور کمال خان	پی پی-25	1
جناب بابر حسین عابد	پی پی-208	2
جناب ظفر اقبال	پی پی-26	1
جناب ناصر محمود	پی پی-27	1
جناب محمد فیصل خان نیازی	پی پی-209	2
جناب عطاء الرحمٰن	پی پی-210	2
جناب شجاعت نواز	پی پی-28	1
سید علی حیدر گیلانی	پی پی-211	2
جناب محمد عبداللہ وڑائچ	پی پی-29	1
جناب محمد سلیم اختر	پی پی-212	2
جناب سلیم سرور جوڑا	پی پی-31	1

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین، میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی:

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی	پی پی-213	2
میاں محمد اختر حیات	پی پی-32	1

جناب محمد ظہیر الدین خان علیزئی	پی پی-214	2
چودھری لیاقت علی	پی پی-33	1
جناب جاوید اختر	پی پی-215	2
سیدہ میمنت محسن	پی پی-184	1
جناب محمد ندیم قریشی	پی پی-216	2
جناب محمد ارشد چودھری	پی پی-34	1
مخدوم زین حسین قریشی	پی پی-217	2
جناب عارف اقبال	پی پی-35	1
جناب محمد عامر نواز خان	پی پی-256	2
ملک واصف مظہر	پی پی-218	2
جناب محمد اخلاق	پی پی-36	1

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد اختر	پی پی-219	2
خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	پی پی-37	1
میاں طارق عبداللہ	پی پی-220	2
رانا اعجاز احمد نون	پی پی-221	2
جناب احسن سلیم	پی پی-38	1

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب بلال فاروق تارڑ نے جناب چیئرمین سے مطالبہ کیا کہ ہم نے اعتراض والی درخواست دی ہے لہٰذا اُس کی کاپی دی جائے)

میاں شفیع محمد	پی پی-258	2
جناب لیاقت علی	پی پی-39	1

جناب قاسم عباس خان	پی پی-222	2
رانا محمد افضل	پی پی-40	1
محترمہ نغمہ مشتاق	پی پی-223	2
جناب نصیر احمد	پی پی-163	1
جناب محمد عامر اقبال شاہ	پی پی-224	2
جناب محمد رضوان	پی پی-41	1
جناب احسان الحق	پی پی-249	2
جناب ذیشان رفیق	پی پی-42	1

(اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں عبدالرؤف نے جناب چیئرمین سے اپنی درخواست کی receiving اور کاپی کا تقاضا کیا)

جناب چیئرمین: یہ receiving سیکرٹری اسمبلی نے دینی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی:

پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ	پی پی-225	2
چودھری نوید اشرف	پی پی-43	1
جناب شاہ محمد	پی پی-226	2
چودھری ارشد جاوید وڑائچ	پی پی-44	1
جناب خان محمد صدیق خان بلوچ	پی پی-227	2
رانا عبدالستار	پی پی-45	1
سید محمد رفیع الدین بخاری	پی پی-228	2
سید سعید الحسن	پی پی-46	1
جناب محمد طاہر پرویز	پی پی-112	1
جناب محمد یوسف	پی پی-229	2
جناب ابو حفص محمد غیاث الدین	پی پی-47	1

جناب خالد محمود	پی پی-230	2
جناب منان خان	پی پی-48	1
میاں عرفان عقیل دولتانہ	پی پی-231	2
جناب بلال اکبر خان	پی پی-49	1
جناب محمد معاویہ	پی پی-126	1
جناب محمد اعجاز حسین	پی پی-232	2
خواجہ محمد وسیم	پی پی-50	1
رائے ظہور احمد	پی پی-233	2
محترمہ طلعت محمود	پی پی-51	1
جناب محمد ثاقب خورشید	پی پی-234	2
چودھری عادل بخش چٹھہ	پی پی-52	1
جناب محمد علی رضا خان خاکوانی	پی پی-235	2
جناب بلال فاروق تارڑ	پی پی-53	1
جناب محمد جہانزیب خان کھچی	پی پی-236	2
جناب عمران خالد بٹ	پی پی-54	1
جناب فدا حسین	پی پی-237	2
جناب محمد نواز چوہان	پی پی-55	1
جناب شوکت علی لالیکا	پی پی-238	2
جناب محمد توفیق بٹ	پی پی-56	1
رانا عبدالرؤف	پی پی-239	2
چودھری اشرف علی	پی پی-57	1
جناب محمد جمیل	پی پی-240	2
جناب عبدالرؤف مغل	پی پی-58	1
جناب زاہد اکرم	پی پی-242	2

چودھری وقار احمد چیمہ	پی پی-59	1
چودھری مظہر اقبال	پی پی-243	2
جناب قیصر اقبال	پی پی-60	1
محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331	2
جناب اختر علی خان	پی پی-61	1
محترمہ رابعہ نصرت	ڈبلیو-343	2
جناب امان اللہ وڑائچ	پی پی-62	1
جناب محمد ارشد	پی پی-244	2
چودھری محمد اقبال	پی پی-63	1
جناب ظہیر اقبال	پی پی-245	2
جناب عرفان بشیر	پی پی-64	1
جناب سمیع اللہ چودھری	پی پی-246	2
محترمہ حمیدہ میاں	پی پی-65	1
جناب محمد کاظم پیرزادہ	پی پی-247	2
جناب محمد طارق تارڑ	پی پی-66	1
محترمہ عابدہ بی بی	ڈبلیو-330	2
محترمہ راشدہ خانم	ڈبلیو-314	2
جناب ساجد احمد خان	پی پی-67	1
جناب گلریز افضل گوندل	پی پی-68	1
ملک خالد محمود بابر	پی پی-251	2
جناب محمد مامون تارڑ	پی پی-69	1
محترمہ ساجدہ بیگم	ڈبلیو-326	2
محترمہ سبین گل خان	ڈبلیو-328	2
جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70	1

محترمہ مسرت جمشید	ڈبلیو-312	2
جناب محمد احسن جہانگیر	پی پی-71	1
جناب صہیب احمد ملک	پی پی-72	1
جناب محمد افضل گِل	پی پی-248	2
جناب یاسر ظفر سندھو	پی پی-73	1
میاں محمد شعیب اویسی	پی پی-252	2
محترمہ آسیہ امجد	ڈبلیو-319	2
محترمہ عشرت اشرف	ڈبلیو-334	2
میاں مناظر حسین رانجھا	پی پی-74	1
محترمہ شمیم آفتاب	ڈبلیو-303	2
جناب محمد منیب سلطان چیمہ	پی پی-75	1
صاحبزادہ محمد غزین عباسی	پی پی-253	2
چودھری فیصل فاروق چیمہ	پی پی-76	1
جناب غضنفر علی خان	پی پی-255	2
جناب لیاقت علی خان	پی پی-77	1
جناب عنصر مجید خان نیازی	پی پی-78	1
مخدوم ہاشم جواں بخت	پی پی-259	2
رانا منور حسین	پی پی-79	1
جناب محمد ارشد جاوید	پی پی-260	2
جناب غلام علی اصغر خان لاڑی	پی پی-80	1
جناب فواد احمد	پی پی-261	2
چودھری افتخار حسین	پی پی-81	1
جناب آصف مجید	پی پی-262	2
جناب فتح خالق	پی پی-82	1

سید عثمان محمود	پی پی-264	2
جناب حسن ملک	پی پی-83	1

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: گیلانی صاحب! اس process کو continue رہنے دیں اور جنہوں نے نماز پڑھنی ہے وہ جا کر پڑھ لیں۔It cannot be stopped جی، سیکرٹری صاحب! جاری رکھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد معظم شیر	پی پی-84	1
جناب رئیس نبیل احمد	پی پی-265	2
جناب عبدالرحمٰن خان	پی پی-85	1
جناب ممتاز علی	پی پی-266	2
جناب امین اللہ خان	پی پی-86	1
چودھری محمد شفیق انور	پی پی-267	2
جناب احمد خان	پی پی-87	1
ملک غلام قاسم ہنجرا	پی پی-268	2
جناب محمد سبطین خان	پی پی-88	1

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: گیلری سے نعرہ بازی نہ کی جائے۔ اگر کوئی نعرے لگائے گا تو میں مجبوراً باہر نکال دوں گا۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب امیر محمد خان	پی پی-89	1
جناب عبدالحئی دستی	پی پی-270	2
نوابزادہ منصور احمد خان	پی پی-271	2
محترمہ یاسمین راشد	ڈبلیو-298	2

جناب پرویز الہیٰ	پی پی-30	1
		(نعرہ ہائے تحسین)
محمد معظم علی خان	پی پی-272	2
محترمہ نیلم حیات ملک	ڈبلیو-309	2
جناب عرفان اللہ خان نیازی	پی پی-90	1
جناب محمد سبطین رضا	پی پی-273	2

آوازیں: لوٹا، لوٹا، لوٹا۔۔

جناب چیئرمین: آپ لوٹا، لوٹا کے نعرے نہ لگائیں۔ یہ لوٹا، لوٹا کیا ہوتا ہے؟ اب دوبارہ لوٹا، لوٹا کے نعرہ نہیں لگنے چاہئیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب غضنفر عباس	پی پی-91	1
جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی-274	2
جناب محمد عامر عنایت شہانی	پی پی-92	1
جناب خرم سہیل خان لغاری	پی پی-275	2
جناب تیمور علی لالی	پی پی-93	1
جناب محمد الیاس	پی پی-94	1
جناب محمد عون حمید	پی پی-276	2
میاں علمدار عباس قریشی	پی پی-277	2
محترمہ سلیم بی بی	پی پی-96	1
جناب نیاز حسین خان	پی پی-278	2
جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279	2
جناب علی افضل ساہی	پی پی-97	1
ملک احمد علی اولکھ	پی پی-280	2

جناب محمد شعیب ادریس	پی پی-98	1
جناب شہاب الدین خان	پی پی-281	2
جناب علی اختر	پی پی-99	1
جناب قیصر عباس خان	پی پی-282	2
چودھری ظہیر الدین	پی پی-100	1
مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی-283	2
رائے حیدر علی خان	پی پی-101	1
سید رفاقت علی گیلانی	پی پی-284	2
جناب عادل پرویز	پی پی-102	1
جناب عمر فاروق	پی پی-106	1
خواجہ محمد داؤد سلیمانی	پی پی-285	2
جناب جعفر علی	پی پی-103	1
جناب بلال یٰسین	پی پی-150	1
جناب عثمان احمد خان بزدار	پی پی-286	2

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد صفدر شاکر	پی پی-104	1
جناب جاوید اختر	پی پی- 287	2
جناب ممتاز احمد	پی پی-105	1
سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ	پی پی-288	2
جناب شفیق احمد	پی پی-107	1
جناب محمد حنیف	پی پی-289	2
جناب محمد اجمل	پی پی-108	1
سردار احمد علی خان دریشک	پی پی-290	2
چودھری ظفر علی ناگرا	پی پی-109	1

سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	پی پی-291	2
جناب خیال احمد	پی پی-110	1
سردار اویس احمد خان لغاری	پی پی-292	2
جناب شکیل شاہد	پی پی-111	1
جناب محمد محسن لغاری	پی پی-293	2
جناب محمد وارث عزیز	پی پی-113	1
سردار حسنین بہادر	پی پی-294	2
جناب محمد لطیف نذر	پی پی-114	1
سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295	2
جناب علی عباس خان	پی پی-115	1
سردار محمد اویس دریشک	پی پی-296	2
جناب فقیر حسین	پی پی-116	1
سردار دوست محمد مزاری	پی پی-297	2

آوازیں: لوٹا، لوٹا، لوٹا۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House کوئی نعرہ بازی نہ کرے۔ کوئی لوٹا، لوٹا کے نعرے کی آواز نہیں آنی چاہئے۔ خاموشی اختیار کریں اور کوئی نعرہ بازی نہیں چلے گی۔ Order in the House. آج کا الیکشن بہت خوشگوار ماحول میں ہو رہا ہے آپ اس کو خراب نہ کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب حامد رشید	پی پی-117	1
چودھری بلال اصغر	پی پی-118	1

جناب چیئرمین: نعروں کی آواز نہیں آنی چاہئے۔ ان کو نیچے اتاریں یہ کیوں اوپر آ گئے ہیں، کیا یہ پولنگ ہو رہی ہے؟ Order in the House. آپ تشریف رکھیں۔ عمر صاحب! آپ تشریف

رکھیں، ماحول کو خراب نہ کریں۔ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں اور کوئی نعرہ بازی نہ کرے۔ ہاؤس کے خوشگوار ماحول کو خراب نہ کریں۔

آوازیں: لوٹا، لوٹا، لوٹا۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، یہ لوٹا، لوٹا کے نعرے نہ لگائیں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ پولنگ کا عمل پرامن طریقے سے ہو رہا ہے اس کو ہونے دیں۔ ٹریژری بنچ کے دوست اپنی نشستوں پر آرام سے بیٹھیں۔ میاں اسلم اقبال صاحب! ان کو بٹھائیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب عبدالقدیر علوی	پی پی-119	1
محترمہ صدیقہ صاحبداد خان	ڈبلیو-299	2
محترمہ شمسہ علی	ڈبلیو-300	2

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: لغاری صاحب! پولنگ کے عمل کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ عمل مکمل ہو جائے گا پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد ایوب خان	پی پی-120	1

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً سپیکر ڈائس کے سامنے اکٹھے ہو گئے)

جناب چیئرمین: سیکرٹری اسمبلی! آپ process کو continue کریں۔ آپ اس کو تو نہ روکیں۔ ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ سیکرٹری اسمبلی صاحب! آپ process کو continue کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب مرغوب احمد اور جناب سیف الملوک کھوکھر پولنگ آفیسر 2 کے پاس آ گئے اور احتجاجاً کہا کہ یہ fair اور secret الیکشن نہیں ہے بلکہ یہ فراڈ ہے کیونکہ بیلٹ پیپر پر سیریل نمبر نہیں ہونا چاہئے جبکہ یہاں پر بیلٹ پیپر پر سیریل نمبر درج ہے)

جناب مرغوب احمد: یہ الیکشن نہیں ہے یہ بالکل فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: Please آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ سیکرٹری صاحب! آپ چھوڑیں۔ آپ process کو continue کریں۔ اس کو delay نہ کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب سعید احمد	پی پی-121	1
محترمہ نسرین طارق	ڈبلیو-301	2
محترمہ آشفہ ریاض	پی پی-122	1

جناب خلیل طاہر سندھو: یہ الیکشن نہیں ہے یہ بالکل فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ان کی discussion اور بحث کو چھوڑ دیں۔ آپ اپنا process complete کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پولنگ آفیسر نمبر2 کے سامنے آگئے اور احتجاج شروع کر دیا کہ یہ secret election نہیں ہے یہ فراڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں جو بیلٹ پیپر جاری ہو رہے ہیں ان پر سیریل نمبر درج ہے اور کاؤنٹر فائل پر بھی وہی سیریل نمبر درج ہے۔ اس سے secrecy قائم نہیں رہتی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے مطالبہ کیا کہ الیکشن process کو روک دیں اور پہلے ہمارے خدشات کو دور کیا جائے)

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! اس طرح یہ process رکا رہے گا آپ اس کو continue کریں۔ آپ نیچے بات کر لیں۔ آپ کی بات جو بھی ہے آپ نیچے بات کر لیں۔ یہاں disturb نہ کریں۔ آپ مہربانی کر کے اپنی نشتوں پر تشریف لے جائیں please۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے کہا کہ خبردار! اس طرح یہ الیکشن نہیں ہو سکتا)

آپ اپنے concerns لکھ کر دے دیں۔ آپ لکھ کر دے دیں۔ آپ اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ مجھے خبردار کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ شعوانہ بشیر	ڈبلیو-302	2
محترمہ سونیا	پی پی-123	1

جناب محمد تیمور خان	پی پی-124	1
محترمہ فردوس رعنا	ڈبلیو-204	2
میاں محمد اعظم	پی پی-125	1
محترمہ شاہدہ احمد	ڈبلیو-305	2
محترمہ سمیرہ احمد	ڈبلیو-306	2
مہر محمد نواز	پی پی-127	1

معزز ممبران حزب اختلاف: یہ secret balloting نہیں ہے۔

سید علی حیدر گیلانی (پولنگ ایجنٹ): جناب چیئرمین! I will have to object.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ secret balloting نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا! آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ آپ مہربانی کریں، آپ تشریف رکھیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری اور جناب بلال یٰسین بات کر رہے ہیں۔ آپ بیٹھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

سیدہ زہرا نقوی	ڈبلیو-307	2

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنے موبائل سے پولنگ آفیسر نمبر 2 کے پاس آئے اور موبائل سے تصویر بنانا شروع کر دیں)

جناب چیئرمین: جی، آپ موبائل سے کیا کر رہے ہیں؟ آپ please ایسا نہ کریں۔ جی، سکیورٹی کہاں ہے؟ یہ کیا مسئلہ ہو رہا ہے؟ اس طرح کرنے کا یہ کوئی طریق نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف نے کہا کہ آپ زیادتی کر رہے ہیں)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ عائشہ اقبال	ڈبلیو-308	2

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی اکثریت سپیکر ڈائس اور پولنگ آفیسر 1 اور پولنگ آفیسر 2 کے قریب آ گئے اور انہوں نے باقاعدہ پولنگprocess کو رکوانے کی کوشش کی)

(اس مرحلہ پر جناب سیف الملوک کھوکھر اور جناب مرغوب احمد تیزی کے ساتھ پولنگ آفیسر نمبر2(جناب علی حسنین بھلی) کے پاس آئے اور ان سے زبردستی ایک بیلٹ بُک چھین کر لے گئے اور سیف الملوک کھوکھر صاحب نے بیلٹ بُک کی یہ کاپی محترمہ رخسانہ کوثر، ایم پی اے کو تھما دی اور انہوں نے اس کاپی کو اپنے عبایا میں چھپا لیا)

(اس مرحلہ پر کچھ دیر کے لئے الیکشنprocess رُک گیا)

جناب چیئرمین: جی، سکیورٹی کو بلائیں۔ یہاں پر حالات صحیح نہیں ہیں۔ آپ ابھی سکیورٹی کو بلائیں۔ آپ گیلری کو دیکھیں، گیلری سے کوئی مداخلت ہوئی یا کوئی کھڑا ہوا تو اس کو باہر نکالیں۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی سکیورٹی کا سٹاف آ گیا اور انہوں نے دونوں پولنگ آفیسر اور سیکرٹری اسمبلی کو اپنے حصار میں لے لیا)

جناب چیئرمین: .No, this is not the way آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بیلٹ پیپر پر کبھی نمبر نہیں ہوتے۔ یہ غیر آئینی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ رخسانہ کوثر کے پاس بیلٹ پیپر کی کاپی ہے ان سے بیلٹ پیپر کی کاپی واپس لیں۔ یہ کس طرح یہاں سے بیلٹ پیپر کی کاپی اٹھا کر لے گئے ہیں؟ ایک خوشگوار ماحول میں الیکشن ہو رہا ہے اور آپ اس کو خراب کر رہے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ ام البنین علی ڈبلیو-310 2

جناب چیئرمین: آپplease نشستوں پر تشریف رکھیں۔ سکیورٹی سٹاف! سب سے پہلے پولنگ سے متعلقہ چیزوں کو secure کریں۔ جی، جنہوں نے بات کرنی ہے نیچے on the floor of the House جا کر بات کریں۔ آپ بیٹھیں اور آپس میں بات کریں۔ انہوں نے بیلٹ پیپرز اٹھائے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں! ان کے پاس بیلٹ پیپر کی کاپی ہے۔ گشکوری صاحب! آپ بیلٹ پیپر کی کاپی

ادھر واپس دیں۔جی،ان سے بیلٹ پیپر کی کاپی لیں۔.This is not the way آپ نے اتنے اچھے ماحول میں الیکشن کو خراب کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ رخسانہ کوثر،ایم پی اے نے اپنے عبایا سے بیلٹ پیپر کی کاپی نکالی اور اس کی تصاویر بناتی رہیں)

(اس مرحلہ پر پولنگ آفیسر نمبر2(جناب علی حسنین بھلی گئے اور وہ request کر کے محترمہ رخسانہ کوثر سے بیلٹ پیپر کی کاپی واپس لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی اختر کی طرف سے جناب چیئرمین کو بتایا گیا کہ بیلٹ پیپر کی کاپی سے چار بیلٹ پیپر پھاڑ لئے گئے ہیں)

جناب چیئرمین: الیکشن کا process continue کیا جائے۔یہ چار بیلٹ پیپر پھاڑ کر اپنے پاس لے گئے ہیں۔یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ ام البنین علی ڈبلیو۔310 2

جناب چیئرمین: یہ غنڈہ گردی یہاں نہیں چلے گی۔میں آپ کو clearly بتا رہا ہوں۔یہاں پر کوئی ضمنی دور نہیں چل رہا۔میں نے آپ کو پہلے ensure کیا ہے کہ یہاں پر ہر چیز ransparent ہو گی۔جی، سیکرٹری صاحب!الیکشن process کو continue کریں۔انہوں نے جو چار بیلٹ پیپر پھاڑے ہیں ان کو recover کریں گے اور ان کا بندوبست بھی کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب غضنفر عباس شاہ پی پی۔128 1

جناب چیئرمین: میں یہاں سے دیکھ رہا تھا کہ محترمہ رخسانہ کوثر ایم پی اے نے خود وہ چار بیلٹ پیپر پھاڑے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

میاں محمد آصف پی پی۔129 1

جناب چیئرمین: جی، polling کو continue رکھیں اور جگہ کو clear کروائیں۔ جی، آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ہم یہاں پر الیکشن کے process کو jeopardize نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ یہاں پر آکر بیلٹ پیپر پھاڑ دیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ بتول زین	ڈبلیو-311	2
جناب شہباز احمد	پی پی-130	1

جناب چیئرمین: جی، سکیورٹی آگے جائے۔ جی، ساری سکیورٹی آگے لگائیں، اس کو protect کریں اور اس جگہ کو clear کرائیں۔ اس طرح نہیں چلے گا کہ آپ بیلٹ بک سے چار بیلٹ پیپر پھاڑ لیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ بیلٹ بکس سے چار بیلٹ پیپر پھاڑ لیں؟ یہاں پوری سکیورٹی کو نیچے بلائیں، آپ یہ سارا سسٹم protect کریں، پولنگ سٹاف، boxes اور بیلٹ پیپر کو protect کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

میاں اعجاز حسین بھٹی	پی پی-131	1
محترمہ سعدیہ سہیل رانا	ڈبلیو-313	2

جناب چیئرمین: آپ please یہ جگہ clear کریں اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔ جناب قاسم لنگاہ! please اپنی سیٹ پر بیٹھیں اور سارے دوستوں کو بھی لے جائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی، آپ بڑے seasoned آدمی ہیں۔ آپ سارے دوستوں کو بیٹھائیں۔ ان سب کو بیٹھائیں، آپ مہربانی کریں۔ دونوں طرف کے پولنگ ایجنٹس ہیں وہ یہاں پر رہیں، سکیورٹی رہے اور باقی لوگوں کو پیچھے کریں۔ آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ کوئی غیر متعلقہ شخص یہاں پر نظر نہ آئے۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد عاطف	پی پی-132	1

جناب چیئرمین: Order in the House, please.

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ فرحت فاروق	ڈبلیو-315	2

جناب چیئرمین: جی، پولنگ ایجنٹس کے علاوہ سارے دوست پیچھے چلے جائیں۔ معزز ممبران مہربانی کریں۔ اس جگہ کو clear کریں تاکہ جو ووٹ ڈالنے آئے اس کے لئے problem نہ ہو۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد کاشف	پی پی-133	1
محترمہ ثانیہ کامران	ڈبلیو-316	2
آغا علی حیدر	پی پی-134	1

جناب چیئرمین: جی، اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اس process کو جو خوشگوار ماحول میں ہو رہا تھا اس کو اسی خوشگوار ماحول میں جاری رہنے دیں اور چار بیلٹ پیپرز آپ واپس کریں۔ وہ آپ کی custody میں چار بلیٹ پیپرز ہیں وہ واپس کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی	ڈبلیو-317	2
جناب عمر آفتاب	پی پی-135	1

(اس مرحلہ پر جناب محمد سبطین خان کی طرف سے ایک تحریری درخواست جناب چیئرمین کو بھجوائی گئی)

جناب چیئرمین: جی، ایک منٹ۔ جو سپیکر کے contestant ہیں جناب محمد سبطین خان کی طرف سے in writing آیا ہے کہ جو چار بیلٹ پیپرز ان لوگوں نے یہاں سے زبردستی لئے ہیں ان کی recovery کرائی جائے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میرے خلاف استعمال ہوں گے تو یہ چیز ریکارڈ پر بھی آگئی ہے۔ آپ مہربانی کر کے وہ چار بیلٹ پیپرز واپس کریں۔ گیلانی صاحب! یہ چار بلیٹ پیپرز ان کے پاس ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ آسیہ امجد	ڈبلیو-319	2

جناب چیئرمین: میں رولنگ دے رہا ہوں کہ یہ چار بیلٹ پیپرز واپس دیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ سیمابیہ طاہر	ڈبلیو-320	2
جناب خرم اعجاز	پی پی-136	1
محترمہ مومنہ وحید	ڈبلیو-321	2

(معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل جناب سپیکر ڈائس کے سامنے
اکٹھے کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

جناب چیئرمین: دیکھیں! بات سنیں۔ آپ لوگ بوتھ کی secrecy خراب کر رہے ہیں۔ آپ ان سارے دوستوں کو یہاں سے ہٹائیں۔ آپ مہربانی کر کے پیچھے بیٹھیں۔ آپ خود اپنے الیکشن کو خراب کر رہے ہیں۔ آپ please تشریف رکھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد اشرف رسول	پی پی-137	1
محترمہ سائرہ رضا	ڈبلیو-322	2

جناب چیئرمین: جی، please secrecy کو maintain کرنے کے لئے اور ensure کرنے کے لئے اس جگہ کو clear کریں۔ میں دونوں candidates کے supporters سے request کروں گا کہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

میاں عبدالرؤف	پی پی-138	1
محترمہ زینب عمیر	ڈبلیو-323	2
جناب خرم شہزاد ورک	پی پی-140	1
محترمہ فرح آغا	ڈبلیو-324	2

جناب مراد راس: سیکرٹری صاحب! پی پی-136 جناب خرم اعجاز کا نام پہلے آ گیا ہے؟

سیکرٹری اسمبلی: جی، پی پی-136 جناب خرم اعجاز کا نام آ گیا ہے۔

میاں عبدالرؤف	پی پی-138	1
جناب خرم شہزاد ورک	پی پی-140	1
جناب محمود الحق	پی پی-141	1

جناب چیئرمین: .Order in the House جگہ کو clear کریں اور براہِ کرم پولنگ ہونے دیں اور چار بیلٹ پیپر بھی واپس کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ فرح آغا	ڈبلیو-324	2
جناب شیر اکبر خان	پی پی-142	1
سیدہ فرح اعظمی	ڈبلیو-325	2
جناب سجاد حیدر ندیم	پی پی-143	1
محترمہ سبرینہ جاوید	ڈبلیو-329	2
جناب سمیع اللہ خان	پی پی-144	1
جناب غزالی سلیم بٹ	پی پی-145	1
محترمہ مہوش سلطانہ	ڈبلیو-332	2
جناب محمد حمزہ شہباز شریف	پی پی-146	1
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو-333	2
جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی-147	1
محترمہ سعدیہ ندیم ملک	ڈبلیو-335	2
جناب شہباز احمد	پی پی-148	1
محترمہ عشرت اشرف	ڈبلیو-334	2
جناب مرغوب احمد	پی پی-149	1
محترمہ فوزیہ عباس نسیم	ڈبلیو-327	2

میاں محمد اسلم اقبال	پی پی-151	1
محترمہ حنا پرویز بٹ	ڈبلیو-336	2
رانا مشہود احمد خان	پی پی-152	1
خواجہ عمران نذیر	پی پی-153	1
محترمہ ثانیہ عاشق جبیں	ڈبلیو-337	2
چودھری اختر علی	پی پی-154	1
محترمہ طلحیا نون	ڈبلیو-338	1
ملک غلام حبیب اعوان	پی پی-155	1
محترمہ اسوہ آفتاب	ڈبلیو-339	2
ملک محمد وحید	پی پی-156	1
محترمہ صبا صادق	ڈبلیو-340	2
خواجہ سلمان رفیق	پی پی-157	1
محترمہ کنول پرویز چودھری	ڈبلیو-341	2
میاں محمد اکرم عثمان	پی پی-158	1
محترمہ حسینہ بیگم	ڈبلیو-344	1
جناب مراد راس	پی پی-159	1
محترمہ گلناز شہزادی	ڈبلیو-342	2

جناب چیئرمین: میں نے ابھی دیکھا ہے کہ فاضل ممبر رانا مشہود صاحب اپنے ووٹ کی تصویر بنا رہے تھے This has to be noted. Order in the House

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ مجھ پر اس طرح کی غیر ذمہ داری کا الزام کیسے لگا سکتے ہیں؟

سیکرٹری اسمبلی:

میاں محمود الرشید	پی پی-160	1

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ اپنا ووٹ کاسٹ کر کے بیٹھ جائیں اور بحث نہ کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ راحت افزا	ڈبلیو-335	2

جناب محمد بشارت راجہ: جناب چیئرمین! اس کو note کرلیں۔

جناب چیئرمین: یہ نوٹ ہو چکا ہے.That has now become the part of record

سیکرٹری اسمبلی:

ملک ندیم عباس	:پی پی-161	1
محترمہ سلمٰی بٹ	ڈبلیو-346	2
جناب محمد یاسین عامر	پی پی-162	1
محترمہ رخسانہ کوثر	ڈبلیو-347	2
جناب سہیل شوکت بٹ	پی پی-164	1

(اس مرحلہ پر جناب بلال فاروق تارڑ اور میاں عبدالرؤف جناب چیئرمین کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بحث کرتے رہے)

جناب چیئرمین: آپ نیچے تشریف رکھیں۔ This is not the way if you have any complaint آپ اپنے پولنگ ایجنٹ سے کہیں۔ He can speak to me. آپ کا کوئی بھی concern ہے۔You can give it to me in writing.

میاں عبدالرؤف: جناب چیئرمین! یہ بے ایمانی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں کوئی بے ایمانی نہیں ہو رہی۔

سیکرٹری اسمبلی:

ملک سیف الملوک کھوکھر	پی پی-165	1

جناب چیئرمین: سکیورٹی! ان سب کو پیچھے کریں یہ Hyde Park Corner نہیں ہے کہ آپ یہاں پر کھڑے ہو کر خطاب فرمائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔Order in the House

سیکرٹری اسمبلی! آپ اپنا process continue رکھیں۔ I would not let anybody to interfere in this election process.

سیکرٹری اسمبلی:

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	ڈبلیو-348	2
محترمہ باسمہ چودھری	ڈبلیو-361	2
محترمہ خدیجہ عمر	ڈبلیو-362	2
محترمہ رابعہ احمد بٹ	ڈبلیو-350	2
محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	ڈبلیو-351	2

جناب چیئرمین: رانا شہباز! آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر اختر ملک، کاستر و صاحب اور دوسرے تمام دوست بیٹھ جائیں اور جگہ کو clear کریں تاکہ جو لوگ ووٹ ڈالنے آرہے ہیں وہ اپنا ووٹ تسلی سے ڈال سکیں۔ This is my duty to ensure کہ الیکشن transparent and fair ہو۔ آپ دوست راستہ چھوڑ دیں تاکہ آنے والے ساتھیوں کو پریشانی نہ ہو۔

(اس مرحلہ پر جناب بلال فاروق تارڑ اور میاں عبدالرؤف نے حزب اختلاف کی طرف سے election process سے متعلق اپنے concerns کے حوالے سے ایک تحریری درخواست جناب چیئرمین کو دی اور ان سے اس کی receiving اور فوٹو کاپی کا مطالبہ کرتے رہے اور اپنے موبائل سے اس درخواست کی تصویر بھی بنائی)

سیکرٹری اسمبلی:

جناب رمضان صدیق	پی پی-166	1
جناب شبیر احمد	پی پی-167	1
محترمہ فائزہ مشتاق	ڈبلیو-352	2
ملک اسد علی	پی پی-168	1
محترمہ بشریٰ انجم بٹ	ڈبلیو-353	2
جناب اختر حسین	پی پی-169	1

محترمہ سمیرا کومل	ڈبلیو-355	2
ملک ظہیر عباس	پی پی-170	1
رانا محمد طارق	پی پی-171	1
محترمہ سنبل مالک حسین	ڈبلیو-357	2
جناب محمد مرزا جاوید	پی پی-172	1
جناب سرفراز حسین	پی پی-173	1
محترمہ عنیزہ فاطمہ	ڈبلیو-358	2
محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو-359	2
جناب محمد نعیم صفدر	پی پی-174	1
جناب محمد ہاشم ڈوگر	پی پی-177	1
ملک احمد سعید خان	پی پی-175	1
محترمہ زیب النساء	ڈبلیو-360	2
محترمہ شازیہ عابد	ڈبلیو-363	2
شیخ علاؤالدین	پی پی-178	1
جناب حبکوک رفیق بابو	این ایم-364	2
ملک مختار احمد	پی پی-179	1
جناب سمیوئیل یعقوب	این ایم-365	2
جناب مہندر پال سنگھ	این ایم-366	2
سردار محمد آصف نکئی	پی پی-180	1
رانا محمد اقبال خان	پی پی-181	1
جناب محمد الیاس خان	پی پی-182	1
جناب یوڈیسٹر چوہان	این ایم- 367	2
جناب جاوید علاؤالدین ساجد	پی پی-183	1
جناب خلیل طاہر سندھو	این ایم-368	2

چودھری افتخار حسین چھچھر	پی پی-185	1
جناب رمیش سنگھ اروڑا	این ایم-370	2
جناب طارق مسیح گل	این ایم-371	2

جناب چیئرمین : Order in the House, please. اب اگر کوئی دوست رہ گیا ہے تو اپنا ووٹ ڈال سکتا ہے۔ خواجہ صاحب! کیا آپ نے اپنا ووٹ نہیں ڈالا؟ سب سے خاص ووٹ خواجہ صاحب کا ہے ان کا ووٹ کاسٹ کروائیں۔

جو دوست اپنا ووٹ کاسٹ کرنے سے رہ گئے ہیں اور انہوں نے اپنا ووٹ کاسٹ نہیں کیا وہ ازراہ کرم اپنا ووٹ کاسٹ کر لیں۔

یہ آخری اعلان ہے کہ اگر کسی دوست نے اپنا ووٹ کاسٹ نہیں کیا تو ازراہ کرم اپنا ووٹ کاسٹ کر لیں۔

جی، سیکرٹری صاحب! کیا سارے ووٹ کاسٹ ہو گئے ہیں؟

سیکرٹری اسمبلی: جی، ایوان میں موجود سارے ممبران کے ووٹ کاسٹ ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب! کیا آپ کے پاس بھی سارے ووٹ کاسٹ ہو گئے ہیں؟

الیکشن کا عمل مکمل ہو گیا ہے لہٰذا براہِ مہربانی تمام دوست اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ ہم counting کا عمل شروع کر سکیں۔

I request all the honorable members to be seated, please.

خواجہ صاحب! برائے مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ ملک ارشد صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں تاکہ ہم گنتی کا عمل شروع کر سکیں۔

جی، صرف پولنگ ایجنٹس یہاں رہیں باقی تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جی، بیلٹ باکس unseal کئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر پولنگ ایجنٹس کی موجودگی میں بیلٹ باکس unseal کئے گئے)

اب گنتی کا عمل شروع کیا جائے۔ (اس موقع پر گنتی کا عمل شروع کیا گیا)

جناب چیئرمین: مہندر پال سنگھ! آپ cross talk نہ کریں۔ آپ مہربانی کریں۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House, please ذرا صبر کریں۔ Order in the House. Order in the House. تمام ممبران پلیز تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کچھ lights بند ہو گئیں)

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! ہاؤس کی lights بند ہو گئی ہیں لہٰذا ان کو on کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: فوری طور پر lights on کروائی جائیں۔

تمام ممبران بیٹھیں گے تو result compile ہو سکے گا۔ اگر result compile ہو گیا ہے تو سیکرٹری اسمبلی میرے پاس لے آئیں۔ تمام ممبران مہربانی فرما کر اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور result آنے دیں۔ سبطین خان صاحب! آپ تشریف رکھیں گے تو باقی دوست بھی بیٹھ جائیں گے۔ حاجی جاوید انصاری صاحب! مہربانی کر کے اپنی نشست پر بیٹھیں۔ جب final result آ جائے گا تب خوشیاں منا لیجئے گا۔ دو پارٹیاں ہیں جو بھی جیتے گی اُس کا پتا چل جائے گا لہٰذا تشریف رکھیں۔ Let the result come

ابھی کوئی نعرہ بازی نہ کی جائے اور ذرا صبر کریں۔ تمام ممبران سکون سے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Result تب تک announce نہیں ہو گا جب تک آپ تمام دوست اپنی نشستوں پر تشریف فرما نہیں ہوں گے۔ اب آپ کی مرضی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ result delay ہو تو بے شک کھڑے رہیں اور نعرے لگائیں۔ پلیز باہر جا کر نعرے لگایئے گا۔ آرڈر پلیز۔

اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ممبران بھی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Result جو بھی ہو گا وہ سامنے آ جائے گا۔ تھوڑا سا صبر کر لیں۔ آپ سب پچھلے چار گھنٹے سے یہاں بیٹھے ہیں تو کیا آخری تین منٹ آپ کو گراں گزر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ممبران اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوں تا کہ ہم result announce کر سکیں۔

جناب مراد راس: victory۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر مراد راس! پلیز official result announce ہونے سے پہلے اس طرح نہ کریں۔ Let the House be in order

محترمہ عابدہ راجہ! کوئی نعرے نہیں لگانے اس لئے مہربانی فرمائیں۔ ساجدہ بیگم صاحبہ! آپ بھی ذرا مہربانی کریں اور ہاؤس in order رکھیں۔ Order in the House, please. تمام ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ کیمرے بھی پیچھے کریں۔ یہ result میرے پاس ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں یہ announce کروں تو پلیز تمام دوست اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

اب سکیورٹی والے باہر چلے جائیں کیونکہ پہلے بیلٹ پیپر کی وجہ سے سکیورٹی کو بلایا گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ میں result announce کروں، First of all, I would like to thank all the members especially from Opposition and Treasury Benches کیونکہ بڑے خوشگوار ماحول میں آج یہ سارا process conduct ہوا ہے۔ صرف ایک چھوٹا سا incident ہوا جب لوٹا لوٹا کے نعرے لگ رہے تھے۔ وہ نعرے بھی نہیں لگنے چاہئیں تھے لیکن پھر بھی بہت اچھے طریقے سے process ہوا ہے۔ I appreciate that اور میں اس پر آپ سب کا شکر گزار ہوں۔

Mr Muhammad Sibtain Khan, Member Provincial Assembly of the Punjab from PP-88 has secured 185 votes and Malik Saif-ul-Malook Khokhar, Member Provincial Assembly of the Punjab, PP-165 has secured 175 votes.

(نعرہ ہائے تحسین)

گیلری میں بیٹھے مہمان پلیز تشریف رکھیں اور کوئی نعرے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹوٹل 4 ووٹ reject ہوئے ہیں لہٰذا رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 9 کے مطابق جناب محمد سبطین خان، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی-88 کو بحیثیت سپیکر منتخب قرار دیا جاتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

(حکومتی ممبران کی طرف سے "اگلی باری پھر نیازی، ایک کھلاڑی سب پر بھاری" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اختلاف ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر کا حلف

جناب چیئرمین: Order in the House. اب منتخب سپیکر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 53 کی ضمن 2 اور آرٹیکل 127 کے تحت آئین کے گوشوارہ سوم میں درج سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے مقرر کردہ حلف نامہ کے مطابق ایوان کے سامنے حلف اٹھائیں گے لہٰذا وہ حلف اٹھانے کے لئے تشریف لائیں۔ آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ جناب محمد سبطین خان! آپ تشریف لائیں۔ میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ تشریف رکھیں اور حلف ہونے دیں۔ میں اپوزیشن بنچز سے بھی request کروں گا کہ جمہوریت کا حُسن یہ ہے کہ ایک جیتتا ہے اور ایک ہارتا ہے لہٰذا آپ کو بھی یہاں بیٹھ کر سپیکر کے حلف کا حصہ بننا چاہئے۔ آج بالآخر پھر عمران خان کا بیانیہ جیت گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) گیلری سے کوئی آواز نہیں آئے گی اور نہ ہی نعرے لگائے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر منتخب جناب سپیکر (جناب محمد سبطین خان) ڈائس پر حلف کے لئے تشریف لائے اور جناب چیئرمین نے اُن سے حلف لیا)

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر (جناب محمد سبطین خان) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے میانوالی کی شان سبطین خان سبطین خان کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: ممبران نعرہ بازی نہ کریں۔ آپ مہربانی کریں۔ مجھے آپ کی خوشی کا احساس ہے۔ مجھے ساری باتوں کا علم ہے۔ آپ تھوڑا صبر کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ میں اپنی جماعت کا مشکور ہوں۔ میرے ساتھ آخر تک جن ساتھیوں نے کوشش کی میں ان کا مشکور ہوں۔ آپ سب دوستوں نے ہمت کی اور ہمارا جو vision تھا تو ہمارے vision کے مطابق آپ نے کام کیا اور عمران خان کے vision پر ہم نے ساری محنت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ اپوزیشن کے ہمارے جو دوست ہیں انہوں نے بھی اچھا role play کیا، تھوڑی سی misunderstanding ہو گئی اور یہ ہو جاتی ہے۔ اس میں کوئی بات نہیں ہے سگے بھائیوں میں بھی ہو جاتی ہے but ultimately ان

کو بھی احساس ہو گیا ہے کہ اتنی بڑی غلطی نہیں ہے تو ہم اس procedure کو چلنے دیں اور انہوں نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی اور اپنے vote بھی cast کئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے آپ لوگوں نے عزت دی ہے I would be working as Custodian of the House تو میں نے اس میں سب سے پہلے ہاؤس کی عزت اور وقار کا خیال کرنا ہے اور جو نہ بھولنے والے آج سے دو تین ماہ پہلے واقعات ہوئے جس طرح باہر کی forces کو ایوان کے اندر بلایا گیا، ایم۔پی۔ایز کی بے توقیری کی گئی اور اس معزز ایوان کی بے توقیری کی گئی تو انشاء اللہ I shall try کہ یہ واقعات آئندہ کبھی بھی repeat نہ ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس ہاؤس کی عزت اور آپ سارے حضرات کی عزت پورے پنجاب کی عزت ہے۔یہ صوبائی اسمبلی پنجاب ایک آئینی ادارہ ہے۔میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اب ہم کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔

یہاں ہمارے چیف منسٹر صاحب، ہمارے سابق چیف منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، سارے منسٹر صاحبان اور چیف وہپ بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں۔ Thank you very much اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں اضافہ کرے، ہماری عزت میں اضافہ کرے اور اس ہاؤس کی عزت میں بھی اضافہ کرے۔بہت مہربانی۔

میں گیلری میں بیٹھے حضرات سے گزارش کروں گا کہ آپ کے جذبات بہت بھڑکے ہوئے ہیں لیکن تھوڑی سی مہربانی کریں۔

ہم آدھ گھنٹہ کی break کر لیتے ہیں کیونکہ کچھ دوستوں نے نماز بھی پڑھنی ہے۔اس کے بعد دوبارہ یہیں سے شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے لئے وقفہ کیا گیا)

(30منٹ کے وقفہ کے بعد رات 10 بج کر 52 منٹ پر جناب سپیکر (جناب محمد سبطین خان) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آج کی کارروائی میں رولز کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر کی گنجائش نہیں ہے لیکن آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

I am highly grateful to you that you have given me the time. Actually, if some business is going on and regarding that if there is any illegality or irregularity, then according to the rules, I think the honorable Secretary knows, although he is very competent in the rules but he knows that if there is any illegality or irregularity regarding the business which is going on, then I can raise the Point of Order.

جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی چونکہ آپ نے No Confidence Resolution move کرنی ہے تو میری humble submission ہو گی میں اُس طرف سے اپنے اُن دوستوں، اُن بھائیوں اور اُن سینئرز کا نام نہیں لوں گا جنہوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ آج کے جناب سپیکر کے انتخاب میں secrecy نہیں رہی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ No Confidence میں Ballot Paper and Counter File پر same number ہے اگر numbers same ہیں Then it is not a secret ballot paper. میری اتنی humble submission ہے لیکن In spite of this sir, we are here and shall watch No Confidence process.

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کا point register ہو گیا ہے اس کے اوپر بعد میں بات کرتے ہیں۔ فی الحال ہم No Confidence Resolution پر process start کرتے ہیں۔ ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ extend کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھا دیا گیا)

MR SPEAKER: Motion under Rule 12 to move Resolution under Article 53(7)(c) read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan for removal of Sardar Dost Muhammad Mazari, from the office of the Deputy Speaker.

آج کے ایجنڈے پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 53 کی ضمن 7 کے پیرا "c" جسے آئین کے آرٹیکل 127 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab بابت 1997 کے Rule 12 کے تحت ڈپٹی سپیکر کی برطرفی کی قرارداد ہے۔ یہ قرارداد جناب محمد بشارت راجہ ، جناب احمد خان ، جناب محمد سبطین خان، جناب مراد راس، میاں محمود الرشید ، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی اور جناب محمد اعجاز حسین، ایم پی ایز نے جمع کروائی۔ جناب محمد بشارت راجہ یا کوئی دیگر محرک اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کی اجازت کی تحریک

MR MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr. Speaker, I move:

"That leave be granted to move the resolution under Clause 7(c) of Article 53 of the Constitution, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and under rule 12 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for removal of Sardar Dost Muhammad Mazari from the office of Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the resolution under Clause 7(c) of Article 53 of the Constitution, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and under rule 12

of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for removal of Sardar Dost Muhammad Mazari from the office of Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab. " Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(اس مرحلہ پر ممبرانِ حزب اقتدار اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

(اس مرحلے پر ممبرانِ حزب اقتدار کی گنتی کی گئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اسمبلی نے اجازت دے دی ہے کہ محرک اپنی قرارداد کو پیش کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میں اور میرے ساتھی یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ:

"قواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب، بابت 1997 کے قاعدہ 12 کے تحت، جو کہ آئین کے آرٹیکل 53، جس کو آئین کے آرٹیکل 127 کے تابع پڑھا جائے، کے تحت سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر اس ایوان کی اکثریت کا اعتماد نہیں رہا اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے معاملات آئین کے تابع نہ چلائے جا رہے ہیں نیز ملکی صورتحال کے زیر اثر انہوں نے صوبائی اسمبلی پنجاب میں جمہوری روایات کا قلع قمع کیا لہٰذا یہ ایوان سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب، بابت 1997 کے قاعدہ 12 کے تحت، جو کہ آئین کے آرٹیکل 53، جس کو آئین کے آرٹیکل 127 کے تابع پڑھا جائے، کے تحت سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر اس ایوان کی اکثریت کا اعتماد نہیں رہا اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے معاملات آئین کے تابع نہ چلائے جارہے ہیں نیز ملکی صورتحال کے زیر اثر انہوں نے صوبائی اسمبلی پنجاب میں جمہوری روایات کا قلع قمع کیا لہٰذا یہ ایوان سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعدِ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب، بابت 1997 کے قاعدہ 12 کے تحت، جو کہ آئین کے آرٹیکل 53، جس کو آئین کے آرٹیکل 127 کے تابع پڑھا جائے، کے تحت سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر اس ایوان کی اکثریت کا اعتماد نہیں رہا اور صوبائی اسمبلی پنجاب کے معاملات آئین کے تابع نہ چلائے جارہے ہیں نیز ملکی صورتحال کے زیر اثر انہوں نے صوبائی اسمبلی پنجاب میں جمہوری روایات کا قلع قمع کیا لہٰذا یہ ایوان سردار دوست محمد مزاری، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

قرارداد پر رائے شماری کا طریق کار

جناب سپیکر: قرارداد پر رائے شماری بذریعہ خُفیہ بیلٹنگ رائے دہی ہو گی۔ خُفیہ رائے شماری کے طریق کار کے بارے میں سیکرٹری اسمبلی وضاحت کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خُفیہ رائے شماری کا طریق کار یہ ہے کہ معزز ممبران کی سہولت کے لئے دو پولنگ بوتھ بنائے گئے ہیں۔ سپیکر ڈائس کی دائیں جانب 1 ہے جس میں پی پی-1 سے لے کر پی پی-185 تک منتخب ہونے والے ممبران اسمبلی ووٹ ڈالیں گے۔ سپیکر ڈائس کی بائیں جانب 2 ہے اس میں پی پی-186 سے لے کر پی پی NM-371 تک ووٹ ڈالیں گے۔ تمام معزز

ممبران کو اسی ترتیب سے بلایا جائے گا۔ جب 1 کا نام پکارا جائے تو وہ پولنگ افسر نمبر 1 سے بیلٹ پیپر وصول کریں گے اور سپیکر ڈائس کے دائیں طرف قائم کردہ 1 میں جا کر بیلٹ پیپر پر، اگر اس قرارداد کے حق میں ہیں تو "ہاں" کے سامنے والے خانے میں ووٹ کی مہر لگائیں گے اور اگر اس قرارداد کے خلاف ہیں تو "نہیں" کے خانے میں مہر لگانے کے بعد اپنا ووٹ سپیکر ڈائس کی دائیں جانب رکھے گئے بیلٹ باکس میں ڈال دیں گے اور اس کے بعد معزز رُکن واپس اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں گے۔ جب 2 کا نام پکارا جائے گا تو وہ پولنگ افسر نمبر 2 سے بیلٹ پیپر وصول کریں گے اور سپیکر ڈائس کے بائیں طرف قائم کردہ 2 میں جا کر بیلٹ پیپر پر، اگر اس قرارداد کے حق میں ہیں تو "ہاں" کے سامنے والے خانے میں ووٹ کی مہر لگائیں گے اور اگر اس قرارداد کے خلاف ہیں تو "نہیں" کے خانے میں مہر لگانے کے بعد اپنا ووٹ سپیکر ڈائس کی بائیں جانب رکھے گئے بیلٹ باکس میں ڈال دیں گے اور اس کے بعد معزز ممبر واپس اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں گے۔ ڈپٹی سپیکر اور محرک اپنے پولنگ ایجنٹ مقرر کر سکتے ہیں۔ اراکین یعنی ووٹرز کی فہرست دونوں پولنگ افسران کے پاس موجود ہے۔ پولنگ ایجنٹ اس کی کاپی وہاں سے لے سکتے ہیں۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر حزبِ اختلاف کی طرف سے معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو اور
جناب طارق مسیح گل کو پولنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا اور
حزبِ اقتدار کی طرف سے میاں محمد اسلم اقبال اور جناب مراد راس کو پولنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا)

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی اراکین کو خالی باکس دکھا کر انہیں seal کرائیں۔

(اس مرحلہ پر خالی باکس اراکین اسمبلی کو دکھا کر seal کئے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی پر عدم اعتماد کا الیکشن

جناب سپیکر: اب الیکشن کا آغاز ہوتا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی ممبران کو حلقہ نمبر کے حساب سے بُلا کر بیلٹ پیپر جاری کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں سائیڈ کی معزز خواتین ممبران کا نام پہلے پکارا جائے گا تاکہ اُن کو ووٹ کاسٹ کرنے کا پہلے موقع مل جائے۔

محترمہ یاسمین راشد	ڈبلیو-298	2
محترمہ صدیقہ صاحبداد خان	ڈبلیو-299	2
محترمہ شمسہ علی	ڈبلیو-300	2

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران بات سنیں میری معزز ممبران کو رائے ہو گی کہ جو معزز ممبران ویل چیئر پر ہیں یا بزرگ ممبر ہیں حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں سائیڈ کے ممبران ہیں انہیں پہلے ووٹ ڈالنے دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔

سیکرٹری اسمبلی:

سید افتخار حسن	پی پی-254	2
سید یاور عباس بخاری	پی پی-01	1
جناب جہانگیر خانزادہ	پی پی-02	1
جناب افتخار احمد خان	پی پی-03	1
ملک محمد انور	پی پی-04	1
محترمہ نسرین طارق	ڈبلیو-301	2
ملک جمشید الطاف	پی پی-05	1
محترمہ شعوانہ بشیر	ڈبلیو-302	2
جناب محمد لطاسب ستی	پی پی-06	1
محترمہ شمیم آفتاب	ڈبلیو-303	2
محترمہ فردوس رعنا	ڈبلیو-304	2
راجہ صغیر احمد	پی پی-07	1
جناب جاوید کوثر	پی پی-08	1
محترمہ شاہد احمد	ڈبلیو-305	2
چودھری ساجد محمود	پی پی-09	1
محترمہ سمیرا احمد	ڈبلیو-306	2

چودھری نثار علی خان	پی پی-10	1
چودھری محمد عدنان	پی پی-11	1
سیدہ زہرا نقوی	ڈبلیو-307	2
جناب واثق قیوم عباسی	پی پی-12	1
محترمہ عائشہ اقبال	ڈبلیو-308	2
جناب امجد محمود چودھری	پی پی-13	1
محترمہ نیلم حیات ملک	ڈبلیو-309	2
جناب محمد بشارت راجہ	پی پی-14	1
جناب عمر تنویر	پی پی-15	1
راجہ راشد حفیظ	پی پی-16	1
جناب فیاض الحسن چوہان	پی پی-17	1
جناب اعجاز خان	پی پی-18	1
جناب عمار صدیق خان	پی پی-19	1
ملک تیمور مسعود	پی پی-20	1
جناب یاسر ہمایوں	پی پی-21	1
جناب تنویر اسلم ملک	پی پی-22	1
محترمہ ام البنین علی	ڈبلیو-310	2
سیدہ فرح اعظمی	ڈبلیو-325	2
سردار آفتاب اکبر خان	پی پی-23	1
محترمہ بتول زین	ڈبلیو-311	2
جناب عمار یاسر	پی پی-24	1
راجہ یاور کمال خان	پی پی-25	1
محترمہ مسرت جمشید	ڈبلیو-312	2
جناب ظفر اقبال	پی پی-26	1

محترمہ سعدیہ سہیل رانا	ڈبلیو-313	2
جناب ناصر محمود	پی پی-27	1
محترمہ راشدہ خانم	ڈبلیو-314	2
محترمہ فرحت فاروق	ڈبلیو-315	2
جناب شجاعت نواز	پی پی-28	1
جناب محمد عبداللہ وڑائچ	پی پی-29	1
محترمہ ثانیہ کامران	ڈبلیو-316	2
جناب پرویز الٰہی	پی پی-30	1
محترمہ طلعت فاطمہ نقوی	ڈبلیو-317	2
جناب سلیم سرور جوڑا	پی پی-31	1
محترمہ شاہینہ کریم	ڈبلیو-318	2
محترمہ آسیہ امجد	ڈبلیو-319	2
میاں محمد اختر حیات	پی پی-32	1
محترمہ سمابیہ طاہر	ڈبلیو-320	2
چودھری لیاقت علی	پی پی-33	1
محترمہ مومنہ وحید	ڈبلیو-321	2
جناب محمد ارشد چودھری	پی پی-34	1
محترمہ سائرہ رضا	ڈبلیو-322	2
جناب عارف اقبال	پی پی-35	1
جناب محمد اخلاق	پی پی-36	1
محترمہ زینب عمیر	ڈبلیو-323	2
خواجہ محمد منشا اللہ بٹ	پی پی-37	1
جناب احسن سلیم	پی پی-38	1
محترمہ فرح آغا	ڈبلیو-324	2

جناب لیاقت علی	پی پی-39	1
محترمہ ساجدہ بیگم	ڈبلیو-326	2
رانا محمد افضل	پی پی-40	1
جناب محمد رضوان	پی پی-41	1
محترمہ فوزیہ عباس نسیم	ڈبلیو-327	2
جناب ذیشان رفیق	پی پی-42	1
چودھری نوید اشرف	پی پی-43	1
چودھری ارشد جاوید وڑائچ	پی پی-44	1
رانا عبدالستار	پی پی-45	1
سید سعید الحسن	پی پی-46	1
محترمہ سبین گل خان	ڈبلیو-328	2
جناب ابو حفص محمد غیاث الدین	پی پی-47	1
جناب منان خان	پی پی-48	1
جناب بلال اکبر خان	پی پی-49	1
خواجہ محمد وسیم	پی پی-50	1
محترمہ طلعت محمود	پی پی-51	1
محترمہ سبرینہ جاوید	ڈبلیو-329	2
جناب عادل بخش چٹھہ	پی پی-52	1
جناب بلال فاروق تارڑ	پی پی-53	1
جناب عمران خالد بٹ	پی پی-54	1
جناب محمد نواز چوہان	پی پی-55	1
جناب محمد توفیق بٹ	پی پی-56	1
چودھری اشرف علی	پی پی-57	1
جناب عبدالرؤف مغل	پی پی-58	1

چودھری وقار احمد چیمہ	پی پی-59	1
محترمہ عابدہ بی بی	ڈبلیو-330	2
جناب قیصر اقبال	پی پی-60	1
جناب اختر علی خان	پی پی-61	1
جناب امان اللہ وڑائچ	پی پی-62	1
محترمہ ذکیہ خان	ڈبلیو-331	2
چودھری محمد اقبال	پی پی-63	1
جناب عرفان بشیر	پی پی-64	1
محترمہ حمیدہ میاں	پی پی-65	1
جناب محمد طارق تارڑ	پی پی-66	1
محترمہ مہوش سلطانہ	ڈبلیو-332	2
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو-333	2
محترمہ عشرت اشرف	ڈبلیو-334	2
محترمہ سعدیہ ندیم ملک	ڈبلیو-335	2
محترمہ حنا پرویز بٹ	ڈبلیو-336	2
محترمہ ثانیہ عاشق جبیں	ڈبلیو-337	2
محترمہ طحیا نون	ڈبلیو-338	2
جناب ساجد احمد خان	پی پی-67	1
جناب گلریز افضل گوندل	پی پی-68	1
محترمہ اسوہ آفتاب	ڈبلیو-339	2
محترمہ صبا صادق	ڈبلیو-340	2
محترمہ کنول پرویز چودھری	ڈبلیو-341	2
محترمہ گلناز شہزادی	ڈبلیو-342	2
محترمہ ربیعہ نصرت	ڈبلیو-343	2

محترمہ حسینہ بیگم	ڈبلیو-344	2
محترمہ راحت افزا	ڈبلیو-345	2
جناب محمد مامون تارڑ	پی پی-69	1
محترمہ سلمیٰ بٹ	ڈبلیو-346	2
محترمہ رخسانہ کوثر	ڈبلیو-347	2
محترمہ سلمہ سعدیہ تیمور	ڈبلیو-348	2
محترمہ خالدہ منصور	ڈبلیو-349	2
محترمہ ربیعہ احمد بٹ	ڈبلیو-350	2
محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	ڈبلیو-351	2
محترمہ فائزہ مشتاق	ڈبلیو-352	2
محترمہ بشریٰ انجم بٹ	ڈبلیو-353	2
سیدہ عظمیٰ قادری	ڈبلیو-354	2
محترمہ سمیرا کومل	ڈبلیو-355	2
جناب مظفر علی شیخ	پی پی-70	1
جناب محمد احسن جہانگیر	پی پی-71	1
محترمہ راحیلہ نعیم	ڈبلیو-356	2
محترمہ سنبل ملک حسین	ڈبلیو-357	2
محترمہ عنیزہ فاطمہ	ڈبلیو-358	2
محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو-359	2
جناب محمد احسن جہانگیر	پی پی-71	1
جناب صہیب احمد ملک	پی پی-72	1
جناب یاسر ظفر سندھو	پی پی-73	1
میاں مناظر حسین رانجھا	پی پی-74	1
جناب محمد منیب سلطان چیمہ	پی پی-75	1

محترمہ زیب النسا	ڈبلیو-360	2
محترمہ باسمہ چودھری	ڈبلیو-361	2
محترمہ خدیجہ عمر	ڈبلیو-362	2
چودھری فیصل فاروق چیمہ	پی پی-76	1
جناب لیاقت علی خان	پی پی-77	1
محترمہ شازیہ عابد	ڈبلیو-363	2
جناب حبکوک رفیق بابو	این ایم-364	2
جناب عنصر مجید خان نیازی	پی پی-78	1
رانا منور حسین	پی پی-79	1
جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی	پی پی-80	1
جناب سیموئیل یعقوب	این ایم-365	2
چودھری افتخار حسین	پی پی-81	1
جناب مہندر پال سنگھ	این ایم-366	2
جناب فتح خالق	پی پی-82	1
جناب یوڈیسٹر چوہان	این ایم-367	2
جناب حسن ملک	پی پی-83	1
جناب خلیل طاہر سندھو	این ایم-368	2
محترمہ جوئیس روفن جولیس	این ایم-369	2
جناب رمیش سنگھ اروڑا	این ایم-370	2
جناب طارق مسیح گل	این ایم-371	2
جناب محمد معظم شیر	پی پی-84	1
جناب عبدالرحمٰن خان	پی پی-85	1
جناب نورالامین وٹو	پی پی-186	2
جناب علی عباس	پی پی-187	2

جناب امین اللہ خان	پی پی-86	1
جناب علی عباس	پی پی-187	2
میاں یاور زمان	پی پی- 188	2
جناب منیب الحق	پی پی- 189	2
جناب غلام رضا	پی پی- 190	2
جناب احمد خان	پی پی- 87	1
میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا	پی پی- 191	2
جناب نوید علی	پی پی- 192	2

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی) کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے اور جناب سپیکر اپنا ووٹ کاسٹ کرنے کے لئے تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی:

جناب محمد سبطین خان	پی پی- 88	1
جناب احمد شاہ کھگہ	پی پی- 193	2
جناب محمد نعیم	پی پی- 194	2
جناب امیر محمد خان	پی پی- 89	1

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی:

جناب کاشف علی چشتی	پی پی- 195	1
جناب خضر حیات	پی پی- 196	2
جناب عرفان اللہ خان نیازی	پی پی- 90	1
ملک ندیم کامران	پی پی- 197	2

جناب محمد ارشد ملک	پی پی- 198	2
جناب نوید اسلم خان لودھی	پی پی- 199	2
رانا ریاض احمد	پی پی- 200	2
جناب غضنفر عباس	پی پی- 91	1
جناب محمد عامر عنایت شاہانی	پی پی-92	1
سید صمصام علی شاہ بخاری	پی پی-201	2
جناب محمد غلام سرور	پی پی-202	2
سید خاور علی شاہ	پی پی-203	2
جناب تیمور علی لالی	پی پی- 93	1
جناب شہاب الدین خان	پی پی- 281	2
جناب محمد الیاس	پی پی- 94	1
سید حسین جہانیاں گردیزی	پی پی- 204	2
سید حسن مرتضیٰ	پی پی- 95	1
محترمہ سلیم بی بی	پی پی- 96	1
جناب حامد یار ہراج	پی پی- 205	2
ملک ظہیر عباس	پی پی- 170	1
رانا محمد سلیم	پی پی- 206	2
سید عباس علی شاہ	پی پی- 207	2
جناب علی افضل ساہی	پی پی- 97	1
بابر حسین عابد	پی پی- 208	2
جناب محمد شعیب ادریس	پی پی- 98	1
جناب علی اختر	پی پی-99	1
جناب عطاء الرحمٰن	پی پی- 210	2
چودھری ظہیر الدین	پی پی- 100	1

سید علی حیدر گیلانی	پی پی۔ 211	2
جناب محمد سلیم اختر لابر	پی پی۔ 212	2
رائے حیدر علی خان	پی پی۔ 101	1
جناب عادل پرویز	پی پی۔ 102	1
نوابزادہ وسیم خان بادوزئی	پی پی۔ 213	2
جناب محمد ظہیر الدین خان علیزئی	پی پی۔ 214	2
جناب جعفر علی	پی پی۔ 103	1
جناب محمد صفدر شاکر	پی پی۔ 104	1
جناب ممتاز احمد	پی پی۔ 105	1
جناب جاوید اختر	پی پی۔ 215	2
جناب عمر فاروق	پی پی۔ 106	1
جناب محمد ندیم قریشی	پی پی۔ 216	2
جناب شفیق احمد	پی پی۔ 107	1
جناب محمد اجمل	پی پی۔ 108	1
چودھری ظفر اقبال ناگرا	پی پی۔ 109	1
جناب خیال احمد	پی پی۔ 110	1
مخدوم زین حسین قریشی	پی پی۔ 217	2
جناب شکیل شاہد	پی پی۔ 111	1
ملک واصف مظہر	پی پی۔ 218	2
جناب محمد طاہر پرویز	پی پی۔ 112	1
جناب محمد وارث عزیز	پی پی۔ 113	1
جناب محمد اختر	پی پی۔ 219	2
جناب محمد لطیف نذر	پی پی۔ 114	1
میاں طارق عبداللہ	پی پی۔ 220	2

جناب علی عباس خان	پی پی۔ 115	1
جناب فقیر حسین	پی پی۔ 116	1
جناب حامد رشید	پی پی۔ 117	1
رانا اعجاز احمد نون	پی پی۔ 221	2
جناب قاسم عباس خان	پی پی۔ 222	2
محترمہ نغمہ مشتاق	پی پی۔ 223	2
جناب محمد عامر اقبال شاہ	پی پی۔ 224	2
چودھری بلال اصغر	پی پی۔ 118	1
جناب عبدالقدیر علوی	پی پی۔ 119	1
جناب محمد ایوب خان	پی پی۔ 120	1
جناب سعید احمد	پی پی۔ 121	1
پیر زادہ محمد جہانگیر بھٹہ	پی پی۔ 225	2
محترمہ آشفہ ریاض	پی پی۔ 122	1
جناب شاہ محمد	پی پی۔ 226	2
جناب خان محمد صدیق خان بلوچ	پی پی۔ 227	2
سید محمد رفیع الدین بخاری	پی پی۔ 228	2
جناب محمد یوسف	پی پی۔ 229	2
جناب خالد محمود	پی پی۔ 230	2
میاں عرفان عقیل دولتانہ	پی پی۔ 231	2
جناب محمد اعجاز حسین	پی پی۔ 232	2
محترمہ سونیا	پی پی۔ 123	1
رائے ظہور احمد	پی پی۔ 233	2
جناب محمد تیمور خان	پی پی۔ 124	1
جناب محمد ثاقب خورشید	پی پی۔ 234	2

جناب محمد علی رضا خان خاکوانی	پی پی- 235	2
میاں محمد اعظم	پی پی- 125	1
جناب محمد جہانزیب خان کھچی	پی پی-236	2
جناب محمد معاویہ	پی پی-126	1
مہر محمد نواز	پی پی-127	1
جناب فدا حسین	پی پی-237	2
جناب شوکت علی لالیکا	پی پی-238	2
جناب غضنفر عباس شاہ	پی پی-128	1
رانا عبدالرؤف	پی پی-239	2
جناب محمد جمیل	پی پی-240	2
جناب زاہد اکرم	پی پی-242	2
میاں محمد آصف	پی پی-129	1
جناب شہباز احمد	پی پی-130	1
چودھری مظہر اقبال	پی پی-243	2
جناب محمد ارشد	پی پی-244	2
جناب ظہیر اقبال	پی پی-245	2
جناب سمیع اللہ چودھری	پی پی-246	2
میاں اعجاز حسین بھٹی	پی پی-131	1
جناب محمد عاطف	پی پی-132	1
جناب محمد کاظم پیرزادہ	پی پی-247	2
جناب محمد کاشف	پی پی-133	1
آغا علی حیدر	پی پی-134	1
جناب عمر آفتاب	پی پی-135	1
جناب محمد افضل گِل	پی پی-248	2

جناب احسان الحق	پی پی-249	2
جناب محمد افضل	پی پی۔ 250	2
جناب خرم اعجاز	پی پی۔ 136	1
جناب غضنفر علی خان	پی پی۔ 255	2
جناب محمد عامر نواز خان	پی پی۔ 256	2
صاحبزادہ محمد غزین عباسی	پی پی۔ 253	2
ملک خالد محمود بابر	پی پی۔ 251	2
میاں محمد شعیب اویسی	پی پی۔ 252	2
چودھری مسعود احمد	پی پی۔ 257	2
جناب محمد اشرف رسول	پی پی۔ 137	1
میاں عبدالرؤف	پی پی۔ 138	1
جناب خرم شہزاد ورک	پی پی۔ 140	1
میاں شفیع محمد	پی پی۔ 258	2

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ووٹ پر اعتراض کیا)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا اعتراض کرنے والے پولنگ ایجنٹ ہیں؟ یہ تو خواہ مخواہ disturb کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور polling process کو smoothly چلنے دیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

مخدوم ہاشم جوان بخت	پی پی۔ 259	2
جناب محمود الحق	پی پی۔ 141	1
جناب شیر اکبر خان	پی پی۔ 142	1
جناب محمد ارشد جاوید	پی پی۔ 260	2

جناب فواز احمد	پی پی- 261	2
جناب آصف مجید	پی پی- 262	2
جناب سجاد حیدر ندیم	پی پی- 143	1
جناب سمیع اللہ خان	پی پی- 144	1
جناب غزالی سلیم بٹ	پی پی- 145	1
جناب محمد حمزہ شہباز شریف	پی پی- 146	1
جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	پی پی- 147	1
جناب شہباز احمد	پی پی- 148	1
جناب مرغوب احمد	پی پی- 149	1
جناب بلال یٰسین	پی پی- 150	1
میاں محمد اسلم اقبال	پی پی- 151	1
جناب آصف مجید	پی پی- 262	2
جناب محمد شفیق	پی پی- 263	2
سید عثمان محمود	پی پی- 264	2
رئیس نبیل احمد	پی پی- 265	2
جناب ممتاز علی	پی پی- 266	2
چودھری محمد شفیق انور	پی پی- 267	2
ملک غلام قاسم ہنجرا	پی پی- 268	2
جناب اظہر عباس	پی پی- 269	2
جناب عبدالحی دستی	پی پی- 270	2
رانا مشہود احمد خان	پی پی- 152	1
خواجہ عمران نذیر	پی پی- 153	1
چودھری اختر علی	پی پی- 154	1
ملک غلام حبیب اعوان	پی پی- 155	1

ملک محمد وحید	پی پی۔ 156	1
خواجہ سلمان رفیق	پی پی۔ 157	1
میاں محمد اکرم عثمان	پی پی۔ 158	1

جناب سپیکر: ابھی پولنگ ختم نہیں ہوئی لہٰذا اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ extend کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری اسمبلی:

نوابزادہ منصور احمد خان	پی پی۔ 271	2
جناب مراد راس	پی پی۔ 159	1
جناب محمد معظم علی خان	پی پی۔ 272	2
میاں محمود الرشید	پی پی۔ 160	1

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! عدم اعتماد کے لئے مورخہ 29۔جولائی2022 کا دن مقرر تھا لیکن اب تو 30۔جولائی کا دن شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: پولنگ کا عمل جاری ہے اور ہاؤس کا ٹائم extend کر دیا گیا ہے۔

سیکرٹری اسمبلی:

ملک ندیم عباس	پی پی۔ 161	1
جناب محمد سبطین رضا	پی پی۔ 273	2
جناب محمد یاسین عامر	پی پی۔ 162	1
جناب نصیر احمد	پی پی۔ 163	1
جناب سہیل شوکت بٹ	پی پی۔ 164	1
ملک سیف الملوک کھوکھر	پی پی۔ 165	1
جناب رمضان صدیق	پی پی۔ 166	1
جناب شبیر احمد	پی پی۔ 167	1
جناب محمد رضا حسین بخاری	پی پی۔ 274	2
جناب خرم سہیل خان لغاری	پی پی۔ 275	2

ملک اسد علی	پی پی-168	1
جناب اختر حسین	پی پی-169	1
رانا محمد طارق	پی پی-171	1
جناب محمد مرزا جاوید	پی پی-172	1
جناب سرفراز حسین	پی پی- 173	1
جناب محمد عون حمید	پی پی- 276	2
میاں علمدار عباس قریشی	پی پی-277	2
جناب محمد نعیم صفدر	پی پی-174	1
ملک احمد سعید خان	پی پی-175	1
ملک محمد احمد خان	پی پی-176	1
جناب محمد ہاشم ڈوگر	پی پی-177	1
جناب نیاز حسین خان	پی پی-278	2
جناب محمد اشرف خان رند	پی پی-279	2
شیخ علاؤالدین	پی پی-178	1
ملک مختار احمد	پی پی-179	1
ملک احمد علی اولکھ	پی پی-280	2
سردار محمد آصف نکئی	پی پی-180	1
جناب قیصر عباس خان	پی پی-282	2
مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی-283	2
سید رفاقت علی گیلانی	پی پی-284	2
رانا محمد اقبال خان	پی پی-181	1
جناب محمد الیاس خان	پی پی-182	1
جناب جاوید علاؤالدین ساجد	پی پی-183	1
سیدہ میمنت محسن	پی پی-184	1

چودھری افتخار حسین چھچھر	پی پی-185	1
خواجہ محمد داؤد سلیمانی	پی پی-285	2
جناب عثمان احمد خان بزدار	پی پی- 286	2
جناب جاوید اختر	پی پی-287	2
سردار محمد سیف الدین خان کھوسہ	پی پی-288	2
جناب محمد حنیف	پی پی-289	2
سردار احمد علی خان دریشک	پی پی-290	2
سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	پی پی-291	2
سردار اویس احمد خان لغاری	پی پی-292	2
جناب محمد محسن لغاری	پی پی-293	2
سردار حسنین بہادر	پی پی-294	2
سردار فاروق امان اللہ دریشک	پی پی-295	2
سردار محمد اویس دریشک	پی پی-296	2
سردار دوست محمد مزاری	پی پی-297	2
میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا	پی پی-191	1

جناب سپیکر: اگر کوئی معزز ممبر ووٹ ڈالنے سے رہ گئے ہیں تو وہ مہربانی فرما کر اپنا ووٹ ڈالیں۔ کسی معزز ممبر کا ووٹ رہ تو نہیں گیا؟ اگر کوئی رہ گیا ہے تو وہ اپنا ووٹ ڈال لیں۔ برائے مہربانی تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ process complete ہو سکے ایسے تو confusion اور problem آتا ہے۔ لہٰذا برائے مہربانی آپ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور نتیجہ آنے تک اپنی سیٹوں سے نہ اٹھیں۔

(اس مرحلہ پر ووٹنگ کا process مکمل ہوا اور پولنگ ایجنٹس کی موجودگی میں بیلٹ بکس کھول کر ووٹوں کی گنتی کا عمل شروع ہوا)

جناب سپیکر: تمام معزز اراکین دو منٹ کے لئے اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ میں یہ announce کرنے لگا ہوں کہ ڈالے گئے ووٹوں کی کل تعداد 186، صحیح ووٹوں کی تعداد 186، مسترد ووٹ zero، اس قرارداد کے حق میں 186 ووٹ cast ہوئے اور اس قرارداد کے خلاف کوئی ووٹ cast نہیں ہوا اس لئے ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد خان مزاری پی پی۔ 297 اب ڈپٹی سپیکر کے عہدے پر نہیں رہے لہٰذا ڈپٹی سپیکر کا عہدہ خالی ہو گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے جناب عمران خان اور پی ٹی آئی کے حق میں نعرے لگائے)

جناب سپیکر: معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ چونکہ رولز کے مطابق ڈپٹی سپیکر کے الیکشن کے لئے کاغذات نامزدگی کا وقت شام 5.00 بجے تک ہوتا ہے لہٰذا آج مورخہ 30۔جولائی 2022 شام 5.00 بجے تک خواہشمند حضرات سیکرٹری اسمبلی کے آفس سے فارم لے سکتے ہیں۔ نیز کاغذات نامزدگی کی پڑتال آج شام 5 بج کر 10 منٹ پر سیکرٹری آفس میں ہو گی اور انشاء اللہ کل مورخہ 31۔جولائی 2022 بروز اتوار دوپہر 1.00 بجے رائے شماری ہو گی۔ یہ انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعے ہو گا انتخاب کا طریق کار قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 10 میں دیا گیا ہے جسے رول 9 کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ کوئی بھی امیدوار رائے شماری شروع ہونے سے قبل کسی وقت بھی تحریری طور پر اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے سکتا ہے۔ پولنگ کے لئے دو پولنگ بوتھ قائم کئے جائیں گے، ایک امیدوار ہونے کی صورت میں obviously پولنگ کی ضرورت نہیں ہو گی اور وہ بلا مقابلہ کامیاب قرار پایا جائے گا۔

نو منتخب ڈپٹی سپیکر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے آئین کے تیسرے گوشوارے میں دیئے گئے فارم کے مطابق اسمبلی کے روبرو حلف اٹھائیں گے۔ لہٰذا اب اجلاس بروز اتوار 31۔جولائی 2022 دوپہر 1:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(اتوار31 ۔جولائی، سوموار15، منگل16، بدھ17، جمعرات18، سوموار22۔اگست 2022)
(یوم الاحد یکم، یوم الاثنین16، یوم الثلاثہ17، یوم الاربعاء18، یوم الخمیس19،
یوم الاثنین23۔ محرم الحرام 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد41 (حصہ دوم) : شمارہ جات : 15 تا20

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتالیسواں اجلاس

اتوار، 31۔جولائی2022

جلد 41 : شمارہ 15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	407
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	409
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	410
	تعزیت	
4۔	میجر جنرل (ریٹائرڈ) احمد علی آغا صاحب کے لئے دعائے مغفرت	411

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	اعلان	
5-	جناب ڈپٹی سپیکر کا بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان	411
6-	نو منتخب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کا حلف	412
	مسودہ قانون (جو دوبارہ زیر غور لایا گیا)	
7-	مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2022	417
8-	قواعد کی معطلی کی تحریک	421
	قرارداد	
9-	ایوان کا عالمی سازش کے ذریعے تحریک انصاف کی حکومت کے خاتمہ پر اظہار مذمت	421
	سوموار، 15-اگست 2022	
	جلد 41 : شمارہ 16	
10-	ایجنڈا	437
11-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	439
12-	نعت رسول مقبول ﷺ	440
	تعزیت	
13-	معزز رکن جناب امین اللہ خان کے بھائی اور سانحہ فیروزہ میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت	441
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
14-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	442
15-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	470
16-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	507

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
17-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ----------	548
	پوائنٹ آف آرڈر	
18-	پنجاب میں لمپی سکن کی ویکسین کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہزاروں جانوروں کی ہلاکت۔۔۔۔۔	553
	منگل،16-اگست2022	
	جلد41 : شمارہ 17	
19-	ایجنڈا ----------	557
20-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	561
21-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	562
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
22-	مسودہ قانون (تنسیخ وبحالی) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب2022----------	564
	تحریک	
23-	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	567
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
24-	مسودہ قانون نجی قرضہ جات پر سود کی ممانعت 2022 ----------	568
	سوالات (محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)	
25-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	576
	پوائنٹ آف آرڈر	
26-	اپوزیشن کا بلاوجہ ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ کر کے قانون سازی میں رکاوٹ کا باعث بننا۔۔۔۔	578

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27-	مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع۔۔۔۔۔	580
28-	پبلک اکاؤنٹ کمیٹی II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع۔۔۔۔۔۔۔۔	583
29-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	583
30-	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	588
	قرارداد	
31-	ایوان کا25 مئی2022 کو ہونے والے پی ٹی آئی کے پُرامن مارچ پر پولیس اور انتظامیہ کے بہیمانہ تشدد پر اظہار مزمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	590
	پوائنٹ آف آرڈر	
32-	ضلع بھر میں لمپی سکن بیماری سے جانوروں کی ہلاکتیں، حکومت سے فی الفور اقدامات کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	594
33-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	596
34-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	634
35-	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	661
	قرارداد	
36-	ایوان کا وفاقی حکومت سے ڈاکٹر شہباز گل کی غیر قانونی گرفتاری اور دوران حراست ہونے والے تشدد کی مذمت اور بے بنیاد مقدمے کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ۔۔۔۔	661
	بدھ، 17-اگست 2022	
	جلد 41 : شمارہ 18	
37-	ایجنڈا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	665
38-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔	667

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
39۔	نعت رسول مقبول ﷺ	668
	سوالات (زراعت)	
40۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	669
41۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	710
42۔	کورم کی نشاندہی	754
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2022	754
44۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن2022	755
45۔	مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں2022	755
46۔	مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات2022	756
	جمعرات ،18۔اگست2022	
	جلد 41 : شمارہ 19	
47۔	ایجنڈا	761
48۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	763
49۔	نعت رسول مقبول ﷺ	764
50۔	جناب سپیکر کی جانب سے ارجنٹائن کے قونصلر کو ایوان میں خوش آمدید	765
	سوالات (گھمبیر ائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	765
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	777

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
53-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	830
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
54-	مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022	836
55-	قواعد کی معطلی کی تحریک	836
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
56-	مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022	837
57-	کورم کی نشاندہی	839
	پوائنٹ آف آرڈر	
58-	معزز ممبر کا جناب وزیر اعلیٰ سے ٹرائبل ایریا میں سیلاب متاثرین کو ریلیف دینے کا مطالبہ	846
59-	معزز ممبر کا بہاولنگر ہارون آباد اور ہیڈ سیون آر کے علاقے میں سیلاب سے تباہی کا سروے کر کے متاثرین کو امداد دینے کا مطالبہ	848
	توجہ دلاؤ نوٹس	
60-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	852

سوموار، 22-اگست2022

جلد 41 : شمارہ 20

61-	ایجنڈا	857
62-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	859
63-	نعت رسول مقبول ﷺ	860

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
64-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ----------	861
65-	کورم کی نشاندہی ----------	861
66-	انڈیکس	

407

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔جولائی 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

ڈپٹی سپیکر کا انتخاب اور حلف برداری

409

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

اتوار، 31۔جولائی2022

(یوم الاحد، یکم محرم الحرام 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 03 بج کر 10 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِيْٓ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

سورہ الم نشرح (آیات نمبر 1 تا 8)

اے نبی ﷺ کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھول نہیں دیا(1) اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ بھی اتار دیا(2) جس نے تمہاری کمر جھکا دی تھی(3) اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کیا(4) سو یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(5) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(6) سو جب تم فارغ ہوا کرو تو عبادت میں محنت کیا کرو(7) اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو(8)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے
آپ ﷺ کے آستانے کی کیا بات ہے
ایک گھر جو ملے شہر سرکار ﷺ میں
پھر تو ایسے ٹھکانے کی کیا بات ہے
کتنے نانا ہیں اُن کے نواسے بھی ہیں
پر اِبن حیدر کے نانا ﷺ کی کیا بات ہے
فاطمہؓ و علیؓ حسنؓ اور پھر حسینؓ
پنجتن کے گھرانے کی کیا بات ہے

تعزیت

میجر جنرل (ریٹائرڈ) احمد علی آغا صاحب کے لئے دعائے مغفرت

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) احمد علی آغا صاحب جو آپ کے سُسر بھی تھے۔ وہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں پہلے ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر کا بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہے۔ اس کے بعد نو منتخب ڈپٹی سپیکر انشاء اللہ اپنے عہدے کا حلف لیں گے۔

معزز اراکین! ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت جس کو قاعدہ 10 کے تابع پڑھا جائے گا کے مطابق کاغذات نامزدگی ایک دن پہلے یعنی کل مورخہ 30۔ جولائی 2022 پانچ بجے شام تک سیکرٹری اسمبلی کے حوالے کئے جانے تھے مقررہ وقت تک سیکرٹری اسمبلی کے حوالے کئے جانے والے کاغذات نامزدگی کی تفصیل اس طرح ہے کہ ڈپٹی سپیکر کے انتخابات کے لئے کل سات کاغذات نامزدگی وصول ہوئے تھے۔ ان کاغذات نامزدگی کے ذریعے سید یاور عباس بخاری (PP-01)، محترمہ ثانیہ کامران (W-316)، محترمہ سیمابیہ طاہر (W-320)، محترمہ شمیم آفتاب (W-303)، ملک تیمور مسعود (PP-20)، محترمہ مومنہ وحید (W-321) اور جناب عمر تنویر (PP-15) نے جناب واثق قیوم عباسی رکن صوبائی اسمبلی پنجاب (PP-12) کو امیدوار برائے ڈپٹی سپیکر نامزد کیا۔ سیکرٹری اسمبلی نے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کی اور پڑتال کے بعد تمام کاغذات درست پائے گئے۔ جناب واثق قیوم عباسی کے علاوہ کسی بھی امیدوار نے کاغذات نامزدگی

جمع نہیں کروائے لہٰذا قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 9 کے ذیلی قاعدہ 6 جسے قاعدہ 10 کے تابع پڑھا جائے گا کہ مطابق جناب واثق قیوم عباسی ایم پی اے PP-12 کو بلامقابلہ ڈپٹی سپیکر منتخب کیا جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

نو منتخب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کا حلف

جناب سپیکر: اب نو منتخب ڈپٹی سپیکر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 53 کی ضمن 2 اور آرٹیکل 127 کے تحت آئین کے جدول سوم میں درج ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے مقرر کردہ حلف نامہ کے مطابق ایوان کے سامنے حلف اٹھائیں گے لہٰذا وہ حلف اٹھانے کے لئے ڈائس پر تشریف لائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر منتخب ڈپٹی سپیکر (جناب واثق قیوم عباسی) ڈائس پر حلف کے لئے تشریف لائے اور جناب سپیکر نے اُن سے حلف لیا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پاکستان تحریک انصاف women wing کی کنول شوذب صاحبہ گیلری میں تشریف رکھتی ہیں جو سابقا ایم این اے بھی ہیں، اُن کے ساتھ جتنی بھی خواتین اور مہمان آئے ہیں یا گیلری میں بیٹھے جتنے بھی حضرات ہیں اُن سب کو ہم welcome کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد شفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محمد شفیق صاحب!

جناب محمد شفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ پورے پنجاب میں جس طرح سیلاب آیا ہے اس کی وجہ سے مختلف اضلاع میں کافی نقصان ہوا ہے۔ پچھلے بیس پچیس سال سے سب سے زیادہ کپاس ضلع رحیم یار خان سے پیدا ہوئی ہے لیکن اب وہاں پر بھی شدید بارشیں ہوئی ہیں اس لئے چھوٹے کسان کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے لہٰذا میں پورے ایوان کے سامنے آپ سے request کرتا ہوں کہ جب باقی اضلاع میں سروے کیا جائے تو رحیم یار خان کے کسان جن کی

کپاس ضائع ہوئی ہے اُن کے اخراجات بھی بہت ہوئے ہیں تو سروے کر کے اُن کو بھی امداد دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

جناب محمد اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارے تمام عہدے وزیر اعلیٰ صاحب، سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب کے انتخاب کے بعد ہمارا آج پہلا official اجلاس ہے تو میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اپنے ہاؤس کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اپنے سپیکر جناب سبطین خان صاحب اور ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس موقع پر یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہمارے 186 ممبران جو مستقل مزاجی کا فیصلہ اور اظہار کرتے ہوئے عمران خان صاحب کے نظریے کے ساتھ کھڑے رہے میں اُن کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو مختلف قسم کے لالچ دیئے گئے، ڈراؤ دھمکاؤ کی پالیسی اپنائی گئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ ہیرے ہیں جو عمران خان کے نظریے کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور اِنشاء اللہ آج یہاں سے تبدیلی کا آغاز ہو رہا ہے۔ جو گند تھا وہ صاف ہو گیا، جو لوٹے تھے وہ نکل گئے اور جو بکنے والے تھے وہ بِک گئے لہٰذا ہمارے 186 ممبران جو انمول ہیرے ہیں، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پنجاب کے عوام کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور عمران خان کے نظریئے کے ساتھ نئے پاکستان کی جدوجہد میں ہم دن رات کوشاں رہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ہاشم ڈوگر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! میری ایک request ہے کہ اگر آپ مہربانی کر دیں کیونکہ ایک قرارداد بہت ضروری ہے جسے پہلے ہم take up کر لیں؟

جناب محمد ہاشم ڈوگر: جناب سپیکر! میں بھی ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے مجھے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ہاشم ڈوگر: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی توجہ بہت اہم نکتے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ چار مہینے سے جب ہماری حکومت نہیں تھی تو اس دوران پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں اور پاکستان تحریک انصاف کے لیڈروں کو جس ظلم اور بربریت کا سامنا کرنا پڑا اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ آج ہماری حکومت کو قائم ہوئے ایک ہفتہ سے زائد ہو گیا ہے تو ہماری عوام اور ہمارے کارکن توقع کرتے ہیں کہ بغیر کسی وقت کو ضائع کئے وہ افسران اور پولیس کے جوان جنہوں نے لٹھ بردار ہو کر، ہماری خاتون یہاں پر بڑی بہن بیٹھی ہوئی ہیں اور ان کے علاوہ ہمارے جو عام کارکن تھے، جن کے گھروں کی دیواریں پھلانگی گئیں، ان کے خلاف فی الفور ایکشن ہونا چاہئے تاکہ انہیں سبق حاصل ہو اور آج کے بعد کسی کی ہمت نہ پڑے کہ وہ پاکستان تحریک انصاف کے کسی کارکن کے گھر کی دیوار تو کیا دروازہ بھی کھٹکھٹانے کی جرات نہ کرے۔ شکریہ

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! I would like to respond sir

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ، گزارش یہ ہے کہ ان کا concern بالکل درست ہے اور آپ کے notice میں ہے کہ آج سے چند دن پہلے عمران خان صاحب چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے ایک anti-victimization committee بنائی ہے تو اس کمیٹی کے TORs میں جس کی طرف کرنل ہاشم صاحب نے اشارہ فرمایا ہے وہ بھی شامل ہے۔ اس کمیٹی کی دو meetings ہوئی ہیں تو اس دوران ہمارے جتنے بھی ریجنل صدور ہیں ان سے ہم نے انفارمیشن مانگی ہے کہ کس ضلع میں کتنے مقدمات درج ہوئے، ان مقدمات کی نوعیت کیا ہے اور کون کون سے ایسے افسران تھے جنہوں نے کارکنوں کے ساتھ زیادتی کی؟ اب یہ انفارمیشن آنا شروع ہو گئی ہے لیکن میں ایک چیز آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے دو decisions immediately لینے ہیں۔ The moment cabinet is formed تو انشاء اللہ تعالیٰ immediately اس پر ہم عمل

درآمد کریں گے۔ ہم نے اس کمیٹی کی طرف سے حکومت کو recommendation بھیجی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ 2300 کے قریب detention orders پورے پنجاب میں issue کئے گئے ہیں تو ایک hanging sword ہے ہمارے تمام کارکنوں پر کہ جن کے خلاف وہ detention orders جاری ہوئے ہیں۔ So ہم نے یہ ایک recommendation دی ہے کہ وہ detention orders فوری طور پر across the board پورے پنجاب سے withdraw کئے جائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ 24, 25 اور 26 مئی کو پولیس کی طرف سے جو بربریت کارکنان کے ساتھ کی گئی اور جو مقدمات درج کئے گئے کیونکہ درجنوں مقدمات درج کئے گئے ہیں تو ان تمام مقدمات کو واپس لینے کی بھی اس کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ So میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی ہماری حکومت form ہوتی ہے یعنی cabinet form ہوتی ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ جس ممبر کے پاس جاتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ پہلے یہ دو کام ہوں گے اور باقی جو تحقیقات ہیں وہ ہوتی رہیں گی لیکن مقدمات کی واپسی اور detention orders کی واپسی انشاءاللہ تعالیٰ immediately ہم کریں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے راجہ صاحب! بہت شکریہ۔ جس طرح آپ کے علم میں کہ 24, 25 اور 26 کو جو واقعات ہوئے جو کہ بہت ہی غیر جمہوری واقعات ہوئے اور ان کا آپ خود بھی حصہ بنے لہٰذا آپ کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے اور اس ہاؤس کے معزز ممبران کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے تو انشاءاللہ آپ آنے والے چند دنوں میں اس پر ایک کمیٹی بنا کر، جس طرح آپ فرما رہے ہیں تو اس پر ایکشن لیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! شکریہ، جیسے راجہ بشارت صاحب نے کہا ہے کہ ضلع کی ہماری جو تنظیمیں ہیں ان سے انفارمیشن لی جا رہی ہے تو میری انفارمیشن یہ ہے کہ 25۔ مئی کے حوالے سے اور 16۔ اپریل کے حوالے سے کچھ ایف آئی آرز ایسی ہیں جو انہوں نے فوراً sealed کر دی تھیں۔ راولپنڈی کے حوالے سے میری انفارمیشن یہ ہے کہ دو ایف آئی آرز ہمارے اوپر

ہیں کہ جنہیں ڈسٹرکٹ پولیس نے ہوا ہی نہیں لگنے دی۔ ایک دو ایف آئی آرز تو open کر دیں لیکن باقی دو ایف آئی آرز درج کرنے کے بعد فوراً seal کر دیں تو میری رائے ہے کہ یہ جو anti-victimization committee ہے یہ پولیس سے سرکاری طور پر بھی انفارمیشن لے کہ اس حوالے سے کتنی ایف آئی آرز ہیں تاکہ اگر وہ جھوٹ بولیں گے تو ہم officially کم از کم استحقاق کمیٹی کے اندر ان سے پوچھ گچھ کر سکیں گے۔ شاید ہماری ضلعی تنظیموں کو sealed ایف آئی آرز کی انفارمیشن نہ مل سکے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ پولیس سے بھی سرکاری طور پر انفارمیشن لیں۔ شکریہ

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر! شکریہ، آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور واثق قیوم عباسی صاحب کو بھی ڈپٹی سپیکر بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری یہ request ہے کہ حالیہ بارشیں ہو رہی ہیں تو میرا علاقہ دریائے سندھ اور چناب کے درمیان ہے جہاں پر فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ مہربانی کر کے یہ order صادر کیا جائے کہ وہاں پر ایک تو سروے کروایا جائے، ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور متاثرین کی مالی امداد بھی کی جائے کیونکہ میرے حلقے کے لوگ بہت غریب ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بخاری صاحب! جس طرح آپ کو پتا ہے کہ رات کو چیف منسٹر صاحب کے notice میں یہ بات آئی، محترم شفیق صاحب نے بھی فرمایا، آپ نے بھی بات کی اور چانڈیو صاحب نے بھی فرمایا جبکہ میانوالی کا بھی issue ہے جو عمران خان صاحب کا حلقہ ہے تو وہ issue بھی ہے۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک ندیم صاحب اور شہاب الدین صاحب! اگر آپ تھوڑی سی اجازت دیں کیونکہ عمران خان خان صاحب ہمارے وزیر اعظم بھی لاہور میں تشریف لے آئے ہیں تو ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کر دوں؟

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ، میری یہ request ہے کہ جو official business ہے جس میں صرف ایک resolution ہے اور ایک small piece of legislation ہے اس لئے پہلے official business dispose of کر لیں پھر ہاؤس کو debate کے لئے open کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون

(جو دوبارہ زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (تنسیخ و بحالی) صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2022

MR SPEAKER:. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill, 2022 (Bill No.05 of 2022). Mr Muhammad Basharat Raja may move the motion for consideration in respect of the Bill neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116 (2)(a) of the Constitution.

MR. MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr. Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly on 19th July 2022, be taken into consideration at once; as the Governor has neither assented nor

returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution.".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly on 19th July 2022, be taken into consideration at once; as the Governor has neither assented nor returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution.".

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly on 19th July 2022, be taken into consideration at once; as the Governor has neither assented nor returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution.".

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, Mr Muhammad Basharat Raja may move the motion for reconsideration of the Bill.

MR. MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill

2022, as originally passed by the Assembly and Governor has neither assented nor returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and Governor has neither assented nor returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and Governor has neither assented nor returned the Bill as required under Article 116 (2)(a) of the constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in

any Clause of the Bill, the mover may move the motion for passage of the Bill.

MR. MUHAMMAD BASHARAT RAJA: Mr. Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly be passed again."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punj ab Secretariat Services (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed again.)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ، میاں محمود الرشید، سید عباس علی شاہ، ڈاکٹر مراد راس، محمد جہانزیب خان کھچی، سردار حسنین بہادر دریشک، سید صمصام علی شاہ بخاری، سید یاور عباس بخاری اور ساجد احمد خان بھٹی ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید عباس علی شاہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی سازش کے نتیجہ میں ملکی سطح پر بننے والی غیر یقینی صورتحال اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانبداری کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی سازش کے نتیجہ میں ملکی سطح پر بننے والی غیر یقینی صورتحال اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانبداری کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی سازش کے نتیجہ میں ملکی سطح پر بننے والی غیر یقینی صورتحال اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانبداری کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ایوان کا عالمی سازش کے ذریعے تحریک انصاف کی حکومت کے خاتمہ پر اظہار مذمت

سید عباس علی شاہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان ایک عالمی سازش کے نتیجے میں تحریک انصاف کی قانونی حکومت کو ختم کرنے کی مذموم حرکت کی مذمت کرتا ہے، اس سازش کے نتیجے میں ملکی سیاسی صورتحال میں غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے اور Imported حکومت کی طرف سے ملکی معیشت پر کئے گئے کاری واروں کے نتیجہ میں شدید مہنگائی، معاشی ابتری اور زبوں حالی کی صورتحال ہے۔ یہ ایوان اس صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔"

یہ ایوان موجودہ ملکی صورتحال میں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ موجودہ ملکی صورتحال کو گرداب سے نکالنے کا حل صاف اور شفاف انتخابات ہی ہیں۔

یہ ایوان ناقابل تردید ٹھوس شواہد کی بنیاد پر موجودہ الیکشن کمیشن آف پاکستان پر شدید تحفظات کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ چیف الیکشن کمشنر اور ممبران الیکشن کمیشن فوری طور پر مستعفی ہوں تاکہ صاف شفاف اور ایمان دارانہ انتخابات کے لئے تمام سیاسی جماعتیں ایک قابل قبول اور غیر متنازعہ الیکشن کمیشن کی تشکیل کریں جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان ایک عالمی سازش کے نتیجے میں تحریک انصاف کی قانونی حکومت کو ختم کرنے کی مذموم حرکت کی مذمت کرتا ہے، اس سازش کے نتیجے میں ملکی سیاسی صورتحال میں غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے اور Imported حکومت کی طرف سے ملکی معیشت پر کئے گئے کاری واروں کے نتیجہ میں شدید مہنگائی، معاشی ابتری اور زبوں حالی کی صورتحال ہے۔ یہ ایوان اس صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔"

یہ ایوان موجودہ ملکی صورتحال میں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ موجودہ ملکی صورتحال کو گرداب سے نکالنے کا حل صاف اور شفاف انتخابات ہی ہیں۔

یہ ایوان نا قابل تردید ٹھوس شواہد کی بنیاد پر موجودہ الیکشن کمیشن آف پاکستان پر شدید تحفظات کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ چیف الیکشن کمشنر اور ممبران الیکشن کمیشن فوری طور پر مستعفی ہوں تاکہ صاف شفاف اور ایمان دارانہ انتخابات کے لئے تمام سیاسی جماعتیں ایک قابل قبول اور غیر متنازعہ الیکشن کمیشن کی تشکیل کریں جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان ایک عالمی سازش کے نتیجے میں تحریک انصاف کی قانونی حکومت کو ختم کرنے کی مذموم حرکت کی مذمت کرتا ہے، اس سازش کے نتیجے میں ملکی سیاسی صورتحال میں غیر یقینی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے اورImported حکومت کی طرف سے ملکی معیشت پر کئے گئے کاری واروں کے نتیجہ میں شدید مہنگائی، معاشی ابتری اور زبوں حالی کی صورتحال ہے۔ یہ ایوان اس صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔"

یہ ایوان موجودہ ملکی صورتحال میں ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی توقع رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ موجودہ ملکی صورتحال کو گرداب سے نکالنے کا حل صاف اور شفاف انتخابات ہی ہیں۔

یہ ایوان نا قابل تردید ٹھوس شواہد کی بنیاد پر موجودہ الیکشن کمیشن آف پاکستان پر شدید تحفظات کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ چیف الیکشن کمشنر اور ممبران الیکشن کمیشن فوری طور پر مستعفی ہوں تاکہ صاف شفاف اور ایمان دارانہ انتخابات کے لئے تمام سیاسی جماعتیں ایک قابل قبول اور غیر متنازعہ الیکشن کمیشن کی تشکیل کریں جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ہاؤس کی most probably sense یہی ہے کہ اجلاس prorogue ہو۔ مجھے یہ نہیں پتا کہ next آپ کا بزنس آنے والے دنوں میں

کیا ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق اجلاس prorogue ہونا ہے لہٰذا آپ اجلاس prorogue کر دیں کیونکہ ہاؤس کی sense بھی یہی ہے لوگوں نے واپس اپنے حلقوں میں جانا ہے۔ اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو ان کی دو منٹ بات کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ندیم عباس بارا صاحب نے بات کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، ملک ندیم عباس بارا صاحب!

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہاں تمام پارلیمنٹرین اور خاص طور پر پنجاب کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے رجیم چینج کے ذریعے ایک imported حکومت جو پنجاب پر مسلط کی گئی تھی اس کا خاتمہ کیا۔ اس میں میرے قائد عمران خان نے جس طرح دن رات انتھک محنت کی۔ اب میں بالکل کہہ سکتا ہوں کہ "welcome to Naya Punjab." اب ہم نئے پنجاب میں آ چکے ہیں۔ یہ وہ پنجاب ہے جس میں فٹ پاتھ پر سونے والے غریب لوگ ہیں ان کو رہائش ملے گی، ان کو کھانا ملے گا اور جو ہیلتھ کارڈ کا issue تھا 10 لاکھ روپے تک جو ہماری حکومت نے غریبوں کو علاج کے لئے دیا تھا اس پر اب علاج ہونا شروع ہو جائے گا۔ اب انشاءاللہ جو imported حکومت نے غریبوں پر مہنگائی کا بہت بڑا بوجھ گرایا ہے اور یہ مہنگائی کا نام لے کر آئے تھے لیکن مہنگائی آسمانوں کو چھو رہی ہے تو اب ہم توقع رکھتے ہیں کہ انشاءاللہ ہم نے اپنے نئے لوگوں کے ساتھ مل جل کر جناب پرویز الٰہی کی صدارت میں غریبوں کو سہولتیں دینی ہیں، مہنگائی کو کم کرنا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ عمران خان کی قیادت میں پنجاب پھلے پھولے گا۔ آج کل ککڑی کا بھی بہت زیادہ ریٹ ہو چکا ہے تو انشاءاللہ ہم ککڑی کا ریٹ بھی کم کریں گے اور پاکستان میں رجیم چینج کے ذریعے جو وفاق میں حکومت مسلط کی گئی ہے انشاءاللہ اس کا بھی خاتمہ بہت جلد ہو گا۔ شکریہ

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب شہاب الدین خان! آپ بات کر لیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج ڈپٹی سپیکر صاحب کے oath کے ساتھ ہی ہاؤس کا procedure بھی مکمل ہوا۔ اس میں، میں اپنے تمام Honorable members پنجاب اسمبلی جنہوں نے ان تین ساڑھے تین ماہ کی جو political victimization کو نہ دیکھتے ہوئے Honorable Chairman Imran Khan کے ویژن کے ساتھ کھڑے رہنے پر اور ان کے بیانیہ کی جیت تک ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میری دوسری request صرف اتنی ہے کہ پچھلے دنوں جو بارشیں ساؤتھ پنجاب میں آئیں جس میں پورا ساؤتھ پنجاب یعنی کہ ایک ایسا منظر پیش کر رہا تھا خصوصاً ڈیرہ غازیخان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور میانوالی کو دیکھ لیں۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہوگی کہ میں on the floor of the House بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جہاں جن جن ضلعوں میں مکانات کا نقصان ہوا ہے، مویشیوں کا نقصان ہوا ہے اور انسانی جانوں کا نقصان ہوا ہے تو مہربانی کر کے اس کا ازالہ کریں۔ اس کے لئے کل Honorable Chief Minister نے جو حکم دیا وہ بھی میں نے سنا لیکن on the floor of the House آپ کے توسط سے حکومت کو یہ بات باور کرانا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے Honorable Chief Minister ان ضلعوں کا دورہ کریں اور ان کے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کا ازالہ کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: خواجہ محمد داؤد سلیمانی صاحب!

خواجہ محمد داؤد سلیمانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سرائیکی میں بات کرنے کی اجازت لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

خواجہ محمد داؤد سلیمانی: جناب چیئرمین! گزارش اے ہے کہ ایہہ جیڑھی اسمانی آفات ساڈے جنوبی پنجاب خاص طور ڈیرہ غازیخان، بہاولپور وچ آئی اے۔ ایں دے نال بہوں سارے غریباں دے نقصان تھین۔ جیندے وچ صرف مال نیں موئے اور اُنہاں دے گھر نیں بھنے بلکہ انہاں دیاں لاشاں وی موجود این۔ تساں مہربانی کر کے ایں مسئلے تے ایکشن گھینو۔ اَساں چیف منسٹر کوں وی request کیتی اے کہ لوکاں دے نقصان دا ازالہ کیتا ونجے کیوں جو کل کوں سارے پی ٹی آئی

آلے اُنہاں دے درتے و نجنیں۔ اَساں کیڑھے منہ نال اُنہاں کوں منہ ڈکھیسوں اور اَساں اُنہاں کول ونج تے پی ٹی آئی دی خاطر ووٹ گھِنسوں۔ مہربانی کر و پی ٹی آئی دی حکومت ایے تے تُساں ضرور لوکاں دے نقصان دا ازالہ کرو اور اُنہاں دا حق اُنہاں کوں ڈیتا ونجے۔ بڑی مہربانی تے شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب جمشید الطاف!

ملک جمشید الطاف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک issue کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ڈسٹرکٹ اٹک کی ایک پسماندہ تحصیل جنڈ سے ہے۔ جہاں لوگوں کا گزر بسر مال مویشی پال کر اپنا پیٹ پالنا ہے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ اٹک میں کوئی تقریباً دو ماہ سے ایک خطرناک شدید بیماری جانوروں میں آئی ہوئی ہے اور لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ آج تک نہ اس بیماری کی کوئی تشخیص ہو سکی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی دوا ٹھیک طریقے سے مل سکی تو میری گزارش ہے کہ محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ہمارے ضلع میں جا کر جانوروں کی بیماری کا لیبارٹری میں ٹیسٹ کریں کہ یہ کون سی بیماری ہے کیونکہ ہم مزید نقصان برداشت نہیں کر سکتے۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی،! جناب محمد عامر نواز خان!

جناب محمد عامر نواز خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری تین requests ہیں ایک request یہ ہے کہ جیسے ہمارے معزز رکن نے پہلے request کی ہے ہمارے لیاقت پور بلکہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کے اندر لائیو سٹاک کے انچارج کو آپ سختی سے message convey کریں کہ جانوروں میں بہت زیادہ بیماری ہے وہاں پر میڈیسن کا انتظام نہیں ہے لوگ پریشان ہیں اُن کے جانور daily basis پر بیمار ہو کر مر رہے ہیں، دوسری بات ہمارے علاقے میں بھی flood کی وجہ سے خاص طور پر تحصیل لیاقت پور کیوں کہ باقی ڈسٹرکٹ میں تو چیف منسٹر صاحب نے حکم دے دیا ہے میری گزارش یہ ہے کہ رحیم یار خان کو بھی شامل کیا جائے، لیاقت پور میں میرے حلقے کی چار یونین کونسلز ہیں جہاں پر flood آیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے گھر گر گئے ہیں۔ تیسری request جو اہم تھی پچھلے چار مہینے سے ہمارے بہاولپور ڈویژن بلکہ specially رحیم یار خان کا پانی بند ہے اور پندرہ سے بیس دن نہریں چلیں ہیں اُس کے بعد دوبارہ پچھلے دس دن سے نہریں بند

ہیں اُن کا مؤقف ہے کہ flood کی وجہ سے پیچھے ہیڈ پنجند بند پڑا ہے، وہ درمیان میں جڑی بوٹیوں کی وجہ سے بند ہو گیا ہے تو میری یہ request ہے کہ فوری طور پر اُس کو کھولا جائے اور ہماری نہروں کو چلایا جائے مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین : جی، دریشک صاحب!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ الحمدللہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب اور سپیکر جناب محمد سبطین خان صاحب، ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کا انتخاب پایہ تکمیل تک پہنچا اور اللہ کا شکر ہے کہ صرف دو مہینے کے لئے یہ اقتدار کی منتقلی ہوئی تھی اور جن کے پاس اقتدار منتقل ہوا تھا انہوں نے ان دو مہینے کے اندر ہمیں پی ایچ ڈی کروادی کہ حکومت کیا ہوتی ہے، میرے حلقے کے اندر وہاں پر اس وقت جو اپوزیشن کے ممبر سردار اویس احمد خان لغاری صاحب ہیں وہ وہاں سے الیکشن لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی اور کامیابی دی، اُس حلقے کے اندر انہوں نے دو مہینے میں میری جتنی سکیمیں تھیں، جتنے وہاں پر ترقیاتی سکیمیوں کے افتتاحی بورڈ تھے وہ سارے بورڈ انہوں نے اُکھاڑ کر رکھ دیئے، وہاں پر جتنی ترقیاتی سکیمیں سولنگ، ٹف ٹائل وغیرہ دی تھیں ان کے وہاں پر جو نمائندگان تھے انہوں نے وہاں جا کر وہ ٹف ٹائل اور وہ سولنگ اُکھاڑیں اور غنڈا گردی کی انتہا کر دی میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوبارہ موقع دیا اپنے علاقے کی عوام کی خدمت کرنے کا اور انشاءاللہ پہلے سے بھی بھرپور انداز میں اُن کی خدمت کریں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا میں اس چیز کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جو حالیہ بارشیں ہوئیں ہیں اُس سے میرا پورا حلقہ، ڈیرہ غازی خان کے اندر خصوصاً ماموری کا علاقہ، ڈگر چٹ، پائگاں کا علاقہ، چوٹی بالا، سخی سرور، رونگھن یہ وہ علاقے ہیں جہاں پر flood نے تباہی مچادی اور اس وقت وہاں پر رابطہ سڑکیں بھی disconnect ہو چکی ہیں، ٹوٹ چکی ہیں اور رابطہ پل بھی بہہ چکے ہیں تو اس کے لئے میری چیف منسٹر پنجاب سے گزارش ہو گی کہ ہمارے ڈیرہ غازی خان کے اوپر خصوصی توجہ دیں، ڈیرہ غازی خان کا وزٹ بھی کریں اور وہاں پر دیکھیں جو issues ہیں اُنہیں فوری طور پر حل کیا جائے۔ دوسرے نمبر پر میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ وہاں پر جو پچھلے دو مہینے

کے اندر انتظامیہ کے لوگ ٹرانسفر ہو کر آئے ہیں وہ تو ہمیں آج بھی اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ جیسے ہم اللہ معاف کرے اُن کے گھر میں گھس گئے ہوں وہ بالکل ہمیں اس نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمارا آج بھی وہ فون تک اُٹھانا گوارا نہیں کرتے وہ بھی میری اس ہاؤس کے توسط سے جناب چیف منسٹر پنجاب چودھری پرویز الہیٰ صاحب سے requestہو گی کہ وہاں اپنی ٹیم میں سے کوئی اچھے officer depute کریں، وہاں سے انتظامیہ کی transfer posting بھی کریں تاکہ لوگوں کی خدمت کا جو جذبہ ہم دل میں ڈال کر کامیاب ہو کر اسمبلی کے اندر ایوان میں پہنچتے ہیں تو اُس کا ہمیں موقع دیا جائے اُن لوگوں کی خدمت ہو کیوں کہ میرا حلقہ بہت ہی پسماندہ ترین حلقہ ہے یہ لغاری تمن جس کے اندر فورٹ منرو بھی ہے، رونگھن بھی ہے ، سخی سرور ، چوٹی بالا یہ ٹوٹل Leghari Tribeہیں جہاں پر میں الیکشن لڑتا ہوں اور اللہ کی مدد سے اللہ مجھے کامیابی دیتا ہے لوگوں کی محبت ہے لوگوں کے دل کے اندر میرے لئے اللہ تعالیٰ نے محبت ڈالی ہے کہ میں یہاں پر اسمبلی کے اندر elect ہو کر پہنچتا ہوں اور میری کوشش بھی ہوتی ہے اور میں چیف منسٹر پنجاب چودھری پرویز الہیٰ صاحب سے بھی requestکروں گا کہ وہ خصوصاً ان علاقوں کا وزٹ کریں اور جو حالیہ سیلاب سے تباہ کاریاں ہوئیں ہیں اُس کا ازالہ کریں بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سید رفاقت علی گیلانی صاحب آپ بات کر لیں۔

سید رفاقت علی گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں آپ تمام parliamentarians کو خصوصی طور پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب، ہمارے محترم سپیکر، ڈپٹی سپیکر سب کو مبارکباد پیش کروں گا اُس کے بعد ہماری معزز خواتین ممبران مبارک باد کی بھی مستحق ہیں اور میں انہیں خراج تحسین بھی پیش کروں گا یہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئیں اس کے بعد جو ہمارے maleایم پی ایز ہیں انہوں نے بھی بڑا اہم کردار ادا کیا اور ڈٹ کر کھڑے رہے۔

جناب چیئرمین! میرے دو تین pointsہیں جن کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میرا تعلق لیّہ سے ہے لیّہ کے اندر جو سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے نقصان ہوا ہے اُس کے ساتھ ساتھ ڈی جی خان ڈویژن ، میں سمجھتا ہوں ان سب کو وہاں پر آفت زدہ قرار دیا جائے اور میں یہ requestکروں گا کہ وہاں پر چیف منسٹر صاحب visit کریں۔ اس کے بعد میں آپ کی توجہ اس

طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ ایک بیماری جانوروں کے اندر آئی ہوئی ہے جس نے ساؤتھ پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جس کا نام Lumpy Skin Disease تو اس سے اتنی زیادہ جانوروں میں اموات تو نہیں ہو رہی ہیں لیکن جو جانوروں کی production ہے اُس پر اس کا اثر پڑ رہا ہے تو غریب آدمی کے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے تو فی الحال یہی کہا جا رہا ہے کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے نقصان ہوئے ہیں ہم کم از کم اُن کی کوئی مدد کر سکیں اور اگر اس بیماری کا کوئی حل نکل آئے تو یہ سب سے بہترین ہے۔ اس کے بعد ہمارا ضلع پہلے ہی احساس محرومی کا شکار ہے لیکن ہماری پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے بہت زیادہ لیہ کو specially South کو focus کیا ہم نے جتنی بھی development کی سکیمز منظور کروائیں تھیں specially District Layyah کے لئے میں نے سابق چیف منسٹر جناب عثمان احمد خان بزدار صاحب سے request کی تھی تو انہوں نے مہربانی کی University of Layyah approve ہوئی، اُس کے بعد میرے حلقے کے اندر چک منڈی ٹاؤن کا ایک girls college approve ہوا تھا لیکن جوں ہی یہ imported government آئی انہوں نے آتے ہی سب سے پہلے یہ کام کیا کہ ان projects کو روک دیا گیا تو یہ بہت بڑا ظلم ہے زیادتی ہے پہلے ہی ہمارا ضلع لیہ محرومی کا شکار ہے تو میں آپ سے یہ request کروں گا کہ ہمیں دوبارہ ان سکیمز کو جن کو روک دیا گیا ہے اُن کے لئے فنڈز دوبارہ مہیا کئے جائیں تاکہ یہ سکیمیں آگے چل سکیں میں ایک مرتبہ پھر تمام ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی، محترمہ سمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے ہمارے نو منتخب سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو دل کی اتھاگہرائیوں سے مبارکباد، اب اس چیز نے ایک بات ضرور ثابت کی ہے کہ اللہ الحق ہے اور وہی ہوتا ہے جو اُس رب کے فیصلے ہوتے ہیں شاید وقتی طور پر ہم کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہم یہ سوچتے ہیں کہ یہ جو ہم پر آزمائش آئی ہے یہ شائد نا ختم ہونے والی آزمائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے بتایا ایک دفعہ پھر

اللہ پاک نے ہمیں اس ایوان میں یہاں "Ayes" والی لابی میں بیٹھنے کا الحمد للہ ثمہ الحمد للہ، اللہ نے موقع دیا ہے تو میں اپنے تمام parliamentarians خاص طور پر اپنی خواتین کو کیوں کہ ہماری خواتین اپنے گھر بار سب کچھ چھوڑ کر یہاں پر صرف اپنے لیڈر، اپنی پارٹی، اپنے صوبے اور اپنے ملک کے لئے وہ یہاں پر جدوجہد کرتی رہیں اور آخری دم تک انہوں نے fight کیا ہے تو میرے خیال میں اس کے لئے ان لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی appreciation letter ضرور ملنا چاہئے اُس کے علاوہ ہمارے male parliamentarians کی بھی میں تہہ دِل سے شکر گزار ہوں کہ آپ سب نے میری اور سید عباس علی شاہ بھائی کی روزانہ کی اُن calls کو اُن messages پر ہمارے ساتھ cooperate کیا آپ تمام ممبران نے یہاں پر اپنی آمد کو یقینی بنایا تو I am really grateful to you all عباس شاہ صاحب نے جس قدر محنت کی ہے تو میرے خیال میں ان کو تو کوئی ایوارڈ ضرور ملنا چاہئے۔ میں آخری بات کرنا چاہتی ہوں کہ ان چار ماہ میں جو ہم نے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب میں unity ہونا بہت ضروری ہے۔ جب آپ united ہوتے ہیں تو کوئی بھی آپ کو ہلا نہیں سکتا لیکن جب آپ بکھر جاتے ہیں تو پھر ہر کوئی آپ پر اپنے احکامات مسلط کر سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم سابق سیکرٹری اسمبلی محمد خان بھٹی صاحب اور جناب عنایت اللہ لک صاحب سمیت تمام اسمبلی سٹاف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اپنے قانون کی بالادستی کے لئے کھڑے رہے اور ان سب پر جس طرح کا ظلم اور تشدد پچھلی حکومت نے کیا ہے اس کا جواب ہمیں ان سے ضرور لینا چاہئے کیونکہ اگر یہ روایت قائم ہو گئی کہ اسمبلی سٹاف کو اس طرح سے زدوکوب کر کے آپ اپنی کوئی بھی بات منوالیں گے تو اس طرح نہ ہمارے صوبے کا نظام چل سکتا ہے اور نہ ہی ہمارے ملک کا نظام چل سکتا ہے تو اس کو ہمیں ضرور دیکھنا ہو گا۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ فرح آغا اپنی بات کریں۔

محترمہ فرح آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! مجھے بس اتنا کہنا ہے کہ یہ جو پچھلے چار ماہ گزرے ہیں یہ سب کے لئے ایک امتحان کے دن تھے تو الحمدللہ ہم سب اس امتحان پر پورا اترے ہیں۔ ایک ایک فرد نے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور اس حوالے سے اپنی efforts کی ہیں۔ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو آج ہماری وومن ونگ کی صدر بھی آئی ہوئی تھیں تو آپ یقین مانیں کہ پچھلے تین ماہ سے انہوں نے ہمیں آرام سے بیٹھنے نہیں دیا۔ جہاں جہاں پر الیکشن ہو رہے تھے ہم لوگ اپنے اپنے حلقوں میں کام کرتے رہے جیسا کہ آدمی بھی اپنی جگہ پر کام کر رہے تھے تو ہم سب نے وہاں door to door campaign کی اور ہم نے polling کے حوالے سے بھی training حاصل کی۔ ہم لوگوں نے polling stations پر جا کر چیتوں کی طرح کام کیا۔ ہمیں پولیس والے وومن ونگ کے کیمپس نہیں لگانے دے رہے تھے اور ہمارے ساتھ کافی بدتمیزی بھی کی لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری ہم نے وہاں کھڑے ہو کر اپنے ووٹرز کے vote poll کروائے۔ تو اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے۔ ہم لوگوں نے اس مرتبہ ایک ٹیم کی صورت میں کام کیا اور آپ دیکھ لیں کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ تین چار ماہ میں ہی ہم اپنی حکومت پنجاب میں واپس لے کر آئے تو اس کا سہرا ہمارے چیئرمین صاحب اور سی ایم صاحب کو جاتا ہے۔ انہوں نے اتنا اچھا سیاسی طریق کار اپنایا کہ آپ سوچیں کہ ہمیں اس کے نتیجے میں جگہ جگہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ان لوگوں نے کئی مرتبہ ہمارے ساتھ بدتمیزیاں کیں جس وجہ سے ہم ناامید ہو جاتے تھے لیکن سی ایم صاحب کی طاقت اور ہمت نے ہم لوگوں کو آج پوری کامیابی دلوائی ہے آپ دیکھیں کہ آج سی ایم صاحب، سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب تک ماشاءاللہ ہمارے ہیں اس میں آپ سب کا اور عباس بھائی کا بہت contribution رہا ہے۔ عباس بھائی نے کئی مرتبہ اونچا اور نیچا بھی بولا لیکن وہ سب ہماری بہتری کے لئے کرتے تھے کیونکہ انہوں نے کورم پورا کرنا ہوتا تھا جس میں یہ سیمابیہ بھی شامل ہے۔ میری آپ سے صرف اتنی request ہے جب آپ لوگ speech کرتے ہیں تو میں وہ speeches سن کر تھوڑا سا hurt ہوئی کیونکہ آپ اپنی speeches میں سب کا نام لیتے ہیں کہ فلاں نے یہ کیا اور فلاں نے وہ کیا لیکن کوئی بھی خواتین کا نام نہیں لیتا ابھی صرف ایک بھائی نے خواتین کا نام لیا ہے تو میری درخواست ہے کہ تھوڑا سا خواتین کے حق میں بھی بات کر لیا کریں کیونکہ ہم اپنے بچوں کو تین تین ماہ سے ignore

کئے ہوئے ہیں ہم اپنے گھر کے معاملات بھی نہیں دیکھ رہی ہیں۔ ہم میں سے بہت سی خواتین ایسی ہیں جو کہ single parent ہیں اس کے باوجود وہ بچوں کو چھوڑ کر آپ لوگوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ تو میری آپ سے request ہے کہ ہمیشہ خواتین کے لئے چاہے دو بول ہی بول جائیں لیکن ان کو بھی وہی اہمیت دی جائے کورم پورا کرنے کا معاملہ آتا ہے اس وقت آپ کو خواتین یاد آتی ہیں تو جب کچھ دینے کا معاملہ آتا ہے تو ہم سب کا نام بھی کسی کو یاد نہیں ہوتا بلکہ ہمارا ٹیلی فون attend کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں تو please جناب عنایت اللہ لک صاحب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی عزت دی ہے اور آپ کے پاس بہت knowledge ہے اب آپ سیکرٹری اسمبلی بھی بن گئے ہیں تو تھوڑا سا خواتین کو بھی compensate کریں اور ان کا خیال کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مجھے وہ وقت یاد ہے جب اسمبلی میں پولیس آئی تھی تو ان کے جانے کے بعد آپ رو رہی تھیں وہ آپ کی فریاد اللہ تک پہنچی اور اس کے بعد آج ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ جی، سائرہ رضا!

محترمہ سائرہ رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں پہلی مرتبہ اسمبلی میں کھڑے ہو کر اپنی بات کرنے جا رہی ہوں۔ سب سے پہلے الحمدللہ ایک لمبی لسٹ ہے جس میں پاکستان تحریک انصاف، چیئرمین صاحب، سی ایم صاحب، سپیکر صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب، تمام ٹیم ممبران اور خاص طور پر خواتین کو بہت بہت مبارک ہو جو کہ ہمارے ساتھ ڈٹ کر کھڑی رہی ہیں۔ انہوں نے پچھلے چار ماہ سے جو ظلم و بربریت جاری رکھی ہوئی تھی جس سے نہ صرف قوم بلکہ خاص طور پر ہمارے بچوں کی نفسیات پر بہت اثر ہوا تھا جو کہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اللہ کا بہت شکر ہے کہ الحمدللہ ہم بہت جلد ہی اس سارے معاملے سے باہر نکل آئے ہیں۔ اُس وقت جب ہم سی ایم کے الیکشن اور باقی معاملات میں مصروف تھے تو ہمارے ملک کے کچھ علاقوں میں جنوبی پنجاب اور بلوچستان میں سیلاب کی صورت میں بہت تباہی ہوئی ہے۔ ہم خواتین اپنی عوام اور عوامی نمائندوں کو یہ بتانا چاہتی ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑی ہیں جیسا کہ ہم خواتین نے آپ کے ساتھ مل کر پہلے بھی ہمت کی تو آج ہم دوبارہ چار ماہ پہلے والی پوزیشن پر آ گئے ہیں بالکل اسی طرح آج بھی خواتین آپ کے ساتھ کھڑی ہیں آپ جہاں سمجھتے ہیں کہ ہماری ضرورت ہے ہماری تمام ایم پی ایز

کی teams بنائیں ہم اسی ہمت، جوش اور جذبے کے ساتھ ان علاقوں میں جائیں گی اور وہاں کام کریں گی تاکہ ہماری عوام کو بھی پتا چلے کہ ہم ان کے لئے کتنی فکر مند ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سبرینا جاوید آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ سبرینا جاوید: صلے اللہ علی محمد۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہیں جس پروردگار نے ہمیں آزمائش میں ڈالا اور خود ہی اس نے راستے بنائے جس سے ہم نکلے ہیں۔ اسی tenure میں ہمیں گورنمنٹ، اپوزیشن اور پھر دوبارہ گورنمنٹ میں واپس آنے کا تجربہ بہت کچھ سکھا گیا ہے۔ جیسا کہ عمران خان صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ میں نہیں ہاروں گا بلکہ آخری گیند تک لڑوں گا تو آج ہمیں بھی ہمارے لیڈر، چیئرمین عمران خان صاحب نے آخری گیند تک لڑنے کا عزم سکھا دیا اور پھر ہم لوگ بھی اپنے قائد کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اور اس کے ساتھ مل کر اس کی جدوجہد کا حصہ بنے۔ سپیکر صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب اور ہمارے اسمبلی سٹاف کے جو یہاں پر محترم officers بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی میں بہت مبارک باد پیش کرتی ہوں کیونکہ انہوں نے اور ان کی families نے بھی سابقہ حکومت کے بہت مظالم اور تشدد سہے ہے۔ اب میں آپ سے ایک گزارش کروں گی کیونکہ کافی باتیں ہو چکی ہیں اور میں repetition نہیں کرنا چاہتی اب محرم کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس ماہ میں کسی کو بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ عزاداری یا جلسے جلوسوں میں رکاوٹ بنے خاص طور پر پنجاب پولیس کو اس پورے ایوان کی طرف سے یہی گزارش ہے کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے کیونکہ مجھے ذاتی طور پر یقین ہے کہ یہ عزاداری کے دنوں میں اور محرم کے جلوسوں میں یقیناً بہت فساد برپا کریں گے اور وہ تمام کا تمام پنجاب گورنمنٹ پر مدا ڈال دیں گے۔ جیسا کہ ابھی میری بہن نے کہا ہے کہ ہم خواتین کو بھی appreciate کیا جانا چاہئے کیونکہ ہم خواتین بھی ہر field میں آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہتی ہیں۔ جب کوئی بہتر کام ہونے لگے تو خواتین کی بھی percentage کو بڑھایا جائے اور ان کو committees میں اور باقی معاملات میں شامل کیا جائے۔ ہم ایک مرتبہ پھر رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ ہم آج پھر دوبارہ گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مہندر پال سنگھ اپنی بات کریں۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اس ایوان کے نو منتخب وزیر اعلیٰ پنجاب(چودھری پرویز الہیٰ صاحب) سپیکر صاحب (جناب سبطین خان) اور ڈپٹی سپیکر (جناب واثق قیوم عباسی) کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کی عوام کی ذمہ داریاں سنبھالنا شروع کی ہیں۔ میں اس کے ساتھ پنجاب کی عوام کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے امپورٹڈ حکومت کو دھکامارااور پھر سے وہ پاکستان تحریک انصاف اور عوامی حکومت کو لے کر آئی۔ میں اس کے ساتھ ساتھ پورے پاکستان کے لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس پنجاب کی کامیابی کو پنجاب کی کامیابی ہی نہیں بلکہ پاکستان کی حقیقی آزادی کی کامیابی سمجھا وہ چاہے مسلمان، ہندو، سکھ، بلوچی، مسیحی، سندھی، کشمیری، پٹھان اور خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہوں سب نے مل کر اس کامیابی کو یقینی بنایا اور اس پر خوشیاں منائیں تو میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ میں اس ایوان کے ممبران اور پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس لڑائی کو جو کہ ایک جنگ اور struggle تھی کو عوام کی اصل حکومت آنے تک اس جدوجہد کو جاری رکھی۔ آج کل سیلاب کا مسئلہ چل رہا ہے جیسا کہ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان، راجن پور اور میانوالی میں بارشوں کی وجہ سے سیلاب آیا ہوا جس کی وجہ سے بہت تباہی ہو رہی ہے اور بہت سی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں مذہبی مقامات کا بھی بہت سارا نقصان ہو رہا ہے جیسا کہ صادق آباد میں ایک بستی اور لائکی میں ایک مندر کا بہت نقصان ہو گیا ہے اس طرح کے دوسرے بھی مذہبی مقامات کا نقصان ہو رہا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ حکومت کو ہدایات دی جائیں کہ ان کا خیال رکھا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 15-اگست 2022 دوپہر 1 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سوموار،15۔اگست2022

(یوم الاثنین،16 محرم الحرام1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 16

437

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15-اگست 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن وامان

439

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 15-اگست2022

(یوم الاثنین، 16 محرم الحرام1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام04بج کر18منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ
وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سورہ بقرہ (آیت نمبر177)

نیکی یہی نہیں ہے کہ تم مشرق ومغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کرلو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال بوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں۔ اور گردنوں کے چھڑانے میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیںO وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد بن احمد سرور نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلِّ علیٰ نبینا، صلِّ علیٰ محمدٍ

محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے
محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے
فرشتو! یہ دے دو پیغام انکو خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو
کہ خادم تمہارا سعید آ رہا ہے مدینہ ، مدینہ ، مدینہ ، مدینہ
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں
زمانہ وہ ایسا قریب آ رہا ہے حفاظت کرو اپنے ایمان و دیں کی
زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے
بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے تمہیں کچھ خبر ہے کہاں جا رہا ہوں
رسولِ خدا ﷺ ہیں وہاں جا رہا ہوں تمہیں کچھ خبر ہے میں کیا پا رہا ہوں
محبت کا اُن کی مزہ پا رہا ہوں چلو جا کے رہنا مدینے میں اب تو
قیامت کا منظر قریب آ رہا ہے فرشتو یہ دے دو پیغام انکو
خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو کہ خادم تمھارا سعید آ رہا ہے
مدینہ ، مدینہ ، مدینہ ، مدینہ بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ مدینہ

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے پورے پنجاب میں جانوروں میں ایک بیماری آئی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امین اللہ خان! ہمارے ایک ایم پی اے صاحب کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے پہلے اُن کے لئے فاتحہ پڑھ لیں اور پھر Question Hour کے بعد بالکل آپ اپنی بات کریں پھر اس پر انشاءاللہ ایکشن بھی لیتے ہیں۔

تعزیت

معزز رکن جناب امین اللہ خان کے بھائی اور سانحہ فیروزہ میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ فوزیہ عباس نسیم: جناب سپیکر! سانحہ فیروزہ میں تیرہ افراد کی ہلاکت ہوئی ہے اُن کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب سپیکر: جو کوئٹہ میں واقعہ ہوا ہے اُس کے لئے بھی دعا مغفرت کر لی جائے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! اے آر وائی چینل والے اور کچھ دوسرے صحافی بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں تو اُن کو منانے کے لئے ایوان سے کچھ معزز ممبران کو بھیج دیں کہ اُن کو منا کر لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! فاتحہ خوانی کے بعد جناب فیاض الحسن چوہان اور آپ ایوان سے تشریف لے جائیں اور ان صحافی حضرات کو منا کر لے آئیں۔ پہلے ہمارے ملک محمد سلیم اختر صاحب ہمارے قابل احترام ایم پی اے ہیں اُن کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور جو 13 افراد کی ہلاکت ہوئی ہے اُن کے لئے بھی پہلے دعا مغفرت کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔ آپ کا mic on ہے اب دوسرے ہاتھ والے mic کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بہت شکریہ۔ آپ کے آنے سے بھی تبدیلی آئی ہے اور mic والی تبدیلی بھی بہت خوشگوار ہے یعنی دونوں تبدیلیاں بہت خوشگوار ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری طرف سے آپ کو منصب سنبھالنے پر بہت بہت مبارک ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا شکر اور کرم ہے اور میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ کے یہاں بیٹھنے سے انصاف کا بول بالا ہو گا اور ہر ممبر کی عزت و تکریم میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ میرا سوال نمبر 1683 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1683: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور اس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایا فنڈنگ کب تک کر دی جائے گی اور کب آپریشنل ہو جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے اور کیا محکمہ کی ملکیتی ہے آگاہ کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بتائیں کہ سال 18-2017 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی کیا کارکردگی رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کی عمارت زیرِ تعمیر ہے۔یہ عمارت 28.05.2015 سے زیرِ تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں اور اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو ریلیز کرنے کا حکم جاری ہے۔اس سکیم کا PC-IV فارم زیرِ عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد فنکشنل کر دی جائے گی۔

(ب) یہ تھانہ نہیں ہے، البتہ یہ دُرست ہے کہ ادارہ ہذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے، جو گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول ساہیوال (محکمہ جیل خانہ جات) سے مورخہ 20.02.2013 کو حاصل کی گئی۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظِ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ 18-2017 میں 6159 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ Helpline 1121 چوبیس گھنٹے مشکل حالات کا شکار بچوں کے لئے سرگرم عمل ہے اور دوران سال 18-2017، 3297 ہیلپ لائنز پر کام کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس نے Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت 171000 جرمانہ کیا اور بچوں کے حقوق پامال کرنے والے اور

بچوں کے ساتھ جنسی، جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث افراد کے خلاف19 FIRs درج کروائی گئیں۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات بھی Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت مہیا کر رہا ہے۔دوران سال 18-2017، 2865 نادار مفلس اور غریب بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن سکولز میں رجسٹرڈ کیا گیا اور 4972 بچوں کو ابتدائی صحت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے چائلڈ سائیکالوجسٹ نے 3835 بچوں کے ابتدائی انٹرویو کئے اور بچوں کے 2524 انفرادی کونسلنگ سیشن لئے اور 889 بچوں کے اجتماعی کونسلنگ سیشن لئے۔مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے فیملی ٹریسنگ سیکشن نے پنجاب بھر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 3761 بچوں کو ان کے خاندانوں کے حوالے کیا۔صوبہ سندھ کے 51 بچوں کو، صوبہ خیبر پختونخوا کے 189 بچوں کو، صوبہ بلوچستان کے 6 بچوں کو اسلام آباد کے 25 بچوں کو، آزاد کشمیر کے 9 بچوں کو اور افغانستان کے 15 بچوں کو اُن کے خاندانوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حوالے کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گداگری کے خاتمے کے لئے بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جنسی اور جسمانی تشدد اور دیگر جرائم کے خلاف سرگرم عمل ہے۔چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے بچوں کی مدد کے لئے کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے، یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے، اس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایاfunding کب تک کر دی جائے گی اور کب تک یہ عمارتoperational ہو جائے گی؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ بچوں کی پروٹیکشن کے لئے جو انہوں نے ساہیوال میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ بنایا ہے یہ

بلڈنگ کب مکمل ہو جائے گی اور اس میں جو کمی ہے یا جو اس بلڈنگ میں ضروریات کی چیزیں ہیں وہ کب تک provide کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: آج چونکہ ہوم منسٹر صاحب چھٹی پر ہیں لہذا میں جناب بشارت راجہ سے درخواست کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے ان کے behalf پر سوالات کے جوابات دے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ یہ عمارت 28.05.2015 سے زیرِ تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔ اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو release کرنے کا حکم جاری ہے۔ اس سکیم کا PC-IV فارم زیر عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد functional کر دی جائے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹی کی buildings کو مکمل کرنے کے لئے چیف منسٹر صاحب ایک special initiative لے رہے ہیں اور آئندہ چند دنوں میں محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کی ہمارے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے اس میٹنگ میں ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے اس کی پوری رقم ادا کر دی جائے کیونکہ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ اس حوالے سے ایک بھاری رقم خرچ کی جا چکی ہے اس لئے اس پروٹیکشن یونٹ کا مکمل ہونا ضروری ہے لہٰذا اس کے مکمل کرنے کے لئے ہم انشاءاللہ تعالیٰ اقدامات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! راجہ صاحب بہت senior parliamentarian and minister ہیں مجھے ان کے جواب دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے جو جواب محکمہ نے دیا ہے وہ پڑھ لیا ہے لیکن وہاں پر صورتحال کچھ اور ہے۔ راجہ صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے کیونکہ انہوں نے میری بات کو endorse کیا ہے کہ اس یونٹ پر اتنی بھاری رقم خرچ کی جا چکی ہے لیکن وہاں پر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ابھی تک فعال نہیں ہے۔ وہاں پر جو غریب نادار اور یتیم بچے جاتے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ لاہور سے بیٹھ کر کوئی صاحب اس یونٹ کو دیکھ رہے

ہیں اور وہاں پر کوئی خاطر خواہ نظام نہیں ہے۔ میں آپ سے ایک humble submission کروں گا کہ اگر منسٹر صاحب بیمار ہیں اور وہ ہاؤس میں نہیں آرہے تو کوئی بات نہیں آپ مہربانی فرما کر ان کے آنے تک میرے اس سوال کو pending فرمادیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں میں exactly بتا رہا ہوں کہ ہم آئندہ چند دنوں میں اس کے لئے رقم allocate کرنے جا رہے ہیں۔ اگر منسٹر صاحب تشریف لائیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کے لئے رقم release کریں گے کیونکہ میں خود بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ وہاں یونٹ پر بھاری رقم خرچ ہو چکی ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ تنقید برائے تنقید کے حوالے سے میں بات نہیں کر رہا کیونکہ جو ہماری صوبائی حکومت کا حالیہ بجٹ منظور ہوا ہے اس وقت ان کی حکومت تھی انہوں نے پاس کیا تھا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس یونٹ کو مکمل کرنے کے لئے خاطر خواہ رقم نہیں رکھی گئی لیکن اس کے باوجود میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو مکمل کرنے کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! راجہ صاحب کی مہربانی ہے لیکن اُس وقت یہ سوال under discussion نہیں تھا otherwise اللہ کے فضل سے اس پر پوری funding ہوتی۔ میں نے آپ سے کوئی ایسی demand نہیں کی جو کہ irrelevant ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہ بتادیں کہ اگلے ماہ آپ کو اتنی رقم جاری کر دی جائے گی چونکہ یہ آج وزیر داخلہ ہیں اگر منسٹر صاحب on the floor of the House یہ بات ذمہ داری سے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں otherwise جو minister concerned ہیں جن کے پاس اس محکمے کا portfolio ہے ان سے میٹنگ کر کے ہم رقم جاری کروالیں گے چونکہ یہ ساہیوال کے غریب نادار اور یتیم بچوں کا معاملہ ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جس طرح سے راجہ صاحب نے فرمایا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ملک صاحب کی تسلی کے لئے میں نے جو گزارش کی ہے میں اس کو دھرانا نہیں چاہتا لیکن میں آپ کے

توسط سے ملک صاحب کو ensure کرتا ہوں کہ جیسے ہی concern minister واپس تشریف لائیں گے میں ملک صاحب کی ان کے ساتھ میٹنگ بھی کروادوں گا and we ensure کہ اس یونٹ کے لئے رقم allocate کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے کیونکہ آپ اور راجہ صاحب میرے بڑے بھائی ہیں تو پھر میرا مان جانا ہی بنتا ہے۔ اس کے علاوہ میری مجال ہی نہیں کہ میں کوئی بات کروں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3557 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3817 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3855 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4050 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4051 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4186 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4222 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4336 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4400 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4450 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ available ہیں اور میٹنگ میں ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ کتنی دیر تک ہاؤس میں آجائیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ ابھی کچھ دیر میں آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ہم آپ کے کہنے پر جناب سمیع اللہ خان کا سوال نمبر4475 کو پانچ منٹ تک کے لئےpending کرتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان کا سوال ابھی dispose of نہیں بلکہpending ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر4482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: جنوری2019 تا فروری2020 میں سنگین جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***4482: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 تا 20-فروری2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور بجرم376 ت پ کے کتنے مقدمات درج ہوئے مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام ولدیت اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا حکومت تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں مقدمہ نمبر20/30 بجرم376 ت پ اور دیگر درج مقدمات کے ملزمان / اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یکم جنوری 2019 تا فروری 2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

قسم جرم	کل مقدمات	گرفتار	اشہاری
ڈکیتی	05	21	-
اغوا363، 364، 365	07	21	01

قتل	06	12	-
راہزنی	18	30	01
376ت پ	09	12	01

فہرست مجرمان اشتہاری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے تمام طریق کار بروئے کار لائے جارہے ہیں ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 87 ض ف عمل میں لائی جاچکی ہے جبکہ کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف کا تحرک کیا جارہا ہے۔ مجرمان اشتہاری کے دفتر نادرا سے شناختی کارڈ نمبر حاصل کر کے ان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے گا، ان مقدمات کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

(ب) تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں مقدمہ نمبر 20/30 جرم 14 حساس سکیورٹی آرڈیننس کا اندراج ہے۔ مقدمہ نمبر 20/33 بجرم 20/33 بجرم 376 ت پ تھانہ کسووال درست ہے جس کی مکمل پرا گرس رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو ایسا لگے گا جیسا کہ ہمارے ساتھ کوئی مذاق ہورہا ہے۔ میں نے یہ سوال 20۔ فروری 2020 کو جمع کروایا تھا۔ میں نے اُس وقت اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ یکم جنوری 2019 تا 20 فروری 2020 ضلع ساہیوال کے تھانہ کسووال تحصیل چیچہ وطنی میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور بجرم 376 ت پ کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟ آپ ملاحظہ فرمالیں کہ اڑھائی سال کے بعد میرے سوال کا جواب آیا ہے لیکن آج ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے لہذا میں آج احتجاجاً اس پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔ آج اڑھائی سال کے بعد جو جواب دیا گیا ہے تو آپ کو اس پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہئےit's embarrassing for the member میرے خیال میں آپ پہلے لک صاحب کی بات سن لیں کیونکہ لک صاحب سیکرٹری اسمبلی ہیں اس لئے ان کی بات سننا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بات کریں میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اڑھائی سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اس کو دیکھ لیں میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ آپ اس پر کوئی ایکشن لیں لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے لہٰذا میں احتجاجاً اس پر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ نے مہربانی فرمائی اور معزز ممبر بھی یہ فرما رہے ہیں کہ یہ جواب update نہیں ہے، یہ درست ہے کہ یہ جواب 12۔ اگست 2022 کو موصول ہوا ہے definitely اس میں بعد میں تبدیلی آئی ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ بے شک آپ اسے pending فرمالیں، اس میں جو بھی latest position ہو گی میں معزز رکن کو پہنچا دوں گا اگر آپ اسے dispose of کرتے ہیں پھر بھی میں کل معزز رکن کو اس بارے میں جو بھی latest position ہے دے دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: راجہ صاحب! آپ نے میری بات follow نہیں کی میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے کہا ہے کہ میں نے یہ سوال 2020 میں جمع کرایا اور اڑھائی سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رولز میں تو کوئی ایسی بات نہیں جب سوال take up ہوں گے تو اسی وقت جواب آنا ہے لیکن اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس میں کوئی negligence ہے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ میں latest جواب لے کر معزز ممبر تک پہنچا دوں گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں اس میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ سوال و جواب اسمبلی کی ایک روح ہے، اگلے چند دنوں میں دونوں اطراف سے سینئر ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی constitute کر دیتے ہیں، within the parameters and rules میں رہتے ہوئے کوشش کرتے ہیں اور ایک time limit مقرر کر دیتے ہیں جس میں جوابات آجائیں تاکہ وہ ساتھ ساتھ take up ہو سکیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ایک اچھا idea ہے چونکہ آپ کے پاس بہت زیادہ backlog ہے جس وقت بھی اس طرح latest information والے سوالات آئیں گے تو ظاہری بات ہے اس قسم کے سوالات

اٹھیں گے کیونکہ ہم latest information نہیں دے پائیں گے۔ لہٰذا آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جس میں حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں تاکہ آئندہ کے لئے latest سوالات take up ہوں اور معزز اراکین کی محنت ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی، بالکل درست ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): ایوان کا ٹائم بھی ضائع نہ ہو اور معزز رکن تک information بھی پہنچ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا ہے سوالات پر حکومتی اخراجات ہوتے ہیں، سب سے پہلے ممبر سوال کرتا ہے، اس پر محنت ہوتی ہے پھر اسمبلی کا سٹاف محنت کرتا ہے پھر وہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے۔ میں آپ کے اس حکم کو appreciate کرتا ہوں لیکن میری استدعا ہے کہ آپ اس میں کوئی time limit مقرر کر دیں کہ ممبران اسمبلی میں کوئی سوال دیں تو اس کے دو یا تین ماہ کے اندر اندر اس کا جواب آنا چاہئے اس طرح بہت لمبی لائن نہیں لگے گی اور بہت زیادہ سوال اکٹھے بھی نہیں ہوں گے۔ میں نے آج کے موجودہ حالات کے بارے میں پوچھا ہے اگر مجھے اڑھائی سال کے بعد اس کا جواب ملے گا تو اس وقت وہ حالات نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ یہ کمیٹی بناتے ہیں اور رولز کے مطابق اس کا کوئی جلدی حل نکالتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی time limit بتا دیں۔

جناب سپیکر: اسی اجلاس میں کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر میرے اس سوال کو pending فرما دیں تاکہ اس پر latest information مل سکے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ فراخدلی کے ساتھ کہہ چکے ہیں کہ اس سوال کوdispose of کریں تو وہdispose of کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!اگر آپ نے note کر دیا ہے تو بالکل ٹھیک ہے آپ اسےdispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ملک صاحب کا یہ سوالdispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر4535 محترمہ گلناز شہزادی کی طرف سے ہے محترمہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہٰذا یہ سوالdisposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4543 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال خوشاب سے متعلقہ ہے لہٰذا میں محترمہ نیلم حیات ملک کے ایماء پر دریافت کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4543 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: یو سی 12 اڑاڑہ اور نلی میں منشیات اور اسلحہ فروخت کنندگان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*4543: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کی یو سی 12 اڑاڑہ اور نلی میں منشیات اور اسلحہ کی خرید و فروخت عروج پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی دور میں D.P.O خوشاب خود یہاں پر Visit کر کے منشیات فروشوں اور اسلحہ فروشوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف کارروائی کرتے تھے مگر اب ایسا نہ ہونے کی وجہ سے ضلع خوشاب کے تمام پہاڑی علاقوں خاص کر جہاں پر جنگل ہے ان علاقوں میں منشیات اور اسلحہ کی خرید و فروخت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے؟

(ج) کیاD.P.Oخوشاب خود ان علاقہ جات میں منشیات فروشوں اوراسلحہ کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتے ہیں نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔اس علاقہ میں بہت سی کوئلہ کی کانیں ہیں جہاں پر مزدوروں کی زیادہ تعداد پٹھانوں پر مشتمل ہے جو کہ صوبہKPK سے تعلق رکھتے ہیں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے پولیس روزانہ کی بنیاد پر وہاں موجود رہتی ہے فی الحال منشیات اور اسلحہ کی خرید وفروخت کا کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوتا البتہ اس سے قبل منشیات فروشی پر ذیل مقدمات درج ہوچکے ہیں۔

1۔ مقدمہ نمبر60مورخہ 24.03.2017بجرم 324/353/186/337D/34 ت پ،9-C CNSA تھانہ کٹھہ سگھرال۔

2۔ مقدمہ نمبر66مورخہ 10.04.2019بجرم 149/148/186/353/324 ت پ9-C&15-CCNSA AO, 165/20/13 تھانہ کٹھہ سگھرال۔

3۔ مقدمہ نمبر127مورخہ 19.05.2020بجرم324/353/186/34ت پ 9-AO/65/20 C CNSA, 13(2a) ت پ تھانہ کٹھہ سگھرال۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔زیر دستخطی اور زیر دستخطی کے پیش رو گاہے بگاہے اس علاقہ کا وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں پر کئے جانے والے سرچ آپریشن ہمیشہ DPO کی زیر نگرانی ہوتے ہیں۔ سرچ آپریشن کے علاوہ سرپرائز چیکنگ بھی کی جاتی ہے یہ بات درست ہے کہ یہ علاقہ دشوار گزار پہاڑی راستوں اور جنگل پر مشتمل ہے مگر تمام راستوں پر پولیس اپنی موجودگی کو یقینی بناتی ہے۔ تاہم فی الحال کسی غیر قانونی سرگرمی کی کوئی اطلاع نہ ہے۔

(ج) غیر معاشرتی سرگرمیوں، جرائم کی روک تھام اور امن وامان کا قیام پولیس اور خصوصاً سربراہ ضلع پولیس کی اولین ذمہ داری ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ تمام پیش رو DPOs بشمول زیر دستخطی اس علاقہ میں وزٹ کرتے رہتے ہیں۔مزید برآں حلقہ

افسران کے ذریعے بھی اس علاقہ میں گشت کو یقینی بنایا جاتا ہے اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی تعامل نہیں برتا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! یہ سوال خوشاب سے related ہے، میں اس حوالے سے پوری detail جانتی ہوں، اس حوالے سے بہت زیادہ کام ہوا ہے، یہاں مائنز تھیں اور ان لوگوں کی طرف سے یہاں no go area بنا ہوا تھا، ان کے اڈے ختم کر دیئے گئے ہیں اور اب وہاں پر باقاعدہ پولیس چوکی بن گئی ہے اور اب اس وقت وہاں کوئی issue نہیں ہے۔ لہذا میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ جواب سے مطمئن ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولیس افسران وملازمین کے بچوں کو ویلفیئر فنڈز سے سکالرشپ کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*4571: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران وملازمین کی تنخواہوں سے ویلفیئر فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے اگر ہاں تو کتنی، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) اس ویلفیئر فنڈ سے محکمہ افسران و ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے کس Level پر سکالرشپ دیتا ہے اس میں کون کون سے سکول ویونیورسٹی شامل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے رول پالیسی کے مطابق 62 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو چار یونیورسٹی کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹی میں سکالرشپ نہیں دی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پولیس افسران و ملازمین کی تنخواہوں سے پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ کے لئے 3 فیصد کٹوتی کی جاتی ہے۔ یہ فنڈ پولیس ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام پولیس ملازمین و افسران گریڈ (1 تا22) جو بلحاظ شرائط مندرجہ ویلفیئر پالیسی2016 سکالرشپ کے حقدار ہیں سکالرشپ کا اطلاقFA/FSC/I.Com یا اس کے مساوی تعلیم سے شروع ہوتا ہے۔BA/BSC/FA/FSC اور MA/MSC یا اس کے مساوی ڈگریوں کے لئے تمام سرکاری اور پرائیویٹ کالج اور یونیورسٹیاں شامل ہیں۔ مزید پروفیشنل ڈگریوں کے لئے درج ذیل اعلیٰ ترین پرائیویٹ یونیورسٹیاں پولیس کے پینل میں شامل ہیں۔ جن میں پولیس افسران و ملازمین (سکیل 1 تا22) جن کے بچے پولیس ویلفیئر پالیسی کے مطابق نمبر حاصل کئے ہوں تو اُن کو سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

1۔ GIKٹوپی(KPK) برائے انجنیئرنگ ڈگریاں۔

2۔ آغا خان یونیورسٹی کراچی برائے میڈیکل انجنیئرنگ اور تمام ڈگریوں کے لئے۔

3۔ LUMSلاہور میڈیکل ڈگریوں کے علاوہ تمام ڈگریوں کے لئے۔

4۔ NU-FASTمیڈیکل ڈگریوں کے علاوہ تمام ڈگریوں کے لئے۔

(ج) یہ بات ہر گز درست نہ ہے کیونکہ ویلفیئر پالیسی 2016 کے مطابق سکالرشپ کے حصول کے لئے F.Aاور F.S.C یا اس کے مساوی طلباء و طالبات کو جن کے حاصل کردہ نمبر 65 فیصد ہوں ان کو سکالر شپ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح BA اور M.A,B.S.C اور M.S.C کے طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے حاصل کردہ نمبر 60 فیصد ہونے چاہئیں علاوہ ازیں تمام میڈیکل کالجوں اور engineering universities کے طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے 65 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی ہے۔ تاہم M.A. اور M.S.C کے

طلباء وطالبات کے لئے حاصل کردہ نمبر کی حد 60 فیصد ہے یہ بات ہر گز درست نہ ہے کہ چار یونیورسٹیوں کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹی کے طلباء وطالبات کو سکالرشپ نہیں دیا جاتا سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے تمام طلباء وطالبات کو ویلفیئر پالیسی 2016 میں درج شدہ ہدایات کی روشنی میں سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران وملازمین کی تنخواہوں سے ویلفیئر فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے، جز(ب) میں پوچھا تھا کہ اس ویلفیئر فنڈ سے محکمہ افسران و ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے کس Level پر سکالرشپ دیتا ہے اس میں کون کون سے سکول ویونیورسٹی شامل ہیں اور جز(ج) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے رول پالیسی کے مطابق 62 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو چار یونیورسٹیز کے علاوہ دیگر سرکاری یونیورسٹیز میں سکالرشپ نہیں دی جاتی ہے۔ پنجاب میں پولیس کا ایک بڑا اہم کردار ہے ہم سب ہر وقت دیکھتے ہیں کہ یہی پولیس افسران وملازمین صبح عدالتوں میں لائن میں لگا کر کھڑے ہوتے ہیں، دوپہر تفتیش بھگت رہے ہوتے ہیں، شام تھانے میں بیٹھے ہوتے ہیں اور رات کو گشت کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بے چارے پنجاب کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے 24 گھنٹے محنت کرتے ہیں لہٰذا ہمیں ان کے بچوں کے لئے بھی سوچنا چاہئے۔ میں نے اس وجہ سے سوال دیا تھا کہ پنجاب میں جو پولیس ملازمین کام کر رہے ہیں ہم ان کی تنخواہوں میں سے تین فی صد کٹوتی کرتے ہیں ہم اس کے بدلے انہیں کیا کیا benefits دے رہے ہیں اور مزید کیا کیا benefits دینے چاہئیں ؟ آپ کے علم میں ہے کہ جب بچے پرائیویٹ یونیورسٹیز کی environment دیکھتے ہیں تو ان کا سرکاری یونیورسٹیز میں جانے کا دل نہیں کرتا لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ پولیس ملازمین کے بچوں کا یہ حق ہے کہ انہیں ان یونیورسٹیز میں بھی رسائی دی جائے جہاں امیر کا بچہ پڑھ رہا ہے لیکن اس پولیس ملازم کا بچہ نہیں پڑھ رہا۔ لہٰذا میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب اس بابت کوئی briefly بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز رکن نے جو سوال کیا تھا ہم نے اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت ہم جو کر رہے ہیں ہم نے اس کا تفصیلی طور پر تحریری جواب دے دیا ہے لیکن میں اس سے ہٹ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 14-اگست کو یوم شہداء کے موقع پر وزیر اعلیٰ صاحب پولیس لائنز تشریف لے گئے تھے میں ان کے ساتھ تھا، چیف سیکرٹری پنجاب اور آئی جی پنجاب بھی ان کے ساتھ تھے وہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے شہداء کی families اور پولیس کے لئے کچھ general initiatives کا اعلان کیا تھا اُس میں پولیس کی welfare کے اقدامات بھی تھے، ہماری حکومت پولیس کے الاؤنسز میں بھی اضافہ کر رہی ہے، ہم شہداء کے بچوں کی تعلیم کے لئے بھی اقدامات کر رہے ہیں اور محکمہ پولیس کی welfare policy کو ہم revisit کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب شہداء کے بچوں کے LUMS یا بڑے بڑے انگلش میڈیم سکولز اور یونیورسٹیز میں داخلے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں کہ اُن کے لئے کوٹا مختص کیا جائے۔ چند دنوں میں انشاء اللہ تعالیٰ in writing policy آجائے گی اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے directive جاری ہو چکا ہے۔ ہمیں پولیس کی services کا اعتراف ہے میں خود اس بات کا داعی ہوں اور آج معزز رُکن نے بھی وہی بات کی ہے کہ ہمارے جان و مال کے تحفظ کے لئے پولیس گرمی و سردی میں دن اور رات ایک کر کے اپنے فرائض انجام دیتی ہے لہذا ان کی welfare کے لئے ہمیں اقدامات کرنے چاہئیں۔ میں معزز رُکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ point out کیا کہ شہداء کے بچوں کو اچھے تعلیمی اداروں میں داخلہ دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس حوالے سے ہماری حکومت پالیسی لا رہی ہے اور انہیں اچھے سکولوں میں داخلے کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں on the floor of the House جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ پولیس عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے 24 گھنٹے محنت کرتی ہے اور اُن کے بچوں کو اگر اچھے تعلیمی اداروں میں داخلے اور اچھے ہسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولیات فراہم نہیں کی جائیں گی تو میں سمجھتا ہوں یہ ناانصافی ہے اور ایسی ناانصافی جناب

سبطین خان کے ہوتے ہوئے پنجاب میں نہیں ہونی چاہئے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ کوئی ایک آدھ مہینے میں ہی اس پر عملدرآمد کروائیں گے تاکہ اس میں کوئی دیر نہ ہو تو اگر آپ اس کے اوپر کوئی time limit فرمادیں تو یہ پولیس ملازمین کے لئے زیادہ بہتر ہو جائے گا اور پھر پنجاب پولیس زیادہ effectively کام کرے گی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب محمد بشارت راجہ نے ابھی کہا ہے کہ چند دنوں میں اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 4634۔ محترمہ سُنبل مالک حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4646۔ محترمہ راحت افزا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4678۔ محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4781۔ جناب نورالامین وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4799۔ جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر بھی 4801 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4896۔ محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4904 بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: فیاض الحسن چوہان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں اور چودھری عدنان صاحب ایوان سے باہر صحافی دوستوں کے پاس گئے تھے اور اُنہیں منا کر صحافی لابی میں واپس لے آئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ARY News Channel کے اوپر پابندی لگائے جانے کے خلاف اُن کا احتجاج تھا اور اُن کی demand یہ تھی کہ پاکستان کے سب سے بڑے TV Channel کے اوپر ظلم و جبر اور استبداد کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں اُس کے خلاف پنجاب اسمبلی کے اندر کم از کم آواز بلند کی جائے۔ ہم اپنے قائد جناب عمران خان کی قیادت میں حقیقی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور پاکستان کے اندر ڈالرز اور ڈیلرز کی سرپرستی میں Regime change شروع ہوا اُس کے خلاف

جناب عمران خان نے آپریشن ردالسازش کا start لیا جس کا مرحلہ پنجاب کے اندر کامیاب ہو چکا ہے اور دوسرا مرحلہ جناب عمران خان کو two- third majority کے ساتھ وزیر اعظم بنانا ہے۔ اس پورے process کے اندر ARY News Channel نے front foot کے اوپر حق سچ کی جنگ لڑی ہے اور پاکستان کے اندر Electronic Media کی 22 سال کی history ہے تو ان 22 سال میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان کی وزارتِ داخلہ نے PEMRA کو legal codal formalities پورے کئے بغیر اس چینل کا NOC cancel کر دیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں شیم شیم کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر چار مارشل لاء آئے، پاکستان کے اندر 1970 سے 1977 کے درمیان سول مارشل لاء بھی آیا لیکن کبھی کسی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے بھی ایسے ظلم و جبر اور استبداد پر مبنی رویہ نہیں دکھایا۔ اس وقت اس امپورٹڈ حکومت اس سلطان مجبور الدین میاں محمد شہباز شریف چیری بلاسم والی سرکار نے تو حد ہی کر دی ہے۔ اس نے تو وہ ماحول بنایا کہ:

قربان تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے جسم و جاں بچا کے چلے

جناب سپیکر! پہلے اسی ہال کے اندر مجھے اور آپ کو مارا پیٹا گیا اور یہ دنیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی اسمبلی ہال کے اندر parliamentarians کو پولیس کے ذریعے سے پٹوایا گیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں شیم شیم کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! ان کے سینے پر دوسری لعنت کا تمغہ سجا جب انہوں نے ARY New Channel کے اوپر پابندی لگائی تو میں پوری پاکستانی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں صوبہ پنجاب کی 11 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں پاکستان تحریک انصاف کی نمائندگی کرتے ہوئے، میں اس ہال کے 371 ممبران کی نمائندگی کرتے ہوئے میں یہ verbal قرارداد پیش کر رہا

ہوں کہ موجودہ امپورٹڈ حکومت نے ARY News Channel کے اوپر جو بندش لگائی ہے اس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

حادثے سے بڑا سانحہ یہ ہوا
لوگ کہہ رہے ہیں نہیں حادثہ ہوا

جناب سپیکر! سندھ ہائی کورٹ نے آج سے دو دن پہلے فیصلہ دے دیا کہ NOC دوبارہ بحال کیا جائے لیکن ابھی بھی یہ ARY News Channel کے ساتھ "چڑی چھکا" کھیل رہے ہیں۔ عدالت کے اندر جا کر بیان دیتے ہیں کہ PEMRA نہیں مان رہی، PEMRA کہتی ہے کہ حکومت نہیں مان رہی اور پاکستان کے سب سے respectable TV Channel کو خراب کیا جا رہا ہے۔ میں ایک verbal قرارداد پیش کرتا ہوں جس کو سارے دوست own کریں گے کہ فوری طور پر ARY News Channel کی نشریات open کی جائیں، cable operators کو pressurize نہ کیا جائے اور آزادی صحافت پر کسی قسم کا قدغن نہ لگایا جائے۔ کیا سب دوستوں کو یہ قبول ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان نے verbal قرارداد پیش کر دی ہے لیکن اس میں میری advice ہے کہ کل Private Members' Day ہے تو آپ in writing قرارداد لے کر آئیں۔ صحافی حضرات گیلری میں آ گئے ہیں اُن کا بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان کا سوال نمبر 4475 جناب محمد ارشد ملک کے کہنے پر pending کیا تھا اب 20 منٹس ہو گئے ہیں وہ تشریف نہیں لائے لہٰذا اب اُن کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4932۔ محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4932 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 20-2019 میں پنجاب پولیس کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4932: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال20-2019 کے دوران پنجاب پولیس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز یہ بجٹ کہاں کہاں خرچ ہوا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے متعلقہ سامان اور آلات کی فراہمی کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے؟

(ج) کیا پولیس ملازمین کو کورونا کی وباء سے نمٹنے اور اپنی جانوں کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے ماسک و جراثیم کش سپرے فراہم کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مالی سال20-2019 کے دوران پنجاب پولیس کے لئے 128.927 بلین بجٹ مختص کیا گیا جو کہ ذیل میں درج مدات میں خرچ ہوا۔ تنخواہ کی مد میں: 109.752 بلین اور دیگر آپریشنل مدات میں: 19.174 بلین۔

(ب) ہنگامی حالت سے نپٹنے کے لئے حکومتی ہدایات و تدابیر کے مطابق ملازمان کی حفاظت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ جیسے کہ حالیہ کورونا کی وباء کے دوران واک تھرو گیٹ پر خصوصی سپرے اور ہاتھوں کی صفائی کے لئے صابن سے لے کر ہینڈ سینیٹائزر کی وافر فراہمی سے ملازمان کی حفاظت کو ہر ممکن حد تک یقینی بنایا گیا۔

(ج) جی بالکل ملازمان کی جانوں کے تحفظ کے لئے اور کورونا وباء سے نمٹنے کے لئے ملازمان کو وافر مقدار میں ماسک کی فراہمی کے ساتھ ساتھ جراثیم کش سپرے اور ہینڈ سینیٹائزر کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب اڑھائی سال بعد آیا ہے۔ میرا ایک اور سوال نمبر 1075 ہے اُس کا جواب اڑھائی سال بعد بھی نہیں آیا۔ میں نے جہاں تک اسمبلی سے سیکھا ہے کہ questions سے بڑے اچھے effects آتے ہیں لیکن اڑھائی سال بعد جواب آتا ہے یا کئی دفعہ اڑھائی سال بعد بھی جواب نہیں آتا تو اس چیز کو درست کرنے کی بہت شدید ضرورت ہے کیونکہ اسمبلی کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! محترمہ عائشہ اقبال بھی یہی کہہ رہی ہیں کہ ان کے سوالات بھی delay کا شکار ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس پر میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح آپ نے پہلے فرمایا ہے کہ کمیٹی بن جانی چاہئے تو آپ کمیٹی بنا دیں لیکن اگر سوال کا جواب دو سال اسمبلی سیکرٹریٹ میں پڑا رہے اور ہاؤس میں نہ پیش کیا جائے تو ہمیں اس سسٹم کو streamline کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم انشاءاللہ اس معاملے کو بھی اس کمیٹی میں دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جی، جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 4941 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 4942 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 5009 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 5010 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 5047 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 5087 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5173 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ میں آئس نشہ کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*5173: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ لاہور میں آئس نشہ اور دیگر نشہ آور کی فروخت جاری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آئس نشہ میں مبتلا افراد کی زیادہ تر تعداد چھوٹے بچے اور نوجوان ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نشہ پان فروشوں کی دکانوں پر سرعام فروخت ہو رہا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سال 2021 میں تھانہ شالامار میں منشیات کے کل 155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے، جن میں آئس نشہ کے 05 مقدمات درج ہوئے۔ چرس 66 کلو 191 گرام، ہیروین 25 گرام، آئس 616 گرام اور شراب 1010 لیٹر برآمد ہوئی۔ 171 ملزمان گرفتار ہو کر حوالات برائے جوڈیشل بھجوائے جا چکے ہیں۔

(ب) تھانہ شالیمار میں آئس نشہ کرنے والے بہت کم لوگ ہوں گے اگر کوئی بچہ یا نوجوان اس قسم کے نشہ میں مبتلا پایا گیا تو اس کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) تھانہ شالیمار میں پان فروش کے آئس یا دیگر نشہ بیچنے کی بابت کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے مزید خفیہ نگرانی جاری ہے اگر کوئی نشاندہی سامنے آئی تو فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے منشیات فروشی کے متعلق سوال کیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ میرا سوال تو ٹھیک ہے اور وہاں سے 616 گرام آئس برآمد ہوئی مقدمات بھی درج ہوئے، چرس بھی برآمد ہوئی، ہیروین بھی برآمد ہوئی اور تقریباً 171 ملزمان بھی گرفتار ہوئے اور حوالات برائے جوڈیشل بھجوائے جا چکے ہیں اور یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تھانہ شالیمار میں آئس نشہ کرنے والے بہت کم لوگ ہوں گے۔ جب کہ یہ خود مان رہے ہیں کہ وہاں پانچ مقدمات درج ہوئے ہیں اور یہ تو وہ مقدمات ہیں جو چھپے ہوئے تھے اور ظاہر ہو گئے ہیں۔ میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ وہاں جا کر دیکھیں گے کہ تو باغبانپورہ میں اور خاص طور پر جو حق نواز روڈ ہے وہاں پر ابھی بھی یہی حال ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ جس نے بھی آپ کو یہ

جواب دیا ہے کیا اس نے باغبانپورہ کی تمام تفصیلات جو انہوں نے تھانے سے لی ہیں وہ درست اور حقیقت پر مبنی ہیں؟ کیونکہ میں انہیں نشاندہی کر سکتی ہوں کہ باغبان پورہ میں کس کس جگہ پر یہ نشہ سرے عام بک رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کی بات کے دو پہلو ہیں پہلا تو یہ کہ جو ان کا جواب دیا گیا ہے وہ نامکمل ہے۔ اس پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی جواب محکمہ کی طرف سے دیا جاتا ہے متعلقہ منسٹر اس جواب کو own کرتا ہے کہ میری اطلاع کے مطابق یہ جواب درست ہے۔ ہم یہاں پر اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے بلکہ محکمہ کی طرف سے جو جواب آتا ہے اسے ہم own کرتے ہیں اور اس کے مطابق ہم جواب دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے کہ یہ نشاندہی فرما سکتی ہیں کہ اب بھی وہاں پر آئس یا دیگر نشہ آور چیزیں بکتی ہیں تو اس پر میں ان سے اختلاف نہیں کرتا یہ بالکل درست فرما رہی ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے جب پولیس وہاں پر کارروائی کرتی ہے اور لوگ گرفتار ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصے کے لئے وہاں پر ایسے واقعات کم ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ ضمانتوں پر رہا ہو کر آتے ہیں تو پھر دوبارہ وہی کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک مسلسل عمل اختیار کیا جائے جس کے نتیجہ میں جو ملزمان وہاں پر ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور اس نشے کی لعنت کو ختم کیا جا سکے اس لئے میں محترمہ سے گزارش کروں گا اور مجھے اس بات کی خوشی ہو گی کہ وہ نشاندہی فرمائیں۔ انشاءاللہ ہم concerned department کو direct کہیں گے کہ ان کی نشاندہی پر وہاں action لیں اور جو بھی action ہو گا میں ان کو اس سے آگاہ کر دوں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2020 میں کیا تھا، جس کا جواب آج مجھے ہاؤس میں مل رہا ہے اور ہم اس پر بات کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی بھی دو سالوں میں ہم

ایسا کوئی progressive system نہیں بنا سکے جس سے ہم مسلسل ان لوگوں کی نشاندہی کر سکیں یا ان لوگوں کو قانون کے شکنجے میں لے سکیں۔ میں آپ کو پھر بتا رہی ہوں کہ باغبانپورہ حق نواز روڈ پر سر عام خواہ وہ پان شاپس ہوں یا اور کوئی دکان ہو وہاں پر نشہ آور ادویات میسر ہیں اور ساری ساری رات وہ بازار اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث رہتا ہے۔ منسٹر صاحب نے یہاں پر بات کی ہے تو یہ اچھی بات ہے مگر وہ کیا action لیں گے اس پر ہاؤس کو ضرور اعتماد میں لیں کیونکہ وہ علاقہ business hub ہے اور وہاں پر ہماری نوجوان نسل دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس پر فوری action لیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! محترمہ نے جو نشاندہی کی ہے تو آپ بھی پولیس کو کہیں کہ active ہو جائے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم یہاں clean up operation کراتے ہیں۔ اس کا جو outcome ہو گا میں محترمہ کو اس بارے میں آگاہ کر دوں گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ operation کراتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں صرف نشاندہی کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ راجہ صاحب کو نشاندہی کروا دیں انشاء اللہ اس پر action ہو گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! خاص طور پر اورنج ٹرین کے شالیمار سٹیشن کی سیڑھیوں کے نیچے دن رات نشہ سر عام فروخت ہوتا ہے۔ وہاں دونوں اطراف میں دو بوائز سکول ہیں اور اس کے درمیان میں یہ مقام بنتا ہے۔ آپ وہاں کسی وقت بھی چلے جائیں، وہاں پولیس چھاپہ بھی مارتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ لوگ وہاں سے نہیں ہٹتے۔ ہمارے لئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ نشہ بیچنے والوں میں خواتین بھی شامل ہیں۔ میں نے آج سے دو سال پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ اس point کی نگرانی خود پولیس کرتی ہے کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں ایک بوائز کالج اور دو بوائز سکول بھی ہیں اور بچے براہ راست متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ وہاں سے

نشہ حاصل کرنا آسانی سے بچوں کی پہنچ میں ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے اور آپ کے توسط سے میری وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش ہے کہ آنے والی نسلوں پر یہ احسان کریں کہ اس pointپر نشے کی فروخت کو ختم کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ !انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5270 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب، بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5270: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مارچ 2019 سے مارچ 2020 تک ضلع خوشاب میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مارچ 2019 سے مارچ 2020 تک بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل 10 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) متذکرہ بالا 10 مقدمات میں سے 07 مقدمات چالان ہوئے جبکہ 03 مقدمات خارج ہوئے۔ جملہ مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) حال ہی میں تعزیرات پاکستان میں بچوں سے زیادتی کے متعلق ترامیم کی گئی ہیں اور جرائم پر قابو پانے کے لئے دائرہ اختیار کو وسیع کیا گیا ہے۔ ان ترامیم کی روشنی میں ضلعی پولیس

بچوں سے زیادتی کے واقعات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید برآں پالیسی سازی و قانون سازی قومی یا صوبائی اسمبلیوں کا اختیار ہے۔ اس سلسلے میں جو بھی قوانین یا پالیسی بنائی جائے گی ضلع پولیس اس پر پوری طرح سے عملدرآمد کروانے کی پابند ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں جز(ب) سے ضمنی سوال کروں گی کہ پولیس کی طرف سے جواب آیا ہے کہ کل 10 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 7 مقدمات چالان ہوئے جبکہ 3 مقدمات خارج ہوئے۔ اگر یہ 3 مقدمات زیادتی ہی کے تھے تو یہ خارج کیوں کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تفتیش کے بعد اگر جرم ثابت نہ ہو تو پھر مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ 10 مقدمات درج ہوئے، 7 چالان ہوئے اور 3 میں ثبوت نہیں ملا تو وہ خارج ہو گئے۔ اگر محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ وہ غلط طور پر خارج ہوئے ہیں تو وہ مجھے ان مقدمات کے نمبر بتائیں میں خود بھی چیک کر لوں گا اور ہم اس کی دوبارہ تفتیش کروالیں گے لیکن by and large یہی ہوتا ہے کہ تفتیش میں اگر جرم ثابت نہ ہو تو پھر اس کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ عدالتی عمل کے تحت ہی خارج ہوتے ہیں پولیس اپنے طور پر مقدمہ خارج نہیں کرتی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں باقی جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب ظہیر عباس کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سوالات مکمل ہو جائیں تو اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر مناسب نہیں۔ صرف دو سوال رہ گئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 5306 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 5464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے درمیان معاہدہ کے اختتام کے بعد کی صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

***5464: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کا معاہدہ 31-دسمبر 2020 کو ختم ہو رہا ہے؟

(ب) 31-دسمبر 2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس پراجیکٹ کا کیا مستقبل ہو گا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نادرا اور محکمہ داخلہ کی پالیسی آپس میں متضاد ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام پریشانی کا سامنا صرف اس لئے کر رہی ہے کہ نادرا ہی اسلحہ برانچ کو چلا رہا ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ نادرا اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کا معاہدہ 31-دسمبر 2020 کو ختم ہو چکا ہے۔

(ب) 31-دسمبر 2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس کی توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ نے سمری کی منظوری دے دی ہے اور کنٹریکٹ SCCLB کی اگلی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل ہو گا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ نادرا اور محکمہ داخلہ کی پالیسی آپس میں متضاد ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ نادرا اسلحہ برانچز کو چلا رہا ہے۔ نادرا اور حکومت پنجاب کے درمیان ایک BOT پراجیکٹ ہے جس کے تحت نادرا عوام کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! مجھے متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ جو معاہدہ 31-دسمبر2020 کو ختم ہوا تھا۔ کیا اس کی توسیع کی summary وزیر اعلیٰ سے منظور ہو گئی تھی اور اس کا status کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! سابق سپیکر کی جانب سے یہ بات کہی گئی تھی کہ on his behalf سوال پوچھنے والے اپنا سوال کرنے کی تو کوئی کاوش نہیں کرتے اور جس نے سوال کیا ہوتا ہے اس کا interest کوئی نہیں ہوتا۔ یہ Ruling اس لئے آئی تھی کہ اگر کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے تو خود کام کرے اور جو سوال کرتا ہے تو اسے اجلاس میں حاضر بھی ہونا چاہئے۔ آج کافی عرصہ کے بعد on her behalf سوال پوچھا گیا ہے۔ میں نے ایک پرانی Ruling جناب کے حضور پیش کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر دوں کہ یہ سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے جو بہت active member ہیں۔ وہ due to some reason کہ آج وہاں کاغذات جمع ہونے تھے اس لئے وہ نہیں آ سکیں۔ میں نے ان کی permission پر یہ سوال پوچھا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھنا تھا کہ اس معاہدے کا اب کیا status ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ یہ بھی درست ہے کہ یہ بعد میں ختم ہو گیا تھا۔ 31-دسمبر2020 کو معاہدہ ختم ہونے کے بعد اس کی توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ نے summary کی منظوری دی ہے اور معاہدہ Standing Committee on Legislative Business کی اگلی میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل ہو گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وزیر اعلیٰ ہاؤس سے Standing Committee on Legislative Business کو یہ نہیں بھیجا گیا۔ میں اس کو چیک کر لیتا ہوں۔ اگر Standing Committee on Legislative Business

میں یہ معاملہ زیر غور ہے تو میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل ہماری میٹنگ ہو رہی ہے انشاءاللہ تعالیٰ کل ہی ہم اس کو dispose of کر دیں گے لیکن اگر summary نہیں آئی تو then we will have to request CM Secretariat کو بھیجیں۔ اس پر Standing Committee on Legislative Business میں کوئی delay نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شہر میں ٹریفک وارڈن کی تعداد اور سال 20-2019 میں چالان کی مد میں اکٹھی کی گئی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

***3557: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک وارڈنز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ٹریفک انتظامات کی بہتری کے لئے یہ تعداد مناسب ہے یا مزید ٹریفک وارڈن بھرتی کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) ایک ٹریفک وارڈن کے ڈیوٹی پوائنٹ کے دائرہ اختیار کی حدود متعین ہوتی ہے یا وہ دوران ڈیوٹی کسی اور مقام پر بھی چالان کر سکتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہر ٹریفک وارڈن کو روزانہ یا ماہانہ کی بنیاد پر چالان کرنے کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے؟

(ہ) 20-2019 میں اب تک ٹریفک چالان کی مد میں لاہور میں کتنی رقم حکومتی خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور میں ٹریفک وارڈنز کی منظور شدہ نفری 3097 ہے جبکہ اس وقت 2446 ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز لاہور شہر میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) سال2006 میں ٹریفک پولیس کو revamp کیا گیا تھا تو اس وقت 500 گاڑیوں پر ایک ٹریفک وارڈن /کانسٹیبل کی شرح تھی لیکن یہ شرح اب بڑھ کر 1500 گاڑیوں سے تجاوز کر چکی ہے۔ لہٰذا ٹریفک پولیس کی نفری کو بڑھائے جانے کی اشد ضرورت ہے۔

(ج) جی ہاں! لاہور شہر میں سٹی ٹریفک پولیس نے ایریا کی مناسبت سے مختلف سیکٹرز / حدود بندیاں ترتیب دی ہوئی ہیں۔ اس وقت سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں 34 ٹریفک سیکٹرز، 10 سرکل اور 02 ڈویژنز ہیں۔ ٹریفک وارڈنز کی تعیناتی سیکٹر وائز کی جاتی ہے اور پھر ان کو سیکٹر میں موجود سیکٹر انچارج و سرکل آفیسر اپنے سیکٹر کی حدود میں کہیں بھی اور کسی بھی پوائنٹ پر تعینات کر سکتا ہے۔ ٹریفک وارڈن اپنے تعینات شدہ پوائنٹ پر چالان کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سیکٹر میں ایک خاص تناسب سے پٹرولنگ آفیسرز بھی تعینات ہوتے ہیں۔ جن کا ایریا تقریباً ایک کلومیٹر سے لے کر 05 کلومیٹر کی حدود پر مبنی ہو سکتا ہے اور وہ اپنی بیٹ میں کسی بھی پوائنٹ پر کھڑے ہو کر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر چالان کر سکتا۔ علاوہ ازیں مختلف میگا ایونٹس و سپیشل پروگرامز کی مناسبت سے کسی خاص ایریا میں ٹریفک سٹاف کی نفری کی ڈیمانڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسرے سیکٹرز سے نفری کو ایک خاص وقت کے لئے روانہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سرکاری ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور اپنے پوائنٹ پر موجود ٹریفک کو ریگولیٹ کرنے کے ساتھ ساتھ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے خلاف کارروائی کا بھی مینڈیٹ رکھتے ہیں۔

(د) نہیں، اگر یہ بات درست ہوتی تو سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں حال موجود ٹریفک وارڈنز کی تعداد جو کہ 2476 ہے اور انہوں نے ماہ جنوری 2019 میں 3.73 کی اوسط سے چالان کئے۔ ماہ فروری میں 3.32، مارچ میں 3.6 جبکہ ماہ نومبر 2.73 اور ماہ دسمبر میں 2.45 کی اوسط سے چالان کئے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی ٹارگٹ ہوتا تو کم از کم ایک گھنٹہ میں ایک کا چالان ضرور ہوتا۔

(ہ) یکم جنوری 2019 سے 31۔ دسمبر 2019 تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے ٹریفک چالان کی مد میں کل 887.609 ملین روپے حکومتی خزانے میں جمع کروائے۔

صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کی اضافی بنیادی تنخواہ اور سپیشل پٹرولنگ الاؤنس کو ختم کئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*3817: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب پٹرولنگ پولیس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تو ان کے اہلکاران و افسران کی ڈیوٹی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کو دو بنیادی تنخواہ اور دو ہزار اضافی سپیشل پٹرولنگ الاؤنس دیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک بنیادی تنخواہ اور دو ہزار سپیشل پٹرولنگ الاؤنس بھی ختم کر دیا گیا ہے ان کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ فورس کو مکمل فعال کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ فورس کی ختم کی گئی بنیادی تنخواہ اور سپیشل پٹرولنگ الاؤنس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں!

(ب) پٹرولنگ پولیس 2004 میں ایک اچھے پیکج کے تحت معرض وجود میں آئی جس میں 01 ماہ کی رننگ Basic Pay کے برابر سپیشل الاؤنس اور 20 دن کے برابر Fixed Daily الاؤنس دیا گیا۔ 2009 میں بحوالہ آرڈر نمبر F-I/1028 مورخہ 08.06.2009 فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کا -/2000 روپے سپیشل الاؤنس تمام پولیس یونٹ کا ختم کر دیا گیا۔ جبکہ پنجاب پولیس کو 2009 میں 02 الاؤنس دیئے گئے جن میں Risk Allowance جو کہ پے سکیل 2008 کی بنیادی تنخواہ اور 20 دنوں کا F.D.A بھی دیا گیا۔ مزید برآں 2011 میں بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2-1/2011 مورخہ 11.07.2011 پنجاب حکومت نے پٹرولنگ پولیس کا Special الاؤنس (ایک بیسک

تنخواہ) کو فریز کر دیا اور 2017 میں بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2-1/2017 مورخہ 14.07.2017 فریز شدہ Special Allowance کو 50٪ مزید کم کر دیا۔ رسک الاؤنس جو کہ پنجاب پولیس کو دیا جاتا رہا تھا اس کو بھی 50٪ کاٹ لیا گیا جو کہ بعد ازاں Risk Allowance کا نام تبدیل کر کے پولیس لاء اینڈ آرڈر الاؤنس رکھ دیا گیا اور اس کو 30.06.2016 کی سطح پر بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر F-1/13865 بحال کر دیا گیا۔ پنجاب ہائی وے پٹرول کے فریز شدہ Special Allowance کو 2017 کی سطح پر بحال کرنے کے لئے جناب Add: IGP/PHP صاحب پنجاب ہائی وے پٹرول کی جانب سے ایک سمری نمبر Accountant/PHP/25 مورخہ 11.03.2019 فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی گئی ہے۔ جس میں For Uniformity of pay package of PHP with Punjab Police کی سفارشات کی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت PHP کو مکمل فعال رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ نہ صرف وقتاً فوقتاً فنڈز جاری کر کے نئی PHP پوسٹ ہائے تعمیر کروا رہی ہے۔ بلکہ مستقبل قریب میں نفری کی تعداد پوری کرنے کے لئے بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) پنجاب ہائی وے کے فریز شدہ سپیشل الاونس کو 2017 کی سطح پر بحال کرنے کے لئے جناب Addl:IGP/PHP نے ایک سمری نمبر Accountant/PHP/25 مورخہ 11.03.2019 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہے جس میں For Uniformity of pay package of PHP with Punjab Police کی سفارشات کی گئی ہیں جو کہ (SO-II Internal Security) کے پاس زیر التواء ہے۔

رحیم یار خان: پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹوں کی تعداد اور تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

***3855: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پٹرولنگ پولیس کی چیک پوسٹ کتنی کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) پٹرولنگ پوسٹ کا انچارج کس عہدہ کا آفیسر لگایا جاتا ہے اور ایک پوسٹ پر عموماً کتنے کس کیٹگری کے اہلکار و افسران کی نفری موجود ہوتی ہے؟

(ج) پٹرولنگ پوسٹ پر موجود افسران و اہلکاران کے فرائض و اختیارات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 20 پٹرولنگ پوسٹیں آپریشنل ہیں جن کے نام و لوکیشن کی تفصیل ذیل ہے:-

1۔ پل محمد مینار (شہباز پور روڈ)
2۔ لنڈا پھاٹک (ڈھنڈی سٹیشن)
3۔ پل سموکا (لنک سموکا روڈ)
4۔ ٹھل حمزہ (قصبہ لنک روڈ)
5۔ مقبول موڑ (کوٹ سبزل روڈ)
6۔ منٹھار ٹاؤن (صادق آباد روڈ)
7۔ پل ڈگہ (رحیم یار خان۔ صادق آباد روڈ)
8۔ نواں کوٹ (خانپور روڈ)
9۔ کالے والی (ماہی چوک بھونگ روڈ)
10۔ بہودی پور ماچھیاں (جلال دین والی روڈ)
11۔ P/173 (صادق آباد روڈ)
12۔ پل قادر والی (کوٹ سمابا روڈ)
13۔ ہیڈ حاجی پور (رکن پور روڈ)
14۔ دینو شاہ (گدو بیراج روڈ)
15۔ گڑھی اختیار خان (خان پور۔ سردار گڑھ روڈ)
16۔ ٹاہلی موڑ (صادق آباد جمال دین روڈ)
17۔ فضل آباد (راجن پور کلاں روڈ)

18- میتلا چوک (لیاقت پور۔خانپور روڈ)

19- (چک A-88 / (87لنک لیاقت پور روڈ)

20- موضع بہارہ (ماچھکا روڈ)

(ب) پٹرولنگ پوسٹ کا انچارج عموماً سب انسپکٹر کے عہدہ کے آفیسر کو لگایا جاتا ہے۔ ہر پٹرولنگ پوسٹ پر درج ذیل سکیل کے مطابق نفری منظور ہے۔

سب انسپکٹر	01	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	02
ہیڈ کانسٹیبل	03	کانسٹیبل	18
ڈرائیور کانسٹیبل	01	وائرلیس آپریٹر	02
لانگری	01	خاکروب	01
کل منظور شدہ نفری	28		

(ج) پٹرولنگ پوسٹ پر موجود افسران واہلکاران کے ذیل فرائض واختیارات ہیں۔ کسی حادثہ یا وقوعہ کی صورت میں ہیلپ لائن 1124 یا دیگر ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاع پر فوری موقعہ پر پہنچنا۔ روڈ سفر کرنے والوں کے سفر اور ان کی جان ومال کو محفوظ بنانا ہے۔ اپنے دائرہ اختیار کے اندر روڈ پر جرائم (راہزنی، چوری، ڈکیتی) کو کنٹرول کرنا اور ان کا انسداد ہے۔ کسی حادثہ کی صورت میں فوری فرسٹ رسپانڈر کے طور پر فوری مدد پہنچانا اور دوسرے متعلقہ اداروں کو آگاہ کرنا۔ دوران سفر جرائم پیشہ افراد کی گرفتاری اور ناجائز اسلحہ ومنشیات کی بازیابی کرنا ہے۔

فیصل آباد: سی پی او کے تحت ملازمین کی تعداد، مختص بجٹ اور زیر استعمال گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4050: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سی پی او فیصل آباد کے تحت کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وائز تعینات ہیں؟

(ب) سی پی او فیصل آباد کو مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) سی پی او فیصل آباد اور اس کے ماتحت ملازمین کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں کتنے موٹر سائیکل سال 2017، 2018 اور 2019 میں خرید کی گئی ہیں؟

(د) سی پی او کے تحت گاڑیوں کے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں مرمت اور پٹرول کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے ماہانہ کتنا پٹرول کس کس پمپ سے خرید کیا جاتا ہے اور ان گاڑیوں کی مرمت کہاں سے کروائی جاتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سی پی او فیصل آباد کے تحت ملازمین کی عہدہ، گریڈ وائز تفصیل درج ذیل ہے:-

عہدہ	تعداد	گریڈ
SSP	2	19
SP	7	18
ASD/DSP	18	17
IP	60	16
SI	328	14
ASI	691	11
HC	891	16
FC	6214	07
کل	8211	

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں کل 825 گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تعداد کی تفصیل ذیل ہے:-

گاڑیاں 295، موٹر سائیکل 425، ڈولفن بائیکس 105

سال 2017 میں ایم ٹی پنجاب لاہور کی طرف سے 105 ڈولفن موٹر سائیکل ہنڈا CB-500X ضلع فیصل آباد کو الاٹ ہوئے جبکہ سال 2018، 2019 میں کوئی موٹر سائیکل الاٹ نہ ہوا ہے۔

(د) ضلع ہذا کے پاس تمام گاڑیوں، موٹر سائیکل ہائے ڈولفن موٹر سائیکل ہائے کی ریپیئرنگ پر مالی سال 19-2018 میں رقم مبلغ-/2,76,84,000 روپے اور مالی سال 20-2019 میں مبلغ-/3,93,50,000 روپے خرچ ہوئے۔

فیول کی رقم مالی سال 19-2018 میں مبلغ -/22,36,98,752 اور مالی سال 20-2019 میں مبلغ-/21,60,18,200 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) تفصیل پٹرول پمپس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ہذا کی تمام سرکاری گاڑیوں کی مرمت MT ورکشاپ پولیس لائن فیصل آباد اور پرائیویٹ ورکشاپ ہائے سے کروائی جاتی ہے۔

سال2020 کے پہلے دس روز میں پولیس کے خلاف شکایات سے متعلقہ تفصیلات

*4186: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2020 کے پہلے 10 روز میں پولیس کے خلاف کتنی شکایات وصول ہوئیں؟

(ب) ایف آئی آر اندراج نہ کرنے، ناقص تفتیش، رشوت اوراختیارات کے ناجائز استعمال پر I.G آفس میں کتنی شکایات درج کروائی گئیں؟

(ج) محکمہ نے کتنی شکایات کے اندراج کے لئے پروسیجر مکمل کرلیا ہے اور کتنے لوگوں کی دادرسی ممکن ہوئی ہے؟

(د) محکمہ نے غفلت برتنے والے کتنے اہلکاران کے خلاف کارروائی کی ہے؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) The status of public complaints received from 01.01.2020 to10.01.2020 at IGP Police Complaint Centre 8787 through all sources is as under

Total Complaint 345.

(ب)

ایف آئی آر اندراج نہ کرنے	1449

ناقص تفتیش	71
رشوت	44
اختیارات کے ناجائز استعمال پر	98

(ج)

پرو سیجر مکمل ہے۔	1794
دادرسی ممکن ہوئی۔	1781

(د) محکمہ نے غفلت برتنے والے 9اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی۔

صوبہ میں بچوں پر جنسی تشدد اور پورنوگرافی کے بڑھتے ہوئے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

***4222: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چائلڈ،Abuseاور چائلڈ پورنوگرافی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں سال2019میں بچوں پر تشدد اور قتل کے کتنے واقعات درج ہوئے؟

(ج) محکمہ ایسے واقعات کے تدارک کے لئے کیا حکمت عملی رکھتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں سال2019میں 30-اپریل تک چائلڈAbuseاور چائلڈ پورنوگرافی کے402مقدمے درج ہوئے تھے جبکہ سال رواں2020میں 30-اپریل تک درج بالا مقدمات کی تعداد422ہے یہ اضافہ تقریباً5فیصد بنتا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں سال 2019 میں بچوں پر جنسی تشدد اور قتل کے 20 مقدمات درج ہوئے اور تمام چالان عدالت ہو چکے ہیں۔

(ج) مقدمات کی عدالتوں میں مؤثر پیروی کی جارہی ہے 02 مقدمات میں 02 ملزمان کو سزائے موت ہو چکی ہیں اور تین ملزمان کو عمر قید کی سزا ہو چکی ہے۔

محکمہ پولیس کی جانب سے ایسے واقعات کے تدارک کے لئے وقتاً فوقتاً فوری اندراج مقدمات / فارنزک لیب کے ذریعے شہادت اکٹھی کرنے، فوری گرفتاری ملزمان، بروقت چالان عدالت بھیجے اور مؤثر پیروی مقدمات کرنے کی ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

ڈولفن فورس کا دائرہ اختیار رحیم یار خان اور دیگر اضلاع میں پھیلانے سے متعلقہ تفصیلات

***4336: سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈولفن فورس لاہور اور ڈی جی خان میں کام کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس طرز کی فورس رحیم یار خان اور صوبہ بھر کے دیگر اضلاع میں بھی تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز، لاہور:**

ضلع لاہور میں ڈولفن فورس کا قیام اپریل 2016 میں عمل میں لایا گیا۔ ڈولفن فورس اپنے قیام سے لے کر اب تک ایمرجنسی 15 کالز پر بطور فرسٹ رسپانڈر اور سٹریٹ کرائم کے خاتمہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔

ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ غازی خان:

یہ درست ہے ڈولفن فورس ضلع ڈیرہ غازی خان میں کام کر رہی ہے جو کہ درج ذیل پولیس افسران پر مشتمل ہے۔

سب انسپکٹر = 03

اسسٹنٹ سب انسپکٹر = 04

کانسٹیبل = 89

(ب) **ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ غازی خان:**

اگر حکومت اس طرز کی فورس ضلع لیول پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس حکم پر پوری طرح عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔ اور یہ فورس عوام الناس کے جان ومال کی حفاظت میں مرکزی کردار کی حامل ہو گی۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر رحیم یار خان:

ضلع رحیم یار خان میں امن وعامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔ محافظ اسکواڈ کے چاک وچوبند دستے شہر میں گشت پر تعینات ہیں۔ سٹریٹ کرائم مکمل طور پر کنٹرول میں ہے۔ تاہم اگر ڈولفن فورس ضلع ہذا میں بھی تعینات کر دی جائے تو امن وعامہ کی صورتحال میں مزید بہتری آئے گی۔ روز بروز بڑھتی ہوئی شہری آبادی کے پیش نظر پولیس کی نفری میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ رحیم یار خان صوبہ پنجاب کے آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے بڑے اضلاع میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں ڈولفن فورس کا تعینات کیا جانا مناسب ہو گا۔

اوکاڑہ: قتل، ڈکیتی، اغوا اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

***4400: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کتنی واردات قتل، ڈکیتی، اغوا اور راہزنی کی وارداتیں ہوئیں تھانہ وائز تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں کتنے ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور کتنے ملزمان کو چالان کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے مذکورہ اشتہاریوں کے نام، ولدیت مقدمہ نمبر تھانہ وائز کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران ضلع ہذا میں قتل کے 102، ڈکیتی 68، اغوا 173، اور راہزنی کے 348 مقدمات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ وارداتوں میں 970 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور تمام ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا۔

(ج) تفصیلاً رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ اشتہاریوں کو پکڑنے کے لئے تھانہ کی سطح پر سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ جو تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ان اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ بھر میں رول 17-اے کے تحت پولیس میں بھرتی ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4450: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں پچھلے دس سالوں کے دوران محکمہ پولیس میں شہید ہونے والے ملازمین کی جگہ پر کتنے افراد کو رول 17-اے کے تحت ملازمت فراہم کی گئی ان کی تفصیل اور عہدہ بتائیں؟

(ب) کیا ان ملازمین کی تنخواہ دیگر پولیس ملازمین کے برابر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رول 17-اے کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کو کنٹریکٹ یا ریگولر بھرتی کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2013 میں رول 17-اے کے تحت بھرتی ہونے والوں کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ بھر میں 17-اے کے تحت بھرتی ہونے والے پولیس ملازمین کو ریگولر کرنے اور ان کی تنخواہ دیگر مراعات دوسرے ملازمین کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2011 سے لے کر اب محکمہ پولیس میں رول 17-اے کے تحت 1177 امیدواران کو منسٹریل کیڈر اور درجہ چہارم میں بھرتی کیا جا چکا ہے تفصیل ذیل ہے:-

جونیئر کلرک	=	328
نائب قاصد	=	343
درجہ چہارم	=	506
ٹوٹل	=	1177

(ب) 17-اے کے تحت بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کی تنخواہیں عمومی بھرتی ہونے والے ملازمین کے برابر ہیں۔

(ج) رول 17-اے کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کو ریگولر کیا ہے جبکہ نئے امیدواران کو ریگولر بھرتی کیا جارہا ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ رول 17-اے کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کو ریگولر کیا جاچکا ہے۔

(ہ) جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ 17-اے کے تحت بھرتی ہونے والے تمام ملازمین کی تنخواہیں، عمومی بھرتی ہونے والے ملازمین کے برابر ہیں۔

لاہور: تھانوں میں ڈکیتی، قتل، اغوا اور پتنگ بازی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4475: **جناب سمیع اللہ خان:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 لاہور شہر میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات کا اندارج ہوا ہر تھانہ میں درج مقدمات کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) تھانہ شاہدرہ اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں مذکورہ عرصہ میں ڈکیتی، اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات درج ہوئے مذکورہ مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام والدین اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کے خلاف رشوت ستانی اور دوسرے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا۔ کتنے ملازمین کی گرفتاری عمل میں لائی گئی کتنے ملازمین نے عبوری

ضمانت کرائی اور اب تک کتنے پولیس ملازمین کے خلاف جرائم میں ملوث ہونے پر کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 لاہور شہر میں ڈکیتی کے 81، اغوا کے 2277، قتل کے 416، راہزنی کے 2405، اور پتنگ بازی کے 5032، مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

ڈویژن	عرصہ	قتل	ڈکیتی	راہزنی	اغوا	پتنگ بازی
Cantt	2019	86	16	789	112	1534

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور:

نمبر شمار	نام تھانہ	قتل	ڈکیتی	اغوا	پتنگ بازی
1	سبزہ زار	07	-	141	26
2	ہنجر وال	10	03	161	27
3	مصطفیٰ ٹاؤن	03	01	49	07
4	چوہنگ	10	01	125	06
5	ستوکتلہ	06	-	60	10
6	نواب ٹاؤن	04	01	75	13
7	رائیونڈ	22	16	102	57
8	مانگامنڈی	08	04	51	09
9	سندر	13	14	70	12
10	ٹاؤن شپ	02	01	37	18

11	جوہر ٹاؤن	04	01	108	08
	گرین ٹاؤن	06	-*	137	95
	QIE	02	-	25	26

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری تا دسمبر 2019 ڈکیتی، اغوا، راہزنی، اور پتنگ بازی کے درج مقدمات کی تفصیل تھانہ وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری 2019 تا دسمبر 2019 اقبال ٹاؤن ڈیژن میں قتل کے کل 40 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 15، اخراج 8، عدم پتا 6، نامکمل 5، زیر تفتیش 5۔ ڈکیتی کے 02 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 02 راہزنی کے کل 575 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 192، اخراج 01، عدم پتا 302، نامکمل 49، زیر تفتیش 22 اغوا کے کل 347 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 20 اخراج 221، عدم پتا 12، نامکمل 28، زیر تفتیش 22 پتنگ بازی کے کل 432 مقدمات درج ہوئے جن میں چالان 386، اخراج 44، عدم پتا 00، نامکمل 02، زیر تفتیش 66

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور:

کل قتل کے 43 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 4 عدم پتا 3 زیر تفتیش 14 مکمل چالان 18 نامکمل چالان 4۔ کل ڈکیتی کے 3 مقدمات درج ہوئے جن میں سے مکمل چالان 3 کل رابری کے 350 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 08 عدم پتا 106 زیر تفتیش 68 مکمل چالان 168۔ کل اغوا بچگان کے 28 مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 16 عدم پتا 2 زیر تفتیش 7 مکمل چالان 03 کل پتنگ بازی 260 کے مقدمات درج ہوئے جن میں سے خارج 06 مکمل چالان 254

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور:

یکم جنوری تا دسمبر 2019 ڈکیتی، اغوا، راہزنی، اور پتنگ بازی کے درج مقدمات کی تفصیل تھانہ وارایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

مذکورہ عرصہ میں تھانہ شاہدرہ میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 24، قتل کے 12، راہزنی کے 142، اور پتنگ بازی کے 111، مقدمات درج ہوئے۔ مذکورہ عرصہ میں تھانہ شاہدرہ میں 367 اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں 165 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ قتل اور راہزنی کے 05 مجرمان اشتہاری ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور

مطابق رپورٹ SDPO شاہدرہ سرکل تھانہ شاہدرہ اور شاہدرہ ٹاؤن میں درج مقدمات کی تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام تھانہ	قتل	ڈکیتی	راہزنی	اغوا	پتنگ بازی
1	شاہدرہ	رپورٹ 12 چالان 9	Nill	رپورٹ142 چالان101	رپورٹ 24 چالان 19	رپورٹ 231 چالان 231
2	شاہدرہ ٹاؤن	رپورٹ9 چالان9	رپورٹ1	رپورٹ	رپورٹ 17 چالان	رپورٹ 111 چالان

چالان1	40چالان17	15	111

(ج) **نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

مذکورہ عرصہ میں کسی ملازم کے خلاف رشوت ستانی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ دیگر جرائم میں ملوث ملازمین کے خلاف 21 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (صدر) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (ماڈل ٹاؤن) ڈویژن لاہور

متعلقہ نہ ہے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (اقبال ٹاؤن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سول لائن) ڈویژن لاہور

Nil

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن (سٹی) ڈویژن لاہور

سال2019 میں تھانہ شاہدرہ اور تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں کسی بھی اہلکار کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ درج نہ ہوا ہے جبکہ دیگر جرائم کے تھانہ شاہدرہ میں 02 مقدمات درج ہوئے جو دونوں خارج ہیں جبکہ تھانہ شاہدرہ ٹاؤن میں 04 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 03 مقدمات چالان جبکہ 01 عدم پتا ہے۔

صوبہ میں عورتوں کو ہراسگی سے محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4535: محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیالائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں سال 2019 سے اب تک خواتین کو ہراساں کرنے، جنسی استحصال، زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے اس طرح کے واقعات میں ملوث گروہ اور عناصر کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی کوئی مدت متعین کی گئی ہے اس رپورٹ میں تاخیر کی صورت میں کیاکارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ہ) The Protection Against Harassment of Women Act, 2010 at the Work place پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

فیلڈ فارمیشن کو ایسے واقعات پر فوری کارروائی کرنے کے لئے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں اس حساس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر خواتین کی شکایات کے فوری حل کے لئے ضلعی سطح پر انٹی ہراسمنٹ سیل بنائے گئے ہیں۔ ایسے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر یکسو کیا جاتا ہے۔

(ب) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

صوبہ بھر میں سال 2019 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 4666 کیسز، زیادتی کے 4071 کیسز، تشدد کے 1758 کیسز، سال 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 4925 کیسز، زیادتی کے 3992 کیسز، تشدد کے 1712 کیسز اور سال 2021 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 9299 کیسز، زیادتی کے 4598 کیسز، تشدد کے 1989، کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔

(ج) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**
ایسے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر یکسو کیا جاتا ہے اور ایسے واقعات میں ملوث ملزمان کی مجرمانہ سرگرمیوں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے۔

(د) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**
جی نہیں! ایسی کوئی مدت مقرر نہ ہے۔
ڈائریکٹر جنرل (پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی لاہور)۔
پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات رپورٹ نہیں ہوتے البتہ یہ واقعات متعلقہ پولیس سٹیشن میں رپورٹ ہوتے ہیں اور جنسی تشدد کے کیسز میں پولیس Victim کا ڈاکٹری ملاحظہ کروانے کے بعد اس کے پارسل فرانزک سائنس ایجنسی کو برائے موازنہ DNA بھجواتی ہے۔ موازنہ کے بعد DNA کی رپورٹ متعلقہ ادارہ کو بھیج دی جاتی ہے۔
یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنسی تشدد کے کیسز میں Victim کا میڈیکل 72 گھنٹوں کے اندر کروایا جانا ضروری ہے۔ تاخیر کی صورت میں فرانزک شہادت ضائع ہونے کا احتمال ہے۔
پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی نے یہ ہدایات بھی جاری کی ہوئی ہیں کہ Victim کا ڈاکٹری معائنہ 72 گھنٹے کی تاخیر کی صورت میں فرانزک ایجنسی نمونہ جات برائے DNA وصول نہیں کرے گی۔

(ہ) **انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**
اس ایکٹ کے تحت اضلاع میں کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو پولیس دفاتر میں کام کرنے والی خواتین کی شکایات کو بمطابق قانون حل کرتی ہیں۔

لاہور: تھانہ ماڈل ٹاؤن اور تھانہ لیاقت آباد میں سنگین جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***4634: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری 2020 تک تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور اور تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی اغوا، قتل، راہزنی اور پتنگ بازی کے کتنے مقدمات درج ہوئے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے ملزمان اشتہاری ہوئے نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ عرصہ میں مذکورہ تھانوں میں پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی یا جرائم میں ملوث ہونے پر کوئی مقدمات درج ہوئے اگر ہاں تو ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈکیتی ۔NIL اغوا 19 ، قتل 02 ، راہزنی 16 پتنگ بازی NIL

1۔ قتل کے 02 مقدمات میں ملزمان 1 ۔ تصور عباس ولد محمد اسد سکنہ چک نمبر 6/N.B ضلع سرگودھا2۔ حافظ فیصل ولد اعظم علی سکنہ علی پارک لاہور چالان ہوئے۔

2۔ اغوا کے ایک مقدمہ میں ملزم حمزہ ولد محمد خالد سکنہ فتح گڑھ وزیر آباد چالان ہوا۔

3۔ رابری کے 05 مقدمات میں ملزمان 1۔ مشتاق احمد ولد عاشق علی سکنہ R.B/13 ضلع شیخوپورہ.2 محمد نصیر ولد غلام محمد سکنہ چھچھر والی نہر ضلع گوجرانوالہ 3۔ ساجد مسیح ولد عابد مسیح سکنہ نشتر کالونی لاہور4۔ شاہد مسیح ولد ہارو مسیح سکنہ مڑیاں ماڈل ٹاؤن لاہور۔5 ۔ محمد یوسف ولد صادق سکنہ اسلام پورہ ضلع شیخوپورہ 6۔ عظمت علی ولد ظفر سکنہ اقبال چوک لاہور7۔ وقاص ولد صدیق سکنہ ملت روڈ غازی روڈ لاہور۔ 8۔ دانش ولد عبدالمجید سکنہ جمال دین سکول چونگی امر سدھو لاہور۔9۔ ذوالفقار ولد تصدق شاہ سکنہ شاہدرہ لاہور چالان ہوئے۔

تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی۔ NIL اغوا 07، قتل 01، راہزنی 40، پتنگ بازی NiL

1۔ اغوا کے 04 مقدمات میں ملزمان 1۔ ممتاز علی ولد لیاقت علی 2۔ رضا ولد سلیم مسیح 3۔ رحمت ولد شہاب 4۔ خالدہ زوجہ رحمت 5۔ مبشر ولد رحمت 6۔ مدثر ولد رحمت 7 ۔ شہباز ولد محمد یوسف چالان ہوئے۔

2۔ رابری کے 21 مقدمات میں ذیل ملزمان 1۔ رمضان ولد امانت علی 2۔ امتیاز ولد عبدالعزیز 3۔ خرم شفیق ولد محمد شفیق 4۔ محمد آصف ولد محمد رفیع 5۔ اویس ولد بلال 6۔ احسن مجاہد ولد مجاہد حسین 7 حبیب احمد ولد محمد اشرف 8۔ محمد نواز ولد محمد امجد 9۔ محمد عرفان ولد محمد یوسف 10۔ محمد آصف ولد محمد رفیع 11۔ اویس ولد بلال 12۔ محمد شہباز ولد محمد شریف 13۔ عرفان ولد یوسف 14۔ اللہ دتہ ولد یار محمد 15۔ عرفان ولد عمر حیات 16۔ محمد شہباز ولد شریف 17۔ عرفان ولد یوسف 18 شہباز ولد شریف 19۔ عرفان ولد یوسف 20۔ محمد شہباز ولد شریف 21۔ عرفان ولد یوسف 22۔ محمد بلال ولد علی شیر 23۔ محمد بشیر ولد ریاست 24۔ محمد رمضان ولد یاسین 25۔شاہ محمد ولد نذر محمد 26۔ ظہور احمد ولد شمشیر احمد 27۔مختار ولد جبار 28۔فیاض ولد عارف 29۔ سجاد ولد افتخار 30۔ کمال ولد شریف 31۔ شہروز ولد شہاب 32۔ عثمان ولد سلطان 33۔ کمال ولد شریف 34۔شاہد ولد مارو مسیح 35۔ یوسف ولد صادق 36 شاہد ولد مارو مسیح 37۔یوسف ولد صادق 38۔شاہد ولد مارو 39۔یوسف ولد صادق 40۔شاہد ولد مارو مسیح 41۔نواز ولد سلیم چالان ہوئے۔

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور۔

یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری 2020 تک تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 19، قتل کے 02، راہزنی کے 16، اور پتنگ بازی کے 12 مقدمات جبکہ تھانہ لیاقت آباد لاہور میں ڈکیتی کے 00، اغوا کے 07، قتل کے 01، راہزنی کے 40، اور پتنگ بازی کے 72 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

تھانہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں کسی بھی پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی جرائم میں ملوث ہونے کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

تھانہ لیاقت آباد لاہور میں کسی بھی پولیس ملازمین کے خلاف رشوت ستانی میں ملوث ہونے کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے اور جرائم میں ملوث مقدمہ نمبر

05.09.19/1043 جرم 324 تھانہ لیاقت آباد لاہور بر خلاف SHO انسپکٹر ابرار حسین تھانہ لیاقت آباد درج ہوا جو اخراج ہو چکا ہے۔(جو محرم الحرام کے جلوس کے متعلقہ تھا)

برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور۔

تھانہ ماڈل ٹاؤن اور تھانہ لیاقت آباد لاہور میں کسی بھی ملازم کے خلاف رشوت ستانی یا جرائم میں ملوث ہونے کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

لاہور: ون ویلنگ کے تحت ہلاکتوں کی تعداد اور اسکی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4646: محترمہ راحت افزا:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں یکم اگست 2018 سے یکم مارچ 2019 تک ون ویلنگ کرتے ہوئے کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے کتنے لوگ جان کی بازی ہار گئے اور کتنے زخمی ہوئے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) موٹر سائیکلوں کے اس خطرناک عمل کی وجہ سے کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ان کے نام کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس خطرناک کھیل میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ون ویلنگ کرنے والوں کی جانب سے فیملیز اور خواتین کو چھیڑنے کے واقعات بھی بڑھ رہے ہیں محکمہ نے اس حوالے سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا حکومت ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور شہر میں یکم اگست 2018 سے یکم مارچ 2019 تک ون ویلنگ کرتے ہوئے کوئی ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی شخص جاں بحق یا زخمی ہوا۔

(ب) موٹر سائیکلوں کے اس خطرناک عمل میں ملوث لوگوں کے خلاف 1211 مقدمات درج کئے گئے جن میں 1322 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

(ج) ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) ون ویلنگ کرنے والے نوجوانوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ کہیں بھی ایسی کوئی شکایت / اطلاع موصول ہونے پر فوری طور پر مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں سہولیات ڈیسک کے قیام اور درخواست وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*4678: **محترمہ حمیدہ میاں:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاصوبہ بھر کے تمام تھانوں میں سہولت ڈیسک قائم ہو چکے ہیں؟

(ب) کیاہر سہولت ڈیسک پر سی سی ٹی وی کیمرہ نصب ہے؟

(ج) سائل سے درخواست وصول کرنے کے بعد کتنی دیر میں آن لائن کر کے رسید وصولی دی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ آج بھی اکثریت سائلان کو پتا نہیں ہے کہ درخواست آن لائن کروا کے رسید وصولی کرنی ہے سائلان کی آگاہی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) اگر سہولت ڈیسک کے ملازمین سائل کی درخواست دانستہ رکھ کر آن لائن نہیں کرتے، ان کے لئے کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟

(و) کیا پولیس ایکٹ میں اس کی سزا موجود ہے اگر نہیں تو محکمہ اس ضمن میں اصلاحات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) فوری طور پر۔

(د) آئی جی پنجاب کے ویژن کے مطابق فرنٹ ڈیسک کا اسٹاف تمام سائلین کی مدد کرنے کے لئے تھانے میں موجود ہوتا ہے جو کہ درخواست کی صورت میں فوری طور پر ای ٹیگ سلپ دیتا ہے اور درخواست نہ ہونے کی صورت میں ان کو درخواست لکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور درخواست کو آن لائن کر کے سائلین کو ای ٹیگ سلپ مہیا کرتا ہے۔ اس ضمن میں اگر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ آئی جی پی کمپلینٹ سنٹر 1787 پر رابطہ کر کے دادرسی کروا سکتا ہے۔ فرنٹ ڈیسک کے قیام کے بعد درج ذیل حقائق کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ پنجاب میں شکایات اور ایف آئی آرز میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

سال	ٹوٹل شکایات	ٹوٹل ایف آئی آرز
2017	1469469	405888
2018	1890494	409027
2019	2190215	490340
2020	2277699	544284
15.12.2021Til	3143545	641599

(ہ) فرنٹ ڈیسک ملازمین پر تعینات افسران اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ درخواست کو لازمی طور پر آن لائن کیا جائے۔ مزید یہ کہ تمام فرنٹ ڈیسک پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں جن کی مانیٹرنگ ڈی پی او آفس، آر پی او آفس اور آئی جی آفس میں کی جاتی ہے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں متعلقہ حکام معاملے کی مکمل انکوائری کرتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(و) محکمہ پولیس میں سزا و جزا کا مؤثر نظام موجود ہے۔ سہولت ڈیسک کے ملازمین بھی محکمہ پولیس کا حصہ ہیں اور کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی کی صورت میں انہیں محکمانہ انکوائری اور سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور، حویلی لکھا اور منڈی احمد آباد میں سنگین وارداتوں کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*4781: **جناب نور الامین وٹو:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ بصیر پور / حویلی لکھا / منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں اگست2019 تا30-مارچ2020تک ڈکیتی، قتل، راہزنی اور چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیااوران سے کتنی برآمدگی کی گئی، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ وارداتوں میں لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کئے بغیر پولیس نے ملی بھگت کر کے ملزمان کا چالان کر دیا اوروہ عدالتوں سے بری ہونے میں کامیاب ہو گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی مکمل برآمدگی کرنے اور غفلت برتنے والے پولیس اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ بصیر پور / حویلی لکھا اور منڈی احمد آباد میں ڈکیتی، قتل، راہزنی اور چوری کے 129 مقدمات درج ہوئے اور 202 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے -/5372199روپے برآمدگی کی گئی۔ تفصیلاًرپورٹ ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) نہیں چونکہ پولیس نے ملزمان کو برآمدگی کے بعد چالان کیا ہے اگر کوئی پولیس آفیسر ایسے فعل کا مرتکب ہوا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

فیصل آباد: تاندلیانوالہ اور سمندری کے تھانوں میں قتل، ڈکیتی، چوری وغیرہ کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4799: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل تاند لیانوالہ اور تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے مندرجہ ذیل تھانوں میں جنوری2019 سے جنوری2020 میں قتل، ڈکیتی، چوری اور منشیات کے کتنے پرچے درج ہوئے ہیں۔ نمبر 1 ماموں کانجن تھانہ نمبر2 مرید والہ تھانہ ، نمبر3 گڑھ تھانہ ، نمبر4 ترکھانی تھانہ؟

(ب) جو پرچہ جات درج ہوئے ہیں ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے کتنے ملزمان گرفتار اور چالان ہوئے ہیں، کتنے کی گرفتاری بقایا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 1۔ماموں کانجن تھانہ2۔مرید والہ تھانہ3۔ گڑھ تھانہ4۔ترکھانی تھانہ

اندراج مقدمات جنوری2019 تا جنوری2020

نوعیت کرائم	ماموں کانجن	مریدوالہ	گڑھ	ترکھانی
قتل	03	04	04	07
ڈکیتی	01	03	02	06
راہزنی	24	09	11	10
382ت پ	00	01	01	00
وہیکلز چھیننا	06	05	05	04
وہیکلز چوری	14	9	15	5
نقب زنی	09	09	34	05
سرقہ عام	19	09	24	31
سرقہ مویشی	19	09	15	07
منشیات	100	60	97	50
میزان	195	117	208	136

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر510اور511گ ب میں منشیات فروشوں کی گرفتاری اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4801: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر 511 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد جو کہ منشیات کا گڑھ ہیں ان چکوک کے جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کتنے منشیات فروشوں کو گرفتار کیااور کتنے لوگوں کے خلاف پرچے درج ہوئے؟

(ب) کیا محکمہ ان چکوک میں بڑا آپریشن کر کے دونوں گاؤں کو منشیات فروشوں سے پاک کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **بروئے رپورٹ ایس پی صدر ڈویژن:**

چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر 511 گ ب تھانہ ماموں کانجن سرکل تاندلیانوالہ میں جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک کل 96 افراد منشیات کی خرید و فروخت میں گرفتار ہوئے اور 96 افراد کے خلاف مقدمات کا اندراج کیا گیا۔ تفصیل ذیل ہے۔

9-C/CNSA کے 25 مقدمات درج ہو کر 31485 گرام چرس برآمد ہوئی۔

زیر دفعہ 90- B/CNSA کے کل 24 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں 6830 گرام چرس برآمد ہوئی۔ شراب کے کل 47 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس میں 2169 لٹر شراب برآمد ہوئی۔

(ب) منشیات فروشی کے خاتمہ کے لئے ضلعی پولیس دن رات کوشاں ہے اس معاملہ میں ایس پی صدر ڈویژن وڈی ایس پی سرکل تاندلیانوالہ اور SHO تھانہ ماموں کانجن کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ سکیورٹی کے انتظام کو بہتر بناتے ہوئے اور وسائل بروئے کار لاتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے اس قبیح دھندہ میں ملوث افراد کے خلاف بلا تفریق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ڈی جی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ کی طرز کے منصوبہ کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*4896: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ حکومت ڈی جی خان میں سیف سٹی پراجیکٹ کی طرح کا منصوبہ شروع کرناچاہتی ہے تو اس منصوبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

گزشتہ برس ڈی جی خان سیف سٹی پراجیکٹ حکومت کی جانب سے سالانہ ترقیاتی منصوبہ (ADP) میں رکھا گیا تھا تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس منصوبہ پر کام نہ ہو سکا۔ موجودہ سال میں یہ پراجیکٹ ADP میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور آلات کی تنصیب کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4904: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 20-2019 میں لاہور کے داخلی وخارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؟

(ب) اس مختص رقم میں سے کتنی خرچ ہوئی، کتنے کیمرے اور آلات نصب کئے گئے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مالی سال 20-2019 میں لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں پر کیمرہ جات اور دیگر آلات کی تنصیب کے لئے 175 ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن جاری نہ ہوئے تھے۔ یہی فنڈز مالی سال 21-2020 میں دوبارہ مختص کئے گئے اور اب جاری ہوئے ہیں۔

(ب) کیونکہ کہ فنڈز ابھی جاری کئے گئے ہیں لہذا اس سلسلے میں پری کوالیفکیشن کا عمل جاری ہے۔

صوبہ پنجاب کے تھانوں کا نظام کمپیوٹرائزڈ کرنے اور افسران کو متعلقہ ٹریننگ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4934: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر کے تھانوں کا نظام کمپیوٹرائزڈ کیا جاچکا ہے اور کیا افسران و ملازمین کو اس سے متعلقہ ٹریننگ دی گئی ہے؟

(ب) کیا محکمہ پولیس کے افسران اور دیگر ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تربیت فراہم کی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ج) پنجاب پولیس کی جانب سے ڈیٹا محفوظ بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر کے تھانوں کا نظام کمپیوٹرائزڈ کیا جاچکا ہے اور افسران و ملازمین کو اس نظام سے متعلقہ ٹریننگ بھی دی جاچکی ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ پولیس کے افسران و دیگر ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ پولیس ٹریننگ سکولز اور کالجز میں پڑھائے جانے والے تمام محکمانہ کورسز کے نصاب میں کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم شامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ محکمانہ سافٹ ویئرز کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب پولیس نے ڈیٹا کو محفوظ بنانے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جن کے سٹیٹ آف دی آرٹ ڈیٹا سنٹر میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ جدید ٹیکنالوجی اور سکیورٹی خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیٹا سنٹر کو اپ گریڈ کرتا رہتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*4941: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے خاتمے کے لئے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) نیشنل ایکشن پلان کے مطابق جلسہ جلوس اور مختلف مجالس کو کیسے نگرانی کی جاتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلعی امن کمیٹی، منتخب نمائندگان اور DIC کی میٹنگز ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء سے میٹنگ کر کے انہیں اس بارے میں کردار ادا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت انگیز تقاریر کے 02 مقدمات (1) مقدمہ نمبر 15/160 تھانہ قادر آباد جو کہ خارج ہو چکا ہے جبکہ دوسرا مقدمہ نمبر 15/496 تھانہ پھالیہ میں درج رجسٹر ہوا ہے جس میں 01 کس ملوث ملزم کو تین سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں نیشنل ایکشن پلان کے مطابق جلسہ، جلوس اور مجالس کی نگرانی کے لئے جلسہ، جلوس و مجالس کی آڈیو/ ویڈیو ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔ ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں کو ڈیوٹی کے متعلق مکمل بریف کر کے تعینات کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انٹیلی جنس ایجنسیاں خفیہ طور پر نگرانی کرتی ہیں۔

منڈی بہاؤالدین: نیشنل ایکشن پلان کے تحت مدارس اور مساجد میں علماء کرام و امام کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

***4942: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع منڈی بہاؤالدین میں مدارس گزشتہ 2 برس میں کتنے مدارس، مساجد، امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ دو برس میں ایک مسجد رجسٹر ہوئی ہے جبکہ یکم ستمبر 2018 سے 30- ستمبر 2019 تک اس محکمہ سے کوئی بھی مدرسہ رجسٹر نہ ہوا ہے۔ چونکہ مدارس کی رجسٹریشن کا اختیار یکم اکتوبر 2019 سے محکمہ ہذا کے پاس نہ رہا ہے اور یہ اختیار محکمہ وفاقی تعلیم کے سپرد کر دیا گیا ہے اس لئے یکم اکتوبر 2019 سے 30- ستمبر 2020 تک مدرسہ کی رجسٹریشن کی معلومات محکمہ ہذا دینے سے قاصر ہے، جبکہ علماء کرام کی رجسٹریشن دفتر ہذا کے اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ ہذا اس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔

صوبہ میں ہوائی فائرنگ سے زخمی و ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد و اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5009: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں ہوائی فائرنگ کے واقعات ہوتے ہیں اگر یہ درست ہے تو یکم جنوری 2020 سے 10- جون 2020 تک ایسے کتنے واقعات سامنے آئے ہیں اور ان سے کتنے افراد زخمی یا ہلاک ہوئے۔ ہوائی فائرنگ کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہوائی فائرنگ سے بے گناہ شہری زخمی اور ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اکثر اوقات ملزمان کی گرفتاری نہیں ہوتی؟

(ج) حکومت ہوائی فائرنگ کے رجحان اور جرم کو ختم کرنے کے لئے کیا مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ہوائی فائرنگ کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یکم جنوری 2020 سے 10- جون 2020 تک پنجاب بھر میں ہوائی فائرنگ کے 1421 واقعات پیش آئے۔ جن میں کوئی فرد ہلاک نہ ہوا جبکہ 15 افراد زخمی

ہوئے اور 2766 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) مقامی پولیس ایسے کسی بھی وقوعہ کی اطلاع موصول ہونے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتی ہے اور واقعہ میں ملوث ملزمان کی فی الفور گرفتاری کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ مزید برآں سوشل میڈیا پر کسی بھی ہوائی فائرنگ یا اسلحہ کی نمائش کا بھی سختی سے نوٹس لیا جاتا ہے، اور بلا تاخیر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تاہم ایسے واقعات میں ملوث افراد کی گرفتاری کی تفصیل سوال بالا میں دی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ صوبائی حکومت ہے تاہم پولیس بھی اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ ہے۔ اس قبیح فعل میں ملوث عناصر کے خلاف سختی سے نمٹا جاتا ہے اور حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ میں جنوری تا جون 2020 نامعلوم افراد کی لاشوں کی برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

***5010: جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2020 سے 10-06-2020 کتنے نامعلوم افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا تمام نامعلوم افراد کے لواحقین کو تلاش کر لیا گیا ان کے لواحقین کی تلاش کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ ممکن ہے کہ ان نامعلوم افراد کی بائیومیٹرک تصدیق کے ذریعے ان کو ان کے لواحقین تک پہنچایا جاسکے اگر ایسا کیا جاتا ہے تو کامیابی کا تناسب کیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں جنوری 2020 سے جون 2020 تک 448 نامعلوم افراد کی نعشیں برآمد ہوئیں۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 160 نامعلوم افراد کی نعشوں کے ورثا مل چکے ہیں۔

لواحقین کو تلاش کرنے کے درج ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

1۔ قریب ترین علاقہ جات کی مساجد میں اعلان کروائے جاتے ہیں۔

2۔ بمطابق پولیس رولز1934 باب نمبر 23 فقرہ نمبر18 اشتہار شورغل کے ذریعے۔

3۔ فنگر پرنٹ لینے کی صورت میں بذریعہ فنگر پرنٹ بیورو پنجاب۔

4۔ بذریعہ بائیو میٹرک نادرالنک کے ذریعے۔

5۔ بذریعہ الیکٹرانک میڈیا/ سوشل میڈیا/ پرنٹ میڈیا۔

6۔ پنجاب پولیس کی ویب سائیٹ کے ذریعے۔

7۔DNA کے ذریعے۔

(ج) نامعلوم نعشوں کی بائیو میٹرک نادرا کے ذریعے تصدیق صرف اس صورت ممکن ہے جب نعش درست حالت میں ہو ہاتھوں کے پورے ٹھیک ہوں اور نامعلوم نعش کا نادرا ریکارڈ ہو تو اس صورت میں لواحقین تک پہنچا یا جاسکتا ہے اور اس صورت میں کامیابی کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔

تحصیل میاں چنوں میں جون2019 سے آج تک ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

***5047: جناب بابر حسین عابد:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل میاں چنوں میں یکم جون2019 سے آج تک ڈکیتی کی کتنی واردات کس کس جگہ کس کس تھانہ کی حدود میں ہوئی ہیں؟

(ب) ہر واردات میں کتنا سامان لوٹا گیا اور ہر واردات کے متاثرہ افراد اور فیملی کے نام مع جگہ بتائیں؟

(ج) کون کون سی واردات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اوران سے کتنا سامان برآمد ہوا ہے۔ کتنے ملزمان کس کس واردات کے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

(د) کس کس واردات کی ریکوری کردہ سامان ان کے مدعی افراد کو واپس کر دیا گیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں یکم جون 2019 سے آج تک درج ہونے والے ڈکیتی کے مقدمات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں مال مسروقہ ومتاثرہ افراد کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں گرفتار و مفرور ملزمان اور برآمدہ مال مسروقہ کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ کہ مندرجہ بالا مقدمات میں برآمد مال مسروقہ کی سپرداری کی بابت تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: محکمہ شہری دفاع کے ملازمین، مشینری اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***5087: جناب منیب الحق:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ میں محکمہ شہری دفاع کے کتنے ملازم ہیں؟

(ب) اوکاڑہ محکمہ شہری دفاع کا بجٹ مالی سال 20-2019 کا کتنا تھا اور مالی سال 21-2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) کیا محکمہ شہری دفاع نے ہنگامی صورتحال/وبا کی صورت حال میں کوئی کردار ادا کیا ہے؟

(د) اس محکمہ کی اس ضلع میں کارکردگی کیسی ہے کیا اس محکمہ کی کارکردگی اطمینان بخش ہے؟

(ہ) اس ضلع میں اس محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری ہے کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی ناکارہ یا بند پڑی ہوئی ہے؟

(و) حکومت اس ضلع میں اس محکمہ کو مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ شہری دفاع اوکاڑہ میں موجودہ ملازمین کی تعداد (9) ہے جبکہ (06) پوسٹس خالی ہیں۔ موجودہ کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	موجودہ ملازم کا عہدہ	بنیادی پے سکیل	تعداد پوسٹ
1	سول ڈیفنس آفیسر اوکاڑہ	16	01
2	اسسٹنٹ	16	01
3	بم ڈسپوزل کمانڈر	15	01
4	بم ڈسپوزل ٹیکنیشن	12	02خالی پوسٹ
5	چیف انسٹرکٹر	14	01
6	انسٹرکٹر گریڈII	08	02خالی پوسٹ
7	سینئر کلرک	14	01
8	جونیئر کلرک	11	01خالی پوسٹ
9	انسٹرکٹر گریڈ11	05	01
10	ڈرائیور	05	01
11	نائب قاصد	02	01
12	چوکیدار	01	01
13	سینٹری ورکر	01	01خالی پوسٹ

(ب) بجٹ مالی سال 20-2019 اور بجٹ مالی سال 21-2020 کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ شہری دفاع اوکاڑہ 1982 سے ضلع کے معرض وجود آنے سے لے کر آج تک ضلع کے تمام محکمہ جات کے ساتھ مل کر اپنے تھوڑے سے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا رہا ہے۔

جنگ ہو یا امن دشمن کے پیدا کردہ مصائب اور قدرتی آفات کے دوران اوکاڑہ کی عوام کی خدمت جان مال کی حفاظت اور احتیاطی تدابیر کو اپنانے کی مشقوں اور تربیت میٹنگ مصروف عمل ہے۔ایک سال کے دوران کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل ٹاسک / ذمہ داری	تفصیل پراگرس
1-	فائر سیفٹی انسپکشن	چالان 162 : ، نوٹس 180: جرمانہ 557250: ایف آئی آر189: ٹوٹل انسپکشن:1460
2-	حفاظتی اقدامات و ابتدائی طبی امداد	سکول کے بچوں کی تربیت 1618 انڈسٹری ورکرز کو تربیت

	کی دتربیت / ہنگامی صورتحال اقدامات کرنے کی تربیت۔	100رضاکاران کو تربیت153
3۔	بم ڈسپوزل کی کارکردگی	تھریٹ کالز کو رسپانس کیا گیا 02: ٹیکنیکل سویپنگ 722: VVIPsڈیوٹی 05 : ونڈ یک لگایا گیا: 08
4۔	جنگی صورتحال میں اقدامات	وار بک تیا ر کی گئی ، سول ڈیفنس سکیم بنائی گئی ، سکولوں ، کالجوں میں تربیت دی گئی،اور مشقیں کروائی گئی ہیں
5۔	عیداور محرم الحرام ، مذہبی اجتماعات ، سیاسی جلسے / نوحہ	عید اور محرم الحرام ، مذہبی اجتماعات ، سیاسی جلسے /نوحہ پر سٹاف اور رضا کاران ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔
6۔	کرونا حفاظتی اقدامات کی تربیت اور اقدامات	ماسک تقسیم کئے گئے 6775 : بینرز لگائے گئے 04: پمفلٹ تقسیم کئے گئے:7400
7۔	مون سون سیلابی خطرات	پچھلے سال دریائے ستلج پر تمام سٹاف اور رضاکاران نے فلڈ ڈیوٹی 15 دن اور رات سرانجام دی۔
8۔	کلین اینڈ گرین پاکستان	پٹرول پمپ کو چیک کیا گیا:150
9۔	ڈینگی اقدامات	ہوٹل چیک کئے گئے:45
10۔	رضاکاران بھرتی کئے گئے	تحصیل اوکاڑہ 200: تحصیل دیپالپور 30 ؛ تحصیل رینالہ خورد:45

(د) کارکردگی کی مکمل تفصیل پہلے ہی بیان کر دی گئی ہے اور سالانہ کارکردگی کا تقابلی جائزہ دستیاب ذرائع سے کیا جائے۔ تو یقیناً اطمینان بخش ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	نام مشینری	حالت مشینری
1۔	کار مہران سوزوکی 1992 ماڈل	چالو حالت
2۔	موٹر سائیکل یاماہا 1982 ماڈل	ناکارہ
3۔	کمپیوٹر	چالو حالت
4۔	پرنٹر	چالو حالت
5۔	ہینڈ ماؤنٹڈ سائرن	چالو حالت

(و) مالی سال 21-2020 کے پہلے کوارٹر کا بجٹ جاری کر دیا گیا ہے اور اگلے تین کوارٹرز کا بجٹ جاری کیا جائے گا۔

لاہور: تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین اور سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5306: چودھری اختر علی:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ گلبرگ لاہور میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کیا چوکی غالب مارکیٹ کی اپنی عمارت ہے اگر نہیں ہے تو یہ کس جگہ کس کی عمارت میں چل رہی ہے؟

(ج) اس تھانہ اور چوکی کی حدود میں یکم جنوری 2020 سے آج تک ڈکیتی، قتل، راہزنی، چوری اور دیگر کس کس جرائم کی واردات ہوئی ہیں؟

(د) کس کس واردات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے ملزمان مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(ہ) اس تھانہ اور چوکی کی حدود میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی ڈکیتی کی واردات کے دوران مزاحمت پر قتل ہوئے اور کتنے پولیس مقابلے ہوئے پولیس مقابلوں میں کتنے ملزمان مارے گئے، زخمی ہوئے اور کتنے گرفتار ہوئے کتنے پولیس ملازمین ہلاک اور زخمی ہوئے؟

(و) اس چوکی اور تھانہ میں جرائم کی وارداتوں کی بڑھتی ہوئی شرح کی وجوہات کیا ہیں ان پر کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں تعینات ملازمین کے نام و عہدہ کے ساتھ علیٰحدہ سے فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چوکی غالب مارکیٹ کی اپنی عمارت نہ ہے بلکہ PHA کی پراپرٹی خالی پلاٹ میں واقع ہے۔ بلڈنگ کی بجائے الحبیب کنسٹرکشن کمپنی کے دو کنٹینرز میں چل رہی ہے۔ چوکی کی جگہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ نہ ہے۔

(ج) تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ کی حدود میں یکم جنوری 2020 سے آج تک ڈکیتی کے مقدمات (کوئی نہیں) ، قتل کے 05 راہزنی کے 102 اور چوری کے 1399 مقدمات درج ہو کر تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) تھانہ غالب مارکیٹ کی حدود میں قتل کے مقدمات میں 02 ملزمان چالان عدالت ہوئے اور 02 مجرمان اشتہاری ہوئے۔ ایک مقدمہ تاحال زیر تفتیش ہے۔ جس کے ملزمان کوشش کے باوجود ٹریس نہ ہوئے ہیں۔

(ہ) تھانہ اور چوکی غالب مارکیٹ کی حدود میں اس عرصہ کے دوران، دوران واردات کوئی ملزم یا ملازم نہ تو زخمی ہوا اور نہ ہی قتل ہوا ہے۔ تھانہ ہذا کی حدود میں ایک پولیس مقابلہ ہوا۔ پولیس مقابلہ کے مقدمہ میں 02 ملزمان میں سے ایک ملزم پکڑا گیا، جو زخمی ہوا تھا جبکہ دوسرا ملزم مفرور ہے۔ کوئی پولیس ملازم زخمی یا شہید نہ ہوا ہے۔ مجرم اشتہاری کی تلاش جاری ہے۔

(و) اس چوکی اور تھانہ میں جرائم اور واردات کی شرح میں اضافہ کی وجہ علاقہ تھانہ کمرشل ایریا ہے۔ ہزاروں لوگ روزانہ شاپنگ کرنے کے لئے علاقہ تھانہ غالب مارکیٹ میں آتے ہیں، لہٰذا لوگوں کے ساتھ واردات ہو جاتی ہے ان جرائم اور وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے علاقہ تھانہ و چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمان کی گشت ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ تھانہ کی گاڑی، ڈولفن سکواڈ، کی 04 ٹیمیں PRU کی 03 ٹیمیں اور چوکی کی گاڑی بھی گشت کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے وارداتوں پر کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے اور ملزمان کو پکڑ کر جیل بھجوایا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں پولیس افسران کی خالی اور پر اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

650: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ASP,Additional I.G, DIG, SSP, SP کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں کن وجوہات کی بناء پر ہیں؟

(ج) سال 2018 میں کتنے S.S.P,S.P,A.S.P اور D.I.G کی پروموشن ہوئی کتنے افسران کی پروموشن کس کس بنا پر Defer ہوئی؟

(د) جن افسران کی پروموشن ڈافر ہوئی ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان افسران کو کب تک پروموشن دی جائے گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی تفصیلاً بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف)

Rank	Sanctioned	Posted	Vacant
Addl.IGP	17	14	03
DIG	42	42	00
SSP	90	49	41
SP	200	168	32
ASP	65	49	16

(ب) صوبوں اور وفاقی محکموں میں PSP افسران کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے۔ پنجاب میں سینئر PSP افسران کی تعیناتی کے لئے بارہا وفاقی حکومت کو درخواست کی گئی ہے۔ حال ہی میں ایڈیشنل آئی جی اور DIG کے عہدہ کی ترقی کے لئے وفاقی حکومت میں پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ ان عہدوں کی کمی جلد ہی پوری ہو جائے گی۔

جبکہ صوبائی پولیس افسران کی ترقی کا بورڈ آخری مرتبہ 03.03.2020 کو ہوا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2۔	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	92
3۔	خالی اسامیاں	48

4-لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا
کہ 18 سیٹوں کے خلاف
پروموشن نہ کی جائے۔

5-	بقایا خالی اسامیاں	30
6-	ترقی کی سفارش کی گئی	20

اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل 28 اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 اسامیاں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ ان خالی سیٹوں کو اگر نکال دیا جائے تو اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف 10 اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کر دی جائے گی۔ Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

(ج) D.I.G. ,S.S.P., S.P, A.S.P, اور ایڈیشنل آئی جی کی ترقی وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے لہٰذا اس حوالے سے معلومات وفاقی حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تاہم پنجاب میں صوبائی افسران کے کوٹا کی SP کے عہدہ میں سال 2018 کے دوران مورخہ 13-نومبر کو DSP سے SP کے عہدہ کے لئے پروموشن بورڈ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ بورڈ کی میٹنگ کے وقت اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	کل اسامیاں صوبائی کوٹا	140
2	پہلے سے ترقی یاب افسران برائے صوبائی کوٹا	68
3	خالی اسامیاں	72

4-لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18
سیٹوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔

5	بقایاخالی اسامیاں	54
6	ترقی کی سفارش کی گئی	40

" حکومت پنجاب کی پروموشن پالیسی 2010 " اور پنجاب سپرنٹنڈنٹس آف پولیس سروس رولز2008 " (A-Annex&B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق جن افسران کے کیس شرائط کو پورا نہ کر سکے ان کی ترقی کی سفارش نہیں کی گئی تھی۔

مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بنا پر Defer ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں Defer ہونے والے افسران کا کیس ہر پروموشن بورڈ کی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے اور موزوں افسران کی ترقی کی سفارش پروموشن بورڈ باہمی مشاورت سے کرتا ہے۔

مندرجہ بالا پروموشن بورڈ کی میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل تاریخوں پر پروموشن بورڈ کی میٹنگز ہوئی ہیں جن میں ذیل افسران کی ترقی کی سفارش کی گئی:

مورخہ 29-مارچ2019 = 06افسران

مورخہ 07-اگست2019 = 19افسران

مورخہ 03-مارچ2020 = 20افسران

(د) مورخہ 14.11.2018 کو منعقد ہونے والے پروموشن بورڈ میں 43 افسران مختلف وجوہات کی بناء پر Defer ہوئے جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت صوبائی افسران کے کوٹا پر کل 28 اسامیاں خالی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا تھا کہ 18 اسامیوں کے خلاف پروموشن نہ کی جائے۔ لہٰذا اس وقت صوبائی کوٹا کی اسامیوں کے خلاف صرف 10 اسامیاں خالی ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے دوران پروموشن بورڈ کی دوبارہ میٹنگ کر کے موزوں افسران کی ترقی کی سفارش کی جائے گی جبکہ پی ایس پی افسران کی ترقی وفاقی حکومت (اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد) کرتی ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر ودیگر چکوک میں منشیات فروشی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیلات

694: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال کے اکثر دیہات اور میونسپل کمیٹی کمیر منشیات کا گڑھ بنے ہوئے ہیں حکومت ان منشیات بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) منشیات جیسے فعل کی روک تھام کے لئے ضلع ساہیوال میں کوئی سپیشل کمیٹی یا سکواڈ بنائی گئی نیز قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نوجوانوں کی زندگیاں تباہ کرنے والے منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں مورخہ 01.01.2019 تا 31.8.2019 منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 963 مقدمات درج کئے اور 976 منشیات فروش گرفتار کئے۔ میونسپل کمیٹی کمیر جو کہ تھانہ کمیر کی حدود میں ہے۔ تھانہ کمیر کی پولیس نے منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاون کرتے ہوئے 37 مقدمات درج کئے اور 38 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا۔

(ب) منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کے لئے ایک یونٹ(Narcotic Investigation Unit (NIU قائم کیا گیا ہے جس میں منشیات کے مقدمات کی تفتیش میں ماہر افسران شامل ہیں اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بمطابق ضابطہ عمل میں لاتے ہیں۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف پہلے ہی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی اور فرائض سے متعلقہ تفصیلات

804: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایس پی لیگل کون تعینات کرتا ہے اور ڈی ایس پی لیگل کے فرائض کیا ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ بسا اوقات ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی التواء کا شکار ہو جاتی ہے صوبہ بھر میں ڈی ایس پی لیگل کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بسا اوقات انسپکٹرز سے ڈی ایس پی لیگل کا کام لیا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ڈی ایس پی لیگل کی تعیناتی آئی جی پنجاب کرتا ہے۔ ڈی ایس پی لیگل کے فرائض پولیس ٹریننگ کالجز، یونٹس اور ضلعی سطح پر مختلف ہیں عمومی طور پر ڈی ایس پی لیگل مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

1۔ دفتر ہذا میں عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ، سیشن کورٹس، سول کورٹس، پنجاب سروسز ٹریبونل اور دفاتر وفاقی / صوبائی محتسب وغیرہ کی طرف سے موصول ہونے والی رٹ پیٹشن ہائے / کیسز کی رپورٹس و کمنٹس بروقت تیار کر کے پیش کرنا۔

2۔ انچارج مال خانہ و جوڈیشل لاک اپ کے فرائض سرانجام دینا۔

3۔ مختلف محکمانہ امور میں قانونی مشورہ و معاونت کرنا۔

4۔ پولیس ٹریننگ کالجز و سکولز میں بطور لاء انسٹرکٹر۔

5۔ ہیومن رائٹس کیسز سے متعلق رپورٹ سپریم کورٹ کو ارسال کرنا۔

6۔ عدالت عظمیٰ و عالیہ اور سروس ٹریبونل سے موصول ہونے والے فیصلوں پر عمل درآمد کروانا CPLA/ICA دائر کرنا۔

7۔ اس کے علاوہ عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ اور سیشن کورٹس میں پولیس کے متعلقہ تمام معاملات کی پیروی کرنا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 129 ہے لیکن افسران کی کمی ہے اور اس وقت صرف 33 ڈی ایس پی لیگل موجود ہیں باقی 96 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) جیسا کہ سوال کے ضمن(ب) کے جواب میں درج کیا گیا ہے صوبہ پنجاب میں ڈی ایس پی لیگل کی کمی ہے۔ جہاں ڈی ایس پیز لیگل موجود نہ ہیں وہاں انسپکٹر لیگل اپنے فرائض سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ لیگل برانچ کے امور کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سر انجام دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

818: سید عثمان محمود: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے چوری اور ڈکیتی کی کتنی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلا آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2018 سے مورخہ 11.10.2019 تک قتل کے 215 مقدمات چوری کے 1830 مقدمات، ڈکیتی کے 30 مقدمات اور راہزنی کے 227 مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات میں 5280 ملزمان گرفتار ہوئے ان مقدمات میں سے چوری، راہزنی اور ڈکیتی کی ٹوٹل ریکوری -/3770,49,863 روپے ہوئی۔

(ج) مفرور کی گرفتاری کے لئے SHOs صاحبان اور تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے نیز مفرور ملزمان کو ٹریس کر کے گرفتاری کی کوششیں کی جارہی ہیں نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا جارہا ہے CRO کے ریکارڈ سے مدد لی جارہی ہے نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جارہے ہیں ان کے کال ریکارڈ ڈیٹا کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ جو ملزمان اشتہاری قرار دیئے جا چکے ہیں ان کی جائیداد کی ضبطی کے لئے زیر دفعہ 88 ض ف کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں قتل چوری،ڈکیتی اور راہزنی کے مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

829: جناب صہیب احمد ملک: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک قتل، چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کتنے مقدمہ جات درج ہوئے تھانہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں نیز کتنی چوری اور ڈکیتی کی اشیاء ریکور ہوئیں؟

(ج) مفرور ملزمان کے خلاف حکومت کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل بھیرہ 2 تھانہ جات پر مشتمل ہے سال 2019 سے درج ہونے والے مقدمات کی تفصیل تھانہ وائز ذیل ہے۔

تھانہ بھیرہ:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	03	09	41

تھانہ میانی:

مقدمات قتل	مقدمات ڈکیتی	مقدمات راہزنی	مقدمات چوری
11	00	02	45

(ب) **تھانہ بھیرہ:**

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار40 مفرور9	گرفتار7 مفرور9	گرفتار16 مفرور8	گرفتار34 مفرور90
	مسروقہ / بازیافتہ	مسروقہ / بازیافتہ	مسروقہ / بازیافتہ
	260000/260000	211500/454400	2346000 / 31147480

تھانہ میانی:

گرفتار ملزمان قتل	گرفتار ملزمان ڈکیتی	گرفتار ملزمان راہزنی	گرفتار ملزمان چوری
گرفتار28مفرور19	گرفتار00مفرور00	گرفتار00مفرور5	گرفتار23مفرور47
	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ	مسروقہ/بازیافتہ
	00/00	79500/-	335000/6464665

(ج) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ SDPOs/SHOs کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کریں۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

835: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے کتنے دفاتر کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں؟

(ج) افسران اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے، عہدہ کے لحاظ سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) ان بچوں اور افسران پر سالانہ خرچ ہونے والے اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز سالانہ Donation سے حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، فصیل آباد (کرایہ پر) ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، گوجرانوالہ اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چٹھہ ہسپتال گوجرانوالہ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن راولپنڈی کرایہ پر، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی،

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن ملتان کرایہ پر، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن رحیم یار خاں، ٹبہ علی پور چک 112، نزد ائرپورٹ رحیم یار خان، چائلڈ پروٹیکشن یونٹ بہاولپور، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس DB/42 بہاولپور پر واقع ہیں۔ جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ ساہیوال فرید ٹاؤن روڈ نزد DIG آفس ساہیوال اور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور DC کمپلیکس میں واقع ہے سرگودھا اور ساہیوال کی عمارتیں تقریباً تکمیل کے قریب ہیں مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن بیورو پنجاب ضروری وسائل کی دستیابی کے بعد جلد سرگودھا اور ساہیوال میں باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(ب) 16-دسمبر 2019 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد 792 تھی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع کا نام بچوں کی تعداد

سریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1	لاہور	315	2	گوجرانوالہ	127
3	فیصل آباد	67	4	سیالکوٹ	58
5	راولپنڈی	69	6	ملتان	56
7	بہاولپور	63	8	رحیم یار خان	37

(ج) 650 سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1۔ فائنل گرانٹ ریلیز حکومتِ پنجاب مبلغ Rs. /- 471674000 2۔خرچ بمطابق Reconciliation مبلغ Rs. 427555833/-.)

(i) سیلری Rs.217201705/-

(ii) کانٹی جینسی-/Rs. 210354128

(319-2018 سالانہ ڈونیشن سے تقریباً-/RS734561 روپے مورخہ 5۔ نومبر 2019 تک وصول ہوئے جبکہ خرچ Rs.296327/-روپے ہوئے اور بقایا جات جو کہ بیلنس-/ Rs.443433 روپے موجود ہیں۔

صوبہ میں بچوں کے اغوا، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

853: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آئے روز بچوں کے قتل میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور بہت سارے بچوں کو زیادتی کے بعد قتل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگست 2018 سے اب تک صوبہ بھر میں کتنے بچے کس کس جگہ قتل ہوئے، اور کتنے بچے زیادتی کے بعد قتل کئے گئے، کتنے بچے اغوا ہوئے اور کتنوں کو بازیاب کرایا گیا؟

(ج) حکومت کی طرف اگست 2018 سے اب تک کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنے ملزمان تفتیش مکمل نہ ہونے پر رہا ہوئے اور کتنے ملزمان کو سزا ہوئی ہے؟

(د) حکومت نے اب تک ان بڑھتے ہوئے قتل کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف)

سال 2018 میں جو بچے قتل ہوئے	98
سال 2019 میں جو بچے قتل ہوئے	104
سال 2018 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	14
سال 2019 میں جو بچے زیادتی کے بعد قتل ہوئے	20

سوال کے جز الف کی وضاحت کر دی گئی ہے، بچوں کے قتل کے مقدمات کی سال 2018 اور سال 2019 کے مقابلتاً مقدمات کی تفصیل کے مطابق 06 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔ نیز زیادتی کے بعد بچوں کے قتل میں بھی 06 مقدمات کا اضافہ ہوا ہے۔ جس میں سے سال 2019ء میں 04 مقدمات ایک ملزم سہیل شہزادہ کے خلاف درج ہو کر چالان ہوئے ہیں۔ اس ملزم کو سزائے موت کا حکم بھی ہو چکا ہے۔

(ب) اگست سے اب تک صوبہ بھر میں زیادتی کے بعد قتل کئے جانے والے بچوں کو اکثر ویران جگہوں، قریبی فصلوں، زیر تعمیر عمارتوں اور غیر آباد جگہوں پر لے جا کر قتل کیا گیا۔ جبکہ صرف قتل ہونے والوں بچوں کو کسی مخصوص جگہ پر نہیں لے جایا گیا۔

قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	92
زیادتی کے بعد قتل ہونے والے بچوں کی تعداد	18
اغوا ہونے والے بچوں کی تعداد	1056
بازیاب ہونے والے بچوں کی تعداد	971

(ج)

گرفتار ملزمان کی تعداد	1095
عدالت سے رہا ہونے والے ملزمان کی تعداد	71
سزا ہونے والے ملزمان کی تعداد	12

(د) پنجاب پولیس نے اس ضمن میں مقدمات کا بروقت اندراج یقینی بنایا ہے اور تفتیش مقدمات میں فرانزک شہادت ہائے کے عمل کو بہتر بنایا ہے تاکہ اس نوعیت کے مقدمات میں گرفتار ملزمان کو عدالت مجاز سے سزا دلوا کر معاشرے کو ان درندہ صفت لوگوں سے پاک کیا جائے۔ مزید برآں تمام فیلڈ یونٹس کو اس جرم کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی ہدایات اور ایسے مقدمات کی تفتیش کے لئے معیاری ضوابط کار SOPs بھی جاری کئے گئے ہیں۔ حکومت نے 10 سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی سزا زیر دفعہ 373-III ت پ سزائے موت مقرر کر دی ہے۔ جس سے اس جرم کے ارتکاب میں نمایاں کمی واقع ہو گئی۔

لاہور: ماہ جنوری 2019 سے تاحال خودکشی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

860: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے افراد کے خلاف خودکشی کے مقدمات کن کن تھانوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک خودکشی کرنے والے کتنے افراد کے خلاف کیس مکمل ہونے کے بعد سزائیں ہوئیں کتنے افراد کو جرمانہ اور کتنے افراد کو معمولی جرمانہ کے بعد رہا کر دیا گیا؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔**

مقدمہ نمبر 19/372 مورخہ 28.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ غازی آباد لاہور میں درج رجسٹر تحریر ہے کہ مقدمہ ہذا میں محمد طارق ولد بشیر نے اپنے آپ کو بذریعہ پسٹل فائر خودکشی کی نیت سے مضروب کیا تھا جو بیانی تھا کہ میری بیوی 3/4 ماہ سے اپنے والدین کے پاس چلی گئی تھی میں مکان میں اکیلا رہتا تھا پریشان ہو کر میں نے اپنے آپ کو خود ہی فائر مارے تھے مقدمہ ہذا مورخہ 10.05.19 کو چالان ہوا جو زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/492 مورخہ 21.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ شالی چھاونی لاہور محمد امتیاز مغل عرف پھاکا ولد فیاض گلی نمبر 9 مین بازار شیخوپورہ مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/652 مورخہ 13.04.19 تھانہ شالی چھاونی جاوید ولد عابد مکان نمبر 5 گلی نمبر 10 رینجر ہیڈ کوارٹر مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/1919 مورخہ 27.09.19 بجرم 325 ت پ عرفان ولد ایوب مسیح سکنہ جوڑے پل لاہور مقدمہ زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/221 مورخہ 26.03.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی بر خلاف محمد فیاض ولد نیاز احمد سکنہ پھلروان کے خلاف درج رجسٹر ہوا۔ جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا تھا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

مقدمہ نمبر 19/426 مورخہ 03.07.19 بجرم 325 ت پ تھانہ برکی بر خلاف ہارون مسیح ولد یوسف مسیح سکنہ بووالا کے خلاف درج رجسٹر ہوا تھا جس کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا مقدمہ ہذا زیر سماعت عدالت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

عرصہ متذکرہ کے دوران ڈویژن ہذا میں خودکشی کرنے والوں کے خلاف ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے ہیں۔

1۔ مقدمہ نمبر946/13.11.19 جرم325 تھانہ سول لائن (چالان22.11.19)

2۔ مقدمہ نمبر512/9.12.19 جرم325 تھانہ گڑھی شاہو (چالان14.12.19)

3۔ مقدمہ نمبر571/25.9.19 جرم325 تھانہ ریس کورس (زیر تفتیش)

4۔ مقدمہ نمبر680/6.11.19 جرم325 تھانہ ریس کورس (چالان8.11.19)

5۔ مقدمہ نمبر761/27.12.19 جرم325 تھانہ ریس کورس (چالان28.12.19)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

2019 سے آج تک ذیل مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

مقدمہ نمبر19/15 مورخہ02.01.2019 بجرم325 تھانہ نواں کوٹ لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/1680 مورخہ28.09.2019 بجرم325 تھانہ نواں کوٹ لاہور (زیر تفتیش)

مقدمہ نمبر 19/52 مورخہ 31.01.2019 بجرم 325 تھانہ وحدت کالونی لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/238 مورخہ26.02.2019 بجرم325 تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/169 مورخہ09.03.2019 بجرم325 تھانہ ملت پارک لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/742 مورخہ25.10.2019 بجرم325 تھانہ ملت پارک لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/914 مورخہ20.06.2019 بجرم325 تھانہ شیر اکوٹ لاہور (زیر سماعت)

مقدمہ نمبر19/1013 مورخہ21.09.2019 بجرم325 تھانہ گلشن راوی لاہور (زیر سماعت)

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن آپریشن ڈویژن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں ماہ جنوری 2019 سے تا حال خودکشی کے کل 20 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہیں۔

تھانہ نصیر آباد میں(9) ، تھانہ کوٹ لکھپت میں(4) ، تھانہ گارڈن ٹاؤن میں(1)، تھانہ اچھرہ میں(2) ، تھانہ فیصل ٹاؤن میں(1)، تھانہ گلبرک میں(1) اور تھانہ شادمان میں (2) مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

مطابق رپورٹ SDPO صاحبان یکم جنوری تا آج تک تھانہ شاہدرہ میں 07، تھانہ لوئر مال میں 05، بادامی باغ 03، تھانہ شفیق آباد 03، تھانہ لوہاری گیٹ 03، تھانہ نولکھا 01، تھانہ داتا دربار 01، تھانہ موچی گیٹ 01 تھانہ نیو انارکلی 01اور تھانہ ٹبی سٹی میں 01 مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔**

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ڈویژن ہذا میں خودکشی کے متعلق کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائن ڈویژن لاہور:

تمام مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

مقدمات زیر سماعت ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن آپریشن لاہور:

آپریشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں خودکشی کرنے والے 41 افراد کے خلاف چالان مرتب ہوئے تمام کیس زیر سماعت ہیں اور کسی بھی افراد کو جرمانہ یا رہائی نہ ہوئی ہے۔ 2 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور:

ڈویژن ہذا میں کل 26 مقدمات 33 افراد کے خلاف درج رجسٹرڈ ہوئے جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی جارہی ہے جن میں سے 25 مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

لاہور: ٹریفک وارڈنز کی تعداد اوران میں VIPs ڈیوٹی پر تعینات سے متعلقہ تفصیلات

861: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈنز ہیں نیز کتنے وارڈنز VIP ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کتنے ضلعی شاہراہوں پر تعینات ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کتنے ٹریفک وارڈنز کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست کیا گیا ان کے نام، پتا اور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں کل ٹریفک سٹاف ٹریفک اسسٹنٹ (کانسٹیبل) سے سینئر ٹریفک وارڈن (انسپکٹر) تک 3073 ہیں صرف 05 ملازمین (2 سینئر ٹریفک وارڈنز اور 3 ٹریفک وارڈنز) VIPs کے ساتھ مستقل طور پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع لاہور کی شاہراہوں پر کل 2525 ٹریفک اہلکار تین شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، جبکہ بقیہ سٹاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے مختلف دفاتر ہائے میں فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2019 میں کوئی ٹریفک وارڈن بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ماہ جنوری 2019 میں کسی ٹریفک وارڈن کو سروس ریکارڈ میں ردوبدل کرنے پر ملازمت سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: ضلع کے تھانہ جات میں مویشی چوری کے اندراج مقدمات اور برآمدگی سے متعلقہ تفصیلات

870: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات تھانہ وار درج کئے گئے تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ہونے والے مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اوران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جو مقدمات درج کئے گئے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی برآمد کئے گئے؟

(د) کیا جن مویشیوں کی ملزمان سے برآمدگی کی گئی وہ اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں ہر تھانہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں مویشی چوری کے 03 مقدمات، تھانہ بی ڈویژن میں02، تھانہ کینٹ میں07، تھانہ شاہ بھور میں15، تھانہ صدر اوکاڑہ میں11، تھانہ راوی میں 07، تھانہ گوگیرہ میں06، تھانہ چوچک میں12، تھانہ سنگھرہ میں06، تھانہ سٹی رینالہ میں07، تھانہ صدر رینالہ میں 11، تھانہ شیر گڑھ میں 20، تھانہ سٹی دیپالپور میں 16، تھانہ صدر دیپالپور، میں37، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں17، تھانہ بصیر پور میں12، تھانہ حویلی لکھامیں14، تھانہ منڈی احمد آباد میں09اور تھانہ چورستہ میاں خاں میں03مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران 269ملزمان کو گرفتار کر کے بعد ازبرآمدگی مال مسروقہ حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران542مویشی چوری ہوئےاوران میں سے247مویشی برآمد ہو چکے ہیں۔

(د) برآمد مویشی ان کے اصل مالکان کے حوالے کئے جا چکے ہیں تھانہ وار تفصیل ذیل ہے۔

تھانہ اے ڈویژن	4	تھانہ صدر اوکاڑہ	15	تھانہ گوگیرہ	22
تھانہ کینٹ	5	تھانہ شاہ بھور	16	تھانہ راوی	10
تھانہ سٹی رینالہ	2	تھانہ صدر رینالہ	2	تھانہ شیر گڑھ	10
تھانہ سنگھرہ	11	تھانہ چوچک	20	تھانہ سٹی دیپالپور	24
تھانہ صدر دیپالپور	44	تھانہ حویلی لکھا	4	تھانہ حجرہ شاہ مقیم	42
تھانہ بصیر پور	10	تھانہ منڈی احمد آباد	4	تھانہ چورستہ میاں خان	2

رائیونڈ، سندر، مانگامنڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

872: جناب محمد مرزا جاوید: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگامنڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز میں لاہور اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل کتنی ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں؟

(ب) ان میں سے ڈکیتی، راہزنی، قتل اور چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج کی گئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں جمع کروادیئے گئے ہیں؟

(د) ان ایف آئی آرز میں کتنی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور کتنے افراد اب تک مفرور ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) رائیونڈ، سندر، مانگامنڈی، چوہنگ، ستوکتلہ، نواب ٹاؤن اور کاہنہ پولیس سٹیشنز لاہور میں اگست 2018 سے اگست 2019 تک کل 15977 ایف آئی آرز رجسٹرڈ کی گئیں ہیں۔

(ب) جی ہاں! ڈکیتی 18، راہزنی 524، قتل 88، چوری 3812 ایف آئی آرز درج کی گئیں ہیں۔

(ج) جی ہاں! 1712 ایف آئی آرز کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں۔

(د) ان ایف آئی آرز میں 3331 گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں 27 افراد اب تک مفرور ہیں۔

رحیم یار خان: اشتہاری مجرمان کی تعداد اور انکی گرفتاری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

877: سید عثمان محمود: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اور ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) گزشتہ ایک سال کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اوران میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) رحیم یار خان شہر میں روٹین کے جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے جس سے شہریوں میں کوئی اضطراب یا بے چینی نہ پائی جاتی ہے تاہم روٹین کے کرائم کو روکنے کے لئے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ سابقہ ریکارڈ یافتہ مجرمان کی سرگرمیوں کی نگرانی۔
2۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے مسلسل ریڈ۔
3۔ مخصوص اوقات میں جنرل ہولڈ اپ۔
4۔ ہر وقوعہ کی اطلاع پر پولیس کو فوری تحرک۔
5۔ سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کی عدالت سے نیک چال چلن بارے ضمانت۔
6۔ شہری اور آبادی والے علاقوں میں CCTV کیمروں کی تنصیب۔
7۔ گرفتار ملزمان کی درست انٹیروگیشن۔
8۔ اشتہاری مجرمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم۔
9۔ مؤثر پٹرولنگ اور ٹھیکری پہرہ کا قیام۔
10۔ پولیس افسران کی عوام تک زیادہ سے زیادہ رسائی۔

مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ جرائم بر خلاف مال میں ملوث متعدد گینگ گرفتار کر کے ان سے مال مسروقہ برآمد ہو چکا ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت مجرمان اشتہاری کی تعداد 6192 ہے۔

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ یہ مجرمان، اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے جبکہ دیگر مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ان کی ممکنہ جگہوں پر باقاعدگی سے ریڈ کرتی ہیں تاکہ

انہیں جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ مجرمان اشتہاری کی منقولہ، غیر منقولہ جائیداد کی قرقی کے لئے کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف عمل میں لائی جارہی ہے جو مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں ان کے ریڈ نوٹس جاری کروانے کا تحرک کیا گیا ہے۔ مقدمات کے مدعیوں سے مسلسل رابطہ ہے مجرمان اشتہاری کے عزیز واقارب کے فون ڈیٹا کی نگرانی کی جارہی ہے۔

(ج) رپورٹ مقدمات1544

مکمل چالان:1544

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں بچوں کے ماہانہ خرچ سے متعلقہ تفصیلات

887: جناب سمیع اللہ خان: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے سنٹرز میں کتنے بچے موجود ہیں اور فی بچہ ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟

(ب) ان بچوں کی فلاح و بہبود اور تعلیم کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر اہتمام بچوں کا کفالت خانہ لاہور میں کہاں واقع ہے اور اس کفالت خانہ میں کتنے بچے مقیم ہے اور اس کا ماہانہ خرچہ کتنا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 10۔مارچ2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:۔

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	345	2۔	گوجرانوالہ	107
3۔	فیصل آباد	58	4۔	سیالکوٹ	69
5۔	راولپنڈی	48	6۔	ملتان	54
7۔	بہاولپور	64	8۔	رحیم یار خان	40

اور فی بچہ ماہانہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔

(ب) درج بالا چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی

سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں.

بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھریلو طرز پر رکھا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینو بنایا جاتا ہے تاکہ بچوں کو موٹاپے اور ذیابیطس اور دیگر امراض سے بچایا جاسکے۔ اگر بچے کسی قسم کی مرض کا شکار ہو جائیں تو ان کا بہترین علاج کروایا جاتا ہے۔ نیز ہر انسٹیٹیوٹ میں نرس اور میڈیکل سٹاف موجود ہے جو بچوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم کرتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے یہاں اس وقت چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن لاہور میں 345 بچے مقیم ہیں۔ اور ماہانہ فی کس بچہ خرچہ 11,190 روپے ہے۔ ٹوٹل ماہانہ خرچہ 3,860550=345X11,190 روپے ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

897: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت جھوٹی ایف آئی آر کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

سال 2019 میں کل 490155 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اب تک 27894 مقدمات حقیقت پر مبنی نہ ہونے کی بنیاد پر خارج ہو چکے ہیں اور ان میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہے۔

انسپکٹر جنرل آف پولیس کی جانب سے مورخہ 15.05.2019 کو تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ جھوٹی FIR کے اندراج کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ان ہدایات کی روشنی میں اب تک 4590 مقدمات میں کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ عمل میں لائی جا چکی ہے۔ تاہم بقایا مقدمات میں بھی حسب ضابطہ کارروائی کا تحرک جاری ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں تھانہ جات کی تعداد آبادی کے تناسب سے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

905: سید عثمان محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان حلقہ پی پی 264۔ میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کے تمام تھانہ جات کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہے۔

نام تھانہ	نام علاقہ
تھانہ آباد پور	نبی پور، چک وہیہ، کچہ گوپانگ ، فتح پور ٹوانہ، احسان پور، دولت پور، بیٹ میر محمد، آباد پور، نوناری، نظام آباد، چک NP/48 وزیر، NP/49 ، مڈمنٹھار ، ہیڈ دیگی ، ٹھل، کچہ محازی، رسول پور، NP/47 راجن پورکلاں، کڑمان سنگھ، بیٹ اللہ وسایا، مسلم آباد، NP/46 ، پہوڑاں ، مکھن بیلہ ، راجن پورخورد، کوٹ کرم خان، فضل آباد، ڈیرہ ڈاہراں، جندوڈہ، پیر عبدالمالک، شیریں، شیخ بھکر۔
تھانہ اقبال آباد	شینہ والا، قیصر چوہان، بدلی شریف پیر بھورا سلطان، پیرولی محمد سلطان، قادر آباد، اشرف آباد، عبدالرحمان، یہودی پورماچھیاں، علی پور ماچھیاں، NP/52،NP/53
تھانہ صدر صادق آباد	روتی، پیر فتح دریا ، علی پور،اقبال نگر، کوٹلہ حیات، کوٹ فقیرہ ، محمد پور کیکری ، بہادر پور، سنجر مشائخ، رانجھے خان، روشن بھیٹ ، میرل عبدالواحد کھمپڑہ، واسہ، کوٹ موہانہ ،رحموں، امیر علی بھیٹ، P/164 S/A
تھانہ بھونگ	کوٹ غلام میراں، نذر محمد چھلن، جمال دین والی، سیدپور۔

(ب) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں / تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ چوک بہادر پور میں تقسیم کرنے کی تجویز ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ نقشہ جات تیار کروائے جا رہے ہیں بہت جلد تجویز سنٹرل پولیس آفس پنجاب لاہور بھجوائی جائے گی۔ باقی تھانہ جات میں ابھی تقسیم کی ضرورت نہ ہے۔ امن عامہ کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔

(ج) **تعینات افسران وملازمان تھانہ آباد پور:**

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	05	05	28

تعینات افسران وملازمان تھانہ اقبال آباد:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	03	05	02	33

تعینات افسران وملازمان تھانہ صادق آباد:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	02	07	05	40

تعینات افسران وملازمان تھانہ بھونگ:

SHO	SI	ASI	HC	FC
01	-	05	03	27

مذکورہ تھانہ جات میں تعینات کل نفری:

SHO	SI	ASI	HC	FC
04	07	22	15	128

تھانہ بھونگ میں 08 پک اپ اور 03 بکتر بند (تھانہ صدر صادق آباد میں 03 پک اپ آباد پور 03 پک اپ اور اقبال آباد میں 02 پک اپ گاڑیاں موجود ہیں۔

(د)

نام تھانہ	کل مجرمان اشتہاری	گرفتار مجرمان اشتہاری	بقایا مجرمان اشتہاری
آباد پور	545	425	120
اقبال پور	587	365	222
صدر صادق آباد	662	369	293
بھونگ	609	235	374
کل	2403	1394	1009

ضلع رحیم یار خان کی حدود صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان سے ملتی ہے یہ مجرمان اشتہاری واردات کرنے کے بعد صوبہ سندھ کے دریائی علاقہ اور صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں چھپ جاتے ہیں لہٰذا ان کی گرفتاری کے لئے صوبہ سندھ اور بلوچستان پولیس سے رابطہ جاری ہے۔

(ہ) تھانہ صدر صادق آباد کو دو تھانوں، تھانہ صدر صادق آباد اور تھانہ بہادر پور تقسیم کرنے کی تجویز ہے۔ مجرمان اشتہاری کا کال ڈیٹا باقاعدگی سے مانیٹر کیا جارہا ہے اور باقاعدگی سے ان کی

گرفتاری کے لئے ریڈ بھی جاری ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88ض ف کے لئے بھی تحرک جاری ہے۔ مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے مسلسل مہم جاری ہے۔

صوبہ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

915: محترمہ اسوہ آفتاب: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے کتنے شہروں میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں کیایہ کیمرے درست حالت میں کام کررہے ہیں؟

(ب) کیاحکومت سیف سٹی پراجیکٹ کومزید وسیع کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک اس پراجیکٹ کومزید وسیع کیاجائے گا؟

وزیر داخلہ وجیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تاحال لاہور اور قصور شہر میں جدید طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 60 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کررہے ہیں تاہم متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بناءپر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(ب) پنجاب سیف سٹی پراجیکٹ کو حکومت مزید شہروں میں بھی وسعت دینا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈی جی خان اور تونسہ میں سیف سٹی کے تحت پراجیکٹ کے لئے پری کوالیفکیشن (بمطابق قوانین خریداری پنجاب) کا عمل شروع ہوچکا ہے۔ جو کہ بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر شہروں میں راولپنڈی، مری اور فیصل آباد میں بھی اسی طرز کے منصوبہ جات لگائے جائیں گے۔

لاہور شہر میں سال2018سے تاحال تھانوں میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

925: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں سال2018سے نومبر2019 تک کتنے جرائم کے مقدمات درج ہوئے ہیں کن کن تھانوں کی حدود میں ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کی طرف سے جگہ جگہ ناکہ لگانے اور چیکنگ کرنے کے باوجود لاہور شہر میں جرائم پر قابو نہیں پایا جاسکا بلکہ ناکہ لگانے والے اہلکار مجرموں کو پکڑنے کی بجائے عوام کو تنگ کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں چوری،ڈکیتی،راہزنی کی روزانہ درجنوں وارداتیں ہورہی ہیں اور پولیس بے بس نظر آتی ہے؟

(د) لاہور شہر میں لاء اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوتی صورتحال کے پیش نظر حکومت کے طرف سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور شہر میں سال2018میں جرائم کے کل مقدمات 86061اور سال2019میں جرائم کے کل مقدمات 124961درج ہوئے۔

(ب) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ پولیس کی طرف سے عوام الناس کی جان و مال کے تحفظ اور جرائم کی روک تھام اور پیشہ ور ڈاکوؤں، چوروں اور پیشہ ور جرائم میں ملوث ملزمان کی بیخ بینی کے لئے اہم مقامات پر ناکہ بندی کی جاتی ہے ناکہ بندی سے قبل تمام لوئر اینڈ اپر سبارڈینیٹ کو بریف کیا جاتا ہے کہ عوام الناس سے حسن سلوک سے پیش آئیں اس سلسلہ میں عوام الناس کی شکایت موصول ہونے پر اہلکاران کی انکوائری کی جاتی ہے اور ان کے خلاف قصور وار ہونے کی روشنی میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ یہ درست ہے کہ لاہور میں چوری ڈکیتی، راہزنی سنگین کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے سنگین کرائم کا ٹائم وائز و قوعہ تجزیہ کر کے متاثرہ مقامات اور متاثرہ اوقات کی نشاندہی کرتے ہوئے جیسے سنگین جرائم کے انسداد کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لایا جاتا ہے کرائم پکٹس میں پیدل اور موبائلز گشت لگائی جاتی ہے اور سابقہ ریکارڈ یافتہ ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) تمام ڈویژن ہائے سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے کہ لاہور شہر میں لاءاینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ڈیوٹی کا مناسب بندوبست کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونمانہ ہو سکے۔

لاہور: جنوری2019تا دسمبر2019میں قتل چوری،ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

973: محترمہ سمیرا کومل: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک قتل،چوری،ڈکیتی اور دیگر جرائم کی کتنی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں اور کن کن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں؟

(ب) ایک سال کے دوران لاہور کے کس تھانے کی حدود میں سب سے زیادہ جرائم کے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس اور حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

لاہور میں جنوری2019 سے دسمبر2019تک قتل کے 412، چوری کے 52487، ڈکیتی کے 82 اور دیگر جرائم کے 74402 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

لاہور شہر کے ذیل تھانہ جات میں زیادہ واردات رپورٹ ہوئی ہیں۔

تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

تھانہ مغل پورہ میں 2065 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

بروئے رپورٹ SDPO صاحبان ڈویژن ہذا میں یکم جنوری 2019 تا 31۔دسمبر 2019 کے عرصہ کے دوران قتل کے 86، ڈکیتی کے 17، چوری کے 18440 اور دیگر (متفرق کرائم) کے 17323 مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں تاہم یہ وارداتیں کسی مخصوص علاقہ میں نہ ہوئی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

سال 2019 صدر ڈویژن میں جنوری 2019 سے دسمبر 2019 تک 13 تھانوں میں قتل کے 97، چوری 10286، ڈکیتی 44 اور راہزنی کے 727 اور دیگر جرائم کے 10454 مقدمات اور کل 21608 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ جو تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات سب سے زیادہ درج رجسٹر ہوئیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

سال 2019 میں ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری 2019 تا دسمبر 2019 تک 12 تھانوں میں قتل کے 56 مقدمات، چوری کے 6337 مقدمات اور ڈکیتی کے 14 مقدمات درج ہوئے اور دیگر جرائم کے 11868 مقدمات درج ہوئے اور علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں سب سے زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

سال2019 سٹی ڈویژن میں جنوری2019 سے دسمبر2019 تک22 تھانوں میں قتل کے 91، ڈکیتی کے 02، چوری کے 10304 و دیگر جرائم کے 16727 ٹوٹل 27124 درج رجسٹر ہوئے تھانہ شاہدرہ میں سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

سال2019 اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں جنوری2019 سے دسمبر2019 تک 10 تھانوں میں قتل کے 38، ڈکیتی کے 02، چوری کے 2565 اور دیگر جرائم کے 8457 مقدمات اور کل 11062 مقدمات رپورٹ ہوئے جو تھانہ نواں کوٹ میں سب سے زیادہ2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

ایک سال کے دوران لاہور کے علاقہ تھانہ شاہدرہ کی حدود میں 3358 سب سے زیادہ مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران کینٹ ڈویژن لاہور علاقہ تھانہ فیکٹری ایریا میں 3025 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران صدر ڈویژن میں علاقہ تھانہ چوہنگ میں 2858 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں سال 2019 کے دوران علاقہ تھانہ نشتر کالونی میں 3092 مقدمات درج ہو کر حوالے انوسٹی گیشن ونگ ہوئے

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران سٹی ڈویژن میں علاقہ تھانہ شاہدرہ میں 3358 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

ایک سال کے دوران اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور میں علاقہ تھانہ نواں کوٹ میں 2357 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) **ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انوسٹی گیشن لاہور۔**

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ، اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور۔

کرائم کے انسداد و تدارک کے لئے ڈویژن ہذا میں گشت و ناکہ بندی کو مؤثر بنایا گیا ہے، علاوہ ازیں علاقہ کی PRU اور ڈولفن سکواڈ سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے تا کہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کے سلسلہ میں صدر ڈویژن میں گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکاڈ پیرو سکاڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈالفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی سرکاری گاڑیاں اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو مؤثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے پنجاب پولیس نے گشت کے نظام کو موثر بنایا ہے جو ہر علاقہ تھانہ کی حدود میں ڈولفن سکواڈ، پیرو سکواڈ اور ہر تھانہ کی حدود میں سرکاری گاڑی اور محافظ سکواڈ جرائم کی روک تھام کے لئے گشت پر مامور ہیں۔

فیصل آباد: تھانہ سول لائن میں اندراج مقدمات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1027: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ سول لائن فیصل آباد میں یکم دسمبر 2019 تا 31۔ جنوری 2020 کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ان کے نمبر بتائیں؟

(ب) زیر دفعہ 1-Fb,337- 337-98/ PP.149 کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں ان مقدمہ جات کے نمبر، مدعی مقدمہ اور ملزمان کے نام بتائیں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کون کون سے ملزمان مفرور ہیں؟

(ج) مقدمہ نمبر 19/1190 کب درج ہوا کن کن دفعات کے تحت درج ہوا اس کے ملزمان کے نام بتائیں کیا ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مقدمہ کے ملزمان گرفتار کرنے اور کوتاہی برتنے والے پولیس ملازمین اور تفتیشی کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ ہذا میں مورخہ 01.12.19 سے 31.01.2020 تک کل 194 مقدمات درج ہوئے (جو کہ سیریل کے حساب سے 19/1149 سے 19/1249 اور 20/01 سے 20/93 تک ہیں)۔ب(زیر دفعہ مندرجہ بالا کے تحت دو مقدمات درج ہوئے ۔ (مقدمہ نمبر 19/1174، مقدمہ نمبر 19/1190)

نام مدعی۔ مقدمہ نمبر 19/1174 ۔ جاوید اقبال ولد محمد حسین سکنہ بانساں والی گلی سمندری روڈ فیصل آباد۔

مقدمہ نمبر 1174/19 مورخہ 10.12.2019 بجرم337ت پ تھانہ سول لائن درج ہوا جبکہ ملاحظہ مسل کرنے پر ملزمان کا L2/337F1/148/149 ذیل پایا گیا۔Status

تعداد ملزمان:۔ ٹوٹل 21 ملوث ۔ نامزد 06 اور 15 نامعلوم۔

نام ملزمان۔

1۔ علی ڈھلوں ولد اقبال سکنہ جھمرہ (بے گناہ خانہ نمبر 2)چالان

2۔ملک ریاست ولد محمد بشیر سکنہ چباں(بے گناہ خانہ نمبر2) چالان

3۔منیر احمد ولد نامعلوم سکنہ گوجرہ(بے گناہ خانہ نمبر2) چالان

4۔ شیخ رضاولد شیخ جبار سکنہ جھنگ روڈ(بے گناہ خانہ نمبر2) چالان

5۔ شیخ سلیم ولد شیخ جبار سکنہ جھنگ روڈ(بے گناہ خانہ نمبر2) چالان

6۔ریاض ولد عبدالحمید سکنہ محمود آباد(بے گناہ خانہ نمبر2) چالان

نام مدعی۔ مقدمہ نمبر 1190/19۔ عبید اللہ ولد شفیع محمد سکنہ کوٹھی نمبر24 نیو سول لائن فیصل آباد

تعداد ونامعلوم ملزمان:۔ٹوٹل 11 ملوث۔نامزد 05اور06نامعلوم۔

1۔نوید اشرف ولد محمد اشرف سکنہ نیو سول لائن(مدعی کراس ورشن برضمانت گرفتار)

2۔ آذان ولد رضوان شوکت قوم آرائیں سکنہ نیو سول لائن(برضمانت گرفتار)

3۔ تجمل حسین ولد ریاض الحق سکنہ سول لائن(بے گناہ)

4۔ تہمنیہ زوجہ نوید حسین سکنہ نیو سول لائن(بے گناہ)

5۔ سرفراز ولد نواز سکنہ رحمان کالونی فیصل آباد(ضمانت خارج)

ملزمان کراس ورشن:۔

1۔ساجدہ بی بی بیوہ محمد افضل قوم آرائیں سکنہ چک نمبر336رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

2۔عباس ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر336رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

3۔ محمد اکرم ولد عبدالرحمان قوم آرائیں سکنہ چک نمبر336رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

4۔وقاص ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر336رب سراجہ ٹوبہ(برضمانت گرفتار)

5۔ محمد فرقان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ /A 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
6۔ عبداللہ ولد محمد شفیق قوم آرائیں سکنہ /24A نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
7۔ ذیشان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ /A 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
8۔ وسیم اکرم ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ /A 24 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
9۔ شکیل احمد ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ /24A نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)

(ج) مقدمہ نمبر 19/1190 مورخہ 13.12.2019 بجرم 324/149337/148/F(i) ت پ تھانہ سول لائن درج ہوا جبکہ ملاحظہ مسل کرنے پر ملزمان کا Status ذیل پایا گیا۔

ملزمان FIR :۔

1۔ نوید اشرف ولد محمد اشرف سکنہ نیو سول لائن (مدعی کراس ورشن برضمانت گرفتار)
2۔ آذان ولد رضوان شوکت قوم آرائیں (برضمانت گرفتار)
3۔ تجمل حسین ولد ریاض الحق سکنہ نیو سول لائن (بے گناہ)
4۔ تہمنہ زوجہ نوید حسین سکنہ نیو سول لائن (بے گناہ)
5۔ سرفراز ولد نواز سکنہ رحمان کالونی فیصل آباد (ضمانت خارج)

ملزمان کراس ورشن:۔

1۔ ساجدہ بی بی بیوہ محمد افضل قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336رب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
2۔ عباس ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ چک نمبر 336رب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
3۔ محمد اکرم ولد عبدالرحمان قوم آرائیں سکنہ 336رب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
4۔ وقاص ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ 336رب سراجہ ٹوبہ (برضمانت گرفتار)
5۔ محمد فرقان ولد عبداللہ قوم آرائیں /A 24 سول لائن فیصل آباد برضمانت گرفتار)
6۔ عبداللہ ولد محمد شفیق قوم آرائیں سکنہ /A 9 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
7۔ ذیشان ولد عبداللہ قوم آرائیں سکنہ /9A نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
8۔ وسیم اکرم ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ /9A نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)
9۔ شکیل احمد ولد محمد اکرم قوم آرائیں سکنہ /A 9 نیو سول لائن فیصل آباد (بے گناہ)

مقدمہ نمبر/19 1190 مورخہ 13.12.2019 بجرم 324/149337/148 (i)F
ت پ تھانہ سول لائن کی تفتیش
ڈسٹرکٹ سٹنڈنگ بورڈ سے تبدیل ہو کر حسب الحکم جناب CPO فیصل آباد آئندہ DSP/SPO سرکل گلبرک فیصل آباد کو تفویض ہو چکی ہے۔

(د) جی ہاں!

پولیس اسٹیشن روات میں درج ایف آئی آرز کی تعداد اور نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

1034: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سفاری ولاز 2 بحریہ ٹاؤن فیز 7 راولپنڈی اور ولائٹ کمپلیکس بحریہ ٹاؤن فیز 7 راولپنڈی کے علاقوں کی یکم جنوری 2019 سے یکم جنوری 2020 تک پولیس سٹیشن روات میں کتنی FIRs درج کی گئیں اور ان کی نوعیت کیا ہیں تفصیلات تاریخ، نمبر اور علاقہ مدوار وضاحت سے بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ FIRs کے کیا نتائج سامنے آئے تفصیلات تاریخ، نمبر اور علاقہ بیان فرمائیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف)، (ب) SP صدر ڈویژن دوران پڑتال جنوری 2019 تا جنوری 2020 تک سفاری ولاز، ولایت کمپلیکس اور بحریہ فیز 7 راولپنڈی کے علاقہ میں کل 92 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل ذیل ایوان میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا: بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر 126 جنوبی میں ڈیوٹی کے دوران سرکاری / نجی کمپنی کے گارڈز کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

1048: رانا منور حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کی حدود میں بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر 126 جنوبی میں ڈیوٹی کے دوران سرکاری / نجی کمپنی کے گارڈ کا قتل ہوا؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ مورخہ 19اور20دسمبر2019کی درمیانی شب اس کا قتل ہوا؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ مقتول کے قتل کامقدمہ نمبر19/623پرچہ تھانہ سلانوالی میں درج ہوا؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ مقتول کو پہلے سے خطرات لاحق ہے؟

(ہ) اب تک تفتیش میں کیا پیش رفت ہوئی ہے ملزمان کا پتا چلانے میں پولیس کامیاب ہوئی تفصیلاً اس بابت آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) علاقہ تھانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کی حدود میں بنیادی طبی مرکز صحت چک نمبر126 جنوبی میں نجی کمپنی کا سکیورٹی گارڈ محمد ذوالفقار قتل ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مورخہ 19اور 20۔ دسمبر 2019 کی درمیانی شب سکیورٹی گارڈ محمد ذوالفقار کا قتل ہوا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مقتول گارڈ محمد ذوالفقار کے قتل کا، مقدمہ نمبر627مورخہ 20.12.2019 بجرم302ت پ تھانہ سلانوالی درج ہوا۔

(د) مقتول گارڈ محمد ذوالفقار کو پہلے سے خطرات کالاحق ہونا درست نہ ہے۔

(ہ) مقدمہ ہذا میں محمد حنیف، اشتیاق احمد، عبدالخالق راجپوت، ثمر حیات نمبر دار، گلزار احمد مدعی اور نگہت بتول LHV کو شامل تفتیش کیا گیا۔ مگر کوئی پیشرفت نہ ہوئی اور نہ ہی مدعی مقدمہ نے کسی پر شک شبہ ظاہر کیا اور نہ ہی کسی شخص کو ملزم نامزد کیا۔ تاحال نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے، مقدمہ ہذا میں رپورٹ عدم پتامورخہ 10.10.2020 کو مرتب ہوئی۔

لاہور: تھانہ شالامار میں سال2019میں اندراج مقدمات ونوعیت سے متعلقہ تفصیلات

1011: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ شالامار لاہور میں سال2019 میں قتل، زنا، ڈکیتی، راہزنی اور چوری کے کل کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ رجسٹرڈ مقدمات جو کہ قتل، زنا، ڈکیتی راہزنی اور چوری کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان تاحال مفرور ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2019 سول لائن ڈویژن تھانہ شالامار میں قتل4 مقدمات ، زنا13 مقدمات، ڈکیتی۔راہزنی38چوری کے کل مقدمات926درج رجسٹر ہوئے

(ب) جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے، قتل4 گرفتار، زنا5 گرفتار، 13 ملزمان باقی ہیں ڈکیتی۔ راہزنی38چوری گرفتار406باقی520ملزمان ہیں

لاہور: تھانہ یکی گیٹ میں2020-2018تک سنگین مقدمات کی درج ایف آئی آر سے متعلقہ تفصیلات

1058: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے تھانہ یکی گیٹ کے علاقہ میں سال یکم اگست 2018 تا30 مارچ2020تک قتل، ڈکیتی، چوری اور راہزنی وغیرہ کے بے شمار واقعات ہوئے مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی ایف آئی آر کا اندراج کیا گیاہر مقدمہ کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ نمبر87/180بجرم394-397-398کا اندراج کیا گیااس میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کرکے چالان کیا گیانام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ ملزمان میں کتنے کے اشتہاری ہیں یا فرار ہیں پکڑے گئے ملزمان سے لوٹا گیامال کتنا برآمد ہوانام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مقدمہ میں اشتہاری / فرار ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک نیز اس مقدمہ کی مکمل تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ یکی گیٹ کے علاقہ میں یکم اگست 2018 تا 31-مارچ 2020 تک ہونے والے واقعات کی بابت قتل اور ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے جبکہ چوری کے (وہیکل چوری کے 25 اور چوری کے 188)، راہزنی کے 02 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) مقدمہ نمبر 180/87 مورخہ 20.10.1987 بجرم 394 ت پ جرم ایزاد شدہ 398/397/399/402 ت پ تھانہ یکی گیٹ لاہور درج ہوا جس میں دوران تفتیش ملزمان رفاقت اللہ، نوید خالد، غلام فرید، مواحد امین، محمد جاوید، محمد سلیم اور طارق کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا۔

(ج) مذکورہ مقدمہ میں 07 ملزمان گرفتار کئے گئے کوئی بھی ملزم اشتہاری یا مفرور نہ ہے مقدمہ ہذا میں برآمد شدہ رقم مبلغ -/786000 روپے بحوالہ رپٹ نمبر 09 مورخہ 22.04.1992 اور رقم مبلغ -/ 20,000 روپے رپٹ نمبر 09 مورخہ 28.04.1992 مدعی مقدمہ کے حوالے ہوئی۔

(د) مذکورہ مقدمہ میں کوئی بھی ملزم اشتہاری یا مفرور نہ ہے۔

(مقدمہ ہذا کی پراگرس رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

لاہور: تھانہ باغبانپورہ اور شالامار میں قتل، اقدام قتل، راہزنی کی وارداتوں اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1060: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 میں حدود تھانہ باغبانپورہ اور حدود تھانہ شالامار ضلع لاہور میں قتل، اقدام قتل، ڈکیتی، راہزنی اور موبائل چھیننے کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 تک حدود تھانہ باغبانپورہ اور حدود تھانہ شالامار ضلع لاہور میں کتنے شہری اپنی موٹر سائیکلوں اور کاروں کی چوری کی وجہ سے محروم ہوئے اور کتنے مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے کتنی کاریں اور موٹر سائیکلیں بازیاب ہوئیں، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 میں حدود تھانہ باغبانپورہ اور تھانہ شالامار ضلع لاہور میں ہونے والی ڈکیتی، راہزنی اور موبائل چھیننے کی وارداتوں کے متعلق قتل کے 15 ,اقدام قتل 22، ڈکیتی کا 01، راہزنی کے 136 اور موبائل چھیننے کے 59 مقدمات درج ہوے۔

(ب) یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 حدود تھانہ باغبانپورہ میں کار چوری کے 3 مقدمات جبکہ موٹر سائیکل چوری کے 121 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان میں سے 2 عدد کاریں اور 40 عدد موٹر سائیکلیں برآمد کروا کر اصل مدعیان مقدمہ کے حوالے کی گئیں اور 42 عدد ملزمان گرفتار کر کے ان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا، جبکہ شالیمار میں یکم جنوری 2019 تا 31-دسمبر 2019 تک (3) عدد موٹر سائیکل چھیننا (4) عدد کار چوری (169) موٹر سائیکل چوری (14) عدد رکشہ چوری کے مقدمات درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمات شعبہ ءAVLS سول لائن ڈویژن کے سپرد ہوئی جبکہ شعبہ ءAVLS سول لائن ڈویژن نے تھانہ شالامار میں موٹر سائیکل چھیننا کے (2) کے مقدمات کار چوری کے (2) مقدمات اور رکشا چوری کے (5) عدد مقدمات جبکہ موٹر سائیکل چوری کے (65) عدد مقدمات چالان کئے گئے اور مال مقدمات اصل مالکان کو سپرد داری پر تقسیم کئے گئے اور (35) کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

لاہور کے مختلف تھانوں میں ڈکیتی، قتل، اغوا اور راہزنی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

1061: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ چوہنگ، تھانہ سندر، تھانہ مانگا، تھانہ رائیونڈ اور تھانہ کاہنہ میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک ڈکیتی، قتل، موبائل چوری، اغوا برائے تاوان،

راہزنی اور چوری کی لاتعداد وارداتیں ہوئیں اگر ہاں تو ہر تھانہ میں درج مقدمات کی نام وارالگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ تھانوں میں ان جرائم کے کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیااوران سے کتنی رقم برآمد کی گئی ہر مقدمہ کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ وارداتوں میں لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کئے بغیر پولیس ملی بھگت کرکے ملزمان کو چالان کر دیتی ہے اوراس طرح وہ عدالتوں سے بری ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی مکمل برآمدگی کروانے اور غفلت برتنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تھانہ چوہنگ، تھانہ سندر، تھانہ مانگامنڈی، تھانہ رائیونڈاور تھانہ کاہنہ میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک ہونے والی ڈکیتی، قتل، موبائل چوری، اغوا برائے تاوان، راہزنی اور چوری کی وارداتوں کی بابت 8261 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کی تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ تھانوں میں ان جرائم کے 8261 مقدمات کا اندراج کیا گیا جن کی تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن ونگ عمل میں لائی گئی ان مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری اور ان سے مال مقدمات کی برآمدگی کی بابت تفصیلات انوسٹی گیشن ونگ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، بلکہ گرفتار ملزمان سے مال مقدمہ کی برآمدگی کی جاتی ہے۔بغیر برآمدگی کے کسی ملزم کو چالان عدالت نہ کیا جاتا ہے۔تاہم برآمدگی کی بابت تفصیلات انوسٹی گیشن ونگ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہیں۔

(د) مذکورہ ملزمان سے لوٹے گئے سامان کی برآمدگی کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے اور برآمد شدہ مال / سامان بذریعہ سپرداری مدعی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ غفلت برتنے والے پولیس افسران / اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور اور ساہیوال اضلاع میں اجراء لائسنس (ڈرائیونگ) کوٹا یکساں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1097: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ضلع میں اجراء موٹر ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد کتنی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے ہفتہ وار اور ماہانہ کتنے لائسنس کا اجراء ہوتا ہے اور کس کس Category میں جاری کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں اجراء ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد بہت ہی کم ہے جبکہ حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے بہت کثیر تعداد میں خواتین و حضرات نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اس سلسلہ میں یکم جنوری 2020 سے تا حال کتنے افراد نے حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے Apply کیا اور Apply کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) حکومت کب تک ضلع ساہیوال کے اجراء ڈرائیونگ لائسنس کا کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا ضلع ہے اور بہت سے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی لاہور میں تعینات ہیں اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی لاہور میں مقیم ہیں۔ تمام سرکاری ملازم جو لاہور میں تعینات ہیں خواہ وہ کسی بھی ضلع سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنا ڈرائیونگ لائسنس لاہور سے بنوا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص جس کے شناختی کارڈ پر مستقل اور عارضی 2 ایڈریس ہیں وہ دونوں میں سے کسی بھی ضلع سے اپنا ڈرائیونگ لائسنس بنوا سکتا ہے۔

ضلع لاہور میں مناواں ٹریننگ سنٹر، ارفع کریم ٹاور اور DHA 3 ٹیسٹنگ سنٹر ہیں جہاں ہر روز نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جبکہ کمرشل ٹیسٹ صرف مناواں ٹریننگ سنٹر میں ہر سوموار اور بدھ کو لئے جاتے ہیں۔

ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 سے 31-اکتوبر 2020 تک مندرجہ ذیل ڈرائیونگ لائسنس جاری گئے ہیں:

کار موٹر سائیکل=LTV+LTV/PSV=10460358

=07ٹریکٹر ٹرالی,=14HTV+HTV/PSV

موٹر کیب رکشہ 59 = ، دیگر کیٹیگری= 13

ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا طریق کار:

1- کوئی بھی شخص جس کی عمر 18 سال ہے اور اس کا شناختی کارڈ بنا ہوا ہے وہ نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا اہل ہے۔ جبکہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے لئے کم از کم عمر 21 سال ہونا ضروری ہے۔

2- اُمیدوار 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، شناختی کارڈ مع فوٹو کاپی اور 60 روپے کے ٹکٹ جو کہ لرننگ سنٹر پر بھی دستیاب ہوتے ہیں کے ساتھ لرننگ سنٹر پر جاتا ہے جہاں اسے 42 دن کے لئے لرنر پرمٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ لرننگ پرمٹ کے لئے مختلف مقامات پر خدمت سنٹر بنائے گئے ہیں اور موبائل وین بھی چلائی جاتی ہیں۔

3- لرننگ پیریڈ 42 دن مکمل ہونے کے بعد امیدوار لائسنسنگ سنٹر سے میڈیکل فارم مع دیگر فائل اور فارم حاصل کرتا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں اور میڈیکل کروانے اور فائل مکمل کرنے کے بعد ہر کیٹیگری کے لئے مقررہ ایام میں لائسنسنگ سنٹر پر جا کر تحریری، اشارے اور ڈرائیونگ ٹیسٹ دیتا ہے۔

4- پاس امیدواروں کا ڈیٹا DLIMS سوفٹ ویئر کے ذریعے آن لائن کر دیا جاتا اور ٹریفک ہیڈ کوارٹرز پنجاب سے اس کا اصل لائسنس پرنٹ کر کے اس کے رہائشی پتا پر TCS یا پاکستان پوسٹ آفس کے ذریعہ بھیج دیا جاتا ہے۔

(ب)،(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے ان کی آبادی اور ڈرائیونگ لائسنس کے لئے اپلائی کرنے والے امیدواروں کو مد نظر رکھ کر تجاویز لینے کے بعد ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹوں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ تاہم جب کبھی کسی ضلع سے ڈرائیونگ ٹیسٹ بڑھانے کی تجویز آتی ہے تو اس کی آبادی اور امیدواروں کا جائزہ لے کر ڈرائیونگ ٹیسٹوں کی تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ جناب امین اللہ خان!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! Call Attention Notice کے بعد آپ کی طرف آجاتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار صاحب! آپ پہلے بات کر لیں اور بعد میں جناب امین اللہ خان بات کر لیں گے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مہربانی۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آج کا جو ایجنڈا دکھایا گیا ہے اس میں آپ نے آئینی بحران، مہنگائی اور امن و امان کی صورتحال پر عام بحث رکھی ہوئی ہے۔ یہ بہت required ہے۔ اللہ کرے کہ آئندہ چند دنوں کے اندر ان تینوں موضوعات پر بات ہو جائے کیونکہ پچھلے تین چار مہینوں کے اندر یہ ایوان بد قسمت حالات کا شکار رہا ہے۔ اس وقت حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والوں کا اپنا نقطہ نظر ہو گا اور ہمارا جو اس وقت اپوزیشن میں ہیں ایک دفعہ حکومت میں گئے اور پھر واپس آئے تو ہمارا اپنا نقطہ نظر ہو گا جو اس بحث کے ذریعے اس

ایوان کے ریکارڈ کا حصہ بھی بنے گا۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے آئینی بحران اور خاص طور پر پنجاب کے اندر جو بحران اٹھا اس پر بھی focus کیا جائے گا۔ اس سے پنجاب اور پاکستان کی عوام کو بھی بہت ساری معلومات ملیں گی اور ہمارا point of view بھی ان کے سامنے آئے گا۔

جناب سپیکر! آپ کے اس کرسی پر بیٹھنے کے بعد ہم خواہش رکھیں گے اور پرزور appeal کریں گے کہ آپ اس چیز کو consider کریں کہ جتنی بھی اس ہاؤس کی proceeding ہو وہ بغیر کوئی filter لگائے اور بغیر کسی censorship کے تمام پاکستان اور پنجاب کی عوام تک پہنچے تاکہ ہماری contribution اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے ہوتی ہے وہ نہ صرف اس ایوان تک محدود رہے بلکہ پورے پنجاب کے طول و عرض تک پہنچے۔ میری آپ سے ایک یہ گزارش ہے and this needs to be in order تاکہ ہماری democratic values میں الحمدللہ ایک اضافہ ہو بجائے اس کے کہ جو پچھلے چار مہینوں میں تنزلی دکھائی دی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ ہماری پارلیمانی پارٹی کی طرف سے کچھ سینئر لوگ رانا صاحب کی قیادت میں آپ کے آفس میں پیش ہوئے تھے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ ہم نے already بحث رکھی ہوئی ہے تو یہ اس وقت بولیں۔ یہ ایک گھنٹہ بولیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میرے خیال میں پہلے Call Attention Notices کو لے لیں۔ ہم نے ابھی یہ بھی فیصلہ کرنا ہے کہ جن لوگوں نے ان تین points پر بات کرنی ہے وہ اپنے نام بھی دے دیں اور ایک time limit بھی رکھ لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس کی کارروائی کے متعلق فرما رہے ہیں کہ without any filter یہ عوام تک پہنچنی چاہئے۔ انہوں نے ARY کو تو تالے لگوا دیئے ہیں اور عوام تک information پہنچا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سردار صاحب! ہم پہلے Call Attention Notices لے لیتے ہیں۔اس کے بعد آپ بھی بات کریں اور ادھر سے بھی بات ہو جائے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو رہا ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ irrelevant بات کر رہے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں جو بات ابھی کر رہا ہوں یہ irrelevant بالکل نہیں ہے۔ اگر آپ میں بات سننے کا صبر ہے تو حکومتی بنچوں میں کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا اپنی بات short کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! I think only three minutes میں بات کروں گا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 30۔جولائی کو ہونے والے الیکشن کے نتیجے میں آج آپ اس کرسی پر الحمدللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اور شاید حکومتی بنچوں پر بیٹھے ممبران کی بھی کوئی غلطی نہیں ہو گی لیکن ایک procedural غلطی کی وجہ سے جہاں بیلٹ پیپرز پر serial numbers موجود تھے اس کی وجہ سے ہمارے پانچ honourable members کو اس وقت اگلی 15 sittings کے لئے ایک آرڈر کے تحت suspend کیا ہوا ہے۔ وہ suspension order اُس وقت کے Presiding Officer کی طرف سے ہے اور اُس Presiding Officer کے آرڈر کے مطابق ہم نے in writing application اُس Presiding Officer کو دی تھی جس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اُس application پر ہمیں سنا نہیں گیا اور ہمارے پانچ ممبران کو ناجائز طور پر اس ہاؤس کے اندر آنے اور ان کے حلقوں کو represent کرنے سے روکا گیا ہے لہٰذا آپ سے استدعا یہ ہے کہ براہِ مہربانی آج آپ اِسی وقت یہ Ruling عنایت فرمائیں کہ ہماری in writing application پر ہمارے point of view کو آپ کا دفتر آپ کے چیمبر یا کسی کمیٹی رُوم کے اندر آپ کی موجودگی میں سنے گا نہیں، ایک Presiding Officer جو عارضی طور پر صرف ایک دن الیکشن conduct کروانے کے لئے

بیٹھتا ہے وہ ہمارے پانچ ممبران کو اگلے 15 دن کی sittings کے لئے پانچ حلقوں کے representatives کو suspend کس طرح کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس الیکشن کو آپ نے چیلنج کیا ہوا ہے لہٰذا let's wait for the result.

سردار اویس احمد خان لغاری: وہ ہائی کورٹ میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں ہائی کورٹ کی بات ہی کر رہا ہوں۔ پانچ ممبران نے irregularities کی ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن پانچ ممبران کا کیا قصور ہے؟ میں آپ سے انصاف چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی application نکلواتا ہوں اور اُس کو خود دیکھتا ہوں۔ آپ کے سینئر ممبران بھی درمیان میں بیٹھیں گے اور جو video clips ہیں اُس حوالے سے بھی دیکھتے ہیں۔ آج ہم سیشن کے بعد اِنشاءاللہ فیصلہ کرتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہم اچھی روایات چاہتے ہیں بلکہ آپ کے آنے سے اچھی روایات قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اِنشاءاللہ اچھی روایات قائم ہوں گی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: آپ اس ہاؤس کو کیسے in order کریں گے؟ آپ پانچ ممبران کو کس طرح suspend کر سکتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سردار صاحب! اِنشاءاللہ اچھی روایات ہوں گی لیکن آپ تھوڑا سا صبر اور حوصلہ کریں۔ رانا اقبال صاحب، چودھری اقبال صاحب اور منشاءاللہ بٹ صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے جن کے ساتھ decide ہوا ہے. so let us decide it دیکھیں، جب بھی کوئی غلط بات اس Chair سے جائے گی تو that is not fair ہم یہی چاہیں گے کہ آج تک جو اچھی روایات چل رہی ہیں وہ آگے بھی چلیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن پانچ ممبران کا کیا قصور ہے، how can you suspend them?

جناب سپیکر: جی، اِنشاءاللہ اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔ میں چیک کرتا ہوں اور ابھی اس کو دیکھ لیتے ہیں لیکن آپ دو منٹ صبر تو کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری درخواست already آئی ہوئی ہے اس پر ہمیں سنیں تو سہی۔ اس کے بغیر House in order کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ اس پر Ruling فرما دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے اور آپ کی بات بھی ریکارڈ پر آ گئی ہے۔ میں Ruling دوں گا لیکن جلد بازی والی Ruling نہیں دینا چاہتا جس طرح ڈپٹی سپیکر نے دس ووٹ اڑا دیئے تھے۔ اب آپ اس بات کو رہنے دیں۔ میں سوچ سمجھ کر اس پر Ruling دوں گا اِن شاءاللہ۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جس طرح Presiding Officer نے Ruling دی تھی اور انہوں نے جلد بازی میں Ruling دی تھی۔

جناب سپیکر: جلد بازی والے آرڈر غلط ہو جاتے ہیں اس لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہ کریں۔ اس Chair پر Presiding Officer ہو یا جو بھی Chair پر صدارت کر رہا ہو اُس کو controversy نہ بنائیں اس لئے میں آپ سے یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا point یہی ہے کہ آپ فیصلہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں کیسے فیصلہ کر دوں اور جلد بازی میں جیب سے letter کیسے نکال کر دکھا دوں لہٰذا آپ ایسا نہ کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری application پڑھے بغیر کیسے یہ فیصلہ کر دیا کہ ہمارے پانچ ممبران suspend ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے ایسا کیا ہے کہ تو ہم اس کو debatable issue نہ بنائیں۔ اگر پانچ ممبران کا misconduct نہیں ہے تو وہ اِنشاءاللہ آ جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امین اللہ خان صاحب!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ how can you suspend them?

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا مجھے گزارش کرنے کی اجازت ہے؟ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان میں برداشت کرنے کی سکت بھی نہیں ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! House is not in order ہماری بات نہیں سنی جارہی اس لئے ہم احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

پنجاب میں لمپی سکن کی ویکسین کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہزاروں جانوروں کی ہلاکت

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ ہر وقت اپنے مسائل کی طرف لگے رہتے ہیں لیکن میں ایک عوامی مسئلے کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ پورے پنجاب میں جانوروں میں ایک بیماری Lumpy Skin آئی ہوئی ہے جس سے skin infection ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے جانور مر چکے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اس کی ابھی تک vaccine نہیں پہنچ رہی لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ غریب عوام کے لئے یہاں سے آرڈر جائے تاکہ اُن تک vaccine پہنچے اور اس بیماری کا حل نکلے۔ اس بیماری میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جانور جب مر جاتا ہے تو اس کی آلائش سے بیماری مزید پھیل جاتی ہے اور اگر دریا میں پھینکا جائے تو جو بندہ نہاتا ہے یا پانی پیتا ہے تو وہ بھی affect ہوتا ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس پر Ruling دیں تاکہ ہمارے زمیندار اس پریشانی سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا وزیر لائیو سٹاک تشریف رکھتے ہیں؟

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! کیا میں معزز ممبر کی بات کا جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، پہلے گنتی ہو لینے دیں۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا 15 منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 16۔اگست 2022 دوپہر 12:30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل Private Members' Day ہے میری آپ سے گزارش ہو گی کہ time پر تشریف لائیں۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

منگل،16۔اگست2022

(یوم الثلاثہ، 17۔ محرم الحرام1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد41: شمارہ 17

557

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔اگست2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

i۔ (مسودات قانون)

1. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022 (Bill No. 06 of 2022).

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:
to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as passed by the Assembly on 19th July 2022, be taken into consideration at once.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:
to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly have neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in light of this.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR SAJID AHMED KHAN:
MS KHADIJA UMER:
to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.

558

2. The Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022.

MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER: MS BAASIMA CH: MIAN MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA: MR AHMAD KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022.
MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER: MS BAASIMA CH: MIAN MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA: MR AHMAD KHAN:	to introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022.
MS KHADIJA UMER: MS BAASIMA CH: MR AMMAR YASIR: MIAN MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA: MR AHMAD KHAN:	to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022.
MS KHADIJA UMER: MS BAASIMA CH: MR AMMAR YASIR: MIAN MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA: MR AHMAD KHAN:	to move that the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER: MS BAASIMA CH: MR AMMAR YASIR: MIAN MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA: MR AHMAD KHAN:	to move that the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be passed.

559

ii۔ قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

(مورخہ 19۔جولائی 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ **سید عثمان محمود:**
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

2۔ **رانا مشہود احمد خان:**
(30۔ستمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ **چودھری افتخار حسین چھچھر:**
(28۔دسمبر2021کو پیش ہو چکی ہے)

صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

561

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،16۔اگست2022

(یوم الثلاثہ،17۔ محرم الحرام1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3بج کر26منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ
دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۚ﴿۳﴾

سورۃ النصر (آیات نمبر1 تا 3)

جب اللہ کی مدد آپہنچی اور فتح حاصل ہوگئی(1)اور اے نبی ﷺ تم نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں0تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے(3)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
باطل سے دب رہی ہے امت رسول کی
منظر ذرا حسین سے پھر کربلا کے لا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سوالات تھے تو میں ایوان کی اجازت سے ان سوالات کو pending کر رہا ہوں اور پرائیویٹ ممبرز ڈے کا جو بزنس ہے that is very important تو میں چاہوں گا کہ ہم وہ take up کر لیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! کئی مہینوں کے بعد تو یہ سوالات آج ایجنڈے پر آئے ہیں جنہیں آپ pending کر رہے ہیں تو میری استدعا ہو گی کہ ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بھی یہی استدعا ہے کہ بڑی دیر کے بعد سوالات آئے ہیں تو انہیں take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان سوالات کو میں نے pending کیا ہے ختم نہیں کیا اور ان سوالات کو جلد ہی take up کریں گے۔ انشاءاللہ

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022. Mian Shafi Muhammad or any other member may move the motion for consideration in respect of the Bill neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116 (2)(a) of the Constitution.

مسودہ قانون(تنسیخ وبحالی) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب2022

میاں شفیع محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

MR. SPEAKER! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022 as passed by the Assembly on 19th July 2022 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022 as passed by the Assembly on 19th July 2022 be taken into consideration at once."

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly have neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in the light of this."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly have neither

assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in the light of this."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly have neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in the light of this."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Mian Shafi Muhammad may move the motion for passage of the Bill.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: Mr Speaker, I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Repeal and Revival) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ابھی یہ بل پاس ہوا ہے تو میں اس حوالے سے تھوڑی سی back ground عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور گورنر صاحب کے پاس assentedکے لئے گیا لیکن انہوں نے اس کی منظوری نہیں دی۔ آج اس بل کی reconsiderationہوئی ہے اور دوبارہ اس بل کو اسمبلی نے unanimouslyپاس کیا ہے تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، بالکلunanimouslyپاس ہوا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ بات on recordلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے بھی محترم گورنر صاحب سے ہماری درخواست ہو گی کہ اس اسمبلی کے فیصلوں کی توثیق فرما دیا کریں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی چیز یہاں سے متفقہ طور پر پاس ہو کر جاتی ہے تو وہ اس میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کیا کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ اب ہم دوسرا بل take up کرتے ہیں۔

تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022. Ms Khadija Umer or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

Now, the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, the mover may introduce the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I introduce the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

مسودہ قانون نجی قرضہ جات پر سود کی ممانعت2022

MR SPEAKER: The Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice of motion for suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for

immediate consideration of the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 18

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 18 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بالکل پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے لیکن پہلے Hon'able Chief Minister بات کریں گے پھر آپ کو موقع دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ (جناب پرویز الٰہی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آج اس معزز ہاؤس، پوری حکومت اور اپنے قائد وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے دورِ حکومت میں جو دین کا کام ہوا ہے اس کو آپ، اس اسمبلی اور ساری کابینہ نے دیکھا ہے۔ اس دَور میں جو اہم کام ہوئے ہیں ان میں دینی تعلیم کے حوالے سے ہم نے سکولوں میں ایک نظام دیا ہے۔ دراصل مسلمانوں کے ساتھ خاص طور پر کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ، فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ، شام کے مسلمانوں کے ساتھ اور ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوتی رہی ہیں ان کو احساس ہوا کہ قائد اعظم نے جو نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس کا مقصد کیا تھا؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے کہ جس شخص کے ہاتھوں یہ مقصد پورا ہو رہا ہے اس کا نام ہے عمران خان۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "عمران خان، زندہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہے کہ سب سے پہلے اسی اسمبلی نے یہ بل پاس کیا کہ پہلی کلاس سے میٹرک اور ایف اے تک قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہو گی، اب میں نے اس کو بی اے تک کر دیا ہے۔ طالب علموں کو یونیورسٹی میں داخلہ اُس وقت مل سکے گا جب وہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم کتابیں بھی free کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کام دیہاتوں میں بھی شروع ہو چکا ہے۔ جتنے سرکاری سکول ہیں، جتنی یونیورسٹیاں ہیں اور جتنے گرائمر سکول ہیں میں اُن کے مالکان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دین کے حوالے سے کام شروع کر دیا ہے۔ یہاں مراد راس صاحب بیٹھے ہیں میں ان کی کاوشوں کو بھی داد دوں گا کہ انہوں نے بہت بڑا کام کیا ہے جو تاریخ ساز ہے۔ اس کام کو آپ بھی یاد رکھیں گے، ساری قوم یاد رکھے گی اور وہ کام یہ ہے کہ اب سب بچوں کو ہر جگہ پر مفت سپارہ ملے گا چاہے وہ سکول دیہاتوں کے ہوں یا شہروں کے، سب جگہ سپارہ مفت ملے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کی monitoring کے لئے ہائی کورٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن کے چیف جسٹس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسا اعلیٰ کام کیا ہے جو آج تک نہیں ہوا۔ انہوں نے تمام سول ججوں کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ جو سکول ان کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں وہاں وہ خود جا کر دیکھیں کہ کیا واقعی وہاں دینی تعلیم پڑھائی جا رہی ہے؟ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کا یہ بہت بڑا قدم ہے کہ انہوں نے اس پر implement کیا ہے اور اس کے لئے monitoring کا نظام بھی بنایا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہوں گا کہ سود کا کاروبار ایک ایسی لعنت ہے جس کو حضور پاک ﷺ نے پسند نہیں فرمایا اور قرآن مجید میں بھی صاف آیا ہے کہ قیامت کے دن جب سود خور اٹھائے جائیں گے تو ان کے منہ کالے ہوں گے۔ ہم نے آپ کی speakership میں یہ ایسا کام کیا ہے کہ آپ کو ہر وقت دعائیں ملتی رہیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے نوجوانوں کو بے راہ روی سے ہٹایا ہے، پاکستان کی سمت ٹھیک کی ہے اور یہ نئی generation جس میں بچے اور بچیاں شامل ہیں جب یہ پڑھ لکھ کر جوان ہو کر آگے جائیں گے تو یہ ایسی قوم بنے گی جو ناقابل تسخیر ہو گی۔ اس کا تاریخ میں جو کریڈٹ جائے گا وہ عمران خان صاحب کو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ کا شکر ہے کہ میں نے پہلے اپنے دَور میں کافی کام کئے تھے اب ہم ان کو دوبارہ repeat کر رہے ہیں۔ میں نے عمران خان صاحب سے بھی یہ بات کی تھی کہ ہم تمام ہسپتالوں کی emergencies کو upgrade کر رہے ہیں اور ان میں دوائیاں مفت کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! (ن) لیگ کی حکومت نے ہمیشہ ڈاکٹروں کو پیچھے رکھا ہے اور میں سمجھ سے عاری ہوں کہ انہوں نے وہاں کیسے بندے لگائے ہوئے تھے کہ نہ وہ دوائیاں خریدنے دے رہے تھے، نہ equipments خریدنے دے رہے تھے بلکہ وہاں کمیشن طے ہوتی تھی لیکن اب ہم نے صاف و شفاف نظام بنایا ہے۔ ہم نے جو بورڈ بنایا ہے اس میں اچھے لوگ آئیں گے اور جو ڈاکٹر ایمرجنسی میں کام کرے گا ہم اس کو تین گنا تنخواہ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم آئندہ ہفتے تک اِنشاء اللہ ایک بہت بڑا کام کرنے جا رہے ہیں جو عمران خان صاحب کے حکم کے مطابق اور کابینہ کے حکم کے مطابق ہو گا جس کا آپ کو کریڈٹ جائے گا بلکہ سب کو جائے گا۔ وہ یہ ہے کہ ہم نوکریوں پر سے ban اٹھا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! (ن) لیگ والے نوکریوں پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے تھے پتا نہیں یہ کیا کر رہے تھے۔ بنیادی چیز جو کہ ایجوکیشن ہے ان کو بھی کوئی خاص تنخواہ نہیں دے رہے تھے حتیٰ کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ جو نابینا تھے ان کے لئے ہم نے سکولز اور ادارے بنائے لیکن شہباز شریف صاحب اپنے دور میں ان کو لاٹھیاں مارتے رہے ہیں۔ بھائی وہ لاٹھی دیکھ نہیں سکتا تو اس کا آپ نے کیا کرنا ہے (شیم شیم)

جناب سپیکر! اور اب ہم نے ان کو چیف منسٹر ہاؤس میں بلایا، پہلے میرے گھر میں آئے اور ہم نے ان کو چائے پلائی اور ان سے پرانی معافی مانگی کہ شاید آپ کی دعا لگی ہے کہ ہم سارے واپس آ گئے ہیں۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ ہم نے ان کے سارے آرڈر کر دیئے ہیں اور ان کا جو الاؤنس بند کیا تھا اس کو بڑھا کر 10 ہزار روپے تک لے گئے ہیں اور ان کی جو نوکریوں پر ban تھا وہ بھی کھول دیا گیا ہے۔ اس میں معذور حضرات بھی شامل ہیں، نابینا بھی شامل ہیں اور جو mentally retarded بچے ہیں وہ بھی شامل ہیں اور وہاں بھی ہم ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو ہمارے سپیشل ایجوکیشن کے ادارے ہیں وہاں بھی ہم ٹیچرز ٹریننگ پروگرام شروع کر رہے ہیں اور وہاں ٹیچرز کی تعداد بھی بڑھا رہے ہیں تاکہ تمام بچے مستفید ہو سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ کے حوالے سے میری کوشش ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے ایم این ایز اور ایم پی ایز کی ضروریات جو حلقے کے مطابق ہیں جو کہ پچھلے کئی ماہ سے ان کے حلقے neglect رہے اور وہ ان کو look after نہیں کر سکے۔ انشاءاللہ اب ہم دوبارہ سے ان کے لئے اتنے فنڈز release کر رہے ہیں کہ بہت زیادہ کام ہوتے ہوئے نظر آئیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب ڈویلپمنٹ ہوتی ہے تو اتنی jobs create ہوتی ہیں کہ آپ کو اندازہ بھی نہیں ہو گا کہ کتنی jobs create ہوتی ہیں۔ ہم نے ایک اور کام بھی کرنا ہے بلکہ آج مشاورت بھی ہوتی رہی ہے اور یہ معاملہ Cabinet کے سامنے رکھ کر جناب محمد

بشارت راجہ صاحب کے مشورے سے اس کے بعد اسمبلی میں لانا پڑا تو لائیں گے۔ میں نے پچھلی دفعہ یہ کیا تھا کہ اگر آپ نے رجسٹری کرانی ہے تو اس کی فیس بہت زیادہ تھی تو جس کی وجہ سے رجسٹریشن کرنے والے کمائی کر رہے تھے اور حکومت کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ اب ہم یہ کریں گے اور SMBR نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر آپ one percent کر دیں گے تو اتنا پیسا آئے گا کہ آپ کو سمجھ نہیں آئے گی کہ خرچ کیسے کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اور باقی جتنا tenure ہے انشاءاللہ تعالیٰ مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ کے گھر سے پوری امید ہے کیونکہ ہم دین کا کام کر رہے ہیں اور سارے نیک نیت لوگ ہیں اور نیتوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہماری کیا نیت ہے۔ انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ آپ کام بتاتے جائیں اور آپ کے کام ہوتے رہیں گے اور پیسے بھی کم نہیں ہوں گے کیونکہ میرے پہلے دور میں بھی جتنے میرے initiatives تھے اس میں پیسے کبھی ختم نہیں ہوئے تھے۔ مجھے کہتے تھے کہ جو بھی آتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ انہیں پیسے دیں تو میں نے کہا کہ ان کو دیں پیسے تو یہ حکومت کے پیسے ہیں اور عوام کے پیسے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ میں آخر میں 100۔ارب روپے cash چھوڑ کر گیا تھا۔ میاں شہباز شریف 1000 ارب مقروض کر کے گیا تھا۔(شیم شیم)

جناب سپیکر! انہوں نے کیا سکیمیں نکالی تھیں پہلے انہوں نے تندور سکیم نکال لی لیکن ان کی کوئی بھی سکیم sustainable نہیں رہی اور کبھی یہ پکی پکائی روٹی یہ چلا رہے تھے۔ کبھی یہ ایسے ایسے اوٹ پٹانگ کام کر رہے تھے کہ ایمرجنسی میں کسی کے پاس دوائی نہیں تھی اور نہ ہی دوائیاں purchase کر رہے تھے۔ ڈاکٹرز بھی سڑکوں پر تھے بلکہ ڈاکٹروں کا برا حال تھا۔ میں نے تو یہ فیصلہ کیا ہے اور میری ڈاکٹر مراد راس صاحب سے بات ہو رہی تھی کہ انشاللہ ہم ٹیچرز کی بھی تنخواہیں بڑھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو ہمارے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا خیال رکھیں اور تنخواہ بڑھائیں۔ یہ پیچھے سارا اتنا backlog ہے کہ انہوں نے کام کیا ہی نہیں سوائے لوگوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے اس کو پکڑ لو، میں نے فلاں کو نہیں چھوڑنا اور میں نے فلاں کو نہیں چھوڑنا۔ اسیں جیہڑا تہانوں گیجیوں پھڑنا اے تاں قانون دے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ تُساں چُھٹنا نئیں، اوہناں نوں سمجھ آجائے گی۔ ہم نے کسی کو victimize نہیں کرنا کسی سے ناجائز نہیں کریں

گے چاہے کوئی بھی ہو۔ میں جب flood میں گیا تو میں نے کہا کہ اس میں دیکھنا میرٹ کیا بنتا ہے جیسے میرا 1122 ادارہ ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ (ن) لیگ ہے یا پی ٹی آئی ہے یا پیپلز پارٹی ہے وہ دیکھتے ہیں کہ انسانیت کے حوالے سے جو ہمارے چارٹر میں ہے کہ ہم نے ہر call کا جواب دینا ہے اور مریض کو لے کر آنا ہے۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہ معاشرے کو تقسیم کرتے ہیں، یہ صوبے کو تقسیم کرتے ہیں اور یہ قوم کو تقسیم کرتے ہیں تاکہ یہ مغل اعظم حکومت کرتے رہیں۔ اب مغل اعظم کا دور گیا۔ اب تو میرے خیال میں مغل اعظم کے گوائیہ رہ گئے ہیں اور کچھ نہیں بچا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں میں زیادہ ٹائم بھی نہیں لینا چاہتا پھر انشاءاللہ بات ہوتی رہے گی۔ آپ کے پاس نئے قوانین آئیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پاس ہوں گے۔ اس کا کریڈٹ جماعتوں کو جائے گا، ہماری جماعت کو بھی آئے گا اور ان کو سمجھ نہیں ہے جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں یہ (ن) لیگ کو بھی جائے گا اگر کوئی نیک کام کریں گے تو شاید اوہناں دی بچت ہو جاوئے ویسے مینوں لگدا نئیں اے۔ انشاءاللہ۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں جناب چیف منسٹر صاحب کا specially تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور آج میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ جس طرح آپ نے فلاحی کاموں کا آغاز کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے پی ٹی آئی کے چیئرمین کی بات کی ابتداء ہی بسم اللہ اور اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے ہوتی ہے اور آپ نے جتنی بھی باتیں بتائی ہیں اس میں دین، دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے ہیں اس لئے ہماری دلی دعا ہے کہ آپ عوام کی اسی طرح خدمت کریں اور عوام کو ایک تبدیلی نظر آئے جس کے عوام خواہش مند بھی ہیں اور آپ سب کا اللہ پاک حامی و ناصر ہو اور انشاءاللہ آپ کو اللہ کے پیارے حبیب کے صدقے اس کا اجر ملے گا۔ Thank you very much.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اچھا۔ پہلے محترمہ شازیہ عابد صاحبہ بات کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کو اور چیف منسٹر صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اللہ کرے کہ ہمارے ملک اور ہمارے پنجاب کا بھلا ہو۔ چیف منسٹر صاحب luckily موجود ہیں تو میں آج جس اہم موضوع پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ ڈی جی خان اور راجن پور میں بہت بڑا سیلاب آیا ہوا ہے ایک لاکھ کیوسک میٹر سے زیادہ پانی ہے اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ میں جناب چیف منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہوں گی کہ لاکھوں لوگ متاثر ہیں، لاکھوں لوگ اس وقت سڑکوں پر ہیں اور لاکھوں لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے اور چیف منسٹر صاحب پہلے بھی راجن پور تشریف لائے ہیں مگر وہاں کی جو انتظامیہ ہے انہوں نے fake بندے کھڑے کر دیئے جو دو چار لوگ cheques لے کر گئے ہیں تو میری اس معزز ایوان سے درخواست ہے چونکہ اب چیف منسٹر صاحب چلے گئے ہیں مگر ایک اہم بات ہے کہ لاکھوں لوگ میرے حلقے کے بھی، ڈی جی خان کے بھی اور راجن پور کے بھی، ان لوگوں کے ووٹ سے یہاں سب منسٹریاں بٹی ہیں مگر ان لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے تو please آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اس کا حل نکالتے ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک کی خواہش تھی کہ ہمارے سوالات بڑے عرصے کے بعد آئے ہیں تو ان کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سیلاب زدگان کے حوالے سے بھی کوئی اقدامات اٹھائیں۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک ظہیر عباس صاحب! پہلا سوال ہونے دیں پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! مہربانی کر کے دو منٹ دے دیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے floor دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کی ہی بات مانی جا رہی ہے آپ نے کہا تھا کہ دو سال بعد سوال آئے ہیں تو میں نے کہا کہ ملک صاحب کا دل ہے تو پہلے سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے بات۔۔۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک صاحب کے لئے ہی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر جنگلات بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، بات کریں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل بھی سارا دن سوالات وجوابات کے لئے تھا اور اپوزیشن کے ہی زیادہ سوالات ہوتے ہیں اور حکومتی بنچز کے بھی سوالات ہوتے ہیں ہم سارا دن یہاں بیٹھے رہے، ہاؤس کی کارروائی چلتی رہی لیکن افسوس ہے کہ اپوزیشن بار بار کورم ہی point out کرتی رہی کیوں کہ ان کے ہی سوالات کے جوابات ہو رہے ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد ان کا گلہ ہوتا ہے کہ ہمارے سوالات دیر سے کیوں سنے جاتے ہیں میں اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے سوالات اور جوابات کو serious لینا ہے تو مہربانی کر کے وقت ضائع نہ کیا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: پہلا سوال نمبر 3814 ہے چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ملک ظہیر عباس کھوکھر!

اپوزیشن کا بلاوجہ ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ کر کے قانون سازی میں رکاوٹ کا باعث بننا

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آپ نے ادھر بھی نظر کرم ڈالی کل سے میری کوشش تھی کہ میں یہاں کچھ چیزوں کا ذکر کروں کیوں کہ بات موقع کی ہی ہوتی ہے اگر موقع کی مناسبت سے بات کی جائے تو وہی بات effective ہوتی ہے۔ بہر حال ابھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 17-جولائی 2022 کے الیکشن کے بعد ہم جیت کر آئے، ہمارے یہاں new elected members آئے ہیں، مجھے کل انتہائی افسوس ہوا کہ اسمبلی میں اتنا اہم business چل رہا تھا ،اتنی اہم legislation تھی صوبہ جس طرح سے run ہو رہا تھا کل اُس کا مظہر دیکھ کر اپوزیشن نے جس طرح بائیکاٹ کیا وہ پورے پنجاب نے کل دیکھا۔ ابھی میری ایک بہن سیلاب کی بات کر رہی تھیں تو معزز ممبر یہاں ایوان میں آئیں، کیوں نہیں آتے، یہاں پر قوم کا پیسا لگ رہا ہے یہ ہاؤس چل رہا ہے، یہ ہاؤس کا تقدس ہے یہاں پر آیات لکھی ہوئی ہیں، یہ قوم کی امانت ہے یہ قوم کے پیسے کے ساتھ ہاؤس چل رہا ہے تو یہ کیوں مذاق بنا کر کبھی یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ کورم کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کورم پورا نہیں ہے، کبھی یہ بائیکاٹ کرتے ہیں، آئیں بحث کریں، آئیں دیکھیں صوبے میں کیا ہو رہا کس طرح سے سیلاب نے ہمارے صوبے کو تباہ و برباد کیا ہے۔ آئیں ہمیں suggestions دیں، ہمارے ساتھ بات کریں، ہمارے ساتھ negotiate کریں کس طرح سے ان مسائل کو حل کرنا ہے یہاں پر ایک آدھ فاضل ممبر اُٹھ کر بات کر دیتا ہے، کوئی کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیتا ہے یہ قوم دیکھ رہی ہے کہ آپ نے کس طرح سے صوبے کو مذاق بنایا ہوا تھا، ہم یہ آئندہ نہیں چلنے دیں گے، ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی صاحب نے جو اپنی statement دی ہے جس طرح سے انہوں نے speech کی ہے میں اُن کو appreciate کرتا ہوں اور صوبہ پنجاب کی عوام اس چیز کی گواہ ہے کہ جس طرح سے انہوں نے اپنے سابق دور میں پنجاب کو سنبھال کر رکھا، پنجاب میں ترقیاتی کام کروائے اور تاریخی کام کروائے اُس چیز کا مظہر ہے کہ آج بھی پنجاب کی عوام اُن پر یقین کئے ہوئے ہیں اور جس طرح سے انہوں نے initiatives لئے ، میڈیکل کے شعبہ میں doctors کی تنخواہ بڑھانے کی بات کی

ہے،doctors ہمارے ملک کا اثاثہ ہیںdoctors ہمارے ملک کی وہ کریم ہے جو کہ بہت زیادہ پڑھائی لکھائی کے بعد ہمارے معاشرے میں آکر treatment کرتے ہیں جس سے ہمارا معاشرہ survive کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی ، متعلقہ Health Minister ملک ظہیر عباس صاحب کے points note کریں۔ اب ملک ظہیر عباس کھوکھر صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہوا۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! ابھی میرے ایک دو points رہتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح سے جناب پرویز الہیٰ صاحب نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے development schemes کا ذکر کیا میں اس کو appreciate کرتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کا اِن کو واقعی دُکھ ہے۔ اپوزیشن آئے پنجاب کے لوگوں کے دُکھ کو سمجھے اور اسمبلی کے بزنس میں participate کرے۔ شکریہ

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔ اس کے بعد جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ بات کرلیں۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ فیصل آباد کی طرف لے کر جانا چاہتا ہوں فیصل آباد میں ایئرپورٹ چوک 15 دن سے بند پڑا ہے، انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے کوئی بندہ نہ ایئرپورٹ جا سکتا ہے نہ ایئرپورٹ سے آسکتا ہے لیبر کے gazette notification کے مطابق جو salaries ہیں جو کہ طے ہوا ہے وہ نہ ملنے کی وجہ سے پورے فیصل آباد کی لومز لیبر 15 دن سے ائیرپورٹ چوک میں بیٹھی ہوئی ہیں اور انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی، پورا جھنگ روڈ بند ہے، ایئرپورٹ لوگ پیدل جا رہے ہیں اور پیدل آرہے ہیں یہ بڑی اہم بات ہے اس پر آپ کی توجہ چاہئے۔ آپ اس کا پتہ کرسکتے ہیں 15 دن سے لیبر وہاں اپنے بچوں سمیت ایئرپورٹ چوک میں بیٹھی ہوئی ہیں ان لوگوں نے محرم کے دن بھی روڈ پر گزارے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا وزیر محنت وانسانی وسائل جناب عنصر مجید نیازی صاحب تشریف فرما ہیں؟ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، جناب علی افضل ساہی صاحب یہ فیصل آباد کا issue ہے آپ اس کو نوٹ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر آپ جناب علی افضل ساہی صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس بابت discuss کر لیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، یہ ایک توسیع کی تحریک ہے۔ مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں جناب علی اختر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 25،17،6،1 بابت سال 2019۔ تحریک استحقاق نمبر 29،26،13،8،6،3،2 بابت سال 2020۔ تحریک استحقاق نمبر 25،24،19،18،17،16،6،4 بابت سال 2021 اور تحریک استحقاق نمبر 18،17،14،12،9،7،6،2 بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30۔ ستمبر 2022 تک کی توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 25،17،6،1 بابت سال 2019۔ تحریک استحقاق نمبر 29،26،13،8،6،3،2 بابت سال 2020۔ تحریک استحقاق نمبر 24،19،18،17،16،6،4،25 بابت سال 2021 اور تحریک استحقاق نمبر 18،17،14،12،9،7،6،2 بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس

استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30- ستمبر 2022تک کی توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1،25،17،6بابت سال 2019- تحریک استحقاق نمبر 29،26،13،8،6،3،2بابت سال 2020- تحریک استحقاق نمبر 25،24،19،18،17،16،6،4بابت سال 2021اور تحریک استحقاق نمبر 18،17،14،12،9،7،6،2بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30- ستمبر 2022تک کی توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات پر آجائیں- ملک صاحب! آپ کے ساتھ commitment تھی اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- جناب سپیکر! بہت شکریہ- آپ نے مہربانی فرمائی پہلی بات یہ ہے کہ میں نے آج چیف منسٹر صاحب کی جب سے وہ اللہ کے فضل سے چیف منسٹر بنے ہیں انہوں نے پہلی تقریر ایوان میں کی تو مجھے اُن کی ساری باتیں اپنی جگہ پر ٹھیک لیکن اس بات کو دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی کہ پنجاب میں اس وقت لاکھوں کیوسک پانی انڈیا نے چھوڑ دیا ہے اور پنجاب کا بیشتر علاقہ جو دریاؤں پر ہے جیسے دریائے راوی ہے، دریائے چناب ہے وہاں پر لوگ پانی میں ڈوب رہے ہیں اور حالت اتنی بری ہے کہ ہزاروں لوگ گھروں سے بے گھر ہو گئے ہیں اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی تقریر میں، اپنی گفتگو میں ایک دفعہ بھی سیلاب کا یا سیلاب زدگان کا ذکر نہیں کیا تو میں اس بات کو condemn کرتا ہوں اور میں آپ کے توسط سے پورے ہاؤس کی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہم لوگ دریاؤں کے قریب ہیں، دریائے راوی کے کنارے وہاں پر اس وقت بڑی بے چینی اور سراسیمگی پیدا ہوئی ہے، اس وقت کوئی پرسان حال نہیں ہے اور اتنی بری حالت ہے کہ لوگ رات سے اپنے اپنے علاقوں سے نکل مکانی کر

گئے ہیں اور اُنہیں سنبھالنے کے لئے کوئی انتظامیہ تیار نہیں ہے تو میں آپ کی توجہ اور پورے ہاؤس کی توجہ اس alarming situation پر دلانا چاہتا ہوں اور میں اس پر آپ سے کوئی direction چاہتا ہوں کہ آپ متعلقہ محکمہ کو کوئی ایسی ہدایت فرمائیں اور وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بھیجیں تا کہ اس پر فوری عمل کیا جائے اور جو سیلاب زدگان ہیں اُن کا کوئی نہ کوئی سدباب کیا جا سکے۔ دوسری بات یہ کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بتایا کہ شاہی دور ختم ہو گئے ہیں، گوئیوں کا دور ہے تو میں نے وہ بات بھی سنی جب پی ٹی آئی کا ہاکی سٹیڈیم میں جلسہ ہو رہا تھا تو وزیر اعلیٰ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ میرے پاس ایک ایسا فارمولا ہے جس سے مہنگائی فوری طور پر کنٹرول ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! آج وزیر اعلیٰ صاحب آئے ہیں تو انہوں نے مہنگائی پر کوئی بات ہی نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بات آ گئی ہے۔ میں راجہ صاحب سے ایک بات clear کرنا چاہ رہا ہوں کہ جہاں تک محکمہ آبپاشی کا کام ہے تو میرے خیال میں وہ حکومت پنجاب کر ہی رہی ہے لیکن انڈیا جو پانی چھوڑ رہا ہے تو اس حوالے سے صوبائی حکومت کو یا وفاقی حکومت کو اقدامات کرنے کی ضرورت ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے ابھی فرمایا ہے کہ معزز چیف منسٹر صاحب نے ابھی اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر نہیں کیا تو میں آپ کے توسط سے معزز رکن تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ آج بھی flood سے متعلقہ میٹنگ تھی اور چیف منسٹر صاحب وہ meeting attend کر کے آئے ہیں اور باقاعدہ ہم عوام کو ریلیف دینے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ آج پارلیمانی میٹنگ میں یہ بات کی گئی ہے کہ flood warning کے لئے تقریباً ایک ارب روپے کی لاگت سے ایسی gadgets خریدی جا رہی ہیں جو پانی آنے سے پہلے ہی آپ کو warn کر دیں گی لیکن ابھی اس decision پر implement ہونا باقی ہے تو already اس طرح کے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جیسے ہی ان پر implementation شروع ہو گا پھر انشاءاللہ تعالیٰ اس کو پوری وضاحت کے ساتھ ایوان میں پیش بھی کریں گے۔

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may move his motion for extension.

پبلک اکاؤنٹ کمیٹی II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

MR. SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the time period for submission of reports of PAC II expiring in July 2022 may be extended for further period of one year."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the time period for submission of reports of PAC II expiring in July 2022 may be extended for a further period of one year."

Now, the question is:

> "That the time period for submission of reports of PAC II expiring in July 2022 may be extended for a further period of one year."

(The motion was carried.)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر3313 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر2938 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر2974 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر3445 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک کے بعد میرا سوال تھا آپ میرا question skip کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کے سوال کا نمبر کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1927 ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان میں سے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کتنا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! ابھی معزز ممبر کو سوال تو کر لینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1927 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر میں عارضی و مستقل ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1927: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

میونسپل کمیٹی کمیر (ساہیوال) میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں۔ ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کتنا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): میونسپل کمیٹی کمیر میں ملازمین کی تعداد 41 ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل ملازمین کی تعداد	مستقل ملازمین کی تعداد	ورک چارج ملازمین کی تعداد	کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد
41	28	11	2

میونسپل کمیٹی کمیر کے ملازمین کی تنخواہوں کا سالانہ حجم درج ذیل ہے:۔

مختص رقم برائے مالی سال 19-2018 بشمول مالی امداد	خرچ شدہ رقم برائے مالی سال 19-2018
2 کروڑ 24 لاکھ 96 ہزار 9 سو 72 روپے (2,24,96,972/- روپے) ہے۔	1 کروڑ 53 لاکھ 89 ہزار 6 سو 28 روپے (1,53,89,628/- روپے) ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے میونسپل کمیٹی ساہیوال کے متعلق سوال کیا تھا تو سب سے پہلے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کمیر کو 2013 کے بعد ٹاؤن کمیٹی سے میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا تھا اور کمیر شہر میں بسنے والے لوگوں کو شہری حقوق دیئے گئے تھے لیکن اس کے بعد نئے پاکستان میں بدقسمتی سے میونسپل کمیٹی کے status کو ختم کر کے ٹاؤن کمیٹی بنا دیا گیا تھا تو آج اس میونسپل کمیٹی میں اس کی کیا position ہے، اس کی ترقی اور اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ان کے پاس کوئی پروگرام ہے، یہ میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے۔ اس میں کل ملازمین کی تعداد 41 ہے جس میں 28 مستقل ملازمین، 11 ورک چارج ملازمین اور 2 کنٹریکٹ ملازمین ہیں اس کے علاوہ میونسپل کمیٹی کمیر کی تنخواہوں کا سالانہ حجم درج ذیل ہے اس میں رقم بشمول مالی امداد 2 کروڑ 24 لاکھ 96 ہزار 972 روپے ہے اور خرچ شدہ رقم 2019 میں ایک کروڑ 53 لاکھ 89 ہزار 6 سو 28 روپے ہے۔ اس کے ساتھ اگر یہ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی حاضر ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 11 مارچ 2019 کو پوچھا تھا اور اب 3 سال 5 ماہ بعد آج یہ question take up ہو رہا ہے آپ میرا سوال ملاحظہ فرمالیں وہاں پر کسی جگہ پر یہ نہیں لکھا کہ 2019 کا انہوں نے مجھے data provide کرنا ہے کیونکہ یہ chair کی direction ہے کہ یہ latest update provide کریں۔ میں ان کے جواب سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ آج ہم 2022 میں پہنچ چکے ہیں اور یہ مجھے 19-2018 کے حوالے سے جواب دے رہے ہیں ان کو چاہئے کہ

یہ مجھے 22-2021 کی latest update دیں۔ انہوں نے 22-2021 تک کتنے فنڈز دیئے ہیں اور وہاں پر کتنی ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے یہ مجھے اس کے متعلق بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کا جواب دے رہا ہوں کہ مختص رقم برائے مالی سال 21-2020 یہ 4 کروڑ 6 لاکھ 37 ہزار 522 روپے ہے اس میں سے خرچ شدہ رقم برائے مالی سال 21-2020 میں ایک کروڑ 21 لاکھ 53 ہزار روپے ہے اسی طرح اگلا مالی سال 22-2021 اس میں مختص رقم بشمول مالی امداد 4 کروڑ 55 لاکھ 5 ہزار روپے ہے اور اس میں سے 2 کروڑ 71 لاکھ 85 ہزار 7 سو روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے یہ 21-2020 اور 22-2021 ان دونوں سالوں کی تفصیل یہ آ گئی ہے اور یہ 23-2022 کا سال ابھی شروع ہوا ہے اس کے بارے میں یہ آئندہ سوال پوچھیں گے تو اس کا جواب بھی دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی منسٹر صاحب سے ضمنی سوال پوچھا تھا میں اپنا سوال دھرائے دیتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کمیر کا اس وقت کیا status ہے اور وہاں جتنی آبادی ہے اس کے مطابق جو انہوں نے 41 ملازمین کی تعداد بتائی ہے جس میں سے 28 ملازمین مستقل ہیں اور 11 ورک چارج ملازمین ہیں اور 2 ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں وہاں میونسپل کمیٹی کمیر کی آبادی بہت زیادہ ہے وہاں پر ایک لاکھ سے زیادہ آبادی کا علاقہ ہے تو آبادی کے لحاظ سے وہاں پر بہت کم ملازمین ہیں۔ میونسپل کمیٹی کمیر میں جو بسنے والے لوگ ہیں ان کو یہ شہری سہولیات دینے سے قاصر ہیں اور ان کا status منگوالیں یہ تمام لوگ دفتر میں کام کرتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کو آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر صفائی ستھرائی کے لئے جو ملازمین ہیں وہ وہاں پر کمیر شہر کے لوگوں کو شہری سہولیات دینے کے لئے کیا انتظام کر رہے ہیں اور اس حوالے سے آئندہ کیا کیا انتظامات کریں گے، یہ بتا دیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جہاں پر sanitation staff کی کمی ہے، عوامی شکایات ہیں اور سٹاف کی کمی سے لوگ متاثر ہوتے ہیں وہاں پر محکمہ وقتاً فوقتاً نئی بھرتی شروع کرتا ہے تو فاضل ایم پی اے صاحب اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا حلقہ ہے اور وہاں اس طرح کی شدید مشکلات ہیں تو یہ لکھ کر ہمیں دیں ہم متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے کہیں گے کہ

اگر وہاں پر سٹاف کی کمی ہے تو وہاں adhoc basis پر فوری طور پر مزید کچھ ملازمین کو بھرتی کریں تاکہ عوام کو بہتر طریقے سے صحت وصفائی کی سہولیات میسر کی جاسکیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! لکھ کر دینے والی بات تو دور ہے میں یہ بتا رہا ہوں کہ وہاں پر یہ مسئلہ موجود ہے وہاں گلیوں میں پانی کھڑا ہے، سڑکیں بند ہیں اور صفائی ستھرائی کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اب کیا لکھ کر دینا ضروری ہے؟ یہاں پر منسٹر صاحب بیٹھے اور محکمہ بھی موجود ہیں منسٹر صاحب یہاں پر direction دیں اور محکمے کو time limit دیں کہ اتنے وقت میں وہاں صفائی کے لئے ملازم رکھیں چاہے وہ ملازم یہ اپنی مرضی سے رکھ لیں۔ بابا محمد پناہ سرکار بہت بڑے گدی نشین ہیں کمیر ان کا شہر ہے اس کو ہم خود صاف رکھیں اور محکمے سے بھی صاف کروائیں جس کے لئے آپ ان کو direction دیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کھوہ موہ کر تین مہینے ان کی حکومت رہی ہے، وزیر اعلیٰ بھی ان کا رہا ہے تو یہ فوری طور پر کروا لیتے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): اگر یہ نہیں کروا سکے تو پھر میں نے تو ایک طریقہ بتا دیا ہے کہ اگر وہاں اس طرح کا کوئی شدید مسئلہ ہے تو یہ لکھ کر بھجوائیں تو میں محکمانہ طور پر اس کی تحقیقات کروا لیتا ہوں اگر واقعی اس کی ضرورت ہے تو وہاں پر ضرور نیا سٹاف بھرتی کروائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

آوازیں: ان کے چھ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں گے تو میں بات کروں گا ورنہ بالکل بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو سن لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا جو رویّہ ہے اور جس طرح انہوں نے تین مہینے کی بات کی ہے اس میں میری عوام کا کیا قصور ہے؟ وہاں پر بسنے والے لوگوں کا کیا قصور ہے؟ یہ پنجاب کی عوام کا مسئلہ ہے اور اسے حل کرنا ان کا فرض ہے یہ تنخواہیں لیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز رکن ٹھیک بات کر رہے ہیں، صفائی نصف ایمان اے کدی آپ وی کر لئی کرن۔ ایویں ویلے بیٹھے رہندے نیں۔

جناب سپیکر: محترمہ سعدیہ سہیل ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بہت شکریہ، جناب سپیکر!

میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ---

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔ مئی

2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے
والے انسانیت سوز اور بہیمانہ تشدد کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے
تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔ مئی
2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے
والے انسانیت سوز اور بہیمانہ تشدد کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے
تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔ مئی
2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے
والے انسانیت سوز اور بہیمانہ تشدد کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک، محترمہ زیب النساء اعوان اور محترمہ راحیلہ نعیم
اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر کورم کی نشاندہی کرتے رہے)

ایوان کا25 مئی2022 کو ہونے والے پی ٹی آئی کے پُر امن مارچ پر پولیس اور انتظامیہ کے بہیمانہ تشدد پر اظہار مزمت

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ 25-مئی 2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے والے پولیس اور انتظامیہ کے انسانیت سوز سلوک اور بہیمانہ تشدد کی پر زور مذمت کرتا ہے-نیز یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث سرکاری افسران اور ان کی پشت پناہی کرنے والی سیاسی اور حکومتی شخصیات جن میں راناثناء اللہ خان وفاقی وزیر داخلہ اور سابق وزیر داخلہ پنجاب عطاء اللہ تارڑ پیش پیش تھے ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے اور اس واقعہ کے دوران پاکستان تحریک انصاف کے راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف قائم کردہ غیر قانونی مقدمات ختم کئے جائیں۔ "

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ 25-مئی2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پر امن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے والے پولیس اور انتظامیہ کے انسانیت سوز سلوک اور بہیمانہ تشدد کی پر زور مذمت کرتا ہے-نیز یہ ایوان حکومت پنجاب سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث سرکاری افسران اور ان کی پشت پناہی کرنے والی سیاسی اور حکومتی شخصیات جن میں راناثناء اللہ خان وفاقی وزیر داخلہ اور سابق وزیر داخلہ پنجاب عطاء اللہ تارڑ پیش پیش تھے ان کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور اس واقعہ کے دوران پاکستان تحریک انصاف کے راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف قائم کردہ غیر قانونی مقدمات ختم کئے جائیں۔ "

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مورخہ 25- مئی 2022 کو پاکستان تحریک انصاف کے پرامن حقیقی آزادی مارچ پر ہونے والے پولیس اور انتظامیہ کے انسانیت سوز سلوک اور بہیمانہ تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز اس لئے یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث سرکاری افسران اور ان کی پشت پناہی کرنے والی سیاسی اور حکومتی شخصیات جن میں راناثناءاللہ خان وفاقی وزیر داخلہ اور سابق وزیر داخلہ پنجاب عطاءاللہ تارڑ پیش پیش تھے ان کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور اس واقعہ کے دوران پاکستان تحریک انصاف کے راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف قائم کردہ غیر قانونی مقدمات ختم کئے جائیں۔ "

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے گنتی کریں لیکن جب ایک کام شروع ہو چکا ہے تو اسے راستے میں کیسے روکیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب کورم کی نشاندہی ہو جائے تو پہلے کورم پورا کیا جاتا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): ملک صاحب! میری بات سن لیں۔جناب سپیکر نے بالکل درست فرمایا ہے کہ جب ایک business take up ہو چکا ہے جب تک وہ ختم نہ ہو تو درمیان میں interrupt نہیں کیا جا سکتا۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا پہلے گنتی کرائی جائے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جب کورم کی نشاندہی ہو تو گنتی کروانا لازمی ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری ایک استدعا ہے کہ میڈم کورم سے کہیں کہ کاغذ پنسل لیں اور انگریزی میں لفظ کورم لکھ کر آپ کو دے دیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! نہ قواعد کا پتا نہ ہی ضوابط کا پتا اور صرف کورم کورم یہ تو صرف کورم point out کرنے کے لئے ہی آتی ہیں۔یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، یہ ممبرز کی interest کی بات ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ یہ سارے سوالات اپوزیشن کی طرف سے ہیں، اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا اور وقفہ سوالات ان کے کہنے پر ہوتا ہے لیکن ان کو کوئی interest نہیں ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: یہ طریق کار ہے کہ اگر کورم کی نشاندہی کی جائے تو پہلے کورم پورا کیا جائے۔

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری، سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): ان کو عوام کی بھلائی سے، ان کی مشکلات سے کوئی concern نہیں ہے۔خود ہی سوال ڈالتے ہیں اور خود ہی کورم کی نشاندہی کرتے ہیں اور خود ہی باہر چلے جاتے ہیں۔بندہ ان سے یہ پوچھے کہ بزنس آپ کا ہے، جب ہمارا کوئی بزنس آئے تو اس پر ہمیں کچھ کہیں تو درست لیکن یہ بزنس تو ہمارا نہیں بلکہ ان کا ہے۔ان کو کون سمجھائے کہ اپوزیشن کا کیا کام ہوتا ہے اور حکومت کا کیا کام ہے؟

جناب سپیکر: ان کو میاں اسلم اقبال ہی سمجھائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ، پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر سینئر پارلیمنٹیرینز موجود ہوں اور اس طرح کی گفتگو ہو چاہے وہ خاتون ہو یا مرد پارلیمنٹیرین ہو۔ آپ کی طرف سے یہ لفظ دہرانا کہ جناب یہ ہمیں لکھ کر دکھا دیں یہ پڑھ کر دکھا دیں۔ میرے خیال میں پی ٹی آئی کے اپنے ممبران کی اکثریت لکھنے کے بھی قابل نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں نے تو ان کا نام ہی نہیں لیا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جب ہم نے نشاندہی کر دی کہ آپ کا کورم پورا نہیں ہے، آپ یہ قرارداد پاس کروانا چاہتے ہیں تو Chair کا یہ فرض بنتا تھا کہ آپ فوری طور پر گنتی کروا دیتے اور یہ اصول اور قواعد کے مطابق تھا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ یہاں بیٹھ کر انصاف کی صرف باتیں کرتے ہیں۔ آپ یہاں پر یہ بات کر رہے ہیں کہ اس ممبر نے یہ کہہ دیا اور اس کو پڑھنا نہیں آتا حالانکہ آپ کی یہاں پر ایسی اکثریت موجود ہے جو شاید یہ کتابچہ بھی نہیں پڑھ پائے گی لیکن ہم کبھی بھی ان کی تذلیل نہیں کریں گے، ہم کبھی ان کی بات نہیں کریں گے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے اور یہ جناب کا privilege ہے لیکن آپ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال ہو رہے ہیں۔ آپ Custodian of the House ہیں، اگر یہ آپ کے بارے میں ایسے الفاظ بولیں گے تو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ آپ اس ہاؤس کا تقدس ہیں آپ نے اس ہاؤس کو چلانا ہے انہیں آپ کی respect کرنا پڑے گی کیونکہ یہ جناب سپیکر کی privilege اور prestige ہے۔ لہٰذا انہوں نے جو الفاظ ادا کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کروائے جائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: آپ نے قانون اور رولز کے مطابق ہی چلنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم صاحبہ! میری بات سُنیں ہم قانون اور رولز کے مطابق ہی چل رہے ہیں جب ایک business شروع ہو جاتا ہے تو اُس کے in between آپ quorum point out نہیں کر سکتے۔ جب وہ business ختم ہو گیا آپ نے جیسے ہی quorum point out کیا تو ہم نے گنتی کروا دی اور روایات بھی یہی ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ضلع بھر میں لمپی سکن بیماری سے جانوروں کی ہلاکتیں، حکومت سے فی الفور اقدامات کا مطالبہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ ہمارے ضلع کا ایک بہت ضروری مسئلہ ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ میرے ضلع کے کاشت کار بہت چھوٹے زمین دار ہیں اور اُن کے جانور اُن کا اثاثہ ہے۔ میرے ضلع میں Lumpy Skin Disease بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے بہت جانور مر رہے ہیں۔ میں نے انتظامیہ کی توجہ اس طرف دلوائی اُس کے باوجود اب تک کوئی منادی کرائی گئی ہے، نہ محکمے نے اس کے اوپر کوئی توجہ دی۔ لوگ مرے ہوئے جانوروں کو منگلہ ڈیم میں پھینک رہے ہیں۔ متعلقہ وزیر صاحب سے کہیے کہ وہ اس کا فی الفور نوٹس لیں کیونکہ اس بیماری کی وجہ سے پورا ضلع جہلم پریشان ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے honorable colleague نے بڑا اچھا question کیا ہے۔ Lumpy Skin Disease کے حوالے سے ہمیں یہاں پر presentation دی گئی ہے یہ بیماری just like Corona ہے تو ابھی تک اس کی vaccine موجود نہیں ہے۔ حکومت نے آرڈرز کئے ہیں اور vaccine باہر سے آ رہی ہے۔ یہ بیماری صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی ہے۔ میں اپنے honorable colleague سے کہوں گا کہ مجھ سے تھوڑی سی briefing لے لیں کیونکہ اس میں awareness کی کمی تھی تو ہم نے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر awareness چلوا دی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میں معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کی خدمت میں دو لائنیں پڑھنا چاہوں گا:

ARTICLE 231: No speech after question is put, a member shall not speak on a question after the Speaker has put the question to the Assembly.

جب ایک بات شروع ہو گئی تو اُس میں آپ سوال جواب بھی نہیں کر سکتے اور quorum point out نہیں کر سکتے۔ آئین کے اس آرٹیکل کو جو دوست پڑھنا چاہیں وہ جا کر پڑھ لیں۔ غیر قانونی کام حزب اختلاف والے کر رہے ہیں، حزب اقتدار والے نہیں کر رہے۔ اب جناب احمد خان صاحب!

جناب احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ Question Hour or Private Member Day حزب اختلاف کے ساتھ belong کرتا ہے کیونکہ اس میں حزب اختلاف کو اپنی بات کرنے کا پورا ٹائم ملتا ہے۔ جس طرح محترمہ راحیلہ نعیم فرما رہی تھیں تو اگر انہیں Assembly Business میں دلچسپی ہے تو میں آپ کی وساطت سے request کروں گا کہ Question Hour کا ایک معیار بنالیں کیونکہ Question Hour میں اخلاقی طور پر بھی quorum point out نہیں کیا جاتا اور Private Members' Day تو کُلی طور پر حزب اختلاف کا ہوتا ہے اس میں ممبران حزب اختلاف اپنے حلقوں کے مسائل بیان کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بھی request کروں گا کہ آپ custodian of the House ہیں تو یہ آپ کا privilege ہے کہ آپ جس وقت چاہیں کوئی business suspend کریں، جس وقت چاہیں اس معزز ایوان کی منظوری سے جس business کو carry on کریں۔ اِدھر سے جو الفاظ کہے گئے ہیں میں آپ سے request کروں گا کہ آپ ان الفاظ کو expunge کروائیں اور میں ان الفاظ کی بھرپور مذمت کروں گا کیونکہ ہم نے بھی حزب اختلاف میں ٹائم گزارا ہے تو اگر ان کو اپنے business میں دلچسپی نہیں ہے تو اس میں Treasury Benches کا کوئی قصور نہیں ہے۔ معزز ممبران حزب اختلاف اس معزز ایوان میں آئیں اور اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اس سلسلے میں اگر یہ آپ کی طرف کوئی قدم اُٹھانا چاہتے ہیں تو میری یہ تجویز ہو گی کہ Question Hour کا کوئی criteria بنالیں کہ Question Hour میں quorum point out نہیں ہو گا۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان صاحب! مجھے آپ کی باتوں سے بالکل اتفاق ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
اوکاڑہ، بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سیوریج، سولنگ اور ٹف ٹائل کے منصوبہ جات کی تفصیلات

***3814: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد (ضلع اوکاڑہ) شہروں کے لئے سیوریج، سولنگ، ٹف ٹائل وغیرہ کا ایک جامع منصوبہ 17-2016 میں بنایا گیا تھا؟

(ب) مندرجہ بالا منصوبوں پر اب تک کتنا کام ہو گیا ہے اور کتنا کام باقی ہے؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کو حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 میں چیف منسٹر ڈائریکٹو نمبر (PS/Secy(Imp) CMO/AB-188/114/0112351 مورخہ 15-08-2015 کو مذکورہ سکیم منظور ہوئی تھی۔

(ب) مندرجہ بالا سکیم پر تقریباً 8 کروڑ روپے کا کام ہو گیا ہے جبکہ سکیم ہذا کا تخمینہ لاگت 12 کروڑ روپے ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے مزید 4 کروڑ روپے درکار ہیں۔ یہ سکیم

منڈی احمد آباد، بصیر پور و ملحقہ آبادیاں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں سڑکات، P.C.C، ٹف ٹائل، ڈرینج سکیم، سلیج کیریئر اینڈ سولنگ کی تعمیر و مرمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! بالکل حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس سلسلہ میں حکومتِ پنجاب نے منصوبہ ہذا کو ADP-2021-22 میں شامل کیا ہے اور درج ذیل شیڈول کے مطابق فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور اسی کے مطابق منصوبہ ہذا کو مکمل کیا جائے گا۔

مالی سال	2021-22	2022-23	2023-24
مختص کردہ رقم	10.000 ملین	15.000 ملین	15.000 ملین

سرگودھا: میونسپل کمیٹی بھلوال کے قیام، فنڈز کے اجراء اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

3313: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا بھلوال کو میونسپل کمیٹی کا درجہ کب دیا گیا اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ب) بھلوال میونسپل کمیٹی کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور کہاں کہاں خرچ کئے گئے؟

(ج) میونسپل کمیٹی میں کل کتنے ملازمین کہاں کہاں کام کر رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) میونسپل کمیٹی کے پاس کتنی گاڑیاں اور رکشے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) بھلوال کو میونسپل کمیٹی کا درجہ 1965 میں دیا گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی دستیاب نہ ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی بھلوال کو19-2018میں2کروڑ روپے اور سال 20-2019 میں 4کروڑ55لاکھ روپے فنڈز مختص کئے گئے۔ لیکن تاحال خرچ نہ کئے گئے جن میں سے 5کروڑ روپےPMSP پروگرام کی سکیمیں مختص کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی بھلوال میں2019کے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے مطابق شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کل منظور شُدہ اسامیوں کی تعداد 289تعینات ملازمین کی کل تعداد 226(تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)خالی اسامیوں کی تعداد63

(د) میونسپل کمیٹی بھلوال میں موجود 15گاڑیاں اور 12رکشہ جات ہیں جو کہ چالوحالت میں ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی112میں نصب سٹریٹ لائٹس کی درستگی سے متعلقہ تفصیلات

*2938: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ فیصل آباد میں میونسپل کارپوریشن نے سٹریٹ لائٹس نصب کی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی اکثر سڑکوں، روڈز اور گلی محلہ میں نصب سٹریٹ لائٹس خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خراب سٹریٹ لائٹس کی وجہ سے اس شہر میں ڈکیتی کی وارداتیں رات کے وقت بڑھ گئی ہیں؟

(د) کیاحکومت خراب سٹریٹ لائٹس کو جلد از جلد درست کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(ہ) حلقہ پی پی-112 کی تمام سڑکوں، روڈز اور گلی محلوں کی سٹریٹ لائٹس کی درستگی جلد از جلد کروانے اور اس حلقہ کی جن جن روڈز، سڑکوں اور گلی محلوں میں سٹریٹ لائٹس نصب ہیں ان کے نام بتائیں اور جن میں یہ سہولت دستیاب نہ ہے ان کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے میونسپل حدود کی مختلف سڑکات اور گلیوں میں سٹریٹ لائٹس نصب کی ہوئی ہیں۔

(ب) سڑکوں اور گلیوں میں نصب سٹریٹ لائٹس وقتاً فوقتاً ٹیکنیکل فالٹ کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے جنہیں درست کر دیا جاتا ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن فیصل آباد سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) سڑکوں اور گلیوں میں نصب سٹریٹ لائٹس ٹیکنیکل فالٹ کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے جنہیں درست کر دیا جاتا ہے البتہ کچھ سٹریٹ لائٹس سٹور میں سامان نہ ہونے کی وجہ سے درست نہ ہو سکی ہیں۔ البتہ خرید کی کارروائی جاری ہے۔ سامان موصول ہونے پر باقی خراب سٹریٹ لائٹس کو بھی جلد درست کر دیا جائیگا۔

(ہ) تفصیلی جواب جُز(د) میں دیا جا چکا ہے۔ حلقہ پی پی 112 کے مندرجہ ذیل علاقوں میں سڑکوں اور گلیوں میں سٹریٹ لائٹس نصب ہیں:-

فیکٹری ایریا، علی ہاؤسنگ کالونی، المدینہ کمرشل مارکیٹ، ایوب کالونی، ایوب ریسرچ، چک نمبر219رب، چک نمبر220رب، غریباں آباد، جج والا، کچی آبادی غریباں آباد، سرسید ٹاؤن، ناظم آباد اے، بی بلاک، نیو خالد آباد، پرانی سنٹرل جیل، قائداعظم ٹاؤن، پرتاب نگر، رفیق کالونی، رحیم ٹاؤن، شاداب کالونی، شیر سنگھ والا، سرسید ٹاؤن اے، بی، ڈی، ای بلاک۔

حلقہ پی پی۔ 112 کے مندرجہ ذیل علاقوں میں سٹریٹ لائٹس نصب نہ ہیں:-

کرسچن نگر فیکٹری ایریا، امین پارک، ارشد ٹاؤن، بدر کالونی، بلاول ٹاؤن، بسمہ پارک، چک نمبر295رب، چک نمبر221رب، کالج روڈ، فردوس کالونی، غلہ منڈی، اسماعیل ٹاؤن، جمیل پارک، حمید پارک، کچی آبادی، لال مل چوک فیکٹری ایریا، نصرت کالونی، رضا ٹاؤن، ریلوے پھاٹک نمبر2 کچی آبادی، رحمانیہ ٹاؤن، سیف آباد نمبر1، سجاد ٹاؤن، سرسید ٹاؤن سکیم نمبرII -212 سہیل بستی، طارق بستی، طارق کالونی، واپڈا کالونی سیکٹر نمبر3 فیکٹری ایریا۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کوڑا اٹھانے کے لئے مشینری کی تعداد، ماہانہ خرچ اور پٹرول / ڈیزل کی طلب سے متعلقہ تفصیلات

***2974: جناب محمد طاہر پرویز :** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس اس وقت کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی مشینری اور ٹرک وغیرہ ہیں؟

(ب) روزانہ کتنے ٹن کوڑا اس شہر سے اٹھایا جاتا ہے اور کہاں پر Dispose off کیا جاتا ہے؟

(ج) اس کمپنی کا ایک دن اور ایک ماہ کا کتنا خرچ ہے؟

(د) یہ کمپنی اپنی گاڑیوں کے لئے کہاں سے پٹرول ڈیزل وغیرہ خرید کرتی ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے لئے کتنا پٹرول / ڈیزل روزانہ خرید کیا جاتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے آپریشن فلیٹ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے 197 گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) روزانہ تقریباً 1300 ٹن کوڑا کرکٹ فیصل آباد شہر سے اٹھایا جاتا ہے جسے جڑانوالہ روڈ پر محمد والا کے قریب ڈمپ سائیٹ میں Dispose off کر دیا جاتا ہے۔

(ج) ایک دن کا خرچہ 3.6 ملین اور ایک ماہ کا خرچ 110 ملین روپے ہے جس میں 4300 ورکرز کی تنخواہ بھی شامل ہے۔

(د) پٹرول اور ڈیزل کی خریداری PSO کمپنی سے کی جاتی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا اپنا فلنگ سٹیشن ہے۔ جہاں سے گاڑیاں روزانہ کی بنیاد پر ڈیزل ڈلواتی ہیں۔

(ہ) کمپنی ماہانہ 12 ملین روپے کا پٹرول و ڈیزل خرید کرتی ہے۔

رحیم یار خان میں نئے بس اڈوں کی تعمیر اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3445: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان میں نیا بس اڈا کب سے زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بس سٹینڈ ہذا کی تعمیر کے لئے بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں؟

(ج) سٹینڈ ہذا کے ابھی تک مکمل طور پر فعال نہ ہونے اور تعمیرات نامکمل ہونے میں کون کون سے عوامل مانع ہیں نیز کب تک یہ سٹینڈ مکمل طور پر فنکشنل کر دیا جائے گا تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان میں صرف ایک جنرل بس سٹینڈ ہے۔ جو کہ سال 2015 سے زیر تعمیر ہے۔ جنرل بس سٹینڈ کا تخمینہ لاگت 199.716 ملین روپے کے اسٹیمیٹ کی منظوری سیکرٹری CD&LG ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ منعقدہ مورخہ 30.05.2016 میں ہوئی۔ جس میں کنسٹرکشن کاسٹ 102.822 ملین روپے، ریونیو ایٹمز خرید کرنے کے لئے 6.894 ملین روپے خرید قیمت زمین کے لئے 90.00 ملین روپے مختص کی گئی تھی۔ حکومت پنجاب کی جانب سے فنڈز کی کمی کے باعث کام رکا ہوا تھا اور اسکی تعمیراتی ایجنسی محکمہ بلڈنگز رحیم یار خان ہے۔ 2017 LGDP(Defunct ڈسٹرکٹ کونسل) رحیم یار خان کی سیونگز مبلغ 13.521 ملین روپے میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کو ٹرانسفر کئے گئے۔ جناب سیکرٹری لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور نے بروئے لیٹر نمبر C(LG)9-25/2017&SO.DC مورخہ 21.07.2020 مبلغ 13.521 ملین روپے میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کو ٹرانسفر کرنے کی منظوری دی۔ (تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حال ہی میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے بروئے لیٹر نمبر DD(Dev)/RYK 189/ مورخہ 18.02.2020 کو جنرل بس سٹینڈ کے بقیہ فنڈز کے لئے تحریر کیا گیا تھا۔ جس کی منظوری جناب سیکرٹری لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور نے بروئے لیٹر

نمبر C(LG)9-25/2017&SO.DC مورخہ 21.07.2020 مبلغ 13.521 ملین روپے دے دی ہے۔ جو کہ اب فنڈز میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کو ٹرانسفر ہو گئے ہیں۔ جن میں سے اب تک 12.320 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ (تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) جنرل بس اسٹینڈ کا تقریباً 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان اس کی تعمیراتی ایجنسی نہ ہے بلکہ تعمیراتی ایجنسی محکمہ بلڈنگز رحیم یار خان ہے۔ عنقریب جنرل بس سٹینڈ مکمل طور پر فنکشنل ہو جائے گا۔ اب تک کی موجودہ صورتحال ہے۔ (تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

ساہیوال: مذبح خانہ میں صفائی اور نکاسی کے ناقص انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*3537: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں سلاٹر ہاؤس (مذبحہ خانہ) کب قائم کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میں موجود سلاٹر ہاؤس جانوروں کے خون اور دیگر گندگی سے بھرا ایک تالاب کا منظر پیش کر رہا ہے کیا اس گندگی زدہ ماحول میں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا درست ہے کہ سلاٹر ہاؤس کے گندے پانی کی نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے گوشت جراثیم آلودہ ہو جاتا ہے یہ مضر صحت گوشت شہریوں کو کھلایا جا رہا ہے اس کی وجوہات بتائیں۔ حکومت کب تک اس مذبح خانہ کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ساہیوال میں سلاٹر ہاؤس (مذبحہ خانہ) 1972 میں قائم ہوا۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ سلاٹر ہاؤس کی روزانہ کی بنیاد پر صفائی کروائی جاتی ہے۔ مستقل طور پر عملہ سینٹری ورکر تعینات ہے جو کہ سلاٹرنگ کے بعد سلاٹر ہاؤس کی صفائی کرتا ہے اور

پانی کا نکاس بذریعہ سکر مشین کروایا جاتا ہے جبکہ گندگی بذریعہ آرم رول روزانہ کی بنیاد پر اٹھوائی جاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے جبکہ سلاٹر ہاؤس کے پانی کے نکاس کے لئے پہلے کھال موجود تھا۔ کچھ عرصہ پہلے سلاٹر ہاؤس کی بیک سائیڈ پر آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بننے کی وجہ سے کھال بند ہو گیا تھا۔ سلاٹر ہاؤس کے پانی کے لئے کنواں بنا رکھا ہے جس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔ اور بعد ازاں بذریعہ سکر مشین نکاس کروادیا جاتا ہے۔ پانی کے مستقل نکاس کے لئے جلد تخمینہ مرتب کر لیا جائے گا۔ اور تخمینہ کے مطابق کام کروایا جائے گا۔ نیز جراثیم آلودہ گوشت نہ ہوتا ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹر کی موجودگی میں سلاٹرنگ ہوتی ہے۔

ضلع جھنگ میں ٹریفک سگنلز لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*3711: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھنگ شہر میں کن جگہوں، پوائنٹس اور چوراہوں پر ٹریفک سگنل لگوائے گئے ہیں کیا وہ تمام کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر جھنگ شہر میں مزید ٹریفک سگنلز کی ضرورت ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک مزید ٹریفک سگنلز لگانے کے اقدامات اٹھائے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جھنگ شہر میں نواز چوک، تھانہ صدر اور ایوب چوک پر ٹریفک سگنل لگائے جا چکے ہیں جو کام کر رہے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر بقیہ سگنلز جیسے برجی چوک اور کلمہ چوک میں نصب کئے جائیں گے۔

جھنگ میں قبرستانوں کی تعداد اور جگہ کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*3712: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھنگ میں کل کتنے قبرستان کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان قبرستانوں میں میت دفنانے کی جگہ ختم ہو جانے کی وجہ سے عوام الناس کو اپنے پیاروں کو دفنانے میں سخت دشواری ہو رہی ہے؟

(ج) حکومت جھنگ شہر کے مکینوں کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جھنگ شہر میں 14 قبرستان موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ قبرستان محلہ حیدری جھنگ سٹی موضع چک جنوبی تحصیل جھنگ

2۔ قبرستان آدھیوال جھنگ سٹی نزد لاری اڈا جھنگ سٹی موضع جھنگ چک جنوبی تحصیل جھنگ

3۔ قبرستان چک نور شاہ سرگودھا روڈ جھنگ

4۔ قبرستان توتاں والا کچا ریلوے روڈ جھنگ

5۔ قبرستان کھجی والا جھنگ سٹی

6۔ قبرستان بودلہ شاہ نزد جوڑا کھوہ جھنگ سٹی

7۔ قبرستان مائی ہیر موضع کوٹ سائی سنگھ

8۔ قبرستان جٹیانہ نزد تھانہ صدر چوک جھنگ صدر موضع سول سٹیشن جھنگ

9۔ قبرستان (لوہلے شاہ) ہر مل پور جھنگ صدر موضع حسنانہ تحصیل جھنگ

10۔ قبرستان سلطان شاہ جھنگ چک گھمنانہ

11۔ قبرستان میل 4 گوجرہ روڈ چک گھمنانہ

12۔ قبرستان مظفر شاہ چک گھمنانہ نزد صدیق آباد سیٹلائٹ ٹاؤن

13۔ قبرستان پنڈیاں والا چک گھمنانہ نزد اجالا ٹیکسٹائل ملز

14۔ قبرستان وینساں والا چک گھمنانہ نزد گوجرہ روڈ

(ب) بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں جن کے حل کے لئے متعلقہ ادارے کوشاں ہیں۔

(ج) محکمہ ریونیو جھنگ کو سرکاری زمین کی نشاندہی و الاٹمنٹ قبرستان کے لئے بذریعہ چٹھی نمبری125 مورخہ 30.01.2020 کو تحریر کر دی گئی ہے۔

جھنگ: جنرل بس سٹینڈ پر حکومت کی طرف سے منظور کردہ اڈا فیس سے زائد وصولی و دیگر تفصیلات

*3838: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنرل بس سٹینڈ جھنگ پر ہر بس سے کس شرح سے اڈا فیس وصول کی جاتی ہے کیا فیس کی وصولی سرکاری انتظامیہ خود کرتی ہے یا مذکورہ فیس کی وصولی کا ٹھیکہ نیلام کیا جاتا ہے اگر پرائیویٹ ٹھیکیدار ہے تو اس وقت ٹھیکیدار کون ہے اور کتنی سالانہ رقم کے عوض ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سٹینڈ پر حکومت کی طرف سے طے کردہ اڈا فیس سے کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کی جاتی ہے اور زائد فیس ادا نہ کرنے والے ٹرانسپورٹر کو سٹینڈ پر بس کھڑی کرنے کی سہولت مہیا نہیں کی جاتی؟

(ج) گزشتہ تین سال میں جنرل بس سٹینڈ کے کون کون ایڈمنسٹریٹر رہے ان کا تعیناتی عرصہ کتنے ماہ پر محیط ہے کیا کسی ایڈمنسٹریٹر کے خلاف کھلے عام زائد فیس وصول کرنے والے عناصر کو نہ روکنے پر کارروائی کی گئی ہے تو تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن نمبر122 مورخہ 30-11-2019 کے مطابق جنرل بس سٹینڈ پر درج ذیل شرح سے اڈا فیس وصول کی جاتی ہے۔

1۔ اڈہ فیس اے سی / نان اے سی فیس بس-/ 100 روپے فی پھیرا

2۔ اڈہ فیس اے سی / نان اے سی فیس ویگن-/ 50 روپے فی پھیرا

3۔ ہر سال نیلام عام کے اشتہارات دینے کے باوجود ٹھیکیداران کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سال 2008 سے ٹھیکہ نہ ہوا ہے بدیں وجہ بلدیہ کا عملہ اڈا فیس کی محکمانہ وصولی کر رہا ہے۔

(ب) ہر بس ویگن سے گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق فیس وصول کی جاتی ہے کسی بھی ٹرانسپورٹرز سے شیڈول سے ایک پائی بھی زائد فیس وصول نہ کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی ٹرانسپورٹرز کو جنرل بس سٹینڈ پر بس / ویگن کھڑی کرنے سے روکا جاتا ہے۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ پر اڈہ فیس وصولی کے ذمہ دار میونسپل آفیسر (فنانس) ہیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران درج ذیل میونسپل آفیسرز میونسپل کارپوریشن جھنگ میں تعینات رہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام میونسپل آفیسر	پیریڈ
1۔	محمد رؤف گجر	01.01.2017تا15.10.2018
2۔	ظفر عباس مونا	27.10.2018تا08.11.2018
3۔	محمد شکیل	27.11.2018تا14.01.2019
4۔	شیخ محمد سلیم	15.01.2019تا15.02.2019
5۔	محمد شکیل	27.02.2019تا31.03.2019
6۔	محمد اسلم	05.04.2019تا10.05.2019
7۔	محمد رفیق وٹو	10.05.2019تا13.07.2020
8۔	محمد محبوب	15.07.2020تا06.03.2021
9۔	شکیل احمد	06.03.2021تاوقت

کسی بھی میونسپل آفیسرز (فنانس) / ایڈمنسٹریٹر کے خلاف زائد وصولی کی کوئی شکایت نہ ہوئی ہے۔ اس لئے کسی کارروائی کا کوئی جواز نہ بنتا ہے۔

جھنگ: ویسٹ مینجمنٹ میں سینٹری ورکرز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3839: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھنگ ویسٹ مینجمنٹ میں سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں اوراس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایاجاتا ہے؟

(ج) جھنگ میں ویسٹ مینجمنٹ نے کوڑے کوٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس قائم کررکھے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن جھنگ میں سینٹری ورکرز کی کل 430اسامیاں ہیں۔ جن میں 338 مستقل ہیں اور8ورک چارج کام کررہے ہیں۔ جبکہ سینٹری ورکرز کی84اسامیاں خالی ہیں۔ میونسپل کارپوریشن جھنگ میں سیوریمن کی کل62اسامیاں ہیں۔ جن میں55 مستقل ہیں اور 1ورک چارج کام کررہے ہیں۔ جبکہ سیوریمن کی6اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013کے تحت میونسپل کمیٹی (کارپوریشن) جھنگ کی 13یونین کونسلز کو ختم کرکے50وارڈز میں تقسیم کردیا گیا۔ وارڈ کی سطح پر میٹ صفائی ذمہ دار ہے اور وہ سینٹری ورکرز کی حاضری کو یقینی بنانے کا ذمہ دار ہے۔ جن کو سینٹری انسپکٹرز کنٹرول کرتے ہیں۔ سینٹری انسپکٹرز براہ راست میونسپل آفیسرز (آئی اینڈ ایس) کے ماتحت ہیں۔

(ج) 5پوائنٹ قائم ہیں۔

کماہاں روڈ پر کھلا پٹرول فروخت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4030: محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ کماہاں روڈ پر کھلا پٹرول سرعام فروخت ہورہا ہے اس بابت محکمہ کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

پٹرول پمپس اور پٹرول کی ناجائز خرید و فروخت کی نگرانی ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے تاہم AC کینٹ کی ہدایت پر عملہ ریگولیشن نے زونل آفیسر (ریگولیشن)، نشتر زون میٹروپولیٹن کارپوریشن کی سربراہی میں کماہاں روڈ پر کھلا پٹرول فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 2 پٹرول مشینیں گرفت میں لے کر داخل سٹور ریگولیشن کر دی ہیں جب کہ 2 دکانات کو سربمہر کر دیا گیا ہے۔ کارروائی کی تصاویر تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پیکو روڈ تا گورنمنٹ وومن کالج ایوب روڈ کوٹ لکھپت کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4183: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیکو روڈ چھوٹی پھاٹک تا گورنمنٹ وومن کالج ایوب روڈ البدر روڈ کوٹ لکھپت لاہور انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں روڈ پر کالج سکول ڈسپنسری، عید گاہ، مسجد اور دکانیں ہونے کی وجہ سے اس روڈ پر آمد و رفت بہت زیادہ ہوتی ہے اور مذکورہ دونوں روڈ انتہائی گنجان آبادی سے گزرتی ہیں۔ مذکورہ روڈ سے ٹیچرز طلبہ، طالبات اور نمازی حضرات کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی ہاں !ایوب روڈ کوٹ لکھپت لاہور کی بحالی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 22-2021 میں شامل کر لیا گیا ہے بعد از منظوری مجاز اتھارٹی پروسس مکمل ہونے پر موقع پر کام کروادیا جائے گا۔

لاہور: بند روڈ تا مدینہ کالونی چوک عالیہ ٹاؤن روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4227: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں بند روڑ تا مدینہ کالونی چوک عالیہ ٹاؤن انتہائی بد حالی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے سڑک کو پانی و سوئی گیس کنکشن لگانے کی غرض سے جگہ جگہ سے توڑ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے سڑک توڑنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے اگر کارروائی کی ہے تو کتنے لوگوں کے خلاف چالان اور جرمانے کئے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ بالا سڑک کی تعمیر / مرمت کا محکمہ ارادہ رکھتا ہے تو کب تک مذکورہ سڑک کی تعمیر مرمت ہو گی۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مختلف محکمہ جات نے عوام الناس کی شکایات کے ازالے کے لئے سوئی گیس ،واسا اور PTCL کنکشن دینے کی غرض سے کٹس لگائے ہیں۔

(ب) مذکورہ سڑک پر جو بھی کٹس لگے ہیں وہ سرکاری محکموں نے لگائے ہیں جن سے ان کٹس کی بحالی کے حوالے سے خط و کتابت جاری ہے جبکہ محکمہ PTCL نے شالامار زون کے وسیع علاقوں میں کٹس لگائے ہیں جن میں مدینہ کالونی روڈ بھی شامل ہے اور اس کی بحالی کے لئے PTCL نے روڈ کٹ چارجز جمع کروادیئے ہیں۔ اس رقم سے مذکورہ کٹ کو جلد بحال کر دیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مکمل تعمیر و مرمت کے لئے -/ 1,83,00,000 روپے کا تخمینہ لاگت مرتب کیا گیا ہے ضروری کارروائی و قانونی تکمیل کے بعد فنڈز دستیاب ہوتے ہی محکمہ ایم سی ایل اس سڑک کو تعمیر کر دے گا۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: بھوگیوال روڈ شیر چوک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4228: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں بھوگیوال روڑ جو کہ شیلر چوک تا بھوگیوال چوک انتہائی خستہ حالی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو روزانہ سینکڑوں افراد سکولوں کے بچے و بزرگ اور کوٹ خواجہ سعید ہسپتال جانے والے مریض استعمال کرتے ہیں؟

(ج) اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ عوام الناس کی مشکلات کے حل کے لئے سڑک کی تعمیر کا کب تک ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک بد حالی کا شکار ہے اور اس سڑک کی مرمت / تعمیر درکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر عوام الناس کا بہت رش رہتا ہے اور اس سڑک کو بچے اور بزرگ استعمال کرتے ہیں اور ہسپتال اور کالجز و دفاتر جانے والے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کی حالت نہایت ہی خراب ہے اس کی تعمیر و مرمت کے لئے مبلغ 3 کروڑ روپے کا تخمینہ لاگت مرتب کیا گیا ہے۔ محکمانہ انتظامی منظوری اور حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی کے بعد اس سڑک کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔ تخمینہ لاگت کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: بستی شانتی نگر میں شہر کا کچرا اور کوڑا کرکٹ پھینکنے سے متعلقہ تفصیلات

***4550: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم کے کنارے بستی شانتی نگر میں میونسپل کارپوریشن کا عملہ سارے شہر کا کچرا اور کوڑا کرکٹ پھینک دیتا ہے؟

(ب) مندرجہ بالا جگہ پر کچرا اور کوڑا اٹھانے کے حوالے سے حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! میونسپل کارپوریشن جہلم کا عملہ شانتی نگر میں کوڑا کرکٹ و کچرا پھینکتا تھا لیکن اب میونسپل کارپوریشن جہلم نے متبادل جگہ عقب کالا گجراں بیرون جہلم سٹی کا بندوبست کر لیا ہے۔ بستی شانتی نگر میں اب کوڑا کرکٹ نہ پھینکا جاتا ہے اور جگہ کی صفائی کر کے مٹی ڈالی جا رہی ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن جہلم نے کچرا اور کوڑا کرکٹ اٹھانا شروع کر دیا ہوا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر294 گ ب میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

***4742: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ چک 294 گ ب میں سیوریج سکیم نہ ہے اور وہاں پر اوپن نالیاں بنی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس اور متعدد موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد نالیاں ٹوٹنے کی وجہ سے گندا پانی راستوں میں جمع ہو جاتا ہے اور کئی کئی دن کھڑا رہتا ہے لوگوں کو گزرنے میں انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں سے سکول کے بچے اور نمازیوں کو بھی گزرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقے میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ 294 گ ب میں سیوریج سسٹم نہ ہے جبکہ اوپن نالیاں اچھی اور چالو حالت میں موجود ہیں۔

(ب) نالیاں اچھی اور چالو حالت میں موجود ہیں، پانی کھڑا نہیں ہوتا۔ تاہم شکایت کی صورت میں فوری طور پر اس کا تدارک کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ چک کے بازاروں اور گلیوں میں تمام لوگ گزرتے ہیں۔

(د) تحصیل کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر مذکورہ سکیم Feasible ہے تو اسے ADP Guidelines کے مطابق اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے پر غور کرے۔

خانیوال میں جنرل بس سٹینڈ کی تعمیری لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4958: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال کی تحصیل خانیوال میں جنرل بس سٹینڈ کہاں بنایا گیا ہے؟

(ب) اس جنرل بس سٹینڈ کی تعمیر میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) 2018 سے 2020 تک اس بس سٹینڈ سے ٹال کی مد میں کتنی رقم اکھٹی ہوئی اور وہ جمع شدہ رقم کس جگہ پر خرچ کی گئی؟

(د) خانیوال جنرل بس سٹینڈ پر کام کرنے والے ملازمین کی کتنی تعداد ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی خانیوال کا جنرل بس سٹینڈ جو کہ نیو جنرل بس سٹینڈ کہلاتا ہے جہانیاں بائی پاس چوک نزد فروٹ و سبزی منڈی خانیوال میں بنایا گیا ہے۔

(ب) نیو جنرل بس سٹینڈ کی تعمیر و بحالی انفراسٹرکچر پر-/ 7303650روپے لاگت آئی ہے جبکہ نیو جنرل بس سٹینڈ سال90-1989 میں تعمیر ہوا تھا۔

(ج) 2018 تا2020 مبلغ-/2062362روپے کی آمدن جنرل بس سٹینڈ سے ہوئی اور یہ رقم ملازمین بلدیہ خانیوال کی تنخواہ اور متفرق اخراجات پر خرچ ہوئی۔

(د) نیو جنرل بس سٹینڈ پر مامور اہلکاران کی تعداد 3 ہے۔

خانیوال: سٹیڈیم روڈ پر سب سے بڑی جھیل کے قیام اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***4994: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانیوال میں سٹیڈیم روڈ پر جنوبی پنجاب کی سب سے بڑی جھیل کا منصوبہ منظور اور شروع کیا گیا ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب اور کس نام سے شروع کیا گیا ہے؟

(ج) اس جھیل کے بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ جھیل لوگوں کی تفریح کے لئے کھول دی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ منصوبہ اپ گریڈیشن آف فضل پارک خانیوال سٹی کے نام سے سال17-2016 پروانشل اینول ڈویلپمنٹ پروگرام (P.ADP) میں ورک آرڈر نمبر ایل جی اینڈ سی ڈی 88-186 مورخہ 2017-05-22 میں شروع کیا گیا تھا۔

(ب) یہ منصوبہ سال17-2016 میں ورک آرڈر نمبر ایل جی اینڈ سی ڈی 88-186 مورخہ 2017-05-22 اور اپ گریڈیشن آف فضل پارک خانیوال کے نام سے شروع کیا گیا تھا۔

(ج) اس جھیل کو بنانے کے لئے چھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اور اب تک پانچ کروڑ بیالیس لاکھ ستاسی ہزار روپے خرچ ہو چکی ہے۔

(د) نہیں ابھی تک جھیل کو لوگوں کی تفریح کے لئے نہیں کھولا گیا ہے کیونکہ فنڈز(Laps)ہونے کی وجہ سے 10فیصد کام ابھی باقی ہے اور ڈپٹی کمشنر صاحب خانیوال کی طرف سے لیٹر نمبری 179مورخہ 09-10-2019اور لیٹر نمبری63-356مورخہ 03-02-2020 اور ایگزیکٹو انجینئر لوکل گورنمنٹ سول ڈویژن ملتان کا لیٹر نمبری /2043XEN/MN مورخہ 23-01-2020اور ڈپٹی ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ خانیوال کا لیٹر نمبریLG& CD/191 مورخہ 21-10-2019اور نمبری LG&133/CDمورخہ 2019- 07-30اور اسسٹنٹ انجینئر لوکل گورنمنٹ سول سب ڈویژن خانیوال کا لیٹر نمبری CD/AE/321&LGمورخہ 22-09-2020کو بقایا فنڈ ز ستاون لاکھ تیرہ ہزار کی ڈیمانڈ کے لئے لیٹر ز لکھے ہیں۔

چنیوٹ شہر کی حدود میں سٹریٹ لائٹس کی موجودگی نیز ختم نبوت چوک میں ٹریفک سگنل کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

***5012: جناب محمد الیاس:** کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چنیوٹ شہر کی حدود میں کن کن آبادیوں میں سٹریٹ لائٹس موجود ہیں اور وہ سب کی سب چالو حالت میں ہیں؟

(ب) فضل کالونی، برف کارخانہ روڈ چاہ شہریاروالا چنیوٹ میں کب سے آبادی قائم ہے کیا ان علاقوں میں سٹریٹ لائٹس موجود ہیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ختم نبوت چوک لاہور روڈ پر لگی لائٹس کب سے خراب ہیں اور انکی مرمت کس محکمہ کے ذمہ ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چنیوٹ شہر کی حدود میں محلہ کرم آباد، رحمان آباد، سٹیلائٹ ٹاؤن، عثمان آباد، غفور آباد، خان شاہ بخاری، نوروالا، پورن پلاد، مشکی شاہ، چنیوٹیاں، گیریاں، لاہوری گیٹ، حسین آباد، ٹھٹھی شرقی، ٹھٹھی غربی، چاہ ہمایوں، ٹبہ کمنگراں، احمد پورہ، رشیدیہ، قاضیاں،

عالی، عید گاہ روڈ، انصاریاں، شادی ملنگ، کوٹلی ،ترکھاناں، راجاں، معظم شاہ، چوک قصائیاں، راجے والی، مسلم بازار، صرافہ بازار، بوکا ماشکیاں، شوری پہلی، چوڑوہیاں، مندر روڈ، فتح آباد، جھرکن، سلارہ روڈ، مصطفی آباد، گڑھا، فرنیچر مارکیٹ، اسلامیہ ہسپتال روڈ، عمر حیات روڈ، جھنگ روڈ، جھمرہ روڈ، سرگودھا روڈ وغیرہ میں سٹریٹ لائٹ موجود ہے اور 80 فیصد چل رہی ہیں۔ اور بقایا سٹریٹ لائٹ کو ہفتہ صفائی میں ٹھیک کروادیا جائے گا اور توسیع شدہ علاقہ جات میں سٹریٹ لائٹس کنکشن نہ ہیں۔ جیسے ہی فنڈز ملیں گے تو سٹریٹ لائٹس کا کام کروادیا جائے گا۔ آندھی اور طوفان کی صورت میں خراب ہونے والی سٹریٹ لائٹ کو فوری طور پر درست کروادیا جاتا ہے۔

(ب) برف کارخانہ روڈ فضل کالونی چاہ شہریار والا نئی آبادی ہے اس میں سٹریٹ لائٹ موجود نہ ہے اور میونسپل کارپوریشن چنیوٹ کے پاس وسائل نہ ہیں کہ وہ ان آبادیوں میں سٹریٹ لائٹ کو چالو کر سکیں۔ جیسے ہی فنڈز ملیں گے تو سٹریٹ لائٹس کا کام کروادیا جائے گا۔

(ج) ختم نبوت چوک پر لگی سٹریٹ لائٹس چالو اور درست حالت میں ہیں اور روڈ پر لائٹس کا سسٹم محکمہ ہائی وے کے ذمہ ہے۔

ضلع سرگودھا: پی پی-72 موضع اسلام پورہ موڑ قبرستان کی چاردیواری اور اسلام پورہ موڑ سے قبرستان کو راستہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*5016: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ پی پی 72 (یونین کونسل نمبر 1 مڈھ پرگنہ) موضع اسلام پورہ موڑ سال 2012 میں نیا قبرستان بنایا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چاردیواری اور میت کی تدفین کے لئے موضع اسلام پورہ موڑ میں سے راستہ نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت اس قبرستان کی چار دیواری بنانے اور موضع اسلام پورہ موڑ میں سے راستہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! عرصہ تقریباً آٹھ سے دس سال پہلے ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ، ایم پی اے کے تعاون سے موضع اسلام پورہ موڑ (یونین کونسل نمبر 01، مڈھ برگنہ) میں تقریباً ایک ایکڑ سرکاری رقبہ پر یہ قبرستان بنایا گیا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ قبرستان کی چار دیواری نہ ہے لیکن میّت کی تدفین کے لئے زمیندار قمر مانیکا نے اپنے ذاتی رقبہ سے قبرستان کو راستہ فراہم کیا ہوا ہے۔

(ج) قبرستان میں جانے کے لئے راستہ موجود ہے جبکہ چار دیواری کی تعمیر کا منصوبہ آئندہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا جائے گا۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن کو فراہم کردہ بجٹ، گاڑیوں کی تعداد اور ان کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5063: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کو پچھلے دو سالوں میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے مد وائز بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) عزیز بھٹی ٹاؤن میں کارپوریشن کی کون کون سی گاڑیاں کس مقصد کے لئے ہیں اور ان میں سے کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) پچھلے دو سالوں کے دوران ان گاڑیوں کو کتنی دفعہ مرمت کروایا گیا گاڑی وار مرمت کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن کی تمام یونین کونسلز کے کھلے پلاٹ میں کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ان پلاٹوں سے کوڑا کرکٹ اٹھایا نہیں جا رہا ہے لوگ کوڑے کو

آگ لگا دیتے ہیں، کوڑے کے دھوئیں سے لوگ سانس کی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ نیز کھلے پلاٹس میں سے کوڑا نہ اٹھانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) مذکورہ ٹاؤن میں صفائی کے لئے کتنا عملہ یونین کونسلز وار تعینات ہے نیز حکومت اس ٹاؤن میں عملہ صفائی کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) سال 20 -2019 میں، بین الاقوامی ٹھیکیدار البیرک عزیز بھٹی ٹاؤن میں صفائی آپریشن کے ذمہ دار تھے۔ عزیز بھٹی ٹاؤن کے لئے کوئی الگ بجٹ / ہیڈ وائز مختص نہیں کیا گیا تھا۔ کوڑے کی فی ٹن لاگت البیرک کو دی جا رہی تھی۔ کوڑے کی فی ٹن لاگت کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 19-2018 میں عزیز بھٹی ٹاؤن کے لئے 771.46 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال 20-2019 کے لئے 752.36 ملین مختص کئے گئے تھے۔

(ب) ایل ڈبلیو ایم سی نے دسمبر 2020 کے آخری ہفتے میں بین الاقوامی ٹھیکیدار میسرز البیریک سے فیلڈ آپریشن اور مشینری کا چارج سنبھالا۔ چارج سنبھالنے کے بعد ایل ڈبلیو ایم سی عزیز بھٹی ٹاؤن سے کچرا اکٹھا کرنے اور لے جانے کا ذمہ دار ہے۔ کوڑا کرکٹ اُٹھانے اور ٹھکانے لگانے کے لئے، ایل ڈبلیو ایم سی نے 46 گاڑیاں عزیز بھٹی ٹاؤن میں تعینات کی ہیں۔ 22 جون تک 33 گاڑیاں آپریشنل جبکہ 13 گاڑیاں غیر آپریشنل ہیں۔ یہ گاڑیاں کنٹینروں سے کچرے کو صاف کرنے، تعمیراتی مواد اور جانوروں کے فضلہ کے کھلے ڈھیروں کو ٹھکانے لگانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ 22-06-2021 تک فعال / غیر فعال حیثیت کے ساتھ مشینری کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 20 -2019 میں، بین الاقوامی ٹھیکیدار البیرک عزیز بھٹی ٹاؤن میں صفائی آپریشن کے ذمہ دار تھے۔ تمام گاڑیوں کی مرمت البیرک اپنی ورکشاپ میں کرتی تھی۔ ایل ڈبلیو ایم سی البیرک کو صرف کوڑے کی فی ٹن قیمت ادا کر رہا تھا۔ کوڑے کی

فی ٹن لاگت میں مشینری کی مرمت اور بحالی کی لاگت بھی شامل تھی۔ ٹنج کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 19-2018 کے لئے عزیز بھٹی ٹاؤن کے لئے 771.46 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال 20-2019 کے لئے 752.36 ملین مختص کئے گئے تھے۔

(د) کھلے پلاٹوں میں آگ لگا کر کوڑا جلانے کا کوئی واقعہ موصول نہیں ہوا ہے۔ کھلے پلاٹوں سے کچرے کو صاف کرنے کے لئے ایل ڈبلیو ایم سی نے مقامی ٹھیکداروں کی خدمات حاصل کر کے پلاٹوں کو روزانہ کی بنیاد پر کلئیر کروایا جارہا ہے۔ کھلے پلاٹوں سے کچرے کو صاف کرنے کے لئے چھ (06) ٹرالی، ایک (01) ٹریکٹر لوڈر اور ایک (01) ایکسکیویٹر کو خاص طور پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ہ) عزیز بھٹی ٹاؤن کی بائیس (22) یونین کونسلیں ہیں جن کو چار (04) زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تمام یونین کونسلز میں 2 شفٹوں میں 576 کی تعداد میں صفائی عملہ تعینات ہے۔ ایل ڈبلیو ایم سی پہلی شفٹ میں تمام یونین کونسلوں میں جہاں ورکرز کی تعداد 25 سے کم ہے بڑھا کر 25 ورکر فی یونین کونسل کر رہی ہے۔ یونین کونسلز میں صفائی عملہ کی 2 شفٹوں میں تعداد کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں شہر خموشاں اتھارٹی کے قیام، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5065: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں شہر خموشاں اتھارٹی کب قائم کی گئی؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں شہر خموشاں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ج) شہر خموشاں اتھارٹی کا کتنا عملہ تعینات ہے اور ان کو کیا کیا مراعات دی جارہی ہیں ان کے ناموں کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) صوبہ بھر کے کون کون سے اضلاع میں اس وقت تک شہر خموشاں کے تحت کتنے قبرستان بنائے جاچکے ہیں اور کتنے اضلاع میں شہر خموشاں اتھارٹی نے ابھی تک کام شروع نہیں کیا، کام نہ شروع کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) صوبہ بھر میں شہر خموشاں اتھارٹی 21جون 2017میں قائم کی گئی۔نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تاحال شہر خموشاں اتھارٹی کے لئے کوئی بھی بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے۔اتھارٹی کا انتظامی ڈھانچہ دو مرتبہ Standing Committee of the Cabinet on Finance & Development میں مورخہ 27.08.2020اور 15.04.2021 کو پیش کیا گیا تاہم ابھی تک منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ج) شہر خموشاں اتھارٹی کا کوئی بھی عملہ تعینات نہ کیا گیا ہے چونکہ اسکا انتظامی ڈھانچہ تاحال منظوری کے مراحل میں ہے۔تاہم جو ماڈل قبرستان مکمل ہو چکے ہیں(لاہور، سرگودھا، فیصل آباد)ان میں PC-I based عملہ تعینات ہے جو ان قبرستانوں کی دیکھ بھال اور انتظامی امور کا ضامن ہے۔ان قبرستانوں کے ملازمین کی تعداد تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بنائے گئے قبرستان جن میں سے قبرستانوں پر کام جاری ہے اور وہ قبرستان جو اس مالی سال2021-22میں شروع ہونے کے مراحل میں ہیں ان کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ حکومت کی سفارش پر محکمہ مال نے پنجاب کے تمام اضلاع میں سرکاری زمین مختص کر دی جہاں پر نئے ماڈل قبرستان بنائے جاسکتے ہیں کاپی تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم Fiscal Space کو مد نظر رکھ کر صوبہ بھر میں مرحلہ وار ماڈل قبرستان بنائے جائیں گے۔

اوکاڑہ: ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں توسیع گرین بیلٹ" منصوبے کے آغاز، اخراجات و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*5249: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں مئی 2019 کے بعد توسیع گرین بیلٹ کے نام سے منصوبے کا آغاز کیا گیا اوراب تک ایک کروڑ روپے سے زیادہ اس پر خرچ ہو چکے ہیں اور منصوبہ ابھی تک نامکمل اورادھوراہے؟

(ب) توسیع گرین بیلٹ منصوبے کی منظوری کس اتھارٹی نے دی اس کے ٹینڈر کب طلب کئے گئے ورک آرڈر کس کو جاری ہوا منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ توسیع گرین بیلٹ منصوبہ قواعد ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے صریحاً خلاف قانون عمل کیا گیا ہے اور لاکھوں روپے سرکاری فنڈز غبن کئے گئے ہیں موجودہ حکومت انکوائری کروانے کے بعد ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک اگر نہ میں ہے تو اسکی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی منصوبہ توسیع گرین بیلٹ کے نام سے مئی 2019 کے بعد سے شروع نہ کیا گیا ہے۔ بلکہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کشمیر پارک گرین بیلٹ کے نام سے ایک منصوبے کا آغاز 2018 میں اس وقت کے چیئرمین مرزا ناظم بیگ صاحب نے کیا تھا جسے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد اپنے محدود وسائل کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل کرتی رہی ہے جو کہ اب مکمل ہو چکا ہے اور عوام الناس کی تفریح کا باعث ہے۔ تقریباً ایک کلومیٹر پر محیط پارک نما گرین بیلٹ پر کل لاگت تقریباً 20 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

(ب) گرین بیلٹ کی توسیع کے لئے کوئی جامع منصوبہ نہ لگایا گیا ہے بلکہ 2018 میں اس وقت کے چیئرمین مرزا ناظم بیگ صاحب کی منظوری سے 9 لاکھ روپے کے طلبی ٹینڈر پر گرین

بیلٹ منصوبے کا آغاز کیا گیا اور قواعد وضوابط پورے کرنے کے بعد شاہ مقیم کنٹریکٹر کے نام پرورک آرڈر جاری کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ گرین بیلٹ منصوبہ میں کوئی غیر قانونی عمل یا قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔منڈی احمد آباد کی طرف سے بنایا جانے والا گرین بیلٹ کشمیر پارک خوبصورتی کا ایک بہترین نمونہ ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے کلین اینڈ گرین پنجاب منصوبے کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

ضلع خوشاب میں سڑکوں اور چوکوں میں ٹریفک سگنل کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*5277: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومت اس ضلع میں کس کس جگہ پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے کب نئے ٹریفک سگنل کی تنصیب کا ارادہ ہے اور کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) کھٹہ چوک، جہاز چوک اور شوگر مل چوک بہت زیادہ رش کی وجہ سے سگنل کی سہولت سے محروم ہیں حکومت کب تک لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے سال 08-2007 میں کھٹہ چوک خوشاب میں ٹریفک سگنل لگائے گئے تھے جو کہ اب موقع پر موجود نہ ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی خوشاب کا سردست ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ نہ ہے کیونکہ خوشاب میانوالی روڈ کو ازسرنو تعمیر کیا جانا ہے۔اس لئے فی الحال ٹریفک سگنل نہ لگائے جاسکتے ہیں۔جس پر اخراجات کا تخمینہ تقریباً-/22,00,000روپے ہے۔

(ج) بعد از تعمیر وتوسیع سڑک ٹریفک سگنل لگائے جائیں گے۔

سرگودھا: چاہ یونین کونسل دفتر تا برا ستہ جھادہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*5299: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چاہ یونین کونسل دفتر تا برا ستہ جھادہ روڈ کی تعمیر کب کی گئی تھی؟

(ب) مذکورہ روڈ کی تعمیر کے بعد اب تک کتنی دفعہ سالانہ مرمت کی گئی ہر دفعہ کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ / سڑک کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چاہ یونین کونسل دفتر تا جھادہ روڈ سڑک کی تعمیر 2013 میں کی گئی تھی۔

(ب) اس روڈ کی مرمت نہ کی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت خراب ہے اور قابل مرمت ہے۔

(د) تحصیل کونسل کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 22-2021 میں اس سڑک کی مرمت کا منصوبہ زیر غور ہے۔ منصوبہ کی منظوری کے 6 ماہ کے اندر مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

لاہور: داتا گنج بخش ٹاؤن میں ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5329: **محترمہ فرحت فاروق:** کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوالمنڈی، سرائے سلطان، قلعہ گجر سنگھ، انارکلی، مزنگ، ریواز گارڈن، اسلام پورہ، ساندہ کلاں، ساندہ خورد، ملت پارک، امین پارک، چوہان روڈ، موہنی روڈ، بھاٹی، لاہوری اور کریم پارک لاہور کے بازاروں میں تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) حکومت نے داتا گنج بخش ٹاؤن کے کتنے دکانداروں کے خلاف اس بابت قانونی کارروائی کی ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دکانوں کے سامنے جو ریڑھیوں والے اور تھڑے دار کھڑے ہوتے ہیں ان سے متعلقہ دکاندار منتھلی پیسے لیتے ہیں؟

(د) حکومت داتا گنج بخش ٹاؤن تجاوزات کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) داتا گنج بخش زون کی حدود لاہور شہر کا مرکزی علاقہ ہے۔ تمام بڑے کاروباری مراکز بیان کردہ علاقوں میں موجود ہیں اور یہ درست ہے ان علاقوں میں تجاوزات قائم ہیں جن کے خلاف انتظامیہ داتا گنج بخش زون میٹروپولیٹن کارپوریشن روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتی ہے۔

(ب) داتا گنج بخش زون انتظامیہ نے تجاوزات قائم کرنے والے دکانداروں کو 01جولائی2020 سے30۔جون 2021تک 613 چالان ٹکٹ جن کی مالیت مبلغ-/23,96,000روپے بنتی ہے جاری کئے گئے جس میں سے مبلغ-/ 18,22,150روپے جرمانہ وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروایا ہے۔

(ج) درست ہے۔داتا گنج بخش زون انتظامیہ نے تجاوزات قائم کروانے والے دکانداروں سے 01 ۔جولائی2020 سے30جون2021تک مبلغ-/2,01,150روپے اور ریڑھی بانوں ، تھڑے داروں سے مبلغ-/2,40,000 روپے جرمانہ ٹوٹل -/4,41,150 روپے تجاوزات کی مد میں وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروایا ہے۔

(د) انتظامیہ داتا گنج بخش زون، میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کرتی ہے۔اور مستقبل میں بھی بلا تفریق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔اس سلسلہ میں داتا گنج بخش زون نے مورخہ 26.07.2021 سے 14.08.2021تک تجاوزات کے خلاف شیڈول کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے 16عدد ٹرک سامان قبضہ میں لیا جس کی مد میں تجاوز کنندگان سے مبلغ-

/48,300روپے جرمانہ کی مد میں وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروائے۔مزید برآں مستقبل میں بھی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ بالا علاقوں میں تجاوزات کے خلاف آپریشن جاری رہے گا۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***5385: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے کتنے فنڈز مالی سال 21-2020 میں فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) اس فنڈز سے کون کون سی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی؟

(ج) کیا اس فنڈز سے اس حلقہ کی تمام سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تعمیر ہو جائیں گی یا ان کی مرمت کر دی جائے گی؟

(د) اس شہر میں حکومت مزید نئی سڑکیں تعمیر کروائے گی تو کون کون سی کس آبادی میں تعمیر کی جائیں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 21-2020 کے ترقیاتی بجٹ میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ کی مد میں ایک کروڑ روپے رکھا گیا ہے

(ب) اس فنڈ سے مرمت گلیاں، نالیاں، سڑکیں، ٹوٹے ہوئے مین ہول کورز کی مرمت کی جائے گی۔

(ج) اس فنڈ سے سڑکوں کی مرمت کرنا ممکن نہ ہے بلکہ سڑکوں کی مرمت کے لئے PMDFC کے ذریعے ورلڈ بنک کی گرانٹ سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کنسلٹنٹ مقرر کرنے کا عمل جاری ہے جن کے سروے کے بعد سڑکوں کی مرمت کا کام تشکیل ہو گا۔

(د) فی الحال اوکاڑہ شہر میں کوئی نئی سڑک بنانے کی تجویز زیرِ غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ: میونسپل کارپوریشن کا بجٹ، عملہ صفائی اور دیگر تفصیلات

***5415: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن کا مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کا بجٹ کتنا کتنا ہے ترقیاتی بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس شہر میں صفائی کے لئے کارپوریشن کا اپنا عملہ کام کر رہا ہے یا کسی کمپنی کو ٹھیکہ برائے صفائی دیا گیا ہے اگر صفائی کا ٹھیکہ دیا گیا ہے تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

(ج) اس شہر میں صفائی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل عہدہ و گریڈ وار بتائیں؟

(د) اس شہر کے حلقہ پی پی-55 میں کتنے ملازمین کس کس جگہ، گلی محلہ، روڈز پر تعینات ہیں اس حلقہ میں کون کون سی مشینری و گاڑیاں صفائی کے لئے کام کر رہی ہیں کتنے عملہ اور گاڑیوں و مشینری کی مزید ضرورت ہے کب تک یہ عملہ اور گاڑیاں فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن (ڈیفنکٹ) کا بجٹ برائے مالی سال 20-2019 میں مبلغ 1063.430 ملین روپے تھا۔ جس میں 419.550 ملین روپے ترقیاتی بجٹ کے لئے مختص تھے اور گورنمنٹ کی طرف سے PMSP پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد جاری ہے۔

جبکہ میٹروپولیٹن کارپوریشن، گوجرانوالہ کا بجٹ برائے مالی سال 21-2020 مبلغ 2250.888 ملین روپے مختص ہیں جس میں ترقیاتی بجٹ کے لئے مبلغ 920.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور گورنمنٹ نے مبلغ 611.15 ملین روپے کے ترقیاتی منصوبہ جات تیار کرنے کی منظوری دی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ شہر میں صفائی کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن کا عملہ کام نہ کر رہا ہے۔ جبکہ حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق سابقا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ نے صفائی کے تمام معاملات بمعہ سٹاف گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو بذریعہ

SAAMAایگریمنٹ2014میں سپرد کئے تھے اوراس وقت میٹروپولیٹن کارپوریشن گوجرانوالہ سالڈویسٹ /صفائی کے معاملات اپنے طور پر سرانجام نہ دے سکتی ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں صفائی کا نظام GWMC چلا رہی ہے MCGاورGWMC کے مابین ایک معاہدہ ہوا جس کا نام SAAMA ہے اور اسی کے مطابقGWMCکام کر رہی ہے۔

(ج) صفائی کے لئے پورے شہر میں1991کاسٹاف ہے جس میں سینٹری انسپکٹر، سینٹری سپروائزر، ڈرائیور، ماشکی، چوکیدار، سینٹری ورکر وغیرہ شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	بنیادی سکیل
1	سینٹری انسپکٹر	08
2	سینٹری سپروائزر	05تا07
3	ڈرائیور	05تا07
4	ماشکی	01تا05
5	چوکیدار	01تا05
6	سینٹری ورکر	01تا05

(د) PP-55میں تقریباً300ملازمین کام کر رہے ہیں جو یونین کونسلز کے گلی محلوں میں روزانہ کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔اس کے علاوہ تقریباً35گاڑیاں روزانہ کی بنیاد پر PP-55کے مختلف علاقوں میں کام کرتی ہیں اور پیدا ہونے والے کوڑا کرکٹ کو اکھٹا کر کے شہر سے باہر لے جاتی ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 166 سالار روڈ گندا نالہ سے مین بازار تک کی لمبائی، چوڑائی واخراجات اور تجاوزات ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5428: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 166 لیاقت آباد لاہور سالار روڈ گندا نالہ سے مین بازار تک مذکورہ روڈ کی لمبائی اور چوڑائی کیا ہے یہ روڈ کب بنائی گئی تھی اوراس پر کتنے اخراجات آئے مذکورہ روڈ پر کتنی (تجاوزات) موجود ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر بعض لوگوں نے اپنے گھروں کے آگے تھڑوں کو بڑھا کر (تجاوزات) کر کے روڈ کی جگہ اپنے گھروں میں شامل کرلی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کی آمدورفت کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ محکمہ نے اب تک (تجاوزات) کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہے تو مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈ پر (تجاوزات) کو ختم کروانے اور مذکورہ روڈ کو اصلی حالت میں بحال کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) سالار روڈ گندا نالہ سے مین بازار تک لمبائی تقریباً300 میٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 سے 25 فٹ ہے۔ یہ سڑک تقریباً10 سے 12 سال قبل بنائی گئی تھی اور اس سڑک کی تعمیر MCL نے نہ کی ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے بلکہ یہ مین روڈ نہ ہے ایک چھوٹی گلی ہے جس میں رہائشیوں نے اپنے گھروں کے باہر تھڑے بنا رکھے ہیں۔

(ج) عملہ ریگولیشن گلبرگ زون میٹر و پولیٹن کارپوریشن لاہور نے مورخہ 26.07.2021 کو سالار روڈ پر اینٹی انکروچمنٹ اپریشن کیا جس کے دوران 30 عدد پکی تجاوزات (تھڑے وغیرہ) مسمار کئے گئے۔ جن کی تصاویر تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! عملہ ریگولیشن گلبرگ زون MCL تجاوزات کے خاتمہ کے لئے PLGA-2019 کے تحت قانونی کاروائی جاری رکھے گا۔

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے قیام اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***5529: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صفائی کے نظام کی بہتری کے لئے بہاولپور میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کب قائم کی گئی؟

(ب) سر دست کس کمپنی کے ساتھ کب تک کے لئے معاہدہ کیا گیا ہے؟

(ج) بہاولپور میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) شہر کی صفائی کی صورت حال تسلی بخش نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جولائی 2013 میں کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سکیشن 42 کے تحت قائم ہوئی۔ مزید بر آں جون 2014 میں کمپنی نے بہاولپور شہر کی صفائی کا انتظام سنبھالا۔

(ب) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اپنے قیام سے لے کر اب تک بہاولپور کی صفائی کے فرائض خود سرانجام دے رہی ہے اور کسی بھی دوسری کمپنی کے ساتھ صفائی کا معاہدہ نہ ہوا ہے۔

(ج) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں تین قسم کے ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ملازمین کی کیٹیگری	ملازمین کی تعداد
1	کمپنی ملازمین	14
2	میٹروپولیٹن ملازمین	430
3	آؤٹ سورس ملازمین	436
	کل ملازمین کی تعداد	880

(د) بہاولپور شہر میں صفائی کی صورتحال الحمدللہ بہت بہتر ہے کمپنی انتہائی پروفیشنل انداز میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے اور اپنے اہداف کے حصول کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ اس امر کی تصدیق اس بات سے کی جاسکتی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کے کلین اینڈ گرین انڈیکس پروگرام میں بہترین کارکردگی کے اعتراف میں 19-اکتوبر 2020 کو بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو پاکستان کی بہترین ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ہونے کے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ کے لئے سال20-2019میں مختص کردہ بجٹ کے تصرف اور بقایا سے متعلقہ تفصیلات

***5542: سیدہ زاہرہ نقوی:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا مالی سال 20-2019 میں مختص کیا گیا تمام بجٹ استعمال ہوا اگر جواب نہیں ہے تو مالی سال 20-2019 میں کتنا بجٹ استعمال نہ ہو سکا اس کی تفصیل اور وجوہات بیان فرمائیں۔

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو مالی سال 20-2019 میں مبلغ تین ارب ستر کروڑ چالیس لاکھ چھہتر ہزار روپے (Rs.3704.076 Million) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جاری ہوئے۔ تاہم محکمہ نے مالی سال 20-2019 کے اختتام تک مبلغ تین ارب باسٹھ کروڑ چوون لاکھ اکانوے ہزار روپے (Rs.3625.491 Million) کا خرچہ کیا جو کہ تقریباً 98 فیصد بنتا ہے۔ SAP system کی جاری کردہ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کلین لاہور ایپ کے مقاصد اور فوائد سے متعلقہ تفصیلات

***5544: سیدہ زاہرہ نقوی:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیالاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام کلین لاہور ایپ قائم کی گئی ہے؟

(ب) کلین لاہور ایپ متعارف کرانے کے کیا مقاصد ہیں اور اس ایپ کے متعارف کرانے سے کیا فائدہ ہوا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی زیرِ انتظام شہر لاہور میں صفائی سے متعلق شکایات کے بروقت اور فوری ازالے کے لئے کلین لاہور ایپ قائم کی گئی ہے۔

(ب) کلین لاہور ایپ متعارف ہونے سے شہریوں کو اپنی شکایات کو درج کروانے کے لئے ایک آسان اور مؤثر پلیٹ فارم میسر آیا ہے، سوشل میڈیا ایپ تک آسان رسائی کے سبب ہر شہری کی شکایات کا بروقت ازالہ ممکن ہو رہا ہے۔ کلین لاہور ایپ سے شہریوں کی عام شکایات 12 گھنٹے اور اوپن پلاٹ کو 24 گھنٹے میں کلیئر کر دیا جاتا ہے۔ شکایت اپلوڈ کرنے اور تعمیل پر شہری کو ایس ایم ایس الرٹ موصول ہوتا ہے۔ ادارے کو کلین لاہور ایپ کی وجہ سے جعلی اور پرانی اپلوڈ کی جانے والی شکایات سے نجات ملی ہے کیونکہ اس ایپ پر براہ راست تصویر لے کر اپلوڈ کی جاتی ہے۔ اب تک کل 9896 شکایت درج ہوئی جن میں سے 8680 کا ازالہ کر دیا گیا۔

ڈیرہ غازی خان میں غیر رجسٹرڈ رہائشی کالونیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5696: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈیرہ غازی خان میں کتنی رہائشی کالونیاں غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کالونیز میں شہری سہولیات یعنی سیوریج، پانی، بجلی، گیس اور سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(ج) ان کو ریگولرائز کرنے کے لئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

(د) جن افسران اور عوامی نمائندوں کے دور میں یہ کالونیاں بغیر منظوری کے بنیں ان کے خلاف کیا اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) آج کل نئی غیر رجسٹرڈ کالونیاں بنانے پر پابندی پر سختی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟

(و) حکومت نئی سرکاری رہائشی کالونیاں کب تک لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی حدود میں ایک سو سات (107) غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز/ لینڈ سب ڈویژن ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان کالونیز میں شہری سہولیات کم ہیں۔

(ج) مورخہ 19-11-2019 کو حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن ڈائریکٹر جنرل (آئی اینڈ ایم) لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو ان غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز/ لینڈ سب ڈویژن کو ریگولرائز کرنے کے لئے پورے پنجاب کے لئے اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔

(د) 2006 تا 2012 کے دوران تعینات افیسران اور اہلکاران نے غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز / لینڈ سب ڈویژن کے مالکان کو متعدد بار نوٹسز جاری کر کے تعمیراتی کام کو رکوایا۔ لہٰذا سابقہ افسران و اہلکاران کے خلاف کاروائی کرنا مناسب نہ ہے۔

(ہ) جی ہاں! آج کل نئی بننے والی غیر رجسٹرڈ کالونیوں پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔

(و) نئی سرکاری رہائشی کالونیاں بنانے کا تعلق محکمہ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی سے ہے، لہٰذا مزید تفصیلات کے لئے متعلقہ محکمہ سے جواب لیا جانا مناسب ہے۔

رحیم یار خان: صادق آباد بستی مورن کی جناز گاہ میں کمرے اور برآمدہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***5715: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صادق آباد کی قدیمی آبادی بستی مورن جو کہ اس وقت تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے قیام پاکستان سے اب تک جناز گاہ سے محروم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی آبادی سے کسی مخیر نے جناز گاہ کے لئے اپنی ذاتی زمین عطیہ کی جس پر رہائشیوں نے اپنی مدد آپ کے تحت چار دیواری قائم کی؟

(ج) مذکورہ جناز گاہ تاحال چھاؤں اور سایہ سے محروم ہے کیا حکومت وہاں پر کمرے اور بر آمدہ کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر جواب نفی میں ہے تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی یہ درست نہ ہے کہ بستی مورن جناز گاہ سے محروم ہے بلکہ ایک نجی جناز گاہ موجود ہے۔ جس میں وہاں کے فوت شد گان کی تدفین کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ جناز گاہ کسی مخیر نے اپنی ذاتی زمین سے مختص کی ہے جس پر مقامی لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت کچھ حصہ پر باؤنڈری وال اور گیٹ لگوایا ہے۔

(ج) چونکہ یہ جناز گاہ نجی ملکیت پر بنائی گئی ہے لہٰذا گورنمنٹ نجی ملکیت پر تعمیرات نہ کر سکتی ہے۔

رحیم یار خان: لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ بورڈ کے ممبران اور چیئرمین کے فرائض واختیارات سے متعلقہ تفصیلات

***5719: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں لوکل گورنمنٹ ڈیویلپمنٹ بورڈ کا قیام عمل میں آچکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایکٹ کے تحت ضلع رحیم یار خان میں بھی لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ بورڈ تشکیل پاچکا ہے؟

(ج) اس بورڈ کے ممبران اور چیئرمین کے نام اور فرائض واختیارات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ2019 کے تحت صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ بورڈ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایکٹ کے تحت ضلع رحیم یار خان میں بھی لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ بورڈ تشکیل پاچکا ہے۔

(ج) بورڈ مذکورہ ممبران وچیئرمین پر مشتمل ہے۔

1۔ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان۔ کنوینر
2۔ چیف آفیسر متعلقہ لوکل گورنمنٹ ضلع رحیم یار خان۔ ممبر
3۔انجینئر متعلقہ لوکل گورنمنٹ ضلع رحیم یار خان۔ ممبر
4۔ڈپٹی ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ ضلع رحیم یار خان۔ ممبر / سیکرٹری
5۔ڈپٹی ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ رحیم یار خان۔ ممبر
6۔ایگزیکٹیو انجینئر رہائی وے رحیم یار خان۔ ممبر
7۔ایگزیکٹیو انجینئر بلڈنگ رحیم یار خان۔ ممبر
بورڈ کے فرائض واختیارات درج ذیل ہیں:۔

1۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ لوکل گورنمنٹ میں تمام تعمیراتی کام وامور جاری کردہ ہدایات بمطابق سیکشن256لوکل گورنمنٹ ایکٹ2019 کے مطابق ہوں۔
2۔ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے تجاویزات کی منظوری، تکنیکی تشخیص اور تعمیرات کو یقینی بنانا۔

لاہور: بوسیدہ اور خطرناک دیئے گئے مکانات / بلڈنگز کے مکینوں کو متبادل جگہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***5749: محترمہ اُم البنین علی:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنے بوسیدہ اور پرانے مکانات ہیں متعلقہ ادارے کی جانب سے کتنے مکانات اور بلڈنگز کو خطرناک قرار دیا گیا ہے؟

(ب) کیا جو مکانات و بلڈنگز بوسیدہ حالت میں گر جاتی ہیں ان سے جو جانی ومالی نقصان ہوتا ہے متعلقہ محکمہ اس کا ذمہ دار قرار پاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے بوسیدہ مکانات و بلڈنگز کے مکینوں کو اس کا متبادل دینے کے لئے کوئی پلان بنایا ہے اور ان لوگوں کو کسی محفوظ جگہوں پر منتقل کیا جارہا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور محکمہ اس سے غفلت کیوں برت رہا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) والڈ سٹی لاہور میں کل بوسیدہ اور پرانے مکانات کی تعداد 1268 ہے جن میں سے 461 مکانات ایسے ہیں جن کو گرائے جانے کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ 713 مکانات کو مرمت کر کے بحال کرنے کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔
62 انتہائی خطرناک مکانات کو گرایا جا چکا ہے اور 55 مکانات کے مالکان نے محکمہ کے نوٹس پر مذکورہ خطرناک مکانات کو مرمت کروایا ہے۔

(ب) ایسے تمام مکانات جو کسی بھی اعتبار سے خطرناک پائے جاتے ہیں ان کو ادارے کی جانب سے ہنگامی نوٹس جاری کئے جاتے ہیں جس میں مالکان و قابضان کو واضح ہدایات دی جاتی ہیں کہ خطرناک مکانات کو فوری طور پر خالی کر کے مرمت کروائیں یا ہدایات کے مطابق مسمار کریں تاکہ کسی قسم کے جانی و مالی نقصان سے بچا جا سکے۔ بوسیدہ عمارتوں کے مالکان کی غفلت سے خطرناک عمارت گر جانے پر اس کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) ادارے کے پاس اتنے وسائل نہ ہیں کہ ادارہ بوسیدہ گھروں کے مکینوں کو متبادل رہائش دے سکے تاہم والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اب تک 123 بوسیدہ و خطرناک عمارتوں کو مرمت کروا چکی ہے اور مزید عمارتوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن کے درجہ چہارم کے ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

739: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مختلف شعبہ جات میں ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ/عارضی بنیادوں پر کام کرنے والے جن کا عرصہ ملازمت چار سال سے زائد کو بمطابق پالیسی مستقل کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے ملازمین ڈرائیورز/سینٹری ورکرز/ٹیوب ویل آپریٹرز (درجہ چہارم) جن کی مدت ملازمت چار سال سے زائد ہے کو تاحال مستقل نہ کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے ملازمین درجہ چہارم و دیگر کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان کی تعداد عرصہ تعیناتی کی تفصیل سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومت پنجاب کے جاری کردہ پنجاب ریگولرائزیشن ایکٹ 2018 کے تحت صرف کنٹریکٹ ملازمین جن کی مدت مکمل 4 سال بنتی ہے ان کو مستقل کیا گیا ہے۔ جبکہ ڈیلی ویجز ملازمین لیٹر نمبر SO-ADMN-II(LG)3-55/2007 مورخہ 03.03.2016 اور SO-ADMN-II(LG)14/2015 مورخہ 30.09.2016 کے تحت لوکل گورنمنٹ نے ریگولر کرنے کے لئے جو طریق کار واضح کیا ہے۔ اس کی شق نمبر C-E-G پر پورا نہیں اترتے۔ (کاپی تتمہ "الف"، "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومتی ہدایت کے مطابق صرف ان ملازمین کو ریگولر کیا جاتا ہے۔ جو پنجاب ریگولرائزیشن سروس ایکٹ 2018 کے زمرہ میں آتے ہیں۔

(ج) ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد 176 ہے جن کے 89 یوم کے لئے عارضی آرڈر کئے جاتے ہیں۔ ڈیلی ویجز ملازمین لیٹر نمبر SO-ADMN-II(LG)3-55/2007 مورخہ 03.03.2016 اور SO-ADMN-II(LG)14/2015 مورخہ 30.09.2016 کے تحت لوکل گورنمنٹ نے ریگولر کرنے کے لئے جو طریق کار واضح کیا ہے اس کی شق نمبر C-E-G پر پورا نہیں اترتے۔ (کاپی تتمہ "الف"، "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے خالی ہونے والی جگہ / زمین سے متعلقہ تفصیلات

785: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کس حد تک کامیاب رہا؟

(ب) غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے کل کتنی زمین واگزار کرائی گئی اور کتنے قابضین کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) ان قابضین کو کل کتنا جرمانہ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن ضلعی انتظامیہ کی کارکردگی کے مدِ نظر تسلی بخش رہا۔

(ب) غیر قانونی تجاوزات سے صوبہ بھر سے کل 127492 ایکڑ واگزار کروائیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) کل شہری زمین تقریباً 1051 ایکڑ 02 کنال 19.5 مرلہ

(ii) کل دیہاتی زمین تقریباً 126440 ایکڑ 04 کنال 16 مرلہ

مندرجہ بالا رقبہ شہری کی اندازمالیت 67483.0 ملین روپے

مندرجہ بالا رقبہ دیہاتی کی اندازمالیت 95943.3 ملین روپے

کل مالیت 163.43 بلین روپے

قابضین کے خلاف ضلع کی سطح پر کارروائی کی گئی۔

(ج) قابضین کو جرمانہ ضلعی انتظامیہ نے کیا جس کی رپورٹ صوبائی سطح پر موجود نہ ہے۔

لاہور سنگھ پورہ تا شووالہ چوک ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

952: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہو تک ٹریفک جام رہتی ہے سڑک کے دونوں طرف ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر عارضی نوعیت کی تجاوزات قائم کی جاتی ہیں پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ2019 کے شیڈول 15 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔اس مد میں تجاوز کنندگان کو مبلغ /71500 روپے تہہ بازاری سٹور جرمانہ کر کے MCL کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا گیا جبکہ ماہ جنوری 2021 میں تجاوز کنندگان کو مبلغ /2,10,000 روپے مالیت کے انفورسمنٹ فائن ٹکٹ جاری کئے گئے۔ جہاں تک ٹریفک جام رہنے کا مسئلہ ہے، یہاں پر سارا دن بھاری گاڑیوں کا گزر رہتا ہے۔اس لئے سکول کے اوقات میں ٹریفک جام کا مسئلہ رہتا ہے جس کے حل کے لئے ٹریفک پولیس کی تعیناتی ضروری ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ2019 کے شیڈول 15 کے تحت ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن)، شالامار زون کی سربراہی میں عملہ ریگولیشن سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر تجاوزات کے خلاف بلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔

لاہور کے قبرستانوں میں لائٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

974: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے قبرستانوں میں سابقا حکومت نے لائٹس لگائی تھی جو اب بند ہو چکی ہیں؟

(ب) لائٹس بند ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے؟

(ج) قبرستانوں میں لائٹ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے میت کو دفنانے میں بہت مشکل پیش آ رہی ہیں اور ڈکیتیاں بھی ہو رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت لاہور کے تمام قبرستانوں میں بند لائٹوں کو چلانے اور جن قبرستان میں لائٹ نہیں ہے وہاں پر لائٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے سابقادور حکومت میں کوئی لائٹس نہ لگائی ہیں۔

(ب) لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) لاہور میں قبرستانوں کی کل تعداد 645 ہے تمام قبرستانوں میں لائٹس مہیا کرنے کے لئے کثیر رقم درکار ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق فنڈز فراہم ہونے پر لائٹس لگادی جائیں گی۔

لاہور: یو سی 79 میں تجاوزات کے خاتمہ کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

978: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔79 لاہور میں تسلسل سے تجاوزات کی بہت زیادہ بھرمار ہے؟

(ب) یکم نومبر 2019 سے اب تک ڈپٹی کمشنر لاہور کو شہریوں کی جانب سے یو سی 79 (لاہور) میں تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اوران پر اب تک کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ تجاوزات کرنے والوں سے منتھلی لیتا ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا؟

(د) حکومت یو سی 79 میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کیا پالیسی بنا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون یو سی 79 میں ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا ہے اور قائم شدہ تجاوزات کا خاتمہ کرتا ہے۔

(ب) یو سی 79 میں ناجائز پختہ تجاوزات کے خاتمے کے لئے تین درخواستیں سمن آباد زون میں موصول ہوئی ہیں، ان درخواستوں پر کارروائی کرتے ہوئے یو سی 79 میں مختلف اوقات میں عارضی و پختہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے آپریشن کیا گیا ہے اور مبلغ-/2000 جرمانہ کیا گیا جو کہ MCL کے فنڈ میں جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون لاہور ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور آئندہ یو سی 79 میں بھی قائم شدہ تجاوزات کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1006: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ کو 30 اگست 2018 سے آج تک کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور ایم سی منڈی احمد آباد کی طرف سے کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے اور ہر منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل منصوبہ وار علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کا اشتہار کون کون سے اخبار میں دیا گیا ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی منڈی احمد آباد اوکاڑہ میں خلاف ضابطہ و قانون کوٹیشن ورک کے ذریعے کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے گئے ہیں حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) 30-اگست 2018 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو ترقیاتی فنڈ مہیا نہ کئے گئے ہیں۔ اور کوئی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ب) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھیکہ کسی کو الاٹ کیا گیا ہے۔

(ج) نہیں یہ درست نہ ہے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی خلاف قانون کوٹیشن ورک نہ کیا گیا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: مانیٹرنگ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

1007: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں ضلعی سطح پر کتنی اور کون کون سی مانیٹرنگ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی کمیٹیاں فعال ہیں؟

(ج) جو فعال نہیں ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلعی سطح پر کمیٹیاں وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق یا حکومتی ہدایات کی روشنی میں تشکیل دی جاتی ہیں جو اپنے شرائط وضوابط کے مطابق کام کرتی رہتی ہیں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان میں 33 کمیٹیاں ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 27 کمیٹیاں فعال ہیں جبکہ 6 کمیٹیاں فعال نہیں ہیں۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں تجاوزات کے سدباب کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1012: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں عقب شالامار باغ بشارت روڈ شالامار چوک تا افتخار پارک جگہ جگہ انکروچمنٹ کی بھرمار ہے اور دکانداروں نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو انکروچ کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شام کے اوقات میں مذکورہ بالا سڑک کو پھل فروشوں خصوصاً کھانے کی دکانوں مثلاً شالامار تکہ شاپ، فوڈیز، شاہی مچھلی فروش، لاثانی مچھلی فروش ہاٹ باربی کیو نے نصف سے زائد سڑک کو قبضہ میں لے رکھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کا گزرنا محال ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک بمقام افتخار پارک قدیم مارکیٹ کے دونوں اطراف سے دکانداروں مثلاً صوفہ میکرز، موٹر سائیکل میکنک اور کباڑ فروش وغیرہ نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو نصف سے زائد قبضہ میں لئے ہوتا ہے جس کی وجہ سے سارا دن پیدل چلنے والے اور سڑک پر چلنے والی ٹریفک کا گزرنا محال ہے؟

(د) کیا متعلقہ ٹاؤن انتظامیہ نے مذکورہ سڑک کے دونوں اطراف انکروچمنٹ کے سدباب کے لئے کوئی کارروائی کی ہے تو کتنے دکانداروں اور پھل فروشوں کو سال 19-2018 میں چالان و جرمانے کئے ہیں مذکورہ سڑک کو انکروچمنٹ سے مستقل طور پر پاک کرنے کے لئے ٹاؤن انتظامیہ کیا حکمت عملی رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔ پھل فروش، ریڑھی بان وغیرہ اکثر اوقات وہاں پر کھڑے ہو کر پھل فروخت کرتے ہیں جن کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست ہے۔ رات کے اوقات کار میں کھانے پینے کا سامان فروخت کرنے والوں کی دکانوں پر گاہکوں کا رش ہوتا ہے اور زیادہ تر گاہک اپنی موٹر سائیکل، گاڑی وغیرہ سڑک پر کھڑی کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے گزرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ اول تو دکاندار اپنی دکانوں میں ہی اپنا کام کرتے ہیں لیکن تجاوزات کرنے والوں کا سامان عملہ تہہ بازاری قبضہ میں لیکر داخل سٹور کرتا ہے۔

(د) عملہ تہہ بازاری شالامار زون دو شفٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔ سال19-2018 میں 8 دکانداروں اور 18 پھل فروشوں کو مبلغ-/38500روپے جرمانہ کی مد میں سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے ہیں۔ مذکورہ سڑک پر تجاوزات کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون متواتر کارروائی کرتا رہتا ہے۔ حالیہ کی جانے والی کارروائی کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ عامر ٹاؤن میں ڈویلپمنٹ کاموں کی تکمیل کے ٹائم فریم سے متعلقہ تفصیلات

1031: ملک محمد وحید: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کون سے ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں جس کے باعث لاہور کے متعدد علاقوں میں ہفتے میں دو دن چھ سے سات گھنٹے بجلی اور پانی غائب رہتا ہے؟

(ب) کیاسارے ڈویلپمنٹ کے کام ہربنس پورہ لاہور میں ہی ہو رہے ہیں؟

(ج) لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن میں کب تک ڈویلپمنٹ کے کام مکمل ہو جائیں گے کتنا عرصہ لگے گا؟

(د) کیا حکومت لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن کے رہائشیوں کو چھ چھ گھنٹے برائے ڈویلپمنٹ کام بجلی وپانی غائب ہفتے میں دو سے تین دن چھٹکارہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور شہر بھر میں ایسا کوئی ترقیاتی کام نہیں کر رہی جس کی وجہ سے بجلی وپانی کی سپلائی متاثر ہو۔

(ب) ہربنس پورہ لاہور کے علاوہ بھی عزیز بھٹی زون کی مختلف UCs میں ترقیاتی کام جاری ہیں۔

(ج) عامر ٹاؤن ہربنس پورہ رہائشی سکیم میں فی الحال کوئی ترقیاتی کام MCL نہیں کروا رہا ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) غیر متعلقہ ہے۔

صوبہ میں کورونا وائرس سے بچاؤ کا سپرے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1059: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں یکم مارچ 2020 سے اب تک کتنے اضلاع کے کتنے شہروں میں کورونا وائرس سے بچاؤ کا سپرے کیا گیا نام وار شہروں اور اسپرے کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے متعدد علاقوں میں سپرے نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے مذکورہ وبا پھیلنے کا اندیشہ ہے اور عوام میں خوف کی فضا بر قرار ہے سپرے نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے صوبہ بھر میں سپرے کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) کیا حکومت کورونا وائرس کی وجہ سے صوبہ بھر کے شہروں میں جلد از جلد سپرے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) صوبہ میں یکم مارچ 2020 سے ستمبر 2020 تک 463 شہروں میں سپرے کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور شہر میں باقاعدگی سے سپرے کیا جارہا ہے حکومت پنجاب سے جاری کردہ ہفتہ وار پروگرام کے تحت روزانہ کی بنیاد پر سپرے کیا جارہا ہے اور اب تک 7000 کلومیٹر اور 2500 شکایات کا ازالہ کیا جاچکا ہے روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ اعلیٰ حکام کو بھجوائی جارہی ہے۔

(ج) لوکل گورنمنٹ کی طرف سے Covid-19 کے لئے مالی سال 20-2019 میں 44 کروڑ 34 لاکھ 65 ہزار 731 روپے خرچ ہوئے۔

(د) حکومتی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔

لاہور شالیمار باغ کے تحفظ اور اسکی دیواروں کے ساتھ ناجائز تجاوزات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

1066: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مشہور تاریخی ورثے شالامار باغ کے عقبی حصہ کے ساتھ ملحقہ آباد کاروں نے شالا مار باغ کی دیوار اور سڑک کو تنگ کر کے ناجائز پکی تجاوزات اور عمارتیں بنا رکھی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ لاک ڈاؤن کے دوران شالامار باغ کے عقبی علاقہ میں نئی پکی عمارتیں بنا کر سڑک کا راستہ مزید تنگ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تاریخی شالامار باغ کے چاروں اطراف دیواروں کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے نیز پھل فروشوں اور ریڑھی بانوں نے ٹاؤن انتظامیہ کے ساتھ سازباز کر کے کچی اور پکی تجاوزات بنا رکھی ہیں؟

(د) محکمہ اس تاریخی شالامار باغ (ورثہ) کے تحفظ اور شالامار کی دیواروں کے ساتھ ساتھ تجاوزات کے خاتمہ اور روک تھام کے لئے کیا حکمت عملی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جز ہائے کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ مزید یہ ہے کہ شالامار باغ کے عقبی حصہ میں موجود پختہ عمارتوں جو کہ سرکاری جگہ پر تعمیر ہوئی ہیں کی نشاندہی کے لئے ریونیو ریکارڈ کے مطابق ریکارڈ کی پڑتال کی ضرورت ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جز ہائے کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ شالامار زون میں سڑک کی چوڑائی وغیرہ سے متعلقہ کسی بھی قسم کا ریکارڈ موجود نہ ہے اس کے لئے محکمہ ریونیو سے نشاندہی کروائی جانا مناسب ہو گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ عملہ تہہ بازاری شالامار زون 02 شفٹوں میں شالامار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ ماہ نومبر 2020 میں 12 عدد تجاوز کنندگان کو مبلغ -/24000 روپے کے فائن ٹکٹ جاری کئے گئے۔ تصاویر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شالامار باغ کے تحفظ کا معاملہ محکمہ آثار قدیمہ سے متعلقہ ہے جبکہ عملہ تہہ بازاری شالامار زون ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کی زیر نگرانی شالامار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

بہاولنگر: ضلع کا ترقیاتی بجٹ، منصوبہ جات، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1071: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور اس کے ماتحت اداروں کا بجٹ مدوار کتنا کتنا تھا؟

(ب) ترقیاتی بجٹ کتنا تھا ادارہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس محکمہ کے تحت کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات اور عوامی فلاح کے منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) یہ منصوبہ جات کن کن کی سفارش پر کس کس افسر نے منظور کئے اور ان میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے نامکمل ہیں؟

(ہ) پی پی 243۔ میں کون کون منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں ان کے نام، خرچ کردہ رقم اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 2019-20 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے دو مدوں میں کام کیا۔

i۔ پختہ سڑکات (2عدد) رقم 63.55 ملین روپے

ii۔ سیوریج منصوبہ جات (2عدد) رقم 13.95 ملین روپے

کل منصوبہ جات (4عدد) رقم 77.500 ملین روپے

(ب) مالی سال 2019-20 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (CDP-II) کے تحت رقم 77.500 ملین فراہم کی گئی۔

(ج) مالی سال 2019-20 میں کل 4عدد ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچ رقم
1۔	توسیع و بہتری پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا لنک فورٹ عباس ہارون آباد روڈ براستہ بنگلہ کینال ولی کوٹ فورٹ عباس	47.600 ملین روپے	11.94 ملین روپے
2۔	تعمیر پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا چک نمبر HR/274 شرقی و بحالی پختہ سڑک مروٹ روڈ تا چک نمبر HR/274 غربی ، تعمیر و پختہ سڑک ڈسپوزل نمبر 4 تا قبرستان روڈ لنک ، بحالی پختہ سڑک قائداعظم پارک تا ابو بکر صدیق ٹاؤن وارڈ نمبر 6 فورٹ عباس	15.950 ملین	5.476 ملین
3۔	تعمیر سیوریج چک نمبر HR/274 محمد حسین کالونی ، رفیق والی گلی نزد بس سٹینڈ و تعمیر سولنگ سرور سندھی ہنی بیکری والی گلی ، ماسٹر انور والی گلی محمد حسین کالونی و تعمیر و سولنگ و سیوریج پکا مربع اور بستی پھولڑا فورٹ عباس	7.600 ملین	5.476 ملین
4۔	تعمیر سوریج چک نمبر HR/272 والی ٹاؤن ، عمران اسلم امین والی گلی تا پاکستان سٹی ، عبدالقیوم آرائیں تا لطیف والا مکان برائے راست زاہد مہار چھٹہ کالونی و تعمیر سولنگ اینڈ سیوریج ،	6.350 ملین	3.175 ملین

قاری شبیر والی گلی، خلیل بیکری والی گلی، چھٹہ کالونی و تعمیر وٹف
ٹائل ، نواب کالونی نزد مسجد نورا نو ر والی گلی و تعمیر
سولنگ HR/268 تحصیل فورٹ عباس

(د) یہ منصوبہ جات پی پی 244 میں تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جن کی سفارش محمد ارشد MPA پی پی۔ 244 فورٹ عباس نے فرمائی اور اس کی منظوری جناب ڈپٹی کمشنر صاحب چیئر مین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی بہاولنگر نے فرمائی۔ چاروں منصوبہ جات رننگ پوزیشن میں ہیں جبکہ مکمل فنڈ موصول نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہوئے ہیں۔

(ہ) پی پی۔ 243 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع بہاولنگر میں 20-2019 میں کوئی منصوبہ تعمیر نہ کروایا ہے۔

چنیوٹ شہر کی آبادی کے مطابق صفائی کے لئے خاکروب اور سینٹری ورکر اسامیوں کو پر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1080: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چنیوٹ شہر کی موجودہ آبادی کے مطابق میونسپل کمیٹی کی صفائی کے لئے 520 خاکروب ہونے چاہیں اور موجود اسٹاف میں 370 سینٹری ورکرز کی کمی ہے؟

(ب) یہ خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی اور خاکروب کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چنیوٹ شہر کی آبادی بمطابق مردم شماری 2017 کل 278747 افراد پر مشتمل تھی جو کہ اب 3 فیصد سالانہ اضافہ کے ساتھ چنیوٹ شہر کی موجودہ آبادی تقریباً 304593 افراد ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ کے مطابق خاکروبوں کی منظور کردہ تعداد 396 ہے جب کہ موجودہ کام کرنے والے خاکروبوں کی تعداد 233 افراد ہے اور حکومت پنجاب کی ہدایات مورخہ 03.03.2016 کے مطابق نئے

خاکروب بھرتی کرنے پر پابندی عائد ہے۔اور حکومت یکساں پالیسی کے لئے معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ منظور شدہ سینٹری ورکرز (اسامیاں) 396

2۔ خالی اسامیاں سینٹری ورکرز 163

3۔ موجودہ فیلڈ ڈیوٹی محلہ جات سینٹری ورکرز 233

یہ کہ سینٹری ورکرز کی ریگولر بھرتی پر پابندی عائد ہے لیکن کورونا وبا کے پھیلاؤ کے پیشِ نظر عرصہ قبل ایک سال سے حکومت پنجاب محکمہ بلدیات ماہانہ بنیادوں پر عارضی سینٹری ورکرز / سیور مین رکھنے کی اجازت دی ہے جس پر عمل درآمد کرتے ہوئے ادارہ ہذا بھی معینہ مدت کے لئے سینٹری ورکرز کو engage کر کے شہر میں صفائی کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے سرگرم ہے۔ محکمہ بلدیات سے موصول شدہ چٹھی مورخہ 22.06.2021 کی روشنی میں 66عدد سینٹری ورکرز کو 30 یوم از مورخہ 23.06.2021 تا 22.07.2021 بعد از منظوری منجانب مجاز اتھارٹی engage کیا گیا تھا۔ اب محکمہ بلدیات سے موصولہ چھٹی مورخہ 28.07.2021 کے تحت کرونا، مون سون بارشوں اور عید الضحیٰ پر معینہ مدت 30یوم کے لئے سینٹری ورکرز engage کرنے کی اجازت دی ہے۔(موصولہ چھٹی تتمہ " الف "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ جس کے تحت ضرورت اور بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے سینٹری ورکرز کو engage کرنے کی کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) اس وقت عارضی شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ رائج ہے نئے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ اور حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق خاکروبوں کی تعداد پوری کر دی جائے گی۔

صوبہ بھر میں میٹروپولٹین کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1084: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں میٹروپولیٹن کارپوریشن میونسپل کارپوریشن، تحصیل کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے نیز ایک میونسپل کمیٹی / کارپوریشن کے لئے آبادی کا تناسب کیا رکھا گیا ہے اور اس کے قواعد وضوابط کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور میونسپل کمیٹی کو بھی ختم کر دیا گیا ہے جب منڈی احمد آباد، بصیر پور میونسپل کمیٹی کا حصہ تھی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بصیر پور میونسپل کمیٹی کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں موجود تعداد درج ذیل ہے:

میٹروپولیٹن کارپوریشن	9
میونسپل کارپوریشن	17
میونسپل کمیٹی	133
ٹاؤن کمیٹی	11
تحصیل کونسل	136
کل تعداد	306

میونسپل کارپوریشنز کے لئے کم از کم آبادی کا تناسب اڑھائی لاکھ اور میونسپل کمیٹی کے لئے کم از کم آبادی کا تناسب پچھتر ہزار مقرر کیا گیا ہے اور تمام شہر جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہیں وہ بھی میونسپل کمیٹیز ہیں۔ اس کے قواعد و ضوابط پنجاب ڈی مارکیشن کلاسیفیکیشن اینڈ نیمنگ آف لوکل ایریا رولز 2019 میں دیئے گئے ہیں۔ رولز کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حد بندی 2019 سے پہلے یہ دونوں علیحدہ میونسپل کمیٹیز تھیں۔ اب بصیر پور ٹاؤن کمیٹی قائم ہے جبکہ منڈی احمد آباد بصیر پور میونسپل کمیٹی کا حصہ نہ تھی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے بلکہ بصیر پور ٹاؤن کمیٹی کے طور پر موجود ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو صاف پانی کی فراہمی کے کنکشن نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

1092: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا منصوبہ زیر عمل ہے اگر ہاں تو مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو پینے کے لئے صاف پانی کے کنکشن فراہم نہیں کئے جارہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت ضلع ساہیوال میں منصوبے کا آغاز کب کر رہی ہے کیا اس منصوبے میں تعلیمی اداروں اور مراکزِ صحت کو پینے کے لئے صاف پانی کے کنکشنز فراہم کئے جائیں اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی کیا وجوہات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال کی جانب سے ساہیوال شہر میں پینے کے صاف پانی کا کوئی منصوبہ زیر عمل نہ ہے۔ تاہم پنجاب انٹر میڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) کے تحت ساہیوال میں پینے کے پانی کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال کی جانب سے ساہیوال شہر میں پینے کے صاف پانی کا کوئی منصوبہ زیر عمل نہ ہے۔ تاہم پنجاب انٹر میڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) کا منصوبہ مکمل ہونے کے بعد تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو پینے کے پانی کے لئے کنکشنز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال کی جانب سے ساہیوال شہر میں پینے کے صاف پانی کا کوئی منصوبہ زیر عمل نہ ہے۔ تاہم پنجاب انٹرمیڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) کے تحت موقع پر ٹھیکیدار کی طرف سے کام جاری ہے۔ کام مکمل ہونے کے بعد تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو پینے کے پانی کے لئے کنکشنز فراہم کر دیئے جائیں گے۔

چیف آفیسر میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی کی حدود میں آبادی کے لحاظ سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے اور اس وقت 21 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس اور 24 عدد ٹیوب ویلز افادہ ہیں۔

(ب) فراہمی کے صاف پانی کے سلسلہ میں تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی کی طرف سے صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے جس کی تفصیل ذیل میں موجود ہے۔

گورنمنٹ گرلز کریسنٹ کالج برائے خواتین میں RO واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بلاک نمبر 7 میں RO واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے۔

گورنمنٹ ایم سی ماڈل ہائی سکول چیچہ وطنی میں RO واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول چیچہ وطنی بورارروڈ میں میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی کی طرف سے واٹر سپلائی کنکشن دیا گیا ہے۔ ویٹرنری ہسپتال چیچہ وطنی کے گیٹ کے سامنے UF واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے ڈسپنسری گئوشالہ، ڈسپنسری احمد نگر، ڈسپنسری وارڈ نمبر 17 اور ڈسپنسری شمس پورہ کو واٹر سپلائی کنکشن دیا گیا ہے۔ مزید برآں میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی کی حدود میں تمام تعلیمی اداروں اور مراکز صحت کو مطالبہ (Demand) پر کنکشن فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ج) جوابات (الف) اور (ب) میں گوش گزار کئے جاچکے ہیں۔ مزید یہ کہ حکومت پنجاب صاف پانی کی فراہمی کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی وٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو فنڈز کی فراہمی اور منصوبوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

1111: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مینونسپل کمیٹی اورٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو5 مئی 2019 سے آج تک کتنے سرکاری فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کی اپنی آمدن کتنی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

(ب) 5-جون 2019 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان پرلاگت کتنی آئی ہے ٹینڈر کس تاریخ کو طلب کئے گئے اورکام کس ٹھیکہ دار کوالاٹ ہوا ہر ترقیاتی منصوبے کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل مہیا کی جائے۔

(ج) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے ڈویلپمنٹ اورنان ڈویلپمنٹ اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کیا جائےنان ڈویلپمنٹ اخراجات میں فنڈز کس کس جگہ خرچ کیاگیامکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو مئی2019 سے ستمبر2020 تک مبلغ59959620روپے سرکاری گرانٹ کی صورت میں موصول ہوئے اور مبلغ6731219روپے سرکاری آمدن وصول کی گئی۔

(ب) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے 5 جون 2019 سے ستمبر 2020 تک کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیاہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو ڈویلپمنٹ فنڈز کی مد میں کوئی بجٹ نہ ملاہے۔جب کہ غیر ترقیاتی فنڈز کی مد میں ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے کل اخراجات مبلغ-/55,269,189روپے ہوئے ہیں ملازمین کی تنخواہ وپنشن کی مد میں مبلغ -/28,720,242خرچ ہوئے جبکہ POL کی مد میں مبلغ-/4,763,225روپے خرچ

ہوئے، بجلی/ٹیلی فون کے بلز کی مد میں -/3,496,683روپے خرچ ہوئے اور متفرق اخراجات کی مد میں -/47,009,281روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع سرگودھا: بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1117: جناب صہیب احمد ملک: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت کیسی ہے اس کی آخری مرتبہ مرمت وتعمیر کب کی گئی تھی کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک ٹریفک کے لئے قابل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر از سر نو کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت خراب ہے۔ تحصیل کونسل بھیرہ نومبر 2019 میں قائم ہوئی ہے۔ تحصیل کونسل کے پاس اس سڑک کا ریکارڈ نہ ہے کہ یہ کب تعمیر ہوئی اور کب اس کی مرمت ہوئی۔ تحصیل کونسل نے اس سڑک کی تعمیر یا مرمت نہ کی ہے۔

(ب) اس سڑک کی حالت خراب ہے۔ قابل مرمت ہے۔

(ج) اس سڑک کی از سر نو تعمیر سے متعلق بہتر جواب محکمہ ہائی ویز ہی دے سکتے ہیں۔ تحصیل کونسل کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے یہ سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور: لیاقت آباد کوٹ لکھپت میں بھینسوں کے باڑے آبادی سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1152: محترمہ سنبل مالک حسین: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر224 لیاقت آباد کوٹ لکھپت لاہور کے علاقے میں بے شمار بھینسوں کے باڑے ہیں جسکی وجہ سے مذکورہ آبادی میں تعفن اور بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آبادی کے لوگوں نے انتظامیہ کو بے شمار مرتبہ بھینسوں کے باڑوں کو باہر منتقل کرنے کی درخواستیں دیں مگر آج تک کسی ایک باڑے کو بھی باہر منتقل نہیں کیا جاسکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھینسوں کا گوبر گٹر کے اندر پھینک دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ آبادی کا سیوریج سسٹم اکثر بند رہتا ہے؟

(د) اگر اثبات میں جواب ہے تو کیا حکومت بھینسوں کے باڑے آبادی سے باہر منتقل کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یونین کونسل 224 لیاقت آباد لکھپت میں کچھ لوگوں نے گھروں کے اندر بھینسیں رکھی ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ گلبرگ زون باڑہ مالکان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے مویشی / باڑہ مالکان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مبلغ -/36000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جہاں تک باڑوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں تحریر ہے کہ مذکورہ آبادی کے مویشی / باڑہ مالکان نے لاہور ہائی کورٹ لاہور میں پٹیشن نمبر 35325/2019 دائر کر رکھی ہے جس میں معزز عدالت نے مویشی / جرمانہ مالکان کے خلاف کارروائی کرنے سے منع کیا ہوا ہے جس کا فیصلہ آنے تک کارروائی ممکن نہ ہے۔

(ج) بھینسوں کا گوبر سیوریج کے اندر ڈالنے کی رپورٹ محکمہ Wasa سے متعلقہ ہے۔

(د) حکومت بھینسوں کے باڑے ممنوعہ شہری حدود سے باہر منتقل کرنے اور باڑہ مالکان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ عدالت کا فیصلہ آنے تک مویشی / باڑہ مالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاسکتی۔

لاہور کے مذبح خانوں میں اوسطاً روزانہ ذبح کئے جانے والے جانوروں کی تعداد نیز ڈاکٹر اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

1163: محترمہ رخسانہ کوثر: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مذبح خانوں میں ذبح کئے جانے والے جانوروں کی صحت اور ان کے گوشت کے انسانی استعمال(Human Consumption)کے لئے صحیح ہونے کی تصدیق محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) لاہور کے مذبح خانوں میں روزانہ اوسطا کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور ان مذبح خانوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور عملہ تعینات ہے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی(میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ایک کمپنی (پنجاب ایگری کلچر اینڈ میٹ کمپنی)کے مذبح خانے میں گوشت کو عالمی معیار کے مطابق پراسیس کیا جاتا ہے جو کہ وٹرنری ڈاکٹرز کی زیر نگرانی حلال اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور ذبح کئے گئے ہر جانور کاAnte Mortemاور Post Mortemتربیت یافتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے.

(ب) لاہور کے سلاٹر ہاؤس میں روزانہ اوسطا230بڑا(بیف) اور3700چھوٹا(مٹن) جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ نیز ٹوٹل 8 کوالیفائیڈ ویٹرنری ڈاکٹرز اور 283 باقی عملہ تعینات ہے۔

ڈی جی خان ماڈل ٹاؤن کالونی کی مخدوش حالت کو بہتر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1222: محترمہ شاہینہ کریم: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن ڈی جی خان سرکاری کالونی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کے سیوریج اور سڑکوں کا حال انتہائی مخدوش اور خراب ہو چکا ہے؟

(ج) وہاں کے پارکس اجڑ کر گندگی کا ڈھیر بن چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کالونی کی حالات بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن ایک سرکاری کالونی ہے اور ایم سی ڈیرہ غازی خان نےTake Over کی ہوئی ہے۔

(ب) ماڈل ٹاؤن کالونی میں وقتاً فوقتاً ترقیاتی کام ہوئے ہیں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ نے سیوریج و سڑکوں اور گلیوں میں کام کئے ہیں ۔ محکمہ PHEDنے سیوریج سسٹم کی بحالی کے لئے متعدد کام مکمل کروائے ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر محکمہ ہائی وے اور گلیوں میں تعمیراتی کام ٹف ٹائل وغیرہ بذریعہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈیرہ غازی خان مکمل کروائے جارہے ہیں۔ایم سی ڈیرہ غازی خان جہاں بھی سیوریج کا مسئلہ ہوتا ہے وہ فوری طور پر حل کرتی ہے اور ساتھ ہی سڑکات کی دیکھ بھال بھی کرتی ہے۔ اس وقت پہلے کی نسبت اب ماڈل ٹاؤن کالونی کی سیوریج اور سڑکوں کی حالت بہتر ہے اور گلیوں میں ٹف ٹائل لگائی جاچکی ہے۔

(ج) ماڈل ٹاؤن کالونی کے پارکس محکمہ PHAڈیرہ غازی خان کے حوالے کئے گئے ہوئے ہیں ۔جس کا جواب محکمہ ہاؤسنگ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت اس کالونی کی حالت بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ایم سی ڈیرہ غازی خان کو ترقیاتی فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں مزید ترقیاتی کام کروائے گی اور ماڈل ٹاؤن کالونی کی صورتحال مزید بہتر کی جائے گی۔

ڈی جی خان خیابان سرور ٹاؤن کالونی کی مخدوش حالت کو بہتر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1223: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خیابان سرور ٹاؤن ڈی جی خان سرکاری کالونی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں سیوریج اور سڑکوں کے حالات انتہائی مخدوش اور خراب ہو چکے ہیں؟

(ج) وہاں کے پارکس اجڑ کر گندگی کا ڈھیر بن چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کالونی کے حالات بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خیابان سرور ایک سرکاری کالونی ہے جو کہ محکمہ ہاؤسنگ نے تعمیر کی تھی۔ بعد میں یہ سرکاری کالونی تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈیرہ غازی خان کے حوالے کر دی گئی تھی۔

(ب) خیابان سرور کالونی میں وقتاً فوقتاً ترقیاتی فنڈز سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ لوکل گورنمنٹ نے سیوریج و سڑکوں اور گلیوں میں کام کئے ہیں۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیوریج سسٹم کی بحالی کے لئے متعدد کام مکمل کروائے ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر محکمہ ہائی وے اور گلیوں میں تعمیراتی کام ٹف ٹائل وغیرہ بذریعہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈیرہ غازی خان مکمل کروائے گئے ہیں۔ تفصیل متعلقہ محکموں کے پاس ہے لہٰذا تفصیل اُن سے لیا جانا مناسب ہے۔

(ج) خیابان سرور کالونی کے پارکس محکمہ PHA ڈیرہ غازی خان کے حوالے کئے گئے ہیں ان کی بحالی کا کام محکمہ PHA ڈیرہ غازی خان کی ذمہ داری ہے۔

(د) خیابان سرور میں متعدد ترقیاتی کام جاری ہورہے ہیں مزید برآں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / میٹروپولیٹن کارپوریشن ڈی جی خان سے متعلقہ تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ دیگر محکمہ جات سے متعلق تفصیلات متعلقہ محکموں سے لیا جانا مناسب ہو گا۔

راجن پور: گورنمنٹ لائبریریز کی تعداد اور فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1325: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنی سرکاری لائبریریاں کہاں کہاں پر موجود ہیں اور ان لائبریریز کو پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے فنڈز مہیا کئے گئے تفصیل لائبریریز وار بتائی جائے؟

(ب) ان لائبریریوں میں کتنی کتابیں ہیں؟

(ج) ان لائبریریز اور کتابوں کی دیکھ بھال کا طریق کار کیا ہے اور کتنا سٹاف کب سے موجود ہے لائبریریز وائز تفصیل بتائی جائے؟

(د) ان لائبریریوں میں طلباء وطالبات کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہے تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع راجن پور میں کل لائبریریاں 3 ہیں۔

1۔ اعظم شہید لائبریری میونسپل کمیٹی جامپور پچھلے تین سال سے کوئی فنڈز مہیا نہ کئے گئے ہیں۔

2۔ الفرید لائبریری میونسپل کمیٹی راجن پور پچھلے تین سال سے کوئی فنڈز مہیا نہ کئے گئے ہیں۔

3۔ خواجہ فرید لائبریری فنکشنل نہ ہے۔

(ب) ان لائبریریوں میں درج ذیل تعداد میں کتابیں موجود ہیں۔

1۔ اعظم شہید لائبریری 500 کتابیں۔

2۔ الفرید لائبریری 2500 کتابیں۔

3۔ خواجہ فرید لائبریری 400 کتابیں۔

(ج) ان لائبریریوں میں درج ذیل تعداد میں سٹاف کتابوں اور لائبریریوں کی دیکھ بھال کے لئے موجود ہے۔

1۔ اعظم شہید لائبریری کمیٹی کی طرف سے سٹاف موجود ہے۔ 2 اہلکار عرصہ 5 سال سے تعینات ہیں۔

2۔ الفرید لائبریری کمیٹی کی طرف سے سٹاف موجود ہے 2 اہلکار عرصہ 4 سال سے تعینات ہیں۔

3۔ خواجہ فرید لائبریری کوئی سٹاف موجود نہ ہے۔

(د) ان لائبریریوں میں کرسیاں۔ ٹھنڈا پانی۔ ائیر کولر۔ اخبارات جیسی دیگر سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جن سے طلباء وطالبات استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔ 112 میں صفائی کے لئے تعینات ملازمین اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1327: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 112 فیصل آباد میں کتنے ملازمین صفائی کے لئے تعینات ہیں؟

(ب) ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان ملازمین کی ڈیوٹی کس کس کالونی، جگہ اور روڈ پر ہے؟

(د) ان ملازمین کو کتنی رقم ماہانہ ادا کی جاتی ہے؟

(ہ) اس حلقہ سے روزانہ کتنا کوڑا کرکٹ اٹھایا جاتا ہے؟

(و) اس حلقہ میں کتنی گاڑیاں ہیں جو کہ کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے ہیں ان کے نمبرز، ماڈل اور کس کس کمپنی کی ہیں یہ کب خرید کی گئی تھی؟

(ز) ان کے اخراجات تیل اور مرمت کے جنوری 2020 سے آج تک کے علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ کی ہر روڈ پر کوڑا کرکٹ پڑا ہوا ہے اس کا ذمہ دار کون کون سا آفیسر ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ط) اس حلقہ کے کس کس پلاٹ سے کوڑا کرکٹ اٹھایا گیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔ 112 میں قریباً389 ویسٹ ورکرز تعینات ہیں۔

(ب) یونین کونسلز کے اعتبار سے ویسٹ ورکرز کی تعیناتی کی لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ ویسٹ ورکر کا گریڈ 1، سپروائزر کا گریڈ 5 اور سینٹری انسپکٹر کا گریڈ 8 ہے۔

(ج) کوڑا کرکٹ کی پرائمری کولیکشن کے لئے ان ملازمین کی ڈیوٹی کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیلی ویجز ملازمین کو ماہانہ کم و بیش 17,914 روپے فی کس ادا کئے جاتے ہیں تاہم چھٹی کی صورت میں تنخواہ سے کٹوتی کی جاتی ہے جبکہ مستقل ملازمین کو تنخواہیں انکی بیسک سکیل اور مدت ملازمت کے حساب سے ادا کی جاتی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔ 112 سے یومیہ کم و بیش 136 ٹن کوڑا کرکٹ اٹھایا جاتا ہے۔

(و) اس حلقہ میں موجود آپریشنل وہیکلز کی تعداد، ماڈل نمبر اور کمپنی کا نام تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) تیل و مرمت کی مد میں پورے شہر کے لئے جنوری 2020 سے اب تک کے اخراجات 316.4 ملین روپے ہے جبکہ پی پی 112 میں اوسطاً 39.4 ملین روپے کے اخراجات آئے ہیں۔ چونکہ اس حلقہ کے لئے کچھ گاڑیاں مخصوص ہیں اور کچھ گاڑیاں دوسرے حلقوں میں بھی کام کرتی ہیں لہذا تیل و مرمت کے اخراجات الگ الگ نکالنا مشکل ہے۔

(ح) پی پی۔ 112 میں جانوروں کی موجودگی کی وجہ سے سالڈ ویسٹ کا حجم زیادہ ہے علاوہ ازیں میونسپل سالڈ ویسٹ کے ساتھ ساتھ سی اینڈ ڈی ویسٹ کی بھی بڑی مقدار موجود رہتی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے مشینری اور کنٹینرز کی خریداری کے لئے حکومت سے درخواست کر رکھی ہے تاکہ شہر میں صفائی کے معیار کو آئیڈیل بنایا جاسکے تاہم ہفتے میں تین دن اضافی مشینری کے گروپس لگا کر کوڑے کے پلاٹوں کو کلیئر کروایا جاتا ہے۔

(ط) ہر حلقہ میں تعینات ویسٹ ورکرز پرائمری کولیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ پی پی 112 میں موجو دویسٹ ورکرز نہایت جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تاہم محدود انسانی وسائل اور بجٹ کی کمی کے باعث بعض اوقات کھلے پلاٹوں میں کوڑا کرکٹ بھر جاتا ہے جسے وقتاً فوقتاً زیرو ویسٹ آپریشن کے زریعے اضافی مشینری لگا کر کلیئر کروایا جاتا ہے۔ قریباً 6 سے 7 پلاٹ ہر ہفتے کلیئر کروائے جاتے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب عمر تنویر بٹ صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

"کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر شہباز گِل کی گرفتاری اور دورانِ حراست اُن پر ہونے پر جسمانی اور ذہنی تشدد کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر شہباز گِل کی گرفتاری اور دورانِ حراست اُن پر ہونے پر جسمانی اور ذہنی تشدد کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈاکٹر شہباز گِل کی گرفتاری اور دورانِ حراست اُن پر ہونے پر جسمانی اور ذہنی تشدد کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایوان کا وفاقی حکومت سے ڈاکٹر شہباز گل کی غیر قانونی گرفتاری اور دوران حراست ہونے والے تشدد کی مذمت اور بے بنیاد مقدمے کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں:

"کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل کی ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمہ میں گرفتاری اور دوران حراست ان پر ہونے والے جسمانی اور ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل سے ان مشکل حالات سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہوں کہ ان پر ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل کی ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمہ میں گرفتاری اور دوران حراست ان پر ہونے والے جسمانی اور ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل سے ان مشکل حالات سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہوں کہ ان پر ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل کی ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمہ میں گرفتاری اور دوران حراست ان پر ہونے والے جسمانی اور ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان ڈاکٹر شہباز گل سے ان مشکل حالات سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہوں کہ ان پر ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اجلاس کل بروز بدھ 17۔اگست 2022 دوپہر 12:30 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،17۔اگست2022

(یوم الاربعاء،18 محرم الحرام1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 18

665

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔اگست 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پیش کریں گے۔

666

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن وامان

667

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 17-اگست2022

(یوم الاربعاء، 18 محرم الحرام1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر02 بج کر44منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَلَا
تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ
اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

سورۃ البقرہ (آیات نمبر42تا46)

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ-اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ-اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو-اور اللہ کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو-
یہ کیا عقل کی بات ہے کہ تم لوگوں کو تو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کر دیتے ہو-حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو-تو کیا تم سمجھتے
نہیں؟اور رنج اور تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو-اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر گراں نہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں-اور جو
یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں- وَماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
بر آئیں میرے دل کے بھی ارمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیوں دل پہ میں فدا نہ کروں جان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
رہتے ہیں اس میں آپ کے ارمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا سے اور کچھ نہیں مطلوب ہے مجھے
لے جاؤں اپنے ساتھ میں ایمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اس شوق سے کہ آپ کے دامن سے جا ملے
میں چاک کر رہا ہوں گریبان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مشکل کشا ہے آپ امیر آپ کا غلام
اب اس کی مشکلیں بھی ہوں آسان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2677 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2678 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں اس لئے ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2682 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ چونکہ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6013 میاں عبد الرؤف کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6022 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5037 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5114 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن چونکہ محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سید عثمان محمود صاحب آپ کا سوال آگیا ہے لہٰذا آپ اپنی سیٹ پر تشریف لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر آپ ذرا توجہ سے دیکھیں تو سوال کی تاریخ وصولی 11 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2020، ہمارے کافی سارے سوالات ایسے تھے جب وہ جمع ہوئے تو آپ کی گورنمنٹ تھی درمیان میں corridors of powers change ہوئے تو we were in power اب میرے اللہ کو یہ منظور تھا now you guys are back in power میں پہلے بھی on the floor of the House request کرتا رہا ہوں، سابق وزیر قانون اور موجودہ وزیر پارلیمانی امور راجہ بشارت صاحب تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو تو ہماری ایک request تھی کہ ایک parameter رکھ دیا جائے کہ سوال کتنی دیر میں جمع ہو اس سوال پر

ڈیپارٹمنٹ کتنی دیر میں address کرے اور اس سوال کا کتنی دیر میں ڈیپارٹمنٹ سے واپس جواب آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موبائل off کر دیں۔ ہمیں اس بات کی توقع رہی کہ جب آپ کے پاس موقع آیا تو کوئی parameters set کر جاتے لیکن آپ نے نہیں کئے، anyhow لیکن میں یہ چاہوں گا کہ یہ ہو جانا چاہئے۔ عثمان صاحب! اب آپ سوال کی طرف آجائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں نے آج تک یہاں پر کبھی بھی تنقید برائے تنقید نہیں کی، سپیکر چودھری صاحب تھے اور ڈپٹی سپیکر پی ٹی آئی کے تھے، میں نے ایک رکن کی حیثیت سے ہمیشہ اس ہاؤس میں بہتری کے لئے contribute کرنے کی کوشش کی ہے۔ We are not playing tit for tat میری استدعا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کا point لے لیا ہے کہ اس میں rule کی amendment چاہیئے۔ یہ سوالات rules کے مطابق آتے ہیں مگر amendment چاہیئے جس پر ہم لوگ تفصیلی گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب آپ سوال کی طرف آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سابق سپیکر اور موجودہ وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس پر رولنگ دی تھی مگر I believe کہ کبھی اس پر عمل داری نہیں ہو سکی۔ میری صرف یہ request ہے کہ ہم ایک parameter طے کر لیں کہ whenever a question is asked by any member from this side or that side that question be taken up; that question be addressed; and that question should be answered.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ اپنے سوال کی طرف آجائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آج سے دو دن پہلے بھی یہ مسئلہ take up ہوا تھا اور سپیکر صاحب نے اس بابت فرمایا تھا کہ وہ ایک کمیٹی constitute کریں گے جس کے ذمے دو کام ہوں گے۔ یہ کمیٹی ایک تو رولز آف پروسیجر میں amendments تجویز کرے گی اور دوسرا تین تین، چار چار سال سے پرانے سوالات کی disposal کے لئے بھی یہ کمیٹی اپنی recommendations دے گی۔ میری گزارش ہے کہ آپ یہ کمیٹی بنادیں تاکہ کم از کم یہ کام ہو سکے۔ میرے خیال میں اس کو delay کرنے سے آپ کو تقریباً ہر وقفہ سوالات پر یہ اعتراض سُننا پڑے گا اس لئے اگر آپ آج یہ کمیٹی بنادیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی طرف سے جو تجویز آئی ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی آج بنا دی جائے۔ ہاؤس کے دونوں اطراف کے معزز ممبران اس بات پر converge ہیں کہ یہ کمیٹی بنائی جائے تو آج ہی یہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے گی تاکہ یہ معاملہ address ہو سکے۔ آج ہی یہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی لئے گزارش کر رہا تھا کہ we are already late---

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا point آ گیا ہے اور میں نے کمیٹی بنانے کے لئے کہہ بھی دیا ہے لہٰذا اب آپ اپنے سوال کی طرف آجائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال زرعی پیداوار کے حوالے سے ہے۔ آج ہم food exporting nation سے food importer بن چکے ہیں۔ اگر آپ میرا سوال پڑھیں تو اس میں کماد، دھان، گندم اور دوسری تمام اجناس کی پیداوار کی بہتری کے حوالے سے میں نے پوچھا ہے۔ آج یہ عالم ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کس سوال کو refer کر رہے ہیں؟ آپ نے سوال نمبر نہیں پُکارا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5799 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***5799: سید عثمان محمود:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 21-2020 کے لئے گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنے ملین روپے کی رقم کس کس جنس کے لئے مختص کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) وزیر اعظم پاکستان کے ایمرجنسی پروگرام کے تحت 20-2019 میں گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل قومی منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جو21-2019 میں بھی جاری ہیں۔ ان منصوبہ جات کا دورانیہ 5سال (20-2019سے 24-2023تک) ہے۔ ان منصوبہ جات کے تحت کماد، دھان اور گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھا کر کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ کیا جائے گا اور ان فصلات سے رقبہ بچا کر تیلدار اجناس کی کاشت کو فروغ دیا جائے گا۔

1۔ گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

2۔ کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

3۔ دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

4۔ تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب)اور زیر سایہ اداروں میں گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے 21-2020میں جن منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد:**

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ)

ii زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ(PARB-1115)

iii چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں مؤثر کارکردگی کی حامل ہوں(PARB-770)

2۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو:**

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے منظرنامہ میں آبپاش علاقوں کے لئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت(PARB-770)

ii موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں ،پھلوں،سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات(PARB-904)

iii قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ

3۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد:**

ادارہ میں وزیر اعظم زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت "قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا" شروع کیا گیا ہے۔

4۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد:**

ادارہ ہذا میں تیلدار اجناس، کینولا، سورج مکھی، تل اور سویابین کی پیداوار میں اضافے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں ،پھلوں،سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات(PARB-904)

ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات (PARB-906)

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام منصوبہ	مختص کردہ رقم برائے 5 سال 20-2019 تا 24-2023 (ملین روپے) کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب	مختص کردہ رقم برائے سال 21-2020 (ملین روپے) کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب
گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	12535.000	3089.088	9445.912	1000.000	200.000	800.000
کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	2048.930	265.030	1783.900	262.010	37.010	225.000
دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	6327.760	1497.000	4830.760	568.000	168.000	400.000
تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	5114.999	1998.182	3116.817	685.920	266.666	419.260

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تحت جاری منصوبہ جات کے لئے سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارہ کا نام	پروجیکٹ کا نام	مختص رقم (ملین)
1-	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	i. گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ)	150
		ii. زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ (PARB-1115)	
		iii. چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں مؤثر کارکردگی کی حامل ہوں (PARB-770)۔	9
2-	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو	i موسمیاتی تبدیلی کے منظرنامہ میں آبپاش علاقوں کے لئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت (PARB-770)	2.2
		ii. موسمیاتی تبدیلی کے منظرنامہ میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات (PARB-904)	6.018
		iii. قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ	4.069
3-	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا	150.82
4-	تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد	i موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات (PARB-904)۔	170.838
		ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات (PARB-906)	5.190
			5.164

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمارا شعبہ زراعت constantly ignore ہوتا جارہا ہے اگر آپ ایک routine میں سروے کروائیں تو ہر امیر اور غریب کا staple food دال ہے اور آج ہم دال کے بھی net importer ہیں۔ گندم ہر امیر اور غریب کے گھر میں کھائی جاتی ہے اور آج ہم گندم کے بھی net importer ہیں۔ Our largest contributors to our export sector are cotton and yarn. آج ہم کاٹن کے بھی net importer ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم مل کر کوئی ایسا لائحہ عمل یا پالیسی بنائیں۔۔۔

چودھری ظہیر الدین: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وزیر زراعت موجود ہیں۔ آپ مداخلت نہ کریں۔

سید عثمان محمود: چودھری صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ سال 2019-2020 میں گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو قومی منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کی کیا update ہے؟ میری گزارش ہے کہ we as a province have not done what we were supposed to do. آج ہم تمام چیزیں import کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کے سوال کا حکومت کی طرف سے جو جواب آیا ہے کیا آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں اور کیا آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟ یہاں پر وزیر زراعت موجود ہیں اور اگر آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں گے تو وہ آپ کو اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب میرے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں۔ He has been in the Parliament with my elders and with my father. میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! حکومت کی طرف سے مختلف اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو initiatives لئے گئے ہیں کیا وہ آپ کے علم میں ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش سُنیں۔ جب تک ایک collective resolve نہیں ہو گا اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ لوکل گورنمنٹ کمیٹی میں حکومت اور گورنمنٹ کے معزز ممبران اکٹھے تھے تو We came out with the collective resolve اسی طرح میری اس معزز ایوان سے یہی التجا ہے کہ ہم اس معاملے کو collectively war footing پر take up کریں۔ یہ National Food Security کا معاملہ ہے لہٰذا ہم مل کر اس حوالے سے کوئی بہتر لائحہ عمل بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! اب آپ ذرا منسٹر صاحب کو سُن لیں۔ جی، وزیر زراعت صاحب! کیا آپ نے ان کا basic سوال سمجھ لیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات ہے۔ اس وقت کسی subject پر بحث نہیں ہو رہی یا کوئی policy issue discuss نہیں ہو رہا۔ یہاں پر particularly معزز ممبران اپنے سوالات کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں اور میں ان کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔ سید عثمان محمود صاحب میرے نہایت ہی قریبی عزیز ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ جب agriculture policy پر discussion ہو گی تو یہ گفتگو اس وقت کی جائے۔ اسوقت ہم ان کی یہ تمام تجاویز لیں گے۔ اس وقت اگر وہ اپنے اس particular سوال کے بارے میں کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں اپنے عزیز سید عثمان محمود کی تھوڑی سی اصلاح بھی کرنی چاہوں گا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکستان net food exporter سے net food importer بن گیا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان کبھی بھی net food exporter نہیں رہا۔ پاکستان میں ہمیشہ food deficit رہا ہے۔ اس وقت جس تیزی سے ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے food requirement بھی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارے ایگریکلچر سیکٹر پر pressure رہتا ہے۔ آپ دنیا میں کہیں پر بھی دیکھ لیں کہ آبادی میں اضافہ ایک فیصد سے زیادہ نہیں ہوتا جبکہ ہماری آبادی اڑھائی فیصد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ میں چاہوں گا کہ ایگر کلچر زیادہ سے زیادہ ترقی کرے اور ہم ایک revolution لے آئیں۔ ہم نے اس حوالے سے کافی

بہتری بھی کی ہے۔ معزز رکن اس سوال کے بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں یا اس جواب پر ان کا کوئی اعتراض ہے تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سید عثمان محمود صاحب! کیا آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں اور کیا آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سوال پر کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال نمبر 5799 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 5803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور فیلڈ سپروائزر، زراعت آفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5803: سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کراپ رپورٹر فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپروائزر اور زراعت آفیسر کی کتنی اسامیاں خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) سال 20-2019 میں ضلع میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے فروخت کرنے والے کتنے کھاد ڈیلرز / زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت میں کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپروائزر اور زراعت آفیسر کی خالی اور پُر اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	کل تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1-	کراپ رپورٹر	43	39	04

2-	فیلڈ اسسٹنٹ	201	199	02
3-	فیلڈ سپروائزر	-	-	-
4-	زراعت آفیسر	29	23	06

(ب) سال 20-2019 ضلع رحیم یار خان میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے اور فروخت کرنے والے کھاد ڈیلرز/زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

کارروائی کی تفصیل	زرعی ادویات ڈیلرز	کھاد ڈیلرز
تعداد سیمپل	479	340
تعداد فٹ سیمپل	469	323
تعداد ان فٹ سیمپل	10	17
ایف آئی آر رجسٹرڈ	02(8) ایف آئی آر پینڈنگ ہائیکورٹ سے آرڈر	16(2 عدالت سے سٹے لیا ہے)
ریڈ کیس	10	01
مقدار ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات/کھاد	1205.4 کلوگرام 2930.1 لیٹر	750 بوری بار دانہ کی تبدیلی کرنے پر کھاد برآمد کر کے مال مقدمہ پولیس کی تحویل میں دیا گیا ہے۔
مالیت ضبط شدہ زرعی ادویات	-/1,20,74,225 روپے	-
تعداد مقدمات زیر سماعت بعدالت	11	16
جرمانہ	-/30,000 روپے	-

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر سے صرف یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے علاقے، ضلع اور ڈویژن کی جو خالی اسامیاں ہیں ان کو جلد از جلد fill کیا جائے۔ یہ کوشش کی جائے کہ ان خالی اسامیوں پر deserving and capable لوگوں کو تعینات کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

سید عثمان محمود: جی، میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے نشاندہی کی ہے کہ جو اسامیاں خالی ہیں ان کو جلد از جلد fill کیا جائے۔ میں اس سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کل ہی جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے on the floor of the House اعلان کیا ہے کہ وہ بھرتیوں پر پابندی کو ختم کر دیں گے اور خالی اسامیوں پر بھرتیاں جلد کی جائیں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ معزز ممبر کی خواہش کو پورا کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔ کیا جناب ممتاز علی موجود ہیں؟ وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ تو ان کے اس سوال نمبر 5976 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6034 میاں عبدالرؤف کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میاں عبدالرؤف صاحب ایوان میں نہیں آ سکتے۔ ان کے ایوان میں آنے پر پابندی ہے لہٰذا ان کے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے میاں عبدالرؤف کے سوال نمبر 6034 کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بڑے ادب سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ہال میں echo problem ہے۔ یہاں گونج اس طرح آ رہی ہے کہ معزز ممبر ان کی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی۔ مہربانی کر کے اس کو بہتر کرنے کے لئے حکم صادر فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب! اس echo problem کو ختم کرنے کے لئے متعلقہ لوگوں کو کہا جائے۔ اس echo problem کو ختم کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوالات آپ نے dispose of کر دیئے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تاخیر سے آئے ہیں۔ آپ کے سوالات dispose of ہو چکے ہیں۔ اس حوالے سے ایک دفعہ رولنگ دی جا چکی ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس وقت آپ میرے سوالات dispose of کر رہے تھے تو میں ایوان میں داخل ہو رہا تھا اس لئے میری گزارش ہے کہ ان سوالات کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ چودھری مظہر اقبال صاحب کو موقع دیں۔ آپ کا معاملہ آخر میں کہیں address کرواتے ہیں۔ جی، چودھری مظہر اقبال کا سوال نمبر 6055 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا سوال نمبر 6075 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6122 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6400 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6482۔ محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازیخان میں فروٹ اور سبزی منڈی کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***6482: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں فروٹ منڈی اور سبزی منڈی سرکاری سطح پر موجود نہیں ہے؟

(ب) پرائیویٹ منڈی میں سہولیات ناکافی اور صفائی کی ابتر صورتحال ہے؟

(ج) وہاں مختلف لوگوں کی ملی بھگت سے کاشتکار اور فارمر کا استحصال ہوتا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازیخان نے سرکاری سبزی و فروٹ منڈی 1976 میں پل پیارے والی کے مقام پر قائم کی جس میں کل 82 دکانات شامل تھیں جو میونسپل کارپوریشن کی طرف سے آڑھتی حضرات کو کرایہ پر دی گئی تھیں۔ اس منڈی کے قریب دل کے ہسپتال کی تعمیر شروع ہوئی تو سبزی منڈی کی جگہ میں سے تین ایکڑ جگہ ہسپتال میں شامل کرلی گئی جس کی وجہ سے سبزی و پھل کی فروخت کے لئے جگہ بہت ہی کم رہ گئی اور آڑھتی حضرات نے اپنا کاروبار ایک غیر منظور شدہ منڈی سرور والی ملتان روڈ پر شفٹ کرلیا۔ مزید یہ کہ محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) ڈیرہ غازیخان میں سرکاری منڈی کی جلد تعمیر کے لئے کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں سال 2012 میں 35 ایکڑ رقبہ پر سرکاری سبزی و پھل منڈی سخی سرور روڈ پر زیر قاعدہ 67 زرعی پیداوار منڈیاں قانون 1979 کے تحت منظور ہوئی، جو آڑھتی حضرات کے دو گروپوں کے اختلافات کی وجہ سے زیر التوا رہی۔ اب آڑھتی حضرات کے درمیان اتفاق رائے پیدا ہو گیا ہے جس کی اطلاع ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان نے محکمہ کو چند دن پہلے دی ہے۔ ڈپٹی کمشنر کی تجویز کمشنر ڈیرہ غازیخان ڈویژن ڈیرہ غازیخان کو انکی رائے کے لئے بھجوائی ہے۔ جونہی یہ رائے محکمہ کو وصول ہوتی ہے منڈی کی تعمیر کے لئے مزید کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(ب) ایک غیر منظور شدہ سبزی و پھل منڈی سرور والی ملتان روڈ پر کام کر رہی ہے۔ جہاں سرکاری منڈی میں کام کرنیوالے آڑھتی سرکاری منڈی کی جگہ پر دل کا ہسپتال بننے کی وجہ سے منتقل ہو گئے۔ اس لیے مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان اس منڈی میں بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے جس میں پینے کا صاف پانی، پانی چھڑکاؤ، ہینڈ واش ٹینک شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخان کے زیر صدارت حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمیٹی کے زیر اہتمام سبزی و پھل منڈی کی صفائی و کوڑا کرکٹ کی اُٹھوائی کا ٹھیکہ ماہانہ بنیادوں پر دیا ہے جس کی صفائی وغیرہ اب روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ ٹھیکیدار بہتر طور پر کر رہا ہے اور اس سلسلے میں صدر

انجمن آڑھتیان ڈیرہ غازیخان صفائی پر مطمئن ہونے پر سرٹیفکیٹ برائے ادائیگی رقم ٹھیکہ دفتر ہذا کو لکھ کر دیتا ہے جس پر مذکورہ ٹھیکیدار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) متذکرہ بالا پرائیویٹ سبزی و پھل منڈی ڈیرہ غازیخان میں زرعی اجناس نیلام عام کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں اور کاشتکاروں کا استحصال نہیں ہوتا۔ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان کی ہدایت پر مذکورہ منڈی میں کاشتکار حضرات کو درپیش مسائل کے حل کے لئے منڈی میں ایک شکایت سیل قائم کیا ہوا ہے جہاں کاشتکار اپنی شکایات درج کروا سکتے ہیں۔ کاشتکار حضرات کی شکایات پر فوری کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ ایک سال پہلے یہ جواب موصول ہوا تھا اور اُس میں کہا گیا تھا کہ دونوں گروپس کے درمیان جو اختلافات تھے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اُن کو حل کروا کر تعمیر کا کام شروع کروانے کا کہہ دیا تو مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اب latest position کیا ہے کہ وہ منڈی ایک سال میں تعمیر ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس سوال کا latest جواب بھی میرے پاس موجود ہے کیونکہ میں نے اس کو update کرایا ہے میں وہ محترمہ کو پیش کر دوں گا۔ منڈی کی تعمیر کا کام اب شروع ہوا ہے اور انشاءاللہ جلد تکمیل کو پہنچے گا۔

محترمہ شاہینہ کریم: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6519 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مشروم کی کاشتکاری کے علاقہ جات اوراس کی پیداواری بڑھوتری سے متعلقہ تفصیلات

***6519: محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں(Mushrooms) مشروم کی کاشتکاری کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب) حکومت کی جانب سے مشروم کی پیداواری بڑھوتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مشروم کی درآمدات اور برآمدات کن ممالک سے کی جارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مشروم کی کاشتکاری کے حوالے سے پالیسی بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) کھمبیاں اُگانے کے لیے کسی علاقہ کی قید نہیں ہے۔یہ بند کمروں میں مصنوعی روشنی اور درجہ حرارت میں اُگائی جاتی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں مشروم کی کاشتکاری گھریلو پیمانے پر فیصل آباد،لاہور،راولپنڈی، قصور،عارف والا،پتوکی،ملتان،لودھراں، بہاولپور، رحیم یار خان، شیخوپورہ، سرگودھا، بھلوال،چنیوٹ، جھنگ، سیالکوٹ، بہاولنگر، خانیوال، وہاڑی، پاکپتن،ٹبہ سلطان پور اور شکر گڑھ میں کی جارہی ہے تاہم راولپنڈی کے گردونواح میں اس کی کاشت تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے جس کو مقامی ہوٹلز اور سُپر مارکیٹ میں فروخت کے لیے فراہم کیاجاتاہے۔

(ب) مشروم کی ترویج وترقی کے لیے انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تحقیق کا عمل بطریق احسن جاری ہے جہاں پر تحقیق کے ساتھ مشروم کی کاشت کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر سرکاری ادارے جیسے نیفا (NIFA) ترناب پشاور، نیشنل زرعی ریسرچ کونسل(NARC) اسلام آباد اور زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ(ZTBL) کاشتکاروں کو گھریلو اور وسیع پیمانے پر مشروم کی کاشت کے بارے میں تربیت دیتے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) راولپنڈی بھی

خواہشمند حضرات / کاشتکاروں کو مشروم کی کاشت اور اس کے بیج کی فراہمی سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

(ج) پاکستان میں مشروم زیادہ تر چین، سپین اور دبئی سے درآمد کی جارہی ہے جس میں زیادہ تر Button Mushroom ہے جو کہ پیکنگ (Canned Form) میں درآمد کی جارہی ہے جبکہ عمومی طور پر پاکستان، چین، فرانس، برطانیہ، سوئٹزر لینڈ اور مڈل ایسٹ کے ممالک کو مشروم برآمد کرتا ہے جس میں زیادہ تر شمالی علاقہ جات میں پائی جانے والی جنگلی Black Morel Mushroom ہے جو کہ خشک حالت (Dry Form) میں برآمد کی جاتی ہے۔

(د) مشروم حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کا حصہ ہے اور حیاتیاتی تنوع کے فروغ کے توسط سے کاشتکار کی آمدن میں اضافہ کرنا حکومت پنجاب کی زرعی پالیسی 2018 میں شامل ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6529 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ورلڈ بنک کے تعاون سے زرعی شعبہ میں SMART کے نام شروع کئے گئے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***6529: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورلڈ بنک نے پنجاب کے زرعی شعبہ کے لئے SMART کے نام سے ایک پروگرام شروع / سپورٹ کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تاریخ آغاز کیا ہے؟

(ب) اس پراجیکٹ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے زرعی شعبہ کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) دیہی تبدیلیوں اور منڈیوں کے فروغ کا زرعی انقلابی پروگرام (SMART) پنجاب عالمی بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا پانچ سالہ منصوبہ ہے جس میں پنجاب حکومت نتائج کی بنیاد پر عالمی بنک سے 300 ملین ڈالرز کا قرض حاصل کرے گی۔ یہ پروگرام فروری 2018 سے شروع ہوا ہے جو کہ 2023ء کو اختتام پذیر ہو گا۔

(ب) کسانوں اور غلہ بانوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، ماحولیاتی تبدیلیوں سے متعلق مدافعت بڑھانا اور پنجاب میں زرعی کاروبار کی ترقی میں اضافہ کرنا۔

(ج) اس پروگرام کے تحت خصوصی درج ذیل نتائج حاصل ہوں گے:

1۔ معیاری زرعی مداخل (INPUTS) کی رسائی میں بہتری

2۔ فصلوں اور مویشیوں کے متعلق تحقیق اور توسیع کے صوبائی نظام کی بہتری

3۔ ہائی ویلیو ایگریکلچر کی طرف منتقلی

4۔ ویلیو ایڈیشن اور زرعی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کے لئے زرعی کاروبار کو مراعات کی فراہمی

5۔ زرعی منڈیوں کی جدت

6۔ فصل بیمہ تکافل پروگرام

7۔ کلائمیٹ سمارٹ زراعت سے متعلق حکومتی سرمایہ کاری میں اضافہ

8۔ ذرائع ابلاغ، مستفید ہونے والوں کی آراء، تعلیم و تربیت، نگرانی اور جائزہ

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ پروگرام پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کیا گیا تھا، اس پروگرام سے کتنے کسانوں کو فائدہ پہنچا اور عام کسان تک یہ پروگرام کیسے پہنچا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام پورے پنجاب میں شروع کیا گیا ہے اور پورے پنجاب کے کسانوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔ اس smart program کے کئی

components ہیں کچھ محکمہ زراعت سے متعلقہ تھے اور کچھ دیگر محکمہ جات سے متعلقہ تھے۔ اُن میں سے کچھ DLI's ایسی ہیں جن پر عمل درآمد نہیں ہوا لیکن محکمہ زراعت کی DLI's پر عمل درآمد ہو گیا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پروگرام کو عام کسان تک پہنچانے کا کیا طریق تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام عام کسان کے لئے ہی شروع کیا گیا ہے اور اس پروگرام کے تحت غلہ منڈیوں کو بہتر کیا گیا ہے، کسانوں کی فصلوں کے purchase system کو بہتر کیا گیا ہے، اس پروگرام کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو بیمے کی سہولت بھی میسر ہوتی ہے اور اس پروگرام کے تحت inputs کی quality کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے knowledge کے مطابق عام کسانوں تک اس پروگرام کی awareness نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! تمام components سے کسانوں کو روشناس کرانے کے لئے Extension Department نے ایک بھرپور campaign کی ہے جس سے کسانوں تک اس کی آگہی پہنچی اور چونکہ بیمہ کی سہولت چھوٹے کسانوں کو مہیا ہے تو اُن تک بھی یہ information پہنچائی گئی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! پچھلے 5/4 مہینوں میں جو gap آیا ہے تو کیا یہ پروگرام اُس دوران جاری رہا ہے یا بند کر دیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام بند نہیں ہوا، جاری رہا ہے۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر World Bank کے smart program کی بات ہو رہی تھی تو میرا ضمنی سوال ہے کہ agri products کی value-added addition کے لئے کوئی پروگرام شروع کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جو پروگرام foreign funding based ہوتے ہیں اُن میں ہم DLI sign کرتے ہیں اور اُس DLI کے مطابق اُس کی disbursement ہوتی ہے۔ یہ smart program تین سو ملین ڈالرز کا تھا لیکن اس میں value-added component شامل نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے indigenous programs ہیں جن میں ہم value addition کو promote کرتے ہیں، technology transfer بھی کرتے ہیں اور بنکوں کے ذریعے غریب کسانوں کو finance بھی کرتے ہیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! آج تک محکمہ زراعت میں جتنے بھی پروگرام شروع کئے گئے ہیں عام کسان کو پتا بھی نہیں چلتا اور وہ پروگرام ختم ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ بھی اس بات کے گواہ ہوں گے کہ سابقاوزیر اعظم صاحب نے اپنی تقاریر میں متعدد بار فرمایا کہ ہم نے 5 فصلوں میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے اور یہ سابقا وزیر اعظم صاحب کی زراعت میں دلچسپی اور محکمہ زراعت کی محنت کا نتیجہ تھا کہ ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی اور بہتر نتائج لئے۔ عام کسانوں تک محکمہ زراعت کی رسائی اور transfer of technology کے لئے effort کے نتیجے میں ہی ہماری پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6553 جناب طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6695 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6746 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6749 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا

ہے۔ اگلا سوال نمبر 6750 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6793 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال میں مارکیٹ کمیٹی کی تعداد، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6793: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چکوال میں ٹوٹل کتنی مارکیٹ کمیٹی کام کر رہی ہیں؟

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی میں کتنا سٹاف موجود ہے کتنی سیٹ خالی ہیں؟

(ج) کتنی مارکیٹ کمیٹی کو ضم کیا گیا؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع چکوال میں کل 2 مارکیٹ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مارکیٹ کمیٹی چکوال

2۔ مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ

(ب) مارکیٹ کمیٹی چکوال اور مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ میں موجود سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مارکیٹ کمیٹی	منظور شدہ اسامی کا نام	منظور شدہ تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	چکوال	سیکرٹری	1	1	-
2۔		سب انسپکٹر	1	-	1
3۔		نائب قاصد	2	-	2
4۔	تلہ گنگ	سیکرٹری	1	-	1
5۔		سب انسپکٹر	1	-	1
6۔		فیلڈ مین	1	1	
7۔		نائب قاصد	1	-	1
		میزان	8	2	6

(ج) مارکیٹ کمیٹی چوآسیدن شاہ کو مارکیٹ کمیٹی چکوال میں ضم کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے کہ چو آسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو چکوال مارکیٹ کمیٹی میں کیوں ضم کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! کیا یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ چو آسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو چکوال مارکیٹ کمیٹی میں کیوں ضم کیا گیا ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، میں نے یہی پوچھا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جو PEMRA رولز بنائے گئے تھے اس کے تحت ہر مارکیٹ کمیٹی کا ایک throughput workout کیا گیا تھا اور جس مارکیٹ کمیٹی کا سالانہ throughput 20 ملین سے کم تھا ان کو ملحقہ مارکیٹ کمیٹیوں میں merge کر دیا گیا تھا اور اس طرح پنجاب میں تقریباً 50 سے 60 مارکیٹ کمیٹیاں merge ہوئی تھیں لیکن میری فاضل ممبر یہاں موجود ہیں اور انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ ان کی مارکیٹ کمیٹی کا throughput زیادہ ہے اور وہ زیادہ پرانی بھی تھی لہذا اس کو ہم نے review کر کے بحال کر دیا ہے۔ اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ وہاں پر کاروبار required standards کے مطابق ہے تو ہم اس کو دوبارہ بھی بحال کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ مطمئن ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب میں سٹاف کی لسٹ بھی دی ہے اور اس میں پورے ضلع میں for the Market Committees صرف دو ممبرز موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ضلع چکوال سے چو آسیدن شاہ میں فاصلہ بہت زیادہ ہے تو یہ دو لوگ کیسے manage کریں گے؟ جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس مارکیٹ کمیٹی کو reinstate کر رہے ہیں تو میں یہاں پر ان سے یہ بھی request کرنا چاہوں گی کہ چو آسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی نا صرف چو آسیدن شاہ تحصیل کو بلکہ اس کے ساتھ کلر کہار تحصیل کو بھی دیکھ رہی تھی تو اس کو ضرور review کیا جائے اور اس مارکیٹ کمیٹی کو reinstate کیا جائے کیونکہ وہاں پر distance بہت زیادہ ہے اور یہی اس کا revenue resource ہے۔ جو pre requisites ہیں وہ almost مکمل ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ نے جو option دی ہے اس پر منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو review کر کے اسے reopen کر دیں گے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! چکوال کی مارکیٹ کمیٹی کی total sanctioned post کی تفصیل کچھ اس طرح ہے، ایک سیکرٹری، ایک سب انسپکٹر، دو نائب قاصد ہیں۔ اس وقت وہاں سب انسپکٹر اور دو نائب قاصد موجود ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ سیکرٹری بھی جلد وہاں تعینات کیا جائے۔ دوسرا جو محترمہ نے چوآسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو review کرنے کے لئے کہا ہے تو اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ ہم اس کا business record چیک کر لیں گے اگر وہ feasible ہوا تو ہم اس کو بھی دوبارہ بحال کر دیں گے۔ اس سلسلے میں اگر فاضل ممبر کوئی input دینا چاہیں تو She is more than welcome.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرے پاس جو details ہیں میں انہیں دے دیتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ زاہرہ نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 7201 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7201: **سیدہ زاہرہ نقوی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی کتنی تعداد ہے اس بارے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ کمپنیوں سے بھی بیج خرید تا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو سیڈ کمپنیوں کی فہرست اور نمبر فراہم کئے جائیں؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک کپاس کا کتنا بیج کس قیمت پر فراہم کیا تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سنٹر	تعداد رجسٹرڈ کاشتکاران
1۔	رحیم یار خان	201
2۔	خانیوال	18
3۔	بہاولپور	22
4۔	وہاڑی	23
5۔	ملتان	11
6۔	بہاولنگر	19
7۔	کل تعداد	294

رجسٹرڈ کاشتکاران کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے بیج نہیں خریدتی۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک مندرجہ ذیل بیج کپاس فراہم کیا:

سال	فراہم کردہ کپاس بیج (منوں میں)		ریٹ فی من (روپوں میں)	
	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ
2015-16	16249	10725	5600	7600
2016-17	11554	15095	5400	7200
2017-18	16395	16825	5400	8400
2018-19	25394	11322	6300	9200
2019-20	17297	919	8200	12600
میزان	86،889	54،886		

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! بہت تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ مطمئن ہیں۔

سیدہ زاہرہ نقوی: جی، جناب سپیکر! جو جواب مجھے دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں اور میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: میرا سوال نمبر 7225 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی اجناس کی کاشت اور دالوں کی کاشت کے علاقوں سے متعلقہ تفصیلات

***7225: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کون کونسی زرعی اجناس کاشت کی جاتی ہیں نیز دالوں کی کاشت کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب) سال 2019 سے اب تک کون کونسی دالوں کی کاشت کی گئی مکمل تفصیل پیش کی جائے؟

(ج) کیا دالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لیے کافی ہے نیز پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل زرعی اجناس کی کاشت کی جاتی ہے:

خریف فصلات:

گنا، دھان، کپاس، باجرہ، جوار، مکئی، تل، ہلدی، مرچ، مونگ پھلی۔

ربیع فصلات:

گندم، ٹماٹر، تمباکو، سرسوں، آلو، پیاز، السی، چنا، ادرک، دھنیا، جَو، سورج مکھی۔

خریف سبزیات:

اروی، بھنڈی توری، کھیرا، پھلیاں، تر، پیٹھا، کدو، ٹینڈا، تربوز، بینگن۔

ربیع سبزیات:

پھول گوبھی، مولی، پالک، شکر قندی، شلجم، مٹر، چکندر، میتھی، سلاد، بند گوبھی، گاجر۔

خریف پھل:

بادام، سیب، خوبانی، کیلا، انگور، کھجور، انجیر، گرما، امرود، جامن، لیچی، آم، انار، آلو بخارا، ناشپاتی، فالسہ، پپیتا، آڑو، سردا۔

ربیع پھل:

کیلا، بیر، امرود، لوکاٹ، شہتوت، کینو، لیموں، مندرین، مالٹا، مسمی، کھٹا، میٹھا۔

نیز دالیں پنجاب کے مندرجہ ذیل اضلاع میں کاشت کی جاتی ہیں:

نام دال	علاقہ جات
چنا	اٹک، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، خانیوال، مظفر گڑھ، لیہ، ڈی جی خان اور بہاولنگر۔
مسور	اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، نارووال، گوجرانوالہ، ساہیوال، خانیوال، وہاڑی، بہاولپور اور بہاولنگر۔
مونگ	جہلم، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن، ملتان، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفر گڑھ، لیہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر۔
ماش	راولپنڈی، جہلم، چکوال، میانوالی، بھکر، گجرات، سیالکوٹ اور نارووال۔

(ب) سال20-2019 اور 21-2020 میں کاشتہ دالوں کے رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فصل دالیں	سال20-2019		سال21-2020	
	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
چنا	2101230	430200	961000	164000
مسور	9529	1422	1960	337
مونگ	364000	112659	518200	192535
ماش	23051	3042	11669	1536

(ج) دالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے بلکہ دالیں درآمد کرنا پڑتی ہیں۔ وفاقی حکومت کے تعاون سے دالوں کی پیداوار میں بڑھوتری کا قومی منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کی کل لاگت 1437.35 ملین روپے ہے۔ دالوں کی پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں :

دالوں کے پانچ سالہ منصوبہ کے تحت کاشتکاروں کو دالوں کا بیج 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیا جارہا ہے۔

پورٹیبل سولر ایریگیشن سسٹم اور دیگر دالوں کی مشینری مثلاً سیڈ ڈرل، ملٹی کراپ تھریشر، مکینیکل ویڈر اور سمال ویڈر 50 فیصد رعائتی قیمت پر فراہم کئے جارہے ہیں۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد مختلف دالوں کی اعلیٰ اقسام کے بیجوں کی مقدار بڑھانے کے لئے منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کر رہا ہے تاکہ ترقی پسند کاشتکاروں کی مختلف دالوں کے بیجوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد پاکستان کے دوسرے صوبوں کو ان کی ضرورت کے مطابق اپنی منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) فراہم کرتا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے کاشتکاروں کو چنا اور مونگ کے بیج پر بالترتیب -/2000 روپے اور -/1000 روپے فی ایکڑ فراہم کئے جارہے ہیں۔

مسور کے زیر کاشت رقبہ میں کمی اور ان کی ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشت گنے کی فصل میں مخلوط کاشت متعارف کرائی گئی۔

سال میں مونگ اور ماش کی دو فصلیں (بہاریہ، موسمی) کاشت کرنے کی ٹیکنالوجی دریافت اور متعارف کروائی گئی۔ باغات میں مونگ کی کاشت کو متعارف کروایا گیا ہے۔

زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے پیداواری ٹیکنالوجی کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس کی کاشت کاروں تک رسائی کے لئے ورکشاپس، فارمر ڈے اور ریڈیو و پرنٹ میڈیا کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی اور محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی کے حصول کو آسان بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ ان اقدامات سے پیداوار میں کتنے فیصد بڑھوتری ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! کیا محترمہ! اپنا سوال دہرائیں گی۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ان اقدامات سے پیداوار میں کتنے فیصد بڑھوتری ہو رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے پچھلے سال growth کا economic survey ہماری مخالف جماعت نے print کیا ہے جس کے مطابق انہوں نے admit کیا ہے کہ agriculture sector میں 4.4 فیصد growth ہوئی ہے اور یہ صرف سابق پرائم منسٹر صاحب کے personal interest اور ہمارے محکمہ زراعت کی محنت کا نتیجہ ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7323 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7323: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2019-20 اور 2020-21 میں ضلع خوشاب کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں یہ گاڑیاں کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے 34 دفاتر میں 317 ملازمین تعینات ہیں دفاتر اور ملازمین کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2019-20 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 2019-20 (روپے)	اخراجات 2019-20 (روپے)
سیلری (روپے)	165979662	163939174
نان سیلری (روپے)	138216876	136694011
کل (روپے)	304196538	300633185

مالی سال 2020-21 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 2019-20 (روپے)	اخراجات 2020-21 (روپے)
سیلری (روپے)	173995655	171688057
نان سیلری (روپے)	178796002	175881186
کل (روپے)	352791657	347569243

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس 19 گاڑیاں ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا جز (الف) یہ تھا کہ دفاتر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں اور کتنے ملازمین ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو جب مجھے بتایا نہیں گیا تو میں اس کے بارے میں کیا بات کروں لیکن میرے علم میں جو بات ہے اس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ ملازمین کی تعداد اتنی کم ہے۔ اگر کسی محکمہ میں کام کرنے کے لئے 50 لوگ چاہئیں تو ہمارے ضلع خوشاب میں 10 لوگ ہیں۔ وہ لوگ کس طرح سو فیصد کام کیسے کر سکتے ہیں؟ یہی لوگ ڈینگی پر کام کر رہے ہوتے ہیں، زراعت میں بھی کام کر رہے ہوتے ہیں اور پولیو پر بھی ان لوگوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ یہ اپنے محکمہ کے کام کے لئے وقت کیسے نکال سکتے ہیں؟ وہاں ملازمین کی تعداد بہت کم ہے اور دفاتر کی یہ صورتحال ہے کہ تحصیل خوشاب کا جو آفس ہے اس کی نہ تو چار دیواری ہے اور نہ ہی اس کا گیٹ لگا ہوا ہے۔ وہاں پر کوئی بھی ایسا دفتر نہیں ہے کہ جس کو آپ کہہ سکیں کہ اس کی حالت بہتر ہے۔ وہاں ملازمین کے رہنے کے لئے جو رہائشیں ہیں وہ اس قدر خستہ حال ہیں کہ کسی بھی وقت وہاں پر حادثہ ہو سکتا ہے۔ محکمہ اس پر کب تک کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کا ایک سوال ملازمین کی تعداد کم ہونے سے متعلق ہے اور دوسرا سوال infrastructure سے متعلق ہے کہ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جس تفصیل کا فاضل ممبر نے ذکر کیا ہے تو تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ میں ابھی ان تک پہنچا دیتا ہوں۔ انہوں نے دوسری بات ملازمین کی تعداد کم ہونے کی کی ہے تو اس کی میں پہلے وضاحت کر چکا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کل اعلان کیا تھا کہ بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گئی ہے تو انشاء اللہ اس کمی کو ہم پورا کر دیں گے۔ انہوں نے تیسری بات improvement of the infrastructure کی کی ہے۔ اس پر ہم

انشاء اللہ تعالیٰ توجہ دیں گے اور محترمہ کی رائے بھی ہم معلوم کریں گے اور جہاں پر ایمر جنسی طور پر repair work کرانا ہوا یا کوئی دوسرا کام کرانا ہوا تو وہ بھی ہم جلد کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ محکمہ کے پاس کس کس ماڈل کی گاڑیاں ہیں۔ میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ کے پاس گاڑیاں 1986 یا 1984 ماڈل کی ہیں۔ وہاں گاڑیوں کی تعداد بہت کم، سٹاف بہت کم ہے اور ہماری ایک تحصیل سے دوسری تحصیل کا فاصلہ ایک ایک گھنٹے کا ہے اور سڑکیں بھی اچھی نہیں ہیں۔ محکمہ کب تک نئی گاڑیوں کی خرید کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ محکمہ کو بہتر گاڑیاں دی جائیں تا کہ محکمہ اپنا کام بہتر طریقے سے کر سکے۔ ان کے پاس جب سہولیات نہیں ہوں گی تو وہ کام کیسے کریں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کے علم میں یہ بات لاتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے محکمہ میں آج سے چالیس پنتالیس سال پرانی گاڑیاں چل رہی ہیں۔ ہم نے کوشش کی تھی کہ کچھ گاڑیاں replace کی جائیں لیکن چونکہ Austerity Committee نے clear نہیں کیا تھا اس لئے ہم گاڑیاں نہیں خرید سکے تھے۔ ہم انشاء اللہ دوبارہ بھی کوشش کریں گے اور اگر Austerity Committee نے allow کیا تو ہم اپنی مالی استطاعت کے مطابق گاڑیاں بتدریج replace کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7324 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب میں سبزی منڈیوں کی تعداد، سٹور اور دکانوں کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*7324: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کتنی سبزی منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹور ہیں ان سے کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے یہ کرایہ کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے؟

(ج) ان منڈیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کن کن محکموں کی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں پر اشیاء خرید لیتے ہیں اور من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خوشاب میں دو سبزی و پھل منڈیاں ہیں۔ ایک سبزی منڈی سرگودھا روڈ خوشاب پر واقع ہے اور ایک سبزی منڈی قائد آباد میانوالی روڈ پر واقع ہے۔

(ب) سبزی و فروٹ منڈی خوشاب میں 49 دکانیں ہیں جو کہ آڑھتیان کو الاٹ ہو چکی ہے۔ اس منڈی میں کوئی بھی دکان مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت نہ ہے لہٰذا مارکیٹ کمیٹی کو اس مد میں کوئی کرایہ وصول نہ ہوتا ہے۔ سبزی و فروٹ منڈی قائد آباد میں 20 کمیشن ایجنٹس ہیں جن سے مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کوئی کرایہ وصول نہیں کرتی ہے۔

(ج) سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا روڈ خوشاب کی صفائی اور دیگر معاملات کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی جوہر آباد کرتی ہے جبکہ سبزی منڈی قائد آباد کی صفائی اور دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کرتی ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے بلکہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات مارکیٹ کمیٹیوں اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندہ کی موجودگی میں کسان اور بیوپاری کی طرف سے لائی گئی اجناس کی بولی منعقد کر کے مال فروخت کرتے ہیں اور اپنا کمیشن وصول کرتے ہیں۔ ان سبزی منڈیوں میں حکومت کی ہدایت کے مطابق کسان پلیٹ فارم کے لیے بھی جگہ مختص کی گئی ہے جہاں زمیندار اپنا مال از خود بغیر کسی کمیشن یا کٹوتی کے فروخت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تھا کہ ضلع خوشاب میں کتنی سبزی منڈیاں کام کر رہی ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ دو سبزی منڈیاں کام کر رہی ہیں۔ سبزی منڈی جوہر آباد اس وقت کوڑا کرکٹ کا منظر پیش کر رہی ہے۔ اس میں 49 دکانیں ہیں ان پر سیاسی مداخلت پر construction کرنے نہیں دی جا رہی۔ میری محکمہ سے یہ درخواست ہے کہ وہاں پر visit کیا جائے اور جو لوگ وہاں پر دکانیں تعمیر کرنا چاہ رہے ہیں انہیں اس کی اجازت دی جائے تاکہ منڈی کا تھوڑا سا نقشہ سامنے آجائے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جس issue کی طرف نشاندہی کی ہے میں فوری طور پر ڈائریکٹر جنرل PEMRA کی ڈیوٹی لگا کر ان سے رپورٹ منگوالیتا ہوں۔ اس پر جو اقدامات کرنا پڑیں گے میں ان کا فوری طور پر حکم صادر کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں سوال کیا تھا کہ ان منڈیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کن محکموں کے سپرد ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ MC کا کام ہے۔ ہماری جوہر آباد کی منڈی میں صفائی کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ اکثر ڈینگی کی جو میٹنگز ہوتی ہیں ان میں، میں اس issue کو اٹھاتی ہوں۔ اس کی دیوار کے ساتھ جگہ تھوڑی سی نیچے ہے جس کی وجہ سے وہاں 24 گھنٹے پانی کھڑا رہتا ہے اور وہ ڈینگی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب منڈی میں ٹرکوں یا ویگنوں پر مال آتا ہے تو اس کے اندر جتنا waste ہوتا ہے اسی سڑک کے کنارے پر منڈی سے لے کر جہلم پل تک اسے پھینک دیتے ہیں۔ وہاں پر MC کا صفائی کا کوئی نظام نہیں ہے۔ اس کو محکمہ کے حوالے سے بہتر بنایا جائے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کارپوریشنز ہوں وہاں پر صفائی کا نظام یقینی طور پر municipalities کے under ہوتا ہے۔ میں چیک کر لوں گا کہ اگر صفائی میں کوئی کوتاہی ہو رہی ہے تو ہم وزیر بلدیات کے علم میں لا کر اس کو بھی بہتر کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ مطمئن ہیں کہ آپ کے سوالات پورے ہو گئے ہیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7437 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7460 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7493 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7616 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7617 بھی رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے اداروں کی تعداد نیز مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***7638: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ج) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں اور گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اور ان فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(د) صوبہ میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے نیز اس ہیڈ آفس میں کل کتنے ملازمین ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی سال وارالگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں صوبے میں مندرجہ ذیل ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

1۔ زیتون کا اعلی کوالٹی کا تیل نکالنے والی پاکستان میں پہلی مشین درآمد کی گئی جو کہ نکالے گئے تیل کی کوالٹی کا بھی analysis کرتی ہے۔

2۔ کپاس کی بی ٹی اقسام کا سرٹیفائیڈ بیج بنانے کے لئے محکمہ زراعت ایکسٹینشن ونگ، فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی ٹریننگ کا پروگرام کیا گیا۔

3۔ شوگر ملز کے شیرے کی باقیات (جو کہ ضائع کی جاتی ہیں) کے اجزاء کے استعمال سے بچھڑوں کی افزائش اور بیماری کے خلاف مدد کرنے والی خوراک کی تیاری کی گئی۔

4۔ امرود کی قلموں کے ذریعے نرسری کی تیاری تاکہ کوالٹی کے پودے تیار کئے جائیں۔ روائتی طور پر یہ پودے بیج سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

5۔ ڈی این اے فنگر پرنٹنگ کے ذریعے گندم، مکئی، آلو، ٹماٹر اور کھجور کی اقسام کی پہچان کا طریق دریافت کیا گیا جو انکی نئی اقسام کی تیاری کے لئے ضروری ہے۔

6۔ ترشاوہ پھلوں کے لئے سپرے کرنے والی مشین پر سنسر لگائے گئے تاکہ کیڑے مار ادویات صرف پودے پر سپرے ہوں اور خالی جگہ پر سپرے نہ ہو اس سے کیڑے مار ادویات کی بچت ہوتی ہے اور آب و ہوا بھی زہریلے مادوں سے محفوظ رہتی ہے۔

7۔ آبپاشی کا نظام تیار کیا گیا جو سنسرز سے چلتا ہے اور اتنا ہی پانی استعمال ہوتا ہے جتنا اور جب ضرورت ہوتی ہے اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور پودوں کی بڑھوتری میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

8۔ گندم کی کٹائی اور چاول کی منتقلی کے درمیانی وقفہ میں کاشت کے لئے مونگ کی کم دورانیہ کی ورائٹی تیار کی گئی اور پیداواری ٹیکنالوجی وضع کی گئی۔

9۔ مکئی میں ڈبل ہیپلائڈ کی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی اس ٹیکنالوجی سے کم دورانیہ میں اور کم لاگت پر نئے ہائبرڈ تیار کئے جاسکتے ہیں۔

10۔ سورج مکھی کے نئے ہائبرڈ تیار کئے گئے جو کم مدت میں تیار ہو جاتے ہیں اور ان کی پیداوار بھی اچھی ہے۔

11۔ کپاس میں گلابی سنڈی کے کنٹرول کے لئے حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوگئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

12۔ کپاس میں سفید مکھی کے کنٹرول کی حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوگئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

13۔ جانوروں میں منہ کھر (Foot Mouth Disease) کی بیماری کے لئے ویکسین تیار کی گئی۔

14۔ برسیم کے چارے کی بیماریوں کا انسداد کا طریق دریافت کیا گیا۔

15۔ سویابین کی پاکستان میں کاشت پر تجربات کئے گئے تاکہ اس فصل کو ہماری فصلوں کے سسٹم میں داخل کیا جاسکے۔

16۔ ٹماٹر اور مرچوں کی بیماریوں کے لئے بائیوپیسٹیسائیڈ کا استعمال تاکہ زہریلی کیمیکل پیسٹیسائیڈ کے اثر سے بچا جاسکے۔

17۔ اونٹنی کے دودھ کا تجزیہ تاکہ اسے چولستان میں خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے اور اس کے اونٹ کے مالکان کی معیشت پر اثرات معلوم کئے گئے۔

18۔ چاول اور گندم پر یوریا کھاد کا استعمال کا طریق دریافت کیا گیا جس سے کھاد کی بچت ہوئی اور اسکی افادیت بڑھی۔

19۔ دیہاتی علاقوں میں روائتی مرغی کی اسیل قسم کی ایسی ورائٹی تیار کی گئی جس کی بڑھوتری کا تناسب زیادہ ہے تاکہ دیہی علاقوں کی مرغی بانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔

20۔ پولٹری فارم کی باقیات کے ذریعے جانوروں کی خوراک کے اجزاء اور زرعی کھاد کی تیاری کی گئی۔

21۔ ڈیری جانوروں میں تھنوں کی بیماری (Mastitis) کے انسداد کے لئے ویکسین تیار کی گئی۔

22۔ چولستان میں کاشت کے لئے سوہانجنا، ارنڈ، جَو، تارامیرا، توریا اور باجرے پر تجربات کئے گئے تاکہ وہاں کے زمینداروں کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

23۔ گندم کی ایسی اقسام جو بدلتے ہوئے موسموں میں اچھی پیداوار دیں ان پر تجربات کئے گئے اور بنیادی اقسام کی سکریننگ کی گئی۔

24۔ ترشاوہ پھلوں کی یکدم سوکھنے (Citrus Decline) کی بیماری کا علاج بذریعہ خورک اجزاء (Nutrient Management) کے ذریعے کیا گیا۔

25۔ شیشم کے اچانک سوکھ جانے کی بیماری (Dieback Disease) کے انسداد کے لئے تجربات کئے گئے۔

(ب) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کا کوئی ادارہ صوبہ ہذا میں قائم نہیں ہے۔

(ج) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل 17 ملازمین کام کرتے ہیں نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختص کئے گئے فنڈز اور ان کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال 17-2016:

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	27,256,700	27,221,118
دیگر اخراجات	18,038,300	18,008,110
پراجیکٹس	159,600,000	159,598,521

ٹوٹل	204,895,000	204,827,749

مالی سال2017-18:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	36,386,000	36,225,185
دیگر اخراجات	18,983,000	18,974,215
پراجیکٹس	143,640,000	143,639,879
ٹوٹل	199,009,000	198,839,279

مالی سال2018-19:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,353,000	16,275,817
دیگر اخراجات	18,678,000	18,577,023
پراجیکٹس	503,333,000	496,616,730
ٹوٹل	541,364,000	531,469,570

مالی سال2019-20:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	12,540,000	12,051,946
دیگر اخراجات	16,278,000	16,155,391
پراجیکٹس	157,500,000	157,499,972
ٹوٹل	186,318,000	185,707,309

مالی سال2020-21:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,074,000	18,437,296
دیگر اخراجات	25,550,000	24,633,014
پراجیکٹس	520,313,000	214,565,200
ٹوٹل	564,937,000	257,635,510

(د) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس لاہور میں واقع ہے نیز اس میں کل 17 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1-	ڈاکٹر عابد محمود	چیف ایگزیکٹو (پارب)	MP-1
2-	اظہر حسین	ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن)	BS-18
3-	ڈاکٹر طاہر حسین اعوان	ریسرچ آفیسر (پلاننگ اینڈ پروگرامنگ)	BS-18
4-	محمد یونس	ریسرچ آفیسر (مونیٹرنگ اینڈ ویلیوایشن)	BS-18
5-	محمد عاصم حسین	ریسرچ آفیسر (پبلیکیشن)	BS-17
6-	امجد پرویز	اسسٹنٹ	BS-16
7-	شہادت علی اعوان	اسسٹنٹ	BS-16
8-	سید نور الحسن	اسسٹنٹ	BS-16
9-	سلیم مسیح	ڈرائیور	BS-06
10-	محمد معاویہ	ڈرائیور	BS-05
11-	ریاست علی ایوان	ڈرائیور	BS-05
12-	غلام مرتضیٰ	ڈرائیور	BS-05
13-	سید نادر شاہ	نائب قاصد	BS-03
14-	محمد نواز شریف	نائب قاصد	BS-01
15-	محمد صعود بیگ	چوکیدار	BS-01
16-	محمد بلال	چوکیدار	BS-01
17-	عارف مسیح	خاکروب	BS-03

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے وصول کی گئی رقم اور اس کے اخراجات درج ذیل ہے:

مالی سال	موصول کی گئی رقم (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2020-21	564,937,000	257,635,510

2019-20	186,318,000	185,707,309
2018-19	541,364,000	531,469,570
2017-18	199,009,000	198,839,279
2016-17	204,895,000	204,827,749

موصول کی گئی رقم اور اخراجات کی سال وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جوابات سے مطمئن ہوں لیکن میں پورے ہاؤس سے request کروں گی کہ میں نے صفحہ نمبر بھی بتایا ہے کہ تین سالوں میں محکمہ زراعت نے جو کام کیا ہے یہ قابل ستائش ہے اور یہ پاکستان تحریک انصاف کا ہی کام تھا کہ اتنے تھوڑے وقت میں اتنا زبردست کام کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں ہاؤس سے request کروں گی کہ جز(الف) کے جواب میں محکمہ نے جو بتایا ہے کہ کتنی ریسرچ ہوئی اور کتنی ٹیکنالوجی متعارف ہوئی اس کو حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران ضرور پڑھیں۔

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں۔ اس کا جواب ہے کہ پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کا کوئی ادارہ صوبہ ہذا میں نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ریسرچ ضروری نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ ایک Regulatory Authority ہے اس کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اور مختلف ریسرچ کے ادارے اپنے projects اس کو submit کرتے ہیں اور وہ ان projects کے لئے فنڈز متعین کر کے ان اداروں کو ریسرچ کے لئے دیتے ہیں اور جب ان کی

reports آتی ہیں تو ان کو supervise کرتا ہے اور چیک کرتا ہے کہ انہوں نے ریسرچ میں کیا کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ایک regulatory body ہے جس کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اور تمام صوبہ کے ریسرچ کے اداروں کو projects منظور کر کے فنڈز مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارہ بذات خود ریسرچ نہیں کرتا اس لئے اس کا field میں کوئی آفس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7645 ہے اور یہ صفحہ نمبر 54 پر ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں منی ڈیمز کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***7645: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبہ بھر میں پچھلے دو سالوں کے دوران منی ڈیمز کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے تھے ان کی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں یہ ڈیمز کس کس جگہ پر کتنی کیپسٹی کے لئے بنائے جا رہے ہیں اور ان سے کتنا زرعی رقبہ سیراب ہو گا یہ ڈیم کب تک مکمل ہو جائیں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب تک کوئی منی ڈیمز نہیں بن سکا اگر بنا ہے تو ان ڈیمز کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (شعبہ تحفظ اراضیات) حکومت پنجاب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ بورڈ (P&D) حکومت پنجاب کے شعبہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) کی مالی معاونت سے صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں بارشی پانی کو محفوظ کرنے کے لئے کاشتکاران کے ملکیتی رقبہ پر چھوٹے

منی ڈیمز تعمیر کرتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران 66 عدد منی ڈیمز، جن کی کل لاگت 98.155 ملین روپے ہے، بنائے گئے ہیں جن کی سال وار تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں محکمہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) راولپنڈی کی سکیم "WATER RESOURCE DEVELOPMENT THROUGH CONSTRUCTION OF RAIN WATER HARVESTING STRUCTURES IN POTOHAR REGION" کے تحت صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں 66 منی ڈیمز بنائے جا چکے ہیں جو کہ 40 سے 50 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن سے فی ڈیم تقریباً 20 سے 25 ایکڑ رقبہ سیراب ہونا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہیں ہے بلکہ گزشتہ دو سال کے دوران 66 منی ڈیمز بنائے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جوابات سے مطمئن ہوں لیکن ہاؤس سے میری request ہے کہ ممبران جز(ب) کے جواب کو ضرور پڑھیں۔ اس سے پتا چلے گا کہ ہمیں اس بارے میں بالکل معلومات نہیں تھیں۔ ہمیں یہ بھی پتا چلے گا کہ کتنی capacity کے ڈیمز بنائے جا رہے ہیں اور کتنے ڈیمز اب تک بن چکے ہیں اور ان سے کتنا رقبہ سیراب ہو گا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8138 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8259 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہو گئے ہیں اس طرح وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***2677: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔؟

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں؟

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف	888
نان ٹیچنگ سٹاف	1655
ٹوٹل	2543

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹیII- کی ہدایت پر درج ذیل2افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری2018میں تشکیل دی تھی۔

1۔ مسٹر قیصر فاروق،ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنII- محکمہ زراعت(سربراہ کمیٹی)

2۔ ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر(اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ،فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی(Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔

(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی(Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش (انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جاچکی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقاوائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2678: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقاوی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میںDevelopmentکاجو کام ہوااس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں؟

(ج) ان ڈویلپمنٹ کااشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا؟

(د) کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(ہ) کیاان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈپارٹی ویریفکیشن کروائی گئی تھی؟

(و) تھرڈپارٹی ویریفکیشن کی رپورٹ فراہم کریں؟

(ز) اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقاوائس چانسلرڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں وصول شدہ گرانٹ کی سال وار تفصیلات (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی کل مالیت 13736.923 ملین روپے بنتی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقاوی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام کی تفصیلات مع لاگت (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویلپمنٹ کا اشتہار اور اس کی تفصیل (Appendix-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈویلپمنٹ کے کام کرنے والی کمپنیوں اور ٹینڈر کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات (Appendix-4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کل ٹینڈرز: 146

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی: 33

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن نہیں کروائی گئی: 113

اس کی تفصیل (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ (Appendix-5) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) آڈٹ اور انٹی کرپشن نےProcedural Lapses کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی کل مالیت 1090.990 ملین روپے بنتی ہے جس کی تفصیل (Appendix-6) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن کی موجودہ صورت حال (Appendix-7) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لئے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

***2682: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقV.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وار بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لئے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں؟

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لئے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وار بتائیں؟

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا؟

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی؟

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقاوی سی کے دور میں کل 31 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے (Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لئے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے (Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لئے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(د) یہ تمام گاڑیاں براہ راست صرف ٹیوٹا، ہینو پاک اور سوزو کی کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی Procurement Rules 2014 کے تحت کمپنی ریٹس پر خریداری کے لئے تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کی ضرورت نہ ہے۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن بہت اچھی ہے۔

صوبہ میں ایلچی کے باغات کے علاقہ جات اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

***6013: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں ایلچی کے باغات کن کن علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر پائے جاتے ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پھل کی افزائش کے لئے حکومت نے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہ اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کا آج تک کوئی ازالہ نہ کیا گیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ پھل کی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کی فلاح و بہبود اور نقصان کے ازالہ کی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر میں ایلچی کے باغات 970ایکڑ رقبہ پر پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈویژن	اضلاع	رقبہ (ایکڑ)
1-	فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	02
2-	گوجرانوالہ	سیالکوٹ	12
		نارووال	8
3-	لاہور	شیخوپورہ	230
		ننکانہ صاحب	80
		لاہور	36
		قصور	442
4	ساہیوال	ساہیوال	37
		پاکپتن	18
5	ملتان	ملتان	105
		کل رقبہ	970

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد ایلچی کی پیداوار کے فروغ کے لئے کاشت کے جدید امور پر تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ ہذا نے اب تک ایلچی کی بہتر پیداوار کی 03 منتخب اقسام عام کاشت کے لئے متعارف کروائی ہیں۔ مزید برآں صوبہ پنجاب میں ایلچی کی پیداوار میں اضافے کے لئے پودوں کی تیاری بذریعہ گٹی عمل میں لائی گئی ہے۔ محکمہ

زراعت (توسیع و اڈاپٹیو ریسرچ) گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے ایلچی کے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اگر قدرتی آفات وغیرہ سے نقصان بھی ہوتا ہے تو ضلعی انتظامیہ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور پی ڈی ایم اے اس کا سروے کر کے نقصان کا ازالہ کرتے ہیں۔ مزید برآں حکومت نے صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے کراپ انشورنس کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جس کے تحت حالیہ سال میں کپاس اور چاول کے 254,482 کاشتکاروں کی فصلات کا بیمہ کرایا گیا ہے جس کے لئے خطیر رقم حکومت پنجاب نے پریمیم سبسڈی کی صورت میں ادا کی ہے۔ حالیہ بارشوں اور دیگر عوامل سے کپاس کی فصل کو یقیناً نقصان پہنچا ہے جس کے ازالے کے لئے متعلقہ انشورنس کمپنیاں نقصان کے ازالے کی پابند ہونگی۔

(د) تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد کے زیر سایہ پنجاب میں پھلوں بشمول ایلچی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے محکمہ زراعت کہ زیر اہتمام ترقیاتی منصوبہ بعنوان" پھلدار پودوں کی ترقی بذریعہ فراہمی تصدیق شدہ پوداجات "پر ترقیاتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مزید برآں محکمہ زراعت (توسیع) باغبانی، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں بہتری کے لئے کاوش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں "پنجاب میں تصدیق شدہ پودوں کے ذریعے پھلوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ" کے ذریعے مختلف سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

صوبہ میں دھان کی فصل کی زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے نئے بیجوں سے متعلقہ تفصیلات

***6022: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں دھان کی فصل کی (بڑھوتری) زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کون کونسے نئے بیج متعارف کروائے ہیں۔ ان نئے بیجوں کی فی ایکڑ پیداوار کی شرح کیا ہے۔ تفصیل بتائیں؟

(ب) صوبہ ہذا میں زراعت کو جدید ٹیکنالوجی کے لئے کتنے ریسرچ سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ سنٹروں کے نام رقبہ جات اور ملازمین و مشینری کی تفصیل بتائیں؟

(ج) یکم جنوری2018 سے لے کر30 ستمبر2020 مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں میں کون سی فصلات کی ریسرچ کی گئی اور کس کس فصل کے نئے بیج کسانوں کو متعارف کروائے گئے؟

(د) مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں کے اخراجات یکم جنوری 2018 سے30- ستمبر2020 تک کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو نے دنیا بھر میں دھان کی پہلی باسمتی قسم (باسمتی370) روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اب تک 27اقسام کا اجراء کیا ہے جن میں اس وقت درج زیل18 اقسام صوبہ بھر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں کاشت کی جاتی ہیں:

نمبر شمار	قسم دھان	خاصیت	پیداواری صلاحیت من فی ایکڑ
1-	باسمتی370	موٹی	30
2-	باسمتی پاک	فائن) باسمتی)	30
3-	آئی آر6	موٹی	100
4-	باسمتی198	فائن (باسمتی)	45
5-	کے ایس کے282	موٹی	100
6-	باسمتی385	فائن(باسمتی)	60
7-	سپر باسمتی	فائن(باسمتی)	65
8-	باسمتی2000	فائن(باسمتی)	60
9-	کے ایس کے133	موٹی	105
10-	باسمتی515	فائن(باسمتی)	75
11-	پی کے1121ایرومیٹک	فائن	60
12-	کے ایس کے434	موٹی	105
13-	پی کے386	فائن	70

14-	چناب باسمتی	فائن(باسمتی)	65
15-	پنجاب باسمتی	فائن(باسمتی)	80
16-	کسان باسمتی	فائن(باسمتی)	72
17-	سپر باسمتی2019	فائن(باسمتی)	75
18-	سپر گولڈ	فائن(باسمتی)	70

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ)کے زیر سایہ صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل ریسرچ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ریسرچ سنٹرز کے رقبہ، ملازمین اور مشینری کی تفصیل(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری2018سے30- ستمبر2020تک محکمہ زراعت(ریسرچ ونگ)نے مختلف فصلات اور پھلوں کی83اقسام دریافت کی جن کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ محکمہ زراعت (توسیع و اڈاپیٹو ریسرچ)کے تمام اڈاپیٹو ریسرچ فارمز پر یکم جنوری 2018سے لے کر30- ستمبر2020تک جن فصلات اور بیج پر کام ہوا ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	اڈاپیٹو ریسرچ فارم	فصلات	تحقیق کے پہلو
1-	اڈاپیٹو ریسرچ فارم، بھون چکوال	گندم، چنا، مسور، سرسوں،مونگ، ماش، مونگ پھلی، باجرہ،جوار اور تل	مذکورہ فصلات کی نئی اقسام کے بیج پیدا کرنا اڈاپیٹو ریسرچ کا مینڈیٹ نہیں ہے بلکہ زون کی فصلات کے متعلقہ قابلِ تحقیق (Researchable) مسائل کو مدِ نظر رکھ کر تجربات کرنا ہے۔ مزید پہلے سے ریسرچ کے اداروں کی سفارشات کو مختلف زونز میں دوبارہ چیک کیا جاتا ہے اور نئی سفارشات ان مخصوص زون میں اڈاپیٹو ریسرچ کے عملے اور شعبہ توسیع کے عملے کے ذریعے فارمر ڈے، نمائش، میلہ جات، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

2-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، وہاڑی	کپاس، مکئی،دھان، گندم، بہاریہ مکئی	ایضاً
3-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، ڈیرہ غازی خان	گندم اور دھان	ایضاً
4-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم،رحیم یار خان	گندم اور کپاس	ایضاً
5-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، سرگودھا	گندم، کینولا، برسیم، کماد، دھان، باجرہ اور مکئی	ایضاً
6-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، شیخوپورہ اور فاروق آباد	دھان ، گندم اور سرسوں	ایضاً
7-	1- اڈاپٹیو ریسرچ فارم،گوجرانوالہ 2-کوٹ نیناں	دھان، گندم، برسیم، کینولا اور مسور	ایضاً
8-	اڈاپٹیو ریسرچ فارم،لیہ	گندم، چنا،رایا، کینولا، سورج مکھی، مسور، تل، کپاس، مونگ، باجرہ اور گوارہ	ایضاً

(د) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تمام ریسرچ سنٹروں کے یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں ملازمین اور پلانٹ کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***5037: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کام کرنے والے 63 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کل رقم -/65,45,63,981 روپے فراہم کی گئی تھی۔

(ج) 1۔ جنرل پلانٹ پری کلین سیکشن ایک گھنٹہ میں 36 ٹن مین پلانٹ سیکشن ایک گھنٹہ میں 20 ٹن

2۔ کوب ڈرائر چیمبر (12 عدد) 456 میٹرک ٹن مکئی کوب شیلر 20 میٹرک ٹن ایک گھنٹہ میں درج ذیل فصلات کا بیج تیار کیا جاتا ہے:

1۔ مکئی 1550 میٹرک ٹن سالانہ

2۔ گندم 24000 میٹرک ٹن سالانہ

3۔ دھان 3000 میٹرک ٹن سالانہ

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال2018:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم(روپے)	ریمارکس
گندم	72682	168,463,270/-	2200/-تا2450/-روپے فی تھیلہ
کپاس	13676	17,234,330/-	1000/-تا2700/-روپے فی تھیلہ
دھان	14377	21,666,100/-	1000/-تا2100/-روپے فی تھیلہ
چنا	97	630,000/-	6400/-تا6500/-روپے فی تھیلہ
مکئی	4783	9,870,700/	1100/-تا5600/-روپے فی تھیلہ
مونگ	1175	2,332,500/-	1950/-تا2400/-روپے فی تھیلہ
مسور	874	1,092,500/-	1250/-روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	175	87,500/-	500/-روپے فی تھیلہ
سبزیات دیگر	2586	3,961,950/-	

سال2019:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم(روپے)	ریمارکس
گندم	100968	238,215,440/-	2300/-تا2550/-روپے فی تھیلہ
کپاس	19803	24,530,990/-	1017/-تا3150/-روپے فی تھیلہ
دھان	18982	37,841,070/-	1800/-تا2500/-روپے فی تھیلہ
چنا	35	190,100/-	5380/-تا5500/-روپے فی تھیلہ
مکئی	9085	16,112,500/	400/-تا1200/-روپے فی تھیلہ
مونگ	605	1,344,950/-	1950/-تا2400/-روپے فی تھیلہ
مسور	11	8,850/-	800/-تا850/-روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	4359	3,050,400/-	700/-تا750/-روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	972	9,655,900/-	

سال2020:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم(روپے)	ریمارکس
گندم	113966	302,796,450/-	2525/-تا2700روپے فی تھیلہ
کپاس	1217	2,562,870/-	2000/-تا3150روپے فی تھیلہ
دھان	18150	32,526,270/-	1800/-تا2500روپے فی تھیلہ
مکئی	7717	16,462,038/	1350/-تا2200روپے فی تھیلہ
مونگ	1400	5,201,600/-	2150/-تا2250روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	6323	3,996,125/-	750/-تا800روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	4795	11768960/-	

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: پی پی۔ 198 میں سیم وتھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***5114: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔198 میں اس وقت سیم وتھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے گزشتہ دو سالوں میں کتنی سیم وتھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ و سیم وتھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔ 198 میں سیم وتھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	یونین کونسل	کل رقبہ یونین کونسل(ایکڑوں میں)	سیم وتھور سے متاثرہ رقبہ(ایکڑوں میں)

1-	L9/112	10280	7550
2-	L9/114	12609	10200
3-	L9/119	12252	12000
4-	L9/91	9250	6200
5-	L9/88	9775	3675
6-	اورنگ آباد	13100	Nil
7-	R6/89	9500	Nil
8-	GD/58	12500	Nil
	میزان	89266	39625

محکمہ زراعت کے پاس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کوئی مینڈیٹ نہ ہے لہٰذا گزشتہ دوسالوں میں کوئی بھی سیم وتھور سے متاثرہ اراضی قابل کاشت نہیں بنائی گئی۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کی ایک ذیلی لیبارٹری تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی، پاکپتن روڈ ساہیوال میں قائم ہے۔کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کے لئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کے لئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔ مزید برآں (منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اور ان کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔سال20-2019 میں کئے گئے نمونہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مٹی کے نمونہ جات(کل تعداد)	پانی کے نمونہ جات(کل تعداد)	مٹی کے نمونہ جات(کل تعداد برائے O.2Extension)	پانی کے نمونہ جات (کل تعداد برائے Extension 2.O)
1706	559	9545	2129

(ج) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ ضلع ساہیوال میں سیم و تھور ونگ کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔

رحیم یار خان: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پروسیسنگ پلانٹ میں ملازمین کی تعداد اور بیج کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

***5976: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کام کرنے والے 83 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی مالی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) i سیریل پلانٹ میں گندم اور رایا کی فصل پروسیس کی جاتی ہے۔ پلانٹ کی صلاحیت درج ذیل ہے:

20 ٹن فی گھنٹہ (20x24x365، جو کہ ایک لاکھ پچھتر ہزار دو صد ٹن سالانہ ہے)

ii جننگ فیکٹری میں کپاس کی گانٹھ تیار کرنے کی صلاحیت درج ذیل ہے:

07 گانٹھ فی گھنٹہ (7x24x365، جو کہ اکسٹھ ہزار تین صد بیس گانٹھ سالانہ ہے)۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن رحیم یار خان میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال2018:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	17120	41750000/-	2200تا4800روپے فی تھیلہ
کاٹن	18656.5	46808430/-	1000تا6000روپے فی تھیلہ
دھان	8917	17381100/-	1000تا1900روپے فی تھیلہ
مکئی	1299	1934600/-	1100تا2800روپے فی تھیلہ
کینولہ	98	49000/-	500روپے فی تھیلہ
پیاز	250	250000/-	1000روپے فی تھیلہ
مونگ	288	572400/-	1950تا2400روپے فی تھیلہ
سبزیاں	434	624063/-	330تا3476روپے فی تھیلہ
مسور	153	191250/-	1250روپے فی تھیلہ

سال2019:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	16661	41829550/-	2270تا2450روپے فی تھیلہ
کاٹن	29562	71969890/-	1013تا10280روپے فی تھیلہ
دھان	16058	29114290/-	1120تا2390روپے فی تھیلہ
مکئی(Synthetic)	10263	13781930/-	1320تا1550روپے فی تھیلہ
رایا	696	490650/-	300تا750روپے فی تھیلہ
کینولہ	829	587750/-	700تا750 روپے فی تھیلہ
مونگ	1719	4189325/-	1175تا2400روپے فی تھیلہ

سال2020:

گندم	18599	50660400/-	2700تا2800روپے فی تھیلہ
کاٹن	27525.5	66749560/-	1580تا4300روپے فی تھیلہ
دھان	4191	9425880/-	810تا2800روپے فی تھیلہ
مکئی	51	206550/-	1550تا4100روپے فی تھیلہ
چارہ جات	354	916200/-	2550تا2800روپے فی تھیلہ
کینولہ	33	24750/-	750روپے فی تھیلہ

مونگ	1255	3892000/-	3100روپے فی تھیلہ
رایا	401	216000/-	400تا800روپے فی تھیلہ
سبزیاں	1394	2606100/-	300تا2610روپے فی تھیلہ

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***6055: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر قائم ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم سے اس حلقہ میں کون کون سے کھالہ جات کی تعمیر کی جائے گی؟

(د) ان کھالوں کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کون کون سا سامان فراہم کیا جاتا ہے اور کسانوں سے کس کس مقصد کے لئے فنڈز وصول کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ان تحصیلوں میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں یہ کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے لئے مالی سال 21-2020 میں -/ 5,13,75,584 روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) اس حلقہ میں مالی سال 21-2020 کے دوران 39 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جائے گی جس کا تخمینہ لاگت (حکومتی حصہ(-/14,24,10,185 روپے ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے حکومت کی جانب سے مندرجہ ذیل سامان کی خرید کے لئے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں:

کنکریٹ سے تیار کردہ پختہ سیگمنٹس (PCPS Segments)

پختہ نکہ جات

پلیوں کی تعمیر اور نکہ جات کی تنصیب کے لئے اینٹ، سیمنٹ اور ریت

مزید بر آں کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے کسانوں سے راج / مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح کی مد میں مزدوری وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) ان تحصیلوں میں 78 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں جو کہ آئندہ 3 سال کے دوران، پہلے آیئے پہلے پایئے اور فنڈز کی دستیابی کی بنیاد پر پختہ کئے جائیں گے۔

تحصیل	غیر اصلاح شدہ کھالہ جات
فورٹ عباس	64
ہارون آباد	14

رواں سال میں چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***6075: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت 2020 میں کتنا قرض دیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کونسے کسان ای کریڈٹ قرض کے حق دار ہوتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) رواں مالی سال 21-2020 میں ایک لاکھ تریسٹھ ہزار چار سو چوراسی چھوٹے کاشتکاروں کو بلا سود قرضے دیئے جا چکے ہیں جن کی مالیت -/9,67,00,00,000 (نو ارب سڑسٹھ کروڑ) روپے سے زائد ہے۔

(ب) ای کریڈٹ سکیم کے تحت کاشتکار حضرات بلاسود قرضہ کے حصول کے لئے قریبی اراضی ریکارڈ سنٹر (PLRA Farmer's Registaration Centre) سے اپنی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں جس کے بعد رجسٹرڈ کاشتکاروں کا ڈیٹا سکیم سے منسلک بنکوں کو مہیا کیا جاتا

ہے۔اس سکیم کے تحت پانچ ایکڑ تک کاشت کرنے والے مزارعین / ٹھیکیداران / زمین مالکان کو اخوت، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام(NRSP)، ٹیلی نار مائیکرو فنانس بنک سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے جبکہ 12.5 ایکڑ تک کے زمین مالک کاشتکاروں کو نیشنل بنک آف پاکستان(NBP) اور زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ(ZTBL) سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔ربیع کی فصل کے لئے -/ 30,000 روپے فی ایکڑ اور خریف کی فصل کے لئے -/ 50,000 روپے فی ایکڑ بغیر سود کے قرضے فراہم کئے جارہے ہیں۔

(ج) مزارعین / ٹھیکیداران جو کہ پانچ ایکڑ تک زمین کاشت کرتے ہیں اور جو کاشتکار 12.5 ایکڑ اراضی کے مالک ہیں، اس سکیم کے تحت بلاسود قرضہ لینے کے اہل ہیں تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔

رحیم یار خان میں کپاس اور گنے کی کاشت کے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6122: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے رقبہ پر کپاس اور کتنے رقبہ پر پر گنا کاشت کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا ضلع ہٰذا میں کپاس اور گنا کے بیج اور اچھی پیداوار کے لئے کوئی تحقیقی ادارہ کام کر رہا ہے اگر ہاں تو کس جگہ ہے مذکورہ ادارہ کے قیام اور کارکردگی کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں درج ذیل رقبہ پر کپاس اور گنے کی کاشت کی جاتی ہے:

سال	کپاس) رقبہ ایکڑوں میں)	گنا) رقبہ ایکڑوں میں)
2020	4,74,000	4,30,000

(ب) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) کے زیر سایہ کپاس اور گنا کے بیج اور پیداوار کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل تحقیقاتی ادارے ضلع رحیم یار خان میں کام کر رہے ہیں۔

1- **تحقیقاتی سٹیشن برائے کپاس، خانپور:**

ادارہ تحقیقات کپاس، ملتان کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی سٹیشن برائے کپاس، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں کپاس پر تحقیقاتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے ۔اس ادارے نے کپاس کی کئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ حکومت پنجاب سے ان ناموں RH (Bt), RH-662(Bt),RH-668(Bt)(RH1)-647-(RH,Bt) 112, سے منظور شدہ ہیں۔ مزید برآں نئی اقسام RH-King-20 اور RH-Afnan-11 منظوری کے مراحل میں ہیں۔

2- **تحقیقاتی سٹیشن برائے کماد، خانپور:**

تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی سٹیشن برائے کماد، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں واقع ہے۔اس ادارے نے گنے کی کاشت میں جنوبی پنجاب کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے اور نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جن میں CPF-234، CPF-250,252,CPF-251اور CPF-253 شامل ہیں۔یہ اقسام بطور خاص جنوبی پنجاب کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں انٹی کرپشن مقدمات میں ملوث ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6400: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کون کون سے افسران وملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں ان ملازمین کے نام، گریڈ اور مقدمہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو انٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے پر گرفتار کیا گیا اور وہ ضمانت پر ہیں ان کے نام مع عہدہ وغیرہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا کوئی ملازم انٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے اور گرفتاری کے بعد ضمانت پر ہو وہ اپنے عہدہ پر برقرار رہ سکتا ہے تو کس قاعدہ قانون کے تحت مکمل تفصیل دی جائے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی سے ایسے افراد کو ملازمت سے برخاست کرنے یا ان کو Suspend کرنے کا ارادہ ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے درج ذیل ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں:

1۔ ڈاکٹر اقرار احمد خان، سابقاوائس چانسلر کے خلاف مقدمہ نمبر ACE-FR-PCA 5/2/47,PPC 468/471,409/470 زیر دفعہ 26-9-2020 تاریخ 2020/6784 تھانہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ریجن فیصل آباد بابت غیر قانونی بھرتیاں، اعزازیہ وصول کرنے اور ڈبل سیلری وصول کرنے کے الزام میں درج ہے۔ کاپی "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ چوہدری محمد حسین سابقار جسٹرار بھی درج بالا مقدمہ میں نامزد ہے۔

3۔ آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ(BPS-05) کے خلاف مقدمہ نمبر 15/2017 زیر دفعہ PPC5(2)47PCA161 بتاریخ 08-12-2017 پولیس سٹیشن انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ چنیوٹ رشوت لینے کے الزام میں درج ہے۔

(ب) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین کے خلاف مقدمہ درج ہے لیکن وہ ابھی تک گرفتار نہ ہوئے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی گرفتار ہوئے تھے لیکن اب وہ ضمانت پر ہے۔

(ج) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین یونیورسٹی سروس سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی کو یونیورسٹی سروس سے معطل کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ اس وقت زیر سماعت ہے۔

(د) یونیورسٹی نے آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ(BPS-05) کو مورخہ 08-12-2017 سے Suspend کیا ہوا ہے۔

فیصل آباد: ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کے تحت اداروں کی تعداد اور ان کے سربراہوں سے متعلقہ تفصیلات

***6553: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ادارے اوراس کے ماتحت اداروں کے بجٹ کی تفصیل 17-2016 تا 21-2020 کی سال واراورادارہ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنے سیکشن ہیں ان سیکشن کے سربراہان کی تفصیل دی جائیں؟

(د) ان اداروں کے پاس علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی کتنی اراضی ہے؟

(ہ) ان اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ سال وار کی فراہم فرمائیں؟

(و) ان اداروں میں کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ز) ان اداروں سے پچھلے سالوں کے دوران کون کون سے بیج کس کس فصل کے تیار کئے گئے؟

(ح) کیا حکومت ان اداروں کی تحقیقات C.M.I.T کی کسی سپیشل کمیٹی سے کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے ماتحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد۔

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو۔

4۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد۔

5۔ ایگریکلچرل بائیوٹیکنالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

6۔ ایگرونومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

7۔ ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر۔

8۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔

9۔ تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ، سرگودھا۔

10۔ ماہر حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

11۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔
12۔ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد۔
13۔ انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، کالاشاہ کاکو۔
14۔ تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جواراور باجرہ، ساہیوال۔
15۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان۔
16۔ تحقیقاتی ادارہ برائے روغنداراجناس، فیصل آباد۔
17۔ تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔
18۔ بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد۔
19۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال۔
20۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد۔
21۔ سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور۔
22۔ علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور۔
23۔ تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔
24۔ شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں۔
25۔ تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد۔
26۔ شعبہ زرعی معاشیات، فیصل آباد۔
27۔ شعبہ شماریات، فیصل آباد۔

(ب) سال2016-17 تا2020-21 کے بجٹ کی سال وار تفصیل Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں سیکشن اوران کے سربراہان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اراضی کی تفصیل Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔۔

(و) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے صوبہ پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤپیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تِل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(ز) بیجوں کی تفصیل Appendix-IV ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) ادارہ ہذا کی اب تک کوئی تحقیقات نہ ہوئی ہے تاہم سپیشل مانیٹرنگ یونٹ، چیف منسٹر آفس ادارہ ہذا کی کارکردگی کا جائزہ لے چکا ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں حکومت کی طرف سے کسانوں کو بلاسود قرضوں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***6695: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک حکومت نے کسانوں کو کتنی مالیت کے بلاسود قرض دیئے؟

(ب) یہ قرض صوبہ بھر کے کن کن اضلاع میں کسانوں کو دیئے گئے اور کتنے کسانوں کو یہ قرض دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مزید کسانوں کو بلاسود قرضے دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا اگر کسانوں کو قرض دیئے جارہے ہیں تو کن شرائط پر دیئے جارہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) کسانوں کی بلا سود قرض سکیم 2013 کی بجائے 2016 میں پانچ سال کے لئے شروع ہوئی تھی۔ سال 2016 سے 2018 تک دو بینکوں (زرعی ترقیاتی بنک، نیشنل بنک آف پاکستان) اور تین مائیکرو فنانس اداروں (اخوت، NRSP اور ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک) کے ذریعے سے 33,963 ملین روپے مالیت کے بلا سود زرعی قرضے کسانوں کو دیئے جا چکے ہیں۔ سود اور سروس چارجز کا بوجھ حکومت پنجاب نے برداشت کیا۔

(ب) یہ قرضے صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کسانوں کو دیے گئے ہیں اور اس عرصے میں 44,953 قرضے دیے جا چکے ہیں۔

(ج) موجودہ سکیم کا آخری سال 21-2020 چل رہا ہے اور اس سکیم کو مزید جاری رکھنے کے لئے مشاورت کی جا رہی ہے۔

کسانوں کو موجودہ سکیم میں مندرجہ ذیل شرائط پر قرضے دیے جا رہے ہیں:

1۔ 12.5 ایکڑ زمین رکھنے والے کسان اس سکیم کے تحت بلا سود قرضہ لینے کے اہل ہوں گے لیکن قرضہ صرف پانچ ایکڑ اراضی رکھنے والے کسانوں کو فراہم کیا جائیگا۔ فصل خریف کے لئے قرضہ کی حد -/50,000 روپے فی ایکڑ اور فصل ربیع کے لئے -/30,000 روپے فی ایکڑ ہے۔

2۔ مزارعین بھی قرضہ لینے کے اہل ہوں گے جو کہ کاشتکاری سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرنے کے بعد فراہم کیا جائے گا۔

3۔ درخواست دہندہ متعلقہ یونین کونسل کا ہونا چاہیے جہاں اس کی زمین موجود ہے۔

4۔ بلا سود زرعی قرضہ رجسٹرڈ کاشتکاروں کو فراہم کیا جاتا ہے جس کے لئے غیر رجسٹرڈ کاشتکار قریبی اراضی ریکارڈ سنٹر پر مفت رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔

صوبہ میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6746: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف جس میں سپروائزر،راڈمین وغیرہ شامل ہیں کو سال2018میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا کیا مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شعبہ میں سال2018میں بھرتی کئے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا صرف سپروائزر، راڈمین اور درجہ چہارم کے ملازمین کو مستقل نہ کیا گیا ہے مذکورہ اسامیوں میں مستقل نہ ہونے والے ملازمین کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت نے سال یکم جنوری2018سے یکم جنوری2020تک اصلاح آبپاشی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال2018میں صرف جونیئر کلرک اور راڈمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھااور مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی البتہ سپروائزر سمیت گریڈ ایک تاپندرہ تک کی بھرتیاں سال2017میں کنٹریکٹ پر صوبہ بھر میں کی گئی تھیں۔

(ب) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال2017اور2018میں مذکورہ بالا بھرتی کئے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ج) حکومت نے یکم جنوری2018سے یکم جنوری2020تک اصلاحِ آبپاشی کے لئے کھیت کی سطح پر پانی کی بچت،ماحولیاتی تبدیلیوں پر قابو پانے اور پیداوار میں اضافہ کے لئے مختلف منصوبہ جات کے تحت جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب، کھالا جات کی اصلاح و پختگی،کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی،ڈرپ و سپرنکلر نظامِ آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب، ٹنل کی تنصیب، غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی اور آبی تالابوں کی تعمیر پر کام کیا ہے۔مذکورہ سرگرمیوں کی ضلع وار تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ:واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد کی تعمیر، اخراجات اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***6749: جناب منیب الحق:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد (اوکاڑہ) کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی اس پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا اور کون کون سا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ب) اس کے کتنے ملازم ہیں ان کی تفصیل عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ج) اس سنٹر کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے یہ کس کس مد کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) اس سنٹر اور اس کے ملازمین کی کارکردگی کی تفصیل سال 19-2018 اور 20-2019 کی بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم، رینالہ خورد (اوکاڑہ) کے لئے تقریباً 75 ایکڑ رقبہ 2009 میں واٹر مینجمنٹ کو منتقل ہوا جبکہ اس زمین کا قبضہ 2011 میں ملا۔ واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم کی تعمیر سال 2011 میں شروع کی گئی جس کے لئے سال 2011 سے 2020 تک مبلغ -/142.274 ملین روپے خرچ ہوئے، تعمیراتی کام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	سال 2011 تا 2013		سال 2017 تا 2020
1-	تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل دفتر	1-	دو لیکچر روم
2-	افسروں کی ایک رہائش گاہ	2-	اٹھائیس (28) طلبہ کی رہائش کے لئے سات کمروں پر مشتمل ہاسٹل
3-	دو ماتحت عملے کی رہائشیں	3-	طلبہ کے لئے ایک طعام خانے کی تعمیر
4-	تقریباً تین ہزار چالیس (3040) فٹ چاردیواری کی تعمیر	4-	زرعی آلات کا ایک شیڈ
5-	سڑکوں کی تعمیر	5-	محققین کے لئے تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل آرام گاہ

مبلغ31.708 ملین روپے خرچ ہوئے۔	6-	ریسیرچ فام کے گرد تقریبا چھ ہزار (6000) فٹ کی چار دیواری
	7-	ایک پانی کی ٹینکی
	8-	راستوں /سڑکوں کی تعمیر
	مبلغ110.566 ملین روپے خرچ ہوئے۔	

(ب) واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم پر کل23 اسامیاں ہیں جن میں سے 16پُرشدہ جبکہ 7اسامیاں خالی ہیں،ریسرچ فارم پر تعینات عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملازمین	عہدہ	گریڈ
1-	محمد منظور	ڈپٹی ڈائریکٹر(فارم)	S.P+18
2-	طاہر محمود	اسسٹنٹ ایگرانومسٹ	18
3-	مجاہد علی	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	18
4-	حافظ محمد بلال	اسسٹنٹ ایگریکلچر کیمسٹ	18
5-	محمد ارشاد	جونیئر کلرک	11
6-	محمد عمر	جونیئر کلرک	11
7-	محمد رمضان	ٹریکٹر آپریٹر	5
8-	لیاقت علی	ٹریکٹر آپریٹر	5
9-	محمد صادق طاہر	ڈرائیور	5
10-	مبشر رحمان	ہیلپر	1
11-	محمد سجاد	ہیلپر	1
12-	ناصر عباس	ہیلپر	1
13-	علی رضا	ہیلپر	1
14-	صدی احمد	ہیلپر	1

15۔ میاں خاں ہیلپر 1

16۔ ثناا قبال ہیلپر 1

(ج) اس ریسرچ فارم پر مالی سال 21-2020 میں مبلغ 17.972 ملین روپے مختص کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ نمبر	سیلری بجٹ (ملین روپے)	دفتری اخراجات کا بجٹ (ملین روپے)	کل بجٹ (ملین روپے)
1۔	18	10.807	2.287	13.094
2۔	36	1.527	3.351	4.878
میزان	**12.334**	**5.638**	**17.972**	

(د) سال 2018 میں اس ریسرچ فارم کے افسران نے 9 مختلف موضوعات اور اہم فصلات پر تجربات کئے جبکہ 2019 میں 3 اور 2020 میں 9 موضوعات پر تحقیق کی گئی ان تحقیقات پر مبنی 5 مقالے مختلف تحقیقی جرنل میں شائع ہو چکے ہیں۔

تحقیقاتی موضوعات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ پچھلے تین سالوں میں آمدن کا ہدف اور اُسکے حصول کی کیفیت درج ذیل ہے:-

1۔ سال 2018 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.06 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 3.08 ملین رہا۔

2۔ سال 2019 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.50 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 4.73 ملین رہا۔علاوہ ازیں زمینداروں کے 16 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 402 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

3۔ سال 2020 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.60 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 5.91 ملین رہا۔ مزید برآں زمینداروں کے 56 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 1173 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ خورد اوکاڑہ کے فعال ڈیپارٹمنٹ کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***6750: جناب منیب الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ، دیپالپور (اوکاڑہ) کے کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں اور کتنے فعال ہیں؟

(ب) اس کے ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اس یونیورسٹی کے کتنے ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں؟

(د) اس یونیورسٹی کے طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں طالب علموں سے کتنی فیس کلاس وائز اور کورس وار وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) اس کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر، ٹریژر، ڈین کی مکمل تفصیل مع نام، عہدہ اور گریڈ تعلیم بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں کل 13 شعبہ جات ہیں اور وہ تمام فعال ہیں۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس کے لئے امسال 21-2020 میں کل -/96,62,000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم کی تفصیل Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں طالب علموں کی کلاس وائز کل تعداد 715 ہے جس کی تفصیل مع فیس Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(ہ) زرعی نیورسٹی فیصل آباد کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر اور ٹریژر کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیم کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں فیلڈ سٹاف کی خالی اسامیاں اور ضلع سرگودھا میں پختہ کردہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

***7437: رانا منور حسین:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں فیلڈ سٹاف ، فیلڈ اسسٹنٹ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا ارادہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

(ج) کیا فیلڈ سٹاف کی محنت کی وجہ سے زراعت کے شعبہ نے پہلے سے زیادہ پیداوار بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے؟

(د) ضلع سرگودھا میں کتنی اسامیاں محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف کی منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت کتنے کھال ضلع سرگودھا میں پکے کئے جا رہے ہیں 22-2021 میں کتنی رقم خرچ آئے گی مزید یہ کہ پی پی 79 میں کتنے کھال پکے کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) کے فیلڈ اسسٹنٹ کی کل 2942 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 726 اسامیاں خالی ہیں جبکہ فیلڈ سٹاف کی دیگر خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر) توسیع / (کاٹن انسپکٹر/فارم منیجر	540	505	35
زراعت انسپکٹر	282	121	161
بیلدار	3274	2235	1039
سپرے مین	03	03	0
فیلڈ مین	30	20	10

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) کا فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

(ج) باوجود کمی فیلڈ سٹاف، محکمہ زراعت کے سٹاف کی ان تھک محنت اور کاوش سے فصلات کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

(د) محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) ضلع سرگودھا کے فیلڈ اسٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر) توسیع/ (کاٹن انسپکٹر/فارم منیجر	31	19	12
زراعت انسپکٹر	11	08	03
فیلڈ اسسٹنٹ	157	124	33
بیلدار	140	91	49
فیلڈ مین	02	01	01

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت مالی سال 22-2021 کے دوران ضلع سرگودھا میں 178 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے جن کو پختہ کرنے کے لئے تقریباً 28 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ مزید یہ کہ پی پی۔ 79 میں امسال 20 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے جن میں سے 15 کھالاجات کی پختگی کا کام شروع ہو چکا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1-	R/10550	126 جنوبی
2-	L/159010	60 جنوبی
3-	L/19500	107 شمالی
4-	R/9393	114 شمالی
5-	L/4341	61 جنوبی
6-	R/6800	121 جنوبی
7-	R/13863	115 شمالی
8-	R/6473	62 جنوبی
9-	L/182560	128 جنوبی
10-	R/12563	115 شمالی
11-	L/2463	111 شمالی
12-	R/1000	166 شمالی

13۔	L/185762	132 جنوبی
14۔	L/95195	155 شمالی
15۔	L/1250	116 شمالی

مزید 5 کھالہ جات کو پختگی کے لئے بھی بہت جلد منتخب کر لیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7460: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ بنیاد پر کام کر رہے ہیں ان کے گریڈ کون کون سے ہیں اور کتنی مدت سے وہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت میں کنٹریکٹ بنیاد پر کام کرنے والے ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے کتنی مدت بعد ان ملازمین کو ریگولر کیا جاتا ہے؟

(ج) جز (الف) کے جواب میں بتائے گئے ملازمین کو حکومت ریگولر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بعض ملازمین ایسے بھی ہیں کہ جنہیں محکمہ ہذا میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے 20 سے 30 سال تک ہو چکے ہیں مگر نا معلوم وجوہات کی بناء ان کی ترقی نہیں ہوئی کیا مستحق اور اچھی کارکردگی دکھانے والے ملازمین کو ترقی دینے کا حکومت نے کوئی منصوبہ بنایا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل 31 ملازمین کنٹریکٹ جبکہ 41 ملازمین پراجیکٹ پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے حکومت پنجاب کا "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ2018(ترامیمی2019) " نافذ العمل ہے جس کے تحت 3سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جاتا ہے تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ2018(ترامیمی2019) "کی شق نمبر(3)1 کے تحت3سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جائے گا تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ ملازمین کو بمطابق پروموشن پالیسی حکومتِ پنجاب2010 کے قاعدہ نمبر5اور6 کے تحتSeniority cum fitnessاور اہلیت کی بنیاد پر سنیارٹی لسٹ کے مطابق اپنی باری آنے پر ترقی دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں1 تا4سکیل کے ملازمین کو8سال ریگولر سروس ہونے پر درج ذیل نوٹیفکیشن کے تحت ٹائم سکیل پروموشن دے دی جاتی ہے بشرطیکہ کارکردگی اچھی ہو۔ No.FD.PC39-14/77 (Pt.IV)(APCA/2005) PROVL GAD) 5-&No. SOW-1(Sاور وضاحتی نوٹیفکیشن dated 21.06.2017 5/114 dated Lahore the May 2018 مزید یہ کہ 5تا 15سکیل کے ملازمین جن کی سروس میں کوئی ترقی نہیں یا ایک دفعہ ترقی ہے ان کو10سال تسلی بخش سروس پوری کرنے پر Step Wiseٹائم سکیل پروموشن گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.40-80/2015 dated 26.07.2017 کے تحت دی جاتی ہے۔

ہارون آباد: نئی فروٹ اور سبزی منڈی کے قیام میں آڑھتیاں کے تحفظات سے متعلقہ تفصیلات

***7493: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ہارون آباد میں نئی فروٹ منڈی اور سبزی منڈی بنانے کی تجویز ہے؟

(ب) کیا پرانی سبزی منڈی جس کا نام نیو سبزی منڈی ہے اسے ختم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا اس میں موجود آڑھتیان کی دکانیں نئی منڈی کے وجود میں آنے کے بعد ختم ہو جائیں گی یا ان کے مالکان کو نئی سبزی منڈی میں بغیر کسی معاوضے کے نئی دکانیں دی جائیں گی؟

(د) کیا(Private Land Developers)مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب تو نہیں ہے؟

(ہ) اس سارے عمل کو شفاف رکھنے میں کیا ضوابط اختیار کئے جاتے ہیں؟

(و) کیا نئی سبزی منڈی کا قیام پرانے آڑھتیان کی رائے سے مشروط ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں !مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد نے سرکاری سبزی منڈی کی منتقلی / قیام کا عمل زیر قاعدہ 38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے تحت شروع کر رکھا ہے۔

(ب) جی ہاں!اس سبزی منڈی کو زیر قاعدہ(F)(7) 38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021ء کے تحت منتقل کر دیا جائے گا۔درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38(7)(f) کے تحت موجودہ منڈی متروک کر دی جائے گی جس میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت ممنوع ہو گی۔

(ج) موجودہ دکانیں آڑھتیان ہی کی ملکیت رہیں گی جن کو وہ سبزی و فروٹ کی آڑھت کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے استعمال کر سکیں گے۔ درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ(B)(7) 38 کے تحت سابقا منڈی کے مالکان کو دکان کے بدلے ڈیپارٹمنٹ کی منظور کردہ مقررہ قیمت(Reserve Price) پر پلاٹ الاٹ کیا جائے گا۔

(د) جی نہیں، (Private Land Developers) مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب نہیں بلکہ مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38 کے تحت نئی سبزی و فروٹ منڈی کا قیام / منتقلی عمل میں لا رہی ہے۔

(ہ) نئی منڈیوں کے قیام / منتقلی کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے قاعدہ 38 میں درج قواعد و ضوابط کے تحت تمام کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جگہ کی قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کرتی ہے۔ تمام

ترقیاتی سکیموں کے تخمینے کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ لگاتا ہے جس کی بنیاد پر ریزرو پرائس کا تعین کیا جاتا ہے اور آڑھتیوں کو ہر دُکان کے بدلے ایک پلاٹ ریزرو پرائس پر بعد از منظوری ڈیپارٹمنٹ دیا جاتا ہے۔ منڈی کے تمام ترقیاتی کام ایگزیکٹو انجینئر یاW&C ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی ہوں گے۔

(و) جی نہیں، مارکیٹ کمیٹی کو زیر قاعدہ(2)38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز2021ء کے تحت بوقت ضرورت نئی منڈی قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی نئی سبزی منڈی کے قیام / منتقلی سے پہلے پرانے آڑھتیان کی رائے لیتی ہے تاکہ معاملات باہمی رضامندی سے طے پائیں۔

تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے مختص کردہ رقم اور زمینداروں کو سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***7616: رانا محمد افضل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے لئے کتنی رقم سال 21-2020 میں فراہم کی گئی؟

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے زمینداروں کو کون کون سی خدمات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کتنے نمائشی پلاٹ 21- 2020 میں تیار کئے گئے ان پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے لئے -/7,82,06,836 روپے بجٹ سال 21-2020 میں فراہم کیا گیا۔

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کاشتکاروں کو درج ذیل خدمات / سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:

کھادوں بشمول ڈی اے پی، ایس ایس پی، این پی، این پی کے، ایس او پی اور ایم او پی پر سبسڈی فراہم کی جاتی ہے۔

گھریلو سطح پر موسمی سبزیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے سردیوں اور گرمیوں کی مختلف سبزیات کے بیج کے پیکٹ رعائتی نرخوں پر فراہم کئے جاتے ہیں جو کہ بہترین غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

منصوبہ ایگریکلچر ایکسٹینشن سروسز O.2 کے تحت متناسب کھادوں کے استعمال کے لئے کاشتکاروں کے کھیتوں سے مٹی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں جن کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا جاتا ہے اور اخذ کردہ نتائج کاشتکاروں کو فراہم کئے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کو سبسڈی سے استفادہ کرنے لئے رجسٹر کر کے کسان کارڈ بنائے جاتے ہیں۔

قومی منصوبہ جات دھان، گندم اور تیلدار اجناس کے تحت کاشتکاروں کو سبسڈی پر بیج، مشینری اور زرعی زہریں فراہم کی جاتی ہے۔

قومی منصوبہ کے تحت دھان کے ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹس بذریعہ قرعہ اندازی لگائے جاتے ہیں جس کے لئے زرعی مداخل کی مد میں کاشتکار کو /-30,000 روپے ادا کئے جاتے ہیں۔اسی طرح گندم کے نمائشی پلاٹ کے لئے /-11,000 روپے اور سورج مکھی کے لئے /- 15,000 روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔

گاؤں کی سطح پر مختلف فصلات بشمول گندم، دھان، سبزیات اور چارہ جات کے لئے تربیتی پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں جن میں کاشتکاروں کو اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے فصلات کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی اور مختلف قسم کی سبسڈیز سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل زرعی لیٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

کاشتکاروں کو سورج مکھی اور کینولا کی کاشت کرنے پر /- 5,000روپے فی ایکڑ اور تل کی کاشت کرنے پر /- 2,000روپے فی ایکڑ کسانوں کو فراہم کئے جاتے ہیں۔

سڑک کنارے برجیوں پر ماٹوز کے ذریعے کسانوں کی فنی رہنمائی کی جاتی ہے۔

کاشتکاروں کو سرکاری نرخوں پر کھادوں کی فراہمی اور ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کے لئے چھاپے مارے جاتے ہیں اور جرمانہ کیا جاتا ہے نیز کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک کھاد فراہم کرنے لئے کھادوں کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور نمونہ جات کے نتائج غیر معیاری پائے جانے پر ڈیلر کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہیں۔

زمینداروں کی فصلات کا سروے کر کے کیڑے اور بیماری کی پیسٹ فور کاسٹنگ اور قبل از وقت معلومات اکٹھی کی جاتی ہے۔

فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے کیڑے اور بیماریوں کے نقصان کی حد کا تعین اور تدارک کے متعلق زمینداروں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو فصلات کے تحفظ کے لئے زرعی سفارشات دی جاتی ہیں۔

گندم کا تیلہ اور دھان کے ضرر رساں کیڑوں کے انسداد کے لئے ہدایت جاری کی گئیں۔

گندم اور دھان کی نئی اقسام پر کیڑوں کے حملے کے حوالے سے سکریننگ کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو معیاری زرعی ادویات اور زہروں کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنانے کے لئے زرعی ادویات کی دکانوں سے
نمونے لے کر لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں اور غیر میعاری نمونہ جات کی صورت میں ڈیلران اور کمپنیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کی رہنمائی اور مشاورت کے لئے نمایاں جگہوں پر پلانٹ کلینکس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

وزیر اعظم کی پاکستان کی شجر کاری مہم کے تحت کاشتکاروں کو شجر کاری اور سموگ سے بچاؤ تحریک سے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو کھالا جات کی اصلاح، جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپر نکلر) کی تنصیب، جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپر نکلر) چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی، لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی، آبی تالابوں کی تعمیر اور غیر نہری علاقوں کے لئے آبپاش سکیموں کی اصلاح کے لئے مالی و فنی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

سال 21-2020 میں تحصیل پسرور میں دھان کی باقیات کو تلف کرنے اور گندم کی بجائی کے لئے 80 فیصد رعائتی نرخوں پر تین سیٹ زرعی آلات (ہیپی سیڈر + شریڈر) فراہم کئے گئے ہیں جبکہ سال 22-2021 میں مزید نو(9) سیٹ فراہم کئے جائیں گے۔

محکمہ ہذا ناہموار زمین کو ہموار کرنے اور فش فارم بنانے کے لئے رعائتی نرخوں پر بلڈوزر بھی مہیا کر رہا ہے۔

کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے پاور ونچ (Winch) اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں جس سے کسان / کاشتکار بھائی اپنے رقبہ جات کو سیراب کر کے ملکی ترقی میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر کے ذریعے ٹیوب ویل تنصیب کرنے سے پہلے زیر زمین پانی کی 300 میٹر گہرائی تک بور کی کوالٹی اور مقدار کا تعین کیا جاتا ہے تاکہ مطلوبہ گہرائی تک ڈرلنگ کر کے ٹیوب ویل لگایا جاسکے۔

سبزی و پھل منڈی پسرور میں کسان پلیٹ فارم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں کاشتکار / کسان حضرات اپنی زرعی اجناس براہ راست صارفین کو بغیر کسی کمیشن / چارجز کے فروخت کرتے ہیں۔

(ج) وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت (توسیع) کی جانب سے 21-2020 میں گندم کے 10 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 10 کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کے لئے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات)

کی مد میں /- 11,000روپے فی پلاٹ کے حساب سے /- 1,10,000روپے فراہم کئے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1۔	محمد الیاس ولد محمد لطیف	رجادیوالی	سوکن ونڈ
2۔	محمد اکرم ولد رحمت علی	ٹاوریہ والہ	موسیٰ پور
3۔	ظہور احمد ولد افتخار احمد	باسوپنو	پیجو کے
4۔	خالد حسین ولد احسان	کوٹ پہاڑنگ	تخت پور
5۔	محمد سلیم ڈوگر ولد بشیر احمد	ڈوگراں والی	کپور پور
6۔	محمد یامین ولد عبدالرشید	بھیلو کے	الہڑ
7۔	میاں محمود احمد	مردانہ	مالی پور
8۔	غلام مرتضیٰ	گل چندر	باجڑھ گڑھی
9۔	مبشر احمد	سنگرائے پور	دولم کاہلواں
10۔	محمد یعقوب	آتمہ راں	چاروہ

اسی طرح وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت تیلدار اجناس(سورج مکھی) کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت(توسیع) کی جانب سے 21-2020میں سورج مکھی کے 2نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 2کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کے لئے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات) کی مد میں-/15,000روپے فی پلاٹ کے حساب سے-/30,000روپے فراہم کئے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1	عبدالغفار ولد عبدالرزاق	دادو باجوہ	تلونڈی عنایت خاں
2	محمد شبیر ولد نذیر احمد	کلاسوالہ	کلاسوالہ

پسرور ریسرچ سنٹر سے حاصل کردہ پیداوار اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7617: رانا محمد افضل:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ پسرور میں ایک لاکھ نامی ریسرچ فارم ہے کیاوہ کام کر رہاہے؟

(ب) اگر ریسرچ سنٹر کام کر رہاہے تو عرصہ 10 سال سے کوئی پیداوار حاصل ہوئی ہے؟

(ج) ریسرچ فارم پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ریسرچ فارم کی افادیت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ تحصیل پسرور میں انٹومالوجیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ انٹومالوجیکل ریسرچ سٹیشن، پسرور لاکھ پر ریسرچ کام کر رہاہے اور یہ ادارہ لاکھ کے کیڑے کی افزائش پر کام کرتا ہے۔

(ب) گزشتہ 10 سالوں میں لاکھ کے کیڑے پر مختلف تجربات کے ساتھ ساتھ فارم سے 7,70,000/- روپے کی پیداوار حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ریسرچ فارم پر کل پانچ ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	نجف اویس انجم	سائنٹیفک آفیسر	BS-17
2	منور حسین	ماشکی	BS-05
3	رشید احمد	چوکیدار	BS-02
4	توقیر ناصر	فیلڈ مین	BS-01
5	مبشر حیات	بیلدار	BS-01

افادیت:

لاکھ کے کیڑوں کی تحقیق پر کام کرنے والا یہ پاکستان کا واحد ریسرچ سب سٹیشن ہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کے متبادل خوراک کے پودوں کی نشان دہی پر کام کر رہاہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کی نشوونما پر ہونے والے موسمی اور غیر موسمی اثرات کو کنٹرول کرنے پر کام کر رہاہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے مختلف طریقے وضع کرنے پر کام کرتا ہے۔

یہ ادارہ گندم اور چاول کی نئی اقسام کو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت کو چیک کرنے پر کام کر رہا ہے۔

یہ ادارہ گندم اور چاول کی فصلات کے نقصان دہ کیڑوں کے مربوط طریق انسداد پر کام کر رہا ہے۔

شیخوپورہ: محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***8138: جناب محمود الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تعلق محکمہ زراعت کے کس شعبہ سے ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں ان علاقہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) محکمہ کے کتنے ملازمین جعلی کھاد، ادویات اور بیج کی فروخت کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کتنے کاروباری حضرات کے خلاف سال 2021 میں کارروائی کس کس بناء پر کی گئی ہے اور ان کو کیا جرمانہ / سزا دی گئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔ 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ان کے جائے مقام کی تفصیل درج ذیل دفاتر ہے:-

نمبر شمار	نام شعبہ	نام دفاتر	پتہ
1۔	توسیع	زراعت آفیسر مرکز کی سطح پر(2) فیلڈ اسسٹنٹ یونین کونسل کی سطح پر(13)	فیروز وٹواں اور مانانوالہ (1) کلی۔(2) مانانوالہ۔(3) مانانوالہ پتی کرپال سنگھ۔(4) باہومان۔(5)باہریانوالہ۔(6) ٹبی ہمبو۔ (7) کھاریانوالہ۔(8) بھگھی۔(9) بٹر۔(10) جاتری کہنہ۔

(11) لاگر-(12) مانانوالہ جودسنگھ-(13) فیروزوٹواں

2-	اصلاحِ آبپاشی	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت(اصلاحِ آبپاشی)، شیخوپورہ	ایگریکلچر کمپلیکس، کیانی روڈ نزد ڈسٹرکٹ کورٹس شیخوپورہ ایضاً
		اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(اصلاحِ آبپاشی)، شیخوپورہ	

(ب) پی پی-141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب کی طرف سے مالی سال 22-2021 کے لئے مذکورہ سٹاف کی تنخواہ کے علاوہ کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا لیکن محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب کی طرف سے درج ذیل پراجیکٹس برائے سال 22-2021 کے تحت چل رہے ہیں اور ان پراجیکٹ کے تحت قرعہ اندازی کے ذریعے زرعی آلات مہیا کئے جا رہے ہیں:

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	نام زرعی آلات بذریعہ قرعہ اندازی
1	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم کے تحت زرعی آلات و مشینری 22-2021	زیرو ٹیلج ڈرل / ہیپی سیڈر، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلو ڈرل، وٹر سوئنگ ڈرل / ریبج ڈرل، ویٹ بیڈ پلانٹر، سلیشر، ریپر کم کٹر بائنڈر (واک آفٹر ٹائپ)۔
2	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان کے تحت زرعی آلات و مشینری 22-2021	رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ)، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ)، دھان کی نرسری اگانے والی مشین، واٹر ٹائٹ روٹا ویٹر 42)، 48، 54 بلیڈز (، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل، ڈسک پلو، راجہ ہل، نیپ سیک پاور سپریئر، پلاسٹک ٹریز

سال 22-2021 میں حلقہ پی پی- 141 میں گندم کے 30 نمائشی پلاٹ لگوائے گئے ہیں جن پر مبلغ -/11,000 روپے فی پلاٹ رقم دی جائے گی جبکہ فصل دھان کے نمائشی پلاٹ بھی لگائے جائیں گے جن پر مبلغ -/30,000 روپے فی پلاٹ رقم دی

جائے گی۔اس کے علاوہ کھاد، بیج اور جڑی بوٹی مار ادویات پر حکومتی پالیسی کے مطابق سبسڈی دی جارہی ہے۔

پی پی-141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت (شعبہ اصلاحِ آبپاشی) کے دفاتر کو مالی سال 22-2021 میں 22 کروڑ 31 لاکھ 44 ہزار 5 سو روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیلری + نان سیلری بجٹ (روپے)	سول ورکس بجٹ (روپے)	کل مختص بجٹ (روپے)
1,51,84,500/-	20,79,60,000/-	22,31,44,500/-

(د) جعلی کھاد کی فروخت کی روک تھام کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) شیخوپورہ بطور اسسٹنٹ کنٹرولر فرٹیلائزر اور ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) شیخوپورہ بطور ڈپٹی کنٹرولر فرٹیلائز کام کر رہے ہیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے محکمہ کے دو ملازمین اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز) شیخوپورہ بطور ضلعی انسپکٹر اور زراعت آفیسر (پی پی) بطور انسپکٹر تحصیل شیخوپورہ حلقہ پی پی۔ 141 میں کام کر رہے ہیں۔

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف سال 2021 میں کی گئی کارروائی کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کھاد کی فی بوری تیاری پر خرچ، میٹریل اور مارکیٹ میں دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***8259: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کاشتکاری کے لئے مناسب رقبہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ضلعی سطح کے اعتبار سے زمینوں کی ٹیسٹنگ کر کے مناسب فصل کاشت کرنے کے لئے زمینداروں کی راہنمائی کرنے کا کوئی نظام قائم ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسان کو ہر قسم کی فصل کاشت کرنے کے لئے کھاد کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر موسم میں کنٹرول ریٹ کی بجائے بلیک میں اور مہنگے داموں کسان کو کھاد خریدنی پڑتی ہے؟

(د) صوبہ میں کھاد کی کل کتنی بوریوں کی کھپت ہے کیا مقامی سطح پر تیار ہونے والی کھاد صوبہ کی ضرورت کے لئے کافی ہوتی ہے یا باہر سے بھی منگوانی پڑتی ہے کھاد کی تیاری میں کون کون سا میٹریل استعمال ہوتا ہے فی بوری کتنا خرچ آتا ہے اور مارکیٹ میں ایک بوری کتنے روپے میں دستیاب ہوتی ہے ہر قسم کی کھاد میں استعمال ہونے والے میٹریل کی نشان دہی الگ الگ کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب میں 3,09,66,875 (تین کروڑ نو لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو پچھتر) ایکڑ رقبہ کاشتکاری کے لئے مناسب ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر مٹی و پانی کی لیبارٹریز قائم ہیں جن میں زمینوں کی ٹیسٹنگ کر کے مناسب فصل کاشت کرنے کے لئے زمینداروں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب میں Monitoring of Fertilizer Supply Portal کے ذریعے تمام اضلاع کو ترسیل کی جانے والی یوریا کھاد کی تفصیلات بشمول ڈیلر کا نام، پتا، رابطہ نمبر، کھاد کی مقدار اور ٹرک نمبر، ترسیل کے وقت فراہم کیا جاتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے ضلع اور تحصیل کی سطح پر کھادوں کی دستیابی اور مشتہر کردہ قیمتوں پر فروخت کو یقینی بناتی ہے۔ پنجاب میں سال 2021 کے دوران کھادوں میں ملاوٹ، ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی میں ملوث پائے گئے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کے نتیجے میں 46.1 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 641 ایف آئی آر درج کروائی گئیں جبکہ موجودہ سال یکم جنوری تا 31 مارچ 2022 کے دوران 11.2 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 182 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

(د) ربیع سیزن 22-2021 (اکتوبر 2021 تا مارچ 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.346 اور 1.000 ملین ٹن تھا۔ تقریباً 40 فیصد ڈی اے پی کھاد ملک میں تیار کی جاتی ہے اور 60 فیصد درآمد کرنا پڑتی ہے۔ ربیع

سیزن کے دوران یوریا کھادوں کی پیداوار متاثر ہونے کی وجہ سے اس کی ترسیل میں عارضی کمی واقع ہوئی جس کو پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے یوریا کھاد درآمد کی۔ خریف سیزن 2022 (اپریل 2022 تا ستمبر 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.330 اور 0.804 ملین ٹن ہے۔ کھادوں کی تیاری میں خام مال اور فی بوری تیاری کی لاگت کی معلومات، Ministry of Industries and Production, Islamabad سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہمیں سوال پر بولنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا کیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Excise and Taxation for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریاں 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Factories (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr. Speaker! I introduce the Factories (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Factories (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔پہلے کورم پورا کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات 2022

MR DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Forest (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr. Speaker! I introduce the Forest (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Forest (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

(قطع کلامیاں، شور وغل)

جناب محمد ارشد ملک: کورم پورا نہیں ہے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ظہیر صاحب!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپوزیشن سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل جب آپ نے ہاؤس کا ٹائم ساڑھے 12 بجے کا دیا تھا تب یہ کیوں late آتے ہیں، اِس قوم کا وقت کیوں ضائع کرتے ہیں، اِس قوم کے وقت کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہیں اور کیا انہوں نے کھلواڑ بنایا ہوا ہے؟ کل جب ساڑھے 12 بجے اجلاس شروع ہونا تھا تب یہ کیوں لابی میں بیٹھے رہے اور بعد میں جب بزنس آتا ہے تب یہ کورم point out کر دیتے ہیں، یہ اِن کا کیا طریق ہے؟ کیا انہوں نے اس ہاؤس کو مچھلی منڈی بنا رکھا ہے؟ یہ 12 کروڑ عوام کے صوبے کا ہاؤس ہے لہٰذا اس ہاؤس کا تقدس یہ ہے کہ یہاں ٹائم پر آیا جائے لیکن یہ لابی میں بیٹھ کر گپیں مارتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ ہمارا ٹائم ہمیں دیا جائے۔ یہ ایک serious issue ہے لہٰذا میں اپوزیشن سے اور فاضل ممبر سے request کرتا ہوں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: یہ جعلی کارروائی ہے کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 18۔اگست2022 دوپہر 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

جمعرات،18۔اگست2022

(یوم الخمیس،19۔ محرم الحرام1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 19

761

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔اگست2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022

ایک وزیر مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022کو، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت متذکرہ قواعد93،94،95اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022کو، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022منظور کیا جائے۔

762

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن وامان

763

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات،18۔اگست2022

(یوم الخمیس،19 محرم الحرام1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 03 بج کر58منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا
الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ
فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ
وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

سورۃ البقرہ (آیت نمبر274 تا275)

جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور غم(274) اور جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے (275) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دوسرا کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفیٰ ﷺ کے لئے
حضور نور ہیں محمود ہیں محمد ﷺ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثنا کے لئے
میرے کریم میرے چارہ ساز و بندہ نواز
تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے
فراز طور پہ وہ بے نقاب کیوں ہوتے
کہ آشنا کی تجلی تھی آشنا کے لئے

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر کی جانب سے ارجنٹائن کے قونصلر کو ایوان میں خوش آمدید

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ایک منٹ بعد اجازت دیتا ہوں۔ On behalf of this august House, I welcome His Excellency Ambassador of Republic of Argentina, Mr. Leopoldo and Deputy Head of Mission, Mr. Camilo. (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جناب محمد الیاس صاحب! موجود ہیں۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! سوال نمبر 3898 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: ڈرگ انسپکٹر کی دوبارہ اسی سیٹ پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3898: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ فرقان قریشی ڈرگ انسپکٹر چنیوٹ کی کرپشن کے اوپر انٹیلی جنس ایجنسیز کی رپورٹ پر CEO صحت چنیوٹ اور ڈپٹی کمشنر چنیوٹ نے اپنی جامع رپورٹس

بنا کر سیکرٹری پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کو ارسال کی تھی جس میں سفارش کی گئی تھی کہ اسے سرنڈر کر دیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رپورٹ کی روشنی میں سیکرٹری محکمہ ہذا نے O.S.D بنا کر محکمہ کو رپورٹ کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ O.S.D کے آرڈر جاری ہونے کے صرف 5 دن بعد اسے واپس چنیوٹ اسی سیٹ پر بھیج دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر قانون کے مطابق کرپشن میں ملوث ڈرگ انسپکٹر کو کسی بھی فیلڈ کی پوسٹ پر تعینات نہیں کیا جاتا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کس بنیاد پر اسے بحال کر کے دوبارہ اس سیٹ پر تعینات کر دیا گیا؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) انٹیلی جنس ایجنسیز کی رپورٹ ،CEOہیلتھ چنیوٹ اورڈپٹی کمشنر چنیوٹ کی رپورٹ اور مختلف شکایت موصول ہونے پر محمد فرقان قریشی ، ڈرگ کنٹرولر کو مورخہ 2019-11 -15 کو ٹرانسفر کر کے محکمہ میں رپورٹ کرنے کا کہا گیا۔ اسکے بعد محمد فرقان قریشی نے CEO ہیلتھ چنیوٹ اور اس کے سٹینوگرافر کے خلاف جعلی ڈاکٹروں اور میڈیکل سٹورز مالکان کو غیر قانونی تحفظ دینے اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے کے الزامات میں اور اپنے ٹرانسفر آرڈرز مورخہ 2019-11-15 ، کینسل کروانے کے لئے درخواست جمع کروائی۔ جس کے نتیجے میں محکمہ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کیئر نے محمد فرقان قریشی کے تبادلہ کے آرڈر مورخہ 2019-11-20 کو کینسل کر دیئے تاکہ انکوائری رپورٹ کے بعد ہی دونوں پارٹیز کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاسکے مزید یہ کہ محمد فرقان قریشی ڈرگ کنٹرولر اور CEOہیلتھ چنیوٹ اور متذکرہ بالا موصول ہونے والی شکایت کے سلسلے میں ابتدائی انکوائری کے لئے دو رُکنی کمیٹی تشکیل دی جو کہ درج ذیل آفیسرز پر مشتمل تھی۔

1۔ ڈاکٹر محمد خاں سیال،CEOہیلتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ

2۔ ڈاکٹر اسفندیار، ایم ایس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ

متذکرہ بالا کمیٹی نے ابتدائی انکوائری مکمل کر کے رپورٹ محکمہ میں 24-03-2020 کو جمع کروادی۔ انکوائری رپورٹ کے مطابق دونوں پارٹیز ایک دوسرے کے خلاف اپنے الزامات ثابت نہیں کر سکیں ہیں۔ انکوائری کمیٹی نے متذکرہ بالا کیس کو فائل کرنے کی سفارش کی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ متذکرہ بالا رپورٹس موصول ہونے پر محکمہ نے الزام علیہ کو ٹرانسفر کیا اور بعد میں آرڈر کینسل کر دیئے تاکہ معاملہ کی مکمل تحقیقات کے بعد ہی قصوروار کے خلاف رولز / قانون کے مطابق کارروائی کی جاسکے۔

(ج) جی، ہاں! محمد فرقان قریشی کے آرڈر اس کی Presentation آنے کے بعد اس کے تبادلے کے آرڈر کینسل کر دیئے گئے تاکہ دونوں پارٹیز کی شکایت کی مکمل انکوائری کے بعد ان کے خلاف رولز اور قانون کے مطابق کارروائی کی جاسکے۔

(د) جی ہاں! حال ہی میں محکمہ نے پنجاب کے تمام ڈرگ انسپکٹرز جو کہ عرصہ تین سال سے زائد اور اپنے سکونتی ضلع میں ہی تعینات تھے کو اپنی موجودہ تعیناتیوں سے تبادلہ کر کے دوسرے اضلاع اور ہسپتالوں میں تعینات کر دیا ہے۔ انہی افسران کے ساتھ ہی محمد فرقان قریشی کو ٹرانسفر پالیسی 29-03-2019 کے مطابق چنیوٹ سے ٹرانسفر کر کے ڈرگ کنٹرولر خوشاب تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ہ) محمد فرقان قریشی کے خلاف متذکرہ بالا دونوں انکوائریوں میں اسکے خلاف لگائے گئے الزامات ثابت نہیں ہوئے ہیں تاہم محکمہ نے فارمیسی کیڈر کی پالیسی 29-03-2020 کے مطابق محمد فرقان قریشی اور پنجاب کے تقریباً تمام ڈرگ انسپکٹرز کو اپنی موجودہ جگہ سے دوسرے اضلاع میں مورخہ 26-08-2020 اور 04-09-2020 کے آرڈر کے تحت تعینات کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ سوال 19۔ دسمبر 2019 کو بھیجا تھا اور اب اگست 2022 آ گیا ہے تقریباً تین ساڑھے تین سال کے بعد اس سوال کا جواب آیا ہے۔ جب سوالات کے جوابات آنے میں دو، دو، تین، تین سال تاخیر کی جائے تو وہ سوال اپنی افادیت کھو بیٹھتا ہے تو کم از کم محکموں کو ہدایت فرمائیں کہ سوالات کے جوابات بر وقت دیئے جائیں۔ بہر حال اب ساڑھے تین سال گزر گئے، اس وقت کیا حالات تھے اور اب کیا حالات ہیں۔ اب آخری point میں بتایا گیا ہے کہ فرقان قریشی کا تبادلہ کر دیا گیا ہے تو اگر ایسے ہی ہے تو پھر میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5252 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: آر ایچ سی بصیر پور اور بٹک کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5252: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور شہر اور گردونواح کی تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ آبادی کے لئے صرف 2 R.HCs بصیر پور اور بٹک میں موجود ہیں؟

(ب) اہل علاقہ کو R.H.C بصیر پور اور R.H.C بٹک میں علاج معالجہ کے لئے کون کون سی سہولیات میسر ہیں ان میں کل کتنا عملہ تعینات ہے اور کون کون سے ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے؟

(ج) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں موجودہ حکومت نے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات میسر کرنے کے لئے ان آر ایچ سیز کو کتنے فنڈ مہیا کئے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اتنی بڑی آبادی کے لئے ان R.H.Cs میں بنیادی سہولیات ناکافی ہیں حکومت اس علاقہ میں طبی سہولیات میں بہتری لانے، ان R.H.Cs کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یہ درست ہے کہ بصیر پور شہر اور گردونواح کی تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ آبادی کے لئے 2 RHCs بصیر پور اور بٹک میں موجود ہیں۔ لیکن بصیر پور شہر اور اس کے گردونواح میں 09 BHUs بھی موجود ہیں۔ جن سے عوام صحت، علاج معالجہ کی بنیادی سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔

(ب) RHC بصیر پور اور RHC بٹک میں تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ ان سہولیات میں ایکسرے، ECG، لیبارٹری ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ، ڈینٹل سیکشن، آپریشن تھیٹر، لیبر روم۔ دیہی مراکز صحت بصیر پور اور بٹک میں تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

RHC Baseer Pur:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Doctors	08	06	02
Charge Nurses	06	06	00
Allied Health Staff	36	25	11
	50	37	13

RHC Battak:

	Sanctioned	Filled	Vacant
Doctors	08	04	04
Charge Nurses	06	05	01
Allied Health Staff	47	27	20
	61	36	25

RHC بصیر پور اور RHC بٹک میں ٹیسٹوں کی سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں موجودہ حکومت نے لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولیات میسر کرنے میں RHC بصیر پور اور RHC بٹک کو مہیا کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

		Budget 2018-19	Budget 2019-20
RHC	Battak	Rs. 3,05,63,272/- (تین کروڑ، پانچ لاکھ، تریسٹھ ہزار، دو سو بہتر روپے)	Rs. 3,82,96,429/- (تین کروڑ، بیاسی لاکھ ، چھیانوے ہزار، چار سو انتیس روپے)
RHC	Basirpur	Rs. 2,42,30,183/- (دو کروڑ، بیالیس لاکھ، تیس ہزار، ایک سو تراسی روپے)	Rs.2,74,29,969/- (دو کروڑ، چوہتر لاکھ، انتیس ہزار، نو سو انہتر روپے)

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ تاثر درست نہ ہے۔ RHC بصیر پور اور RHC بٹک میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں اور عوام صحت، علاج معالجہ کی تمام بنیادی سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے۔ حکومت اس علاقہ میں طبی سہولیات میں بہتری لانے کے لئے ان RHCs میں موجود بنیادی سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر !یہ کوئی 2 سال پرانا سوال ہے ابھی معزز وزیر صاحب نے کل oath لیا ہے اچھے آدمی ہیں ۔ یہ stereotype answer ہے میں اس پر debate میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں request کروں گا کہ منسٹر صاحب خود اس کو چیک کر لیں اگر اس میں لکھی ہوئی بات درست ہے تو میں بھی اس پر مطمئن ہوں اور اگر نہیں درست تو پھر

جنہوں نے یہ غلط جواب لکھ کر بھیجا ہے ڈاکٹر صاحب اُن کے متعلق خود ہی دیکھ لیں اور میں ڈاکٹر صاحب کو ہیلتھ منسٹر بننے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: افتخار صاحب! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب! آپ یہ نوٹ کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، افتخار حسین صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں student of law ہونے کے ناتے میں سمجھتا ہوں لیکن آپ کی اجازت کے ساتھ آج اسمبلی کے باہر ہماری بہنیں، بیٹیاں LHVs strike پر بیٹھی ہوئی ہیں اور بڑی کثیر تعداد میں ہیں اُن کے چار بڑے genuine مطالبات ہیں تو میں آپ کے ذریعے سے معزز ہیلتھ منسٹر سے درخواست کروں گا کہ kindly اگر یہ کوئی اپنا نمائندہ بھیج کر اُن سے dialogue کر لیں، مرد حضرات کی کچھ اور بات ہوتی ہے وہ مائیں بہنیں ہیں اور جو اُن کے جائز مطالبات ہیں یہ اُن سے negotiate کر لیں تو اچھا ہو گا آپ کے ذریعے سے میری یہ request ہے۔

جناب سپیکر: افتخار حسین صاحب! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں ڈاکٹر صاحب! اس پر جواب دیں گے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا مشکور ہوں مجھے ہیلتھ منسٹر کا چارج سنبھالے دو دن ہوئے ہیں میں اپنے اس august House کو یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم نے محکمہ کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے جو positive suggestions دونوں sides سے ہوں گی انشاءاللہ اُن کو seriously take up کیا جائے گا اور لوگوں کے لئے کوشش کریں گے کہ جتنا ہم بہتر سے بہتر facilitate کر سکیں، ہیلتھ کی سہولیات دے سکیں انشاءاللہ میری طرف سے گلہ نہیں آئے گا اور جو چھچھر صاحب نے good gesture show کیا ہے تو جو میرے محکمہ نے سوال کا جواب دیا ہے اگر اُس میں کوئی خرابی ہے یا غلط جواب آیا ہوا ہے تو مجھے بتا دیں میں انشاءاللہ اُس کو بھی remove کروں گا اور جو انہوں نے دوسری نرسز کے لئے بات کی ہے وہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے ساتھ منسلک ہے میں نے محترمہ

یاسمین راشد صاحبہ سے بھی بات کی ہے اور ڈی جی ہیلتھ نرسنگ کو بھی صبح ہی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ان کے نمائندہ وفد سے آپ ملاقات کریں اور ان کے جو genuine مطالبات ہیں اُن کو انشاءاللہ پورا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح ہے۔اب محترمہ شاہینہ کریم کا سوال ہے۔

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، افتخار حسین صاحب! پہلے جناب محمد ارشد صاحب بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میں بھی احتجاج کرنے والوں کے پاس گیا تھا وہ ہماری بہنیں بیٹیاں اتنی گرمی میں پورے پنجاب سے یہاں احتجاج کے لئے موجود ہیں ہمارے districts کی presidents اور دیگر جتنی بھی LHVs ہیں وہ بھی وہاں پر تشریف لائی ہوئی ہیں انہوں نے جو مجھے مطالبات بتائے ہیں وہ میں سمجھتا ہوں چودھری پرویز الٰہی صاحب نے 2006 میں اُن کے لئے 14 سکیل کا اعلان کیا تھا یہ 9 سکیل میں بھرتی ہوئیں اور اپنی سنیارٹی کی بنیاد پر 14 اور 16 سکیل لے کر یہاں تک پہنچی ہیں لیکن اب جو گورنمنٹ کی طرف سے notification جاری ہوا ہے جو district level پر CEOs ہیں انہوں نے ایک notification جاری کر دیا ہے کہ ان کا 14 اور 16 سکیل ختم کر کے ان کو دوبارہ 9 سکیل میں لے جایا جائے اور جو اس دوران انہوں نے تنخواہ لی ہے وہ واپس لی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے معاشرے کی محکمہ ہیلتھ میں ایک بہترین برانچ ہے ہمارے مریضوں کے حوالے سے ان کی خدمات دیکھی جائیں تو یہ کسی کی بیماری کو اپنی بیماری سمجھ کر اُس سے لڑتی ہیں تو مہربانی کر کے ان کا جو notification جاری کیا گیا ہے اُس کو واپس لیا جائے اور ان کی وہ مراعات جو ان کو دی جا چکی ہیں وہ بحال کی جائیں بہت مہربانی شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات متعلقہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں آ گئی ہے۔وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر جناب محمد اختر صاحب! اس کو دیکھیں اس کا کوئی حل نکالیں۔اب محترمہ شاہینہ کریم کا سوال ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، صہیب احمد ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ جو issue ہے اس کو آپ لوگ جس طرح سے resolve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں this can't be happen like this آپ اس کے اوپر ایک Ruling دیں، ابھی اس کے اوپر ایک ٹیم بنائیں کہ جو ہماری مائیں بہنیں already they are sitting outside the Assembly یہ کوئی حل نہیں ہے کہ آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! Kindly آپ اس کے اوپر ایک Ruling دیں، آپ ایک کمیٹی بنائیں دو ممبر اپوزیشن سے لیں اور دو ممبر گورنمنٹ سے لیں تاکہ اس مسئلہ کا فوری حل نکلے I will be very grateful کہ before you go ahead آپ اس کے اوپر کمیٹی بنا کر اپنی ایک ٹیم بھیجیں جو اُن سے جا کر بات کرے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر جناب محمد اختر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے تو بتا دیا ہے کہ ڈی جی نرسنگ کو ہدایات دے دی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ انشاءاللہ کرتے ہیں اور ابھی کرتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا میں نے صبح ہی ڈی جی نرسنگ کو ہدایات دے دی ہیں وہ اُن کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں جہاں parliamentarian کو onboard کرنے کی ضرورت ہو گی انشاءاللہ اُن کو بھی کریں گے اس پر انشاءاللہ آپ کو positive result دیں گے۔

جناب سپیکر: بس یہ معاملہ جلدی حل کریں۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ڈی جی نرسنگ کورس پر گیا ہوا ہے اس issue کو کس طرح سے حل کریں گے ان کو ان کے محکمہ والے غلط بتا رہے ہیں. DG Nursing is not here.

جناب سپیکر: صہیب احمد ملک صاحب !ڈاکٹر صاحب concerned department کے منسٹر ہیں معاملہ اُن کے نوٹس میں آگیا ہے we should give them some time یہ انشاءاللہ ہو جائے گا اور کوئی گورنمنٹ بھی یہ نہیں چاہے گی کہ اُن کے خلاف احتجاج ہو انشاءاللہ they will sort it out اور منسٹر صاحب اس کو جلدی حل کرتے ہیں۔I assure you یہ جلدی ہو گا۔اگلا سوال نمبر 3754 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ محترمہ تشریف فرما ہیں ؟ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم : جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم : جناب سپیکر! بہت شکریہ۔میرا سوال نمبر 4027 ہے۔جناب سپیکر !ہاؤس کو in order کریں۔شاید حکومت آپس میں لڑ پڑی ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک : جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، محترمہ ! آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک : جناب سپیکر ! محترمہ شاہینہ کریم اپنی نشست پر کھڑی ہیں اپنا سوال بولنے کے لئے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ نعیم آپ دو منٹ تشریف رکھیں پہلے اُن کا سوال لے لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم : جناب سپیکر !ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر !شکریہ۔میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں میرے دو سوال آئے ہوئے ہیں میرا ایک سوال نمبر 3095 ہے اور دوسرا سوال نمبر 3096 ہے میں نے یہ بہت important question پوچھے تھے اور دو سال کے بعد بھی ان کا جواب موصول نہیں ہوا لیکن چوں کہ یہ policy matter سے related ہیں چونکہ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ میں اس پر اپنا concern show کر دوں اور وہ اس کا جواب دے دیں کیوں کہ اس کے جواب کے لئے محکمہ کے جواب کی ضرورت نہیں ہے تو جو میرا پہلے سوال ہے کہ local purchase کی authority کس کے پاس ہے عام طور پر۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: رانا صاحب! صرف ایک منٹ دے دیں تا کہ محترمہ نے جو بات کی ہے منسٹر صاحب اُس کا جواب دے دیں پھر آپ نے جو حکم کرنا ہے آپ بالکل کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! local purchase کی authority MS کے پاس ہوتی ہے اور وہ usually انتظامیہ کے زیر اثر ہوتا ہے تو انتظامی طور پر ہی بجٹ کی بندر بانٹ ہو جاتی ہے ۔میری یہ suggestion ہیں کہ جو وارڈ کا انچارج ڈاکٹر ہوتا ہے اُس کو 70 فیصد local purchase کا اختیار دیا جائے کیوں کہ اُس کو پتا ہے کہ وارڈ کے اندر کون سے مریض کو دوائی حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اس کے اوپر منسٹر صاحب ہمیں اپنی پالیسی بتادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر !یہ سوال یہ دونوں ڈیپارٹمنٹ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے متعلقہ ہیں میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو کہا ہے کہ اس کو bifurcate کر کے بتائیں کہ محترمہ کون سے ہسپتالوں کا پوچھنا چاہ رہی ہیں دوسرا میں نے یہ advise کی ہے کہ اس طرح کا delay آئندہ برداشت نہیں کیا جائے گا اسمبلی ہمارے لئے سب سے زیادہ مقدم ہے، اسمبلی کی sanctity اور powers سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ ہم انشاءاللہ bifurcate کر کے آپ کے آفس میں بھجوادیں گے اور اس کی purchase کا طریق کار یہ ہے جہاں پر میڈیسن کی ضرورت ہوتی اس کے لئے ہر ہسپتال کی district level پر Purchase Committee ہوتی ہے جو کہ ڈی سی صاحب کے under کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا central purchase store ہے جو کہ medecine purchase کر کے آگے hospitals میں بھیجتا ہے۔ یہ دو قسم کے ہسپتال ہیں جو کہ پرائمری اینڈ سیکنڈری میں اور tertiary care hospitals میں یہ علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں اور اگر محترمہ کہیں گی تو ان کو ایک دو دن تک اس کی ساری تفصیل بھجوادیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! شکریہ

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری تحصیل میں قیامت آچکی ہے۔

جناب سپیکر: معظم صاحب!ایک منٹ محترمہ کی بات ختم ہولینے دیں ابھی سوالات چل رہے ہیں۔جی، محترمہ!ٹھیک ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں local purchase کے حوالے سے عرض کروں گی کہ وہاں کے مقامی ایم پی ایز کو بھی on board لیا جائے تاکہ وہاں پر جو مقامی نمائندے ہیں وہ بھی اپنے علاقے کے غریب افراد کو nominate کر سکیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بالکل ٹھیک فرمارہی ہیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر3096 ہے یہ بھی میرا بہت اہم سوال جو کہ infection control کے لئے preventive medicine کے حوالے سے تھا تو مجھے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ منسٹر صاحب چونکہ خود بھی ڈاکٹر ہیں تو وہ اس چیز کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں تو اگر وہ ابھی اس میرے سوال کا جواب دینا چاہیں تو دے دیں یا پھر میرے اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ مجھے اس سوال کا بھی جواب چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ infection پھیل رہا ہے اگر اس حوالے سے پالیسی کو follow نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس سوال کو بھی ہم pending کر لیتے ہیں تاکہ آپ کے دونوں سوالات کے جوابات اکٹھے ہی آجائیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر پھر بھی کوئی ایشو ہو تو آپ منسٹر صاحب سے میٹنگ کر کے اس مسئلے کو sort out کروالیں۔اب سوال نمبر3096 کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح پہلے بھی بات ہو چکی ہے تو اس پر مہربانی فرما کر آپ کمیٹی بنائیں جس میں اپوزیشن کے ممبران کو بھی شامل کریں لیکن آج ہم اپنی ان بہنوں اور بیٹیوں کے لئے علامتی واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر تمام ممبران حزب اختلاف علامتی واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3754 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سیکرٹری صحت available نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ باہر لوگوں کے ساتھ مذاکرات کر رہے ہیں۔ Order in the House. براہ مہربانی آپ لوگ cross talk نہ کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! مین بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے افسران اور اہلکاران کے مستعفیٰ ہونے کی تفصیلات

***3754: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے کتنے افسران اور ملازمین یکم جولائی 2019 سے 30 نومبر 2019 تک اپنی نوکریوں سے استعفیٰ پیش کر چکے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افسران اور ملازمین کے استعفے منظور کئے جا چکے ہیں اور انہوں نے کن وجوہات کی بنا پر استعفے پیش کئے؟

(ج) ماہ اکتوبر 2019 میں ایڈز کے کتنے نئے کیس صوبہ بھر میں رپورٹ ہوئے ہیں اور کتنے کیس ان میں سے لاہور کے اندر رپورٹ ہوئے؟

(د) ماہ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک کل کتنے کیس صوبہ بھر میں رپورٹ ہوئے تھے؟

(ہ) ماہ اکتوبر میں اگر کیسز کی تعداد زیادہ ہوئی ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں کیا ایک وجہ اہل افسران کا نہ ہونا بھی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یکم جولائی 2019 سے 30 نومبر 2019 تک پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے دو افسران اور دو ملازمین نے اپنی نوکریوں سے استعفیٰ دیا۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے چاروں مذکورہ بالا افسران / ملازمین کے استعفیٰ کو منظور کر لیا تھا۔ استعفیٰ کی وجوہات درج ذیل ہیں:۔

1۔ محسن ارشد بطور مینجر آپریشن کام کر رہے تھے اور ان کی جاب کنٹریکٹ پر تھی۔ ان کو ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب ملی تو محسن ارشد نے پروگرام سے استعفیٰ دے دیا۔

2۔ جعفر علی ڈار بطور کمیونیکیشن افسر کام کر رہے تھے انہوں نے بھی ایک اور جگہ نوکری ملنے پر استعفیٰ دے دیا۔

3۔ توقیر لیاقت بطور لیبارٹری اسسٹنٹ کام کر رہا تھا اس نے اپنے استعفیٰ کی وجہ گھریلو معاملات لکھے۔

4۔ محمد جاوید بوٹا بطور سٹور کیپر ملازم تھا۔ وہ عرصہ دراز سے میاں میر ہسپتال میں جنرل ڈیوٹی پر تھا۔ موجودہ ڈائریکٹر پروگرام نے آفس میں اس کی

ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو واپس بلایا تو اس نے جنرل ڈیوٹی کے چھین جانے پر استعفیٰ دے دیا۔

(ج) ماہ اکتوبر 2019 میں صوبہ بھر میں ایڈز کے 642 نئے کیس رپورٹ ہوئے جن میں سے شہر لاہور میں 50 کیس رپورٹ ہوئے۔

(د) ماہ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک صوبہ بھر میں کل 2646 کیس رپورٹ ہوئے جبکہ اکتوبر سے دسمبر 2019 میں 1241 کیس رپورٹ ہوئے۔

سال 2020 میں صوبہ بھر میں کل 4,872 کیس رپورٹ ہوئے۔

سال 2021 میں صوبہ بھر میں کل 5096 کیس رپورٹ ہوئے۔

سال 2022 (جنوری سے جون) صوبہ بھر میں 3241 کیس رپورٹ ہوئے۔

(ہ) ماہ اکتوبر میں کیسز کی تعداد زیادہ رپورٹ ہونے کی وجہ ادارہ کی طرف سے زیادہ لوگوں کی سکریننگ ہے جو باقاعدگی سے ادویات استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ مزید برآں اسکی وجہ ادارہ کے کام کے دائرہ کار میں اضافہ ہے جس میں نئے سنٹرز کا کھلنا، ضلعی ہیلتھ سٹاف کی ایچ آئی وی پر آگاہی اور ٹریننگ اور ساتھ ساتھ مختلف ذرائع ابلاغ پر کی گئی پروگرام کی آگاہی مہم ہے جس کے نتیجے میں بہت سے لوگ اپنی تشخیص کے لئے ہمارے سنٹرز پر تشریف لاتے ہیں اور علاج معالجہ کی مفت سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جھنگ: آر ایچ سی حویلی بہادر شاہ کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4027: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) R.H.C حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ میں آؤٹ ڈور اوران ڈور مریضوں کی تعداد روزانہ کتنی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ کے گردونواح میں گنجان آبادی کے لحاظ سے طبی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس R.H.C کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد یومیہ اوسط 213 ہے۔ جبکہ ان ڈور مریضوں کی تعداد یومیہ اوسط 15 ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ حویلی بہادر شاہ یونین کونسل میں ایک آر ایچ سی اور 2 سب ہیلتھ سنٹرز ہیں۔ یہ تینوں ہیلتھ فسیلٹیز حویلی بہادر شاہ اور گردونواح کی عوام کو طبی سہولیات مہیا کر رہے ہیں اس وقت RHC حویلی بہادر شاہ میں کل ڈاکٹرز، 6 نرسز اور 21 پیرامیڈیکل سٹاف تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اٹھارہ ہزاری 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جبکہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال شورکوٹ 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ DHQ ہسپتال جھنگ بھی 26 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، یہ تینوں سیکنڈری لیول ہسپتال بھی حویلی بہادر شاہ اور گردونواح کے عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی میں دن رات کوشاں ہیں۔

(ج) موجودہ حکومت نے اس RHC کو اپ گریڈ کیا ہے جس کے تحت 8.5 ملین (85 لاکھ) کی لاگت سے 6 بیڈز کا ایک نیا ٹراما سنٹر اور 4 بیڈ کی ایک بچوں کی نرسری قائم کی گئی ہے جو کہ مارچ 2020 میں مکمل ہو کر ہینڈ اوور ہوئی ہے۔ مذکورہ سہولیات کو فنکشنل کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے PHFMC کو سٹاف کی بھرتی اور مانیٹرنگ کا کہا ہے جس کے بعد کمپنی نے درج ذیل سٹاف کی بھرتی کی ہے

1۔ میڈیکل آفیسر 01

2۔ وومن میڈیکل آفیسر 01

3۔ نرسز 05

درج بالا سٹاف ٹراما سنٹر حویلی بہادر شاہ پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***4172: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال2019-20میں کتنی رقم ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی فیصل آباد کو فراہم کی گئی تھی؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی مالیت کی ادویات اور آٹوڈسپوزایبل سرنج فراہم کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے تمام B.H.U، آر ایچ سی اور ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے ادویات خاص کر آٹوڈسپوزایبل سرنج دستیاب نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کو فراہم کردہ فنڈز، ادویات اور ڈسپوزایبل سرنج کی تحقیقات کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی فیصل آباد کو سال وار درج ذیل رقوم فراہم کیں

مالی سال	مختص رقم
2019-20	Rs.3,30,92,96,847/- (3ارب30کروڑ92لاکھ96ہزار847روپے)
2020-21	Rs. 3,69,81,73,572/-(3ارب69کروڑ81لاکھ73ہزار572روپے)
2021-22	Rs. 1,74,69,20,360/- (1ارب74کروڑ69لاکھ20ہزار360روپے)

(ب)

	ادویات کے لئے رقم	خریدی گئی سرنجوں کی مالیت
سال2019-20	(8کروڑ99لاکھ27ہزار885روپے)	(6لاکھ38ہزار600)
سال2020-21	(27کروڑ11لاکھ44ہزار297روپے)	(10لاکھ76ہزار750)

سال2021-22(29کروڑ21لاکھ11ہزار روپے)ادویات اور سرنجیز کی خریداری کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ تاثر درست نہ ہے۔ ضلع بھر کے تمام ہسپتالوں میں ادویات اور ڈسپوزایبل سرنجیز کا سٹاک موجود ہے۔

(د) ادویات اور ڈسپوزایبل سرنجز کی خریداری میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اس لئے تحقیقات کروانے کی ضرورت نہ ہے۔

فیصل آباد: حسیب شہید ہسپتال کی تعمیر، تخمینہ لاگت اور کام کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4690: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حسیب شہید ہسپتال فیصل آباد کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کا کل تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) اس کا کتنا کام ہوا ہے کون کون سی بلڈنگ بن چکی ہے کتنی بلڈنگ بقایا ہے؟

(ہ) اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی؟

(و) اس ہسپتال کی تعمیراتی فرم کا نام اور ٹھیکہ کی لاگت بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) گورنمنٹ جنرل ہسپتال چک نمبر224ر-ب (حسیب شہید) فیصل آباد کی تعمیر مورخہ 16-03-2016 کو شروع ہوئی۔

(ب) اس کی منظور شدہ تخمینہ لاگت 2044.398 ملین روپے ہے جس میں Revenue Component کے لئے 724.626 ملین Capital Component کے لئے 1319.772 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) 31-7-2022 تک اس منصوبہ پر 985.547 ملین خرچ ہو چکے ہیں ۔ جس میں Revenue Component کے لئے 72.049 ملین روپے اور Capital Component کے لئے 913.498 ملین خرچ ہوئے ہیں۔

(د) مین بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے جبکہ نرسنگ ہاسٹل اور رہائشوں کی فنشنگ کا کام جاری ہے۔

(ہ) یہ ترقیاتی منصوبہ 23-2022 کی ADP میں شامل ہے اور امید ہے کہ اس کو 30-06-2023 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(و) ہسپتال کی تعمیر کا ٹھیکہ M/S Elcon Associates کو دیا گیا ہے۔ جو کہ مبلغ 889.000 ملین (88 کروڑ 90 لاکھ روپے) میں ہوا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں منظور شدہ اسامیاں اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***4730: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (راجن پور) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ہسپتال میں کتنے مریض O.P.D اور ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

POST	Sanctioned	Filled	Vacant
Medical Officer	12	12	0
Nurses	28	28	0
Para Medical Staff	14	14	0

خالی اسامیاں عموماً تبادلے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ مذکورہ اسامیوں کو جلد از جلد پر کر لیا جائے گا۔

(ب) ہسپتال ہذا کی ویکینسی پوزیشن درج ذیل ہے۔

Sanctioned	Filled	Vacant
183	149	34

باقی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں او۔پی۔ڈی میں اوسطاً 180000 اور ایمرجنسی میں 9000 مریض ماہانہ علاج کے لئے آتے ہیں۔

(د) بنیادی ٹیسٹ کے لئے تمام مشینری موجود ہے اور فنکشنل ہے۔
بائیو کیمسٹری اینالائزر، مائیکروسکوپ، سنٹری فیوج مشین، مائیکرو پیپٹس، ہاٹ ایئر اوون، سلائیڈز، ریفریجریٹرز، بلڈ سٹور تیج فریج، اینٹی سراز.

(ہ) حکومت پنجاب، محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے تحصیل ہیڈکوارٹر کی توسیع کے لئے سکیم منظور کی تھی جس کا کل لاگت 147.481 ملین روپے (ایک ارب سنتالیس کروڑ اکیاسی ہزار) 14,74,81,000 روپے تھی، جس میں سے 67.481 ملین، (6 کروڑ، 74 لاکھ، 81 ہزار روپے) بلڈنگ کی تعمیر کے لئے اور 80 ملین روپے (08 کروڑ روپے) مشینری کی خریداری کے لئے رکھے گئے تھے اس سکیم کے تحت ٹراما سنٹر کارڈیک اور آئی سنٹر کی تعمیر کی گئی۔ بلڈنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے، جس کی مشینری کافی حد تک خرید کی جا چکی ہے باقی ماندہ مشینری موجودہ مالی سال میں خرید لی جائے گی۔ تفصیل برائے خرید کردہ مشینری اور خریدی جانے والی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: مرکز صحت 198 ر۔ب میں ڈاکٹر اور ادویات کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*4929: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مرکز صحت 198 ر۔ب فیصل آباد میں کتنے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا اس جگہ عرصہ تعیناتی کتنا کتنا ہے؟

(ب) اس کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس مرکز صحت کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟

(د) اس مرکز صحت میں مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم ادویات کی خرید پر خرچ کی گئی اور ادویات کہاں کہاں سے خرید کی گئیں؟

(ہ) کیا تمام ادویات مریضوں کو فراہم کی گئیں؟

(و) کیا ادویات کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) بنیادی مرکز صحت 198 ر۔ب میں ڈاکٹر کی ایک سیٹ گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے جس پر ڈاکٹر عظمیٰ عنایت بطور انچارج ہیلتھ آفیسر مورخہ 10-10-2017 سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) ڈاکٹر عظمیٰ عنایت، انچارج ہیلتھ آفیسر (بی پی ایس 17)

(ج) مذکورہ مرکز صحت کے سالانہ اخراجات درج ذیل ہیں۔

مالی سال	کل سالانہ اخراجات
2019-20	(24 لاکھ 98 ہزار 183 روپے)
2020-21	(25 لاکھ 23 ہزار 160 روپے)
2021-22	(15 لاکھ 33 ہزار 891 روپے)

(د) مذکورہ مرکز صحت میں ادویات کی خریداری پر درج ذیل رقم خرچ کی گئی۔

مالی سال	کل مختص رقم برائے ادویات
2019-20	(6 لاکھ 33 ہزار 656 روپے)
2020-21	(7 لاکھ 6 ہزار 778 روپے)
2021-22	(10 لاکھ 87 ہزار 294 روپے)

یہ ادویات Central Procurement as per DHA Rate Contract کے تحت مختلف میڈیسن کمپنیوں سے خریدی گئیں۔

(ہ) بنیادی مرکز صحت میں دستیاب تمام ادویات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) ادویات کی خریداری ضلع کی سطح پر بذریعہ ڈسٹرکٹ پرچیز کمیٹی زیر تحت پیپرارولز2014 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ لوکل پرچیز کے لئے ڈاکٹرز پر مشتمل کمیٹی ضابطے کے مطابق خریداری کرتی ہے۔نوٹیفکیشن پرچیز کمیٹی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہیپاٹائٹس اینڈ انفیکشن پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

***5130: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہیپاٹائٹس اینڈ انفیکشن پروگرام کیا ہے؟

(ب) اس پروگرام کے متعارف کرانے کے کیا مقاصد ہیں اور کیا حکومت کی طرف سے ہیپاٹائٹس کے مفت ٹیکے میسر ہیں؟

(ج) ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا ورٹیکل پروگرام ہے جو کہ ہیپاٹائٹس B اور C کے تدارک کے لئے قائم کیا گیا ہے۔یہ پروگرام 2016 سے مکمل فعال ہے اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے علاج و معالجہ کے لئے اپنا کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں ہیپاٹائٹس "بی" اور "سی" کی بڑھتی ہوئی شرح میں روک تھام اور عوام الناس کو اس بیماری سے آگاہی اور مفت علاج و معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے حکومت نے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام قائم کیا ہے۔ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز، تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ٹیچنگ و دیگر ہسپتالوں میں 214 ہیپاٹائٹس کلینکس قائم کئے گئے ہیں جن میں ہیپاٹائٹس "بی" اور

"سی" کے مریضوں کو مفت رجسٹریشن، سکریننگ، ویکسینیشن، پی سی آر ٹیسٹ اور ادویات فراہم کی جاتی ہیں اور علاج کی تکمیل کے تین مہینے بعد حتمی پی سی آر کا ٹیسٹ بالکل مفت کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ہیپاٹائٹس کے مریض کے پورے خاندان کی سکریننگ کی جارہی ہے جسے Active Case Detection کہا جاتا ہے۔ ہیپاٹائٹس "بی" کے خلاف تین ٹیکوں کا کورس حکومت کی طرف سے مفت فراہم کیا جارہا ہے۔

ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی زیادہ شرح والے 6 اضلاع (اوکاڑہ، ننکانہ صاحب، جھنگ، سیالکوٹ، شیخوپورہ اور ملتان) کے 48 رورل ہیلتھ سنٹرز شامل ہیں۔ اب تک پروگرام تقریباً 7 لاکھ 90 ہزار افراد کو ہیپاٹائٹس "بی" کی ویکسین لگائی جاچکی ہے اور صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو پی سی آر ٹیسٹنگ کی مفت سہولت فراہم کرنے کے لئے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے لاہور میں جدید ترین پی سی آر لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے جس میں اب تک ہیپاٹائٹس 55,45,191 (55 لاکھ 45 ہزار 191) پی سی آر ٹیسٹ کئے جاچکے ہیں اور 2 لاکھ سے زائد کورونا کے پی سی آر بھی کئے گئے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت مفت ادویات کی فراہمی کے ذریعے ہیپاٹائٹس کے 4 لاکھ سے زائد مریضوں کا علاج مکمل کیا جاچکا ہے۔ ان تمام سہولیات کو ممکن بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس پروگرام کے لئے تقریباً ساڑھے 5 ارب روپے کا پی سی ون منظور کیا ہے۔

(ج) ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے ہیپاٹائٹس ایکٹ (Hepatitis Act-2018) نامی قانون بنایا گیا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کا نفاذ کیا ہوا ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب میں مختلف ضلعی، تحصیل اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینک جن کی تعداد 214 ہے قائم کئے گئے ہیں، ان تمام ہیپاٹائٹس کلینکس میں مریضوں کو مفت سکریننگ، ویکسینیشن، ٹیسٹنگ، علاج معالجہ اور ادویات کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

2- بلڈ بنک پلس نامی ایک ایپ لانچ کی گئی ہے جس کے ذریعے تمام بلڈ ڈونرز جو کہ ہیپاٹائٹس" بی"اور"سی" پازٹیو ہوں گے ان کا علاج ہیپاٹائٹس کلینکس پر کیا جائے گا۔

3- گزشتہ سالوں میں 1.5 ملین برتھ ڈوز ہیپاٹائٹس بی کی خریداری اور تقسیم کی گئی ہے۔رواں سال 2.6 ملین برتھ ڈوزز کی خریداری کی گئی ہے جو صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں تقسیم کی جاچکی ہے اور تمام لیبر رومز میں نوزائیدہ بچوں کے لئے دستیاب ہے۔

4- Certerlized Barbers & Saloon Licencing سسٹم کے ذریعے اب تک 66,410 باربر اور بیوٹیشن رجسٹر کئے جاچکے ہیں اور باقی تمام لوگوں کو بھی جلد از جلد اس آن لائن نیٹ ورک کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

5- 2017 سے تمام مریضوں کے اندراج کے لئے الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ (EMR) قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے ریکارڈ کی چوبیس گھنٹے سرویلنس (Servillance) کی جاسکتی ہے۔

6- 157 ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کی تلفی کا نظام قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے ہسپتالوں کے ییلو روم سے ضلعی سطح پر لگائے گئے Incinerators تک ہسپتال کا خطرناک کوڑا Yellow Vehicle لے کر جاتی ہیں اور اسے انیسنیریٹر کے ذریعے محفوظ طریقے سے تلف کر دیا جاتا ہے۔

7- سنٹرل ہیپاٹائٹس پی سی آر لیب قائم کی گئی ہے جس کے ذریعے صوبہ بھر کے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا مفت پی سی آر ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

لاہور: گائنی ہسپتال نیو کرول (قلعہ لچھمن خزانہ) میں وارڈز، بیڈز اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*5169: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گائنی ہسپتال نیو کرول لاہور (قلعہ ٹبہ خزانہ) واقع ٹاؤن کتنے وارڈزاور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا اس میں گائناکالوجسٹ / گائنی سرجن، آرتھوپیڈک سرجن، کارڈیالوجی اور دماغی امراض کے ماہر ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کونسی مشینری ہے کون سی مشینری خراب اور کونسی صحیح حالت میں ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا اس میں ایمرجنسی وارڈ ہے کیا ایمرجنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے نیز ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز اور نرسیں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) 4 وارڈز اور 25 بیڈز پر مشتمل ہے۔ مذکورہ ہسپتال پنجاب ہیلتھ فیسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں صرف گائنی، پیڈز اور ڈینٹل کی سہولت میسر ہے۔ تعینات ڈاکٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ (BS-18)	01
2۔	پیڈریاٹیشن (BS-18)	01
3۔	انستھیٹسٹ (BS-18)	00
4۔	وومن میڈیکل آفیسرز (BS-17)	12
5۔	ڈینٹل سرجن (BS-17)	01

(ج) ہسپتال میں مندرجہ ذیل مشینری دستیاب ہے۔

1۔	ایکسرے یونٹ	01
2۔	ڈینٹل یونٹ	01
3۔	الٹراساؤنڈ مشین	01
4۔	انستھزیا مشین	01

5- بے بی وارمر 01

6- ای سی جی 02

7- لیب

تمام مشینری فنکشنل ہے۔

(د) جی، ہاں! ایمر جنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے جس میں مندرجہ ذیل ڈاکٹرز اور سٹاف ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

نام ڈاکٹرز	نام نرس	نام شفٹ
ڈاکٹر سائرہ(BS-17)	سمیعہ(BS-16)	مارننگ
ڈاکٹر ماہ شمین(BS-17)	سمیرا(BS-16)	ایوننگ
ڈاکٹر ماہین / ڈاکٹر فاطمہ(BS-17)	رضیہ(BS-16)	نائٹ

ننکانہ صاحب: سی ای او ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سے متعلقہ تفصیلات

***5210: چودھری اختر علی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) CEO ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے یہاں پر تعینات افسر کا گریڈ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور نام مع ڈومیسائل کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا اس آفیسر کے پاس سرکاری گاڑی اور رہائش ہے تو اس کی تفصیل بتائیں نیز گاڑی کے اخراجات مرمت و تیل کے بتائیں اور سرکاری رہائش کے اخراجات بتائیں؟

(ج) اس کو کتنی رقم مالی سال 2019-20 میں فراہم کی گئی تھی کتنی رقم ادویات، مشینری اور گاڑیوں، فرنیچر وغیرہ کی خرید پر خرچ کی گئی؟

(د) اس کو دیگر کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) CEO ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ننکانہ صاحب کی پوسٹ 18 and above سکیل کی ہے۔ ڈاکٹر محمد راشد خان یکم اگست 2022 سے تعینات ہے۔ ان کا گریڈ BS-18 سینئر میڈیکل

آفیسر اور ان کی تعلیمی قابلیت MBBS,MH M ہے تقریباً نو سال سے Administrative پوسٹوں پر تعینات رہے ہیں اور ان کا ڈومیسائل ضلع راجن پور کا ہے۔

(ب) جی، ہاں! ان کے پاس سرکاری گاڑی نمبری NB-422 ماڈل 2007 ہونڈا سٹی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں سینئر میڈیکل آفیسر کی رہائش میں رہائش پذیر ہیں اور ان کی تنخواہ سے ہاؤس رینٹ اور کنوینس الاؤنس کاٹا جارہا ہے) اور سرکاری رہائش کے اخراجات وہ خود برداشت کر رہے ہیں۔ گاڑی کے اخراجات، مرمت و تیل کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Year	Expenditure of Vehicle (POL)Rs	Expenditure of Vehicle (Repair)Rs
2019-20	9,77,817	6,36,892
2020-21	8,30,575	5,66,578
2021-22 till 30-12-2021	4,74,678	2,21,872

(ج) مالی سال 20-2019 کے دوران مختلف مدات میں CEO ننکانہ صاحب کو دیئے گئے بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) CEO ننکانہ صاحب کو سرکاری رہائش اور گاڑی کے علاوہ اور کوئی سہولت فراہم نہیں کی جارہی ہے۔

صوبہ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد اور اس مرض کے متعلق عوامی شعور اجاگر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5263: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں ایڈز کے مریضوں کی موجودہ تعداد کتنی ہے نیز ان مریضوں کے علاج معالجے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مکمل تفصیل پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اقوام متحدہ کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے عوام میں ایڈز کے متعلق شعور اُجاگر کرنے اوراس کی روک تھام کے لئے کیالائحہ عمل ترتیب دیا گیاہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) صوبہ پنجاب میں جولائی 2022 تک 16,446 افراد ایچ آئی وی پازیٹو رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان افراد کو حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ذریعے سے درج ذیل مفت سہولیات فراہم کر رہاہے:

1۔ مرض میں مبتلا افراد کے لئے مفت مُشاورت اور طبّی راہنمائی۔

2۔ WHO کی بین الاقوامی گائیڈلائنز کے مطابق مفت سکریننگ سہولیات۔

3۔ پروگرام کی اپنی جدید ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری کے ذریعے مفت PCR اور CD4 ٹیسٹس کی سہولیات۔

4۔ ایچ آئی وی / ایڈز میں مبتلا افراد کے لئے مفت ادویات۔

5۔ ادارہ کا اپنا مربوط follow-up نظام ہے جس کے ذریعے مریضوں سے مسلسل رابطہ قائم رکھا جاتاہے تاکہ وہ باقاعدگی سے ادویات لیتے رہیں۔

6۔ ادارہ سے 3603 خواتین باقاعدگی سے ادویات لے رہی ہیں۔ ان میں سے حاملہ ہونے والی 298 خواتین کامیابی سے ایچ آئی وی سے محفوظ بچوں کو جنم دے چکی ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام یہ تمام سہولیات 16 اضلاع میں موجود اپنے 25 سنٹرز کے ذریعے عوام کو بالکل مفت فراہم کر رہاہے۔ صوبہ کے باقی 16 اضلاع میں سنٹرز کھولنے کا عمل تیزی سے جاری ہے اور اس سلسلے میں ڈاکٹرز، سائیکالوجسٹ، لیب ٹیکنیشنز اور کمپیوٹر آپریٹرز کی بھرتی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکاہے۔

7۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا سال 2016 سے 2023 تک کا منظور شدہ بجٹ 2379.410 ملین ہے۔ اس میں سے جون 2022 تک کے لئے 1992 ملین ریلیز ہو چکاہے جس میں سے پروگرام نے 1454 ملین خرچ کیاہے۔

8۔ پروگرام نے اب تک مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے ہیں:

30,584 فی میل سیکس ورکرز، 52,197 میل سیکس ورکرز /ٹرانس جینڈرز، 1,24,412 جیل قیدی، 48,394 نشہ کرنے والے افراد، 53,516 بس اور ٹرک ڈرائیورز، 4,64,206 ٹی بی کے مریض اور 10,77,057 افراد جنرل پاپولیشن سے ہیں۔

(ب) دنیا بھر میں ایچ آئی وی / ایڈز کے مریضوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ بین الاقوامی اداروں کی طرف سے جاری کردہ ایچ آئی وی / ایڈز کے یہ اعداد و شمار اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

(ج) ایڈز کی روک تھام اور عوام میں شعور اور آگہی اُجاگر کرنے کے لئے حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا ای سنٹرل میڈیا اینڈ کمیونیکیشن یونٹ موجود ہے جو کہ صوبہ بھر کی عوام میں دیگر بیماریوں کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی / ایڈز سے متعلق شعور اور آگاہی پر بھی کام کرتا ہے اور مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس مرض کی روک تھام کے لئے مہم جوئی کرتا رہتا ہے۔

ادارہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے پاس اپنا کمیونیکیشن یونٹ بھی موجود ہے۔ اس یونٹ میں مینجر میڈیا اور کمیونیکیشن آفیسرز موجود ہیں جو کہ صوبہ بھر میں ایچ آئی وی / ایڈز کی آگاہی اور شعور کے حوالے سے ریڈیو، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایچ آئی وی / ایڈز کی روک تھام کے پیغامات نشر کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے ادارہ کی جانب سے میسر سہولیات کی مفت دستیابی کے ساتھ ساتھ اس بیماری سے بچنے کے طریقوں کی تعلیم اور اس بیماری سے منسلک غلط افواہوں کو دور بھی کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ایچ آئی وی / ایڈز کی آگاہی سے متعلق یونیورسٹی اور کالجز میں پوسٹر اور تھیٹر کمپیٹیشن کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اشتراک کے ساتھ مختلف آگاہی مہم کی جاتی ہیں تاکہ عوام الناس کو ایچ آئی وی / ایڈز سے آگاہ رکھا جاسکے۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کا اپنا فیس بک، ٹوئیٹر اور یوٹیوب اکاؤنٹ موجود ہے جس میں آگاہی سے متعلق مواد موجود ہے۔

بہاولنگر: آر ایچ سی فقیر والی کے لئے مختص رقم اور ہیڈ 7 آر میں آر ایچ سی بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***5359: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کے تمام صوبائی حلقوں میں دو R.H.C ہیں جبکہ پی پی-243 صرف ایک R.H.C فقیر والی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ R.H.C فقیر والی کو بھی حال ہی میں اپ گریڈ کیا ہے جبکہ اس کی عمارت ابھی تک بی ایچ یو والی ہے اور اس میں R.H.C والی ابھی تک کوئی بھی سہولت میسر نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کی عمارت تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ پی پی-243 کے R.H.C فقیر والی کے لئے بجٹ مالی سال 2020-21 فراہم کر رہی ہے اور اس حلقہ کے ہیڈ 7 آر میں R.H.C بنانے کی پلاننگ کرنے کو تیار ہے تو کب تک اور اس مقصد کے لئے خاطر خواہ فنڈز مالی سال 2020-21 میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) نہیں، ضلع بہاولنگر کے مندرجہ ذیل حلقوں میں سے ہر ایک میں دو RHC موجود ہیں۔

PP-237, PP-240, PP-243

PP-243 میں RHC فقیر والی کے علاوہ دوسرا RHC کھچی والا ہے۔

(ب) نہیں۔ RHC فقیر والی کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا اس کی عمارت RHC والی ہے اور اس میں RHC والی تمام سہولیات میسر ہیں۔

(ج) RHC فقیر والی کو بجٹ مالی سال 21-2020 کے لئے Rs. 62,97,500/- (62لاکھ،97ہزار،500روپے) دیئے گئے۔ہیڈR/7 کے قریب تین بنیادی مراکز صحت آتے ہیں جن کی موجودگی کی وجہ سے ہیڈR/7 میں RHC بنانے کا کوئی منصوبہ مالی سال22-2021 میں شامل نہیں ہے

1۔ بی ایچ یوL/3/153

2۔ بی ایچ یوR/6/148

3۔ ی ایچ یوR/7/163

مزید بر آں ہیڈR/7 موجودہ طبی سہولیات کی موجودگی دیہی مرکز صحت کے معیار پر پورا نہیں آتا۔

ساہیوال: ٹی ایچ کیو ہسپتال کمیر شریف کی تعمیر پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5375:جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل لیول ہسپتال کمیر شریف کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے مگر تاحال فنکشنل نہ ہوئی ہے اس کی تعمیر کب شروع ہوئی کتنے فنڈز/ اخراجات ہوئے اور تاحال فنکشنل نہ ہونے کی وجہ بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں ایمرجنسی وارڈ، ایکسرے یونٹ ،ایمبولینس ،بچوں کی نگہداشت کا شعبہ اور ٹراما سنٹر کی سہولت و دیگر ضروری آلات آپریشن بھی موجود نہ ہیں کب تک فراہم کر دی جائیں گے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل لیول ہسپتال کمیر شریف میں کب تک بنیادی/ ضروری سہولیات اور ایمرجنسی وارڈ برائے مریضاں اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے شعبہ جات بنائے جائیں گے تفصیل سے آگاہ فرمائیں نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! بلڈنگ مکمل ہے RHC کمیر کی مُکمل طور پر فنکشنل ہے اور اس وقت 40 بیڈز فنکشنل ہیں اور اُس سے علاقہ کے مریض مُستفید ہو رہے ہیں تعمیر کا کام 2017-05-25 سے شروع ہوا تھا جبکہ 2018-05-26 کو مکمل ہونا تھا سال 18-2017 میں فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے مکمل ہونے میں تاخیر ہوئی جو کہ فنڈ ملنے پر 2021 میں مکمل ہوا جس پر 16.751 ملین لاگت آئی۔

(ب) کمیر میں THQ لیول کا ہسپتال نہ ہے۔ جون سال 2021 تک ایمبولینس، لیب انکوبیٹر، آپریشن کا سامان و ایکسرے یونٹ، ECG مشین، لیب کا سامان، فرنیچر وغیرہ خرید کر دِیا گیا ہے۔ جو کہ 8593289 روپے کی لاگت سے ہوا۔ اور ایمبولینس بھی دیہی مرکز صحت کمیر کو خرید کر دی گئی ہے جو کہ محکمہ ریسکیو ساہیوال میں کام کر رہی ہے۔ سامان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمیر دیہی مرکز صحت کے لئے سامان مُکمل ہو چُکا ہے جو کہ کمیر دیہی مرکز صحت میں آنے والے مریضوں کی صحت کی بحالی کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ اور اس وقت کمیر دیہی مرکز صحت ہسپتال 40 بیڈز پر مُشتمل کام کر رہا ہے۔ سالانہ مریضوں کی تعداد 2019 میں 1,22,133، سال 2020 میں مریضوں کی تعداد 80,980 اور سال 2021 میں مریضوں کی تعداد 97,486 تھی۔ 7/24 ایمرجنسی مریضوں کو سہولت حاصل ہے علاوہ ازیں ماں بچے کی صحت کی سہولت بھی میسر ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

***5410: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر گوجرانوالہ کے تحت کون کون سے ٹی ایچ کیو، آر ایچ سی اور بی ایچ یو چل رہے ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس رقم سے کتنی مالیت کی ادویات خرید کی جائیں گی اور کتنی رقم سے کون کون سی طبی مشینری و دیگر سہولیات ان میں فراہم کی جائیں گی؟

(د) کیا ان میں سے کسی ہسپتال یا مرکز صحت کی اپ گریڈیشن پر رقم خرچ کی جائے گی تو ان کی تفصیل مع جو رقم خرچ ہو گی اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) حلقہ پی پی-55 میں کون کون سے محکمہ ہذا کے مراکز صحت / ہسپتال کہاں کہاں ہیں ان کی موجودہ صورت حال کیسی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کیئر کے تحت گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔

03 ٹی ایچ کیو ہسپتال 01 میٹرنٹی ہسپتال سیٹلائٹ ٹاؤن، 12 آر ایچ سیز, 94 بنیادی مراکز صحت 24 گورنمنٹ رورل ڈسپنسری، 19 رورل ڈسپنسری، 13 میونسپل ڈسپنسری کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

مالی سال	کل مختص شدہ رقم
2020-21	3430.171 ملین روپے
2021-22	3995.313 ملین روپے

ادویات کی رقم:

2020-21	217 ملین روپے
2021-22	230 ملین روپے

مشینری آلات وغیرہ:

2020-21	49.504 ملین روپے
2021-22	40.019 ملین روپے

(ج)

ادویات کی رقم:

2020-21 217ملین روپے

2021-22 230ملین روپے

مشینری آلات وغیرہ:

2020-21 49.504ملین روپے

2021-22 40.019ملین روپے

(د) ضلع گوجرانوالہ میں اپ گریڈیشن / مسنگ فسیلیٹیز کی مندرجہ ذیل سکیمیں چل رہی ہیں۔

ٹراما سنٹر اینڈ گائینی وارڈ THQ ہسپتال وزیر آباد یہ سکیم ابتدائی طور پر 08 دسمبر 2014 کو منظور ہوئی کل منظور شدہ لاگت 145.395 ملین تھی۔ جس میں عمارت کے لئے 103.500 ملین (10) کروڑ، 35 لاکھ روپے اور مشینری کے لئے 41.893 ملین روپے (4 کروڑ 18 لاکھ 93 ہزار روپے (مختص کئے گئے تھے ۔ Scope of Work کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عمارت کی تعمیر کا کام 2015-06-16 کو شروع ہوا۔ سکیم میں کچھ اور مشینری آلات شامل کر کے ترمیمی منظوری 2017-02-24 کو دی گئی ۔ نئی منظور شدہ لاگت 167.870 ملین تھی۔ عمارت کے لئے 103.500 ملین (10 کروڑ، 35 لاکھ روپے)اور مشینری کے لئے 64.370 ملین 6 کروڑ، 43 لاکھ، 70 ہزار روپے) مختص کئے گئے تھے ۔ 2019-04-17 کو اس کی SNE منظور ہو گئی جس پر لوگ کام کر رہے ہیں۔ 2021-11-23 کو سکیم کی revised approval ہوئی۔ منظور شدہ رقم 177.659 ملین ہے۔ عمارت کے لئے 103.500 اور مشینری آلات کے لئے 74.159 ملین روپے ۔ مشینری آلات کے 74.159 ملین روپے میں سے 45.239 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں 60 فولر بیڈز، Digital X-ray machine, Anesthesia machine, Ultra sound, Autoclave, General & Ortho Operation table machine وغیرہ شامل ہیں۔ باقی

29.000ملین روپے سے بقیہ مشینری جیسے Mobile Generator, X-ray machine, Gas Analyzer اور فرنیچر وغیرہ خریدی جارہی ہیں جن کا ٹینڈر 18-01-2022 کو کھل چکا ہے اور کام جاری ہے۔ انشا اللہ یہ سکیم جون 2022 کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اس کی SNE منظور ہو چکی ہے۔

Revamping of THQ Hospital Kamonki

سال 21-2020 کے دوران THQ ہسپتال کامونکی کی Revamping کے لئے مبلغ292.194 ملین روپے کی منظوری ہوئی تھی جس کے تحت 30-06-2021 تک205.309 ملین روپے خرچ ہوئے۔ اور ہسپتال میں ضروری مشینری اور آلات مہیا کئے گئے۔ مالی سال 22-2021 کے دوران اس ہسپتال کے لئے Balance Work of THQ Hospital Kamoki کے نام سے سکیم کی منظوری اگست 2021 کو دی گئی ہے جس کی لاگت 902-30 ملین روپے ہے۔ اس سکیم کے تحت اس ہسپتال کی ضروری مرمت کا کام کیا جائے گا جو کہ 03-06-2022 تک مکمل ہو جائے گا۔

Establishment of Dialysis Center in Tehsil Noshehra Virkan

ADP 2021-22 Scheme No. 767 "Establishment of Dialysis Center in Tehsil Nowshera Virkan District Gujranwala" کے لئے اکتوبر 2019 میں کل 99 ملین روپے (9 کروڑ 90 لاکھ روپے منظور ہوئے)۔ عمارت کے لئے 48.592 (4 کروڑ 85 لاکھ 92 ہزار روپے اور مشینری آلات کے 51.293 ملین روپے (5 کروڑ 12 لاکھ 93 ہزار روپے)۔ اس سکیم کو ADP 22-2021 میں شامل کیا گیا ہے۔ عمارت کے لئے تمام مطلوبہ فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں۔ عمارت پر کام جاری ہے۔ انشااللہ یہ سکیم 31 دسمبر 2022 تک مکمل ہو جائے گی۔ مشینری آلات میں 20 ڈائیلاسز مشینیں، جنریٹر، ائیر کنڈیشنر اور فرنیچر شامل ہیں۔

Construction of Trauma Center at Gakhar District Gujranwala

اس سکیم کو 24-07-2021 کو منظور کیا گیا۔ جس کی مالیت 199.770 ملین (19 کروڑ 97 لاکھ 70 ہزار روپے) رکھی گئی۔ (عمارت کے لئے 111.944 ملین (11

کروڑ، 19 لاکھ، 44 ہزار روپے) اور مشینری آلات کے لئے 87.826 ملین روپے (8 کروڑ 78 لاکھ 26 ہزار روپے)۔ عمارت کے لئے اب تک 5 کروڑ ریلیز ہو چکے ہیں۔ سکیم پر کام جاری ہے۔ مشینری آلات میں

Digital X-ray machine, Anesthesia Machine, Gas Analyzer, Generator, Microlab, Air conditioner, Fowler beds اور فرنیچر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سکیم انشااللہ دسمبر 2022 تک مکمل ہو جائے گی۔

(ہ) حلقہ پی پی۔55 میں مندرجہ ذیل گورنمنٹ کے مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔

1۔ بنیادی مرکز صحت کوہلووالہ

2۔ رورل ڈسپنسری نوشہرہ سانسی

1۔ بی ایچ یو کوہلووالہ

یہ 24/7 بی ایچ یو ہے جہاں 24 گھنٹے ڈلیوری کی سہولت میسر ہے اور یہ کیٹیگری A میں شامل ہے۔

عام مریضوں کی تعداد تقریباً 70 یومیہ ہے

ڈلیوری کا تناسب 60 ماہانہ ہے۔

یہاں پر 01 میڈیکل آفیسر، 01 ٹیکنیشن، 03 ایل ایچ وی، 02 مڈ وائف اور 01 ڈسپنسر تعینات ہیں۔

مرکز صحت کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ سنٹر پر تمام ضروری ادویات اضافی تعداد میں موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بجٹ:

ہیلتھ کونسل اکاؤنٹ میں 146313 روپے موجود ہیں۔

2۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری نوشہرہ سانسی

ڈسپنسری میں ایک میڈیکل آفیسر، ایک لیڈی ہیلتھ ورکر اور ایک ڈسپنسر تعینات ہیں

مریضوں کی تعداد 25 یومیہ ہے۔

مرکز صحت کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ تمام essential medicines کافی تعداد میں سنٹر پر موجود ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں نئے بی ایچ یوز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***5430: جناب نورالامین وٹو:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم 2018 سے یکم اگست 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں کتنے نئے بی ایچ یو بنائے گئے جن بی ایچ یو کی بلڈنگز خستہ حالی کا شکار تھیں ان میں سے کتنوں کی تعمیر و مرمت کی گئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع کے بی ایچ یو میں کون کون سا سٹاف تعینات ہے انکے نام وعہدہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم کریں اور کتنے ایسے بی ایچ یو ہیں جن میں مذکورہ سٹاف کے لئے کوئی رہائشی کوارٹر رہنے کے قابل نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع کے تمام بی ایچ یو جن میں رہائش گاہیں خستہ حالی کا شکار ہیں ان کی تعمیر و مرمت ہنگامی بنیادوں پر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2020 تک صرف BHU 16/GD نیا بنایا گیا ہے جبکہ BHU Sher Garh کو اپ گریڈ کر کے RHC کا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ BHUs کی مین بلڈنگز کی ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے ضروری مرمت ہوتی رہتی ہے۔ اس ضمن میں یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2020 تک ضلع کے 96 بی ایچ یوز کی Maintenance & Repair کے لئے ایک لاکھ فی بی ایچ یو ہیلتھ کونسل کی مد میں جاری کئے گئے جو کل رقم 96 لاکھ روپے بنتی ہے۔ یکم اگست 2018 سے 31 دسمبر 2021 تک BHUs کی مین بلڈنگز کی Repair & Maintainance پر 43 لاکھ 03 ہزار 743 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) BHUs سٹاف کی مکمل تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں 97 بنیادی مرکز صحت ہیں۔ جہاں سٹاف رہائش پذیر ہیں ماسوائے

BHUs 22 کے جن کے کوارٹرز قابل رہائش نہیں ہیں۔(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے البتہ جو سٹاف رہائش پذیر نہیں ان کو ہاؤس رینٹ الاؤنس مل رہا ہے۔

(ج) جہاں تک خستہ حال BHUs کی بات ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب بھر میں کل 2504 BHUs ہیں جن میں سے 222 BHUs کی مین بلڈنگز خراب حالت میں ہیں۔ ان میں سے 08 BHUs کی مین بلڈنگز زیادہ مخدوش ہیں۔ان 08 BHUs کو Phase-I میں take up کر لیا گیا ہے۔اور جون 2022 تک ان کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا۔Phase-II میں 114 BHUs کی بلڈنگز کی مرمت کی جائے گی۔ جن میں سے رواں مالی سال میں 43 BHUs کی مرمت کی جائے گی۔ ضلع اوکاڑہ کے BHUs Phase-I اور Phase-II میں شامل نہ ہیں۔

سول ہسپتال راجن پور میں بیڈز، وارڈز مشینری اور ادویات کے لئے فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***5468: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راجن پور سول ہسپتال کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور کون کون سے وارڈ کس کس مرض کے ہیں؟

(ج) اس کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی کتنی رقم ادویات کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) اس ہسپتال کے بچہ وارڈ اور گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں کتنے ڈاکٹرز مع دیگر سٹاف تعینات ہیں عہدہ وار تفصیل دی جائے؟

(ہ) بچہ وارڈ کی توسیع کب کی گئی تھی کیا یہ Up to Date حالت میں ہے اس میں کون کون سی مشینری ہے کون کون سی چالو حالت میں اور کون کون سی بند پڑی ہے کون کون سی مشینری مزید درکار ہے؟

(و) اس ہسپتال میں آپریشن تھیٹر کتنے ہیں کیا ان آپریشن تھیٹرز میں جدید مشینری اور سہولیات دستیاب ہیں؟

(ز) اس ہسپتال میں حکومت کون کون سی مشینری فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) راجن پور سول ہسپتال 82.5 کنال رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) راجن پور ہسپتال میں کل بیڈز 181 ہیں، جن میں ایمرجنسی وارڈ 26 بیڈز، گائنی لیبر وارڈ 25 بیڈز، ڈائیلسز وارڈ 10 بیڈز، آئی وارڈ 16 بیڈز، میل وارڈ 36 بیڈز، فی میل وارڈ 36 بیڈز پیڈ وارڈ 18 بیڈز، آئسو لیشن وارڈز 06 بیڈز، برن یونٹ 04 بیڈز اور ایچ۔ڈی۔یو 04 بیڈز

(ج) سول ہسپتال راجن پور کو سال وار ادویات کے لئے رقم فراہم کی گئی وہ درج ذیل ہے

سال	مختص رقم	مختص رقم برائے ادویات
2018-19	(35 کروڑ 27 لاکھ 33 ہزار 42 روپے)	(7 کروڑ 12 لاکھ 64 ہزار 800 روپے)
2019-20	(33 کروڑ 78 لاکھ 83 ہزار روپے)	(7 کروڑ 12 لاکھ 64 ہزار 800 روپے)
2020-21	(37 کروڑ 76 لاکھ 63 ہزار 200 روپے)	(7 کروڑ 12 لاکھ 64 ہزار 800 روپے)
2021-22	(69 کروڑ 50 لاکھ 50 ہزار روپے)	(7 کروڑ 162 لاکھ 63 ہزار روپے)

(د) سول ہسپتال راجن پور پیڈز وارڈ 18 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ اور اس میں درج ذیل عملہ کام کر رہا ہے۔

Consultants 03 ,

Medical Officers 06 ,

Charge Nurses 07,

Ward Servants 03,

Sweepers, 04 ,

Aya 01 ,

سول ہسپتال راجن پور میں گائنی لیبر وارڈز 25 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ اور اس میں درج ذیل عملہ کام کر رہا ہے۔

Consultants 02 ,

WMOs 12,

SWMOs 01 ,

Charge Nurses 10 ,

Ward Servants 06 ,

Operation Theater Technologists 03 ,

Lady Health Visitor 01,

(ہ) سول ہسپتال راجن پور میں Revamping پروگرام کے تحت پیڈز وارڈ کی تزئین و آرائش 2018 میں کی گئی۔ سول ہسپتال میں چالو مشینری میں فوٹو تھراپی، وارمر، Bilirubin meter, آکسیجن کنسنٹریٹر، سکشن مشین، آکسیجن سپلا ئی، آٹوکلیو، انفو ذیژن پمپ ہیں۔ مذکورہ ہسپتال میں کوئی مشینری بند نہیں ہے۔

(و) راجن پور میں کل 03 آپریشن تھیٹر ہیں

1۔ آپریشن تھیٹر برائے جنرل سرجری

2۔ آپریشن تھیٹر برائے گائنی

3۔ آپریشن تھیٹر برائے آئی (Eye)

تھیٹر میں تمام ضروری اور جدید مشینر ی دستیاب ہیں۔ اور مریضوں کو ضروری سہولیات دستیاب ہیں۔

(ز) سول ہسپتال راجن پور میں حکومت درج ذیل مشینری، رواں مالی سال میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

1۔ سنٹرل آکسیجن سپلائی

صوبہ میں پولیو کیسز میں اضافہ اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5501: محترمہ اسوہ آفتاب:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پولیو کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) حکومت پولیو جیسی جان لیوا بیماری سے بچاؤ کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پولیو ٹیموں پر حملے ہو رہے ہیں دو سالوں کے دوران پولیو ٹیموں پر حملوں کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں ان کی تفصیلات بتائی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) پنجاب میں رواں برس پولیو کیسوں کی تعداد میں کمی اور منفی ماحولیاتی نمونوں کی صورت میں پاکستان اور خاص کر پنجاب میں پولیو کے خاتمے کے مثبت آثار واضح ہو رہے ہیں۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ پولیو کیسوں کے ساتھ ماحولیاتی نمونے بھی منفی ہو رہے ہیں۔ پنجاب بھر میں پچھلے چھ ماہ سے تمام ماحولیاتی نمونے منفی آ رہے ہیں۔

(ب) پولیو کے خاتمے کے لئے ملک بھر میں انسداد پولیو مہم کا انعقاد باقاعدگی سے کیا جا رہا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت نے کورونا وباء کے دوران بھی انسداد پولیو مہم منعقد کرنے کا مشکل فیصلہ کیا تاکہ پولیو وائرس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے اور بچوں کو پولیو سے بچایا جا سکے۔

اس ضمن میں پنجاب نے انسداد پولیو پروگرام جولائی 2020 سے دسمبر 2021 تک 12 انسداد پولیو مہمات منعقد کر چکا ہے۔ محکمہ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کی ہدایات پر پولیو ٹیموں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ ٹیمیں با آسانی ہر بچے کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلا سکیں اس کے علاوہ مخصوص علاقوں میں مقامی زبان بولنے والی ٹیموں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ تاکہ ٹیمیں والدین کے خدشات کو دور کر سکیں۔ اس کے علاوہ پنجاب بھر کے دور دراز مقامات پر فری ہیلتھ کیمپس کا انعقاد کیا گیا ہے۔

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران پولیو ٹیموں پر تشدد اور بدتہذیبی کے 33 واقعات رونما ہوئے۔

سال 2021 میں اس قسم کے 18 ایسے واقعات رپورٹ ہوئے۔ سال 2022 میں اب تک اس قسم کے 15 واقعات رونما ہو چکے ہیں اور کسی بھی واقعہ کی صورت میں معذوری رپورٹ نہیں ہوئی۔

تاہم پولیو ٹیموں کی حفاظت کو بہتر بنانے کے لئے ہر مہم سے پہلے محکمہ داخلہ کے ساتھ ملکر پولیو ٹیموں کی سکیورٹی کے لئے پلان مرتب کیا جاتا ہے تاکہ ٹیموں کی سکیورٹی کو یقینی بنایا جا سکے۔ گزشتہ دو سالوں میں زیادہ تر واقعات میں پولیس نے بروقت ایکشن لیتے ہوئے ایف آئی آر درج کی اور ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی۔

لاہور: شہباز شریف زچہ بچہ ہسپتال میں حاملہ خواتین کے ٹیسٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5503: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیدیاں روڈ شہباز شریف زچہ بچہ ہسپتال لاہور بند ہونے کے قریب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حاملہ خواتین کو مہنگے ٹیسٹ باہر سے کرانے پڑتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کے مریضوں اور حاملہ خواتین کا سارا ریکارڈ ضائع کر دیا گیا ہے۔ اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یہ تاثر درست نہ ہے۔ شہباز شریف زچہ بچہ ہسپتال لاہور، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کا آؤٹ سورس ماڈل ہے جو کہ انڈس ہسپتال کے زیر انتظام ہے اور اپنی سروسز بغیر کسی تعطل کے مریضوں کو فراہم کر رہا ہے اور اس سلسلے میں گورنمنٹ کی طرف سے مالی معاونت جاری ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے۔ ہسپتال ہذا میں حاملہ خواتین کے لئے ضرورت کے تمام ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے جو کہ مکمل طور پر فری ہیں۔

(ج) یہ تاثر درست نہ ہے حاملہ خواتین کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہے جس کو بوقت ضرورت ہسپتال کا طبی عملہ مریضوں کی بہتر نگہداشت کے استعمال میں لاتا ہے۔

ڈینگی کے خاتمہ کے لئے اقدامات، مختص رقم اور بھرتی کردہ ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***5516: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈینگی کے خاتمہ کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا ڈینگی کے خاتمہ کے لئے رقم بھی مختص کی گئی ہے؟

(ج) ڈینگی مہم کے تحت 2020 میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی جانب سے ڈینگی کنٹرول کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔ پی۔ آئی۔ ٹی۔ بی ڈیش بورڈ پر ڈینگی لاروا، کی بابت رپورٹ کی جاتی ہے نیز ڈینگی کی ٹیمیں گھر گھر جا کر ڈینگی لاروا کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر رہی ہیں اور جو لاروا گھروں سے ملتا ہے اس کی معلومات بذریعہ Andriod App.پی۔ آئی۔ ٹی۔ بی۔ ڈیش بورڈ پر اپلوڈ کر دی جاتی ہیں۔ اس موبائل ایپ کے ذریعے ڈینگی ٹیموں کی آن لائن نگرانی کی جاتی ہے اور کام کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ پی۔ آئی۔ ٹی۔ بی ڈیش بورڈ میں ان ڈور اور آؤٹ ڈور ٹیموں، ڈینگی لاروا سرویلنس، کیس رسپانس ایکٹیوٹیز، پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر ہسپتالوں اور لیبارٹریوں سے ڈینگی کے مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کی رپورٹنگ کے علاوہ ڈینگی کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات اور دوسرے محکمہ جات کی طرف سے تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن (TPV) ایکٹویٹیز بھی اپلوڈ کی جاتی ہے۔ مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کا رپورٹ ہونا ایک اچھے رپورٹنگ سسٹم کی نشانی ہے۔

لاروا ملنے اور مصدقہ مریض کے رپورٹ ہونے پر ایس او پیز کے مطابق میکینکل تلفی اور سپرے بھی کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پنجاب کے تمام اضلاع میں مچھر مار ادویات وافر مقدار میں مہیا کی گئی ہیں۔ نیز پنجاب کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈینگی کے تمام مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کے لئے آئسولیشن وارڈز اور ہائی ڈپینڈینسی یونٹ،(ایچ ڈی یوز) موجود ہیں جو کہ مکمل طور پر فعال ہیں۔ اس کے علاوہ تمام ضروری ادویات اور تشخیصی سازوسامان بھی موجود ہیں

ڈینگی ایکسپرٹ ایڈوائزری گروپ سے تربیت یافتہ ڈاکٹرز اور نرسز بھی مریضوں کی نگہداشت کے لئے ہر وقت موجود ہیں۔

ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایمرجنسی ریسپونس کمیٹی(DERC) اور تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کی زیر صدارت تحصیل ایمرجنسی ریسپونس کمیٹی (TERC) کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد کئے جاتے ہیں جس میں صورتحال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

مزید برآں محکمہ صحت، لوکل گورنمنٹ ، محکمہ زراعت ، اوقاف، انڈسٹریز، واسا، پی۔ایچ۔اے اور دیگر محکمہ جات باقاعدگی سے منعقد کئے جانے والی کیبنٹ کمیٹی برائے ڈینگی کی میٹنگز میں شمولیت کرتے ہیں جس کی صدارت وزیر صحت پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کرتے ہیں۔

ڈینگی کنٹرول انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے سال 2021 میں کیبنٹ کمیٹی برائے ڈینگی کنٹرول کے 17 اجلاس اور سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 9 اجلاس منعقد کئے گے اور صوبہ بھر میں ڈینگی کے خلاف کئے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔

اس کے علاوہ عوام الناس کی آگاہی کے لئے ڈینگی سے بچاؤ کی آگاہی مہم مربوط طریقے سے پرنٹ، الیکٹرنک اور سوشل میڈیا کے ذریعے کی گئی۔

انفورسمنٹ کے تحت فیکٹریز، بھٹہ جات، دکانوں اور دیگر کاروباری مراکز کے خلاف مؤثر کمپین کے تحت سال 2021 میں 81,388 نوٹس دیئے گئے، 758 جگہوں کو سیل کیا گیا، 2,349 افراد کے خلاف FIR کاٹی گئیں اور 105 افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ سال

2022 میں 7 اگست 2022 تک 62,240 نوٹس دیے گئے، 421 جگہوں کو سیل کیا گیا ،2,828 افراد کے خلاف FIR کاٹی گئیں اور 27 افراد کو گرفتار کیا گیا۔
خصوصی اگاہی مہم کے تحت سال 2021 میں 5,889 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں، کمیونٹی کے ساتھ 194,221 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں ، 8,318 واک منعقد کئے گئے ہیں ،3,031,219 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,890 اشتہار دیئے گئے ہیں جبکہ سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 6,937 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں ، کمیونٹی کے ساتھ 199,133 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں، 8,986 واک منعقد کئے گئے ہیں ،2,129,085 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,432 اشتہار دیئے گئے ہیں۔

(ب) ڈینگی کے خاتمے کے لئے مالی سال 21-2020 میں 15 کروڑ 5 لاکھ 21 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جبکہ مالی سال 22-2021 میں 18 کروڑ، 35 لاکھ، 29 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) ڈینگی مہم کے تحت 2020 میں 7911 ملازمین ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے تھے۔ جبکہ 2021 میں 19 ہزار 929 ملازمین ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے۔

سنٹر فار انفیکشن کنٹرول کے قیام اور مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

***5604: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹر فار انفیکشن کنٹرول کب قائم کیا گیا؟

(ب) سنٹر فار انفیکشن کنٹرول کے قیام کے کیا مقاصد ہیں؟

(ج) سنٹر فار انفیکشن کنٹرول کی اب تک کیا کارکردگی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب کے زیر انتظام انفیکشن کنٹرول پروگرام کا قیام سال 17-2016 میں عمل میں آیا۔

(ب) انفیکشن کنٹرول پروگرام کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

پنجاب کے عوام کو مختلف بیماریوں کی انفیکشن سے بچانا اور بیماریوں کے پھیلاؤ کی روک تھام کرنا۔

صوبہ پنجاب، پاکستان کا واحد صوبہ ہے جس کے محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے انفیکشن کنٹرول پروگرام نے ہسپتالوں سے پیدا ہونے والے خطرناک کوڑے کی محفوظ تلفی کے لئے ایک جدید اور مربوط نظام قائم کیا ہے۔ اس نظام کے تحت صوبہ بھر کے تمام ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں کے خطرناک کوڑا کرکٹ کو تلف کرنے کے لئے مختلف اضلاع میں 26 ماحول دوست اور انتہائی جدید انسنریٹرز لگائے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہسپتالوں کے خطرناک کوڑا کرکٹ کو انسنریٹر تک پہنچانے کے لئے ہر ضلع کو ایک عدد جدید آلات کی حامل ییلو وہیکل بھی فراہم کی گئی ہے۔ ہسپتالوں سے پیدا ہونے والے خطرناک انفیکشن زدہ فضلہ کو محفوظ اور سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگانے کا یہی نظام ہی ہے جو کہ کورونا وبا کے دوران قرنطینہ مراکز، کورونا کے علاج معالجہ اور انتہائی نگہداشت وارڈوں اور کورونا ویکسین مراکز سے پیدا ہونے والے انتہائی خطرناک فضلہ کو تلف کرنے میں بھی ممدومعاون ثابت ہوا۔ بصورتِ دیگر کورونا وبا کی تباہ کاریوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو سکتا تھا۔

(ج) انفیکشن کنٹرول پروگرام پنجاب کی اب تک کی کارکردگی میں مندرجہ ذیل اہم اقدامات سرِفہرست ہیں۔

1۔ ہسپتالوں میں مریض کے بیڈ سے لے کر انسنریشن (تلفی) تک خطرناک کوڑے کی ترسیل کی مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت اونس بہ اونس تلفی کی نگرانی

2۔ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلعی سطح پر خطرناک کوڑے کی محفوظ تلفی کے مربوط نظام کے بہتر نفاذ کے لئے ضلعی منیجر کی تعیناتی۔

3۔ ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں انفیکشن کنٹرول کمیٹیوں کا قیام اور ان کے ماہوار اجلاسوں کا انعقاد۔

4۔ 157 ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کو عارضی طور پر رکھنے کے لئے محفوظ اور مخصوص ائیر کنڈیشنڈ بیلورومز کی فراہمی۔

5۔ صوبہ بھر میں خطرناک کوڑے کی محفوظ تلفی کے لئے 26 ماحول دوست انسنریٹر کی تنصیب اور نگرانی۔

6۔ خطرناک کوڑے کی محفوظ ترسیل کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ 37 پیلی ریفریجریٹڈ گاڑیوں کی فراہمی۔

7۔ 53 لاکھ 25 ہزار کلو گرام (532 ٹن) سے زائد خطرناک کوڑے کی ماحول دوست طریقے سے انسنریشن (تلفی)

8۔ کرونا وبا کے دوران پیدا ہونے والے 6 لاکھ 23 ہزار کلو گرام (623 ٹن) سے زائد انتہائی خطرناک کوڑے کو محفوظ طریقے سے اکٹھا کر کے تلفی۔

9۔ پنجاب بھر کے 157 ہسپتالوں میں 771 سے زائد تربیت یافتہ سٹاف کے ذریعے خطرناک کوڑا محفوظ طریقے سے اکٹھا کر کے ماحول دوست تلفی۔

10۔ ویسٹ منیجمنٹ سٹاف کو ذاتی حفاظت کے سازوسامان اور خصوصی یونی فارم کی فراہمی۔

11۔ 7800 سے زائد ٹریننگ سیشنز کے ذریعے محکمہ صحت کے 2 لاکھ سے زائد عملے کی تربیت۔

اوکاڑہ: ٹی ایچ کیو رینالہ خورد میں خالی اسامیاں اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5619: جناب منیب الحق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) THQ رینالہ خورد (اوکاڑہ) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں کتنی پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں اور دیگر اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اس کا ادویات کا بجٹ مالی سال 20-2019 کا کتنا تھا اور مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم ادویات کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس میں ادویات ناکافی ہیں اور ڈاکٹرز کی اسامیاں بھی کافی خالی پڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تا کہ اس THQ ہسپتال کی تمام Missing Facilities پوری کی جا سکیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) THQ ہسپتال رینالہ خورد (اوکاڑہ) کی بلڈنگ 60 بیڈز پر مشتمل ہے جولائی 2021 میں اس کا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال رینالہ خورد میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
Specialist Doctors:	09	04	05
Doctors:	18	13	05
Para Medical Staff	50	41	09
Others	35	24	11
Total:	112	82	30

سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں پر محکمہ کی جانب سے ایڈہاک بنیادوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے بین ہٹانے کی سمری ارسال کی جا چکی ہے۔ بین ہٹتے ہی ان اسامیوں پر ایڈہاک کی بنیاد پر تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر رینالہ خورد کا ادویات کا بجٹ سال وار درج ذیل ہے۔

مالی سال	ادویات کا بجٹ
2019-20	(پندرہ لاکھ پچاس ہزار روپے)
2020-21	(اٹھارہ لاکھ ترانوے ہزار روپے)
2021-22	(پچپن لاکھ باسٹھ ہزار روپے)

اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس اوکاڑہ اور پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کی طرف سے بھی ادویات موصول ہوئی ہیں۔

(ج) یہ تاثر درست نہ ہے THQ ہسپتال رینالہ خورد (اوکاڑہ) میں تمام ضروری ادویات موجود ہیں اور ڈاکٹرز کی ہدایات کے مطابق مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔ ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال2022میں(جنوری سے جولائی)تک کے مریضوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

OPD: 85,176

Emergency: 20,276

Indoor: 2017

(د) ہسپتال رینالہ خورد (اوکاڑہ) کی سکیم جس میں مین بلڈنگ اور رہائشیں شامل ہیں، جون 2021 کو مکمل ہوئی تھی جس میں موجودہ ٹی ایچ کیو ہسپتال فنکشنل ہے۔

Missing Facilities کو پورا کرنے کے لئے ایک نئی سکیم 11 اگست 2021 کو منظور کی گئی جس میں پانچ بیڈز پر مشتمل Dialysis Unit کی تعمیر اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کی Missing Facilities کو پورا کرنا شامل ہے۔ جس کا کل بجٹ 150 ملین ہے۔

Capital Component: 50 Millions اور Revenue Component کے لئے 100 ملین روپے ہیں۔

(برائے ڈائیلسز سنٹر کی مین بلڈنگ کی تعمیر و ہسپتال کے 17 پرانے کوارٹرز کی مرمت)

(Missing Facilities ٹی ایچ کیو ہسپتال رینالہ خورد تقریبا69 ملین اور ڈائیلسز یونٹ کی مشینری تقریبا30 ملین)

ماہ نومبر 2021 میں Capital Component پر کام شروع ہو گیا ہے۔ جس کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس سکیم کی مدت تکمیل جون 2023 تک ہے۔ اب تک 38 ملین(20 ملین کیپیٹل اور 18 ملین ریونیو) بجٹ جاری ہو گیا ہے جس میں سے 18 ملین روپے کا ٹینڈر برائے Missing Facilities مثلاً فرنیچر، آلات وغیرہ کے لئے دے دیا گیا ہے جو 2022 میں مکمل ہو جائے گا۔ بقایا 51 ملین اگلے مالی سال میں طبی مشینری کے لئے مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

رحیم یار خان: ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کوIncenirator کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***5796: سید عثمان محمود:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان کے ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کے لئے Incenirator موجود ہیں؟

(ب) کن کن ہسپتالوں کے پاس Incenirator نہ ہیں ان کا فضلہ / خطرناک کوڑا کرکٹ کیسے تلف کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ فضلہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے کیا حکومت ضلع ہذا کے جملہ ہسپتالوں کو Incenirator فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت ضلع رحیم یار خان کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، لیاقت پور، خان پور، صادق آباد اور آئی ہسپتال رحیم یار خان کا خطرناک کوڑاYellow گاڑی راجن پور میں نصب انسینریٹر تک پہنچایا جاتا ہے جبکہ ضلع کے RHCsاور BHUsکا فضلہ مناسب جگہوں پر زیر زمین دفن کیا جاتا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور آئی ہسپتال رحیم یار خان کا فضلہ اٹھانے کا کام کمپنی ARAR Innovation Pvt Ltd کو محکمہ کی طرف سے آؤٹ سورس کیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں لیاقت پور، خان پور، صادق آباد اور آئی ہسپتال رحیم یار خان کا خطرناک کوڑا ایک دن چھوڑ کر بذریعہ Yellow گاڑی راجن پور میں نصب انسینریٹر تک پہنچایا جاتا ہے جبکہ ضلع کے RHCsاور BHUsکا فضلہ مناسب جگہوں پر زیر زمین دفن کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ہسپتالوں سے پیدا ہونے والا جراثیم آلودہ فضلہ (انفیکشیئس فضلہ) کورونا سمیت مختلف خطرناک بیماریوں کے پھیلنے کا سبب بن سکتا ہے۔ ہسپتالوں کے اس خطرناک کوڑا کرکٹ کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کا واحد ذریعہ انسینریٹر ہی ہے اور

پنجاب حکومت نے حال ہی میں ایک جدید انسینریٹر کی تنصیب شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان بذریعہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کروا دی ہے فی الوقت فضلہ ضلع راجن پور میں نصب انسینریٹر بذریعہ Yellow گاڑی پہنچایا جارہاہے۔

صوبہ بھر میں کاروباری اداروں میں ڈینگی بچاؤ مہم سے متعلقہ تفصیلات

***5809: جناب ممتاز علی:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کی صوبہ بھر میں فیکٹریز، بھٹہ جات، دکانوں اور دیگر کاروباری اداروں میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے کیاکارروائی کی ہے؟

(ب) ڈینگی آگاہی مہم کی انفرادی واجتماعی سطح پر کارکردگی کے بارے میں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) محکمہ نے صوبہ بھر میں فیکٹریز، بھٹہ جات، دکانوں اور دیگر کاروباری مراکز میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے باقاعدگی کے ساتھ سرویلنس اور دوسرے ضروری اقدامات کئے ہیں جن میں ڈینگی قوانین کی خلاف ورزی پر نوٹسز دینا، عمارتوں کو سیل کرنا، ایف آئی آر کا اندراج اور گرفتاریاں شامل ہیں ان اقدامات میں محکمہ صحت کے علاوہ دوسرے محکموں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے ڈینگی کا مؤثر تدارک ممکن ہو سکا اور انسانی جانوں کو محفوظ بنایا جاسکا ہے۔

انفورسمنٹ کے تحت فیکٹریز، بھٹہ جات، دکانوں اور دیگر کاروباری مراکز کے خلاف مؤثر کمپین کے تحت سال 2021 میں 81,388 نوٹس دیئے گئے، 758 جگہوں کو سیل کیا گیا، 2,349 افراد کے خلاف FIR کاٹی گئیں اور 105 افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 62,240 نوٹس دیئے گئے، 421 جگہوں کو سیل کیا گیا، 2,828 افراد کے خلاف FIR کاٹی گئیں اور 27 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

(ب) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی جانب سے ڈینگی کنٹرول کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جارہے ہیں۔ پی۔ آئی۔ ٹی۔ بی ڈیش بورڈ پر ڈینگی لاروا، کی بابت رپورٹ کی جاتی ہے نیز

ڈینگی کی ٹیمیں گھر گھر جا کر ڈینگی لاروا کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر رہی ہیں اور جو لاروا گھروں سے ملتا ہے اس کی معلومات بذریعہ Andriod App.پی۔آئی۔ٹی۔بی۔ ڈیش بورڈ پر اپلوڈ کر دی جاتی ہیں۔اس موبائل ایپ کے ذریعے ڈینگی ٹیموں کی آن لائن نگرانی کی جاتی ہے اور کام کا جائزہ لیا جاتا ہے۔پی۔آئی۔ٹی۔بی ڈیش بورڈ میں ان ڈور اور آؤٹ ڈور ٹیموں، ڈینگی لاروا سرویلنس، کیس رسپانس ایکٹیوٹیز، پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر ہسپتالوں اور لیبارٹریوں سے ڈینگی کے مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کی رپورٹنگ کے علاوہ ڈینگی کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات اور دوسرے محکمہ جات کی طرف سے تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن(TPV) ایکٹویٹیز بھی اپلوڈ کی جاتی ہے۔مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کا رپورٹ ہونا ایک اچھے رپورٹنگ سسٹم کی نشانی ہے۔لاروا ملنے اور مصدقہ مریض کے رپورٹ ہونے پر ایس او پیز کے مطابق میکینکل تلفی اور سپرے بھی کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پنجاب کے تمام اضلاع میں مچھر مار ادویات وافر مقدار میں مہیا کی گئی ہیں۔نیز پنجاب کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز، ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈینگی کے تمام مشتبہ اور مصدقہ مریضوں کے لئے آئسولیشن وارڈز اور ہائی ڈپینڈینسی یونٹ،(ایچ ڈی یوز) موجود ہیں جو کہ مکمل طور پر فعال ہیں۔اس کے علاوہ تمام ضروری ادویات اور تشخیصی سازوسامان بھی موجود ہیں۔

ڈینگی ایکسپرٹ ایڈوائزری گروپ سے تربیت یافتہ ڈاکٹرز اور نرسز بھی مریضوں کی نگہداشت کے لئے ہر وقت موجود ہیں۔ضلع سطح پر ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایمرجنسی ریسپونس کمیٹی(DERC) اور تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کی زیر صدارت تحصیل ایمرجنسی ریسپونس کمیٹی(TERC) کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد کئے جاتے ہیں جس میں صورت حال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔مزید برآں محکمہ صحت، لوکل گورنمنٹ، محکمہ زراعت، اوقاف، انڈسٹریز، واسا، پی۔ایچ۔اے اور دیگر محکمہ جات باقاعدگی سے منعقد کئے جانے والی کیبنٹ کمیٹی برائے ڈینگی کی میٹنگز میں شمولیت کرتے ہیں جسکی صدارت وزیر صحت پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کرتے ہیں۔

ڈینگی کنٹرول انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے سال 2021 میں کیبنٹ کمیٹی برائے ڈینگی کنٹرول کے 17 اجلاس اور سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 9 اجلاس منعقد کئے گئے اور صوبہ بھر میں ڈینگی کے خلاف کئے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔

عوامی آگاہی کسی بھی بیماری کو کنٹرول اور تدارک کا بنیادی پہلو ہے۔ ڈینگی آگاہی مہم مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے، جس کے اثرات انفرادی اور اجتماعی سطح پر مرتب ہوتے ہیں۔ ڈینگی آگاہی مہم کی انفرادی و اجتماعی سطح پر کارکردگی کے بارے میں تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

خصوصی آگاہی مہم کے تحت سال 2021 میں 5,889 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں ، کمیونٹی کے ساتھ 194,221 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں، 8,318 واک منعقد کئے گئے ہیں ، 3,031,219 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,890 اشتہار دیے گئے ہیں جبکہ سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 6,937 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں، کمیونٹی کے ساتھ 199,133 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں، 8,986 واک منعقد کئے گئے ہیں، 2,129,085 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,432 اشتہار دیئے گئے ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال سے دوسرے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں مریضوں کو ٹرانسفر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5861: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر میں ایک DHQ ہسپتال سے کسی دوسرے DHQ ہسپتال میں بوقت ضرورت مریضوں کو منتقل کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کن وجوہات کی بنا پر ایک مریض کو ٹرانسفر کیا جاتا ہے اور کیا متعلقہ مریض یا اسکے لواحقین سے Consent لی جاتی ہے؟

(ج) سال 20-2019میں صوبہ بھر کے کس کس DHQ ہسپتال سے مریضوں کو علاج کے لئے ٹرانسفر کیا گیا ان کی DHQ ہسپتال وار تعداد کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ صوبہ بھر میں ایک DHQ ہسپتال سے دوسرے DHQ ہسپتال میں بوقت ضرورت مریضوں کو ریفر / منتقل کیا جاتا ہے۔

(ب) اگر مریضوں کی بیماری کا علاج ایک DHQ ہسپتال میں ممکن نہ ہو یا اس سے متعلقہ شعبہ کا سپیشلسٹ تعینات نہ ہو تو ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں مریض ریفر کر دیا جاتا ہے۔ کسی ناگہانی آفت یا بیماری کی صورت میں بھی مریض ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال ریفر کئے جاتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیلتھ انفارمیشن سسٹم کے مطابق صوبہ بھر سے جون 2019 سے جون 2020 کے دوران علاج معالجے کے لئے 50,847 (50 ہزار 8 سو 47) مریضوں کو ریفر / منتقل کیا گیا، جن کی ضلع وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: دو سالوں میں بی ایچ یوز کی تعمیر و مرمت اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

***5889: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے 30 اگست 2020 ضلع اوکاڑہ کے کتنے بنیادی مرکز صحت کی تعمیر / مرمت اور کتنے بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن کی گئی، الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر بی ایچ یو کی بلڈنگز خستہ حالی کا شکار ہیں مذکورہ عرصہ میں کتنے بی ایچ یو کی Rehabilitation کی گئی اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر بی ایچ یو کے رہائشی کوارٹر کی بلڈنگز بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں جن بی ایچ یو کی رہائشی بلڈنگز ناکارہ ہو چکی ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ کے تمام بی ایچ یو کی بلڈنگز کی تعمیر/ مرمت اور بحالی کا کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2020 تک صرف BHU 16/GD نیا بنایا گیا ہے جبکہ BHU Sher Garh کو اپ گریڈ کر کے RHC کا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ BHUs کی مین بلڈنگز کی ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے ضروری مرمت ہوتی رہتی ہے۔ اس ضمن میں یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2020 تک ضلع کے 96 بی ایچ یوز کی Repair & Maintenance کے لئے 1 لاکھ فی بی ایچ یو ہیلتھ کونسل کی مد میں جاری کئے گئے جو کل رقم 96 لاکھ روپے بنتی ہے۔ یکم اگست 2018 سے 31 دسمبر 2021 تک BHUs کی مین بلڈنگز کی Repair & Maintainance پر 43 لاکھ 03 ہزار 743 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ اس وقت ضلع اوکاڑہ کے تمام BHUs کی مین بلڈنگز کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے BHUs کی بلڈنگز کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور اس وقت تمام BHUs کی مین بلڈنگز تسلی بخش ہے۔

(ج) ضلع کے 22 BHUs کے کوارٹرز قابل مرمت ہیں۔ جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جہاں تک خستہ حال BHUs کی بات ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب بھر میں کل 2504 BHUs ہیں جن میں سے 222 BHUs کی مین بلڈنگز خراب حالت میں ہیں۔ ان میں سے 08 BHUs کی مین بلڈنگز زیادہ مخدوش ہیں۔ ان 08 BHUs کو Phase-I میں take up کر لیا گیا ہے۔ اور جون 2022 تک ان کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا۔ Phase-II میں 114 BHUs کی بلڈنگز کی مرمت کی جائے گی۔ جن میں سے رواں مالی سال میں 43 BHUs کی مرمت کی جائے گی۔ ضلع اوکاڑہ کے BHUs Phase-I اور Phase-II میں شامل نہ ہیں۔

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں ٹی ایچ کیو ہسپتال، سہولیات اور آلات سے متعلقہ تفصیلات

***5896: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور تحصیل ہارون آباد میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کتنے کہاں کہاں اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز کی کون کون سی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وائز خالی ہیں؟

(ج) ان میں پیرا میڈیکل اور نرسز سمیت کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان میں کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں کیا ادویات مریضوں کے لئے دستیاب ہیں؟

(ہ) کیا ان میں طبی مشینری اور ٹیسٹ کی مشینری، ایکسرے مشین وغیرہ موجود ہیں؟

(و) ان میں کون کون سہولیات حکومت مالی سال 21-2020 میں فراہم کرے گی کتنا بجٹ اور ادویات فراہم کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) تحصیل فورٹ عباس — ٹی ایچ کیو ہسپتال = 72 بیڈز

تحصیل ہارون آباد — ٹی ایچ کیو ہسپتال = 60 بیڈز

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس اور ٹی ایچ کیو ہارون آباد میں، اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد:

Sanctioned	Doctors	Filled	Vacant
	96	52	44

ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس:

Sanctioned	Doctors	Filled	Vacant
	90	45	45

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ کی طرف سے ڈاکٹروں کی مختلف اسامیوں جن میں (میڈیکل آفیسرز، وومن میڈیکل آفیسرزاور سنیئر میڈیکل آفیسرز) کی ریگولر بنیادوں پر تعیناتی کے لئے PPSC کو 2200 اسامیوں کی ریکوزیشن بھیجی گئی تھی۔جس پر PPSC نے انٹرویو لئے ہیں۔جلد ہی PPSC کی طرف سے فائنل لسٹ برائے کامیاب امیدوران محکمہ کو بھجوادی جائے گی۔

خالی اسامیوں پر محکمہ کی جانب سے ایڈہاک بنیادوں پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے ban ہٹانے کی سمری ارسال کی جاچکی ہے ban ہٹتے ہی ان اسامیوں پر ایڈہاک کی بنیاد پر تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس میں پیرامیڈیکل اور نرسز کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔
نرسز(۸)، جونیئر لیب ٹیکنیشن(۱)، ڈسپنسر(۱)، آئی ٹیکنیشن(۲)، ای سی جی / ای ٹی ٹی ٹیکنیشن(۱)، دواساز(۱)، ڈینٹل اسسٹنٹ(۱)، ڈائیلسس ٹیکنیشن(۱)، ریڈیوگرافر(۱)
ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد میں پیرامیڈیکل اور نرسز کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔
ڈسپنسر(۳)، ایکسرے ٹیکنیشن(۱)، ڈائلیسز ٹیکنیشن(۱)، نرسز کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس میں مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہیں
میڈیکل، ٹی بی کلینک، NCD کلینک، ہیپاٹائٹس کلینک، سرجیکل، گائنی، آئی، لیبارٹری، ڈینٹل، پیڈز، کارڈیک سنٹر، ایکسرے، ایمبولینس، ڈائیلسز یونٹ، EPI,ETT,ECG۔مریضوں کے لئے ادویات موجود ہیں۔
ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد میں مندرجہ ذیل سہولیات دستیاب ہیں
ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں جس میں آپریشن تھیٹر، سرجری، آئی سرجری اور سی سیکشن کی سہولت موجود ہے۔مریضوں کے لئے ادویات موجود ہیں۔

(ہ) **ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس:**
لیبارٹری کی تمام مشینری موجود ہے۔الٹراساؤنڈ، ایکسرے، ای سی جی اور ای ٹی ٹی، ایکو گرافی کی مشینری موجود ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد:

ٹیسٹ مشینری ، ایکسرے مشین موجود ہے نیز الٹرا ساؤنڈ مشین، ای سی جی مشین، ڈینٹل یونٹ، ڈائلسز یونٹ موجود ہے۔

(و) **ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس:**

مندرجہ بالا تمام سہولیات مالی سال21۔2020 میں فراہم کی گئی تھیں۔مالی سال21۔2020 کے لئے کل۔/Rs 2,75,30000 (2کروڑ 75لاکھ 30 ہزار روپے) مختص کئے گئے جس میں ادویات کے لئے۔/Rs2,23,35,000. ۔(2کروڑ 23لاکھ35ہزار روپے) مختص کئے گئے۔

مالی سال22۔2021 (دسمبر تک) کل بجٹ 2,89,25,600 (دو کروڑ نواسی لاکھ پچیس ہزار چھے سو)ہے اور ادویات کے لئے80,00,000 (80لاکھ) مختص ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ہارون آباد:

مندرجہ بالا تمام سہولیات مالی سال21۔2020 میں فراہم کی گئی تھیں۔مالی سال21۔2020 کے لئے کل۔/Rs 3,20,19,736. (تین کروڑ، بیس لاکھ انیس ہزار ، سات سو چھتیس روپے) مختص کئے گئے جس میں ادویات کے لئے Rs. 91,00,000 (اکنانوے لاکھ) مختص کئے گئے۔

مالی سال22۔2021 (دسمبر تک) کل بجٹ 3,88,38,387) (تین کروڑ اٹھاسی لاکھ اٹھتیس ہزار چھ سو ستا سی)ہے اور ادویات کے لئے 87,75,971 (ستاسی لاکھ پچھتر ہزار نو سو اکہتر) مختص ہے۔

رحیم یار خان ضلع کے ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

***5922: سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کن کن ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے اور سانپ کے ڈسنے کے مریض کے لئے کون سی ادویات اور ویکسین دستیاب ہے؟

(ب) گزشتہ دو سال 19-2018 میں ضلع کے کتنے ہسپتالوں میں کتنے مریض آئے، کتنے مریض شفایاب ہوئے اور کتنے ایسے مریض ہیں جن کی وفات ہوئی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان کے زیر انتظام تمام ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کے لئے(ARV)اور سانپ کے ڈسنے کے لئے(ASV) ویکسین دستیاب ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان کے زیر انتظام تمام ہسپتالوں میں سال وار درج ذیل کتے کے کاٹنے اور سانپ ڈسنے کے مریض آئے اور کسی مریض کی موت رپورٹ نہیں ہوئی۔

سال	کتے کے کاٹنے کے مریض	سانپ کے ڈسنے کے مریض
2018	14748	202
2019	12715	566
2020	16513	199
2021	2307	234
2022	10508	34

(جنوری سے اگست)

Present Stock of Vials

سال	کتے کے کاٹنے کی حفاظتی ویکسین	سانپ کے ڈسنے کی حفاظتی ویکسین
2022	3423	292

(جنوری سے اگست)

صوبہ میں ہیپاٹائٹس ٹیسٹ (پی سی آر) کی مفت سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***5963: سیدہ زاہرہ نقوی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تشخیص کا بہترین طریقہ پی سی آر ٹیسٹ ہے؟

(ب) کیا حکومت پی سی آر ٹیسٹ مفت فراہم کرنے کی سہولت فراہم کر رہی ہے؟

(ج) کیا ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے خون کے نمونے ہیپاٹائٹس کلینک سے لیبارٹری تک پہنچانے کا موثر نظام موجود ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تشخیص کا بہترین طریقہ پی سی آر ٹیسٹ ہی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومتِ پنجاب کے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے تمام ضلعی، تحصیل اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینکس قائم کئے گئے ہیں جن میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو پی سی آر کی سہولت مفت فراہم کرنے کا بہترین انتظام ہے۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت صوبہ بھر سے ہفتہ وار تقریباً 3000 پی سی آر کے نمونے ٹرانسپورٹ کئے جاتے ہیں جب کہ مرکزی لیبارٹری میں روزانہ کی بنیاد پر 2500 پی سی آر ٹیسٹ پروسیس کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ مرکزی لیبارٹری نے اپنے قیام سے لیکر 31 دسمبر تک ہیپاٹائٹس کے 6,55,216 پی سی آر ٹیسٹ کئے ہیں اور اس کے علاوہ 2 لاکھ سے زائد کورونا کے پی سی آر بھی کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب نے ایک کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے پی سی آر ٹیسٹ کے لئے حاصل کردہ خون کے نمونوں کو ہیپاٹائٹس کلینکس سے مرکزی لیبارٹری تک بروقت پہنچانے کا مؤثر اور مربوط نظام پاکستان پوسٹ کے ساتھ ایک معاہدے کے ذریعے قائم کر رکھا ہے۔ مریضوں کے پی سی آر ٹیسٹ کا نتیجہ کم سے کم ممکنہ دورانیے میں نہ صرف آن لائن متعلقہ کلینک بلکہ ایک ایس ایم ایس کے ذریعے متعلقہ مریض کو بھی فراہم کر دیا جاتا ہے۔

پنجاب بھر کے ٹیچنگ ہسپتالوں، ضلعی ہیڈ کوارٹر، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور دیگر ہسپتالوں میں قائم کئے گئے 223 ہیپاٹائٹس کلینکس کے ذریعے ہیپاٹائٹس کے پی سی آر ٹیسٹ کے لئے خون کے نمونے حاصل کئے جاتے ہیں جن کا اندراج ایک خودکار نظام کے تحت کمپیوٹرائزڈ آن لائن ڈیش بورڈ پر کیا جاتا ہے۔ پی سی آر ٹیسٹوں کے نمونوں کو کم سے کم وقت میں مرکزی پی سی آر لیبارٹری لاہور پہنچادیا جاتا ہے جہاں فوری طور پر جدید آلات اور مشینری کے ذریعے پی سی آر ٹیسٹ کر کے ان کے نتائج آن لائن فراہم کر دیئے جاتے ہیں تاکہ پی سی آر ٹیسٹ کی بنیاد پر تشخیص شدہ مریضوں کا بروقت علاج شروع کیا جاسکے۔

نارووال پی پی۔ 49 میں ہسپتالوں کی تعداد اوران میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5979: جناب بلال اکبر خان:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 49 نارووال میں کتنے ہسپتال آر ایچ سی اور بی ایچ یو کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، کتنی اب تک فراہم کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے کب تک فراہم کر دی جائے گی؟

(ج) اس حلقہ کے کس کس مراکز صحت میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان میں کس کس کی بلڈنگ کی حالت خستہ اور مخدوش حالت میں ہے؟

(ہ) ان میں مریضوں کو ادویات کی فراہمی کے لئے کیا انتظامات اُٹھائے گئے ہیں؟

(و) ان میں سانپ کے ڈسنے کی ویکسین دستیاب ہے؟

(ز) حکومت ان میں کب تک تمام مسنگ فسلیٹیز فراہم کر دے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) حلقہ پی پی-49 ضلع نارووال میں کل 15 ہیلتھ فسیلیٹیز ہیں جن میں دو آر-ایچ-سی، گیارہ بی ایچ یوز اور دو ڈسپنسریز ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

آر-ایچ-سیز

1-احمد آباد،

2- سنکھترہ،

بی-ایچ-یوز

1- تلونڈی بھنڈراں، 6-بوبک مرالی، 2- گنگوہر، 7-،لالہ،

3-دھدوڑا، 8-سدووالہ،

4-پکھوکے، 9-علی پور سیداں،

5-نونار، 10-خان خاصہ، 11-اہل گھمن

ڈسپنسریز

1- گورنمنٹ رورل ڈسپنسری جیستی والہ،

2- ضلع کونسل ڈسپنسری ہلوال

(ب) ان ہیلتھ فیسلیٹیز کے لئے مالی سال 2022-2021 کے بجٹ میں جو رقم مختص کی گئی اور جون 2021 تک خرچ ہوئی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہیلتھ فیسلیٹیز	اخراجات	بجٹ
11بی ایچ یوز	44,00,000/-	2,21,64,000/-
	44لاکھ روپے	2کروڑ،21لاکھ،64،ہزار،روپے)
آر-ایچ-سی-احمد آباد	3,18,09,945/-	4,55,81,000/-
	(3کروڑ،18لاکھ،9ہزار، 945روپے)	4کروڑ،55لاکھ،81،ہزار،روپے)
آر-ایچ-سی سنکھترہ	2,46,83,723/-	2,91,80,000/-
	(2کروڑ،46لاکھ،83ہزار،723روپے)	2کروڑ،91لاکھ،80،ہزار روپے)
ڈسپنسری جیستی والہ	29,41,023/-	48,76,400/-

(29لاکھ،41ہزار،23روپے) 48لاکھ76ہزار400روپے

(ج) حلقہ پی پی-49نارووال کے ہیلتھ سنٹرز میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسامیاں خالی	ہیلتھ فیسیلیٹیز
ایل ایچ وی، ڈسپنسر	بی ایچ یو دھدوڑا
مڈوائف	بی ایچ یو لالہ
ایل ایچ وی	بی ایچ یو اہل گھمن
سینئر میڈیکل آفیسر، ایل ایچ وی، ڈسپنسر، مڈوائف	آر ایچ سی سنکھترہ
میڈیکل آفیسر	آر ایچ سی احمد آباد

(د) علی پور سیداں، گنگوہر، خان خاصہ، لالہ، پکھوکے، تلونڈی بھنڈراں اہل گھمن، بوبک مرالی، نونار سدووالہ اُونچا

(ہ) تمام مراکز صحت میں ضروری ادویات موجود ہیں اور مریضوں کو مہیا کی جارہی ہیں۔مال سال22-2021میں 11 بنیادی مراکز صحت کا ادویات کا بجٹ 1 کروڑ، 33 لاکھ، 64 ہزار روپے جبکہ 02دیہی مراکز صحت کی ادویات کا بجٹ94لاکھ روپے ہے۔

(و) پی پی-49میں مذکورہ بالا دو آر-ایچ-سی ہیں جن میں سانپ کاٹے کی ویکسین موجود ہے۔

(ز) جزو(د) میں بیان کردہ بنیادی مراکز صحت کی سکیمیں صوبائی ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں ہیں اس لئے فوری طور پر ان کی تعمیر و مرمت کا کام کرنا ممکن نہیں ہے تاہم موجودہ حکومت پورے پنجاب میں بنیادی مراکز صحت کی تعمیر و مرمت کے لئے سروے کروارہی ہے اور ایسے مراکز صحت جن کی بلڈنگز زیادہ خراب حالت میں ہیں ان کو ترجیحی بنیادوں پر ٹھیک کروایا جائے گا۔ اسی طرح فنڈز کی دستیابی پر دیگر بنیادی مراکز صحت بھی مرمت کروائے جائیں گے۔

موجودہ سال2020میں صوبہ بھر میں ڈینگی کے کیسز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6066: محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2020 میں صوبہ بھر میں اب تک ڈینگی کے کتنے کیس سامنے آئے ہیں؟

(ب) ڈینگی کی وباء سے نمٹنے کے لئے کوئی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔

(ج) ڈینگی کی وباء سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا شعوری مہم شروع کی گئی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) 2020 میں پنجاب بھر میں ڈینگی کے 247 مصدقہ مریض سامنے آئے۔

2021 میں پنجاب بھر میں ڈینگی کے 26,235 مصدقہ مریض سامنے آئے۔

جبکہ سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 331 مصدقہ مریض سامنے آئے۔

(ب) ڈینگی کے خاتمے کے لئے مالی سال 21-2020 میں 15 کروڑ 5 لاکھ 21 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جبکہ مالی سال 22-2021 میں 18 کروڑ 35 لاکھ 35 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) عوامی آگاہی کسی بھی بیماری کے کنٹرول اور تدارک کا بنیادی پہلو ہے۔ ڈینگی شعوری مہم مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے، جس کے اثرات انفرادی اور اجتماعی سطح پر مرتب ہوتے ہیں۔ ڈینگی سے آگاہی کی شعوری مہم کے سلسلے میں سیمینارز کا انعقاد، عوامی آگاہی نشستوں کا انعقاد، کورونا ایس۔او۔پیز کو مد نظر رکھتے ہوئے واکس، مساجد میں اعلانات، پمفلٹس کی تقسیم اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا پر اشتہارات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

خصوصی اگاہی مہم کے تحت سال 2021 میں 5,889 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں، کمیونٹی کے ساتھ 194,221 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں، 8,318 واک منعقد کئے گئے ہیں، 3,031,219 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,890 اشتہار دیے گئے ہیں جبکہ سال 2022 میں 7 اگست 2022 تک 6,937 سیمینار منعقد کئے گئے ہیں، کمیونٹی کے ساتھ 199,133 آگاہی سیشن کئے گئے ہیں، 8,986 واک منعقد کئے گئے ہیں، 2,129,085 پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں جبکہ پرنٹ میڈیا میں 4,432 اشتہار دیئے گئے ہیں۔

فیصل آباد: چک نمبر63گ۔ب اکال گڑھ کی ڈسپنسری کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6177: میاں عبدالرؤف:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 63 گ-ب اکال گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں ضلع کونسل کی ڈسپنسری کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کتنے رقبہ پر محیط ہے اس میں عملہ کے رہنے کے لئے کتنے کوارٹر بنائے گئے اورانکی حالت کیسی ہے مذکورہ ڈسپنسری کی تمام عمارت کی حالت کیسی ہے؟

(ج) مذکورہ ڈسپنسری میں کل کتنے ملازم کام کرتے ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ بالاڈسپنسری کی چار دیواری نہ ہونے کے برابر ہے کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری کی تعمیر ومرمت کرناچاہتی ہے توکب تک اگر نہیں تواس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) مذکورہ بی ایچ یو، پنجاب ہیلتھ فسیلیٹی مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام کام کر رہاہے۔ ضلع کونسل ڈسپنسری چکنمبر 63 گ ب اکال گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کا کل رقبہ 12 کنال پر محیط ہے جس میں6ڈسپنسری کمرے، 01 برآمدہ،02واش روم اور 01وارڈ ہے جو کہ ٹوٹی ہوئی ہے اس میں عملے کے رہنے کے لئے05 کوارٹرز بنے ہوئے ہیں۔ جو کہ سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور رہائش کے قابل نہیں ہیں۔

(ج) ڈسپنسری میں کل 06 ملازمین کام کرتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ ڈاکٹر افضہ طاہر(وومن، میڈیکل آفیسر)، ریاض مسیح (ڈسپنسر)، تائشہ محمود(LHV)، نعیم عباس(چوکیدار)، محمد اسلم(واٹر کیریئر) اور عمرزریاب(سنٹری ورکر)۔

(د) متعلقہ ڈسپنسری کی چار دیواری گری ہوئی ہے۔ تاہم مختلف ہیلتھ فسیلٹیز کی مرمت کے لئے فنڈز کا تخمینہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے لگوایا جا چکا ہے۔ فنڈز وصول ہوتے ہی مرمت کا کام شروع ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں روزمرہ استعمال کی ادویات کی دستیابی اور قیمتوں میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

1292: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے روزمرہ استعمال ہونے والی ادویات کی دستیابی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت کی جانب سے ادویات خود ساختہ مہنگے داموں بیچنے والے مافیا کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے مقامی سطح پر تیار ہونے والی اور برانڈڈ درآمد شدہ ادویات اور انجیکشنز کا معیار جانچنے کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) حکومت کی جانب سے مقامی سطح پر تیار ہونے والی ادویات اور انڈسٹری کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) حکومت کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں کمی کے حوالے سے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے ضروری اور جان بچانے والی ادویات کی دستیابی کے لئے اقدامات کر رکھے ہیں محکمہ تحصیل کی سطح پر تعینات ڈرگ انسپکٹرز کے ذریعے مارکیٹ میں ضروری ادویات کی دستیابی پر نظر رکھے ہوئے ہے Covid-19 کے آغاز سے ہی محکمہ کے زیر انتظام چیف ڈرگز کنٹرولر آفس میں

صوبہ بھر کے لئے تمام ضروری ادویات اور ذاتی حفاظتی سامان (PPE's) کی دستیابی کے لئے نگرانی کی جاتی رہی ہے اور اس وقت Covid-19 کی تیسری لہر کے پیش نظر پیشگی اقدامات کے طور پر چیف ڈرگز کنٹرولر نے Covid-19 سے متعلقہ ضروری ادویات سمیت باقی ادویات کی عوام تک دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے اپنی چھٹی نمبر CDC/4-1-2021 مورخہ 15 مارچ 2021 کے ذریعے صوبہ بھر میں تعینات ڈرگ انسپکٹر کو ہدایات جاری کیں ہیں اور اس ضمن میں تمام ڈرگ انسپکٹرز سے روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ طلب کی جارہی ہیں۔

(ب) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے منظور شدہ قیمتوں کے مطابق صارفین کو ادویات کی دستیابی کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں صوبہ بھر میں تعینات شدہ 152 ڈرگ انسپکٹرز کے ذمہ معیاری ادویات کی وفاقی حکومت کی مقرر کردہ قیمتوں پر دستیابی کو یقینی بنانا ہے اور زائد نرخوں پر ادویات کی فروخت کرنے پر ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے گزشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں ڈرگ انسپکٹرز نے ادویات کی زائد قیمت پر 20 مقدمات درج کئے مزید برآں تمام ڈرگ انسپکٹرز ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ چیف ڈرگ کنٹرولر کو جمع کرواتے ہیں گزشتہ ماہ کے دوران ڈرگ انسپکٹرز نے کارروائی کرتے ہوئے صوبہ بھر میں کل 5592 ادویات کے یونٹس کا معائنہ کیا اور ڈرگ ایکٹ 1976 کی خلاف ورزی کرنے پر 488 چالان کئے اور 229 یونٹس کو سیل کیا۔

(ج) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے پاس ادویات کی جانچ اور تجزیہ کے لئے 5 ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز قائم کر رکھی ہیں جہاں پر ماہرین عالمی معیار کے مطابق ادویات کا تجزیہ کرتے ہیں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں خریدی جانے والی تمام ادویات کا ان لیبارٹریز میں تجزیہ کیا جاتا ہے اور صرف دوا کے معیاری ہونے کی صورت میں ہی اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اس کے علاوہ ڈرگ انسپکٹرز مارکیٹس سے بھی ادویات کے نمونہ جات ان لیبارٹریز کو بھجواتے ہیں تا کہ مارکیٹ میں موجود ادویات کا معیار بھی جانچا جاسکے گزشتہ ماہ کے دوران مارکیٹ سے

ادویات کے 822 نمونہ جات ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز میں تجزیہ کے لئے بھیجے گئے دوا کے غیر معیاری ثابت ہونے پر متعلقہ کمپنی کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے مزید بر آں مقامی ادویات اور متبادل ادویات بنانے والی کمپنیوں میں گڈ مینوفیکچرنگ پریکٹسیز (GMP) کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے چیف ڈرگز کنٹرولز پنجاب کے چھٹی نمبر CDC/4-1/2020 مورخہ 26 اکتوبر 2020 کے ذریعے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جنہوں نے ماہ فروری تک ایسے 131 یونٹس کا معائنہ کیا ہے اور غیر معیاری پائے جانے والے یونٹس کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے مطابق کارروائی کی۔

(د) فارماسوئیکل انڈسٹری کی امپورٹ، ایکسپورٹ اور ان کو ادویات بنانے کا لائسنس دینے کا اختیار وفاقی حکومت اور اسکے ماتحت ادارے ڈریپ (DRAP) کے پاس ہے اس طرح وفاقی حکومت مقامی سطح پر ادویہ سازی کے فروغ کے لئے پالیسی مرتب کرتی ہے صوبہ پنجاب میں تقریباً 300 کے قریب ادویہ سازی کے لوکل یونٹس موجود ہیں جو کہ مقامی سطح پر ادویات تیار کرتی ہیں۔

(ہ) ادویات کی قیمت کے تعین کا اختیار ڈرگ ایکٹ 1976 کے سیکشن 12 کے تحت ڈریپ (DRAP) وفاقی حکومت کی منظوری سے کرتی ہے اس مقصد کے لئے وفاقی حکومت نے ڈرگ پرائسنگ پالیسی 2018 وضع کر رکھی ہے جس کے تحت ادویات کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

خوشاب: نور پور تھل کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں اور ان کو پر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1319: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال نور پور ضلع خوشاب میں اس وقت ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور حکومت ان کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) THQ ہسپتال میں آخری دفعہ بھرتی کب ہوئی تھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال نور پور تھل میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 16 اسامیاں، میڈیکل افیسرز کی 03 اور وومن میڈیکل افیسرز کی 05 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں کافی عرصہ سے خالی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب بذریعہ واک اِن انٹرویو پُر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس کے لئے انٹرویو ستمبر 2021 کے دوسرے ہفتے میں رکھے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نور پور تھل میں آخری دفعہ بھرتی 2021-9-04 کو ہوئی تھی۔ جس پر 05 وومن میڈیکل آفیسرز جبکہ 03 میڈیکل آفیسرز کی خالی اسامیوں کے لیئے انٹرویو لئے گئے۔

صوبہ بھر میں تعینات لیڈی ہیلتھ ورکرز کے فرائض اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

1337: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں تعینات لیڈی ہیلتھ ورکرز کون کون سے فرائض سرانجام دے رہی ہیں مکمل تفصیل پیش کی جائے؟

(ب) کیا صوبہ بھر میں تعینات لیڈی ہیلتھ ورکرز خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے بھی کوئی فرائض سرانجام دے رہی ہیں تو مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) آئی آر ایم این سی ایچ کے ماتحت لیڈی ہیلتھ ورکرز مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے رہی ہیں:-

لیڈی ہیلتھ ورکر اپنے علاقے کو آبادی کے لحاظ سے خاندان رجسٹر میں درج کرتی ہے جس میں ایک خاندان سے منسلک افراد کا عمر، جنس، پیدائش، وفات اور نقل مکانی کے لحاظ سے معلومات ہوتی ہیں۔ لیڈی ہیلتھ ورکر ماہانہ بنیاد پر اپنی رجسٹرڈ آبادی سے متعلق ایک رپورٹ تیار کرتی ہے جس میں سماجی رابطوں کا انعقاد، صحت کمیٹی کا اجلاس اور اس کی کارروائی، ماں اور بچے کی صحت و غذائیت، بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کا ریکارڈ، دودھ پلانے والی اور حاملہ خواتین کی نگہداشت اور غذائی قلت کا جائزہ، خاندانی منصوبہ سازی، علاج معالجہ، فسٹیولا کے کیسز، پیدائش واموات کا ریکارڈ، لیڈی ہیلتھ ورکر کی کٹ جس میں مختلف قسم کی ادویات اور خاندانی منصوبہ سازی کی اشیاء اور لیڈی ہیلتھ ورکر کی سپرویژن سے متعلق ریکارڈ ماہانہ بنیادوں پر مرتب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومتی سطح پر پولیو، ڈینگی، ماں بچے کی صحت کا ہفتہ، غذائیت کا ہفتہ ہر سال منایا جاتا ہے جس میں سکریننگ کرنا، صحت اور غذائیت کے حوالے سے آگاہی دینا، محکمہ کی جانب سے فراہم کی گئی ادویات کو عوام تک پہنچانے کے فرائض ادا کرتی ہے۔

(ب) خاندانی منصوبہ سازی کے حوالے سے لیڈی ہیلتھ ورکرز اہل جوڑوں کو رجسٹر کرتی ہیں، منصوبہ سازی کا طریقہ استعمال کرنے والے تمام اہل جوڑوں کا ریکارڈ مرتب کرتی ہیں اور ان کا فالواپ وزٹ بھی کیا جاتا ہے۔ خاندانی منصوبہ سازی سے متعلق اہل جوڑوں کو مانع حمل گولیاں (1ماہ کے لئے)، مانع حمل انجکشن (3ماہ کے لئے)، کنڈوم، سرجری، امپلانٹ اور IUCD فراہم کرتی ہیں۔ ایسے افراد جو خاندانی منصوبہ سازی سے متعلق مشاورت لینا چاہیں انہیں بنیادی و دیہی مراکز صحت، تحصیل او ر ضلعی ہسپتال میں ریفر کرنا بھی لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

(ج) لیڈی ہیلتھ ورکرز یونین کونسل سطح پر آبادی سے منسلک ہوتی ہیں ان کا کام گھر گھر جا کر لوگوں کو ماں اور بچے کی صحت و غذائیت سے متعلق معلومات فراہم کرنا، ضروری ادویات فراہم کرنا، خاندانی منصوبہ سازی سے متعلق آگاہی دینا اور کسی بھی قسم کی پیچیدگی کی صورت میں قریبی مرکز صحت ریفر کرنا شامل ہوتا ہے چنانچہ اس کے کام کو سپروائز کرنے کے لئے ان کی رجسٹرڈ آبادی میں سے ہی ایک لیڈی ہیلتھ سپروائزر متعین کی جاتی

ہے جو اپنے علاقے کی 20 سے 25 لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ چونکہ لیڈی ہیلتھ ورکرز ضلع کے چیف ایگزیکٹو آفیس ہیلتھ اور ڈسٹرکٹ کو آرڈینٹر کے ماتحت ہوتی ہیں چنانچہ ان کے کام کی جانچ پڑتال کے لئے ضلعی ٹیم ہی تیار کی جاتی ہے جن میں سب سے پہلے ایک لیڈی ہیلتھ سپروائز متعین کی جاتی ہے جو اپنی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کی رپورٹ کو مرجع کرتی ہے اور ضلعی دفتر میں ماہانہ میٹنگ میں جمع کرواتی ہے، آبادی کی سطح پر جانچ پڑتال کے لئے سوشل آرگنائزراور فیلڈ پروگرام آفیسر کا انتخاب کیا گیاہے اور ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ کو آرڈنیٹر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ بھی لیڈی ہیلتھ ورکرز کے کام کو فیلڈ میں جا کر جانچتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ صوبائی دفتر سے ڈائریکٹرز بھی ضلعی دوروں کا اہتمام کرتے ہیں۔

صوبہ میں دیہی مراکز صحت کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1370: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے دیہی مراکز صحت ہیں؟

(ب) 2020 میں دیہی مراکز صحت کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

الف) صوبہ پنجاب میں کل 322 دیہی مراکز صحت ہیں۔

(ب) پنجاب کے دیہی مراکز صحت کی بہتری کے لئے جو سکیمیں صوبائی ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 21-2020 میں شامل کی گئیں تھیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم حکومت تمام مراکز صحت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ مالی وسائل کی دستیابی پر اُن کو بہتر بنایا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022

MR SPEAKER:A Minister may introduce the University of Kamalia Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja**) :** Mr Speaker, I introduce the University of Kamalia Bill 2022."

MR SPEAKER: The University of Kamalia Bill 2022 has been introduced.

A Minister may move motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Kamalia Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Kamalia Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Kamalia Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی2022

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the University of Kamalia Bill 2022. A Minister may move motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker, I move:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 63

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 63 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 63 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. A Minister may move motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker, I move:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Kamalia Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

کورم کی نشاندہی

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جائے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سپیکر! اب جناب وزیر داخلہ نے بات کرنی ہے لہٰذا وہ اپنی بات کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس معزز ایوان میں ایک دو ایسی چیزیں

discuss کرنا چاہتا ہوں جو کہ اس وقت پورے ملک اور صوبے میں بے چینی کا باعث ہیں۔ ہماری پارٹی کے ایک لیڈر اور عمران خان کے وفادار شہباز گل صاحب کو اسلام آباد پولیس نے ایک پرچے میں ایسے گرفتار کیا جیسے کسی دہشت گرد کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ ان کو گرفتار کرنے کے بعد پولیس کی custody میں ان کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا کہ جو شاید کسی ملک دشمن یا جانور کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے شیم شیم کی نعرہ بازی کی گئی)

جناب سپیکر! ان کا معاملہ عدالت میں گیا اور معزز عدالت نے ان کو دو دن کے لئے جوڈیشل ریمانڈ پر prison میں shift کر دیا۔ میں صرف ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے دن under the influence وہاں کے ڈی آئی جی جیل خانہ جات اور سپرنٹنڈنٹ نے ان کو غیر قانونی طور پر ایک چکی میں رکھا گیا، ان پر تشدد تو نہیں کیا گیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی بے گناہ کو چکی میں نہیں رکھا جاتا کیونکہ چکی میں رکھنے کی وجوہات ہوتی ہیں جیسا کہ کوئی ایسا شخص جو جیل میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب کرے یا کوئی اور وجہ ہو تب اس کو چکی میں رکھا جاتا ہے۔ وہ ایک معصوم آدمی تھا اس کے باوجود اس کو چکی میں رکھا گیا، میں نے جب جیل کا visit کیا تو میں ان سے ملا آپ اندازہ لگائیں کہ شہباز گل اتنے خوف زدہ تھے کہ انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا he was so terrified ان کے ساتھ جو چکی والا سلوک ہوا انہوں نے مجھے وہ نہیں بتایا۔ میں باہر گیا اور press talk کی، چونکہ وہ تیسرا دن تھا اس کے بعد انہوں نے ان کو تنگ نہیں کیا اور وہ امن و امان سے رہ رہے تھے تو میں نے میڈیا کے سامنے یہ کہا کہ یہاں پر ان کے ساتھ برا سلوک نہیں ہوا۔ جب میں دوبارہ جیل میں جاتا ہوں تو I get the information from my personal sources کہ پہلی رات ان کو چکی میں رکھا گیا That was a very serious concern اسی لئے میں نے مجاز اتھارٹی کو recommend کیا جس پر وہاں کے ڈی آئی جی جیل خانہ جات اور سپرنٹنڈنٹ کو تبدیل کر کے نئے آفیسرز depute کئے گئے۔ کل ان کا جوڈیشل ریمانڈ cancel کر کے انہیں واپس پولیس کی custody میں دے دیا گیا، اس سلسلے میں میری کچھ پولیس آفیسرز سے بات ہوئی وہ یہ کہتے ہیں کہ غالباً تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ جوڈیشل ریمانڈ کو cancel کروائیں یا تو کوئی اور جرم ہو تو پھر بات بنتی ہے لیکن اسی جرم میں واپس اسی پولیس کے حوالے کر دیا جس نے بربریت کی آخری limits بھی cross کی ہیں۔ جب ان کو اطلاع ملی اس سے دو گھنٹے پہلے

اسد عمر صاحب ان سے ملے تو وہ اچھی خاصی حالت میں تھے، سکون میں تھے The moment he got the information that he is going to get back جو نیلی وردی والے اسلام آباد پولیس والے لوگ ہیں وہ شخص وہاں پر بے ہوش ہو گیا he was so horrified ان کو یہ لگا کہ شاید مجھے اس دفعہ جان سے ہی مار دیا جائے گا anyhow ڈاکٹرز نے procedure کے مطابق ایمرجنسی declare کی اس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ لوکل پولیس قیدی کو لے کر فوراً کسی قریبی ہسپتال میں لے کر جاتی ہے لیکن یہ assume کیا گیا ہے کہ شاید پنجاب گورنمنٹ ایسا کر رہی ہے-اسلام آباد پولیس نے باقاعدہ وہاں پر گاڑیاں کھڑی کر کے لاء اینڈ آرڈر کی وہ situation create کی کہ غالباً ان کی یہ خواہش تھی کل اسلام آباد پولیس اور پنجاب پولیس آمنے سامنے ہو، قتل و غارت ہو اور معاملات یہاں تک آجائیں کہ ان کے پاس ایک جواز آجائے کہ یہ پنجاب میں ایمرجنسی declare کریں-ہم نے تدبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے چونکہ PIMS کی گاڑی آگئی تھی تو ہم نے تمام خدشات کے باوجود ان کے handover کیا اور انہیں PIMS میں shift کیا گیا-دن بھر یہ باتیں چلتی رہیں کہ وہ بالکل ٹھیک ہیں اور شاید ان کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں-جب وہ PIMS میں گئے جو کہ فیڈرل ایریا میں ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے under ہے تو as for as my information is concerned he has been admitted in the hospital genuinely he is a psychological patient right now. His life is کیونکہ under threat. Sir, I must tell you, the moment he will be handed over out of the prison, there are chances that he might expire under the threat. میں اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ اسے purely on humanitarian grounds دیکھا جائے-اگر انہوں نے کوئی جرم کیا ہے تو اس کا طریق کار ہے میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر شہباز گل کا تعلق بادشاہ خاندان سے ہوتا تو شاید اس کے ساتھ یہ سلوک نہ ہوتا-وہ ایک عام آدمی تھا پروفیسر تھا اگر غلطی ہوئی تو اس پر مزید غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ ہماری پارٹی، ہمارے چیئرمین کا vision یہ ہے کہ انہوں نے openly کہا ہے کہ اس ملک کو عمران خان سے زیادہ ہماری اسٹیبلشمنٹ کی ضرورت ہے، اس ایوان میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں ہم دل سے اس چیز پر believe کرتے ہیں کہ ہم اپنے اداروں کا ایک فی صد بھی کوئی نقصان نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر! سوشل میڈیا پر پی ٹی آئی کے جعلی اور fake اکاؤنٹ بنا کر troll کیا جاتا ہے، میں اس چیز کو condemn کرتا ہوں اور آپ کے سامنے openly کہتا ہوں کہ ہماری اس طرح کی کوئی خواہش نہیں ہے ہم عزت کرتے ہیں اور یہ believe کرتے ہیں کہ یہ ملک قائم رہنے میں ایک بہت بڑی وجہ ہماری بہادر افواج ہیں لہذا ہم اس فوج کو مزید طاقتور دیکھنا چاہتے ہیں۔میری یہی گزارش ہے کہ اسمبلی کی طرف سے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ purely on humanitarian grounds اس شخص کے ساتھ انصاف کرے۔آپ 25 مئی کے واقعات دیکھ لیں، حزب اختلاف میں بیٹھا کوئی ایک بھائی بتا دے کہ کسی کے گھر کی چادر و چار دیواری کو disturb کیا گیا ہو مجھے کوئی ایک بتائے کہ ہم نے سیاسی بنیادوں پر ان پر پرچے دیئے ہوں؟ میں آپ کو لسٹیں بتاؤں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ہمارے معصوم کارکن جو مسلح بھی نہیں تھے ہم کوئی دہشت گرد قسم کی پارٹی نہیں ہیں، ہم ملک سے انتہائی پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ہماری خواتین ایم پی ایز کو، ہمارے ورکرز کو harass کیا گیا، رات کو ان کے گھروں کے دروازے توڑ کر اندر گھسے۔اس level کی harassment ہوئی کہ بے چارے لوگ اپنے علاقے چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔آپ دیکھیں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے مجھے بتائیں کہ ہم نے کسی کے گھر پر ریڈ کیا ہو؟ مگر میں آج یہ یقین دہانی بھی کرانا چاہتا ہوں کہ there is a procedure ابھی تک 30 انسپکٹرز / سب انسپکٹرز کو اپنی جگہوں سے ہٹایا ہے ان کے خلاف انکوائریز ہیں اور میری information میں ہے کہ آج سے ان کے خلاف تادیبی کارروائی شروع ہو جائے گی۔فیصل آباد میں جو ایک سب انسپکٹر کی اتنی ہمت ہوئی کہ وہ ایک نہتی خاتون پر اسلحہ تانے he has been dismissed from service اور ہم اس طرح کی اور مثالیں بنائیں گے۔ہم دیکھیں گے کہ اس اسمبلی کے اندر پولیس کی کیسے ہمت ہوئی کہ وہ یہاں پر آئی اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ پر باقاعدہ حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ہم اس کا فیصلہ کریں گے کہ جو اس وقت کے معزز وزیر اعلیٰ ہیں مجھے یاد ہے کہ اس جگہ پر ان کو جس طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا یہ انتہائی بے حسی تھی اور میں اسے گھٹیا حرکت کہتا ہوں۔جو ایم پی ایز ان کے گلے پڑے تھے میں آج آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ countdown is now starting یہ مجھ پر criticize کرتے ہیں کہ ابھی تک ہوا کچھ نہیں We just want to move by the law . There is a procedure چودہ دن کا procedure ہوتا ہے وہ چل رہا ہے آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ ہم دادرسی کریں گے۔میرے ساتھ راجہ بشارت صاحب بیٹھے ہیں میں اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگوں پر جتنے ناجائز پرچے ہوئے

وہ سب within 24 hours they will be taken back کسی ایک کارکن کے خلاف پرچہ نہیں رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پھر بھی with open heart and open mind across the board یہ کہتا ہوں کہ جنہوں نے کچھ نہیں کیا ان کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے ہمارے 186 لوگوں کو اس ہاؤس میں خوف زدہ کیا لیکن ہم ایسے نہیں ہیں ہم آپ کو خوف زدہ نہیں کریں گے ، آپ کے خلاف ناجائز پرچے نہیں دیں گے ۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کو action ہوتا ہوا نظر آئے گا۔ بہت شکریہ۔

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا point of view آ گیا۔ اب میاں اسلم اقبال صاحب بات کریں گے۔ جی میاں صاحب!

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ابھی معزز وزیر داخلہ نے جو آپ کے سامنے باتیں رکھی ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سیلاب کی وجہ سے میرا علاقہ ڈوب رہا ہے اور مجھے بات نہیں کرنے دی جا رہی، میں اس پر احتجاج کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شازیہ عابد اپنی سیٹ چھوڑ کر نیچے بیٹھ گئیں)

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! سب نے دیکھا کہ 25 مئی سے دو دن پہلے اور دو

دن بعد اس وقت کی صوبائی اور وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے ورکرز اور لیڈر شپ پر جو نہتے لوگ تھے کس طرح تشدد کیا؟ کس طرح سے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد اختر وزیر پرائمری ہیلتھ نے محترمہ کو واپس اپنی سیٹ پر بھیجا)

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے یہ بات کہنے کی اجازت دیں کہ کوئی غیرت والا شخص، کوئی شرم والا شخص جو اس وقت حکمران ہو وہ کبھی یہ نہیں کر سکتا کہ لوگوں کے گھروں کے اندر، لوگوں کے بیڈ رومز تک پولیس بھیج دے، کوئی غیرت مند شخص یہ نہیں کر سکتا۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت کی حکومت نے جو ناجائز وزیر اعلیٰ جس نے [*****] کی انتہا کی اور دانت نکالتے رہے [*****] کی انتہا کی اور معصوم عورتوں کو، بچیوں کو، بچوں کو، ماؤں کو، بہنوں کو، بزرگوں کو کس طرح سے تشدد کا نشانہ بنایا اور پھر دانت نکالتے ہیں۔ آج ہم اقتدار میں ہیں ہم ان کو سبق سکھا سکتے ہیں ہم ان کو بتا سکتے ہیں کہ طاقت کیا ہوتی ہے ہمیں پتا ہے لیکن ہم اس بے غیرتی تک نہیں جائیں گے۔ ہم ان کی ماؤں، بہنوں کو اپنی مائیں بہنیں سمجھتے ہیں ان میں [*****] نہیں ہے لیکن ہم میں [*****] ہے، ہم خاندان والے لوگ ہیں یہ بے شرم ہیں یہ [*****] ہیں لیکن ہم [*****] نہیں ہیں یہ [*****] تھے اور [*****] ہیں۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(ایوان میں موجود حزب اختلاف کے 5/4 معزز ممبران نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کیا اور معزز رکن جناب محمد ارشد ملک نے معزز وزیر میاں محمد اسلم اقبال کو گالیاں دیں)

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ انہوں نے اس دن جو کیا ہے ہم [*****] والے، یہ [*****] ہیں، یہ [*****] تھے اور [*****] ہیں۔

جناب سپیکر: غیر مناسب الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم آئین اور قانون کے مطابق چیزوں کو آگے لے کر جائیں گے۔ یہ بڑے اپنے مسل دکھاتے تھے، بڑی اپنی طاقت دکھاتے تھے۔ آج کوئی اسلام آباد سے باہر نہیں نکلتا آج پنجاب میں آئیں۔ یہ پنجاب میں کیوں نہیں آتے؟

جناب محمد ارشد ملک: [**********]

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے میاں محمد اسلم اقبال کو گالیاں دیں)

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کریں۔ دونوں sides سے جو نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ حذف کئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے، شور، قطع کلامیاں)

وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی کی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی کے گھر میں چھاپے ماریں گے لیکن جو آئین اور قانون کے مطابق ہو گا وہ انشاءاللہ کر کے رہیں گے۔ بہت شکریہ

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! مجھے ان کی بات کا جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: بلال فاروق تارڑ صاحب! پہلے محترمہ شازیہ عابد کو بات کر لینے دیں۔ جی، شازیہ عابد صاحبہ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میاں اسلم اقبال صاحب نے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہمیں ان کو پہلے جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: بلال فاروق تارڑ صاحب! میں نے تمام نازیبا الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ جی، محترمہ شازیہ عابد صاحبہ! آپ بولیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر کا جناب وزیر اعلیٰ سے قبائلی علاقہ میں سیلاب متاثرین کو ریلیف دینے کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں پچھلے تین دن سے کوشش کر رہی ہوں کہ مجھے بات کرنے کا موقع مل جائے۔ میں بہت افسوس کے ساتھ یہ کہوں گی کہ یہاں پر شہباز گل کی گرفتاری پر تو بات ہو سکتی ہے مگر جو سرائیکی وسیب میں سیلاب آیا ہوا ہے اس بارے میں بات کرنے کے لئے میں پچھلے تین دن سے وقت مانگ رہی ہوں اور آج بھی بڑی مشکل سے مجھے بات کرنے کے لئے وقت ملا ہے۔ بہر حال آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر! میرے علاقے، پورے Tribal Area اور کوہ سلیمان کی پوری پٹّی میں شدید بارشوں کی وجہ سے بہت خوفناک سیلاب آیا ہوا ہے۔ یہاں گجرات میں اگر پانی بھرتا ہے تو پورا میڈیا اس کو coverage دیتا ہے مگر میرا سرائیکی وسیب ڈوبتا ہے تو نہ میڈیا اس کو proper طریقے سے coverage دیتا ہے اور نہ ہی اس ہاؤس میں اس پر بات کرنے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب جس دن یہاں ایوان میں تشریف لائے تھے تو مجھے امید تھی کہ شاید وہ سیلاب کی صورتحال پر بات کرنے آئے ہوں گے مگر سوائے سیلاب کے انہوں نے ہر موضوع پر بات کی تھی۔ حالات یہ ہیں کہ اس سیلاب زدہ علاقے کا وزیر اعلیٰ صاحب نے دورہ کیا اور وہاں پر ایمرجنسی نافذ کرنے کا اعلان بھی ہوا مگر ایمرجنسی نافذ نہیں کی گئی اور نہ ہی ان سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو relief دینے کے حوالے سے کوئی اقدامات نظر آ رہے ہیں۔ وہاں پر لاکھوں لوگ بے یارو مددگار اس پانی میں ڈوب رہے ہیں اور جو بچ گئے ہیں وہ سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ اس علاقے میں انڈس ہائی وے تک پانی آ گیا ہے مگر انتظامیہ کی طرف سے ہمیں کوئی خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آ رہے۔ اس علاقے کے لوگ خوراک کے لئے ہمیں سارا دن فون کرتے ہیں۔ وہاں پر نہ خوراک پہنچی اور نہ ہی خشک راشن پہنچا ہے۔ وہ عزت دار لوگ جن کے گھر سیلاب کی وجہ سے گر گئے ہیں انہیں ٹینٹ بھی مہیا نہیں کئے گئے کہ وہ کم از کم اپنا سر چھپا کر وہاں رہ سکیں۔ وہاں کے زیادہ تر لوگ مویشی پالتے ہیں اور یہی ان کا ذریعہ معاش ہوتا

ہے۔وہاں پر حالات یہ ہیں کہ بہت زیادہ سیلابی پانی کی وجہ سے مویشی بہہ رہے ہیں اور وہ Lumpy Skin بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ان سیلاب زدگان کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی میڈیکل کیمپس قائم نہیں کئے گئے۔وہاں پر بہت زیادہ سیلابی پانی کھڑا ہوا ہے جس میں مکھیاں اور مچھر پیدا ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے لوگ بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک نہ تو میڈیکل کیمپس لگے ہیں اور نہ ہی ان کی خوراک کا کوئی بندوبست ہوا ہے۔اعلانات ہو جاتے ہیں کہ لوگ یہاں سے نکل جائیں۔وہ کیسے نکلیں ؟ ان کے پاس کوئی سواریاں نہیں ہیں۔وہ غریب لوگ ہیں اور یہ غریب علاقے کی پٹّی ہے۔وہ جائیں تو کہاں جائیں۔حکومت کا یہی کام ہوتا ہے کہ ایسے مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرے کیونکہ دھرتی ماں ہوتی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ ان کی کوئی مدد نہیں کی گئی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے جذباتی ہو کر باقاعدہ رونا شروع کر دیا)

جناب سپیکر!ابھی تک منسٹر اریگیشن نہیں ہے۔ہم یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر پانی کی بوند بوند کے لئے درخواستیں کر رہے ہوتے ہیں کہ فلاں علاقہ خشکی کا شکار ہو رہا ہے لیکن اُس وقت آپ نہریں بند کر دیتے ہیں اور اب وہاں پر پانی اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ لوگ اس سیلابی پانی کی وجہ سے مر رہے ہیں لیکن ان لوگوں کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کے جذبات بالکل ٹھیک ہیں کیونکہ آپ اس علاقے کی بیٹی ہیں۔ہم سب کا دل دُکھی ہے کیونکہ ہم بھی پنجاب کے باسی ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر!اگر آپ کا دل دُکھی ہے تو آپ ان لوگوں کی بحالی کے لئے کیا کر رہے ہیں اور مجھے یہ بتایا جائے کہ حکومت ان کے لئے کیا کر رہی ہے ؟

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اور میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کا جواب دیں۔اس وقت محترمہ شازیہ عابد صاحبہ کا دل دُکھی ہے اور genuinely ان کا دل دُکھی ہے۔حکومت ان سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے جو اقدامات اُٹھا رہی ہے آپ اس کے بارے میں بتائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!میں بھی اسی context میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ڈاکٹر مظہر اقبال صاحب بھی بات کر لیں۔میڈم شازیہ عابد صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔پہلے ڈاکٹر مظہر اقبال صاحب بات کر لیں پھر جناب محمد بشارت راجہ صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔جی،ڈاکٹر مظہر اقبال صاحب!

معزز ممبر کا بہاولنگر ہارون آباد اور ہیڈ سیون آر کے علاقے میں سیلاب سے تباہی، سروے کر کے متاثرین کو امداد دینے کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ آج وقفہ سوالات کو مختصر کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہمارے بہت سارے سوالات take up ہونے سے رہ گئے ہیں۔ آپ rules کو suspend کر کے ایک یونیورسٹی کا Bill لے آئے ہیں۔ بہت عرصے سے ہمارے سوالات pending چلے آ رہے ہیں۔ ہم اسی امید کے ساتھ ایوان میں آتے ہیں کہ شاید آج ہماری بات سُنی جائے گی۔ یہاں وزیر داخلہ صاحب نے شہباز گل صاحب کے حوالے سے ایک تقریر فرما دی ہے اور پھر میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے تلخ باتیں کرتے ہوئے پورے ایوان میں ایک بڑا جذباتی ماحول پیدا کر دیا ہے۔انہوں نے یہ بات مد نظر نہیں رکھی کہ یہ پورا واقعہ اڈیالہ جیل میں ہوا ہے اور ان کے under control جیل میں یہ سب کچھ ہوا ہے جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔ شہباز گل صاحب کی پرانی حرکات و سکنات سے بھی آپ واقف ہوں گے۔ جب ان کی گاڑی اُلٹی تھی تو انہوں نے اپنے بازو کے ٹوٹنے کا ڈرامہ کیا تھا۔اُس وقت بھی انہوں نے یہ سارا الزام نادیدہ قوتوں پر لگایا تھا۔ بہر حال میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔اس وقت ہمارے علاقے کے سیلاب زدگان کا معاملہ بہت ہی sensitive ہے اور میں اسی حوالے سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر! جس طرح محترمہ شازیہ عابد نے کہا ہے کہ خدارا! ہمارے علاقے بہاول نگر، تحصیل ہارون آباد، بارڈر کا سارا علاقہ اور ہیڈ سیون آر کے ساتھ ساتھ بارشوں سے بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔اس علاقے میں کاٹن کی فصل پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔لاکھوں ایکڑ کپاس کی فصل تباہ و برباد ہو چکی ہے۔لوگوں کے گھروں کے اندر سیلابی پانی موجود ہے لیکن ان لوگوں کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ حکومت کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ہماری کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ میں نے خود

ڈپٹی کمشنر،اسسٹنٹ کمشنر اور دوسرے متعلقہ افسران کو باقاعدہ تصاویر بھیجیں ہیں۔انہیں کہا ہے کہ خدارا! یہاں پر آئیں اور ان لوگوں کی مدد کریں۔اس علاقے میں بجلی غائب ہے اور ہر جگہ پانی کھڑا ہوا ہے لہٰذا اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔دوہری مصیبت یہ ہے کہ وہاں پر نہروں کے اُوپر ہزاروں جانور مرے پڑے ہیں اور لوگوں نے اپنے مردہ جانور نہروں کے اندر پھینک دیئے ہیں۔یہاں پر زیادہ تر جانور Lumpy Skin Disease کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔Lumpy Skin Disease is transferable to human. یہاں ایوان میں ڈاکٹر اختر ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ جب پانی نہروں میں چلے گا تو یہ بیماری آگے انسانوں میں transfer ہو گی کیونکہ ہمارے علاقے کا یہی water source ہے اور اسی سے ہماری ساری واٹر سپلائی سکیمیں چلتی ہیں تو خدارا!اس علاقے کا فوری طور پر سروے کروائیں۔میں درخواست کروں گا کہ آپ اس بارے میں ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دیں اور اس معاملے کو routine کی کارروائی سے ہٹ کر حل کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب!پہلے محترمہ شازیہ عابد اور ڈاکٹر مظہر اقبال کی باتوں کا جواب آنے دیں۔پہلے سیلاب کے حوالے سے حکومت کا جواب سُن لیں۔آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔وہ آپ کی باتوں کا ہی جواب دینے لگے ہیں۔جی،جناب محمد بشارت راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی،تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ جن جذبات کا محترمہ شازیہ عابد نے اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی صورت بھی اختلاف نہیں کیا جا سکتا بلکہ مجھے اس بات کا احترام ہے کہ انہوں نے اپنے علاقے کے مکینوں کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھتے ہوئے انتہائی جذباتی انداز میں یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔اس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں اور جس دُکھ بھرے انداز سے انہوں نے اس علاقے کے رہنے والے جو لوگ ہیں ان کے مسائل کے حل کے لئے حکومت کی توجہ مبذول کروائی ہے اس کے لئے بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ across the board یہ کہہ دینا کہ حکومت بڑی بے حس ہے اور حکومت کو اس بات کا کوئی احساس نہیں ہے کہ وہاں پر جو تباہی آئی ہے اُس کے لئے حکومت کچھ نہیں کر رہی یہ کہنا غلط ہو گا۔ آپ کے نوٹس میں ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود بھی وہاں پر تشریف لے کر گئے، یہ بھی آپ کے نوٹس میں ہے کہ اس علاقے کی flood situation پر غور کے لئے ہر روز وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں اجلاس بھی ہوتے ہیں، وہاں کی انتظامیہ video link پر ہوتی ہے، compensation بھی announce کی گئی ہے، یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ 5 سے 6 لاکھ روپیہ فی گھر ایک compensation announce کی گئی ہے۔ اس کے بعد جو گھر مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں اُن کے لئے علیحدہ compensation دی جائے گی وہ بھی announce ہو چکا ہے اور میں یہ عرض کروں کہ انہوں نے کہا ہے کہ آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت ہمارے وزیر مال یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لے کر آؤں گا اور SMBR کو آج ہی ہدایت جاری کی جائے گی کہ وہ سروے کروا کر اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیں۔ پہلے ہم اس علاقے کے ہونے والے نقصان کی assessment کر لیں پھر ہم ہر صورت ان کو compensate کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا صاحب! میں یہاں پر آپ کو تھوڑا سا interrupt کروں گا کہ جن جن اضلاع میں سیلاب سے زیادہ نقصانات ہوئے ہیں سب اضلاع کو آفت زدہ قرار دیا جائے گا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لے گئے تھے اور انہوں نے اس علاقے کو already آفت زدہ قرار دے دیا ہے اور باقی بھی ہم سروے کروا لیتے ہیں جہاں کہیں نقصان ہوا ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر مزید ایک بات add کرنا چاہوں گا کہ چونکہ ہماری یہ محترمہ لاہور میں تشریف فرما ہیں لیکن ہم آج ہی جن جن اضلاع میں سیلاب آیا ہے اُن کے ڈپٹی کمشنر

صاحبان کو ہدایت جاری کر رہے ہیں وہ ممبران حزب اختلاف اور ممبران حزب اقتدار سے across the board رابطہ رکھیں اور اُن کے نوٹس میں لائیں کہ حکومت کی طرف سے یہ یہ اقدامات کئے جارہے ہیں تاکہ یہ اقدامات معزز ممبران کے نوٹس میں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کے توسط سے معزز اراکین کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ حکومت کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھے گی، متاثرین کی مدد کی جائے گی اور اُن کی بحالی کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالرحمٰن خان!

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سب بھائیوں نے اپنے اپنے علاقے کے متعلق بات کی ہے میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ راجن پور اور ڈی جی خان وغیرہ پر تو توجہ دی گئی مجھے بتائیں کہ تحصیل عیسیٰ خیل پر کتنی توجہ دی گئی؟ عیسیٰ خیل میں 7 بندے وفات پا گئے ہیں، 8 سے 9 بندے معذور ہو گئے ہیں اور یہاں پر صرف اُن گھروں کی رپورٹیں آرہی ہیں جو گھر بالکل زمین بوس ہو گئے ہیں۔ میرے خیال میں ناقابل رہائش گھروں کی کوئی رپورٹیں آرہیں، نہ اُن کی طرف توجہ دی جارہی ہے جہاں تک جانوروں کی بات ہے سینکڑوں جانوروں کو Lumpy Skin کی بیماری ہے اور بہت سے جانور hill torrents میں بہہ گئے ہیں میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ٹائم نہیں ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب وزراء کی ایک ٹیم بھیج دیں تاکہ وہ وہاں کے حالات دیکھ کر اُن کو بتائیں۔

جناب سپیکر! چار سال سے وہاں پر ایک hill torrent آتا ہے جس کے اوپر میں بات کرتا رہا ہوں اُس کا نام نارا بڑوچ ہے۔ اس hill torrent کو صحیح کر کے اپنے پرانے route پر لے کر جایا جائے۔ پچھلی حکومت میں ہمارے ہی علاقے کے وزیر صاحب نے اس hill torrent کا route تبدیل کر کے آبادیوں کی طرف کر دیا جب کہ اس کے بدلے میں انہوں نے صرف اپنی زرعی زمینوں کو بچایا۔ اس hill torrent کے original route پر کوئی آبادی نہیں ہے اب یہ جب right side پر جاتا ہے تو ساری آبادیوں کو برباد کر دیتا ہے اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی ہم نے یہ مسئلہ اُٹھایا ہے تو وہ کہتے ہیں اس کو Technical Committee کے پاس بھیجو۔ Technical

Committee نے ہی اس کا route change کیا تھا تو یہ کمیٹی کبھی بھی اس کو اس کے پرانے route پر نہیں بھیجے گی لہذا میری استدعا ہے کہ اس hill torrent کو اپنے پرانے route پر بھیجا جائے اور اس پر فوری طور پر کام کیا جائے تا کہ آئندہ آنے والے floods میں ہماری بچت ہو سکے۔ مہربانی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: میں ممبران حزب اختلاف کو موقع دوں گا لیکن میری ایک بات سُن لیں جناب محمد بشارت راجا صاحب نے کسی ایک ضلع کے لئے specifically نہیں کہا انہوں نے پورے پنجاب کے لئے کہا ہے اُس میں ممبران حزب اقتدار اور ممبران حزب اختلاف سب کے اضلاع ہیں۔ میں ابھی دو توجہ دلاؤ نوٹس لے لوں اور یہ دونوں notices ممبران حزب اختلاف کے ہی ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ملک ظہیر عباس صاحب بات کریں گے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی بہن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوفہ نے صوبہ پنجاب پر آنے والی آفت کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ حزب اختلاف کے فاضل اراکین انسان دوستی کے لئے اس بات سے سیکھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حلف لینے کے اگلے دن ہی جنوبی پنجاب کا دورہ کیا اور وہ کوئی "hat" یا اُس طرح کے "بُوٹ" پہن کر سیلاب زدہ علاقوں میں نہیں گئے وہ اپنے ممبران کے ساتھ مل کر وہاں گئے اور انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ "جب بارش آتی ہے تو پانی آتا ہے، جب زیادہ بارش آتی ہے تو اور زیادہ پانی آتا ہے"۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو appreciate کرتا ہوں وہ ایک انسانی درد سمجھتے ہیں اور انسانی دُکھ کو محسوس کرتے ہیں انہوں نے اپنی تمام مصروفیت cancel کر کے سیلاب زدہ علاقوں میں پہنچے۔

جناب سپیکر! میری بہن نے ایک بات Lumpy Skin Diseases کے حوالے سے کی۔ یہ بیماری پورے پنجاب میں cows کو affect کر رہی ہے۔ یہ بیماری میرے اپنے حلقے میں بھی بہت زیادہ ہے اور گوالا کالونی میں بھی روزانہ کی بنیاد پر اس بیماری سے جانوروں کی اموات ہو

رہی ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے کہنے پر سیکرٹری، لائیو سٹاک سے کہا کہ اس بیماری کے حوالے سے فوری ایکشن لیا جائے اور اُن کے ایکشن لینے کے بعد وہاں پر جانوروں کی اموات کم ہو گئی ہیں۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: آج میں اپوزیشن اور حکومتی اراکین سے گزارش کروں گا کہ جو آپ لوگوں نے سیلاب کا issue اٹھایا ہے یہ آج کل کا ایک انتہائی اہم معاملہ ہے جو باعث پریشانی ہے۔اس کو ہم نے counter کرنا ہے اور اس کی تدابیر بنانی ہیں۔اس حوالے سے حکومت کی طرف سے request آئی ہے کہ ایک سپیشل میٹنگ ہے۔لہٰذا آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے۔اب اجلاس بروز سوموار 22 ۔اگست 2022 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سوموار،22۔اگست2022

(یوم الاثنین،23 محرم الحرام1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 20

857

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔اگست2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی2022

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی2022ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022کو،فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234کے تحت متذکرہ قواعد93،94،95اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو،فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 منظور کیاجائے۔

858

2- مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد 93، 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 منظور کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1- آئینی بحران

2- مہنگائی

3- امن وامان

859

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 22-اگست 2022

(یوم الاثنین، 23 محرم الحرام 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 03 بج کر 20 منٹ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪﴿۷﴾
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ
فَلَا تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضحیٰ (آیات نمبر 1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم o اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے o اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہوا o اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے o اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے o بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بے شک دی o اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا o اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا o تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا o اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا o اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا o وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ دنیا اِک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اِک موجِ بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمد ﷺ کی غلامی کا
وہ میرے دِل میں رہتے ہیں میرا بھی دِل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی ہے
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: یہ سوالات آپ کے ہی ہوتے ہیں اس لئے پہلے اِن کو ختم کرنے دیں پھر اس کے بعد اِنشاءاللہ میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر تو سُن لیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ اجازت دیں تو وقفہ سوالات شروع کر لیں۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ کی مرضی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وقفہ سوالات ختم ہونے دیں اس کے بعد لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: کورم پورا نہیں ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے۔ Now, the House is adjourned to meet on

Wednesday, 24th August 2022 at 4:00 p.m.

INDEX

PAGE NO.

A

ABBAS ALI SHAH, SYED
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 421
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of change of PTI Regime through International Conspiracy 421
ABDUL RAUF, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Areas for production of Lychee *(Question No. 6013*)* 713
-Construction and repair of dispensary building in Akal Garh Chak No. 63/GB, Faisalabad *(Question No. 6177*)* 829
-Regularization of field staff of water management in Agriculture Department *(Question No. 6746*)* 733
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-31st July, 2022 407
-15th August, 2022 437
-16th August, 2022 557
-17th August, 2022 665
-18th August, 2022 761
-22nd August, 2022 857
AGRICULTURE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Areas for production of Lychee *(Question No. 6013*)* 713
-Allocated funds for betterment of oil producing crops in 2020-21 *(Question No. 5799*)* 672
-Allocated funds for construction of Mini Dams *(Question No. 7645*)* 708
-Concreted water courses in Sargodha and details about vacant posts of field staff in Agriculture Department in the province *(Question No. 7437*)* 738
-Construction of water courses and details about offices of Agriculture Department in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 6055*)* 725
-Cultivated area of cotton and sugarcane in Rahim Yar Khan *(Question No. 6122*)* 727
-Details about cast on production of fertilizer bag and its price in market *(Question No. 8259*)* 752
-Details about cultivated areas and betterment in production of mushrooms *(Question No. 6519*)* 683
-Details about cultivated areas of pulses and other grains in the province *(Question No. 7225*)* 692

PAGE NO.

-Details about development work and irregularities in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2678*)* 711
-Details about employees involved in Anti Corruption cases in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 6400*)* 728
-Details about loans issued to farmers on zero markup in last five years *(Question No. 6695*)* 732
-Details about making cultivable the land effected with logging water and salinity in PP-198, Sahiwal *(Question No. 5114*)* 721
-Details about Principals and institutes working under Ayub Research Institute Faisalabad *(Question No. 6553*)* 729
-Details about project SMART with cooperation of World Bank *(Question No. 6529*)* 684
-Details about purchase of vehicles in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2682*)* 712
-Details about recruitment in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2677*)* 710
-Details about shops and stores in vegetable markets in Khushab *(Question No. 7324*)* 698
-Employees and cost accurred upon construction of Water Management Research Farm Okara *(Question No. 6749*)* 734
-Functional and non functional Departments of Agriculture University Okara Campus *(Question No. 6750*)* 738
-Invention of new seeds for increase in production of rice *(Question No. 6022*)* 715
-Issuance of loans to formers against E-Credit Scheme *(Question No. 6075*)* 726
-Non availablity of fruit and grain market in Dera Ghazi Khan *(Question No. 6482*)* 680
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Khushab *(Question No. 7323*)* 696
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Sheikhupura *(Question No. 8138*)* 750
-Number of employees and production of seeds in Processing Plant Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 5976*)* 723
-Number of institutes of Punjab Agriculture Research Board in the province *(Question No. 7638*)* 701
-Number of Market Committees, employees and vacant posts in Chakwal *(Question No. 6793*)* 688
-Number of registered farmers of cotton in Punjab Seed Corporation *(Question No. 7201*)* 690
-Productions gained from Pasroor Research Centre and details about employees therein, Sialkot *(Question No. 7617*)* 748
-Provision of funds and facilities to farmers in Agriculture Department tehsil Pasroor, Sialkot *(Question No. 7616*)* 744

PAGE NO.

-Provision of funds to Punjab Seed Corporation Sahiwal *(Question No. 5037*)* 719
-Regularization of employees working on contract in Agriculture Department Sialkot and Chiniot *(Question No. 7460*)* 741
-Regularization of field staff of water management in Agriculture Department *(Question No. 6746*)* 733
-Reservations of traders on establishment of new fruit and vegetable market Haroonabad *(Question No. 7493*)* 742
-Vacant posts of crop reporter, field assistant, field supervisor and agriculture supervisor in Agriculture Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 5803*)* 677

AKHTAR ALI, CHAUDRY
QUESTIONS regarding-
-Details about CEO District Healthe Authority Nankana Sahib *(Question No. 5210*)* 790
-Registered cases of serious crimes in Police Station Ghalib Market, Lahore *(Question No. 5306*)* 506

ALI AKHTAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Standing Committee on Privilage Motions 580

AMIN ULLAH KHAN, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Death of thousand of cattle by disease of Lumpy Skin 553

ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about doctors and purchase of medicines in RHC 198/RB Faisalabad *(Question No. 4929*)* 784
-Invention of new seeds for increase in production of rice *(Question No. 6022*)* 715
-Removal of Special Patrolling Allowance and extra increase in basic pay of Patrolling Police *(Question No. 3817*)* 472
-Upgradation and establishment of BHUs in last two years in Okara *(Question No. 5889*)* 818

ANNOUNCEMENT
-Unoppose election of Deputy Speaker 411

AYSHA IQBAL, MS.
QUESTIONS regarding-
-Availability and reduction of prices of medicine of common use *(Question No. 1292)* 830
-Details about cultivated areas and betterment in production of mushrooms *(Question No. 6519*)* 683
-Details about cultivated areas of pulses and other grains in the province *(Question No. 7225*)* 692
-Details about funds allocated for Punjab Police in 2019-20 *(Question No. 4932*)* 460

PAGE NO.

-Details about throwing waste of city in Shanti Nagar Jhelum *(Qusetion No. 4550*)* 611
-Duties and progress of work of Lady Health Workers in the province *(Question No. 1337)* 833
-Functionalization of computerized system in Police Stations *(Question No. 4934*)* 498
-Illegal sale of petrol on Kamahan road *(Question No. 4030*)* 607
-Number of aids patients and steps taken for awareness about aids in public *(Question No. 5263*)* 791

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
QUESTION regarding-
-Details about incidents of dacoity in Mian Channu during 2019 to date *(Question No. 5047*)* 502
BILAL AKBAR KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Details about facilities in hospitals of PP-49 Narowal *(Question No. 5979*)* 825
BILLS -
-The Factories (Amendment Bill) 2022 *(Introduced in the House)* 755
-The Forest (Amendment Bill) 2022 *(Introduced in the House)* 756
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Service (Repeal and Revival) Bill, 2022 *(Considered and passed by the House)* 417-420, 563-566
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 754
-The Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022 *(Introduced in the House)* 568
(Considered and passed by the House) 570
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 755
-The University of Kamalia Bill 2022 *(Introduced in the House)* 836
(Considered and passed by the House) 837-839

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Public Account Committee-II 583
-Standing Committee on Privilege Motions 580

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Registration of Madrissas, Masjids and Imams Under National Action Plan in Mandi Bahauddin *(Question No. 4942*)* 499
-Steps taken for controlling over hate speeches under National Action Plan in Mandi Bahauddin *(Question No. 4941*)* 499

PAGE NO.

FARHAT FAROOQ, MS.
QUESTION regarding-
-Action against encroachment in Data Ganj Bakhsh Town, Lahore *(Question No. 5329*)* 622
FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of brother of Amin Ullah Khan, MPA and deceased of Feroza incident 441
-On sad demise of Major General (R) Ahmed Ali Agha 411

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
QUESTION regarding-
-Steps taken against harassment of women *(Question No. 4535*)* 486

H

HAMEEDA MIAN, MS.
QUESTION regarding-
-Establishment of front desks in Police Stations *(Question No. 4678*)* 492
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds of Aziz Bhatti Town *(Question No. 5063*)* 616
-Details about kidnapping, rape and murder of children *(Question No. 853)* 517
-Details about loans issued to farmers on zero markup in last five years *(Question No. 6695*)* 732
-Details about registered cases in Police Stations of city Lahore in 2018-19 *(Question No. 925)* 532
-Establishment of Shahr-e-Khamoshan Authority *(Question No. 5065*)* 618
-Regularization of employees recruited agains the rule A-17 in Police Department *(Question No. 4450*)* 481
HOME DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Action against illegal seller of arms and norcotics in U.C-12 Arrara and Nalli, Khushab *(Question No. 4543*)* 452
-Awarding scholarships to childrens of Police officers from Welfare fund *(Question No. 4571*)* 454
-Cases of cattle theft and recoveries in Okara *(Question No. 870)* 522
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal *(Question No.1683*)* 442
-Details about cases and arrest of narcotics sellers in Chak No. 510/GB and 511/GB tehsil Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 4801*)* 496
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and kite flying in Lahore *(Question No. 4475*)* 482
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and robbery in Okara *(Question No. 4400*)* 480

	PAGE NO.
-Details about cases of rape with childrens in Khushab *(Question No. 5270*)*	466
-Details about cases registered in Police Staions of Tandlianwala and Samundari in 2019-20 *(Question No. 4799*)*	494
-Details about complaints against police during first ten days in 2020 *(Question No. 4186*)*	477
-Details about condition after expiring the contract betwean NADRA and Home Department Punjab *(Question No. 5464*)*	468
-Details about controlling over registration of false FIR *(Question No. 897)*	527
-Details about dead bodies of unknown persons found in January to June 2020 *(Question No. 5010*)*	501
-Details about employees, allocated funds and vehicles in CPO office Faisalabad *(Question No. 4050*)*	475
-Details about funds allocated for Punjab Police in 2019-20 *(Question No. 4932*)*	460
-Details about increasing incidents of child abuse and pornography *(Question No. 4222*)*	478
-Details about incidents of dacoity in Mian Channu during 2019 to date *(Question No. 5047*)*	502
-Details about increase in number of issuance of driving licence in Sahiwal *(Question No. 1097)*	546
-Details about kidnapping, rape and murder of children *(Question No. 853)*	517
-Details about murder of Security Guard of a Private Company at BHU Chak No.126 South in Sargodha *(Question No. 1048)*	540
-Details about registered cases in Police Stations of city Lahore in 2018-19 *(Question No. 925)*	532
-Details about registration of serious cases in Baseerpur, Haveli Lakha, and Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 4781*)*	494
-Details about sale of ice drug in Baghbanpura Lahore *(Question No. 5173*)*	462
-Details about serious crimes and registered cases in Police Station Model Town, Lahore *(Question No. 4634*)*	488
-Establishment of Safe City Project in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4896*)*	497
-Establishment of Dolphin Force in Rahim Yar Khan and other districts of the province *(Question No. 4336*)*	479
-Establishment of front desks in Police Stations *(Question No. 4678*)*	492
-Expenditures occurred upon installation of camras on entrance of Lahore *(Question No. 4904*)*	497
-Functional condition of cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)*	531
-Functionalization of computerized system in Police Stations *(Question No. 4934*)*	498
-Monthly expense per child in Child Protection and Welfare Bureaue Centres *(Question No. 887)*	526
-Number of check posts of Patrolling Police and staff posted therein, Rahim Yar Khan *(Question No. 3855*)*	473

PAGE NO.

-Number of deaths in incidents of one wheeling and steps taken for controlling over it *(Question No. 4646*)* 491
-Number of injured and deceased persons with aerial firing and details about regestered cases about it *(Question No. 5009*)* 500
-Number of offices of Child Protection Bureaue and children therein *(Question No. 835)* 515
-Number of Police Stations according to population in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 905)* 528
-Number of traffic wardens assigned at VIP duties in Lahore *(Question No. 861)* 522
-Number of traffic wardens in city Lahore and details about amount collected in head of traffic challans in 2019-20 *(Question No. 3557*)* 470
-Posting and duties of DSP Legal *(Question No. 804)* 511
-Progress of Civil Defence Department in Okara *(Question No. 5087*)* 503
-Registered cases in Police Station Civil Line, Faisalabad *(Question No. 1027)* 537
-Registered cases in Police Stations Raiwind, Manga Mandi, Chung, Satto Katla, Nawab Town, and Kahna *(Question No. 872)* 524
-Registered cases in Police Station Rawat, Rawalpindi *(Question No. 1034)* 540
-Registered cases in Police Station Shalamar in 2019 *(Question No. 1011)* 541
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Bheera, Sargodha *(Question No. 829)* 514
-Registered cases of dacoity, robbery and theft in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)* 513
-Registered cases of dacoit, robbery and murder in Lahore in 2018-20 *(Question No.1061)* 544
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Lahore in 2019 *(Question No. 973)* 533
-Registered cases of heinous crimes in Sahiwal from January 2019 to February 2020 *(Question No. 4482*)* 448
-Registered cases of murder and attempt of murder in Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1060)* 543
-Registered cases of serious crimes in Police Station Ghalib Market, Lahore *(Question No. 5306*)* 506
-Registered cases of serious crimes in Police Station Yaki Gate, Lahore *(Question No. 1058)* 542
-Registered cases of suicides from January 2019 to date *(Question No. 860)* 518
-Registration of Madrissas, Masjids and Imams Under National Action Plan in Mandi Bahauddin *(Question No. 4942*)* 499
-Regularization of employees recruited agains the rule A-17 in Police Department *(Question No. 4450*)* 481
-Removal of Special Patrolling Allowance and extra increase in basic pay of Patrolling Police *(Question No. 3817*)* 472
-Steps taken against harassment of women *(Question No. 4535*)* 486
-Steps taken for arresting most wanted criminals in Rahim Yar Khan *(Question No. 877)* 524

PAGE NO.

-Steps taken for controlling over narcotics in Municipal Committee Kameer and other areas, Sahiwal *(Question No. 694)* 511
-Steps taken for controlling over hate speeches under National Action Plan in Mandi Bahaudin *(Question No. 4941*)* 498
-Vacancies of police officers *(Question No. 650)* 507

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Areas for production of Lychee *(Question No. 6013*)* 714
-Allocated funds for betterment of oil producing crops in 2020-21 *(Question No. 5799*)* 672
-Allocated funds for construction of Mini Dams *(Question No. 7645*)* 708
-Concreted water courses in Sargodha and details about vacant posts of field staff in Agriculture Department in the province *(Question No. 7437*)* 739
-Construction of water courses and details about offices of Agriculture Department in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 6055*)* 725
-Cultivated area of cotton and sugarcane in Rahim Yar Khan *(Question No. 6122*)* 727
-Details about cast on production of fertilizer bag and its price in market *(Question No. 8259*)* 753
-Details about cultivated areas and betterment in production of mushrooms *(Question No. 6519*)* 683
-Details about cultivated areas of pulses and other grains in the province *(Question No. 7225*)* 692
-Details about development work and irregularities in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2678*)* 712
-Details about employees involved in Anti Corruption cases in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 6400*)* 729
-Details about loans issued to farmers on zero markup in last five years *(Question No. 6695*)* 733
-Details about making cultivable the land effected with logging water and salinity in PP-198, Sahiwal *(Question No. 5114*)* 721
-Details about Principals and institutes working under Ayub Research Institute Faisalabad *(Question No. 6553*)* 730
-Details about project SMART with cooperation of World Bank *(Question No. 6529*)* 685
-Details about purchase of vehicles in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2682*)* 713
-Details about recruitment in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2677*)* 710
-Details about shops and stores in vegetable markets in Khushab *(Question No. 7324*)* 699

PAGE NO.

-Employees and cost accurred upon construction of Water Management Research Farm Okara *(Question No. 6749*)* 735
-Functional and non functional Departments of Agriculture University Okara Campus *(Question No. 6750*)* 738
-Invention of new seeds for increase in production of rice *(Question No. 6022*)* 716
-Issuance of loans to formers against E-Credit Scheme *(Question No. 6075*)* 726
-Non availablity of fruit and grain market in Dera Ghazi Khan *(Question No. 6482*)* 681
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Khushab *(Question No. 7323*)* 696
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Sheikhupura *(Question No. 8138*)* 750
-Number of employees and production of seeds in Processing Plant Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 5976*)* 723
-Number of institutes of Punjab Agriculture Research Board in the province *(Question No. 7638*)* 702
-Number of Market Committees, employees and vacant posts in Chakwal *(Question No. 6793*)* 688
-Number of registered farmers of cotton in Punjab Seed Corporation *(Question No. 7201*)* 691
-Productions gained from Pasroor Research Centre and details about employees therein, Sialkot *(Question No. 7617*)* 749
-Provision of funds and facilities to farmers in Agriculture Department tehsil Pasroor, Sialkot *(Question No. 7616*)* 744
-Provision of funds to Punjab Seed Corporation Sahiwal *(Question No. 5037*)* 719
-Regularization of employees working on contract in Agriculture Department Sialkot and Chiniot *(Question No. 7460*)* 741
-Regularization of field staff of water management in Agriculture Department *(Question No. 6746*)* 734
-Reservations of traders on establishment of new fruit and vegetable market Haroonabad *(Question No. 7493*)* 743
-Vacant posts of crop reporter, field assistant, field supervisor and agriculture supervisor in Agriculture Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 5803*)* 677

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
QUESTIONS regarding-
-Cases of cattle theft and recoveries in Okara *(Question No. 870)* 522
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and robbery in Okara *(Question No. 4400*)* 480

PAGE NO.

-Details about Green Belt Extention project in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 5249*)* 620
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Okara, Baseerpur and Mandi Ahmedabad *(Question No. 3814*)* 596
-Details about provision of funds and start of projects work in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1111)* 652
-Number of Metropolitan Corporations, Municipal Corporations and Municipal Committees in the province *(Question No. 1084)* 648
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1006)* 639
-Upgradation of RHC Baseerpur and Battak, Okara *(Question No. 5252*)* 768

ISHRAT ASHRAF, MS.
QUESTION regarding-
-Registered cases in Police Station Rawat, Rawalpindi *(Question No. 1034)* 540

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Bhogiwal Road Shair Chowk, Lahore *(Question No. 4228*)* 610
-Construction and repair of Bund road to Madina Colony Chowk Aliya Town road, Lahore *(Question No. 4227*)* 609
-Details about complaints against police during first ten days in 2020 *(Question No. 4186*)* 477
-Details about controlling over registration of false FIR *(Question No. 897)* 527
-Details about increasing incidents of child abuse and pornography *(Question No. 4222*)* 478
-Details about prevention of encroachment besides the boundry wall and safety of Shalamar Garden, Lahore *(Question No. 1066)* 644
-Registered cases of murder and attempt of murder in Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1060)* 543
-Registered cases in Police Station Shalamar in 2019 *(Question No. 1011)* 541
-Steps taken for removal of encroachments in different areas of Lahore *(Question No. 1012)* 640
-Steps taken for removal of encroachments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 638

KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022 568

PAGE NO.

L

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Action against encroachment in Data Ganj Bakhsh Town, Lahore *(Question No. 5329*)* 622

-Aims and objects of Clean Lahore mobile application *(Question No. 5544*)* 629

-Allocated budget and construction of new bus stand in Rahim Yar Khan *(Question No. 3445*)* 601

-Allocated funds and construction of biggest lake of South Punjab in Khanewal *(Question No. 4994*)* 613

-Allocated funds of Aziz Bhatti Town *(Question No. 5063*)* 616

-Budget of Municipal Corporation Gujranwala and other details *(Question No. 5415*)* 625

-Average number of animals slaughtered daily in slaughter houses of Lahore and details about doctors and staff therein *(Question No. 1163)* 655

-Construction and repair of Bund road to Madina Colony Chowk Aliya Town road, Lahore *(Question No. 4227*)* 609

-Construction and repair of Bhogiwal Road Shair Chowk, Lahore *(Question No. 4228*)* 610

-Construction and repair of Peco road to Government Women College Ayub road Kot Lakhpat, Lahore *(Question No. 4183*)* 608

-Construction of road from Bhera bus stand to Thathi Noor in Sargodha *(Question No. 1117)* 653

-Construction of road from Chah Union Conunil office to Jahada, Sargodha *(Question No. 5299*)* 622

-Construction of rooms and veranda in Janazgah in Basti Moran Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 5715*)* 631

-Cost incurred upon construction of General Bus Stand Khanewal *(Question No. 4958*)* 612

-Details about betterment of Khayaban-e-Sarwar Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1223)* 656

-Details about betterment of Model Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1222)* 655

-Details about boundary wall of graveyard in mouza Islampura PP-72, Sargodha *(Question No. 5016*)* 615

-Details about development budget, projects, estimated cost and spent amount in district Bahawalnagar *(Question No. 1071)* 645

-Details about Green Belt Extention project in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 5249*)* 620

-Details about installing lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 637

-Details about issuance of funds, number of employees and establishment of Municipal Committee Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3313*)* 597

PAGE NO.

-Details about land vacated during demolishment of encroachments *(Question No. 785)* 636
-Details about prevention of encroachment besides the boundry wall and safety of Shalamar Garden, Lahore *(Question No. 1066)* 644
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Okara, Baseerpur and Mandi Ahmedabad *(Question No. 3814*)* 596
-Details about provision of funds and start of projects work in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1111)* 652
-Details about sewerage system of Chak No. 294/GB, Toba Tek Singh *(Question No. 4742*)* 611
-Details about spray for prevention of corona *(Question No. 1059)* 643
-Details about throwing waste of city in Shanti Nagar Jhelum *(Qusetion No. 4550*)* 611
-Details about waste picking machinery and monthly expenses in Faisalabad Waste Management Company *(Question No. 2974*)* 600
-Duties and powers of members and Chairman of Local Government Development Board, Rahim Yar Khan *(Question No. 5719*)* 632
-Establishment of Bahawalpur Waste Management Company *(Question No. 5529*)* 628
-Establishment of monitoring committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 640
-Establishment of Shahr-e-Khamoshan Authority *(Question No. 5065*)* 618
-Faults in street lights installed in PP-112, Faisalabad *(Question No. 2938*)* 598
-Functional condition of traffic signals and street lights on Khatm –e-Nabuwwat Chowk Chiniot *(Question No. 5012*)* 614
-Funds provided for construction and repair of roads in PP-189 and city Okara *(Question No. 5385*)* 624
-Illegal sale of petrol on Kamahan road *(Question No. 4030*)* 607
-Installation of traffic signals in district Jhang *(Question No. 3711*)* 603
-Non availability of traffic signals on roads and Chowks in Khushab *(Question No. 5277*)* 621
-Non provision of clean drinking water connection to health centres and educational institutes in Sahiwal *(Question No. 1092)* 650
-Number of employees in Municipal Committee Kameer, Sahiwal *(Question No. 1927*)* 584
-Number of government Libraries and provision of funds for them in Rajanpur *(Question No. 1325)* 657
-Number of Metropolitan Corporations, Municipal Corporations and Municipal Committees in the province *(Question No. 1084)* 648
-Number of Sanitary Workers and vacant posts in Municipal Corporation Jhang *(Question No. 3839*)* 607
-Number of vehicles and employees for cleaning in PP-112, Faisalabad *(Question No. 1327)* 659
-Over charging of "adda fee" at General bus stand Jhang *(Question No. 3838*)* 605

PAGE NO.

-Poor management of cleanliness in slaughter house Sahiwal *(Question No. 3537*)* 602
-Provision of alternate place to residents of houses/buildings declared dilapidated and dangerous in Lahore *(Question No. 5749*)* 633
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1006)* 639
-Recruitment of sweepers and Sanitary Workers according to population of city Chiniot *(Question No. 1080)* 647
-Regularization of employees of class four in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 739)* 634
-Removal of encroachments on road from Ganda Nala to Main Bazar Salar Road PP-166, Lahore *(Question No. 5428*)* 626
-Shifting of Dairy Farms out of population in Liaqatabad Kot Lakphat, Lahore *(Question No. 1152)* 653
-Shortage of place and number of graveyards in Jhang *(Question No. 3712*)* 603
-Steps taken for removal of encroachments in different areas of Lahore *(Question No. 1012)* 640
-Steps taken for removal of encroachments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 638
-Time frame of completion of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 642
-Unregistered housing societies in Gujranwala *(Question No. 5696*)* 630
-Usage of Budget of Local Government in 2019-20 *(Question No. 5542*)* 629

M

MAHMOOD UL HAQ, MR.
QUESTION regarding-
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Sheikhupura *(Question No. 8138*)* 750

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for provision of aid to flood affecties in area of head 7/R Haroonabad, Bahawalnagar 848
QUESTIONS regarding-
-Construction of water courses and details about offices of Agriculture Department in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 6055*)* 725
-Details about development budget, projects, estimated cost and spent amount in district Bahawalnagar *(Question No. 1071)* 645
-Establishment of RHC in Head 7/R and allocated funds for RHC Faqirwali, Bahawalnagar *(Question No. 5359*)* 794
-Facilities and machinery in THQ Hospitals of Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5896*)* 820
-Reservations of traders on establishment of new fruit and vegetable market Haroonabad *(Question No. 7493*)* 742

PAGE NO.

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Local Government & Community Development)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against encroachment in Data Ganj Bakhsh Town, Lahore *(Question No. 5329*)* 623

-Aims and objects of Clean Lahore mobile application *(Question No. 5544*)* 630

-Allocated budget and construction of new bus stand in Rahim Yar Khan *(Question No. 3445*)* 601

-Allocated funds and construction of biggest lake of South Punjab in Khanewal *(Question No. 4994*)* 613

-Allocated funds of Aziz Bhatti Town *(Question No. 5063*)* 617

-Budget of Municipal Corporation Gujranwala and other details *(Question No. 5415*)* 625

-Average number of animals slaughtered daily in slaughter houses of Lahore and details about doctors and staff therein *(Question No. 1163)* 655

-Construction and repair of Bund road to Madina Colony Chowk Aliya Town road, Lahore *(Question No. 4227*)* 609

-Construction and repair of Bhogiwal Road Shair Chowk, Lahore *(Question No. 4228*)* 610

-Construction and repair of Peco road to Government Women College Ayub road Kot Lakhpat, Lahore *(Question No. 4183*)* 608

-Construction of road from Bhera bus stand to Thathi Noor in Sargodha *(Question No. 1117)* 653

-Construction of road from Chah Union Conunil office to Jahada, Sargodha *(Question No. 5299*)* 622

-Construction of rooms and veranda in Janazgah in Basti Moran Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 5715*)* 632

-Cost incurred upon construction of General Bus Stand Khanewal *(Question No. 4958*)* 612

-Details about betterment of Khayaban-e-Sarwar Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1223)* 657

-Details about betterment of Model Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1222)* 656

-Details about boundary wall of graveyard in mouza Islampura PP-72, Sargodha *(Question No. 5016*)* 616

-Details about development budget, projects, estimated cost and spent amount in district Bahawalnagar *(Question No. 1071)* 646

-Details about Green Belt Extention project in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 5249*)* 620

-Details about installing lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 638

-Details about issuance of funds, number of employees and establishment of Municipal Committee Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3313*)* 597

-Details about land vacated during demolishment of encroachments *(Question No. 785)* 637

PAGE NO.

-Details about prevention of encroachment besides the boundry wall and safety of Shalamar Garden, Lahore *(Question No. 1066)* 644
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Okara, Baseerpur and Mandi Ahmedabad *(Question No. 3814*)* 596
-Details about provision of funds and start of projects work in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1111)* 652
-Details about sewerage system of Chak No. 294/GB, Toba Tek Singh *(Question No. 4742*)* 612
-Details about spray for prevention of corona *(Question No. 1059)* 643
-Details about throwing waste of city in Shanti Nagar Jhelum *(Qusetion No. 4550*)* 611
-Details about waste picking machinery and monthly expenses in Faisalabad Waste Management Company *(Question No. 2974*)* 600
-Duties and powers of members and Chairman of Local Government Development Board, Rahim Yar Khan *(Question No. 5719*)* 632
-Establishment of Bahawalpur Waste Management Company *(Question No. 5529*)* 628
-Establishment of monitoring committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 640
-Establishment of Shahr-e-Khamoshan Authority *(Question No. 5065*)* 619
-Faults in street lights installed in PP-112, Faisalabad *(Question No. 2938*)* 599
-Functional condition of traffic signals and street lights on Khatm-e-Nabuwwat Chowk Chiniot *(Question No. 5012*)* 614
-Funds provided for construction and repair of roads in PP-189 and city Okara *(Question No. 5385*)* 624
-Illegal sale of petrol on Kamahan road *(Question No. 4030*)* 608
-Installation of traffic signals in district Jhang *(Question No. 3711*)* 603
-Non availability of traffic signals on roads and Chowks in Khushab *(Question No. 5277*)* 621
-Non provision of clean drinking water connection to health centres and educational institutes in Sahiwal *(Question No. 1092)* 650
-Number of employees in Municipal Committee Kameer, Sahiwal *(Question No. 1927*)* 584
-Number of government Libraries and provision of funds for them in Rajanpur *(Question No. 1325)* 658
-Number of Metropolitan Corporations, Municipal Corporations and Municipal Committees in the province *(Question No. 1084)* 649
-Number of Sanitary Workers and vacant posts in Municipal Corporation Jhang *(Question No. 3839*)* 607
-Number of vehicles and employees for cleaning in PP-112, Faisalabad *(Question No. 1327)* 659
-Over charging of "adda fee" at General bus stand Jhang *(Question No. 3838*)* 605
-Poor management of cleanliness in slaughter house Sahiwal *(Question No. 3537*)* 602

PAGE NO.

-Provision of alternate place to residents of houses/buildings declared dilapidated and dangerous in Lahore *(Question No. 5749*)* 634
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1006)* 639
-Recruitment of sweepers and Sanitary Workers according to population of city Chiniot *(Question No. 1080)* 647
-Regularization of employees of class four in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 739)* 635
-Removal of encroachments on road from Ganda Nala to Main Bazar Salar Road PP-166, Lahore *(Question No. 5428*)* 627
-Shifting of Dairy Farms out of population in Liaqatabad Kot Lakphat, Lahore *(Question No. 1152)* 654
-Shortage of place and number of graveyards in Jhang *(Question No. 3712*)* 604
-Steps taken for removal of encroachments in different areas of Lahore *(Question No. 1012)* 641
-Steps taken for removal of encroachments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 639
-Time frame of completion of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 642
-Unregistered housing societies in Gujranwala *(Question No. 5696*)* 631
-Usage of Budget of Local Government in 2019-20 *(Question No. 5542*)* 629

MEHWISH SULTANA, MS.
QUESTION regarding-
-Number of Market Committees, employees and vacant posts in Chakwal *(Question No. 6793*)* 688

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed

MINISTER FOR HOME & PRISONS
-See under Muhammad Hashim Dogar, Mr.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Muhammad Akhtar, Mr.

MOMINA WAHEED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about land vacated during demolishment of encroachments *(Question No. 785)* 636
-Establishment and purpose of Centre for Infection Control *(Question No. 5604*)* 809
-Establishment of Safe City Project in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4896*)* 497

	PAGE NO.
-Expenditures occurred upon installation of camras on entrance of Lahore *(Question No. 4904*)*	497
-Number of dengue cases in 2020 *(Question No. 6066*)*	827
MOTIONS regarding-	
-Leave be granted to introduced the Punjab Prohibition of Interest on Private Loans Bill 2022	567
-Suspension of rules for presentation of a resolution	421, 588, 661,836
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about shifting of patients from a DHQ Hospital to another DHQ Hospital *(Question No. 5861*)*	817
-Number of injured and deceased persons with aerial firing and details about regestered cases about it *(Question No. 5009*)*	500
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
QUESTIONS regarding-	
-Productions gained from Pasroor Research Centre and details about employees therein, Sialkot *(Question No. 7617*)*	748
-Provision of funds and facilities to farmers in Agriculture Department tehsil Pasroor, Sialkot *(Question No. 7616*)*	744
MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds and vacant posts in THQ Renala Khurd, Okara *(Question No. 5619*)*	812
-Availability and reduction of prices of medicine of common use *(Question No. 1292)*	830
-Construction and repair of dispensary building in Akal Garh Chak No. 63/GB, Faisalabad *(Question No. 6177*)*	829
-Construction, estimated cost and completion of work of Haseeb Shaheed Hospital Faisalabad *(Question No. 4690*)*	782
-Details about Anti Dangue compaign in business institutes *(Question No. 5809*)*	815
-Details about CEO District Healthe Authority Nankana Sahib *(Question No. 5210*)*	790
-Details about doctors and purchase of medicines in RHC 198/RB Faisalabad *(Question No. 4929*)*	785
-Details about facilities in hospitals of PP-49 Narowal *(Question No. 5979*)*	826
-Details about funds provided and steps taken for control over dengue *(Question No. 5516*)*	807
-Details about hepatitis Control Programme *(Question No. 5130*)*	786
-Details about health centres in Gujranwala *(Question No. 5410*)*	797
-Details about patients of snake and dog biting in hospitals of district Rahim Yar Khan *(Question No. 5922*)*	823
-Details about pregnancy tests in Nawaz Sharif Gynae hospital Lahore *(Question No. 5503*)*	806
-Details about Reposting of Drug Inspector in Chiniot *(Question No. 3898*)*	766

PAGE NO.

-Details about shifting of patients from a DHQ Hospital to another DHQ Hospital *(Question No. 5861*)* 818
-Details about wards, beds and machinery in Gynae Hospital New Crol (Qala Tiba Khazana) Lahore *(Question No. 5169*)* 789
-Duties and progress of work of Lady Health Workers in the province *(Question No. 1337)* 833
-Establishment and purpose of Centre for Infection Control *(Question No. 5604*)* 809
-Establishment of RHC in Head 7/R and allocated funds for RHC Faqirwali, Bahawalnagar *(Question No. 5359*)* 794
-Establishment of basic health units in district Okara *(Question No. 5430*)* 801
-Expenditures occurred upon construction of THQ Hospital Kameer, Sahiwal *(Question No. 5375*)* 796
-Facilities and machinery in THQ Hospitals of Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5896*)* 820
-Funds provided to District Health Authority Faisalabad *(Question No. 4172*)* 781
-Funds provided for beds, wards, machinery and medicines in Civil Hospital Rajanpur *(Question No. 5468*)* 803
-Increase in Polio cases and steps taken by the Government *(Question No. 5501*)* 805
-Machinery and sanctioned posts in THQ Hospital Jampur *(Question No. 4730*)* 783
-Number of aids patients and steps taken for awareness about aids in public *(Question No. 5263*)* 792
-Number of dengue cases in 2020 *(Question No. 6066*)* 828
-Number of Rural Health Centres in the province *(Question No. 1370)* 835
-Provision of facility of free of cost Hepatitis test *(Question No. 5963*)* 825
-Provision of incinirators for waste of hospitals in Rahim Yar Khan *(Question No. 5796*)* 814
-Resignations of officers and officials of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3754*)* 778
-Upgradation and establishment of BHUs in last two years in Okara *(Question No. 5889*)* 819
-Upgradation of RHC Baseerpur and Battak, Okara *(Question No. 5252*)* 769
-Upgradation of RHC Haveli Bahadur Shah *(Question No. 4027*)* 780
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Noorpur Thal, Khushab *(Question No. 1319)* 833

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-

-Awarding scholarships to childrens of Police officers from Welfare fund *(Question No. 4571*)* 454
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal *(Question No.1683*)* 442

PAGE NO.

-Details about increase in number of issuance of driving licence in Sahiwal *(Question No. 1097)* 546
-Details about making cultivable the land effected with logging water and salinity in PP-198, Sahiwal *(Question No. 5114*)* 721
-Expenditures occurred upon construction of THQ Hospital Kameer, Sahiwal *(Question No. 5375*)* 795
-Non provision of clean drinking water connection to health centres and educational institutes in Sahiwal *(Question No. 1092)* 650
-Number of employees in Municipal Committee Kameer, Sahiwal *(Question No. 1927*)* 584
-Poor management of cleanliness in slaughter house Sahiwal *(Question No. 3537*)* 602
-Provision of funds to Punjab Seed Corporation Sahiwal *(Question No. 5037*)* 719
-Registered cases of heinous crimes in Sahiwal from January 2019 to February 2020 *(Question No. 4482*)* 448
-Registered cases of serious crimes in Police Station Yaki Gate, Lahore *(Question No. 1058)* 542
-Regularization of employees of class four in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 739)* 634
-Steps taken for controlling over narcotics in Municipal Committee Kameer and other areas, Sahiwal *(Question No. 694)* 511

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 17th August, 2021 754

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Cooperatives, Environment Protection & Parliamentary Affairs)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against illegal seller of arms and norcotics in U.C-12 Arrara and Nalli, Khushab *(Question No. 4543*)* 453
-Awarding scholarships to childrens of Police officers from Welfare fund *(Question No. 4571*)* 455
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal *(Question No.1683*)* 443
-Details about cases of rape with childrens in Khushab *(Question No. 5270*)* 466
-Details about condition after expiring the contract betwean NADRA and Home Department Punjab *(Question No. 5464*)* 468
-Details about funds allocated for Punjab Police in 2019-20 *(Question No. 4932*)* 461
-Details about sale of ice drug in Baghbanpura Lahore *(Question No. 5173*)* 463
-Registered cases of heinous crimes in Sahiwal from January 2019 to February 2020 *(Question No. 4482*)* 448

BILLS *(Discussed upon)*-

-The Factories (Amendment Bill) 2022 755
-The Forest (Amendment Bill) 2022 756

	PAGE NO.
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Service (Repeal and Revival) Bill, 2022	417
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022	755
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022	755
-The University of Kamalia Bill 2022	836, 837
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	836
MUHAMMAD HASHIM DOGAR, MR. *(Minister for Home & Prisons)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Cases of cattle theft and recoveries in Okara *(Question No. 870)*	523
-Details about cases and arrest of narcotics sellers in Chak No. 510/GB and 511/GB tehsil Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 4801*)*	496
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and kite flying in Lahore *(Question No. 4475*)*	483
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and robbery in Okara *(Question No. 4400*)*	480
-Details about cases registered in Police Staions of Tandlianwala and Samundari in 2019-20 *(Question No. 4799*)*	495
-Details about complaints against police during first ten days in 2020 *(Question No. 4186*)*	477
-Details about controlling over registration of false FIR *(Question No. 897)*	528
-Details about dead bodies of unknown persons found in January to June 2020 *(Question No. 5010*)*	501
-Details about employees, allocated funds and vehicles in CPO office Faisalabad *(Question No. 4050*)*	476
-Details about incidents of dacoity in Mian Channu during 2019 to date *(Question No. 5047*)*	503
-Details about increase in number of issuance of driving licence in Sahiwal *(Question No. 1097)*	546
-Details about increasing incidents of child abuse and pornography *(Question No. 4222*)*	478
-Details about kidnapping, rape and murder of children *(Question No. 853)*	517
-Details about murder of Security Guard of a Private Company at BHU Chak No.126 South in Sargodha *(Question No. 1048)*	541
-Details about registered cases in Police Stations of city Lahore in 2018-19 *(Question No. 925)*	532
-Details about registration of serious cases in Baseerpur, Haveli Lakha, and Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 4781*)*	494
-Details about serious crimes and registered cases in Police Station Model Town, Lahore *(Question No. 4634*)*	489
-Establishment of Dolphin Force in Rahim Yar Khan and other districts of the province *(Question No. 4336*)*	479
-Establishment of front desks in Police Stations *(Question No. 4678*)*	492
-Establishment of Safe City Project in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4896*)*	497
-Expenditures occurred upon installation of camras on entrance of Lahore *(Question No. 4904*)*	497

PAGE NO.

-Functional condition of cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)* 531
-Functionalization of computerized system in Police Stations *(Question No. 4934*)* 498
-Monthly expense per child in Child Protection and Welfare Bureaue Centres *(Question No. 887)* 526
-Number of check posts of Patrolling Police and staff posted therein, Rahim Yar Khan *(Question No. 3855*)* 474
-Number of deaths in incidents of one wheeling and steps taken for controlling over it *(Question No. 4646*)* 491
-Number of injured and deceased persons with aerial firing and details about regestered cases about it *(Question No. 5009*)* 500
-Number of offices of Child Protection Bureaue and children therein *(Question No. 835)* 515
-Number of Police Stations according to population in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 905)* 529
-Number of traffic wardens assigned at VIP duties in Lahore *(Question No. 861)* 522
-Number of traffic wardens in city Lahore and details about amount collected in head of traffic challans in 2019-20 *(Question No. 3557*)* 470
-Posting and duties of DSP Legal *(Question No. 804)* 512
-Progress of Civil Defence Department in Okara *(Question No. 5087*)* 503
-Registered cases in Police Station Civil Line, Faisalabad *(Question No. 1027)* 537
-Registered cases in Police Station Rawat, Rawalpindi *(Question No. 1034)* 540
-Registered cases in Police Station Shalamar in 2019 *(Question No. 1011)* 542
-Registered cases in Police Stations Raiwind, Manga Mandi, Chung, Satto Katla, Nawab Town, and Kahna *(Question No. 872)* 524
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Bheera, Sargodha *(Question No. 829)* 514
-Registered cases of dacoit, robbery and murder in Lahore in 2018-20 *(Question No.1061)* 545
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Lahore in 2019 *(Question No. 973)* 533
-Registered cases of dacoity, robbery and theft in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)* 513
-Registered cases of murder and attempt of murder in Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1060)* 544
-Registered cases of serious crimes in Police Station Ghalib Market, Lahore *(Question No. 5306*)* 506
-Registered cases of Serious crimes in Police Station Yaki Gate, Lahore *(Question No. 1058)* 543
-Registered cases of suicides from January 2019 to date *(Question No. 860)* 519
-Registration of Madrissas, Masjids and Imams Under National Action Plan in Mandi Bahauddin *(Question No. 4942*)* 500
-Regularization of employees recruited agains the rule A-17 in Police Department *(Question No. 4450*)* 481

PAGE NO.

-Removal of Special Patrolling Allowance and extra increase in basic pay of Patrolling Police *(Question No. 3817*)* 472
-Steps taken against harassment of women *(Question No. 4535*)* 487
-Steps taken for arresting most wanted criminals in Rahim Yar Khan *(Question No. 877)* 525
-Steps taken for controlling over hate speeches under National Action Plan in Mandi Bahaudin *(Question No. 4941*)* 499
-Steps taken for controlling over narcotics in Municipal Committee Kameer and other areas, Sahiwal *(Question No. 694)* 511
-Vacancies of police officers *(Question No. 650)* 508

MUHAMMAD ILLYAS, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about cast on production of fertilizer bag and its price in market *(Question No. 8259*)* 752
-Details about Reposting of Drug Inspector in Chiniot *(Question No. 3898*)* 765
-Functional condition of traffic signals and street lights on Khatm-e-Nabuwwat Chowk Chiniot *(Question No. 5012*)* 614
-Recruitment of sweepers and Sanitary Workers according to population of city Chiniot *(Question No. 1080)* 647
-Concreted water courses in Sargodha and details about vacant posts of field staff in Agriculture Department in the province *(Question No. 7437*)* 738
-Regularization of employees working on contract in Agriculture Department Sialkot and Chiniot *(Question No. 7460*)* 741

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.
QUESTIONS regarding-
-Registered cases in Police Stations Raiwind, Manga Mandi, Chung, Satto Katla, Nawab Town, and Kahna *(Question No. 872)* 524
-Registered cases of dacoit, robbery and murder in Lahore in 2018-20 *(Question No.1061)* 544

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Budget of Municipal Corporation Gujranwala and other details *(Question No. 5415*)* 625
-Details about health centres in Gujranwala *(Question No. 5410*)* 796

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about cases and arrest of narcotics sellers in Chak No. 510/GB and 511/GB tehsil Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 4801*)* 496
-Details about cases registered in Police Staions of Tandlianwala and Samundari in 2019-20 *(Question No. 4799*)* 494

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction, estimated cost and completion of work of Haseeb Shaheed Hospital Faisalabad *(Question No. 4690*)* 782

PAGE NO.

-Details about development work and irregularities in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2678*)* 711
-Details about employees, allocated funds and vehicles in CPO office Faisalabad *(Question No. 4050*)* 475
-Details about employees involved in Anti Corruption cases in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 6400*)* 728
-Details about Principals and institutes working under Ayub Research Institute Faisalabad *(Question No. 6553*)* 729
-Details about purchase of vehicles in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2682*)* 712
-Details about recruitment in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2677*)* 710
-Details about waste picking machinery and monthly expenses in Faisalabad Waste Management Company *(Question No. 2974*)* 600
-Faults in street lights installed in PP-112, Faisalabad *(Question No. 2938*)* 598
-Funds provided to District Health Authority Faisalabad *(Question No. 4172*)* 780
-Number of vehicles and employees for cleaning in PP-112, Faisalabad *(Question No. 1327)* 659
-Registered cases in Police Station Civil Line, Faisalabad *(Question No. 1027)* 537
-Vacancies of police officers *(Question No. 650)* 507

MUHAMMAD WAHEED, MALIK
QUESTION regarding-
-Time frame of completion of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 642

MUMTAZ ALI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of rooms and veranda in Janazgah in Basti Moran Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 5715*)* 631
-Cultivated area of cotton and sugarcane in Rahim Yar Khan *(Question No. 6122*)* 727
-Details about Anti Dangue compaign in business institutes *(Question No. 5809*)* 815
-Duties and powers of members and Chairman of Local Government Development Board, Rahim Yar Khan *(Question No. 5719*)* 632
-Number of check posts of Patrolling Police and staff posted therein, Rahim Yar Khan *(Question No. 3855*)* 473
-Number of employees and production of seeds in Processing Plant Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 5976*)* 723
-Number of traffic wardens in city Lahore and details about amount collected in head of traffic challans in 2019-20 *(Question No. 3557*)* 470

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTIONS regarding-
-Concreted water courses in Sargodha and details about vacant posts of field staff in Agriculture Department in the province *(Question No. 7437*)* 738
-Details about murder of Security Guard of a Private Company at BHU Chak No.126 South in Sargodha *(Question No. 1048)* 540

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and vacant posts in THQ Renala Khurd, Okara *(Question No. 5619*)* 811
-Employees and cost accurred upon construction of Water Management Research Farm Okara *(Question No. 6749*)* 734
-Functional and non functional Departments of Agriculture University Okara Campus *(Question No. 6750*)* 738
-Funds provided for construction and repair of roads in PP-189 and city Okara *(Question No. 5385*)* 624
-Progress of Civil Defence Department in Okara *(Question No. 5087*)* 503

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-31st July, 2022 410
-15th August, 2022 440
-16th August, 2022 562
-17th August, 2022 668
-18th August, 2022 764
-22nd August, 2022 860

NASRIN TARIQ, MS.
QUESTION regarding-
-Details about project SMART with cooperation of World Bank *(Question No. 6529*)* 684

NEELUM HAYAT MALIK, MS.
QUESTIONS regarding-
-Action against illegal seller of arms and norcotics in U.C-12 Arrara and Nalli, Khushab *(Question No. 4543*)* 452
-Allocated funds for construction of Mini Dams *(Question No. 7645*)* 708
-Number of institutes of Punjab Agriculture Research Board in the province *(Question No. 7638*)* 701

NOOR UL AMIN WATTOO, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about registration of serious cases in Baseerpur, Haveli Lakha, and Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 4781*)* 494
-Establishment of basic health units in district Okara *(Question No. 5430*)* 801

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Deputy Speaker Mr. Wasiq Qayyum Abbasi 412

P

POINTS OF ORDER REGARDING-
-Death of thousand of cattle by disease of Lumpy Skin 553
-Demand for taking steps by the government on death of cattle with disease of Lumpy Skin 594
-Hurdle in legislation due to walking out by opposition without any reason 578
-Demand for provision of aid to flood affecties in area of head 7/R Haroonabad, Bahawalnagar 848
-Demand for providing relief to flood affecties in trible area 846
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and vacant posts in THQ Renala Khurd, Okara *(Question No. 5619*)* 811
-Availability and reduction of prices of medicine of common use *(Question No. 1292)* 830
-Construction and repair of dispensary building in Akal Garh Chak No. 63/GB, Faisalabad *(Question No. 6177*)* 829
-Construction, estimated cost and completion of work of Haseeb Shaheed Hospital Faisalabad *(Question No. 4690*)* 782
-Details about Anti Dangue compaign in business institutes *(Question No. 5809*)* 815
-Details about CEO District Healthe Authority Nankana Sahib *(Question No. 5210*)* 790
-Details about doctors and purchase of medicines in RHC 198/RB Faisalabad *(Question No. 4929*)* 784
-Details about facilities in hospitals of PP-49 Narowal *(Question No. 5979*)* 825
-Details about funds provided and steps taken for control over dengue *(Question No. 5516*)* 807
-Details about hepatitis Control Programme *(Question No. 5130*)* 786
-Details about health centres in Gujranwala *(Question No. 5410*)* 796
-Details about patients of snake and dog biting in hospitals of district Rahim Yar Khan *(Question No. 5922*)* 822
-Details about pregnancy tests in Nawaz Sharif Gynae hospital Lahore *(Question No. 5503*)* 806
-Details about Reposting of Drug Inspector in Chiniot *(Question No. 3898*)* 765
-Details about shifting of patients from a DHQ Hospital to another DHQ Hospital *(Question No. 5861*)* 817
-Details about wards, beds and machinery in Gynae Hospital New Crol (Qala Tiba Khazana) Lahore *(Question No. 5169*)* 788

PAGE NO.

-Duties and progress of work of Lady Health Workers in the province *(Question No. 1337)* 833
-Establishment and purpose of Centre for Infection Control *(Question No. 5604*)* 809
-Establishment of RHC in Head 7/R and allocated funds for RHC Faqirwali, Bahawalnagar *(Question No. 5359*)* 794
-Establishment of basic health units in district Okara *(Question No. 5430*)* 801
-Expenditures occurred upon construction of THQ Hospital Kameer, Sahiwal *(Question No. 5375*)* 795
-Facilities and machinery in THQ Hospitals of Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5896*)* 820
-Funds provided to District Health Authority Faisalabad *(Question No. 4172*)* 780
-Funds provided for beds, wards, machinery and medicines in Civil Hospital Rajanpur *(Question No. 5468*)* 802
-Increase in Polio cases and steps taken by the Government *(Question No. 5501*)* 805
-Machinery and sanctioned posts in THQ Hospital Jampur *(Question No. 4730*)* 783
-Number of aids patients and steps taken for awareness about aids in public *(Question No. 5263*)* 791
-Number of dengue cases in 2020 *(Question No. 6066*)* 827
-Number of Rural Health Centres in the province *(Question No. 1370)* 835
-Provision of facility of free of cost Hepatitis test *(Question No. 5963*)* 824
-Provision of incinirators for waste of hospitals in Rahim Yar Khan *(Question No. 5796*)* 814
-Resignations of officers and officials of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3754*)* 777
-Upgradation and establishment of BHUs in last two years in Okara *(Question No. 5889*)* 818
-Upgradation of RHC Baseerpur and Battak, Okara *(Question No. 5252*)* 768
-Upgradation of RHC Haveli Bahadur Shah *(Question No. 4027*)* 779
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Noorpur Thal, Khushab *(Question No. 1319)* 832

PAGE NO.

Q

QUESTIONS REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Areas for production of Lychee *(Question No. 6013*)* 713
-Allocated funds for betterment of oil producing crops in 2020-21 *(Question No. 5799*)* 672
-Allocated funds for construction of Mini Dams *(Question No. 7645*)* 708
-Concreted water courses in Sargodha and details about vacant posts of field staff in Agriculture Department in the province *(Question No. 7437*)* 738
-Construction of water courses and details about offices of Agriculture Department in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 6055*)* 725
-Cultivated area of cotton and sugarcane in Rahim Yar Khan *(Question No. 6122*)* 727
-Details about cast on production of fertilizer bag and its price in market *(Question No. 8259*)* 752
-Details about cultivated areas and betterment in production of mushrooms *(Question No. 6519*)* 683
-Details about cultivated areas of pulses and other grains in the province *(Question No. 7225*)* 692
-Details about development work and irregularities in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2678*)* 711
-Details about employees involved in Anti Corruption cases in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 6400*)* 728
-Details about loans issued to farmers on zero markup in last five years *(Question No. 6695*)* 732
-Details about making cultivable the land effected with logging water and salinity in PP-198, Sahiwal *(Question No. 5114*)* 721
-Details about Principals and institutes working under Ayub Research Institute Faisalabad *(Question No. 6553*)* 729
-Details about project SMART with cooperation of World Bank *(Question No. 6529*)* 684
-Details about purchase of vehicles in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2682*)* 712
-Details about recruitment in Agriculture University Faisalabad during the period of former Vice Chancellor *(Question No. 2677*)* 710
-Details about shops and stores in vegetable markets in Khushab *(Question No. 7324*)* 698
-Employees and cost accurred upon construction of Water Management Research Farm Okara *(Question No. 6749*)* 734
-Functional and non functional Departments of Agriculture University Okara Campus *(Question No. 6750*)* 738

PAGE NO.

-Invention of new seeds for increase in production of rice *(Question No. 6022*)* 715
-Issuance of loans to formers against E-Credit Scheme *(Question No. 6075*)* 726
-Non availablity of fruit and grain market in Dera Ghazi Khan *(Question No. 6482*)* 680
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Khushab *(Question No. 7323*)* 696
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Sheikhupura *(Question No. 8138*)* 750
-Number of employees and production of seeds in Processing Plant Punjab Seed Corporation Rahim Yar Khan *(Question No. 5976*)* 723
-Number of institutes of Punjab Agriculture Research Board in the province *(Question No. 7638*)* 701
-Number of Market Committees, employees and vacant posts in Chakwal *(Question No. 6793*)* 688
-Number of registered farmers of cotton in Punjab Seed Corporation *(Question No. 7201*)* 690
-Productions gained from Pasroor Research Centre and details about employees therein, Sialkot *(Question No. 7617*)* 748
-Provision of funds and facilities to farmers in Agriculture Department tehsil Pasroor, Sialkot *(Question No. 7616*)* 744
-Provision of funds to Punjab Seed Corporation Sahiwal *(Question No. 5037*)* 719
-Regularization of employees working on contract in Agriculture Department Sialkot and Chiniot *(Question No. 7460*)* 741
-Regularization of field staff of water management in Agriculture Department *(Question No. 6746*)* 733
-Reservations of traders on establishment of new fruit and vegetable market Haroonabad *(Question No. 7493*)* 742
-Vacant posts of crop reporter, field assistant, field supervisor and agriculture supervisor in Agriculture Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 5803*)* 677

HOME DEPARTMENT-

-Action against illegal seller of arms and norcotics in U.C-12 Arrara and Nalli, Khushab *(Question No. 4543*)* 452
-Awarding scholarships to childrens of Police officers from Welfare fund *(Question No. 4571*)* 454
-Cases of cattle theft and recoveries in Okara *(Question No. 870)* 522
-Construction of building of Child Protection Unit in Sahiwal *(Question No.1683*)* 442
-Details about cases and arrest of narcotics sellers in Chak No. 510/GB and 511/GB tehsil Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 4801*)* 496
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and kite flying in Lahore *(Question No. 4475*)* 482
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and robbery in Okara *(Question No. 4400*)* 480
-Details about cases of rape with childrens in Khushab *(Question No. 5270*)* 466

PAGE NO.

-Details about cases registered in Police Staions of Tandlianwala and Samundari in 2019-20 *(Question No. 4799*)* 494
-Details about complaints against police during first ten days in 2020 *(Question No. 4186*)* 477
-Details about condition after expiring the contract betwean NADRA and Home Department Punjab *(Question No. 5464*)* 468
-Details about controlling over registration of false FIR *(Question No. 897)* 527
-Details about dead bodies of unknown persons found in January to June 2020 *(Question No. 5010*)* 501
-Details about employees, allocated funds and vehicles in CPO office Faisalabad *(Question No. 4050*)* 475
-Details about funds allocated for Punjab Police in 2019-20 *(Question No. 4932*)* 460
-Details about increasing incidents of child abuse and pornography *(Question No. 4222*)* 478
-Details about incidents of dacoity in Mian Channu during 2019 to date *(Question No. 5047*)* 502
-Details about increase in number of issuance of driving licence in Sahiwal *(Question No. 1097)* 546
-Details about kidnapping, rape and murder of children *(Question No. 853)* 517
-Details about murder of Security Guard of a Private Company at BHU Chak No.126 South in Sargodha *(Question No. 1048)* 540
-Details about registered cases in Police Stations of city Lahore in 2018-19 *(Question No. 925)* 532
-Details about registration of serious cases in Baseerpur, Haveli Lakha, and Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 4781*)* 494
-Details about sale of ice drug in Baghbanpura Lahore *(Question No. 5173*)* 462
-Details about serious crimes and registered cases in Police Station Model Town, Lahore *(Question No. 4634*)* 488
-Establishment of Safe City Project in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4896*)* 497
-Establishment of Dolphin Force in Rahim Yar Khan and other districts of the province *(Question No. 4336*)* 479
-Establishment of front desks in Police Stations *(Question No. 4678*)* 492
-Expenditures occurred upon installation of camras on entrance of Lahore *(Question No. 4904*)* 497
-Functional condition of cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)* 531
-Functionalization of computerized system in Police Stations *(Question No. 4934*)* 498
-Monthly expense per child in Child Protection and Welfare Bureaue Centres *(Question No. 887)* 526
-Number of check posts of Patrolling Police and staff posted therein, Rahim Yar Khan *(Question No. 3855*)* 473

PAGE NO.

-Number of deaths in incidents of one wheeling and steps taken for controlling over it *(Question No. 4646*)* 491
-Number of injured and deceased persons with aerial firing and details about regestered cases about it *(Question No. 5009*)* 500
-Number of offices of Child Protection Bureaue and children therein *(Question No. 835)* 515
-Number of Police Stations according to population in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 905)* 528
-Number of traffic wardens assigned at VIP duties in Lahore *(Question No. 861)* 522
-Number of traffic wardens in city Lahore and details about amount collected in head of traffic challans in 2019-20 *(Question No. 3557*)* 470
-Posting and duties of DSP Legal *(Question No. 804)* 511
-Progress of Civil Defence Department in Okara *(Question No. 5087*)* 503
-Registered cases in Police Station Civil Line, Faisalabad *(Question No. 1027)* 537
-Registered cases in Police Stations Raiwind, Manga Mandi, Chung, Satto Katla, Nawab Town, and Kahna *(Question No. 872)* 524
-Registered cases in Police Station Rawat, Rawalpindi *(Question No. 1034)* 540
-Registered cases in Police Station Shalamar in 2019 *(Question No. 1011)* 541
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Bheera, Sargodha *(Question No. 829)* 514
-Registered cases of dacoity, robbery and theft in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)* 513
-Registered cases of dacoit, robbery and murder in Lahore in 2018-20 *(Question No.1061)* 544
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Lahore in 2019 *(Question No. 973)* 533
-Registered cases of heinous crimes in Sahiwal from January 2019 to February 2020 *(Question No. 4482*)* 448
-Registered cases of murder and attempt of murder in Police Station Baghbanpura, Lahore *(Question No. 1060)* 543
-Registered cases of serious crimes in Police Station Ghalib Market, Lahore *(Question No. 5306*)* 506
-Registered cases of serious crimes in Police Station Yaki Gate, Lahore *(Question No. 1058)* 542
-Registered cases of suicides from January 2019 to date *(Question No. 860)* 518
-Registration of Madrissas, Masjids and Imams Under National Action Plan in Mandi Bahauddin *(Question No. 4942*)* 499
-Regularization of employees recruited agains the rule A-17 in Police Department *(Question No. 4450*)* 481
-Removal of Special Patrolling Allowance and extra increase in basic pay of Patrolling Police *(Question No. 3817*)* 472
-Steps taken against harassment of women *(Question No. 4535*)* 486
-Steps taken for arresting most wanted criminals in Rahim Yar Khan *(Question No. 877)* 524

PAGE NO.

-Steps taken for controlling over narcotics in Municipal Committee Kameer and other areas, Sahiwal *(Question No. 694)* 511
-Steps taken for controlling over hate speeches under National Action Plan in Mandi Bahaudin *(Question No. 4941*)* 498
-Vacancies of police officers *(Question No. 650)* 507

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Action against encroachment in Data Ganj Bakhsh Town, Lahore *(Question No. 5329*)* 622
-Aims and objects of Clean Lahore mobile application *(Question No. 5544*)* 629
-Allocated budget and construction of new bus stand in Rahim Yar Khan *(Question No. 3445*)* 601
-Allocated funds and construction of biggest lake of South Punjab in Khanewal *(Question No. 4994*)* 613
-Allocated funds of Aziz Bhatti Town *(Question No. 5063*)* 616
-Budget of Municipal Corporation Gujranwala and other details *(Question No. 5415*)* 625
-Average number of animals slaughtered daily in slaughter houses of Lahore and details about doctors and staff therein *(Question No. 1163)* 655
-Construction and repair of Bund road to Madina Colony Chowk Aliya Town road, Lahore *(Question No. 4227*)* 609
-Construction and repair of Bhogiwal Road Shair Chowk, Lahore *(Question No. 4228*)* 610
-Construction and repair of Peco road to Government Women College Ayub road Kot Lakhpat, Lahore *(Question No. 4183*)* 608
-Construction of road from Bhera bus stand to Thathi Noor in Sargodha *(Question No. 1117)* 653
-Construction of road from Chah Union Conunil office to Jahada, Sargodha *(Question No. 5299*)* 622
-Construction of rooms and veranda in Janazgah in Basti Moran Sadiqabad, Rahim Yar Khan *(Question No. 5715*)* 631
-Cost incurred upon construction of General Bus Stand Khanewal *(Question No. 4958*)* 612
-Details about betterment of Khayaban-e-Sarwar Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1223)* 656
-Details about betterment of Model Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1222)* 655
-Details about boundary wall of graveyard in mouza Islampura PP-72, Sargodha *(Question No. 5016*)* 615
-Details about development budget, projects, estimated cost and spent amount in district Bahawalnagar *(Question No. 1071)* 645
-Details about Green Belt Extention project in Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 5249*)* 620
-Details about installing lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 637
-Details about issuance of funds, number of employees and establishment of Municipal Committee Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3313*)* 597

PAGE NO.

-Details about land vacated during demolishment of encroachments *(Question No. 785)* 636
-Details about prevention of encroachment besides the boundry wall and safety of Shalamar Garden, Lahore *(Question No. 1066)* 644
-Details about projects of sewerage, soling and tuff tyles in Okara, Baseerpur and Mandi Ahmedabad *(Question No. 3814*)* 596
-Details about provision of funds and start of projects work in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1111)* 652
-Details about sewerage system of Chak No. 294/GB, Toba Tek Singh *(Question No. 4742*)* 611
-Details about spray for prevention of corona *(Question No. 1059)* 643
-Details about throwing waste of city in Shanti Nagar Jhelum *(Qusetion No. 4550*)* 611
-Details about waste picking machinery and monthly expenses in Faisalabad Waste Management Company *(Question No. 2974*)* 600
-Duties and powers of members and Chairman of Local Government Development Board, Rahim Yar Khan *(Question No. 5719*)* 632
-Establishment of Bahawalpur Waste Management Company *(Question No. 5529*)* 628
-Establishment of monitoring committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 640
-Establishment of Shahr-e-Khamoshan Authority *(Question No. 5065*)* 618
-Faults in street lights installed in PP-112, Faisalabad *(Question No. 2938*)* 598
-Functional condition of traffic signals and street lights on Khatm –e-Nabuwwat Chowk Chiniot *(Question No. 5012*)* 614
-Funds provided for construction and repair of roads in PP-189 and city Okara *(Question No. 5385*)* 624
-Illegal sale of petrol on Kamahan road *(Question No. 4030*)* 607
-Installation of traffic signals in district Jhang *(Question No. 3711*)* 603
-Non availability of traffic signals on roads and Chowks in Khushab *(Question No. 5277*)* 621
-Non provision of clean drinking water connection to health centres and educational institutes in Sahiwal *(Question No. 1092)* 650
-Number of employees in Municipal Committee Kameer, Sahiwal *(Question No. 1927*)* 584
-Number of government Libraries and provision of funds for them in Rajanpur *(Question No. 1325)* 657
-Number of Metropolitan Corporations, Municipal Corporations and Municipal Committees in the province *(Question No. 1084)* 648
-Number of Sanitary Workers and vacant posts in Municipal Corporation Jhang *(Question No. 3839*)* 607
-Number of vehicles and employees for cleaning in PP-112, Faisalabad *(Question No. 1327)* 659
-Over charging of "adda fee" at General bus stand Jhang *(Question No. 3838*)* 605

PAGE NO.

-Poor management of cleanliness in slaughter house Sahiwal *(Question No. 3537*)* 602
-Provision of alternate place to residents of houses/buildings declared dilapidated and dangerous in Lahore *(Question No. 5749*)* 633
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad, Okara *(Question No. 1006)* 639
-Recruitment of sweepers and Sanitary Workers according to population of city Chiniot *(Question No. 1080)* 647
-Regularization of employees of class four in Municipal Corporation Sahiwal *(Question No. 739)* 634
-Removal of encroachments on road from Ganda Nala to Main Bazar Salar Road PP-166, Lahore *(Question No. 5428*)* 626
-Shifting of Dairy Farms out of population in Liaqatabad Kot Lakphat, Lahore *(Question No. 1152)* 653
-Shortage of place and number of graveyards in Jhang *(Question No. 3712*)* 603
-Steps taken for removal of encroachments in different areas of Lahore *(Question No. 1012)* 640
-Steps taken for removal of encroachments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 638
-Time frame of completion of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 642
-Unregistered housing societies in Gujranwala *(Question No. 5696*)* 630
-Usage of Budget of Local Government in 2019-20 *(Question No. 5542*)* 629

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

-Allocated funds and vacant posts in THQ Renala Khurd, Okara *(Question No. 5619*)* 811
-Availability and reduction of prices of medicine of common use *(Question No. 1292)* 830
-Construction and repair of dispensary building in Akal Garh Chak No. 63/GB, Faisalabad *(Question No. 6177*)* 829
-Construction, estimated cost and completion of work of Haseeb Shaheed Hospital Faisalabad *(Question No. 4690*)* 782
-Details about Anti Dangue compaign in business institutes *(Question No. 5809*)* 815
-Details about CEO District Healthe Authority Nankana Sahib *(Question No. 5210*)* 790
-Details about doctors and purchase of medicines in RHC 198/RB Faisalabad *(Question No. 4929*)* 784
-Details about facilities in hospitals of PP-49 Narowal *(Question No. 5979*)* 825
-Details about funds provided and steps taken for control over dengue *(Question No. 5516*)* 807
-Details about hepatitis Control Programme *(Question No. 5130*)* 786
-Details about health centres in Gujranwala *(Question No. 5410*)* 796
-Details about patients of snake and dog biting in hospitals of district Rahim Yar Khan *(Question No. 5922*)* 822

PAGE NO.

-Details about pregnancy tests in Nawaz Sharif Gynae hospital Lahore *(Question No. 5503*)* 806
-Details about Reposting of Drug Inspector in Chiniot *(Question No. 3898*)* 765
-Details about shifting of patients from a DHQ Hospital to another DHQ Hospital *(Question No. 5861*)* 817
-Details about wards, beds and machinery in Gynae Hospital New Crol (Qala Tiba Khazana) Lahore *(Question No. 5169*)* 788
-Duties and progress of work of Lady Health Workers in the province *(Question No. 1337)* 833
-Establishment and purpose of Centre for Infection Control *(Question No. 5604*)* 809
-Establishment of RHC in Head 7/R and allocated funds for RHC Faqirwali, Bahawalnagar *(Question No. 5359*)* 794
-Establishment of basic health units in district Okara *(Question No. 5430*)* 801
-Expenditures occurred upon construction of THQ Hospital Kameer, Sahiwal *(Question No. 5375*)* 795
-Facilities and machinery in THQ Hospitals of Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 5896*)* 820
-Funds provided to District Health Authority Faisalabad *(Question No. 4172*)* 780
-Funds provided for beds, wards, machinery and medicines in Civil Hospital Rajanpur *(Question No. 5468*)* 802
-Increase in Polio cases and steps taken by the Government *(Question No. 5501*)* 805
-Machinery and sanctioned posts in THQ Hospital Jampur *(Question No. 4730*)* 783
-Number of aids patients and steps taken for awareness about aids in public *(Question No. 5263*)* 791
-Number of dengue cases in 2020 *(Question No. 6066*)* 827
-Number of Rural Health Centres in the province *(Question No. 1370)* 835
-Provision of facility of free of cost Hepatitis test *(Question No. 5963*)* 824
-Provision of incinirators for waste of hospitals in Rahim Yar Khan *(Question No. 5796*)* 814
-Resignations of officers and officials of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3754*)* 777
-Upgradation and establishment of BHUs in last two years in Okara *(Question No. 5889*)* 818
-Upgradation of RHC Baseerpur and Battak, Okara *(Question No. 5252*)* 768
-Upgradation of RHC Haveli Bahadur Shah *(Question No. 4027*)* 779
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Noorpur Thal, Khushab *(Question No. 1319)* 832

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-17th August, 2021 754
-18th August, 2021 839
-22nd August, 2021 861

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTIONS regarding-
-Installation of traffic signals in district Jhang *(Question No. 3711*)* 603
-Posting and duties of DSP Legal *(Question No. 804)* 511
-Resignations of officers and officials of Punjab Aids Control Programme *(Question No. 3754*)* 777
-Shortage of place and number of graveyards in Jhang *(Question No. 3712*)* 603
RABIA NUSRAT, MS.
QUESTION regarding-
-Details about spray for prevention of corona *(Question No. 1059)* 643
RAHAT AFZA, MS.
QUESTION regarding-
-Number of deaths in incidents of one wheeling and steps taken for controlling over it *(Question No. 4646*)* 491
RAHEELA NAEEM, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Details about installing lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 637
-Details about sale of ice drug in Baghbanpura Lahore *(Question No. 5173*)* 463
-Details about wards, beds and machinery in Gynae Hospital New Crol (Qala Tiba Khazana) Lahore *(Question No. 5169*)* 788
-Number of Sanitary Workers and vacant posts in Municipal Corporation Jhang *(Question No. 3839*)* 607
-Number of traffic wardens assigned at VIP duties in Lahore *(Question No. 861)* 522
-Over charging of "adda fee" at General bus stand Jhang *(Question No. 3838*)* 605
-Registered cases of suicides from January 2019 to date *(Question No. 860)* 518
-Upgradation of RHC Haveli Bahadur Shah *(Question No. 4027*)* 779
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-31st July, 2022 409
-15th August, 2022 439
-16th August, 2022 561
-17th August, 2022 667
-18th August, 2022 763
-22nd August, 2022 859
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of change of PTI Regime through International Conspiracy 421
-Condemnation of illegal arrest and torture on Dr. Shehbaz Gill and demand for cancelling the baseless case against him 661
-Condemnation of unhuman torture on peaceful march by management and police on 25th May in Islamabad 590

PAGE NO.

RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Average number of animals slaughtered daily in slaughter houses of Lahore and details about doctors and staff therein *(Question No. 1163)* 655
-Details about sewerage system of Chak No. 294/GB, Toba Tek Singh *(Question No. 4742*)* 611

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about hepatitis Control Programme *(Question No. 5130*)* 786
-Number of Rural Health Centres in the province *(Question No. 1370)* 835
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of unhuman torture on peaceful march by management and police on 25th May in Islamabad 590
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 588
SAJIDA BEGUM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about cases of rape with childrens in Khushab *(Question No. 5270*)* 466
-Details about shops and stores in vegetable markets in Khushab *(Question No. 7324*)* 698
-Non availability of traffic signals on roads and Chowks in Khushab *(Question No. 5277*)* 621
-Number of employees and offices of Agriculture Department in Khushab *(Question No. 7323*)* 696
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Noorpur Thal, Khushab *(Question No. 1319)* 832
SAJID AHMED KHAN, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Public Account Committee-II 583
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about funds provided and steps taken for control over dengue *(Question No. 5516*)* 807
-Issuance of loans to formers against E-Credit Scheme *(Question No. 6075*)* 726
SAMI ULLAH KHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about cases of dacoity, kidnapping, murder and kite flying in Lahore *(Question No. 4475*)* 482
-Monthly expense per child in Child Protection and Welfare Bureaue Centres *(Question No. 887)* 526

PAGE NO.

SHAFI MUHAMMAD, MIAN
BILL *(Discussed upon)*-
-The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Service (Repeal and Revival) Bill, 2022 564
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking steps by the government on death of cattle with desease of Limpiskin 594
SHAHEENA KARIM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about betterment of Khayaban-e-Sarwar Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1223)* 656
-Details about betterment of Model Colony Dera Ghazi Khan *(Question No. 1222)* 655
-Establishment of monitoring committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 640
-Non availablity of fruit and grain market in Dera Ghazi Khan *(Question No. 6482*)* 680
-Unregistered housing societies in Gujranwala *(Question No. 5696*)* 630
SHAHIDA AHMED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and construction of biggest lake of South Punjab in Khanewal *(Question No. 4994*)* 613
-Cost incurred upon construction of General Bus Stand Khanewal *(Question No. 4958*)* 612
-Details about condition after expiring the contract betwean NADRA and Home Department Punjab *(Question No. 5464*)* 468
SHAZIA ABID, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for providing relief to flood affecties in trible area 846
QUESTIONS regarding-
-Funds provided for beds, wards, machinery and medicines in Civil Hospital Rajanpur *(Question No. 5468*)* 802
-Machinery and sanctioned posts in THQ Hospital Jampur *(Question No. 4730*)* 783
-Number of government Libraries and provision of funds for them in Rajanpur *(Question No. 1325)* 657
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 18th August, 2021 839
SHUJAHAT NAWAZ, MR.
QUESTION regarding-
-Details about dead bodies of unknown persons found in January to June 2020 *(Question No. 5010*)* 501

PAGE NO.

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of road from Bhera bus stand to Thathi Noor in Sargodha *(Question No. 1117)* 653
-Construction of road from Chah Union Conunil office to Jahada, Sargodha *(Question No. 5299*)* 622
-Details about boundary wall of graveyard in mouza Islampura PP-72, Sargodha *(Question No. 5016*)* 615
-Details about issuance of funds, number of employees and establishment of Municipal Committee Bhalwal, Sargodha *(Question No. 3313*)* 597
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Bheera, Sargodha *(Question No. 829)* 514

SUMERA KOMAL, MS.
QUESTION regarding-
-Registered cases of dacoity, robbery and murder in Lahore in 2019 *(Question No. 973)* 533

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Peco road to Government Women College Ayub road Kot Lakhpat, Lahore *(Question No. 4183*)* 608
-Details about serious crimes and registered cases in Police Station Model Town, Lahore *(Question No. 4634*)* 489
-Number of offices of Child Protection Bureaue and children therein *(Question No. 835)* 515
-Removal of encroachments on road from Ganda Nala to Main Bazar Salar Road PP-166, Lahore *(Question No. 5428*)* 626
-Shifting of Dairy Farms out of population in Liaqatabad Kot Lakphat, Lahore *(Question No. 1152)* 653

U

UMER TANVEER, MR.
RESOLUTIN regarding-
-Condemnation of illegal arrest and torture on Dr. Shehbaz Gill and demand for cancelling the baseless case against him 661

UMUL BANIN ALI, MS.
QUESTION regarding-
-Provision of alternate place to residents of houses/buildings declared dilapidated and dangerous in Lahore *(Question No. 5749*)* 633

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and construction of new bus stand in Rahim Yar Khan *(Question No. 3445*)* 601
-Allocated funds for betterment of oil producing crops in 2020-21 *(Question No. 5799*)* 672

PAGE NO.

-Details about patients of snake and dog biting in hospitals of district Rahim Yar Khan *(Question No. 5922*)* 822
-Establishment of Bahawalpur Waste Management Company *(Question No. 5529*)* 628
-Establishment of Dolphin Force in Rahim yar Khan and other districts of the province *(Question No. 4336*)* 479
-Number of Police Stations according to population in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 905)* 528
-Provision of incinirators for waste of hospitals in Rahim Yar Khan *(Question No. 5796*)* 814
-Registered cases of dacoity, robbery and theft in district Rahim Yar Khan *(Question No. 818)* 513
-Steps taken for arresting most wanted criminals in Rahim Yar Khan *(Question No. 877)* 524
-Vacant posts of crop reporter, field assistant, field supervisor and agriculture supervisor in Agriculture Department district Rahim Yar Khan *(Question No. 5803*)* 677

USWAH AFTAB, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about pregnancy tests in Nawaz Sharif Gynae hospital Lahore *(Question No. 5503*)* 806
-Functional condition of cameras installed under Safe City Project *(Question No. 915)* 531
-Increase in Polio cases and steps taken by the Government *(Question No. 5501*)* 805

W

WELCOME
-Ambassador of Republic of Argentina Mr. Leopoldo 765

Y

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking steps by the government on death of cattle with disease of Lumpy Skin 594

Z

ZAHEER ABBAS, MALIK
POINT OF ORDER regarding-
-Hurdle in legislation due to walking out by opposition without any reason 578

PAGE NO.

ZAHRA NAQVI, SYEDA
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects of Clean Lahore mobile application *(Question No. 5544*)* 629
-Number of registered farmers of cotton in Punjab Seed Corporation *(Question No. 7201*)* 690
-Provision of facility of free of cost Hepatitis test *(Question No. 5963*)* 824
-Usage of Budget of Local Government in 2019-20 *(Question No. 5542*)* 629

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(بدھ 24، بدھ 31-اگست، بدھ 7، سوموار 12، منگل 13-ستمبر 2022)
(یوم الاربعاء 25-محرم الحرام، یوم الاربعاء 3، یوم الاربعاء 10، یوم الاثنین 15،
یوم الثلاثاء 16-صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 (حصہ سوم) : شمارہ جات: 21 تا 25

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتالیسواں اجلاس

بدھ،24۔اگست2022

جلد 41 : شمارہ 21

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	863
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	865
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	866
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	867

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	898
6-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	928
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
7-	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022------	930
8-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	931
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
9-	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022------	932
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
10-	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 ----------	934
11-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	935
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
12-	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 ----------	936
13-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	939
	قرارداد	
14-	ایوان کا چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان کے	
	خلاف بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات درج کرنے پر اظہار مزمت ----------	940
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
15-	تحاریک استحقاق نمبر 19 بابت 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی	
	رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	945

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
16۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 تا 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا ----------	945
	بدھ، 31۔اگست 2022	
	جلد 41 : شمارہ 22	
17۔	ایجنڈا ----------	963
18۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	965
19۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	966
	تعزیت	
20۔	سیلاب میں شہید ہونے والے خواتین وحضرات کے لئے دعائے مغفرت ----------	967
	سوالات (سماجی بہبود وبیت المال)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	967
	پوائنٹ آف آرڈر	
22۔	ضلع چنیوٹ موضع سانجھل میں دریا برد ہونے والی زمین کے متبادل جگہ فراہم کرنے کا مطالبہ ----------	968
23۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	989
24۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1015
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا ------	1031

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
26-	مسودہ قانون یونیورسٹی آف کمالیہ 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا	1032
	رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	
27-	پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1035
	بحث	
28-	سیلاب زدگان سے اظہار یکجہتی کے لئے عام بحث	1035
	بدھ، 7- ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 23	
29-	ایجنڈا	1083
30-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1085
31-	نعت رسول مقبول ﷺ	1086
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
32-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ریونیو 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) متروکہ وقف جائیداد اور بے گھر اشخاص قوانین بابت 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	1087

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
33-	مسودہ قانون (ترمیم) آکوپیشنل سیفٹی اینڈ ہیلتھ 2020، مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن بابت 2022، مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں بابت 2022 اور مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات بابت 2022 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	1087
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)	
34-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1089
35-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1119
36-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1142
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
37-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن 2022	1145
38-	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا گیا	1147
39-	مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا گیا	1150
40-	قواعد کی معطلی کی تحریک	1153
	قرارداد	
41-	معزز ایوان کا وفاقی حکومت اور پیمرا سے "بول چینل" کی بندش کا حکمنامہ واپس لینے کا مطالبہ	1154
42-	قواعد کی معطلی کی تحریک	1155

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
43-	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے اپوزیشن لیڈر جناب حلیم عادل شیخ پر جھوٹے مقدمات ختم کر کے فی الفور رہائی کا مطالبہ	1156
	سوموار، 12- ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 24	
44-	ایجنڈا	1161
45-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1165
46-	نعت رسول مقبول ﷺ	1166
	پوائنٹ آف آرڈر	
47-	ملکہ الزبتھ کی وفات پر ایک منٹ کی خاموشی	1167
48-	اجلاس کی معمول کی کارروائی میں پوائنٹ آف آرڈر اُٹھانا	1167
49-	راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے خلاف سپریم کورٹ میں stay grant کے باوجود کسانوں کی زمین پر قبضہ	1168
	سوالات (محکمہ جات مال، کالونیز اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
50-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1169
51-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1184
52-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1188
	توجہ دلاؤ نوٹس	
53-	لاہور: محافظ ٹاؤن میں گھر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	1200

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
54-	ضلع جھنگ میں چناب کالج کا انتظام وانصرام کرپٹ لوگوں کے پاس ہونے کی وجہ سے بچوں کا مستقبل تاریک(---جاری) ----------	1202
55-	پنجاب میں میٹرک، ایف۔ایس۔سی کے امتحانات میں پریکٹیکل کے نمبر لگانے کے لئے examiner کے صوابدیدی اختیارات پر بچوں میں پریشانی--------	1205
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
56-	مسودہ قانون مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ بابت 2021 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	1207
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
57-	مسودہ قانون(ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020 ----------	1207
58-	مسودہ قانون(ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 ----------	1210
59-	مسودہ قانون(تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک وقوانین برائے بے گھر افراد 2021 ----------	1212
60-	مسودہ قانون(ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022 ----------	1214
61-	مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریز 2022 ----------	1216
62-	مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات 2022 ----------	1218
	پوائنٹ آف آرڈر	
63-	معزز خاتون ممبر کے گھر ڈکیتی کے ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ ----------	1220
64-	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
65-	پی ٹی آئی کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے بلیک آؤٹ کرنے پر مذمت اور بند چینلز کو بحال کرنے کا مطالبہ	1224
	منگل، 13- ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 25	
66-	ایجنڈا	1229
67-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1235
68-	نعت رسول مقبول ﷺ	1236
	سوالات (محکمہ محنت وانسانی وسائل)	
69-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1237
70-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1266
71-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1327
	زیر و آر نوٹس	
72-	ضلع راجن پور اور ڈی جی خان میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے مکینوں کے ہینڈ پمپ اور موٹر پمپ کے بور بند ہو چکے حکومت سے ہنگامی بنیادوں پر نئے پمپ لگانے کا مطالبہ	1331
73-	کورم کی نشاندہی	1332
	تحاریک التوائے کار	
74-	پنجاب بھر میں ہارویسٹرز مشینریز کی رجسٹریشن کر کے حکومتی خزانے میں اضافے کا مطالبہ	1332

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
75-	مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022	
	متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک	1334
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
76-	مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022	1335
77-	قواعد کی معطلی کی تحریک	1335
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
78-	مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022	1336
	تحریک	
79-	مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک	1340
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
80-	مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022	1341
81-	قواعد کی معطلی کی تحریک	1341
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
82-	مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022	1343
83-	مسودہ قانون اسپائر یونیورسٹی 2021 سے متعلق جناب گورنر کے	
	پیغام کو زیر غور لایا جانا	1344
84-	مسودہ قانون بہاولپور میٹروپولیٹن یونیورسٹی 2021 کو آئین کے قاعدہ	
	(a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا	1347

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
85-	مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی 2021 کو آئین کے قاعدہ (a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا	1349
86-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مفت اور لازمی تعلیم 2020 کو آئین کے قاعدہ (a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا	1351
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
87-	ایوان کا حکومت سے ماچھکہ صادق آباد میں کشتی حادثہ میں شہداء کے لواحقین کے لئے فی الفور مالی امداد کا مطالبہ	1354
88-	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پیٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ واپس لینے کا مطالبہ	1356
	پوائنٹ آف آرڈر	
89-	ضلع چکوال اور چوآسیدن شاہ میں لمپی سکن بیماری سے سینکڑوں جانوروں کی ہلاکت، حکومت سے غریب لوگوں کی امداد کا مطالبہ	1358
90-	محکمہ سکول میں لیب اٹنڈنٹس کی بھرتی اور ماسٹر اور ایم فل اہلکاران کے سکیل کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ	1360
91-	انڈیکس	

863

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔اگست 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا، غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فوری طور پر زیر غور لانے غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد 93، 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 منظور کیا جائے۔

864

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فوری طور پر زیر غور لانے غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد 93، 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کو، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 منظور کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

865

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 24-اگست 2022

(یوم الاربعاء، 25 - محرم الحرام 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 08 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى
الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾
فَذَكِّرْ ۖ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا
مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا
إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

سورۃ الغاشیہ (آیات نمبر 16 تا 26)

اور نفیس مسندیں جگہ جگہ بچھی ہوئی (16) تو کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں (17) اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے (18) اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں (19) اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی (20) پس اے نبی ﷺ تم تو نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو (21) تم ان پر داروغہ نہیں ہو (22) ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا (23) تو اللہ اسکو بہت بڑا عذاب دے گا (24) بیشک ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے (25) پھر ہمارے ہی ذمے ان سے حساب لینا ہے (26)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے
بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراجِ منیر کہیے
جو سربسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا ﷺ کی زندگی ہے

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے حوالے سے سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! کیونکہ میں نے وقفہ سوالات کا کہہ دیا ہے اس لئے مجھے ایک سوال take up کر لینے دیں پھر آپ بات کر لیجئے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ سینئر ممبر ہیں آپ بات کریں لیکن میری request ہے کہ یہ آپ لوگوں کے ہی سوالات ہیں اور محکمہ لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق ہیں۔ یہ انتہائی اہم محکمہ ہے تو آپ براہ مہربانی آدھے منٹ کی بات کر لیں پھر مجھے یہ سوالات بھی take up کرنے ہیں ورنہ یہ سوالات ختم ہو جائیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ پچھلے تین دن سے پورے صوبہ پنجاب میں آٹے کی shortage ہو چکی ہے۔ ایسا چاہے ہماری حکومت میں ہو، ہم سے پچھلی حکومت میں ہو یا آج کی حکومت میں ہے۔ گندم کے کوٹے کے mechanism پر جیسے ہی گرفت ڈھیلی پڑتی ہے تو پنجاب بھر میں آٹے کی shortage ہو جاتی ہے۔ آج صبح سے بلکہ کل سے پورے پنجاب کے اندر جگہ جگہ سے آٹے کی shortage کی خبریں آ رہی ہیں۔ یہ صرف میرے اکیلے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ ہم حکومت میں بیٹھیں ہوں یا اپوزیشن میں ہوں یہ ہم سب کا issue ہے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کی طرف توجہ دی جائے۔ منسٹر صاحب اگر مناسب سمجھیں تو جو آٹے کی shortage ہوئی ہے اس پر اگر ان کے پاس کوئی

information ہے تو وہ ہمارے ساتھ ضرور share کریں کہ یہ shortage کیوں ہو رہی ہے، اس کا اصل issue کیا ہے اور یہ کب تک ختم ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میاں صاحب! آپ کی بات record پر آ گئی ہے اب میں وقفہ سوالات شروع کرتا ہوں۔ پہلا سوال جناب منان خان کا ہے۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 5342 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں and my humble submission is especially to you sir. میری آپ سے گزارش ہے کہ an application has been moved to the concerned quarters regarding the Chamber of the Opposition Leader to be opened. اور وہ ابھی تک بند ہے۔ آج بھی سارے ممبرز وہاں گئے اور چیمبر بند تھا۔ اس کو براہ مہربانی کھلوا دیں۔ اس سے کچھ نہیں ہو گا اور کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب! میری طرف سے بالکل بھی delay نہیں ہے۔ رانا محمد اقبال صاحب جو کہ سابق سپیکر بھی رہ چکے ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں وہ میرے پاس تشریف لائے تھے۔ اس میں صرف جناب حمزہ شہباز صاحب کے signature ہونا تھے آپ وہ کروا دیں then I assure you کہ انشاءاللہ پانچ منٹ میں اپوزیشن چیمبر کو کھول دیا جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3982 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری اختر علی صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4056 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواپ پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کینٹ کا رقبہ، ملازمین اور سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

***4056: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ کی کتنی اراضی ہے کتنی اراضی کس کس کے قبضہ میں ہے؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں کس کس پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ہ) اس انسٹیٹیوٹ میں ریسرچ کے لئے کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں؟

(و) اس انسٹیٹیوٹ میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں؟

(ز) اس انسٹیٹیوٹ کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ 24 ایکڑ رقبہ پر قائم کیا گیا ہے۔

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ 24 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے اور تمام اراضی ادارہ ہذا کے زیر قبضہ ہے۔

(ج) ادارہ ہذا میں ملازمت کرنے والے افراد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور جانوروں اور مرغیوں کی بیماریوں کی تحقیق و تشخیص کرنے کا ادارہ ہے۔ اس ادارے میں تمام بیماریوں کی ویکسین (حفاظتی ٹیکہ جات) اور (Diagnostic Agents) (تشخیصی مرکبات) انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں تاکہ جانوروں کو متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھا جاسکے اور جانور صحت مند رہیں۔ موجودہ بیماریوں اور نئی پیدا ہونے والی بیماریوں کے بارے میں تحقیق کی جاتی

ہے۔ویکسین تیار کرنے اور بیماری کی تشخیص کے جدید طریقوں کو Develop کیا جاتا ہے۔ تاکہ جانور بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں اور کسان خوشحال ہوں۔

(ہ) ادارہ ہذا میں ریسرچ کے لئے بیکٹریالوجی، وائرلوجی، مالیکولر لیبارٹری اور جدید ترین مشینری جیسا کہ:

ELISA Reader Machine

PCR Machine

Bio-Fermentor

Lypholizer، وغیرہ دستیاب ہیں۔ نیز ٹیکہ جات کی سیفٹی چیک کرنے کے لئے تمام لیب اینیمل بھی موجود ہیں۔

(و) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیل Category-wise درج ذیل ہے۔

کیٹیگری	تعداد
اے۔ون	1
اے	4
بی	6
سی	7
ڈی	17
ای	56

(ز) ادارہ ہذا کی کارکردگی رپورٹ۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ضمنی سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ ریسرچ کا انسٹیٹیوٹ ہے اور لمپی سکن کی بیماری گائیوں اور بچھڑوں میں آئی ہوئی ہے۔ یہ بیماری پورے پنجاب میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس بیماری سے سینکڑوں نہیں ہزاروں جانور ہلاک ہو

چکے ہیں۔ کیا اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اس بیماری کے تدارک کے لئے کوئی تحقیق کی ہے، اگر کوئی تحقیق کی ہے تو اس کے نتیجے میں کوئی ویکسین، کوئی انجکشن یا کوئی دوائی ایجاد کی گئی ہے؟ اگر ہے تو اس بارے میں ایوان کو تفصیل بتائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ سوال کے مطابق جواب دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر صاحب نے سوال پوچھا تھا کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کینٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے تو یہ 24 ایکٹر پر قائم ہے۔ انہوں نے اپنے ایک سوال میں یہ بھی پوچھا ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ کی کتنی اراضی ہے کتنی اراضی کس کس کے قبضہ میں ہے تو یہ ادارہ 1962 میں قائم ہوا تھا۔ اس کا 24 ایکٹر رقبہ ہے اور یہ چاردیواری کے اندر موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کیا ہیں تو اس حوالے سے ایک لمبی چوڑی فہرست میری میز پر موجود اور ان کی میز پر بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے آخر میں لمپی سکن بیماری کے حوالے سے پوچھا ہے۔ یہ سوال تو fresh بنتا ہے لیکن میں ان کو تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں کہ لمپی سکن بیماری cattle disease ہے۔ اگر میں اس کی ہسٹری میں جاؤں تو یہ 1929 میں ساؤتھ افریقہ میں آئی تھی۔ پاکستان میں یہ وائرس پہلی دفعہ آیا ہے۔ اس کی تفصیل کے حوالے سے گزارش ہے کہ اس بیماری کا چھ ماہ پہلے سے معلوم تھا کہ یہ وائرس صوبہ سندھ میں آچکا ہے۔ اس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی۔ ان کو اقدامات کرنے چاہئے تھے جو انہوں نے نہیں کئے۔ ہم نے آتے ہی اس پر کام شروع کر دیا ہے۔ ہماری لاہور اور چولستان میں ریسرچ یونیورسٹیاں ہیں۔ ان سائنسدانوں کو ہم نے بٹھایا ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے جو احتیاطی تدابیر یا ابتدائی طبی امداد کا طریقہ ہے اس کے لئے میں ہر ضلع میں سابق وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کے حکم پر جا رہا ہوں۔ میں چار اضلاع میں جا چکا ہوں۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد یہ ویکسین بھی تیار کر لی جائے گی۔ ہم نے ہنگائی بنیادوں پر import کے لئے بھی ایک summary کا کہہ دیا ہے کہ ویکسین آجائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! آپ معزز ممبر کے ساتھ رابطہ بھی رکھیں گے اور ان کو پوری تفصیل سے آگاہ کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے پہلے سوال میں یہ بات کی ہے کہ لمپی سکن بیماری پر منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ کام ہو رہا ہے تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کب تک ہو جائے گا کیونکہ یہ ایک قصبے یا ایک دیہاتی علاقے کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ سارے پنجاب کا معاملہ ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ سابق حکومت کا کام تھا تو سابق حکومت کے دور میں بھی اس انسٹیٹیوٹ میں ریسرچ کا کام ہو رہا تھا۔ یہ اسی کا تسلسل ہے جس کو میں پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں منسٹر صاحب سے جواب لینا چاہتا ہوں کہ اس بیماری کے تدارک کے لئے کوئی ویکسین، کوئی انجکشن یا کوئی ایسی دوائی جو یہ بنا رہے ہیں وہ کب تک ہو جائے گی۔ کیا یہ اس کی کوئی limit دے سکتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر چکا ہوں کہ یہ ایک viral disease ہے جو پاکستان میں پہلی دفعہ آئی ہے۔ ان کا ویسے تو fresh question بنتا ہے۔ ان کے سوالات لمپی سکن کے حوالے سے نہیں ہیں لیکن میں نے مختصر عرض کیا ہے۔ اگر میں تفصیل میں جاؤں تو ان کے ممبران کہیں گے کہ ہمارے 35 سوالات پورے نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر! یہ سو سال پرانی بیماری ہے جو پاکستان میں پہلی دفعہ آئی ہے۔ اس سے پہلے یہ بیماری ساؤتھ افریقہ، برازیل، ارجنٹائن، انڈیا، نیپال اور بھوٹان میں آچکی ہے۔ اس بیماری کی ویکسین ان ممالک نے بھی تیار نہیں کی لیکن کچھ ترقی یافتہ ممالک ہیں جنہوں نے ویکسین تیار کی ہے۔ میں on the floor of the House time limit نہیں دے سکتا۔ میں جناب کے توسط سے معزز ممبر کو گزارش کرتا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں time limit نہیں دے سکتا۔ ہم ہنگامی بنیادوں پر imported vaccine اردن، مصر اور ترکی سے منگوانے کے لئے process کر رہے ہیں۔ ہمیں تو ابھی حکومت میں آئے دس پندرہ دن ہوئے ہیں۔ یہ کام تو ان کا تھا۔ یہ تین ماہ چپ کر کے بیٹھے رہے ہیں۔ معزز ممبر میرے پاس تشریف لائیں میں ان کو ساری تفصیل سمجھا دوں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بات clear ہو گئی ہے۔ اگر معزز ممبر کو پھر بھی کوئی ابہام ہے تو آپ اسے دور کر دیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس صاحب! تین چار سوال ہو چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے تو صرف دو سوال کئے ہیں۔ جناب محمد الیاس صاحب تیسرا سوال کر لیں تو کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد الیاس صاحب! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت خاص طور پر گائیوں میں یہ بیماری آئی ہے۔ اس سے واقعتاً اموات بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہم ایک گاؤں میں فاتحہ خوانی کے لئے گئے تو وہاں انہوں نے بتایا کہ ایک جگہ پر 16 جانور مرے پڑے ہیں۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ جو جانور مر رہے ہیں انہیں سڑکوں کے کنارے پھینکا جا رہا ہے۔ یہ پہلے ہی بتا رہے ہیں کہ یہ وبائی مرض ہے۔ اس سے جراثیم پھلیں گے۔ وہ بیماری انسانوں میں جائے گی اور جانوروں میں جائے گی۔ مہذب طریقہ یہ ہے کہ حکومت اس کی ذمہ داری اٹھائے، محکمہ بلدیہ یا کوئی بھی محکمہ ایسا کام کرے کہ جہاں بھی ایسا جانور مرتا ہے تو اس کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہاں گڑھا کھود کر اس میں اس جانور کو دفن کیا جائے اور مٹی اوپر ڈالی جائے۔ اس کی مثال قرآن پاک سے ملتی ہے۔ حضرت ہابیل اور قابیل کا قصہ ہے جس میں کوا آیا تھا اور اس کا بھائی جو مرا ہوا تھا اس نے اس کے لئے گڑھا کھود کر اس میں اس کو دفن کیا تھا کہ اس طرح یہ آوارہ جانور پھینکے جا رہے ہیں اس سے اور بھی بیماریوں کے بڑھنے کا خطرہ ہے۔ آپ پٹواریوں کے ذریعے یا میونسپل کارپوریشن کے ذریعے ان مردہ جانوروں کو فوری طور پر زمین کے نیچے دفن کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ تجویز بہت اچھی ہے۔ آپ کی بات سے ہم سب کو اتفاق ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا ہے۔ میں یہ بات واضح کر دوں بلکہ پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ وائرس cow میں ہے لیکن اس کے دودھ پینے یا اس کے meat کو استعمال کرنے سے انسانوں میں

وائرس transfer نہیں ہوتا۔ دوسری انہوں نے بڑی اچھی تجویز دی ہے کیونکہ یہ بیماری انسانوں میں transfer نہیں ہو سکتی اس لئے اس کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے اور گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ Lumpy Skin پر بہت بحث ہوئی ہے لیکن میں تھوڑا عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ہمارے ملک میں کرونا وائرس آیا اور ایک panic create ہوا جس کے نتیجے میں اگر کسی بھی انسان کو کھانسی یا زکام ہوا تو ہم نے اُس کو کرونا بنا لیا۔ اِس وقت Lumpy Skin کی بیماری کی بابت ہمارے پاس daily basis پر جو data آ رہا ہے یا جو تعداد بتائی جا رہی ہے اتنی تعداد میں جانور ہلاک نہیں ہو رہے لیکن اگر کسی اور بیماری سے بھی جانور مرتا ہے تو ہم اُس کو Lumpy Skin کا نام دے دیتے ہیں کیونکہ پورے صوبے میں ایک panic create ہو چکا ہے۔ اِن کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ محکمہ زراعت، لوکل گورنمنٹ اور سب کو involve کر کے ہم بیمار جانوروں کو فوراً dump کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت اچھی بات ہے۔ Thank you very much جی، اگلا سوال بھی چودھری اختر علی صاحب کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4057 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

Silage اور Genetic Improvement Project کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*4057: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Silage اور Genetic Improvement Project کے مقاصد کیا ہیں اور ان projects سے عوام الناس کو کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

(ب) ان projects کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں خرچ کی جارہی ہے؟

(ج) ان projects کے تحت کون کون سے منصوبے شروع ہیں یا شروع کرنے کا منصوبہ ہے؟

(د) ان projects کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان projects کے تحت کتنی گاڑیاں ہیں؟

(و) ان projects کے تحت کتنی رقم کس کس ملکی اور غیر ملکی ادارے سے موصول ہوئی ہے؟

وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) Silage project محکمہ لائیو سٹاک نے ترقیاتی پروگرام برائے 22-2021 کے تحت شروع کیا ہے جس کا مقصد سال بھر معیاری چارے کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے تاکہ جانوروں کی پیداواری صلاحیت میں بہتری لائی جاسکے جس کے لئے اس منصوبے کے تحت تین لاکھ روپے کی خطیر رقم دلچسپی رکھنے والے لائیوسٹاک farmers کو دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ گورنمنٹ کی پہلے سے منتخب شدہ firms سے رعایتی قیمت پر silage بنانے والی مشین خرید سکیں تاکہ اس مشین کے استعمال سے وہ silage بنا کر جانوروں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔ اس منصوبے کے تحت اب تک silage بنانے والی 214 مشینیں لائیوسٹاک farmers کو مہیا کی جاچکی ہیں۔

Genetic Improvement Project : محکمہ لائیوسٹاک نے ترقیاتی پروگرام برائے سال 20-2019 کے تحت یہ پراجیکٹ شروع کیا جس کا مقصد صوبے میں موجود کم پیداواری صلاحیت کی حامل دوغلی نسل کی گائیوں کی جینیاتی خصوصیات میں باہر سے درآمد کردہ مادہ تولید کے استعمال سے اضافہ کرنا ہے۔

(ب) **Silage Project:** محکمہ لائیوسٹاک نے ترقیاتی پروگرام برائے سال 22-2021 کے تحت یہ پراجیکٹ شروع کیا جبکہ 20-2019 میں یہ منصوبہ محکمہ کی ADP میں شامل نہیں تھا۔

Genetic Improvement Project : محکمہ لائیوسٹاک نے ترقیاتی پروگرام برائے سال 20-2019 میں یہ منصوبہ "Productivity Enhancement of Non-

"Descript Cattle in Punjab شروع کیا جس کی کل رقم 31.427 ملین روپے تھی جبکہ 2019-20 میں اس منصوبے کے تحت 5.102 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(ج) ان projects کے تحت محکمہ نے دو منصوبے شروع کئے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Provision of Silage Making Machines to the Farmer for Animal Nutrition Enhancement.

2. Productivity Enhancement of Non-Descript Cattle in Punjab.

ان منصوبوں کے تحت محکمہ درج ذیل منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

Genetic Improvement of Non-Descript Cattle in Punjab.

(د) ان منصوبوں کے لئے کوئی نئی بھرتی نہیں کی گئی جبکہ محکمے کے موجودہ ملازمین ہی ان منصوبوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ان منصوبوں میں سے صرف Genetic Improvement Project کے تحت ایک گاڑی Toyota Hilux single cabin خریدی گئی جس کو بعد ازاں double cabin میں تبدیل کیا گیا ہے۔

(و) یہ منصوبے محکمہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کئے گئے ہیں جس میں Silage Project کے لئے 72 ملین جبکہ Genetic Improvement Project کے لئے 31.427 ملین روپے حکومتِ پنجاب کی طرف سے مختص کئے گئے ہیں لیکن غیر ملکی اداروں سے کسی بھی قسم کی رقم موصول نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: فاضل منسٹر صاحب نے جز (الف) کے جواب میں یہ کہا ہے کہ Silage Project محکمہ لائیو سٹاک نے ترقیاتی پروگرام برائے 22-2021 کے تحت شروع کیا ہے جس کا مقصد سال بھر معیاری چارے کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے تاکہ جانوروں کی پیداواری صلاحیت میں بہتری لائی جا سکے جس کے لئے اس منصوبے کے تحت تین لاکھ روپے کی خطیر رقم دلچسپی رکھنے

والے لائیو سٹاک farmers کو دیئے جاتے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ تین لاکھ روپے farmers کو دیئے جاتے ہیں اس کا طریق کار کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ بھی بڑا دلچسپ سوال ہے۔ جیسے farmers کو subsidy دی جاتی ہے تو Silage machine پر پہلے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے exercise کی کہ یہ مشین ہم local purchase کریں گے جس میں کسان کو تین لاکھ روپے subsidy دی جائے تاکہ پرانا طریقہ جو صدیوں سے آرہا تھا کہ گھاس کاٹ کر جانور کے سامنے پھینک دیا جاتا تھا لیکن یہ ایک ایسی مشین ہے جس کو کاٹ کر مشین میں دیا جاتا ہے تب اس کا moisture ختم کر دیا جاتا ہے اور گیلا پن ختم کرنے کے بعد بند کر دیا جاتا ہے۔ اس مشین کے ذریعے اس چارے کی food میں جانور کے اندر قوت مدافعت بڑھانے کی صلاحیت بھی ہے اور یہ چارہ بہت بہتر ہوتا ہے۔ انہوں نے mechanism پوچھا ہے تو اس کا mechanism یہ ہے کہ کسان اپنے اپنے اضلاع میں apply کرتے ہیں اور اضلاع پھر محکمہ لائیو سٹاک پنجاب میں بھیجتے ہیں جس کی میں تفصیل بتادوں کہ یہ silage چارہ جات کو خاص ہوا میں رکھنے کی بجائے ایک مخصوص temperature میں dump کر دیا جاتا ہے۔ 22-2021 میں silage مشینوں کے لئے 328 ملین روپے رکھے گئے جن میں سے 256 ملین روپے واپس کر دیئے گئے اور 214 مشینیں تقسیم کی گئیں۔ بوجہ تکنیکی وجوہات مشینیں خریدنہ کی گئیں جس کی وجہ سے رقم واپس ہو گئی۔ اس سال ہم نے silage machine کا experiment کر لیا ہے لہٰذا ہم 882 مشینیں تقسیم کرنے جارہے ہیں۔ مشین لینے کی درخواست کے لئے 10 سے 25 ایکڑ زمین اور 10 سے 50 جانور ہونے چاہئیں کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ نے criteria بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈیپارٹمنٹ نے criteria بنادیا ہے لہٰذا جو اس کو fulfill کرے گا اُس کو یہ مشین ملے گی۔ جی، چودھری اختر علی صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! فاضل منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے اس کو بیان کیا ہے اور ساتھ subsidy کا طریق کار بھی بتایا ہے۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن farmers کو subsidy

کی رقم دی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس کا ریکارڈ بھی ہو گا تو کیا اُس ریکارڈ کے مطابق جتنی رقم مختص کی جاتی ہے، اُس کا آڈٹ بھی کروایا جاتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جو 214 مشینیں farmers کو تقسیم کی گئی ہیں اُن کا نام، ولدیت اور ٹیلی فون نمبر کے ساتھ میرے پاس لسٹ موجود ہے۔ میرے فاضل ممبر میرے پاس آ کر دیکھ سکتے ہیں اور لے بھی سکتے ہیں۔ یہ مشینیں ابھی تقسیم ہوئی ہیں جن کا آڈٹ ابھی ہونا ہے کیونکہ یہ ہمارا نیا experiment ہے۔ ہم صدیوں سے پرانے سسٹم کو جدید طریقے پر لا رہے ہیں لہٰذا معزز ممبر صاحب آ جائیں تو میں اِن کی تسلی کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر چودھری اختر علی صاحب کی کوئی confusion ہے تو آپ دُور کریں۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے لیکن موجود نہ ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں آپ کی طرف دیکھتا رہا ہوں لیکن آپ اٹھے ہی نہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تو بیٹھا ہی نہیں بلکہ جناب کے حکم سے بیٹھوں گا۔ آپ حکم کریں گے تو بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ سوال پوچھ لیں کیونکہ آپ پر ہی سارا وقت لگ رہا ہے۔ سوالات کافی ہیں اور میرا دِل ہے کہ سب کی باری آ جائے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تیسرا ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم سوال ہے۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا تھا کہ 20-2019 کا منصوبہ شروع کیا اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ 31.427 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جبکہ اس سے پہلے وہ لکھتے ہیں کہ 20-2019 کے

منصوبے کے تحت 5.102 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا باقی تقریباً 26 ملین روپے کی بچنے والی رقم کا ریکارڈ موجود ہے یا کیا محکمہ نے اُس کا آڈٹ کیا ہے، اگر کیا ہے تو مجھے فاضل منسٹر صاحب بتائیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ جز(ب) پڑھ رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جز(ب) ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کو بتایا ہے کہ ہم نے اپنے target سے کم مشینیں خرید کی ہیں اس لئے بقایا رقم ہمارے پاس موجود ہے اور میں نے آڈٹ کا بھی بتا دیا ہے کہ وہ کرنا ہے۔ اس سال ہم 882 silage مشینیں خریدنے جا رہے ہیں۔ یہ جو کچھ دیکھنا چاہیں یا discuss کرنا چاہیں تو اُس کا process ہے لہٰذا میں اِن کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4154 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا اُن کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کینٹ میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ٹیکوں کی تیاری اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*4158: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کینٹ میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ کب قائم ہوا نیز اس میں مرغیوں کی بیماریوں کے لئے کون کون سے ٹیکے تیار کئے جاتے ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) اس ریسرچ سنٹر میں تیار کئے جانے والے ٹیکوں سے 2018 سے 2019 تک کتنی آمدنی ہوئی نیز آمدنی کن کاموں پر خرچ کی گئی وضاحت بیان فرمائی جائے؟

وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) لاہور کینٹ میں ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ 1962 میں قائم ہوا۔ اس میں مرغیوں کی بیماریوں کے لئے جو ٹیکہ جات تیار کئے جاتے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویکسین / ٹیکہ جات
1	NDV Lasota
2	NDV Mukteswer
3	Avian Influenza Vaccine
4	ND+H9 Vaccine

(ب) اس ریسرچ سنٹر میں تیار کئے جانے والے ٹیکوں سے 2018 سے 2019 تک 108.104 ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔ یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب سے جز (الف) پر میرا ضمنی سوال ہے کہ لاہور کینٹ میں موجود ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں vaccine اور ٹیکہ جات تیار ہو رہے ہیں لہٰذا اب تک کتنے کارآمد ثابت ہوئے ہیں اور کیا یہاں پر ہونے والی ریسرچ سے باقی بیماریوں پر بھی کنٹرول کیا جاسکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میری بہن نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ یہ بیماری مرغیوں کی ہے۔ ہم نے مرغیوں کی بیماری پر ریسرچ کی ہوئی ہے اس لئے رانی کھیت کی بیماری اور Influenza جسے Bird Flue بھی کہا جاتا ہے لہٰذا چار قسم کی vaccines ہیں جو وائرس کو مارتی ہیں۔ میری بہن نے سوال کچھ کیا ہے اور پوچھ کچھ اور رہی ہیں اس لئے یہ سوال کو دوبارہ پڑھ لیں۔ انہوں نے سوال یہ کیا ہے کہ مرغیوں

کی بیماریوں کے لئے کون کون سے ٹیکہ جات تیار کئے گئے ہیں تو رانی کھیت بیماری کی vaccine تیار ہے جس کے نام انگریزی میں ہیں شاید اِن کو سمجھ آ جائے۔ NDV Lasota, NDV Mukteswer, Avian Influenza Vaccine and ND+H9 Vaccine ہیں۔ یہ چار قسم کی vaccines ہم نے تیار کر دی ہیں جو پورے پنجاب میں جا رہی ہیں اور کام ہو رہا ہے بلکہ کام نہیں بیماریوں کا علاج ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ماشاءاللہ جی ہمیں وہ سمجھا رہے ہیں جو خود دسویں تین چار دفعہ فیل ہو چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

انہوں نے جو vaccine بتائی ہیں۔ میرا کام جہاں یہ نہیں تھا کہ میں باقی سب کو بھی یہ information دیتی لیکن ان کی یہ عادت بن چکی ہے یہ personal ہو جاتے ہیں۔ آپ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ عوام سے متعلقہ جو بڑی اہمیت کے حامل سوالات ہوتے ہیں ان کا کسی طرح سے مزاق اڑا کر، تمسخر اڑا کر ان کو pending کروا دیں یا ہاؤس میں ان کا مزاق بنا کر، ان کو ختم کر دیا جائے آپ کا یہ روّیہ ٹھیک نہیں ہے میں نے سوال کرنے سے پہلے کہا honorable Minister سے میرا سوال ہے لیکن شاید عزت راس نہیں آپ کو ہم آپ کو اتنی عزت دے رہے ہیں آپ سے سوال کر رہے ہیں آپ جہاں پر بیٹھ کر تمسخر اڑا رہے ہیں منسٹر کا روّیہ ایسا نہیں ہوتا ہے میں چاہے آپ سے کوئی بھی سوال کروں آپ کی ذمہ داری ہے آپ ذمہ دار طریقہ سے اس کا جواب دیں۔ آپ کا روّیہ بہت افسوس ناک ہے آپ کا جیسا روّیہ باہر ہوتا ہے ویسا ہی آپ کا روّیہ ہاؤس کے اندر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم! آپ honorable member ہیں آپ کو پورا right ہے آپ جو سوال پوچھنا چاہیں وہ پوچھ سکتی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے احتجاج کرنا تھا سپیکر صاحب میں نے کہا کہ دسویں فیل ہمیں یہاں پر جواب نہ دے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ اس طرح سے بات نہ کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ یہ رقم کن کاموں پر خرچ کئی گئی وضاحت بیان فرمائی جائے۔ تو جواب دیا ہے کہ یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی۔ جو ریسرچ سنٹر میں تیار کئے جانے والے ٹیکوں سے رقم اکٹھی کر رہے ہیں کیا آپ اس رقم کو کسی نئی development کے لئے استعمال کرتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ہمارا یہ وتیرہ نہیں ہے میری بہن میرے لئے قابل احترام اور محترم ہے میں اپنی بہن کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے بہن کہہ کر پکارا ہے میں نے کوئی سخت الفاظ نہیں بولے انہوں نے جو بات کی ہے میں جناب سپیکر آپ کے توسط سے کہنا چاہوں گا یہ غور سے میرا جواب سن لیں میں اب تفصیل سے بات کر رہا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: ان کو پرچی دے دو۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): میری بہن میں کوئی پرچی نہیں لے رہا میں خود آپ کو بتانے والا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ اس ریسرچ سنٹر میں تیار کئے جانے والے ٹیکوں سے 2018 سے 2019 تک کتنی آمدنی ہوئی نیز آمدنی کن کاموں پر خرچ کئی گئی وضاحت بیان فرمائی جائے۔ سر اس میں گزارش یہ ہے کہ اس ریسرچ سنٹر میں تیار کئے جانے وائے ٹیکوں سے 2018 سے 2019 تک 108.104 ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔ یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی۔ اب اس کی تفصیل جو انہوں نے supplementary سوال کیا ہے کہ یہ جو ٹیکے تیار ہوتے ہیں اس کا ایک mechanism بنا ہوا ہے No profit no loss یہ vaccine بنانے کے بعد department اس کو farmers اور private sectors میں اس vaccine کو فراہم کرتا ہے اور ہمارے جو اپنے farms ہیں اس پر بھی یہ vaccine فراہم کی جاتی ہے۔ No profit no loss پر یہ vaccine پورے صوبہ میں فراہم کی جاتی ہے اس میں department کو کوئی آمدنی نہیں ہوتی اور Lab سے جو آمدنی اکٹھی ہوتی ہے وہ ہم اپنے خزانے میں جمع کرواتے ہیں

ہم farmers سے کوئی interest نہیں لیتے ہم نے تو farmers کو facilitate کرنا ہے جو ہم اور ہمارا department کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب آ گیا ہے اگلا سوال نمبر 4174 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4181 بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی آپ بات کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4825 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4825: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر امورِ پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا سالانہ بجٹ 19-2018 اور 20-2019 کتنا مختص کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ بالا بجٹ کا کتنا حصہ استعمال کیا گیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا 19-2018 اور 20-2019 کے مختص بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	مختص شدہ بجٹ	جاری کردہ بجٹ
2018-19	25.251 ملین روپے	25.986 ملین روپے
2019-20	26.899 ملین روپے	25.207 ملین روپے

(ب) مذکورہ بالا بجٹ کے استعمال کے بارے میں تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مختص شدہ بجٹ
2018-19	25.683 ملین روپے (98.83٪)
2019-20	25.082 ملین روپے (99.50٪)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ request ہے میرا سوال ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات کے حوالے سے تھا میری اور میرے دیگر دوستوں کی information کے اضافے کے لئے اس ادارے کے کام کے طریق کار کو اگر explain کر دیں کہ یہ ادارہ کن چیزوں پر کام کر رہا ہے اور اس کے کام کا کیا طریق کار ہے اس کے بعد میں اس کے بجٹ کے بارے میں سوال کرنا چاہوں گی۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ان کا جو سوال ہے ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات یہ ایک society register ہے جو پنجاب کے 17 اضلاع میں خدمات انجام دے رہی ہیں اب یہ autonomous body کا درجہ اختیار کر گئی ہے اس کے بجٹ کی تفصیل انہوں نے مانگی تھی جس کا ہم نے جواب دے دیا ہے ان کا اگر کوئی supplementary سوال بنتا ہے تو وہ کر لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جو جواب دیا ہوا ہے وہ آپ نے پڑھا ہے؟ آپ جواب سے مطمئن ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی میں نے جواب پڑھا ہے لیکن بات مطمئن ہونے کی نہیں ہے میں نے منسٹر صاحب سے ایک بڑا ہی valid سوال کیا تھا۔ آپ صرف یہ بتا دیں ہو سکتا ہے میرے سمیت اور بھی بہت سارے ساتھیوں کو اس کے کام کے طریق کار کا پتا نہ ہو تو ہاؤس میں discussion ہو جائے گی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پوچھنا کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ میرے جواب میں یہ بتایا گیا کہ 25 ملین روپے 2018-2019 مختص کئے گئے تھے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ پورے پنجاب کے جانوروں کے لئے کہ صرف 25 ملین روپے کافی تھے اور دوسرا یہ کہ اگر صرف 25 ملین

روپے میں پورے پنجاب میں ایک سال میں جو ان جانوروں پر کام ہوا وہ کس طریقہ سے کام ہوا ہے اور کیا کیا کام ہوا تھا جہاں اس کی کوئی detail نہیں دی گئی اگر یہ بتایا جاتا کہ 25 ملین کس کس پیرائے میں خرچ ہوئے ہیں تو شاید مجھے سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! honestly speaking on the floor of the House میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ جو ایسی autonomous body اور boards ہیں یہ ہمارے اُس وقت کے خادم اعلیٰ صاحب نے لوگوں کو نوازنے کے لئے یہ boards بنوائے تھے ان پر میں meeting کر چکا ہوں یہ جس بجٹ کی بات کر رہی ہیں میری بہن وہ تو آپ کی حکومت نے پیش کیا تھا ہم نے تو نہیں کیا تھا اگر بجٹ تھوڑا یا زیادہ رکھنا تھا تو آپ حکومت کا حصہ تھیں آپ کو اس وقت بات کرنا چاہئے تھی۔ ہم تو یہ ریسرچ کر رہے ہیں یہ جو boards اور companies ہیں یہ سب CEO کے بغیر بڑے بڑے packages لے رہی ہیں ان کو ضم کر کے ایک department بنا دیں تا کہ پیسے کا ضیاع کم ہو سکے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: شکریہ۔ میرے بھائی actually مجھے 100 میں سے 99 فیصد یہ پتا تھا کہ آپ کو ادارہ برائے انسداد بے رحمی حیوانات کا علم بھی نہیں ہے میں بار بار یہ ہی سوال کرنا چاہ رہی تھی جس طرح آپ نے پچھلی حکومت کا وہی حیلہ بہانہ وہی رٹا لگایا ہوا ہے خدارا رحم کریں اگر آپ کو basic چیز کا ہی نہیں پتا تو آپ نے منسٹری میں کیا کرنا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! محترمہ 19-2018 کے بجٹ کی بات کر رہی ہیں جبکہ ہم تو بعد میں آئے ہیں اور بجٹ بھی انہوں نے پیش کیا تھا تاہم یہ سوسائٹی یا autonomious body انہی کی دس سالہ حکومت کے دوران بنی تھی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! [**********]۔ ان کے پاس صرف ایک ہی جواب ہے کہ سابقہ حکمرانوں نے یہ کیا اور وہ کیا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5564 محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، محمد ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 5392 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں سرکاری و پرائیویٹ ڈیری اور پولٹری فارمز کی تعداد نیز اس مد میں قرضہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***5392: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ڈیری فارمز اور پولٹری فارمز ہیں۔ ان میں کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ ہیں؟

(ب) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے حکومت کن شرائط پر کتنی مالیت کا قرضہ دیتی ہے اور اس کا معیار کیا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں حکومت نے کٹے، وچھے اور مرغیاں کس پروگرام کے تحت کتنے لوگوں کو بذریعہ قرعہ اندازی اور بغیر قرعہ اندازی دیئے گئے جنوری 2019 سے تاحال کتنی بار اس پروگرام کے تحت جانور تقسیم کئے گئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری، پرائیویٹ ڈیری فارم اور پولٹری فارم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم	تعداد
1۔	سرکاری ڈیری فارم	01
2۔	پرائیویٹ ڈیری فارم	30
3۔	سرکاری پولٹری فارم	-
4۔	پرائیویٹ پولٹری فارم	104

(ب) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے محکمہ لائیوسٹاک حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی قرضہ فراہم نہیں کیا جاتا۔

(ج) ضلع ساہیوال میں وزیراعظم پاکستان کے منصوبہ برائے کٹا فربہ سکیم اور کٹا بچاؤ سکیم کے تحت رجسٹرڈ فارمرز میں سبسڈی کے چیک تقسیم کئے گئے اور کسی فارمر کو کٹا یا وچھا نہ دیا گیا۔ 334 فارمرز کے 1760 کٹوں کو فربہ سکیم کے تحت رجسٹرڈ کر کے فی کس بحساب 4500 روپے کی رقم بذریعہ چیک تقسیم کی گئی۔ جبکہ 1193 فارمرز کو کٹا بچاؤ سکیم کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا اور ان کے 1760 کٹوں کو بحساب 6500 فی کٹا رقم بذریعہ چیک تقسیم کی گئی۔

کٹا فربہ و بچاؤ سکیم میں قرعہ اندازی کا عمل دخل نہیں ہوتا اور پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر فارمرز کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے جبکہ سال 2019 سے لیکر اب تک تین فیز گزر چکے ہیں اور چوتھے فیز پر کام جاری ہے۔

ضلع ساہیوال میں وزیراعظم کے منصوبہ برائے فروغ گھریلو دیہی مرغبانی کے تحت پرندے تقسیم کئے گئے۔ ان پرندوں کی تقسیم بذریعہ قرعہ اندازی کی جاتی ہے۔ 2019 سے لیکر اب تک 1799 افراد میں پولٹری یونٹس 357 (5 مرغیاں + 1 مرغا) جبکہ 270 افراد میں یونٹس (12 عدد مرغے) تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں حکومت نے کٹے، وچھے اور مرغیاں کس پروگرام کے تحت اور کتنے لوگوں کو بذریعہ قرعہ اندازی اور بغیر قرعہ اندازی دی ہیں۔ جنوری 2019 سے تاحال کتنی بار اس پروگرام کے تحت جانور یا پرندے تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمالیں کہ دیا گیا جواب حقیقت پر مبنی نہ ہے اور وہ غلط جواب ہے۔ آپ ڈیپارٹمنٹ کی wording دیکھیں کہ " ضلع ساہیوال میں وزیراعظم پاکستان کا منصوبہ برائے "کٹا فربہ اور کٹا بچاؤ سکیم"۔ اللہ کے فضل سے موجودہ وزیراعظم کا تو کوئی کٹے پالنے کا

پروگرام نہیں ہے بلکہ یہ تو سابق وزیر اعظم نے عوام کو کٹوں اور مرغیوں کے پیچھے لگایا تھا اس لئے یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر! ہاؤس کو ان آرڈر کر لیں تا کہ میں اپنی بات کر لوں۔

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز۔ ہاؤس ان آرڈر ہے ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے اس کا seriousجواب دیا جائے کیونکہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں اور آپ ماشاء اللہ جس chairپر تشریف فرما ہیں تو آپ اس chairکے مالک ہیں اور اس معزز ہاؤس کے custodianہیں۔ میرے سوال کا یہاں پر جواب بالکل غلط دیا گیا ہے کہ "ضلع ساہیوال میں وزیر اعظم پاکستان کا منصوبہ برائے کٹا فربہ سکیم اور کٹا بچاؤ سکیم کے تحت رجسٹرڈ فارمرز میں سب سڈی چیک تقسیم کئے گئے"۔ کوئی ایسی سکیم نہیں ہے کیونکہ آج کی تاریخ میں دیئے گئے جواب یعنی 23 اگست 2022 تک وزیر اعظم پاکستان کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سوال آپ کے پاس کب آیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک صاحب ہمارے سینئر پارلیمنٹرین اور بھائی ہیں جو ہمیشہ وقفہ سوالات میں ایسی ہی گفتگو فرماتے ہیں۔ جب انہوں نے اسمبلی میں سوال جمع کروایا تو اس وقت Hon'ble Prime Minister of Pakistan Imran Khan تھے۔ یہ اپنی ذرا تصحیح فرمالیں کہ ڈیڑھ سال پرانا یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر: جواب اسی کے مطابق دیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جی، بالکل جواب اسی سوال کے مطابق آیا ہے۔ اگر یہ تفصیل میں جانا چاہیں تو میں انہیں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جب آپ کا سوال آیا تو اس وقت کے وہ وزیر اعظم تھے اور انہوں نے جواب تو اسی کے مطابق ہی دینا تھا ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مسئلہ یہ نہیں ہے بلکہ میں اپنے سوال کی طرف آتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے غلط دیا ہے۔ انہیں ایسا جواب نہیں دینا چاہئے تھا کہ وہ وزیر اعظم کا پروگرام ہے بلکہ وہ اپنے جواب میں سابق وزیر اعظم لکھتے ناں۔ بہرحال میرا یہ

issue نہیں ہے بلکہ ڈیپارٹمنٹ کی غلطی ہے اور آپ اسے خود بھی دیکھ لیں کہ میں نے کوئی بات غلط کی ہے؟ جو وقت گزر جاتا ہے، پرسوں جب اسمبلی اجلاس تھا تو وہ past کی بات ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جس وقت آپ نے سوال کیا تو اس وقت یہ پروگرام چل رہا تھا ناں۔ انہوں نے جواب تو اسی وقت کا ہی دینا تھا اور آپ یوں نہ کریں بلکہ کارروائی کو چلنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے کوئی issue نہیں ہے لیکن کل اس ہاؤس میں اس سیٹ پر Custodian of the House چودھری پرویز الٰہی صاحب تھے اور آج آپ ہیں تو کیا ان کے نام کے ساتھ سپیکر لکھا جائے گا؟ Law کی language میں اور پارلیمنٹری روایات میں ایسا نہیں ہے لیکن میرا سوال اس سے زیادہ اہم ہے۔

جناب سپیکر: وہ کیا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ انہوں نے 334 فارمرز کی جو detail دی ہے کہ ان فارمرز کے لئے جو چیک وغیرہ تقسیم کئے گئے ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے فارمرز کو کتنی مالیت کے چیک دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں انہیں پوری تفصیل بتانا چاہتا ہوں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ ضلع ساہیوال میں 2019 سے لے کر 22-2021 یعنی اب تک کٹا بچاؤ سکیم میں 3479 کامیاب کنٹرول کے بعد 2527 فارمرز میں ایک کروڑ 82 لاکھ 76 ہزار روپے کی رقم بذریعہ چیک تقسیم ہوئی۔ اسی طرح ضلع ساہیوال میں 2019 سے لے کر 22-2021 تک کٹا فربہ سکیم کے تحت 4436 کامیاب کٹا فارمرز میں دو کروڑ 22 لاکھ 41 ہزار پانچ سو روپے کی رقم بذریعہ چیک تقسیم ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ اس سکیم کو اس وقت کی اپوزیشن نے بہت criticize کیا۔ اس وقت کے Hon'ble وزیر اعظم عمران خان صاحب نے جو سکیم دی تھی، اس میں ایک غریب فارمر کو یہ بھی سبسڈی دی تھی کہ وہ ایک سے تین ماہ تک کے کٹے کو پالیں۔ اسی طرح کٹا فربہ سکیم میں ایک سال سے 15 ماہ تک کے جانور جو meat

produce کرتے تھے ان فارمرز کو بھی سبسڈی دی گئی تو اس exercise کے بعد آج ہماری meat اور milk production میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ جی ڈی پی گروتھ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن بد قسمتی سے اس وقت کی اپوزیشن نے اس سکیم کو criticize کیا تھا۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ exercise جو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کی تھی وہ کامیاب تجربہ ہے اور اسے ہم آگے بڑھا کر مزید فارمرز کو facilitate کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے اور آپ فیصلہ کر لیں کہ سندھو صاحب نے کرنا ہے یا ملک صاحب نے کرنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سندھو صاحب ہمارے سینئر ہیں اس لئے یہ اپنا ضمنی سوال کر لیں لیکن میرے سوال کا جواب تو لے دیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ملک صاحب! منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے ناں کہ اس وقت کے مطابق کامیاب پروگرام تھا اور اس کے ساتھ بیف اور مٹن کی پیداوار میں اضافہ کی بدولت لوگوں کو ریلیف ملا۔ جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ، I am also thankful to Malik sahib محترم وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ یہ اُن دنوں میں یعنی دو سال پہلے اخباروں میں بھی آیا اور اس پر case بھی بنا، غلطی سے جیسے بھی ہوا کہ چار مرغیاں اور ایک مرغا دینے تھے لیکن چار مرغے اور ایک مرغی دے دی گئی، یہ case بھی چل رہا ہے تو کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ بالکل بھی درست نہیں ہے۔ ان کا یہ fresh question بنتا ہے لیکن اس کے باوجود میں سندھو صاحب کو

جواب دے دیتا ہوں کہ ضلع ساہیوال میں وزیر اعظم کے منصوبہ برائے فروخت گھریلو دیہی مرغی کے تحت پرندے تقسیم کئے گئے۔ ان پرندوں کی تقسیم بذریعہ قرعہ اندازی ہوئی۔ 2019 سے لے کر اب تک 1799 افراد میں پولٹری یونٹس بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوئے۔ پولٹری یونٹس 357 (5 مرغیاں اور ایک مرغا) اور اسی طرح 270 افراد میں یونٹس (12 عدد مرغے) تقسیم کئے گئے۔ سندھو صاحب کی بات درست نہیں ہے اور میں نے اس حوالے سے تفصیل بتادی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں ابھی سوال نہیں کروں گا اگر آپ allow کر دیں تو میں کل یا جب بھی اجلاس ہوا تو میں منسٹر صاحب کو ساہیوال اور صوبہ کے پی کے documentary evidence دے دوں گا کہ وہاں پر ایسے ہوا کہ چار چار مرغے اور ایک ایک مرغی تھی۔ میں انہیں تمام ریکارڈ دے دوں گا تو اس کے بعد یہ مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! مطلب یہ ہے کہ مرغی کی پیداوار بڑھانی ہے ناں جی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! لیکن چار مرغے اور ایک مرغی سے تو یہ مقصد پورا نہیں ہونا ناں اور یہ "جوڑ" بھی صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ایک مرغی دی تو ہے ناں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! "جوڑ" صحیح رکھیں تھوڑا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 5564 محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 5587 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا ڈی این اے بنک بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***5587: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ مالی سال 21-2020 میں حکومت ڈی این اے بنک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے کہ تو ڈی این اے بنک بنانے کے منصوبہ کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 21-2020 میں حکومت ڈی این اے بنک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) جانوروں کے ڈی این اے بنک بنانے کے لئے منصوبہ برائے سال 21-2020 منظور ہو چکا ہے جس کی مالیت 30 ملین روپے۔ اس کا مقصد ساہیوال نسل کی گائے کے پیداواری خواص کو جانچنا اور ریکارڈ محفوظ بنانا ہے۔ اس منصوبہ کے لئے محکمہ میں موجود کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کو استعمال کیا جائے گا۔ جہاں ضروری مشینری اور کیمیکلز مہیا کئے جائیں گے جن کی خریداری کا عمل جاری ہے۔ اس منصوبہ کے تحت 500 سے 600 جانوروں کے سیمپل کا تجزیہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ ضمنی سوال کریں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ڈی این اے کے ریکارڈ کے متعلق سوال کیا تھا کہ ڈی این اے بنک بنایا جائے تو یہاں صرف ایک مویشی کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ ساہیوال گائے ہے جس کے 500 سے 600 samples ان جانوروں کے حاصل کئے گئے ہیں جن پر تجربے کئے گئے ہیں جبکہ صوبہ پنجاب تو نسلی جانوروں کا ایک گڑھ ہے، یہاں پر بہت مواقع ہیں اور بہت سارے ایسے جانور موجود ہیں جن کے ڈی این اے samples لے کر ان کی نسل کو بڑھانے کے لئے بہت اچھی طرح سے کام کیا جا سکتا ہے۔ میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر صرف ایک نسل کے جانور کی تفصیل بیان کی گئی ہے کیا یہ دوسرے جانوروں کے لئے نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میری بہن نے جب یہ سوال کیا تھا اُس وقت ہمارا ڈی این اے بنک مکمل نہیں تھا میں ان کے علم میں لانا چاہتا

ہوں کہ اِس وقت ڈی این اے بنک بن چکا ہے اور functional بھی ہے۔ اس میں ساہیوال کی گائے کا جنیاتی تجزیے کا کام مکمل کیا جا چکا ہے اور نیلی راوی بھینس پر کام ہو رہا ہے۔ میں کل خود اِس لیب کا visit کر کے آیا ہوں اور اِس سے ہمارا پولیس ڈیپارٹمنٹ بھی استفادہ کر رہا ہے۔ جو بھینس یا گائے چوری ہوتی ہے اُن کے genes کے ٹیسٹ ہوتے ہیں اُس سے پتا چلتا ہے کہ یہ کس گائے یا بھینس کی بچھڑی تھی۔ جب اس لیب میں male اور female کا ٹیسٹ آتا ہے تو اِس کا rapid ٹیسٹ کیا جاتا ہے نیز ہم اس کی رپورٹ پولیس کو بھی معاونت کے لئے دے رہے ہیں۔ چونکہ یہ پرانا سوال ہے اُس وقت صرف گائے کا ٹیسٹ تھا لیکن اِس وقت گائے، بھینس اور بہت سے جانوروں کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ اگر میری بہن کی تسلی نہ ہو تو یہ وہاں خود بھی visit کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: زہرا بی بی! میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ کے جتنے بھی تحفظات ہیں اِنشاء اللہ تعالیٰ منسٹر صاحب اُن کو دور کریں گے۔

سیدہ زہرا نقوی: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5607 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5608 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5636 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمایا کریں آپ سے پہلے جب چودھری پرویز الٰہی صاحب سپیکر تھے اُس وقت اگر کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہوتے تھے اور وہ وقفہ سوالات کے دوران آجاتے تو ان کے سوال کو take up کر لیا جاتا تھا۔ آپ بھی ایسا کر لیا کریں اور وقفہ سوالات کے بعد سوال dispose of کر دیا کریں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں تو یہ کر لوں گا لیکن وہ معزز ممبران جن کے سوالات ہیں اُن کو بھی تو اتنی مہربانی کرنی چاہئے کہ وہ in time آجایا کریں۔ اب تین تین، چار چار، پانچ پانچ بجے تو

سیشن شروع ہوتا ہے اس طرح تورات کے آٹھ بج جائیں گے۔ وہ حضرات اور آپ بھی time پر تشریف لے آیا کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس طرح کر کے دیکھ لیں کہ اگر اجلاس کا ٹائم 4 بجے ہے تو آپ پورے 4 بجے اجلاس شروع کر لیں، سب time پر آ جائیں گے۔ یہ مہربانی ضرور کریں کہ جو ممبر وقفہ سوالات کے دوران آ جائے اُس کا سوال take up کر لیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اپنا سوال شروع کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5683 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*5683: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور چیچہ وطنی تحصیل میں محکمہ لائیو سٹاک کے زیر انتظام ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کی وجہ سے مویشی ہلاک ہونے لگے ہیں کئی ماہ سے 38۔ ادویات ویٹرنری ہسپتال میں موجود نہیں جس کی وجہ سے تقریباً لاکھوں مویشیوں کی زندگی کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لائیو سٹاک کے زیر انتظام سول ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے ادویات اور ڈاکٹرز و سٹاف موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے مویشی مالکان مہنگے داموں پر ائیویٹ سٹوروں پر ادویات خریدنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اوکانوالہ بنگلہ کے چکوک میں سب سے زیادہ مویشیوں کی ہلاکتیں ہوئی جس سے مویشی مالکان کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوا اس وقت تحصیل چیچہ وطنی اور تحصیل ساہیوال میں لاکھوں بکریاں، بھیڑیں، گائیں، بھینسیں، کٹے اور مرغیاں موجود

ہیں لیکن ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات نہ ہونے کی وجہ سے ان کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ساہیوال کے لئے رواں سال مویشیوں کی ادویات کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیرِ انتظام سول ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں ادویات ضرورت کے لحاظ سے موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیرِ انتظام سول ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریوں میں ادویات اور عملہ موجود ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ اوکانوالہ بنگلہ کے چکوک میں مویشیوں کی ہلاکتیں نہ ہوئی ہیں۔ تحصیل چیچہ وطنی اور تحصیل ساہیوال کے ہسپتالوں میں ادویات موجود ہیں اور جانوروں کی زندگیوں کو خطرات لاحق نہ ہیں۔

(د) ضلع ساہیوال کے لئے رواں سال مویشیوں کی ادویات کے لئے -/ 13746383 روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور چیچہ وطنی تحصیل میں محکمہ لائیو سٹاک کے زیر انتظام ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کی وجہ سے مویشی ہلاک ہونے لگے ہیں، کئی ماہ سے 38 ادویات ویٹرنری ہسپتال میں موجود نہیں جس کی وجہ سے تقریباً لاکھوں مویشیوں کی زندگی کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مہربانی فرما کر House in order کر لیں۔

جناب سپیکر: Order in the House. میں معزز خواتین و حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور House in order کریں۔ یاور بخاری صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ اس طرح House کی sanctity کا پتا چلتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے متعلقہ وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔"

جناب سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ تشریف رکھیں۔ عمر فاروق صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں point out کیا تھا کہ ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی کمی ہے جس کی وجہ سے growers کے مویشیوں کو بیماریاں لاحق ہو رہی ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیں کہ یہ ہسپتال میں کتنی ادویات دے رہے ہیں، اُن کی تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنی کم ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! صرف district wise ہی نہیں میرے پاس تحصیل کی سطح اور یونین کونسل کی سطح پر بھی لسٹ موجود ہے۔ یہ اتنی لمبی لسٹ ہے کہ اگر میں اس کو پڑھنا شروع کر دوں تو معزز ممبر کا کوئی اور سوال نہیں آئے گا۔ یہ district wise لسٹ مانگ رہے ہیں میں ان کو تحصیل اور یونین کونسل کی سطح تک کی لسٹ دینے کو تیار ہوں۔ ادویات کی کوئی کمی نہیں ہے اسی لئے ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ ہمارے پاس animals کا data بھی ہے اگر معزز ممبر کو ادویات کی کمی محسوس ہو رہی ہے تو مجھے بتائیں ہم urgent basis پر بھی مہیا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب آپ مجھے یہ فرمائیں گے کہ آپ کا ضمنی سوال پورا ہو گیا ہے حالانکہ جو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے وہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں ہے اور نہ مجھے لسٹ کی ضرورت ہے۔ میں نے ہاؤس میں ایک سوال دیا تھا کہ وہاں ہسپتال میں ادویات کم ہیں۔ میں نے تو

یونین کونسل کی سطح کا پوچھا ہی نہیں ہے۔ یہ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ ضلع ساہیوال میں منسٹر صاحب کا ڈیپارٹمنٹ کتنی ادویات دے رہا ہے اور اس میں کتنی کم ہیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کا مطلب یہ ہے کہ کن ادویات کی shortage ہے اور وہ کب تک پوری ہو جائیں گی؟

جناب محمد ارشد ملک: جی، جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون کون سی ادویات دے رہے ہیں اور ان میں سے کتنی کم ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ میرے پرانے colleague ہیں یہ جو پوچھنا چاہ رہے ہیں یہ اِن کا fresh question بنتا ہے۔ وقفہ سوالات کا وقت اِسی سوال پر ختم ہو جائے گا۔ میں نے اِن سے گزارش کی ہے کہ میں اضلاع میں نکلا ہوں، میں معزز ممبر کے پاس جا کر چائے پی لوں گا اور ادویات کی کمی کو بھی دور کروں گا۔ ان کے آگے بھی ضمنی سوالات آنے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ساہیوال کے ہسپتال کو چیک کر لیں، اگر وہاں کوئی ادویات کی shortage ہے تو اس کو پورا کروائیں اور ملک صاحب کو بتا بھی دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک صاحب کا وہاں ایک فارم ہے اگر وہاں کوئی ادویات کی کمی ہے تو وہ میں ضرور پوری کروں گا اور visit بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال اورڈسپنسریوں کی تعداد وخالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5342: جناب منان خان:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اورڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اورڈسپنسریوں میں کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(د) کیاان ڈسپنسریوں میں بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں اورڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اورادویات مع سیمن فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال 20 اور ویٹرنری ڈسپنسریاں 10 ہیں۔

(ب) ان کے لئے سال 21-2020 میں 11.93 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اورڈسپنسریوں پر مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں۔

1- Inj Oxyline 5٪ 500ml

2- Inj. Gentaback 100 ml

3- Oxycart Spray 150 ml

4- Sulpha Gold 100 ml

5- Inj. Penivet 5 gm

Bolus Albafas 600-6

Inj. Pronifas 50 ml-7

Inj. Atrostar 25 ml-8

Inj. Meprason 50 ml-9

Inj. Solodex 50ml-10

Payodine 450 ml-11

Sinj. Sulphaprim 100 ml-12

Inj. Amoxilist L.A 100 ml-13

Inj. Vety enrox LA 100 ml-14

Inj. Clavet 100 ml-15

Inj Tripamedium 1 gm-16

Inj. Calcicare 300 ml-17

Inj. Lignoback 50 ml-18

Inj Rasomycine 5٪ 100 ml-19

Spray Oxicart 150 ml-20

Drench Levaside 1000 ml-21

Drench Levoplus 1000 ml-22

Bolus Levacare packet-23

Bolus Fenbal Packet-24

Pwd. Trigold 1000 gm-25

inj.Loxiback 50 ml-26

Inj Mepravet 50 ml-27

Inj. Predicame 50 ml-28

Inj. Nicoferin 250 ml-29

Tri. Benzine Co. 100 ml-30

(د) جی ہاں! بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے۔

(ہ) ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل نارووال:

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1-	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	1	19-07-2022
2-	ڈپٹی ڈائریکٹر	18	1	15-6-2022
3-	خاکروب	1	1	01-07-2022
	کل تعداد خالی اسامی		3	

تحصیل شکر گڑھ:

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1-	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	1	23-07-2022
2-	کیٹل اٹنڈنٹ	1	1	5-07-2022
	کل تعداد خالی اسامی		2	

تحصیل ظفروال:

نمبر شمار	نام اسامی	گریڈ	خالی اسامی	تاریخ خالی اسامی
1-	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	1	23-04-2022
2-	کیٹل اٹنڈنٹ	1	1	15-05-2022
	کل تعداد خالی اسامی		2	

(و) جی ہاں! ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اور ادویات مع سیمن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد: جڑانوالہ اور تاندلیانوالہ وغیرہ میں موبائل یونٹ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3982:**جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ان موبائل یونٹ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان موبائل یونٹ کی ایریاوائز تفصیل دیں نیز یہ موبائل یونٹ روزانہ کتنے گاؤں کاVisit کرتے ہیں اور کتنے جانوروں کاعلاج معالجہ کیاجاتاہے ان میں کون کون سی ادویات میسر ہوتی ہیں؟

(ہ) حکومت اس ضلع کی تحصیل جڑانوالہ، تاندالیانوالہ اور چک جھمرہ میں مزید موبائل یونٹ فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت ہر تحصیل میں ایک موبائل ویٹرنری یونٹ کام کر رہاہے اور ضلع فیصل آباد میں کل پانچ موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ موبائل یونٹ جانوروں کے متعلقہ علاج معالجہ، ویکسینیشن، مصنوعی نسل کشی، ڈیورمنگ اور فارمر ٹریننگ کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) ہر موبائل یونٹ میں چار ملازمین تعینات ہیں۔

1۔ویٹرنری آفیسر گریڈ17

2۔ویٹرنری اسسٹنٹ گریڈ9

3۔ڈرائیور گریڈ4

4۔ملازم گریڈ1

(د) موبائل یونٹ کی ایریاوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ موبائل یونٹ روزانہ 2 سے 3 گاؤں کا وزٹ کرتے ہیں۔اور اوسطً روزانہ 157 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت اس ضلع کی تحصیل جڑانوالہ، تاندلیانوالہ اور چک جھمرہ میں مزید یونٹ فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

راوی کیمپس پتوکی کو بطور ایگری ٹورازم متعارف کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*4154: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی :** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت پنجاب راوی کیمپس پتوکی کو ایگری ٹورازم کے طور پر متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس پر کب تک عمل ہو گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

جی ہاں! یونیورسٹی راوی کیمپس پتوکی کو ایگری ٹورازم کے طور پر متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی نے لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کو ایگری ٹورازم پر ایک ترقیاتی سکیم برائے مالی سال 23-2022 جمع کروائی ہے۔ ترقیاتی فنڈز ملنے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

قصور میں ڈزیز / فری زون بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4174: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور میں ڈزیز فری زون بنانے کا فیصلہ ہوا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس فیصلہ پر کب تک عمل درآمد ہو گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ڈورین ایکٹ 1910 کے تحت انسپکٹر کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

*4181: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈورین ایکٹ 1910 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ب) ڈورین ایکٹ 1910 کے تحت انسپکٹر کے اختیارات اور فرائض کیا ہیں؟

(ج) ڈورین ایکٹ 1910 کے تحت انسپکٹر اپنے فرائض کس حد تک انجام دے رہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ڈورین ایکٹ 1910 بذریعہ سیکشن 31 پنجاب انیمل ہیلتھ ایکٹ 2019 کے تحت Repeal ہو چکا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

لاہور: میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*5564: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں عملہ کی تعداد گریڈ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع لاہور میں 24 سول ویٹرنری ہسپتال، 5 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 16 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں

(ب) ان ہسپتالوں میں عملہ کی تعداد، گریڈ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے تحت جاری منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***5607: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے تحت کونسے منصوبے جاری ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے تحت مندرجہ ذیل منصوبے جاری ہیں:

1۔ سائیلج پراجیکٹ

2۔ لائیوسٹاک تجرباتی فارم خضر آباد

3۔ خالص دودھ فراہمی پراجیکٹ

4۔ بریڈ امپروومنٹ پراجیکٹ

لاہور: شاہ پور کانجراں میں سلاٹر ہاؤس کی موجودگی اور جانور ذبح کرنے کی فیس سے متعلقہ تفصیلات

***5608: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا شاہ پور کانجراں میں سلاٹر ہاؤس موجود ہے؟

(ب) اس سلاٹر ہاؤس میں روزانہ اوسط کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کیا جانور ذبح کرنے کی کوئی فیس بھی مقرر کیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) اس سلاٹر ہاؤس میں روزانہ اوسطاً 230 بڑے اور 3700 چھوٹے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور ان کی فیس مقرر ہے۔

کٹوں کو محفوظ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***5636: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا کٹوں کو محفوظ بنانے کا کوئی منصوبہ شروع کیا گیا ہے اگر ایسا منصوبہ شروع کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) کٹوں کو محفوظ بنانے کے منصوبہ کے تحت 2019 میں کتنے جانور پال حضرات نے اس منصوبہ سے فائدہ اٹھایا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! کٹوں کو محفوظ بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ اس منصوبے کے تحت تقریباً ایک ماہ کے کٹوں کو چار ماہ کی مدت کے لئے رجسٹر کیا جاتا ہے۔ فارمر حضرات کو کٹا بچاؤ پروگرام کے تحت فی کٹا-/ 6500 روپے کی مالی معاونت کی جاتی ہے۔ اس منصوبے میں فارمر زیادہ سے زیادہ 10 کٹوں کو رجسٹر کروا سکتا ہے۔ نیز اس منصوبہ میں کٹوں کو مفت (Tagging/Tattooing)، علاج معالجہ اور حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) کٹوں کو محفوظ بنانے کے منصوبہ کے تحت مالی سال 20-2019 میں 34116 جانور پال حضرات نے اس منصوبہ سے فائدہ اٹھایا۔

بہاولپور: ویٹرنری یونیورسٹی کی تکمیل اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***5811: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری یونیورسٹی بہاولپور جون 2019 میں مکمل ہونا تھی؟

(ب) یونیورسٹی ہذا میں D.V.M کے علاوہ اور کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں کس کس شعبہ کی کتنی سیٹیں ہیں وضاحت فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) یونیورسٹی ہذا میں D.V.M کے علاوہ جو شعبہ جات کام کر رہے ہیں ان میں موجود سیٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈیپارٹمنٹ / فیکلٹی	تدریسی پروگرام	سیٹیں
ڈیپارٹمنٹ آف مائیکروبیالوجی	بی ایس اپیلایڈ مائیکروبیالوجی	100
ڈیپارٹمنٹ آف زوالوجی	بی ایس زوالوجی بی ایس زوالوجی	100
	5th سمیسٹر ان ٹیک	50
ڈیپارٹمنٹ آف فوڈ سائنسز	بی ایس فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی	100
ڈیپارٹمنٹ آف پولٹری سائنسز	بی ایس پولٹری سائنس	100
ڈیپارٹمنٹ آف فیزیالوجی اینڈ بائیو کیمسٹری	بی ایس بائیو کیمسٹری	100
فیکلٹی آف بائیو سائنسز	بی ایس بائیولوجیکل سائنسز	50
فیکلٹی آف اینیمل پروڈکشن اینڈ ٹیکنالوجی	بی ایس اینیمل سائنسز	50
ڈیپارٹمنٹ پیتھالوجی	بی ایس میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی	100
ڈیپارٹمنٹ آف سوشل اینڈ الائیڈ سائنسز	بی ایس کمپیوٹر سائنس	200
	بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن	200
	کل میزان	1150

بہاولپور: پی پی-251 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***5822: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-251 بہاولپور میں کہاں کہاں ویٹرنری ڈسپنسریاں اور ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان میں کہاں کہاں کون سی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان ویٹرنری ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں جانوروں کے لئے ادویات میسر نہ ہیں خاص کر منہ کھر کی بیماری کی ادویات نایاب ہے؟

(ہ) اکثر ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔ 251 بہاولپور میں 2 سول ویٹرنری ہسپتال اور 9 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال مبارک پور
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال کوٹلہ موسیٰ خان
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری
4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جانوالہ
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری گھلواں
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حیدر پور
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری علی کھڑک
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ہتھجیبی
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خیر پور ڈاھا
10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری نوشہرہ جدید
11۔	سول ویٹرنری سنٹر مڈ پیر واہ

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں ہوتا بلکہ ادویات خرید کر کے مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام خالی اسامی	گریڈ	تعداد	جگہ کا نام
1-	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	1	سول ویٹرنری ہسپتال مبارک پور
2-	ویٹرنری آفیسر	17	1	سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری
3-	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	8	سول ویٹرنری ہسپتال مبارک پور، سول ویٹرنری ہسپتال کوٹلہ موسیٰ خان، سول ویٹرنری ڈسپنسری بہاولپور گھلواں، سول ویٹرنری ڈسپنسری حیدر پور، سول ویٹرنری ڈسپنسری علی کھاڑک، سول ویٹرنری ڈسپنسری خیر پور ڈاہا اور سول ویٹرنری سنٹر موڈھ پیر والا
4-	اے آئی ٹیکنیشن	9	2	سول ویٹرنری کوٹلہ موسیٰ خان، سول ویٹرنری ڈسپنسری خیر پور ڈاہا

(د) یہ درست نہ ہے۔ ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے لئے ضروری ادویات مع منہ کھر کی ادویات موجود ہیں۔

(ہ) ویٹرنری افسروں کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جبکہ ویٹرنری اسسٹنٹ کی بھرتی پر فی الحال پابندی ہٹتے ہی بھرتی کر لی جائے گی۔

(و) حلقہ پی پی۔251 میں 11 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں۔ صرف ویٹرنری ڈسپنسری خیر پور ڈاھا میں ڈاکٹر نہ ہے۔ یہ اسامی جلد پُر کر لی جائے گی۔ ان ہسپتال / ڈسپنسریوں میں ضرورت کے مطابق ادویات موجود ہیں۔

صادق آباد تحصیل میں محکمہ لائیوسٹاک کے دفاتر، ہسپتال اور فیلڈ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***5834: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ لائیوسٹاک کے کتنے دفاتر اور ویٹرنری ہسپتال موجود ہیں؟

(ب) تحصیل میں محکمہ کے فیلڈ سٹاف کی تعداد، نام، قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) فیلڈ سٹاف کو فراہم کردہ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ لائیوسٹاک کا ایک دفتر ہے ، 7 ویٹرنری ہسپتال اور 9 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں محکمہ لائیوسٹاک کے فیلڈ سٹاف کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ	تعداد اسامی	تعداد تعینات
1-	ڈپٹی ڈائریکٹر	1	1
2-	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	1	-
3-	سینئر ویٹرنری آفیسر	1	-
4-	ویٹرنری آفیسر	7	4
5-	ویٹرنری اسسٹنٹ	37	37
6-	اے آئی ٹیکنیشن	7	7
7-	درجہ چہارم کے ملازمین	35	35

فیلڈ سٹاف کی نام قابلیت اور عہدہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل صادق آباد کو فراہم کردہ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جنوبی پنجاب میں ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***5920: سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18-2017 کے دوران جانوروں کے شمار کے مطابق زراعت کے بعد جنوبی پنجاب کے لوگوں کا دوسرا ذریعہ آمدن جانور ہیں جنوبی پنجاب میں اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود اینیمل سائنسز یونیورسٹی تاحال قائم نہ کی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جنوبی پنجاب میں ویٹرنری اینڈ اینیمل یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست ہے کہ 18-2017 کے دوران جانوروں کے شمار کے مطابق زراعت کے بعد جنوبی پنجاب کے لوگوں کا دوسرا ذریعہ آمدن جانور ہیں۔ جنوبی پنجاب میں ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ فیکلٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز بہاوالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان 2006 سے قائم ہے۔

2۔ کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 2006 سے قائم ہے۔

3۔ چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز بہاولپور 2020 سے قائم ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز میں کئے جانے والے ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***5954: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز کی لیبارٹری میں کونسے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2008 سے 2018 تک یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز کی لیبارٹری کو فنڈز فراہم نہیں کئے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز کی لیبارٹری میں کل 76 ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

راجن پور: محکمہ لائیوسٹاک کی ڈسپنسریوں ، ہسپتال اوران میں ادویات کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5967: محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ لائیوسٹاک کی کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے مع عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔اور مالی سال 2019-20 میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر کی گئی اور موجودہ مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی عمارت پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کیا تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں نیز ان میں On call دیہاتی علاقہ کے لئے سہولت فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع راجن پور میں اس وقت 12 ڈسپنسریاں اور 8 ہسپتال ہیں جبکہ 34 نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں ترقیاتی سکیم نمبر A-3700 کے تحت تعمیر کی جارہی ہیں۔

(ب) ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	2
2۔	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	5
3۔	ویٹرنری آفیسر	17	17
4۔	ویٹرنری اسسٹنٹ	9	85
5۔	اے آئی ٹیکنیشن	9	16
6۔	درجہ چہارم کے ملازمین	1	60

(ج) ضلع راجن پور میں اسامیوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	2
2۔	سینئر ویٹرنری آفیسر	18	1
3۔	ویٹرنری آفیسر	17	17
4۔	اے آئی ٹیکنیشن	9	5
5۔	درجہ چہارم کے ملازمین	1	10

(د) ضلع راجن پور میں محکمہ لائیوسٹاک کے 13 ہسپتال / ڈسپنسریوں کی عمارات پرانی ہیں۔ مالی سال 20-2019 میں کوئی بھی عمارت تعمیر نہیں کی گئی۔ مالی سال 21-2020 میں ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں پر کوئی رقم خرچ نہیں کی جائے گی۔

(ہ) جی ہاں! تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں اور On Call دیہاتی علاقہ میں سہولت فراہم کی جاتی ہیں۔

رحیم یار خان محکمہ لائیوسٹاک کی ڈسپنسریوں، ہسپتالوں اور ان میں تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*5972: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ لائیوسٹاک کی کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے مع عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اور مالی سال 20-2019 میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر کی گئی اور موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی عمارت پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کیا تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں نیز ان میں On call دیہاتی علاقہ کو سہولت فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ لائیو سٹاک کے 27 ہسپتال اور 32 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تعداد (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں درج ذیل ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

تحصیل لیاقت پور:

ہسپتال:

1۔ ترنڈہ محمد پناہ 2۔ اللہ آباد 3۔ فیروزہ 4۔ خان بیلہ 5۔ ڈیرہ فریدی

تحصیل رحیم یار خان

ہسپتال:

1۔ کوٹ سمابہ 2۔ ترنڈہ سوائے خان 3۔ چک نمبر 51/P 4۔ دولت پور

5۔ رحیم یار خان

ڈسپنسریز:

1۔ چک نمبر 46/P 2۔ چک نمبر 118/P3 3۔ چک نمبر 95/P

4۔ اشرف آباد 5۔ کوٹ حق نواز 6۔ بلاقی والی 7۔ رکن پور

8۔ کوٹ قطب 9۔ جاج گڑھ

تحصیل خان پور:

ہسپتال:

1۔ خانپور 2۔ باغو بہار 3۔ نواں کوٹ

ڈسپنسری:

1۔ سہجہ 2۔ چک نمبر NP/ 94 3۔ کاونی 4۔ چک نمبر 1/P

5۔ دین پور شریف 6۔ گہنہ لاڑ

تحصیل صادق آباد:

ہسپتال:

1۔ رانجھے خان 2۔ احمد پور لمہ 3۔ چک نمبر P/173

ڈسپنسری:

1۔ کوٹ سبز ل 2۔ شہباز پور 3۔ بھٹہ واہن 4۔ چک نمبر P/150

5۔ رحیم آباد 6۔ نواز آباد 7۔ گوٹھ جموں

مزید یہ کہ مالی سال 20-2019 میں ان کی مرمت نہ کی گئی اور موجودہ مالی سال میں بھی ہسپتالوں کی مرمت کے مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں۔ اور محکمہ لائیو سٹاک کے نمائندے گھر گھر جا کر آگاہی فراہم کرتے ہیں۔

نارووال: پی پی۔ 49 میں ویٹرنری ہسپتال ،ڈسپنسریاں، ادویات اور ویکسین کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***5980: جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 49 نارووال میں کہاں کہاں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں فراہم کی گئی تھی اور کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں ان کے لئے مختص کی گئی ہے کتنی اب تک فراہم کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ان میں جانوروں کے لئے منہ کھر اور دیگر متعدی امراض کی ادویات ہمہ وقت میسر ہوتی ہیں؟

(ہ) ان میں اس وقت کون کون سی ادویات اور ویکسین دستیاب ہے؟

(و) کس کس سنٹر اور ہسپتال کی عمارت کی حالت خستہ اور نا قابل استعمال ہے اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے کس کس عمارت کی تعمیر اس سے کی جائے گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی۔ 49 نارووال میں کل تین ویٹرنری ہسپتال اور دو ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال قلعہ احمد آباد
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال سنگھترہ
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال، نونار
4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ولیکے

(ب) ان ہسپتال / ڈسپنسریوں کے لئے کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے البتہ ادویات اور ویکسین وغیرہ فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) سول ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ میں ایک کیٹل اٹینڈنٹ کی اسامی ملازم کے ریٹائرڈ ہونے کے بعد اگست 2020 سے خالی ہے اس کے علاوہ کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) ان میں اس وقت موجود ادویات اور ویکسین کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی عمارتیں پرانی اور قابل مرمت ہیں۔ مالی سال 21-2020 میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

نارووال: حلقہ پی پی-49 میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***6018: جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-49 نارووال کے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے کتنی گرانٹ مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی ہے؟

(ب) اس سے کس کس ویٹرنری سنٹرز کی عمارت تعمیر کی جائے گی؟

(ج) اس وقت کس کس ویٹرنری سنٹر کی عمارت زیر تعمیر ہے؟

(د) کون کون سے ویٹرنری سنٹر کی عمارت کی حالت مخدوش ہے؟

(ہ) ان میں کون کون سی سہولیات کا فقدان ہے اور ان میں یہ سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنی رقم فراہم مالی سال 2020-21 میں کی گئی ہے اور کب تک ان سہولیات کو فراہم کر دیا جائے گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) پی پی-49 نارووال کے ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے مالی سال 2020-21 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دیا گیا ہے۔

(ج) کسی ویٹرنری سنٹر کی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔

(د) کسی ویٹرنری سنٹر کی عمارت کی حالت مخدوش نہ ہے۔

(ہ) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال / ڈسپنسری	مطلوبہ سہولیات
1-	ویٹرنری ڈسپنسری ولیکے	بجلی
2-	ویٹرنری ڈسپنسری کھکھ	بجلی، پانی، چار دیواری
3-	ویٹرنری ہسپتال قلعہ احمد آباد	بجلی، پانی، چار دیواری
4-	ویٹرنری ہسپتال نونار	بجلی، پانی
5-	ویٹرنری ہسپتال سنگتھرہ	پانی، چار دیواری

مالی سال 21-2020 میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-189 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

***6351: جناب منیب الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں کہاں کہاں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنا بجٹ مالی سال 20-2019 میں رکھا گیا تھا اور موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

(ج) ان اداروں کی سال 20-2019 کی کارکردگی کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں کیا ویٹرنری ہسپتال میں جانوروں کے آپریشن کی سہولت موجود ہے؟

(و) کیا اس میں ایکسرے مشین ہے کون کون سی مشینری یہاں پر موجود ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی- 189 میں مندرجہ ذیل 02 ویٹرنری ہسپتال آتے ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال اوکاڑہ

2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری L -2/54

(ب) ان ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے لئے مختص بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مختص شدہ بجٹ
2019-20	73,96,188
2020-21	81,35,806

(ج) ان اداروں کی سال 20-2019 کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	فراہم کردہ سہولیات	تعداد
1۔	ہسپتالوں میں بیمار جانوروں کا علاج معالجہ	11512

2-	فارمرز کے گھر پر علاج معالجہ	44976
3-	مصنوعی نسل کشی) گائے، بھینس)	1786
4-	گائے، بھینس میں گل گھوٹو کے حفاظتی ٹیکے	24500
5-	گائے میں چوڑے مار کے حفاظتی ٹیکے	3700
6-	بھیڑ بکریوں میں انتڑیوں کے زہر کے حفاظتی ٹیکہ جات	8050
7-	بھیڑ بکریوں میں نمونیہ کے حفاظتی ٹیکے	3000
8-	بھیڑ بکریوں میں کاٹا کے حفاظتی ٹیکے	4000
9-	مرغیوں میں رانی کھیت کے حفاظتی ٹیکے	10400

(د) ان اداروں میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ہ) ان اداروں میں مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1۔ بیمار جانوروں کا علاج معالہ 2۔ مہلک بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ 3۔ فارمرز کے لئے آگاہی پروگرام ویٹرنری ہسپتال میں جانوروں کے آپریشن کی سہولت موجود ہے۔

(و) ان اداروں میں ایکسرے موجود نہ ہے۔ آپریشن کے لئے ضروری آلات موجود ہیں۔

گوجرانوالہ کے کنٹریکٹ ویٹرنری اسسٹنٹ کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7007: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ویٹرنری اسسٹنٹ کو 2017 میں بھرتی کیا گیا تھا یہ بھرتی کن اضلاع میں ہونی تھی مذکورہ ویٹرنری اسسٹنٹ کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا اب تک کتنے اضلاع کے ویٹرنری اسسٹنٹ کو مستقل کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے ویٹرنری اسسٹنٹ کو مستقل نہ کیا گیا ہے مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ کے کنٹریکٹ ویٹرنری اسسٹنٹ کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں ویٹرنری اسسٹنٹ کو 2017 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ ان تمام ویٹرنری اسسٹنٹ کو جن کی تین سالہ مدت ملازمت پوری ہو چکی ہے ان کو مستقل کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے، ضلع گوجرانوالہ میں تمام ویٹرنری اسسٹنٹ کو مستقل کر دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں انسداد بے رحمی حیوانات کے دفاتر اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***7224: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) SPCA اس وقت صوبہ بھر کے کتنے اور کون کونسے اضلاع میں اپنی خدمات فراہم کر رہی ہے مکمل تفصیل پیش کی جائے؟

(ب) Society for the Prevention of Cruelty to Animals (SPCA) کا مالی سال 21-2020 کا کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا نیز یہ بجٹ کہاں صرف ہوا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت آئندہ مالی سال 22-2021 کے لئے SPCA کا بجٹ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) SPCA پنجاب کے 17 اضلاع میں کام کر رہی ہے۔

لاہور، ڈی جی خان، فیصل آباد، جھنگ، ملتان، رحیم یار خان، قصور، راولپنڈی، ساہیوال، سرگودھا، شیخوپورہ، سیالکوٹ، بہاولپور، بہاولنگر، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، گجرات۔

(ب) SPCA کے مالی سال 21-2020 کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	مدوار تفصیل	مختص شدہ بجٹ	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
1۔	ملازمین کی تنخواہ	22521000	23254000	23105922
2۔	روز مرہ اخراجات	1280000	1475000	1184571
3۔	گرانٹ، سبسڈی وغیرہ	985000	0	0
4۔	منتقلی اخراجات	26000	260000	24976
5۔	مستقل اثاثے	3000	0	0
6۔	ریپئر، مینٹیننس	579000	566000	565143
7۔		25394000	5321000	24880612

(ج) مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں افراط زر کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب اضافہ کیا گیا۔

لاہور: ہربنس پورہ گوالہ منڈی ویٹرنری ہسپتال میں منہ کھر بیماری کی ویکسین کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***7252: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گوالہ منڈی ہربنس پورہ میں جانوروں میں منہ کھر کی بیماری عام ہو چکی ہے جس سے متعدد جانور مر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ویٹرنری ہسپتال میں منہ کھر کی ویکسین دستیاب نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوالہ منڈی کے ویٹرنری ہسپتال میں ویکسین فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے، سرکاری ویٹرنری ہسپتال میں منہ کھر کی ویکسین دستیاب ہے؟

(ج) جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے؟

منڈی بہاؤالدین میں ویٹرنری ہسپتال کی تعداد اور تعینات عملہ سے متعلقہ تفصیلات

***7375: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) کیا ضلع بھر میں موبائل ویٹرنری ہسپتال کی سہولت موجود ہے؟

(ج) منڈی بہاؤالدین میں سالانہ اوسطاً کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) ویٹرنری ہاسپٹل میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل عملہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں بارہ ہسپتال اور سترہ ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) ضلع بھر میں چار موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاوالدین میں سالانہ اوسطاً ساڑھے پانچ لاکھ بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(د) ویٹرنری ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل عملہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں موبائل ویکسینیشن برائے حیوانات پر عملدرآمد اور ڈسپنسری کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7435: رانا منور حسین:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے بجٹ مالی سال 22-2021 میں جانوروں کی ویکسین کے لئے کتنا بجٹ / رقم رکھی گئی ہے؟

(ب) موبائل ویکسینیشن پروگرام پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے اور اس سے صوبہ بھر میں ضلع وار کتنے جانوروں کو ویکسینیشن کی گئی ہے؟

(ج) ضلع سرگودھا میں کتنی ڈسپنسریاں اور کتنے ہسپتال اس وقت موجود ہیں؟

(د) کتنی نئی ڈسپنسریاں قائم ہو رہی ہیں اور چک نمبر130 جنوبی پی پی 79 کی ڈسپنسری کی مرمت کے لئے کتنا بجٹ مالی سال 22-2021 میں رکھا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) صوبہ بھر کے بجٹ مالی سال 22-2021 میں جانوروں کی ویکسین کے لئے 1465.84 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(ب) موبائل ویکسین پروگرام پر 100 فیصد عمل ہو رہا ہے۔ ضلع وار ویکسین کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں اس وقت 32 ہسپتال اور 106 ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(د) کوئی نئی ڈسپنسری قائم نہ ہو رہی ہے جبکہ ویٹرنری ڈسپنسری چک نمبر130 جنوبی پی پی-79 کی مرمت کے لئے مالی سال 22-2021 کے لئے کوئی فنڈ نہ رکھا گیا تھا۔ ڈسپنسری کی کوئی سرکاری بلڈنگ نہ ہے۔ چک والوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک کمرہ بنایا تھا۔ تاہم مالی سال 23-2022 کے ترقیاتی منصوبہ میں اس ڈسپنسری کو شامل کر لیا جائے گا۔

بہاولپور: ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز یونیورسٹی کے موجودہ مسائل کو حل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7512: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور بنائی گئی ہے جو کہ ساؤتھ پنجاب کی واحد یونیورسٹی ہے جو کہ Animal Sciences پر بنائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس یونیورسٹی میں تقریباً 1700 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس یونیورسٹی کے بڑے مسائل میں 250 ممبر سٹاف کی تنخواہوں کی رقم کا نہ ہونا اور نہ ہی کوئی پانی کا انتظام ہے اور نہ ہی لائیو سٹاک فارمز موجود ہیں؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کی طرف توجہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اوراس یونیورسٹی کے مسائل حل کئے جائیں گے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس وقت 2550 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) یونیورسٹی اپنے سٹاف کو تنخوائیں اپنے ذرائع آمدن سے ادا کر رہی ہے۔ البتہ فنڈز کے جاری کرنے کے لئے سمری منظور ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں ایک ترقیاتی منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔ جس کے تحت لائیوسٹاک فارم، پولٹری فارم اور ٹیچنگ ہسپتال بنایا جا رہا ہے۔ آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرنے کی بابت محکمہ انہار کو خط لکھا جا چکا ہے۔

(د) حکومت اس یونیورسٹی کی ترقی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اور یونیورسٹی کے جملہ مسائل کو جلد حل کر لیا جائے گا۔

صوبہ میں مویشیوں کی دیکھ بھال کے لئے موبائل وین کے تحت علاج اور انجکشن کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***7516: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں مویشوں کی دیکھ بھال کے لئے موبائل وین/ گاڑیاں چلائی گئی ہیں جو کہ ان کو گھر گھر جا کر سروسز Provide کر رہی ہیں کیا یہ سہولت پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے ہیں؟

(ب) یہ چلائی گئی گاڑیاں کون کون سے جانوروں کے علاج کے لئے چلائی جا رہی ہیں؟

(ج) یہ چلائی گئی موبائل گاڑیوں سے جانوروں کو کون کون سی بیماریوں کا علاج کیا جا رہا ہے اور کیا ان گاڑیوں سے بیماری آنے پر جانوروں کو انجکشن بھی لگائے جاتے ہیں اگر ہاں تو کون کون سی بیماریوں کے انجکشن لگائے جاتے ہیں؟

(د) کیاان گاڑیوں میں ویٹرنری ڈاکٹرز موجود ہوتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ تمام جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، گھوڑے، گدھے وغیرہ اور دیگر پالتو جانوروں کے علاج کے لئے چلائی جارہی ہیں۔

(ج) تمام موبائل گاڑیاں جانوروں کی تمام متعدی، غیر متعدی اور کرمی بیماریوں کا علاج کرتی ہیں۔ یہ موبائل گاڑیاں علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ محکمہ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق گل گھوٹو، منہ کھر، چوڑے مار، متعدی نمونیہ، انتڑیوں کا زہر اور مرغیوں میں رانی کھیت کے انجکشن لگاتی ہیں۔

(د) جی ہاں! ان گاڑیوں میں ویٹرنری ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں۔

تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں نیز ادویات کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***7688: چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کی اسامیاں عہدہ و گریڈ وائز خالی ہیں یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ان میں جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے کون کون سی ادویات دستیاب ہوتی ہیں؟

(د) کیاان میں سیمن دستیاب ہوتا ہے کیااس کی قیمت بھی وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) کیاان میں جانوروں کی تمام بیماریوں کی ادویات دستیاب ہیں؟

(و) منہ کھر اور رانی کھیت کی بیماری کے لئے کون کون سی ادویات کس کس سنٹر میں دستیاب ہوتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل ہارون آباد میں کل ہسپتال-04ڈسپنسریاں-14
سول ویٹرنری ہسپتال ہارون آباد، فقیر والی، میانوالہ ٹوبہR- 6/109 سول ویٹرنری ڈسپنسریR25/3R/ 4R، 73، 19/3R، 31/3R، 29/3R، 23-24/3R، 62/4R، 80/1L، 133/6R، 192/7R، 145/6R، 112/6R، 433/6، 427/6R، 107/6R تحصیل فورٹ عباس میں کل ہسپتال -03 ڈسپنسریاں- 13 سول ویٹرنری ہسپتال فورٹ عباس، کچھی والا، مروٹ سول ویٹرنری ڈسپنسری،7R/ 174، 196/HB، 226/9R، 286/HR، 265/HR، 270/HR، 331/HR , 304/HR، 340/HR، Qila Marot، 307/HR،208/9R، 238/9R

(ب) ان تحصیلوں میں 21 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سینئر ویٹرنری آفیسر 02، ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر 02، ویٹرنری آفیسر 15، درجہ چہارم 2۔ یہ اسامیاں سال 2019 سے خالی ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں اینٹی بائیوٹیک، بخار کی ادویات، پیٹ کے کیڑوں کی ادویات، چیچڑمار سپرے اور مرہم پٹی وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں۔

(د) جی ہاں تمام اداروں میں سیمن موجود ہوتا ہے۔ جس کی سرکاری فیس ہے جو کہ وصول کی جاتی ہے۔ لوکل سیمن 50 روپے فی ڈوز اور فریزن سیمن 245 روپے اور جرسی سیمن 255 روپے ڈوز ہے۔

(ہ) جی ہاں!

(و) تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں رانی کھیت اور منہ کھر کی ویکسین دستیاب ہوتی ہے۔

ننکانہ صاحب پی پی۔ 134 چک حیدر آباد میں نئی ڈسپنسریوں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***8262: آغا علی حیدر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 134 ننکانہ صاحب میں لائیوسٹاک ڈسپنسری کی تعداد کتنی ہے یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) لائیوسٹاک ڈسپنسری کے قیام کے لئے قواعد وضوابط اور حکومتی پالیسی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 134 چک حیدر آباد ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسپنسری پہلے سے موجود ہے تو اس کی کارکردگی کی بابت آگاہ کریں؟

(د) کیا ایک چک میں ویٹرنری ڈسپنسری کی موجودگی میں اسی چک میں کوئی نئی ڈسپنسری بنائی جاسکتی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ چک حیدر آباد ننکانہ میں پہلے سے موجود ڈسپنسری کے باوجود اس کے قریب ہی دوسری ڈسپنسری بنائی جارہی ہے اس کے بارے میں کیا قواعد وضوابط ہیں کیا یہ سرکاری فنڈز کا ضیاع نہیں ہے کہ ایک ہی گاؤں میں دو ڈسپنسریوں کے قیام کی منظوری دی جائے اس کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں نیز منظوری کا نوٹیفکیشن فراہم کریں ان ویٹرنری ڈسپنسری میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) اس حلقہ میں لائیوسٹاک ڈسپنسریوں کی تعداد 15 ہے جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لائیوسٹاک ڈسپنسری کے قیام بارے قواعد وضوابط اور پالیسی کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 134 ضلع ننکانہ صاحب میں سول ویٹرنری ڈسپنسری چک حیدر آباد موجود ہے۔ اس کی کارکردگی رپورٹ (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایک چک میں ویٹرنری ڈسپنسری کی موجودگی میں اسی چک میں کوئی نئی ڈسپنسری نہیں بنائی جاسکتی۔

(ہ) یہ درست ہے کہ چک حیدر آباد ضلع ننکانہ صاحب (جو کہ یونین کونسل ہے)، میں ڈسپنسری موجود ہے، جو کہ ترقیاتی منصوبہ سپورٹ سروسز فار لائیوسٹاک فارمرز کے تحت بنائی گئی۔ جبکہ دوسری ڈسپنسری چاہ کھرلاں والاں میں بنائی گئی ہے، جو کہ یونین کونسل فرید آباد میں واقع ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ دو ڈسپنسریاں ایک ہی گاؤں میں بنائی گئی ہیں۔ ڈسپنسری کے قیام کے بارے قواعد وضوابط (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ اور پی پی۔ 141 میں ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8304: جناب محمود الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل شیخوپورہ اور پی پی۔ 141 میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے، کتنی فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی فراہم کرنا باقی ہے؟

(ج) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی سہولیات اور ادویات میسر ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹی ہیں کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل شیخوپورہ میں کل سول ویٹرنری ہسپتال 6 اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں 31 ہیں جن میں سے پی پی۔ 141 کے حلقہ میں 03 سول ویٹرنری ہسپتال اور 10 سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل لیول پر کوئی رقم مختص نہیں ہوئی۔ البتہ عملہ کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے سال 22-2021 میں 88756000 روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ ادویات ڈویژن کی سطح پر خریدی اور مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہے۔
1۔	سنئیر ویٹرنری آفیسر	1	2019
2۔	اے آئی ٹیکنیشن	1	2018
3۔	کیٹل اٹنڈنٹ	1	2021
4۔	ویٹرنری اسسٹنٹ	1	2022

سینئر ویٹرنری آفیسر کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن مکمل ہو چکی ہے۔ اور تعیناتی جلد کر دی جائے گی۔ جبکہ دیگر اسامیوں پر حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی کی وجہ سے خالی ہیں۔

(د) ان تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں علاج معالجہ، ویکسینیشن، آرٹیفیشل انسیمینشن کی سہولت موجود ہیں۔ اینٹی بائیوٹک، بخار کی ادویات، پیٹ کے کیڑوں اور چیچڑوں کی ادویات مرہم پٹی وغیرہ کی ادویات دستیاب ہیں۔

(ہ) کمروں اور واش رومز کی مرمت، چار دیواری اور گیٹ کی کمی، مٹی بھرتی اور ٹائل، کیٹل کرش کی کمی، بجلی کے کنکشن وغیرہ۔ تاہم مالی سال 23-2022 کے ترقیاتی منصوبہ میں ان ڈسپنسریوں کو شامل کر لیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کا سالانہ بجٹ، اخراجات اور ڈسپنسریوں کے لئے آلات سے متعلقہ تفصیلات

1372: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور محکمہ امور پرورش وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 21-2020 کا مدوار بجٹ کتنا تھا اس میں سے کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا Lapse ہوا تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) 21-2020 کے بجٹ کی رقم سے لاہور میں کس کس ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسری کی تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ سالوں کے بجٹ کی رقم سے کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے لئے آلات یا مشینری خرید کی گئی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع لاہور محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 21-2020 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	Allocation	Released	Expenditure	Lapse	% age
سیلری	197.02 ملین روپے	197.02 ملین روپے	192.45 ملین روپے	4.5 ملین روپے	2.4%
نان سیلری	583.32 ملین روپے	583.32 ملین روپے	581.72 ملین روپے	1.598 ملین روپے	0.3%

(ب) محکمہ لائیوسٹاک کی تمام بلڈنگ کی مرمت اور تعمیر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ ہے اور عمارت کے متعلق مسائل کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کرتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے تمام ہسپتالوں میں مشینری موجود ہے۔ اور اسی وجہ سے اس سال آلات و مشینری نہ خریدے گئے ہیں۔

صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے ضلع وار دفاتر کی تعداد سے و دیگر تفصیلات

1433: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے دفاتر کی تعداد کتنی ہے ضلع وار تفصیل بتائیں؟

(ب) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کو سال 21-2020 اور سال 22-2021 میں کتنے فنڈ جاری کئے گئے اور کس کس مد میں استعمال ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے جانوروں کی دیکھ بھال و دیگر اخراجات کے لئے محکمہ خزانہ سے سال 22-2021 میں کتنے فنڈ جاری کرنے کی تجویز دی ہے اس کا کوئی پی سی آر تیار کیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہاب الدین خان):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے دفاتر کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کو سال 21-2020 اور سال 22-2021 میں جتنے فنڈ اور جس مد میں جاری کئے اس کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے جانوروں کی دیکھ بھال و دیگر اخراجات کے لئے محکمہ خزانہ سے 22-2021 میں جتنے فنڈز جاری کئے ان کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب وقت ختم ہو گیا ہے اور میں نے announce بھی کر دیا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم government business شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل government business ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022.

MR SPEAKER: The Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022 has been introduced. Minister for Parliamentary Affairs may move his motion for the suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial

Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 28

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, First Schedule, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That First Schedule, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022."

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ Bill سپریم کورٹ میں sub judice ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! legislation کرنے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ok

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کیا معزز عدالت نے ہمیں اس بات سے باز رکھا ہے کہ ہم legislation نہ کریں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے تو صرف inform کیا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں، legislation پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022 has been introduced. Minister for Parliamentary Affairs may move his motion for the suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022

MR SPEAKER: First reading starts.Now, we take up the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, First Schedule, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That First Schedule, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال، جناب محمد بشارت راجہ صاحب، میاں محمود الرشید صاحب، ڈاکٹر مراد راس صاحب، سردار عثمان احمد خان بزدار صاحب، جناب علی افضل ساہی صاحب اور جناب محمد اختر صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب عمران خان چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ایوان کا چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان کے خلاف بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات درج کرنے پر اظہار مزمت

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سابق وزیر اعظم پاکستان، جناب عمران خان، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کی سخت مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی سب سے بڑی اور مقبول سیاسی جماعت ہے اور اس پارٹی کے چیئرمین جناب عمران خان نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ عالم اسلام کے حقیقی لیڈر ہیں۔ ان پر دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات درج کرنے کا مقصد ملک کے حالات خراب کرنا اور جمہوری نظام کو ڈی ریل کرنا ہے۔ ان مقدمات سے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے روشن چہرے کو مسخ کیا گیا، حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بھی ان مقدمات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ نیز بین الاقوامی جریدے بھی ان واقعات کی مذمت کر رہے ہیں۔

اس طرح کے سیاسی و بے بنیاد مقدمات کسی طور پر بھی قابل قبول نہ ہیں اور نہ ہی اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے پاکستان تحریک انصاف کی اس امپورٹڈ حکومت کے خلاف جدوجہد کو روک سکتے ہیں۔ لہذا یہ ایوان جناب عمران خان ،چیئرمین تحریک انصاف سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور امپورٹڈ حکومت کے ان مذموم اقدامات کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ جناب عمران خان کے خلاف سیاسی بنیادوں پر درج ہونے والے مقدمات کو فی الفور ختم کیا جائے اور سیاسی قیادت کا سیاسی میدان میں ہی مقابلہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سابق وزیراعظم پاکستان، جناب عمران خان، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کی سخت مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی سب سے بڑی اور مقبول سیاسی جماعت ہے اور اس پارٹی کے چیئرمین جناب عمران خان نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ عالم اسلام کے حقیقی لیڈر ہیں۔ان پر دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات درج کرنے کا مقصد ملک کے حالات خراب کرنا اور جمہوری نظام کو ڈی ریل کرنا ہے۔ان مقدمات سے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے روشن چہرے کو مسخ کیا گیا، حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بھی ان مقدمات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ نیز بین الاقوامی جریدے بھی ان واقعات کی مذمت کر رہے ہیں۔

اس طرح کے سیاسی و بے بنیاد مقدمات کسی طور پر بھی قابل قبول نہ ہیں اور نہ ہی اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے پاکستان تحریک انصاف کی اس امپورٹڈ حکومت کے خلاف جدوجہد کو روک سکتے ہیں۔ لہذا یہ ایوان جناب عمران خان، چیئرمین تحریک انصاف سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور امپورٹڈ حکومت کے ان مذموم اقدامات کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ جناب عمران خان کے خلاف سیاسی بنیادوں پر درج ہونے والے مقدمات کو فی الفور ختم کیا جائے اور سیاسی قیادت کا سیاسی میدان میں ہی مقابلہ کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سابق وزیراعظم پاکستان، جناب عمران خان، چیئرمین پاکستان تحریک انصاف پر درج ہونے والے بے بنیاد اور غیر قانونی مقدمات کی سخت مذمت کرتا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی سب سے بڑی اور مقبول سیاسی جماعت ہے اور اس پارٹی کے چیئرمین جناب

عمران خان نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ عالم اسلام کے حقیقی لیڈر ہیں۔ان پر دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات درج کرنے کا مقصد ملک کے حالات خراب کرنا اور جمہوری نظام کو ڈی ریل کرنا ہے۔ان مقدمات سے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے روشن چہرے کو مسخ کیا گیا، حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بھی ان مقدمات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ نیز بین الاقوامی جریدے بھی ان واقعات کی مذمت کر رہے ہیں۔

اس طرح کے سیاسی و بے بنیاد مقدمات کسی طور پر بھی قابل قبول نہ ہیں اور نہ ہی اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے پاکستان تحریک انصاف کی اس امپورٹڈ حکومت کے خلاف جدوجہد کو روک سکتے ہیں۔لہذا یہ ایوان جناب عمران خان ،چیئرمین تحریک انصاف سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور امپورٹڈ حکومت کے ان مذموم اقدامات کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ جناب عمران خان کے خلاف سیاسی بنیادوں پر درج ہونے والے مقدمات کو فی الفور ختم کیا جائے اور سیاسی قیادت کا سیاسی میدان میں ہی مقابلہ کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "عمران خان، زندہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی ہے میں اس کے لئے پورے ہاؤس کو مبارکباد دیتا ہوں۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب بات کرنا چاہتے ہیں ان کے بعد ملک ظہیر عباس کھوکھر صاحب بات کریں گے۔میاں محمود الرشید صاحب!جی،بسم اللہ بات کریں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو مقدمات جناب عمران خان صاحب پر دہشت گردی کی دفعات لگا کر درج کئے گئے ہیں جس کے بارے میں آج ایوان نے متفقہ

طور پر مذمتی قرارداد پاس کی ہے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ امپورٹڈ حکومت کے ذمہ داران ہوش کے ناخن لیں اور پاکستان کا ایک ایسا لیڈر جس کے پیچھے لاکھوں نہیں، جس کے ساتھ کروڑوں لوگوں کے دل دھڑکتے ہوں اور صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے اندر جہاں جہاں بھی مسلمان اور پاکستانی بستے ہیں وہ سب آج عمران خان کی آواز کے ساتھ آواز ملا رہے ہیں، دنیا کے کسی مذہب، ملک اور معاشرے میں اس بات کا تصور نہیں کیا جاسکتا کہ جس طرح سے ایک منتخب حکومت کو راتوں رات ایک بیرونی سازش کے ذریعہ سے عدم اعتماد کی تحریک پیش کر کے فارغ کیا گیا اور اُن لوگوں کو قوم کے اوپر مسلط کیا گیا جو مسلمہ اس ملک کے اربوں روپے لوٹ کر لے گئے اور مسلمہ طور پر اُن کے اوپر فرد جرم ہو گئی، میں سمجھتا ہوں آج یہ عمران خان کی خوش قسمتی ہے کہ پاکستان کی عوام نے جس طرح عمران خان کی آواز پر لبیک کہا اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور وہ لبیک کیوں کہا آج یہ عمران خان کے در پہ کیوں ہیں، یہ کیوں عمران خان کے خلاف اس طرح کی اوچھی حرکتیں کر رہے ہیں، عمران خان کی آواز کو دبانے کی کوشش ہو رہی ہے اُس کا قصور کیا ہے؟ اُس کا قصور یہ ہے کہ وہ کہتا ہے " اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ " اُس کا قصور یہ ہے کہ وہ مدینہ کی ریاست کی بات کرتا ہے، اُس کا قصور یہ ہے کہ وہ گنبد خضریٰ کی حرمت کی بات کرتا ہے، اُس کا قصور یہ ہے کہ وہ پاکستان کے اندر نہ صرف پاکستان کی عوام کے پسے ہوئے طبقات کے لئے، اس ملک کے غریب لوگوں کے لئے، اس ملک کے مزدوروں کے لئے، اس ملک کے کسانوں کے لئے، اس ملک کے جوانوں کے لئے بات کرتا ہے، اُن کے جذبات کی بات کرتا ہے، اُن کے احساسات کی بات کرتا ہے، اُن کے مسائل کی بات کرتا ہے، اُن کی خواہشات کی بات کرتا ہے اور اُن کے مصائب کی بات کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ پاکستان کی بات کرتا ہے کیا یہ اُن کا جُرم ہے؟ اگر یہ جُرم ہے تو یہ جُرم صرف عمران خان نہیں عمران خان کے ساتھ چلنے والا ہر فرد کرے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان حکمرانوں کو سمجھ آجانی چاہئے نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کے اندر خیبر سے کراچی تک آج پاکستان کا کوئی قریہ، کوئی گاؤں، کوئی محلہ، کوئی شہر، کوئی دیہات، کوئی کھیت، کوئی کھلیان، کوئی فیکٹری، کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں عمران خان کی حمایت کے لئے لوگ باہر نہ نکلے ہوں۔ اس امپورٹڈ حکومت کے جو لٹیرے حکمران ہم پر مسلط کئے ہیں عوام نے انہیں مسترد کیا ہے اور انشاءاللہ میں انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

دبا سکو تو صدا دبا دو
بجھا سکو تو دیا بجھا دو
صدا دبے گی تو حشر ہو گا
دیا بجھے گا تو صبح ہو گی

جناب سپیکر! یہ دہشت گردی کے مقدمے قائم کر کے کیا کر رہے ہیں، یہ اتنی شرم ناک بات ہے عمران خان صاحب کے اوپر تو انہوں نے یہ آج کیا ہے ہم جو parliamentarians ہیں جن میں محترمہ یاسمین راشد صاحبہ، محترمہ عندلیب عباس صاحبہ، میاں محمد اسلم اقبال صاحب، جناب محمد بشارت راجہ صاحب اور خود میرے اوپر دہشت گردی کے 14 مقدمات ہیں جن میں دہشت گردی کی دفعات ہیں، انہیں شرم نہیں آئی کہ یہ کیا کرنے جا رہے ہیں اُن چیزوں کا وجود نہیں ہے انہوں نے اپنی دو ماہی حکومت جو زور زبردستی سے لی تھی اس دوران انہوں نے کیا کچھ کیا، میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے آج اس ایوان میں اگر حزب اختلاف کے یہ لوگ حوصلہ کرتے تو یہاں بیٹھتے یہ ہاؤس سے باہر چلے گئے ہیں میں انہیں سنانا چاہتا ہوں کہ تم جتنا مرضی دبالو جتنا دباؤ گے پاکستان کے عوام اُتنا ہی کھل کر عمران خان کی حمایت میں آئیں گے اور عمران خان آج ببانگ دُھل یہ بات کہہ رہا ہے کہ:

میں ظُلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہو گی آہ میری، نفَس مرا شعلہ بار ہو گا

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ کا شکریہ۔ اب میاں شفیع محمد توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

تحریک استحقاق نمبر 19 بابت 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں شفیع محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں توسیع کی تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 19 بابت 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30- ستمبر 2022 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 19 بابت 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30- ستمبر 2022 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 19 بابت 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30- ستمبر 2022 تک توسیع کر دی جائے۔"

(توسیع کر دی گئی)

جناب سپیکر: اب میاں شفیع محمد صاحب رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 تا 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا

میاں شفیع محمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تحاریک استحقاق نمبر 11,20,21,22,24 بابت سال 2019، تحاریک استحقاق، 1,14,15,17,27 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1,7,9,11,12,20 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

میاں شفیع محمد: شکریہ

جناب سپیکر: اب ظہیر عباس صاحب بات کریں گے۔ جی، ملک صاحب!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! محترمہ مہوش سلطانہ صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ وہ کافی دیر سے کھڑی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں ملک صاحب کو floor دے چکا ہوں، ان کے بعد میڈم سیما بیہ بات کریں گی پھر مہوش صاحبہ بات کریں گی انشاءاللہ۔ جی ملک صاحب!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ، ابھی جو قرارداد پاس ہوئی اس پر میں پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس طرح میاں محمود الرشید صاحب نے کہا کہ چیئرمین تحریک انصاف عمران خان کے خلاف جو جھوٹے مقدمات ہو رہے ہیں اور وفاقی حکومت جو اوچھے ہتھکنڈوں سے کام لے رہی ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ وفاقی حکومت۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the House سردار جی تشریف رکھیں، سردار صاحب تشریف رکھیں۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے یہ target کر لیا کہ عمران خان صاحب کو کسی نہ کسی حوالے سے زچ کرنا ہے، ان کی movement کو control میں رکھنا ہے اور ان کے خلاف ایسے ایسے مقدمات درج کرنے ہیں۔ یہ سب اس چیز کا مظہر ہیں کہ وفاقی حکومت عمران خان سے گھبرائی ہوئی ہے، عمران خان کی جو عوام میں پزیرائی ہے اس سے گھبرائی ہوئی ہے۔ ابھی جو recently ایف آئی آر نمبری 22/728 تھانہ آبپارہ اسلام آباد میں درج ہوئی ہے اس طرح کی مزید ایف آئی آرز درج کرنے کی آئندہ بھی کوشش کی جارہی ہے تاکہ چیئرمین تحریک انصاف جو عوامی لیڈر ہیں جو پاکستانی عوام کے دلوں کی دھڑکن ہیں ان کو کسی نہ کسی طرح طریقے سے پریشان کیا جائے، عوام میں انہیں نہ آنے دیا جائے، ان ہتھکنڈوں کی وجہ سے پورے ملک میں تشویش پائی جاتی ہے۔ میں اس ایف آئی آر کا ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے یہ فخر ہے کہ عمران خان صاحب کے خلاف جو ایف آئی آر ہوئی ہے اس میں بندہ ناچیز کا نام بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اور آپ اس مقدس ایوان کو چلا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو inform کرنا ضروری ہے کہ وفاقی حکومت نے صوبائی اسمبلی کے ایک ممبر یعنی مجھے بھی اس ایف آئی آر میں شامل کر کے نہ صرف زیادتی کی ہے بلکہ اس مقدس ہاؤس کی insult کی ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس قرار داد کے ذریعے وفاقی حکومت کو یہ message دینا چاہتے ہیں کہ ہم law-abiding لوگ ہیں، پنجاب کی عوام عمران خان کے ساتھ ہے وہ جب بھی ہمیں چال دیں گے تو ہم rallies، جلسوں، جلوسوں میں بھرپور طریقے سے شرکت کریں گے۔ ہم ان کے مذموم ارادوں اور ہتھکنڈوں کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں اور ہم ان کے ڈرانے دھمکانے میں آنے والے نہیں ہیں۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا، اس وقت جس طرح کے حالات چل رہے ہیں اور جس طریقے سے چیئرمین عمران خان صاحب پر، پی ٹی آئی پر اور پی ٹی آئی کے ورکرز پر ظلم و بربریت اور تشدد کیا جا رہا ہے، جس طرح سے آئین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور جس طرح سے جمہوریت کا دعویٰ کرنے والے جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں اس پر کچھ سنانا چاہوں گی:

شعور پر آگہی پر پہرہ ہے
درویش کی بے بسی پر پہرہ ہے
حاکم شہر کی خطائیں معاف
فقیر کی دل لگی پر بھی پہرہ ہے
ظلم کا شور آبگینوں میں
مظلوم کی خاموشی پر بھی پہرہ ہے
عروج پر ہے حوص کی تاریکی
اس کی آس کی روشنی پر بھی پہرہ ہے

کہ کہوں کہ اس طلاطم میں غریب کی ہنسی پر بھی پہرہ ہے
موت کی اماں میں ہے محسن سانس سانس زندگی پر پہرہ ہے

جناب سپیکر! عمران خان صاحب وہ لیڈر جو امت مسلمہ کے لیڈر ہیں۔ وہ لیڈر کہ جن کی دنیا تعریف کرتی ہے۔ وہ لیڈر کہ جس کے لئے ہوئے initiatives کو دنیا میں appreciation ملی اور ہماری یہ محترم اپوزیشن جنہوں نے اپنے ادوار میں اس ملک کو سوائے نقصان کے اور سوائے تاریکیوں میں دھکیلنے کے اور کچھ نہیں کیا ان کو سوائے عمران خان پر تنقید کے اور کچھ کرنا نہ آیا اور جب عمران خان کا مقابلہ آئینی طور پر نہ کر سکے تو تب انہوں نے غیر آئینی طور پر عمران خان پر وہ مقدمات بنائے جن کا عمران کی ذات سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ شاید یہ بھول چکے ہیں، شاید اپوزیشن یہ بھول چکی ہے کہ یہ تمام روایات جن کی بات آج یہاں بیٹھے ہوئے ہمارے محترم طاہر صاحب کر رہے تھے اور ارشد ملک صاحب کر رہے تھے اور ہماری محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کر رہی تھیں یہ روایات انہی کی ڈالی ہوئی ہیں، 16۔ اپریل کا دن بھی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ جب انہوں نے یہاں اسی اسمبلی کے اندر پولیس کو بلا کر معزز پارلیمینٹرینز پر حملہ کروایا، انہوں نے ہماری خواتین کو harass کیا۔ کیا یہ لوگ روایات کی بات کرتے ہیں؟ کیا یہ بات کرتے ہیں کہ ہم امن پسند جماعت ہیں؟ یہ لوگ جنہوں نے پارلیمنٹ کا تقدس پامال کیا جو تاریخ میں کبھی نہیں ہوا وہ پارلیمنٹ میں ان کی حکومت میں ہو نہ ان کو شرم نہیں آتی کہ آج یہ یہاں پر عمران خان اور ان کے ورکرز جو پارلیمینٹرینز ہیں ان کے خلاف بولتے ہیں۔ انہیں 25۔ مئی کو تاریخ کیوں بھول جاتی ہے جب وہ عام پاکستانی جو پاکستان کے لئے نکلا تھا وہ پاکستان تحریک انصاف کا حصہ نہیں تھا لیکن انہوں نے ان پر بھی وہی ظلم و تشدد اور بربریت کی انتہا کر دی۔ **(اذانِ مغرب)**

ان کا وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ ہماری پاکستانی قوم کو دھمکیاں دیتا ہے۔ پوچھنا یہ چاہتی ہوں اور ان سے سوال یہ ہے کہ کیا وہ واقعی پاکستان کا وزیر داخلہ ہے، کیا وہ کسی سازش کے تحت یا وہ کسی اور کے ایجنڈے پر کام کر رہا ہے؟ ابھی تین چار دن پہلے جب ہمارا اجلاس ہو رہا تھا تو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ایک معزز ممبر نے یہاں پر کھڑے ہو کر باقاعدہ گالیاں دیں لیکن اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ یہ ان کی تربیت ہے۔ اس ہال کے اندر چاروں طرف قرآنی آیات اور احادیث لکھی ہوئی ہیں۔ ہمیں یہاں پر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو abuse کرتے ہوئے اور ایک

دوسرے کے لئے abusive language use کرتے ہوئے تھوڑی سی شرم آنی چاہئے کیونکہ ایسے طرز عمل کے ساتھ ہمیں parliamentarians کہلوانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہم یہاں پر عوام کی آواز بن کر آتے ہیں۔ بد قسمتی سے ہم صرف اپنے مفادات اور point scoring کی خاطر اپنے سے seniors or juniors کے لئے جس طرح کی زبان استعمال کرتے ہیں میں اس کی پُرزور مذمت کرتی ہوں۔ جس طرح اُس دن اس شخص نے میاں اسلم اقبال صاحب کے خلاف بکواس کی تھی اسے اس کی سزا ملنی چاہئے تھی لیکن آج وہی شخص پھر یہاں ایوان میں کھڑا ہو کر بدتمیزی کر رہا تھا۔ اس نے ہمارے ایک معزز وزیر صاحب کے بارے میں بدتمیزی کی ہے لیکن اس کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا۔ جب تک اس ملک میں سزا اور جزا کا قانون نہیں آئے گا اور جب تک ہم اس کی execution نہیں کریں گے تو اس وقت تک ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے، ہمارا ملک ٹھیک نہیں ہو سکتا اور ہماری سوسائٹی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ باہر کے ممالک اس لئے ترقی کر رہے ہیں کیونکہ ان کے معاشرے میں تمیز اور تہذیب ہے۔ ان میں جزا اور سزا پر عمل درآمد ہوتا ہے جبکہ بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں ایسا نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں کہیں عدل وانصاف نہیں ہے۔ یہاں پر غریب کے لئے سزا اور ہے اور امیر کے لئے سزا اور ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح کی بربریت یہ لوگ کر رہے ہیں اور جس طرح یہ ہمارے ورکرز کو نشانہ بنا رہے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ میں کہوں گی کہ عمران خان صاحب، چودھری پرویز الہیٰ صاحب، جناب محمد بشارت راجہ اور اُس وقت کے تمام وزراء صاحبان پر سلام ہے کہ انہوں نے صوبہ پنجاب میں برسر اقتدار ہوتے ہوئے بھی اُس وقت حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے خلاف نہ تو کوئی اقدامات اُٹھائے اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی مقدمات درج کئے گئے جس طرح کہ مرکزی حکومت آج ہمارے خلاف مقدمات درج کر رہی ہے۔ اگر اُس وقت مریم نواز اور ان کے حواریوں کو ان کے غلط کاموں پر سزا دی جاتی تو یقین کریں کہ آج یہ حالات نہ ہوتے جو اس وقت ہمارے ملک میں ہیں۔ ان کو سزائیں ملنی چاہئیں تھیں۔ یہ ہمارا اور ہماری اُس وقت کی حکومت کا قصور ہے کہ ہم نے اُس وقت ان کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ درج کیا اور نہ ہی ان کو کوئی سزا دلوائی ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں انصاف کا قانون نافذ العمل ہو تو اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ جنہوں نے گناہ کئے ہیں، جنہوں نے ظلم کیا ہے، جنہوں نے تشدد کیا ہے اور جنہوں نے بربریت کی ہے ان کو لازماً سزا ملنی چاہئے۔ ہماری حکومت کو اب یہ کرنا ہو گا کہ وہ ان کے قصور کی سزا انہیں دے۔ اس کے بغیر ہمارا ملک آگے نہیں چل سکتا۔ Thank you so much. میں آخر میں صرف ایک شعر پڑھوں گی کہ:

خُدا کرے کہ میری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی شکریہ۔ اب محترمہ مہوش سلطانہ صاحبہ بات کریں گی۔ جی، میڈم!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! میں بہت دنوں سے کوشش کر رہی تھی کہ مجھے ایک پوائنٹ آف آرڈر مل جائے اور finally آپ نے مجھے ایک موقع دے دیا ہے۔ یہاں پر میں ایک important issue پر بات کرنا چاہتی ہوں اور میں چاہوں گی کہ اس کے جو بھی concerned Ministers یہاں موجود ہیں وہ اس کو respond کریں۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع چکوال میں "لکی سیمنٹ" کا ایک پلانٹ حکومت install کرنا چاہتی ہے۔ اس سے ہماری تحصیل چوآسیدن شاہ کے علاقے جھنگڑ اور چوآگنج علی شاہ متاثر ہوں گے۔ اس حوالے سے وہاں پر بہت زیادہ resistance پائی جاتی ہے، ہر روز وہاں پر احتجاج ہو رہے ہیں اور لوگ اس کے خلاف سڑکوں پر موجود ہیں۔ محکمہ معدنیات نے چوآسیدن شاہ کے علاقہ جھنگڑ میں mining lease allot کر دی ہے۔ آپ بھی پہلے وزیر جنگلات رہ چکے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ جب عمران خان صاحب وزیر اعظم تھے تو انہوں نے Ara and Parera کے forest reserve بنائے تھے۔ انہوں نے خود بھی اس جگہ کا visit کیا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں پر جہلم اور چکوال کے بارڈر پر اسی علاقہ میں Nandna Fort موجود ہے۔ جس کی development کا کام اُس وقت کی حکومت نے شروع کیا تھا لیکن اب وہاں پر mining lease allot ہو گئی ہے اور سیمنٹ پلانٹ لگانے کا منصوبہ ہے۔ اسی جگہ پر اڑیال ہرن کی ایک بہت ہی rare قسم موجود ہے جو کہ انتہائی خطرے میں ہے۔ اگر وہاں پر سیمنٹ پلانٹ لگتا ہے یا

mining activity ہوتی ہے تو اڑیال ہرن کی یہ rare قسم مکمل طور پر ختم ہو سکتی ہے کیونکہ یہ دنیا میں صرف اسی علاقہ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں پہلے ہی پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ وہاں پر water-table بہت low ہو چکا ہے۔ ہر گاؤں اور ہر گھر میں پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ اسی طرح کٹاس راج مندر کے پانی کا تالاب سُوکھ چکا ہے۔ سپریم کورٹ نے اس حوالے سے suo-moto action لیا تھا۔ وہاں پر already جو سیمنٹ پلانٹ موجود ہے وہ underground پانی استعمال کر رہے تھے۔ سپریم کورٹ نے اس کا نوٹس لیا تھا اور ان کو جرمانہ بھی کیا تھا۔ اسی طرح وہاں پر ماحولیاتی آلودگی کا شدید خطرہ ہے کیونکہ جب سیمنٹ پلانٹ لگے گا اور mining activity ہو گی تو automatically جنگلات کی کٹائی ہو گی۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے اور جب وہاں سے limestone نکالا جائے گا تو پورے پورے پہاڑ ختم ہو جائیں گے اور اس سے ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ درپیش ہو گا۔ وہاں پر انسانوں اور wildlife کے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ انسانوں کو وہاں پر پہلے ہی بہت سی بیماریاں لاحق ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہاں پر موجودہ حکومت کے تمام نمائندگان سے کہنا چاہوں گی کہ وہ ایک دفعہ اس علاقے کو ضرور visit کریں۔ وہ علاقہ tourism کے حوالے سے اہم ہے۔ وہ علاقہ industries کے لئے نہیں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ حکومت اس fairytale land پر giants کیوں کھڑے کرنا چاہتی ہے؟ میں industrialization کے خلاف نہیں ہوں۔ انڈسٹری ضرور لگنی چاہئے کیونکہ اس سے investment آئے گی، روزگار میسر ہو گا اور ملک بھی ترقی کرے گا لیکن اس کے لئے proper جگہ کا انتخاب کریں۔ جب عمران خان صاحب وزیر اعظم تھے تو ہمارے ان علاقوں چوآسیدن شاہ، جھنگڑ اور چوآگنج علی شاہ کو ٹورازم کے حوالے سے develop کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جبکہ اب وہاں پر سیمنٹ پلانٹ لگانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ میں ذاتی طور پر اور ہمارے علاقے کا ہر شخص اس سیمنٹ پلانٹ کے خلاف ہے۔ وہاں پر ہر روز احتجاج ہو رہا ہے، وہاں پر ہر روز ریلی نکالی جا رہی ہے اور کہیں نہ کہیں لوگ جمع ہو کر اس سیمنٹ پلانٹ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس سے concerned Ministers یعنی وزیر معدنیات، وزیر صنعت، وزیر جنگلات اور وزیر تحفظ ماحول میرے اس پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے ضرور respond کریں۔ میں نے اسی حوالے سے ایک تحریک

التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ مجھے اپنی اس تحریک التوائے کار کو پیش کرنے کی اجازت دیں۔ میں اس ہاؤس میں وہ تحریک التوائے کار پڑھوں اور پھر اس تحریک کو ایک Special Committee بنا کر اس کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پورے منصوبے کو review کیا جاسکے۔ پنجاب میں بہت ساری ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر آپ یہ لکی سیمنٹ پلانٹ لگا سکتے ہیں۔ آپ یہ لکی سیمنٹ پلانٹ جہاں پر مرضی لگائیں لیکن ہمارے علاقے کو اس سیمنٹ پلانٹ سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! جب next session ہوتا ہے اُس میں آپ اپنی Adjournment Motion لے آئیں۔ آپ نے جن چاروں وزراء کا نام لیا ہے I will make it sure that those who sit in this House وہ آپ کی بات کو respond کریں گے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! already میری Adjournment Motion جمع ہے آپ اگر اجازت دیں تو میں کل ہی پڑھ دوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں اُس کو دیکھ لیتا ہوں اور جیسے ہی Session ہوتا ہے ہم آپ کی Adjournment Motion لے آتے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان صاحب! میں پہلے سردار احمد علی خان دریشک صاحب کو موقع دیتا ہوں اُن کے بعد آپ کی باری ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسے آپ جانتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور اس وقت شدید ترین سیلاب کی لپیٹ میں ہیں اس سلسلے میں ہم سب parliamentarians نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے گزارش کی تھی تو وہ پہلے ہی دورے پر اُدھر تشریف لے گئے تھے ہم اُن کے شکر گزار ہیں اور انہوں نے علاقے کو آفت زدہ بھی قرار دیا تھا۔ ان دونوں اضلاع کے لوگ کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں وہاں پر relief کا کام بہت slow ہے میں اس ہاؤس کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب ہماری بات نہیں سُن رہے وہ اپنی مرضی کر رہے ہیں اور وہاں پر کام بھی نہ ہونے کے برابر

ہو رہا ہے۔ جب پہلا سیلاب آیا تھا اُس کے بعد 15 دن کا gap آیا تھا میں کہہ کہہ کر تھک گیا کہ وہاں پر مشینری بھیجیں ہم "بند" کو تھوڑا strengthen کر دیں تا کہ ہم آنے والے سیلاب سے بچ جائیں لیکن میری بات نہیں سُنی گئی اُس کے بعد وہاں پر تباہی آئی جس کو آپ روزانہ ٹی وی پر دیکھ بھی رہے ہیں لیکن وہاں پر وفاقی حکومت کی طرف سے کچھ نہیں کیا گیا۔ جن لوگوں کے گھر گر چکے ہیں وہ اُن گھروں کے بجلی کے بھاری بھاری بل لے کر پھر رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس میں ایک unanimously resolution لے کر آئی جائے کہ جن اضلاع اور موضع جات کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے وہاں 6/5 ماہ کے لئے بجلی کے بل معاف کر دیئے جائیں تا کہ لوگوں کو relief ملے۔ جن کے اب گھر نہیں رہے، بجلی کے میٹر بھی سیلاب میں بہہ گئے ہیں وہ بیچارے بجلی کا بل کہاں سے دیں گے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ بجلی کے بلوں کے issue پر قرارداد لے کر آئیں یہ چونکہ پورے پنجاب کے بہت سارے اضلاع میں سیلاب آیا ہوا ہے تو یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے لہذا کوشش کریں کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہو۔ اب جناب احمد خان صاحب!

جناب احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ دو تین دن سے اسمبلی کے اندر سیلاب زدہ علاقوں کے حوالے سے معاملات چل رہے ہیں تو میں اس پر ایک دو تجاویز آپ کے گوش گزار کروں گا۔ یہ مسئلہ صرف پنجاب حکومت یا وفاقی حکومت کا نہیں ہے یہاں پر ممبران حزب اختلاف نہیں بیٹھے ہوئے جن کی مرکز میں حکومت ہے ہمیں چاہئے کہ سیلاب زدہ علاقوں کو flood affective area قرار دیا جائے اور یہ کام وفاقی حکومت کا ہے۔ ان علاقوں میں وفاقی حکومت کے کرنے والے بہت سے کام ہیں جو وہ نہیں کر رہی۔ آج بھی پنجاب حکومت کی ایک کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے جس میں اس سیلاب میں شہید ہونے والے شخص کے خاندان کو 10 لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور 25 ہزار روپیہ فی گھرانہ بھی دیا گیا ہے۔ اس میں وفاقی حکومت کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ collectively ہی سیلاب زدگان کے لئے کچھ کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج آپ سے وقت لینے کے لئے خصوصی طور پر اس لئے گزارش کی تھی کہ 11/10 اپریل سے regime change کا جو کام شروع ہوا اُس میں رات کو take over کر کے جمہوری حکومت پر شب خُون مارا گیا۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ اسلام آباد کے سندھ ہاؤس میں horse-trading ہوئی اور اُس کے نتیجے میں اچھی بھلی چلتی ہوئی جمہوری حکومت کو de-track کرنے کے بعد آج ہم اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اس سارے معاملے میں سب سے بڑی بد قسمتی تھی کہ ہم سب اس ہاؤس کا حصہ تھے اُس وقت کے sitting Chief Minister اِدھر بیٹھے تھے اور جس طرح اس ایوان کے اندر پولیس گردی ہوئی، تاریخ میں پہلی بار اس ایوان کی بے حُرمتی ہوئی، یہ سب کچھ ریاستی دہشت گردی کی وجہ سے ہوا اور اس کو ہم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بُھگتا بھی۔ بات یہ ہے کہ احتجاج کرنا ہر شخص اور ہر پارٹی کا حق ہے۔ 25 مئی کے واقعات آپ کے سامنے ہیں آپ نے اور ہم سب دوستوں نے جس طرح وہ وقت گزارا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ آج عمران خان اکیلا نہیں ہے، عمران خان اس وقت پورے پاکستان کی آواز ہے اور میرے نزدیک عمران خان پورا پاکستان ہے۔ یہ 13/12 جتنی بھی so called سیاسی جماعتیں ہیں یہ سب مل کر عمران خان کو گرفتار کرنا تو دور کی بات، یہ اُس کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتیں کیونکہ عمران خان کو گرفتار کرنا پورے پاکستان کو گرفتار کرنے کے برابر ہے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے واضح طور پر ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہ کوئی لمبی چوڑی سائنس نہیں ہے یہ میدان میں آ کر عمران خان کا مقابلہ کریں اور صاف و شفاف الیکشن کرائیں۔ انہوں نے جناب عمران خان کے اوپر یہ اتنی مضحکہ خیز FIR کی ہے ایک سب سے بڑی سیاسی جماعت کے لیڈر اور میں تو جناب عمران خان کو اپنا وزیر اعظم ہی کہوں گا کہ اُس کے اوپر دہشت گردی کا مقدمہ درج کیا جا رہا ہے اس سے زیادہ بد قسمتی کیا ہو گی؟ یہ لوگ جناب عمران خان کے خلاف جو جو بھی کام کر رہے ہیں اس سے جناب عمران خان اور اُن کی جماعت اوپر ہی جا رہی ہے۔ یہ سیاسی جماعتیں ہیں ان کو میدان میں آنا چاہئے لیکن ان کے ان ہتھکنڈوں سے پاکستان تحریک انصاف کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ جناب عمران خان کے اوپر ایک نہیں، دس پرچے اور کر دیں جب پورا پاکستان عمران خان کے ساتھ کھڑا ہے تو ان پرچوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ 11/10 اپریل کے اگلے دن جس طرح پورا پاکستان نکلا اور جس طرح پورا لاہور نکلا، ہم سنتے تھے

کہ لاہور 1965 کی جنگ میں نکلا تھا اور اب لاہور جناب عمران خان کے لئے اُس رات نکلا۔ کہیں پر بھی کوئی لیڈر lead نہیں کر رہا تھا لوگ voluntarily نکلے تھے۔ اُس کے بعد ضمنی انتخابات آ گئے تو اُس کے result دیکھ کر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ آپ کراچی کا result دیکھ لیں وہاں پر ہم نے campaign ہی نہیں کی اور آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ضمنی انتخابات میں کیا کیا کچھ کرتی ہے اس کے باوجود آپ کراچی کا result دیکھ لیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ نوشتہء دیوار کو مان لیں کیونکہ اس وقت عمران خان پورا پاکستان ہے لہذا عمران خان کو چھیڑنا پورے پاکستان کو چھیڑنا ہے۔ اس ہاؤس کے توسط سے اعلیٰ اقتدار کے لوگوں سے میرا مطالبہ ہے کہ صاف و شفاف الیکشن کرائیں اور جو بھی آئے وہ fresh mandate لے کر آئے۔ پاکستانی عوام اگر ان کو منتخب کرتی ہے تو بسم اللہ اور اگر عوام عمران خان کو دوبارہ لے کر آتی ہے تو پھر بھی یہ عوام کا ہی فیصلہ ہے لیکن ان کے ایسے ہتھکنڈوں سے عمران خان رُکنے والا نہیں ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں یہاں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ محترمہ مہوش سلطانہ نے ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف ہاؤس کی توجہ دلائی ہے کیونکہ یہ معاملہ چکوال سے related ہے اس لئے coming session day پر راجہ یاسر ہمایوں صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دیتے ہیں جس میں Minister for Forest, Minister for Environment and Minister for Industries بھی ہوں گے۔ میرا خیال ہے یہ تین ہی متعلقہ وزیر ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! Minister for Mines and Minerals کو بھی شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے Minister for Mines and Minerals کو بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ راجہ صاحب! جیسے ہی اگلا اجلاس آتا ہے تو اس میں ہم اس کمیٹی کو تشکیل دیں گے۔ جی، اب سردار صاحب! آپ بات کر لیں آپ کے بعد پھر محترمہ شمیم آفتاب بات کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے بعد محترمہ فردوس ریحانہ بات کرنا چاہتی ہیں۔ کیا وہ تشریف رکھتی ہیں؟

محترمہ شمیم آفتاب: جی، وہ چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار صاحب! آپ بات کرلیں پھر محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی۔ جی، سردار صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تو ہمیشہ یہ بات کرتا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں جتنی عزت اور تحفظ پاکستان میں ملتا ہے کہیں اور نہیں ملتا۔ پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جہاں ہم نے Sikh Marriage Act پاس کیا ہے۔ پاکستان میں سکھوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں لیکن بد قسمتی سے کچھ ایسے individuals ہیں جن کی وجہ سے ملک پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ ابھی چار دن پہلے مینگورہ پیر بابا میں ایک سکھ بچی کو kidnap کیا گیا اور اس کے ساتھ زبردستی شادی کی گئی۔ اس معاملے پر مختلف قسم کی باتیں ہو رہی ہیں کہ بچی اپنی مرضی سے گئی ہے اور بچی کی اس میں رضامندی شامل ہے، اس پر تو پولیس investigate کرے گی۔ میرا اس ہاؤس میں بات کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جب والدین پولیس کے پاس FIR کروانے جاتے ہیں تو DPO صاحب کو والدین کی طرف سے FIR کرنی چاہئے لیکن انہوں نے نہیں کی۔ پچھلے چار دن سے ہماری سکھ کمیونٹی سراپا احتجاج ہے، ہمارے MPA صاحب اور Senator صاحب دونوں DPO کے پاس گئے لیکن DPO والدین کی طرف سے FIR نہیں کر رہے۔ یہ معاملہ دنیا بھر میں پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ یہی وہ عناصر ہیں جو دنیا کو کہنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ پاکستان میں force conversion ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ خیبر پختونخوا میں PTI کی حکومت ہے لہذا آپ ان سے درخواست کریں کہ وہ اس معاملے کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ اس پر motion move کریں اور جیسے ہی اگلا اجلاس شروع ہو گا تو ہم منسٹر لاء کے ذریعے اس کو take up کریں گے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ DPO کو یہ کہہ دیں کہ والدین کی طرف سے FIR کی جائے اور باقی جو بھی بات ہے اسے ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ اجلاس کے بعد مجھے مل کر details بتا دیں میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے لیڈر عمران خان صاحب پر روزانہ کی بنیاد پر FIRs کی جارہی ہیں اس حوالے سے میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وفاقی حکومت گھبراہٹ کا شکار ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہی کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ پنجاب میں 17 جولائی اور اب کراچی کے الیکشن کا جو رزلٹ آیا ہے اس کے بعد سے روز بروز یہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ایسی حرکات کر رہے ہیں کہ ہم نے کیسے عمران خان کو گھیرنا ہے۔ اس پر میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ نے عمران خان کا مقابلہ کرنا ہے تو آئیں الیکشن کا اعلان کریں اور وہاں عمران خان کو ہرائیں۔ اس وقت ہمارے ملکی مسائل بہت زیادہ ہیں، سیلاب آیا ہوا ہے اور لوگ مر رہے ہیں۔ جب بھی ہم TV چلاتے ہیں دیکھتے ہیں شہباز گل کی خبریں آرہی ہیں کہ اس کو پکڑ لیا ہے، اس کی فلاں چیز پکڑ لی ہے، عمران خان کو پکڑنا ہے، عمران خان نے یہ کر دیا، عمران خان نے وہ کر دیا لیکن آپ اپنی کارکردگی بتائیں۔ سیلاب سے لوگ مر رہے ہیں اور آپ سیلاب زدگان کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! جانوروں میں ایک بیماری Lumpy Skin کے نام سے آئی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کسان رو رہے ہیں ان کے جانور مر رہے ہیں اس پر وفاقی حکومت نے کیا کیا ہے؟ آپ کی اپنی کارکردگی کچھ نہیں ہے اور آپ سب کچھ کارپٹ کے نیچے ڈالتے جارہے ہیں۔ آپ ایک international leader کے خلاف مسلسل لگے ہوئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ عمران خان ایک جنون ہے، ایک نظریہ ہے۔ جنون اور نظریہ کو آپ قید نہیں کر سکتے۔ اب یہ قید نہیں ہو گا یہ ہر گھر میں جا چکا ہے۔ مجھے کل کسی نے پوچھا کہ آپ خان صاحب سے ملی تھی تو انہوں نے کیا کہا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ خان صاحب نے کہا ہے کہ گھر گھر میرا پیغام پہنچائیں تو وہ خاتون کہتی ہیں کہ گھر گھر تو خان صاحب پہلے ہی موجود ہیں اور آپ نے کون سا پیغام دینا ہے۔ اس وقت ہر گھر میں عمران خان کا نظریہ پہنچ چکا ہے۔ انشاءاللہ جب یہ میدان میں آئیں گے اور جب الیکشن

ہوں گے تو پھر انشاءاللہ عمران خان دو تہائی اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوں گے۔ عمران خان جو نظریہ لے کر آئے تھے اور جو کچھ ہم کرنا چاہتے تھے وہ انشاءاللہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اس ہاؤس کی بات بھی کرنا چاہوں گی کہ جب ہم دوماہ اپوزیشن میں جا کر بیٹھے تھے تو حکومتی لوگ موجود نہیں ہوتے تھے اور اب بھی یہی رویہ ہے۔ جب بھی کسی عوامی مسئلے کی بات ہوتی ہے یا کوئی legislation ہونے لگتی ہے تو یہ لوگ walkout کر جاتے ہیں اور کورم بھی point out کر دیتے ہیں۔ ان کی seriousness کا تو یہ حال ہے۔ اس وقت عوام پر پٹرول بم گرایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بجلی کے بلوں میں fuel adjustment کے نام پر جو ظلم کیا جا رہا ہے اتنا بجلی کا بل نہیں ہوتا جتنا fuel adjustment charges ڈال دیئے جاتے ہیں۔ یہ کہاں سے حکم آ رہا ہے۔ لوگ سڑکوں پر آ گئے ہیں اور رو رہے ہیں لیکن انہوں نے اس کا کوئی حساب نہیں دینا کیونکہ یہ لوگ وفاقی حکومت کی آڑ میں چھپے ہوئے ہیں جو 26 کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ ان سب معاملات کو چھپانے کے لئے یہ سب کام کر رہے ہیں اور صوبائی حکومتوں کو کوئی کام کرنے نہیں دیا جا رہا۔ ہم نے جو پر امن احتجاج 25 مئی 2022 کو کیا اور جو ریلی ابھی ہم نے شہباز گل کے لئے نکالی تھی اس پر انہوں نے کئی مقدمے درج کئے اور انہوں نے بہت ظلم کیا تھا۔ کیا پر امن احتجاج ہمارا حق نہیں تھا؟ انہوں نے 25 مئی 2022 کو جو ظلم کیا کیا اس پر ہماری پنجاب حکومت ان سے حساب نہیں لے گی؟ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہوں گی کہ اس کا حساب کون لے گا؟ جو ہم پر شیلنگ ہوئی، یہ ہمیں ہی پتا ہے کہ کس طرح ہم نے وہاں سے خواتین کو نکالا۔ میں ڈی چوک پر موجود تھی جس طرح ہم بے ہوش خواتین کو لے کر گئیں وہ میں ہی جانتی ہوں۔ اس کا ہمیں حساب کون دے گا؟ عمران خان ایک international leader ہے جو کچھ بھی نہیں کر رہا۔ اس کا نظریہ ساری دنیا کے سامنے ہے اس پر FIRs کاٹ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ظلم ہم پر ہوا تھا اس کا حساب کون کرے گا۔ میں آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ اب جب پنجاب میں ہماری حکومت ہے تو ان سے ضرور حساب لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں بس یہی کہنا چاہوں گی کہ جو ہمارے غریب کسانوں پر آفت آئی ہوئی ہے۔ میں خاص طور پر اپنے علاقہ سرگودھا کی بات کرنا چاہوں گی کہ وہاں سیلاب اتنا زیادہ نہیں آیا لیکن زیادہ بارشوں کی وجہ سے غریبوں کے گھر ٹوٹ گئے ہیں اور وہاں کے لوگوں نے التجا

کی ہے کہ ہمارے لئے حکومت کی طرف سے کیا کیا گیا ہے لہذا ان کے لئے بھی سوچا جائے کہ جو غریب لوگ ہیں جن کے کچے مکان تھے اور گھر ملیامیٹ ہو گئے ہیں ان کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، جناب امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جس طرح ملک پاکستان پر لوگوں کو مسلط کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے جو انہوں نے وفاق میں ظلم شروع کیا ہوا ہے، جس فسطائیت سے یہ لوگ پرچے کر رہے ہیں اور عمران خان کو گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ ملک کو تباہ کرنے کی طرف لے کر جا رہے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح پاکستان کو اتنا کمزور کیا جائے کہ خدانخواستہ میرے منہ میں خاک کہ پاکستان کے چار ٹکڑے ہو جائیں۔ پاکستان کے مخالف لوگوں کی یہ کوشش ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ ایک لیڈر جس نے پوری پاکستانی قوم کو جگایا ہے اس کے خلاف انہوں نے دہشتگردی کا پرچہ دے دیا ہے۔ اس پر انہیں جوتیاں پڑ رہی ہیں کیونکہ پوری دنیا کہہ رہی ہے کہ یہ کس طرح کی قوم ہے کہ جو اپنے ایسے لیڈر کو جو popular ہے اس کے خلاف انہوں نے دہشتگردی کے پرچے دیئے ہیں۔ میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح وفاق میں دھڑا دھڑ پرچے ہو رہے ہیں تو میں اپنی پنجاب حکومت کو اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے 25 مئی 2022 کو لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی اس کا بدلہ بھی ہمیں ملنا چاہئے اور وہ ہمیں نظر بھی آنا چاہئے تاکہ ان کو بھی یہ احساس ہو کہ ناجائز پرچوں کے against جب اصلی پرچے ہوتے ہیں تو کس طرح کی مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ملک میں مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ ایک سازش ہے اور لوگوں کی توجہ مہنگائی سے ہٹائی جا رہی ہے اور لوگوں کے خلاف دھڑا دھڑ پرچے دیئے جا رہے ہیں۔ یہ اس طرح ہماری لیڈر شپ کو hit کر رہے ہیں جبکہ سارا

پاکستان عمران خان کے پیچھے کھڑا ہے اور عوام عمران خان کے پیچھے کھڑی ہے۔ یہ پرچے صرف اور صرف لوگوں کی توجہ کو divert کرنے کے لئے دیئے جارہے ہیں تاکہ لوگ مہنگائی پر نہ بول سکیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ جس طرح بجلی کے بلوں میں اضافہ ہوا ہے ان میں fuel adjustment کی مد میں جو ظلم ہورہا ہے کہ ایک بندے کے گھر میں ایک پنکھا اور ایک بلب چل رہا ہے اور اس کا بھی دس سے پندرہ ہزار روپے بل آرہا ہے۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کے تحت پاکستانی عوام کو ذلیل وخوار کیا جارہا ہے۔ میری آپ کے توسط سے پنجاب حکومت سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح وہ زیادتی کررہے ہیں، جن لوگوں اور جن افسران نے 25 مئی 2022 کو زیادتی کی ہے۔ آپ ان کے خلاف یہاں پنجاب میں بھی قانونی طریقے سے کارروائی کریں۔ ان کے خلاف آج تک کچھ بھی نہیں ہوا۔ وہ اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہماری عوام اور ہمارے کارکن بے چارے پریشان ہیں کہ ہمیں انصاف کب ملے گا؟ اس لئے میری آپ سے التجا ہے کہ اس معاملہ پر آپ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں کہ انہوں نے جو ظلم کیا ہے اس ظلم کا ہمیں ازالہ چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اجلاس بروز بدھ 31-اگست 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 31۔اگست 2022

(یوم الاربعاء، 3۔صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 22

963

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔اگست 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر دوبارہ غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، جیسا کہ 18 اگست 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کو از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اسے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، اس کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 منظور کیا جائے۔

964

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

965

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 31۔اگست 2022

(یوم الاربعاء، 3۔صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 52 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سورۃ الحجرات (آیات نمبر 9 تا 10)

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروادو۔ پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں عدل کے ساتھ صلح کروادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کروادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (10)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کیسا وہ سماں ہوگا کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہوگی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا دَر ہوگا اشکوں کی جھڑی ہوگی
وہ شیشہ دِل غم سے میلا نہ کبھی ہوگا
تصویر مدینے کی جس دِل میں جڑی ہوگی
چارہ نہ کوئی کرنا بس اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہوگی

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

سیلاب میں شہید ہونے والے خواتین وحضرات کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کی بات سنتا ہوں میری یہ گزارش ہو گی کہ پہلے سیلاب میں جو ہمارے خواتین وحضرات شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعا کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی ان کے لئے گزارش کرنا چاہ رہا ہوں جو ایک ہزار سولہ لوگ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔ اُن کے مال مویشی بھی سیلاب میں بہہ گئے ہیں اور جو بچ گئے ہیں ان کے لواحقین اور مویشیوں کا بہت بُرا حال ہے۔ ہماری کپاس اور چاول کی فصل مکمل تباہ ہو گئی ہے لہٰذا اس پر گورنمنٹ سے جواب لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب پہلے دعا کر لیں۔

(اس مرحلہ پر سیلاب میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ سماجی بہبود وبیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود وبیت المال سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ضلع چنیوٹ موضع سانجھل میں دریا برد ہونے والی زمین کے متبادل جگہ فراہم کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب دی توجہ چاہنا واں۔ حالیہ سیلاب دی وجہ توں پنجاب دے اندر جہیڑا flood آیا اے اوہ میرے حلقے توں وی گزریا اے تے میرا پنڈ موضع سانجھل تقریباً کٹاؤ دا شکار ہویا اے۔ دس بارہ مربع زمین دریا برد ہوئی اے، پنڈ دی آبادی وی ساری ختم ہو گئی اے تے لوگ سارے سڑک تے نیں۔ ایس حوالے حکومت نال کافی کوشش کیتی اے تے انتظامیہ نوں وی گزارش کیتی اے کہ براہِ کرم ایناں نوں کوئی جگہ دے دتی جاوے جتھے اوہ اپنے کوئی گھر بنالون۔ State دی زمین اوتھے جگہ جگہ پئی اے تے اوتھے ناجائز قابضین وی نیں پَر متاثرین لئی اوہ جگہ نہیں اے۔ میں جناب توں اے توقع کرنا آں کہ اسیں اپوزیشن وچ آں تے جیہڑے حلقے ہمیشہ متاثر ہوئے نیں ایس لئی ہُن flood دی گھڑی وچ کم از کم سانوں اپوزیشن نہ سمجھیا جاوے۔ ساڈے اوہ لوک جنہاں دے گھر ای چلے گئے نے اوہ پاکستانی نیں ایس لئی اوہناں نوں گھر واسطے جگہ دتی جاوے۔ پچھلے دناں اِچ گاواں تے جانوراں دے اندر Lumpy Skin بیماری آئی پَر حکومت دی طرفوں کوئی اقدامات اَج تک نئیں ہوئے۔ اربا روپے دا نقصان ہویا اے میری ایہہ ای گزارش اے کہ ایہدے تے کوئی Ruling دے دیو۔ اوہناں بے گھر لوکاں نوں کوئی سرکاری زمین دس دتی جاوے۔ اوتھے 50 توں 60 گھر سَن ایس لئی اگر ہاؤس ایس دی رپورٹ منگوا لوے کہ کوئی گھر بچیا وی اے یا سارے گھر ای دریا دی نظر ہو گئے نیں تے جناب دی بڑی نوازش ہووے گی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان آیا ہے جو پاکستان کے ہر صوبے پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا پر آیا ہے۔ ہم اس پر دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں نکالے اور جو چاروں صوبائی حکومتیں ہیں وہ اپنی جگہ پر محنت بھی کر رہی ہیں لیکن آپ اپنے علاقہ کی specifically جو بات کر رہے ہیں میں راجہ بشارت صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس پر جواب دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ سید حسن مرتضیٰ شاہ صاحب نے اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کی۔ ظاہری

بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے حلقہ کے متعلق ہم سب سے بہتر جانتے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ شاہ صاحب کے علاوہ بھی ہمارے یہاں پر بہت سارے ایسے دوست ہیں جن کے حلقے براہ راست سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ So میری ایک تجویز تھی کہ سارے دوست اس پر بات بھی کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم نے جو general discussion رکھی ہوئی ہے اور وہ ہر روز ایجنڈے پر آتی ہے جس میں Price Hike , Constitutional Crises and Law & Order ہے تو آج اس بحث کو ختم کر کے flood کی صورت حال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اپوزیشن بھی بات کرے، ہم بھی بات کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس معزز فورم پر بات ہو گی تو حکومت کے notice میں مسائل بھی آئیں گے اور جو حکومت اپنی طرف سے اس وقت تک اقدامات کر رہی ہے، ہم انشاءاللہ تعالیٰ وہ بھی معزز ممبران اسمبلی کی خدمت میں پیش کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اپوزیشن نہ سمجھا جائے تو میں انہیں آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ اس مشکل گھڑی میں ہمارے جو بھائی متاثر ہوئے ہیں، خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستانی ہیں، پنجابی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ بلا تفریق اور بلا امتیاز سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس کارروائی کے بعد سیلاب سے متعلق general discussion رکھیں جس پر ہم بھی بات کریں گے اور اپوزیشن کے معزز ممبران بھی بات کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بڑی اچھی تجویز ہے جس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وقفہ سوالات کو جلدی سے wind up کر لیں اور جو معزز ممبران flood پر بات کرنا چاہتے ہیں یا اس کی تباہ کاریوں پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو دے دیں۔ انشاءاللہ دونوں طرف سے معزز ممبران اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر دیں گے جو کہ بڑی اچھی بات ہے تو اس تجویز پر آج عمل کرتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر آج کے سوالات کو pending کر دیا جائے تو کیا بہتر نہیں ہے؟

(اس مرحلہ پر میڈیا گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ راحت افزا: جناب سپیکر! میڈیا گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی بھائی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، صحافی بھائیوں کو بھی ابھی منا کر لے آتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! دو سال بعد آج یہ سوالات آئے ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ میں نے ان سوالوں کے جواب کے لئے تیاری کی ہوئی ہے اس لئے وقفہ سوالات کو pending نہ کیا جائے بلکہ انہیں take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ تھوڑے سے سوالات ہیں تو انہیں take up کر لیتے ہیں۔ راجہ صاحب! ابھی ہمارے معزز ممبر نے میڈیا کے واک آؤٹ کی نشان دہی کی ہے تو وزیر داخلہ و جیل خانہ جات کرنل (ر) جناب محمد ہاشم ڈوگر صحافی بھائیوں سے جا کر ان کا issue پوچھیں اور انہیں منا کر لائیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! صحافی بھائیوں نے ARY ٹی وی چینل کی بندش پر واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ARY ٹی وی چینل کی بندش کے خلاف واک آؤٹ کیا ہے؟

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! وفاقی حکومت کی گھناؤنی کوششیں آزاد صحافت کو دبانے کی سازش ہے کیونکہ جس طریقے سے وفاقی حکومت کے دباؤ پر ایک مجرم کو ٹی وی چینلز پر دکھایا جا رہا ہے اور سب سے بڑی پارٹی کے سربراہ کو نہیں دکھایا جا رہا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: شرم کرو، حیا کرو۔

محترمہ راحت افزا: جناب سپیکر! ان کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ لوگ سیلاب کی وجہ سے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں جبکہ انہیں اپنی سیاست چمکانے کی پڑی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order in the House معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر داخلہ و جیل خانہ جات کرنل (ر) جناب محمد ہاشم ڈوگر صحافیوں سے مذاکرات کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ سے ایک humble request کروں گا کہ خدارا! اس ہاؤس کے تقدس کو دیکھتے ہوئے آپ کے خیال میں کیا یہ cross talk ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل بھی cross talk نہیں ہونی چاہیئے اور میں اس بات کی اجازت بھی نہیں دوں گا۔ Please no cross talk.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری ایک humble submission ہے کہ جب اجلاس شروع ہوا تو راجہ بشارت صاحب نے ایک بات کی اور آپ نے بھی بات کی کہ کتنی مشکل گھڑی سے پوری قوم گزر رہی ہے، لوگوں کے آنسو نہیں رُک رہے، لوگ بے گھر ہوئے پڑے ہیں، بارشیں رُک نہیں رہیں، جو تباہ کاریاں اس وقت پنجاب، بلوچستان، سندھ اور پورے پاکستان میں ہیں تو کیا یہ ہمارے لہجے، ہماری گفتگو جو اس ایوان میں ہو رہی ہے وہ مناسب ہے؟ سیلاب کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے تو میری اپوزیشن اور حکومتی بنچز پر بیٹھے معزز ممبران سے humble request ہے کہ خدارا! پوری قوم کے لئے we are the role models لیکن جب ہم اپنے حلقے میں جا کر بیٹھتے ہیں تو حلقے والے یہ سوال کرتے ہیں کہ دریائے جہلم میں ہمارے پاس سیلاب نہیں آیا لیکن ملک صاحب مہربانی کریں کہ اس مشکل گھڑی میں جو ہمارے بہن بھائی ہیں، آپ جا کر ان کی مشکلات کو آسان کریں جبکہ ہمیں یہاں پر ARY ٹی وی چینل کی بندش کی پڑی ہوئی ہے۔ Take it seriously sir کسی پر نکتہ چینی کرنا، جب پورا ملک مشکل میں ہے، ہماری مائیں، بہنیں اور یہ ایوان بھی مشکل میں ہے تو خدارا! یہ نکتہ چینی، for God's sake leave this اپنی قوم کے بارے میں سوچیں اور جس بارے میں discussion ہے وہ کریں تاکہ ہم آگے چل سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات درست ہے لیکن شاید misunderstanding ہوئی ہے تو اسے ختم کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یاور بخاری صاحب کو وزیر بنا دیں تاکہ ان کا بولنے کا شوق پورا ہو جائے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House please میری بات سُنیں، ایک متفقہ فیصلہ ہوا کہ آج سیلاب کے حوالے سے بات کرنی ہے تو اس قیمتی وقت کو ضائع مت کریں۔ پہلا سوال نمبر 1106 محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1186 رانا محمد افضل کا ہے ۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! شکریہ، سیلاب زدگان کی امداد کرنے کے حوالے سے بات ہوئی ہے جو کہ بہت اچھی چیز ہے۔ ہم بھی اسی پاکستان کے شہری ہیں اور کوئی شک نہیں کہ ہم لوگ role models ہیں تو میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ آج ہم یہ announce کر دیں کہ اپنی ایک ماہ کی تنخواہ سیلاب زدگان کے نام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بہت اچھی تجویز ہے، میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور اس حوالے سے ایک فیصلہ بھی کرتے ہیں۔

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! شکریہ، ہم اس وقت ایک بہت ہی مشکل گھڑی سے گزر رہے ہیں اور سیلاب کی وجہ سے دنیا بھر کے لوگوں کی نظریں ہمارے ملک پر ہیں کہ ہم کس تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ میں اس ہاؤس کے ساتھ ایک چھوٹی سی information share کرنا چاہتی ہوں کہ ہم

لوگ اپنی اپنی بساط کے مطابق جتنی مدد اپنے لوگوں کی کر سکتے ہیں وہ ہم سب کر رہے ہیں and being Vice Chairperson Daanish Schools and Centers of Excellence جو ہماری بوائز اور گرلز برانچ راجن پور روجھان کی ہے تو ہم نے وہاں اس سکول میں اپنے students کے parents کے لئے shelter provide کیا ہے، ان کے سب parents and families کو اپنے سکول کے premises میں shift کیا ہے۔ ہم نے ان کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کا پہلے سے ہی سٹاک کر لیا تھا تو ان لوگوں کو وہاں پر کھانا بھی دستیاب ہو رہا ہے اور سکول کے لئے تمام اساتذہ اور ان کی families کے لئے بھی اپنے سکول کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ ہمارے سکول کے کچھ ایسے classrooms ہیں جنہیں maintenance کی ضرورت تھی تو انہیں بھی مرمت کروا کے ہم نے ارد گرد کے لوگوں کے لئے کھول دیئے ہیں تو I think this is a very big and positive step that we have taken and I think کہ ہر کوئی اپنے اپنے ایریا میں ان جگہوں کو pin point کر کے ان جگہوں کے دروازے کھول کر لوگوں کی مدد کریں۔ میں نے سوچا کہ میں یہ information سب کے ساتھ ہاؤس میں share کر دوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، محترمہ!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس آفت کی گھڑی میں چاروں صوبوں کے جو federated units ہیں وہ federation کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن ہمیں اپنے صوبے سے نکل کر باہر بھی مدد کرنی چاہئے۔ صوبہ پنجاب کے حوالے سے میں یہ گزارش کر دوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کا مالیہ اور آبیانہ بھی معاف کر دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ انہوں نے ایک پروگرام بنایا ہے جس سے ہر جگہ پر انشاءاللہ تعالیٰ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! Flood پر بات ہونی ہے تو آپ اس وقت کر لیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! ہونی تو ہے لیکن جب میں نے شروع کر دی ہے تو میں صرف دو منٹ بات کروں گا اس لئے سن لیجئے۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ support a family ایک سکیم لائی جائے کہ ہر آدمی جو ایک family چلا رہا ہے ان کی family کو support a family کے طور پر یہاں پر ایک سکیم بنائی جائے جس کے لئے 10 ہزار روپے ماہانہ رکھا جائے کیونکہ کھاتے پیتے گھرانے والے اس سے نہیں گھبرائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت اچھی تجویز ہے۔

چودھری ظہیر الدین: Support a family کے ثمرات پر discuss کر لیا جائے۔ جس طریقے سے جناب عمران خان صاحب نے telethon پر 2۔ارب روپے سے زیادہ اکٹھے کئے ہیں۔ اسی طرح ہر کوئی اپنا telethon کرے پھر پتا چلے گا کہ لوگ اُن کو کتنا دیانتدار سمجھتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ابھی سیلاب پر بات ہونی ہے آپ مہربانی کریں اور وقفہ سوالات شروع ہونے دیں۔ یہ سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال نمبر 1190 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1106 ہے۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب تو ہم آگے نکل گئے ہیں جب آپ کا سوال پکارا گیا تھا اُس وقت آپ نہیں تھیں اب میں آپ کے سوال کو disposed of کر چکا ہوں۔ آپ بعد میں منسٹر صاحب کے پاس تشریف لے جانا۔ منسٹر صاحب! آپ محترمہ کے سوال کو دیکھ لینا اور انہیں satisfy کر دینا۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! مجھے سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کے سوال کو disposed of کر دیا ہے اب آپ مہربانی فرمائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر ان کے سوال کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت اچھا ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 1327 محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1441 ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ سب دوست چاہتے ہیں کہ بحث میں حصہ لیا جائے تو وقفہ سوالات جلدی windup ہونے دیں تاکہ جلد بحث شروع کی جا سکے۔ جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں یتیم اور نادار بچیوں کی شادی کے لئے جہیز فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1441: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے امداد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) حکومت نے سال 2017 اور سال 2018 میں کتنا کتنا فنڈ اضلاع کو فراہم کیا اور کتنے مستحق افراد کو کن کن بنیادوں پر جہیز فنڈز دیئے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے غریب، غرباء اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ و دیگر امداد فراہم کی گئی ہے اور حکومت اس میں بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ جہیز فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ تاہم محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے تحت صوبہ بھر میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ صوبہ بھر میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو کہ غریب مستحق بچیوں کے لئے امداد فراہم کرتی ہیں۔

(ب) حکومت نے سال 2017 میں -/94,000,000 روپے اور 2018 میں -/84,600,000 روپے غریب بچیوں کی شادی کے لئے پنجاب بھر کے تمام اضلاع کو فنڈ فراہم کیا جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور سال 2017 میں 1554 مستحق افراد کو -/23649000

روپے اور سال 2018 میں 2272 مستحق افراد کو -/ 36469500 روپے مالی امداد کی مد میں دیئے جس کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بیت المال rules کے مطابق غرباء اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ امداد فراہم نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا حکومت صوبہ میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے امداد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ کی طرف سے جواب یہ آیا ہے کہ محکمہ جہیز فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ میں آپ اور منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ صفحہ نمبر 4 پر کہہ رہے ہیں کہ محکمہ جہیز فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے اور صفحہ نمبر 5 پر انہوں نے جہیز فنڈ دیا ہوا ہے۔ وزیر صاحب چونکہ میرے بھائی ہیں ماشاء اللہ وزارت کے بعد آج پہلی دفعہ سوالات کے جوابات دے رہے ہیں میں سب سے پہلے انہیں وزارت کا قلمدان سنبھالنے پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ بڑی محنت، تگ و دو اور کاوشوں سے اس قلمدان تک پہنچے ہیں۔ ان کی طرف سے جو سوال کا جواب آیا ہے۔۔(شور وغل)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: Order in the House. خاموشی اختیار کریں اور ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عزت مآب جناب غضنفر عباس چھینہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟ یہ ایک جگہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جہیز فنڈ نہیں دے رہے اور اگلے صفحے پر لکھا ہے کہ جہیز فنڈ دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! انہوں نے مجھے جو مبارکباد دی ہے میں اِن کا مشکور ہوں اور میں اِن کو خیر مبارک کہتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں پچھلے نو

سالوں سے دیکھ رہا ہوں کہ میرے محترم ملک ارشد صاحب ہر محکمے کی تصحیح کر رہے ہیں۔ جب ان کا یہ سوال آیا تو میں نے ذاتی طور پر تمام بنکوں میں جا کر چیک کیا لیکن مجھے جہیز فنڈ کا head کہیں نظر نہیں آیا۔ جس طرح یہ ماشاء اللہ سوال کرتے ہیں اگر یہ مجھے کسی بنک میں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں تو پھر ہم جہیز دینے کو بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر: کسی کا موبائل on ہے kindly اس کو off کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کا ہی موبائل ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنا موبائل بند کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کا موبائل ضبط کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ جواب دے رہے تھے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ماشاء اللہ ملک صاحب پچھلے نو سالوں سے ہر محکمے کی تصحیح کر رہے ہیں چونکہ مجھے معلوم تھا کہ ان کا تجربہ بہت وسیع ہے اس لئے جب جہیز فنڈ کا ذکر آیا تو میں نے تمام بنکوں کو چیک کیا ہمارا جہیز فنڈ کا head کہیں موجود نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ذرا زحمت فرمائیں صفحہ نمبر 5 نکال لیں اور اس کا تیسرا کالم خود پڑھ لیں میں ویسے پڑھنے میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں کہ تیسرے نمبر پر /20,40,000 روپے جہیز فنڈ لکھا ہے۔ یہ کہاں سے آ گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں وہی تو عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ ہمارا کام محکمے کی تصحیح کرنا ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ میرے خیال میں یہاں غلطی ہو گئی ہو گی اور misprint ہو گیا ہو گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ملک صاحب مجھے کہیں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں۔ ہمارے معاشرے میں جہیز کو بُرا سمجھا جاتا ہے اس لئے ہم نے جہیز فنڈ ہی ختم کر دیا ہے۔ اگر یہ مجھے کہیں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں تو ہمارے محکمے کی تصحیح ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب کا یہ مؤقف ہے کہ جہیز فنڈ ایک لعنت ہے اور ہم اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کا یہی مؤقف ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہمارا یہی مؤقف ہے اس لئے ہم نے جہیز فنڈ ختم کر دیا ہے ویسے ان کا سوال 2019 کا ہے۔ جہیز فنڈ تو ہے ہی نہیں اور آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں یہ لعنت ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جہیز فنڈ نہیں ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو میرا پہلا سوال ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب کہہ تو رہے ہیں کہ جہیز فنڈ کا head کہیں نہیں ہے کیونکہ ہم اس کو مناسب نہیں سمجھتے اور معاشرے میں اس کو ناسور سمجھتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے آپ دیکھیں کہ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا کہ غلطی سے لکھا گیا ہو گا۔ یہ غلطی نہیں ہے یہاں صفحہ نمبر 5 پر clear cut لکھا ہے انہوں نے جہیز فنڈ کے لئے / 20,40,000 روپے دیئے ہیں۔ منسٹر صاحب جو میرے بڑے بھائی ہیں ان کو یقین آجانا چاہئے کیونکہ اب وہ محکمہ بیت المال کے وزیر ہیں ان کے پاس قلمدان ہے ان کے محکمے نے یہاں لکھ کر دیا ہے کہ مالی امداد برائے معذور کے لئے / 8,13,000 روپے، تعلیمی وظیفہ کے لئے / 14,64,000 روپے اور جہیز فنڈ کے لئے / 20,40,000 روپے۔ آگے یہ بھی لکھا گیا کہ یہ 102 families کو دیئے گئے ہیں۔ یہ کیسی لعنت ہے؟ ان کا ڈیپارٹمنٹ تو جہیز دے رہا ہے اور rules میں موجود ہے۔ منسٹر صاحب ان کے خلاف کارروائی کریں جنہوں نے اِن کے حکم کے بغیر 102 families کو جہیز فنڈ دیا۔ غریب، نادار اور یتیم بچیاں کہاں جائیں؟ جہیز کی لعنت کی وجہ سے غریب لوگوں کی بیٹیوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں اور اُن کی شادی نہیں ہوتی۔ اگر گورنمنٹ نے یہ initiative لیا ہے اور 102 فیملیز کو جہیز فنڈ دیا ہے تو میں نے بھی یہی ایک سوال کیا ہے کہ جہیز فنڈ کتنا دیا جائے گا، ساہیوال میں کتنا دیا جائے اور پنجاب میں کتنا دیا جائے؟ یہ وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ صفحہ نمبر 5 پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، صفحہ نمبر 5 پر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کون سا جز پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ آپ صفحہ نمبر 5 پر سب سے اوپر فرنٹ پر دیکھیں کہ مالی امداد برائے معذور لکھا ہے 81400، اس کے نیچے تعلیمی وظیفہ لکھا ہے، اس کے نیچے تیسری جگہ پر جہیز فنڈ لکھا ہے۔۔۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کی تصحیح کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اگر انہوں نے جہیز فنڈ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور انہوں نے ہی جہیز فنڈ کا question کیا ہے۔ میں ان سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم جہیز فنڈ نہیں دیتے بلکہ ہم غریب بچیوں کی شادی کی مالی امداد کرتے ہیں لہذا ہمارے کسی ہیڈ میں جہیز فنڈ ہے ہی نہیں۔ ہم جہیز نہیں دیتے بلکہ ہم غریب بچیوں کی امداد کرتے ہیں۔ اگر جناب محمد ارشد ملک صاحب ہم سے یہ پوچھیں کہ پنجاب میں پنجاب حکومت یا بیت المال کتنی غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے امداد کر رہا ہے لیکن ان کا سوال جہیز فنڈ کا ہے اور وہ بضد ہیں، اگر کچھ misprint ہو گیا ہے اور ان کے اس سوال کی وجہ سے جہیز فنڈ کا لفظ misprint ہو گیا یا ہو گا تو میں ان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ آئندہ سوال کریں تو یہ جہیز فنڈ کی بجائے ہم سے یہ پوچھیں کہ آپ کتنی بچیوں کی شادیوں میں مالی امداد کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ان کا یہ مطلب ہے کہ بیت المال کی طرف سے امداد کی جاتی ہے لیکن specifically جہیز فنڈ کے لئے نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ شاید یہ لفظ misprint ہو گیا ہے تو میں اس کو چیک کر لیتا ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جہیز کو معاشرے سے ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کا یہی مطلب ہے یا کچھ اور ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، بالکل یہی مطلب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جیسے سیکرٹری جناب عنایت اللہ لک صاحب نے بھی آپ کو بتایا ہو گا۔ یہ clear cut لکھا ہوا ہے اور یہ میں کوئی اپنے پاس سے لکھ کر نہیں لایا۔ یہ اس وقت on the floor of the House سیکرٹری صاحب بھی پڑھ رہے

ہیں، پورا ہاؤس پڑھ رہا ہے اور ہر معزز ممبر کے ہاتھ میں یہ کتاب ہے۔ میں نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی جو ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ میرا اگلا سوال ہے جس کے جواب میں انہوں نے خود لکھا ہے۔ میں نے اس سوال میں جہیز سے متعلق پوچھا ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ جہیز فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ یہ بات ہو گئی اور یہ جہیز فنڈ نہ دیں۔ میں زبردستی تو ان سے نہیں دلوا سکتا چونکہ جب انہوں نے آکر کرنا ہی ظلم ہے غریبوں، ناداروں اور یتیموں کا مال بند ہی کرنا ہے تو وہ بند کر دیں کیونکہ آپ غریبوں کا جہیز ہی بند کر سکتے ہیں۔ اگلے سوال کے جواب میں انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ ہم 24 لاکھ 40 ہزار روپیہ جہیز فنڈ دے رہے ہیں۔ یہ میں نے تو نہیں کہا بلکہ یہ ڈیپارٹمنٹ نے خود جواب دیا ہے۔ میرا (الف) جز میں پہلا supplementary question یہی ہے کہ جب انہوں نے جہیز فنڈ دیا ہے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی کیونکہ یہ محکمہ کی پالیسی نہیں ہے۔ اگر یہ محکمہ کی پالیسی نہیں ہے تو ان کے خلاف کارروائی کریں۔ مزید منسٹر صاحب کا جو شادیاں کروانے کا پروگرام ہے تو وہ بتا دیں کہ کب اور کتنا کتنا فنڈ دینا چاہتے ہیں جو شادی یعنی marriage grant کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! اس وقت تو میں ان سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ شادی کروانے کے چکر میں نہ پڑیں بلکہ یہ بھی اور میں بھی ہم دونوں مل کر سیلاب زدگان کے لئے امداد کرتے ہیں۔ میں آج on the floor of the House ان سے یہ request کروں گا کہ میں announce کرتا ہوں کہ میں 50 لاکھ روپے کے خیمے یعنی 500 خیمہ سیلاب زدگان کے لئے دے رہا ہوں۔ میرے محترم بھائی بھی خوشی خوشی announce کر دیں۔ شادیوں کی بعد میں بات کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نادار بچیوں، غریبوں، یتیموں اور بیواؤں سے متعلق یہ سوال ہے اگر آپ صرف مجھے ایک منٹ دے دیں چونکہ میرے چیف وہپ صاحب بھی بار بار حکم فرما رہے ہیں کہ short کریں تو آپ اس طرح کر لیں کہ آپ مہربانی فرمائیں اور میرے سوال کو pending

فرمالیں بلکہ ان دونوں سوالوں کو pending فرمالیں اور اس پر ایک نئی details منگوالیں تاکہ ہم اگلے سیشن میں اس پر بات کر سکیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! آپ سوال کو pending نہ کریں بلکہ آپ مجھے اور ان کو حکم صادر فرمادیں کہ ہم دونوں بیٹھ جائیں تو ہم دونوں بیٹھ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ بن گیا ہے کہ میں نے پورے بنک چھان مارے ہیں اور مجھے کہیں پر جہیز فنڈ کا ہیڈ نظر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ہم اس طرح کرتے ہیں کہ آپ اور منسٹر صاحب ساتھ بیٹھ جائیں اور آپ دونوں مجھے لکھ کر دیں گے کہ you are satisfied اور اس کے مطابق decide کریں گے تو ایک دفعہ بیٹھ کر اس میں clarity کر لیں۔ اگر آپ پھر بھی satisfy نہ ہوئے تو پھر آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: آپ فرمارہے ہیں تو میں آپ کا حکم مان لیتا ہوں لیکن آپ میرا سوال pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہہ جو رہا ہوں کہ آپ دونوں بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرمادیں اور یہ حکم کر دیں کہ منسٹر صاحب ساہیوال تشریف لے آئیں اور ساہیوال میں بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ ساہیوال کے لوگوں کا یہ زیادہ مسئلہ ہے تو ادھر منسٹر صاحب غریبوں اور ناداروں کا فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب ساہیوال کیوں نہیں جائیں گے ان کو ساہیوال جانا چاہئے۔ منسٹر صاحب! آپ ان کے ساتھ ساہیوال جانے کا پروگرام بنائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، بالکل ہم پروگرام بنالیتے ہیں

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1500 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، وہ present ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرمادیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کون سا سوال؟ چلیں! آپ بولیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیسے آپ نے حکم فرمایا ہے تو ہم آپ کو اس کی رپورٹ دیں گے۔ اس وقت تک آپ ان سوالوں کو pending فرما دیں۔ میں نے یہ کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں۔ آپ جواب دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جس وقت یہ حکم دیں گے میں ساہیوال حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس والی بات پر ٹھیک ہیں آپ دونوں اکٹھے ہو کر جائیں۔ ان کو ساہیوال لے جانا ہے تو ساہیوال لے جائیں۔ یہ آپ کو مطمئن کریں گے لیکن آپ اکٹھے جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے سوال تو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، Thank you.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ ساہیوال میں مجھے ٹائم دیں اور ہم وہاں بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ اکٹھے جائیں۔ منسٹر صاحب کو بھی آپ لے جائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کی دعوت قبول کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1548 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1811 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1969 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2093 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2093 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

***2093: محترمہ کنول پرویز چودھری :** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر سے صوبہ بھر میں کل کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کو فنڈنگ کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) سال 19-2018 میں حکومت نے کن کن این جی اوز کو فنڈز جاری کئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر سے صوبہ بھر میں 3103 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر ان این جی اوز کو فنڈنگ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی طریق کار وضع ہے۔

(ج) سال 19-2018 میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے بہبود ایسوسی ایشن کو -/ 1000000 روپے کا فنڈ جاری کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس میں میرا (ب) جز یہ تھا کہ این جی اوز کو فنڈنگ کا طریق کار کیا ہے تو جس کا جواب محکمہ نے یہ دیا ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کو فنڈنگ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی طریق کار وضع ہے تو میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کا mic چیک کیا جائے، کوئی غلط بٹن دب گیا ہو گا یا mic نئے لگے ہیں شاید تھوڑا fault آ گیا ہو، محترمہ! آپ دوسرے mic پر تشریف لے آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کے جز (ب) میں جو جواب آیا ہے کہ کوئی funding ہی نہیں کی جاتی ہے اس کا کوئی طریق کار بھی نہیں ہے اس حوالے سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ آخر funding کیوں نہیں کی جاتی کیونکہ جب ضلع لیول پر بہت ساری چھوٹی چھوٹی

organizations registered ہوتی ہیں اور ہر organization کو غیر ملکی funding تو نہیں مل سکتی ہے اور وہ کام کرنے کے لئے اس نیت سے رجسٹرڈ ہوتی ہیں کہ فلاح و بہبود کے گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کچھ کام کئے جائیں تو اگر محکمہ اُنہیں funding ہی نہیں کرے گا پھر مجھے ایسے لگتا ہے اُن کے لئے اتنا آسان نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت welfare کے کاموں کو آگے بڑھائیں تو کیا منسٹر صاحب اس پر مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ آخر funding نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! محترمہ! اپنا سوال نمبر بتا دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2093 ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 2093 ہے اس کا جز (ب) ہے B for ball۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کو funding نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا کوئی طریق کار واضح ہے۔

جناب سپیکر: جی، order in the House، میاں محمد اسلم اقبال! مہربانی کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! این جی اوز کو funding کرنا ہماری پالیسی نہیں ہے، چیف منسٹر صاحب کی طرف سے especially ایک این جی او کو منظوری ہے اُس این جی او کو ہم ہر سال funds دیتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال بھی یہی ہے کہ آخر ایک ادارہ، ایک این جی او آپ کے پاس رجسٹرڈ اس لئے ہی ہوتی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر فلاح و بہبود کا کام کرنا چاہتی ہے تو اگر آپ کی طرف سے اُسے کوئی assistance نہیں ملتی، اُسے کوئی financial support نہیں ملتی تو پھر وہ کس طرح سے اپنا فلاح و بہبود کا کام کر سکتی ہے اور دوسرا آپ بتا دیں کہ وہ کون سی این جی او ہے، especially ایک این جی او جس کو funding کی جاتی ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! یہ چیف منسٹر صاحب کی طرف سے کافی عرصہ پہلے ایک این جی او کے لئے funds release کرنے کا notification ہوا تھا میں محترمہ سے کہوں گا کہ اگر یہ اس قسم کی کوئی پالیسی لے آئیں تو ہم ضرور funds share کریں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال بھی یہی ہے کہ وہ کون سی این جی او ہے جس کو منسٹر صاحب کے under funding جا رہی ہیں ،چیف منسٹر صاحب کے کہنے پر funding جا رہی ہے وہ کون سی خوش قسمت این جی او ہے؟ مجھے بتا دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! وہ Behbud Association ہے وہ پچھلے اسی tenure میں ہی چیف منسٹر صاحب نے اُس کو especially اجازت دی تھی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ جب آپ کی کسی این جی او کو funds دینے کی پالیسی ہی نہیں ہے تو پھر یہ این جی او ایسے کون سے کام کر رہی ہے جس پر آپ اتنا متاثر ہو گئے ہیں کہ آپ نے اپنی پالیسی کو چھوڑ کر اُسے الگ سے funds دینے شروع کر دیئے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہم متاثر نہیں ہوئے، نہ ہی ہمارا محکمہ متاثر ہوا ہے بلکہ جو اُس وقت کے چیف منسٹر صاحب تھے وہ اس این جی او سے متاثر ہوئے ہوں گے اور انہوں نے انہیں special grant allow کی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ بہت ساری ڈسٹرکٹ لیول پر، صوبائی لیول پر اور پھر پورے پاکستان میں بھی این جی اوز ہیں، آپ پنجاب کی حد تک این جی اوز کو لاوارث چھوڑ دینا چاہتے ہیں کہ اُن کی حوصلہ افزائی نہیں چاہتے کہ وہ بہت سارے گلی، محلوں کے لیول پر اور تحصیل کے لیول پر وہ کوئی فلاح و بہبود کے کاموں کو آگے بڑھا سکیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہم جو مؤثر قسم کی این جی اوز ہیں جیسے اب سیلاب زدگان ہیں کے لئے اگر وہ اچھا کردار ادا کرتی ہیں تو ہم اُن کی رپورٹ لے کر ضرور انشاءاللہ اُن این جی اوز کو بھی اسی طرح ہی funds release کیا کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا ہے۔ شکریہ۔ اب اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے جی، محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری : جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام یتیم بچوں کی کفالت کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***2094: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کفالت کے کتنے ادارے قائم ہیں؟

(ب) ان اداروں سے کسی یتیم بچے کو گود لینے کا کیا طریق کار ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان اداروں سے سال 2018 میں کتنے یتیم بچوں کو بے اولاد جوڑوں کی کفالت میں دیا گیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام یتیم بچوں کی کفالت کے ٹوٹل 15 ادارے قائم ہیں جن میں سے 11 ادارے ماڈل چلڈرن ہوم اور 4 ادارے کاشانہ ہیں۔

1۔ ماڈل چلڈرن ہوم (میل): ڈی جی خان، راولپنڈی، سرگودھا، نارووال، بہاولپور، فیصل آباد اور لاہور میں کام کر رہے ہیں۔

2۔ ماڈل چلڈرن ہوم (فی میل): ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور نارووال میں کام کر رہے ہیں۔

3۔ کاشانہ: لاہور، راولپنڈی، سرگودھا اور بہاولپور میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جو بچوں کو گود دیتا ہو البتہ ماضی میں گھوارہ سے بچے گود دیئے جاتے تھے۔ اب گھوارہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو منتقل ہو گیا ہے۔ ماضی میں جب بچے گود دیئے جاتے تھے تو اس وقت "The Guardians and Wards Act 1890" کے تحت گود دیئے جاتے تھے۔

(ج) سال 2018 میں 18 بچوں کو بے اولاد جوڑوں کی کفالت میں دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر !میرا پہلا سوال یہ تھا کہ صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کفالت کے کتنے ادارے قائم ہیں تو جو جواب آیا ہے اُس میں ٹوٹل 15 ادارے پورے پنجاب کے لئے قائم ہیں جن میں 11 ادارے ماڈل چلڈرن ہوم اور 4 ادارے کاشانہ ہیں۔اس میں میرا پہلا ضمنی سوال اور میری reservation یہ ہے کہ پنجاب میں بچوں کے لئے بہت سارے کام کرنے کی ضرورت ہے آج بچے گلی محلوں میں child abuse کا شکار ہو رہے ہیں اور بہت سارے ایسے لاوارث بچے ہیں جن کو سر پر چھت نہیں مل پاتی ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ پورے پنجاب کے بچوں کے لئے کیا یہ 15 ادارے کافی ہیں یا یہ مزید ادارے بنانے کی واقعی حقیقت پسندانہ کوئی پالیسی رکھتے ہیں یا بس اسی پر اکتفا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب غضنفر عباس!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر !اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بچوں کے لئے اس قسم کے ادارے قائم ہونے چاہیے جیسے جیسے ہمارے وسائل آتے ہیں ہم مزید ادارے قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ آپ کا ارادہ ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر !ضرور ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری : جناب سپیکر !اللہ کرے۔ میں نے مزید جز(ب) میں یتیم بچوں کو گود لینے کا طریق کار پوچھا تھا یہ بہت المیہ ہے بہت سارے ایسے ماں باپ ہیں جو کہ بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں اور بہت سارے ایسے اداروں میں بچے ہوتے ہیں جن کی کفالت گورنمنٹ کے ذمہ پڑی ہوتی ہے۔ یہاں مجھے اس کا جواب ملا ہے کہ اس کا کوئی طریق کار نہیں ہے تو میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے محکمہ سوشل ویلفیئر سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس کا کوئی طریق کار اپنایا جائے تاکہ بہت سارے ایسے جوڑے جو بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں اور میرے خود علم میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو ان اداروں میں جاتے ہیں لیکن آگے سے اُنہیں کوئی response نہیں ملتا تو آپ مہربانی فرمائیں اس کے لئے کوئی ایسی رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب غضنفر عباس! بالکل میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کے لئے کوئی پالیسی بنائیں اور اُن کے لئے آسانی بنائیں جو بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، میں یہی عرض کرتا ہوں کہ Child Protection Bureau ہوم ڈیپارٹمنٹ کے under ہے تو میری محترمہ سے گزارش ہے کہ اگر محترمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے یہ سوال کریں تو وہ اس کا زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے سکیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اب ہوم ڈیپارٹمنٹ والوں کو بھی کہتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب جانتے ہیں بچوں کی adoption کے لئے legislation کرنی پڑے گی، بچہ گود لینا ہے، یاد دینا ہے Magistrate کے پاس جانا پڑتا ہے وہاں پر جا کر بیانات ہوتے ہیں اس طریقے سے نہیں کہ اس بارے سوال ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟۔ اب اگر دونوں sides حزب اقتدار اور حزب اختلاف متفقہ طور پر اتفاق کر لیں سوالات ختم کر کے سیلاب زدگان کے حوالے سے بحث پر آجائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، دونوں sides حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا اس پر اتفاق ہے تو اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 سے متعلقہ تفصیلات

*1106: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت کتنے ضلعی دفاتر بنائے گئے ہیں؟

(ب) باقی اضلاع میں دفاتر بنانے کے لئے کیا حکومت اقدامات اٹھارہی ہے؟

(ج) اس ایکٹ پر صوبے بھر میں عمل درآمد کب تک متوقع ہے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت کوئی ضلعی دفتر نہ بنایا گیا ہے، کیونکہ فی الحال پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال ہونے کے مرحلے میں ہے۔

(ب) چونکہ پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال نہ ہے لہذا ضلعی دفاتر بنانا ممکن نہ ہے۔

(ج) حکومت پر امید ہے کہ اگلے مالی سال 20-2019 میں پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال ہو جائے گی۔

صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام سماجی تنظیموں سے متعلقہ تفصیلات

*1186: **رانا محمد افضل:** کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کتنی سماجی تنظیمیں فعال ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے دستکاری سنٹر ہیں اور ان میں سے کتنے فعال ہیں؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں تعینات محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) 31 - دسمبر 2018 تک محکمہ سوشل ویلفیئر سے 4467 این جی اوز رجسٹرڈ ہوئیں جن میں سے تقریباً 4000 این جی اوز فعال ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے مندرجہ ذیل اداروں میں دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے۔

1-	ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم	تمام 36 اضلاع
2-	قصر بہبود	لاہور، فیصل آباد، سیالکوٹ
3-	سلائی مرکز	راولپنڈی
4-	منی صنعت زار	مرید کے (شیخوپورہ)، شاہ پور (سرگودھا)، جام پور (راجن پور)
5-	پیپلز ورکس پروگرام (انڈسٹریل ہوم)	444 یونین کونسل لیول

(ج) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں تعینات ملازمین کی تعداد 157 ہے جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان ڈویژن میں قائم دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

***1190: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ڈی جی خان ڈویژن میں دارالامان کی تعداد کتنی ہے، ان کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا بجٹ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ڈویژنز میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان ڈویژنوں کے دارالامان میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے کیا ان میں مقررہ تعداد سے زیادہ خواتین ہیں اگر ہاں تو کوئی دوسرا سیٹ اپ بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ملتان ڈویژن میں چار، بہاولپور ڈویژن میں تین اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں چار دارالامان کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ڈویژن میں سال 2018 میں ان دارالامان میں کل 4480 خواتین اور 1321 بچوں کو تحفظ دیا گیا۔

(ج) ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر قائم دارالامان میں 50 اور دیگر اضلاع کے دارالامان میں 20 خواتین کو ایک وقت میں رکھنے کی گنجائش ہے۔ تاہم اگر اس تعداد سے زیادہ خواتین بھی آجائیں تو محکمہ ان کو بھی داخلہ سے انکار نہیں کرتا۔

فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

***1327: محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 18-2017 میں صوبہ کے مختلف شہروں میں وومن پروٹیکشن سنٹر بنائے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر نہ بنایا گیا ہے؟

(ج) پنجاب جو وومن پروٹیکشن سنٹر بنائے گئے ہیں وہ بھی فعال نہ ہیں اگر فعال ہیں تو ان کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا حکومت فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر نے سال 18-2017 میں صوبہ کے مختلف شہروں میں وومن پروٹیکشن سنٹرز قائم نہیں کئے۔

(ب) فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر نے فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر قائم نہ کیا ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں صرف ملتان میں Violence Against Women Centre قائم کیا گیا ہے جو کہ فعال ہے اور اس میں خواتین کو مختلف سروسز دی جاتی ہیں۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر سال 20-2019 میں ضلع فیصل آباد میں ایک Violence Against Women Centre بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اوکاڑہ شہر میں گداگروں کی بہتات سے متعلقہ تفصیلات

***1500: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے بازاروں / چوکوں پر پیشہ ور بھکاریوں کی کثیر تعداد موجود ہے حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ب) حکومت نے گداگری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کیا حکومت گداگری پر قابو پانے کے لئے کوئی پالیسی بنانا چاہتی ہے؟

(ج) حکومت نے گزشتہ چھ ماہ میں ضلع اوکاڑہ میں گداگری روکنے کے لئے کتنے گداگروں کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں پیشہ ور بھکاریوں اور گداگری روکنے کی جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ بات درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے بازاروں / چوکوں پر پیشہ ور بھکاریوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق گداگروں کو پکڑنا اور انہیں کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کا کام کورٹ سے بھیجے گئے بھکاریوں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنا ہے۔

(ب) چونکہ گداگروں کو پکڑنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے بہر حال محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے اوکاڑہ کے رفاہی ادارہ جات کے تعاون سے انسداد گداگری مہم چلائی گئی تاکہ لوگوں کو آگاہی دی جاسکے کہ وہ پیشہ ور گداگروں کو بھیک نہ دیں اور ان کی حوصلہ شکنی کریں۔ مزید برآں ضلع بھر میں انسداد گداگری سے متعلق فلیکس، بل بورڈز مشہور جگہوں مثلاً بس سٹینڈز، مارکیٹیں، مساجد، مین شاہراہوں پر آویزاں کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مقامی این جی اوز کے تعاون سے آگاہی واک کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس پیغام کو عام کرنے کے لئے اخبارات بھر میں کوریج کی گئی۔ مزید برآں مساجد کے باہر انسداد گداگری کے پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

(ج) چونکہ گداگروں کو پکڑنا اور عدالت میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے ہی لیا جاسکتا ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر نے انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق لاہور میں Welfare Home for Beggar قائم کر رکھا ہے جس میں رہائش اور مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے مگر محکمہ پولیس کی کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے یہ ادارہ خالی پڑا ہے مزید یہ کہ محکمہ بھکاریوں کی فلاح و بہبود کے لئے Welfare Home for Beggar دوسرے شہروں میں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***1548: جناب حامد رشید:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے فیصل آباد میں کوئی ادارہ کام کر رہا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام سات ادارے کام کر رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ دارالامان
2۔ سنٹر فار ڈس ایبلڈ (نشیمن)
3۔ اولڈ ایج ہوم
4۔ ماڈل چلڈرن ہوم
5۔ صنعت زار
6۔ قصر بہبود
7۔ نگہبان

(ب) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کا ادارہ ضلع فیصل آباد میں موجود نہ ہے البتہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو جنسی تشدد کا شکار بچوں پر کام کر رہا ہے جو کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے۔

(ج) جی ہاں! بے گھر اور لاوارث خواتین کے لئے دارالامان، بزرگ شہری مرد و خواتین کے لئے اولڈ ایج ہوم، بچوں کے لئے ماڈل چلڈرن ہوم کے ادارے کام کر رہے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1811: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں اور یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان اداروں کے نام اور مقام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع رحیم یار خان میں کتنے نئے ادارے قائم کئے اور کتنے فنڈز جاری ہوئے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت 19-2018 میں حلقہ پی پی 264 رحیم یار خان میں سماجی بہبود کے زیر کنٹرول کوئی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

1۔ صنعت زار عید گاہ روڈ، رحیم یار خان:

اس ادارے میں بچیوں کو ڈریس میکنگ کورس، بیوٹی پارلر کورس اور کمپیوٹر ٹریننگ کورس وغیرہ کی ٹریننگ کروائی جاتی ہے۔ سال 19-2018 میں ڈریس میکنگ کورس 18، بیوٹی پارلر کورس 25، اور کمپیوٹر کورس 06 کروائے گئے جن میں 306 خواتین نے تربیت حاصل کی۔

2 ۔دارالامان، مدینہ ٹاؤن نزد چک نمبر111، مشرقی رحیم یار خان:

اس ادارے میں کا شکار خواتین کو رہائش کھانا پینا، میڈیکل، قانونی اور سائیکالوجی کی معاونت فراہم کی جاتی ہیں۔ سال 19-2018 میں 350 خواتین کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے جن میں بچے ہمراہ خواتین 43 اور بچیاں ہمراہ خواتین 57 ہیں۔

(ب) گذشتہ تین سالوں کے دوران کوئی بھی نیا ادارہ قائم نہ کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود کے ادارے فی الحال ضلعی سطح پر کام کر رہے ہیں اور صوبائی حلقہ کی بنیاد پر کوئی ادارہ کسی بھی ضلع میں کام نہ کر رہا ہے لہٰذا حلقہ پی پی۔264 میں بھی فی الحال کوئی نیا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

منشیات کے خلاف کام کرنے والی این جی اوز اور ان کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***1969: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اگست 2018 کے بعد اب تک منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کتنی NGOs کو مالی امداد کی صورت میں فنڈ جاری کئے گئے ہیں جاری شدہ امداد کی کل مالیت کتنی ہے؟

(ب) امداد وصول کرنے والی NGOs کا نام مع رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یہ NGOs منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کون سے طریقے استعمال کر رہی ہیں اور انہوں نے علیٰحدہ علیٰحدہ کتنے افراد کی امداد کی ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کسی بھی این جی او کو کوئی فنڈ جاری نہیں کیا گیا۔

(ب) منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کسی بھی این جی او کو کوئی بھی امداد جاری نہ کی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد میں تین این جی اوز انسداد منشیات پر کام کر رہی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1 ۔ انجمن انسداد منشیات DHQ ہسپتال، فیصل آباد آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 1255 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

2۔ فیصل آباد ویلفیئر فورم، پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 2513 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

3۔ اڈیکٹڈ ٹریٹمنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن فتح آباد گلی نمبر 6، فیصل آباد، آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 1320 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں کام کرنے والی این جی اوز کے نام اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***2284: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کام کرنیوالی NGOs کے نام اور تعداد بتائی جائے؟

(ب) سال 19-2017 میں ان NGOs نے غربت کے خاتمے اور صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی میں عملاً کیا کردار ادا کیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 91 رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ این جی اوز حکومت کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ ان این جی اوز کی طرف سے دی جانے والی خدمات کی تفصیل تتمہ (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

لاہور کے دارالامان میں خواتین کی گنجائش، موجودہ تعداد اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

***2367: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کا دارالامان کہاں کہاں واقع ہے اس میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے نیز اس وقت اس میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں؟

(ب) لاہور کے دارالامان کے عملہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا لاہور کا یہ دارالامان بے سہارا خواتین کے لئے کافی ہے اگر نہیں تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت صرف ایک دارالامان E-30/ 36 نزد نواں کوٹ پولیس اسٹیشن، بند روڈ، لاہور میں واقع ہے۔ دارلامان میں 50 خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور فی الحال 39 خواتین اور 10 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ب) لاہور میں عملے کی کل 16 پوسٹیں ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت صرف ایک ہی دارالامان موجود ہے جو محکمہ کی Uniform Policy کے مطابق بنایا گیا ہے۔ مزید برآں اگر خواتین کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہو تو قریبی اضلاع ضلع شیخوپورہ اور قصور وغیرہ میں بھی یہ سہولت دی جا رہی ہے۔

فیصل آباد: دارالامان کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***2744: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے دارالامان کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ دارالامان کتنے رقبے اور کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان دارالامان میں کتنی خواتین کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں؟

(د) ان دارالامان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیم اور اس جگہ تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے ان کے تعیناتی کے S.O.P کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان دارالامان کے سال 17-2016 تا 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(و) کیااس کی انچارج مطلوبہ تعلیم، قابلیت اور گریڈ کی حامل ہے جو کہ انچارج کے لئے درکار ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں صرف ایک دارالامان ہے جو A- 519 غلام محمد آباد میں ہے۔

(ب) دارالامان فیصل آباد کی عمارت کا کل رقبہ 21252 سکوائر فٹ ہے۔ دارالامان میں ٹوٹل رہائشی کمرہ جات 05 عدد ہیں۔

(ج) دارالامان میں 45 خواتین رہائش پذیر ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دارالامان میں ٹوٹل 11 ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام عہدہ، گریڈ بمعہ تعلیم کی فہرست (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ملازمین کی تعیناتی محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال حکومت پنجاب کے سروسز رولز 2009 کے مطابق ہوتی ہے۔

(ہ) دارالامان، فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2016-17	2017-18	2018-19
26,32,126/- روپے	48,85,258/- روپے	65,05,566/- روپے

(و) جی ہاں! دارالامان کی انچارج مطلوبہ تعلیم، قابلیت اور گریڈ کی حامل ہے جو کہ انچارج کے لئے درکار ہے۔

فیصل آباد میں سماجی بہبود کے اداروں، ملازمین کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***2747: جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں سماجی بہبود کے کتنے ادارے اور دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور اس ضلع میں تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں تعینات ملازمین جن کے خلاف انکوائریاں ہوئی ہیں یا چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) گریڈ 17 اور اوپر گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں گریڈ 17 اور گریڈ 18 کے ملازمین کی تعیناتی کے لئے S.O.P کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت جن ملازمین کا اس ضلع میں عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سماجی بہبود کے 09 ادارے اور 14 دفاتر ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں 168 ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور اس ضلع میں تعیناتی کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ محمد سلیم، منیجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گریڈ 18۔

2۔ نعیم اقبال، جونیئر کلرک، میڈیکل سوشل سروسز یونٹ، الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد، گریڈ 11۔

3۔ محمد ارشد، نائب قاصد، دارالامان، فیصل آباد، گریڈ 01۔

(د) گریڈ 17 اور اوپر گریڈ کے ملازمین 31 کام کر رہے ہیں۔ ان ملازمین کی تعیناتی کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری، سوشل ویلفیئر ہے۔

(ہ) جی ہاں۔ اس کے لئے جامع پالیسی مرتب کی جا رہی ہے۔

لاہور: سماجی بہبود کے دفاتر، بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***3057: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر قائم ہیں محکمہ کی لاہور میں اراضی کس کس جگہ ہے؟

(ب) ضلع لاہور محکمہ سماجی بہبود کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ج) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(د) کیا اس ضلع میں محکمہ کا کوئی Skill ڈویلپمنٹ کا ادارہ ہے تو وہ کہاں پر قائم ہے اس میں کس کس Skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کتنی اسامیاں کس کس عہدہ کی خالی پڑی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 53 دفاتر چل رہے ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ محکمہ کی 1 کنال 16 مرلے جگہ صنعت زار کی ہے، (22۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں واقع ہے)۔ کاشانہ: 08 کنال 06 مرلے (سیکٹر C-I کالج روڈ نزد جرمن ٹیکنیکل کالج ٹاؤن شپ لاہور)۔
سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر D-I بلاک 3، لاہور کے پانچ ادارے 13 ایکڑ 104 کنال پر مشتمل ہے۔ قصر بہبود، لاہور، 4 کنال (12 ایم ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن میں قائم ہے)۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے مالی سال 20-2019 کے مد وار بجٹ کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ترقیاتی کاموں کے لئے لاہور میں 1000.000M روپے مختص کئے گئے جن میں سے فی الحال 392.200M روپے جاری کر دیئے گئے ہیں ترقیاتی سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 05 پناہ گاہ، لاہور:

(Establishment of 05 Pannah Gahs, Lahore) جس کے لئے 20-2019 کا بجٹ 27.000 M ہے۔

2۔ کمیونٹی سنٹر برائے خواجہ سراء، لاہور:

(Establishment of Community Welfare Centre for Transgender, Lahore) جس کا 20-2019 بجٹ 23.204 M ہے۔

3۔ پلاننگ سیکشن، ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر کی توسیع:

(Strengthening & Capacity Building of Planning Wing, Directorate General, Social Welfare) جس کا 2019-20 بجٹ کا 05.00 M ہے۔

4۔ ضلع لاہور کے 06 ہسپتالوں میں پناہ گاہ کا قیام:

(Establishment of Pannah Gahs in 06 Hospitals of Lahore) جس کا بجٹ 80.000 M ہے۔

05۔ دادرسی سنٹر برائے خواتین، لاہور:

(Establishment of Violence Against Women Centre (VAWC), Lahore) جس کا بجٹ 65.00 M ہے۔

6۔ مختلف اداروں میں ضروری اشیاء کا پورا کرنا:

(Provision of Missing Facilities in Existing Institutions Phase-I) جس کا 2019-20 کا بجٹ 51.999 M ہے۔

(د) جی ہاں! اس ضلع میں سکل ڈویلپمنٹ کے دو ادارے قائم ہیں۔

1۔ صنعت زار / منی صنعت زار: (صنعت زار: 22۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، منی صنعت زار: باجالائن، گڑھی شاہو، لاہور)، اس میں خواتین کو مختلف سکلز، ٹریننگز دی جاتی ہیں مثلاً، سلائی کڑھائی، کوکنگ، پیکنگ، پارلر وغیرہ۔

2۔ قصر بہبود ماڈل ٹاؤن میں واقع ہے جہاں پر خواتین کو Advance ہنر سکھائے جاتے ہیں مثلاً میوزک، خطاطی، پینٹنگز، جم، سلائی کڑھائی وغیرہ۔

(ہ) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) خالی اسامیوں کی تفصیل (تتمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈیرہ غازی خان: داراطفال میں بچوں کی تعداد اور مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3122: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈیرہ غازی خان میں یتیم بچوں کے داراطفال میں اس وقت کتنے بچے موجود ہیں ان کے لئے سالانہ کتنا بجٹ مختص ہوتا ہے؟

(ب) ملازمین کی تنخواہوں، بچوں کی خوراک، پوشاک اور تعلیم کے لئے کتنا کتنا بجٹ مخصوص ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ڈیرہ غازی خان کے داراطفال میں اس وقت 43 (بچے) اور 37 (بچیاں) موجود ہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر نے جاری مالی سال کے لئے کل بجٹ -/ 18043000 مختص کیا ہے۔

(ب) ملازمین کی تنخواہوں کے لئے -/ 11763000 کا بجٹ جاری کیا گیا ہے اور بچوں کی خوراک، پوشاک اور متفرق اخراجات کے لئے -/6280000 کا بجٹ جاری کیا ہے۔

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں مستحقین کی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*3128: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال میں غریب، بیوہ، یتیم اور معذوروں کی امداد کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) سال 2018 میں کتنے ضرورت مندوں کو امداد فراہم کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال میں غریب، بیوہ، یتیم اور معذوروں کو بیت المال کی پالیسی کے مطابق بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت کی جاتی ہے۔ بیت المال فنڈز کے نظام تقسیم خصوصاً مستحقین کی سہولت کے لئے پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک ضلعی بیت المال کمیٹی قائم کی گئی ہے جو ضابطہ کے مطابق اپنے اپنے ضلع میں امدادی رقوم تقسیم کرنے کی مجاز ہے۔ درخواست فارم وغیرہ بلا معاوضہ بذات خود، بذریعہ نمائندہ یا بذریعہ ڈاک حاصل کئے

جاسکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک یا ارکان کمیٹی سے موصول شدہ درخواستوں کا ڈائری نمبر مع مناسب ہدایات بذریعہ ڈاک سائلین کو کمیٹی کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جبکہ بذات خود کمیٹی کے پاس جمع کرنے کی صورت میں موقعہ پر ڈائری نمبر دے کر سائلین کو بتادیا جاتا ہے کہ ان کو درخواست پہلے موصول شدہ درخواستوں کے بعد کتنے نمبر پر ہے۔ اور اس کارروائی میں اندازاً کتنا عرصہ لگ سکتا ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد ضلعی بیت المال کمیٹی کا کوئی رکن یا اس کا کوئی معاون رکن موقع پر جا کر چھان بین کرتا ہے اور درخواست گزار کے تحریر کردہ کوائف کی صحت / تجویز کردہ منصوبوں کو عملی جامعہ پہنانے کی استعداد کا جائزہ لیتا ہے اور پھر ضلعی کمیٹی کو تمام حالات وحقائق کے تناظر میں امداد کی منظوری / نامنظوری کے لئے سفارش کرتا ہے اس کے بعد ضلعی کمیٹی اپنے اجلاس میں سفارش / چھان بین کی روشنی میں نامنظوری کی اطلاع یا منظوری کی صورت میں درخواست دھندہ کے نام امدادی چیک جاری کرتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ہر درخواست کا فیصلہ حتی الوسع تاریخ وصولی کے تین ماہ کے اندر ہو جائے لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔

(ب) سال 2018 میں 10511 ضرورت مندوں کو امداد فراہم کی گئی۔

راجن پور: محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***3173: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے راجن پور میں کوئی ادارہ کام کر رہا ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 09 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، راجن پور
2- ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی، راجن پور
3- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، راجن پور
4- دارالامان، راجن پور
5- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، راجن پور
6- میڈیکل سوشل سروسز یونٹ ، DHQ راجن پور
7- منی صنعت زار، جام پور
8- اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، راجن پور
9- میڈیکل سوشل سروسز یونٹ، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، جام پور

(ب) جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے اقدامات چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ذمہ ہیں جو کہ محکمہ داخلہ کے زیر انتظام ہے۔

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے ضلع راجن پور میں پناہ گاہ مورخہ 29-12-2019 کو تینوں تحصیلوں میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے تعاون سے قائم کئے گئے ہیں، تحصیل راجن پور میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، راجن پور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، جام پور اور تحصیل روجھان میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال روجھان میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور میں پناہ گاہوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3292: محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو ماہ سے لاہور میں قائم پناہ گاہوں کے ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملیں اور ان پناہ گاہوں کے بلز بھی ادا نہیں کئے جا سکے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

لاہور میں قائم شدہ پناہ گاہوں کے تمام ملازمین کو نومبر 2019 تک تنخواہیں ادا کی جا چکی ہیں اور محکمہ فنانس نے ان اداروں کے لئے جو بجٹ دیا تھا وہ بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں تمام پناہ گاہوں کے بلز باقاعدگی سے ادا کئے جا رہے ہیں۔

پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد ، فرائض مراعات اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3370: **جناب ممتاز علی :** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اراکین کے فرائض واختیارات کیاہیں؟

(ج) ان اراکین کو کیا کیا سرکاری مراعات اور اعزازیہ دیاجاتاہے؟

(د) ان کی تعیناتی کتنے عرصہ کے لئے کی جاتی ہے اور تقرری کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد 14 ہے جن میں 04 سرکاری اور 10 غیر سرکاری ہیں۔

(ب) کونسل کے اراکین کے فرائض و اختیارات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کونسل کے غیر سرکاری اراکین اعزازی ہوتے ہیں ان کو کسی قسم کا کوئی اعزازیہ نہیں دیاجاتا جبکہ مراعات کی مد میں گریڈ 20 کے سرکاری افسران کے برابر سفری و روزانہ الاؤنس دیاجاتاہے۔

(د) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعیناتی تین سال کے لئے کی جاتی ہے جو کہ حکومت امین پنجاب بیت المال کے مشورے سے نامزد کرتی ہے تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: بیت المال کے دفتر، فنڈز کے اجراء اور جہیز فنڈز کی موصولہ درخواستوں پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*3434: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں بیت المال کا دفتر کس جگہ قائم ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں بیت المال کو کتنا فنڈ سال 2019 میں فراہم کیا گیا؟

(ج) ضلع ھذا میں بیت المال سے کتنی درخواستوں پر جہیز فنڈ کی مد میں عملدرآمد کیا گیا؟

(د) بیت المال فنڈ کو جہیز اور تعلیم کی مد میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں جن درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے امداد جاری کی گئی ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں بیت المال کا دفتر عید گاہ روڈ رحیم یار خان پر واقع ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع بیت المال کو -/ 3639699 روپے فنڈ جاری کیا گیا۔

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے ضلع ہذا میں بیت المال سے جہیز فنڈز کی مد میں کسی درخواست پر عملدرآمد نہ کیا گیا۔

(د) ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال فنڈ کو جہیز اور تعلیم کی مد میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی اور نہ کسی درخواست پر عمل درآمد کیا گیا اور نہ ہی امداد جاری کی گئی۔

خانیوال: صنعت زار میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3580: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صنعت زار خانیوال 1986 میں بنایا گیا؟

(ب) خانیوال صنعت زار میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آج تک اس صنعت زار کی اپنی بلڈنگ نہ ہے؟

(د) کیا حکومت خانیوال صنعت زار کی خالی اسامیوں کو پر کرنے اور صنعت زار کی اپنی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) صنعت زار خانیوال میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیریل نمبر	اسامی کا نام	سکیل	خالی اسامیوں کی تعداد
1-	کرافٹ ڈیزائنر	17	01
2-	اسسٹنٹ	16	01
3-	کرافٹ سپر وائزر	11	04
4-	سٹور کیپر	07	01

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ تاہم صنعت زار کی خدمات ایک پرانی عمارت میں جاری ہیں جو کہ بحوالہ مراسلہ نمبر DSW16(DIH)/79-16555 ازاں جناب ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر، پنجاب لاہور کے حکم کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر صنعت زار خانیوال کو منتقل کی گئی۔

(د) فی الحال حکومت کی طرف سے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد ہے جیسے ہی حکومت کی طرف سے پابندی اٹھائی جائے گی تو خالی اسامیاں پر کی جائیں گی۔ صنعت زار کی اپنی بلڈنگ بھی زیر غور ہے اگر محکمہ منصوبہ بندی نے اس کے لئے اجازت دی تو نئی بلڈنگ کی تعمیر کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: دارالامان خواتین میں خواتین ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4018: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد دارالامان میں خواتین ملازم کتنی ہیں؟

(ب) ملازمین میں Sweeper مرد ہیں یا عورتیں؟

(ج) اگر مرد ہیں تو اس کو دارالامان کے احاطہ میں جانے کی اجازت ہے؟

(د) اس دارالامان کی Advisory کمیٹی میں کون کون سی خواتین شامل ہیں ان کے نام بتائیں ایک ہی نام کی کتنی خواتین شامل ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) فیصل آباد دارالامان میں خواتین ملازمین کی تعداد 05 ہے۔

(ب) دارالامان فیصل آباد میں سو پیر مرد ہیں۔

(ج) مرد سو پیر کو خواتین کے رہائشی حصہ میں جانے کی قطعاً اجازت نہ ہے جبکہ دارلامان کے ایڈمن بلاک، گراؤنڈز اور گردونواح کی صفائی اس کی ذمہ داری ہے۔

(د) دارالامان کی ایڈوائزری کمیٹی تاحال Notify نہ ہے۔

معذور افراد کو روزگار کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***4160: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018 سے آج تک کتنے معذور افراد کو روزگار فراہم کیا گیا تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جن معذور افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ابھی تک ان کو ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ معذور افراد کا کوٹا ہر محکمہ میں موجود ہونے کے باوجود ان کو بھرتی نہیں کیا جاتا وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) 2018 سے آج تک 2319 معذور افراد کو ملازمت فراہم کی گئی ہے، تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) روزانہ کی بنیاد پر 645 بھرتی شدہ معذور افراد میں سے 342 معذور افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کر لیا گیا ہے، نیز کنٹریکٹ پر بھرتی ملازمین Punjab Regulation of Services Act, 2018 کے تحت مستقل کیا جارہا ہے۔ تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قانون کے مطابق ہر محکمہ 3 فیصد معذور افراد کے کوٹا پر عمل درآمد کا پابند ہے۔ مختلف محکموں میں معذور افراد کی 9172 سیٹوں کی نشان دہی کی گئی جن میں سے 7158 سیٹوں پر معذور افراد کی بھرتی مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی سیٹوں پر بھرتیاں مکمل کرنے کی ہدایات تمام محکموں کے سربراہان کو جاری ہو چکی ہیں۔

لاہور: کاشانہ میں رہائشی بچیوں کی تعداد اور ان کی شادی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*4433: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کاشانہ لاہور میں کل کتنی بچیاں رہائش پذیر ہیں؟

(ب) سال 2019 میں کتنی بچیوں کی شادی کی گئی؟

(ج) شادی کے انتظامات کن کے ذمہ ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) کاشانہ لاہور میں کل 44 بچیاں رجسٹرڈ ہیں Covid-19 کی وجہ سے ان بچیوں کو ان کے گھروں میں بھجوا دیا گیا تھا جو اب واپس آنا شروع ہو گئی ہیں اس وقت 11 بچیاں وہاں رہائش پذیر ہیں۔

(ب) سال 2019 میں 01 بچی کی شادی کی گئی۔

(ج) شادی کے انتظامات ادارہ کی ایڈوائزری کمیٹی کی ذمہ داری ہے جو کہ مخیر حضرات اور این جی اوز پر مشتمل ہوتی ہے۔

راجن پور معذوری کے سرٹیفکیٹ کا اجراء اور اس کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4660: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں سال 2015 تا 2019 تک disabled persons کو معذوری کے کتنے سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ کی طرف سے disabled کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا criteria کیا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے افراد کو disabled persons according to نوکریاں فراہم کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ان میں سے کتنے افراد کو سوشل ویلفیئر اور بیت المال کی طرف سے ماہانہ / سالانہ وظیفہ کتنا مل رہا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) سال 2015 تا 2019 تک 1870 افراد کو معذوری سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) معذور افراد کو سرٹیفکیٹ Disability Assessment Guidelines کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں سال 16-2015 میں 81 افراد کو معذوری کوٹا کے تحت نوکریاں دی گئی ہیں تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) DRTC سوشل ویلفیئر کی جانب سے 22 معذور افراد کو -/ 250000 روپے کی امداد دی گئی ہے جبکہ ضلعی بیت المال کمیٹی نے 101 افراد کو -/546000 روپے کی امداد دی ہے جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے سال 2019 سے عارضی طور پر بند ہے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4761: جناب رمیش سنگھ اروڑا:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت صوبہ بھر میں اس وقت کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ این جی اوز کو رجسٹرڈ کروانے کا طریق کار کیا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنی این جی اوز کو محکمہ داخلہ کی طرف سے این او سی جاری کیا گیا اور کتنی این جی اوز کے این او سی ختم کئے گئے ختم کرنے کی وجوہات کیا تھیں ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال یکم جنوری 2015 تا یکم جنوری 2020 پچھلے پانچ سال کے اندر مذکورہ این جی اوز کے تحت کتنی رقم کس مد میں خرچ کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں نیز این جی اوز کے کام کی کس طرح نگرانی کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت صوبہ بھر میں رجسٹرڈ این جی اوز کی کل تعداد 3103 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) این جی اوز کو رجسٹرڈ کرنے کا طریقہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی بھی این جی او کے این او سی کو ختم نہیں کیا گیا تاہم سال 2019 میں 1516 این جی اوز نے سالانہ پروگریس رپورٹ اور سالانہ آڈٹ رپورٹ جمع نہ کرائی جس کی بنیاد پر ان این جی اوز کی رجسٹریشن ختم کر دی گئی۔

(د) این جی اوز کو سرکاری خزانے سے کوئی رقم فراہم نہ کی جاتی ہے۔ تمام این جی اوز کی مد وار اخراجات کی تفصیل محکمہ کے پاس نہ ہوتی ہے۔ تاہم اگر کسی مخصوص این جی او کے حسابات کی تفصیل درکار ہو تو وہ این جی او سے حاصل کر کے فراہم کی جاسکتی ہے۔

بہاولنگر: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد نیز پناہ گاہوں آشیانہ اور دیگر اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***5071: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولنگر میں محکمہ کے کتنے اور کون کون سے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) خواتین کو ہنر و تعلیم کے حصول کے کتنے ادارے اس ضلع میں کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں کتنے سرکاری ہیں اور کتنے این جی اوز کے تحت چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی پناہ گاہ، آشیانہ اور دیگر ادارے ہیں؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وائز کام کہاں کہاں کر رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا نے مالی سال 20-2019 میں کون کون عوامی فلاح کے منصوبے کس کس جگہ قائم کئے ہیں؟

(و) اس محکمہ کی ضلع کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولنگر میں دو ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) جیل روڈ اور شیلٹر ہوم (دارالامان) عقب DC ہاؤس بہاولنگر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ ہذا کے ضلع اور تحصیل ہسپتالوں میں پانچ میڈیکل سوشل یونٹ قائم ہیں تحصیل لیول پر ایک اربن کمیونٹی پراجیکٹ، چار کمیونٹی پراجیکٹ اور سب تحصیل میں ایک رورل کمیونٹی پراجیکٹ قائم ہیں ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر میں محکمہ ہذا کا ایک جیل پراجیکٹ موجود ہے۔

(ب) خواتین کو ہنر مند بنانے کے لئے محکمہ ہذا کے دو ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) جیل روڈ اور شیلٹر ہوم (دارالامان) عقب DC ہاؤس بہاولنگر موجود ہیں اس کے علاوہ محکمہ کے لوکل NGOs کی مدد سے ضلع میں 16 دستکاری سکول (PWP Centers) قائم ہیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے کوئی پناہ گاہ نہ چل رہی ہے مگر ضلع انتظامیہ کی مدد سے ایک DHQ ہسپتال بہاولنگر میں موجود ہے۔

(د) اس ضلع میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فی الحال ضلع بہاولنگر میں سال 20-2019 میں کوئی نیا منصوبہ قائم نہ کیا گیا ہے لیکن محکمہ اگلے مالی سال میں مزید فلاحی ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(و) محکمہ کی ضلع ہذا کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں اور ملازمین کی تعداد نیز بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5081: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولپور کے کون کون سے ادارہ اور این جی اوز ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ہنر کے ادارے چل رہے ہیں ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا اور مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔؟

(و) کون کون سے عوامی فلاح کے منصوبہ جات چل رہے ہیں یا زیر تکمیل ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف): محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولپور میں مندرجہ ذیل 09 ادارے چل رہے ہیں۔

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، بہاولپور
2- دارالامان، بہاولپور
3- دارالفلاح، بہاولپور
4- بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر برائے خواتین، بہاولپور
5- نشیمن، بہاولپور
6- چلڈرن ہوم (میل)
7- چلڈرن ہوم (فی میل)، بہاولپور
8- ڈے کیئر سنٹر، بہاولپور

اور 147 این جی اوز رجسٹرڈ مجریہ رضاکارانہ سماجی تنظیموں کے آرڈیننس 1961 کے تحت کام کر رہی ہیں جن کی فہرست (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود بہاولپور میں 26 دفاتر بشمول ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن میں کل 138 ملازمین کام کر رہے ہیں اور 67 اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں ہنر کے 02 ادارے چل رہے ہیں۔

1۔ صنعت زار: اس ادارہ میں علاقہ کی خواتین کو مختلف ہنرز سکھائے جاتے ہیں مثلاً سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، آرٹ اور کمپیوٹر وغیرہ اور ساتھ میں خواتین کے لئے جم کا بھی انتظام ہے۔

2۔ نشیمن: معذور افراد کی تربیت اور بحالی کا ادارہ۔

آجکل COVID-19 کی وجہ سے ادارے بند ہیں مگر COVID-19 سے پہلے ان دونوں اداروں میں 169 طالب علم زیر تعلیم تھے۔

(د) ملازمین کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ -/51209000 روپے دیا گیا تھا اور مالی سال 21-2020 میں اب تک -/19252000 روپے بجٹ دیا گیا ہے۔

(و) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تمام ادارے عوامی فلاح و بہبود کے منصوبہ جات ہیں۔ ضلع بہاولپور میں دار الامان، صنعت زار، دارالفلاح، بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر، نشیمن، ڈے کیئر سنٹر اور ماڈل چلڈرن ہومز کام کر رہے ہیں اور محکمہ کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات 21-2020 کے تحت سول ہسپتال، بہاولپور میں ایک پناہ گاہ قائم کر رہی ہے۔

چنیوٹ میں گونگے بہرے بچوں / بچیوں کی تعداد اوران کو کاروبار کے لئے گرانٹ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***5207: جناب محمد الیاس:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف اضلاع میں گزشتہ دنوں اسپیشل بچوں / معذوروں کو چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے فی کس 12 ہزار روپے دیئے گئے ہیں؟

(ب) معذور کا کیا کرائیٹیریا ہے آیا معذور کی تعریف میں گونگے اور بہرے بھی شامل ہیں یا نہیں نیز اس امداد کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر ہے؟

(ج) چنیوٹ میں گونگے، بہرے بچوں اور بچیوں کی کتنی تعداد ہے حالیہ دنوں میں معذوروں کو جو گرانٹ دی گئی اس میں گونگے اور بہرے لوگوں کو بھی شامل کیا گیا ہے تو کتنے لوگ اس سکیم سے مستفید ہوئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب کے کسی بھی ضلع میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کی طرف سے اسپیشل بچوں / معذوروں کو چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے فی کس 12 ہزار روپے نہ دیئے گئے ہیں تاہم ضلع چنیوٹ میں 25 معذور افراد کو فی کس مبلغ دس ہزار روپے District

Rehabilitation & Training Committee کی طرف سے دیئے گئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ کی چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے امداد کی کوئی پالیسی نہ ہے لہٰذا اس کا Criteria دینا ممکن نہ ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں کل رجسٹرڈ معذور افراد کی کل تعداد 2322 ہے جس میں 321 گونگے بہرے، 281 نابینا، 219 ذہنی معذور افراد اور 1501 جسمانی معذور افراد شامل ہیں۔ حالیہ دنوں میں DRTC کی جانب سے 25 معذور افراد کو فی کس مبلغ 10000 روپے مالی امداد دی گئی جس میں 4 گونگے بہرے، 7 نابینا افراد، 13 جسمانی معذور افراد اور 1 ذہنی معذور شامل ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بھیک مانگتے خواجہ سراء کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

419: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی مختلف شاہراہوں، چوکوں اور اشاروں پر خواجہ سرا بھیک مانگتے نظر آتے ہیں؟

(ب) حکومت نے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ بات درست ہے کہ لاہور شہر کی شاہراہوں، چوکوں، اشاروں پر خواجہ سراء بھکاریوں کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق گداگروں کو پکڑنا اور انہیں کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کا کام کورٹ سے بھیجے گئے بھکاریوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہے۔

(ب) چونکہ گداگروں کو پکڑنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے بہرحال محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے لاہور کے رفاہی ادارہ جات کے تعاون سے انسداد گداگری مہم چلائی گئی تاکہ لوگوں کو آگاہی دی جاسکے کہ وہ پیشہ ور گداگروں کو بھیک نہ دیں اور ان کی حوصلہ شکنی

کریں۔ مزید برآں ضلع بھر میں انسداد گداگری سے متعلق فلیکس، بل بورڈز مشہور جگہوں مثلاً بس سٹینڈز، مارکیٹیں، مساجد، مین شاہراہوں پر آویزاں کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مقامی این جی اوز کے تعاون سے آگاہی واک کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس پیغام کو عام کرنے کے لئے اخبارات بھر میں کوریج کی گئی۔ مزید برآں مساجد کے باہر انسداد گداگری کے پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر شیلٹر ہومز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

582: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شیلٹر ہومز کس کس ضلع اور کس کس جگہ پر تعمیر کئے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا مندرجہ بالا شیلٹر ہومز کے ٹھیکہ جات کی فراہمی کے وقت پیپرا رولز کو مد نظر رکھا گیا تھا؟

(ج) لاہور اسٹیشن کے قریب تعمیر ہونے والے شیلٹر ہوم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کی بلڈنگ کتنی سٹوریز پر مشتمل ہو گی نیز اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(د) لاہور لاری اڈہ کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کتنی سٹوریز پر مشتمل ہو گی نیز اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ہ) لاہور میں تعمیر ہونے والے شیلٹر ہومز کا ٹھیکہ ایک ہی کمپنی یا فرم کے پاس ہے۔ یا علیٰحدہ علیٰحدہ کمپنیاں یہ کام سرانجام دے رہی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ بالا پانچ جگہ پر شیلٹر ہومز تعمیر کئے گئے ہیں۔

1۔ داتا دربار 2۔ جنرل بس اسٹینڈ 3۔ فروٹ و سبزی منڈی

4۔ ریلوے اسٹیشن 5۔ ٹھوکر نیاز بیگ

سال 2019-20 میں محکمہ سوشل ویلفیئر مزید آٹھ شیلٹر ہومز ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں قائم کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام ٹھیکہ جات کے دوران تمام ضروری ضابطہ قوانین اور پیپرا رولز کو مد نظر رکھا گیا تھا۔

(ج) لاہور اسٹیشن کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم دو کنال رقبہ پر محیط ہے۔ یہ ڈبل اسٹوری شیلٹر ہوم ہے۔اس کی تعمیر پر کل پانچ کروڑ چھیانوے لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔

(د) لاہور لاری اڈہ کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم ایک کنال رقبہ پر محیط ہے۔ یہ ڈبل اسٹوری شیلٹر ہوم ہے اس کی تعمیر پر کل چار کروڑ چودہ لاکھ روپے کی لاگت آئی ہے۔

(ہ) تمام شیلٹر ہومز کا ٹھیکہ مختلف کمپنیز کو دیا گیا اور پانچ مختلف کمپنیز نے یہ کام سرانجام دیا جن کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں این جی اوز کی رجسٹریشن کی منسوخی سے متعلقہ تفصیلات

786: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار ضلعی ڈپٹی کمشنر کے پاس ہے؟

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کی وجوہات کیا کیا ہوتی ہیں اور کیا انہیں منسوخ کرنے سے پہلے متعلقہ این جی او کے عہدیداروں کو آگاہ کیا جاتا ہے؟

(ج) 2019 میں صوبہ بھر میں اب تک کتنی این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا این جی اوز بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں اگر بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں تو اس امداد کے حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ این جی اوز کی رجسٹریشن کی منسوخی کا اختیار ڈویژنل ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر کے پاس ہے۔

(ب) ایسی این جی اوز جو اپنی سالانہ کارکردگی رپورٹ اور اپنے اکاؤنٹس کا آڈٹ نہ کرواتی ہیں ان کو نوٹس جاری کیا جاتا ہے اور اگر وہ اس نوٹس کی تعمیل میں محکمہ کو اپنی رپورٹس جمع نہیں کرواتا تو اس کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔

(ج) سال 2019 میں 1519 این جی اوز منسوخ کی گئیں جن کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) این جی اوز بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں تاہم اس کے لئے ان کو EAD حکومت پاکستان سے رجسٹریشن اور NOC حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بیت المال کے حقدار لوگ اور اسکے تقسیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

787: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بیت المال کے حق دار کون لوگ ہیں اور ان کو بیت المال سے فنڈز دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا بیت المال تقسیم کرنے کا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے اور حکومت اس نظام کو مزید شفاف اور مؤثر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) بیت المال کمیٹیوں کا قیام کس طرح عمل میں لایا جاتا ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن ۵ کے تحت بیت المال کے حق دار درج ذیل لوگ ہیں:

i- بے وسیلہ، بیواؤں، یتیموں، مفلس اور ضرورت مندوں کی امداد و بحالی

ii- بے وسیلہ، یتیم، ہونہار اور مستحق طلباء طالبات کے لئے مالی امداد کی فراہمی

iii- معذور اور مفلس مریضوں کے علاج کے لئے مالی امداد کی فراہمی

iv- خیراتی / فلاحی مقاصد کے لئے مالی امداد کا اجراء

v- اجتماعی بھلائی کے ایسے مقاصد کے لئے امداد کی فراہمی جس میں استفادہ کنندگان معاشرہ کے محروم افراد ہوں

بیت المال کی پالیسی کے مطابق بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت کی جاتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ہر درخواست کا فیصلہ حتی الوسع تاریخ وصولی کے تین ماہ کے اندر ہو جائے لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ضلعی بیت

المال فنڈز میں اس کمیٹی کے ارکان یا اس ضلع کی کسی تحصیل کے لئے کوٹا مقرر نہیں کیا جاتا۔ اور مجموعی طور پر ضلعی بیت المال کمیٹی ہی فنڈز کی تقسیم کی ذمہ دار ہے۔

(ب) بیت المال تقسیم کرنے کا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے حکومت اس نظام کو مزید شفاف اور موئثر بنانے کے لئے اور اس نظام کے صحیح استعمال کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

(ج) پنجاب بیت المال رولز 2003 میں وضع کردہ طریق کار کے تحت کمیٹیوں کی تشکیل کی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1۔ ضلعی کمیٹی کی رکنیت ضلعی آبادی کے سائز اور بناوٹ (Composition) کے لحاظ سے ہونی چاہئے یعنی تقریباً 2 لاکھ افراد کی آبادی پر کم از کم ایک رکن کا چناؤ کیا جانا چاہئے۔

2۔ ہر تحصیل سے کم از کم دو ارکان لئے جائیں۔

3۔ ایسے اضلاع جن میں اقلیتوں کی کافی آبادی ہو۔ ضلعی بیت المال کمیٹی میں ان کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے۔

4۔ ہر ضلع میں کم از کم دو خواتین کو نمائندگی دی جائے۔

5۔ کم آبادی والے اضلاع میں ارکان کم از کم تعداد 10 رکھی جائے۔

6۔ ہر ضلع میں فعال این جی اوز کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے اور ضلعی رابطہ کونسل (این جی اوز) کے چیئرمین کو کمیٹی کا رکن نامزد کیا جائے۔

7۔ ارکان کا چناؤ کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

i۔ اسی ضلع کا مستقل رہائشی اور پاکستانی شہرت کی حامل صحت مند، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو۔

ii۔ پختہ کردار کا مالک ہو اور اپنے علاقہ میں ایک معزز شہری کے طور پر مشہور ہو۔

iii۔ سماجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو۔ اور اس حوالہ سے اپنے سکونتی ضلع / علاقہ میں ممکنہ حد تک بطور فعال سماجی کارکن معروف ہو۔

iv۔ ایسے سماجی و سیاسی کارکن جو پارٹی بازی اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے صرف خوشنودی خدا کے لئے کار خیر کرنے کے متمنی ہوں۔ اور بیت

المال فنڈز کو پوری نیک نیتی سے حق داروں تک پہچانے کا جذبہ رکھتے ہوں اور اس کے لئے اپنا وقت اور پیسہ صرف کرنے پر مائل ہوں۔ تعلیم، صحت یا سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں مقام و کارکردگی کے حامل ہوں۔

v۔ مقامی حکومت قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب میں حصہ لینے والے افراد ضلعی کمیٹیوں کی رکنیت کے اہل نہیں ہونگے۔

ارکان کمیٹی کی میعاد رکنیت نامزدگی کے نوٹیفکیشن میں درج تاریخ اجراء سے تین سال ہو گی۔ کونسل کی صوابدید پر کسی بھی چیئرمین / وائس چیئرمین اور رکن کی مزید مناسب مدت کے لئے نامزدگی ہو سکے گی۔ کسی کمیٹی کی بوجوہ تحلیل ہونے کی صورت میں تین سالہ نامزدگی کا نوٹیفکیشن کالعدم تصور ہو گا۔

8۔ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کا حتمی اختیار بیت المال کونسل کو ہو گا۔

نامزدگی کا طریقہ:

i۔ ہر ضلعی کمیٹی میں چیئرمین کے علاوہ غیر سرکاری ارکان میں سے ایک رکن وائس چیئرمین نامزد کیا جائے گا۔

Ii۔ کونسل کی انتظامی کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ وہ "امین" بیت المال کی سفارش پر چیئرمین ضلعی کمیٹی نامزد کرے اور اس کی منظوری ٹیلیفون پر بھی لی جا سکتی ہے۔ تاہم حتمی منظوری پنجاب بیت المال کونسل دے گی۔

iii۔ "امین" کو متعلقہ رکن کونسل اور چیئرمین ضلعی کمیٹی کے ساتھ بالمشافہ، تحریری طور پر یا ٹیلیفون پر مشورے سے ضلعی کمیٹی کے ارکان اور وائس چیئرمین کی نامزدگی اور ان کا نوٹیفکیشن کرنے کا اختیار ہو گا۔

iv۔ یہ نوٹیفکیشن کونسل کی اطلاع کے لئے اسکے اگلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

v۔ ضلعی افسر سماجی بہبود یا نامزد کردہ اسی ضلع کا کوئی دوسرا افسر بلحاظ عہدہ کمیٹی کا سرکاری رکن / سیکرٹری ہو گا۔

لاہور: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد، مقاصد، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

831: چودھری اختر علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کس کس نام اور کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) محکمہ سماجی بہبود لاہور ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ضلع لاہور محکمہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ہ) کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(و) ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ز) حکومت اس ضلع میں مزید کتنے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 13 ادارے چل رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ **(صنعت زار):** خواتین کو فنی ہنر سکھانا اور روزگار کے قابل بنانا۔

2۔ **(دارالامان):** گھر سے فرار شدہ خواتین کو رہائش اور قانونی معاونت فراہم کرنا۔

3۔ **(کاشانہ):** یتیم بچوں اور بچیوں کو رہائش، تعلیم اور خوراک مفت فراہم کرنا۔

4۔ **(ماڈل چلڈرن ہوم):** یتیم بچوں کو رہائش، تعلیم اور خوراک مفت فراہم کرنا۔

5۔ **(ڈے کیئر سنٹر):** چھوٹے بچوں کی نگہداشت کا مرکز۔

6۔ **(نگہبان):** گھر سے بھاگے ہوئے یا گم شدہ بچوں کو رہائش اور خاندان سے ملانے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

7۔ نشیمن 8۔ دارالسکون 9۔ دارالفلاح 10۔ عافیت 11۔ چمن 12۔ قصر بہبود

13-پناہ گاہ-ان اداروں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (تتمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل (تتمہ "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) خالی اسامیوں کی تفصیل تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

(ز) جی، ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر سال 20-2019 میں ایک کمیونٹی سنٹر برائے ٹرانسجینڈر، دادرسی سنٹر برائے خواتین اور پناہ گاہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلائے گئے پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

848: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کون کون سے پراجیکٹ چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

ضلع ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام 05 ادارے اور 06 پراجیکٹس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- دارالامان	2- ماڈل چلڈرن ہوم (میل + فیمیل)
3- صنعت زار	4- نگہبان
5- شہید بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر	6- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، تونسہ شریف
7- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، کوٹ چھٹہ	8- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، ماہاوا
9- اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، ڈیرہ غازی خان	10- میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ڈیرہ غازی خان
11- میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، تونسہ شریف	

مزید برآں محکمہ نے 2018-19 میں "پناہ گاہ" کے نام سے ایک ADP سکیم شامل کی تھی جس پر کام جاری ہے۔

رحیم یار خان میں سماجی بہبود کے آفس اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

892: جناب ممتاز علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سماجی بہبود کا دفتر کس جگہ قائم ہے؟

(ب) دفتر کے سٹاف کی تعداد، عہدہ، نام، ڈومیسائل اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) 2018 تاحال ان دفتر کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) 2018-19 میں دفتر کے لئے کتنا فنڈ مختص ہوا کتنا خرچ ہوا اور کتنا Lapse ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کا صدر دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر، اینڈ بیت المال عید گاہ روڈ، رحیم یار خان پر واقع ہے۔

(ب) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال عید گاہ روڈ، رحیم یار خان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور عہدہ کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر، رحیم یار خان کی کارکردگی رپورٹ برائے سال 2018 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلع میں رجسٹرڈ رفاہی ادارہ جات کی تعداد 91 ہے۔

2۔ معذور افراد کی رجسٹریشن و سرٹیفکیشن کی تفصیل

2018	2019	جنوری 2020
1054	1515	102

3۔ اس کے علاوہ ڈینگی، سموگ، پولیو، غذائی قلت، انسداد منشیات، کلین اینڈ گرین پاکستان مہم بذریعہ رفاہی ادارہ جات پروگرام کرائے گئے۔

(د) سال 19-2018 کے دوران مختص، خرچ اور Lapse ہونے والے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خرچ: تنخواہ سٹاف

سال	بجٹ	خرچ
2018-19	6589600 /-	5607721/-

صوبہ میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام جاری سرٹیفکیٹ سے متعلقہ تفصیلات

933: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں سوشل ویلفیئر کے زیر سایہ کون کون سے پراجیکٹ کس کس شہر میں چل رہے ہیں؟

(ب) ان پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے سال 20-2019 میں کتنی رقم رکھی گئی اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے، کتنا ادھورا ہے اور کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام سال 20-2019 میں 28 پراجیکٹس 09 ڈویژنز میں چل رہے ہیں۔

(ب) ان پراجیکٹس کے بجٹ، خرچ اور کام کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کے دارالامان میں عملہ کی تعداد اور خواتین کو میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

935: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے دارالامان کس کس جگہ ہیں اور ان دارالامان میں موجود ڈاکٹروں سمیت کتنا عملہ تعینات ہے ان کا سکیل اور عہدہ بتایا جائے؟

(ب) ان دارالامان میں رہائش پذیر خواتین کو کون کون سا ہنر سکھایا جاتا ہے ہنر سکھانے والے اساتذہ کی تعداد کیا ہے ان دارالامان میں موجود خواتین کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور کتنے عرصہ تک ان کو یہاں رکھا جاسکتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ بھر میں تمام 36 اضلاع میں دارالامان قائم ہیں جن میں کام کرنے والے عملہ کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دارالامان میں خواتین کو سلائی کڑھائی کا ہنر سکھایا جاتا ہے اور ہنر سکھانے والے اساتذہ کی تعداد 51 ہے۔ یہاں رہائشی خواتین کو مفت خوراک، رہائش، کپڑے، علاج اور قانونی سہولت دی جاتی ہیں اور دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ان دارالامان میں خواتین کو 03-06 ماہ کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور مزید رہائشی دورانیہ کی اجازت Authority کی اجازت سے دی جاتی ہے۔ ان اداروں میں کام کرنے والے عملہ کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ سوشل ویلفیئر خوشاب کے زیر انتظام اداروں کی تعداد اور قائد آباد کے دفاتر میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

961: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے ضلع خوشاب میں کتنے ادارے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں اور عوام الناس کو کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں، ان میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل قائد آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے دفاتر میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اور میڈیکل سوشل سروس یونٹ موجود نہ ہیں اور ٹی ایچ کیو ہسپتال نور پور تھل میں میڈیکل سوشل سروس یونٹ موجود نہ ہے نیز تحصیل نوشہرہ میں بھی کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صنعت زار جوہر آباد میں ٹیلر کم کٹر کی، ایک کرافٹ سپر وائزر کی چار، مارکیٹنگ سپر وائزر ایک اور سوئپر کی ایک اسامی عرصہ دراز سے خالی پڑی ہے نیز دارالامان جوہر آباد میں ڈاکٹر اور چوکیدار جیسی اہم پوسٹیں بھی خالی پڑی ہیں؟

(د) حکومت کب تک مندرجہ بالا پراجیکٹس کو فعال کرنے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ان خالی اسامیوں کو اب تک کیوں پر نہیں کیا گیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع خوشاب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام درج ذیل 07 ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن میں عوام الناس کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 ۔ **صنعت زار:** اس ادارہ میں علاقہ کی خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں مثلاً سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، آرٹ اور کمپیوٹر وغیرہ اور ساتھ میں خواتین کے لئے جم کا بھی انتظام ہے۔

2۔ **دارالامان:** اس ادارہ میں بے یارو مددگار خواتین کو رہائش اور تحفظ، قانونی امداد فری میں مہیا کی جاتی ہیں۔

3۔ **شہید بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر:** اس ادارہ میں خواتین کو فری لیگل ایڈ / سوشل کونسلنگ فیملیز اور Violence Against Women کی آگاہی۔

4۔ **کمیونٹی ڈویلپمنٹ سنٹر خوشاب:** اس میں NGOs کے ذریعے عوام کی فلاح و بہبود اور آگاہی، NGOs کے رجسٹریشن کیسز کی تیاری وغیرہ شامل ہیں۔

5۔ **کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نور پور تھل:** NGOs کے ذریعے عوام کی فلاح و بہبود اور آگاہی, NGOs کے رجسٹریشن کیسز کی تیاری وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ **میڈیکل سوشل سروسز یونٹ DHQ ہسپتال خوشاب:** غریب عوام کو بہبود مریضاں اور زکوٰۃ کے تعاون سے فری علاج کی سہولیات فراہم کرنا / مریضوں کی بحالی کے لئے کیس ہسٹری تیار کرنا، پیرامیڈکس کو معاشرتی اور فلاحی آگاہی کے لیکچر دینا۔

7۔ میڈکل سوشل سروسز یونٹ THQ ہسپتال خوشاب: غریب عوام کو بہبود مریضاں اور زکوٰۃ کے تعاون سے فری علاج کی سہولیات فراہم کرنا/ مریضوں کی بحالی کے لئے کیس ہسٹری تیار کرنا، پیرامیڈکس کو معاشرتی اور فلاحی آگاہی کے لیکچر دینا۔ ان ادارہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل قائد آباد اور تحصیل نوشہرہ میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نہ ہیں اور تحصیل قائد آباد اور نور پور تھل میں میڈکل سوشل سروسز یونٹ نہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صنعت زار خوشاب میں ٹیلر کم کٹر، چار کرافٹ سپروائزر، جونیئر کلرک، سٹور کیپر اور مارکیٹنگ سپروائزر کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، دارالامان خوشاب میں بھی ڈاکٹر، اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ، وارڈن اور مذہبی ٹیچر کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) محکمہ حکومت کے ساتھ بھرتیوں پر پابندی اٹھانے کے لئے مشاورت کر رہا ہے، جیسے ہی حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی اٹھائی جائے گی خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

ادارہ برائے سماجی بہبود کے ذیلی اداروں کی تعداد اور بجٹ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1047: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے سماجی بہبود کا دائرہ کار کیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ادارہ برائے سماجی بہبود کو کتنے ذیلی اداروں میں اور کن بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ج) مذکورہ بالا ادارے کا سالانہ بجٹ کتنا ہے نیز یہ بجٹ کہاں کہاں کس تناسب سے استعمال کیا جاتا ہے مکمل رپورٹ پیش کی جائے؟

(د) ادارے کے بجٹ کی تقسیم کن بنیادوں پر کی جاتی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ادارہ برائے سماجی بہبود کو سال 2019 میں کتنا بجٹ جاری کیا گیا نیز یہ بجٹ کن کاموں پر کس تناسب سے استعمال کیا گیا مکمل رپورٹ پیش کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے دائرہ کار کے مطابق معاشرے میں موجود پسماندہ اور کمزور طبقات کو سماجی تحفظ کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ ان پسماندہ طبقات میں غریب بچے / بچیاں، تشدد کا شکار خواتین، بزرگ شہری، معذور افراد، غریب مریض اور غیر ہنر مند خواتین وغیرہ شامل ہیں کو متفرق فلاحی خدمات فراہم کرنا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز آف بزنس 2011 کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کو مندرجہ ذیل ذمہ داریاں دی گئی ہیں:

1۔NGOs کی رجسٹریشن، تیکنیکی معاونت اور نگرانی شامل ہیں۔

2۔ سماجی تحفظ بذریعہ ادارہ جاتی نگہداشت بحالی اور ہنر مندی ہے۔

3۔ معذور افراد کی رجسٹریشن، معاونت، ٹریننگ، نوکری اور بحالی۔

4۔ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔

5۔ منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ تعاون۔

6۔ آفات اور ہنگامی صورتحال کے دوران امداد۔

7۔ بیت المال کے ذریعے غریب افراد کی مالی معاونت۔

سوشل ویلفیئر کے تحت مندرجہ ذیل دفاتر اور ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ دفتر سیکرٹری سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، پنجاب، لاہور

2۔ دفتر ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، پنجاب، لاہور

3۔ دفتر ڈویژنل ڈائریکٹرز سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال (تمام ڈویژنز)۔

4۔ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹرز سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال (تمام اضلاع)۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ دارالامان 2۔ صنعت زار 3۔ قصر بہبود

4۔ ماڈل چلڈرن ہومز 5۔ گہوارہ 6۔ کاشانہ

7۔ شہید بے نظیر کرائسز سنٹرز 8۔ میڈیکل سوشل سروسز یونٹ

9۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ یونٹ 10۔ ادارہ برائے بحالی بھکاری

11۔ادارے برائے بزرگ شہری 12 ۔ادارے برائے معذور افراد
13۔ادارے برائے بیوہ خواتین 14۔ادارہ برائے بحالی ذہنی افراد۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کا سال 21-2020 کا سالانہ بجٹ 02 ارب 54 کروڑ 61 لاکھ 02 ہزار روپے ہے جس میں 10 کروڑ پنجاب بیت المال کے لئے، 10 کروڑ پنجاب ویلفیئر ٹرسٹ کے لئے اور 05 کروڑ 13 لاکھ 83 ہزار پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ کو بجٹ مدوار فراہم کیا جاتا ہے اور صرف انہی مدات پر خرچ ہوتا ہے جس کی محکمہ خزانہ منظوری دیتا ہے۔

(ہ) محکمہ کو بجٹ صرف اور صرف ان دفاتر اداروں اور پراجیکٹس کے لئے دیا جاتا ہے جس کی محکمہ خزانہ منظوری دیتا ہے۔ بجٹ کی مدوار تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بیت المال پنجاب کی طرف سے ڈویلپمنٹ / ویلفیئر پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

1289: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2010 تا 2018 کے دوران محکمہ بیت المال پنجاب کی جانب سے شروع کئے گئے ڈویلپمنٹ / ویلفیئر پراجیکٹس کے نام بتائے جائیں اور ان کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران ان پراجیکٹس کے لئے ایلوکیٹ کئے گئے ٹوٹل فنڈ کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ پراجیکٹس کے لئے مخصوص فنڈز سے جاری کردہ ٹوٹل فنڈز کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) بیت المال پنجاب، بیت المال ایکٹ 1991 کے تحت قائم کیا گیا جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ پنجاب بیت المال کو سال 2010 سے لیکر 2018 کے ترقیاتی فنڈز کی مد میں کوئی ایلوکیشن نہ کی گئی ہے۔ چونکہ بیت المال کا کام غریبوں اور نادار افراد کی مالی امداد ہے

اس کے لئے پنجاب بیت المال کو ہر سال 10 کروڑ روپے کی گرانٹ غیر ترقیاتی فنڈز کی مد سے جاری کی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بیت المال کو ترقیاتی فنڈز سے کوئی ایلوکیشن نہ کی گئی ہے۔

(ج) ایضاً۔

صوبہ میں یتیم بچوں کی تعداد، کفالت اور پناہ گاہوں میں بچوں کے داخلہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1300: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت یتیم بچوں کی کل تعداد کیا ہے جو اپنی خاندانی یا سماجی بہبود سے محروم ہیں۔ اسکی ہر شہر کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت تک ماڈل چلڈرن ہومز کے تحت کتنے یتیم بچوں کی کفالت کی گئی ہے ان کی تفصیل سے شہر وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) یتیم بچوں کی پناہ گاہوں میں ایسے یتیموں کو داخل کرنے کیلئے کیا طریق کار / میکنزم اختیار کیا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) The Punjab Destitute and neglected Children Act 2004 کے تحت Child Protection & Welfare Bureaue یتیم بچوں کی کفالت، سہولیات اور Rehabilitation کا ذمہ دار ہے۔ صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کل تعداد کی تفصیل Bureau of Statistics, Punjab سے لی جاسکتی ہے۔

بہر حال، محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام محدود پیمانہ پر یتیم بچوں کی رہائش تعلیم و پرورش کے لئے 12 ادارے (بہاولپور زنانہ و مردانہ، ڈیرہ غازی خان زنانہ و مردانہ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، نارووال زنانہ و مردانہ، راولپنڈی، سرگودھا اور سیالکوٹ) میں قائم ہیں اور سال 21-2020 میں ماڈل چلڈرن ہومز (دارالاطفال) میں 487 بچے اور کاشانہ میں 114

بچیاں 2021-05-28 تک موجود تھے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کے تحت سال 21-2020 میں 779 بچوں کی کفالت کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) چلڈرن ہوم میں رہائش پذیر بچوں کے ایڈمشن کا طریقہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)
مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: اب جناب محمد بشارت راجہ صاحب! مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! The Punjab Commission on the Status of Woman (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020) کے بارے میں جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف کمالیہ 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Kamalia Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the University of Kamalia Bill 2022, as passed by the Assembly on 18 August 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the University of Kamalia Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in

any clause of the Bill, Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

Now, the question is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

بحث

سیلاب زدگان سے اظہار یکجہتی کے لئے عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سیلاب زدگان سے اظہار یکجہتی کے لئے عام بحث کا آغاز کریں گے اور جو بھی حکومتی یا اپوزیشن بنچوں کی طرف سے معزز ممبر اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی اپنے نام لکھ کر مجھے دے دیں۔ جی، ڈوگر صاحب! سب سے پہلے آپ بسم اللہ کر کے اس بحث کا آغاز کریں کیونکہ آپ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں گئے تھے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! ڈوگر صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کے توسط سے information ملی کہ ہمارے معزز صحافی بھائی they have boycotted the proceeding تو میرا اور آپ کا ہمیشہ سے یہ concern رہا ہے کہ ہم اپنے صحافی بھائیوں کو عزت و احترام دیں، ان کو وہی درجہ ملنا چاہئے جس کی وہ ہم سے توقع کرتے ہیں اور جو ان کا حق بنتا

ہے۔ جب آپ نے مجھے حکم دیا تو میری ان کے ساتھ دو تین issues پر بات ہوئی سب سے پہلے اس وقت ایسی صورت حال قائم کر دی گئی ہے کہ اس کو لوگ civilian martial law یا وہ martial law جو کہ وزیر داخلہ پاکستان لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں سمجھ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ARY چینل پر پابندی لگا دی گئی ہے تاریخ میں شاید ایسے واقعات بہت کم ہوئے ہوں گے جب آپ اپنے لوگوں کی بولنے اور سننے کی صلاحیت کو ختم کر رہے ہیں تو indeed اس عمل کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ آپ کے نوٹس میں ہے کیونکہ آپ کی موجودگی میں راجہ بشارت صاحب نے اس ایوان میں ایک قرارداد پاس کی۔ پاکستان تحریک انصاف جو کہ الحمد اللہ پاکستان کی سب سے بڑی جماعت ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس ہاؤس کے توسط سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ARY چینل کی جو زبان بندی کی گئی ہے یہ کالا قانون واپس لیا جائے۔ معزز ہائی کورٹ سندھ نے clear الفاظ میں حکم دیا کہ اس کو کھولا جائے کل میں اور راجہ بشارت صاحب انشاءاللہ بیٹھیں گے اور ہم دیکھیں گے کہ اس آرڈر کو ہم نے پنجاب میں کیسے implement کروانا ہے تو یہ میں نے آپ کی طرف سے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور انتہائی افسوس ناک کام یہ ہوا ہے کہ عارف حمید بھٹی صاحب کو off-air کر دیا گیا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ چاہتے کیا ہیں؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ information لوگوں تک پہنچنا بند ہو جائے گی تو غالباً یہ آج بھی 1950 کے دور میں رہ رہے ہیں۔ آپ کے صوبہ بھر میں ایسے devices and phones کروڑوں لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہیں اور پھر اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بہت ساری edited or wrong information لوگوں کو ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ ان چینلز سے ہمیشہ کم از کم ایسی خبریں آ رہی ہوتی ہیں جو کہ sift ہو رہی ہوتی ہیں اور جن کا مطالعہ کیا جا رہا ہوتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی بات غیر مناسب کی گئی ہے تو اس کو ضرور پوچھیں اور اس کو ایک حد تک سزا دیں ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ جس کے دل میں جو بھی آئے وہ بول دے لیکن اس کا اب الٹا نتیجہ یہ نکل رہا ہے جس کے سبب لوگوں تک information electronic media کی بجائے سوشل میڈیا کے ذریعے پہنچ رہی ہے، ہم سوشل میڈیا کو بھی appreciate کرتے ہیں مگر سوشل میڈیا سے بہت ساری ایسی information آ جاتی ہے جو ہمارے اور ہمارے ملک کے مفاد میں نہیں ہوتی لہٰذا ہمارا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ عارف حمید بھٹی صاحب کو دوبارہ on-air کیا جائے کیونکہ یہ بہت زیادتی ہے اور یہ کالا

قانون ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں یہ جو اس طرح کے کام کر رہے ہیں یہ ان کے خوابوں میں آیا کریں گے اور یہ بھیانک خواب ہوں گے پھر ان کو یاد آئے گا کہ یہ ہم نے کیا، کیا تھا؟ اس کے علاوہ ہمارے مزید دو journalists ہیں جن کے مطالبات ہیں ایک تو کل Minute Mirror جو کہ ایک انگریزی جریدہ ہے اس کے چیف ایگزیکٹیو کی فیملی کو harass کیا گیا اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو میں اس اجلاس کے ختم ہونے کے فوری بعد سی سی پی او لاہور سے اس حوالے سے رپورٹ طلب کروں گا اور وہ رپورٹ ہم ان سے شیئر کریں گے۔ اسی طرح شور کوٹ میں دو دن پہلے بد قسمتی سے وہاں کے پریس کلب کے صدر یونس نومی صاحب بھی قاتلانہ حملے میں اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی بھی رپورٹ طلب کریں گے تو میری already ڈی پی او جھنگ سے بات ہو چکی ہے اس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ میں کل انشاءاللہ ہاؤس کو ان تین چار چیزوں پر apprise کروں گا۔ میں میڈیا کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بات تحمل سے سنی اور میں نے ان کو آپ کا پیغام بھی دیا اور وہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، جی، ٹھیک ہے ہم میڈیا کے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو خوش آمدید بھی کرتے ہیں۔ اب ہم سیلاب زدگان کے حوالے سے عام بحث کا آغاز جناب حسنین بہادر دریشک کی speech سے کرتے ہیں۔ اس کے بعد سید حسن مرتضیٰ صاحب اپنی بات کریں گے۔ جی، دریشک صاحب!

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں دل کی گہرائی سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس آفت زدہ موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ضلع راجن پور سے ہے اور بد قسمتی یہ ان دو اضلاع میں سے ہے کہ جہاں پر یہ قدرتی آفت آئی ہوئی ہے اور ہم سیلاب کی وجہ سے سب سے زیادہ affected ہیں۔ میرے کافی ساتھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں جن کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے وہ سیلاب کی صورت حال سے آشنا ہوں گے کچھ میری بہنیں اور بھائی ایسے ہیں جن کا میں perspective دینا چاہوں گا کہ ہمارے اوپر کیا قدرتی آفت گزری ہے؟ ہم لاہور شہر میں رہتے ہیں یہاں کی جو نہر ہے اس کا پانی 300 کیوسک ہے اگر یہ نہر پوری چلے تو 300 کیوسک پانی اس میں سے

گزرتا ہے لاہور کے دریائے راوی میں اگر 50 ہزار کیوسک پانی آجائے تو لاہور کے دریائے راوی کو کہا جاتا ہے کہ یہ flood کی زد میں آگیا ہے۔ دریائے سندھ میں آج کے دن تقریباً 5 سے 6 لاکھ کیوسک پانی گزر رہا ہے جس کو high flood کیا جاتا ہے دریائے سندھ کا اپنے لیول کی اونچی سطح تک جا رہا ہے۔ سال 2010 میں پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب آیا تب دریائے سندھ میں 10 لاکھ کیوسک پانی آیا تھا۔ میں پھر دہرا رہا ہوں کہ 2010 کے سیلاب میں 10 لاکھ کیوسک پانی دریائے سندھ سے گزرا تب راجن پور شہر اور رحیم یار خان کے درمیان there was a sheet of water شہر دونوں تھے لیکن ان کے درمیان صرف اور صرف پانی تھا، نہ نہری نظام تھا، نہ سڑکیں تھیں بلکہ آپ دونوں علاقوں میں صرف کشتی پر commute کر سکتے تھے۔ ہمارے اضلاع کچھ اس قسم کے ہیں جہاں پر پہاڑی نالے ہیں جناب کا ضلع میانوالی بھی اسی قسم کے flash flood کی زد میں ہے جس کو hill torrents یا رود کوہی کہا جاتا ہے۔ دریائی فلڈ اور پہاڑی نالوں کے فلڈ میں ایک بہت نمایاں فرق ہے، دریائی فلڈ inch by inch چڑھتا ہے اور آپ کو موقع دیتا ہے کہ میں چڑھ رہا ہوں آپ اپنی پیش بندی کر لیں اس کے برعکس جو پہاڑی نالے ہیں وہاں ہزاروں کیوسک پانی آتا ہے اور وہ گھنٹوں کے اندر تباہی پھیلاتا ہوا اپنے راستوں سے گزرتا ہوا دریا میں یا جو بھی نشیبی علاقے ہیں ان میں چلا جاتا ہے۔ میں جناب کے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ دریائے سندھ کے اندر جو سب سے بڑا supper flood آیا تھا وہ 10 لاکھ کیوسک تھا لیکن اس سال ضلع راجن پور کے اندر جو رود کوہیاں چلی ہیں ان کا volume 9 لاکھ کیوسک ہے میں پھر دہرا رہا ہوں کہ دریائے سندھ کا جو supper flood تھا وہ 10 کیوسک تھا لیکن اس سال ہمارے پہاڑی نالوں میں 9 لاکھ کیوسک پانی تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں سمجھ گیا ہوں۔

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس کے اندر قدرت نے تو ہمیں ایک آزمائش میں ڈالا ہی ڈالا ہے لیکن کچھ ہمارے اپنے انسانی مسائل ہیں جس کے اندر ہم نے دریاؤں اور قدرتی آبی گزرگاہوں کو روک لیا ہے، ادھر ہم کم از کم فصلیں ضرور کاشت کرتے ہیں لیکن اگر بہت عرصہ پانی نہ آئے تو ہم وہاں پر اپنے مکانات بھی بنا لیتے ہیں۔ پانی نے نشیبی علاقوں کی طرف اپنا راستہ ضرور نکالنا ہے، میں بالکل واضح ہوں کہ اگر اب بھی وہ مکانات اور وہ آبادیاں جو فصلوں کی شکل میں

ہیں پانی کی گزر گاہوں میں رہیں گی تو ہم آنے والے ہر دو چار سال کے بعد wash out ہوتے رہیں گے جس طرح اس سال ہوئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست ہے۔

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں اپنی دونوں اطراف کے معزز ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے انفرادی طور پر ہمیں سینکڑوں کے حساب سے ٹرکس بھیجے ہیں جو راجن پور پہنچے ہیں، میں انفرادی طور پر ایک ایک ساتھی کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ میں نے کیبنٹ میٹنگ کے اندر وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کی تھی کہ ہماری خوراک کے حوالے سے سرکاری ادارے، non governmental organizations اور دیگر جتنے بھی فلاحی ادارے ہیں، انفرادی اور اجتماعی طور پر آٹے میں، tentage میں اور دیگر خوراک میں ہماری مدد کر رہے ہیں اس کے لئے ہم ان کے بہت مشکور ہیں لیکن بطور حکومت پنجاب میں نے بجا طور پر تب بھی گزارش کی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ میں اور سردار محسن لغاری صاحب یہ یقینی بنائیں گے کہ ہم اپنے hill torrent کے سسٹم کو اور اپنے دریائی نظام اور اریگیشن سسٹم کی اس مربوط طریقے کے ساتھ منصوبہ سازی کریں گے کہ ہمیں ان مشکلات کو ہر دو چار سال کے بعد نہ بھگتنا پڑے۔ وہ اس کا ایک log term solution ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے اپنے اس وعدے کو دہراتا ہوں اور on the floor of the House یقین دہانی کراتا ہوں کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اندر اس rehabilitation سے بھی زیادہ اہمیت دیں گے کہ ہم اس قسم کے incidents کو دوبارہ نہ ہونے کی منصوبہ بندی کریں تاکہ یہ سرکاری وسائل ہر دو چار سال کے بعد اس قسم کی آفات کے اندر ضائع نہ ہوں۔ آج ہمارے لوگ معاشی طور پر پندرہ سال پیچھے چلے گئے ہیں، ہمارا زرعی علاقہ ہے، میرے ضلع میں 80 فیصد فصلات تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور تقریباً 60 فیصد سے زیادہ مکانات wash out ہو گئے ہیں، شہروں کے اندر پانچ پانچ آٹھ آٹھ فٹ تک روشندانوں کے اندر سے پانی گزر رہا ہے۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، ہاؤس کے وہ معزز ممبران جنہوں نے ہماری مدد کی ہے میں ان کا مشکور ہوں اور جو ساتھی مزید مدد کرنا چاہیں وہ

دل کھول کر بڑھ چڑھ کر ہماری مدد کریں چونکہ ہمارے اضلاع بہت تکلیف میں ہیں، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلے حسن مرتضیٰ صاحب بات کر لیں ان کے بعد آپ بات کرنا۔ جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ، میں جناب دا بے حد مشکور آں کہ میں request کیتی تے تسیں اج سیلاب دے حوالے نال عام بحث رکھ لئی۔ منسٹر صاحب جو فرمارہے سن اوہ بالکل درست اے اینہدے وچ کوئی شک نہیں کہ جہیڑیاں وی آفات نیں اوہ کوئی دس کے نہیں آندیاں اور کسے دے روکن نال اوہ رک وی نہیں سکدیاں لیکن جہیڑیاں چیزاں انسان دے وس وچ ہین تے جنہاں نوں انسان انسان لئی کر سکدا اے میرے خیال اچ اوہ چیزاں تاں ہونیاں چاہیداں نیں۔ ایہہ بہت وڈا disaster ہے جہہڑا پورے ملک دے اندر اے، سارے صوبے متاثر ہوئے نیں، سندھ دے اندر، پنجاب دے اندر، جنوبی پنجاب، بلوچستان، KPK وی یعنی سارے صوبے اپنی جگہ تے متاثر ہوئے نیں لیکن خصوصاً میرے حلقے دے حوالے نال گزارش سی کہ میں پچھلے دس سال توں چاہے پاکستان مسلم لیگ(ن) دی گورنمنٹ ہوئے میں اس موقع تے positive politices کراں گا اور politices کرنا میرا کام اے، میں سیاست کرناں میں ایہہ نہیں آکھ سکدا کہ میں اس تے سیاست نہیں کراں گا لیکن میں positive سیاست کراں گا کہ چاہے پاکستان مسلم لیگ(ن)، دا دور سی، چاہے(ق) لیگ دا دور سی یا پی ٹی آئی دا دور اے ساڈے مسائل نوں سنجیدگی نال نہیں لیا جاندا۔ اسیں کوئی دس سال تو ایہہ گزارش کر رہیے آں کہ ساڈا دریائے چناب چنیوٹ دے مقام تے اپنا رخ تبدیل کر رہیا اے اور اس دے نال ساڈیاں زرعی زمیناں دریابرد ہو رہیاں نیں اور آبادیاں وی متاثر ہون دا اندیشہ اے۔

جناب سپیکر! اس حالیہ سیلاب دے اندر اوہ اپنے انجام نوں پہنچے ساڈی چیخ وپکار، ساڈی آہ وبکا کسی بندے نے وی نہیں سنی، ایتھے محکمے موجود نیں، منسٹرز موجود نیں، کوئی اک منسٹر کوئی اک ڈیپارٹمنٹ ایہہ گل دس سکدا اے کہ اسیں جا کے اونہاں نوں ویکھیا اے، اونہاں نوں visit کیتا

اے، اسیں اونہاں لئی کوئی حفاظتی اقدامات کیتے نیں۔ میرے چنیوٹ دی جتنی fresh land اے تسیں سوچ وی نہیں سکدے او تھوں دے لوگ کتنے خوشحال سن اور اک رات دے اندر اوہ لوگ بے زمین ہو گئے، غیر کاشتکار وی ہو گئے اونہاں دیاں فصلاں وی تباہ ہو گئیاں، گھر وی ڈگ گئے اوہ سڑک تے آ گئے، جدوں اوہ سڑک تے آئے تو صبح اونہاں لئی کوئی کاروبار نہیں یا اونہاں نے کوئی ریڑھی لانی اے یا کوئی چاہ دا ہوٹل بنالے گا۔ اوہ کل دے زمیندار سن چاہے چھوٹے زمیندار سن لیکن اج اوہ بے زمین ہو گئے نیں۔ میں ڈی سی صاحب، اے سی صاحب بھوانہ نوں گزارشات کر دا رہیا کہ ایتھے تشریف لے آؤ، ہن تاں ڈی سی تبدیل ہو گیا اے شاید اے سی او ہی اے۔ میں اونہاں نوں ٹیلی فون کر کر کے آکھدا رہیا کہ ڈی سی صاحب ایتھے تشریف لے آؤ اوہ بے چارے سڑک تے بیٹھے ہوئے نیں، چھوٹے چھوٹے بچے، خواتین، بچیاں بچے بزرگ بیٹھے نیں، نہ اونہاں کول کوئی کھان دی چیز اے نہ کوئی پین دی چیز اے، علاقے دے لوگ اونہاں زمیندار اں نوں اپنے گھروں سالن دے رہے نیں روٹی دے رہے نیں۔ کیا ایہہ ساڈے تے وقت نہیں آسکدا؟ آج وی اوہ اے سی او تھے موجود اے میں او تھے بیٹھا ساں اور اوہ اے سی کوئی اتنے نواب صاحب سن لاٹ صاحب سن کہ اوہ اک اک آدمی نوں اس مجمے وچوں بلا کے کہوئے کہ اوہہ اس دے پیش ہوئے اور میں علیٰحدہ اہندی گل سنی اے۔ اوہ تے publically آنا پسند نہیں سی کر دا، لوگاں نے او نہوں کھچ کے لانداکہ ایتھے کھلو مر، ایتھے کھلو کے گل کر۔ اساں بالکل افسر شاہی دے نذر ہوئے ہوئے آں۔ کسی دی وی حکومت ہوئے maybe سندھ وچ وی افسر شاہی مضبوط ہوئے وفاق وچ وی اینج ای ہوئے لیکن میں tax payer آں، میرے لوگ ٹیکس دیندے نیں اور میرا حق ہے کہ میں اپنی حکومت نوں اپنی سرکار نوں گل کراں، اوہ میری ای مخالف اے ناں جی، تہاڈی میرے نال دشمنی ایس حد تک ہو سکدی اے ناں کہ ایہہ دوئی واری elect نہ ہووے۔ ایہہ تہاڈا حق اے تُسیں کرو لیکن کیا میرے لوکاں دا ایہہ قصور اے کہہ اوہناں دا leader تے اوہناں دا نمائندہ لوٹا نئیں ہوندا؟ صرف ایہہ ای اہناں دا قصور اے جہڑی اوہناں نوں سزا دِتّی جا رہی ہے۔ میں اَج جناب توں ایہہ توقع کرناں آں کہہ تُسیں ایندے اُتّے کوئی رولنگ دیو کہ اوہناں لوکاں نوں زمین دِتّی جاوے۔ اوتھے state land پئی ہوئی اے۔ اوتھے قبضہ مافیا نیں ناجائز قبضے کیتے ہوئے نیں۔ اہناں لوکاں نوں گھر بناون دے لئی پنج پنج مرلے یا دس دس مرلے جگہ دیو۔ اہناں لوکاں

دے نال بڑی زیادتی اے۔ میرے جہڑے ایہہ خدشات نیں کہ اوہناں نوں اپوزیشن دے نمائندے دی وجہ توں سزا ملدی پئی اے۔ مینوں تہاڈے توں ایہہ توقع اے کہ تُسیں ایہہ خدشات دُور کرو گے اور اَج میرے منسٹر صاحب وی ایہہ اعلان کرن گے کہہ اوہناں بے گھر لوکاں نوں زمین دَتّی جانی چاہی دی اے۔ حکومت نوں اوہناں لوکاں دا بندوبست کرناں چاہی دا اے۔ جتھے دریا رُخ تبدیل کر رہیا اے اوتھے جا کے سروے کیتا جاوے۔ دریا دا رُخ may be روکیا جاسکدا اوے۔

جناب سپیکر! میں انڈیا بائی روڈ گیا ہویا آں۔ اوہناں نیں دریا راوی دا رُخ بدل دَتّا اے۔ کیا اسیں اوتھوں تھوڑا جیا دریا دا رُخ تبدیل نئیں کر سکدے؟ میری تحصیل تے میرے ضلع دے ہور ممبران وی بیٹھے ہوئے نیں۔ اوہناں دی side تے وی تباہی ہوئی اے۔ اُس side تے وی بڑے نقصانات ہوئے نیں۔ ہن چونکہ جنوبی پنجاب دے وچ تے باقی جگہ تے بہت وڈے پیمانے تے سیلاب دی وجہ توں نقصانات ہوئے نیں۔ ایس واسطے ساڈے نقصانات نوں محسوس نئیں کیتا جا رہیا یا ساڈی حکومت تک آواز نئیں پہنچ رہی۔ جنوبی پنجاب والے بہت ضروری نیں کیونکہ اوتھے واقعی بڑی تباہی ہوئی اے۔ اوتھے سیلاب دے نال اتنی تباہی نئیں ہوئی جتنی کوہ سلیمان دے پانی نال ہو گئی اے لیکن جناب تسیں ساڈے علاقے تے وی نظر ثانی کرو۔ اوہناں لوکاں دے کول نہ کھاون نوں اے اور نہ ہی رہن نوں اے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے کہوں گا کہ آپ ڈی۔ سی چنیوٹ سے بات کریں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب نے جن تحفظات کا اظہار کیا ہے ان سے متعلق آپ ایک رپورٹ منگوائیں کہ ان کے ضلع میں سیلاب کی وجہ سے نقصانات کی کیا صورت حال ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے حکم سے پہلے ہی میں نے محکمہ قانون کے نمائندے کو چٹ لکھ کر بھیج دی ہے اور وہ چٹ ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ ابھی اسسٹنٹ کمشنر

بھوانہ سے معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ اس وقت تک اس نے کون کون سے relief measures لئے ہیں؟

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ تیمور خان لالی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب تیمور علی لالی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے بہت اچھی بات کی ہے چونکہ میرا حلقہ انتخاب بھی چنیوٹ ہے اس لئے اس ہاؤس کے معزز ممبران کو اب تک کی ہونے والی update کے حوالے سے بتانا میری ایک ذمہ داری ہے۔ وہاں پر اصل میں دریائی کٹاؤ کا مسئلہ درپیش ہے۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب اور میرا حلقہ دریا والی side پر ہے۔ میں نے اپنے حلقے میں ڈی۔ سی صاحب کے ساتھ مل کر visit بھی کیا ہے، وہاں پر جو نقصان ہوا ہے اس کی رپورٹ محکمہ ریونیو نے بنالی ہے اور پانی کی وجہ سے جانوروں میں جو بیماری آئی ہے اس کی vaccination بھی کی جارہی ہے۔ اسی طریقے سے تحصیل بھوانہ میں بھی دریا کا رُخ تبدیل ہونے کی وجہ سے دریائی کٹاؤ کا سامنا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی موضع جات دریابُرد ہو چکے ہیں۔ ہم نے ڈی۔ سی صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ دریائی کٹاؤ کی وجہ سے لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کی ایک رپورٹ تیار کریں۔ نقصانات کا تخمینہ لگا کر ہمیں دیں تاکہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر کے ان لوگوں کو جلد از جلد relief فراہم کریں۔ میرا خیال ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ رپورٹ اگلے ہفتے تک وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں پہنچ جائے گی۔ یہ کام ڈی۔ سی صاحب کے ذمے لگایا گیا ہے اور وہ یہ کر رہے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی ان سے اس بارے میں confirmation کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ بہت شکریہ۔ اب چودھری ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! میں نے چودھری ظہیر الدین صاحب کو فلور دے دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں اور ان کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں اپنی معروضات پیش کرنے سے پہلے اس ہاؤس میں جو مائیک لگے ہوئے ہیں ان کی بابت بات کروں گا۔ یہ مائیک بہت چھوٹے ہیں اور ہمیں بات کرنے کے لئے جُھکنا پڑتا ہے۔ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جُھکتے ہیں لہٰذا میں عرض کروں گا کہ تھوڑا سا ان کا size بڑا کر دیا جائے تا کہ ہم آسانی سے کھڑے ہو کر بات کر سکیں۔ اسی طرح کئی لوگوں کو کمر کی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹر نے انہیں جُھکنے سے منع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے علاقے میں دریائی کٹاؤ کی وجہ سے جو لوگ بے گھر ہوئے ہیں ان کو زمینیں ملنی چاہئیں۔ ان لوگوں کو اپنے گھر بنانے کے لئے زمین الاٹ کی جائے۔ جن لوگوں کی زمینیں دریابُرد ہو چکی ہیں انہیں وہ State Land الاٹ کی جائے جو کہ فارغ پڑی ہوئی ہے۔ پاکستان کے لوگوں پر اس وقت یہ سیلاب کی صورت میں ایک عذاب ٹوٹ پڑا ہے۔ دریاراوی، دریا چناب، دریا سندھ ، دریا ستلج اور مختلف رود کوہیوں کے پانی کی وجہ سے سیلاب آیا ہوا ہے۔ ابھی میرے ایک ساتھی فرمارہے تھے کہ اس حوالے سے کوئی SOPs بنائے جائیں۔ میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ سوات میں سیلاب کی وجہ سے مختلف ہوٹلز اور دوسری عمارتیں تباہ ہوئی ہیں اور ان کی videos record ہو کر سامنے آچکی ہیں۔ اس کے لئے SOPs یہ ہیں کہ 200 گز پیچھے رہ کر ہوٹل یا کوئی عمارت بنائی جائے۔ اس پر عمل درآمد کروانے کی ضرورت ہے۔ دریاؤں کے ساتھ جو خالی زمینیں ہوتی ہیں وہاں پر آپ کاشت تو کر سکتے ہیں لیکن شام کو وہاں سے آپ کو اپنے مویشی وغیرہ باہر نکالنے ہوتے ہیں تا کہ جب سیلاب آئے تو صرف فصلوں کا نقصان ہو اور کوئی جانی یا مالی نقصان نہ ہونے پائے۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہوں گا کہ دُنیا میں تین قسم کے عذاب ہیں۔ ایک آگ کا عذاب ہے، ایک پانی کا عذاب ہے اور ایک خوف کا عذاب ہے۔ اس وقت جو لوگ پانی کے عذاب میں مبتلا ہیں وہ اس کے ساتھ ساتھ خوف کے عذاب میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں کہ شاید ہمارے بھائی ہماری مدد کے لئے آئیں گے یا نہیں۔ ہمیں یہ پختہ عزم کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی

مدد کے لئے لازماً پہنچنا ہے۔ زندگی میں یہ اصول ہونا چاہئے کہ آپ کے دوستوں اور عزیزوں کو آپ پر مکمل یقین ہونا چاہیے اور انہیں یہ امید ہونی چاہئے کہ آپ مصیبت کے وقت ان کی ضرور مدد کریں گے۔ اسی طرح آپ کے دشمن کو آپ سے خوف زدہ ہونا چاہئے۔ آپ کی زندگی کے یہ دو اصول ہونے چاہئیں۔ ہماری پارٹی کے چیئرمین جناب عمران خان صاحب ان سیلاب زدگان کی مدد کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے پانچ ارب روپے اکٹھے کئے ہیں اور مزید funds بھی ٹیلی تھون کے ذریعے وہ اکٹھے کریں گے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے آپ کی طرف سے بہت اچھی اچھی rulings and suggestions آ رہی ہیں۔ Water makes its own level. پانی اپنا راستہ خود بناتا ہے۔ دریاؤں کی گزر گاہوں پر کوئی عمارت نہیں بنائی جانی چاہئے۔ اس سے باہر کی جگہوں پر عمارتیں تعمیر کی جائیں۔ البتہ دریائی گزر گاہوں پر کاشت کاری کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی ہمارے کچھ مسائل ہیں۔ ہمارے صوبہ سندھ کا تقریباً 35 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں پھینکا جاتا ہے یعنی یہ پانی ضائع ہو جاتا ہے جبکہ کراچی کے شہریوں کی ضرورت کے لئے 10 ملین ایکڑ فٹ سمندر کے کھارے پانی یا brackish water کو پینے کے قابل بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اگر کالا باغ ڈیم بن جائے تو یہ پانی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔ کالا باغ میں ایک natural dam area ہے۔ اس کے دونوں طرف پہاڑ ہیں اور آپ اُس کو بہتر جانتے ہیں۔ یہ 1886ء کی بات ہے میں یہ ساری تاریخ ڈھونڈ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ آٹھ بن چکے تھے اور نواں میانوالی کو colonize بنانا تھا تو وہاں کے ایک کرنل اور مجھے ایک Mr. Gabbit کا نام یاد ہے وہ وہاں پر گئے تو انہوں نے Queen کو لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ ایک dam area ہے۔ اُس وقت dam کے لئے پیسے آئے تھے لیکن بعد میں First World War شروع ہو گئی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہاں پر dam بنا بھی لیا جائے تو وہاں پر صرف 10 million acre reservoir ہو گا اُس کے باوجود باہر جانا پڑے گا اُس کو reserve کرنے کے لئے ہمارے کپتان جناب عمران خان صاحب نے اوپر اور بھی dam شروع کئے ہوئے ہیں لیکن بہت زیادہ ڈیم بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کی dams and water collection areas scheme ہوتی

ہے، برساتی نالوں کے اُوپر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنتے ہیں پھر ان کا پانی اکٹھا کر کے راستہ بنا کر نہروں میں لے جایا جاتا ہے۔ ہمیں یہ ساری چیزیں کرنی پڑیں گی کیونکہ اقبال نے کہا ہے کہ:

جہانِ تازہ افکارِ تازہ سے ہے نمود
سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

جناب سپیکر! دنیا پتھر اور اینٹوں سے نہیں بنتی بلکہ دنیا نئی سوچ سے بنتی ہے اور ہم آپ کی صدارت میں اس نئی سوچ کو آگے لے کر جانے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس سیلابی تباہی نے لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے لیکن کچھ لوگوں کو سیلاب کے علاوہ بھی بے گھر کر دیا گیا ہے جن میں صابر شاکر، ارشد شریف، عمران ریاض خاں، جمیل فاروقی اور حلیم عادل ہیں۔ گویا ان کے اوپر سیلاب نہیں آیا لیکن ان کے اوپر ایک عذاب مسلط ہے اور اُس عذاب نے ان کو سیلاب سے بھی زیادہ بے گھر اور بے روزگار کر دیا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ ایک افریقی شخص نے کہا تھا کہ آپ آزادیء اظہار مانگتے ہیں میں یہ آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اُس کے دینے کے بعد پھر آپ مجھ سے نہ پوچھئے گا کہ میں آپ کے ساتھ کیا کروں گا اور ہمارے ساتھ مرکز میں یہی ہوا ہے۔ کیبل آپریٹرز کو منع کیا جا رہا ہے میں یہاں پر آپ کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی مثال دیتا ہوں اگر ہم چاہیں تو سارے کیبل آپریٹرز کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ چلائیں کیونکہ اُن کی کیبلز ہمارے areas میں سے گزرتی ہیں لیکن ہم یہ نہیں کریں گے، نہ ہم نے ابھی تک یہ کیا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ کیبل آپریٹرز کا بھی روزگار ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس کے لئے آپ ایوان میں ایک قرارداد لے کر آئیں پھر اس پر بات کرتے ہیں اور اس پر آپ کا سارا مؤقف بھی آ گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! اگر آپ فرماتے ہیں تو میں صرف ایک بات کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔ میں مرکز کی طرف منہ کر کے بات کرنے لگا ہوں کہ Pam Ayres نے ایک نظم لکھی تھی جس کا ترجمہ جناب اعتزاز احسن نے کیا تھا:

کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اپنے اعمال نامے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں

جناب سپیکر! اسلام آباد کی گلیوں میں خُون بہا ہے اُنہی چوکوں میں سزا دو، سزا دو، سزا دو، سزا دو۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اب جناب طارق مسیح گِل!

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اُس نام سے جو خدائے قادر مطلق تھا، ہے اور آنے والے وقت کا بھی ہے جو آسمان اور زمین کا خالق و مالک ہے۔

جناب سپیکر! آج سیلاب زدگان کے تعلق سے مجھے اس مقدس ایوان میں یہ موقع دیا گیا کہ میرے پیارے ملک پر اور میرے پیارے وطن پر جو قدرتی آفت آئی ہے اس کے اوپر میں اپنی بات کر سکوں۔ پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے اس وطن کی مٹی سے جنم لینے والا ہر شخص چاہے وہ کسی بھی اُمت، کسی بھی قوم، کسی بھی مذہب، کسی بھی فرقے، کسی بھی جماعت یا کسی بھی گروہ سے اُس کا تعلق کیوں نہ ہو، جس نے پاکستان کی مٹی سے جنم لیا ہے وہ پاکستان کی خیر چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت میرا اور آپ کا پیارا وطن جس مشکل میں گھرا ہوا ہے اس مشکل میں ہم سب نے مل کر، بیٹھ کر، چلتے، پھرتے اس آفت کے بارے میں سوچ کر اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ آج وہ وقت نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اوپر تنبیہ کریں، ایک دوسرے کے اوپر تنقید کریں، ایک دوسرے کے اوپر بہت بڑی بڑی باتیں کریں۔ جو کچھ آپ کے اور میرے ذمہ ہے ہمیں وہ کام کرنا ہے۔ اس ایوان کے اندر رہنے والے لوگوں کی جو ڈیوٹی ہے، گلی محلے کے اندر رہنے والے لوگوں کی جو ڈیوٹی ہے، بیوروکریٹس، ہماری پیاری فوج، ہماری پیاری پولیس، ہماری انتظامیہ، ہماری عدلیہ اور ہمارے ایوانوں کی جو جو ذمہ داری ہے اُس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے ہم سب کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں کہ قدرتی آفت ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ ہم 76/75 سالوں سے اس پیارے وطن کو آزاد کروا چکے ہیں۔ پاکستان بہت پیارا وطن

ہے جس کو بڑی قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے لیکن ہم اپنی ہٹ دھرمیوں، اپنی اپنی انا، اپنے اپنے غرور، اپنی اپنی چالاکیوں، اپنی اپنی دانش مندی کو لے کر ہم رب العالمین کی برکات، اُس کے احسانات، اُس کی کرم نوازی اور اُس کے رحم کو بھول چکے ہیں۔ آج اپنے اُن بھائیوں، اُن میری پیاری بہنوں، اُن میری پیاری بیٹیوں اور اُن میری پیاری ماؤں کو دیکھنے کا وقت ہے جو بہت بڑے سیلاب کی نذر ہو گئیں جن کے پورے کے پورے خاندان برباد ہو چکے ہیں۔ آج صوبہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وفاق بُرا ہے، وفاق والے لوگ کہتے ہیں کہ پنجاب بُرا ہے ہمیں اس پہاڑے کو چھوڑنا ہو گا۔ ہمیں ایک دوسرے کو نشانہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر منت کرتا ہوں کہ میرے پیارے وطن پر رحم کیا جائے، میرے ملک پر رحم کیا جائے۔ ہم ٹی وی چینلز کو دیکھتے ہیں، ہم سوشل میڈیا کو دیکھ رہے ہیں جہاں پر ایک بہن پانی کے اندر جا رہی ہے، چیخ و پکار کر رہی ہے وہ کہتی ہے کہ یہ میرا بیٹا جا رہا ہے اس کو بچاؤ۔ جب ایک ماں کہتی ہے کہ یہ میرا بیٹا جا رہا ہے اس کو بچاؤ لیکن کوئی بچانے والا نہیں ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: طارق صاحب! ماشاءاللہ آپ کی تقریر بہت اچھی اور جذباتی تھی۔ آپ اس تقریر کو پانچ منٹ میں ختم کر لیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: طارق صاحب! میں پہلے والے بھی ملا کر کہہ رہا ہوں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں تا کہ زیادہ ممبرز کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں بچپن میں تھا تب سے سنتا آیا ہوں کہ کالا باغ ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جوان ہوا تو سنا کہ کالا باغ ڈیم بننے جا رہا ہے اور اب بڑھاپے میں ہوں ابھی بھی یہی سن رہا ہوں کہ کالا باغ ڈیم بنایا جائے۔ پچھلی حکومت میں ایک نہایت عظیم شخص دم چھلا بن کر آیا اور اس نے کہا میں ڈیم بنانے جا رہا ہوں۔ ڈیم بنانے کے لئے لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا اور آج وہ شخص غائب ہے۔ یہ جو لوگ پانی میں بہہ کر ڈوب رہے ہیں یہ اس شخص پر ان لوگوں کی بد دعا ہے کہ اس شخص نے ان لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ آج اگر میں پاکستان میں عمران

خان کے خلاف بات کروں گا تو یہ کہیں گے کہ عمران خان کی بات نہ کرو لیکن اگر میں بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی بات کروں تو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

(اس موقع پر محترمہ فاطمہ نقوی نے کہا کہ جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں)

جناب سپیکر! میری اس بہن کو آپ کہیں کہ چپ کریں، تشریف رکھیں اور جب ان کو وقت ملے گا تب یہ بات کریں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ اگر ہم اپوزیشن میں ہیں تو ہمیں بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کی وجہ بتائی جائے میں نے پہلے کہا تھا کہ مجھے دو منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے نہیں تو میں بولتا رہوں گا۔ اگر یہ چپ کر کے بیٹھیں تو میں دو منٹ بات کر کے بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آج پاکستان کے تمام صوبائی وزرا اور تمام صوبائی گورنرز کو یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور تمام کدورتیں اور نفرتیں چھوڑ کر وفاق کے ساتھ مل کر جو ڈوب گئے ہیں، بہہ گئے ہیں اور جو برباد ہو گئے ہیں، ان تمام لوگوں کی مدد کریں۔ مجھے نہیں پتا میری [******]۔

جناب سپیکر: طارق صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے اور آپ کا مؤقف بھی آ گیا ہے۔ اب سردار جاوید صاحب بات کریں گے۔ جی، سردار صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔

(اس موقع پر جناب طارق مسیح گل اور محترمہ فاطمہ نقوی کے درمیان قطع کلامی ہوئی)

جناب سپیکر: طارق صاحب! میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ No personal attacks. جی، سردار جاوید صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ نے پچھلے دو اجلاسوں میں بھی مجھے سیلاب پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آپ نے آج بھی مہربانی فرمائی ہے اور مجھے سیلاب پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں نہایت مختصر سی گزارشات

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کروں گا اور بہت تھوڑا وقت لوں گا۔ آپ نے جیسے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پوری قوم پر امتحان ہے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ ہمارے بھائی سردار حسنین بہادر دریشک نے ایک حقیقی تصویر آپ کے اور پورے ایوان کے سامنے رکھی ہے۔ میں ان کی بات کو second کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا علاقہ ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر روجھان تک ساڑھے تین چار سو کلو میٹر پر مشتمل ہے۔ یہاں پہاڑ اور دریا کا فاصلہ کہیں چالیس اور کہیں پچاس کلو میٹر ہے۔ ایک ماہ پہلے پہاڑ سے آنے والی رود کوئیوں نے ہمارے علاقے میں بڑی تباہی مچائی۔ میں نے پچھلے دو اجلاسوں میں اس حوالے سے آپ سے ذکر بھی کیا تھا۔ میں نے سارے حالات آپ کو بتائے لیکن معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ اس پر کوئی خاطر خواہ عمل نہیں ہوا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں جو ہوا تھا اس کا ذکر کیا تھا۔ وہاں آج ایک نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ اس وقت تونسہ بیراج سے 6 لاکھ 15 ہزار کیوسک سے زیادہ ریلہ گزر رہا ہے۔ آج رنجھانی بند ٹوٹا ہے جس سے کافی بڑا علاقہ زیر آب آیا ہے اور کافی نقصان ہوا ہے۔ اس سے کئی بستیاں بھی متاثر ہوئی ہیں اور بہت زیادہ فصلیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ میں اس پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس وقت تک انتظامیہ وہاں پر نہیں پہنچی۔ آپ سے گزارش ہے کہ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہاں پر فوری طور پر جائیں اور ریلیف کا کام کریں۔ اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ میں بچپن سے سیلاب کو دیکھ رہا ہوں لیکن آخر اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل یہ ہے کہ ان دروں پر چھوٹے چھوٹے ڈیمز بنائے جائیں۔ ہمیں اس کا کوئی مستقل حل تو کرنا ہو گا کیونکہ ہر سال جو تباہی اور بربادی آتی ہے اس سے بچنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا ہو گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ پہلے چھوٹے چھوٹے ڈیمز ہر درے پر بنائے جائیں تاکہ پانی کو سٹور کیا جا سکے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کا دوسرا حل یہ ہے کہ پانی کو channelize کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے قدرتی channels وہاں پر موجود ہیں۔ ان کو پختہ کر کے پانی دریا میں ڈالا جائے تو یہ اس کا مستقل حل ہے۔ ہمیں اس پر سوچنا ہو گا اور غور کرنا ہو گا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے یہ تباہی دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اس کا مستقل حل آپ کو بتایا ہے۔ آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب ہمیں بلائیں تو ہم

ان کو تفصیل کے ساتھ بتائیں گے کہ ہمیں اس مستقل حل کے لئے کیا کرنا ہے۔ میں راجہ صاحب سے کہوں گا کہ انتظامیہ کو فی الفور یہ حکم دیں کہ وہ رنجھانی بند پر کام بھی کریں اور وہاں ریلیف کا کام بھی کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ مہربانی کریں اور ڈیرہ غازی خان یا جو علاقے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں وہاں کے ایم پی ایز صاحبان کی ایک میٹنگ جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے کرائیں تاکہ ان کی funding یا دیگر issues جو سامنے آرہے ہیں ان کو settle کیا جاسکے۔ ڈاکٹر شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے اور میں گائناکالوجسٹ ہوں۔ میں پہلے دن سے سیلاب زدہ علاقوں کی بستیوں کے اندر جا کر کام کر رہی ہوں۔ اس وقت وہاں جو challenges ہیں یا آگے آنے والے ہیں تو ان پر کچھ تجاویز دینا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! یہ اچھا ہو گا کہ اپوزیشن کی طرف سے صرف اعتراضات نہ آئیں بلکہ ہمیں تجاویز ملیں تو ہم زیادہ بہتر طریقے سے اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ابھی ایک رپورٹ آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پورے پاکستان میں تین کروڑ افراد displace ہوئے ہیں اور 50 لاکھ افراد اس وقت خطرے میں ہیں کہ ان کو Typhoid, Hepatitis, Diarrhoea, Dysentery اور اس طرح کی waterborne diseases ہیں جو ہمارے سر پر کھڑی ہیں۔ میں تجویز دوں گی کہ ہم سیلاب زدگان کو ہاتھ دھونے کے لئے medicated soap اور پینے کے لئے صاف پانی فراہم کرنے کے لئے جلد از جلد خصوصی انتظامات کر لیں تو وہ ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ 50 لاکھ لوگ بیمار ہوتے ہیں تو پھر کیا ہمارے پاس health facilities کیا ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک اور رپورٹ آئی ہے کہ anemic خواتین ہیں اگر وہ second trimester میں anemia میں ہی رہیں تو ان کے بچے low IQ کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ ہماری خواتین Antenatal تو پہلے ہی نہیں کرواتیں۔ خواتین پہلے ہی غریب ہیں جو anemia کا شکار ہیں۔ ان کی خوراک سیلاب سے پہلے کچھ بہتر تھی۔ وہ کبھی کبھی Antenatal یا ڈاکٹرز کے پاس visit کر لیتی تھیں۔ ان کو یہ سب کچھ اب available نہیں ہو گا۔ میں حکومت، NGOs اور مخیر حضرات سے درخواست کروں گی کہ وہ ان خواتین کو Iron, Multivitamins, Calcium

and Vitamin D خاص طور پر فراہم کریں۔ جب امداد کے لئے لوگ راشن لے کر جائیں تو یہ دوائیاں بھی لے کر جائیں اور وہاں جو مقامی ڈاکٹرز ہیں ان کو یہ فراہم کریں کیونکہ یہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اگر ہم چاہتے بھی ہیں تو ان خواتین کو فراہم نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ ادویات ہمیں زیادہ مقدار میں چاہئیں۔ ایسی خاتون جو anemic ہے اور پوری pregnancy میں attend نہیں ہوئی تو جب وہ ایسے environment میں زچگی کے عمل سے گزرے گی جو محفوظ نہیں ہے تو اس کے مزید بیمار ہونے کا خطرہ ہو گا۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کرتی ہوں کہ ان علاقوں میں موبائل لیبر یونٹس بھیجے جائیں۔ وہ خواتین شاید move نہیں کر سکیں گی۔ اگر موبائل لیبر یونٹس ہوں گے اور ان میں ٹرینڈ سٹاف، نرس یا ڈاکٹر ہو گی تو ہم ان خواتین کی زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ وہ تجاویز ہیں جو بہت costly نہیں ہیں۔ ہم نے صرف ان کو manage کرنا ہے تو ہم بہت سی جانیں بچا سکتے ہیں۔ اس کے بعد آگے سردیاں آنے والی ہیں، گھر جلد نہیں بن سکتے اور پانی بھی جلد نہیں اترے گا اس لئے ہمیں خیمے چاہئیں۔ سردی سے بچانے کے لئے رضائیوں اور گرم کپڑوں کی ضرورت ہو گی۔ میں مخیر حضرات اور اپنی حکومت سے کہوں گی کہ ان کو ابھی سے arrange کرنا شروع کر دیں کیونکہ ایک ماہ بعد سردی آ جائے گی اور نمونیا اور زکام کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے بچے سکول نہیں جا سکیں گے کیونکہ پورا سال سکول establish نہیں ہو سکیں گے۔ میں درخواست کروں گی کہ خیمہ سکولوں کا بھی انتظام کیا جائے۔ ہماری خواتین ایم پی ایز چاہے وہ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھتی ہیں یا اپوزیشن سے ان کی ایک میٹنگ بلائی جائے اور ان کی کمیٹیاں بنائیں۔ وہ ان علاقوں میں جا کر رہیں اور دو کام کریں۔ وہاں انتظامیہ جو ریلیف کا کام کر رہی ہے اس پر عوام کو بہت شکایات ہیں۔ اس کو بھی oversight کریں۔ اس کے علاوہ جو سروے ہو رہا ہے اس پر بھی عوام کو بہت شکایات ہیں کہ کہیں فصل کا یا گھروں کا نقصان ہوا ہے۔ اس کو بھی وہ oversight کریں۔ اس کے علاوہ ہماری ایجوکیشن، بچوں اور خواتین کی صحت کو بھی oversighte کریں۔ وہ یونیورسٹی اور کالجوں کے بچوں کو جہاں سیلاب نہیں آیا ان کو mobilize کریں۔ ہمیں صرف پیسہ یا چیزیں نہیں چاہئیں۔ ہمیں man power بھی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کمیٹیاں بنا کر خواتین کو وہاں پر depute کریں۔ ہماری خواتین ایم پی ایز بہت

زیادہ ambitious ہیں۔ ہماری خواتین بہت پڑھی لکھی ہیں لیکن وہ under utilized ہیں۔ ان کو میٹنگ میں نہیں بلایا جاتا جب ڈیرہ غازی خان میں سیلاب کی میٹنگز ہوئیں تو میں کہتی رہ گئی کہ مجھے ان میں نہیں بلایا گیا۔ اگر مجھے بلایا جاتا تو میرے پاس بہت اچھی تجاویز تھیں۔ آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے کہا ہے کہ جلد وزیر اعلیٰ صاحب سے میٹنگ arrange کروائی جائے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مل کر اس مشکل سے نمٹنے کی کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ ڈیرہ غازی خان کے سب ممبران کی میٹنگ arrange کریں۔ اپوزیشن کے حضرات آنا چاہیں تو most welcome اکٹھی میٹنگ ہو جائے گی۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! آپ پورے پنجاب کی خواتین کی میٹنگ کرائیں۔ تمام خواتین مل کر اس پر بہت اچھا کام کر سکتی ہیں۔ اس یقین اور دعا کے ساتھ کہ ہم انشاء اللہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

جناب سپیکر: آمین۔ میری دونوں اطراف کے ممبران سے گزارش ہو گی کہ مختصر بات کریں۔ آپ سب نے بات کرنی ہے تاکہ ریکارڈ پر یہ ساری چیزیں آ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آخر میں respond بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مصیبت میں مبتلا سیلاب زدگان بھائیوں کے لئے پنجاب اسمبلی میں عام بحث کے لئے آج کا دن مختص کیا۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب سمیت پاکستان کے سارے صوبے سیلاب کی شدید ترین صورتحال سے نبرد آزما ہیں۔ یہ یقیناً ایک قدرتی آفت ہے۔ اس وقت پوری دنیا کے لوگ ہم سے نہ صرف ہمدردی کر رہے ہیں بلکہ مدد کرنے کے لئے بھی پہنچ گئے ہیں۔ ہماری وفاقی حکومت پہلے دن سے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے نکلی ہے اس کی اس کوشش کو یقیناً سب کو appreciate کرنا چاہئے۔ وزیر اعظم پاکستان کی آواز پر جس طرح تمام دنیا کے ممالک نے ہمدردی کے ساتھ پاکستان

کے ان سیلاب زدگان لوگوں کے لئے فنڈز اور ضروریات زندگی کی اشیاء بھی فراہم کرنی شروع کر دی ہیں اس پر ہم اُن تمام ممالک کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو پاکستان کے اس مشکل وقت میں مالی اور اخلاقی طور پر ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ تمام ممالک کا بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر! سب سے اہم بات کرنے والی یہ ہے کہ اِس وقت وزیر اعظم کا ریلیف فنڈ قائم ہو چکا ہے جس میں تمام پاکستانی اور پاکستان سے باہر رہنے والے لوگ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تا کہ ہم جلد از جلد لوگوں کو ریلیف دے سکیں۔ میں پنجاب کی بات کروں گی کہ جس طرح سیلاب نے اپنی تباہ کاریوں سے اس پورے صوبے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہاں سب سے زیادہ ہمارا متاثرہ علاقہ جنوبی پنجاب ہے جس کے لئے یہاں پر میرے بہت سارے ممبران بھائیوں اور بہنوں نے آپ سے بات بھی کی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اِس وقت سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تمام لوگوں تک آگاہی پہنچ رہی ہے۔ وہاں پر کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، لوگوں کے پاس ادویات نہیں ہیں اور جو خیمہ پہلے چار ہزار روپے کا تھا وہ 15 ہزار روپے میں بِک رہا ہے۔ لوگوں کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں ہے، غریب لوگوں کے گھر سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں اور اب وہاں پر صرف اور صرف مٹی کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ اُن کی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو گیا ہے اور اُن کے مال مویشی جو اُن کی زندگی کا اثاثہ تھے وہ سب پانی میں بہہ چکے ہیں۔ آج اُن کی چیزیں اُن کے پاس موجود نہیں ہیں یعنی اُن کے گھر، مال مویشی اور نہ ہی اُن کی زمینیں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ جب ہم اپوزیشن کی طرف سے تنقید کی بات کرتے ہیں تو یقینی طور پر آپ کو حکومت کے اندر رہتے ہوئے کھلے دِل سے سننا چاہئے۔ اگر کہیں ہم غلط ہیں تو آپ اپنے جواب کے ذریعے ہمیں مطمئن کرنے کی کوشش کریں یا پھر ہماری تنقید پر عمل کر کے عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کریں بجائے اس کے کہ آپ اسی وقت دوسروں کی تقریروں کو interrupt کرتے ہوئے واویلا مچا کر ہاؤس کا decorum بھی خراب کریں اور بات بھی مکمل نہ ہونے دیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں سیلاب کے issue پر جو اقدامات کئے جانے چاہئیں تھے اس کی ابھی تک ہاؤس کے اندر بات نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں بتایا جا رہا کہ سیلاب زدگان کے لئے ہم کیا کیا ریلیف دے رہے ہیں، انہیں کتنی ادویات پہنچ چکی ہیں، اُن کے کھانے پینے کا کیا بندوبست کیا

گیا ہے، بچوں کو کتنا rescue کیا گیا ہے جبکہ خواتین کے بہت سے مسائل ہیں خصوصاً اُن کے علاج معالجے کے متعلق کوئی آگاہی نہیں دی جا رہی۔ اسی طرح وہاں پر لوگوں کو صاف پانی کس طرح مہیا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں اس کے متعلق بھی ہاؤس کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں کئی مہینے سے دیکھ رہی ہوں کہ ہمارا ہاؤس چل رہا ہے بلکہ سیلاب کی صورتحال میں بھی اجلاس چل رہا ہے اور ہاؤس کے اندر ممبران کی عدم دلچسپی بھی موجود ہے لہٰذا کیوں نہ ہم اجلاس کو ختم کر کے تمام لوگوں کو وہاں intact کرنے کا انتہائی قدم اٹھائیں۔ دوسری بات یہ کہ کیا عدالتی وزیر اعلیٰ کو یہاں پر موجود نہیں ہونا چاہئے، آج اسے یہاں briefing نہیں دینی چاہئے اور اگر اجلاس بلا رکھا ہے تو کیا ایوان کے اندر ممبران کو اعتماد میں نہیں لینا چاہئے کہ آپ لوگوں کے ریلیف کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں، نہ کہ آپ کی ڈیوٹی صرف بنی گالا کے اندر اپنے بیٹے سمیت حاضری دینے کے لئے ہے۔ وہ یہاں پر آئیں اور ہاؤس کو بتائیں کہ آپ عوام کے ریلیف کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

(قطع کلامیاں اور شور و غل)

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر بیشتر معزز ممبران حزب اقتدار پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے ہو گئے)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں بات کروں گی کیونکہ آپ نے floor مجھے دے رکھا ہے اور یہ ہاؤس کا decorum ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ controversial بات نہ کریں کیونکہ پھر اِدھر سے بھی جواب آئے گا۔ اِس وقت حکومت میں ساری جماعتیں موجود ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے اس لئے kindly آپ ممبران کو بتائیے کہ جب ہاؤس میں کوئی ممبر بول رہا ہو تو سب کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اپنے وقت پر بات ضرور کریں، اپنی تنقید بھی کریں اور اپنے طعنے بھی ہم پر کسیں تب ہم اِن کو منع نہیں کریں گے لیکن اپنی باری پر بات کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ساری جماعتیں حکومت میں ہیں اس لئے مل جُل کر کام کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! عدالتی وزیر اعلیٰ کو اِس وقت پورے جنوبی پنجاب کی عوام ڈھونڈ رہی ہے اور وہ لوگ تلاش کر رہے ہیں کہ ہمارا عدالتی وزیر اعلیٰ کدھر ہے جس نے ہمیں ریلیف بھی دینا تھا اور ہمارے فنڈز بھی release کروانے تھے۔ یہاں پر بات کی جا رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ نے آبیانہ معاف کر دیا ہے لیکن اُن لوگوں کی زمینیں ہی نہیں رہیں تو انہوں نے اُن سے آبیانہ کہاں سے لینا تھا۔ یہ کوئی ہوش کے ناخن لیں۔ یہاں پر آپ کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں اور ہم پر تنقید کر دیتے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ اپنا رویہ درست کریں آیئے مل کر ہم سیلاب زدگان کی مدد کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آگئی ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے آخری چند سیکنڈ چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، چند سیکنڈ بول لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے ہمیں قیامت کی نشانیاں بتانے اور قیامت سے ڈرانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ اچھائی کے لئے بتائی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: اِس وقت چونکہ آپ حکومت کے اندر موجود ہیں اور آپ ہی جوابدہ ہیں اس لئے قیامت میں سب سے زیادہ ڈر آپ کو ہونا چاہئے۔ مجھے اِس وقت شاعر اُستاد دامن صاحب یاد آ گئے ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ:

پتا لگے گا ساریاں پتراں دا، بول بولیاں دا کیہڑا بھا پاؤندا اے
کیہڑا چٹے جھاٹے دی لاج رکھدا اے، کیہڑا ماں دے سر سواہ پاؤندا اے

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ شاہدہ احمد!

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ احمد کا نام پہلے میرے پاس آیا ہے لہٰذا اِن کے بعد بات کر لیجئے گا۔ یہ نمبر لگا ہوا ہے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جو شعر پڑھا گیا ہے اس کو حذف کیا جائے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! وہ کہہ رہی ہیں کہ شعر کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہدہ احمد کے بعد سیموئل یعقوب صاحب اور پھر ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: اپوزیشن کی خاتون کیسی زبان استعمال کر رہی ہیں، کیا یہ ان کا طریقہ ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! اپوزیشن کی ممبر ہمارے ممبران کی بے عزتی کر رہی ہیں۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، میں یہ بات واضح کر دوں کہ ساری political parties اِس وقت حکومت میں ہیں۔ کوئی جماعت وفاق میں ہے، کوئی سندھ میں ہے تو کوئی جماعت پنجاب میں ہے لیکن اپوزیشن میں کوئی بھی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب عدالتی نہیں بلکہ elected وزیر اعلیٰ ہیں لہٰذا اپنے ریکارڈ کو درست کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب آپ بات کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: میں شروع کرتا ہوں اُس نام سے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک سیکنڈ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے راجہ صاحب بول لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری بہن نے عدالتی وزیر اعلیٰ کہا ہے تو میں انتہائی ادب کے ساتھ اُن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ انہوں نے دو مہینے لگائے تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو سابق وزیر اعلیٰ لکھنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ یہ عدالتی فیصلہ ہے کہ یہ سابق وزیر اعلیٰ بھی

نہیں لکھ سکتے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بن کر جو کوشش کی تھی وہ ساری دنیا کو پتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عدالت کا فیصلہ اور اس کے بعد اس ہاؤس کا اعتماد لے کر چودھری پرویز الٰہی صاحب وزیر اعلیٰ بنے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وہ elected وزیر اعلیٰ ہیں۔

وزیر امداد باہمی ،تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی صاحب اِن شاء اللہ تعالیٰ اپنے نام کے ساتھ وزیر اعلیٰ لکھتے بھی ہیں اور جب tenure پورا ہو گا تب سابق وزیر اعلیٰ بھی لکھیں گے لیکن اِن کے نام کے ساتھ وزیر اعلیٰ اِنشاءاللہ نہیں آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! آپ نے مجھے پہلے floor دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے آپ دونوں ڈیڑھ ڈیڑھ منٹ to the point بات کر لیں اور پھر محترمہ بات کریں گی۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! یہاں بہت بحث ہو چکی اور اپنے الفاظ سے تمام سیلاب زدگان کی بڑی مدد بھی کر لی ہے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! اگر رونے سے اُن کا درد دُور ہوتا ہے تو کل اجلاس بلائیں اور رو کر اُن کی مدد کر لیں۔ یہاں اداکاری سے اُن کی مدد ہو گی اور نہ ڈرامہ بازی سے ہو گی۔ میں ایک بات یاد کروانا چاہتا ہوں کہ آپ رونے کا حق صرف اُن کو دے دیں جن کے گھر اجڑے ہیں۔ محترمہ راحیلہ صاحبہ اب جا رہی ہیں لیکن وہ جاتے جاتے میرے الفاظ سُن کر جائیں۔ یہ رونے کا حق اُن کو دے دیں جن کے بچے مَر گئے ہیں اور جائیدادیں چِھن چکی ہیں:

یادِ ماضی عذاب ہے یا ربّ
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

جناب سپیکر! 2010 کا سیلاب آج بھی مجھے یاد ہے جب یہی لوگ تھے۔ اگر فنڈز کا استعمال صحیح کیا جاتا اور جس وجہ سے سیلاب آیا تھا اس کا اچھے طریقے سے تدارک کیا جاتا تو آج 2022 میں ہمیں یہ حال نہ دیکھنا پڑتا۔ یہاں پر تنقید کرنا بہت آسان ہے۔ ہم نے صرف تین سے چار سال حکومت کی ہے جس کا یہ ہم سے جواب مانگتے ہیں لیکن آج ہم بھی یہاں ایک سوال چھوڑ کر جاتے ہیں کہ جنہوں نے تیس تیس سال حکومتیں کر کے اس ملک کا یہ حال کر دیا ہے یہ سواہ تو اُن کے سَر میں پڑنی چاہئے۔ ٹھیک ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کے پاس اتنے لمبے بُوٹ اور ٹوپی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میرا یہ ایمان اور یقین ہے کہ میرا درویش اور پنجاب کا پرویز چند ہی دنوں میں آپ کو اپنی performance دکھائے گا اور سیلاب زدگان کی امداد اس طرح کرے گا کہ دنیا دیکھے گی۔ آپ دیکھیں کہ KPK میں میرے درویش اور پرویز خٹک نے ایسا کام دکھایا ہے کہ ابھی سیلاب کا پتا نہیں چل رہا۔ پنجاب میں بھی ہم نے جو حکمتِ عملی بنائی ہے اِن شاء اللہ آپ کو آٹھ سے دس دنوں میں پتا چل جائے گا کہ ہم کیا کام کرنے جا رہے ہیں اور کس طرح اپنے بچوں کو ریلیف دینے جا رہے ہیں۔ میں آپ سے ایک request کروں گا کہ پنجاب حکومت ہزاروں کی تعداد میں چائنا یا جہاں سے بھی blankets منگوانا چاہے تو آج ہی آرڈر کرے تاکہ ہمیں آگے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ احمد جی آپ بات کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ Coronavirus کے بعد پاکستان کے اوپر سیلاب کی مد میں ایک اور عذاب نازل ہوا ہے اس سیلاب کی مد میں ہمارے جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے وہ ہمارے grassroots level کے غریب لوگ ہیں مجھے انشااللہ تعالیٰ پوری امید ہے کہ جس طرح Coronavirus کی وباء سے ہماری حکومت نے اپنے آپ کو پوری دنیا کے سامنے منوالیا تھا اس طرح انشاءاللہ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اس سیلاب کے عذاب سے ہماری

حکومت اور ہم اپنے آپ کو منوا کے دکھائیں گے یہ ٹائم اس چیز کا نہیں ہے کہ اپوزیشن وہاں پر کھڑے ہو کر چیخیں ماریں یا ہم ان کو جواب دیں یہ ٹائم قومی یکجہتی کا ہے یہ ٹائم ہم سب کو ایک ہونے کا ہے ہم سب مل کر اس مصیبت سے اس ملک کو نکالیں انہوں نے ہماری جماعت کے اوپر بات کی جناب سپیکر! ہمارے چیئرمین جناب عمران خان نے دو گھنٹے میں 5 سو کروڑ اکٹھا کر کے پوری دنیا کو دِکھا دیا پاکستانی قوم کیا ہے اور چیئرمین عمران خان کیا چیز ہیں ہمارا عمران خان اگر اتنا مضبوط ہے اور اس میں اتنا جذبہ ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم سب ایم پی ایز اور ہمارے علاقہ کے جو مخیر حضرات ہیں اور عام لوگ بھی اس جذبہ کے ساتھ اپنے طور پر جگہ جگہ سے funds اکٹھے کر رہے ہیں اور پوری قوم ان لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے جو آج سیلاب کی زد میں مبتلا ہیں میں دعا کرتی ہوں آپ کے اس forum سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اور اس ملک پر رحم کرے میں پوچھتی ہوں اس اپوزیشن اور مودی سرکار کے جو یار ہیں ہماری وفاقی حکومت ان کو کیوں نہیں بولتے کہ اپنے پانی کو روکیں کیوں پاکستان کا نقصان کر رہے ہیں یہ وفاق میں جو مودی کے جو یار بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں اور میں اس دعا سے اللہ تعالیٰ اس ملک پر اپنا فضل و کرم کرے اور ہمیں اس قابل کرے کہ ہم ان victims کو جس حد تک relief دے سکتے ہیں ان کو relief فراہم کریں بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی محترمہ سعدیہ سہیل اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہاں بات ہو رہی ہے سیلاب کی بدحالی کی جو ایک pandemic بھی کہا جا سکتا ہے اور قدرتی آفت بھی کہا جا سکتا ہے اس ٹائم پاکستان کا 80 فیصد علاقہ زیر آب ہے بہت alarming situation ہے دونوں طرف سے اس پر بات کی گئی اور اس پر بہت حد تک سیاست بھی کی گئی آپ لوگ سیاست بھی کریں لیکن جب کوئی مصیبت آتی ہے، جب زلزلے یا سیلاب آتے ہیں اور سیلاب تو ہر سال آتا ہے آج پہلی بار نہیں آیا اس کی شدت زیادہ ضرور تھی اور یہ پہلے سے alarming situation تھی بار بار Environment Department کہہ رہا تھا اس بار بار شیں extra ordinary ہونی ہیں میں پچھلے tenure میں ہمیشہ یہی بات کرتی رہی مجھے بتائیں جب آفات آپ کے سر پر آ جاتی ہیں تو پھر ہم سب ایک دم اٹھ پڑتے اور بھاگنے ڈورنے لگ جاتے ہیں ایک Disaster Management System ہوتا ہے جو ہمیں مصیبت کے آنے سے

پہلے آگاہ کرتا ہے ہم اس system پر زور کیوں نہیں دیتے سیلاب تو ہر سال آنا اور ہر بار آنا اور ہر بار آپ کے شہروں کو بہا کے لے جانا سیلاب نے جب کہ یہ سیلاب کا پانی million dollar water ہوتا ہے ہمیں اپنے اپنے انفرادی ایجنڈے سے نکل کر ایک قوم کی طرح سوچنا چاہئے ہماری حکومت نے ڈیم بنانا شروع کئے تھے میں آپ سب سے پوچھتی ہوں آپ نے کبھی کوئی dam, reservoir بنانے کی ایک فیصد effort کی ہے آپ نے کبھی توجہ ہی نہیں دی اس کی طرف، ہم کہتے ہیں سڑکیں بنا لو buildings بنالو آپ کا زرعی ملک ہے اور اگر بارشیں آتی ہیں تو بارشیں نعمت ہوتی ہیں آپ پانی کی قحط سالی کی طرف جا رہے ہیں 2025 میں اللہ نہ کرے پاکستان 2025 تک قحط سالی کی طرف جا رہا ہے پانی کی سطح بہت تیزی کے ساتھ کم ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ہر سال ہم پر نوازش کرتا ہے بجائے اس کے ہم اس پر کام کریں ہمارے لئے یہ نوازش وبال بن جاتی ہے کیوں کہ ہمیں اللہ کی نعمتوں کو اس کی عطا کی ہوئی چیزوں کو سنبھالنا کیسے ہے اس کا سدباب کیسے کرنا ہے ہم محل کھڑے کر سکتے ہیں لیکن ہم reservoir نہیں بنا سکتے۔ لاہور میں ہمیشہ ایک چوک میں پانی کھڑا ہو جاتا تھا اور اس میں ایک وزیر اعلیٰ بوٹ پہن کر کھڑے بھی ہو جاتے تھے ہمیں جب ذمہ داری ملی تو اس کی ایک چھوٹی سی effort بتا رہی ہوں کہ WASA نے گیارہ underground reservoir بنانے تھے وہ صرف ابھی دو بنائے ہیں۔ وہاں بارش کے دو گھنٹے بعد پانی ختم ہو جاتا ہے اتنی چھوٹی سی effort difference make کر سکتا ہے تو why not ہم بیٹھ کر یہ strategy بنائیں کہ آئندہ اس پانی کو کیسے اپنے مستقبل کے لئے save کریں اور ہمیں پانی کی اس قلت کو ختم کرنے کے لئے اس پانی کی utilization کیسے کرنی ہے۔ یہ جو ہم سیاست میں ایک دوسرے پر corruption کے وار کرتے ہیں کل عمران خان نے telethon کیا چار پانچ گھنٹے میں پانچ سو ارب روپے جمع کئے ساری leadership یہ initiative لئے مریم نواز، شہباز شریف اور بلاول بھی telethon کریں ایک تو سب کو اپنی worth کا بھی اندازہ ہو جائے گا کہ ان میں کتنی credibility ہے first time چین نے funds وزیر اعظم کو نہیں بھجوایا بلکہ صدر پاکستان کو بھجوایا ہے تو یہ لمحہ فکریہ تو ہے آج اس floor of the House سے میری تمام حکومتوں سے گزارش ہے دو جگہ ہماری حکومت ہے ایک جگہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہے وفاق میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے آپ سب سے request ہے اکٹھے بیٹھ کر یہ سوچیں اس سیلاب کے پانی کو کس طرح سے save کرنا ہے سیلاب تو ہر سال آتے ہیں ہم نے dams, reservoirs and

canals بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم بجلی کی کمی کو بھی پورا کر سکیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو بچا سکیں آپ یقین کریں آپ کی آنے والی نسلیں آپ کو اس وجہ سے یاد نہیں کریں گی کہ آپ کی کتنی جائیداد تھی آپ کا کیا نام تھا وہ یاد کریں گی کہ آپ ان کے لئے کیا چھوڑ کر جا رہے ہیں بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ آباد

جناب چیئرمین: جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، پاکستان کو اس وقت تاریخ کے بدترین سیلاب کا سامنا ہے اور جو لوگ وہاں پر جا رہے ہیں یعنی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا visit کر رہے ہیں تو بقول ان کے وہاں پر بہت بڑی تباہی ہوئی ہے۔ پاکستان کو بہت سارے سال اس تباہی کو قابو کرنے میں لگ جائیں گے لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم مل کر اس پر timely مکمل planning کریں تاکہ اسے مکمل طور پر کنٹرول کیا جائے۔ ہمیں اس مسئلے کو سیاست سے ہٹ کر بطور پاکستانی اور بطور قوم نپٹنا چاہئے۔ اس وقت جو صورت حال پنجاب میں ہے تو ہمارا جنوبی پنجاب مکمل طور پر سیلاب سے تباہی کا شکار ہے۔ Rest of the Punjab میں جو "Lumpy Skin" کا مرض جانوروں میں پھیلا ہوا ہے جس سے ہمارے مویشی پالنے والے لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں کیونکہ ان کا بھی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ایک بہت اہم بات یہ ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اس وقت خوراک کی جو صورت حال ہے، موجودہ بھی اور مستقبل کے حوالے سے بھی اس پر خصوصی طور پر focus کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھی باقاعدہ plan بنانا چاہئے کیونکہ اس وقت ہماری تمام فصلیں جو وہاں پر کھڑی تھیں اور جتنے بھی درخت تھے وہ سب تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ اب گندم کی کاشت کا وقت آنے والا ہے لیکن وہاں پر گندم کے لئے زمین تیار نہ ہے اور لوگوں نے جو بیج رکھے ہوئے تھے وہ بھی سب کے سب ضائع ہو چکے ہیں۔ کپاس کی فصل مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور وہاں پر اس وقت current food assessment کی ضرورت بہت important ہے کہ لوگوں کو ابھی اور مستقبل کے لئے بھی food مہیا کی جائے۔

جناب چیئرمین! وہاں پر جانوروں کا بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو میں یہ چاہوں گی کہ ان کا مکمل data اکٹھا کیا جائے اور لوگوں کے جانوروں کا جتنا بھی نقصان ہوا ہے انہیں جانور provide کئے جائیں۔ ہمیں وہاں پر زراعت کی support پوری کی پوری دینی چاہئے تاکہ ان پر جو مشکل وقت ہے اس کے بعد ان کی زندگی کم از کم ایک flow میں آسکے اور ایک طریقہ کار پر چل سکے۔ اس وقت ہمیں اپنی پوری energy اور پورے فنڈز flood affected areas کی طرف divert کرنے چاہئیں اور وہاں پر ہماری priority ہونی چاہئے کہ ہمارے جنوبی پنجاب کا جتنا علاقہ متاثر ہوا ہے اسے ہم انشاءاللہ تعالیٰ بحال کریں۔

جناب چیئرمین! دوسرا اہم مسئلہ وہاں پر دیکھنے میں یہ بھی آرہا ہے کہ وہاں پر لوگوں میں skin diseases اور stomach کے بہت زیادہ issues بڑھ رہے ہیں تو ہمارے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے میڈیکل کے شعبوں کے تمام ڈاکٹروں کو مکمل طور پر وہاں پر divert کریں اور ان کی area wise duties لگائی جائیں تاکہ لوگوں کو مکمل طور پر medical care provide ہو سکے۔

جناب چیئرمین! ہمارے بہت سارے ممبران نے بات کی ہے لیکن ہماری priority ڈیمز ہونے چاہئیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ ڈیمز بنانے چاہئیں جہاں پر mini dam بنتا ہے وہاں پر mini dam بنایا جائے، جہاں پر small dam کی feasibility بنتی ہے وہاں پر small dam بنایا جائے اور جہاں پر بڑے ڈیم جیسے "کالا باغ" ڈیم کا منصوبہ ہے تو اسے ہمیں priority پر رکھنا چاہئے۔ جب تک ہم واٹر ریزروائرز نہیں بنائیں گے تو ہمارا پانی اسی طرح سے ضائع ہوتا رہے گا۔ ابھی ہم نے دیکھا کہ جب گرمیاں شروع ہوئیں تو ہم خشک سالی کا شکار تھے اور جب بارشیں ہوئیں تو سیلاب کا شکار ہیں تو ان دو extreme conditions سے پاکستان دوچار ہے جبکہ انڈیا نے اب تک پانچ ہزار سے زائد ڈیمز بنا لئے ہیں لیکن ہمارے پاس شاید 300 کے قریب بھی ڈیمز نہیں ہیں تو ہماری priority dams mini dams and small dams ہونے چاہئیں اور as soon as possible feasibility بنائی جائے اور اگلے جتنے فنڈز ہیں ہم اس طرف divert کریں تاکہ اپنے مستقبل کو ہم secure کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ہم سب لوگ اپنی capacity میں flood کے لئے fund raising بھی کر رہے ہیں، ہر کوئی اپنی کوشش بھی کر رہا ہے، مختلف آرگنائزیشنز بھی کام کر رہی ہیں، پرائیویٹ سیکٹر بھی، گورنمنٹ بھی اور جس پارٹی سے بھی جس کسی کا تعلق ہے سب لوگ اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وہ فنڈز اکٹھے کریں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو مکمل طور پر ریلیف دیں لیکن میں یہاں پر یہ بھی تجویز دینا چاہوں گی کہ ہمارے اسی ایوان سے کمیٹیاں بنانی چاہئیں اور گروپس بنانے چاہئیں جنہیں ایک ایک area assign ہو، لوگوں کو باقاعدہ direction دی جائے کہ وہاں پر کس چیز کی ضرورت ہے اور کس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بہت سارے فلڈ کیمپس میں دیکھا ہے اور even وہاں سے بھی شکایات آتی ہیں کہ لوگ وہ سامان بھیج رہے ہیں جس کی ابھی ضرورت نہیں ہے یا فی الحال وہاں پر ان چیزوں کا متاثرہ علاقوں کو فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں لوگوں کو مکمل طور پر گائیڈ کرنا چاہئے اور ہماری حکومت کمیٹی بنائے، سب لوگ مل جل کر اس کے لئے کوششیں کریں، جو ground realities ہیں اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس کے مطابق اپنی contributions کر سکیں۔ پاکستان اس وقت top ten ممالک میں آتا ہے جو کہ global warming سے directly affected ہیں تو اس کے لئے بہت سارے measures ہمیں لینے پڑیں گے۔ اگر ہم نے بروقت measures نہ لئے تو آئندہ بھی ہمیں اسی طرح کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں proactive efforts کرنی چاہئیں لیکن ہم ہمیشہ reactive ہوتے ہیں کہ جب ایک نقصان ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم reactions کی طرف جاتے ہیں اس لئے ہمیں proactive measures لینے چاہئیں۔ پاکستان ہمارا ملک ہے، ہم سب نے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوشش کی ہے اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب ظہیر عباس!

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلے علی محمد و علی آل محمد۔ شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس موضوع پر بات کر سکوں جو کہ اس

وقت پورے پاکستان کے لئے اور پورے پاکستان کی عوام کے لئے اتنی شدت کے ساتھ ہمارے ذہنوں کو اور ہماری روز مرہ زندگی کو متاثر کر رہا ہے۔ سب سے اہم issue اس وقت سیلاب کی تباہ کاریاں ہیں جس سے related مختلف administrative issues develop ہو رہے ہیں اور جو نقصانات اس قوم کو برداشت کرنے پڑ رہے ہیں تو میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس مشکل گھڑی اور اس دردناک گھڑی میں کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں کہ ہم اپنے ان پاکستانیوں کے لئے چاہے وہ بلوچستان ہو، چاہے وہ سندھ ہو، چاہے وہ پنجاب ہو اور چاہے وہ کے پی کے ہو، جس درد سے اور جس الم سے وہ لوگ گزر رہے ہیں ہم یہاں اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اس کو دل کی گہرائیوں سے ضرور محسوس کر سکتے ہیں لیکن ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم کس طرح سے ان کا مداوا کریں۔

جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اپنی مخلوق کے لئے اس کرہ ارض میں اُتاری ہیں اور بہت ساری نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے سورہ الرحمن میں فرمایا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم 0 فبای الاربکما تکذبن 0 اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے مخاطب ہو کر کہا ہے اور تم میری کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

جناب چیئرمین! پانی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جب اس نعمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہیں پہنچانیں گے تو وہ پھر آفت calamity میں بدل جاتی ہے۔ تین سالوں کے بعد ایک cycle آتا ہے جس پر dry seasons آتے ہیں اور پھر rainy seasons آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کام ہونا چاہئے تھا۔ ابھی جو صورت حال develop ہو رہی ہے اور جو لوگ یہاں سے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کے لئے جا رہے ہیں تو راستے میں چوریاں اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں یعنی جو سامان لے کر جایا جا رہا ہے اسے لُوٹا جا رہا ہے تو ہمیں اس پر effective measures لینے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! ایک اہم بات یہ ہے کہ جب تک ہم کسی چیز کی سزا اور جزا کے بارے میں بات نہیں کریں گے تو وہ چیز کبھی ختم نہیں ہو گی۔ آپ ایک جوڈیشل کمیشن بنائیں کیونکہ قوم کا نقصان ہوا ہے اور ہمارا جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ جوڈیشل کمیشن یہ develop کرے کہ جو پچھلی حکومتیں تھیں، اس پر کون کون سے ادوار گزرے ہیں، کون کون سے وزرائے اعلیٰ رہے ہیں، کون کون سے وزرائے اعظم رہے ہیں اور کتنی کتنی بار رہے ہیں۔ اس کے بعد 2002 میں جب

چودھری پرویز الٰہی صاحب صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے تو انہوں نے سیلاب کو روکنے کے لئے کس طرح سے effective measures لئے، کس طرح سے کچھی کینال اور پنجاب میں سیلاب کی روک تھام کے لئے فنڈز allocate کئے تھے، اس کے بعد کے وزرائے اعلیٰ نے کیونکر اسے damage کیا اور کیونکر وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی صاحب کے allocated funds کو دوسرے فنڈز میں تبدیل کر دیا جس کی وجہ سے سیلاب کی تباہ کاریاں بڑھ گئی ہیں۔ یہ کمیشن فیصلہ کرے کہ کون اس کا ذمہ دار ہے اور یہ جو قومی آفت کے طور پر آئی ہے باقاعدہ کمیشن کو اس کا رزلٹ دینا چاہئے۔ ہم صرف اور صرف اس چیز پر گزارہ نہیں کر سکتے کہ یہ بارشیں ہوئی ہیں، دریاؤں میں پانی آیا ہے اس وجہ سے ایسا ہوا ہے اس میں پچھلی حکومتوں کا گناہ شامل ہے اور اُن کو سزا ملنی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمارے دو محکمہ جات جن میں ایک National Disaster Management ہے اس کا کیا role ہے وہ کیا کر رہا ہے؟ دوسرا IRSA (INDUS River System Authority) ہے یہ اتھارٹی اپنا role کیسے play کر رہی ہے؟ انڈیا پہلے کس طرح سے پانی روکتا ہے اور جب زیادہ پریشر آتا ہے تو کس طرح سے چھوڑ دیتا ہے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن کو دیکھنا چاہئے تھا۔ میاں نواز شریف صاحب کتنے ادوار وزیر اعظم رہے، ان کے بھائی میاں شہباز شریف صاحب کتنی بار وزیر اعلیٰ رہے کمیشن کو اِن سب چیزوں کا جائزہ لینا چاہئے اور ان کا احتساب کرنا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ مجھے کل ڈیرہ اسماعیل خان جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک ضلع ٹانک ہے جہاں ہمارے کچھ ٹیم کے ممبران موجود ہیں جنہوں نے مجھے inform کیا کہ وہاں پر حالات کافی خراب ہیں اس لئے آپ یہاں ضرور تشریف لائیں۔ جب میں وہاں گئی ہوں، ہم امدادی سامان لے کر گئے تھے وہاں ہم نے جو حالات دیکھے ہیں اُن کو جتنا بیان کیا جاتا ہے یا جتنا چینلز پر دکھایا جاتا ہے یقین کریں کہ وہ بہت کم ہے وہاں بہت بُری حالت ہے۔ وہاں پر حالات یہ ہیں کہ راستہ نہیں مل رہا جس پر چل کر اُن کے گھروں کے حالات دیکھے جا سکیں۔ لوگوں کو اس قدرتی آفت نے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ آج بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنی حکومت

سے یہ درخواست کروں گی کہ definitely ہماری پنجاب حکومت پر بہت بڑی ذمہ داری آئی ہے کیونکہ ہمارا جنوبی پنجاب بھی بہت effect ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں دوسرے صوبوں کی بھی مدد کرنا پڑے گی۔ ٹانک کے ایریا میں آدھے سے زیادہ کی آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ وہاں بچوں، خواتین اور مَردوں کی deaths ہوئی ہیں۔ اُن کا سب سے بڑا نقصان ان کے گھروں کا ہوا ہے۔ وہاں ہمیں ایک issue یہ نظر آیا کہ جب ڈویلپمنٹ کی گئی تو سیوریج سسٹم proper نہیں تھا جس کی وجہ سے وہاں پر زیادہ نقصانات ہوئے۔ دوسری چیز جس کی طرف ہر کوئی توجہ دلا رہا ہے وہ ہمارے ڈیم ہیں۔ اگر ہمارے ڈیم بن جائیں تو ہم اس قدرتی آفت سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہماری پوری قوم کو یکجا ہونا پڑے گا۔ اگر پوری قوم ایک پلیٹ فارم پر ہو گی تو تب ہی ہم ان آفات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اِس وقت بات یہ نہیں ہے کہ کون سا صوبہ ہے، کون سی قوم ہے یا کون سا فرقہ ہے بلکہ اِس وقت ہم سب کو قومیت اور پاکستان پر بات کرنی چاہئے۔ ہمیں پاکستان کے لئے کام کرنا چاہئے اور آگے بڑھنا چاہئے۔ میری یہ درخواست ہے کہ ضلع ٹانک کے لئے اگر ہماری گورنمنٹ کچھ کر سکے تو please وہاں کے لوگوں کے لئے ضرور مدد کی جائے۔ Thank you

جناب چیئرمین: جی، ملک ارشد صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میرے خیال میں آپ کے سٹاف نے بھی آپ کو یاد نہیں کروایا کہ ہاؤس کا ٹائم بڑھانا ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اجلاس کا ٹائم 8 بجے تک ہے۔ اجلاس 3 بجے شروع ہوا تھا اور 8 بجے ختم ہونا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے 2 بجے کا ٹائم دیا تھا یا 3 بجے کا؟

جناب چیئرمین: رانا صاحب! 3 بجے کا ٹائم دیا تھا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کے متعلق بات ہو رہی تھی اور ممبران نے اپنی اپنی بات کی جس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ذاتی تنقید کی بات کی گئی اسے شاید سیلاب زدگان کو تو کوئی عافیت اور تقویت حاصل نہ ہو لیکن

اس سے دل آزاری ضرور ہوئی ہے۔ یہاں اُس شخصیت کی بات کی گئی جو محسن پاکستان ہے۔ میاں نواز شریف نے موٹر ویز بنائیں، سی پیک بنایا لیکن اِن لوگوں کو یہ بات یاد نہیں آئی۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: لیکن ڈیم تو نہیں بنائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ذرا ہاؤس in order فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! ہاؤس in order ہی ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! انہیں کہیں کہ آپ کا وقت گزر گیا ہے اب مجھے بات تو کرنے دیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب چیئرمین! یہ جتنا بھی مانگیں ان کو ٹائم دیں، یہ بہت ٹائم لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین صاحب کو بات کرنے دیں میں بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں پندرہ، پندرہ منٹ بات ہوئی ہے اور جب میں نے بات کرنا شروع کی تو چودھری صاحب بول پڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! چلیں، آپ بات کریں آپ کی مہربانی۔

چودھری ظہیر الدین: جناب چیئرمین! یہ وقفہ سوالات میں بھی پورا ایک گھنٹہ لے لیتے ہیں اب بھی انہیں ٹائم دے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: چودھری صاحب! ملک صاحب آپ سے اجازت نہیں مانگ رہے وہ Chair سے مانگ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری صاحب! آپ کو گھنٹہ یاد رہتا ہے کیونکہ آپ کے فیصل آباد میں گھنٹہ گھر ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ Chair سے مخاطب ہوں اور بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ میرے سینئر ہیں۔

جناب چیئرمین: سینئر نے اچھی بات کی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! چودھری صاحب ماحول کو خود خراب کرنا چاہتے ہیں آپ اِن کو ہدایت جاری فرمائیں کہ ماحول خراب نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اِن کی طرف سے ذاتی تنقید کی گئی ہے کہ یہ بوٹ پہن کر اور پتا نہیں کیا لے کر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ اِن سے مانگ کر نہیں لائے تھے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! چودھری صاحب آپ سے محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ چودھری صاحب نے بات نہیں کی کسی اور صاحب نے بات کی ہے۔ میں اس بات کو condemn کرتا ہوں جو میری قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے بارے میں کی گئی ہے۔ یہ بالکل جوڈیشل کمیشن بنائیں، راجہ بشارت صاحب! آپ جوڈیشل کمیشن بنائیں اور وہاں سے شروع کریں جو پیسے "ڈیم بناؤ، پاکستان بچاؤ" کے نام سے آئے تھے۔ وہ دو شخصیت سے شروع کریں جنہوں نے پاکستان اور پاکستانی عوام کے ساتھ فراڈ کیا۔ وہ اربوں، کھربوں روپے لوٹ کر لے گئے جس میں ایک سابق چیف جسٹس اور ایک سابق وزیر اعظم ہیں۔ یہ جوڈیشل کمیشن یہاں سے بنائیں، اِس خان سے بنائیں جو سارا مال لوٹ کر کھا گئے اور صرف نام کا ڈیم بنا گئے۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اگر آپ تنقید کریں گے تو اِدھر سے بھی تنقید ہو گی۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جو انہوں نے بات کی ہے۔۔

جناب چیئرمین: پھر اِدھر سے بھی تنقید آئے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بالکل جوڈیشل کمیشن بنانا چاہئے۔ (شور و غل)
جو شور کر رہے ہیں پہلے ان کو باری دے دیں۔ انہیں decorum سکھائیں آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ کو floor دیا گیا ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ان کو تمیز سکھائیں۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: تمام ممبران تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب چیئرمین! یہ شرارت کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: انہیں تمیز سکھائیں یہ خود شرارتی ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ مجھے address کریں۔ آپ کے بعد یاور بخاری صاحب کی باری ہے وہ بات کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: یہ بات تو سنیں۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: ملک صاحب کے بعد یاور بخاری صاحب کی باری ہے وہ ان کی بات کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وہ دیں جواب لیکن پہلے میری بات تو سنیں۔ جب بات سنیں گے تو پھر جواب دیں گے۔ ان کے اندر تو اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ بات سن سکیں، یہ بات تو سنتے نہیں تو جواب کیا دیں گے؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بات کریں، ساہیوال میں سیلاب آیا ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں سیلاب زدگان کی بات کر رہا ہوں۔ یہ بات تو کرنے نہیں دے رہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ House in order کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، House in order ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ڈیشنل کمیشن بنائیں اور آج تک جن جن لوگوں نے کالا باغ ڈیم اور جتنے بھی ڈیمز ہیں بننے نہیں دیئے ان لوگوں کا قلع قلع کیا جانا چاہئے۔ جو اصل بنیاد اور اصل مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ پانی۔۔۔(قطع کلامیاں)۔۔۔ آپ انہیں بات کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، no cross talk, no cross talk. آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ دو منٹ میں wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے کہتے تو میں بات ہی نہیں کرتا لیکن انہیں تمیز سکھا دیں کہ بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ سیلاب پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ نئے نئے آئے ہیں انہیں کسی سکول میں داخل کروائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ٹریژری بنچز کو provoke کر رہے ہیں، آپ اس طرح نہ کریں اور آپ سیلاب پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں specific بات کر رہا ہوں۔ I am not provoking to any treasury benches.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سید یاور عباس بخاری صاحب! آپ بات کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب چیئرمین! یہ آدھے گھنٹے سے بات کر رہا ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: but I am asking only for that person جو بات کو interrupt کر رہا ہے۔ میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دو تین باتیں کی گئی ہیں [**********]۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: چلیں! Thank you very much. یہ الفاظ expunge کرتے ہیں۔ سید یاور عباس بخاری صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے بات مکمل نہیں کرنے دیں گے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: آپ لوگوں نے جو کچھ پچھلے چار مہینے اسی اسمبلی میں کیا ہے آپ اب بھی وہی کچھ کرنا چاہ رہے ہیں۔جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! **اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم**۔ابھی تک ہمارے جتنے بھائی یہاں پر ہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئرمین! ابھی تک ہمارے جتنے بہن بھائیوں نے تقریریں کی ہیں وہ ان لوگوں نے صرف اور صرف ایک بات کی ہے کہ کیا تباہ ہوا ہے اور ہمارے لوگوں پر اللہ کی طرف سے کتنا بڑا امتحان آیا ہے۔میں تھوڑی سی مختلف بات کرنا چاہوں گا۔میں بہت حد تک اپنے بھائی اور اپنے اسمبلی کے فاضل رکن ملک ظہیر عباس کھوکھر صاحب کی بات کے ایک حصے سے اتفاق کروں گا کہ ہم لوگ ہر پانچ سات سال کے بعد یہی رونا پیٹتے ہیں اور ہمیں بین الاقوامی اداروں کے پاس جا کر اپنے لوگوں کے لئے امداد مانگنی پڑتی ہے۔میں یہاں پر معزز الفاظ ادا کر رہا ہوں اور ہم لوگوں نے آج تک کبھی یہ نہیں سوچا،اور میں اپنے معزز بھائی جناب محمد ارشد ملک صاحب کی بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے جو بولا کہ جن جن نے کالا باغ ڈیم کی مخالفت کی ہے ان سب چوروں کو کٹہرے میں کھڑے کر کے سزا دی جائے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

سید یاور عباس بخاری: کیونکہ ان میں سے آدھے بندے تو ان کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔چاہے اے این پی ہے، چاہے پیپلز پارٹی ہے، چاہے جو بھی پارٹیاں ہیں جو ان کے ساتھ کھڑی ہوئی ہیں وہ کالا باغ ڈیم کی مخالف ہیں۔ہم لوگوں نے اپنے دور حکومت میں تین ڈیمز شروع کئے۔ایوب خان کے دور میں بھی یہ کام نہیں ہوا تھا۔تین ڈیمز جس کے اندر ہم نے دیامیر بھاشا، داسو ڈیم اور مہمند ڈیم شروع کئے۔آپ ابھی مجھے یہ بتائیں کہ ان کے strategy کے اندر کون سے ڈیمز تھے؟ہم نے جس حکمت عملی سے کام شروع کیا، یہ ڈیمز صرف پانی ذخیرہ نہیں کرتے بلکہ یہ بجلی بھی بناتے ہیں اور سیلاب کے وقت جب اضافی پانی آتا ہے اس پانی کو divert بھی کرتے ہیں۔مجھے یہ بتا دیں کہ 1982 سے ان کی حکومت پنجاب میں آ رہی تھی ان لوگوں نے سیلاب کو روکنے کے لئے آج تک کیا کیا؟1982 سے یہ

لوگ چاہے چور دروازے سے آئے، چاہے سیدھے دروازے سے آئے یا کسی کی گود میں بیٹھ کر آئے اور جن کی گود میں بیٹھ کر آئے انہوں نے کیا کیا؟ سوائے بڑے پراجیکٹس جن کے اندر پیسا مارا اور Avenfield کے اپارٹمنٹ بنائے۔ ان لوگوں نے کیا کیا یہ صرف ہمیں دکھا دیں۔ یہ سیلاب کی جو بربادی ہے، یہ ہمارے لوگوں پر جو امتحان ہے وہ ان ظالموں کی وجہ سے ہے جن لوگوں نے پنجاب کو لوٹا۔ ان لوگوں نے پنجاب کے ہر ادارے کو تباہ کیا اور پیسے لے کر لوگوں کو بھرتی کیا۔ ان لوگوں نے اپنے ماما چاچا کے بچوں کو بھرتی کیا۔ ان لوگوں نے پنجاب میں کیا کیا؟ سوائے پنجاب کو تباہ کرنے ان لوگوں کے پاس دکھانے کے لئے کچھ نہیں ہے اور جو تین موٹرویز بنائیں اس پر انٹرنیشنل کتابیں پڑھیں میگزین پڑھیں ان لوگوں نے 160 ملین ڈالر صرف موٹرویز میں کمایا اور یہ بین الاقوامی میگزین بتاتی ہیں اور انٹرنیشنل رائٹرز بتاتے ہیں۔ اگر ان میں جرات ہے تو جا کر ان کو کورٹ میں pursue کریں اور بولیں کہ ان پر غلط الزام ہے۔ یہ لوگ باتیں اور کرتے ہیں اور ان کا عمل کچھ اور ہے۔ وہاں پر جس معصوم بزرگ عورت کو گلے لگایا، ایک اور ہماری فاضل ممبر فوٹو کھینچ رہی تھی تو ان کی موصوف لیڈر ایک پیسا نہیں دے کر آئی۔ میں ان سے اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ zero plus zero is equal to zero. ان کے پاس اس کے علاوہ دکھانے کو کچھ نہیں ہے۔ ان کے جو وزیر اعظم ہیں ان کا پانچ دن سے سیلاب کے لئے فنڈ اکٹھے کرنے کا اعلان کیا تو پانچ دن میں ایک لاکھ 27 ہزار روپے اکٹھا کیا اور ہمارے پرائم منسٹر عمران خان نے 90 منٹ میں 5 ارب روپے اکٹھا کیا۔ آپ مقابلہ لوگوں کی فلاح کے لئے کریں، اپنے چوروں کو بچانے کے لئے نہیں۔ ہم لوگ پنجاب کے لوگوں کی فلاح کی بات کرتے ہیں تو یہاں پر ہماری ایک کمیٹی بنائی جائے کہ آئندہ پنجاب میں سیلاب روکنے کا کیا طریق کار ہے، ہم لوگ کس طریقے سے ڈیمز بنائیں، ہم کس طریقے سے جو اضافی پانی آتا ہے اس کو اس طرف divert کریں جہاں پر ہمارے پاس پانی کی قلت ہے۔ ہم لوگ اس پانی کو ضائع ہونے اور تباہی مچانے سے روکیں۔ اللہ کی اس نعمت جو اس وقت لوگوں پر تباہی بن کر آئی ہوئی ہے تو ہمیں لوگوں کو اس امتحان سے نکال کر ان علاقوں میں لے جائیں جہاں پر پانی نہیں ہے اور ان علاقوں کو دوبارہ گرین کریں تاکہ ہم وہاں پر اپنی فصلیں اُگا سکیں۔ بہت مہربانی۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے کورم پورا کروائیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ speech کو wind up کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ کو آواز سنائی نہیں دے رہی۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں احتجاجاً واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد ارشد ملک ایوان سے
واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے سنا نہیں ہے کہ جناب محمد ارشد ملک صاحب نے کیا کہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): رانا صاحب! انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ آپ کا ہمیں بڑا احترام ہے لیکن اگر ایک طرف حساس معاملے پر بات ہو رہی ہے تو آپ اس میں اپنی seriousness دیکھیں کہ آپ اکیلے یہاں تشریف فرما ہیں۔۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: چیئرمین! یہ بات مناسب نہیں ہے، بڑے افسوس کی بات ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ہم wind up کر رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): ہم نے آپ کے کہنے پر debate شروع کی تھی لیکن seriousness دیکھیں کہ آپ اکیلے یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ لوگوں کے ساتھ آپ کی جو ہمدردی ہے وہ تو ہمیں نظر آ گئی ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: کیا آپ کا کورم پورا ہے۔ کیا قاعدے کے مطابق ہاؤس چلایا جا رہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): کیا جب وہاں پر آپ کے ایک رکن provoke کر رہے تھے تو ہم بھی انہی لوگوں کی بات کرنے لگے ہیں اس کے لئے کورم نہ بھی ہو تو خدا کا خوف کریں اور تشریف رکھیں۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: دیکھیں! کیا قانون اور قاعدہ کے مطابق ہاؤس کو چلایا جارہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): آپ یہاں پر اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر کیا قاعدہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم عوام کے مفاد کی بات کر رہے ہیں، جب ہم ان لوگوں کی بات کر رہے ہیں جو اس وقت مصیبت کا شکار ہیں تو وہاں پر اس قسم کا شگوفہ چھوڑنا کہ کورم نہیں ہے کورم نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ مجھے رانا محمد اقبال خان صاحب کا بہت احترام ہے لیکن آج جو ان کا کردار ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے مخاطب ہوں اور آپ سے بات کر رہا ہوں کہ بڑا افسوس ہے کہ کورم کی نشاندہی کی گئی اور آپ اس پر توجہ نہیں دے رہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہاں پر بات ہوئی کہ فنڈز اکٹھے کئے جائیں تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان نے ٹیلی تھون کے ذریعے چند گھنٹوں میں 5 ارب روپیہ اکٹھا کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا ان پر اعتماد کرتی ہے۔ یہاں محترمہ سعدیہ سہیل رانا میری بہن اُنہوں نے کہا کہ تمام سیاسی قیادت پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے تو میں اُن سے معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں آج اس وقت ہماری جو قومی قیادت ہے اُس میں عمران خان کے علاوہ کسی پر بھی بیرونی ممالک کے لوگ اعتماد نہیں کرتے، لوگ انہیں چور سمجھتے ہیں اور یہ چور ہیں ان کے کہنے پر کوئی ایک پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف رانا محمد اقبال خان نے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ کورم پورا نہیں ہے اور ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اب یہ تشریف لے جا چکے ہیں میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ " قرض اتارو ملک

سنوارو" کس کی سکیم تھی، ان ہی کی سکیم تھی اربوں روپے اکھٹے کئے اور وہ کدھر گئے، آج اُس کا حساب کون دے گا؟ جن لوگوں کا ماضی یہ ہو کہ عوام کا پیسا لے کر وہ اپنے خزانے بھرتے رہے ہوں اور بیرون ملک جائیدادیں بناتے رہے ہوں اُن پر لوگ اعتماد نہیں کرتے اس ملک کے رہنے والے لوگ اور بیرون ممالک رہنے والے لوگ اگر اعتماد کرتے ہیں تو عمران خان پر کرتے ہیں، چاہے سیلاب کی صورت حال ہو، چاہے شوکت خانم ہسپتال ہو، کچھ بھی ہو لوگ عمران خان پر اعتماد کرتے ہیں اور اُس کے توسط سے لوگوں تک اپنی امداد پہنچانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے دو دن پہلے آپ نے دیکھا کہ محترمہ مریم نواز صاحبہ 80,85 گاڑیوں کا قافلہ لے کر سیلاب زدگان کی امداد کے لئے گئیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ اُن کی گاڑیوں کے پیچھے 80,85 امدادی سامان کے ٹرک ہوتے پھر تو پتہ چلتا کہ کسی کی مدد کرنے کے لئے گئیں ہیں یہ ساری ڈرامے بازی ہے لیکن عوام ان کو پہچان چکی ہے اب عوام ان پر اعتماد نہیں کرتی اور نہ کرے گی۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں صوبائی حکومت نے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے 5 ارب روپے کا ایک package دیا ہے اُس کے علاوہ ہم نے عطیات اکٹھے کرنے کے لئے اپنا ایک الگ اکاؤنٹ بنایا ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب نے باقاعدہ ایک relief package announce کیا ہے اُس relief package کے تحت جو اموات ہوئیں ہیں اُن کو فی کس 10 لاکھ روپے دیئے جائیں گے اور جو زخمی ہیں اُن کے لئے الگ رقم رکھی گئی ہے اسی طرح جو مویشی ضائع ہوئے اُن کے لئے علیحدہ رقم رکھی ہے یہاں ایوان میں کہا جا رہا تھا کہ لوگوں کی گائے بھینسیں سیلاب میں ضائع ہوئیں ہیں تو سب کے لئے compensation رکھی گئی ہے یہاں تک کہ بکریوں تک کی بھی compensation رکھی گئی ہے جو انشاءاللہ تعالیٰ چند دنوں میں ان کی disbursement شروع ہو جائے گی۔ ان کے علاوہ اس پورے علاقے کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اس علاقے میں جو فصلات تباہ ہوئی ہیں اُن کے لئے Board of Revenue اپنا سروے کر رہا ہے جیسے ہی سروے مکمل ہو گا تو آبیانہ تو اُن کا ویسے ہی معاف کر دیا جائے گا لیکن اُن کو فصلوں کے نقصان پر بھی انشاءاللہ تعالیٰ compensate کیا جائے گا، جب علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے تو مالیہ معاف ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود جو crops damage ہوئیں ہیں اُس کا بھی انشاءاللہ معاوضہ دیں گے ان

کے علاوہ جو لوگوں کے گھر مکمل damage ہوئے ہیں اُن کے لئے علیحدہ slab رکھی گئی ہے اور جو جزوی طور متاثر ہوئے ہیں اُن کے لئے علیحدہ slab رکھی گئی ہے اس کا بھی سروے اگلے دو تین دن میں مکمل ہو جائے گا اور ہم لوگوں کو مالی امداد دینا شروع کر دیں گے۔ صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں اُن کے تعاون سے پارٹی کے کارکنوں کے تعاون سے اور دیگر لوگوں کے تعاون سے جو بھی relief کے لئے سامان بھیجنا چاہیں بھیجیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت flood affected areas میں یہ حالت ہے کہ وہاں پر ٹرکوں کی لائنیں لگی ہوئیں ہیں اس کے لئے ہم پنجاب کی عوام کو credit دیتے ہیں ، پنجاب کے صاحب حیثیت لوگوں کو credit دیتے ہیں، گورنمنٹ کو credit دیتے ہیں کہ جن کی وجہ سے آج لوگ وہاں پر سامان بھیج رہے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ خوراک کے حوالے سے، tents کے حوالے سے اور ادویات کے حوالے سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی جائے گی اُن کو تمام سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ یہاں tents کے حوالے سے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس کے حوالے سے شروع میں تھوڑی مشکلات آئیں تھیں جس کی وجہ یہ تھی کہ اُن کی availability نہیں تھی لیکن ابھی ہمیں 1500 سے زیادہ tents روزانہ کی بنیاد پر مارکیٹ سے مل رہے ہیں جو لوگوں نے relief کے لئے بھیجیں ہیں وہ علیحدہ ہیں میں disaster management کی بات کر رہا ہوں کہ اُس حوالے سے جو tents مارکیٹ میں اس وقت بنتے ہیں وہ ہم فوراً اُٹھا لیتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ tents کی کمی فوری طور پر دور کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک بات ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں این جی اوز کی بھی بات کی گئی اور یہ کہا گیا کہ لوگ relief کا سامان بھیجنا چاہتے ہیں تو میں اُن سے ضرور یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ relief بھیجنے سے پہلے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے رابطہ ضرور کر لیں تاکہ اُن کا جو relief کا سامان ہے اُس کو channelize کیا جا سکے۔ یہاں ہمارے معزز ممبر کھوکھر صاحب نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کچھ چوری کے واقعات ہوئے ہیں تاکہ اس قسم کے واقعات سے بچا جا سکے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان سے رابطہ کر لینا چاہئے۔ یہاں ہماری ایک معزز ممبر

میری بہن نے ابھی کہا تھا کہ دوسرے صوبوں کی بھی مدد کرنی چاہئے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا کہ کل جب ہماری کابینہ کی میٹنگ تھی تو cabinet meeting میں یہ بات طے کی گئی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ صوبہ KPK میں اور صوبہ سندھ میں دونوں صوبوں میں ڈاکٹرز بھی بھیجے گی اور ادویات بھی بھیجے گی اور میں اس بات کو پھر دوہرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو دوسرے صوبے جن میں KPK یا سندھ وہاں سے جو بھی ڈیمانڈ آتی ہے تو گورنمنٹ آف پنجاب اُس کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی کیوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اخلاقی طور پر یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے دوسرے بھائیوں کا بھی خیال رکھیں، کل cabinet meeting میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ تمام ہمارے cabinet کے ministers ہیں وہ ایک ماہ کی تنخواہ Chief Minister Flood Relief Fund میں دے رہے ہیں۔اسی طرح یہاں اسمبلی میں بھی یہ بات ہوئی اور سپیکر صاحب نے اس بات کو endorse کیا کہ جو صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران ہیں وہ ایک ماہ کی تنخواہ Flood Relief Fund میں دیں گے۔ گورنمنٹ آف پنجاب بلا تفریق، بلا امتیاز صوبے کے ایک ایک متاثرہ خاندان تک پہنچنا چاہتی ہے اور پہنچ کر اُس کی مدد کرنا چاہتی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم مدد کریں گے۔ جیسے یہاں میرے ایک بھائی نے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ چودھری پرویز الٰہی کی گورنمنٹ عمران خان صاحب کی راہنمائی میں انشاءاللہ تعالیٰ اس امتحان سے سرخرو ہو گی اور ہم عوام تک relief پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین! جب یہاں کرسی صدارت پر جناب سپیکر تشریف فرما تھے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ نے بھوانہ کے متعلق ایک بات کی تھی تو اُسی وقت میں نے اُس کی رپورٹ منگوالی تھی اُس رپورٹ کے مطابق جو دریا کا کٹاؤ ہے 2014 سے شروع ہے اور اس وقت جو موجودہ flood آیا ہے اُس میں 29 گھروں پر مشتمل ایک آبادی متاثر ہوئی تھی ہم نے فوری طور پر اس کی لسٹ بنائی، اُن لوگوں کو چھت فراہم کی، انہیں خوراک فراہم کی، اب انشاءاللہ تعالیٰ اُنہیں compensate بھی کرنے جا رہے ہیں۔concerned Deputy Commissioner کو یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ جس زمین کا کٹاؤ ہو رہا ہے وہاں پر مستقل پختہ بند بنانے کے لئے estimate بھی گورنمنٹ آف پنجاب کو ارسال کریں تاکہ اُن کی مدد کی جا سکے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کالا باغ ڈیم کے حوالے سے بات ہوئی تو معزز ممبر میرے بھائی چلے گئے ہیں تشریف فرما نہیں ہیں وفاقی حکومت ان کی ہے آج بھی خدا کا خوف کریں اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان فرمائیں یہ وفاق کی domain میں آتا ہے تو وفاقی حکومت آج بھی اگر دور اندیشی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے اور صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کی عوام کو مستقبل میں اس طرح کی آفت سے بچانے کے لئے اقدامات کر سکتی ہے تو کالا باغ ڈیم بنانے کا اعلان کریں کیونکہ اس حوالے سے پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہو گی۔

جناب چیئرمین! جاوید لُنڈ صاحب نے فرمایا کہ flood affected areas میں جو ہماری لوکل لیڈر شپ جیسا کہ ایم این ایز اور ایم پی ایز ہیں ان کے ساتھ رابطہ کیا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ اجلاس سے فارغ ہو کر میں خود جو ہمارے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں ان تک یہ بات پہنچاؤں گا کہ وہ لوگوں کو ریلیف پہنچانے کے حوالے سے جو بھی activity کر رہے ہیں اس میں وہ ہمارے elected peoples کو بھی ساتھ لے کر چلیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو elected peoples ہیں وہ زیادہ بہتر اور منصفانہ طور پر ریلیف پہنچانے کے حوالے سے measures اور سامان کی تقسیم کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی یہ commitment ہے کہ flood affected areas کے لئے فنڈز میں کوئی کمی نہیں آنے دی جائے گی اور بھرپور فنڈز flood affected areas کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان صاحب ذاتی طور پر ٹیلی تھون کے علاوہ چیف منسٹر پنجاب کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ان کو ہدایات دے رہے ہیں اور جو relief measures حکومت پنجاب کر رہی ہے اس سے آگاہی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اس مشکل گھڑی میں سرخرو ہوں گے اور ہمارے جو بھائی سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کو آباد کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہمارے بھائی، بہنیں اور جو بھی سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں وہ اپنے گھروں میں جا کر آباد ہوں گے تو حکومت پنجاب اُس وقت ہی اپنے آپ کو سرخرو سمجھے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہاؤس کی اتفاق رائے سے آج حالیہ سیلاب کے حوالے سے بحث رکھی گئی لیکن افسوس کہ اپوزیشن نے آج اس بحث کو بھی سیاست کی نذر کر دیا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 7۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 7۔ ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 10۔ صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 23

1083

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن اسٹیٹس آف وومن 2020 (قانون نمبر 19 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے جینڈر مین سٹریمنگ نے سفارش کی، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن اسٹیٹس آف وومن 2020 کو منظور کیا جائے۔

(بی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 (قانون نمبر 13 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کے تناظر میں گورنر کے پیغام کو، جیسا کہ اسمبلی نے 24۔ اگست 2022 کو منظور کیا، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

1084

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022، جیسا کہ حقیقی طور پر اسمبلی نے منظور کیا اور گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2) (بی) کے تحت واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022، جیسا کہ حقیقی طور پر اسمبلی نے منظور کیا، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 (قانون نمبر 14 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 کے تناظر میں گورنر کے پیغام کو، جیسا کہ اسمبلی نے 24۔ اگست 2022 کو منظور کیا، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022، جیسا کہ حقیقی طور پر اسمبلی نے منظور کیا اور گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2) (بی) کے تحت واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022، جیسا کہ حقیقی طور پر اسمبلی نے منظور کیا، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

1085

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 7۔ ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 10 ۔صفر المظفر 1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 50 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 40 تا 44)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے اُس وقت ان کے لئے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہو گا اور اللہ نے ان کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے (44)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات یہ بتا دی، لانبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی، لانبی بعدی
لحہ لحہ اُن ﷺ کا طاق میں ہوا کے جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہء خدا میں آپ ﷺ نے صدا دی، لانبی بعدی
اُن ﷺ کے بعد اُن ﷺ کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ ﷺ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی، لانبی بعدی

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سندھو صاحب! میں آپ کو ابھی موقع دوں گا۔ راجہ صاحب! آپ مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ریونیو 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) متروکہ وقف جائیداد اور بے گھر اشخاص قوانین بابت 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021 (Bill No.58 of 2021)
2. The Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021 (Bill No.60 of 2021)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔ راجہ صاحب! اب آپ مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) آکوپیشنل سیفٹی اینڈ ہیلتھ 2020، مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن بابت 2022، مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں بابت 2022 اور مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات بابت 2022 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 (Bill No.13 of 2020)

2. The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022(Bill No.9 of 2022)
3. The Factories (Amendment) Bill 2022(Bill No.10 of 2022)
4. The Forest (Amendment) Bill 2022(Bill No.11 of 2022)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کریں گے لیکن پہلے خلیل طاہر سندھو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے 24-8-2022 کو ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تھا I can't understand what is this mystery یہاں دونوں طرف میری ساری بہنیں بیٹھی ہیں اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد میں ایک نوجوان ڈاکٹر کے ساتھ غیر انسانی سلوک یہ ہوا کہ اُس سے جوتے چٹوائے گئے اور سب نے اپنے اپنے جوتے رکھ کر کہا کہ پاؤں بھی چومو لہٰذا آپ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دے دیں یا میرے توجہ دلاؤ نوٹس کو take up کر لیا جائے تاکہ محکمہ بھی آجائے۔ یہ انتہائی sensitive معاملہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف وہراس پایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اس کا جواب دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہاں پر ہوم منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں جنہوں نے note فرما لیا ہے۔ جیسے ہی اِن کے پاس رپورٹ آجاتی ہے تو اُس وقت معزز ممبر بات کریں تاکہ منسٹر صاحب جواب بھی دے دیں۔ ذرا رپورٹ آلینے دیں۔

جناب سپیکر: ہوم منسٹر صاحب! آپ مہربانی کر کے جلدی رپورٹ منگوائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ) جناب سپیکر! رپورٹ جلدی منگوا لیتے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب اہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔پہلا سوال نمبر2896 محترمہ طحٰیا نون کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔جی، محترمہ مہوش سلطانہ صاحبہ! آپ بات کرلیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلے وقفہ سوالات پورا کرلیں اُس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پوائنٹ آف آرڈر اس کے بعد لے لیتے ہیں۔اگلا سوال نمبر2901 محترمہ طحٰیا نون کا ہے۔۔۔لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں ہی ہوں۔

جناب سپیکر: آغا صاحب! ہم آپ کو طحٰیا نون صاحبہ تسلیم نہیں کرتے۔اگلا سوال نمبر3520 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر3572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جھینگا مچھلی کی پراسسنگ پلانٹ کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3572: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جھینگا مچھلی کی processing کے کتنے پلانٹ ہیں؟

(ب) کیا جھینگا مچھلی کی processing کے لئے کوئی پلانٹ لگانے کا حکومتی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ج) اگر جھینگا مچھلی کی processing کا کوئی پلانٹ لگانے کا منصوبہ زیر غور ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں جھینگا مچھلی کی processing کا کوئی بھی پلانٹ نہیں ہے۔

(ب) جی ہاں! جھینگا مچھلی کی processing کے لئے دو پلانٹس لگانے کے لئے حکومتی منصوبہ زیر غور ہے۔

(ج) جھینگا مچھلی کے لئے دو processing plants لگانے کے لئے وزیر اعظم کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت PSDP منصوبے میں "Pilot Shrimp Farming Cluster Development Project" میں فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس کے لئے پہلے feasibility study کروائی جائے گی اور feasibility report کی بنیاد پر 50 فیصد Matching grant پر پنجاب میں دو processing plants لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میں نے دو سال پہلے یہ سوال پوچھا تھا اور دو سال بعد اس کا جواب آیا ہے اس لئے دو سال میں کوئی نہ کوئی ڈویلپمنٹ ضرور ہوئی ہو گی جس کا status بتا دیا جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے اپوزیشن اور حکومتی ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دی ہے لہٰذا ہم اس معاملے کو bracket کر رہے ہیں تاکہ جلدی جواب آ جائیں۔ اگلا سوال نمبر 3810 محترمہ سلمیٰ تیمور کا ہے ۔۔۔ لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4156 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4179 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جلو وائلڈ لائف پارک کو تھیم پارک میں تبدیل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4179: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت جلو وائلڈ لائف پارک کو تھیم پارک میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک جلو وائلڈ لائف پارک کو تھیم پارک میں تبدیل کیا جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) 2016 میں جلو سفاری کے نام سے منصوبہ شروع ہے اس میں سیر و تفریح کی سہولیات شامل ہیں جس کی وجہ سے اس کو ابھی تھیم پارک میں تبدیل کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) جواب کی ضرورت نہ ہے کیونکہ جلو وائلڈ لائف پارک کو ابھی تھیم پارک میں تبدیل کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5105 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5349 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خانیوال میں چڑیا گھر بنانے کے اخراجات اور جانوروں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*5349: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانیوال میں عوام کی تفریح کے لئے چڑیا گھر بنایا گیا، یہ کہاں پر بنایا گیا ہے؟

(ب) خانیوال میں بنائے گئے Zoo کی کتنی زمین ہے اس کو بنانے میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور اس میں استعمال ہونے والا پانی کہاں سے سپلائی ہوتا ہے؟

(ج) خانیوال میں بنائے گئے چڑیا گھر میں کون کون سی اقسام کے جانور پائے جاتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) خانیوال میں بنایا جانے والا یہ Zoo کس محکمہ کے ماتحت ہے اور اس کے مالی سال کی 2019-20 آمدن اور خرچہ کتنا تھا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) ضلع خانیوال میں عوام الناس کی تفریح طبع، ریسرچ و آگاہی اور جنگلی حیات کی افزائش نسل کے لئے وائلڈ لائف پارک تعمیر کیا گیا ہے جو پیرووال پلانٹیشن برلب جی ٹی روڈ واقع ہے۔

(ب) پیرووال وائلڈ لائف پارک / پیرووال بریڈنگ سنٹر 1524 ایکڑ پر محیط ہے جس میں 45۔ایکڑ پر وائلڈ لائف پارک جبکہ 1479 ایکڑ پر بریڈنگ سنٹر بنایا گیا ہے۔ وائلڈ لائف پارک دو سالہ ترقیاتی منصوبہ 89-1987 کے تحت تعمیر کیا گیا جس پر مبلغ -/5749100 روپے لاگت آئی جہاں پر استعمال ہونے والا پانی فاریسٹ ڈسٹری بیوٹری وٹیوب ویلز سے سپلائی کیا جاتا ہے۔

(ج) پیرووال وائلڈ لائف پارک میں رکھے گئے کل جانوروں کی تعداد 106 جبکہ پرندوں کی تعداد 71 ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	قسم جانور / پرندہ	تعداد
1۔	نیل گائے	10
2۔	بلیک بک / کالا ہرن	33
3۔	پاڑہ ہرن	25
4۔	چنکارہ ہرن	08
5۔	مفلن شیپ	21
6۔	بندر	07
7۔	اونٹ	02
8۔	کامن مور	09
9۔	سفید مور	06
10۔	بلیک شولڈر مور	05
11۔	سلور فیزنٹ	06
12۔	رنگ نیکڈ فیزنٹ	13
13۔	گرین فیزنٹ	15
14۔	کامن گیز	12
15۔	کامن ڈک	02
16۔	رشین ڈک	03
	ٹوٹل	180

(د) پیرووال وائلڈ لائف پارک محکمہ تحفظ جنگلی حیات کے زیر کنٹرول ہے۔ سال-2019 20 کی آمدن مبلغ -/202730 روپے اور اخراجات کا تخمینہ مبلغ -/15917151 روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) کے متعلق ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ خانیوال میں بنایا جانے والا یہ Zoo کس محکمہ کے ماتحت ہے اور اس کے مالی سال 20-2019 کی آمدن اور خرچہ کتنا تھا؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ آمدن 2 لاکھ کچھ ہزار روپے تھی جبکہ سالانہ اخراجات کی رقم بہت زیادہ لکھی ہے جو شاید مجھ سے پڑھی نہیں جا رہی یا کوئی clerical mistake ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ڈیڑھ کروڑ روپے کا سالانہ خرچہ کیسے پورا کیا جبکہ آمدن بہت ہی کم ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ یہ سوال پرانا تھا لیکن ہم نے اعداد و شمار کی latest کاپی بنالی ہے۔ میں اِن کو کاپی بھجوا دیتا ہوں تو جب یہ پڑھیں گی تو مطمئن ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب آپ کو latest figures بھجوا رہے ہیں لہٰذا یہ پڑھ لیں لیکن پھر بھی کوئی ambiguity ہو تو منسٹر صاحب سے میٹنگ کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چڑیا گھر میں بڑے جانوروں کے لئے رولز کے مطابق درکار جگہ اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*5350: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور میں بنائے گئے بڑے جانوروں کے پنجرے اور کھلی جگہ بڑے جانوروں کے لئے ناکافی ہے؟

(ب) AZA (Association of Zoo and Aquariums) کے بنائے گئے قانون کے مطابق ہاتھی، شیر اور زرافہ کے لئے کتنے کتنے square feet کی جگہ کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) چڑیا گھر لاہور میں مچھلیوں کی کتنی اقسام پائی جاتی ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے ڈاکٹرز کی سہولیات موجود ہیں اور ان کو لگائی جانے والی ویکسین وادویات کے لئے چڑیا گھر کے اندر ہی جگہ مختص ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) لاہور چڑیا گھر لاہور میں پنجرے اور enclosures جانوروں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں جو معیار اور کشادگی کے لحاظ سے مناسب ہیں۔

(ب) AZA (Association of Zoo and Aquariums) جانوروں کی فلاح و بہبود کے لئے ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو جانوروں کی بہتر نگہداشت کے حوالے سے راہنمائی کرتی ہے۔ اس کی راہنمائی میں لاہور چڑیا گھر میں SOPs بنائے گئے ہیں تاکہ جانوروں کے لئے مناسب و کشادہ enclosures بنائے جا سکیں۔ تاہم AZA کی Animal care manual میں ہاتھی اور زرافہ شامل نہیں جبکہ شیر کے لئے 929 مربع میٹر رقبہ درکار ہوتا ہے۔

(ج) لاہور چڑیا گھر میں مچھلیوں کی کوئی بھی قسم موجود نہیں ہے۔ ایک درمیانے درجے کا fish aquarium بنایا گیا ہے جس میں عوام الناس کی تفریح طبع کے لئے رنگدار مچھلیاں خصوصی ماحول میں رکھی گئی ہیں۔

(د) لاہور چڑیا گھر میں دو ویٹرنری آفیسر (BS-17)، ایک ویٹرنری سپروائزر (BS-14)، ایک ہیڈ کیپر (BS-07) اور 25 کیپر (BS-05) تعینات ہیں جو جانوروں کی صحت کا خیال رکھنے کے علاوہ خوراک کی فراہمی اور دیکھ بھال کو یقینی بناتے ہی۔ چڑیا گھر میں قائم ویٹرنری کمپلیکس میں بنیادی تشخیصی ٹیسٹ آپریشن تھیٹر، انتہائی نگہداشت یونٹ اور قرنطینہ کی سہولت فراہم کی گئی ہے جہاں جانوروں کی باقاعدگی سے vaccination اور علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے بارے میں ہے۔ میں نے اس میں پوچھا تھا کہ AZA (Association of Zoo and Aquariums) کے بنائے گئے قانون کے مطابق ہاتھی، شیر اور زرافہ کے لئے کتنے کتنے square feet کی جگہ کا ہونا ضروری ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس محکمے کے تحت صرف شیر کے لئے 929 مربع میٹر رقبہ درکار ہوتا ہے لیکن زرافہ اور ہاتھی اس میں نہیں آتا۔ ہاتھی اور زرافہ بڑے جانوروں میں تصور کیا جاتا ہے جس کے لئے جگہ کا کھلا ہونا بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر مال روڈ والے Zoo میں جگہ نہیں ہے تو اسے وائلڈ لائف رائیونڈ روڈ پر شفٹ کیوں نہیں کر دیتے کیونکہ یہ ایسے حساس جانور ہیں کہ آبادی کے بڑھنے کے ساتھ pollution کی وجہ سے جگہ بھی ناکافی ہے اور خطرناک بھی ہے۔ انہوں نے ہاتھی اور زرافہ کے لئے جگہ کو mention نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! ہاتھی اور زرافہ کے لئے جگہ کی ایسی کوئی قدغن نہیں ہے یعنی جگہ کی کوئی limitation تعین نہیں کی گئی کہ ان کے لئے اتنی جگہ ہونی چاہئے۔ اگر ان کے لئے جگہ کا تعین ہوتا تو ہم ضرور mention کرتے لیکن باقی جانوروں کا ہم نے mention کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بات بتادوں کہ اگر internationally دیکھیں تو ہر اچھے ملک میں ایسے جانوروں کے لئے SOPs ضرور بنائے گئے ہیں۔ اگر وہاں ان جانوروں کے لئے جگہ تعین کی جاتی ہے تو ہمارے پاکستان میں اس کے لئے SOPs کیوں نہیں بنائے جاتے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جی، بالکل۔ اس پر ہم غور کریں گے اور یہ اچھی بات ہے کہ جگہ ضرور ہونی چاہئے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب اس پر غور کریں گے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فیاض الحسن چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! پچھلے تقریباً پانچ مہینوں سے imported حکومت نے ہر ایک کی آواز بند کرنے کی روایت قائم کی ہوئی ہے مثلاً افراد، گروہ، ادارے، ٹی وی چینلز اور کل عمران خان صاحب کے پشاور جلسے کے لئے YouTube بھی بند کر دیا۔ (شیم، شیم)

اسی طرح انہوں نے "بول" ٹی وی کا لائسنس بھی معطل کر دیا ہے۔ آج صحافی گیلری سے صحافی دوستوں نے "بول" ٹی وی کی بندش کے خلاف بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں اور ایک منسٹر صاحب چلے جاتے ہیں لہٰذا آپ ڈیوٹی لگا دیں۔

جناب سپیکر: جی، فیاض الحسن چوہان صاحب اور چودھری ظہیر الدین صاحب جا کر صحافی دوستوں کو منا کر لائیں۔ آپ دونوں اِدھر قریب ہی رہیں تاکہ کورم کا مسئلہ نہ ہو۔ اگلا سوال صہیب احمد ملک کا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آغا صاحب! ہم آگے move کر گئے ہیں۔ آپ اگلے سوال میں adjust کر لیجئے گا۔ میں نے صہیب احمد ملک کا سوال پکار لیا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: ابھی آپ نے سوال نمبر نہیں بولا۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر وہ بولیں گے، میں نے نہیں بولنا۔ صہیب احمد ملک absent ہیں۔۔۔ ان کا سوال نمبر 5389 ہے جسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں اگلے سوال پر آ گیا ہوں اور اُس وقت درمیان میں میڈیا کا issue آ گیا تھا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5445 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شوٹنگ لائسنس کے حصول، فیس نیز سال 20۔2019 میں لائسنس کے اجراء کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5445: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شوٹنگ لائسنس حاصل کرنے کا کیا طریق کار ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) سال 20-2019 میں کتنے لوگوں کو شکار کے لئے لائسنس کا اجراء کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) صوبہ بھر میں شوٹنگ لائسنس کی مد میں کتنی فیس وصول کی جارہی ہے؟

(د) حکومت کی جانب سے جانوروں کی قیمتی، نایاب اور معدوم ہوتی نسل کو محفوظ بنانے کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) شوٹنگ لائسنس کا اجراء وَن ونڈو آپریشن کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی افسران قواعد وضوابط کے مطابق کرتے ہیں۔ برائے اجراء لائسنس درج ذیل لوازمات پورے کئے جاتے ہیں:۔

1۔ سادہ کاغذ پر درخواست مع دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر

2۔ رسید چالان فارم A-32 سٹیٹ بنک / نیشنل بنک بابت مروجہ فیس

3۔ مروجہ فیس بذریعہ کیش رسید جمع کروائی جاسکتی ہے۔

4۔ تصدیق فیلڈ سٹاف درخواست دہندہ بائیو ڈیٹا

(ب) سال 20-2019 میں کل 13819 افراد کو شکار کے لئے لائسنس جاری کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ریجن	تعداد لائسنس
1۔	لاہور ریجن	1594
2۔	گوجرانوالہ ریجن	3231

3۔	راولپنڈی ریجن	1543
4۔	ملتان ریجن	752
5۔	فیصل آباد ریجن	1416
6۔	ڈیرہ غازی خان ریجن	1633
7۔	ساہیوال ریجن	677
8۔	سرگودھا ریجن	1328
9۔	بہاولپور ریجن	1035
10۔	سالٹ رینج ریجن	610

(ج) شوٹنگ لائسنس کی مد میں گورنمنٹ کی منظور شدہ فیس مبلغ دو ہزار روپے فی لائسنس مع 16 فیصد پی ایس ٹی فیس وصول کی جاتی ہے۔

(د) حکومت نے جنگلی جانوروں کی نادر و نایاب انواع کو محفوظ بنانے کے لئے درج ذیل لائحہ عمل وضع کیا ہے:۔

- صوبہ کے اہم حیاتیاتی حلقہ جات میں جنگلی حیات کی نادر و نایاب اور معدومی کے خطرات سے دوچار انواع کو محفوظ بنانے کے لئے تین چڑیا گھر، ایک سفاری زو اور 16 وائلڈ لائف پارکس قائم کئے ہیں جہاں ان انواع کی بہتر افزائش نسل و فروغ کے لئے سائنسی بنیادوں پر اقدامات کئے گئے ہیں۔
- صوبہ کے مختلف مقامات پر قدرتی ماحول میں 64 جانوروں کی حفاظت و نگہداشت کے لئے محفوظ علاقے، 37 وائلڈ لائف سینکچوریز، 23 گیم ریزروز اور چار نیشنل پارکس بنائے گئے ہیں۔ دو مزید نئے نیشنل پارکس (آڑا بشارت اور خیری مورت) کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ ہیڈ بلوکی کے مقام پر وائلڈ لائف ریزرو کی تعمیر جاری ہے جہاں ان انواع کو محفوظ بنانے کے لئے پرکشش مساکن کو یقینی بنایا جائے گا۔
- صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے غیر قانونی شکار اور ناجائز تجارت کی روک تھام کے لئے چولستان پروٹیکشن فورس اور سالٹ رینج پروٹیکشن فورس بنائی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں

صوبائی اور ڈویژنل سطح پر ویجیلنس اسکواڈ اور سپیشل وائلڈ لائف اسکواڈ بنائے گئے ہیں تاکہ غیر قانونی شکار کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔

- غیر قانونی شکار اور تجارت کی مؤثر روک تھام کے لئے صوبہ بھر میں وائلڈ لائف چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں جس سے جنگلی حیات کے تحفظ وبقا میں بہتری آرہی ہے۔
- فیلڈ سٹاف کی استعداد کار بڑھانے کے لئے ٹریننگ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔
- جنگلی حیات کے مؤثر تحفظ وفروغ کے لئے وائلڈ لائف پروٹیکٹڈ ایریا ایکٹ 2020 کا نفاذ کیا جارہا ہے تاکہ مؤثر طریقے سے جنگلی حیات کی افزائش نسل میں بہتری لائی جاسکے۔
- پرائیویٹ سیکٹر میں 205 پرائیویٹ وائلڈ لائف بریڈنگ فارمز اور پانچ پرائیویٹ گیم ریزروز رجسٹرڈ کئے ہیں جہاں مختلف انواع کی افزائش نسل جاری ہے۔
- پنجاب اڑیال کے تحفظ وفروغ کے لئے پانچ تنظیمیں (سی بی اوز) رجسٹرڈ کی گئی ہیں جو سالٹ رینج، کالا باغ میں اڑیال کی حفاظت میں معاونت کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر ہم ہاؤس کے بزنس کو serious لیں تو جن محترمہ کا سوال تھا انہوں نے اُس پر ضمنی سوال بھی کیا اور بعد میں کہا کہ میں مطمئن ہوں لیکن جن کا سوال ہی نہیں ہے تو وہ کہتے ہیں کہ مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عائشہ اقبال بھی اپنے جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5560 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ہیچریوں میں مچھلی کی پیداوار کی بڑھوتری سے متعلقہ تفصیلات

***5560: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں فیصل آباد، بہاولپور، میاں چنوں، چھناواں اور فتح جنگ میں موجود ہیچریوں میں مچھلی کی پیداوار بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو ان پانچوں ہیچریوں میں سالانہ مچھلیوں کی کتنی پیداوار میں اضافہ ہو گا، ہر ہیچری کی الگ تفصیل بیان کی جائے اور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں فیصل آباد، بہاولپور، میاں چنوں، چھناواں اور فتح جنگ میں بچہ مچھلی کی پیداوار بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ب) منصوبہ کی تکمیل پر پانچوں ہیچریوں میں سالانہ بچہ مچھلی کی پیداواری صلاحیت اور تکمیل سے متعلق تفصیل درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	نام ہیچری وضلع	اضافی بچہ مچھلی کی سالانہ پیداوار	دورانیہ سال
1۔	فش ہیچری بہاولپور	دو لاکھ	2019-2023
2۔	فش ہیچری میاں چنوں ضلع خانیوال	دو لاکھ	
3۔	فش ہیچری چھناواں ضلع گوجرانوالہ	دو لاکھ	
4۔	فش ہیچری فیصل آباد	دو لاکھ	
5۔	فش ہیچری فتح جنگ ضلع اٹک	دو لاکھ	
	کل پیداواری صلاحیت	دس لاکھ	

یہ منصوبہ جون 2023 میں مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! جواب مکمل وضاحت کے ساتھ دیا گیا ہے اس لئے میں مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال نمبر5630 ہے جسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

زہریلی ادویات پر پابندی سے زمینداروں کے پاس مزید انتخاب سے متعلقہ تفصیلات

***6783: محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فصلوں کو جنگلی جانوروں سے بچانے کے لئے محکمہ کیا انتظامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) زہریلی دوائیں بین ہیں ان کا contingency کیا ہے؟

(ج) زمینداروں کے پاس اس بابت کیا options ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) فصلوں کو نقصان پہنچانے والے جنگلی جانوروں کو محکمہ تحفظ جنگلی حیات نے پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974 ترمیمی 2007 کے جدول نمبر 4 میں رکھا ہے جس میں غیر تحفظ شدہ جانور شامل ہیں جن کے مارنے اور شکار کرنے کی ممانعت نہ ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ جنگلی حیات سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! اس میں صرف یہ ایک request کرنا چاہوں گی کہ میں نے جو سوال کیا تھا وہ یہ تھا کہ جو wild animals ہوتے ہیں جیسے کہ wild boar اور گیدڑ وہ فصلوں کا بہت نقصان کرتے ہیں اور specially جیسے ہمارا پہاڑی علاقہ ہے تو وہاں پر ان جانوروں کی وجہ سے فصلوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔اس کو control کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔

میرے خیال میں میرا سوال Agriculture Department related ہے۔اگر ان سوالات کو Agriculture Department کو refer کیا جائے تو وہ شاید اس کا زیادہ بہتر جواب دے سکیں گے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ فصلوں کو جنگلی جانوروں سے بچانے کے لئے محکمہ کیا انتظامات کر رہا ہے تو اس میں ہم نے آپ کو بڑا صاف جواب دے دیا ہے کہ پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974 ترمیمی 2007 کے جدول نمبر 4 کے مطابق جو اس طرح کے جانور ہیں ان کو مارنے اور شکار کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔اور دوسرا سوال جو آپ نے کیا زہریلی دوائیوں کے بارے میں وہ Agriculture Department سے related ہے تو ان کو refer کر دیا جائے۔جو سوال ہمارے متعلقہ تھے ان کا جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب آپ نے یہ کہا ہے کہ ان کے جو سوال ہیں۔جیسا کہ فصلوں کو نقصان، زہریلی دوائیں اور زمینداروں کے پاس options کیا ہیں یہ سب Agriculture Department سے related ہیں لہٰذا ان سوالات کو Agriculture Department کو refer کر دیتے ہیں۔اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔No cross talk. Order in the House.

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6887 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی چڑیا گھر میں پینگولین کی تعداد اور صوبہ میں چڑیا گھروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6887: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) راولپنڈی چڑیا گھر میں کل کتنے پینگولین ہیں نیز یہ کب کہاں اور کس ملک سے منگوائے گئے؟

(ب) یہ کس سال منگوائے گئے ان کے منگوانے پر محکمہ نے کل کتنی رقم خرچ کی، پینگولین منگوانے کے لئے کب اشتہار دیا گیا، کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اوراس اشتہار پر کل کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) صوبہ بھر کے کن کن شہروں کے چڑیاگھروں میں پینگولین موجود ہیں اور کن میں نہیں؟

(د) صوبہ بھر کے کن کن شہروں میں چڑیاگھر موجود ہیں اور کن میں نہیں؟

(ہ) صوبہ بھر کے جن اضلاع میں چڑیاگھر موجود ہیں ان میں کل کتنے اور کتنی قسم کے جانور ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) راولپنڈی میں کسی بھی وائلڈ لائف پارک / چڑیاگھر میں پینگولین موجود نہیں ہے۔

(ب) کوئی پینگولین نہیں منگوایا گیا۔

(ج) محکمہ کے زیر انتظام صوبہ میں کسی بھی چڑیاگھر میں پینگولین موجود نہیں۔

(د) محکمہ کے زیر انتظام صوبہ میں لاہور، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، بہاولنگر، راولپنڈی اور مری میں چڑیاگھر موجود ہیں جبکہ صوبے کے دیگر شہروں میں چڑیاگھر نہیں ہیں البتہ بعض شہروں میں وائلڈ لائف پارکس قائم کئے گئے ہیں۔

(ہ) صوبہ کے جن اضلاع میں چڑیاگھر موجود ہیں ان میں جانوروں کی اقسام وکل تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! جب میں نے یہ سوال حکومت سے کیا تھا تو اس وقت شاہ صاحب اس محکمہ کے منسٹر نہیں تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے مجھے تفصیل سے جواب دیا ہے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6970 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور چڑیاگھر میں پینگولین ڈے پر خرچ کردہ رقم اور پینگولین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6970: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور چڑیاگھر میں ماہ فروری میں پینگولین ڈے منایا گیا؟

(ب) اس پینگولین ڈے پر محکمہ نے کل کتنی رقم خرچ کی نیز یہ رقم کس اتھارٹی کی منظوری سے خرچ کی گئی؟

(ج) چڑیاگھر میں کل کتنے پینگولین ہیں یہ کب کہاں اور کس ملک سے منگوائے گئے؟

(د) یہ کس سال منگوائے گئے ان کے منگوانے پر محکمہ نے کل کتنی رقم خرچ کی پینگولین منگوانے کے لئے کب کس اخبار میں اشتہار دیا گیااور اس اشتہار پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) لاہور چڑیاگھر میں ہر سال عوام کی آگاہی کے لئے 20 فروری کو پینگولین ڈے منایا جاتاہے۔

(ب) لاہور چڑیاگھر میں پینگولین ڈے پر کوئی لاگت نہیں آئی۔ پینگولین کا حنوط شدہ مجسمہ شائقین کی آگاہی کے لئے رکھا گیاتھا جس میں عوام کی کثیر تعداد نے اپنی دلچسپی ظاہر کی۔

(ج) چڑیاگھر میں کوئی پینگولین نہیں ہے کیونکہ پینگولین انتہائی حساس اور ناپید ہوتی ہوئی انواع میں شامل ہے اور پنجروں میں اس کی افزائش نسل ممکن نہ ہے۔ قدرتی ماحول میں اس کی افزائش نسل کے لئے اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

(د) چونکہ چڑیاگھر میں کوئی پینگولین نہ ہے اور نہ ہی کبھی رکھا گیاہے اس لئے نہ ہی اشتہار دیا گیااور نہ ہی کوئی رقم خرچ ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب بہت تفصیل سے دیا ہے میں جواب سے satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7032 ہے۔ یہ بھی Agriculture Department سے related ہیں لہٰذا ان کو Agriculture Department کو refer کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7209 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7266 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7431 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بلین ٹری منصوبہ پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7431: **رانا منور حسین:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں بلین ٹری کے منصوبہ پر کس حد تک عمل ہوا؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ آئے گی؟

(ج) صوبہ بھر کے کن اضلاع یا کن تحصیلوں میں اس منصوبہ پر کام ہوا ہے اور اس کی رفتار عمل درآمد کیا ہے؟

(د) اس منصوبہ پر کل کتنی رقم خرچ آئے گی اور اب تک کتنی خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) صوبہ بھر میں اس منصوبہ پر تیزی سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اب تک منصوبہ کے تحت 154.594 ملین پودا جات سرکاری اور نجی زمینوں پر لگائے گئے ہیں۔

(ب) اس منصوبہ پر کل لاگت کا تخمینہ 26357.382 ملین ہے۔اور یہ منصوبہ 17-2016 تا 23-2022 یعنی کل 07 سال کا ہے۔

(ج) صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں علاقائی مناسبت سے یہ منصوبہ جاری ہے۔

(د) اس منصوبہ پر 07 سال میں کل لاگت کا تخمینہ 26357.382 ملین ہے۔ اور سال 21-2020 تک 6045.765 ملین خرچ آچکا ہے۔

(د) سال 2019 سے اب تک مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف مروجہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	نام واہلکاران	ریکوری
1۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	7900
2۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	196272
3۔	بابر نذیر فاریسٹر	32400
4۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	32700

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جو جواب دیا ہے اس کے جز (الف) میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ Department کی طرف سے کہ صوبہ بھر میں اس منصوبہ پر تیزی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔اب تک منصوبہ کے تحت 154.594 ملین پودا جات سرکاری اور نجی زمینوں پر لگائے گئے ہیں۔اس میں سرکاری اور نجی زمینوں کا criteria پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پودے کہاں پر لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا منور حسین! آپ کون سا جز پڑھ رہے ہیں

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) کا جواب پڑھا ہے۔میں نے کوئی fresh question نہیں کیا جو جواب دیا ہے اس میں سے ضمنی سوال کیا ہے میں نے سوال دیا ہوا ہے اس کی تفصیل Department کو دینی چاہئے تھی اپنے سوال میں بالکل واضح لکھا تھا کہ صوبہ بھر میں بلین ٹری کے منصوبہ پر کس حد تک عمل ہوا ہے اس میں جز(الف) میں جو جواب دیا ہے وہ ادھورا جواب

ہے اور انہوں نے خود ہی اس میں فرمادیا ہے کہ پودا جات جو ہیں وہ سرکاری اور نجی زمینوں پر لگائے گئے ہیں تو میں اس کی تفصیل جاننے کے لئے حق بجانب ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ کا سوال ہے صوبہ بھر میں بلین ٹری کے منصوبہ پر کس حد تک عمل ہوا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ صوبہ بھر میں اس منصوبہ پر تیزی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ اب تک منصوبہ کے تحت 154.594 ملین پودا جات سرکاری اور نجی زمینوں پر لگائے گئے ہیں۔ اگر آپ یہ پوچھتے کہ وہ درخت کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں تو پھر اس کا جواب بنتا ہے۔ آپ fresh question کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا fresh question نہیں بنتا انہوں نے خود لکھا ہے کہ نجی زمینوں پر درخت لگائے گئے ہیں۔ ان نجی زمینوں کی تفصیل پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کون سے ضلع میں اور کیا criteria نجی زمینوں کا بنایا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب دیکھیں آپ نے سوال میں نجی زمینوں کا نہیں پوچھا تو آپ fresh question کر لیں اور نجی زمینوں کا پوچھ لیں۔ ویسے نجی زمینوں کا criteria 30/70 فیصد ہوتا اور سرکاری زمینوں پر 100 فیصد ہوتا ہے منسٹر صاحب آپ کو جواب دینے کے بالکل پابند ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی اس chapter کو start کیا ہے کہ ہم نے سرکاری اور نجی زمینوں پر پودے لگائے ہیں تو میں اس کے متعلق پوچھنے کا حق بجانب ہوں کہ مجھے اس پر بتایا جائے کہ وہ پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں اور نجی زمینوں کا کیا کیا criteria تھا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ حق بجانب ہیں لیکن اس کے لئے پوری detail چاہئے because یہ اربوں روپے کا project ہے۔ اس کے لئے fresh question کر لیں اور آپ کا سوال جلدی ہی لے آئیں گے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! ایک منٹ مجھے اس پر بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کے متعلق ہی آپ نے بات کرنی ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جی، اس کے متعلق ہی بات کرنی ہے میں ہمیشہ to the point ہی بات کرتا ہوں کبھی out of the way بات نہیں کی میں صرف اتنی بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب موسم

سرمااور موسم بہار آتا تو محکمہ جنگلات والے اپنی شجر کاری مہم شروع کرتے ہیں تو یہ ہمیشہ سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر درخت لگاتے ہیں اور وہ سرکاری زمینوں پر درخت لگائے جاتے ہیں یہ پہلی بار میں نے سنا ہے کہ نجی زمینوں پر آپ نے بلین ٹری لگائے ہیں یہ بلین ٹری جو آپ نے نجی زمینوں پر لگائے ہیں تو کیا کسی زمیندار نے، کسی firm یا کسی multinational company نے آپ کو زمین award کی یا آپ کے ساتھ کوئی contract کیا ہے۔ جہاں پر آپ نے درخت لگائے ہیں۔ آپ نے قوم کا اربوں روپے وہاں پر spend کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل مجھے چاہئے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اس کے لئے fresh question put up کریں تو منسٹر صاحب آپ کے سوال کا جواب دینے کے پابند ہیں۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو لے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یوں نہ کریں اور اب آپ تشریف رکھیں۔ جی اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 7681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ جنگلات کا رقبہ اور دودھلاں جنگل کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7681: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ جنگلات کے تحت کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ غیر آباد، بنجر پڑا ہوا ہے یا اس پر خود رو پودے جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ب) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ج) ان جنگلات پر کتنی رقم سال2019-20، 2020-21اور2021-22 میں خرچ کی گئی رقم کس کس کام پر خرچ کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کس کس جگہ کون کون سے درخت یا پودے لگائے گئے؟

(ہ) دودھلاں جنگل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں اس جنگل کو پانی کہاں سے ملتا ہے کیا سرکاری پانی بھی اس کا منظور شدہ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف)

1۔ذخیرہ جات	**رقبہ جات**
Iبہاولنگر ذخیرہ	700.55ایکڑ
IIمیاں والاٹوبہ	255.47ایکڑ
IIIڈنگہ بونگہ	15.87ایکڑ
IVدودھلاں جنگل	10714ایکڑ
Vرانابانا	12300ایکڑ
کل رقبہ	**23985.89ایکڑ**
کاشت شدہ رقبہ	7482.03
قابل شجر کاری رقبہ خالی	7998.50
بنجر رقبہ	8505.36
سڑکات کے کنارے	342KM Side
نہروں کے کنارے	2088 Av.M

(ب) بہاولنگر کے سڑکوں کے کنارے، نہروں کے کنارے اور ذخیرہ جنگلات کی حفاظت کے لئے درج ذیل سٹاف ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد
1	مہتمم جنگلات، بہاولنگر	17	01
2	نائب مہتمم، جنگلات، بہاولنگر	17	01
3	فاریسٹر	11	13
4	فاریسٹ گارڈ	09	67

(ج) **2019-20:**

I۔ نگہداشت جنگل بہاولنگر اور میاں والاٹوبہ 150 ایکڑ شجر کاری برائے سال 19-2018 پر مبلغ 1800875 روپے خرچ کئے گئے۔

II۔ نگہداشت جنگل بہاولنگر اور میاں والاٹوبہ 100 ایکڑ پر شجر کاری برائے 18-2017 پر مبلغ 799,500 روپے خرچ کئے گئے۔

III۔ نگہداشت شجر کاری 45 Av.KM پر مبلغ 20,25,000 روپے خرچ کئے گئے۔

IV۔ بھل صفائی میاں والاٹبہ مبلغ 500,000 روپے خرچ کئے گئے۔

2۔2020-21:

I۔ نگہداشت جنگل بہاولنگر اور میاں والاٹوبہ 150 ایکڑ پر شجر کاری برائے سال 19-2018 پر مبلغ 12,75,000 روپے خرچ کئے گئے۔

II۔ نگہداشت جنگل بہاولنگر اور میاں والاٹوبہ 100 ایکڑ پر شجر کاری برائے سال 18-2017 پر مبلغ 500,000 روپے خرچ کئے گئے۔

III۔ کنا اکھڑائی ضلع بہاولنگر اور میاں والاٹوبہ پر مبلغ 508,00 روپے خرچ کئے گئے۔

IV۔ بھل صفائی برائے میاں والاٹوبہ پر مبلغ 1,141,500 روپے خرچ کئے گئے۔

2021-22:

ندارد

(د) 2019-20:

I۔ بہاولنگر فاریسٹ ڈویژن میں برلب نہروں کے کنارے 1125 ایونیو میل شیشم، کیکر، سفیدہ، سرس، نیم، بکائن، توت، جامن، املتاس اور بیری ان اقسام کے پودا جات لگائے گئے۔

II۔ بہاولنگر جنگل میں 20 ایکڑ رقبے پر کیکر، توت، جامن، املتاس، بیری، اور فراش کے پودا جات لگائے گئے۔

2020-21۔2:

I۔ نئی فصل نہیں لگائی گئی صرف پرانی فصل 2019-20 کی دیکھ بھال و نگہداشت کی گئی۔

2021-22۔3

کیکر، ارجن، نیم، توت، دریک، جامن، کالا سرس، املتاس، بیری، فراش، پیپل لگائے جائیں گے۔

(ہ) دودھلاں جنگل 10714 ایکڑ پر محیط ہے۔ جو پہلے عرصہ دراز سے دریائے گھاگھرا کے فلڈ واٹر پر سیلاب ہوتا تھا۔ مگر پچھلے چند سالوں سے انڈیا نے دریا گھاگھرا پر ڈیم بنالیا جس کی وجہ سے اب جنگل میں سیلابی پانی کا نام و نشان نہ ہے۔ دودھلاں جنگلات کے مقام پر ابھی بھی تقریباً 2000 ایکڑ رقبہ پر جنگل موجود ہے۔ جو کہ مکمل طور پر بارشوں کے پانی کا مرہون منت ہے۔ سارا جنگل پچھلے کئی سالوں سے خشک سالی کا شکار ہے جنگل میں محکمہ انہار کی طرف سے ہفتہ وار دو دن 1.6 کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔ جو کہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہے اور اس سے زیادہ سے زیادہ سالانہ 200 ایکڑ رقبہ سیراب ہو سکتا ہے۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے جنگل کی آبیاری اور بقاء ناممکن ہے۔ اگر انڈیا ڈیم نہ بناتا تو یہ جنگل ہرا بھرا رہتا۔ دودھلاں جنگل کی بحالی کے لئے ایک تجویز گورنمنٹ کو بھیجی گئی ہے کہ ہاکڑا نہر سے 80 کیوسک پانی سالانہ کی بنیاد پر فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔) جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جنگل کی حفاظت کے لئے محکمہ ھذا کے چار عدد سرکاری ملازمین تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، میرے سوال کے جز(الف) میں تھا کہ ضلع بہاولنگر میں محکمہ جنگلات کے تحت کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے، کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ غیر آباد یا بنجر پڑا ہوا ہے جہاں پر خود رو پودے اور جڑی بوٹیاں ہیں جس کے جواب میں منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ "بہاولنگر ذخیرہ، میاں والا ٹوبہ، ڈونگہ بونگہ، دودھلاں جنگل اور رانا بانا وغیرہ میں کل 23985 ایکڑ رقبہ عرصہ دراز جب سے پاکستان بنا ہے جنگلات کا مختص شدہ ہے جبکہ کاشت شدہ رقبہ صرف 7482 ایکڑ ہے، قابل کاشت شجر کاری رقبہ جو خالی پڑا ہوا ہے وہ بھی 8 ہزار ایکڑ کے قریب ہے، باقی بنجر area ہے جبکہ سڑکات کے کنارے اور نہروں کے کنارے کا بھی ذکر ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ جنگلات کی پاکستان کے لئے کتنی اہمیت ہے اور اگر Global Climate Risk Index دیکھیں تو اس وقت پاکستان top ten countries میں ہے۔ ہمارا سب سے اہم مقصد climatic change کو روکنے کے لئے جنگلات ہونا چاہئیے اور اس حوالے سے تحریک انصاف کا flagship program جو Billion Tree Tsunami ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس کا نام " Billion Tree Tsunami " کیوں رکھا گیا اور اگر anti-tsunami رکھ لیتے تو کوئی سمجھ آنے والی بات تھی۔ سونامی تو destruction کا ایک symbol ہے تو آپ اس کا نام "Billion Tree Anti-Tsunami" رکھتے۔ بہاول نگر کے area میں دیکھیں کہ 2018 سے جو سونامی پروگرام شروع ہوا جس پر ابھی آپ نے رانا منور صاحب کے سوال پر کہا کہ ہم نے سات سالوں میں 26 ہزار ملین روپے خرچ کرنے ہیں لیکن اب تک صرف 6 ہزار بلین روپے خرچ کئے ہیں۔ اس کی اہمیت دیکھیں کہ جو آپ کا criteria تھا اور جس طرح 50 لاکھ گھروں کا تھا اور 10 کڑور نوکریوں کا بڑا شور و غوغا تھا تو یہ "بلین ٹری سونامی" unfortunately anti- tsunami ہونا چاہئے اس لئے میں اس کی progress دیکھ کر پریشان ہوں۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ یہ رقبہ کیوں خالی پڑا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب کے سوال کا جواب دیں سونامی اس لئے تھا کہ درختوں کا flood آئے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، مجھے خوشی ہے کہ ہمارے فاضل ممبر کو اس حوالے سے concerns ہیں۔ انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ ضلع بہاول نگر میں محکمہ جنگلات کے تحت کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے اور کتنے رقبے پر جنگل ہیں اور کتنا رقبہ غیر آباد و بنجر پڑا ہوا ہے۔ اس کا جواب ہم نے بڑی تفصیل کے ساتھ دیا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو جواب کو چیک کر سکتے ہیں۔ دوسرا ان کا سوال جو ضمنی تھا کہ یہ رقبہ خالی کیوں پڑا ہے تو کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جہاں پر ریت کے ٹیلے ہیں جہاں پر کاشت کاری کے لئے مشکلات آ رہی ہیں۔ ان کے سوال کے ایک جز کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ COVID کی وجہ سے ہمارے پاس اتنا بجٹ بھی نہیں تھا کہ ہم وہاں پر کام کر سکتے۔ جو سونامی کی بات کر رہے ہیں تو اس لحاظ سے اس وقت ہمارے چیئرمین عمران خان صاحب کے وژن کے مطابق ہمارا یہ پروگرام بڑی کامیابی سے آگے کی طرف جا رہا ہے اور یہاں پر بھی انشاء اللہ آپ میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہو گا جو بہاولنگر کو نہیں سمجھتا ہو گا۔ بہاولنگر جیسی جگہ جہاں پر پانی کا بڑا مسئلہ ہے وہاں اس وقت گاڑیوں کی بھی قلت ہے لیکن اس کے باوجود جو رقبے بنجر ہیں انہیں بھی ہم انشاء اللہ آباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے خود admit کیا ہے کہ جو قابل کاشت area ہے وہ 7998 ایکڑ خالی پڑا ہے جس پر آپ نئے پودے لگا کر شجر کاری کر سکتے تھے۔ میں بنجر زمین کی بات نہیں کر رہا، میں سڑکات کے کنارے کی بات نہیں کر رہا تو اس حوالے سے آپ کی کارکردگی کیا ہے کیونکہ آپ نے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ ہزاروں ایکڑ قابل کاشت area خالی پڑا ہے۔ جز (ج) کے جواب میں پوچھا تھا کہ 21-2020, 20-2019 اور 22-2021 میں خرچ کی گئی رقم اور کس کس کام پر خرچ ہوئی تو اگر اس کا دیا ہوا جواب پڑھیں تو اس میں دو جنگلات پر آپ نے کچھ پیسے خرچ کئے ہیں جو کہ 18 لاکھ اور 7 لاکھ روپے ہیں یعنی وہ بھی اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہیں۔ آپ کا 26 ہزار ملین روپے کا بجٹ تھا جس کے مطابق آپ نے Billion Tree Tsunami Flagship Program کو مکمل کرنا تھا لیکن اس کی کارکردگی کا حال یہ ہے کہ اس میں سے ابھی تک آپ صرف 6 ہزار ملین روپے خرچ کر سکے ہیں جو کہ 26 ہزار ملین روپے کے پورے projected figure کے عشر عشیر تک بھی نہیں پہنچ سکے۔

جناب سپیکر! جز(ہ) سے متعلق بات کروں گا کہ اس حوالے سے جب آپ وزیر جنگلات تھے تو میں نے فورٹ عباس میں دودھلاں جنگل کی اہمیت کا کئی دفعہ ذکر کیا کہ وہ ایک ایسا جنگل ہے کہ 10 ہزار ایکڑ زمین ہمارے پاس available ہے اور ایوب خان کے زمانے میں وہاں پر کوئی 4 ہزار ایکڑ پر باقاعدہ boundary کر کے ریسٹ ہاؤس بنایا it's a beautiful jungle جو کہ "بیلا جنگل" ہے تو میرا سوال ہے کہ اس پر ایک آنہ بھی حکومت نے خرچ کیوں نہیں کیا؟

جناب سپیکر! جب! آپ منسٹر تھے تو اس وقت بھی میں نے پوری detail سے کہا تھا کہ آپ اس کو feather in your cap میں لگائیں اور اسے پوری طرح سے زرخیز کر دیں کیونکہ یہ tourism attraction ہے جبکہ فورٹ عباس اور بہاول پور کی "جیپ ریلی" بھی یہاں پر آ کر ختم ہوتی ہے تو اس پر بھی حکومت نے ایک آنہ نہیں لگایا۔ اس کی اہمیت کا ہی اندازہ لگا لیں کہ دودھلاں جنگل ہمارے tourism کے لئے کتنی افادیت رکھتا ہے، ہماری anti-climate change کے لئے اور forestry کے لئے بھی ہے تو اس کے جواب میں لکھا ہے کہ پانی available نہیں ہے یعنی صرف ڈیڑھ کیوسک پانی available ہے۔ اس کے لئے ایک letter بھی لکھا ہوا ہے کہ اس کے لئے کم از کم 60 کیوسک پانی سالانہ کی بنیادوں پر ملنا چاہئے تو اس پر کیا عمل درآمد ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ موصوف کا اس حوالے سے بڑا اچھا concern ہے اور اسے مزید بھی بہتر ہونا چاہئے تھا۔ چونکہ آپ نے دو تین سوال کر دیے ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ آپ نے پیسے خرچ کیوں نہیں کئے تو اس غرض سے میں نے آپ کے لئے ایک چارٹ بنوایا ہے جس کی کاپی بھی باقاعدہ میں آپ کو بھیجتا ہوں اور آپ کے ساتھ بھی بیٹھ جاؤں گا۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہیں کہ اس کی کاپی مجھے بھی provide کی جائے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! میں نے یہ چارٹ موصوف کے اس سوال کے بعد بنایا ہے کیونکہ ان کا سوال بڑا زبردست تھا تو انشاء اللہ آپ کے

ساتھ بیٹھ کر بہاولنگر کے ڈیپارٹمنٹ کو بھی ساتھ بٹھائیں گے اور اس چارٹ کو آپ کے ساتھ share کریں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ دودھلاں جنگل پر surety دے دیں کہ اس کو سیر اب کریں گے اور اسے آباد کریں گے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہاہے کہ موصوف کا concern بڑا اہم ہے اور اسے ہم انشاءاللہ کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 7682 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیاہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ جنگلات کے دفاتر، ملازمین ، اخراجات اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7682: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ جنگلات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کے سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) کتنی اور کون کون سی گاڑیاں اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس ہیں ان کے ماڈل، کمپنی کا نام مع قیمت خرید بتائیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے اخراجات سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے بتائیں؟

(و) اس ضلع میں ان تین سالوں میں کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف)

نمبر شمار	نام دفتر	نام عہدہ مع گریڈ
1۔	مہتمم جنگلات، بہاولنگر	مسٹر ہارون طفیل مہتمم Ops(BS-17)
2۔	نائب مہتمم جنگلات، بہاولنگر	مسٹر سرفراز حسن نائب مہتمم BS-17
3۔	رینج فاریسٹ آفس چشتیاں	مسٹر عمر اعجاز، آر ایف OPS (BS-11)
4۔	رینج فاریسٹ آفس ہارون آباد	مسٹر طاہر ادریس، آر ایف OPS (BS-11)
5۔	رینج فاریسٹ آفس فورٹ عباس	مسٹر اعجاز، آر ایف OPS (BS-11)
6۔	رینج فاریسٹ آفس منچن آباد	مسٹر اعجاز احمد، آر ایف OPS (BS-11)

(ب)

نمبر شمار	نام عہدہ	گریڈ	تعداد
1۔	مہتمم جنگلات، بہاونگر	17	01
2۔	نائب مہتمم، جنگلات، بہاولنگر	17	01
3۔	فاریسٹر	11	13
4۔	فاریسٹ گارڈ	09	67

(ج) ان ملازمین کے سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

گاڑی نمبر	نام کمپنی	ماڈل	قیمت
IDD 5741	Mitisubish Double C abin	1990-91	ترقیاتی سکیم فرام انرجی سکیم ٹرانسفر فرام راولپنڈی
BNC/7501	Toyota Hilux Single Cabin4X4	1995-96	895000
BNC/7512	Toyota Hilux Single Cabin4X4	1995-96	895000

(ہ)

سال	خرچہ مرمت گاڑیاں
2019-20	106000

2020-21	340000	
2021-22	Nill	

(و)

سال	تفصیل شجر کاری	ترقیاتی اخراجات
2019-20	شجر کاری پر لب انہار1125,Av.M	38758444
2020-21	Nill	Nill
2021-22	Nill	Nill

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس کا جواب technical ہے its, ok and if تو اس پر میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا لیکن میں پہلے والے سوال کے حوالے سے منسٹر صاحب سے دودھلاں جنگل کو سیر اب کرنے کی request کروں گا کیونکہ جب آپ منسٹر جنگلات تھے تو اس پر آپ سے بے تحاشا مرتبہ سیر حاصل گفتگو ہوئی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس پر یوں کرتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھوں گا اور مجھے خوشی ہو گی کہ میں، آپ اور منسٹر صاحب اکٹھے بیٹھ جائیں and we will resolve this problem.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے تو میری یہ request ہو گی کہ اس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کر دیں تاکہ اس پر جب تک یہ comprehensive rehabilitation program نہیں دیتے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں قائم فش فارم میں آرسینک سے پاک پانی کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2896: **محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسانوں میں آرسینک کے انکشاف کی وجہ خوراک اور آلودہ پانی ہے؟

(ب) سردست حکومت نے کون سے اقدامات اٹھائے ہیں جو اس امر کو یقینی بنا سکیں کہ صوبہ بھر میں قائم کردہ فش فارم آرسینک سے پاک پانی کو استعمال کریں کیونکہ صوبہ میں زیرزمین میں آرسینک کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) یہ سوال محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) حکومت نے محکمہ میں کوالٹی کنٹرول لیب قائم کی ہے جس میں اب تک ٹیسٹ کئے گئے نمونوں میں سے کسی میں بھی آرسینک کی مقدار مقررہ حد (Permissible limit) سے زیادہ نہ ہے۔

صوبہ میں مچھلی پکڑنے کے غیر قانونی طریقوں پر پابندی اور خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*2901: **محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ماہی پروری صوبہ بھر میں پانی میں سے مچھلی پکڑنے کے حقوق کب دیتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مچھلی پکڑنے کے ماحول دشمن غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقوں مثال کے طور پر دھماکہ خیز مادوں کے استعمال پر واضح طور پر پابندی لگاتا ہے اگر ایسا ہے تو گزشتہ دو سالوں میں اس پابندی کی کتنی خلاف ورزیاں ہوئیں اور کیا محکمہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو دوبارہ ٹینڈرز حاصل نہ کرنے دیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) محکمہ ماہی پروری پنجاب ہر سال یکم اگست سے مچھلی پکڑنے کے لئے نیلامی کرواتا ہے۔

(ب) محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی پکڑنے کے ماحول دشمن غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقوں کے خلاف ہر سال مئی کے مہینے میں صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی سطح پر ریڈ پارٹیز تشکیل دیتا ہے گذشتہ دو سالوں کی مجموعی خلاف ورزیاں اور ان کے چالانوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	چالان	جرمانہ
2017-18	4040	2.794 ملین روپے
2018-19	4131	3.073 ملین روپے

ماحول دشمن اور دھماکہ خیز مادوں کا استعمال کرنے والے ٹھیکیداران کو شرائط نیلامی کے تحت تین سال کے لئے بلیک لسٹ کیا جاتا ہے۔ بلیک لسٹ ٹھیکیداران تین سال تک محکمہ کی کسی نیلامی میں دوبارہ حصہ نہیں لے سکتے تاہم 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی ٹھیکیدار دھماکہ خیز مادہ یا ماحول دشمن طریقوں سے شکار کرتے ہوئے نہیں پایا گیا۔

فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کی گزشتہ سال کی کارکردگی اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3520: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کی گزشتہ ایک سال کی کارکردگی کیا ہے؟

(ب) فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

(ج) فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں گریڈ 17 سے اوپر کی کل کتنی اسامیاں ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں مالی سال 19-2018 میں 262675.85 ایکڑ رقبہ کی جی آئی ایس ٹیکنالوجی کی مدد سے حدود بندی اور 319613.96 ایکڑ رقبہ کی کلاسیفکیشن کی گئی ہے۔ فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کی کارکردگی برائے مالی سال 19-2018 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ رواں سال 20-2019 میں بقیہ رقبہ کی حدود بندی مکمل کرے گا۔ یہ منصوبہ مالی سال 19-2018 میں مکمل ہو چکا ہے، جس کے بعد ازاں تین ماہ کی توسیع دی گئی۔ اب یہ منصوبہ ڈویلپمنٹ سے نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں منتقل ہو چکا ہے، جس کی باقاعدہ منظوری کے لئے کیبنٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جس کی منظوری کے بعد رواں سال بقایا کام (150000 ایکڑ رقبہ) 8.3 ملین کی لاگت سے مکمل ہو جائے گا۔

(ج) فاریسٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں گریڈ 17 سے اوپر کی صرف ایک اسامی (BPS-18) جی آئی ایس مینجر کی ہے۔ جس پر شاہد عمران کی تعیناتی حکم نمبر 2013/12-2(E-I)SO کے تحت کی گئی تھی بعد ازاں ان کی خدمات چیف سیکرٹری پنجاب کے حکم نمبر SOE-(S II)&2019(854-3(GAD کے تحت ڈی جی محکمہ اینٹی کرپشن کے سپرد کر دی گئی اور اس کی جگہ پر سینئر ریسرچ آفیسر کو جی آئی ایس مینجر کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3810: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں کون سی جنگلی حیات نایاب ہو رہی ہے اور اس کے تحفظ کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔چیک پوسٹوں کی تعمیر
2۔پروٹیکشن فورس کا قیام
3۔وائلڈ لائف گیم ریزروز کا قیام
4۔وائلڈ لائف سینکچوریز کا قیام
5۔نیشنل پارکس کا قیام
6۔سی بی اوز کا قیام
7۔سپیشل سکواڈ کا قیام
8۔سزاؤں اور جرمانوں میں اضافہ کے لئے قانون میں ترمیم

(ب) ضلع جہلم اور چکوال میں نایاب جانور اڑیال کے تحفظ کے لئے کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشنز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ چھانگا مانگا میں ناپید ہوتی ہوئی گدھ کی نسل کو تحفظ دینے اور افزائش نسل کے لئے بحالی سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جبکہ دریائے سندھ میں پائی جانیوالی نایاب نسل کی انڈس ڈولفن کے تحفظ کے لئے بھی ایک پراجیکٹ پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ پرائیوٹ بریڈنگ فارمز اور گیم ریزروز کا قیام شامل ہے۔

(ج) جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے انفرادی طور پر رقم مختص نہیں کی جاتی بلکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے فنڈز مجموعی طور پر محکمہ کے لئے مختص کئے جاتے ہیں۔ جن میں ملازمین کی تنخواہیں، جانوروں کی خوراک، علاج، پٹرول، گاڑیوں کی مرمت اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔سال 20-2019 کے لئے اب تک مختص کیا جانے والا فنڈ مبلغ (80 کروڑ 39 لاکھ، 54 ہزار) روپے ہے

صوبہ میں وائلڈ لائف چیک پوسٹوں کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے سے متعلقہ تفصیلات

***4156: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت پنجاب صوبہ بھر میں جنگلی حیات کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے صوبہ بھر میں موجود وائلڈ لائف چیک پوسٹس کو موجودہ تقاضوں کے مطابق ری ڈیزائن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

حکومت صوبہ بھر میں جنگلی حیات کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے صوبہ کے مختلف ریجنز میں 28 وائلڈ لائف چیک پوسٹوں کو موجودہ تقاضوں کے مطابق ری ڈیزائن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ریجن	تعداد	تفصیل وائلڈ لائف چیک پوسٹ
1۔	لاہور	02	کنگن پور بارڈر ضلع قصور (01) گڑھ نزد منڈی عثمان والا بارڈر ایریا (01)
2۔	راولپنڈی	05	اکھوڑی ضلع اٹک (01) ، ناڑا ضلع اٹک (01)، مہارا ضلع اٹک (01) ، جنڈ ضلع اٹک (01)، کتھر مری ضلع راولپنڈی (01)
3۔	گوجرانوالہ	04	ہیڈ رسول منڈی بہاؤالدین (01) ،ڈفر پلانٹیشن (02) ،بدوال کوٹ نیناں ضلع نارووال (01)
4۔	سالٹ رینج	12	جہلم (06) ،چکوال (04) میانوالی (02)
5۔	ڈی جی خان	03	ملتان روڈ چوک اعظم (01) ،لیہ فیصل آباد روڈ انگورا فارم (01) ،رکھ چوٹی دالانہ (01)
6۔	ملتان	02	پرانا ہیڈ سدھنائی تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال (01) ، نزد ریلوے لائن وائلڈ لائف پارک پیرووال (01)
7۔	ٹوٹل	28	

صوبہ بھر میں محکمہ ماہی پروری کے فش فارم، سالانہ پونگ کی تیاری نیز آمدن واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5105: جناب منیب الحق:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ ماہی پروری کے کتنے فش فارم / تالاب ہیں ان میں سالانہ کتنا فش پونگ تیار کیا جاتا ہے؟

(ب) اوکاڑہ میں محکمہ کے کتنے دفاتر اور ملازمین کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے فش فارم و تالاب ہیں ان میں سالانہ کتنا پونگ تیار کیا جاتا ہے کیا فش بھی تیار کی جاتی ہے؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی قسم کا فش پونگ تیار کیا جاتا ہے اور فش فارمر کو کس طریق کار اور ریٹ پر فراہم کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ماہی پروری کی سال 20-2019 کی آمدن واخراجات بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ ماہی پروری کے تحت 20 فش ہیچریز کام کر رہی ہیں۔ ان میں سال 20-2019 کے دوران 84 ملین سے زائد فش فرائی / پونگ تیار کیا گیا۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ کے دفاتر درج ذیل ہیں۔

1۔ دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز اوکاڑہ۔

2۔ دفتر اسسٹنٹ وارڈن فشریز، نرسری یونٹ کھرل لیک چک نمبر 19، ون آر، ضلع اوکاڑہ۔

3۔ دفتر فشریز سپروائزر، فش سیڈ نرسری یونٹ، نکی مانیکی، حویلی لکھا تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ۔

4۔ دفتر فشریز سپروائزر، گورنمنٹ ماڈل فش فارم چک نمبر 24 ٹو آر، ضلع اوکاڑہ۔

5۔ دفتر فشریز سپروائزر، ہیڈ سلیمانکی، حویلی لکھا، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز اور سب آفس درج ذیل ہیں۔

تعیناتی برائے ملازمین:

دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، اوکاڑہ	01	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز
	01	اسسٹنٹ وارڈن فشریز
	01	سنیئر کلرک

	03 فشریزواچر
	01 نائب قاصد
	01 چوکیدار
نرسری یونٹ کھرل لیک چک نمبر	01 لیبارٹری اسسٹنٹ
19ون آر ضلع اوکاڑہ۔	02 فشریزبیلدار
	01 فشریزواچر
گورنمنٹ ماڈل فش فارم چک نمبر	01 فشریزسپروائزر
24ٹو آر ضلع اوکاڑہ	02 فشریزبیلدار
	01 فشریزواچر
فش سیڈ نرسری یونٹ نکی مانیکی حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ	01 فشریزسپروائزر
دفتر فشریز سپروائزرہیڈ سلیمانکی حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ۔	01 فشریزسپروائزر 01 فشریزواچر
سرکل دریائے راوی	02 فشریزواچر
سرکل آوٹ فال بصیرپور	02 فشریزواچر

(ج) محکمہ ماہی پروری اوکاڑہ کے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز کے زیر کنٹرول دو عدد فش سیڈ نرسری یونٹس اور ایک عدد گورنمنٹ ماڈل فش فارم ہے۔

1۔ فش سیڈ نرسری یونٹ کھرل لیک چک نمبر 19 ون آر، ضلع اوکاڑہ۔

2۔ فش سیڈ نرسری یونٹ نکی مانیکی حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

3۔ گورنمنٹ ماڈل فش فارم چک نمبر 24ٹو آر ضلع اوکاڑہ

اوران میں سال20-2019میں2,56,591بچہ مچھلی اور1241کلوگرام مچھلی پیداہوئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں پرائیویٹ فش فارم کی تعداد سو عدد (100) ہے جن سے مچھلی کی پیداوار تقریباً300میٹرک ٹن ہے۔

(د) اس ضلع میں رہو، موری، تھیلا، گراس کارپ، گلفام برائے سٹاکنگ پرائیویٹ فش فارمرز، پبلک واٹر زاور تلاپیہ مچھلی کا بچہ فش فارمرز کی ڈیمانڈ کے مطابق سرکاری نرخوں پر مہیا کیا جاتا ہے (ریٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ہ) مالی سال 20-2019 میں ضلع اوکاڑہ کی کل آمدن 1,66,26,480 روپے ہے۔
مالی سال 20-2019 کے ضلع اوکاڑہ کے اخراجات 20,89,032 روپے ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال و بھیرہ میں سرکاری اور پرائیویٹ فش فارمز کی تعداد نیز سالانہ پونگ کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

***5389: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں کتنے سرکاری فش فارمز اور کتنے پرائیویٹ فش فارمز ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں سرکاری فش فارمز پر کتنا سٹاف کام کر رہا ہے عہدہ وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان فش فارمز سے سالانہ کتنا پونگ تیار کیا جاتا ہے اور یہ پونگ کن کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) ان فش فارمز کو مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور کس مد میں خرچ کیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال میں کوئی سرکاری فش فارم نہیں ہے البتہ ایک سرکاری فش نرسری یونٹ موجود ہے جس سے فش سیڈ (پونگ) گورنمنٹ کے مقررہ کردہ ارزاں نرخوں پر فراہم کیا جاتا ہے اسی طرح تحصیل بھیرہ میں بھی کوئی سرکاری فش فارم موجود نہیں ہے۔
تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں 65 پرائیویٹ فش فارمز ہیں اور ان کا رقبہ تقریباً 1233 ایکڑ ہے۔ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں 19 پرائیویٹ فش فارمز ہیں اور ان کا رقبہ تقریباً 761 ایکڑ ہے۔

(ب) فش سیڈ نرسری یونٹ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1۔اسسٹنٹ وارڈن فشریز(BS-15)	ایک
2۔فشریز سپروائزر(BS-06)	ایک
3۔فشریز بیلدار(BS-01)	04

(ج) فش سیڈ نرسری یونٹ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں سالانہ تقریباً997,000 فش فرائی / پونگ تیار کیا جاتا ہے اور یہ ضلع سرگودھا میں موجود پبلک اور پرائیویٹ پانیوں میں سٹاک کیا جاتا ہے۔

(د) فش سیڈ نرسری یونٹ بھلوال میں 19-2018اور 20-2019 میں جو فنڈ استعمال کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوڈ	2018-19	2019-20
بجلی	.RS1,81,076/-	.RS1,26,143/-
مرمت مشینری	11,448/-	-
خوراک	36,000/-	45,000/-
ٹی اے	10,000/-	18,000/-
سٹیشنری	2,000/-	1,500/-
میڈیسن	16,000/-	15,000/-
پے اینڈ الاؤنسز ملازمین	24,28,596/-	26,21,868/-
ٹوٹل	26,85,120	28,27,511

سال20۔2019میں صوبہ کی ہیچریوں میں پونگ کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

***5630: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال20-2019 میں صوبہ بھر کی ہیچریوں میں پونگ کی کتنی پیداوار ہوئی؟

(ب) کیا حکومت پونگ کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) پونگ کی عوام کو فراہمی کا کیا طریق کار ہے اور کس نرخ پر عوام کو فراہم کئے جاتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) سال 20-2019 میں صوبہ بھر کی ہیچریوں میں پونگ کی پیداوار 95.038 ملین ہوئی۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب پونگ کی پیداوار میں اضافہ کے لئے تین نئے ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہی ہے جو درج ذیل ہیں۔

- "Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab."

  اس منصوبہ کا دورانیہ جولائی 2019 سے جون 2023 ہے اس منصوبہ کی تکمیل پر سالانہ دس لاکھ اضافی پونگ پیدا ہو گا۔

- "Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen, Lahore."

  اس منصوبہ کا دورانیہ جولائی 2019 سے جون 2022 ہے منصوبہ کی تکمیل پر سالانہ 22 لاکھ پونگ پیدا ہو گا۔

- Genetic Improvement of Cultureable Fish Species in Punjab.

  اس منصوبہ کا دورانیہ جولائی 2019 سے جون 2022 ہے منصوبہ کی تکمیل پر اچھی اور اعلیٰ مطلوبہ خصوصیات کا حامل بروڈ سٹاک تیار کیا جائے گا۔ جس سے اعلی قسم کا، بیماریوں سے پاک پونگ دستیاب ہو گا۔

(ج) عوام الناس کو ڈیمانڈ پر صحت مند بچہ مچھلی کی فراہمی باقاعدہ کنڈیشنگ کے بعد آکسیجن سے بھرپور پانی میں پلاسٹک بیگ میں کی جاتی ہے۔ پونگ عوام / فش فارمرز کو سرکاری نرخوں پر فراہم کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہیڈ تونسہ بیراج لاشاری والا جنگل میں آگ لگنے کی وجوہات سے متعلقہ تفصیلات

***7032: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر جنگلات ، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ تونسہ بیراج کے قریب واقع Jungle Lashari Walla میں آگ لگی اگر ہاں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) آگ لگنے کے سبب کتنے رقبے پر محیط درختوں کو نقصان پہنچا اور وہ جل کر خاکستر ہو گئے؟

(ج) متذکرہ بالا واقعے میں ملوث افراد کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(د) حکومت کی جانب سے جنگلات کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے تو تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) لاشاری والا جنگل پانڈ ایریا ہے۔جو کہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے۔اور مذکورہ جنگل Executive Engineer ہیڈ تونسہ بیراج ورکس کے زیر کنٹرول ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں محکمہ آبپاشی ہی بتا سکتا ہے۔ محکمہ جنگلات کا لاشاری والا جنگل سے کوئی واسطہ نہ ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی ہی بتا سکتا ہے۔

(ج) محکمہ آبپاشی ہی بتا سکتا ہے۔

(د) جنگلات کے تحفظ کے لئے محکمہ جنگلات کا باقاعدہ ٹریننگ یافتہ عملہ تعینات ہے جو محکمہ جنگلات ملکیتی درختان / جنگلات کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے۔اور نقصان کی صورت میں فاریسٹ ایکٹ کے تحت بروقت کارروائی کرتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ جنگلات کا رقبہ، ریسٹ ہاؤسز گاڑیوں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7054: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلات، ماہی پروری وجنگلی حیات کا ضلع فیصل آباد میں کتنا رقبہ کس کس روڈ نہر اور دریا پر ہے؟

(ب) سال 19-20، 2018-2019 اور 2020-21 میں اس ضلع میں شجر کاری پر کتنی رقم خرچ کی گئی کس کس جگہ شجر کاری کی گئی؟

(ج) کن کن ملازمین نے شجر کاری میں حصہ لیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کس کس جگہ ہیں ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے ان ریسٹ ہاؤسز کے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) محکمہ ہذا کے تحت کتنے دفاتر اس ضلع میں ہیں ان میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں۔

(و) کتنی گاڑیاں کس کس کمپنی ماڈل کی ہیں ان کے تین سالوں کے اخراجات بتائیں یہ جن کے زیر استعمال ہیں ان کے نام مع عہدہ بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) محکمہ جنگلات کے ضلع فیصل آباد میں رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل رقبہ	کل رقبہ
1۔	ذخیرہ جنگلات (کپی پلانٹیشن، چکوریزر وائر، چکور کھ پلانٹیشن، چک GB,250/RB,155/RB,193/RB,199/RB/46 اور RB/200	3831.59 ایکڑ
2۔	انہار (لوئر گوگیرہ برانچ، برالہ برانچ، رکھ برانچ اور جھنگ برانچ و راجباہ جات کے ساتھ رقبہ۔	1968.00 کلومیٹر
3۔	ضلع فیصل آباد میں سڑکات (شاہکوٹ فیصل آباد روڈ، فیصل آباد سرگودہا روڈ فیصل آباد جھنگ روڈ، بچیکی جڑانوالا فیصل آباد روڈ، فیصل آباد سمندری روڈ۔	175.00 کلومیٹر

(ب) ضلع فیصل آباد میں سال 2018-2019، 2019-2020 اور 2020-2021 میں کی گئی شجر کاری کی تفصیل واخراجات درج ذیل ہیں۔

سال وار اخراجات کی تفصیل:

نمبر شمار	سال	اخراجات
1۔	2018-19	Nil
2۔	2019-20	49.209 ملین
3۔	2020-21	Nil

شجر کاری کی تفصیلات:

نمبر شمار	سال شجر کاری	نام جگہ جہاں شجر کاری کی گئی	رقبہ شجر کاری w4
1۔	2019-20	کپی پلانٹیشن چک نمبر GB/367 اور GB/363	283.00 ایکڑ
2۔		چکو رکھ پلانٹیشن چک نمبر GB/648	116.70 ایکڑ
3۔		چکو ریزر وائر چک نمبر GB/534	53.00 ایکڑ
4۔		چک پلانٹیشن نمبر RB/155	132.48 ایکڑ
5۔		برلب لوئر گوگیرہ برانچ ضلع فیصل آباد	309.00 ایونیو میل
6۔		برلب برالہ برانچ ضلع فیصل آباد	200.00 ایونیو میل
7۔		برلب بابک راجباہ ضلع فیصل آباد	77.00 ایونیو میل
8۔		برلب نصرانہ راجباہ ضلع فیصل آباد	50.00 ایونیو میل
9۔		برلب ڈجکوٹ راجباہ ضلع فیصل آباد	46.00 ایونیو میل

(ج) شجر کاری میں حصہ لینے والے ملازمین کے نام و عہدہ درج ذیل ہیں۔

جڑانوالہ فاریسٹ سب ڈویژن:

نمبر شمار	نام جگہ جہاں شجر کاری کی گئی	نام ملازمین مع عہدہ و گریڈ
1۔	کپی پلانٹیشن ، چکو رکھ پلانٹیشن	1(عمران سعید SDFO BS-16 ،)
	چکو ریزر وائر اور	2 (احمد حیات، محمد اشرف، منصور احمد بلاک آفیسرز BS-11)
	برلب لوئر گوگیرہ برانچ	3 (عبدالطیف، عاشق حسین، محمد اکرم, نصراللہ، شوکت علی، رانا محمد اسلم، محمد علی فاریسٹ گارڈز گریڈ 09)

فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن:

نمبر شمار	نام جگہ جہاں شجر کاری کی گئی	نام ملازمین مع عہدہ و گریڈ
2۔	چک پلانٹیشن RB/155	1۔(امجد سعید نائب مہتمم جنگلات BS-16،)
	برلب نصرانہ راجباہ	2۔(سخاوت علی، راشد بشیر فاریسٹ گارڈ/بلاک آفیسر گریڈ 09)
	رلب ڈجکوٹ راجباہ	3۔ (غلام دستگیر ,عبدالحفیظ، ندیم عمران اور محمد شکیل فاریسٹ گارڈ گریڈ 09)

سمندری فاریسٹ رینج:

نمبر شمار	نام جگہ جہاں شجر کاری کی گئی	نام ملازمین مع عہدہ و گریڈ
3۔	برلب لوئر گوگیرہ برانچ	1(۔ محمد اکرام فاریسٹر / امین جنگلات BS-11،)
	برلب برالہ برانچ	2(۔ محمد عیسیٰ،شاہد نذیر، جعفر حسین بلاک آفیسرز BS-11)
	برلب باہلک راجباہ	3۔(محمد عرفان، عابد حسین، عبد الغفار، محمد کامران، مظہر اقبال، محمد نواز، مجاہد مشتاق ، تنویر عباس شاہین، غلام رسول انجم فاریسٹ گارڈ گریڈ09)

(د) محکمہ جنگلات کا فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہ ہے۔ لہٰذا اخراجات بھی نہ ہیں۔

(ہ) محکمہ جنگلات کی تحت ضلع فیصل آباد میں فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن کے زیر انتظام 04 دفاتر ہیں۔ ان میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن میں گاڑیوں کی تفصیل مع اخراجات وزیر انتظام درج ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	ماڈل	کمپنی	اخراجات تین سال 19-2018 تا 21-2020	زیر استعمال
IDD-9740	1991	متسوبشی ڈبل کیبن	2.091ملین	وجیہ الدین احمد ،مہتمم جنگلات فیصل آباد
FDU-7510	1996	ٹیوٹا ہائی ایس	410.0ملین روپے	وجیہ الدین احمد ،مہتمم جنگلات فیصل آباد
LXD-6685	1987	پوٹھوہار جیپ	0.540ملین روپے	صابر حسین ، نائب مہتمم جنگلات فیصل آباد

تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں جنگلات پر مشتمل رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7209: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کس کس جگہ محکمہ کا رقبہ ہے؟

(ب) ان تحصیلوں میں کتنے ایکڑ پر جنگل ہے اور کتنے رقبہ پر خود رو پودے ہیں؟

(ج) کتنی رقم سال 20-2019 اور 21-2020 میں محکمہ ہذا نے کن کن کاموں پر ان تحصیلوں میں خرچ کی گئی ہے؟

(د) کتنے رقبہ پر ان تحصیلوں میں شجر کاری کی گئی ہے کون کون سی جگہوں پر شجر کاری کی گئی ہے؟

(ہ) ان میں کون کون سے پودے لگائے گئے ہیں؟

(و) کیا موقع پر جو شجر کاری کاغذات میں شو کی گئی ہے وہاں پر اس وقت کوئی پودے وغیرہ موجود ہیں۔اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں جنگلات کا کوئی رقبہ ذخیرہ جات کی شکل میں موجود نہ ہے۔

(ب) کیونکہ ان تحصیلوں میں جنگلات کا کوئی رقبہ نہ ہے اس لئے یہاں کوئی پودے نہیں لگائے گئے ہیں۔البتہ سڑکات اور انہار 200 کلومیٹر تک شجر کاری کی گئی ہے۔

(ج) 2019-20 اور 2021-22 میں 66 لاکھ روپے نہر کے کنارے 8300 پودے لگائے ہیں۔

(د) این۔بی کینا وایس۔بی کینال پر 100 اینیو کلومیٹر پر شجر کاری کی گئی ہے۔

(ہ) کیکر، فراش، توت، شیشہ۔

(و) موقع پر پودہ جات موجود ہیں۔

اوکاڑہ: راؤ سکندر روڈ پر چڑیا گھر کی تعمیر کے لئے رقبہ اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***7266: جناب منیب الحق:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر میں چڑیا گھر نزد L.B.D.C راؤ سکندر روڈ اوکاڑہ کی تعمیر کے لئے زمین واراضی مختص ہے؟

(ب) یہ جگہ کتنے ایکڑ ہے اور یہ کب مختص کی گئی تھی؟

(ج) اس کی تعمیر کے لئے سال 2019-20 اور 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کتنی موقع پر کس کس کام پر خرچ ہوئی؟

(د) اس چڑیا گھر کے لئے کتنے ملازمین بھرتی کئے ہوئے ہیں ان کے نام مع عہدہ بتائیں؟

(ہ) اس چڑیا گھر میں کتنے اور کون کون سے پرندے وجانور ہیں یہ کہاں کہاں سے کتنی مالیت میں خرید کئے گئے تھے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) یہ درست ہے کہ چڑیا گھر اوکاڑہ کے لئے لوئر باری دو آب کینال کے نزدیک 224 کنال اور 5 مرلہ اراضی مختص کی گئی ہے۔

(ب) یہ جگہ 28 ایکڑ اور 5 مرلہ پر مشتمل ہے۔ جو کہ 13 جولائی 2006 میں ٹرانسفر کی گئی۔

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(د) پی سی ون تیار کی جارہی ہے بعد از منظوری اسی کے تحت ملازمین بھرتی کئے جائیں گے۔

(ہ) پی سی ون کی منظوری کے بعد وائلڈ لائف پارک اوکاڑہ کی تعمیر شروع ہو جائے گی جس کے بعد محکمہ کے زیر انتظام پنجاب کے دیگر وائلڈ لائف پارکس سے جنگلی جانور، پرندے منتقل کئے جائیں گے لہٰذا کوئی جانور، پرندے خرید نہ کئے گئے ہیں۔

جہلم اور پنڈ دادنخان میں جنگلات، رقبہ جنگلات اور لکڑی چوروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***7571: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم اور تحصیل پنڈ دادنخان میں کتنے جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں جنگلات کے نام، رقبہ اور مقام کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ کی جانب سے مذکورہ جنگلات سے لکڑی کی چوری کو روکنے اور جنگلات کی حفاظت کے لئے کرپٹ مافیا سمیت بدعنوان اور نااہل افسران و اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ج) محکمہ کی جانب سے یکم جنوری 2019 سے اب تک کتنی ایف آئی آرز محکمہ کی جانب سے یا پرائیویٹ لوگوں کی وجہ سے درج ہوئیں نیز تحصیل پنڈ دادنخان کے جنگلات سے لکڑی چوری کرنیوالوں اور نااہلی یا بدعنوانی میں ملوث ملازمین کے خلاف نقصان کا ازالہ کرنے کے لئے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی جنگل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کن کن ملازمین کے خلاف PEEDA Act کے تحت کارروائی کی گئی اور کن ملازمین کو وارننگ دے کر چھوڑ دیا گیا یا معمولی جرمانہ کیا گیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) محکمہ جنگلات جہلم کا کل رقبہ 105009 ایکڑ ہے ضلع جہلم اور تحصیل پنڈ دادنخان میں جنگل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	جنگلات کے نام	رقبہ (ایکڑ)
1۔	BelaPiraghaib	1066
2۔	BelaSagharpur	64
3۔	Malik Pur& Shah Kamir	793
4۔	Bajwala Forest	913
5۔	Ban Ismail RF	1237
6۔	Barali RF	8253
7۔	BataliDeher UCF	519
8۔	Dandot	8000
9۔	Garat RF	2084
10۔	Jalalpur UCF	13972
11۔	Jindi RF	5345
12۔	Kandal UCF	4710
13۔	Lehri RF	11968
14۔	Nili RF	17214
15۔	Paniala RF	1332
16۔	Rehana&Chobutra&KhalsaAndan	424
17۔	Rohtas UCF	1484
18۔	Sakar RF	930

19۔	Simbli South	1313
20۔	Tilla RF	23388
	ٹوٹل	105009

(ب) محکمہ جنگلات کی جانب سے جنگلات کی لکڑی چوری کو روکنے کے لئے فیلڈ عملہ تعینات ہے اور جو لوگ / مافیا لکڑی چوری کرتا ہے ان کے خلاف مروجہ ایکٹ 1927 ترمیمی 2010 کے تحت ڈائمج رپورٹ ہائے جاری کی جاتی ہے اور ان سے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اور جو افسران و اہلکاران بد عنوانی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2019 سے اب تک محکمہ جنگلات جہلم میں لکڑی چوری کے 107 ایف آئی آر درج کروائی گئی جن کی مالیت 573700 روپے ہے اور 129 ڈائمج رپورٹ چاک کی گئی ہیں جن کا عوضانہ 891850 وصول کیا گیا اور جو افسران و اہلکاران بد عنوانی میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کاروائی کی جاتی ہے۔

(د) سال 2019 سے اب تک مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف مروجہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	نام واہلکاران	ریکوری
1۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	7900
2۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	196272
3۔	بابر نذیر فاریسٹر	32400
4۔	سہیل حنیف فاریسٹ گارڈ	32700

صوبہ میں تیتر اور بٹیر کے غیر قانونی شکار سے متعلقہ تفصیلات

***7762: میاں عبدالرؤف :** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تیتر، بیٹر کی صوبہ بھر میں سرعام نسل کشی کی جارہی ہے شکاری رات کو تیتر، بیٹر کی آواز کی ریکارڈنگ لاؤڈ سپیکر پر چلا کر غیر قانونی طور پر ایک ہی رات میں ہزاروں پرندوں کا شکار کرتے ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2020 سے 30 اگست 2021 تک کتنے غیر قانونی شکار کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ غیر قانونی شکار کرنے والے افراد سے کتنی رقم جرمانے کے طور پر وصول کی گئی اور کتنے افراد کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج ہوا کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کر کے جیل بھجوایا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے صوبہ بھر میں تیتر اور بٹیر کا شکار بذریعہ ریکارڈنگ لاؤڈ سپیکر کیساتھ کرنے پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے اور جس پر سختی سے عملدرآمد کروایا جاتا ہے تاہم اگر کوئی اس بابت اطلاع موصول ہوتی ہے یا کوئی شخص اس عمل کا ارتکاب کرتا ہوا مشاہدے میں آتا ہے تو وائلڈ لائف ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت فوری اس کا چالان مرتب کر کے قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2020 سے 30 اگست 2021 تک محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے صوبہ بھر میں 7627 غیر قانونی شکاریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف وائلڈ لائف ایکٹ کی رُو سے چالانات مرتب کئے۔

(ج) محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے غیر قانونی شکاریوں سے جرمانے کی مد میں 06 کروڑ 56 لاکھ 45 ہزار چار صد 57 روپے جرمانہ کی مد میں وصول کئے ۔ 77 غیر قانونی شکاریوں کیخلاف ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں جنہیں جیل بھجوایا گیا۔

بہاولپور: چڑیا گھر کو ویرانی سے بچانے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***8175: سید عثمان محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور چڑیا گھر جنوبی پنجاب کے کروڑوں باسیوں کی تفریح کے لئے واحد چڑیا گھر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جانوروں کی عدم موجودگی اور ناقص صفائی کی وجہ سے چڑیا گھر ویران ہوتا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مگرمچھ کے تالاب کا پانی برسوں پرانا ہے اور گندہ ہو گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چڑیا گھر مذکورہ کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) بہاولپور چڑیا گھر کے علاوہ جنوبی پنجاب میں بہاولنگر زو، وہاڑی زو، وائلڈ لائف پارک پیرووال، ڈی جی خان زو، وائلڈ لائف پارک رحیم یار خان اور وائلڈ لائف پارک فتح پور بھی موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ چڑیا گھر میں جانوروں کی کمی نہ ہے۔ اس وقت چڑیا گھر میں 67 اقسام کے 652 جانور و پرندے موجود ہیں۔ صفائی کا بہترین انتظام موجود ہے۔ چڑیا گھر میں تقریباً 7 لاکھ سے 8 لاکھ کے درمیان افراد سالانہ سیر کے لئے آتے ہیں جن کو تمام ضروری سہولیات چڑیا گھر انتظامیہ کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مگرمچھ کے تالاب کا پانی ہفتہ میں ایک بار تبدیل کیا جاتا ہے جو کہ مگرمچھ کو اس کا قدرتی ماحول مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(د) جزہائے "ب" اور "ج" کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ چڑیا گھر کی انتظامیہ سیر کنندگان کو تمام ضروری سہولیات مہیا کر رہی ہے۔ چڑیا گھر کی ترقی و بہتری کے لئے حکومت وقتاً فوقتاً ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز مہیا کرتی رہتی ہے۔ چڑیا گھر جنوبی پنجاب کی ایک بہترین تفریح گاہ ہے جس میں انواع و اقسام کے جانور و پرندوں کے علاوہ خوبصورت لان، جھولے، کنٹین و دیگر سہولیات میسر ہیں۔ بہترین انتظامات کی وجہ سے چڑیا گھر کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

سرگودھاڈویژن میں ماہی پروری کے دفاتر اور سٹاف کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8221: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرگودھاڈویژن میں ماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اوران میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہاہے؟

(ب) سرگودھاڈویژن میں محکمے کا کتنا رقبہ کس کس جگہ موجود ہے؟

(ج) محکمہ مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہاہے اور محکمہ کے کل کتنے رقبے پر تالاب ہیں؟

(د) گزشتہ دوسال میں مچھلی کی پیداوار میں کتنااضافہ ہواہے اور حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) ضلع سرگودھا میں دفاتر اور سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے۔

دفاتر	تعداد سٹاف
1۔ڈائریکٹر فشریز، بائیو ڈائیورسٹی ہیچری چشمہ ضلع میانوالی	05
2۔ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، بائیو ڈائیورسٹی ہیچری، چشمہ ضلع میانوالی	38
3۔ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز سرگودھاڈویژن، بائی پاس لنک روڈ نزد کینال پامز ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع سرگودھا	07
4۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع سرگودھا، بائی پاس لنک روڈ نزد کینال پامز ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع سرگودھا	20
5۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع خوشاب بلاک نمبر 04 نزد شالیمار ہوٹل جوہر آباد	16
6۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع میانوالی سول لائن نزد DHQ	30
7۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز ضلع بھکر	12
8۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز موبائل ہیلتھ لیب ضلع سرگودھا بائی پاس لنک روڈ نزد کینال پامز ہاؤسنگ سوسائٹی ضلع سرگودھا۔	07
9۔اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش ہیچری شاہ پور چک مظفر آباد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا	28

(ب)

	رقبہ
1۔بائیو ڈائیورسٹی چشمہ ضلع میانوالی) ملکیتی واپڈالیز30سال)	29ایکڑ
2۔ سائیٹ بی چشمہ فشریز کمپلیکس) ماڈل فش فارم) ضلع میانوالی)ملکیتی واپڈالیز30سال)	40ایکڑ
3۔ گورنمنٹ فش فارم93 شمالی جھنگ روڈ ضلع سرگودھا	17ایکڑ
4۔فش سیڈ نرسری یونٹ93 شمالی بمقام جھنگ روڈ ضلع سرگودھا	3ایکڑ 01کینال
5۔فش سیڈ نرسری یونٹ93 شمالی بھاگٹانوالہ بمقام 81 جنوبی لاہور روڈ ضلع سرگودھا	2.5کینال
6۔فش سیڈ نرسری یونٹ ٹھٹھی گنجیرہ ضلع خوشاب	6ایکڑ
7۔فش سیڈ نرسری یونٹ ضلع میانوالی	03ایکڑ
8۔ گورنمنٹ فش فارم داؤد خیل ضلع میانوالی	15ایکڑ
9۔نرسری یونٹ کوٹلہ جام ضلع بھکر	03ایکڑ
10۔ دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش ہیچری شاہ پور ضلع سرگودھا موضع مظفر آباد بھلوال روڈ شاہ پور صدر	25ایکڑ
11۔فش سیڈ نرسری یونٹ ضلع بھلوال	07ایکڑ
12۔ گورنمنٹ فش فارم93 شمالی جھنگ روڈ ضلع سرگودھا	83ایکڑ(خالی رقبہ)
کل رقبہ:231ایکڑ3.5کینال	

(ج) **مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھا رہا ہے۔**

1۔

i) فارم کے ڈیزائن اور تعمیر کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی

ii) فارم کے انتظام وانصرام کے لئے بلا معاوضہ فنی معلومات کی فراہمی

iii) فارم بنانے کے لئے محکمہ زراعت سے بلڈوزر کی رعائتی نرخوں پر فراہمی

iv) زرعی ترقیاتی بنک اور بنک آف پنجاب کی طرف سے قرضہ کی سہولت

v) مچھلی فارم کے لئے نصب ٹیوب ویل کے لئے واپڈا کی طرف سے زرعی نرخوں پر بجلی کی فراہمی

vi) محکمہ ماہی پروری کی جانب سے فش فارمنگ سے منسلک افراد کے لئے مفت تربیتی کورسز کا انعقاد

vii) محکمہ ماہی پروری پنجاب کی طرف سے مختلف قابلِ افزائش مچھلیوں کے پونگ کی سستے نرخوں پر فراہمی

viii) فارم کے پانی و مٹی کا مفت تجزیہ اور مچھلی کی بیماری کی تشخیص و علاج کی بلامعاوضہ خدمات

ix) جھینگا فارمنگ اور کیج فش کلچر کے لئے فارمرز کو سبسڈی کا پروگرام

2۔ محکمہ ماہی پروری قدرتی پانیوں سے مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے سالانہ لاکھوں کی تعداد میں بچہ مچھلی دریاؤں میں چھوڑتا ہے۔ سال 22-2021 میں محکمہ ماہی پروری نے سرگودھا ڈویژن کے قدرتی پانیوں میں 55.91 لاکھ بچہ مچھلی چھوڑا۔ سرگودھا ڈویژن میں کل 46.225 ایکڑ سرکاری رقبہ میں فش فارم موجود ہیں۔

(د) گذشتہ دو سالوں میں سرگودھا ڈویژن میں 543 ایکڑ رقبہ پر فش فارمنگ بڑھی ہے جس سے تقریباً 651 میٹرک ٹن مچھلی کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

حکومت کو سرگودھا ڈویژن کے سرکاری پانیوں کی نیلامی، لائسنس فیس، مچھلی اور بچہ مچھلی کی فروخت سے مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی ہے۔

نمبر شمار	سال	کل آمدن
1۔	2020-21	69.619 ملین روپے
2۔	2021-22 (upto اپریل 2022)	135.735 ملین روپے

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

صوبہ میں ماہی پروری کے رجسٹرڈ فارمز کی تعداد نیز آمدن سے متعلقہ تفصیلات

1386: رانا منور حسین: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں ماہی پروری کے کتنے فارم رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) مچھلیوں کو فارم میں لگنے والی بیماریوں کے تدارک کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

(ج) ماہی پروری سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن حاصل ہو رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ):

(الف) ضلع سرگودھا میں ماہی پروری کے رجسٹرڈ فش فارمز کی تعداد 335 ہے زائرین کا رقبہ 11520 ایکڑ ہے۔

(ب) فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور میں بیمار مچھلیوں کی تشخیص اور علاج کے لئے باقاعدہ پیتھالوجی لیب کام کر رہی ہے پرائیوٹ فارمرز کو بیمار مچھلیوں کی تشخیص اور علاج کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے اس کے علاوہ ایک ترقیاتی اسکیم کے تحت ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر موبائل لیبارٹری کی سہولیات پیدا کی جا رہی ہیں جو فارمرز کو ان کے فارمز ہی پر مچھلیوں کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی سہولیات مہیا کریں گی۔

(ج) محکمہ فشریز کی آمدنی برائے سال 21-2020 میں مبلغ 421.301 ملین روپے ہے۔

شیخوپورہ پی پی۔138 میں شجر کاری مہم کے تحت لگائے گئے پودوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1395: میاں عبدالرؤف: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ پی پی۔138 ضلع شیخوپورہ میں شجر کاری مہم کے تحت حکومت نے پودا جات لگائے ہیں اور کس کس قسم کے پودا جات لگائے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں پودا جات مخصوص جگہ پر لگائے گئے ہیں یا ان کے لئے کوئی جگہ سرکاری طور پر مختص کی گئی ہے نیز کتنی تعداد میں پودا جات لگائے گئے ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا موجودہ حکومت نے شجر کاری مہم کے لئے موجودہ بجٹ میں فنڈز مختص کئے ہیں تو انکی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) حلقہ پی پی۔138 ضلع شیخوپورہ میں شجر کاری مہم TBTTP کے تحت حکومت نے کوئی رقبہ نہ لگایا ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں شجر کاری مہم میں کوئی رقبہ نہ لگایا گیا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔138 میں سال 22-2021 میں بھی کوئی رقبہ نہ لگایا جانا ہے جس کی وجہ سے موجودہ حکومت نے مذکورہ حلقہ کے لئے شجر کاری مہم میں موجودہ بجٹ میں کوئی فنڈ مختص نہ کئے ہیں۔

شیخوپورہ: پی پی۔137 اور 138 میں رابطہ سڑکوں کے دونوں اطراف درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1407: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔137 اور 138 کے مختلف چکوک کو جانے والی چھوٹی رابطہ سڑکوں کے دونوں اطراف سفیدے کے درخت لگائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکیں چھوٹی اور چوڑائی میں کم ہونے کی وجہ سے وہاں سے بڑی زرعی مشینری نہیں گزر سکتی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چھوٹی سڑکوں کی بجائے بڑی شاہرات کے دونوں اطراف سفیدے کے درخت کی بجائے دوسری اقسام کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) پی پی۔ 137اور138 کے مختلف چکوک کو جانے والی چھوٹی رابطہ سڑکوں کے دونوں اطراف سفیدے کے درخت نہ لگائے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں شجر کاری مہم میں کوئی رقبہ نہ لگایا گیا ہے۔

(ج) جی، حکومت پنجاب بڑی سڑکوں پر سفیدے کے علاوہ دوسری اقسام کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مہاجر پرندوں کے غیر قانونی شکار سے نسل معدوم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

1431: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سردیوں میں بیرون ممالک سے مختلف پرندے جن میں چیکلا، ڈگوش، نگی اور مینجھ وغیرہ ہجرت کر کے صوبہ میں آتے ہیں؟

(ب) ہجرت کر کے آنے والے دیگر اقسام کے پرندوں کی تفصیل بھی فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہجرت کر کے آنے والے پرندوں کا لوگ بڑی تعداد میں شکار کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان پرندوں کی نسل نہیں بڑھ پاتی؟

(د) حکومت / محکمہ ان پرندوں کے شکار پر مکمل پابندی لگانے اور غیر قانونی شکار کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (سید عباس علی شاہ) :

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے سردیوں میں مختلف پرندے سائبیریا سے ہجرت کر کے صوبہ میں آتے ہیں لیکن مذکورہ پرندگان کا صوبے میں ہجرت کر کے آنے کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔

(ب) ہجرت کر کے آنے والے دیگر اقسام کے پرندوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
گھ، قاز، کونجیں، حواصل، لم ڈھینگ، سرخاب، انواع واقسام کی مرغابیاں وڈکس، بٹیر، فالکن اور تلور وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے ہجرت کر کے آنیوالے محض ان پرندوں کا شکار مستند اسلحہ و شوٹنگ لائسنس کیا جاتا ہے جو کہ وائلڈ لائف ایکٹ کے جدول اول میں ہیں تاہم جدول سوئم

میں شامل پرندوں کے شکار کی صورت میں وائلڈ لائف ایکٹ کی خلاف ورزی چالان اور جرمانے کئے جاتے ہیں اور ایسے پرندوں کے شکار کی ہرگز اجازت نہ ہے جن کی نسلیں معدوم ہونے کا خدشہ ہے۔

(د) محکمہ نے جن پرندوں کے شکار پر پابندی عائد کر رکھی ہے وہ ایکٹ کے جدول سوئم میں شامل ہیں مزید جن کی نسل معدوم ہونے کا خدشہ ہو انہیں بھی جدول اول سے سوئم میں منتقل کر دیا جاتا ہے اسی کے پیش نظر محکمہ نے حال ہی میں ایک پرندے سفید چھاتی والے مگھ کو جدول اول سے سوئم میں منتقل کرنے کی منظوری حاصل کی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم Government Business شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل Bills ہیں۔

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن سٹیٹس آف وومن 2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Gender Mainstreaming, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 24 August 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for the reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the message of the Governor in respect of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 24 August 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

> "That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for the reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

جناب سپیکر: جناب عمر فاروق ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کے لائسنس کی منسوخی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے اس کو وہاں بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کے لائسنس کی منسوخی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کے لائسنس کی منسوخی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی حکومت اور پیمرا سے "بول چینل" کی بندش کا حکمنامہ واپس لینے کا مطالبہ

جناب عمر فاروق: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کا لائسنس منسوخ کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بول نیوز کی بندش کے پیچھے ہزاروں صحافیوں کا معاشی قتل عام کرنے کا منصوبہ ہے جسے کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے بول نیوز کو بند کر کے آزادیِ صحافت پر جو گھناؤنا وار کیا ہے اُس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت اور پیمرا سے بول نیوز کی بندش کا حکمنامہ فوری واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کا لائسنس منسوخ کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بول نیوز کی بندش کے پیچھے ہزاروں صحافیوں کا معاشی قتل عام کرنے کا منصوبہ ہے جسے کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے بول نیوز کو بند کر کے آزادیِ صحافت پر جو گھناؤنا وار کیا ہے اُس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت اور پیمرا سے بول نیوز کی بندش کا حکمنامہ فوری واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا کی جانب سے بول نیٹ ورک کا لائسنس منسوخ کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بول نیوز کی بندش کے پیچھے ہزاروں صحافیوں کا معاشی قتل عام کرنے کا منصوبہ ہے جسے کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وفاقی

حکومت نے بول نیوز کو بند کر کے آزادیِ صحافت پر جو گھناؤنا وار کیا ہے اُس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت اور پیمرا سے بول نیوز کی بندش کا حکمنامہ فوری واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب احمد خان قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر قائم ہونے والے بے بنیاد مقدمات اور ظلم ستم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر قائم ہونے والے بے بنیاد مقدمات اور ظلم ستم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے جناب حلیم عادل شیخ

اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر قائم ہونے والے بے بنیاد مقدمات اور ظلم ستم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے اپوزیشن لیڈر جناب حلیم عادل شیخ پر جھوٹے مقدمات ختم کر کے فی الفور رہائی کا مطالبہ

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر imported حکومت کی ایما پر ہونے والے ظلم و ستم بہیمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ Imported حکومت حلیم عادل شیخ پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو بھی پامال کیا جارہا ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات ختم ہونے والی ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے انشاءاللہ۔ یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی و سندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر imported حکومت کی ایما پر ہونے والے ظلم وستم بہیمانہ جسمانی وذہنی تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے۔Imported حکومت حلیم عادل شیخ پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو بھی پامال کیا جارہا ہے مگر ظلم وستم کی یہ تاریک رات ختم ہونے والی ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے انشاءاللہ۔ یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی وسندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی پر imported حکومت کی ایما پر ہونے والے ظلم وستم بہیمانہ جسمانی وذہنی تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے۔Imported حکومت حلیم عادل شیخ پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو بھی پامال کیا جارہا ہے مگر ظلم وستم کی یہ تاریک رات ختم ہونے والی ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے انشاءاللہ۔ یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی وسندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔ستمبر 2022دوپہر 3بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 12۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 15۔ صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 24

1161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ریونیو، کالونیز (بورڈ آف ریونیو) اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت 2020 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت 2020 منظور کیا جائے۔

1162

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021(مسودہ قانون نمبر58بابت2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(ترمیم)متروکہ وقف املاک وقوانین برائے بے گھر افراد2021 (مسودہ قانون نمبر60بابت2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(ترمیم)متروکہ وقف املاک وقوانین برائے بے گھر افراد2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(ترمیم)متروکہ وقف املاک وقوانین برائے بے گھر افراد2021منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022(مسودہ قانون نمبر9بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر12نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022، منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022(مسودہ قانون نمبر10بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022، منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات2022(مسودہ قانون نمبر11بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات 2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات2022، منظور کیا جائے۔

1163

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

1165

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 12۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 15۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 17 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

هُوَ
اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ
وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

سورۃ الحشر (آیات نمبر 22 تا 24)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (22) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (23) وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (24)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامیٔ بے کساں، شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں، تاجدارِ شاہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن، تذکرے آپ ﷺ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی، اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، خوش نوا، دِل رُبا، دِل کشا، مصطفیٰ، مجتبیٰ، رہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں اَن گنت خوبیاں، ہو سکے نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طورِ سینا بنا، اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے یاد آئیں مجھے، اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر صاحب فرمائیں!

ملکہ الزبتھ کی وفات پر ایک منٹ کی خاموشی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ ملکہ الزبتھ دوم جو کہ دو تین دن پہلے وفات پا گئی تھی۔ ملکہ الزبتھ کے پاکستان کے ساتھ بہت گہرے مراسم تھے اور انہوں نے دو دفعہ پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ہر فلاحی کام میں حصہ بھی لیتی تھی۔ جس طرح ابھی بھی وہ سیلاب زدگان کی امداد کر رہی تھی۔ لہٰذا میری آپ سے التماس ہے کہ ان کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! حسن مرتضٰی صاحب حکومتی بینچوں پر بیٹھے ہیں میں ان کو welcome کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ہم سب شاہ صاحب کو welcome کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

اجلاس کی معمول کی کارروائی میں پوائنٹ آف آرڈر اُٹھانا

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ کی توسط سے میں اپنے تمام ممبران سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ جیسے ہی قرآن شریف کی تلاوت اور نعت شریف ختم ہوتی ہے ہم

لوگ پوائنٹ آف آرڈر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے جب کچھ آؤٹ آف آرڈر ہو، کیا قرآن شریف کی تلاوت کرنا ہے یا نعت شریف پڑھنا آؤٹ آف آرڈر ہے؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ ممبران سے کہیں کہ جب بھی انہوں نے کوئی بھی بات کرنی ہو تو وہ آپ سے پہلے مل لیا کریں اور وقفہ سوالات کی announcement سے پہلے انہیں آپ floor دے دیا کریں اور وہ پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر کر کے floor نہ مانگا کریں۔ آپ سے پہلے request کر دیا کریں اور آپ انہیں floor دے دیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس موقع پر پوائنٹ آف آرڈر مانگنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس وقت کوئی چیز آؤٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے کہ جب ہاؤس کا ماحول یا جو کارروائی چل رہی ہے وہ روایات، قانون یا اصول سے ہٹ کر ہے تو اس وقت جناب سپیکر کی توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر اس floor پر کوئی غلط چیز ہو رہی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نعت شریف پڑھنے کے بعد فوری طور پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہو تو اس سے یہ impression ملتا ہے کہ شاید کوئی غلط چیز ہو گئی ہے اس لئے مہربانی کر کے آپ سب معزز ممبران کو اس حوالے سے educate کر دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح لغاری صاحب! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے خلاف سپریم کورٹ میں stay grant کے باوجود کسانوں کی زمین پر قبضہ

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! شکریہ، ملک کے اندر اس وقت سیلاب کی تباہ کاریاں ہیں جن میں اناج کی قلت ہے، سبزیوں کی قلت ہے اور آج ہم سبزیاں باہر کے ممالک سے درآمد کر رہے ہیں تو میں ان حالات میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر ہمارے

ایک ادارے نے سینکڑوں ایکڑ رقبے کے اوپر پچھلے تین دنوں میں تباہی و بربادی برپا کر دی ہے کیونکہ اس ادارے نے کھڑی فصلیں برباد کر دی ہیں۔ اس ادارے نے زمین پر اُگی ہوئی سبزیاں Bulldoze کر دی ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ (RUDA) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے خلاف سپریم کورٹ نے جنوری 2022 کا stay grant کیا ہوا ہے کہ جن لوگوں نے compensation نہیں لی ان کی جگہ پر آپ قبضہ نہیں کر سکتے اور کوئی معاملہ نہیں کر سکتے لیکن مقامی انتظامیہ نے 18۔ اگست 2022 کو تمام انتقالات RUDA کی favor میں pass کر دیئے ہیں اور موقع پر تین دن سے bulldozers چلا رہے ہیں اور جن لوگوں کی روزی روٹی صرف اسی جگہ پر ہے وہ آج بے یار و مددگار پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! RUDA Bill آپ لوگوں نے خود پاس کیا ہے یعنی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! قانون کے ساتھ جو کھلواڑ ہو رہا ہے تو کیا یہ ادارہ سپریم کورٹ سے بھی زیادہ بالادست ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل بھی نہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! یہ ادارہ سپریم کورٹ کے احکامات کی دھجیاں اُڑا رہا ہے۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! اس اسمبلی نے یہ بل پاس کیا ہے جس کے تحت یہ ایک independent ادارہ ہے اور اسی اسمبلی نے یہ بل پاس کیا ہے۔ تو اب ہم وقفہ سوالات پر آتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! اس اسمبلی نے اس چیز کی اجازت تو نہیں دی کہ آپ قانون کی دھجیاں اڑائیں، لوگوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کریں اور غیر قانونی طریقے سے دو لاکھ

روپے، آٹھ لاکھ روپے ایکڑ کی categoryبنائی گئی ہے جبکہ یہاں سے صرف 30 منٹ کا راستہ ہے لیکن انویسٹر کو زمین دی جارہی ہے تو میری یہ requestہے کہ ہاؤس اس چیز کا ازالہ کرے۔

جناب سپیکر: یہ ترجیحات ہوتی ہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب لیا جائے۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے اور ریکارڈ پر بات آ گئی ہے۔ جی، چودھری اختر علی صاحب!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! اس معاملے پر ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے اور راجہ صاحب سے جواب لیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے سمیع اللہ خان صاحب بات کر لیں پھر میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ، معزز ممبر مرغوب احمد صاحب نے جو point raise کیا ہے تو پہلے آپ کی بہت مہربانی کہ انہیں اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دی۔ راجہ صاحب نے اس حوالے سے جو وضاحت کرنی ہے تو اس سے پہلے میں اسی بات کو مزید آگے دو منٹ کے اندر بڑھانا چاہوں گا کہ ہماری اسمبلی سے 20/15 کلومیٹر دور یہ زرعی اراضی ہے اور آپ کو پتا ہے کہ جس طرح سے لینڈ مافیا پورے ملک میں زرعی اراضی کو ہڑپ کر رہا ہے۔ آج ملک کی حالت یہ ہے کہ پچھلے 4/3 سالوں کا اگر آپ درآمدی بل دیکھ لیں تو اس میں 10 ارب ڈالر تک ہماری گندم، چینی، چاول، سبزیاں اور دالیں درآمد ہوئی ہیں جو کہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ایسی صورتحال میں RUDA کا ادارہ، جس کے متعلق آپ نے بالکل درست فرمایا کہ اس کی legislationاس معزز ہاؤس سے ہوئی ہے۔ قانون تو بن گیا لیکن جب وہاں اس قانون پر عمل درآمد شروع کیا تو وہاں کے کسان اس implementation کے خلاف عدالت گئے، ہائی کورٹ میں بھی گئے اور سپریم کورٹ میں بھی گئے۔ جیسے مرغوب احمد صاحب نے کہا کہ عدالت کی واضح direction آئی کہ جن لوگوں

نے پیسے لے لئے ہیں ان جگہوں پر RUDA اپنا جو بھی ڈویلپمنٹ کا پروگرام ہے وہ کرے لیکن جس جگہ کا کسی کسان نے ایک روپیہ نہیں لیا تو اس جگہ کے اوپر RUDA کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ کسان کی زمین کو اپنی ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کرے۔

جناب سپیکر! آج سوشل میڈیا پر بھی طوفان ہے اگر کہیں تو میں دکھا دیتا ہوں کہ پرسوں سے پنجاب حکومت کا ادارہ پوری مشینری کے ساتھ ایک زرعی اراضی جس کے اوپر سبزیاں کاشت کی ہوئی ہیں، ان کے اوپر bulldozer چلا رہا ہے جس کی ویڈیوز میرے پاس موجود ہیں جو اس وقت سوشل میڈیا پر بھی ہیں اور یہ سپریم کورٹ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ مرغوب احمد صاحب نے بات کی تو میں نے انہیں کہا کہ آپ ان متاثرہ کسانوں کے ساتھ رابطہ میں ہیں تو آپ contempt of court میں بھی جائیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ایک راستہ یہ ہے کہ ہم پنجاب حکومت کے خلاف contempt of court میں جائیں لیکن یہ ہاؤس بھی کسانوں کا نمائندہ ہے اور سارے پنجاب کا نمائندہ ہے تو یہاں پر میری آپ سے گزارش ہے کہ اس issue کو اس طرح سے lightly نہ لیا جائے۔ انہیں منع کیا جائے کہ جنہوں نے پیسے لے لئے وہاں پر وہ اپنا plan کریں لیکن میں ایک کسان ہوں اور میری پانچ ایکڑ زمین ہے جبکہ مجھے کوئی پیسے بھی نہیں ملے تو میری ایک سال کی کمائی سبزی کی صورت میں تھی جس کی یہ ویڈیوز موجود ہیں کہ ان سبزیوں کے اوپر bulldozers چل رہے ہیں تو پنجاب حکومت باقی ظلم تو کرے لیکن کم از کم کسانوں کے ساتھ یہ ظلم ہر صورت بند ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، گزارش یہ ہے کہ میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے میں تھوڑا سا اس RUDA کی background بتا دیتا ہوں کہ یہ بل اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور پھر درمیان میں دو مہینے کا interim period بھی آیا جس میں (ن) لیگ کی حکومت بھی آئی۔ اس کے بعد اس بل میں کچھ ترامیم بھی لائی گئیں۔ یہ میں مانتا ہوں کہ بل چیلنج بھی ہوا تھا لیکن عدالت کی observations کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بل میں amendments بھی آئیں۔ اب

بنیادی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ نے فرمایا کہ اسی اسمبلی نے اس بل کو پاس کیا تھا اور جب یہ بل اسمبلی سے پاس ہو رہا تھا تو ہمارے کسی ایک بھائی نے بھی اس میں amendment نہیں دی۔ اگر انہیں اس بات کا احساس تھا یا اس بات سے آگاہ تھے کہ زمین داروں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو جب بل پاس ہو رہا تھا تو انہیں amendments دینی چاہئیں تھیں اور اس وقت اس مسئلے کو agitate کرنا چاہئے تھا لیکن اس وقت تو انہوں نے اپنا پارلیمانی کردار ادا نہیں کیا۔ طریق کار تو یہی ہوتا ہے کہ اگر حکومت کوئی بل عوام کے مفاد کے منافی لا رہی ہوتی ہے تو کم از کم انہیں پورا اختیار حاصل ہے کہ اس میں amendments لے کر آئیں لیکن ان کی طرف سے ایک بھی amendment نہیں آئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اس بل پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ جب وہ بل پاس ہو رہا تھا اور اس بل کی clause by clause reading ہو رہی تھی تو ان کی طرف سے "ناں" کی آواز بھی نہیں آئی تو میں نے یہ point out کیا کہ متفقہ طور پر یہ بل پاس ہوا ہے۔ So میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک چیز گزر گئی ہے، بل پاس ہو گیا ہے اور جب اسمبلی میں ایک بات relevant تھی تو اُس وقت یہ اسے point out کر سکتے تھے لیکن یہ اس وقت تو سوئے رہے اور اِنہوں نے کچھ نہیں کیا جبکہ آج یہاں پر اعتراض آ رہا ہے کہ RUDA یہ زیادتی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا ایک تو انہوں نے اس بل کے متعلق کوئی ترامیم نہیں دیں اور دوسرا جب ان کی اپنی حکومت تھی تو اگر اس بل کو عوام کے مفاد کے منافی سمجھتے تھے تو اس وقت یہ اس بل کو ختم کر دیتے، اسے repeal کر دیتے لیکن اس وقت بھی انہوں نے آواز نہیں اٹھائی اور آج جب وہ سارا کچھ منظور ہو چکا ہے تو آج یہ آواز اٹھا رہے ہیں۔ اب بھی میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس بل میں یہ کوئی تبدیلی چاہتے ہیں تو amendments لے کر آجائیں جو کہ پارلیمانی طریق کار ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ صاحب، مرغوب صاحب اور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب اگر آپ اس میں کوئی ترامیم لانا چاہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ، لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا، راجہ صاحب کا لاء منسٹر منہ پر اتنا زیادہ چڑھا ہوا ہے لیکن اب یہ لاء منسٹر ہیں بھی نہیں پھر بھی میں انہیں مخاطب کر رہا تھا کہ لاء منسٹر نے یہ کہا۔ راجہ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ وہ کس طرح سے ہاؤس کی توجہ کو اصل issue سے ہٹا رہے ہیں۔ Legislation ہو گئی، ہم نے حصہ لیا یا نہیں لیا یہ خلیل طاہر سندھو صاحب بتائیں گے لیکن میں یہ مانتے ہوئے بھی کہ legislation ہو گئی لیکن یہ legislation کہاں حق دیتی ہے کہ آپ نے جس کسان کو پیسے نہیں دیئے اس کی سبزی کے کھیت کے اوپر bulldozer چلا دیں۔ سوال یہ ہے جس کا آپ جواب نہیں دے رہے جو کہ basic سوال ہے۔ Legislation ہو گئی اچھی ہو گئی، بری ہو گئی یا اتفاق رائے سے ہوئی، اختلاف رائے سے ہوئی۔ وہ تو ہو گئی مگر بات یہ ہے کہ پرسوں اور آج جو bulldozers چل رہے ہیں اس ظلم کو روکا جائے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اِس کا جواب اس ہاؤس میں کس نے دینا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہاں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ RUDA اس وقت جو کام کر رہا ہے وہ قانون کے مطابق کر رہا ہے اگر وہ کوئی کام خلاف قانون کر رہا ہے تو اِن کے پاس right ہے یہ عدالت میں چلے جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے وہ law دکھا دیں جو کسانوں کے کھیتوں پر بلڈوزر چلانے کی اجازت دیتا ہے۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ کے پاس بہت سارے forums ہیں۔ ہماری عدالتیں ہیں اور یہ forum بھی ہے آپ یہاں amendments لے آئیں بلکہ آپ کل ہی لے آئیں۔ پھر

راجہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ ناجائز تو نہیں ہے کہ تین مہینے یا چار مہینے آپ کی گورنمنٹ بھی رہی ہے۔۔(شور وغل)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے کسانوں کے کھیتوں میں بلڈوزر نہیں چلایا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کل ہی amendments جمع کروائیں۔ یہ سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! اگر ہماری بات اس forum پر نہیں سنی جائے گی تو پھر ہم ٹوکن واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں یہاں موجود ہوں آپ میری طرف بھی دیکھا کریں ہمیشہ آپ اسی طرح کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے آپ کے ساتھی بول رہے تھے اس لئے پتا نہیں چلا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے ساتھی ٹھیک بول رہے تھے جو RUDA ظلم کر رہا ہے آپ اُس کو بند کریں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! آپ کا سوال RUDA سے متعلق نہیں ہے پلیز آپ اپنے سوال پر آئیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سوال پر تو آ جاتا ہوں لیکن یہ جو ظلم ہو رہا ہے اس کے خلاف ہم پارلیمنٹ میں نہیں بولیں گے تو پھر کہاں بولیں گے، آپ سے فریاد نہیں کریں گے تو پھر کس سے کریں گے؟

جناب سپیکر: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: آپ پارلیمنٹرین کی بات تو سنیں کہ یہ کہہ کیا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! آپ اپنے سوال پر بات کریں۔

چودھری اختر علی: آپ کو پارلیمنٹرین کی بات سننی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی کے سوال نمبر 2946 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3323 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4938 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3224 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد کی حدود میں سرکاری اراضی کے رقبہ کی تعداد اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*3224: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی لیز / پٹہ / ٹھیکہ وغیرہ پر دی گئی ہے؟

(د) کتنی سرکاری اراضی خالی پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) فیصل آباد شہر کی حدود میں کس کس جگہ سرکاری اراضی خالی پڑی ہوئی ہے؟

(و) فیصل آباد شہر کی حدود میں خالی اراضی پر کسی سرکاری ملازم کا گھر وغیرہ تو نہیں ہے؟

(ز) فیصل آباد شہر میں ریونیو افسران کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں ہیں اور کتنے کتنے رقبے پر ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق جواب آمدہ ڈپٹی کمشنر، فیصل آباد، ضلع فیصل آباد میں کل سرکاری اراضی 1,59,327 ایکڑ ہے۔

(ب) 5 ایکڑ

(ج) 8024 ایکڑ 3 کنال 16 مرلے عارضی کاشت۔

(د) 6259 ایکڑ

(ہ) نہ ہے۔

(و) فیصل آباد تحصیل سٹی کی حدود میں پٹوار خانہ برقبہ 5,M,238SF منشی محلہ گلی نمبر 6 چک نمبر 212 ر۔ب۔

(ز) فیصل آباد شہر (تحصیل سٹی) کی حدود میں دو عدد رہائش گاہیں ایک تحصیلدار + ایک نائب تحصیلدار عقب حبیب بنک و UBL اسکوائر برانچ سرکلر روڈ چک نمبر 212 ر ب برقبہ 2, K,10-M,256-SF۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال آج سے ایک سال پہلے بھی کیا تھا اور اِس سوال کو اس لئے pending کیا گیا تھا کہ اس کا جواب ٹھیک طرح سے نہیں آیا تھا۔ جو جواب پہلے دیا گیا تھا اب بھی وہی ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے، کتنی سرکاری اراضی پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، کتنی سرکاری اراضی لیز / پٹہ / ٹھیکہ وغیرہ پر دی گئی ہے؟ اس کا جو جواب پہلے دیا گیا تھا وہی اب دیا گیا ہے۔ آپ یہ جواب دیکھ لیں اس میں کسی بھی جُز میں clarity نہیں ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟ اس میں بتایا گیا ہے کہ بمطابق جواب آمدہ ڈپٹی کمشنر فیصل آباد، ضلع فیصل آباد میں کُل سرکاری اراضی 1,59,327 ایکڑ ہے۔ میں نے پوچھا کہ کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟ پہلے بھی جناب سپیکر نے یہ سوال اس لئے pending کیا تھا کہ ناجائز قبضے کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے آئندہ وہ ایوان میں پیش کی جائے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ ایوان کو بتائیں کہ کیا ناجائز قبضے کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، اگر کی گئی ہے تو اس کی ایف آئی آر کی کاپی بھی پیش کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان): جناب سپیکر! اس ہاؤس کا question hour بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ ہمارے پاس جو questions ہیں وہ 2019 یا 2020 کے اوائل کے ہیں جو محکمہ نے اُس وقت جواب دے دیئے تھے لیکن ستم ظریفی دیکھیں کہ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! بات یہ ہے کہ سالہا سال سے ایک نظام چل رہا ہے۔ 2018 کے سوالات آ رہے ہیں، 2019 کے سوالات آ رہے ہیں اور ان کے جوابات اُن کے مطابق آ رہے ہیں۔ اس دوران حالات میں تبدیلی آ جاتی ہے اور جواب موجودہ حالات کی بجائے پرانے حالات کے مطابق آتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مقصد کے لئے ہم نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں سوالات کی مدت کو محدود کیا جائے۔ اس کمیٹی میں ٹریژری بنچوں اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے ممبران بھی ہیں۔ منسٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ This is the most important forum اس میں ممبران گورنمنٹ کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں اور گورنمنٹ جواب دینے کی پابند بھی ہوتی ہے۔ اب مسئلہ یہاں یہ کھڑا ہوتا ہے کہ جب سوال کا جواب آتا ہے تو اس میں تین چار سال پرانی بات ہوتی۔ میں نے پچھلی دفعہ ایک کمیٹی بنائی تھی اس لئے راجہ صاحب! آپ ایسی کوئی ترتیب بنائیں کہ محکمہ دو سے تین مہینے تک جواب دے۔ یہاں جو سوالات جمع ہوتے ہیں محکمہ ان کا دو سے تین مہینے تک جوابات دینے کا پابند ہو اور منسٹر صاحبان بھی پابند ہوں۔ آپ بتائیں کہ آپ کے پاس اس کا کیا حل ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی observation بالکل درست ہے جیسا کہ آپ نے اس پر ایک کمیٹی بھی بنا دی ہے میں آپ کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل 2 بجے ہم نے اس کمیٹی کی میٹنگ بھی رکھ لی ہے۔ اس میں باقاعدہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی representation ہے، اس میں تمام پارلیمانی پارٹیز کی نمائندگی موجود ہے۔ کل ہم ایک فارمولا طے کر لیں گے مثال کے طور پر اگر 2019 کی

بات ہو رہی ہے تو ہم شاید یہ طے کر دیں کہ 2019 کے سوالات نہیں لئے جائیں گے، 2020 کے نہیں لئے جائیں گے، 2021 کے نہیں لئے جائیں گے اور 2022 کے تمام سوالات لئے جائیں گے۔ اس میں وزراء بھی تیار ہو کر آئیں گے اور ہم محکمہ جات سے بھی ensure کریں گے کہ وہ latest جواب دیں تاکہ وہ ایوان کے سامنے پیش کئے جا سکیں۔ ہم کل 2 بجے اس کمیٹی کی میٹنگ کر رہے ہیں اس لئے میری جناب سے استدعا ہو گی کہ آج بے شک آپ یہ سوالات چھوڑ دیں۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال Disaster Management کی دینا چاہتا ہوں کہ 2019 میں ٹڈی دل کا پوچھا گیا تھا کہ اُس نے کیا نقصان کیا؟ Disaster Management سے latest سوال پوچھنا چاہیئے کہ اِس وقت سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کیا کیا جا رہا ہے؟ کل ہم اس کو decide کر لیں گے۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ ان سوالات کو pending کر دیں کل جو فیصلہ آئے گا اس کی روشنی میں آئندہ کے لئے ہم Question Hour کی تیاری کریں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! بات یہ ہے کہ ہمارا Question Hour بہت important ہوتا ہے اور ہمیں یہاں عوام کام کرنے کے لئے بھیجتی ہے۔ اب آپ والی ہی بات ہے کہ تین تین سال، چار چار سال پرانے سوالات آ رہے ہوتے ہیں پھر اُس کا رزلٹ کیا نکلے گا؟ اپوزیشن کے ہمارے جتنے حضرات بیٹھے ہیں ان سب کی نمائندگی اس کمیٹی میں ہے جیسے جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ contribute کرنا چاہتے ہیں، ہمارے اپوزیشن کے جو حضرات contribute کرنا چاہتے ہیں ان سے کہوں گا اور ٹریژری بنچوں کے اراکین سے بھی کہوں گا کہ کل دوپہر 2 بجے کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کریں اور آ کر اپنی input دیں۔ ہم یہ ایک نئی تاریخ رقم کریں کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن نے مل کر یہ time frame fix کیا ہے جس میں ہم ہر محکمہ کو پابند کریں چاہے اُدھر سے سوال آئے ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب بھی دے اور محکمہ اس بات کا بھی پابند ہو کہ time frame کے اندر جواب دینا ہے تاکہ ایک جو واقعہ ہوا ہے اس کا جواب یا response فوراً ہو۔ اب تین سال پرانے واقعات کے جوابات دیئے جا رہے ہوتے ہیں، وہ دور گزر گئے، وہ حکومتیں ختم ہو گئیں اور تبدیلیاں آ گئیں۔ ہم بیٹھ کر اس پر ایک گھنٹہ لگا دیں اور گھنٹے کے بعد میں کہوں کہ question hour کا ٹائم ختم ہو گیا تو میرا خیال ہے کہ اب ہم یوں اپنا بھی مذاق نہ بنائیں اور معزز ہاؤس کا مذاق بھی نہ بنائیں۔ ہم اس

کو seriously لیں اس میں گورنمنٹ کا بھی فائدہ ہے، اپوزیشن کا بھی فائدہ ہے اور ہاؤس کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

اب کل 2 بجے کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ منسٹر صاحب! اپوزیشن یعنی مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سے ممبران بھی لئے ہوئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں سب کی نمائندگی موجود ہے لیکن جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جو دوست اس میں input دینا چاہتے ہیں کل کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لائیں ہم ان کی بات بھی سنیں گے اور ان سے guidance بھی لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ دونوں میں سے کون بولنا چاہے گا؟ آپ دونوں فیصلہ کر لیں جو بھی بولنا چاہے۔

جناب محمد ارشد ملک: میں بات کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، آپ بول لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! question میرا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا! آپ بول لیں۔ چلیں، ان کا question ہے تو ان کو بولنے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو یہاں پر کہا ہے کہ یہ 2019 کا سوال ہے تو یہ 2019 کا سوال 2021 میں آیا ہے۔ اب جو باتیں آپ نے کی ہیں وہ بالکل ٹھیک کی ہیں، میں جناب محمد بشارت راجہ کی باتوں سے بھی agree کرتا ہوں اور آپ کی جو رولنگ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایکشن ہو، prompt action ہو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس سے بھی agree کرتا ہوں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو question آنا ہوتا ہے اس کے پیچھے کتنی محنت درکار ہوتی ہے آپ بھی اسی ہاؤس کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: ہم رات دن questions اکٹھے کرتے ہیں۔ ہم 100 سے 200 سوالات لکھ کر جمع کرواتے ہیں ان questions میں سے ہمارے 5 یا 7 question take up ہوتے ہیں اور کچھ questions کسی بھی بنا پر kill کر دیئے جاتے ہیں۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ اس میں ممبران کا قصور کیا ہے؟ چاہے وہ ممبران اپوزیشن سے ہیں یا گورنمنٹ side سے ہیں۔ آپ نے Question Hour کے ذریعے محکموں کی monitoring کرنی ہوتی ہے۔ آپ نے متعلقہ محکمے کی کارکردگی کو دیکھنا ہوتا ہے اور اس کی کارکردگی پر متعلقہ ممبر نے سوالات اٹھانے ہوتے ہیں جو اس ہاؤس کا ممبر ہے۔ اس میں میری گزراش صرف یہ ہے کہ جس نے یہ delay کئے ہیں چاہے وہ سیکرٹری کی طرف سے ہوئے یا چاہے وہ منسٹر کی طرف سے ہوئے اس کی وجوہات معزز ہاؤس کو ضرور بتائی جائیں۔ 2019 میں بھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، 2021 میں بھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی اور یہ کیوں اس طرح ظلم کیا گیا؟ مجھے یہ بتائیں کہ اب یہ specific question ہے جیسے منسٹر جناب محمد بشارت راجہ نے کہا کہ سوالات pending کر دیئے جائیں۔ اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تیاری کر کے ہر بار آتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز صاحب! آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔ میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے یا PML(N) گورنمنٹ تھی۔ دیکھیں! اتنے سالوں سے یہ ہاؤس چل رہا ہے، یہ بات پہلے کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آئی۔ یہ بھی تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ دو یا تین مہینوں میں ان سوالات کو wind up کریں۔ اب تین مہینے میں یہ ہو گا کہ یہ سرکل تیز چلے گا۔ آپ کے سوالات جلدی آئیں گے، ڈیپارٹمنٹس پابند ہوں گے اور منسٹر صاحبان بھی پابند ہوں گے۔ یہ بھی تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کو credit جا رہا ہے کہ انہی کی طرف سے یہ تجاویز آئی ہے۔ اب ہم نے کمیٹی بنا دی اور یہ معاملہ جلدی ختم کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی جو in House discussion کر رہے ہیں یہ انتہائی fruitful ہے۔ میں پہلے چار سال میں پاپولیشن ویلفیئر کا منسٹر تھا تو سوالات آتے تھے ہم تین تین دن بیٹھ کر اس کی تیاری کرتے تھے اور mostly یہ ہوتا تھا کہ جو ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائی ہیں جیسے آج Question Hour میں یہ لوگ یہاں سے بائیکاٹ کر کے چلے گئے، There was no cooperation from the Opposition side اور آج وہ گلہ کر رہے ہیں کہ ہمارے سوال نہیں سنے۔ I think کہ یہ انتہائی valuable suggestion ہے، یہ بہت اچھا ہو گا کہ اگر ہم اس کے ساتھ ہو جائیں گے تا کہ ہم اس question hour کا صحیح معنوں میں فائدہ اٹھائیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سے بڑی اچھی تبدیلی آئے گی۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب make sure! کریں کیونکہ آپ بھی بیٹھے ہیں، لاء منسٹر بھی بیٹھے ہیں، Minister Interior بھی بیٹھے ہیں اور ہمارے سارے اپوزیشن کے بھائی بھی بیٹھے ہیں۔ اس میں دو یا تین مہینے سے زیادہ ٹائم نہ رکھیں۔ یہ مہربانی کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم زیادہ وقت نہیں دیں گے اور نہ ہی اس کو زیادہ لمبا کریں گے بلکہ کل ہی اس کو فارغ کریں گے۔

جناب سپیکر: اس لئے میں ان سوالات کو pending کر رہا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ میرا question fresh ہے---

جناب سپیکر: آپ کا کون سا question ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا question no 7076 ہے یہ میں نے اپریل 2021 میں put کیا ہے---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں یہ واضح ہدایات کر رہا ہوں کہ ہم آپ کے questions دوبارہ لے آتے ہیں---

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سال سال تک question نہیں آتا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سال کو رہنے دیں ہم دو سے تین مہینے کا کر رہے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: آپ کے اجلاس روز تو نہیں ہوتے، آپ کی sitting روز نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب! آپ اس تجویز سے متفق نہیں ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ practical ہے ہی نہیں، اس میں ٹائم لگ جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: میں دو سے تین مہینے کا کہہ رہا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے fresh questions ہیں آپ ان کو لے لیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر یہ practically ممکن نہیں ہے تو یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اس کو practically ممکن بنانا۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ دو سے تین مہینے میں یہ practical کریں گے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ بالکل practically ممکن ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں گے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم یہ ایک مہینے میں کریں گے۔

جناب سپیکر: ایک مہینہ نہیں تین مہینے کا ٹائم رکھیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں، ہم ایک مہینے میں کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم یوں بھی کر لیتے ہیں کہ جو fresh questions ہیں جس طرح چودھری مظہر اقبال صاحب کہہ رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ سوالات دوبارہ آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان سوالات کو دوبارہ لے آئیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، right sir.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم سوالات کے لئے ہی روزانہ آتے ہیں۔۔۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ابھی آپ نے فرمادیا ہے۔ اگر ہم ان میں سے pick and choose کریں کہ یہ سوالات آج کر لیں اور دوسرے سوالات بعد میں take up کریں گے تو میرے خیال میں باقی ممبران کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ اب آپ نے حکم دے دیا that's all اب ہم ان کو next day پر لے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب، جناب محمد ارشد ملک صاحب اور جناب آغا علی حیدر صاحب! میری بات سنیں۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! لوگ آسمان کے نیچے بغیر چھت کے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم ان سوالات کو نکالتے نہیں ہیں بلکہ میں ان سوالات کو pending کر رہا ہوں ختم نہیں کر رہا۔ ہم ان سوالات کو فوراً لے آئیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! کیسے لے آئیں گے؟

جناب سپیکر: میں ان سوالات کو لے آؤں گا۔ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں آپ کے questions لے آؤں گا but overall ایک تبدیلی کرنے دیں۔ ہم اچھائی کے لئے تبدیلی کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج ہی ہمارے سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ ایسے نہ کریں۔ میں نے سوالات pending کر دیئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا fresh questions ہے آپ مہربانی کر کے اس کو take up کر لیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چار چار سال سے سوالات چلے آرہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان چار چار سال کی وجہ سے تو کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ ایسا نہ کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ ایک فیصلہ فرما چکے اور ہم اس فیصلے کے مطابق کل 2 بجے بیٹھ رہے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کل ہی بیٹھ کر فارمولہ طے کریں گے اور اس کے مطابق ایک time line مقرر کریں گے اس کے اندر جو سوالات آتے ہیں ان کو immediately take up کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ time period تین مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک مہینے کی بات کر رہا ہوں۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں سرکاری اراضی کی تعداد اور اس کی ملکیت سے متعلقہ تفصیلات

***2946: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 154 لاہور میں سرکاری اراضی کتنی کس کس جگہ ہے یہ اراضی کس کس کی ملکیت ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر قبضہ ہے اور یہ قبضہ کب سے ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے ان پر بلڈنگ بنائی ہوئی ہیں؟

(د) اس حلقہ میں کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات ہیں؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔ 154 لاہور میں کل اراضی تعدادی 1870 کنال مواضعات باگڑیاں دھرم چند۔ چندرائے۔ کیر کلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہے جو کہ صوبائی حکومت اور صوبائی حکومت (متروکہ) کی ملکیت ہے۔

(ب) یہ عرصہ دراز سے 9 12 کنال زیر ناجائز آبادیز 178 کنال مساجد۔ مدرسہ و قبرستان ہائے و 401 کنال زیر راستہ و کھالہ جات اور 1162 کنال محکمہ جات زیر قبضہ ہے۔ جدید سروے زیر کارروائی ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 129 کنال پر ناجائز آبادیز ہیں۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) واگزار شدہ اراضی کو آئندہ ناجائز قبضہ سے اراضی بچانے کے لئے ریونیو اہلکاران پر مشتمل نگران ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں تاکہ تحفظ دیا جاسکے۔

جھنگ: لالہ زار ہاؤسنگ سکیم کی تکمیل اور ملازمین کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

***3323: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں حکومت نے محکمہ مال کے ملازمین کے لئے لالہ زار سکیم بنائی تھی یہ سکیم کب شروع کی گئی اور اس کے مکمل کرنے میں کتنا عرصہ لگا؟

(ب) حکومت نے اس سکیم میں ترقیاتی کام کس حد تک مکمل کروایا ہے؟

(ج) کیا محکمہ مال کے تمام ملازمین کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)/صدر، گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ مورخہ 14.05.1989 کو کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹرڈ ہوئی تھی۔ گورنمنٹ ایمپلائز کو

آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ نے سال 1991 میں رقبہ خرید کر سرکاری ملازمین کے لئے دو کالونیاں لالہ زار کالونی نمبر 1 گوجرہ روڈ جھنگ اور لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ جھنگ بنائی تھیں اور سکیم کا عمل سال 1991 سے شروع ہو کر سال 2012 میں مکمل ہوا تھا۔

(ب) گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ نے اپنے فنڈ سے دونوں کالونیوں میں ترقیاتی کام مکمل کروائے ہیں جس میں سڑکات کی تعمیر۔ سیوریج اور بجلی فراہمی شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

(ج) گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ کی طرف سے جن ملازمین کو دونوں کالونیوں میں پلاٹس الاٹ کئے گئے تھے ان کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں۔

بہاولپور: ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات اور کسانوں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

***4938: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تحت بہاولپور کی حدود میں کون کون سے کام مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرانجام دیئے گئے؟

(ب) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے اس ضلع میں کس کس علاقہ میں سپرے کیا گیا؟

(ج) اس ضلع کے کس کس علاقہ میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا ان کے نام اور کتنے ایکڑ رقبہ پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور متاثرہ کسانوں کی اس ادارے نے جو مالی و دیگر امداد کی اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فصلوں اور پھلوں کو نقصان اس سے ہوا ہے اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) پی ڈی ایم اے صوبہ پنجاب میں آنے والی تمام آفات سے نبرد آزما رہتا ہے۔ صوبائی اور مقامی سطح پر جان و مال کے تحفظ اور بحالی کے لئے کوششیں بروئے کار لاتا ہے۔ مذکورہ دو سالوں کے دوران بہاولپور میں درج ذیل کام سرانجام دیئے گئے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے کنٹرول اور کسانوں کی آگاہی کے لئے لٹریچر چھپوا کر کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

ٹڈی دل کی آفت پر نظر رکھنے کے لئے موضع کی سطح پر نگران کمیٹیاں بنائی گئیں۔

پی ڈی ایم اے نے محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر کسانوں کو ٹڈی دل کے معاملے میں آگاہی دینے کے لئے تربیتی ورکشاپس منعقد کروائیں۔

1120 لیٹر لمیڈا سیالوتھرین دوائی فراہم کی گئی۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے تدارک کے لئے 100 پاور سپرے مشین، 149 ہینڈ سپریئر مشین، 2 بوم سپریئر مشین، 6 پلنجری مشین اور 3 جٹاؤ مشینیں فراہم کی گئیں۔

جہاں کہیں ٹڈی دل کی موجودگی کی اطلاع ملی اس کے تدارک کے لئے سپرے آپریشن کا انتظام کیا گیا۔

ضلع بہاولپور میں ٹوٹل 365110 ہیکٹر رقبہ کا سروے کیا گیا۔ اور 627 ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا۔

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں سپرے کیا گیا۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا 22361 ایکڑ پر فصلیں جزوی طور پر متاثر ہوئیں۔ اس لئے متاثرہ کسانوں کی کوئی مالی امداد نہیں کی گئی۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل سے جن فصلوں اور پھلوں کا جزوی نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کپاس 2010 ایکڑ

2۔ چارہ جات 195 ایکڑ

3۔ باغات 16 ایکڑ

4- سبزیات 15 ایکڑ

کل متاثرہ رقبہ 2236 ایکڑ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل روجھان میں سرکاری آباد اور غیر آباد رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

929: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل روجھان میں کس کس جگہ کتنا سرکاری رقبہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ آباد اور کتنا غیر آباد ہے؟

(ج) کس رقبہ سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور کہاں جمع کرائی جاتی ہے؟

(د) کتنے رقبے پر ناجائز قابضین نے کتنے عرصہ سے قبضہ کر رکھا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اور کون کون سے قابضین نے کتنا رقبہ پر قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے اور ان سے سابق آمدن وصول کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) تحصیل روجھان میں کل سرکاری رقبہ (164595) ایکڑ ہے۔

جس میں سے خالص صوبائی حکومت (14718) ایکڑ

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت بذریعہ BOR (115819) ایکڑ

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت بذریعہ لینڈ کمیشن (34058) ایکڑ ہے۔

جو کہ تحصیل روجھان کے مواضعات رکھ سبزانی، رکھ کچہ شیر مہار، رکھ قادرہ، عمر کوٹ، بھاگسر، ڈھورا، رکھ پُریور، گری سوری، رکھ شاہوالی، سوری، پٹی شاہوالی، باڑہ، لینٹریں، چک کڑیہ، کن خاص، چک مٹ نمبر 02, 03، شیخ والہ، رکھ میراں پور، تھویانی، میراں پور، چک دلبر، شاہ والی خاص، گیا نمل، چک جدید میں واقع ہے۔

(ب) تحصیل روجھان میں 162715 ایکڑ غیر آباد اور صرف 1880 ایکڑ رقبہ بارشوں اور دریائی پانی سے سیر اب ہو کر آباد ہوتا ہے۔ علاقہ پچادھ میں نہری وسائل نہ ہونے اور زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی بناء پر زیادہ تر بنجر قدیم ہے۔ جبکہ کچھ رقبہ رود کوہی کے پانی سے بعض اوقات سیر اب ہو جاتا ہے۔ جس پر ناجائز قابضین فصل سرسوں کاشت کرتے ہیں۔ اگر زیادہ بارشیں نہ ہوں تو پانی کی کمی کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دریائی علاقوں میں واقع رقبہ پانی کی زیادتی / سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔

(ج) تحصیل ہذا میں رقبہ سرکار Lease پر نہ دیا گیا ہے۔ لہذا کوئی آمدنی نہ ہوتی ہے۔

(د) تحصیل ہذا کے مواضعات رکھ میراں پور، عمر کوٹ، چک جدید، رکھ کچہ شیر مہار، رکھ کوٹلہ، جامڑہ، رکھ سبزانی، رکھ قادرہ، چک مٹ نمبر 03، کن خاص، رکھ شاہوالی، رکھ پُریور میں 2352 ناجائز قابضین نے رقبہ تعدادی 8717 ایکڑ 01 کنال 07 مرلے پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جن کے خلاف وقتاً فوقتاً کارروائی واگزاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اور اب تک رقبہ تعدادی 4012 ایکڑ رقبہ سرکار ناجائز قابضین سے واگزار کرایا جا چکا ہے۔

(ہ) رقبہ سرکار پر قابض ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ تاحال رقبہ تعدادی 4012 ایکڑ واگزار کرایا جا چکا ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزاری کی کاروائی کا عمل جاری ہے۔

مظفر گڑھ: پی پی-268 کوٹ ادو میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1201: ملک غلام قاسم ہنجرا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-268 کوٹ ادو کے کس کس گاؤں، قصبہ اور دیہات میں کچی آبادیاں ہیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں کا کب حکومت نے سروے کروایا تھا کہ یہ کب سے قائم ہیں؟

(ج) اس وقت ان کچی آبادیوں میں کتنے گھرانے آباد ہیں؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ کی تمام کچی آبادیوں کا سروے کر کے جو حکومت پالیسی کے تحت آباد ہیں ان کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق رپورٹ موصولہ اسسٹنٹ کمشنر/کلکٹر سب ڈویژن، کوٹ ادو پی پی-268 میں کچی آبادیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چک نمبر 566/TDA---42 گھرانے

چک نمبر 116/ML---131 گھرانے

چک نمبر 147/ML---71 گھرانے

(ب) حکومت کی جانب سے 2012 میں سروے کروایا گیا تھا اور یہ آبادیاں 2012 سے قبل آباد شدہ ہیں۔

(ج) اس وقت مذکورہ 3 کچی آبادیوں میں کل گھرانوں کی تعداد 344 ہے۔

(د) جملہ اسناد کچی آبادیوں کے مکینوں کو تقسیم ہو چکی ہیں اور جن میں سے دو گھرانوں نے سرکاری واجبات خزانہ سرکار میں داخل کروائے ہیں، ان لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں اور باقی ماندہ لوگوں کو بذریعہ عملہ فیلڈ اطلاع یابی کرائی جا رہی ہے کہ وہ بھی مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے سرکاری واجبات خزانہ سرکار میں داخل کروا کے مالکانہ حقوق حاصل کریں۔

صوبہ میں آن لائن فرد کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1207: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ مال آن لائن فرد فراہم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے؟

(ب) آن لائن فرد حاصل کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) آن لائن فرد حاصل کرنے کے لئے کتنی فیس مقرر ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں! کمپیوٹرائزڈ مواضعات کی آن لائن فرد (برائے ریکارڈ) بذریعہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ب) آن لائن فرد درج ذیل طریق کار کے تحت حاصل کی جاسکتی ہے۔

1۔پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk سے آن لائن فرد کا حصول ممکن ہے۔

2۔ آن لائن فرد کے ٹیب پر کلک کریں۔

3-متعلقہ ضلع، تحصیل اور موضع کے انتخاب کے بعد اپنی ملکیتی تفصیل کو چنیں۔

4- فرد فیس بذریعہ اے ٹی ایم، بینک کاونٹر، ایزی پیسہ اور جاز کیش کے ذریعے جمع کروانے کی سہولت میسر ہے۔

بعد ازاں فیس فرد کا پرنٹ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر سے زمین کی فرد ملکیت فیس فی کھتونی 50/-روپے لاگو ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 150/-روپے چارج کی جاتی ہے۔مزید براں 350/-روپے سروس چاجز لاگو ہیں-

راجن پور میں اشٹام فروشوں کی تعداد اور لائسنس جاری کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1208: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں اشٹام فروشوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کتنے افراد نے اشٹام فروخت کرنے کے لئے لائسنس کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروا رکھی ہیں؟

(ج) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا کیا Criteria ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے اس کا عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے مگر اشٹام فروشوں کی تعداد بہت کم ہے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع میں مزید افراد کو یہ لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں اشٹام فروشوں کی کل تعداد 66 ہے۔

(ب) اس وقت ضلع راجن پور میں کل 70 اشٹام فروشوں نے لائسنس کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروا رکھی ہیں۔

(ج) اشٹام فروش کے لائسنس جاری کرنے کا طریق کار درج ذیل ہے:

1۔ درخواست گزار کی درخواست جمع ہونے پر بعد از پڑتال تعلیمی سرٹیفکیٹ واہلیت متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز کو برائے تفصیلی رپورٹ بذریعہ لیٹرز بھیجا جاتا ہے اور ساتھ ہی DPO سے درخواست گزار کی پولیس ریکارڈ رپورٹ طلب کی جاتی ہے۔

2۔ بعد از آمدہ رپورٹس DPO اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز کی روشنی میں بمطابق قانون اور اشٹام فروشی کی سیٹ خالی ہونے پر درخواست گزار کی اہلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

(د) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ کلکٹر (BS-19) کے پاس ہے۔

(ہ) جی ہاں! ضلع ہذا کی آبادی بڑھ گئی ہے۔ مگر اس کا اشٹام فروشی سے تعلق نہ ہے۔

(و) معاملہ ہذا زیر غور ہے اور اس بارے میں اسسٹنٹ کمشنر راجن پور، جام پور اور روجھان سے سفارشات معہ Justification طلب کی گئی ہیں۔

راجن پور: پی پی۔293 میں کچی آبادیوں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1209: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔293 میں کون کون سی کچی آبادیاں ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں میں کوئی سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) ان کچی آبادیوں میں کن کن سہولیات کا فقدان ہے؟

(د) حکومت کب تک ان سہولیات کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں رکھی گئی ہے؟

(ہ) اس مالی سال میں ان کچی آبادیوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی ان کی تفصیل کچی آبادی وار بتائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی جام پور حلقہ پی پی 293 میں ٹوٹل 5 کچی آبادیاں جن میں نمبر 1 جعفر آباد کالونی، نمبر 2 چاہ تارے والہ، نمبر 3 پیپلز کالونی، نمبر 4 ترک آباد کالونی اور نمبر 5 گدارا کالونی ہیں

(ب) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی جام پور مذکورہ کچی آبادیوں میں عملہ صفائی سینٹری ورکر (1) عوامی کالونی کرم حسین، (2) جعفر آباد علمدار حسین، (3) پیپلز کالونی رسول بخش محب حسین، (4) ترک آباد کالونی دلنواز کامران، (5) گدارا کالونی شیم مائی عذرا مائی تعینات ہیں۔

(ج) متذکرہ بالا کچی آبادی ہائے میونسپل کمیٹی جام پور میں جملہ بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(د) کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کروانے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے سال 2020-21 کے بجٹ میں کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(ہ) کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کروانے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے سال 2020-21 کے بجٹ میں کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

تحصیل صادق آباد میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیوں اور ان کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1241: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک موضع میں پٹواری کی زیادہ سے زیادہ مدت تعیناتی کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) تحصیل صادق آباد میں پٹواریوں کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اس وقت کتنے اور کون کون سے پٹواری کے پاس ایک سے زیادہ مواضعات کا اضافی چارج ہے؟

(د) کون کون سے پٹواری ایک ہی موضع میں عرصہ پانچ سال اور اس سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت کس کس پٹواری کے خلاف محکمانہ یا عدالتی کارروائی اور انکوائری چل رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ایک موضع میں پٹواری کی تعیناتی عرصہ 3 سال مقرر ہے۔

(ب) منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 88 اور 51 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) 31 پٹواریوں کے پاس ایک سے زیادہ مواضعات کا اضافی چارج ہے۔
جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) منشاء شاہ، غلام یاسین، عبدالحکیم پٹواری ایک ہی موضع میں عرصہ پانچ سال سے تعینات ہیں۔ پٹواریوں کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عرصہ پانچ سال سے زائد تعینات ہیں۔

(ہ) اس وقت سیف علی، محمد حنیف اور جام مختیار پٹواری کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

نارووال پی پی-49 میں محکمہ مال کے ملازمین / افسران اور پٹواریوں کے خلاف انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات

1250: جناب بلال اکبر خان: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-49 نارووال میں کتنے پٹواری، قانونگو، نائب تحصیل دار اور تحصیل دار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں کتنے پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے؟

(ج) اس حلقہ میں کتنے پٹواریوں کی مزید تعیناتی کرنا ضروری ہے؟

(د) اس حلقہ کے کتنے پٹواریوں کے خلاف کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ میں محکمہ مال کی تمام خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-49 نارووال اور ظفروال پر مشتمل ہے۔ اس طرح اس میں کل 50 پٹوار سرکل ہیں۔ جن میں سے 40 پٹواری تعینات ہیں۔ اس حلقہ میں 4 قانونگوئی سرکل ہیں۔ جس میں قانونگو عارضی تعینات ہیں۔
2 نائب تحصیلدار اور 1 تحصیلدار کام کر رہے ہیں۔ (تفصیل جھنڈی" الف "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) اس حلقہ میں 10 پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔(تفصیل جھنڈی" ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) اس حلقہ میں مزید 10 پٹواریوں کی تعیناتی کرنا ضروری ہے۔

(د) اس حلقہ کے کسی پٹواری کے خلاف کہیں پر بھی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

قصور: موضع مچھانہ میں زرعی اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1297: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع مچھانہ تحصیل چونیاں ضلع قصور میں غریب آدمیوں کی زرعی اراضی کھیوٹ نمبر 5 کھتونی نمبر 105۔103/163 پر عرصہ دراز سے قبضہ گروپ نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبضہ گروپ والے افراد بڑے بااثر لوگ ہیں جن کے خلاف بار بار درخواستیں دینے کے باوجود محکمہ مال نے کوئی کارروائی نہیں کی قبضہ گروپ کے نام اور پتا کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قبضہ گروپ سے قبضہ واگزار کروانے اور رقبہ اصل مالکان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ڈپٹی کمشنر، قصور از چھٹی نمبر مورخہ 10-03-2021 کے مطابق زرعی اراضی کھیوٹ نمبر 5 کھتونی نمبر 105-103/163 پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ب) رقبہ زیر سوال پر حصص کے مطابق مالکان قابض ہیں علاوہ ازیں آج تک کوئی درخواست بابت ناجائز قبضہ محکمہ مال کو موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اگر کوئی متاثرہ شخص دادرسی کے لئے محکمہ مال کے پاس آئے گا تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تکمیل کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1306: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تعمیر و توسیع کے لئے سال 2017 میں 62 لاکھ 38 ہزار روپے کے فنڈز جاری کئے گئے ان فنڈز کے استعمال سے کتنا کام مکمل ہوا کتنا کام بقایا ہے اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید کتنے فنڈز درکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 19-2018 اور 20-2019 میں اس منصوبے کے لئے فنڈ جاری نہیں کئے گئے جبکہ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا تخمینہ لاگت 1 کروڑ 30 لاکھ روپے تھا اس کی کیا وجوہات ہیں۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو سرکٹ ہاؤس ساہیوال کے منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے نئے فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں۔

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تعمیر و توسیع کے لئے سال 2017 میں 62 لاکھ 80 ہزار روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔ ان فنڈز کے استعمال سے سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی باؤنڈری وال، سنتری پوسٹ کا کام اور مین بلڈنگ کی چھت تک برک ورک مکمل کر لیا گیا جبکہ فرنیچر، AC (Inverter) اور External Development کا کام بقایا رہتا ہے۔ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 62 لاکھ 38 ہزار روپے درکار ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سال 19-2018 اور 20-2019 میں اس منصوبہ کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے جبکہ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا تخمینہ لاگت 1 کروڑ 25 لاکھ روپے تھا۔

(ج) رواں مالی سال میں اس منصوبے کی تکمیل کے لئے بورڈ آف ریونیو کی ڈیپارٹمنٹل سکروٹنی کمیٹی (DSC) نے سال 21-2020 میں 62 لاکھ 23 ہزار روپے کی منظوری دی جبکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے 30 لاکھ کی منظوری دی ہے۔ ان فنڈز کا اجراء محکمہ خزانہ میں under process ہے۔

گوجرانوالہ: قلعہ دیدار سنگھ کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

1311: جناب امان اللہ وڑائچ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ دیدار سنگھ (ضلع گوجرانوالہ) کی آبادی دو لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل ہے جبکہ اس قانونگوئی میں کافی چکوک / دیہات شامل ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس قصبہ کو اس کی اہمیت اور آبادی کی وجہ سے تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہ اہم علاقہ ہے یہاں سے کروڑوں روپے زرعی ٹیکس اور دیگر ٹیکسوں کی مد میں حکومت کو فنڈز حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) یہ کہ قلعہ دیدار سنگھ اور ملحقہ چکوک / دیہات کی آبادی دو لاکھ سے کم ہے۔ قلعہ دیدار سنگھ کی آبادی (بمطابق مردم شماری 2017) 60 ہزار اور مضافات کی آبادی تقریباً 85 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

(ب) قلعہ دیدار سنگھ کو تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی تجویز محکمہ مال حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

ساہیوال میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

1336: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ساہیوال اور ساہیوال شہر میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان لینڈ ریکارڈ سنٹر سے فرد ملکیت کے حصول کے لئے کتنے دن درکار ہوتے ہیں؟

(ج) ان لینڈ ریکارڈ سنٹر میں کتنے افراد سنٹر وائز کام کر رہے ہیں ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر کے لینڈ ریکارڈ سنٹر میں ہر وقت ہجوم رہتا ہے جس کی وجہ سے مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کی اشد ضرورت ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) تحصیل ساہیوال میں اراضی ریکارڈ سنٹر ساہیوال شہر میں جبکہ ہڑپہ، محمد پور میں قانونگوئی و دیہی مال مرکز قائم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ اور دیہی مرکز مال ڈیرہ رحیم اور نائی والہ بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ب) لینڈ ریکارڈ سنٹرز سے فرد ملکیت بعد ازاں اپائنمنٹ یا ایکسپریس کاؤنٹر سے فوری طور پر حاصل کی جاسکتی ہے تاہم ریکارڈ میں مالک کے دعوی میں تفاوت کی صورت میں از رو لینڈ ریونیو رول C37 سب رول 3 بعد از درستگی ریکارڈ فرد جاری کی جاتی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان لینڈ ریکارڈ سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، ولدیت، پیشہ جات اور تعلیمی قابلیت۔ **جز (الف)** ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی یہ بات درست نہیں ساہیوال شہر میں عوام الناس کی سہولت کے مد نظر قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ اور دیہی مال مرکز محمد پور کو فعال کیا جا چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سروس سنٹر پر رش میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔ مزید بر آں عوامی سہولت کے پیش نظر آن لائن، ایکسپرس سروس، ای خدمت سنٹر اور نادرا سروس سنٹر سے فرد کا اجراء بھی کیا جا رہا ہے۔ حصول سروس و اجراء فرد، رجسٹری، بیع نامہ کے لئے Online appointment کا نظام متعارف کروایا جا چکا ہے۔ جو کہ بذریعہ ہیلپ لائن و ویب سائیٹ موبائل ایپلیکیشن اور فری ہیلپ لائن بوتھ سے حاصل کی جاسکتی ہے حصول سروس کے لیے صرف مقررہ وقت پر ہی اراضی ریکارڈ سنٹر کا وزٹ درکار ہوتا ہے۔

(ہ) تحصیل ساہیوال میں قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ اور دیہی مرکز مال محمد پور قائم کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ اور دیہی مرکز مال ڈیرہ رحیم اور نائی والہ بھی قائم کئے جا رہے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

صوبہ میں جعل سازی کی روک تھام کے لئے اشٹام پیپرز کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

1367: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے جعل ساز کو روکنے کے لئے اشٹام پیپر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اشٹام پیپر کے کاغذ کا رنگ بھی تبدیل کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بینک آف پنجاب کی جانب سے اس پیپر پر ایک کوڈ لگایا جائے گا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے مرحلے میں اشٹام پیپر کی تبدیلی پتو کی اور ضلع ڈی جی خان سے شروع کی جائے گی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سفید کاغذ استعمال کرنے سے پرنٹنگ اخراجات اور وقت کی بچت ہو گی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اشٹام پیپر کو مرحلہ وار تبدیل کیا جائے گا؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) جی نہیں۔ اس پیپر پر تین قسم کے سکیورٹی کوڈز بذریعہ ای سٹمپنگ سسٹم بنک آف پنجاب جاری کرنے کے وقت لگائے گا ان سکیورٹی کوڈز میں QR کوڈ، بار کوڈ اور Sixteen Digit Numeric Alphabets شامل ہیں۔

(د) جی نہیں۔ پہلے مرحلے میں اشٹام پیپر کی تبدیلی صرف ضلع قصور میں بطور آزمائشی منصوبے کے طور پر مورخہ 17.05.2021 سے شروع کر دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں۔

(و) جی ہاں! ضلع قصور میں کامیابی کے بعد اس سسٹم کو دوسرے اضلاع میں شروع کیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1025 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا dispose of ہوا۔ دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1029 چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر !ہمارے fresh questions ہیں ہم احتجاجاً واک آوٹ کرتے ہیں۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک اور آغا علی حیدر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

(شوروغوغہ)

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تین ماہ کے اندر سوالات کے جواب آئیں گے۔ آپ بولیں میں آپ کو ہی سن رہا ہوں۔

لاہور: محافظ ٹاؤن میں گھر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

1029: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 5۔ ستمبر 2022 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق محافظ ٹاؤن لاہور میں دو کار سوار ڈاکوؤں نے ایک گھر سے 20 تولہ سونا اور لاکھوں روپے نقدی گھر والوں کو یرغمال بنا کر لوٹ لیے اور فرار ہو گئے۔ سی سی ٹی وی کیمروں میں ڈاکوؤں کے چہرے دیکھے جاسکتے ہیں پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کر رہی جبکہ محافظ ٹاؤن پولیس ملازمین کی رہائشی کالونی ہے۔

(ب) اس مقدمہ کی ایف آئی آر فراہم کی جائے اس میں جو پیشرفت ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر !بہت شکریہ۔ معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں اور جو اخبار میں خبر رپورٹ ہوئی ہے یہ بھی بالکل ٹھیک ہے کہ یہ 4۔ ستمبر کی رات تقریباً سوا گیارہ بجے ایک Wagon R گاڑی جس میں 2 نوجوان تھے جنہوں نے اس گھر میں

گھس کر ڈکیتی کی اس گھر میں کچھ مہمان آئے ہوئے تھے مہمانوں کی وجہ سے دروازے کھلے تھے تو ان کو موقع ملا وہ اندر چلے گئے انہوں نے سارے گھر والوں کو hostage بنا کر تقریباً 25 تولے سونا اور 7 لاکھ روپے جو گھر والوں نے رپورٹ کیا ہے اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ ان ملزمان کے چہرے visible نہیں ہیں، انہوں نے ماسک لگائے ہوئے ہیں اور جو footages آئی ہیں وہ بہت weak ہیں مگر اُس میں ایک اچھی چیز یہ ہوئی ہے کہ ہمیں وہاں سے پولیس کو بڑے strong finger prints مل گئے ہیں وہ ریکارڈ کر لئے گئے ہیں اب وہ PFSA میں ہیں ہمیں پوری امید ہے کہ ہم انشاءاللہ اُن finger prints کے ذریعے ان ملزمان کو identify کر لیں گے یہ نوجوان ہیں، میں نے briefing بھی لی ہے، متعلقہ SP ہیں They are on it and they are taking it very seriously اور میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑے دنوں میں ہم یہ ملزمان انشاءاللہ گرفتار کر لیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس معاملہ کی تفصیل بیان کی ہے اس میں سب سے زیادہ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ یہ محافظ کالونی ہے جو قوم کے محافظ ہیں یعنی یہ ہماری فورس کی کالونی ہے اور یہاں پر security کا خاطر خواہ انتظام چاہئے وہ security private ہو یا ہماری police کی security وہاں پر ہر وقت security بھی موجود ہوتی ہے اس کے باوجود وہاں پر دن دھاڑے ڈاکوؤں کا کسی گھر میں گھس جانا اور گھر والوں کو یرغمال بنا کے اُن کو لوٹ لینا اس سے زیادہ زیادتی کیا ہو سکتی ہے؟ ظاہر ہے وہ محافظ کالونی ہے وہاں پر اس کی کوئی footage بھی ہو گی، وہاں پر کیمرے بھی ہوں گے آج تک پولیس نے کسی بھی ایک ملزم کو گرفتار نہیں کیا میری وزیر داخلہ صاحب سے humble request ہے کہ اس کو فوری طور پر take up کریں اور ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے پورے ملک میں بد قسمتی سے وارداتیں ہو جاتی ہیں جو بڑی safe locations ہیں وہاں پر بھی وارداتیں ہو جاتی ہیں ہم اُن کی صفائی نہیں دے رہے مگر میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ پولیس کو clue مل گیا ہے میں on

the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اُن ملزمان کو گرفتار کر لیں گے یہ ایسے نہیں ہے کہ پولیس اس معاملہ کو serious نہیں لے رہی it will be taken very seriously and I can assure the honorable member تھوڑے دنوں میں جیسے ہی پیش رفت ہو گی آگاہ کر دیا جائے گا، اب جیسے دوسرا Call Attention Notice unfortunately وہ معزز ممبر جن کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس تھا وہ تشریف فرما نہیں ہیں وہ بڑی سنگین واردات تھی مگر الحمد اللہ پولیس نے اُس کے سارے کے سارے ملزم گرفتار کر لئے ہیں اس معاملہ میں بھی ایسے ہی ہو گا we will not spare them اُن کی available footages نہیں ہے لیکن ہمارے پاس finger prints ہیں۔ I can assure it.

جناب سپیکر: آپ کی assurance ہے کہ انشاءاللہ ملزمان arrest ہوں گے اور جلدی ہوں گے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جلدی arrest ہوں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Call Attention Notice disposed of ہوا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لے رہے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 157/22 جناب شہباز احمد کی طرف سے ہے۔ جی، شہباز احمد آپ تحریک پیش کریں۔

ضلع جھنگ میں چناب کالج کا انتظام و انصرام کرپٹ لوگوں کے پاس ہونے کی وجہ سے بچوں کا مستقبل تاریک (۔۔۔جاری)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع جھنگ کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لئے جھنگ چنیوٹ آفیسرز ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) کی انتھک محنت، ضلعی انتظامیہ اور خصوصاً اس وقت کے انسان دوست، علم دوست ڈپٹی کمشنر جناب اطہر طاہر کے تعاون سے 1991 میں چناب کالج جھنگ کی بنیاد رکھی گئی جس کی برانچز وقت، ضرورت اور وسائل کے پیش نظر چنیوٹ، اٹھارہ ہزاری، احمد پور سیال، شورکوٹ تک پھیل گئیں۔

ان تمام برانچز کی supervision متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کے حوالے کر دی گئی۔ مذکورہ کالج نے ہر سال فیصل آباد بورڈ میں اعلیٰ پوزیشنز اپنے نام کیں، پنجاب بھر کے تمام پروفیشنل کالجز میں چناب کالج سے فارغ التحصیل بچے داخلے کے اہل رہے اور ان پروفیشنل کالجز سے فارغ ہو کر آج نہ صرف ملک و قوم کے کونے کونے میں بلکہ دیار غیر میں بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں لیکن اب کچھ سالوں سے چناب کالج کا انتظام و انصرام ایسے ہاتھوں میں آیا کہ کالج دن بدن نیچے ہی چلا جا رہا ہے حتیٰ کہ اب یہ ادارہ کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے۔ کالج میں اساتذہ سے لے کر درجہ چہارم تک سب پریشان ہیں، انہیں کوئی تحفظ نہیں ہے، چند طاقتور لوگوں نے کالج پر قبضہ کیا ہوا ہے جو کرپشن کے دلدادہ ہیں، بغیر میرٹ کے من پسند بھرتیاں کرتے ہیں، میرٹ سے ہٹ کر بچوں کی فیسیں معاف کرتے ہیں اور ضرورت مند بچوں کو نہ ختم ہونے والے procedure میں ڈال کر ان کی توہین کرتے ہیں، اپنے تعلقات بنانے کے لئے کالج کے پیسے سے ڈپٹی کمشنر ہاؤس میں سوئمنگ پول بنوایا گیا، کالج کی گاڑی ڈپٹی کمشنر کے زیر استعمال ہے۔ جب بھی کوئی نیا ڈپٹی کمشنر تعینات ہوتا ہے تو وہ سب سے پہلے کالج میں بغیر کسی مقصد کے کوئی نہ کوئی بلڈنگ کھڑی کرتا ہے اور جاتے ہوئے اپنے آبائی علاقے کے لوگ کالج میں بھرتی کر کے چلا جاتا ہے۔ اگر اب کالج کے حالات دیکھے جائیں تو بڑا واضح معلوم ہوتا ہے کہ کالج بنانے سے جھنگ کے عوام کی پسماندگی تو دور نہیں ہوئی البتہ دو تین لوگوں کی پسماندگی دور ہو گئی ہے۔ چناب کالج کے حالات اتنے گھمبیر ہو چکے ہیں جن سے نہ صرف وہاں زیر تعلیم بچے اپنا مستقبل تاریک دیکھ رہے ہیں بلکہ والدین میں بھی بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ کالج ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے بنایا گیا تھا جس کے بنیادی طور پر اخراجات بھی ایسوسی ایشن کے ممبران نے ادا کئے، یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو سارے معاملات کی چھان بین کر کے culprits کو قرار واقعی سزا دے تاکہ کالج اپنی اصل ڈگر پر چلتے ہوئے اپنی متعین کردہ منازل حاصل کر سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر !اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے وہاں پر حالات یہ ہیں کہ جو ٹیچرز بچوں کو پڑھا رہی ہیں اُن کی تنخواہیں 15،15 ہزار روپے ہیں اور جو چوکیدار ہیں اُن کی تنخواہیں 32،32 ہزار روپے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں صاحب تشریف فرما ہیں ؟ تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار نمبر 157/22 کو Committee on Standing Higher Education کو refer کر رہا ہوں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !میری گزارش یہ ہے کہ بہت important legislation ہے شاہ صاحب نے Point of Order پر بات کرنی ہے یا انہوں نے debate کرنی ہے ؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !ان کی تحریک کون سے محکمہ سے متعلقہ ہے ؟

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کرنا چاہوں گا چونکہ relevant minister موجود نہیں ہیں اُن کی موجودگی میں اگر تحریک التوائے کار پیش کی جائے تو زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ اگر آپ government کا point of view لئے بغیر اُس کو کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں تو بعض اوقات اُس میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں میری صرف یہ استدعا تھی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! ٹھیک ہے لیکن چونکہ اب میں شہباز احمد صاحب کی تحریک التوائے کار کو Standing Committee on Higher Education کو refer کر چکا ہوں تو اب I would like کہ میں سید حسن مرتضیٰ صاحب کی تحریک التوائے کار کو بھی کمیٹی کو refer کر دوں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں میں نے آپ کی تحریک التوائے کار کو Standing Committee on Higher Education کو refer کر دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! Thank you very much.

پنجاب میں میٹرک، ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں پریکٹیکل کے نمبر لگانے کے لئے examiner کے صوابدیدی اختیارات پر بچوں میں پریشانی

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات میں فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے پریکٹیکل کے بالترتیب 30،30 نمبر یعنی ٹوٹل 90 نمبرز ہیں جو کہ کلی طور پر examiner کی صوابدید ہے چاہے تو 100 فیصد نمبر حاصل کرنے والے سٹوڈنٹ کو فیل کر دے اور چاہے تو بہت کم نمبر حاصل کرنے والے سٹوڈنٹ کو پریکٹیکل میں پورے کے پورے نمبر دے دے۔ جب بھی ایف ایس سی، ایم بی بی ایس، انجینئرنگ یا کسی بھی شعبے میں داخلہ ہوتا ہے تو پوائنٹس پر جا کر داخلے کا فیصلہ ہوتا ہے لیکن اس سسٹم میں موجود examiner کے صوابدیدی اختیارات جو کہ ایک بہت بڑی کرپشن اور بے ایمانی ہے اس کی وجہ سے حق دار students suffer کر رہے ہیں اگر کسی سٹوڈنٹ کے والدین examiner سے سفارش یا پیسے کے ذریعے رابطہ کر لیتے ہیں تو اس سٹوڈنٹ کو پریکٹیکل

میں 100 فیصد نمبر مل جاتے ہیں اور جن بے چاروں کے پاس وسائل نہیں ہوتے وہ تحریری امتحان میں 100 فیصد نمبر حاصل کرنے کے باوجود بھی پریکٹیکل میں پورے نمبر حاصل نہیں کر سکتے۔ مثال کے طور پر اس سال فیصل آباد بورڈ میں علی جون غوری رول نمبر 525933 نے ٹوٹل 1100 نمبرز میں 1047 نمبر حاصل کئے اور فزکس پارٹ 2 میں 58 نمبر حاصل کئے لیکن اس بچے کو پریکٹیکل میں صرف 16 نمبر دیئے گئے۔ محمد ناصر الحق رول نمبر 525927 نے کل نمبر 917 اور فزکس کے پریکٹیکل میں اسے 30 نمبر دیئے گئے۔ محمد عدیل عباس رول نمبر 525928 نے کل نمبر 809 اور فزکس میں 22 نمبر حاصل کئے لیکن اسے بھی پریکٹیکل میں 30 نمبر دے دیئے گئے۔ میں نے یہ مثال صرف ایوان کو آگاہ کرنے کے لئے دی ہے کہ امتحانی نظام کیسا ناقص ہے اور اس میں صوابدیدی اختیارات کے ساتھ ساتھ کتنی زیادہ کرپشن ہے جس سے حق دار نوجوان اپنا حق لینے سے محروم ہے اور ان کا مستقبل خراب ہو رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب اس بچے کا کیا قصور ہے جس نے دن رات محنت کر کے تحریری امتحان میں بہت اچھے نمبر حاصل کئے لیکن وسائل نہ ہونے کی وجہ سے وہ پریکٹیکل میں پورے نمبر حاصل نہ کر سکا۔ چونکہ یہ پورے پنجاب کی نئی نسل کے مستقبل کا معاملہ ہے اس لئے اس معاملے کی چھان بین اور تصحیح بہت ضروری ہے جس کے لئے لازم ہے کہ یہ معاملہ کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس میں بہتری لائے اور جو طالب علم متاثر ہوئے ہیں انہیں ان کا حق دلوائے نیز آئندہ کے لئے پریکٹیکل کے نمبر ختم کر کے تحریری امتحان میں شامل کر دیئے جائیں اور پریکٹیکل کے صرف گریڈ دیئے جائیں۔ پنجاب بھر کے بورڈ کے امتحانی نظام سے جہاں بچوں کا مستقبل مخدوش ہونے کا خطرہ ہے، وہاں والدین بھی سخت اضطراب میں ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ یہ معاملہ جلد از جلد حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 22/168 کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب سردار فاروق امان اللہ دریشک رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ بابت 2021

کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار فاروق امان دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! The Punjab Local Government Bill 2021 (Bill No. 78/2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس کی طرف آرہے ہیں۔

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020.Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 8

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذانِ مغرب)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendement in it, the question is:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR. SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is.

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک و قوانین برائے بے گھر افراد 2021

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 to 4 of the Bill are under cosidecation. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now the question is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 5

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 45

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses, 2 to 45 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 45 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Forest (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVE, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: محترمہ جوئس روفن جولیس بات کرنا چاہتی ہیں تو میں ان کو فلور دیتا ہوں۔ جی، محترمہ! آپ بات کرلیں۔

معزز خاتون ممبر کے گھر ڈکیتی کے ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ

محترمہ جوئس روفن جولیس: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ 10-09-2022 کو میرے گھر میں ڈکیتی کی گئی ہے جو کہ جلیل ٹاؤن میں واقع ہے۔ اس کے پاس سینٹ پال سکول اور ایفا سکول بھی ہے۔ میرے گھر میں گن پوائنٹ پر ڈکیتی کی گئی ہے۔ میرے گھر میں چھ افراد داخل ہوئے ہیں۔ میں اپنی فیملی کے ساتھ چرچ گئی ہوئی تھی اور جب میں واپس آئی تو میرے گھر میں چھ افراد guns لے کر بیٹھے ہوئے

تھے۔میرے گھر کا دروازہ کھلا تھا اور میں اندر داخل ہو گئی۔میری بیٹی بھی گھر کے اندر چلی گئی۔میری بیٹی USA سے میری خیریت دریافت کرنے آئی ہوئی تھی کیونکہ میں کینسر کی مریضہ ہوں۔میری کینسر کی ساری ادویات اور میرے گھر کی ساری قیمتی اشیاء وہ ڈاکو لے کر چلے گئے ہیں۔میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس واقعے کو فوری طور پر take up کیا جائے۔میں نے آج صبح بھی اسی سلسلے میں آپ سے ملاقات کی تھی۔اس واقعے کا فوری طور پر نوٹس لیں۔مجرموں کو فوری طور پر پکڑا جائے۔میری ساری قیمتی اشیاء اور میری پراپرٹی پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔میں وہاں پر پچھلے 30 سالوں سے رہائش پذیر ہوں۔میں نے نہ تو اپنی پراپرٹی کسی کو فروخت کی ہے،نہ میں جانتی ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں اور نہ ہی میں کبھی ان سے ملی ہوں۔آپ اس معاملے کو take up کریں۔میری جائیداد کی مالیت اس وقت 12 سے 14 کروڑ روپے ہے۔کوئی مجھے کہتا ہے کہ یہ جائیداد 3 کروڑ روپے میں اور کوئی کہتا ہے کہ 4 کروڑ روپے میں یہ جائیداد فروخت ہو گئی ہے۔یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟یہ میری ذاتی جائیداد ہے اور یہ جائیداد میرے نام ہے۔میرے خاوند بشپ روفن جولیس نے بھی عوام کی بہت خدمت کی ہے۔وہ چار مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر بنے ہیں۔وہ وفاقی وزیر تھے اور میں خود بھی صوبائی وزیر رہی ہوں۔اب گوجرانوالہ میں میرے پاس لوگ غول در غول آ رہے ہیں۔میں ہر ایک کو پینے کے لئے سپرائٹ کی ایک بوتل دیتی ہوں اور اگر کوئی نزدیک سے آیا ہوتا ہے تو اسے -/100 روپے دیتی ہوں اور اگر کوئی دُور آتا ہے تو اسے کچھ زیادہ پیسے دیتی ہوں۔میرے اس معاملے کو فوری طور پر take up کیا جائے اور میری جائیداد مجھے واپس دلائی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔میڈم!مجھے بالکل یاد ہے کہ آپ 2003 سے 2007 تک صوبائی وزیر رہی ہیں۔وزیر قانون اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون (جناب خرم شہزاد ورک): جناب سپیکر!میں انشاءاللہ تعالیٰ اس سارے معاملے کو خود دیکھتا ہوں اور take up کرتا ہوں۔یہ بات میرے علم میں ابھی آئی ہے۔محترمہ نے صبح چیمبر میں آپ سے بھی اسی حوالے سے بات کی ہے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر فی الفور

action لیا جائے گا۔ ان کے جو بھی ملزمان ہیں ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ ان ملزمان کو جلد از جلد قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

محترمہ جوئس روفن جولیس: جناب سپیکر! میں آپ کا اور محترم وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز وزیر کی بات پر ہمیں مکمل یقین ہے۔ میری آپ کی وساطت سے جناب خرم شہزاد ورک سے ذاتی طور پر گزارش ہے کہ محترمہ جوئس روفن جولیس کے ساتھ بہت زیادہ ظلم ہوا ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے اپنے گھر کی ساری چیزیں بنائی تھیں جن پر ڈکیتی کے ذریعے ایک ہی رات میں قبضہ کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! آپ نے اس معاملے کو نہایت seriously take up کرنا ہے۔ محترمہ کا جو نقصان ہوا ہے اسے پورا کیا جائے، ان کے جو خدشات ہیں انہیں دُور کیا جائے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

وزیر قانون (جناب خرم شہزاد ورک): جناب سپیکر! بالکل اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔ میں اس معاملے کو اس طرح take up کروں گا کہ جیسا کہ یہ incident ہماری والدہ کے ساتھ ہوا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ محترمہ جوئس روفن جولیس کے تمام grievances as soon as possible دُور کئے جائیں گے۔ انہوں نے اپنی پراپرٹی سے متعلق جو خدشات ظاہر کئے ہیں ان کو دُور کیا جائے گا۔ اسی طرح ڈکیتی کے دوران جو چیزیں وہ لے کر گئے ہیں وہ سب recover کروائی جائیں گی اور ان ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال) نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر

Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf,s کے speeches کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرار داد پیش کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم پورا نہیں ہے۔

پی ٹی آئی کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے بلیک آؤٹ کرنے پر مزمت اور بند چینلز کو بحال کرنے کا مطالبہ

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔ وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔ تمام طرح کی کیبلز، یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔ وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔ تمام طرح کی کیبلز، یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جاسکتا"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا

ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق ، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔تمام طرح کی کیبلز،یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جاسکتا"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!جب کسی قرارداد کی مخالفت ہو جائے تو اس پر بحث ہوتی ہے۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!جب قرارداد پیش کی گئی تو "ناں" کی آواز نہیں آئی لہٰذا میرے خیال میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: قرارداد منظور ہو چکی ہے۔اب اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 13۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 13۔ ستمبر 2022

(یوم الثلاثہ، 16۔ صفر المظفر 1444ھ)

ستر ہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 25

1229

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

i۔ (مسودات قانون)

1. The Multan University of Science and Technology Bill 2022.

MAKHDOOM ZAIN HUSSAIN QURESHI:
MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI:
MR JAVAID AKHTER:
MR MUHAMMAD SALEEM AKHTAR:
MR MUHAMMAD ZAHEER-UR-DIN KHAN ALIZAI:
MIAN TARIQ ABDULLAH:
SYED IFTIKHAR HASSAN:

to move that leave be granted to introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022.

MAKHDOOM ZAIN HUSSAIN QURESHI:
MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI:
MR JAVAID AKHTER:
MR MUHAMMAD SALEEM AKHTAR:
MR MUHAMMAD ZAHEER-UR-DIN KHAN ALIZAI:
MIAN TARIQ ABDULLAH:
SYED IFTIKHAR HASSAN:

to introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022.

1230

MAKHDOOM ZAIN HUSSAIN QURESHI:
MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI:
MR JAVAID AKHTER:
MR MUHAMMAD SALEEM AKHTAR:
MR MUHAMMAD ZAHEER-UR-DIN KHAN ALIZAI:
MIAN TARIQ ABDULLAH:
SYED IFTIKHAR HASSAN:

to move that the requirements of rules 93, 94, and all other relevant rules of the Rules Procedure of the Provincial Assembly of Punjab 1997 may be dispensed with under r 234 of the said Rules, for immed consideration of the Multan University Science and Technology Bill 2022.

MAKHDOOM ZAIN HUSSAIN QURESHI:
MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI:
MR JAVAID AKHTER:
MR MUHAMMAD SALEEM AKHTAR:
MR MUHAMMAD ZAHEER-UR-DIN KHAN ALIZAI:
MIAN TARIQ ABDULLAH:
SYED IFTIKHAR HASSAN:

to move that the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be taken into consideration at once.

MAKHDOOM ZAIN HUSSAIN QURESHI:
MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI:
MR JAVAID AKHTER:
MR MUHAMMAD SALEEM AKHTAR:
MR MUHAMMAD ZAHEER-UR-DIN KHAN ALIZAI:
MIAN TARIQ ABDULLAH:
SYED IFTIKHAR HASSAN:

to move that the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be passed.

2. The Sahara University Bill 2022.

MR MUHAMMAD HANIF:
MRS SABRINA JAVAID:
MS SHAHIDA AHMED:
MS SAIRA RAZA:
MS FOUZIA ABBAS NASEEM:

to move that leave be granted to introduce the Sahara University Bill 2022.

MR MUHAMMAD HANIF:
MRS SABRINA JAVAID:
MS SHAHIDA AHMED:
MS SAIRA RAZA:
MS FOUZIA ABBAS NASEEM:

to introduce the Sahara University Bill 2022.

MR MUHAMMAD HANIF:
MRS SABRINA JAVAID:
MS SHAHIDA AHMED:
MS SAIRA RAZA:
MS FOUZIA ABBAS NASEEM:

to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Sahara University Bill 2022.

MR MUHAMMAD HANIF:
MRS SABRINA JAVAID:
MS SHAHIDA AHMED:
MS SAIRA RAZA:
MS FOUZIA ABBAS NASEEM:

to move that the Sahara University Bill 2022, be taken into consideration at once.

1231

MR MUHAMMAD HANIF:
MRS SABRINA JAVAID:
MS SHAHIDA AHMED:
MS SAIRA RAZA:
MS FOUZIA ABBAS NASEEM

to move that the Sahara University Bill 2022, be passed.

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021).

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS KHADIJA UMER:

to move that the message of the Governor in respect of the Aspire University Lahore Bill 2021, as passed by the Assembly on 28 September 2021, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS KHADIJA UMER:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.

MR SAJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS KHADIJA UMER:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.

4. The Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021 (Bill No. 24 of 2021).

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR MUHAMMAD AFZAL:
MR EHSAN-UL-HAQUE:

to move that the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as passed by the Assembly on 9 March 2021, be taken into consideration at once.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR MUHAMMAD AFZAL:
MR EHSAN-UL-HAQUE:

to move that the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in light of this.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR MUHAMMAD AFZAL:
MR EHSAN-UL-HAQUE:

to move that the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.

5. The Lahore City University Bill 2021 (Bill No. 86 of 2021).

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:

to move that the Lahore City University Bill 2021, as passed by the Assembly on 19 July 2022, be taken into consideration at once.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:

to move that the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in light of this.

1232

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:

to move that the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again.

6. The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 47 of 2020).

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 21 June 2022, be taken into consideration at once.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution be reconsidered by the Assembly in light of this.

MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MS SHAHEENA KARIM:
MS KANWAL PERVAIZ CH:
MALIK WASIF MAZHAR:
MS SHAZIA ABID:
MRS RAHEELA NAEEM:
SYEDA UZMA QADRI:
MS SADIA SOHAIL RANA:
MS FARAH AGHA:
MRS SABRINA JAVAID:
MS HASEENA BEGUM:
MS SHAMIM AFTAB:
MS USWAH AFTAB:

to move that the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.

1233

ii۔ قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 16۔ اگست 2022 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ **سید عثمان محمود:**
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

2۔ **رانا مشہود احمد خان:**
(30۔ ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے ثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سر فہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

1234

3۔ چودھری فتخار حسین بھچر: صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

(28۔دسمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

(موجودہ قراردادیں)

1۔ سید عثمان محمود:
جناب رئیس نبیل احمد:
جناب ممتاز علی:

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماچھکہ صادق آباد (ضلع رحیم یار خان) کی حدود میں دریائے سندھ میں کشتی ڈوبنے کے سانحہ پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس سانحہ میں شہید ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر و استقامت کے لئے دُعا گو ہے۔ یہ معزز ایوان پنجاب حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس سانحہ کے شہداء کے لواحقین کے لئے فی الفور مالی امداد کا اعلان کرے۔

2۔ محترمہ شاہینہ کریم:
محترمہ شمیم آفتاب:
محترمہ سیمابیہ طاہر:
محترمہ فرح آغا:
محترمہ نسرین طارق:
محترمہ شاہدہ احمد:
محترمہ شعوانہ بشیر:
محترمہ عائشہ اقبال:
سیدہ زہرا نقوی:
محترمہ سعدیہ سہیل رانا:

12 کروڑ عوام کا نمائندہ یہ ایوان پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں گزشتہ 4 ماہ میں ہونے والے ہوشربا اور غیر منصفانہ اضافے پر نہ صرف گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے بلکہ اسے مسترد کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں فی الفور عالمی منڈی میں قیمتوں کی روشنی اور پی ٹی آئی کی گزشتہ وفاقی حکومت کے عوامی ریلیف کے فارمولے کے تناظر میں واضح کمی کی جائے کیونکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ بجلی اور پٹرولیم مصنوعات کے ریٹ میں اضافہ مہنگائی کا وہ طوفان لا چکا ہے جو عام پاکستانی کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

1235

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل، 13۔ ستمبر 2022

(یوم الثلاثہ، 16۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 29 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

سورۃ العنکبوت (آیات نمبر 68 تا 69)

اور اُس سے ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اُس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (68) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے راستے دکھادیں گے۔ اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے (69)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال ﷺ اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوعے انسانی
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا اس کا بچھونا تھا

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! راجہ بشارت صاحب سے میں ایک سوال کرنا چاہوں گا۔ اس کے بعد آپ بات کر لینا راجہ صاحب کل ایک فیصلہ ہوا تھا کہ کمیٹی کی میٹنگ کی جائے اور جو سوالات pending ہیں ان کو review کر کے کچھ اس طرح کا نظام واضح کریں تاکہ ہاؤس اور معزز ممبران کا ٹائم بچایا جاسکے لہذا اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کے حکم کے مطابق آج 2 بجے اس کمیٹی کا اجلاس ہوا تھا۔ اس اجلاس میں سوالات کے حوالے سے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسمبلی بزنس کے backlog کو ختم کرنے کے لئے اب جو سال 2019-2020 کے سوالات ہیں وہ take up نہیں کئے جائیں گے۔ اب صرف سال 2022-2021 کے سوالات take up کئے جائیں گے۔ اس فیصلے کا اطلاق مورخہ 19- ستمبر 2022 بروز سوار سے ہو گا اس سلسلے میں میٹنگ میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ پنجاب اسمبلی کے Rules of procedure کو سینٹ اور نیشنل اسمبلی آف پاکستان کے Rules of Procedure and Conduct of Business کے طرز پر تبدیل کیا جائے مزید کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی کہ سوال کے notices جاری اجلاس کے برخاستگی کے ساتھ ہی lapse کر دیں جائیں گے جیسا کہ نیشنل اسمبلی اور پارلیمنٹ میں ہو رہا ہے۔ میری معزز ممبران سے گزارش ہو گی سال 2019-2020 کے جو سوالات ہیں جس طرح ہم نے فیصلہ کیا کہ وہ take up نہیں ہوں گئے تو اگر معزز ممبران وہ سوالات لانا چاہتے ہیں تو ان سوالات کو دوبارہ fresh کر کے سوال دے دیں ان کو priority پر take up کر لیا جائے گا دوسری بات یہ کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی ذاتی دلچسپی سے تھوڑا سا اسمبلی کا ماحول بہتر ہوا ہے اور اسمبلی کو ہم

Rules of Procedure کے مطابق چلانے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔میری اپوزیشن سے بھی استدعا ہو گی یہ precedent چلتا آرہا ہے کہ Private Members' Day پر کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جائے گا اور وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر take up نہیں کیا جائے گا۔اس لئے کہ یہ صرف کلی طور پر ممبرز کا بزنس ہوتا ہے irrespective of the divide یہاں political divide جو ہے ادھر اپوزیشن کی طرف سے بھی ممبرز کے سوالات ہیں اور حکومت کے ممبرز کی طرف سے بھی سوالات ہوتے ہیں اور سوالات کافی عرصے کے بعد آتے ہیں اور ان کو موقع دینے کے لئے میں اپنے بھائیوں سے request کروں گا کہ ایک گھنٹے کے لئے ہم صبر کر لیں اور اس بزنس کو take up ہونے دے کیونکہ یہ بزنس دونوں طرف سے برابر ہوتا ہے اس لئے اس کو پہلے کر لینا چاہئے اور دوسرا Private Members' Day کے حوالے سے کہ اس دن Private Mmembers کا business ہوتا چاہے وہ treasury benches سے ہو یا opposition benches سے ہو۔آپ کے توسط سے معزز ممبران سے request کرنا چاہتا تھا کہ اب تھوڑا سا روایات کو بحال کرنا چاہئے اور ہم اس ہاؤس کو قواعد وضوابط کے مطابق چلا سکیں۔شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!راجہ صاحب نے ابھی فرمایا ہے اور آپ نے بھی کہا تھا کہ اس کمیٹی میں اپوزیشن کے ممبران بھی ہوں گے۔آپ نے میری موجودگی میں ملک ندیم کامران صاحب سے کہا کہ آپ کو بھی اطلاع آئے گی اور باقی بھی جو آپ کے ممبرز ہیں ان کو بھی اطلاع جائے گی۔لہٰذا ملک ندیم کامران کو اور نہ ہی ہم میں سے کسی کو اطلاع آئی اور نہ ہی مجھ سے کسی نے پوچھا ہے کہ کس کس کو ممبر رکھنا ہے as a chief whip it's my responsibility راجہ صاحب بہت محترم ہیں یہ جو بالا بالا فیصلے ہوئے ہیں ان میں ہم کو شامل نہیں کیا گیا اور مجھے نہیں پتا ایسا کیوں کیا گیا حالانکہ یہ آپ کا حکم تھا۔آپ custodian of the House ہیں۔راجہ صاحب ہمارے لئے محترم ہیں لیکن ملک ندیم صاحب بھی بیٹھے ہیں آپ پوچھ سکتے ہیں ہمارے کسی بھی ممبر کو اطلاع نہیں دی گی۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ نے جو کمیٹی بنائی تھی یہ باقاعدہ اسمبلی کی طرف سے notify ہوئی تھی اور یہ اسمبلی کی طرف سے notified کمیٹی ہے اور اس کمیٹی کی اطلاع بھی دی گئی تھی اور اپوزیشن کی طرف سے عثمان محمود صاحب اس اجلاس میں موجود تھے اور میں نے جناب کی خدمت میں جو تجویز پیش کی ہے اس سے انہوں نے اتفاق بھی کیا تھا۔ اس کمیٹی کی باقاعدہ اطلاع دی تھی۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! یوں کر لیتے ہیں کہ ملک ندیم کامران صاحب بھی ممبر تھے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چاہئے تو یہ تھا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ یا آپ مجھے حکم کرتے کہ کون سا ممبر آپ اس کمیٹی کے لئے دینا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ہم یوں کر لیتے ہیں کہ آپ کی جو ترجیحات ہیں، میں راجہ صاحب کو کہتا ہوں کہ دوبارہ آپ سے بھی رائے لے لیں اور اپوزیشن کے دو ممبران اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔ راجہ صاحب! طاہر سندھو صاحب اس معاملے میں مزید کوئی بہتری پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمارے کسی ممبر کو کمیٹی کی میٹنگ کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اس میں amendment کر لیں کوئی بات نہیں اور no issue, no issue

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ، راجہ صاحب نے کمیٹی کی سفارشات ہاؤس میں ابھی رکھی ہیں تو ان میں سے اکثر سفارشات ایسی ہیں جن پر اپوزیشن کے ممبران اگر میٹنگ میں جاتے

بھی تو انہوں نے ان سے اتفاق ہی کرنا تھا۔ میں نے ایک request کی ہے کہ جن ممبران کے 2019 اور 2020 کے سوالات ختم کئے ہیں تو ان کو priority کے اوپر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل انہیں priority پر لے آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جن کے سوالات ختم ہو رہے ہیں تو ایک تو وہ کریں۔ دوسرا راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آج پرائیویٹ ممبر زڈے ہے جو کہ عام ممبران کا ہوتا ہے جس میں Government business نہیں ہوتا تو اس میں کورم کی نشاندہی نہ کی جائے اور پوائنٹ آف آرڈر کو وقفہ سوالات کے اندر نہ لیا جائے۔ میں صرف ایک بات پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتا ہوں کہ جو پرائیویٹ ممبر زڈے ہے، اس میں اگر پانچ پانچ پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے بل آئیں گے، پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے مالکان کی ذرا بازار میں جا کر آواز سنیں کہ "ریٹ" لگ رہے ہیں اور پنجاب اسمبلی میں پانچ پانچ اسمبلیوں کے بل آتے ہیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے میں پانچ پرائیویٹ یونیورسٹیاں ہیں اور میں آپ کی انفارمیشن کے لئے عرض کر دوں ساڑھے تین سال اس ہاؤس کا وتیرہ رہا ہے اور میں ماضی کی بات کر رہا ہوں جو کہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے کہ اسی ہاؤس میں کھڑے ہو کر پی ٹی آئی حکومت کے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر یاسر ہمایوں صاحب نے، [**********] اور یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ آپ کی حکومت کے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر ان Bills کو oppose کیا۔ حیرت کی بات یہ ہے اور میں سوچ رہا تھا کہ آپ کے اس سیٹ پر آنے کے بعد شاید یہ سلسلہ رُک جائے اور [**********] تو پھر پرائیویٹ ممبر زڈے کے اوپر ہم کورم بھی پوائنٹ آؤٹ کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [**********]۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میں دو گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں سے پہلی یہ ہے کہ میرے بھائی اپوزیشن کے بہت ہی منجھے ہوئے سیاست دان ہیں جو کہ "علم دشمنی" کی بات کر رہے ہیں۔ یہ یونیورسٹی جو ہے وہاں پر نہ تو کوئی کاروبار ہوتا ہے اور نہ ہی وہاں سے کوئی منی لانڈرنگ ہو کر باہر جاتی ہے بلکہ وہ علم تقسیم کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 30 سال تک یہاں پر رہنے والی حکومتیں اور ان کے جو houses ہیں جب لوگوں کو تعلیم کے مواقع فراہم نہیں کر سکے تو اگر اب یہ موقع میسر ہونا شروع ہوا ہے تو اسے condemn نہ کریں اور اس طرح کے بُرے الفاظ استعمال نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر ہمارے ہاں 30 سے 32 سوالات آتے ہیں جن کے لئے ایک گھنٹے کا وقت ہوتا ہے۔ سابق سپیکر اور موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ruling دے دی تھی کہ on his behalf question کی اجازت نہیں ہو گی۔ جو ممبر سوال کرے گا وہی ممبر تین ضمنی سوالات کر سکے گا کیونکہ leisurely آ کر جو معزز ممبر اپنا سوال put نہیں کرتا وہ آ کر دوسرے کا سوال take up کر کے اسے اپنا بنا لیتا ہے تو سوال کرنے والا معزز ممبر کا اگر interest ہے تو وہ خود ہی کر لے گا۔ میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات یہاں پر معزز ممبران کا نام نہیں لینا چاہتا کہ ایک سوال پر آدھا آدھا گھنٹہ وقت لے لیتے ہیں۔ وہ صرف دو تین باتیں کرتے ہیں کہ " میں مطمئن نہیں ہوں، اس کی کمیٹی بنا دی جائے یا اسے pending کر دیا جائے۔ ان چیزوں پر بحث کرتے ہیں اور اپنے question پر نہیں آتے۔

جناب سپیکر! آپ اگر ایک سوال کے لئے دو منٹ بھی مقرر کریں تو پھر وقفہ سوالات کے اندر 30 سوالات take up ہو سکتے ہیں لیکن اس حوالے سے میری آپ سے گزارش ہے اور میری تجویز ہے کہ ایک سوال کے لئے تین منٹ سے زیادہ نہ دیے جائیں کیونکہ sufficiently

Ministers جواب دے دیتے ہیں اور اگر ایک سوال 15 یا 20 منٹ تک take up ہو گا تو دو یا تین سوال ہی take up ہو سکیں گے۔ شکریہ

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے کمیٹی کی تشکیل جیسا انتہائی اہم initiative لیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس کے دونوں اطراف آپ کے ساتھ cooperate کریں اور جس طرح راجہ بشارت صاحب نے قومی اسمبلی اور سینٹ کے Rrules and Procedure of Business کا حوالہ دیا ہے تو ان سے راہنمائی حاصل کر کے اس initiative کو آگے بڑھایا جائے۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر ڈسپلن کا بہت زیادہ فقدان ہے اور اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے میری request ہے کہ اپوزیشن کے معزز ممبران ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ اس ہاؤس کے تقدس کو مزید اچھا اور اُوپر لے جایا جا سکے۔ اس حوالے سے ہاؤس کی دونوں اطراف کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ ہم لوگ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں تو جو ہمارے بس میں ہے اسے مزید آگے بڑھانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب نے معزز ممبران اسمبلی کے بارے میں یا اس ہاؤس کے بارے میں جو الفاظ ادا کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ، آپ ایک انتہائی نفیس اور عمدہ انسان ہیں۔ میں دل سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ایک انتہائی شریف النفس اور عمدہ انسان ہیں۔ Question Hour سے متعلق محترم راجہ صاحب فرما رہے ہیں اور سمیع اللہ صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم نے اتفاق ہی کرنا تھا تو اس پر نظر ثانی کی جائے کہ کمیٹی وہ بنے جس میں ہماری بھی کوئی رائے ہو کیونکہ ایک ایک ہفتے بعد سیٹیں بدل جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اپنے ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب کو بلا لیں اور چودھری ظہیر صاحب بڑے محترم ہیں تو انہیں کہیں کہ وہ بھی میرے ساتھ چلیں تو میں انہیں موقع پر دکھاؤں گا کہ پانچ مرلے کی یونیورسٹی انہوں نے پچھلے اجلاس میں منظور کی ہوئی ہے۔ پانچ مرلے جگہ ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو میں استعفیٰ دوں گا یا چودھری ظہیر صاحب اس اسمبلی سے استعفیٰ دیں گے۔ یہ میرے ساتھ چلیں اور ہائر ایجوکیشن کے منسٹر کو بھی بلا لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی و خوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سمیع اللہ خان صاحب ہماری اسمبلی کے ان ممبران میں سے ہیں جو ہمیشہ قواعد و ضوابط کے مطابق بات کرتے ہیں اور یہ اکثر ممبران سے زیادہ قواعد و ضوابط جانتے ہیں لیکن میرے لئے یہ امر انتہائی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے ہائر ایجوکیشن کے وزیر یاسر ہمایوں صاحب ایک انتہائی honorable اور ایماندار وزیر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے متعلق اس طرح کی بات کرنا درست نہیں ہے اور باوقار طریقہ یہ ہوتا ہے اگر کوئی ممبر ہاؤس میں بیٹھا ہو تو اس کے متعلق بات کی جائے تو وہ بہتر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں جو انفارمیشن دی گئی ہے وہ درست نہیں ہے تاہم آپ پہلے ہی اس بات کو حذف کر چکے ہیں تو میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! Point of Personal Clarification

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت دینا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ کہا اور میں یہ دوبارہ دُہرا رہا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر نے، چھ ماہ پہلے جب پی ٹی آئی کی حکومت کا ایک تسلسل تھا، تو اس دوران جب اسی طرح کے بل اس ہاؤس میں آئے تو as a Higher Education Minister انہوں نے ان Bills کو oppose کیا۔ میں نے یہ کہا ہے اور میں نے ان کی تعریف کی

ہے تاہم آپ کو شاید میری بات سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ آپ اپنے colleague سے پوچھ لیں اور میں آج بھی ان کی تعریف کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تعریف کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: یہ غلط practice ہے کہ آپ میرے الفاظ کو حذف کروا رہے ہیں۔ اس ہاؤس میں صرف ہائر ایجوکیشن منسٹر تھے جنہوں نے کھڑے ہو کر اس بل کو oppose کیا تھا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ Bills ہائر ایجوکیشن کے پاس ہی جانے ہیں ناں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری وضاحت ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اس بل کو دیکھیں جو کہ 25/20 ممبران اسمبلی کی طرف سے آیا ہے میں نے اِن کے اوپر سوال نہیں اٹھایا۔ میں نے سوال یہ اٹھایا ہے کہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے جو مالکان ہیں، آپ اس طرح کریں کہ ایک کمیٹی بنا دیں جو اس کو probe کرے۔ میرے الزام پر مت جائیں میں نے کسی پر الزام نہیں لگایا یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں مجھے قطعاً ان کی credibility پر کوئی شک نہیں ہے لیکن اس حوالے سے کروڑوں روپے کی باتیں چل رہی ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ہم probe بھی کروا لیتے ہیں لیکن educational institutions جتنے بڑھ رہے ہیں ان کو بڑھنے دیں ان میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پھر ہائر ایجوکیشن منسٹر آئیں اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اپنا مؤقف دیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی آجائیں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ سمیع اللہ صاحب بات کر جاتے ہیں لیکن جب ان کو احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے غلط بات کی ہے تو پھر اس کو defend کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ جو Bills آ رہے ہیں یہ 35,40 ممبران کی طرف سے move کئے جا رہے ہیں۔ قواعد و ضوابط کے مطابق آپ ممبران سے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ان کا right کیسے چھین سکتے ہیں کہ وہ یونیورسٹی کا بل پیش نہ کریں، کیا کوئی قواعد و ضوابط اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟ نہیں دیتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سمیع اللہ صاحب کو یاد ہو گا کہ اِسی ہاؤس میں جب یہ Bills پیش ہو رہے تھے تو ایک دن منسٹر صاحب موجود نہیں تھے اور اُن کی جگہ پر میں نے کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ براہ مہربانی یہ جو Bills پیش ہو رہے ہیں آپ ان پر یہ قدغن لگائیں کہ پیش ہونے کے بعد subject to approval of Punjab Higher Education Commission ان کی اجازت ہو گی۔ اِن کو ایک process سے گزرنا ہوتا ہے کسی کو favor نہیں دی جاتی۔ انہوں نے جو پہلے بات کی تھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی افسوسناک ہے اِنہوں نے تمام ممبران کی integrity کو doubt کیا ہے کہ وہ کسی کے کہنے پر بل لے کر آتے ہیں جبکہ وہ کسی کے کہنے پر بل لے کر نہیں آتے بلکہ وہ as a member اپنا right استعمال کرتے ہیں اور ہم ان کو قواعد و ضوابط کے تحت روک نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ جناب ارشد ملک صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [**********]

جناب سپیکر: کوئی بھی نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! [**********]

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ کرپشن کی بات کر رہے ہیں اِن کی اپنی پارٹی [****] ہے اور یہ ہم پر کرپشن کا الزام لگاتے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ جی، ارشد ملک صاحب!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ بات سمیع اللہ صاحب نے نہیں کی بلکہ وہ بتا رہے ہیں کہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر سمیع اللہ خان صاحب نے نہیں کہا تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ سارا ہاؤس قابل احترام ہے اگر انہوں نے نہیں کہا تو بات ختم ہو گئی۔ (شور و غل)

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ انگریزی میں کہتے ہیں کہ look who's talking مجھے ہنسی آ رہی ہے کہ یہ کسی کے بارے میں کرپشن کا کہہ رہے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اب بات ختم ہو گئی ہے۔ یہ سوال ارشد ملک صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5735 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سوشل سکیورٹی ہسپتال میں جدید سہولتوں سے متعلقہ تفصیلات

***5735: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس میں کون کون سے امراض کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے؟

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں آپریشن تھیٹر، ایکسرے مشین الٹراساؤنڈ اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری اور جدید مشینری موجود ہے؟

(ج) ہسپتال ہذا میں کتنے جنرل سرجن، پیرامیڈیکل سٹاف و دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال دس بیڈز اور دو وارڈز میل اور فی میل پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

1۔ جنرل OPD ہوتی ہے۔

2۔ گائنی کی OPD اور ڈلیوری کی سہولت موجود ہے۔

3۔ بچوں کا چیک اپ، بچہ نرسری، انکیوبیٹر، بے بی وارمر اور فوٹو تھراپی کی سہولت موجود ہے۔

4۔ ان کے علاوہ دو آئسولیشن روم (ڈینگی + کووڈ۔19) کے لئے مختص ہیں۔

(ب) جی ہاں! سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں آپریشن تھیٹر، ایکسرے مشین، الٹراساؤنڈ مشین اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے لیبارٹری میں جدید مشینری سے ٹیسٹ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال میں سرجن، پیرامیڈیکل سٹاف و دیگر ملازمین ملا کر کل 50 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال کرنے سے پہلے وہ بات کرنا چاہتا ہوں جو سوالات کے بارے میں راجہ صاحب نے کی ہے۔ میں اِس کی بھرپور مخالفت کرتا ہوں آپ نے اس حوالے سے کل direction دی تھی لیکن ہمیں 2 بجے سے پہلے کسی کی کوئی call نہیں آئی کہ آپ نے کہاں میٹنگ میں آنا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! طاہر خلیل سندھو صاحب کو کہہ دیا ہے وہ کوئی اور amendment بھی کرنا چاہتے ہیں۔ سمیع اللہ خان صاحب نے بھی کہا ہے کہ جو سوالات رہ جائیں اُن کو priority پر لے آئیں۔ اب وہ بات ختم ہو گئی ہے، یہ آپ کے لیڈر بھی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمیں کسی نے بلایا نہیں ہے اور 2019,2020 کے سوالات kill کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس پر بات ہو گئی ہے اور طاہر خلیل سندھو صاحب کی ڈیوٹی بھی لگ گئی ہے کہ وہ راجہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر amendment کر لیں۔ We are ready to do it. اب آپ اپنے سوال پر آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ مجھے وقت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بات کر لیں۔ ارشد ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ماشاء اللہ آپ custodian of the House ہیں۔ اِس ہاؤس کے معزز ممبران چاہے وہ left side سے ہوں یا right side سے ہوں وہ سب آپ کے احکامات کی تابع فرمانی کرتے ہیں لیکن جب اپوزیشن کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی جاتی ہے تو جو بھی Chair پر ہوں، آپ سے پہلے چیئرمین صاحب تھے اور پچھلے دنوں ہم نے آپ کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کروانے کی پوری کوشش کی تھی لیکن افسوس کی بات ہے کہ ماشاء اللہ اتنے اچھے انسان ہوتے ہوئے اور اس ہاؤس کے custodian ہوتے ہوئے بھی آپ نے ہماری بات سننے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ میرے خیال میں ہم آٹھ آدمی تھے جنہوں نے point out کیا تھا کہ کورم پورا نہیں ہے۔ اگر کورم پورا نہ ہو تو اِس حوالے سے آپ Rule 5 پڑھ لیں کہ یہ کیا کہتا ہے؟ آپ کو ان چیزوں کا پوری طرح سے خیال رکھنا چاہئے ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ ماشاء اللہ آپ بہت اچھا کام کرتے ہیں لیکن ہماری طرف توجہ ضرور کی جائے اور کورم کے بغیر کوئی کارروائی آگے نہ بڑھائی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب! ٹھیک ہے۔ جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کتنے beds اور wards پر مشتمل ہے اس میں کون کون سے امراض کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے؟ مجھے جواب یہ دیا گیا ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال 10 beds اور 2 wards

پر مشتمل ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امراض کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں 60 ہزار سے زائد رجسٹرڈ ملازمین ہیں ان کے لئے 10 beds اور 2 wards کا ہسپتال ہے جو بہت چھوٹا ہے اس کے لئے منسٹر صاحب ساہیوال کی عوام اور سوشل سکیورٹی کے ملازمین کے لئے کیا مہربانی کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ یہ ہسپتال 10 beds پر مشتمل ہے۔ جب ہسپتال بنایا جاتا ہے تو رجسٹرڈ ملازمین کی تعداد پر بنایا جاتا ہے۔ ہم ایک تو رجسٹرڈ ملازمین کی تعداد ظاہر کرتے ہیں اور دوسرا جب یہ 10 beds کا ہسپتال بنایا گیا تھا تو اس کو rationalize کیا گیا تھا۔ ہم نے یہ بھی دیکھا تھا کہ اس کی OPD کتنی ہے تو اُس وقت اس کی 100 OPD تھی بلکہ 100 سے بھی کم تھی جس کی شرح 2.09 بنتی تھی۔ اس کے بعد بہت زیادہ احتجاج بھی ہوا اور جو ہمارے honorable colleague ہیں انہوں نے بھی کہا کہ ایک دفعہ visit کریں پھر visit ہوا۔ اس کے بعد اس وقت کے چیمبر کے president جناب محمد عاصم رفیق کی طرف سے بھی ہمیں written request آئی اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ فیز۔II وہاں پر بن رہی ہے جس کے لئے تقریباً کوئی 600 ایکڑ اراضی خریدی جا رہی ہے اور وہاں پر بہت زیادہ نوکریاں بھی ملیں گی تو اس حوالے سے پھر اگلی governing body کی میٹنگ کے اندر 25 بیڈز کا ہسپتال دیا گیا اور ابھی OPD 100 per day ہے۔ اب تقریباً OPD 277 per day پر چلی گئی ہے، سہولیات کی کمی تھی اس کو بھی enhance کر دیا گیا ہے۔ میرے خیال سے اگر اس سے ہٹ کر کوئی issue ہوا تو وہ مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں یا in writing بھی بھیج سکتے ہیں اور ہم ان کو تسلی بھی دے سکتے ہیں۔ اب وہاں پر 25 بیڈ کا ہسپتال بنا ہے اور اس کو مزید بہتر بنا دیا گیا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں جناب عنصر مجید نیازی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے واقعی اُس وقت اِس کو take up کیا کیونکہ یہ ہسپتال ختم کیا جا رہا تھا تو انہوں نے

مہربانی کی اور اس میں 25 بیڈز کی منظوری ہوئی۔ میں نے بھی انہیں request کی تھی اور انہوں نے personal visit بھی کیا تو اب جو ساہیوال کی عوام کے لئے گزارش ہے وہ یہ ہے کہ وہ 25 بیڈز کا ہسپتال اس وقت آپریشنل نہیں ہے، وہاں پر 25 بیڈز سے زیادہ بیڈز کی ضرورت ہے، یہ بیڈز ناکافی ہیں اور وہاں پر جو employees کے لئے سہولیات ہیں وہ بہت کم ہیں۔ وہاں پر جو صحت کے لئے بنیادی ضروریات ہیں اور خصوصی طور پر بچوں کے Paeds کے علاج معالجے کے لئے وارڈ نہیں ہے اور وہاں پر جو ضروری وارڈز ہیں وہ available نہیں ہیں۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے پہلے مہربانی کی اب بھی مہربانی کریں اور مزید یہ کب تک اس ہسپتال کو آپریشنل کر دیں گے؟ کیونکہ وہاں پر اب OPD بھی بڑھ گئی انہوں نے خود admit کیا ہے کہ اب OPD بڑھ گئی ہے۔ اب وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ بھی بننے جا رہی ہے تو یہ کب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے طور پر اس ہسپتال کو لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بالکل یہ صحیح فرما رہے ہیں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور تقریباً ہمارے پنجاب کے اندر 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں اس میں سرگودھا بھی شامل ہے جہاں سے میرا تعلق بھی ہے تو بات یہ نہیں ہے اور بات یہ ہے کہ کیا اس کے قریب میں سہولیات مل رہی ہیں۔ ایک تو میں ان کو یہ ensure کرتا ہوں کہ انشاءاللہ ساہیوال کے اوپر بہت زیادہ توجہ دی جائے گی۔ دوسرا یہ ہے کہ اوکاڑہ 20 سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے تو اس لوڈ کو بھی بڑے easy طریقے سے afford بھی کر رہا ہے۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کو دیکھتے ہوئے اور انڈسٹریل اسٹیٹ جو بننے جا رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہم بہترین سے بہترین سہولیات وہاں پر فراہم کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ان کی بات سے مطمئن ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: شکر الحمدللہ۔ اچھا ہوا ملک صاحب مطمئن ہو گئے۔ اب آگے چلیں۔ آپ کے مطمئن ہونے میں آدھا گھنٹہ لگ گیا اور وقفہ سوالات میں 15 سے 20 منٹ رہ گئے ہیں۔ اب آپ آگے چلیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک صاحب! اگلا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 5737 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں رجسٹرڈ فیکٹریوں اور کارخانوں سے موصولہ ریونیو سے متعلقہ تفصیلات

*5737: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے محکمہ سے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں وکارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جاتا ہے مکمل تفصیل یکم ستمبر 2018 سے تاحال فراہم فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات کئے گئے ہیں اور خلاف ورزی پر کتنے کیس رپورٹ ہوئے اور انکے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو بروقت اور پوری تنخواہ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کیا حکومت مزدور کی مزدوری دلوانے کے لئے مزید قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں یکم ستمبر 2018 سے لے کر اب تک ٹوٹل 1169 فیکٹریاں /کارخانے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں اور کارخانوں سے یکم ستمبر 2018 سے اکتوبر 2020 تک ٹوٹل -/190,202,341 (19) کروڑ 2 لاکھ 2 ہزار 341 روپے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

سال	2018-19 یکم ستمبر 2018 تا 30 جون 2019	2019-20 یکم جولائی 2019 تا 30 جون 2020	2020-21 یکم جولائی 2020 تا اکتوبر 2020	ٹوٹل
آمدن	77480550	94698450	18023341	190202341

(ب) ضلع ساہیوال میں فیکٹری ورکرز کی تنخواہوں کے حوالے سے محکمہ لیبر نے یکم جنوری 2020 سے 27 نومبر 2020 تک 87 فیکٹریوں کا معائنہ کرتے ہوئے لیبر قوانین کی

خلاف ورزی پر 09 فیکٹریوں کے 46 چالان مرتب کر کے متعلقہ عدالت میں جمع کروا دیئے ہیں جن کے مقدمے زیر التوا ہیں۔

(ج) محکمہ لیبر ساہیوال کی کارکردگی کا ذکر جواب جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ مزید برآں محکمہ لیبر میں قانون Payment of Wages Act, 1936 کے تحت اتھارٹی ادائیگی اجرت کی عدالت قائم ہے جو کہ فیکٹری مزدوروں کی تنخواہ کی عدم ادائیگی کے کلیم پر فیصلہ صادر کرتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

دائر شُدہ مقدمہ جات کی تعداد	فیصلہ کی تعداد	ڈگری شدہ رقم
58	58	117,658,436/- 1 کروڑ 76 لاکھ 58 ہزار 436 روپے

فیکٹری مزدوروں کی تنخواہ دلوانے کے لئے مندرجہ ذیل مفصل قانون موجود ہیں اس کے علاوہ کوئی مزید قانون زیر غور نہ ہے۔

1۔ Payment of Wages Act, 1936

2۔ The Punjab Minimum Wages Act, 2019

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے (الف) جز میں یہ پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں و کارخانے محکمہ سے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں و کارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جاتا ہے مکمل تفصیل یکم ستمبر 2018 سے تاحال فراہم فرمائیں تو اس سلسلے میں، میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا کیا طریق کار ہے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ آج کل جو کاروباری حالات ہیں اور COVID بھی تھا تو کیا انہوں نے SOPs یا کوئی ایسا سسٹم اور criteria بہتر کیا ہے اور ان فیکٹری مالکان، کاروباری حضرات اور ملز مالکان سے recovery کرنے کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میرے ان colleague کو سارا پتا ہوتا ہے، اور اچھی طرح معلوم بھی ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ جب اسمبلی کے اندر سوال ہوتے ہیں تو یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لئے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف سوالوں کی حد تک نہیں ہونا چاہئے، یہ ان کا اپنا صوبہ ہے اور اپنے ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ ان کو آنا بھی چاہئے اور جب یہ

ڈیپارٹمنٹ کے اندر آ کر ہم سے بات کریں تو انہیں بتانا چاہئے، ہم تو ان کے پاس گئے تھے۔ ہمارے جو کمشنرز ہیں اور ہمارے جو سیکرٹریز ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جب ہم اپوزیشن میں ہوتے ہیں تب بھی جاتے ہیں، ہمارے لئے دروازے بند نہیں ہوتے اور ان کے لئے بھی دروازے بند نہیں ہوتے۔ ہم عوام کی بہتری کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ ہمارا جو طریق کار ہے اور جو contribution ہے وہ جو فیکٹری کی رجسٹرڈ لیبر ہوتی ہے اس کا ایک percentage قانون میں موجود ہے تو اس percentage کے تحت ہم contribution لیتے ہیں اگر فیکٹری کے اندر 1000 لیبر کام کر رہی ہے تو اگر اس کی minimum wage کا 6 **فیصد** 1100 **سے** 1200 بنتا ہے تو وہ contribution ڈیپارٹمنٹ سوشل سکیورٹی لیتا ہے اور جو المیہ ہے اس طرف کی ان کو اصل میں نشاندہی کرنی چاہئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ محکمہ بھی involve ہوتا ہے اور industrialist بھی involve ہوتا ہے۔ اگر اس کی value کا صحیح معنوں میں لیبرز کو بھی پتا چل جائے اور industrialists کو بھی پتا چل جائے کہ فیکٹری کے حوالے سے سوشل سکیورٹی کی رجسٹریشن کتنی ضروری ہے تو آپ یقین جانئے کہ جس لیبر کے پاس یہ سوشل سکیورٹی کارڈ نہیں ہوتا تو وہ مجبوراً فیکٹری مالک کے لئے کام کرتا ہے اور اپنے پیٹ کے لئے کام کرتا ہے لیکن جب اس کے پاس کارڈ آ جاتا ہے تو وہ صرف اور صرف فیکٹری مالک نہیں بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی کام کرتا ہے کیونکہ جو فیکٹری کے اندر لیبر کام کرتی ہے اور رجسٹرڈ ہوتی ہے اس کو ہیلتھ کیئر ملتی ہے، اس کو ایجوکیشن ملتی ہے، اس کو چھت ملتی ہے اور اس کو ویلفیئر ملتی ہے۔

جناب سپیکر: ان کو ساری facilities ملتی ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، اس حوالے سے جو میرے پاس updated amount ہے وہ تقریباً 9 کروڑ، 71 لاکھ 72 ہزار 187 روپے کی ہے اور یہ contribution 2021-22 میں ساہیوال سے collect ہوئی ہے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے amount نہیں پوچھی تھی بلکہ میں پوچھنا یہ چاہ رہا ہوں، آپ کو اور آپ کے توسط سے معزز ہاؤس کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ آج کل ہو کیا رہا ہے اور لیبر ڈیپارٹمنٹ والے کر کیا رہے ہیں۔ اگر کوئی بندہ فٹ پاتھ پر بیٹھا ہے، وہاں پر ہتھوڑی وغیرہ رکھ کر بیٹھا ہے اور کوئی بندہ ٹرالی مرمت کر رہا ہے یا ریڑھی مرمت کر رہا ہے تو وہ اسے بھی نوٹس دے رہے ہیں۔

ساہیوال میں یہی ہو رہا ہے۔ میرے پاس دو تین کیسز آئے ایک وہاں سے نذیر صاحب ہیں وہ میرے پاس آئے، وہ ہمارے اچلانہ گاؤں سے ہیں اور وہ وہاں پر رہتے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہیں نوٹس آیا ہے۔ وہ کر کیا رہے ہیں، ایک بندہ مرمت اور مزدوری کا خود کام کرتا ہے اور شام کو اپنی بچوں کی روزی لے کر گھر جاتا ہے، ہمارے honourable Minister کی یہ بات اس حد تک ٹھیک ہے کہ ہمیں بھی الحمدللہ پتا ہوتا ہے کہ کیا یہ کر رہے ہیں اور کتنی wages لے رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ ساہیوال کی عوام کے ساتھ جو کر رہے ہیں، اس لیول پر ساہیوال میں مہربانی کریں۔ آپ کو پتا ہے کہ آج کل جس طرح کے معاشی حالات ہیں اور جس طرح کے لوگوں کے حالات ہیں تو بچوں کی دو وقت کی روٹی پوری کرنا مشکل ہے اور یہ محکمے والے انہیں نوٹس پکڑا جاتے ہیں پھر ان بیچاروں کو حاضری لگانے کے لئے ان کے offices میں جانا پڑتا ہے اور ان کو دد، دو تین، تین ڈیہاڑیاں اس کے لئے صرف کرنی پڑتی ہیں تو میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اس بات کا نوٹس لیں۔ باقی ٹھیک ہے کہ یہ فیکٹری مالکان سے recovery کریں لیکن جہاں جہاں بڑی فیکڑیاں ہیں وہاں پر مک مکا ہو جاتا ہے اور وہاں اور سسٹم بھی چل جاتا ہے پھر وہ اپنا backlog پورا کرنے کے لئے ان بیچارے غریب لوگوں اور مزدوروں کو نوٹس تھما دیتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس بارے میں بتائیں اور اس پر کوئی مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ صحیح فرما رہے ہیں اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ یہ چیزیں ہوتی ہیں صرف اس میں نہیں بلکہ مختلف محکموں اور اداروں میں اس طرح کے کالے بھیڑیئے ہوتے ہیں اوپر جا کر تھوڑی ان کی dealing اچھی ہوتی ہے اور نیچے آ کر تنگ کرتے ہیں لیکن یہاں پر بیٹھا ہوا ہر پارلیمنٹیرین ایک ایک حلقے کی نمائندگی کرتا ہے۔ آپ اس کا نام بتائیں، on the floor of the House اس کا نام بتائیں جو اس طرح کی حرکت کرتا ہے، اس پر اسمبلی کیوں نہ ایکشن لے، جب آپ یہاں پر نام بتائیں گے، کوئی نہ میرا رشتہ دار ہے۔ نہ کسی کا کوئی رشتہ دار ہوتا ہے یہ ذمہ داریوں میں آتا ہے، آپ نام کیوں نہیں بتاتے؟ آپ نام بتائیں کہ یہ officer کرپشن کر رہا ہے، یہ officer جا کر لوگوں کو تنگ

کر رہا ہے اُس کو ڈر ہو کہ اسمبلی کے اندر اُس کا نام بولا جائے گا اور اُس کے اوپر پھر متعلقہ منسٹر ایکشن لیتا ہے یا نہیں لیتا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر ! میرا خیال ہے یہ جو وقفہ سوالات ہے اُس کا نام change کر کے وقفہ سوالات برائے اطمینان محمد ارشد ملک صاحب رکھ دیں۔

جناب سپیکر !40 منٹ ہو گئے ہیں معزز ممبر کے دو سوالات ختم نہیں ہو رہے باقی لوگوں کی باری کیسے آئے گی؟ معزز ممبر پہلے سوال پڑھتے ہیں پھر یہ جواب پڑھتے ہیں پھر اُس کے بعد ایک لمبی تقریر کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب !دیکھیں وقفہ سوالات کا ٹائم ایک گھنٹہ ہے 40 منٹ گزر گئے ہیں تو ارشد ملک صاحب اتنے تک مطمئن ہوں گے تب تک وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا اور پھر جو باقی سوالات رہ جائیں گے اُن کا اللہ وارث ہے پھر اب اس بات کا میرے پاس کیا حل ہے، اب وقفہ سوالات ایک گھنٹے سے extend تو نہیں ہو سکتا؟

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد محسن لغاری!

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر !مجھے بھی ان ایوانوں میں کچھ عرصہ گزر گیا ہے Senate of Pakistan میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا۔ صرف طریق کار یہ ہوتا ہے کہ سوال نہیں پڑھا جاتا، جواب نہیں پڑھا جاتا answer taken as read کا مطلب ہوتا ہے کہ میں نے answer کو پڑھ لیا ہے اور اب میں نے supplementary question کرنا ہے تو one should get immediately to the supplementary question اور commentary کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ باقی جو 40 لوگوں کے سوالات ہیں وہ رہ جاتے ہیں تو اُن اپنے colleagues کے ساتھ یہ زیادتی ہے کہ ہم اُن کو وقت نہ دے سکیں مہربانی کر کے اس کے اوپر کوئی time limit مقرر

کریں کہ پانچ منٹ سے زیادہ ایک سوال کے لئے ٹائم نہ ہو تین منٹ سے زیادہ نہ ہو گا اگر معزز ممبر مطمئن نہیں ہوتے تو اجلاس کے بعد متعلقہ منسٹر کو اُس کے آفس میں مل لیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اگر وقفہ سوالات میں آدھا گھنٹہ ہم اور باتیں کرتے رہیں اور جن کا question ہے اُن کو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے سوال نہیں پڑھنا؟ وہ تو خود اپنا ٹائم بچائیں مطلب اس میں؟ what can I say

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ اُن کو correct کر دیں کہ سوال پڑھنے کی ضرورت نہیں، جواب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ question supplementary کریں۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ ہاؤس میں جتنے معزز ممبر سوال کر رہے ہیں وہ دوسری، تیسری اور چوتھی دفعہ سے ممبر بنے آرہے ہیں لیکن وہ پڑھنا چاہ رہے ہیں تو؟

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پھر آپ اُن کو روک دیں because باقی ممبروں کے ساتھ زیادتی ہے اتنے سوالات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہی کہہ رہا ہوں۔ اب جو ٹائم رہ گیا ہے اُس کو ضائع نہ کریں۔ جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے جناب محسن لغاری صاحب ہوں یا جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب ہوں میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں لیکن یہ کوئی تھانہ نہیں ہے کہ یہ مجھے educate کریں گے میں نے answer taken as read لیا ہی نہیں یہ مجھے کیسے dictate کر سکتے ہیں، مجھے پتا ہے میرے سوال کا میں نے کیا جواب لینا ہے۔ آپ دیکھیں ڈیپارٹمنٹ نے جو کیا ہے وہ اب میں بتانا چاہتا ہوں۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! 61 pages ہیں اس کا مطلب ہے کہ 60 کے قریب سوالات ہیں باقی 59 لوگوں کا کیا قصور ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ کہہ رہے ہیں یہ ایوان تھانہ نہیں ہے ان کو یاد ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہی ادھر تھانہ بنایا تھا جب انہوں نے پولیس

ایوان کے اندر گھسائی تھی ہم اس ایوان کی عزت کرنا جانتے ہیں اور ان سے بہت بہتر جانتے ہیں یہ تھانہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال چوں کہ بڑا اہم ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحبان آپ کو dictate نہیں کر سکتے اور CM بھی آپ کو dictate نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: میں dictate نہیں کر رہا میں اُن کی بات سن رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! They should not dictate us ہم اپنا سوال کرنا جانتے ہیں اور اپنا جواب بھی بتانا جانتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی سوال رہ گیا ہے تو وہ آپ کریں۔

(اذان مغرب)

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظہیر عباس!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر داخلہ صاحب کی بات کو second کروں گا اور اُن کی بات کو positive لینا چاہئے، انہوں نے کسی کو nominate نہیں کیا ہے یہ ہاؤس کے جو فاضل ممبران ہیں یہ اُن کے فائدے کی بات اور یہ پنجاب کے لوگوں کے فائدے کی بات ہے اگر ایک سوال 30 منٹ تک چلے گا تو Question Hour جلدی ختم ہو جاتا ہے لہذا اس چیز کو دیکھنے کی ضرورت ہے آپ ہاؤس کے custodian ہیں آپ نے ہاؤس کو drive کرنا ہے کسی ممبر نے چاہے وہ اپوزیشن کا ممبر ہے چاہے وہ گورنمنٹ کا ممبر ہے انہوں نے ہاؤس کو drive نہیں کرنا، آپ نے ہاؤس کو drive کرنا ہے اور kindly جو راجہ بشارت صاحب نے پہلے بات کی تھی اور دوبارہ آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جو کمیٹی بنی ہے وہ اس چیز پر باقاعدہ بیٹھے اور اپنا mind apply کریں اور ہاؤس کو بہترین طریقے سے چلایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، Terms and Conditions کے ساتھ اب اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز صاحب کا ہے۔ جی، محمد طاہر پرویز صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال رہ گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! معزز ممبر آپ کو dictate کر رہے تھے آپ ہاؤس کے custodian ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ بہت اچھا ہاؤس چلا رہے ہیں ان کو سپیکر صاحب کو dictate نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: Dictate والی بات ختم ہو گئی ہے، آپ کے تین ضمنی سوالات بھی ہو گئے اب جناب طاہر پرویز صاحب کو موقع دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال رہ گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ لوگوں کا ہی سوال ہے جی، طاہر پرویز صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: اب رہنے دیں آپ کے سارے ضمنی سوالات ہو گئے ہیں اور آپ نے منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کیا ہے وہ ریکارڈ پر ہے۔ آپ نے کارکردگی کی تعریف بھی کی ہے۔ اب جناب محمد طاہر پرویز صاحب کا سوال ہے وہ اگر اپنی باری آپ کو دے دیں تو پھر میں آگے چل پڑتا ہوں۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بڑی مشکل نال واری ملی اے تہاڈی مہربانی ہن نہ انہاں نوں دیو۔

جناب سپیکر: چلوں ٹھیک ہے تسی میدان وچ آجاو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4042 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ محنت کے تحت ڈسپنسریوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4042:**جناب محمد طاہر پرویز :** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ کے تحت کتنی ڈسپنسریاں یا مراکز صحت کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان مراکز صحت اور ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز مع ڈسپنسر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان میں روزانہ کتنے مریضوں کو چیک کیا جاتا ہے؟

(د) کس کس مراکز صحت / ڈسپنسری میں ایکسرے مشین اور ایمبولینس موجود ہیں؟

(ہ) ان کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات بتائیں؟

(و) اس شہر میں محکمہ کس کس جگہ کتنے بیڈز پر مشتمل ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام دو ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

1۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال سوسان روڈ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

2۔ میٹرنل نیوبورن اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر MNCH108-A پیپلز کالونی فیصل آباد

مزید برآں فیصل آباد شہر میں پنجاب سوشل سکیورٹی کے پانچ میڈیکل سنٹرز، سولہ ڈسپنسریاں، اور چار سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام میڈیکل سنٹر	پتہ
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر گلستان کالونی	نزد مسجد گلستان کالونی نمبر ۲ فیصل آباد
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جوہر کالونی	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کلیم شہید کالونی	نزد کلیم شہید پارک نثر والا روڈ فیصل آباد
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جھنگ روڈ	47 / شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر دھنولہ	F-بلاک مکان نمبر ا-ااملت روڈ نزد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کیمپس فیصل آباد

نام ڈسپنسری	پتہ
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کریسنٹ شوگر ملز	میسرز کریسنٹ شوگر ملز فیصل آباد
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مسلم ٹاؤن	نزد نلکہ کوہالہ کاکا خیل انڈسٹری بلقابل مدینہ یونیورسٹی
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سدھار	رحمان ولاز جھنگ روڈ فیصل آباد
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ	سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نلکہ کوھالہ روڈ فیصل آباد
ایس ایس ڈی 108-	108 اے پیپلز کالونی فیصل آباد
ایس ایس ڈی پل کوریاں	گلی نمبر ۸ ریڈ یکس روڈ شار کالونی فیصل آباد
ایس ایس ڈی المعصوم ٹاؤن	P-56 گلی نمبر ۱۲ المعصوم ٹاؤن فیصل آباد
ایس ایس ڈی مکو آنہ	۴ کلو میٹر جڑانوالہ روڈ فیصل آباد
ایس ایس ڈی امین ٹاؤن	مکان نمبر ۱۴۲ امین ٹاؤن فیصل آباد
ایس ایس ڈی کیا	کھڑیانوالہ فیصل آباد
ایس ایس ڈی RB-70	چک نمبر ۷۰ ر-ب شیخوپورہ روڈ فیصل آباد
ایس ایس ڈی RB-61	چک نمبر 61 ر-ب شیخوپورہ روڈ فیصل آباد
ایس ایس ڈی ہنزہ	ہنزہ شوگر ملز شاہکوٹ فیصل آباد
ایس ایس ڈی چنار شوگر ملز	چنار شوگر ملز چک نمبر ۴۰۷ ر-ب تاندلیانوالہ فیصل آباد
ایس ایس ڈی کنجوانی	تاندلیانوالہ شوگر ملز کنجوانی
ایس ایس ڈی سمندری	ڈی-۵ بلاک-۱۵ ایریا ڈویلپمنٹ سکیم سمندری فیصل آباد

نام ایمرجنسی سنٹر	پتہ
ایس ایس ای سی ورکشاپ	ورکشاپ سٹاپ چک نمبر ۱۰۹ جڑانوالہ فیصل آباد
ایس ایس ای سی چک نمبر جھمرہ	چک نمبر پی ۶۷ محلہ اسلام آباد فیصل آباد
ایس ایس ای سی ڈجکوٹ	سمندری روڈ ڈجکوٹ اڈا فیصل آباد
ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی	کھڑیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھڑیانوالہ فیصل آباد

(ب) فیصل آباد شہر میں پنجاب سوشل سکیورٹی کے میڈیکل سنٹرز، ڈسپنسریز، اور سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹرز میں تعینات ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان میڈیکل سنٹرز، ڈسپنسرز اور سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹرز میں روزانہ کی بنیاد پر چیک کئے جانے والے مریضوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ڈسپنسری	مریضوں کی تعداد
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر گلستان کالونی	304

سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جوہر کالونی	299
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کلیم شہید کالونی	260
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جھنگ روڈ	245
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر دھنولہ	184
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کریسینٹ شوگر ملز	116
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مسلم ٹاؤن	148
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سدھار	37
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال انڈسٹریل اسٹیٹ	51
ایس ایس ڈی-108	687
ایس ایس ڈی پل کوریاں	374
ایس ایس ڈی المعصوم ٹاؤن	207
ایس ایس ڈی مکو آنہ	162
ایس ایس ڈی امین ٹاؤن	292
ایس ایس ڈی کیا	256
ایس ایس ڈی RB-70	113
ایس ایس ڈی RB-61	192
ایس ایس ڈی ہنزہ	27
ایس ایس ڈی چنار شوگر ملز	35
ایس ایس ڈی کنجوانی	45
ایس ایس ڈی سمندری	45
ایس ایس ای سی ورکشاپ	14
ایس ایس ای سی چک جھمرہ	44
ایس ایس ای سی ڈجکوٹ	39
ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن	-

(د) پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت فیصل آباد شہر میں سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نیز عرض ہے کہ ڈسپنسریوں میں ایکسرے مشین مہیانہ کی جاتی ہے۔

نام ڈسپنسری	کیفیت
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر گلستان کالونی	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جوہر کالونی	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کلیم شہید کالونی	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر جھنگ روڈ	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر دھنولہ	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کریسینٹ شوگر ملز	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مسلم ٹاؤن	ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
ایس ایس ڈی 108 اے	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی پل کوریاں	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ڈی المعصوم ٹاؤن	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی مکو آنہ	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ڈی امین ٹاؤن	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ڈی کیا	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی RB -70	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی RB-61	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی ہنزہ	ایمبولینس موجود نہیں ہے
ایس ایس ڈی چنار شوگر ملز	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی کنجوانی	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ڈی سمندری	ایمبولینس موجود ہے
ایس ایس ای سی ورکشاپ	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ای سی چک جھمرہ	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ای سی ڈجکوٹ	سہولت موجود نہیں
ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن	-

(ہ) فیصل آباد سوشل سکیورٹی کے ان طبی مراکز کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات تقریباً (Rs.220,022,100 (بائیس کروڑ بائیس ہزار ایک سو روپے ہیں۔

(و) فیصل آباد شہر میں پنجاب سوشل سکیورٹی کے رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کی تعداد کے مطابق ادارہ ہذا نے اپنے طبی مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ مزید برآں کارکنان کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر ان مراکز صحت میں مزید اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جناب محمد محسن لغاری صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے جب ہم یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو پھر ہمیں جواب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہمیں سیدھا supplementary question کرنا چاہئے تاکہ ہاؤس کا ٹائم نہ ضائع ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا supplementary question یہ ہے کہ جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ان مراکز صحت اور ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز مع ڈسپنسر کام کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے تفصیل دی گئی ہے جیسا کہ پچھلی مرتبہ بھی جب یہ question pending کیا گیا تھا اس وقت انہوں نے 2020 میں کہا تھا کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو لکھ کر دے دیا ہے یہ اسامیاں ہم پوری کر دیں گے اور وہاں پر جتنی بھی ڈاکٹرز کی کمی ہے اس لحاظ سے ڈاکٹرز کو بھرتی کر دیا جائے گا تو منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جو بھرتیاں کرنی تھیں کیا وہ بھرتیاں ہو چکی ہیں یا نہیں؟ اس حوالے سے میرے پاس جو تفصیل ہے وہ میں بعد میں ہاؤس کے ساتھ share کروں گا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! بالکل ہمارے سابقہ دور میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ questions pending ہوئے تھے اور اس پر بحث بھی ہوئی تھی اور مجھے لگ رہا ہے کہ شاید دوبارہ ان کی طرف سے question pending کرنے کی request نہ آجائے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے through ڈاکٹرز آچکے ہیں اور ان کے انٹرویوز بھی ہو چکے ہیں بلکہ ان میں سے کچھ ڈاکٹرز اپنی seats پر آ بھی چکے ہیں۔ میں یہ commit کر رہا ہوں کہ اب صرف اور صرف انٹرویوز چل رہے ہیں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ کچھ ہی دنوں میں ڈاکٹرز اپنی seats پر آجائیں

گے۔ اس کے علاوہ اگر معزز ممبر کے پاس کوئی تفصیل ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہے تو یہ ہم سے share کرلیں۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ منسٹر صاحب! آپ کوشش کررہے ہیں لیکن یہ کوشش پچھلے ساڑھے تین سال سے جاری ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اور یہ میں پورے ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے اور وہاں پر جو مزدوروں کی تعداد تقریباً 25 لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور فیصل آباد کے ساتھ یہ سلوک کیا جارہا ہے فیصل آباد میں ساڑھے تین سالوں میں ڈاکٹرز کی کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ مدینہ ٹاؤن سوشل سکیورٹی ہسپتال کے حوالے سے میں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ ہمیں وہاں پر کارڈک سرجن کی ضرورت ہے، وہاں پر آپریشن تھیٹر موجود ہے۔ وہاں پر ڈاکٹرز کے rooms and beds available ہیں اس کے باوجود وہاں پر سرجن کی سہولت مہیا نہیں کی جارہی۔ میں منسٹر صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ ساڑھے تین سال پہلے اس ہاؤس میں جس issue کو میں نے اٹھایا تھا اس پر اس وقت سپیکر صاحب نے منسٹر صاحب سے یہ کہا تھا کہ یہ سوال اس وقت تک pending رہے گا جب تک وہاں پر ڈاکٹرز چلے نہیں جائیں گے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میرا سوال کو pending کروانا مقصد نہیں ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ کا مقصد کام کروانا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں آج بھی انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ interview process چل رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ساڑھے تین سال ہو چکے ہیں تو یہ مجھے بتادیں کہ یہ interview process مزید کتنی دیر چلے گا؟ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کسی بھی پارٹی کا ممبر ہونے کے حوالے سے بات کررہا ہوں میں as a Pakistani, as a member of this House بات کررہا ہوں اور میں یہ بات بار بار سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں کہ خدا کے لئے فیصل آباد کو periority پر رکھا جائے اور فیصل آباد کے issues redress کئے جائیں ان کو حل کیا جائے۔ اگر میں یہاں پر اپنی آواز نہیں اٹھاؤں گا تو پھر مجھے بتائیں کہ میں کون سے forum پر جا کر اپنی آواز اٹھاؤں۔ میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ براہ مہربانی آج یہاں پر commitmet دیں کہ

اگلے ماہ یا دو ماہ کے اندر یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی اور یہ ڈاکٹرز متعلقہ ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! یہ بھرتیاں کب تک ہو جائیں گی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اگلا جو بھی سیشن آئے گا اس سیشن میں ان کو میں بتا بھی دوں گا اور ان کے ساتھ وہاں جا کر وزٹ بھی کروں گا۔ فیصل آباد میں 25 لاکھ لیبر ہے لیکن ہمارے پاس دو سے تین لاکھ لیبر رجسٹرڈ ہے جن کی تعداد بہت کم ہے ہم نے رجسٹرڈ لیبر کے حوالے سے ہی کام کرنا ہوتا ہے۔ معزز ممبر نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے بات کی ہے تو ڈاکٹرز ہمارے پاس موجود ہوتے ہیں وہاں پر ڈاکٹرز کی کمی نہیں تھی صرف وہ permanent doctors کی بات کر رہے ہیں جو کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے through آنے ہیں ہمارے پاس retainer doctors چھ چھ، آٹھ آٹھ سال سے موجود تھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پچھلے دو تین سالہ دور میں پنجاب پبلک سروس کمیشن پر بہت زیادہ پریشر تھا اور اس دوران COVID-19 بھی آ گیا تھا اور بہت سارے ایسے معاملات تھے اس میں ہماری کوئی بدنیتی شامل نہیں تھی لہٰذا اب process تیز ہو چکا ہے، ٹیسٹ ہو چکے ہیں اور interviews under process ہیں۔ اگلے سیشن میں ہم انشاءاللہ ان کو بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ۔ Thats good

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! Question Hour is over now.

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میاں صاحب نے جو بات کی ہے اس حوالے سے میں صرف دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ پہلے بات کر لیں۔ چودھری صاحب! آپ ایک منٹ پہلے منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر میں محکمہ محنت کے تحت ہسپتالوں کی تعداد نیز مزید ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***4044: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ محنت کے کتنے ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) محکمہ کا کسی بھی ضلع میں ہسپتال بنانے کا کیا طریقہ کار اور Criteria کیا ہے؟

(د) ان ہسپتالوں کے لئے سال 2019-20 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس ہسپتال میں کارڈیک وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ اور نفسیاتی مرض کے وارڈ ہیں؟

(و) محکمہ محنت کس کس شہر میں کتنے بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت 17 ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل بمعہ پتا درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتالوں کا نام بمعہ پتا
1-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ملتان روڈ' لاہور
2-	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی' ملتان روڈ، لاہور
3-	MNCH کوٹ لکھپت، فیروز پور روڈ، لاہور
4-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ چوک شاہدرہ

5۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' سرگودھا روڈ' شیخوپورہ
6۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' ماڈل ٹاؤن' گوجرانوالہ
7۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ گجرات
8۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' ڈسکہ روڈ' سیالکوٹ
9۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' بالمقابل ایف بلاک' سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ
10۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' 21۔بی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ' ساہیوال
11۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' نزد لاری اڈا' جڑانوالہ
12۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد
13۔ MNCH' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد
14۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال" بلاک نمبر6، جوہر آباد
15۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' وہاڑی روڈ ملتان
16۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' پیرودھائی روڈ' اسلام آباد
17۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال' علامہ اقبال روڈ' اوکاڑہ

(ب) ان سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتالوں کا نام بمعہ پتا	بیڈز کی تعداد
1۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ملتان روڈ' لاہور	550
2۔	رحمت اللعالمین انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی' ملتان روڈ، لاہور	60
3۔	MNCH کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ، لاہور	50
4۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ چوک شاہدرہ	100
5۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' سرگودھا روڈ' شیخوپورہ	50
6۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ماڈل ٹاؤن' گوجرانوالہ	100
7۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ گجرات	100
8۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ڈسکہ روڈ' سیالکوٹ	100
9۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' بالمقابل ایف بلاک' سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ	25

10۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' 21۔بی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ' ساہیوال	10
11۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' نزد لاری اڈا' جڑانوالہ	25
12۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد	300
13۔	MNCH' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد	100
14۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال" بلاک نمبر6، جوہر آباد	50
15۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' وہاڑی روڈ ملتان	100
16۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' پیرودھائی روڈ' اسلام آباد	260
17۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' علامہ اقبال روڈ' اوکاڑہ	50
	کل تعداد	2030

(ج) محکمہ کا کسی بھی ضلع میں 25 بیڈ کا ہسپتال بنانے کے لئے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 5000 ' 50 بیڈ کا ہسپتال بنانے کے لئے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 10000 اور 100 بیڈ کا ہسپتال بنانے کے لئے رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 25000 ہونا ضروری ہے۔

(د) ان ہسپتالوں کے لئے سال 20-2019 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہسپتالوں کا نام بمعہ پتا	سالانہ بجٹ
1۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ملتان روڈ' لاہور	124082700
2۔	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی' ملتان روڈ، لاہور	338809000
3۔	MNCH کوٹ لکھپت، فیروز پور روڈ، لاہور	308101000
4۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ چوک شاہدرہ	29407000
5۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' سرگودھا روڈ' شیخوپورہ	109662000
6۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ماڈل ٹاؤن' گوجرانوالہ	325978000
7۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' جی ٹی روڈ گجرات	118484000
8۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' ڈسکا روڈ' سیالکوٹ	321786000
9۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' بالمقابل ایف بلاک' سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ	66285000
10۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال' 21۔بی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ' ساہیوال	71945000

11-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' نزد لاری اڈا' جڑانوالہ	78365000
12-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد	544333000
13-	MNCH' مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد	230509000
14-	سوشل سکیورٹی ہسپتال" بلاک نمبر6، جوہر آباد	102961000
15-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' وہاڑی روڈ ملتان	394210000
16-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' پیرودھائی روڈ' اسلام آباد	440645000
17-	سوشل سکیورٹی ہسپتال' علامہ اقبال روڈ' اوکاڑہ	124674000

(ہ) ان ہسپتالوں میں کارڈیک وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ اور نفسیاتی مرض کے وارڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی نے رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کی تعداد کے مطابق اپنے طبی مراکز قائم کر رکھے ہیں۔ مزید برآں کارکنان کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر ان مراکز صحت میں مزید اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صوبہ میں گزشتہ دوسالوں میں نئی لیبر کالونی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***6033: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاصوبہ بھر میں گزشتہ دوسالوں میں کوئی نئی لیبر کالونی قائم کی گئی ہے؟

(ب) اگر صوبہ بھر میں کوئی نئی لیبر کالونی قائم کی گئی ہے تو اسکی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! لیبر کمپلیکس ملتان (فیز-I) کی تعمیر اپریل 2019 میں مکمل ہوئی ہے۔

(ب) لیبر کمپلیکس ملتان (فیز-I) کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1. 992 ملٹی سٹوری فلیٹس
2. ورکرز ویلفیئر سکول برائے طلباء (Capacity 1440)
3. ورکرز ویلفیئر سکول برائے طالبات (Capacity 1440)
4. کمیونٹی سنٹر

5. مسجد
6. مینٹیننس آفس (Maintenance Office)
7. انفراسٹرکچر ورکس (Infrastructure Works)

ساہیوال: ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے تحت بے روزگار رجسٹرڈ افراد کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*6171: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں 21-2020 دوران کے دوران Employment Exchange کے تحت کتنے بے روزگار افراد کو رجسٹرڈ کر کے خالی اسامیوں پر بھرتی کر کے روزگار فراہم کیا گیا مکمل تفصیل عہدہ وائز بتائیں؟

(ب) کیا حکومت ایسے مزید نئے دفاتر بنانے اور پُرانے دفاتر کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن سے بے روزگاری ختم ہو سکے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ Employment Exchange کو سال 1994 میں ختم کر دیا گیا تھا جس کی ذمہ داری بیروزگار افراد کی رجسٹریشن تھی۔ سال 2000 میں Employment Exchange کو محدود سٹاف کے ساتھ دوبارہ شروع کیا گیا جس کی ذمہ داری صرف Armed Forces کے لئے ایمرجنسی کی صورت میں ضروری ہنر مند (Essential Personnel) کی رجسٹریشن کرنا ہے تاکہ ملک کو درپیش کسی ہنگامی حالت کی صورت میں ہنر مند افراد تک رسائی حاصل ہو سکے۔

(ب) محکمہ محنت کے زیر انتظام صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں Essential Personnel کی رجسٹریشن کا کام جاری ہے۔ مزید سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں ضلع کی سطح پر ایک پراجیکٹ Establishment of Job Centers in Punjab شروع کیا گیا ہے جس میں ہنر مند و غیر ہنر مند افراد ایک آسان آن لائن طریقہ کار کے مطابق اپنی رجسٹریشن کروا سکیں گے جس سے ان کو ملازمت کے حصول میں مدد دی جائے گی،

اس کے علاوہ ان کو اپنی مزید استعداد کار بڑھانے اور گورنمنٹ و پرائیوٹ سیکٹر کی طرف سے دی جانے والی مالی معاونت برائے ذاتی کاروبار کے لئے راہنمائی فراہم کی جائے گی۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر کی حوصلہ شکنی کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***6252: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چائلڈ لیبر کو کم کرنے کے لئے اس وقت صوبہ بھر میں کتنے منصوبوں پہ کام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت 13 سے 17 سال کے لاکھوں بچے اور نوجوان بنیادی تعلیم سے محروم ہی؟

(ج) ان بچوں کے لئے کوئی خصوصی طریقہ تدریس حکومت کے زیر غور ہے یا نہیں؟

(د) اگر وہ بچے یا نوجوان اپنے غریب گھرانوں کی کفالت کر رہے ہیں تو کیا ان کو کوئی خصوصی وظیفہ دینے کے بارے میں سوچا جا رہا ہے یا نہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) چائلڈ لیبر کے حالات کار، تعداد اور اسباب کو جاننے کے لئے حکومت پنجاب ایک تفصیلی سروے کروا رہی ہے جس سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار پر چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے منصوبہ جات تشکیل دیئے جائیں گے۔ مزید یہ کہ چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے خصوصی قوانین بنائے گئے ہیں جن پر عملدرآمد کرا کر صنعتی و تجارتی مالکان کے خلاف FIR درج کرائی جاتی ہے اور بھاری جرمانہ کیا جاتا ہے جس سے چائلڈ لیبر کرانے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے محکمہ لیبر کی ان قوانین پر عمل درآمد کی رپورٹ برائے سال 2020 مندرجہ ذیل ہے:۔

1- Elimination of Child Labour from Brick Kiln under the Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kiln Act, 2016

گرفتاریاں	FIR's	چائلڈ لیبر پائی گئی	معائنہ جات
180	469	567	7891

2- Elimination of Child Labour Under Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016

گرفتاریاں	FIR's	چائلڈ لیبر پائی گئی	معائنہ جات
491	1647	1901	34419

(ب) بچوں کی تعلیم کا سوال محکمہ سکول ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ سکول ایجوکیشن اور محکمہ لٹریسی سے متعلقہ ہے۔

(د) سوال محکمہ لیبر سے متعلقہ نہ ہے۔

رحیم یار خان: سوشل سکیورٹی منی ہسپتال میں وارڈز، بیڈز، میڈیکل ونان میڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*6379: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ سوشل سکیورٹی منی ہسپتال کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کس کس مرض کے وارڈ ہیں؟

(ب) اس میں میڈیکل ونان میڈیکل سٹاف کی تعداد، نام اور عہدہ کے بارے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اس میں کون کون سی مشینری اور آلات ہیں نیز کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں؟

(د) اس میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی پر ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) رحیم یار خان میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کا ایک منی ہسپتال ہے۔ اس منی ہسپتال میں رحیم یار خان کی تمام فیکٹریوں کے رجسٹرڈ ورکرز اور ان کے لواحقین کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ یہ منی ہسپتال ایک وارڈ پر مشتمل ہے جس میں 04 بیڈز ہیں، جس میں چلڈرن / جنرل وارڈ کی سہولت بھی موجود ہے، اور ایمرجنسی مریضوں کا بھی علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ب) رحیم یار خان سوشل سکیورٹی منی ہسپتال میں میڈیکل سٹاف کی ٹوٹل تعداد 16 ہے جن میں سے 14 ورکنگ ہیں اور 2 سیٹیں خالی ہیں اور نان میڈیکل سٹاف کی ٹوٹل تعداد 10 جن میں سے 7 ورکنگ ہیں اور 3 سیٹیں خالی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ورکنگ میڈیکل سٹاف:

سیریل نمبر	نام	عہدہ
1۔	ڈاکٹر وحدت علی	چلڈرن سپیشلسٹ آفیسر
2۔	ڈاکٹر علی حسنین	سینئر میڈیکل آفیسر
3۔	ڈاکٹر محبوب عالم	میڈیکل آفیسر
4۔	ڈاکٹر فائقہ نیئرہ	لیڈی ڈاکٹر
5۔	عبدالستار	چیف ٹیکنیشن
6۔	محمد آصف	ٹیکنیشن
7۔	نازک عاصم	ٹیکنیشن
8۔	یاسر سہیل	ٹیکنیشن
9۔	محمد رمضان	جونیئر ٹیکنیشن
10۔	اعجاز احمد	جونیئر ٹیکنیشن
11۔	عاشق حسین	جونیئر ٹیکنیشن
12۔	صابر حسین	لیب اسسٹنٹ
13۔	مسمات شازیہ رفیق	دائی
14۔	مسمات ثوبیہ ہارون	دائی

خالی سیٹیں میڈیکل سٹاف:

1۔	لیڈی ڈاکٹر
2۔	وارڈ بوائے

ورکنگ نان میڈیکل سٹاف:

سیریل نمبر	نام	عہدہ
1۔	حسن محمود	ڈرائیور

2۔ اعجاز احمد ڈرائیور

3۔ محمد شاہد نائب قاصد

4۔ محمد حفیظ نائب قاصد

5۔ محمد صدیق چوکیدار

6۔ محمد خورشید چوکیدار

7۔ بابر حسین خاکروب

خالی سیٹیں میڈیکل سٹاف:

1۔ جونیئر کلرک

2۔ خاکروب

(ج) سوشل سکیورٹی منی ہسپتال میں مشینری اور آلات / فیسلٹیز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ آؤٹ ڈور چیکنگ

2۔لیبارٹری

3۔نیبیولائزیشن

4۔آکسیجن

5۔گلوکومیٹر

6۔مرہم پٹی اور زخموں کو ٹانکے(Stitching)کا سامان

7۔اور تمام ابتدائی طبی سہولیات

مسنگ فیسلٹیز:

1۔ایکسرے پلانٹ

2۔الٹراساؤنڈ مشین

3۔ای۔سی۔جی مشین

تاہم اس وقت ضلع رحیم یار خان میں سوشل سکیورٹی منی ہسپتال کے علاوہ12 چھوٹے بڑے سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر مزدوروں اور ان کے لواحقین کو علاج معالجہ کی

سہولیات باہم پہنچانے میں مصروف ہیں اور اگر کوئی مزدور یا اس کے زیر کفالت بیوی بچے کسی سرکاری ہسپتال یا شدید ایمرجنسی کی صورت میں کسی پرائیویٹ ہسپتال سے علاج کرواتے ہیں تو اس پر آنے والے تمام اخراجات محکمہ سوشل سکیورٹی اپنے فنڈز سے ادا کرتا ہے تاکہ ورکر اور اس کے زیر کفالت افراد کو معاشی پریشانی سے بچایا جا سکے۔

(د) سوشل سکیورٹی منی ہسپتال رحیم یار خان میں منظور شدہ اسامیوں کی ٹوٹل تعداد 26 ہے اور اس میں سے 05 خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیریل نمبر	نام خالی سیٹ / تعداد	عرصہ جب سے خالی ہے
1۔	لیڈی ڈاکٹر (1)	اگست 2020
2۔	جونیئر کلرک (1)	2012
3۔	وارڈ بوائے (1)	2012
4۔	خاکروب (2)	2012

صوبہ میں مزدور کے لئے کم از کم ماہانہ اجرت کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

***6517: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں حکومت کی جانب سے مزدور کے لئے کم از کم ماہانہ اجرت کتنی مقرر کی گئی ہے نیز اس پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مزدور پیشہ سے وابستہ خواتین کو مرد افراد کی نسبت کم اجرت دی جاتی ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے لیبر ڈیپارٹمنٹ میں خواتین انسپکٹر بطور سٹاف تناسب بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(د) کیا لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے نیز کیا یہ متعلقہ ویب سائٹ پر دستیاب ہے؟

(ہ) حکومت کی جانب سے مزدور طبقہ سے وابستہ افراد کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے غیر ہنر مند مزدوروں کی کم از کم اجرت -/Rs. 17500 مقرر کی ہے اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ محنت کے انسپکٹران انڈسٹریل / کمرشل اسٹیبلشمنٹ کی انسپکشن کرتے ہیں۔ اور عملدرآمد نہ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال 2020 میں اس کی خلاف ورزی پر درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی:-

Minimum Wages Inspections, 2020

No. of Prosecutions	No. of Inspections
43,354	144,151

(ب) Punjab Minimum Wages Act, 2019 کی شق نمبر 21 کے تحت اجرت کے حوالے سے خواتین، مرد کے درمیان کسی بھی قسم کی تفریق غیر قانونی ہے۔ اور جہاں سے بھی اس قسم کی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے یا لیبر انسپکٹران کو دوران انسپکشن ایسی بات سامنے آتی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) اس وقت لیبر ڈیپارٹمنٹ میں 14 خواتین بطور لیبر انسپکٹر کام کر رہی ہیں ۔ لیبر انسپکٹران کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے اور خواتین کا 15 فیصد کوٹہ مقرر کیا گیا ہے اس کے علاوہ اوپن میرٹ پر بھی بھرتی ہو سکتی ہیں۔

(د) جی ہاں! ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی کا ڈیٹا آن لائن کر دیا گیا ہے جو کہ login/password کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے جبکہ جنرل معلومات محکمہ کی ویب سائٹ www.pessi.gop.pk پر ہر شخص کے لئے میسر ہے۔

(ii) ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کے تحت فیکٹریز اور شاپس و اسٹیبلشمنٹ کا بہت سا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے اور اب لیبر انسپکشن بھی Online سسٹم کے تحت کی جاتی ہے۔ اور جیسے ہی یہ ڈیٹا مکمل ہو گا اس میں ایک حد تک لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہو گا۔

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ نے ابھی تک تعلیمی وظائف کا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا ہے۔ البتہ مستقبل میں کرنے کا ارادہ ہے۔ تاہم پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے ایک آن لائن پورٹل / سوفٹ ویئر تیار کیا ہے اب طالبعلم اپنے تعلیمی وظائف کے لئے پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کی ویب سائٹ www.pwwf.punjab.gov.pk پر آن لائن اپلائی کر سکتے ہیں۔

(ہ) محکمہ سوشل سکیورٹی مزدور طبقہ سے وابستہ افراد کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے دن رات کوشاں ہے اور نہ صرف مزدور کو بلکہ ان کے لواحقین کو طبی فوائد کے ساتھ ساتھ مالی فوائد بھی فراہم کر رہے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) مزدور طبقے کے معیار زندگی بلند کرنے کے ء لئے ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کے انسپکٹران قانون کے تحت مزدوروں کو دی جانے والی سہولتوں کے لئے مسلسل انسپکشن کرتے رہتے ہیں۔ ان سہولتوں میں قانون کے مطابق تنخواہ، چھٹیاں، بونس، کینٹین کی سہولت فیئر پرائس شاپس اور خواتین کے لئے ڈے کیئر سینٹرز شامل ہیں۔

(iii) مزدور طبقہ سے وابستہ افراد کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ 65 ورکرز ویلفیئر سکولوں میں 43704 ورکرز کے بچوں کو مفت معیاری تعلیم فراہم کر رہا ہے۔ تعلیم کے علاوہ، ان سکولوں میں ورکرز کے بچوں کو مندرجہ ذیل مفت سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں:-

کاپیاں
کتابیں
#یونیفارم
#ٹرانسپورٹ
#سٹیشنری

حکومت پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ / لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے مزدور کے بچوں کو تعلیمی وظائف کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ تعلیمی وظائف کی موجودہ شرح درج ذیل ہے:

3500روپے ماہوار	انٹر میڈیٹ لیول کے لئے	کیٹیگری-I
4500روپے ماہوار	گریجوایشن لیول کے لئے	کیٹیگری-II
5500روپے ماہوار	ماسٹر لیول کے لئے	کیٹیگری-III

طلباء کو دیگر اخراجات ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہوسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس کمپیوٹر فیس وغیرہ بھی ادا کئے جاتے ہیں۔ جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں رجسٹرڈ کارکنان کی ہر بچی کی شادی پر مبلغ دو لاکھ روپے بطور شادی گرانٹ اور کارکن کی فوتیدگی کی صورت میں لواحقین کو مبلغ چھ لاکھ روپے بطور فوتیدگی گرانٹ ادا کئے جاتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کی توسط سے صنعتی کارکنان کے لئے صوبہ بھر میں 29 لیبر کالونیاں آلاٹ کی ہیں۔ جن میں 22654 پلاٹس، 2827 مکانات اور 3981 فلیٹس ہیں۔

گوجرانوالہ سوشل سکیورٹی ہسپتال میں بیڈز، وارڈز خالی اسامیاں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6524: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ مد وار کتنا ہے کتنی رقم مل چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ اور عہدہ وار کتنی ہیں کتنی پر ہیں اور کتنی خالی کون کون سی ہیں؟

(د) اس میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت مع تجربہ اور ان کا فیلڈ بتائیں؟

(ہ) اس میں کتنے آپریشن تھیٹر اور کون کون سی مشینری ہے کون کون سی کب سے خراب ہے اس مشینری کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(و) کون کون سے آفیسران کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ 105 بیڈز اور 15 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کا 21-2020 کا ٹوٹل بجٹ (36,85,63,000) چھتیس کروڑ پچاسی لاکھ تریسٹھ ہزار روپے ہے جس میں سے (21,49,95,083) اکیس کروڑ انچاس لاکھ پچانوے ہزار تراسی روپے مل چکے ہیں۔ اور (15,35,67,917) پندرہ کروڑ پینتیس لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو سترہ روپے ابھی ملنے ہیں ہسپتال کے بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں منظور شدہ اسامیوں کی ٹوٹل تعداد، 326 اسامیوں پر سٹاف کام کر رہا ہے اور 59 اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ تعینات ڈاکٹرز کے نام مع تعلیمی قابلیت، تجربہ اور متعلقہ فیلڈ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں 03 آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں اور ہسپتال میں موجود مشینری اور مرمت پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانولہ میں صرف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس سرکاری گاڑی ہے۔

صوبہ میں لیبر انسپکشن پر پابندی اور انٹی ہراسمنٹ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

***6545: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ نے صوبہ بھر میں لیبر انسپیکشن پر پابندی لگائی ہوئی ہے اس کے باوجود صوبہ بھر میں لیبر انسپیکشن ہو رہی ہے۔اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) لاہور میں کتنی انڈسٹریز ہیں جہاں خواتین کام کرتی ہیں اور کیا ان انڈسٹریز میں انٹی ہراسٹمنٹ کی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں؟

(ج) لاہور میں کتنی انڈسٹریز جہاں خواتین کارکنان ہیں۔ان میں ہراسمنٹ پالیسی نمایاں جگہوں پر آویزاں کی گئی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ ضلع میں کس کس انڈسٹریز میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈے کیئر سنٹرز بنے ہوئے ہیں۔اور کتنی خواتین کارکنان کی EOBI میں رجسٹریشن کروائی گئی ہیں۔تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی خواتین کارکنان پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن (PESSI) سے رجسٹرڈ ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) (i) لیبر انسپیکشن پر کوئی پابندی نہ ہے تاہم لیبر انسپکشن کو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ online ٹرانسپیرنٹ سسٹم کے تحت کی جارہی ہے جس کی Real Time مانیٹرنگ ایک ڈیش بورڈ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ii) سپریم کورٹ آف پاکستان کے آرڈر، جو دی پنجاب اکوپیشنل ہیلتھ اینڈ سیفٹی ایکٹ 2019 پر عمل در آمد نہ ہوا تھا کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ سوشل سکیورٹی نے ورکرز کی فلاح وبہبود اور مندرجہ بالا قانون پر عمل درآمد کے لئے 2019 میں انسپکشن پالیسی واضع کی تھی جس میں 5٪ تک رینڈم انسپکشن کی ہدایات دی گئی تھی جس پر مختلف صنعتی اداروں نے اختلافات کا اظہار کیا تھا جس کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے موجودہ انسپکشن پالیسی میں تبدیلی کے حوالے سے اپنی سفارشات واضع کی ہیں جس میں جو صنعتی ادارے سیلف اسیسمنٹ سکیم کے تحت محکمہ کو کنٹری بیوشن جمع کروائے گئے ان کی 20٪ تک رینڈم انسپکشن کا طریقہ کار واضع کیا جارہا ہے جبکہ جو ادارے سیلف اسیسمنٹ سکیم کے تحت کنٹری بیوشن جمع نہیں کروارہے ان کی انسپکشن کا طریق کار

معمول کے مطابق رہے گا۔اس حوالے سے سوشل سکیورٹی کے تمام ڈائریکٹوریٹس کو ہدایات جاری کی جاچکی ہیں۔

(ب) لاہور میں 198 انڈسٹریز ہیں جہاں پر خواتین کارکنان کام کرتی ہیں۔اور 66 انڈسٹریز میں ہراسمنٹ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔

(ج) لاہور میں 198 انڈسٹریز ہیں جہاں پر خواتین کارکنان کام کرتی ہیں اور 74 انڈسٹریز میں ہراسمنٹ پالیسی نمایاں جگہوں پر آویزاں ہے۔

(د) گورنمنٹ کی طرف سے کسی انڈسٹری میں ڈے کیئر سینٹر نہیں بنایا گیا البتہ 40 انڈسٹریز میں جہاں خواتین کام کرتی ہیں انتظامیہ نے فیکٹری ایکٹ 1934 کی شک Q-33 کے تحت ڈے کیئر سینٹر بنائے ہوئے ہیں۔بقیہ سوال EOBI سے متعلقہ ہے۔

(ہ) اس ضلع میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے 05 ڈائریکٹوریٹس کام کر رہے ہیں جن میں خواتین کارکنان کی ٹوٹل تعداد 21,257 (اکیس ہزار دو سو ستاون) ہے جو کہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی سے رجسٹرڈ ہیں۔

بھٹہ مزدوروں کے سکول جانے والے بچوں کے وظیفہ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

*6551: **جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PSPA پروگرام کے تحت بھٹہ مزدوروں کے بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا اوران کے والدین کو فی بچہ ایک ہزار روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ وظیفہ بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے بھٹہ مزدوروں کے سکول جانے والے بچوں کی تعداد تیزی سے نیچے آگئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مندرجہ بالا صورت حال کا فوری نوٹس لے کر وظیفے بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بھٹہ مزدوروں کے بچے فوری سکول جانا شروع کر دیں؟

(د) کیا مکینیکل بھٹوں کے مزدوروں کے بچوں کو بھی یہ وظیفہ دیا جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے متعلق حکومت پنجاب نےUrban Unit سے سال 2016 میں ایک سروے کروایا تھا جس کے نتیجے میں سکول ایجوکیشن ڈیٹا کے تحت 91300 بچوں کو سکول داخل کرایا گیا تھا اور ان کے والدین کو خدمت کارڈ کے ذریعے وظیفہ کی رقم بھی دی گئی تھی۔ تاہم فنڈز کی کمی کے باعث اپریل 2018 سے وظیفہ کی ادائیگی PSPA نہیں کر رہی۔ جہاں تک سکول جانے والے بچوں کی تعداد میں کمی کا تعلق ہے سکول ایجوکیشن نے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو ایسی کوئی اطلاع نہیں کی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی بھی بھٹہ مزدور کے بچے کو یہ وظیفہ نہیں دیا جا رہا۔

گوجرانوالہ: ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکولز کے قیام، ملازمین اور مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***6557: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) گوجرانوالہ کب بنائے گئے تھے؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین، عہدہ مع گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ان ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول کی ہیں؟

(د) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل سکول وائز بتائیں؟

(ہ) ان سکولوں کو موجودہ مالی سال 21-2020 میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(و) ان سکولوں میں کون کون سی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی کب سے ہیں؟

(ز) ان سکولوں کے پاس پک اینڈ ڈراپ کے لئے ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) گوجرانوالہ کی تعمیر سال 1999 میں ہوئی تھی۔

(ب) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) گوجرانوالہ میں کل 139 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی سکول وار تفصیل عہدہ مع گریڈ درج ذیل ہے:

سکول کا نام ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ		سکول کا نام ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ		
ملازمین کی تعداد	گریڈ	عہدہ	ملازمین کی تعداد	گریڈ	عہدہ
01	18	پرنسپل	01	18	پرنسپل
01	17	وائس پرنسپل	01	17	وائس پرنسپل
08	17	ایس-ایس	09	17	ایس-ایس
01	17	اکاؤنٹنٹ	01	17	سپرنٹنڈنٹ
30	16	ایس-ایس-ٹی	23	16	ایس-ایس-ٹی
02	16	ایس-ایس-ٹی (آئی-ٹی)	02	16	ایس-ایس-ٹی (آئی-ٹی)
02	14	عربی ٹیچر	01	16	اکاؤنٹنٹ
06	14	ای-ایس-ٹی	01	14	عربی ٹیچر
01	14	پی-ٹی-آئی	06	14	ای-ایس-ٹی
01	11	لائبریری اسسٹنٹ	2	14	پی-ٹی-آئی
01	11	لیب اسسٹنٹ	01	11	اسسٹنٹ لائبریرین
02	11	جونیئر کلرک	01	11	لیب اسسٹنٹ
02	05	لیب اٹینڈنٹ	02	11	جونیئر کلرک
03	01	نائب قاصد	02	05	لیب اٹینڈنٹ
03	01	مالی	03	01	نائب قاصد
01	01	چوکیدار	03	01	مالی
02	01	آیا	02	01	چوکیدار
04	01	سویپر	03	01	آیا
			04	01	سویپر
71	کُل تعداد		68	کُل تعداد	
139	کُل تعداد (دونوں سکول)				

(ج) ان سکولوں میں کوئی مسنگ فسلیٹیز نہ ہیں۔

(د) مذکورہ ضلع میں ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) کے لئے مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول کا نام	مختص کردہ رقم برائے مالی سال 21-2020 (ملین)
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	93.73
2-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	111.117

(ہ) ان سکولوں کو موجودہ مالی سال 21-2020 میں فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- مفت کتب / کاپیاں
- مفت سٹیشنری
- مفت یونیفارم
- مفت ٹرانسپورٹ

(و) ان سکولوں میں خالی اسامیوں کی گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول کا نام	خالی اسامیوں کی تفصیل		
		اسامی کا نام	گریڈ	تعداد
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	ایس۔ایس	17	01
		ایس-ایس-ٹی	16	08
		عربی ٹیچر	14	01
		ای-ایس-ٹی	14	03
		کیئر ٹیکر	14	1
		اکاؤنٹس اسسٹنٹ	11	1

1	07	کیشئر	
1	09	سٹور کیپر	
1	01	چوکیدار	
	18	کل خالی اسامیاں کی تعداد	

نمبر شمار	سکول کا نام	خالی اسامیوں کی تفصیل		
		اسامی کا نام	گریڈ	تعداد
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ	ایس۔ایس	17	2
		سپرنٹنڈنٹ	17	1
		ایس-ایس-ٹی	16	3
		پی۔ٹی۔آئی	14	1
		کیئر ٹیکر	14	1
		اکاؤنٹس اسسٹنٹ	11	1
		سٹور کیپر	09	1
		چوکیدار	01	2
		آیا	01	1
	کل خالی اسامیاں کی تعداد		13	

(ز) ان سکولوں کے پاس 83 بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے موجود ہیں۔

سوشل سکیورٹی ادارے کا حکومت سے گرانٹ وصول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6583: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی حکومت سے گرانٹ وصول کرتا ہے؟

(ب) اگر یہ ادارہ حکومت سے گرانٹ وصول نہیں کرتا تو اپنے اخراجات کس طرح برداشت کرتا ہے؟

(ج) کیا اس ادارہ کا کوئی سالانہ بجٹ ہوتا ہے۔

(د) مالی سال 20-2019 میں پنجاب سوشل سکیورٹی نے کتنے اخراجات کئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی حکومت پنجاب سے کسی بھی قسم کی کوئی گرانٹ وصول نہیں کرتا ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کی آمدن کے مندرجہ ذیل دو بڑے ذرائع ہیں جس سے وہ اپنے اخراجات برداشت کرتا ہے:-

1۔ ہر ماہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی وصولی۔

2۔ فکس ڈیپازٹ سرمائے کا منافع۔

(ج) جی ہاں! پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس کا اپنا سالانہ بجٹ ہوتا ہے (جس کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) مالی سال 20-2019 میں پنجاب سوشل سکیورٹی نے مبلغ -/12,62,22,68,639 (بارہ ارب باسٹھ کروڑ بائیس لاکھ اڑسٹھ ہزار چھ سو انتالیس) روپے اخراجات کئے۔

صوبہ میں سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیوں کو پر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7010: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ہسپتالوں میں گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی کل تعداد 25 ہے جن میں سے 15 ریگولر ڈاکٹرز اور 03 ڈاکٹرز کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور 07 باقی اسامیوں کو Retainership Policy کے تحت عارضی طور پر پُر کیا گیا ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن نے ان 07 اسامیوں جن پر ریٹینی کام کر رہی ہیں ان کو پُر کرنے کے لئے مورخہ 22.04.2021 کو پبلک سروس کمیشن کو درخواست بھیجی ہے تاکہ جلد از جلد ان اسامیوں کو 'پر کیا جاسکے۔

(ج) جب بھی ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جائے گا تو ورک لوڈ کے مطابق اسامیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

پنجاب سوشل سکیورٹی کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7011: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی حکومت سے گرانٹ وصول کرتا ہے؟

(ب) اگر یہ ادارہ حکومت سے گرانٹ وصول نہیں کرتا تو اپنے اخراجات کس طرح برداشت کرتا ہے؟

(ج) کیا اس ادارہ کا کوئی سالانہ بجٹ ہوتا ہے؟

(د) مالی سال 20-2019 میں پنجاب سوشل سکیورٹی نے کتنے اخراجات کئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی نہیں۔ ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن حکومت سے کسی بھی قسم کی کوئی بھی گرانٹ وصول نہیں کرتا۔

(ب) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن اپنے ، سوشل سکیورٹی آرڈیننس مجریہ 1965 کے تحت رجسٹرڈ اداروں سے رجسٹرڈ ورکرز کی مد میں ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے اور ورکرز ، ان کے والدین، بیوی بچوں کو فری میڈیکل کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ اور اپنے جمع شدہ سرمائے کا منافع بھی آتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کا اپنا سالانہ بجٹ ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن نے مالی سال 20-2019 میں مبلغ-/Rs.12,622,268,639 (بارہ ارب باسٹھ کروڑ بائیس لاکھ اڑسٹھ ہزار چھ سو انتالیس روپے) کے اخراجات کئے۔

اوکاڑہ: محکمہ محنت وانسانی وسائل کی آمدن واخراجات نیز ملازمین وگاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7044: جناب منیب الحق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ محنت وانسانی وسائل اوکاڑہ کی سال 19-20، 2018-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں آمدن کس کس فیس ٹیکس اور ذرائع سے ہوئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کی سال 19-20، 2018-2019 اور 21-2020 کی کارکردگی بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور یہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 19-20، 2018-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے درج ذیل ضلعی دفاتر کام کر رہے ہیں:

(i) پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی سب آفس اوکاڑہ

(ii) ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر کا ضلعی دفتر اوکاڑہ

محکمہ محنت وانسانی وسائل اوکاڑہ میں پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی کے سب آفس، کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اور04ڈسپنسریوں کے سال 19-2018، 20-2019 اور21-2020 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی، سب آفس اوکاڑہ:

نمبر شمار	سال	کنٹری بیوشن کی مد میں آمدن	اخراجات
1۔	2018-19	86747000/-روپے	13406194/-روپے
2۔	2019-20	84899389/-روپے	15008253/-روپے
3۔	2020-21(مارچ2021تک)	68088018/-روپے	14631185/-روپے

2۔ کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ:

کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ کی مندرجہ بالا سالوں میں کوئی آمدن نہ ہے پیسی ہیڈ آفس کی طرف سے مہیا کردہ فنڈز سے اخراجات کرتے ہیں جبکہ ہسپتال ہذا کے سالانہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مندرجات	2018-19	2019-20	2020-21
سالانہ بجٹ	89752000	120278000	127662000
اخراجات	88552852	105178024	108194649

3۔ محکمہ پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ضلع اوکاڑہ میں ڈسپنسریوں کے آمدن اور اخراجات کی تفصیل:

محکمہ پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ضلع اوکاڑہ میں چار ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی سالانہ کوئی آمدن نہ ہے۔ پیسی ہیڈ آفس کی طرف سے مہیا کردہ فنڈز سے اخراجات کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام میڈیکل سنٹرز	سال19-2018کے اخراجات	سال20-2019کے اخراجات	سال21-2020کے اخراجات
1۔	رینالہ خورد	5005701	6937397	8022195
2۔	بابافرید شوگر ملز	3300806	4161853	3934001

3۔	عبداللہ شوگر ملز	5619670	6356919	5775804
4۔	دیپالپور	1821455	2074071	1912757

(ii)ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر کا ضلعی دفتر اوکاڑہ کسی قسم کا ٹیکس، فیس یا ریونیو اکٹھا نہیں کرتا لہٰذا ضلعی دفتر اوکاڑہ کو سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کسی ذریعہ سے کسی قسم کی کوئی آمدن نہ ہوئی ہے۔ اخراجات کی مد میں پنجاب حکومت محکمہ کو بجٹ (Budget) مہیا کرتی ہے۔ جس سے دفتر ھذا کے اخراجات پورے کرنے کے ساتھ ساتھ ملازمین کی تنخواہیں بھی ادا کی جاتی ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	برائے سال	اخراجات بابت تنخواہ ملازمین	متفرق اخراجات دفتر
1۔	2018-19	44,90,195روپے	2,46,385روپے
2۔	2019-20	44,72,244روپے	1,98,417روپے
3۔	2020-21	42,55,317روپے	92,641روپے

(ب) محکمہ پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی کے ضلع میں کل 159 ملازمین ہیں جن میں 16 ملازمین سوشل سکیورٹی سب آفس اوکاڑہ، 121 ملازمین کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اور 22 ملازمین محکمہ ہذا کی 04 ڈسپنسریوں میں کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر کے ضلعی دفتر اوکاڑہ میں (9) ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) i) محکمہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام چلنے والے سب آفس اوکاڑہ، کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اور 04 ڈسپنسریوں کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی کارکردگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر کے ضلعی دفتر اوکاڑہ اور سوشل سکیورٹی سب آفس میں کوئی سرکاری گاڑی نہ ہے۔ جبکہ کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں 02 ایمبولینس ہیں اور 03 ایمبولینس سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں میں موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں 02 ایمبولینس کی تفصیل:

نمبر شمار	ایمبولینس	ماڈل / میکر
1۔	OKJ-1002	2010 ٹویوٹا ہائی-ایس
2۔	OKJ-12	2016 ٹویوٹا ہائی-ایس

سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں 03 ایمبولینس کی تفصیل:

نمبر شمار	نام ڈسپنسری	ایمبولینس نمبر	ماڈل / میکر
1	رینالاخورد	LES-2207	2016 ٹویوٹا ہائی-ایس
2	بابا فرید شوگر ملز	LXX-5083	2000 سوزوکی بولان
3	عبداللہ شوگر ملز	LXX-6022	2000 سوزوکی بولان

(ہ) اس ضلع میں سوشل سکیورٹی سب آفس اوکاڑہ میں ایک گاڑی موجود ہے جو کہ Rationalization Order نمبر 1393 بتاریخ 06.05.2021 کو ملی ہے جس کا نمبر ایل۔او۔کیو۔7613 سوزوکی بولان ہے اور اس کا ماڈل 1992 ہے۔ جبکہ کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں 02 ایمبولینس ہیں اور 03 ایمبولینس سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں میں موجود ہیں۔ان کے اخراجات برائے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں 02 ایمبولینس کے اخراجات کی تفصیل:

ہیڈ بجٹ	2018-19	2019-20	(July 2020 to April 2021)
پیٹرول و موبائل آئل برائے ایمبولینس	621438	675105	502841 (OKJ-1002&12)
پیٹرول برائے سرکاری آفیسر	117140	121328	130712 (LED 5014)
اخراجات مرمت و دیکھ بھال برائے ایمبولینس	91469	99926	89926
ہسپتال کے متفرق اخراجات	88796630	105051358	85766583

2۔سوشل سکیورٹی ڈسپنسریز اوکاڑہ میں 03 ایمبولینس کے اخراجات کی تفصیل:

نام سنٹر	ایمبولینس نمبر	خرچہ 19-2018	خرچہ 20-2019	خرچہ 21-2020

ریناله خورد	LES-2207	61824	49068	48720
بابا فرید شوگر ملز	LXX-5083	51804	49068	39750
عبداللہ شوگر ملز	LXX-6022	61824	49068	54868

ساہیوال: پیسی کے زیر انتظام ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7156: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن (PESSI) کے زیر انتظام ساہیوال میں ایک ہسپتال ورکرز کو بہترین طبی سہولیات فراہم کر رہا تھا جس کو Re - Designate کر کے ڈسپنسری بنا دیا گیا اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں پر ساہیوال، پاکپتن اور اوکاڑہ اضلاع کے ورکرز ہسپتال میں طبی سہولیات سے مستفید ہوتے تھے محکمہ کے اس امر سے ہزاروں ورکرز کا استحصال ہوا ہے۔ اور صحت جیسی بنیادی ضرورت سے ان کو محروم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک ورکرز اور ڈویژن ہیڈ کوارٹر کو مد نظر رکھتے ہوئے اس لیبر ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا اور مزید سہولیات ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف فراہم کیا جائے گا نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کو Re-Designate کر کے سوشل سکیورٹی منی ہسپتال بنا دیا گیا ہے اور یہ بات درست نہ ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور اس سوشل سکیورٹی منی ہسپتال میں ورکرز کو تمام طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ب) ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں سوشل سکیورٹی منی ہسپتال موجود ہے جس میں ورکرز کے لئے مندرجہ ذیل میڈیکل کی سہولیات میسر ہیں:

1۔ جنرل او۔پی۔ڈی،

2۔ گائنی او۔پی۔ڈی،

3۔ ایمرجنسی سنٹر،

4۔ لیبارٹری،

5۔ الٹراساؤنڈ اور ای۔سی۔جی،

6۔ ایمبولینس کی سہولت۔

اور اس کے علاوہ اوکاڑہ میں کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال بھی موجود ہے جو کہ 50 بیڈز پر مشتمل ہسپتال ہے جس میں ورکرز کے لئے تمام تر طبی سہولیات دستیاب ہیں لہٰذا اوکاڑہ اور ساہیوال کے ورکرز کا صحت سے منسلک کسی بھی قسم کا کوئی استحصال نہ ہوا ہے۔

(ج) گورننگ باڈی کی 151 میٹنگ منعقدہ 18.06.2021 میں سوشل سکیورٹی منی ہسپتال ساہیوال کو 25 بیڈز کا ہسپتال بنانے کی منظوری دے دی گئی ہے اور اس پر ورکنگ شروع ہو چکی ہے۔ جلد ہی منی ہسپتال کو 25 بیڈ کا ہسپتال بنانے کے آرڈر جاری ہو جائیں گے۔ جس سے ورکرز کو مزید طبی سہولیات بھی میسر ہو جائیں گی۔

اوکاڑہ: کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال کے قیام، رقبہ بجٹ، خالی اسامیوں اور مسنگ فیسلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***7452: جناب منیب الحق:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور یہ کہاں کب قائم کیا گیا تھا اس کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس ہسپتال کا مالی سال 22-2021 کا بجٹ کتنا ہے مدوائز بتائیں؟

(ج) اس میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کس کس عہدہ گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس اسامیوں کو پر کرنے اور اس ہسپتال کی مسنگ فیسلیٹیز کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ 50 بیڈز پر مشتمل ہے اس کا رقبہ 17 کنال ہے اور یہ 2009 میں علامہ اقبال روڈ نزد ریلوے اسٹیشن، اوکاڑہ میں بنایا گیا تھا۔

(ب) کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ کے مالی سال22-2021 کے بجٹ کی ہیڈ وائز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال اوکاڑہ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی 23 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے محکمہ محنت نے سیکرٹری پنجاب پبلک سروس کمیشن کو مورخہ 21.09.2021 کو لیٹر لکھ دیا ہے۔ جو کہ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ اسی طرح مسنگ فسیلیٹیز کو پورا کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا جس میں ترمیم کر کے ایک کوریجنڈم مورخہ 24.08.2021 کو روزنامہ نوائے وقت میں شائع کیا گیا ہے جو کہ ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین محکمہ محنت کے دفاتر، ملازمین، سکول، ڈسپنسریوں اور رجسٹرڈ کارکنوں سے متعلقہ تفصیلات

***7462: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد بتائیں؟

(د) رجسٹرڈ کارکنوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(ہ) اس محکمہ کے تحت کیا اس ضلع میں کوئی سکول، ڈسپنسری وہاسٹل اور لیبر کالونی موجود ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ محنت کا ایک دفتر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس ڈپٹی کمشنر آفس میں واقع ہے اس میں چار ملازمین ہیں جبکہ سوشل سکیورٹی کا ایک سب آفس کام کر رہا ہے جو کہ شاہ تاج شوگر ملز کے نزدیک واقع ہے اور اس کے علاوہ سوشل سکیورٹی کی 03 ڈسپنسریاں بھی کام کر رہی ہیں۔ ان ڈسپنسریوں اور سب آفس میں 24 ملازم تعینات ہیں۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول نہ ہے۔ جبکہ ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت 03ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے؛

(1) سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، منڈی بہاؤالدین

(2) سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر پھالیہ

(3) سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، کٹھیالہ شیخاں، ملکوال۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں اس وقت ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 3,039 ہے

(د) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ رجسٹرڈ کارکنوں کو ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ، ٹیلنٹ سکالر شپ وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کرتا ہے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی نہ صرف مزدور کو بلکہ ان کے لواحقین کو طبی فوائد کے ساتھ ساتھ مالی فوائد بھی فراہم کر رہا ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول، لیبر کالونی اور ہسپتال نہ ہے جبکہ محکمہ سوشل سکیورٹی کے تحت 03عدد ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں:۔

(1) سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، منڈی بہاؤالدین

(2) سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر پھالیہ

(3) سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر، کٹھیالہ شیخاں، ملکوال واقع ہیں۔

منڈی بہاؤالدین کی حدود میں فیکٹریوں کارخانوں اوران میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7464: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) منڈی بہاؤالدین کی حدود میں کتنی فیکٹریاں اورکارخانے ہیں ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں وکارخانوں اور فیکٹریوں کی آخری انسپکشن کب ہوئی انسپکشن کا طریق کار بتائیں؟

(ج) ان فیکٹریوں و کارخانوں اور اداروں کو صحیح معلومات فراہم نہ کرنے پر کیا کیا کارروائی کی گئی تفصیل مع سزا اور جرمانہ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) تاحال محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت منڈی بہاؤالدین میں 332 فیکٹریاں اور کارخانے رجسٹرڈ ہیں جن میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 3039 ہے۔

(ب) (i) دوران سال 40 کارخانوں اور فیکٹریوں کی انسپکشن کی گئی جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت جن کارکنان کی ماہانہ تنخواہ 20 ہزار روپے سے لے کر 22 ہزار روپے تک ہوتی ہے ان کو رجسٹر کیا جاتا ہے۔ دوران معائنہ کار مہیا کردہ کارکنان کی تعداد میں فرق محسوس کرنے پر آفیسر مجاز کارخانہ / فیکٹری سے ریکارڈ طلب کیا جاتا ہے تاکہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں جمع ہونے والی رقم کے صحیح ہونے کا تعین کیا جا سکے۔ اور اگر متعلقہ آجر صحیح ریکارڈ مہیا کرنے میں ناکام ہو تو ادارہ ہذا خود سے کنٹری بیوشن کی تشخیص کر کے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ دوران سال 40 کارخانوں / فیکٹریز کی انسپیکشن کی گئی جس میں سے 28 کارخانوں کو دوران ماہ جولائی 2021 میں نوٹس جاری کئے گئے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) دیگر لیبر قوانین کے نفاذ کی خاطر تمام فیکٹریوں، اداروں اور کارخانوں کی سال میں ایک دفعہ انسپکشن کرنا لازمی ہے جبکہ ماہ جولائی 2021 میں 14 فیکٹریوں کی آن لائن انسپکشن Labour Inspection Management System (LIMS) Portal پر کی گئی۔

(ج) دورانِ معائنہ فیلڈ آفیسران اگر کسی ادارے میں کام کرنے والے کارکنان کی تعداد میں فرق پائیں تو متعلقہ فیکٹری یا کارخانے کو ریکارڈ مہیا کرنے کا کہا جاتا ہے اور اگر وہ فیکٹری یا کارخانہ ریکارڈ مہیا کرنے سے انکاری ہو تو اُن کے خلاف سوشل سکیورٹی آرڈیننس، 1965 کے تحت چالان کر کے بعد الت ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بھیجے جاتے ہیں۔ جو کہ سول جج صاحب سنتے ہیں۔ دوران سال منڈی بہاؤالدین میں 20 کارخانوں

اور فیکٹریوں کے چالان کئے گئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ 10، نادہندگان کے خلاف لینڈ ریونیو ایکٹ 1967ء کے تحت دورانِ ماہ جولائی 2021 میں جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر / ڈپٹی کمشنر، منڈی بہاؤالدین کو ان نادہندگان کے بقایاجات کو لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت بقایاجات ڈکلیئر کروانے کی درخواست کی ہے تاکہ بقایاجات کی وصولی کو ممکن بنایا جاسکے تفصیل ساتھ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) محکمہ محنت فیکٹریوں وکارخانوں اور اداروں کی انسپکشن کے دوران لیبر قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے جانے والے مالکان کے خلاف متعلقہ قانون دفعات کے تحت چالان مرتب کر کے ضلع کے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں جمع کرواتا ہے۔ ماہ جولائی 2021 میں لیبر قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے مالکان کے خلاف 35 چالان عدالت میں جمع کروائے گئے۔

سرگودھا: رجسٹرڈ کارخانوں اور فیکٹریوں کی تعداد اوران سے محاصل سے متعلقہ تفصیلات

*7473: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے محکمہ سے رجسٹرڈ ہیں ان فیکٹریوں وکارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جاتا ہے مکمل تفصیل یکم ستمبر 2019 سے تاحال فراہم فرمائیں؟

(ب) ضلع سرگودھا میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات جاری کئے گئے ہیں اور خلاف ورزی پر کتنے کیس رپورٹ ہوئے نیز ان کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) ضلع سرگودھا کی فیکٹریوں اورکارخانوں میں کام کرنے والوں کو بروقت اور پوری تنخواہ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں کیا حکومت مزدور کی مزدوری دلوانے کے لئے مزید قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع سرگودھا میں سوشل سکیورٹی کے تحت 1064 فیکٹریاں اور کارخانے رجسٹرڈ ہیں ان میں 326 فیکٹریاں اور کارخانے باقاعدگی سے ہر ماہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن جمع کروا رہے ہیں جبکہ 738 فیکٹریاں اور کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ یکم ستمبر 2019 سے تاحال محکمہ نے ان 326 فیکٹریوں اور کارخانوں سے حاصل شدہ کنٹری بیوشن -/13,33,33,550 (تیرہ کروڑ تینتیس لاکھ تینتیس ہزار پانچ سو پچاس) روپے ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت ملازمین کی کم از کم اجرت کا نوٹیفکیشن جاری کرتی ہے۔ جو کہ بذریعہ نوٹسز اور فیلڈ افسران کی وساطت سے مشتہر ہوتا ہے۔ اور عمل درآمد نہ کرنے والے آجران / مالکان کے خلاف چالان مرتب کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ کو مرسل ہوتے ہیں جو کہ ان پر جرمانہ کرتا ہے۔ یکم ستمبر 2019 سے تاحال ضلعی دفتر لیبر ویلفیئر سرگودھا نے 832 معائنہ جات کئے۔ 586 خلاف ورزیاں پائی گئیں جس کی بابت چالان عدالت میں دیے گئے۔ اس ضمن میں عدالت نے 175 چالان کے فیصلے کئے اور مبلغ -/1,21,300 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ج) محکمہ لیبر ویلفیئر ملازمین کی تنخواہ کی بروقت ادائیگی کے لئے کوشاں ہے۔ تنخواہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں ضلعی دفاتر میں اتھارٹی برائے ادائیگی اجرت کی عدالتیں قائم کی گئی ہیں جو کہ اجرت کے کلیم پر فیصلے صادر کرتی ہیں اور ملازمین کو تنخواہ دلواتی ہے۔ مزدور کی تنخواہ کی ادائیگی کے لئے دو مفصل قوانین Payment of Wages Act, 1936 اور Punjab Minimum Wages Act, 2019 نافذ العمل ہیں اور اس بارے میں مزید کوئی قانون سازی زیر غور نہ ہے۔

ضلع سرگودھا میں محکمہ محنت کے زیر انتظام چلنے والے سکولز، کالجز اور انکی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

***7474: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(د) ان کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) سال 20-2019 میں ان بلڈنگ پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی اور سال 21-2020 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(و) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ محنت کے زیر انتظام 02 ورکرز ویلفیئر سکولز چل رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام و پتا
1۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (بوائز)، چک نمبر A/23، ایس بی، نزد دربار شہیداں، بھاگٹانوالہ
2۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (گرلز)، چک نمبر A/23، ایس بی، نزد دربار شہیداں، بھاگٹانوالہ

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے تحت چلنے والے 02 ورکرز ویلفیئر سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سکول کا نام	نام خالی اسامی	گریڈ	کل تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (بوائز)، بھاگٹانوالہ	ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	1
2۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (گرلز)، بھاگٹانوالہ	اس ایس ٹی	16	1

(ج) ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سکول کا نام	بچوں کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (بوائز)، بھاگٹانوالہ	232
2	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول (گرلز)، بھاگٹانوالہ	253

(د) ان سکولوں کی بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ہ) سال 20-2019 میں ان بلڈنگ پر خرچ کی جانے والی رقم اور سال 21-2020 میں مختص کردہ رقم کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	سکول کا نام	سال 20-2019 میں خرچ کی گئی رقم (روپے)	سال 21-2020 میں مختص کردہ رقم (روپے)
1	ورکرز ویلفیئر سکول بھاگٹانوالہ (بوائز)	451,315/-	662,000/-
2	ورکرز ویلفیئر سکول بھاگٹانوالہ (گرلز)	451,315/-	662,000/-

(و) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

صوبہ بھر میں کام کرنے والے مزدوروں اور صنعتی ورکرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7548: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

موجودہ حکومت کی جانب سے مزدوروں اور صنعتی ورکرز کی فلاح وبہبود اوران کے لئے کام کرنے کے معاہدوں میں بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں نیز اس وقت صوبے بھر میں کام کرنے والے مزدوراور صنعتی ورکرز کی کل تعداد کتنی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(i) محکمہ محنت و انسانی وسائل کے تحت ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر کے زیر انتظام پنجاب بھر میں ضلعی سطح پر دفاتر قائم ہیں جن کا بنیادی مقصد لیبر قوانین کا نفاذ ہے جس سے کمرشل و صنعتی ورکرز کو ان کے دیے گئے حقوق کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ ھذا میں کمرشل اور صنعتی اداروں میں لیبر یونین کی رجسٹریشن کی جاتی ہے جس سے ورکر اور مالک کے مابین خوشگوار صنعتی تعلقات کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ صنعتی پیداوار میں بہتری آسکے۔ ایک ہی ادارے میں رجسٹرڈ لیبر یونینز کے مابین الیکشن کروائے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں کامیاب یونین کو CBA اجتماعی سوداکاری ایجنٹ کا سرٹیفکیٹ محکمہ ھذا سے جاری کیا جاتا ہے یہ CBA ادارے میں موجود تمام ورکرز کے نمائندہ کے طور پر مالکان

کے ساتھ مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کے کام کے حالات کار کی بہتری کے لئے معاہدے کرتی ہے جس پر عمل درآمد کرنا مزدوروں اور مالکان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔معاہدہ پر کسی قسم کے تنازعہ کی صورت میں محکمہ ہٰذا مفاہمت کار کا کردار ادا کرتا ہے اور حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ صنعتی امن کو برقرار رکھا جائے اور معاہدے پر افہام و تفہیم سے عمل کرایا جائے۔

(ii)موجودہ حکومت کی جانب سے صنعتی کارکنان اور کان کنان کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ محنت وانسانی وسائل،پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کی جانب سے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کر رہاہے:

1۔تعلیمی سہولیات:

03نئے ورکرز ویلفیئر سکول تعمیر کئے جا چکے ہیں۔تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول کا نام
1۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول بوائز،لیبر کمپلیکس،ملتان
2۔	ورکرز ویلفیئر سکینڈری سکول گرلز،لیبر کمپلیکس،ملتان
3۔	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول،لیبر کالونی شیر بنگال،شیخوپورہ

مزید بر آں یہ کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے زیر انتظام پنجاب کے 20 اضلاع میں 68 ورکرز ویلفیئر سکولز ہیں۔ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ،کاپیاں،کتابیں،یونیفارم اور سٹیشنری فراہم کی جارہی ہیں۔

2۔ویلفیئر گرانٹس:

وظائف:

پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ، محکمہ محنت و انسانی وسائل حکومت پنجاب صوبہ بھر کے رجسٹرڈ صنعتی کارکنان اور کان کنان اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف درج ذیل شرح سے فراہم کرتا ہے۔

کیٹیگری-I	انٹر میڈیٹ لیول کے لئے	3500روپے ماہوار

کیٹیگری-II	گریجوایشن لیول کے لئے	4500روپے ماہوار
کیٹیگری-III	ماسٹر لیول کے لئے	5500روپے ماہوار

اس کے علاوہ طلباء کو دیگر اخراجات) ایڈمشن فیس،ٹیوشن فیس،ٹرانسپورٹ چارجز،ہوسٹل / میس چارجز،رجسٹریشن فیس،امتحانی فیس،لائبریری فیس،لیب فیس کمپیوٹر فیس وغیرہ بھی ادا کئے گئے۔ جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔

میرج گرانٹ:

صنعتی کارکنان اور کان کنان کی بچیوں کی شادی کے لئے میرج گرانٹ کی مد میں دو لاکھ روپے دیئے جاتے ہیں۔

ڈیتھ گرانٹ:

ایسے صنعتی کارکنان اور کان کنان جو دوران ڈیوٹی فوت ہو جاتے ہیں ان کے لواحقین کو ڈیتھ گرانٹ کی مد میں چھ لاکھ روپے ادا کئے جاتے ہیں۔

3۔رہائشی سہولیات:

شعبہ تعمیرات:

موجودہ دور حکومت میں مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے لیبر ہاؤسنگ کالونی ملتان مکمل کی گئی جس میں 992 فلیٹس سکول برائے طلبا وطالبات ، کمیونٹی ہال، مسجد ، پارک اور انفراسٹرکچر شامل ہے یہ فلیٹس صنعتی کارکنان کو الاٹ کئے گئے تھے۔اور قبضہ بھی دیا جا چکا ہے۔اس کے علاوہ لیبر کالونی متصل سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں 720 فلیٹس، سکول برائے طلباوطالبات، کمیونٹی ہال، پارک اور روڈ نیٹ ورک تعمیر کئے جارہے ہیں۔

شعبہ الاٹمنٹ:

حکومت پنجاب نے ورکرز ویلفیئر فنڈ ہاؤسنگ الاٹمنٹ پالیسی 2021مورخہ 02.07.2021 منظور کی ہے۔پالیسی کا مقصد صوبہ کے صنعتی کارکنان کو لیبر کالونیوں میں رہائشی سہولیات(پلاٹس۔مکان۔فلیٹس) فراہم کرنا ہے۔

(iii) محکمہ محنت کے ذیلی ادارے سوشل سکیورٹی کے تحت اس وقت صوبے بھر میں کام کرنے والے رجسٹرڈ مزدوروں اور صنعتی ورکرز کی کل تعداد -/11,82,232 (گیارہ لاکھ بیاسی ہزار دو سو بتیس) ہے اور محکمہ سوشل سکیورٹی ان اور ان سے وابستہ لواحقین کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے دن رات کوشاں ہے دورِ حاضر میں جدت کو اپناتے ہوئے محکمہ سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن مزدوروں اور ان کے لواحقین کو ان کے گھر کی دہلیز پر مالی فوائد مہیا کرنے کے لئے آن لائن درخواست کی وصولی کا انتظام کیا جا چکا ہے (ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید برآں سمارٹ مزدور کارڈ کے اجراء کے لئے بھی قدم اٹھایا جا چکا ہے (ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ محکمہ کی طرف سے مزدوروں اور ان کے لواحقین کو طبی اور مالی فوائد کی فراہمی کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے دفاتر، سکولز اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

***7568: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول اور ہسپتال وڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں/کارخانوں/اداروں سے رجسٹرڈ کارکن کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے اور اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ محنت کا ایک ضلعی دفتر ڈائریکٹریٹ آف لیبر ویلفیئر کے تحت کام کر رہا ہے۔ جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت تین سکول قائم ہیں اور پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کے زیر انتظام 01 سب آفس اور 02 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ ضلعی دفتر لیبر ویلفیئر نزد سٹی پولیس سٹیشن، پیر ہر ادربار، جہلم

2۔ ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول، پرانی سوشل سکیورٹی ہسپتال بلڈنگ، جی ٹی روڈ، راٹھیاں، جہلم

3۔ ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(گرلز) (مارننگ شفٹ)، ڈنڈوت سیمنٹ کمپنی، ڈنڈوت ریلوے سٹیشن، جہلم

4۔ ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(بوائز) (ایوننگ شفٹ)، ڈنڈوت سیمنٹ کمپنی، ڈنڈوت ریلوے سٹیشن، جہلم

5۔ سوشل سکیورٹی سب آفس، جی ٹی روڈ، راٹھیاں، جہلم

6۔ سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، جی ٹی روڈ، راٹھیاں، جہلم

7۔ سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، نزد سول ہسپتال، کھیوڑہ، جہلم

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	بجٹ 19-2018	بجٹ 20-2019	بجٹ 21-2020
1۔	ضلعی دفتر ڈائریکٹریٹ آف لیبر ویلفیئر	25,33,133	32,13,000	63,97,000
2۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول، جہلم	1,29,40,000	1,54,40,000	2,04,80,000
3۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(گرلز) (مارننگ شفٹ)، ڈنڈوت، جہلم	3,39,00,000	2,77,80,000	3,67,40,000
4۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول(بوائز) (ایوننگ شفٹ)، ڈنڈوت، جہلم	76,60,000	96,70,000	1,00,80,000
5۔	سوشل سکیورٹی سب آفس، جہلم	23,82,936	13,32,880	19,47,548

6۔	متعلقہ میڈیکل سنٹر/ڈسپنسری	31,30,691	22,65,662	29,46,441

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت 1,076 رجسٹرڈ فیکٹریاں، کارخانے اور ادارے ہیں جن میں سے 730 ادارے چل رہے ہیں اور ان میں سے 300 ادارے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی ادائیگی ماہانہ بنیادوں پر باقاعدگی سے کر رہے ہیں جو کہ مبلغ -/62,33,157 (باسٹھ لاکھ تینتیس ہزار ایک سو ستاون روپے) ہے جبکہ -/7,47,97,884 (سات کروڑ سینتالیس لاکھ ستانوے ہزار آٹھ سو چوراسی روپے) سالانہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فرمائیں جبکہ ضلع جہلم میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد 5,241 ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت اور اس کے ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیاں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ	کل منظور شدہ اسامیاں	کام کرنے والے ملازمین کی تعداد	خالی اسامیوں کی تعداد
1۔	ضلعی دفتر لیبر ویلفیئر	10	05	05
2۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول، جہلم	47	22	25
3۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز) (مارننگ شفٹ)، ڈنڈوت، جہلم	42	35	07
4۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز) (ایوننگ شفٹ)، ڈنڈوت، جہلم	40	13	27
5۔	سوشل سکیورٹی سب آفس، جہلم	18	14	04
6۔	متعلقہ میڈیکل سینٹر/ ڈسپنسری	27	22	05

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت تاحال کسی منصوبہ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

شیخوپورہ محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال ،ڈسپنسریاں اور سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7714: جناب محمود الحق:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے ہسپتال،ڈسپنسریاں اور سکول کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے ملازمین کی تعداد مع گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا سے کتنے فیکٹری کارکن رجسٹرڈ ہیں یہ کس کس ادارہ کے ملازمین ہیں ان کی تفصیل ادارہ وائز بتائیں؟

(د) مانانوالہ کی حدود میں کتنے سکول،ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں ان میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ہ) ان تحصیل میں محکمہ مزید کیا کیا منصوبہ جات صنعتی کارکنوں کے لئے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ایک ہسپتال اور 15 ڈسپنسریاں ہیں جبکہ ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت 08 ورکرز ویلفیئر سکول قائم ہیں جن کی تفصیل بالترتیب ضمیمہ (الف) اور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر کے دو ذیلی دفاتر قائم ہیں جن میں ملازمین کی تعداد 24 ہے۔ جبکہ ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ہسپتال، ڈسپنسریاں اور ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی میں ملازمین کی تعداد 299 ہے اور پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت ورکرز ویلفیئر سکول میں ملازمین کی تعداد 366 ہے۔ جن کی تفصیل مع گریڈ بالترتیب ضمیمہ (ج)، ضمیمہ (د) اور ضمیمہ (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام 02 ڈائریکٹوریٹ کے تحت 93,376 (ترانوے ہزار تین سو چھہتر) فیکٹری کارکن رجسٹرڈ ہیں۔ جن کی ادارہ وائز تفصیل بالترتیب ضمیمہ (س) اور ضمیمہ (ش) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مانانوالہ کی حدود میں محکمہ محنت کے تحت کوئی سکول، ڈسپنسری اور ہسپتال نہ ہے۔

(ہ) مانانوالہ کی حدود میں فی الوقت محکمہ محنت کے تحت صنعتی کارکنوں کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

چنیوٹ سوشل سکیورٹی کے ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7826: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے ضلع چنیوٹ میں مختلف کارخانوں میں مزدور کام کر رہے ہیں اور اربوں روپے کا سامان تیار ہوتا ہے جس سے کروڑوں روپے حکومت کے ریونیو میں سالانہ طور پر اضافہ کرتے ہیں؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں کل کتنے قسم کے یونٹس کام کر رہے ہیں اور کل مزدوروں کی تعداد کیا ہے میل کتنے ورکرز ہیں اور فی میل کتنے ورکرز ہیں ان مزدوروں کے علاج معالجہ اور سہولیات کے لئے سالانہ کتنے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؟

(ج) ضلع چنیوٹ میں سوشل سکیورٹی کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں ہر مہینے میں کتنے مزدوران سے مستفید ہو رہے ہیں آیا فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کے لئے کوئی لیبر کالونی بھی تعمیر کی گئی ہے نہیں تو کیا حکومت ضلع چنیوٹ میں لیبر کالونی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسکے لئے فنڈز بھی مختص کرنا چاہتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اس ضلع چنیوٹ میں مختلف کارخانوں میں اربوں روپے کا سامان تیار ہوتا ہے اس کا تعلق محکمہ سوشل سکیورٹی سے نہ ہے جبکہ اس ضلع سے محکمہ سوشل سکیورٹی کے تحت 5,592 (پانچ ہزار پانچ سو بانوے) ورکرز رجسٹرڈ ہیں جن کا سالانہ کنٹری بیوشن مبلغ-

/7,14,52,077 (سات کروڑ، چودہ لاکھ ، باون ہزار اور ستتر روپے)وصول کیا جاتاہے اور اس کنٹری بیوشن کے عوض رجسٹرڈ ورکرز اور ان کے اہلخانہ کو طبی و مالی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں مختلف قسم کے کل 241 یونٹس محکمہ سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ جن میں شوگرز ملز، ٹیکسٹائل ملز، فرنیچر، بھٹہ جات، فونڈری، سکول اور دیگر صنعتی و تجارتی ادارہ جات شامل ہیں۔ ان میں ٹوٹل -/5,592 رجسٹرڈ ورکرز کام کرتے ہیں۔ جن میں 37 فی میل اور 5,555 میل ورکرز شامل ہیں۔ ان مزدوروں کے علاج معالجہ کے لئے سالانہ مبلغ -/1,20,71,740 (ایک کروڑ بیس لاکھ اکہتر ہزار سات سو چالیس روپے) کے فنڈ مختص ہیں۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ سوشل سکیورٹی کا کوئی ہسپتال نہ ہے جبکہ 04 ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کی تفصیل بمع تعداد ماہانہ مستفید ہونے والے مزدوران درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈسپنسری کا نام	پتا	اوسط ماہانہ بنیاد پر مستفید ہونے والے مزدوران
1۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری چنیوٹ۔	محلہ عزیز آباد چنیوٹ۔	873
2۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری رمضان شوگر ملز بھوآنہ	میسرز رمضان شوگر ملز بھوآنہ۔	1454
3۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سفینہ شوگر ملز لالیاں	میسرز سفینہ شوگر ملز لالیاں۔	1297
4۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر چنیوٹ	چنیوٹ روڈ بلقابل شمس ٹیکسٹائل ملز۔	457
		ماہانہ اوسط تعداد۔	4081

ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہذا نے کوئی لیبر کالونی نہ بنائی ہے۔ لیکن اگر کسی صنعتی تنظیم کی طرف سے ضلع مذکورہ کے صنعتی علاقہ میں لیبر کالونی کے قیام کے حوالے سے کوئی تجاویز موصول ہوتی ہیں تو متعلقہ ضلع میں ورکرز کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے تجاویز کو متعلقہ فورمز پر غور و بحث کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

چنیوٹ: فیکٹری مزدوروں کے بچوں کے لئے علیٰحدہ سکولز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*7827: **جناب محمد الیاس:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں مختلف صنعتوں کے کارخانے ہیں اور مزدور دور دراز علاقوں سے ان کارخانوں میں کام کرنے کے لئے روزانہ سفر کرتے ہیں کیا حکومت نے فیکٹری مالکان کو پابند کیا ہوا ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کو گھروں سے لانے اور لیجانے کے لئے کونیس مہیا کریں؟

(ب) فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کے بچوں کے لئے حکومت نے علیٰحدہ سکولز بنائے ہیں اگر نہیں تو حکومت ان بچوں کے لئے الگ سکول اس ضلع میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر چنیوٹ نے ضلع چنیوٹ کی تمام فیکٹریز کا معائنہ کیا ہے زیادہ تر فیکٹریوں میں ورکرز کی رہائشی کالونیاں موجود ہیں اور ان کے زیادہ تر ورکرز ان کالونیوں میں رہائش پزیر ہیں اور باقی ورکرز کی رہائش فیکٹریز کے قریب ہیں اور انہیں آنے جانے کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔ لیبر قوانین کے تحت فیکٹریز مالکان ورکرز کو لے جانے اور لے آنے کے پابند نہ ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہذا نے کوئی ورکرز ویلفیئر سکول قائم نہ کیا ہے۔ لیکن اگر کسی صنعتی تنظیم کی طرف سے ضلع مذکورہ کے صنعتی علاقہ میں ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کے حوالے سے کوئی تجاویز موصول ہوتی ہیں تو اُس کے لئے متعلقہ ضلع میں ورکرز کی تعداد کو دیکھا جائے گا اس کے بعد مناسب تعداد ہونے کی صورت میں تجاویز کو متعلقہ فورمز پر غور وبحث کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

لیبر ویلفیئر ہسپتال خوشاب میں آپریشن تھیٹر اور لیبر روم میں آلات وسہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7856: **جناب محمد معظم شیر:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لیبر ویلفیئر ہسپتال خوشاب کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا اس میں گائنی وارڈ، آرتھو وارڈ، ٹی بی وارڈ اور سرجیکل وارڈ ہیں تو ان میں تعینات ڈاکٹر کے نام، عہدہ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال کے کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں اور ان آپریشن تھیٹر میں کون کون سے آلات دستیاب ہیں؟

(د) کیا اس ہسپتال میں ایکسرے مشین، ECG اور دیگر ٹیسٹ کی مشینری دستیاب ہے؟

(ہ) کیا اس میں لیبر روم ہیں تو ان لیبر روم میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(و) اس ہسپتالوں میں کتنے آپریشن روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں؟

(ز) کیا اس میں کسی ڈاکٹر کو یکم جنوری 2021 سے آج تک بھرتی کیا گیا ہے تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع پتاجات بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب 25 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب میں گائنی اور سرجیکل وارڈز ہیں جبکہ آرتھو اور ٹی بی وارڈ نہیں ہیں۔ گائنی وارڈ میں درج ذیل ڈاکٹر کام کرتے ہیں:

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1۔	ڈاکٹر کلثوم بی بی	سینئر کنسلٹنٹ گائنی	MBBS
2۔	ڈاکٹر کنول انور	APWMO	MBBS
3۔	ڈاکٹر راحیلہ اکبر	SWMO	MBBS
4۔	ڈاکٹر لبنیٰ صدف	WMO	MBBS
5۔	ڈاکٹر سعدیہ سردار	WMO	MBBS
6۔	ڈاکٹر آمنہ جاوید	WMO	MBBS

اور سرجیکل وارڈ میں درج ذیل ڈاکٹر کام کرتے ہیں:

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1۔	ڈاکٹر بشیر احمد	سینئر کنسلٹنٹ سرجری	FCPS
2۔	ڈاکٹر محمد میثم عباس	MO	MBBS

3۔	ڈاکٹر محمد شفیق	MO	MBBS

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب میں ایک آپریشن تھیٹر ہے۔ جس میں درج ذیل آلات دستیاب ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل آلات	نمبر شمار	تفصیل آلات
1۔	آپریشن تھیٹر ٹیبل	4۔	کارڈیک مانیٹر
2۔	انیستھیزیا مشین	5۔	ڈیفبریلیٹر (Defibrillator)
3۔	آٹوکلیو	6۔	ریسیسٹیشن ٹرالی (ResuscitationTrolley)

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال، جوہر آباد خوشاب میں ایکسرے مشین اور ای۔سی۔جی کی سہولت موجود ہے جبکہ لیب میں بنیادی ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب میں لیبر روم موجود ہے اور اس میں مندرجہ ذیل سہولت موجود ہے۔

نمبر شمار	تفصیل آلات	نمبر شمار	تفصیل آلات
1۔	الٹراساونڈ مشین	6۔	اے سی، ہیٹر
2۔	ڈیلیوری ٹیبل	7۔	سونک ایڈ
3۔	سیلنگ لائٹ	8۔	بے بی وارمر
4۔	ای سی جی مشین	9۔	آکسیجن سلنڈر
5۔	ویٹ مشین		

(و) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب میں روزانہ کی بنیاد پر 01 میجر (major) اور 02 مائنر (minor) آپریشن ہوتے ہیں۔

(ز) سوشل سکیورٹی ہسپتال جوہر آباد، خوشاب میں یکم جنوری 2021 سے اب تک 05 ڈاکٹر بھرتی ہوئے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع پتاجات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	پتہ
1۔	ڈاکٹر تنویر جاوید	میڈیکل آفیسر	17	MBBS	مکان نمبر 324، بلاک نمبر 6، جوہر آباد۔
2۔	ڈاکٹر آمنہ جاوید	وومن میڈیکل آفیسر	17	MBBS	محلہ قاسم پورہ، نزد شیر شاہ دربار، خوشاب۔
3۔	ڈاکٹر نصیر احمد	میڈیکل آفیسر	17	MBBS	فیکٹری ایریا، محلہ مدنی

						کالونی، سرگودھا۔
4۔	ڈاکٹر محمد عمران	میڈیکل آفیسر	17	MBBS	محلہ بیرون گاجریاں والا، خوشاب	
5۔	ڈاکٹر فضل الرحمان	میڈیکل آفیسر	17	MBBS	مکان نمبر77-78، بلاک نمبر6، جوہر آباد۔	

لاہور ویلفیئر ہسپتالوں کی تعداد، اپریشن تھیٹر اور لیبر روم و دیگر تفصیلات

***7857: چودھری اختر علی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ویلفیئر ہسپتال کتنے کہاں کہاں ہیں یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) کیا ان میں گائنی وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ، ٹی بی وارڈ اور سرجیکل وارڈ ہیں تو ان میں تعینات ڈاکٹر کے نام عہدہ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں اور ان آپریشن تھیٹر میں کون کون سے آلات دستیاب ہیں؟

(د) کیا ان ہسپتالوں میں ایکسرے مشین، ECG اور دیگر ٹیسٹ کی مشینری دستیاب ہیں؟

(ہ) کیا ان میں لیبر روم ہیں تو ان لیبر روم میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(و) ان ہسپتالوں میں کتنے آپریشن روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں؟

(ز) یکم جنوری 2019 سے آج تک ان ہسپتالوں میں کتنے میڈیکل آفیسر/وومن میڈیکل آفیسر کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل دی جائے نام پتا جات تعلیمی قابلیت مع تجربہ بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے لاہور میں 04 ہسپتال ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ، لاہور 50 بیڈز پر مشتمل ہے۔ یہ ہسپتال صرف عارضہ دل کے مریضوں کے لئے مختص ہے۔

2۔ سوشل سکیورٹی ٹیچنگ ہسپتال، ملتان روڈ، لاہور 400 بیڈز پر مشتمل ہے۔

3۔ سوشل سکیورٹی ہسپتال، بارہ دری روڈ، فرخ آباد، شاہدرہ 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

4- پیسی میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ، لاہور 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ، لاہور صرف عارضہ دل کے مریضوں کے لئے مختص ہے۔ جبکہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے 02 ہسپتالوں سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ، لاہور اور سوشل سکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ میں گائنی وارڈ، آرتھو وارڈ، ٹی بی وارڈ، اور سرجیکل وارڈ موجود ہیں اور پیسی میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ، لاہور میں صرف گائنی وارڈ اور سرجیکل وارڈ کی سہولت موجود ہے۔ ان ہسپتالوں کے وارڈز میں تعینات ڈاکٹرز کے نام عہدہ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان 04 ہسپتالوں میں 27 آپریشن تھیٹر موجود ہیں جن کی ہسپتال وائز تفصیل بمعہ طبی آلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے 04 ہسپتالوں میں ایکسرے مشین، ECG اور دیگر ٹیسٹ کی مشینری دستیاب ہے۔

(ہ) رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ صرف عارضہ دل کے مریضوں کے لئے مختص ہے۔ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے باقی 03 ہسپتالوں میں لیبر روم موجود ہے اور ان میں موجود سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے؛

1- سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں لیبر روم درج ذیل سہولیات کے ساتھ میسر ہے۔ سی سیکشن، نارمل ڈیلوری، ڈی این سی اور ہسٹریکٹمی۔

2- سوشل سکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ کے لیبر روم میں نارمل ڈیلیوری، سی ٹی جی مشین، الٹراساؤنڈ مشین اور سونیکیٹ کی سہولیات میسر ہیں۔

3- پیسی میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ، لاہور میں لیبر روم کی تمام سہولیات 24 گھنٹے موجود ہیں جن میں نارمل ڈلیوری، ڈی اینڈ سی وغیرہ۔

(و) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کے ٹوٹل 04 ہسپتالوں میں روزانہ تقریباً 49 آپریشن کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے؛

1. رحمت اللعالمین انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ، لاہور میں روزانہ 01 دل کا بائی پاس آپریشن اور کیتھ لیب (انجیو گرافی، پلاسٹی) اور 03 دیگر پروسیجر روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔
2. سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں روزانہ اوسطاً 16 میجر آپریشن اور 17 مائنر آپریشن کئے جاتے ہیں۔
3. سوشل سکیورٹی ہسپتال، شاہدرہ میں مختلف نوعیت کے اوسطاً 04 آپریشن روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں
4. پیسی میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر سنٹر سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، فیروزپور روڈ، لاہور میں 08 آپریشن روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

(ز) پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے 04 ہسپتالوں میں یکم جنوری 2019 سے آج تک ٹوٹل 76 میڈیکل آفیسر / وومن میڈیکل آفیسر کو بھرتی کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل **ضمیمہ (ج)** ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نواز شریف سکیورٹی ہسپتال لاہور میں بیڈز، وارڈز کی تعداد نیز خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8021: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور کتنے بیڈز اور وارڈ پر مشتمل ہے اور اس کا سالانہ بجٹ کتنا ہے ہسپتال میں ادویات اور دیگر اخراجات کی مد میں کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے اور باقی بجٹ کتنا ہے جو ادا نہیں کیا گیا؟

(ب) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال لاہور میں کتنے ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں اور دیگر کیٹیگری کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اگر ہیں تو حکومت اس پر ڈاکٹر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) نواز شریف ہسپتال لاہور میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں اس میں کتنے ڈاکٹر اور پیرامیڈیکس سٹاف کام کرتا ہے اور وہ اپنی تعلیمی قابلیت پر پورا اترتے ہیں تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ٹیچنگ ہسپتال، ملتان روڈ لاہور 400 بیڈز اور 29 وارڈز پر مشتمل ہے۔ اس کا بجٹ برائے سال 22-2021 مبلغ -/2,27,35,53,000 (2ارب 27 کروڑ 35 لاکھ 53 ہزار روپے) ہے۔ جس میں سے نومبر 2021 تک مبلغ -/56,90,84,335 (56 کروڑ 90 لاکھ 84 ہزار 335 روپے) خرچ ہو چکے ہیں اور بقایا بجٹ -/1,70,44,68,665 (1ارب 70 کروڑ 44 لاکھ 68 ہزار 665 روپے) ہے۔ ہسپتال میں ادویات اور دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہیڈ آف اکاؤنٹ	اپروو ڈ بجٹ	اخراجات (جولائی 2021 تا نومبر 2021)	بقایا بجٹ
ادویات کے اخراجات	15,00,00,000 (15 کروڑ روپے)	10,03,82,736 (10 کروڑ 3 لاکھ 82 ہزار 736 روپے)	4,96,17,264 (4 کروڑ 96 لاکھ 17 ہزار 264 روپے)
اکیوپمنٹ کی خریداری کے اخراجات	25,00,000 (25 لاکھ روپے)	10,05,915 (10 لاکھ 5 ہزار 915 روپے)	14,94,085 (14 لاکھ 94 ہزار 85 روپے)
اکیوپمنٹ کی مرمت کے اخراجات	2,50,00,000 (2 کروڑ 50 لاکھ روپے)	81,71,981 (81 لاکھ 71 ہزار 981 روپے)	1,68,28,019 (1 کروڑ 68 لاکھ 28 ہزار 19 روپے)
پے اینڈ الاؤنسز کے اخراجات	1,84,32,27,000 (1ارب 84 کروڑ 32 لاکھ 27 ہزار روپے)	38,73,45,959 (38 کروڑ 73 لاکھ 45 ہزار 959 روپے)	1,45,58,81,041 (1ارب 45 کروڑ 58 لاکھ 81 ہزار 41 روپے)
دیگر اخراجات	25,28,26,000 (25 کروڑ 28 لاکھ 26 ہزار روپے)	7,21,77,744 (7 کروڑ 21 لاکھ 77 ہزار 744 روپے)	18,06,48,256 (18 کروڑ 6 لاکھ 48 ہزار 256 روپے)
ٹوٹل	2,27,35,53,000 (2ارب 27 کروڑ 35 لاکھ 53 ہزار روپے)	56,90,84,335 (56 کروڑ 90 لاکھ 84 ہزار 335 روپے)	1,70,44,68,665 (1ارب 70 کروڑ 44 لاکھ 68 ہزار 665 روپے)

(ب) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی 05 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی اسامیاں
میڈیکل سپیشلسٹ	02	01	01

یورالوجسٹ	02	01	01
ٹرانسفیوژن میڈیسن			
فزیشن	01	0	01
ریڈیالوجسٹ	02	01	01
ٹی بی سپیشلسٹ	01	0	01
ٹوٹل خالی اسامی			05

ان خالی اسامیوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کا عمل تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور پوسٹنگ کا عمل جاری ہے مزید برآں میڈیکل آفیسرز کی 10 اسامیاں خالی ہیں جن پر محکمہ کی ریٹینر شپ پالیسی کے تحت بھرتی کا عمل جاری ہے اور دیگر کیٹیگریز کی ٹوٹل 60 خالی اسامیوں پر بھی محکمہ کی ریٹینر شپ پالیسی کے تحت بھرتی جاری ہے۔ خالی اسامیوں کی تفصیل **ضمیمہ (الف)** ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور کُل 11 اپریشن تھیٹر موجود ہیں اور ان میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی کل تعداد 42، نرسنگ سٹاف کی تعداد 24 اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کل تعداد 56 ہے اور یہ تمام اپنی تعلیمی قابلیت پر پورا اترتے ہیں۔ ان کی مکمل تفصیل **ضمیمہ (ب)** ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر میں کنٹری بیوشن فنڈ کی وصولی اور کارکنوں کی فلاح و بہبود میں خرچ کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

***8046: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں کن کن فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے کارکنوں کی بہبود کے لئے کنٹری بیوشن فنڈ و دیگر فنڈ محکمہ وصول کر رہا ہے ان کے نام مع کارکنوں کی تعداد اور سال 2020 اور 2021 میں کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) محکمہ نے ان کارکنوں پر کتنی رقم کس کس مد میں ان پر خرچ کی یا ان کی فیملی پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنے کارکنوں کا محکمہ کے اپنے ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کروایا گیا ان ہسپتالوں کے نام مع کارکنوں کے نام بتائیں؟

(د) ان کی بہبود اور فلاح کے لئے کون کون سے منصوبے محکمہ اس ضلع میں سال 2021 میں شروع کر رہا ہے؟

(ہ) کیا اس ضلع میں کارکنوں کے لئے رہائشی کالونی یا فلیٹس ہیں تو کتنے فلیٹ یا رہائشی کوارٹر کہاں کہاں ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن نے سال 2020 میں 85 فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں کے 2898 رجسٹرڈ کارکنوں کی بہبود کے لئے 3,50,44,451 (3 کروڑ، 50 لاکھ، 44 ہزار، 451 روپے) کنٹری بیوشن فنڈ کی مد میں وصول کئے جبکہ سال 2021 میں 4،86،62،795 (4 کروڑ، 86 لاکھ، 62 ہزار، 795 روپے) کنٹری بیوشن فنڈ کی مد میں وصول کئے جن کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، بہاولپور نے ضلع بہاولنگر کے سال 2020 میں رجسٹرڈ کارکنوں اور ان کی فیملی پر 2،63،09،004 (2 کروڑ 63 لاکھ 9 ہزار 4 روپے) اور سال 2021 میں رجسٹرڈ کارکنوں اور ان کی فیملی پر 3،09،23،057 (3 کروڑ 9 لاکھ 23 ہزار 57 روپے) خرچ کئے۔ جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ نے مذکورہ ضلع میں سال 2020 میں ورکرز کی فوتگی پر ڈیتھ گرانٹ کی مد میں 15,00,000 (15 لاکھ روپے) میرج گرانٹ کی میں 27,0,000 (27 لاکھ روپے) اور سال 2021 میں ڈیتھ گرانٹ کی میں 16,0,000 (16 لاکھ روپے) ادا کئے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن نے سال 2020 میں 57 رجسٹرڈ کارکنوں کا اپنے ہسپتال کے علاوہ دوسرے ہسپتالوں سے علاج کروایا۔ ان کارکنوں کے نام اور ہسپتالوں کے نام ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ سال 2021

میں 71 رجسٹرڈ کارکنوں کا اپنے ہسپتال میں دوسرے ہسپتالوں کے علاوہ علاج کروایا۔ ان کارکنوں اور ہسپتالوں کے نام ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کی جانب سے سال 2021 میں کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ہ) ضلع بہاولنگر میں محکمہ محنت نے کوئی لیبر کالونی یا فلیٹ تعمیر نہ کئے ہیں اگر کسی صنعتی تنظیم کی طرف سے ضلع مذکورہ کے صنعتی علاقہ میں لیبر کالونی کے قیام کے حوالے سے کوئی درخواست یا تجاویز موصول ہوتی ہیں تو اس کے لئے متعلقہ زمین کے موزوں ہونے کے حوالے سے جانچا جائے گا اور متعلقہ ضلع میں ورکرز کی تعداد کو دیکھا جائے گا اس کے بعد مناسب تعداد ہونے کی صورت میں تجاویز کو متعلقہ فورم پر بحث میں لائے جانے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

بہاولنگر: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے تحت چلنے والے سکولز، ہسپتال اور ڈسپنسری کے لئے مختص کردہ رقم، سہولیات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8047: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ محنت وانسانی وسائل بہاولنگر کے تحت چلنے والے سکولوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں مختص کی گئی ہے؟

(ب) کتنی رقم اس بجٹ میں سے فراہم کر دی گئی ہے کتنی بقایا ہے؟

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیاں جو ہیں ان میں کتنی پر کرنے کا ارادہ ہے ان اسامیوں کی تفصیل گریڈ وعہدہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی سہولیات مریضوں اور طالب علموں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کون کون سے اداروں کی بلڈنگ تعمیر کی جارہی ہے اس کی تفصیل ادارہ وائز مع مختص کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام (05) ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کے لئے مالی سال 22-2021 میں مختص بجٹ کی

رقم **15,58,407**(15لاکھ 58ہزار407روپے) ہے۔ جبکہ مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے تحت کوئی ورکرز ویلفیئر سکول نہ ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی (میڈیکل) بہاولنگر کے لئے مختص بجٹ برائے مالی سال2022-2021میں رقم15,58,407(15لاکھ 58ہزار407روپے)میں سے مبلغ 7,02,169(7لاکھ 2ہزار 169روپے) کی رقم موصول ہو چکی ہے، جبکہ مبلغ8,56,238(8لاکھ56ہزار238روپے) کی رقم ابھی بقایا ہے۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی (میڈیکل) بہاولنگر میں **07**اسامیاں خالی ہیں، جن کو ادارہ حسب ضرورت پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل گریڈ وعہدہ وار درج ذیل ہیں:

نمبر	نام اسامی	گریڈ	تعداد خالی اسامی
1۔	میڈیکل آفسر	17	02
2۔	دائی / آیا	02	02
3۔	خاکروب	04	03
	کل		**07**

(د) ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی (میڈیکل) بہاولنگر میں مریضوں اوران کے لواحقین کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؛

1. علاج معالجہ بمعہ لواحقین۔ فرسٹ ایڈ اور میڈیسن بھی دی جاتی ہے۔
2. مریضوں کو میڈیکل سنٹر سے دوسرے ہسپتال میں شفٹ کرنے کے لئے ایمبولینس کی سہولت بھی موجود ہے۔
3. خواتین کارکنان کے علاج معالجہ کے لئے لیڈی ڈاکٹر، لیڈی ہیلتھ ورکر / نرسز کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے زیر انتظام اداروں میں اس وقت کوئی بھی بلڈنگ زیر تعمیر نہ ہے۔

لاہور: فیکٹریوں اور کارخانوں میں محکمہ لیبر سے رجسٹرڈ کارکنوں کی تنخواہوں میں کٹوتی سے متعلقہ تفصیلات

*8073: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے تمام مزدور / کارکن محکمہ لیبر سے رجسٹر شدہ ہیں اور اگر رجسٹر شدہ ہیں تو ان کی تنخواہ میں کتنے پیسے محکمہ / لیبر سوشل سکیورٹی کاٹ لیتی ہے اور کس کس مد میں کاٹتی ہے تفصیل بیان کریں؟

(ب) اگر کوئی ادارہ درست معلومات فراہم نہیں کرتا تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے سزا و جرمانے کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع لاہور کی فیکٹریوں کارخانوں کے رجسٹرڈ شدہ مزدوروں / کارکنان کی تنخواہ سے ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کوئی پیسے نہیں کاٹتا ہے۔ تاہم فیکٹریوں اور کارخانوں کے مالکان جو ان کو تنخواہ دیتے ہیں اس کا 6 فیصد کے حساب سے ادارہ ہذا مالکان سے دفعہ 20 سوشل سکیورٹی آرڈیننس ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کے تحت کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔

(ب) اگر کوئی ادارہ درست معلومات فراہم نہیں کرتا تو اس کے خلاف ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کی طرف سے سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کی دفعہ 66 **ضمیمہ (ب)** ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کے تحت استغاثہ کی کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور میں فیکٹریوں کارخانوں اور اداروں سے کنٹری بیوشن فنڈ کی وصولی اور کارکنوں کی فلاح پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*8081: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کن کن فیکٹریوں، کارخانوں اورادارووں سے کارکنوں کی بہبود کے لئے کنٹری بیوشن فنڈ ودیگر فنڈ محکمہ وصول کررہا ہے ان کے نام مع کارکنوں کی تعداد اور سال 2020 اور 2021 میں کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) محکمہ نے ان کارکنوں پر کتنی رقم کس کس مد میں ان پر خرچ کی یا ان کی فیملی پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنے کارکنوں کا محکمہ کے اپنے ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کروایا گیا ان ہسپتالوں کے نام مع کارکنوں کے نام بتائیں؟

(د) ان کی بہبود فلاح کے لئے کون کون سے منصوبے محکمہ اس ضلع میں سال 2021 میں شروع کئے جارہے ہیں؟

(ہ) کیا اس ضلع میں کارکنوں کے لئے رہائشی کالونی یا فلیٹس ہیں تو کتنے فلیٹ یا رہائشی کوارٹر کہاں کہاں ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 05 ڈائریکٹوریٹس، رجسٹرڈ فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے کارکنوں کی بہبود کے لئے کنٹری بیوشن فنڈ وصول کر رہے ہیں جن کی تفصیل سال 2020 اور 2021 مع کارکنوں کی تعداد ضمیمہ الف، ضمیمہ ب، ضمیمہ ج، ضمیمہ د اور ضمیمہ (ز) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر	نام ڈائریکٹوریٹ	سال	ادارہ جات	کارکنان	کنٹری بیوشن
1	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی، لاہور (ساؤتھ)	**2020**	1131	102450	**1,09,79,30,199** (1 ارب 9 کروڑ 79 لاکھ 30 ہزار 199 روپے)
		2021	1214	108734	**1,29,19,99,817** (1 ارب 29 کروڑ 19 لاکھ 99 ہزار 817 روپے)
2	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی، لاہور (گلبرگ)	**2020**	1266	76,823	**72,80,71,260** (72 کروڑ 80 لاکھ 71 ہزار 260 روپے)
		2021			**88,02,77,388** (88 کروڑ 2 لاکھ 77 ہزار 388 روپے)

			2020		54,946	**6,25,55,763**
						(6 کروڑ25لاکھ55ہزار763روپے)
3	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی،لاہور (سٹی)	1976	2021		55,047	**7,26,62,040**
						(7 کروڑ26لاکھ62ہزار40روپے)
			2020	1406	77,460	**87,59,34,468**
						(87 کروڑ59لاکھ34ہزار468روپے)
4	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی،لاہور (ماڈل ٹاون)		2021	1559	87,115	**1,09,09,16,352**
						(1ارب9 کروڑ9لاکھ16ہزار352روپے)
			2020	487	5942	**7,07,80,552**
						(7 کروڑ7لاکھ80ہزار552روپے)
5	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکیورٹی،شاہدرہ،لاہور		2021	465	6334	**7,94,68,941**
						(7 کروڑ94لاکھ68ہزار941روپے)

(ب) i. ضلع لاہور میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی نے کارکنوں اور ان کی فیملی پر طبی سہولیات کی مد میں سال2020میں 64,56,20,053 (64 کروڑ56لاکھ20ہزار53روپے) اور سال 2021میں 68,10,40,985 (68 کروڑ10لاکھ40ہزار985روپے) خرچ کئے۔ جن کی مدوار تفصیل ضمیمہ (س) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. مذکورہ ضلع میں پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ سال2020میں ورکرز کی فوتگی پر ڈیتھ گرانٹ کی مد میں مبلغ 10,00,000, 5(5 کروڑ 10 لاکھ روپے)، میرج گرانٹ کی مد میں 1212,03,00,000) کروڑ3لاکھ روپے) اور ٹیلنٹ سکالرشپ کی مد میں47,25,65,696 (47 کروڑ25لاکھ65ہزار696روپے) خرچ کئے اور سال 2021میں ورکرز کی فوتگی پر ڈیتھ گرانٹ کی مد میں مبلغ 6,47,00,000 (6 کروڑ 47 لاکھ روپے)، میرج گرانٹ کی مد میں 3,63,00,000 (3 کروڑ63لاکھ روپے) اور ٹیلنٹ سکالر شپ کی مد میں 8,43,47,913(8 کروڑ43لاکھ47ہزار913روپے) خرچ کئے. جن کی تفصیل ضمیمہ (ش) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں **ادارہ** پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی نے سال 2020 میں 36 اور سال 2021 میں 50 کارکنوں کا اپنے ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ اور دیگر ہسپتالوں سے

علاج کروایا۔ ان کارکنوں اور ہسپتالوں کے نام **ضمیمہ (ص)** تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام رحمت اللعالمین پوسٹ گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان چونگی، ملتان روڈ، لاہور میں مریض کارکنوں کے علاج کے لئے تیسرے فلور پر کارڈیالوجی بلاک کی تعمیر جاری ہے جو کہ سی سی یو، میل، فی میل اور کارڈیک فزیو تھراپی (Rehabilitation) ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہو گا۔ اس کی مد میں **4,12,66,342** (4 کروڑ 12 لاکھ 66 ہزار 342 روپے) کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ہ) ضلع لاہور میں صنعتی کارکنوں کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے لئے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے زیر انتظام درج ذیل لیبر کالونیاں ہیں۔

نمبر شمار	نام لیبر کالونی بمع ایڈریس	تعداد رہائشی یونٹس
1	نشتر لیبر کالونی فیروز پور روڈ، لاہور	4786 پلاٹس
2	272 ملٹی سٹوری فلیٹس خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاون، لاہور	272 فلیٹس
3	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، بھوبھتیاں چوک نزد COMSATS یونیورسٹی، لاہور	1296 فلیٹس

شیخوپورہ: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے زیر انتظام سکولز، ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے لئے مختص رقم نیز ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8136: جناب محمود الحق:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ محنت و انسانی وسائل ضلع شیخوپورہ کے تحت چلنے والے سکولوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں مختص کی گئی ہے؟

(ب) کتنی رقم اس بجٹ میں سے فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیاں جو ہیں ان میں کتنی پر کرنے کا ارادہ ہے ان اسامیوں کی تفصیل گریڈ وعہدہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی سہولیات مریضوں اور طالب علموں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں کون کون سے اداروں کی بلڈنگ تعمیر کی جارہی ہے اس کی تفصیل ادارہ وائز مع مختص کردہ رقم کی تفصیل دی جائے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 01 ہسپتال، 14 ڈسپنسریاں اور پنجاب ورکز ویلفیئر فنڈ کے زیر انتظام 08 سکولوں کے لئے مالی سال 22-2021 میں مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	سال 22-2021 میں مختص شدہ رقم
1۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال، شیخوپورہ	16,51,60,000/- (16 کروڑ 51 لاکھ 60 ہزار روپے)
2۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں، شیخوپورہ	20,55,70,954/- (20 کروڑ 55 لاکھ 70 ہزار 954 روپے)
3۔	ورکز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، راناٹاون، شاہدرہ	10,33,30,000/- (10 کروڑ 33 لاکھ 30 ہزار روپے)
4۔	ورکز ویلفیئر پرائمری سکول (بوائز)، (ایوننگ شفٹ) راناٹاون لاہور	3,07,30,000/- (3 کروڑ 07 لاکھ 30 ہزار روپے)
5۔	ورکز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، راناٹاون لاہور	12,22,00,000/- (12 کروڑ 22 لاکھ روپے)
6۔	ورکز ویلفیئر پرائمری سکول (گرلز)، (ایوننگ شفٹ) راناٹاؤن لاہور	3,69,90,000/- (3 کروڑ 69 لاکھ 90 ہزار روپے)
7۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	5,03,10,000/- (5 کروڑ 3 لاکھ 10 ہزار روپے)
8۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	5,31,10,000/- (5 کروڑ 31 لاکھ 10 ہزار روپے)

9۔	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (گرلز)، (ایوننگ شفٹ) ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	2,53,40,000/- (2کروڑ53لاکھ40ہزار روپے)
10۔	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول، شیر بنگال لیبر کالونی راناٹاؤن لاہور	3,03,10,000/- (3کروڑ3لاکھ10ہزار روپے)

(ب) مذکورہ اداروں میں 22-2021 کے بجٹ میں فراہم کردہ اور بقایا رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ادارہ	سال 22-2021 میں فراہم کردہ رقم	بقایا رقم
1۔	سوشل سکیورٹی ہسپتال، شیخوپورہ	6,88,16,667/- (6کروڑ88لاکھ16ہزار667روپے)	9,63,43,333/- (9کروڑ63لاکھ43ہزار333روپے)
2۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں، شیخوپورہ	5,88,17,372/- (5کروڑ88لاکھ17ہزار372روپے)	14,67,53,582/- (14کروڑ67لاکھ53ہزار582روپے)
3۔	ورکز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، راناٹاؤن، شاہدرہ	6,05,90,000/- (6کروڑ5لاکھ90ہزار روپے)	4,27,30,000/- (4کروڑ27لاکھ30ہزار روپے)
4۔	ورکز ویلفیئر پرائمری سکول (بوائز)، (ایوننگ شفٹ) راناٹاؤن لاہور	1,38,10,000/- (1کروڑ38لاکھ10ہزار روپے)	1,69,10,000/- (1کروڑ69لاکھ10ہزار روپے)
5۔	ورکز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، راناٹاؤن لاہور	5,30,50,000/- (5کروڑ30لاکھ50ہزار روپے)	6,91,40,000/- (6کروڑ91لاکھ40ہزار روپے)
6۔	ورکز ویلفیئر پرائمری سکول (گرلز)، (ایوننگ شفٹ) راناٹاؤن لاہور	1,95,90,000/- (1کروڑ95لاکھ90ہزار روپے)	1,74,00,000/- (1کروڑ74لاکھ روپے)
7۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (بوائز)، ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	2,32,50,000/- (2کروڑ32لاکھ50ہزار روپے)	2,70,60,000/- (2کروڑ70لاکھ60ہزار روپے)
8۔	ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز)، ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	2,44,90,000/- (2کروڑ44لاکھ90ہزار روپے)	2,86,10,000/- (2کروڑ86لاکھ10ہزار روپے)
9۔	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (گرلز)، (ایوننگ شفٹ) ساہو کی ملیاں، شیخوپورہ	1,01,50,000/- (1کروڑ1لاکھ50ہزار روپے)	1,51,90,000/- (1کروڑ51لاکھ90ہزار روپے)
10۔	ورکز ویلفیئر پرائمری سکول، شیر بنگال لیبر کالونی راناٹاؤن لاہور	-	-

نوٹ: ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول شیر بنگال، لیبر کالونی، رانا ٹاؤن شاہدرہ حال ہی میں فنکشنل کیا گیا ہے۔ لہٰذا اکاؤنٹ نہ کھلنے کی وجہ سے ابھی تک اس سکول کو کوئی رقم فراہم نہ کی جا سکی ہے۔ مزید یہ کہ مختص کردہ بجٹ کی رقم اکاونٹ کھلتے ہی متعلقہ سکول کی ضرورت کے مطابق ٹرانسفر کرنا شروع کر دی جائے گی۔

(ج) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ میں کل 19 اسامیاں خالی ہیں، جن کی تفصیل گریڈ و عہدہ وار **ضمیمہ (الف)** تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ جبکہ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی (میڈیکل) ملتان میں کل 19 اسامیاں خالی ہیں جن کو ادارہ حسب ضرورت پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کی تفصیل گریڈ و عہدہ وار **ضمیمہ (ب)** تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. مذکورہ ضلع میں پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت چلنے والے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں کل 88 اسامیاں خالی ہیں جن کو ادارہ حسب ضرورت پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس کی سکول وار تفصیل گریڈ و عہدہ **ضمیمہ (ج)** تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی (میڈیکل) شیخوپورہ میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی **ضمیمہ (د)** تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت چلنے والے سکولوں میں طالبعلموں کو کاپیاں، کتابیں، سٹیشنری، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ 25 بیڈز پر مشتمل ہے، اس ہسپتال کو 100 بیڈز پر مشتمل کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ مزید برآں ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام اداروں میں کوئی بھی بلڈنگ اس وقت زیر تعمیر نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: محکمہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں وارڈ بوائے اور نرسز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1443: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

لاہور میں محکمہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ہسپتالوں میں وارڈ بوائے اور نرسز کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام لاہور میں 04 ہسپتال موجود ہیں۔ان میں وارڈ بوائے اور نرسز کی ٹوٹل آسامیاں اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ہسپتال	نرسز (کل تعداد آسامی)	نرسز (کل خالی آسامی)	وارڈ بوائے (کل تعداد آسامی)	وارڈ بوائے (کل خالی آسامی)
1-	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ، لاہور	60	02	21	0
2-	سوشل سکیورٹی ٹیچنگ ہسپتال ملتان روڈ، لاہور	179	09	75	01
3-	رحمت اللعالمین پوسٹ گریجوایٹ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان روڈ، لاہور	46	04	25	0
4-	میٹرنل، نیوبورن اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیر سنٹر، کوٹ لکھپت، لاہور	38	3	17	0
ٹوٹل تعداد	323	18	138	01	

بہاولپور میں فیکٹریوں کارخانوں اور اداروں سے کنٹری بیوشن فنڈ کی وصولی اور کارکنوں کی فلاح پر خرچ کردہ رقوم سے متعلقہ تفصیلات

1445: جناب محمد کاظم پیرزادہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور میں کن کن فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے کارکنوں کی بہبود کے لئے کنٹری بیوشن فنڈ و دیگر فنڈ محکمہ وصول کر رہا ہے ان کے نام مع کارکنوں کی تعداد اور سال 2020 اور 2021 میں کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) محکمہ نے ان کارکنوں پر کتنی رقم کس کس مد میں ان پر خرچ کی یا ان کی فیملی پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنے کارکنوں کا محکمہ کے اپنے ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کروایا گیا ان ہسپتالوں کے نام مع کارکنوں کے نام بتائیں؟

(د) ان کی بہبود فلاح کے لئے کون کون سے منصوبے محکمہ اس ضلع میں سال 2021 میں شروع کر رہا ہے؟

(ہ) کیا اس ضلع میں کارکنوں کے لئے رہائشی کالونی یا فلیٹس ہیں تو کتنے فلیٹ یا رہائشی کوارٹر کہاں کہاں ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن ضلع بہاولپور نے سال 2020 میں 341 اداروں، کارخانوں اور فیکٹریوں کے 6829 کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے 10,90,26,432 (10 کروڑ، 90 لاکھ، 26 ہزار، 432 روپے) وصول کئے جبکہ سال 2021 میں 6829 کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے 12,44,52,856 (12 کروڑ، 44 لاکھ، 52 ہزار 856 روپے) وصول کئے جن کی تفصیل مع کارکنوں کی تعداد ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن نے رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے اہل خانہ / فیملی کو طبی سہولیات / علاج معالجہ اور مالی سہولیات / کیش بینیفٹس کی سہولیات فراہم کرتا ہے سال 2020 میں ٹوٹل 711 رجسٹرڈ کارکنوں اور ان کی فیملی پر 1,92,13,294 (1 کروڑ 92 لاکھ 13 ہزار 294 روپے) خرچ کئے اور سال 2021 میں 591 رجسٹرڈ کارکنوں اور ان کی فیملی پر 2,08,16,596 (2 کروڑ 8 لاکھ 16 ہزار 596 روپے) خرچ کئے جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ نے مذکورہ ضلع سال 2020 اور

2021 میں ورکرز کی فوتگی پر ڈیتھ گرانٹ کی مد میں مبلغ 45,00,000(45 لاکھ روپے) ادا کئے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن نے ضلع بہاولپور کے 486 کارکنوں کا محکمہ کے اپنے ہسپتالوں کے علاوہ پرائیویٹ ہسپتال سے علاج معالجہ کروایا جن کی تفصیل برائے سال 2020 ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ سال 2021 میں 324 کارکنوں کا علاج اپنے ہسپتالوں کے علاوہ کروایا جن کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کی جانب سے سال 2021 میں کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ہ) ضلع بہاولپور میں محکمہ ہذا نے کوئی لیبر کالونی یا فلیٹس تعمیر نہ کئے ہیں اگر کسی صنعتی تنظیم کی طرف سے مذکورہ ضلع کے صنعتی علاقہ میں لیبر کالونی کے قیام کے حوالے سے کوئی درخواست یا تجاویز موصول ہوتی ہیں تو اس کے لئے متعلقہ زمین کے موضوع ہونے کے حوالے سے جانچا جائے گا اور متعلقہ ضلع میں ورکرز کی تعداد کو دیکھا جائے گا اس کے بعد مناسب تعداد ہونے کی صورت میں تجاویز کو متعلقہ فورمز پر بحث میں لائے جانے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں صرف ایک سوال جو کہ غالباً سید عثمان محمود کا رحیم یار خان کے حوالے سے ہے وہ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں ان کے overall questions بہت اچھے اور tricky ہوتے ہیں۔ میں صرف on the floor of the House یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ ان کے سوال کے حوالے سے جب میں نے study کیا تو اس کا لب لباب یہ تھا کہ رحیم یار خان industrial hub ہے اور وہاں پر facilities موجود نہیں ہیں۔ تو انشاءاللہ بہت جلد ہم اگلی GB meeting میں ان کے لئے hospitals منظور کرنے جا رہے ہیں اور جو social security کے حوالے سے issues ہیں ان کو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر انشاءاللہ حل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ بہت شکریہ۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میاں طاہر صاحب نے ابھی فیصل آباد ٹیکسٹائل کے حوالے سے بات کی انہوں نے یہ فرمایا کہ وہاں پر بے روزگاری ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ واقعی ہی وہاں پر مزدور تو بہت ہیں لیکن اس میں ایک چیز غور طلب ہے کہ آج سے چار ماہ پہلے فیصل آباد کی ٹیکسٹائل انڈسٹری COVID-19 اور تمام تر حالات کے باوجود 100 فیصد چل رہی تھی اور ہر ٹیکسٹائل مل کے باہر یہ بورڈ لگا ہوا تھا کہ مزدور اور ٹیکنیکل سٹاف مطلوب ہے لیکن ان چار ماہ میں بجلی اور IMF کو سامنے لا کر فیصل آباد کو برباد کیا گیا ہے لیکن جس طرح ہم نے فیصل آباد کو پہلے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا تھا اب پھر اسی طرح دوبارہ اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کریں گے۔ دوسرا انہوں نے hospitals کے حوالے سے بات کی ہے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ واقعی ہی ان دنوں میں انہوں نے سندھ میں hospitals کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہاں پر وہ کچھ نہیں کر سکے اور چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے ہر قسم کے ہسپتال میں فری ادویات اور ایمرجنسی میں بھی فری ادویات کر دی ہیں۔ پنجاب میں چند دن کی جو عمران خان صاحب اور چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی حکومت آئی ہے ہم نے hospitals کو دوبارہ اُسی status پر لے جانا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کون سا پوائنٹ آف آرڈر ہے اور یہ کس حیثیت سے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں یہ کام تو منسٹر صاحب کا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔ چودھری صاحب! آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ملک کو برباد کیا، انہوں نے صوبے کو برباد کیا اور اب یہ پھر بربادی کی طرف لے کر جانا چاہتے ہیں۔ (شور و غل)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ادویات شہباز شریف نے مفت کی ہیں۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! House in order کروائیں۔

جناب سپیکر: Order in the House. چودھری صاحب! آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تباہی مچانا ان کا منشور ہے اور اس تباہی کو مناسب کر کے فلاح کی طرف لے کر جانا ہمارا، خان صاحب کا اور چودھری پرویز الٰہی کا منشور ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم زیرو آر نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ شاہینہ کریم کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ راحت افزا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! محترمہ کے زیرو آر نوٹس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ!

ضلع راجن پور اور ڈی جی خان میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے مکینوں کے ہینڈ پمپ اور موٹر پمپ کے بور بند ہو چکے حکومت سے ہنگامی بنیادوں پر نئے پمپ لگانے کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ ضلع راجن پور اور ڈی جی خان میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے ہینڈ پمپ اور موٹر پمپ کے بور بند ہو چکے ہیں یا آلودہ ہو چکے ہیں۔ اس طرح وہاں کے لوگ پینے کے پانی کا واحد ذریعہ بھی کھو چکے ہیں جبکہ لوگ جوہڑوں کا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ اس کے پاس نیا بور کروانے کے وسائل بھی نہیں ہیں لہٰذا حکومت ہنگامی بنیادوں پر نئے hand pumps لگانے کا بندوبست کرے۔ اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی تھی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی جاری رہے گی۔جی، وزیر ہاؤسنگ!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی ایوان میں 67 ممبران موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ .Order in the House جی، وزیر ہاؤسنگ! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور جواب دیں۔ محترمہ شاہینہ کریم کا زیرو آر کے ذریعے سوال ہے لہٰذا آپ محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو settle کریں۔

وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کسی نے کورم تے point out ای نہیں کیتا۔

جناب سپیکر: محترمہ نیلم حیات کا بھی زیرو آر ہے لیکن محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آر dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں، محترمہ شاہدہ احمد کی تحریک التوائے کار نمبر 153/22 ہے، جی محترمہ!

پنجاب بھر میں ہارویسٹرز مشینریز کی رجسٹریشن کر کے حکومتی خزانے میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں ہیوی مشینریز میں ہارویسٹرز بہت زیادہ تعداد میں کام کر رہے ہیں اور ہر سال season میں لاکھوں روپے کماتے ہیں۔ علم میں آیا ہے کہ

پنجاب بھر میں کسی بھی ہارویسٹر کی رجسٹریشن نہ ہے اور تمام ہارویسٹرز رجسٹریشن کے بغیر کام کر رہے ہیں۔استدعا ہے کہ پنجاب بھر کے تمام ہارویسٹرز کی رجسٹریشن کی جائے تا کہ رجسٹریشن کی مد میں پنجاب حکومت میں ریونیو generate ہو سکے۔لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ایکسائز!

وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹیکس کنٹرول (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں محترمہ کا سوال سن نہیں سکا لہٰذا استدعا ہے کہ محترمہ اپنی بات repeat کر دیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں ہیوی مشینریز میں ہارویسٹرز بہت زیادہ تعداد میں کام کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! چونکہ ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا میں اسے pending کر رہا ہوں۔جب محکمہ اس کا جواب دے دے گا تو پھر اسے take up کر لیں گے۔

وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹیکس کنٹرول (سردار محمد آصف نکئی): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم پرائیوٹ ممبرز کا business شروع کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پہلا بل مکمل ہونے دیں اس کے بعد آپ بات کر لینا۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

تحریک

مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022

متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Multan University of Science and Technology Bill 2022. Mian Tariq Abdullah or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI: Mr Speaker, I move:

"That leave be granted to introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.Order in the House.

منسٹر صاحبان!.No cross talk please. جی قریشی صاحب!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022

MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI: Mr Speaker, I introduce the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: The Multan University of Science and Technology Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice for the suspension of rules. He may move his motion for suspension of rules. Order in the House. یوں نہ کریں، رولا مت ڈالیں Order in the House. جی، قریشی صاحب!

MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI: Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for

immediate consideration of the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Multan University of Science and Technology Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون ملتان یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی 2022

MR SPEAKER: First reading starts. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI: Mr Speaker, I move:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD NADEEM QURESHI: Mr Speaker, I move:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be passed."

جناب سپیکر: ..Order in the House معزز ممبران! براہ مہربانی آپ قہقہے نہ ماریں، ہاؤس کے تقدس کو دیکھیں اور یوں نہ کریں۔

The motion moved is:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Multan University of Science and Technology Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں کچھ دن پہلے جناب دے اَگے گزارش کیتی سی کہ سیلاب دے نال میرے حلقے دے اندر کافی نقصان ہویا اے۔ میرا اک موضع ساہمل تحصیل بھوانہ دے وچ کٹاؤ دی نذر ہو گیا اے۔ ایس موضع دی کوئی بارہ یا چودہ مربعے زمین بمع آبادی دریا بُرد ہو گئی اے۔ جناب نیں بڑی خصوصی شفقت فرمائی اور اہندے تے discussion رکھی۔ ایس discussion نوں اج کوئی دس بارہ دن ہو گئے نیں لیکن اجے تک اُس دا کوئی result سامنے نئیں آیا۔ میری گزارش اے کہ جناب حکومت نوں کوئی ایسا حکم صادر فرماون کہ اس علاقے نوں کم از کم آفت زدہ قرار دے دِتّا جاوے تا کہ اہناں لوکاں دی کوئی compensation ہو جاوے۔ اوہناں نوں کوئی relief مل جاوے۔ حکومت اوہناں لوکاں دی طرف کوئی توجہ دیوے۔ اوہناں لوکاں نوں گھراں لئی جگہ دِتّی جاوے کیونکہ اوہناں کول گھر دے لئی کوئی جگہ نئیں اے۔

جناب سپیکر! اسیں پچھلے چودہ سال توں ایہہ گزارش کر رہیا آں کہ دریا اوتھوں اپنا رُخ بدل رہیا اے اگر دریا ایسے طرح اپنا رُخ بدلے گا تے ایس توں اگے وی کوئی دس پنڈ اوہندے

نشانے تے نیں۔ ایتھے بڑی زرخیز زمین اے تے اوہ دریابُرد ہو جاوے گی اور ایس دی rangeوچ کوئی 50 ہزار افراد وی بے گھر ہو جاون گے۔ اگر تسیں منسٹر صاحب نوں ایہہ حکم دیو کہ اوتھے تھوڑی جئی توجہ دِتّی جاوے۔ اوتھے اگر "T" بن جاوے تے ساڈا اوہ کٹاوُرُک سکدا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! ابھی کرتے ہیں۔ وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ مہربانی کریں اور شاہ صاحب نے جو کچھ point out کیا ہے اس بارے میں ڈپٹی کمشنر چنیوٹ سے رپورٹ منگوالیں اور یہ رپورٹ کل اجلاس میں پیش کریں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج سے چند دن پہلے بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب نے یہ مسئلہ اُٹھایا تھا اور میں نے اس کے جواب میں یہ کہا تھا کہ میں ابھی اس بابت رپورٹ منگوالیتا ہوں۔ اس کے بعد متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر نے اس کی رپورٹ بھیجی تھی۔ میں اجلاس کے بعد شاہ صاحب سے وہ رپورٹ share کرلوں گا۔ دوسرا شاہ صاحب جو بھی حکم دیں گے اس کے مطابق ہم ڈپٹی کمشنر چنیوٹ کو ہدایات دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کا یہ معاملہ تو settle ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایس دے نال related اک ہور گل وی کرنی اے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ صاحب اوہ رپورٹ میرے نال share کر دیون لیکن میں ایہہ گزارش کرناں آں کہ اوہندے تے کوئی implement وی ہو جاوے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کا حل بھی نکالتے ہیں اور اس پر implementation بھی کرواتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن اگوں گندم دی بجائی آ رہی اے اور اک بہت وڈّی تعداد وچ رقبہ سیلاب دی نذر ہو گیا اے۔ ساڈا اک پورا صوبہ ڈُب گیا اے۔ ایس توں گندم دی فصل وی متاثر ہو رہی اے لیکن اج تک گندم دی کوئی support price announce نہیں کیتی گئی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! میرے خیال میں گندم کی support price announce ہو چکی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض تے سُن لو۔ پچھلے کوئی تِن سال توں inputs مل ہی نئیں رہیاں۔ کھاد وی بلیک وچ مل رہی اے۔ زرعی ادویات وی بہت مہنگی ملدیاں نیں۔ اہناں لئی وی کوئی حکومتی پالیسی دا اعلان ہونا چاہی دا اے۔ اج مہنگائی دا جو عالم اے اگر ایس نوں مد نظر رکھدیاں ہویاں شوگر کین دی support price مقرر نئیں ہووے گی تے پھر کسان دا بڑا نقصان ہو جاوے دا۔ میری حکومت نال ایہہ گزارش اے کہ ایس واسطے اک کمیٹی بنا دیں۔ اگر اج -/400 روپے توں گھٹ گنّے دا ریٹ مقرر ہوندا اے تے کاشتکار بیچارہ مر جاوے گا۔ بجلی، ڈیزل، کھاد تے زرعی ادویات بہت مہنگی مل رہیاں نیں۔ ایس طرح تے تسیں ضروریات وی پوری نئیں کر سکدے او۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت صاحب! آپ سید حسن مرتضیٰ صاحب کو اپنے ساتھ بٹھا کر ان کی تمام تجاویز سُن لیں اور آپ کی اس حوالے سے حکومت کے لئے جو recommendations ہیں وہ بنالیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر next sitting دے وچ ایتھے ای ہاؤس دے وچ منسٹر صاحب میرے نال بیٹھ جاون تے میں اہناں نوں اپنی تجاویز دے دیاں گا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ صاحب مجھے بتا دیں جب ان کے پاس وقت ہو تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ان کی ساری تجاویز سُن لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کل ہی سید حسن مرتضیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کی تجاویز لے لیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جی، ٹھیک ہے۔

تحریک

مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Sahara University Bill 2022. Mrs Sabrina Javaid or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MRS SABRINA JAVAID: Mr Speaker, I move:

"That leave be granted to introduce the Sahara University Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Sahara University Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Sahara University Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MRS SABRINA JAVAID: Mr Speaker, I introduce the Sahara University Bill 2022."

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: The Sahara University Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice for the suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

MRS SABRINA JAVAID: Mr Speaker, I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Sahara University Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Sahara University Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Sahara University Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون سہارا یونیورسٹی 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Sahara University Bill 2022.The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MRS SABRINA JAVAID: Mr Speaker, I move:

"That the Sahara University Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Sahara University Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Sahara University Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 32

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MRS SABRINA JAVAID: Mr Speaker, I move:

"That the Sahara University Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Sahara University Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Sahara University Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون اسپائر یونیورسٹی 2021 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Aspire University Lahore Bill 2021. Mian Shafi Muhammad or any other mover may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That the message of the Governor in respect of the Aspire University Lahore Bill 2021, as passed by the Assembly on 28 September 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Aspire University Lahore Bill 2021, as passed by the Assembly on 28 September 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: Ms Khadija Umer may move the motion for reconsideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for the reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Ms Khadija Umer may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker, I move:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Aspire University Lahore Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون بہاولپور میٹروپولیٹن یونیورسٹی 2021 کو آئین کے قاعدہ(a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021. Mr Muhammad Afzal or any other mover may move the motion for consideration in respect of the Bill neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116 (2)(a) of the Constitution.

MR MUHAMMAD AFZAL: Mr Speaker, I move:

> "That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as passed by the Assembly on 9 March 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as passed by the Assembly on 9 March 2021, be taken into consideration at once." The mover may move the motion for reconsideration of the Bill.

MR MUHAMMAD AFZAL: Mr Speaker, I move:

> "That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

The motion moved and the question is:

"That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. The Mover may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD AFZAL: Mr Speaker, I move:

"That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

Now, the question is:

"That the Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون لاہور یونیورسٹی 2021 کو آئین کے قاعدہ(a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Lahore City University Bill 2021. Ms Sadia Sohail Rana or any other mover may move the motion for consideration in respect of the Bill neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116 (2)(a) of the Constitution.

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker, I move:

"That the Lahore City University Bill 2021, as passed by the Assembly on 19 July 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore City University Bill 2021, as passed by the Assembly on 19 July 2022, be taken into consideration at once." The mover may move the motion for reconsideration of the Bill.

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker, I move:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker, I move:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

Now, the question is:

"That the Lahore City University Bill 2021, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مفت اور لازمی تعلیم 2020 کو آئین کے قاعدہ (a) (2) 116 کے تحت زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: First reading starts.Now, we take up the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020. Ms Shaheena Karim or any other mover may move the motion for consideration in respect of the Bill neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116 (2)(a) of the Constitution.

MS SHAHEENA KARIM: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 21 June 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 21 June 2022, be taken into consideration at once." The mover may move the motion for reconsideration of the Bill.

MS SHAHEENA KARIM: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly has neither assented nor returned by the

Governor as required under Article 116(2)(a) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of this."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS SHAHEENA KARIM: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد سید عثمان محمود پیش کریں گے۔ جی، سید عثمان محمود!

ایوان کا حکومت سے ماچھکہ صادق آباد میں کشتی حادثہ میں شہداء کے لواحقین کے لئے فی الفور مالی امداد کا مطالبہ

سید عثمان محمود: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماچھکہ صادق آباد (ضلع رحیم یار خان) کی حدود میں دریائے سندھ میں کشتی ڈوبنے کے سانحہ پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس سانحہ میں شہید ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر و استقامت کے لئے دُعا گو ہے۔ یہ معزز ایوان پنجاب حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس سانحہ کے شہداء کے لواحقین کے لئے فی الفور مالی امداد کا اعلان کرے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماچھکہ صادق آباد (ضلع رحیم یار خان) کی حدود میں دریائے سندھ میں کشتی ڈوبنے کے سانحہ پر گہرے رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس سانحہ میں شہید ہونے والے افراد کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر و استقامت کے لئے دُعا گو ہے۔ یہ معزز ایوان پنجاب حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس سانحہ کے شہداء کے لواحقین کے لئے فی الفور مالی امداد کا اعلان کرے"

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب حکومت جس طرح سیلاب زدگان کی مالی امداد کے لئے کام کر رہی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی کی جائے گی۔ صرف مجھے یہ check کر لینے دیں کہ اس واقعہ پر کیا ڈی سی نے کوئی report بھیجی ہے؟ اگر نہیں بھیجی تو میں اس کی report منگوا لیتا ہوں اور میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ہم اس پر انشاءاللہ مل کر کام کریں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ ڈی سی رحیم یار خان سے report منگوا لیں اور سید عثمان محمد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ان کے ساتھ وہ report share کر لیں۔ ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ہم اس قرارداد کو pending کر رہے ہیں۔ جی، عثمان صاحب!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ انتہائی serious سانحہ ہوا ہے۔ اس میں تقریباً 22 لوگوں نے اپنی جان دی جو کہ ایک بارات لے کر جا رہے تھے۔ یہ سیلاب سے پہلے کے دنوں کی بات ہے۔ اگر اس واقعہ کو سیلاب سے ہٹ کر دیکھا جائے تو ایک ہی خاندان کے 22 لوگ جو بارات کی شکل میں جا رہے تھی وہ کشتی ڈوبنے سے تمام کے تمام اپنی جان کی بازی ہار گئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ میرے بڑے بھائی مخدوم مرتضیٰ محمود صاحب جو کہ وفاقی حکومت کی طرف سے Federal Minister for Industries کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے NDA کو request کر کے فی کس دس لاکھ روپے ان کے لواحقین کو دلوائے ہیں۔ میری اس ایوان میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ یہ جو ماچھکہ کا علاقہ ہے this is as far flung as one can go towards Punjab.In fact ماچھکہ میں داخل ہونے کے لئے آپ کو پہلے کشمور پھر گڈو اور گھوٹکی سے ہو کر دوبارہ پنجاب میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ Minister Agriculture کو اس بات کا بہتر ادراک ہو گا کیونکہ اس علاقے سے گندم کی purchase میں بھی عموماً صوبائی حکومت کو مسئلہ رہتا ہے۔ آپ پہلے سندھ میں داخل ہوتے ہیں پھر پنجاب میں آتے ہیں۔ میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ جو اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے ہوں ان لوگوں کو تو ہم کیا facilitate کریں گے لیکن وہاں پر ایک riverine force کا انعقاد کیا جائے اور Rescue 1122 کی facility کو need based پر لگایا جائے۔ یہ بات

چھوڑ دیں کہ میں اپوزیشن کی نمائندگی کر رہا ہوں یا میں ایوان میں اپوزیشن کی طرف بیٹھا ہوں these things don't matter. میں need based طور پر یہ request کرتا ہوں کہ وہاں پر rescue اور emergency کی کوئی facility نہیں ہے۔ آپ کے توسط سے اگر اس علاقہ کے لئے riverine force اور Rescue 1122 کو قائم کر دیا جائے اور اگر ہم اس کو priority پر take up کریں تو اس علاقہ کی محرومی میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔ Very kind۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! یہ matter نہیں کرتا کہ آپ حکومت میں ہیں کہ اپوزیشن میں آپ ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔ آپ راجہ صاحب کے ساتھ کل بیٹھ جائیں۔ I assure you whatever maximum we can do, we will do it. اب اگلی قرارداد محترمہ شاہینہ کریم پیش کریں گی۔

محترمہ شاہینہ کریم: جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ پیش کریں گی؟

محترمہ شاہینہ کریم: جی، جناب سپیکر! جو پہلے بات ہو رہی تھی میں اس پر بات کرنا چاہوں گی کہ جو رحیم یار خان میں واقعہ ہوا ہے اس پر ہمیں بہت افسوس ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد کون پڑھے گا؟ محترمہ! آپ پہلے یہ قرارداد پڑھ لیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جی، جناب سپیکر! میں جو پہلے قرارداد پیش ہوئی ہے اس کے ایک important پہلو پر اس ایوان کی توجہ دلوانا چاہتی ہوں کہ ہم عوامی نمائندوں کو اس پہلو پر بھی سوچنا چاہئے کہ اس واقعہ کی اصل وجہ کیا تھی۔ وہ یہ تھی کہ وہ کشتی overloaded تھی۔ تو ہم اپنی عوام کو یہ شعور بھی دیں اور اس پر بھی بات ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس واقعہ پر راجہ صاحب کی duty لگ گئی ہے۔ آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"12 کروڑ عوام کا نمائندہ یہ ایوان پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں گزشتہ 4 ماہ میں ہونے والے ہوشربا اور غیر منصفانہ اضافے پر نہ صرف گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے بلکہ اسے مسترد کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں فی الفور عالمی منڈی میں قیمتوں کی روشنی اور پی ٹی آئی کی گزشتہ وفاقی حکومت کے عوامی ریلیف کے فارمولے کے تناظر میں واضح کمی کی جائے کیونکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ بجلی اور پٹرولیم مصنوعات کے ریٹ میں اضافہ مہنگائی کا وہ طوفان لا چکا ہے جو عام پاکستانی کے لئے ناقابل برداشت ہے"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"12 کروڑ عوام کا نمائندہ یہ ایوان پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں گزشتہ 4 ماہ میں ہونے والے ہوشربا اور غیر منصفانہ اضافے پر نہ صرف گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے بلکہ اسے مسترد کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں فی الفور عالمی منڈی میں قیمتوں کی روشنی اور پی ٹی آئی کی گزشتہ وفاقی حکومت کے عوامی ریلیف کے فارمولے کے تناظر میں واضح کمی کی جائے کیونکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ بجلی اور پٹرولیم مصنوعات کے ریٹ میں اضافہ مہنگائی کا وہ طوفان لا چکا ہے جو عام پاکستانی کے لئے ناقابل برداشت ہے"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"12 کروڑ عوام کا نمائندہ یہ ایوان پٹرولیم مصنوعات اور بجلی کی قیمتوں میں گزشتہ 4 ماہ میں ہونے والے ہوشربا اور غیر منصفانہ اضافے پر نہ صرف گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے بلکہ اسے مسترد کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں فی الفور عالمی منڈی میں قیمتوں کی روشنی اور پی ٹی آئی کی گزشتہ وفاقی حکومت کے عوامی ریلیف کے فارمولے کے تناظر میں واضح کمی کی جائے کیونکہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ بجلی اور

پٹرولیم مصنوعات کے ریٹ میں اضافہ مہنگائی کا وہ طوفان لا چکا ہے جو عام پاکستانی کے لئے ناقابل برداشت ہے"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ضلع چکوال اور چوآسیدن شاہ میں لمپی سکن بیماری سے سینکڑوں جانوروں کی ہلاکت، حکومت سے غریب لوگوں کی امداد کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس ہاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلوانا چاہوں گی کہ ابھی یہاں منسٹر لائیو سٹاک موجود نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہم سب کے علم میں ہے کہ پورے پنجاب میں اس وقت جانوروں کی ایک بیماری Lumpy skin نے hit کیا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے میرے پورے ضلع چکوال میں اور خاص طور پر میرے حلقہ چوا سیدن شاہ بہت زیادہ متاثر ہے۔ وہاں پر زیادہ تر لوگوں کا گزر بسر جانوروں پر منحصر ہے اور وہ ان کا دودھ بیچ کر گزارہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت زیادہ غریب ہیں ان کے پاس ایک یا دو جانور ہی ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے جانور مر گئے ہیں اور ان کی lifeline کٹ گئی ہے۔ ان کی زندگی کا گزر بسر رک گیا ہے۔ یہاں پر میں منسٹر لائیو سٹاک سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ وہ ایک بار ضلع چکوال کا ضرور visit کریں اور پورے پنجاب کا ایک estimate لیں۔ جتنے لوگوں کا نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ لگائیں اور ان لوگوں کو جو بھی compensate کیا جا سکتا ہے وہ ان کو ضرور کیا جائے۔ ہمارا جو لائیو سٹاک کا administrative staff ہے وہ پوری کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے دن رات efforts بھی کی ہیں لیکن یہ pandemic کی طرح پھیل گیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ out of control ہو گیا ہے۔ اس لئے میں

یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گی کہ جیسا کہ چیف منسٹر صاحب نے announce کیا تھا کہ وہ سرکاری بھرتیاں کھول رہے ہیں تو اس میں سب سے پہلے priority پر محکمہ لائیوسٹاک کی بھرتیاں مکمل کی جائیں تاکہ جو سٹاف کی کمی ہے وہ پوری ہو اور لوگوں کو جتنی بھی حکومت کی طرف سے مدد مل سکتی ہے وہ ضرور ملے۔ منسٹر لائیوسٹاک ضلع چکوال کا visit کریں اور وہاں پر جو بھی کمی پیشی ہے ان کو پورا کریں۔ جو بھی ممکن through financial aid compensation یا جانوروں کی صورت میں وہ ضرور کی جائے تاکہ جو غریب لوگ ہیں وہ اپنے حالات بہتر کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل صحیح ہے۔ راجہ صاحب! آپ راجہ یاسر صاحب، جناب آفتاب اکبر صاحب اور چکوال کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں ان کے ساتھ محترمہ مہوش سلطانہ کو بھی شامل کریں اور منسٹر لائیوسٹاک سے کہیں کہ اس حوالے سے چکوال کا visit کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، طارق مسیح گِل صاحب!

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! ان کی تحریک التوائے کار کو کل پر رکھیں۔ گِل صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار کل کے لئے decide ہو گئی ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! میں نے documents بھی دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کل بات بھی کر لیجئے گا۔ میں نے tomorrow کے لئے کہہ دیا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظہیر عباس صاحب!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! میری یہ خواہش تھی کہ اپوزیشن کے زیادہ سے زیادہ فاضل ممبران یہاں پر موجود ہوتے۔ میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جو آئینی اور سیاسی بحران آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بحران ختم ہو چکا ہے اور پنجاب کے عوام نے سکھ کا سانس لیا

ہے کہ ہم نے اپنی ترقی کی طرف اور پنجاب کی ڈویلپمنٹ کی طرف سفر جاری کیا ہے۔ پنجاب کے لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں لیکن اپوزیشن کے اراکین جو خاص طور پر regime change agenda کے حوالے سے افواہوں کی فیکٹریوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ ان کو یہ چیز ہضم نہیں ہو رہی کہ پنجاب اسمبلی احسن طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ احسن طریقے سے صوبہ کے معاملات کو چلا رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں جو آئینی اور سیاسی بحران تھا وہ دور ہو چکا ہے۔ اب اپوزیشن کے لوگوں کو اور لندن میں بیٹھے لوگوں کو اس چیز کی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم لوگوں نے بیرونی agenda کے تحت جو کام خراب کیا تھا، ہم نے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے جو regime change agenda جاری کیا تھا اب دوبارہ سے افواہوں کی فیکٹریاں شروع ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم عمران خان کے کرور کرز ہیں اور صوبہ پنجاب میں کسی بھی آئینی یا سیاسی بحران کو ہم جنم نہیں لینے دیں گے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب کی جماعت اور ہماری جماعت پاکستان تحریک انصاف اکٹھے ہیں۔ اگر کوئی بھی شخص یہ سمجھتا ہے اور دوبارہ سے کوئی بحران کھڑا کرنے کے لئے افواہیں پھیلا رہا ہے تو ہم اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ پہلے بھی ہم نے آپ کو بھرپور طریقے سے اس ایوان میں شکست دی تھی اور آئندہ بھی دیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے۔ اللہ خیر کرے گا۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ سیمابیہ طاہر!

محکمہ سکول میں لیب اٹنڈنٹس کی بھرتی اور ماسٹر اور ایم فل اہلکاران کے سکیل کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک بہت اہم issue کی طرف اس ایوان کی توجہ دلوانا چاہتی ہوں۔ میں راجہ بشارت صاحب کی مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے regime change سے پہلے کے tenure میں کافی آگے تک چیزیں process کی تھیں۔

جناب سپیکر! محکمہ سکول ایجوکیشن میں لیب اٹنڈنٹس ہوتے ہیں۔ ان کا ہمارے سکولوں میں بڑا اہم کردار ہوتا ہے لیکن unfortunately وہ متاثر ہو رہے ہیں۔ ہماری اپوزیشن پھر یہ بھی کہتی ہے کہ ہم پرانے دور کا رونا کیوں روتے ہیں تو ہم اس لئے رونا روتے ہیں کیونکہ وہ دور ایسا تھا کہ جس میں ایسے طبقے یا کسی بھی ایسے سکیل پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ یہ بہت کچھ کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا۔ ہمارے یہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو طالب علم بہت اچھے نمبرز لے رہا ہوتا لیکن جب پریکٹیکل ہوتا ہے تو وہاں پر وہ طالب علم لیب اٹنڈنٹس نہ ہونے کی وجہ سے کافی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور ان کے نمبرز کافی کم ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ پچھلی دفعہ بھی ہماری ہی حکومت تھی کہ جس نے ان کی summary آگے بھجوائی تھی اور وہ محکمہ خزانہ تک پہنچی تھی لیکن اس پر آگے کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو وہ سکیل دیا گیا ہے اور انہیں وہ تنخواہ مل رہی ہے جو ایک ڈرائیور کی تنخواہ ہے۔ ان لیب اٹنڈنٹس میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے Master اور M.Phil. کیا ہوا ہے۔ اگر ایسے تعلیم یافتہ لوگوں کو ہم سکیل-1 میں رکھ رہے ہیں تو یہ معاملہ قابل غور ہے اور ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ میری اس ایوان سے اتنی درخواست ہے کہ جس طرح راجہ بشارت صاحب نے پہلے بھی اس issue پر step لیا تھا اسی طرح ہمارے پرائمری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن منسٹر جناب مراد راس نے بھی summary کو آگے بھیجا ہے۔ میں چاہوں گی کہ یہ ایوان اس issue پر ان لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی action ضرور لے۔

جناب سپیکر: آج ڈاکٹر مراد راس صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔ آپ کا یہ issue انشاءاللہ settle ہو جائے گا۔ ہم آپ کی یہ بات ان کے notice میں لے آئیں گے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 14۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Details about illegal occupants on state agricultural land in Mouza Machhana, Kasur *(Question No. 1297)* 1195
-Details about plantation besides the linked roads in PP-137 and PP-138, Sheikhupura *(Question No. 1407)* 1143
-Details about plants species planted in plantation compaign *(Question No.1395)* 1142
-Illegal hunting of Partridge and Quail *(Question No. 7762*)* 1136
-Regularization of veterinary assistant working on contract in Gujranwala *(Question No. 7007*)* 918

ABBAS ALI SHAH, SYED *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Action against theft of wood in forests of Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 7571*)* 1135
-Allocated budget and area of Zoo constructed on Rao Sikandar Road, Okara *(Question No.7266*)* 1134
-Allocated budget for protection of Wildlife *(Question No. 3810*)* 1122
-Annual preparation of Pong in Fish Farms of Fisheries Department *(Question No. 5105*)* 1124
-Area of Forests in tehslils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 7209*)* 1133
-Causes of fire in Lashari Wala forest head Tounsa Barrage *(Question No. 7032*)* 1129
-Details about amount spent on Pangolin Day celebrated in Lahore Zoo *(Question No. 6970*)* 1105
-Details about area for big animals according to rules in the Zoo Lahore *(Question No. 5350*)* 1095
-Details about employees and area of Dodhlaan Forest Bahawalnagar *(Question No. 7681*)* 1110
-Details about fee and process of issuance of shooting licence *(Question No. 5445*)* 1098
-Details about offices, employees, expenditures and vehicles in Forest Department Bahawalnagar *(Question No. 7682*)* 1117
-Details about plantation besides the linked roads in PP-137 and PP-138, Sheikhupura *(Question No. 1407)* 1144
-Details about plants species planted in plantation compaign *(Question No.1395)* 1143
-Details about rest houses, vehicles, expenditures and area of Forest Department Faisalabad *(Question No. 7054*)* 1130

PAGE NO.

-Details about side effects of pesticides *(Question No. 6783*)* 1102
-Details about use of arsenic free water for Fish Farms *(Question No. 2896*)* 1119
-Details about violation of rules of catching fish *(Question No. 2901*)* 1120
-Establishment of Wildlife Park in Khanewal *(Question No. 5349*)* 1092
-Expenses occurred upon Billion Tree Project in the province *(Question No. 7431*)* 1106
-Extinction of migrants birds due to illegal hunting *(Question No. 1431)* 1144
-Illegal hunting of Partridge and Quail *(Question No. 7762*)* 1137
-Number of Fish Farms and production of Pong in tehsil Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No. 5389*)* 1126
-Number of offices and staff in Fisheries Department Sargodha division *(Question No. 8221*)* 1139
-Number of Pangolins in Zoo Rawalpindi *(Question No. 6887*)* 1104
-Number of registered Fish Farms in the province *(Question No. 1386)* 1142
-Production and breeding of fish in hatcheries in the province *(Question No. 5560*)* 1101
-Production of Pong in hatcheries in 2019-20 *(Question No. 5630*)* 1128
-Progress of Forest Management Information System *(Question No. 3520*)* 1121
-Projects of processing plants of shrimps *(Question No. 3572*)* 1090
-Steps taken to save the zoo from desolation in Bahawalpur *(Question No. 8175*)* 1138
-Upgradation of Jallo Wildlife Park as Theme Park *(Question No. 4179*)* 1091
-Upgradation of wildlife check posts according to modern requirments *(Question No. 4156*)* 1123

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amongst the students due to discretionary powers of examiner to granting marks in practical of F.A and F.Sc 1205
-Demand for registration of harvesters machineries in the province 1332
-The future of students fear to be dark due to corrupt management of Chenab College district Jhang 1202

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-24th August, 2022 863
-31st August, 2022 963
-7th September, 2022 1083
-12th September, 2022 1161
-13th September, 2022 1229

AHMAD KHAN, MR.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 1155

RESOLUTION regarding-

-Demand for cancelling the fake cases against Opposition Leader of Sindh Assembly Haleem Adil Sheikh and releasing him 1156

PAGE NO.

AKHTAR ALI, CHAUDRY
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about incident of dacoity in Muhafiz Town Lahore 1200
QUESTIONS regarding-
-Benefits of Genetic Improvement Project and Silage Project *(Question No. 4057*)* 874
-Capacity and current number of women living in Dar ul Amaan Lahore *(Question No. 2367*)* 996
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Lahore *(Question No. 8081*)* 1320
-Details about offices, employees, budget and working of institutions of Social Welfare Department in Lahore *(Question No. 831)* 1021
-Details about state land and departmental ownership in PP-154, Lahore *(Question No. 2946*)* 1184
-Employees, residences and area of Veterinary Research Institute Lahore Cantt. *(Question No. 4056*)* 869
-Number of Welfare hospitals in Lahore and details about operation theaters and labour rooms therein *(Question No. 7857*)* 1312
-Offices, budget and employees in Social Welfare Department Lahore *(Question No. 3057*)* 999
ALI HAIDAR AGHA
QUESTION regarding-
-Approval of new dispensaries in Chak Haiderabad PP-134, Nankana Sahib *(Question No. 8262*)* 926
AMAN ULLAH WARRAICH, MR.
QUESTION regarding-
-Details about granting tehsil status to Qila Didar Singh, Gujranwala *(Question No. 1311)* 1197
ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about Dar ul Amaans in South Punjab *(Question No. 1190*)* 990
-Increase in number of beggers in city Okara *(Question No. 1500*)* 992
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Advanced facilities in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 1247
-Allocated funds for facilities and vacant posts in schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Bahawalnagar *(Question No. 8047*)* 1318
-Allocated funds for schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Sheikhupura and details about vacant posts therein *(Question No. 8136*)* 1324
-Details about amount received in contribution fund in Bahawalnagar *(Question No. 8046*)* 1317

PAGE NO.

-Details about area, budget, vacant posts, missing facilities and establishment of Kulsoom Social Security Hospital Okara *(Question No. 7452*)* 1293
-Details about buildings of schools and colleges of Labour Department in district Sargodha *(Question No. 7474*)* 1299
-Details about closure of scholorship of childern of kiln workers *(Question No. 6551*)* 1281
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Lahore *(Question No. 8081*)* 1321
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Bahawalpur *(Question No. 1445)* 1328
-Details about deduction from salaries of registered workers in Labour Department in Lahore *(Question No. 8073*)* 1320
-Details about dispensaries, hospitals and schools of Labour Department in Sheikhupura *(Question No. 7714*)* 1306
-Details about offices, employees, schools, dispensaries and registered workers in Labour Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 7462*)* 1294
-Details about wards, beds, and staff in Social Security Mini Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 6379*)* 1272
-Details about ban on Labour Inspection and constitution of Anti Harrrasment Committees *(Question No. 6545*)* 1280
-Details about converting the hospital of PESSI into dispensary in Sahiwal *(Question No. 7156*)* 1292
-Details about employees, missing facilities and establishment of workers welfare Higher Secondary School Gujranwala *(Question No. 6557*)* 1282
-Details about employees, vehicles, income and expenditures of Labour and Human Resource Department Okara *(Question No. 7044*)* 1288
-Details about receipt of grant by Social Security institute from the Government *(Question No. 6583*)* 1286
-Details about recruitment on vacant posts of Gynae Specialist in Social Security Hospitals *(Question No. 7010*)* 1287
-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)* 1279
-Equipments and available facilities in operation theater and labour room of Labour Welfare Hospital Khushab *(Question No. 7856*)* 1310
-Establishment of Labour Colonies in the province *(Question No. 6033*)* 1269
-Establishment of separate schools for childern of kiln workers in Chiniot *(Question No.7827*)* 1309
-Expenditures of Punjab Employees Social Security Department in 2019-20 *(Question No. 7011*)* 1287
-Fixation of minimum labour for labourers in the province *(Question No. 6517*)* 1276
-Number of beds, wards and vacant posts in Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 8021*)* 1315

PAGE NO.

-Number of factories and employees in Mandi Bahauddin *(Quesetion No. 7464*)* 1296
-Number of hospitals and dispensaries of Social Security in Chiniot *(Question No. 7826*)* 1307
-Number of hospitals of Labour Department and establishment of more hospitals in the province *(Question No. 4044*)* 1266
-Number of offices, schools and dispensaries in Labour Department in Jhelum *(Question No. 7568*)* 1303
-Number of registered factories in Sargodha *(Question No.7473*)* 1298
-Number of registered factory workers in the province *(Question No. 7548*)* 1300
-Number of Welfare hospitals in Lahore and details about operation theaters and labour rooms therein *(Question No. 7857*)* 1312
-Projects of discouragement of Child Labour *(Question No. 6252*)* 1271
-Provision of facilities in dispensaries of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 4042*)* 1259
-Recruitment of registered persons against Employment Exchange Department *(Question No. 6171*)* 1270
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 1251
-Vacant posts of ward boy and nurses in Social Security Hospitals in Lahore *(Question No. 1443)* 1327

AYSHA IQBAL, MS.
QUESTIONS regarding-
-Budget and offices of department prevention of cruelty to animals *(Question No.7224*)* 919
-Causes of fire in Lashari Wala forest head Tounsa Barrage *(Question No. 7032*)* 1128
-Details about fee and process of issuance of shooting licence *(Question No. 5445*)* 1098
-Fixation of minimum labour for labourers in the province *(Question No. 6517*)* 1275

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
QUESTION regarding-
-Extinction of migrants birds due to illegal hunting *(Question No. 1431)* 1144

BILAL AKBAR KHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for veterinary hospitals and dispensaries in Narowal *(Question No. 6018*)* 916
-Details about inquiries against employees and Patwaries in Revenue Department PP-49, Narowal *(Question No.1250)* 1194
-Details about veterinary hospitals dispensaries and availability of vaccine and medicine in PP-49, Narowal *(Question No. 5980*)* 914

PAGE NO.

BILLS-

-Consideration of the message of the Governor about the Aspire University Lahore Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 1344-1346

-The Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 1347-1349

-The Evacuee Property and Displaced Persons Law (Repeal) (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 1212-1214

-The Factories (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 1216-1218

-The Forest (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 1218-1220

-The Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 930
(Considered and passed by the House) 932-934,1147-1150

-The Lahore City University Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 1349-1351

-The Multan University of Science and Technology Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1335
(Considered and passed by the House) 1336-1338

-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 1210-1212

-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 1145-1147

-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 1351-1353

-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 1207-1209

-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 1214-1216

-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 934
(Considered and passed by the House) 936-938, 1150-1152

-The Sahara University Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1341
(Considered and passed by the House) 1343-1344

-The University of Kamalia Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 1032-1034

C

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Details about incident of dacoity in Muhafiz Town Lahore 1200

D

DISCUSSION On-

-Flood Relief 1035

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Privilage Motion No.19 945

PAGE NO.

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Details about offices, employees, schools, dispensaries and registered workers in Labour Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 7462*)* 1294
-Number of factories and employees in Mandi Bahauddin *(Quesetion No. 7464*)* 1295
-Number of veterinary hospitals and staff posted therein Mandi Bahauddin *(Question No. 7375*)* 921

FAROOQ AMANULLAH DRESHAK, SARDAR
REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Punjab Local Government Bill 2021 1207

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-Deceased of flood 967

FIRDOUS RAHNA, MS.
QUESTION regarding-
-Number of women employees in Dar ul Amaan for Women Faisalabad *(Question No. 4018*)* 1007

FOREST, WILDLIFE & FISHRIES DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Action against theft of wood in forests of Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 7571*)* 1134
-Allocated budget and area of Zoo constructed on Rao Sikandar Road, Okara *(Question No.7266*)* 1133
-Allocated budget for protection of Wildlife *(Question No. 3810*)* 1121
-Annual preparation of Pong in Fish Farms of Fisheries Department *(Question No. 5105*)* 1123
-Area of Forests in tehslils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 7209*)* 1132
-Causes of fire in Lashari Wala forest head Tounsa Barrage *(Question No. 7032*)* 1128
-Details about amount spent on Pangolin Day celebrated in Lahore Zoo *(Question No. 6970*)* 1105
-Details about area for big animals according to rules in the Zoo Lahore *(Question No. 5350*)* 1094
-Details about employees and area of Dodhlaan Forest Bahawalnagar *(Question No. 7681*)* 1109
-Details about fee and process of issuance of shooting licence *(Question No. 5445*)* 1098
-Details about offices, employees, expenditures and vehicles in Forest Department Bahawalnagar *(Question No. 7682*)* 1116
-Details about plantation besides the linked roads in PP-137 and PP-138, Sheikhupura *(Question No. 1407)* 1143

PAGE NO.

-Details about plants species planted in plantation compaign *(Question No.1395)* 1142
-Details about rest houses, vehicles, expenditures and area of Forest Department Faisalabad *(Question No. 7054*)* 1129
-Details about side effects of pesticides *(Question No. 6783*)* 1102
-Details about use of arsenic free water for Fish Farms *(Question No. 2896*)* 1119
-Details about violation of rules of catching fish *(Question No. 2901*)* 1119
-Establishment of Wildlife Park in Khanewal *(Question No. 5349*)* 1092
-Expenses occurred upon Billion Tree Project in the province *(Question No. 7431*)* 1106
-Extinction of migrants birds due to illegal hunting *(Question No. 1431)* 1144
-Illegal hunting of Partridge and Quail *(Question No. 7762*)* 1136
-Number of Fish Farms and production of Pong in tehsil Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No. 5389*)* 1126
-Number of offices and staff in Fisheries Department Sargodha division *(Question No. 8221*)* 1139
-Number of Pangolins in Zoo Rawalpindi *(Question No. 6887*)* 1103
-Number of registered Fish Farms in the province *(Question No. 1386)* 1142
-Production and breeding of fish in hatcheries in the province *(Question No. 5560*)* 1101
-Production of Pong in hatcheries in 2019-20 *(Question No. 5630*)* 1127
-Progress of Forest Management Information System *(Question No. 3520*)* 1120
-Projects of processing plants of shrimps *(Question No. 3572*)* 1089
-Steps taken to save the zoo from desolation in Bahawalpur *(Question No. 8175*)* 1137
-Upgradation of Jallo Wildlife Park as Theme Park *(Question No. 4179*)* 1091
-Upgradation of wildlife check posts according to modern requirments *(Question No. 4156*)* 1122

G

GHAZANFAR ABBAS, MR. *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Action against transgenders bagging on roads *(Question No. 419)* 1015
-Admission procedure of childern in shelter homes, and number of orphans therein the province *(Question No. 1300)* 1030
-Cancellation of registration of NGOs in the province *(Question No. 786)* 1017
-Capacity and current number of women living in Dar ul Amaan Lahore *(Question No. 2367*)* 997
-Construction of shelter homes at district level *(Question No. 582)* 1016
-Details about Aid for deserving peoples by Social Welfare Department *(Question No. 3128*)* 1002
-Details about budget of sub departments of Social Welfare *(Question No. 1047)* 1028

PAGE NO.

-Details about Dar ul Amaans and employees in Faisalabad *(Question No. 2744*)* 998
-Details about Dar ul Amaans in South Punjab *(Question No. 1190*)* 990
-Details about deserving people and procedure of distribution of funds in Bait ul Maal *(Question No. 787)* 1018
-Details about institutions and employees in Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2747*)* 999
-Details about institutions of Social Welfare Department in Rajanpur *(Question No. 3173*)* 1004
-Details about institutions supporting orphan childs *(Question No. 2094*)* 986
-Details about Jahaiz Fund for destitute and orphan girls *(Question No. 1441*)* 975
-Details about NGOs registered from Social Welfare *(Question No. 2093*)* 983
-Details about NGOs registered in Rahim Yar Khan *(Question No. 2284*)* 996
-Details about NGOs working against drug addiction *(Question No. 1969*)* 995
-Details about office, funds and applicatin received for dowery in Bait ul Maal district Rahim Yar Khan *(Question No. 3434*)* 1006
-Details about offices, employees, budget and working of institutions of Social Welfare Department in Lahore *(Question No. 831)* 1021
-Details about projects of Social Welfare in Dera Ghazi Khan *(Question No. 848)* 1022
-Details about Punjab Women Protection Authority Act 2017 *(Question No. 1106*)* 989
-Details about social welfare organizations in the province *(Question No. 1186*)* 989
-Details about vacant posts in Sanat Zaar Khanewal *(Question No. 3580*)* 1006
-Details about Women Protection Centre in Faisalabad *(Question No. 1327)* 991
-Developments/welfare projects of Bait ul Maal Punjab *(Questio No. 1289)* 1029
-Increase in number of beggers in city Okara *(Question No. 1500*)* 992
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 1548*)* 993
-Institutions of Social Welfare in Rahim Yar Khan *(Question No. 1811*)* 994
-Number of childrens in Dar ul Atfaal Dera Ghazi Khan *(Question No.3122*)* 1002
-Number of dumb and deaf childerns in Chiniot *(Question No. 5207*)* 1014
-Number of girls in Kashana Lahore and details about arrangement of their marriage *(Question No. 4433*)* 1009
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalnagar *(Question No. 5071*)* 1012
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 5081*)* 1013
-Number of institutions of Social Welfare in Khushab and details about vacant posts in offices of Qaidabad *(Question No. 961)* 1026
-Number of Members Punjab Bait ul Maal Council and details about their posting period and privileges *(Question No. 3370*)* 1005

PAGE NO.

-Number of offices and employees in Social Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 892)* 1023
-Number of registered NGOs and procedure of registration in the province *(Question No. 4761*)* 1011
-Number of shelter homes and facilities therein Lahore *(Question No. 3292*)* 1004
-Number of women and available facilities in Dar ul Amaans in the province *(Question No. 935)* 1025
-Number of women employees in Dar ul Amaan for Women Faisalabad *(Question No. 4018*)* 1008
-Offices, budget and employees in Social Welfare Department Lahore *(Question No. 3057*)* 1000
-Procedure of issuance of disability certificate in Rajanpur *(Question No. 4660*)* 1010
-Provision of employment to handicapped persons *(Question No. 4160*)* 1008
-Running projects of Social Welfare Department *(Question No. 933)* 1024

GHULAM QASIM HINJRA, MLIK
QUESTION regarding-
-Awarding ownership rights in Kachi Abadies in PP-268, Kot Addu *(Question No. 1201)* 1189

H

HAMID RASHID, MR.
QUESTION regarding-
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 1548*)* 993

HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Anxiety amongst the students due to discretionary powers of examiner to granting marks in practical of F.A and F.Sc 1205
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1040
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for providing alternate land for area washed away by the River in Mouza Sanbhal district Chiniot 968

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about ban on Labour Inspection and constitution of Anti Harrrasment Committees *(Question No. 6545*)* 1279
-Number of women and available facilities in Dar ul Amaans in the province *(Question No. 935)* 1024
-Running projects of Social Welfare Department *(Question No. 933)* 1024

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Energy & Food)*
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1037

PAGE NO.

J

JAVAID AKHTER, MR.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1049
JOYCE RUFIN JULIUS, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for arresting the accused persons involve in dacoity in house of an honorable lady MPA 1220

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Budget of department of prevention of cruelty to animals *(Question No. 4825*)* 883
-Details about institutions supporting orphan childs *(Question No. 2094*)* 986
-Details about NGOs registered from Social Welfare *(Question No. 2093*)* 983
KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-Consideration of the message of the Governor about the Aspire University Lahore Bill 2022 1344
MOTION regarding-
-Consideration of the message of the Governor about the Aspire University Lahore Bill 2022 1344
KHALIDA MANSOOR, MS.
QUESTION regarding-
-Details about Women Protection Centre in Faisalabad *(Question No. 1327)* 991
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 5822*)* 906
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 5081*)* 1012
-Steps taken for eradication of Locust and details about financial assistance of farmers *(Question No. 4938*)* 1186
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-One minute quietness on death of Queen Elizabeth 1167

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Advanced facilities in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 1246

PAGE NO.

-Allocated funds for schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Sheikhupura and details about vacant posts therein *(Question No. 8136*)* 1323
-Allocated funds for facilities and vacant posts in schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Bahawalnagar *(Question No. 8047*)* 1318
-Details about amount received in contribution fund in Bahawalnagar *(Question No. 8046*)* 1316
-Details about area, budget, vacant posts, missing facilities and establishment of Kulsoom Social Security Hospital Okara *(Question No. 7452*)* 1293
-Details about ban on Labour Inspection and constitution of Anti Harrrasment Committees *(Question No. 6545*)* 1279
-Details about employees, missing facilities and establishment of workers welfare Higher Secondary School Gujranwala *(Question No. 6557*)* 1282
-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)* 1279
-Details about buildings of schools and colleges of Labour Department in district Sargodha *(Question No. 7474*)* 1298
-Details about closure of scholorship of childern of kiln workers *(Question No. 6551*)* 1281
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Bahawalpur *(Question No. 1445)* 1327
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Lahore *(Question No. 8081*)* 1320
-Details about converting the hospital of PESSI into dispensary in Sahiwal *(Question No. 7156*)* 1292
-Details about deduction from salaries of registered workers in Labour Department in Lahore *(Question No. 8073*)* 1320
-Details about dispensaries, hospitals and schools of Labour Department in Sheikhupura *(Question No. 7714*)* 1306
-Details about employees, vehicles, income and expenditures of Labour and Human Resource Department Okara *(Question No. 7044*)* 1288
-Details about offices, employees, schools, dispensaries and registered workers in Labour Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 7462*)* 1294
-Details about receipt of grant by Social Security institute from the Government *(Question No. 6583*)* 1285
-Details about recruitment on vacant posts of Gynae Specialist in Social Security Hospitals *(Question No. 7010*)* 1286
-Details about wards, beds, and staff in Social Security Mini Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 6379*)* 1272
-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)* 1278
-Equipments and available facilities in operation theater and labour room of Labour Welfare Hospital Khushab *(Question No. 7856*)* 1309

PAGE NO.

-Establishment of Labour Colonies in the province *(Question No. 6033*)* 1269
-Expenditures of Punjab Employees Social Security Department in 2019-20 *(Question No. 7011*)* 1287
-Establishment of separate schools for childern of kiln workers in Chiniot *(Question No.7827*)* 1309
-Fixation of minimum labour for labourers in the province *(Question No. 6517*)* 1275
-Number of beds, wards and vacant posts in Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 8021*)* 1314
-Number of factories and employees in Mandi Bahauddin *(Quesetion No. 7464*)* 1295
-Number of hospitals and dispensaries of Social Security in Chiniot *(Question No. 7826*)* 1307
-Number of hospitals of Labour Department and establishment of more hospitals in the province *(Question No. 4044*)* 1266
-Number of offices, schools and dispensaries in Labour Department in Jhelum *(Question No. 7568*)* 1303
-Number of registered factories in Sargodha *(Question No.7473*)* 1297
-Number of registered factory workers in the province *(Question No. 7548*)* 1300
-Number of Welfare hospitals in Lahore and details about operation theaters and labour rooms therein *(Question No. 7857*)* 1312
-Projects of discouragement of Child Labour *(Question No. 6252*)* 1271
-Provision of facilities in dispensaries of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 4042*)* 1259
-Recruitment of registered persons against Employment Exchange Department *(Question No. 6171*)* 1270
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 1251
-Vacant posts of ward boy and nurses in Social Security Hospitals in Lahore *(Question No. 1443)* 1327

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-QUESTIONS regarding-

-Allocated funds and number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 5822*)* 906
-Allocated funds for veterinary hospitals and dispensaries in Narowal *(Question No. 6018*)* 916
-Approval of new dispensaries in Chak Haiderabad PP-134, Nankana Sahib *(Question No. 8262*)* 926
-Availability of medicines in veterinary hospitals and dispensaries in Rajanpur *(Question No. 5967*)* 911
-Availability of slaughter house and details about slaughtering fee in Shahpur Kanjran, Lahore *(Question No. 5608*)* 904
-Benefits of Genetic Improvement Project and Silage Project *(Question No. 4057*)* 874

PAGE NO.

-Budget and offices of department prevention of cruelty to animals *(Question No.7224*)* 919
-Budget of department of prevention of cruelty to animals *(Question No. 4825*)* 883
-Details about completion of Veterinary University Bahawalpur and Departments therein *(Question No. 5811*)* 905
-Details about establishment of DNA Bank in the province *(Question No. 5587*)* 891
-Details about introducing Veterinary University Ravi Campus Pattoki as Agri Tourism *(Question No. 4154*)* 902
-Details about making Kasur as disease free zone *(Question No. 4174*)* 902
-Details about mobile vaccination of animals *(Question No. 7435*)* 921
-Details about mobile veterinary units in the province *(Question No. 7516*)* 923
-Details about powers of veterinary inspectors under Dourine Act 1910 *(Question No. 4181*)* 903
-Details about projects of protection of calfs *(Question No. 5636*)* 905
-Details about veterinary hospitals, dispensaries and availability of medicines in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 7688*)* 924
-Details about veterinary hospitals dispensaries and availability of vaccine and medicine in PP-49, Narowal *(Question No. 5980*)* 914
-Details about veterinary hospitals and dispensaries in PP-189, Okara *(Question No. 6351*)* 917
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 5972*)* 912
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Sadiqabad *(Question No. 5834*)* 908
-Employees, residences and area of Veterinary Research Institute Lahore Cantt. *(Question No. 4056*)* 869
-Establishment of Veterinary and Animal Uuniversity in South Punjab *(Question No. 5920*)* 909
-Facility of Laboratory tests in University of Veterinary and Animal Sciences *(Question No. 5954*)* 910
-Non availability of vaccine of Muh Khur disease in Harbanspura and Gawalmandi Veterinary Hospitals, Lahore *(Question No. 7252*)* 920
-Number of dairy and poultry farms in Sahiwal and details about provision of loans to them *(Question No. 5392*)* 886
-Number of District wise offices of Veterinary and Livestock Department in the province *(Question No. 1433)* 929
-Number of veterinary hospitals and staff posted therein Mandi Bahauddin *(Question No. 7375*)* 921
-Number of veterinary hospitals and staff therein Lahore *(Question No. 5564*)* 903
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in district Narowal *(Question No. 5342*)* 898
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in PP-141, Shiekhupura *(Question No. 8304*)* 927

PAGE NO.

-Preparation of injections in Veterinary Research Institute Lahore Cantt *(Question No. 4158*)* 879
-Provision of mobile veterinary units in Jarranwala and Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3982*)* 901
-Purchase of equipments and machinary and annual budget of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 1372)* 928
-Regularization of veterinary assistant working on contract in Gujranwala *(Question No. 7007*)* 918
-Running projects of Livestock and Dairy Development Board *(Question No. 5607*)* 904
-Shortage of medicines in Veterinary Hospitals of Sahiwal *(Question No. 5683*)* 894
-Solutions of current issues of University of veterinary and Animal Sciences Bahawalpur *(Question No. 7512*)* 922

M

MAHMOOD UL HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Sheikhupura and details about vacant posts therein *(Question No. 8136*)* 1323
-Details about dispensaries, hospitals and schools of Labour Department in Sheikhupura *(Question No. 7714*)* 1306
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in PP-141, Shiekhupura *(Question No. 8304*)* 927

MANAN KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in district Narowal *(Question No. 5342*)* 898

MANSOOR AHMED KHAN, NAWABZADA *(Minister of Revenue)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Awarding ownership rights in Kachi Abadies in PP-268, Kot Addu *(Question No. 1201)* 1190
-Change of stamp paper due to prevention from fraud *(Question No. 1367)* 1199
-Completion of Lalazar Housing Scheme Jhang and awarding ownership rights to the employees *(Question No. 3323*)* 1185
-Details about granting tehsil status to Qila Didar Singh, Gujranwala *(Question No. 1311)* 1197
-Details about illegal occupants on state agricultural land in Mouza Machhana, Kasur *(Question No. 1297)* 1195
-Details about inhabited and uninhabited state land in tehsil Rojhan *(Question No. 929)* 1188
-Details about inquiries against employees and Patwaries in Revenue Department PP-49, Narowal *(Question No.1250)* 1194

PAGE NO.

-Details about posting period and number of Patwaries and vacant posts in tehsil Sadiqabad *(Question No. 1241)* 1194
-Details about state land and departmental ownership in PP-154, Lahore *(Question No. 2946*)* 1185
-Details about state land and illegal occupant in district Faisalabad *(Question No. 3224*)* 1176
-Establishment of more land record centers in Sahiwal *(Question No.1336)* 1198
-Issuance of funds for completion of Circuit House in Sahiwal *(Question No. 1306)* 1196
-Number of stamp vendors and details about procedure of issuance of license in Rajanpur *(Question No. 1208)* 1191
-Provision of facilities in Kachi Abadies in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1209)* 1193
-Provision of online Furd in the province *(Question No. 1207)* 1190
-Steps taken for eradication of Locust and details about financial assistance of farmers *(Question No. 4938*)* 1186

MARGHOOB AHMAD, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Occupation on land of farmers by Ravi Urban Development Authority despite of stay orders of Supreme Court 1168

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for facilities and vacant posts in schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Bahawalnagar *(Question No. 8047*)* 1318
-Details about amount received in contribution fund in Bahawalnagar *(Question No. 8046*)* 1316
-Details about employees and area of Dodhlaan Forest Bahawalnagar *(Question No. 7681*)* 1109
-Details about offices, employees, expenditures and vehicles in Forest Department Bahawalnagar *(Question No. 7682*)* 1116
-Details about veterinary hospitals, dispensaries and availability of medicines in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 7688*)* 924
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalnagar *(Question No. 5071*)* 1011

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Local Government & Community Development)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 939
RESOLUTION regarding-
-Condemnation on fake and baseless cases registered against Chairman PTI Mr. Imran Khan 940

MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1062

	PAGE NO.
POINT OF ORDER regarding-	
-Death of number of animals from Lumpy Skin disease in Choa Saidan Shah, Chakwal	1358
QUESTION regarding-	1102
-Details about side effects of pesticides *(Question No. 6783*)*	
MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR ENERGY & FOOD	
-See under Husnain Bahadar, Sardar	
MINISTER FOR FINANCE	
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.	
MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES	
-See under Abbas Ali Shah, Syed	
MINISTER FOR HOME & PRISONS	
-See under Muhammad Hashim Dogar, Mr.	
MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT	
-See under Shahab-ud-Din Khan, Mr.	
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE	
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.	
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT	
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian	
MINISTER OF REVENUE	
-See under Mansoor Ahmed Khan, Nawabzada	
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL	
-See under Ghazanfar Abbas, Mr.	
MOMINA WAHEED, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Cancellation of registration of NGOs in the province *(Question No. 786)*	1017
-Details about deserving people and procedure of distribution of funds in Bait ul Maal *(Question No. 787)*	1018
-Details about making Kasur as disease free zone *(Question No. 4174*)*	902
-Details about powers of veterinary inspectors under Dourine Act 1910 *(Question No. 4181*)*	903
-Projects of processing plants of shrimps *(Question No. 3572*)*	1089
-Provision of online Furd in the province *(Question No. 1207)*	1190
-Upgradation of Jallo Wildlife Park as Theme Park *(Question No. 4179*)*	1091
MOTIONS regarding-	
-Consideration of the message of the Governor about the Aspire University Lahore Bill 2022	1344
-The Multan University of Science and Technology Bill 2022	1334
-The Sahara University Bill 2022	1340
-Suspension of rules for presentation of a resolution	931,935, 939, 1153, 1155, 1222, 1335,1341

PAGE NO.

MUHAMMAD AFZAL, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Bahawalpur Metropolitan University Bill 2021 1347
MUHAMMAD AFZAL, RANA
QUESTION regarding-
-Details about social welfare organizations in the province *(Question No. 1186*)* 989
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1067
QUESTIONS regarding-
-Advanced facilities in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 1246
-Details about converting the hospital of PESSI into dispensary in Sahiwal *(Question No. 7156*)* 1292
-Details about Jahaiz Fund for destitute and orphan girls *(Question No. 1441*)* 975
-Establishment of more land record centers in Sahiwal *(Question No.1336)* 1197
-Issuance of funds for completion of Circuit House in Sahiwal *(Question No. 1306)* 1196
-Number of dairy and poultry farms in Sahiwal and details about provision of loans to them *(Question No. 5392*)* 886
-Number of District wise offices of Veterinary and Livestock Department in the province *(Question No. 1433)* 929
-Recruitment of registered persons against Employment Exchange Department *(Question No. 6171*)* 1270
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 1251
-Shortage of medicines in Veterinary Hospitals of Sahiwal *(Question No. 5683*)* 894
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Senior Minister for Housing Urban Development &Public Health Engineering, Industries,Commerce,Investment & Skills Development)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1222
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of black out of speech of Chairman PTI 1224
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Cooperatives, Environment Protection & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021 1212
-The Factories (Amendment) Bill 2022 1216
-The Forest (Amendment) Bill 2022 1218

	PAGE NO.
-The Lahore Central Business District Development Authority (Amendment) Bill 2022	930, 932, 1148
-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021	1210
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020	1145
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020	1207
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022	1214
-The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2022	934, 936, 1150
-The University of Kamalia Bill 2022	1032
DISCUSSION On-	
-Flood Relief	1075
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	931, 935
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of The Punjab for the Audit year 2019-20	1035
-The Evacuee Property and Displaced Persons Law (Repeal) (Amendment) Bill 2021 (Bill No.60 of 2021)	1087
-The Factories (Amendment) Bill 2022 (Bill No.10 of 2022)	1088
-The Forest (Amendment) Bill 2022 (Bill No.11 of 2022)	1088
-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021 (Bill No.58 of 2021)	1087
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)	1031
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 (Bill No.58 of 2021)	1087
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 (Bill No.9 of 2022)	1088
MUHAMMAD HASHIM DOGAR, MR. *(Minister for Home & Prisons)*	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Details about incident of dacoity in Muhafiz Town Lahore	1200
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Establishment of separate schools for childern of kiln workers in Chiniot *(Question No.7827*)*	1309
-Number of dumb and deaf childerns in Chiniot *(Question No. 5207*)*	1014
-Number of hospitals and dispensaries of Social Security in Chiniot *(Question No. 7826*)*	1307
MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Bahawalpur *(Question No. 1445)*	1327
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Finance)*	
POINT OF ORDER regarding-	
-Raising point of order during proceeding of the house	1167

	PAGE NO.
MUHAMMAD MUAZZAM SHER, MR.	
QUESTION regarding-	
-Equipments and available facilities in operation theater and labour room of Labour Welfare Hospital Khushab *(Question No. 7856*)*	1309
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.	
BILL *(Discussed upon)*-	
-The Multan University of Science and Technology Bill 2022	1335, 1336
MOTIONS regarding-	
-The Multan University of Science and Technology Bill 2022	1334
-Suspension of rules for presentation of a resolution	1335
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about employees, missing facilities and establishment of workers welfare Higher Secondary School Gujranwala *(Question No. 6557*)*	1282
-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)*	1278
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about Dar ul Amaans and employees in Faisalabad *(Question No. 2744*)*	997
-Details about institutions and employees in Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2747*)*	998
-Details about rest houses, vehicles, expenditures and area of Forest Department Faisalabad *(Question No. 7054*)*	1129
-Details about state land and illegal occupant in district Faisalabad *(Question No. 3224*)*	1175
-Number of hospitals of Labour Department and establishment of more hospitals in the province *(Question No. 4044*)*	1266
-Provision of facilities in dispensaries of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 4042*)*	1259
-Provision of mobile veterinary units in Jarranwala and Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3982*)*	901
MUMTAZ ALI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about completion of Veterinary University Bahawalpur and Departments therein *(Question No. 5811*)*	905
-Details about office, funds and applicatin received for dowery in Bait ul Maal district Rahim Yar Khan *(Question No. 3434*)*	1005
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Sadiqabad *(Question No. 5834*)*	908
-Number of Members Punjab Bait ul Maal Council and details about their posting period and privileges *(Question No. 3370*)*	1005
-Number of offices and employees in Social Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 892)*	1023

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTIONS regarding-
-Details about mobile vaccination of animals *(Question No. 7435*)* 921
-Expenses occurred upon Billion Tree Project in the province *(Question No. 7431*)* 1106
-Number of registered Fish Farms in the province *(Question No. 1386)* 1142

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and area of Zoo constructed on Rao Sikandar Road, Okara *(Question No.7266*)* 1133
-Annual preparation of Pong in Fish Farms of Fisheries Department *(Question No. 5105*)* 1123
-Details about area, budget, vacant posts, missing facilities and establishment of Kulsoom Social Security Hospital Okara *(Question No. 7452*)* 1293
-Details about employees, vehicles, income and expenditures of Labour and Human Resource Department Okara *(Question No. 7044*)* 1288
-Details about veterinary hospitals and dispensaries in PP-189, Okara *(Question No. 6351*)* 917

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-24th August, 2022 866
-31st August, 2022 966
-7th September, 2022 1086
-12th September, 2022 1166
-13th September, 2022 1236

NASEER AHMAD, MR.
QUESTION regarding-
-Number of girls in Kashana Lahore and details about arrangement of their marriage *(Question No. 4433*)* 1009

NASIR MEHMOOD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Action against theft of wood in forests of Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 7571*)* 1134
-Number of offices, schools and dispensaries in Labour Department in Jhelum *(Question No. 7568*)* 1303

NASRIN TARIQ, MS.
QUESTIONS regarding-
-Admission procedure of childern in shelter homes, and number of orphans therein the province *(Question No. 1300)* 1030
-Developments/welfare projects of Bait ul Maal Punjab *(Questio No. 1289)* 1029
-Number of registered factory workers in the province *(Question No. 7548*)* 1300

PAGE NO.

P

POINTS OF ORDER regarding-
-Death of number of animals from Limpiskin disease in Choa Saidan Shah, Chakwal 1358
-Demand for arresting the accused persons involve in dacoity in house of an honorable lady MPA 1220
-Demand for providing alternate land for area washed away by the River in Mouza Sanbhal district Chiniot 968
-Demand for up gradation of scales of Lab Attendance in School Education Department 1360
-Occupation on land of farmers by Ravi Urban Development Authority despite of stay orders of Supreme Court 1168
-One minute quietness on death of Queen Elizabeth 1167
-Raising point of order during proceeding of the house 1167

Q

QUESTIONS regarding-
FOREST, WILDLIFE & FISHRIES DEPARTMENT-
-Action against theft of wood in forests of Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 7571*)* 1134
-Allocated budget and area of Zoo constructed on Rao Sikandar Road, Okara *(Question No.7266*)* 1133
-Allocated budget for protection of Wildlife *(Question No. 3810*)* 1121
-Annual preparation of Pong in Fish Farms of Fisheries Department *(Question No. 5105*)* 1123
-Area of Forests in tehslils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 7209*)* 1132
-Causes of fire in Lashari Wala forest head Tounsa Barrage *(Question No. 7032*)* 1128
-Details about amount spent on Pangolin Day celebrated in Lahore Zoo *(Question No. 6970*)* 1105
-Details about area for big animals according to rules in the Zoo Lahore *(Question No. 5350*)* 1094
-Details about employees and area of Dodhlaan Forest Bahawalnagar *(Question No. 7681*)* 1109
-Details about fee and process of issuance of shooting licence *(Question No. 5445*)* 1098
-Details about offices, employees, expenditures and vehicles in Forest Department Bahawalnagar *(Question No. 7682*)* 1116
-Details about plantation besides the linked roads in PP-137 and PP-138, Sheikhupura *(Question No. 1407)* 1143
-Details about plants species planted in plantation compaign *(Question No.1395)* 1142

PAGE NO.

-Details about rest houses, vehicles, expenditures and area of Forest Department Faisalabad *(Question No. 7054*)* 1129
-Details about side effects of pesticides *(Question No. 6783*)* 1102
-Details about use of arsenic free water for Fish Farms *(Question No. 2896*)* 1119
-Details about violation of rules of catching fish *(Question No. 2901*)* 1119
-Establishment of Wildlife Park in Khanewal *(Question No. 5349*)* 1092
-Expenses occurred upon Billion Tree Project in the province *(Question No. 7431*)* 1106
-Extinction of migrants birds due to illegal hunting *(Question No. 1431)* 1144
-Illegal hunting of Partridge and Quail *(Question No. 7762*)* 1136
-Number of Fish Farms and production of Pong in tehsil Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No. 5389*)* 1126
-Number of offices and staff in Fisheries Department Sargodha division *(Question No. 8221*)* 1139
-Number of Pangolins in Zoo Rawalpindi *(Question No. 6887*)* 1103
-Number of registered Fish Farms in the province *(Question No. 1386)* 1142
-Production and breeding of fish in hatcheries in the province *(Question No. 5560*)* 1101
-Production of Pong in hatcheries in 2019-20 *(Question No. 5630*)* 1127
-Progress of Forest Management Information System *(Question No. 3520*)* 1120
-Projects of processing plants of shrimps *(Question No. 3572*)* 1089
-Steps taken to save the zoo from desolation in Bahawalpur *(Question No. 8175*)* 1137
-Upgradation of Jallo Wildlife Park as Theme Park *(Question No. 4179*)* 1091
-Upgradation of wildlife check posts according to modern requirments *(Question No. 4156*)* 1122

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-

-Advanced facilities in Social Security Hospital Sahiwal *(Question No. 5735*)* 1246
-Allocated funds for schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Sheikhupura and details about vacant posts therein *(Question No. 8136*)* 1323
-Allocated funds for facilities and vacant posts in schools, dispensaries and hospitals of Labour Department in Bahawalnagar *(Question No. 8047*)* 1318
-Details about amount received in contribution fund in Bahawalnagar *(Question No. 8046*)* 1316
-Details about area, budget, vacant posts, missing facilities and establishment of Kulsoom Social Security Hospital Okara *(Question No. 7452*)* 1293
-Details about ban on Labour Inspection and constitution of Anti Harrrasment Committees *(Question No. 6545*)* 1279
-Details about employees, missing facilities and establishment of workers welfare Higher Secondary School Gujranwala *(Question No. 6557*)* 1282

PAGE NO.

-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)* 1279
-Details about buildings of schools and colleges of Labour Department in district Sargodha *(Question No. 7474*)* 1298
-Details about closure of scholorship of childern of kiln workers *(Question No. 6551*)* 1281
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Bahawalpur *(Question No. 1445)* 1327
-Details about collection of contribution funds and spending on welfare of workers in Lahore *(Question No. 8081*)* 1320
-Details about converting the hospital of PESSI into dispensary in Sahiwal *(Question No. 7156*)* 1292
-Details about deduction from salaries of registered workers in Labour Department in Lahore *(Question No. 8073*)* 1320
-Details about dispensaries, hospitals and schools of Labour Department in Sheikhupura *(Question No. 7714*)* 1306
-Details about employees, vehicles, income and expenditures of Labour and Human Resource Department Okara *(Question No. 7044*)* 1288
-Details about offices, employees, schools, dispensaries and registered workers in Labour Department in Mandi Bahauddin *(Question No. 7462*)* 1294
-Details about receipt of grant by Social Security institute from the Government *(Question No. 6583*)* 1285
-Details about recruitment on vacant posts of Gynae Specialist in Social Security Hospitals *(Question No. 7010*)* 1286
-Details about wards, beds, and staff in Social Security Mini Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 6379*)* 1272
-Details about wards, beds, vacant posts and budget of Social Security Hospital Gujranwala *(Question No. 6524*)* 1278
-Equipments and available facilities in operation theater and labour room of Labour Welfare Hospital Khushab *(Question No. 7856*)* 1309
-Establishment of Labour Colonies in the province *(Question No. 6033*)* 1269
-Expenditures of Punjab Employees Social Security Department in 2019-20 *(Question No. 7011*)* 1287
-Establishment of separate schools for childern of kiln workers in Chiniot *(Question No.7827*)* 1309
-Fixation of minimum labour for labourers in the province *(Question No. 6517*)* 1275
-Number of beds, wards and vacant posts in Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 8021*)* 1314
-Number of factories and employees in Mandi Bahauddin *(Quesetion No. 7464*)* 1295
-Number of hospitals and dispensaries of Social Security in Chiniot *(Question No. 7826*)* 1307
-Number of hospitals of Labour Department and establishment of more hospitals in the province *(Question No. 4044*)* 1266

PAGE NO.

-Number of offices, schools and dispensaries in Labour Department in Jhelum *(Question No. 7568*)* 1303
-Number of registered factories in Sargodha *(Question No.7473*)* 1297
-Number of registered factory workers in the province *(Question No. 7548*)* 1300
-Number of Welfare hospitals in Lahore and details about operation theaters and labour rooms therein *(Question No. 7857*)* 1312
-Projects of discouragement of Child Labour *(Question No. 6252*)* 1271
-Provision of facilities in dispensaries of Labour Department in Faisalabad *(Question No. 4042*)* 1259
-Recruitment of registered persons against Employment Exchange Department *(Question No. 6171*)* 1270
-Revenue collected from registered factories in Sahiwal *(Question No. 5737*)* 1251
-Vacant posts of ward boy and nurses in Social Security Hospitals in Lahore *(Question No. 1443)* 1327

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Allocated funds and number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 5822*)* 906
-Allocated funds for veterinary hospitals and dispensaries in Narowal *(Question No. 6018*)* 916
-Approval of new dispensaries in Chak Haiderabad PP-134, Nankana Sahib *(Question No. 8262*)* 926
-Availability of medicines in veterinary hospitals and dispensaries in Rajanpur *(Question No. 5967*)* 911
-Availability of slaughter house and details about slaughtering fee in Shahpur Kanjran, Lahore *(Question No. 5608*)* 904
-Benefits of Genetic Improvement Project and Silage Project *(Question No. 4057*)* 874
-Budget and offices of department prevention of cruelty to animals *(Question No.7224*)* 919
-Budget of department of prevention of cruelty to animals *(Question No. 4825*)* 883
-Details about completion of Veterinary University Bahawalpur and Departments therein *(Question No. 5811*)* 905
-Details about establishment of DNA Bank in the province *(Question No. 5587*)* 891
-Details about introducing Veterinary University Ravi Campus Pattoki as Agri Tourism *(Question No. 4154*)* 902
-Details about making Kasur as disease free zone *(Question No. 4174*)* 902
-Details about mobile vaccination of animals *(Question No. 7435*)* 921
-Details about mobile veterinary units in the province *(Question No. 7516*)* 923
-Details about powers of veterinary inspectors under Dourine Act 1910 *(Question No. 4181*)* 903
-Details about projects of protection of calfs *(Question No. 5636*)* 905

PAGE NO.

-Details about veterinary hospitals, dispensaries and availability of medicines in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 7688*)* 924
-Details about veterinary hospitals dispensaries and availability of vaccine and medicine in PP-49, Narowal *(Question No. 5980*)* 914
-Details about veterinary hospitals and dispensaries in PP-189, Okara *(Question No. 6351*)* 917
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 5972*)* 912
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Sadiqabad *(Question No. 5834*)* 908
-Employees, residences and area of Veterinary Research Institute Lahore Cantt. *(Question No. 4056*)* 869
-Establishment of Veterinary and Animal Uuniversity in South Punjab *(Question No. 5920*)* 909
-Facility of Laboratory tests in University of Veterinary and Animal Sciences *(Question No. 5954*)* 910
-Non availability of vaccine of Muh Khur disease in Harbanspura and Gawalmandi Veterinary Hospitals, Lahore *(Question No. 7252*)* 920
-Number of dairy and poultry farms in Sahiwal and details about provision of loans to them *(Question No. 5392*)* 886
-Number of District wise offices of Veterinary and Livestock Department in the province *(Question No. 1433)* 929
-Number of veterinary hospitals and staff posted therein Mandi Bahauddin *(Question No. 7375*)* 921
-Number of veterinary hospitals and staff therein Lahore *(Question No. 5564*)* 903
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in district Narowal *(Question No. 5342*)* 898
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in PP-141, Shiekhupura *(Question No. 8304*)* 927
-Preparation of injections in Veterinary Research Institute Lahore Cantt *(Question No. 4158*)* 879
-Provision of mobile veterinary units in Jarranwala and Tandlianwala, Faisalabad *(Question No. 3982*)* 901
-Purchase of equipments and machinary and annual budget of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 1372)* 928
-Regularization of veterinary assistant working on contract in Gujranwala *(Question No. 7007*)* 918
-Running projects of Livestock and Dairy Development Board *(Question No. 5607*)* 904
-Shortage of medicines in Veterinary Hospitals of Sahiwal *(Question No. 5683*)* 894
-Solutions of current issues of University of veterinary and Animal Sciences Bahawalpur *(Question No. 7512*)* 922

REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-

-Awarding ownership rights in Kachi Abadies in PP-268, Kot Addu *(Question No. 1201)* 1189

PAGE NO.

-Change of stamp paper due to prevention from fraud *(Question No. 1367)* 1198
-Completion of Lalazar Housing Scheme Jhang and awarding ownership rights to the employees *(Question No. 3323*)* 1185
-Details about granting tehsil status to Qila Didar Singh, Gujranwala *(Question No. 1311)* 1197
-Details about illegal occupants on state agricultural land in Mouza Machhana, Kasur *(Question No. 1297)* 1195
-Details about inhabited and uninhabited state land in tehsil Rojhan *(Question No. 929)* 1188
-Details about inquiries against employees and Patwaries in Revenue Department PP-49, Narowal *(Question No.1250)* 1194
-Details about posting period and number of Patwaries and vacant posts in tehsil Sadiqabad *(Question No. 1241)* 1193
-Details about state land and departmental ownership in PP-154, Lahore *(Question No. 2946*)* 1184
-Details about state land and illegal occupant in district Faisalabad *(Question No. 3224*)* 1175
-Establishment of more land record centers in Sahiwal *(Question No.1336)* 1197
-Issuance of funds for completion of Circuit House in Sahiwal *(Question No. 1306)* 1196
-Number of stamp vendors and details about procedure of issuance of license in Rajanpur *(Question No. 1208)* 1191
-Provision of facilities in Kachi Abadies in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1209)* 1192
-Provision of online Furd in the province *(Question No. 1207)* 1190
-Steps taken for eradication of Locust and details about financial assistance of farmers *(Question No. 4938*)* 1186

SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-

-Admission procedure of childern in shelter homes, and number of orphans therein the province *(Question No. 1300)* 1030
-Action against transgenders bagging on roads *(Question No. 419)* 1015
-Cancellation of registration of NGOs in the province *(Question No. 786)* 1017
-Capacity and current number of women living in Dar ul Amaan Lahore *(Question No. 2367*)* 996
-Construction of shelter homes at district level *(Question No. 582)* 1016
-Details about Aid for deserving peoples by Social Welfare Department *(Question No. 3128*)* 1002
-Details about budget of sub departments of Social Welfare *(Question No. 1047)* 1027
-Details about Dar ul Amaans and employees in Faisalabad *(Question No. 2744*)* 997
-Details about Dar ul Amaans in South Punjab *(Question No. 1190*)* 990
-Details about deserving people and procedure of distribution of funds in Bait ul Maal *(Question No. 787)* 1018

PAGE NO.

-Details about institutions and employees in Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2747*)* 998
-Details about institutions of Social Welfare Department in Rajanpur *(Question No. 3173*)* 1003
-Details about institutions supporting orphan childs *(Question No. 2094*)* 986
-Details about Jahaiz Fund for destitute and orphan girls *(Question No. 1441*)* 975
-Details about NGOs registered from Social Welfare *(Question No. 2093*)* 983
-Details about NGOs registered in Rahim Yar Khan *(Question No. 2284*)* 996
-Details about NGOs working against drug addiction *(Question No. 1969*)* 995
-Details about office, funds and applicatin received for dowery in Bait ul Maal district Rahim Yar Khan *(Question No. 3434*)* 1005
-Details about offices, employees, budget and working of institutions of Social Welfare Department in Lahore *(Question No. 831)* 1021
-Details about projects of Social Welfare in Dera Ghazi Khan *(Question No. 848)* 1022
-Details about Punjab Women Protection Authority Act 2017 *(Question No. 1106*)* 989
-Details about social welfare organizations in the province *(Question No. 1186*)* 989
-Details about vacant posts in Sanat Zaar Khanewal *(Question No. 3580*)* 1006
-Details about Women Protection Centre in Faisalabad *(Question No. 1327)* 991
-Developments/welfare projects of Bait ul Maal Punjab *(Questio No. 1289)* 1029
-Increase in number of beggers in city Okara *(Question No. 1500*)* 992
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 1548*)* 993
-Institutions of Social Welfare in Rahim Yar Khan *(Question No. 1811*)* 994
-Number of childrens in Dar ul Atfaal Dera Ghazi Khan *(Question No.3122*)* 1002
-Number of dumb and deaf childerns in Chiniot *(Question No. 5207*)* 1014
-Number of girls in Kashana Lahore and details about arrangement of their marriage *(Question No. 4433*)* 1009
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalnagar *(Question No. 5071*)* 1011
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 5081*)* 1012
-Number of institutions of Social Welfare in Khushab and details about vacant posts in offices of Qaidabad *(Question No. 961)* 1025
-Number of Members Punjab Bait ul Maal Council and details about their posting period and privileges *(Question No. 3370*)* 1005
-Number of offices and employees in Social Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 892)* 1023
-Number of registered NGOs and procedure of registration in the province *(Question No. 4761*)* 1010
-Number of shelter homes and facilities therein Lahore *(Question No. 3292*)* 1004

PAGE NO.

-Number of women and available facilities in Dar ul Amaans in the province *(Question No. 935)* 1024
-Number of women employees in Dar ul Amaan for Women Faisalabad *(Question No. 4018*)* 1007
-Offices, budget and employees in Social Welfare Department Lahore *(Question No. 3057*)* 999
-Procedure of issuance of disability certificate in Rajanpur *(Question No. 4660*)* 1009
-Provision of employment to handicapped persons *(Question No. 4160*)* 1008
-Running projects of Social Welfare Department *(Question No. 933)* 1024

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-13th September, 2022 1332

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction of shelter homes at district level *(Question No. 582)* 1016
-Details about introducing Veterinary University Ravi Campus Pattoki as Agri Tourism *(Question No. 4154*)* 902
-Details about NGOs working against drug addiction *(Question No. 1969*)* 995
-Details about projects of protection of calfs *(Question No. 5636*)* 905
-Production of Pong in hatcheries in 2019-20 *(Question No. 5630*)* 1127
-Upgradation of wildlife check posts according to modern requirments *(Question No. 4156*)* 1122

RAHEELA NAEEM, MRS.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1053
QUESTIONS regarding-
-Completion of Lalazar Housing Scheme Jhang and awarding ownership rights to the employees *(Question No. 3323*)* 1185
-Non availability of vaccine of Muh Khur disease in Harbanspura and Gawalmandi Veterinary Hospitals, Lahore *(Question No. 7252*)* 920
-Preparation of injections in Veterinary Research Institute Lahore Cantt *(Question No. 4158*)* 879
-Provision of employment to handicapped persons *(Question No. 4160*)* 1008
-Purchase of equipments and machinary and annual budget of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 1372)* 928

RAMESH SINGH ARORA, MR.
QUESTION regarding-
-Number of registered NGOs and procedure of registration in the province *(Question No. 4761*)* 1010

	PAGE NO.
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -	
-24th August, 2022	865
-31st August, 2022	965
-7th September, 2022	1085
-12th September, 2022	1165
-13th September, 2022	1235
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-Privilege motions regarding the years 2019-21	945
-The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of The Punjab for the Audit year 2019-20	1035
-The Evacuee Property and Displaced Persons Law (Repeal) (Amendment) Bill 2021 (Bill No.60 of 2021)	1087
-The Factories (Amendment) Bill 2022 (Bill No.10 of 2022)	1088
-The Forest (Amendment) Bill 2022 (Bill No.11 of 2022)	1088
-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021(Bill No.58 of 2021)	1087
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020)	1031
-The Punjab Local Government Bill 2021 (Bill No.78 of 2021)	1207
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 (Bill No.58 of 2021)	1087
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 (Bill No.9 of 2022)	1088
RESOLUTIONS regarding-	
-Condemnation of black out of speech of Chairman PTI	1224
-Condemnation on fake and baseless cases registered against Chairman PTI Mr. Imran Khan	940
-Demand for cancelling the fake cases against Opposition Leader of Sindh Assembly Haleem Adil Sheikh and releasing him	1156
-Demand for providing financial aid to deceased persons of boad accident in Machka, Sadiqabad	1354
-Demand for withdrawal of high increase in fuel and electricity prices	1356
-Demand for withdrawal of ordars of ban on BOL news channel by the Federal Government and PEMRA	1154
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Awarding ownership rights in Kachi Abadies in PP-268, Kot Addu *(Question No. 1201)*	1189
-Change of stamp paper due to prevention from fraud *(Question No. 1367)*	1198
-Completion of Lalazar Housing Scheme Jhang and awarding ownership rights to the employees *(Question No. 3323*)*	1185
-Details about granting tehsil status to Qila Didar Singh, Gujranwala *(Question No. 1311)*	1197
-Details about illegal occupants on state agricultural land in Mouza Machhana, Kasur *(Question No. 1297)*	1195

PAGE NO.

-Details about inhabited and uninhabited state land in tehsil Rojhan *(Question No. 929)* 1188
-Details about inquiries against employees and Patwaries in Revenue Department PP-49, Narowal *(Question No.1250)* 1194
-Details about posting period and number of Patwaries and vacant posts in tehsil Sadiqabad *(Question No. 1241)* 1193
-Details about state land and departmental ownership in PP-154, Lahore *(Question No. 2946*)* 1184
-Details about state land and illegal occupant in district Faisalabad *(Question No. 3224*)* 1175
-Establishment of more land record centers in Sahiwal *(Question No.1336)* 1197
-Issuance of funds for completion of Circuit House in Sahiwal *(Question No. 1306)* 1196
-Number of stamp vendors and details about procedure of issuance of license in Rajanpur *(Question No. 1208)* 1191
-Provision of facilities in Kachi Abadies in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1209)* 1192
-Provision of online Furd in the province *(Question No. 1207)* 1190
-Steps taken for eradication of Locust and details about financial assistance of farmers *(Question No. 4938*)* 1186

RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about deduction from salaries of registered workers in Labour Department in Lahore *(Question No. 8073*)* 1320
-Number of beds, wards and vacant posts in Nawaz Sharif Social Security Hospital Lahore *(Question No. 8021*)* 1314
-Number of veterinary hospitals and staff therein Lahore *(Question No. 5564*)* 903
-Vacant posts of ward boy and nurses in Social Security Hospitals in Lahore *(Question No. 1443)* 1327

S

SABEEN GUL KHAN, MS.
QUESTION regarding-
-Action against transgenders bagging on roads *(Question No. 419)* 1015

SABRINA JAVAID, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Sahara University Bill 2022 1341-1343
MOTIONS regarding-
-The Sahara University Bill 2022 1340
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1341
QUESTIONS regarding-
-Change of stamp paper due to prevention from fraud *(Question No. 1367)* 1198

PAGE NO.

-Details about amount spent on Pangolin Day celebrated in Lahore Zoo *(Question No. 6970*)* 1105
-Number of Pangolins in Zoo Rawalpindi *(Question No. 6887*)* 1103

SADIA SOHAIL RANA, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Lahore City University Bill 2021 1349
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1060
QUESTIONS regarding-
-Expenditures of Punjab Employees Social Security Department in 2019-20 *(Question No. 7011*)* 1287
-Details about recruitment on vacant posts of Gynae Specialist in Social Security Hospitals *(Question No. 7010*)* 1286

SAJIDA BEGUM, MS.
QUESTION regarding-
-Number of institutions of Social Welfare in Khushab and details about vacant posts in offices of Qaidabad *(Question No. 961)* 1025

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget for protection of Wildlife *(Question No. 3810*)* 1121
-Availability of slaughter house and details about slaughtering fee in Shahpur Kanjran, Lahore *(Question No. 5608*)* 904
-Establishment of Labour Colonies in the province *(Question No. 6033*)* 1269
-Progress of Forest Management Information System *(Question No. 3520*)* 1120
-Running projects of Livestock and Dairy Development Board *(Question No. 5607*)* 904

SAMUEL YAQOOB, MR.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1058

SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1066
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for up gradation of scales of Lab Attendance in School Education Department 1360
QUESTION regarding-
-Details about budget of sub departments of Social Welfare *(Question No. 1047)* 1027

SENIOR MINISTER FOR HOUSING URBAN DEVELOPMENT &PUBLIC HEALTH ENGINEERING, INDUSTRIES, COMMERCE, INVESTMENT & SKILLS DEVELOPMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

PAGE NO.

SHAFI MUHAMMAD, MIAN
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilage Motion No.19 945
REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-Privilege motions regarding the years 2019-21 945
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 5822*)* 907
-Allocated funds for veterinary hospitals and dispensaries in Narowal *(Question No. 6018*)* 916
-Approval of new dispensaries in Chak Haiderabad PP-134, Nankana Sahib *(Question No. 8262*)* 926
-Availability of medicines in veterinary hospitals and dispensaries in Rajanpur *(Question No. 5967*)* 911
-Availability of slaughter house and details about slaughtering fee in Shahpur Kanjran, Lahore *(Question No. 5608*)* 904
-Benefits of Genetic Improvement Project and Silage Project *(Question No. 4057*)* 875
-Budget and offices of department prevention of cruelty to animals *(Question No.7224*)* 919
-Budget of department of prevention of cruelty to animals *(Question No. 4825*)* 883
-Details about completion of Veterinary University Bahawalpur and Departments therein *(Question No. 5811*)* 906
-Details about establishment of DNA Bank in the province *(Question No. 5587*)* 892
-Details about introducing Veterinary University Ravi Campus Pattoki as Agri Tourism *(Question No. 4154*)* 902
-Details about making Kasur as disease free zone *(Question No. 4174*)* 902
-Details about mobile vaccination of animals *(Question No. 7435*)* 922
-Details about mobile veterinary units in the province *(Question No. 7516*)* 924
-Details about powers of veterinary inspectors under Dourine Act 1910 *(Question No. 4181*)* 903
-Details about veterinary hospitals, dispensaries and availablity of medicines in Fort Abbas and Haroonabad *(Question No. 7688*)* 925
-Details about veterinary hospitals and dispensaries in PP-189, Okara *(Question No. 6351*)* 917
-Details about veterinary hospitals dispensaries and availability of vaccine and medicine in PP-49, Narowal *(Question No. 5980*)* 915
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 5972*)* 913
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Sadiqabad *(Question No. 5834*)* 909
-Details about projects of protection of calfs *(Question No. 5636*)* 905

PAGE NO.

-Employees, residences and area of Veterinary Research Institute Lahore Cantt. *(Question No. 4056*)* 869
-Establishment of Veterinary and Animal Uuniversity in South Punjab *(Question No. 5920*)* 910
-Facility of Laboratory tests in University of Veterinary and Animal Sciences *(Question No. 5954*)* 910
-Non availability of vaccine of Muh Khur disease in Harbanspura and Gawalmandi Veterinary Hospitals, Lahore *(Question No. 7252*)* 920
-Number of dairy and poultry farms in Sahiwal and details about provision of loans to them *(Question No. 5392*)* 886
-Number of District wise offices of Veterinary and Livestock Department in the province *(Question No. 1433)* 930
-Number of veterinary hospitals and staff posted therein Mandi Bahauddin *(Question No. 7375*)* 921
-Number of veterinary hospitals, dispensaries and vacant posts in PP-141, Shiekhupura *(Question No. 8304*)* 927
-Number of veterinary hospitals and staff therein Lahore *(Question No. 5564*)* 903
-Preparation of injections in Veterinary Research Institute Lahore Cantt *(Question No. 4158*)* 880
-Purchase of equipments and machinary and annual budget of Livestock and Dairy Development Department *(Question No. 1372)* 929
-Regularization of veterinary assistant working on contract in Gujranwala *(Question No. 7007*)* 919
-Running projects of Livestock and Dairy Development Board *(Question No. 5607*)* 904
-Shortage of medicines in Veterinary Hospitals of Sahiwal *(Question No. 5683*)* 895
-Solutions of current issues of University of veterinary and animal sciences Bahawalpur *(Question No. 7512*)* 923

SHAHBAZ AHMAD, MR. (PP-130)

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-The future of students fear to be dark due to corrupt management of Chenab College district Jhang 1202

SHAHEENA KARIM, MS.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Free and Compulsory Education (Amendment) Bill 2020 1351

DISCUSSION On-

-Flood Relief 1051

QUESTIONS regarding-

-Details about Aid for deserving peoples by Social Welfare Department *(Question No. 3128*)* 1002
-Details about projects of Social Welfare in Dera Ghazi Khan *(Question No. 848)* 1022

PAGE NO.

-Number of childrens in Dar ul Atfaal Dera Ghazi Khan *(Question No.3122*)* 1002
-Projects of discouragement of Child Labour *(Question No. 6252*)* 1271
RESOLUTION regarding-
-Demand for withdrawal of high increase in fuel and electricity prices 1356
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for installation of new water pumps in flood effected areas of Rajanpur and Dera Ghazi Khan 1331
SHAHIDA AHMED, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for registration of harvesters machineries in the province 1332
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1059
QUESTIONS regarding-
-Details about area for big animals according to rules in the Zoo Lahore *(Question No. 5350*)* 1094
-Details about mobile veterinary units in the province *(Question No. 7516*)* 923
-Details about vacant posts in Sanat Zaar Khanewal *(Question No. 3580*)* 1006
-Establishment of Wildlife Park in Khanewal *(Question No. 5349*)* 1092
-Solutions of current issues of University of veterinary and animal sciences Bahawalpur *(Question No. 7512*)* 922
SHAMIM AFTAB, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about Punjab Women Protection Authority Act 2017 *(Question No. 1106*)* 989
-Number of offices and staff in Fisheries Department Sargodha division *(Question No. 8221*)* 1139
SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Availability of medicines in veterinary hospitals and dispensaries in Rajanpur *(Question No. 5967*)* 911
-Details about institutions of Social Welfare Department in Rajanpur *(Question No. 3173*)* 1003
-Number of stamp vendors and details about procedure of issuance of license in Rajanpur *(Question No. 1208)* 1191
-Procedure of issuance of disability certificate in Rajanpur *(Question No. 4660*)* 1009
-Provision of facilities in Kachi Abadies in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1209)* 1192
SHUJAHAT NAWAZ, MR.
QUESTION regarding-
-Details about closure of scholorship of childern of kiln workers *(Question No. 6551*)* 1281
SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Admission procedure of childern in shelter homes, and number of orphans therein the province *(Question No. 1300)* 1030

	PAGE NO.
-Action against transgenders bagging on roads *(Question No. 419)*	1015
-Cancellation of registration of NGOs in the province *(Question No. 786)*	1017
-Capacity and current number of women living in Dar ul Amaan Lahore *(Question No. 2367*)*	996
-Construction of shelter homes at district level *(Question No. 582)*	1016
-Details about Aid for deserving peoples by Social Welfare Department *(Question No. 3128*)*	1002
-Details about budget of sub departments of Social Welfare *(Question No. 1047)*	1027
-Details about Dar ul Amaans and employees in Faisalabad *(Question No. 2744*)*	997
-Details about Dar ul Amaans in South Punjab *(Question No. 1190*)*	990
-Details about deserving people and procedure of distribution of funds in Bait ul Maal *(Question No. 787)*	1018
-Details about institutions and employees in Social Welfare Department Faisalabad *(Question No. 2747*)*	998
-Details about institutions of Social Welfare Department in Rajanpur *(Question No. 3173*)*	1003
-Details about institutions supporting orphan childs *(Question No. 2094*)*	986
-Details about Jahaiz Fund for destitute and orphan girls *(Question No. 1441*)*	975
-Details about NGOs registered from Social Welfare *(Question No. 2093*)*	983
-Details about NGOs registered in Rahim Yar Khan *(Question No. 2284*)*	996
-Details about NGOs working against drug addiction *(Question No. 1969*)*	995
-Details about office, funds and applicatin received for dowery in Bait ul Maal district Rahim Yar Khan *(Question No. 3434*)*	1005
-Details about offices, employees, budget and working of institutions of Social Welfare Department in Lahore *(Question No. 831)*	1021
-Details about projects of Social Welfare in Dera Ghazi Khan *(Question No. 848)*	1022
-Details about Punjab Women Protection Authority Act 2017 *(Question No. 1106*)*	989
-Details about social welfare organizations in the province *(Question No. 1186*)*	989
-Details about vacant posts in Sanat Zaar Khanewal *(Question No. 3580*)*	1006
-Details about Women Protection Centre in Faisalabad *(Question No. 1327)*	991
-Developments/welfare projects of Bait ul Maal Punjab *(Questio No. 1289)*	1029
-Increase in number of beggers in city Okara *(Question No. 1500*)*	992
-Institutions of Social Welfare in Faisalabad *(Question No. 1548*)*	993
-Institutions of Social Welfare in Rahim Yar Khan *(Question No. 1811*)*	994
-Number of childrens in Dar ul Atfaal Dera Ghazi Khan *(Question No.3122*)*	1002
-Number of dumb and deaf childerns in Chiniot *(Question No. 5207*)*	1014
-Number of girls in Kashana Lahore and details about arrangement of their marriage *(Question No. 4433*)*	1009
-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalnagar *(Question No. 5071*)*	1011

PAGE NO.

-Number of institutions of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 5081*)* 1012
-Number of institutions of Social Welfare in Khushab and details about vacant posts in offices of Qaidabad *(Question No. 961)* 1025
-Number of Members Punjab Bait ul Maal Council and details about their posting period and privileges *(Question No. 3370*)* 1005
-Number of offices and employees in Social Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 892)* 1023
-Number of registered NGOs and procedure of registration in the province *(Question No. 4761*)* 1010
-Number of shelter homes and facilities therein Lahore *(Question No. 3292*)* 1004
-Number of women and available facilities in Dar ul Amaans in the province *(Question No. 935)* 1024
-Number of women employees in Dar ul Amaan for Women Faisalabad *(Question No. 4018*)* 1007
-Offices, budget and employees in Social Welfare Department Lahore *(Question No. 3057*)* 999
-Procedure of issuance of disability certificate in Rajanpur *(Question No. 4660*)* 1009
-Provision of employment to handicapped persons *(Question No. 4160*)* 1008
-Running projects of Social Welfare Department *(Question No. 933)* 1024

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Area of Forests in tehslils Bhera and Bhalwal, Sargodha *(Question No. 7209*)* 1132
-Details about buildings of schools and colleges of Labour Department in district Sargodha *(Question No. 7474*)* 1298
-Number of Fish Farms and production of Pong in tehsil Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No. 5389*)* 1126
-Number of registered factories in Sargodha *(Question No.7473*)* 1297

T

TAHIA NOON, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about use of arsenic free water for Fish Farms *(Question No. 2896*)* 1119
-Details about violation of rules of catching fish *(Question No. 2901*)* 1119

TARIQ MASIH GILL, MR.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1047

U

UMAR FAROOQ, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1153

PAGE NO.

RESOLUTION regarding-
-Demand for withdrawal of ordars of ban on BOL news channel by the Federal Government and PEMRA 1154

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Details about inhabited and uninhabited state land in tehsil Rojhan *(Question No. 929)* 1188
-Details about NGOs registered in Rahim Yar Khan *(Question No. 2284*)* 996
-Details about posting period and number of Patwaries and vacant posts in tehsil Sadiqabad *(Question No. 1241)* 1193
-Details about veterinary hospitals offices and field staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 5972*)* 912
-Details about wards, beds, and staff in Social Security Mini Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 6379*)* 1272
-Establishment of Veterinary and Animal Uuniversity in South Punjab *(Question No. 5920*)* 909
-Institutions of Social Welfare in Rahim Yar Khan *(Question No. 1811*)* 994
-Steps taken to save the zoo from desolation in Bahawalpur *(Question No. 8175*)* 1137
RESOLUTION regarding-
-Demand for providing financial aid to deceased persons of boad accident in Machka, Sadiqabad 1354

USWAH AFTAB, MS.
QUESTION regarding-
-Number of shelter homes and facilities therein Lahore *(Question No. 3292*)* 1004

Y

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1072

Z

ZAHEER ABBAS, MALIK
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1064

ZAHEER UD DIN, CH.
DISCUSSION On-
-Flood Relief 1044

ZAHRA NAQVI, SYEDA
QUESTIONS regarding-
-Details about establishment of DNA Bank in the province *(Question No. 5587*)* 891

PAGE NO.

-Details about receipt of grant by Social Security institute from the Government *(Question No. 6583*)* 1285
-Facility of Laboratory tests in University of Veterinary and Animal Sciences *(Question No. 5954*)* 910
-Production and breeding of fish in hatcheries in the province *(Question No. 5560*)* 1101

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Demand for installation of new water pumps in flood effected areas of Rajanpur and Dera Ghazi Khan 1331

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

(بدھ 14، سوموار 19، بدھ 21۔ ستمبر، جمعۃ المبارک 7، سوموار 10۔ اکتوبر 2022)

(یوم الاربعاء 17، یوم الاثنین 22، یوم الاربعاء 24۔ صفر المظفر، یوم الجمع 10،

یوم الاثنین 13۔ ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 (حصہ چہارم) : شمارہ جات: 26 تا 30

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 14۔ ستمبر 2022

جلد 41 : شمارہ 26

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1363
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1365
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1366
	سوالات (محکمہ تحفظ ماحول)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1367

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1399
	تحاریک التوائے کار	
6۔	فیصل آباد داؤد کالونی میں نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرنے کا مطالبہ	1434
	سرکاری کارروائی	
7۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1436
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
8۔	مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021	1437
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1444
10۔	رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 17-2016, 16-2015, 15-2014, 14-2013 & 20-2019, 19-2018, 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1444
	سوموار، 19۔ ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 27	
11۔	ایجنڈا	1453
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1455
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1456

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1457
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1495
16۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1525
	پوائنٹ آف آرڈر	
17۔	ایوان اقبال میں پاس ہونے والے بجٹ کی منظوری کے لئے جناب گورنر سے اجلاس ملتوی کرنے کے آرڈر کا مطالبہ	1549
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
18۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1551
19۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1551
20۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1553
	قرارداد	
21۔	معزز ایوان کا جناب عمران خان کے خلاف منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے پر لیگی رہنماؤں اور پی ٹی وی کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	1554
22۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1558
	قرارداد	
23۔	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پی ٹی آئی راہنما سیف اللہ نیازی کے گھر غیر قانونی چھاپے اور اہلخانہ کو ہراساں کرنے پر ایف آئی اے ٹیم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	1559
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1564

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
25۔	معزز ایوان کا وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف کے خلاف لندن میں بیٹھے عدالتی مجرم کے ساتھ حساس قومی ایشوز پر مشاورت کرنے پر آرٹیکل 5 اور 6 کے تحت کارروائی کا مطالبہ	1565
	بدھ، 21۔ ستمبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 28	
26۔	ایجنڈا	1575
27۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1577
28۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1578
	سوالات (محکمہ جات آبکاری، محصولات وانسداد منشیات)	
29۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1579
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
30۔	تحاریک استحقاق بابت 20-2019 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1585
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	1586
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1610
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
33۔	سالانہ رپورٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن وو کیشنل ٹریننگ اتھارٹی بابت سال 14-2013 تا 18-2017 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1632

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	معزز خاتون ممبر کا راولپنڈی اور تلہ گنگ میں ڈکیتیوں بارے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	1633
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا	1634
36۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1638
	قرارداد	
37۔	حکومت پنجاب سے کسانوں کو سبسڈی دینے کا مطالبہ	1639
	پوائنٹ آف آرڈر	
38۔	لیگی رہنما ڈاکٹر فرزانہ سابق ایم پی اے کو عدالتی احکام کے تحت سرکاری کوارٹر میں رہائش رکھنے کا مطالبہ	1643
39۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1647
	قرارداد	
40۔	معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دینے کا مطالبہ	1648
	پوائنٹ آف آرڈر	
41۔	معزز خاتون ممبر کا جناب سپیکر سے نماز مغرب کے لئے وقفہ کا مطالبہ	1650

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،7۔اکتوبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 29	
42۔	ایجنڈا	1655
43۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1657
44۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1658
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1659
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	1704
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
47۔	مسودہ قانون (ترمیم) تشدد کے خلاف خواتین کا تحفظ پنجاب 2022	1733
48۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ 2022	1734
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
49۔	آڈٹ سال 18-2017 کے لئے ضلعی حکومت خانیوال، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، لودھراں، لیہ، ڈیرہ غازی خان، پاکپتن، بہاولپور، ساہیوال، رحیم یار خان، راجن پور، مظفر گڑھ، بہاولنگر اور وہاڑی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	1734
50۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1735

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
51۔	جناب شہباز شریف کی 6۔اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں جناب عمران خان کے متعلق ریمارکس پر ایوان میں بھرپور مزمت اور وزیر اعظم پاکستان کو اپنے منصب کے مطابق بات کرنے کا مطالبہ	1736
	سوموار، 10۔اکتوبر 2022	
	جلد 41 : شمارہ 30	
52۔	ایجنڈا	1741
53۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1743
54۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1744
	پوائنٹ آف آرڈر	
55۔	وکلاء کا اسسٹنٹ کمشنر کو زدوکوب کرنا	1745
56۔	کورم کی نشاندہی	1749
57۔	انڈیکس	

1363

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 78 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سفارش کردہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ مقامی حکومت پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

1364

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے مالی سال 14-2013، 15-2014، 16-2015، 17-2016، 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 ایوان کی میز رکھیں گے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

1365

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 14۔ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 17۔صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 36 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار (آیات نمبر 13 تا 19)

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اُس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میں غلام ابنِ غلام ہوں، میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میرا پیشوا میرا رہنما صلو علیہ وآلہ
میں تھا کیا مجھے کیا بنا دیا، مجھے عشق احمد عطا کیا
ہو بھلا حضور کی آل کا مجھے مرنا جینا سکھا دیا
جسے چاہا دَر پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ محترمہ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اپنے سوال کو پڑھا ہوا تصور کر لیں تا کہ maximum آپ لوگوں کے سوالات آجائیں اور منسٹر صاحب آپ کے جوابات بھی دے دیں۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہو گیا۔ میرا سوال نمبر 2153 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے آلات اور تعینات انسپکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*2153: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے جدید آلات موجود ہیں؟

(ب) شہر لاہور میں ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے لئے کتنے انسپکٹر تعینات ہیں؟

(ج) علاقہ محمود بوٹی میں جنوری 2019 تا مارچ 2019 تک کتنے چالان کئے گئے؟

(د) کیا محکمہ علاقہ محمود بوٹی میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے لئے مستقبل میں کوئی منصوبہ رکھتا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا کے پاس فضائی آلودگی کو ماپنے کے لئے 6 ائر کوالٹی مانیٹرنگ سٹیشن موجود ہیں جو کہ لاہور کے مندرجہ ذیل علاقوں میں نصب ہیں۔ 1۔ جیل روڈ، محکمہ موسمیات

لاہور۔2۔ڈینٹل کالج واہگہ ٹاؤن، لاہور۔3۔ٹاؤن شپ لاہور۔4۔ٹاؤن ہال لاہور۔ 5۔ محکمہ ماحولیات قذافی سٹیڈیم لاہور۔ اور ایک موبائل وین اور ان کی رپورٹ ویب سائٹhttps:/epd.punjab.gov.pkپر موجود ہیں۔

(ب) محکمہ ماحولیات کے پاس ضلع لاہور میں اس وقت سات(7)انسپکٹر تعینات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا آلودگی پھیلانے والے یونٹس / فیکٹریوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک مذکورہ علاقے میں لاتعداد فیکٹریوں کی انسپکشن کی گئی اور ان میں 11 فیکٹریوں کو دھواں پھیلانے اور ہوائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والے آلات کی عدم تنصیب کے باعث سیل کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے اور اب تک محکمے کی کاوشوں کی وجہ سے محمود بوٹی اور اُس کے مضافاتی علاقے میں موجود فیکٹریوں میں سے 228 فیکٹریوں نے آلودگی کو کنٹرول کرنے والے ویٹ / ڈرائی سکربر نصب کر لئے ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس سے آلودگی میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور باقی ماندہ فیکٹریوں کو کنٹرول کرنے والے آلات لگانے پر پابند کیا جارہا ہے۔ محکمہ اس ضمن میں مذکورہ علاقے میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور آئندہ بھی تندہی اور خوش اسلوبی سے نبھاتا رہے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز الف اور ب میں گزارش کی تھی کہ کیا محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے جدید آلات موجود ہیں؟ اور شہر لاہور میں ماحولیاتی آلودگی چیک کرنے کے لئے کتنے انسپکٹر تعینات ہیں۔ مجھے یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ لاہور جیسا شہر اور اتنی بڑھی آبادی اور اتنا وسیع رقبہ والا شہر ہے اور میرے خیال سے اس وقت دنیا میں لاہور شہر کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ابھی تک ہمارے پاس صرف چھ آلات بتائے گئے ہیں۔ پورے شہر لاہور کی quality index کو check کرنے کے لئے صرف

چھ آلات ہیں اور ایک mobile van تو منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ آخر یہ کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑھے رقبے والے اور اتنی بڑھی آبادی والے شہر جو اس وقت ماحولیاتی آلودگی میں پہلے نمبر پر جا رہا ہے تو اس کے لئے جدید آلات کیوں نہیں خریدے جا رہے اور ایک ہی mobile van پر پورا شہر کیسے cover ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال انہوں نے کافی پہلے سے پوچھا تھا لہٰذا آپ کی ہدایت کے مطابق اس کا updated جواب دے رہا ہوں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات پنجاب کے پاس فضائی آلودگی کو ماپنے کے لئے 9 جدید ائر کوالٹی مانیٹرنگ سٹیشن موجود ہیں جن میں سے 5 لاہور کے مختلف علاقوں میں اور ایک ایک فیصل آباد، گوجرانوالہ اور ملتان میں نصب ہیں۔ ایک mobile van لاہور میں موجود ہے۔ یہاں میں یہ بھی add کرنا چاہوں گا ابھی چند دن پہلے چیف منسٹر پنجاب نے تین نئی mobile vans کی launching کی ہے اور ہم مزید نئی mobile vans لے کر آ رہے ہیں۔ جیسے جیسے باقی mobile vans آئیں گی ان کو ہم مختلف علاقوں میں air quality check کرنے کے لئے لگائیں گے۔ ہماری ماحولیاتی آلودگی میں سب سے بڑھا component جو ہے وہ گاڑیوں کا emission of smoke ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے یہ جو scheme launch کی ہے۔ یہ mobile vans smoke emission کو check کریں گی اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: شکریہ۔ منسٹر صاحب یہ بھی clear کر دیں کہ جو آپ نے نئی mobile vans launch کی ہیں وہ کتنی ہیں اور کیا وہ mobile vans functional ہو چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ایک اور سوال کرنا چاہوں گی کہ مجھے جواب ملا ہے اس وقت محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ضلع لاہور میں اس وقت سات (7) انسپکٹر تعینات ہیں۔ لاہور اتنا بڑا شہر ہے اور اب تو جہاں اتنی فیکٹریاں لگ چکی ہیں ایسا لگتا ہے کہ لاہور شہر کے گرد فیکٹریوں کا بالکل جال بچھ چکا ہے اور وہ ہی فیکٹریاں دھواں اور آلودگی کی وجہ بنتی ہیں تو کیا صرف جو 7 انسپکٹر ہیں وہ شہر کی تمام فیکٹریوں اور تمام آلودگی پیدا کرنے والے محرکات کو دیکھ پاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ نے پہلے جز میں پوچھا ہے کہ جن موبائل یونٹس کی میں نے بات کی ہے کیا وہ functional ہیں؟ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کی launching کی ہے اور وہ موبائل یونٹس functional ہیں۔ دوسرا انہوں نے فرمایا کہ لاہور میں اس وقت سات انسپکٹرز ہیں تو حقیقت میں ہمارے پاس اس وقت سات انسپکٹرز ہیں اور ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو سمری move کی ہوئی ہے کہ باقی خالی اسامیوں کو بھی پُر کیا جائے تو جیسے ہی ہمیں اجازت ملے گی انشاء اللہ تعالیٰ مزید عملہ بھرتی کیا جائے گا تاکہ اس کمی کو دور کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یعنی آپ سٹاف مزید بڑھا رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: شکریہ۔ منسٹر صاحب! میرے سوال کا دوسرا حصہ اس حوالے سے بڑا اہم ہے کہ لاہور کا علاقہ محمود بوٹی جو کہ ہمیشہ سے ہی ماحولیاتی آلودگی کا گڑھ رہا ہے جہاں پر میرا بہت آنا جانا رہتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ وہاں کے لوگ آنکھوں کی بیماری، skin کی بیماری اور سانس کی بیماری کا شکار رہتے ہیں۔ میں وہاں کی فیکٹریوں کے متعلق نشاندہی بھی کرنا چاہوں گی کہ ہمارے شالیمار کے علاقہ میں بشارت روڈ پر ڈوم سے لے کر بند روڈ تک جگہ جگہ پُرانے ٹائروں کے گودام ملیں گے اور یہ وہ پُرانے ٹائر ہیں جو کہ محمود بُوٹی میں قائم فیکٹریوں کو سپلائی کئے جاتے ہیں جنہیں جلانے کی وجہ سے پُورا علاقہ آلُودگی کا شکار رہتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش بھی ہو گی کہ محمُود بُوٹی کے علاقے کا یہ بہت ہی دیرینہ مسئلہ ہے اور اب تو وہ بچے بھی جوان ہو گئے ہیں جو اِس تمام فضائی آلُودگی کا شکار تھے جبکہ اب اِن کی اگلی نسلیں بھی اِسی آلُودگی کا شکار ہیں تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس علاقے پر مہربانی کر کے focus کریں جبکہ اس حوالے سے بتا بھی دیں کہ وہاں پر کیا strict action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محمود بُوٹی کے علاقے سے متعلق چونکہ انہوں نے specifically پوچھا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ

2021 میں محمود بُوٹی کے علاقہ میں 20 یونٹس کو seal کیا گیا جبکہ 7 یونٹس کے خلاف ایف آئی آرز درج کرائی گئیں جبکہ 2022 میں آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں اور یونٹس کے خلاف محکمہ ہذا کی کارروائی جاری ہے۔ اس وقت ہماری پانچ ٹیمیں لاہور میں کام کر رہی ہیں جنہوں نے 112 یونٹس کو seal کیا اور 70 لاکھ روپے جرمانہ کیا جبکہ محکمہ ماحولیات پنجاب نے تمام متعلقہ محکموں اور یونیورسٹیوں میں ایک awareness campaign بھی چلائی ہے۔ یہ ہمارا continued process ہے جس کے تحت ہم فیکٹریوں کے خلاف کارروائی بھی کرتے ہیں، انہیں seal بھی کرتے ہیں، جرمانہ بھی کرتے ہیں اور یہ عمل جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ صرف ایک علاقے میں اگر 112 یونٹس کو seal کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اور اگر ایک ہی سوال پر اٹک جائیں گے تو پھر باقی سوالات رہ جائیں گے۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے تو آپ اس سوال میں پوچھ لیں ناں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے ناں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اسے اس سوال سے relate کر لیں۔ کوئی بات نہیں آپ دوسرے سوال پر آ جائیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 2154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پلاسٹک بیگ بنانے کے کارخانوں میں ناقص میٹریل استعمال کئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***2154: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں پلاسٹک بیگ کے استعمال کی شرح دوسرے شہروں سے زیادہ ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ بنانے کے کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں؟

(ج) پلاسٹک بیگ کے ماحول دوست اور ماحول دشمن ہونے کی کیا علامات ہیں؟

(د) ناقص میٹریل پلاسٹک بیگ کی تیاری واستعمال کی روک تھام کے لئے محکمہ نے کیا پالیسی بنا رکھی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس کے متعلق کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہے اس لئے یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ پلاسٹک بیگ کے استعمال کی شرح لاہور میں سب سے زیادہ ہے مگر یہ یقینی ہے کے اس کا استعمال لاہور میں سب سے زیادہ ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت پاکستان پلاسٹک مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے مطابق 4652 پلاسٹک بیگ بنانے والے کارخانے کام کر رہے ہیں۔

(ج) کم موٹائی کی وجہ سے یہ شاپنگ بیگ نہ صرف سیوریج سسٹمز کی بندش کا باعث بنتے ہیں بلکہ کھیتوں میں جلد تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کے اگنے میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں مزید برآں کوڑا کرکٹ میں کثرت سے موجودگی کے باعث اور جگہ جگہ آگ لگنے کے باعث ماحول کے لئے نقصان کا باعث ہیں۔

(د) پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 کے مطابق 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے پولی تھین شاپنگ بیگز بننے پر پابندی عائد ہے اب اس کی موٹائی 15 مائیکرون سے بڑھا کر 50 مائیکرون کرنے کی تجویز زیر غور ہے اور 18 ماہ کا Phase Out Plan بھی دیا جارہا ہے تاکہ اس کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے کیونکہ کم موٹائی کی وجہ سے یہ شاپنگ بیگ نہ صرف سیوریج سسٹمز کی بندش کا باعث بنتے ہیں بلکہ کھیتوں میں جلد تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کے اگنے میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اس لئے اس کی موٹائی بڑھانے کی تجویز ہے تاکہ اس کی Collection اور Recycling کو بہتر بنایا جاسکے اور ساتھ ساتھ اس کی قیمت میں اضافہ سے اس کے استعمال کی حوصلہ شکنی کی جاسکے مزید برآں

پولی تھین شاپنگ بیگ کھانے پینے کی اشیاء ڈالنے پر بھی پابندی عائد ہو گی کیونکہ وفاقی حکومت نے پہلے ہی اس کے بنانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ شہر لاہور میں پلاسٹک بیگ کا استعمال کیونکہ بہت زیادہ ہے تو میں نے پوچھا تھا کہ کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں اور انہیں ماحول دوست بنانے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟ مجھے جواب ملا ہے کہ مینوفیکچرنگ کے کارخانے 4652 ہیں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ پلاسٹک بیگ بنانے والے کارخانوں کی بتائی گئی تعداد سے کئی گُنا زیادہ پلاسٹک بیگ بن رہے ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے ایسے کارخانے جو کہ رجسٹرڈ نہیں ہیں لیکن وہ کام کر رہے ہیں۔ پلاسٹک بیگ بنانے کے لئے 15 مائیکرون موٹائی سے بڑھا کر 50 مائیکرون تک کیا گیا تھا تو اسے بھی follow نہیں کیا جا رہا اور بہت بُری حالت ہے کیونکہ پلاسٹک بیگ آلودگی کا باعث بھی بنتے ہیں، بیماریوں کا بھی باعث بنتے ہیں اور سیوریج کی blockage کا باعث بنتے ہیں جبکہ زراعت میں بھی مسائل پیدا ہوتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس حوالے سے آپ نے کوئی ایسا تسلی بخش action لیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ کا concern بالکل درست ہے کہ پلاسٹک بیگ انتہائی مضر صحت بھی ہیں اور میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ نے بھی ہمیں کچھ ہدایات جاری کی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم 15 مائیکرون سے بڑھا کر 50 مائیکرون تک موٹائی کی طرف جا رہے ہیں تو اس کے لئے ایک phase out program بنایا جس کے تحت کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہائی کورٹ کی بھی direction ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ مرحلہ وار ہم اس کو phase out کر دیں گے کیونکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ایک دم

سے اس انڈسٹری کو بند کر دینا یا ختم کرنا مشکل ہے اس لئے پروگرام بنایا ہے کہ phase out کر کے مرحلہ وار اسے ختم کریں تا کہ لوگ alternate solution کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر: یہ پروگرام تو ہے ناں کہ مرحلہ وار اس کو ختم کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، بالکل مرحلہ وار کام کر رہے ہیں اور ہائی کورٹ کی directions بھی ہیں جن کے مطابق ہم کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ہائی کورٹ کی direction کافی عرصہ سے ہے لیکن آپ یقین کریں کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ میں منسٹر صاحب کو بطور عوامی نمائندہ یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہائی کورٹ کی ہدایات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی طور پر پلاسٹک بیگ بنانے کے متعدد کارخانے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ راجہ صاحب! پھر اکٹھا ہی جواب دے دینا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری بہن نے محمود بُوٹی کے علاقہ کی بات کی ہے تو ہمارے شہر لاہور کے سارے ہسپتالوں کا سارا hospital waste وہاں جاتا ہے کیونکہ وہاں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں I was Health Minister then میں نے بھی وہاں پر ایک دفعہ چھاپہ مارا تھا، تو وہ اس waste سے برتن بنانے والا دانہ بناتے ہیں جنہیں ہم ماڈل ٹاؤن لنک روڈ یا کسی اور جگہ پر دیکھتے ہیں۔ ان برتنوں سے ہیپاٹائٹس سی پیدا ہوتا ہے اس لئے میری راجہ صاحب سے گزارش ہو گی، کیونکہ یہ ٹھیکے ہوئے ہوئے ہیں اور اس پلاسٹک کی بوری پر made in UK لکھا ہوتا ہے حالانکہ یہاں کے مقامی ہسپتالوں کا waste وہاں پر پہنچتا ہے۔ اس کو سختی سے دیکھنا پڑے گا کیونکہ اس کے انسانی زندگی پر بہت بُرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں پہلے تو میں محترمہ کے concern کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بالکل درست فرمایا کہ اس پر مکمل طور پر کنٹرول نہیں ہے اور آج بھی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں جہاں پر یہ پلاسٹک استعمال ہو رہا ہے اس لئے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم ایک phase out program کے تحت اسے مرحلہ وار ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک محترم میرے بھائی سندھو صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو یہ fresh question بنتا ہے تو یہ سوال دے دیں میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کا بھی جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! Waste Management کے بارے میں fresh question دے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات محترمہ نے کی کہ ہائی کورٹ کی directions کافی عرصہ سے جاری ہوئی ہیں جن پر عملدرآمد نہیں ہوا تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی سے اس حوالے سے bill پاس ہو چکا ہے اور ہم انشاءاللہ تعالیٰ مرحلہ وار کام انہی directions کے مطابق کر رہے ہیں۔ نئے قانون کے rules وغیرہ بنا کر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ان directions کے مطابق according to honorable High Court چل رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2241 جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ ہمیشہ مجھے ڈھونڈتے رہتے ہیں اس لئے میں پہلے ہی کھڑا ہو گیا۔ میں اپنا سوال پڑھنے سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوالات take up ہو رہے ہیں ان پر تین دن پہلے سے بات ہو رہی ہے کہ یہ دو، دو، تین، تین سال پرانے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کے notice میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ آپ نے بہت ہی اچھا کیا اور راجہ بشارت صاحب نے اس پر کل بڑی پیشرفت کی تو اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے کہ جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے، کیونکہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے کہ سوال تو تین سال پہلے کیا جائے اور آج منسٹر صاحب اس کا جواب دیں تو آج کی ground reality کچھ اور ہو گی اور اُس وقت کی ground reality کچھ اور ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی میں کم از کم ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو بھی بلائیں اور انہیں بھی بٹھائیں کیونکہ جو فیصلے یہاں پر یہ کمیٹی کرے گی وہ سب سے اعلیٰ فورم ہے جس کے فیصلے ہیں تو اس میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو پابند کریں کہ آپ کے تمام سیکرٹریز طے کردہ دنوں میں سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہوں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی تجویز بالکل ٹھیک ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ راجہ صاحب ہمارے وزیر پارلیمانی امور ہیں اور اس معزز ہاؤس کے اراکین جو بھی فیصلہ کریں گے انشاءاللہ سول بیوروکریسی اس پر عمل کرنے کی پابند ہو گی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میرا سوال نمبر 2870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-154 میں تحفظ ماحول کے لئے خرچ کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***2870: چودھری اختر علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کا مالی سال 20-2019 بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس شہر میں تحفظ ماحول کے لئے کتنے فنڈز خرچ کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-154 لاہور میں ملوں کی وجہ سے بہت زیادہ آلودہ ماحول ہے اس کے تدارک کے لئے کتنا فنڈز خرچ کیا جارہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ میں ماحول دوست آلات یا مشینری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع لاہور کا بجٹ (Non-Development Fund) بشمول ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر دفتری اخراجات برائے مالی سال 20-2019 مبلغ-/ 17,969,000 روپے مختص کیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع لاہور کے لئے مالی سال 20-2019 میں ترقیاتی بجٹ میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر اور اُس کا عملہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔

(ج) ملوں کی پیدا کردہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے جاتے تاہم محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے فیکٹریوں کو آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے کے لئے ہدایت جاری کرتا ہے۔

(د) ماحولیاتی قانون کے مطابق ہر صنعت کار اور ہر وہ شخص جو کسی طرح بھی ماحولیاتی آلودگی پھیلانے میں ملوث ہے اس پر لازم ہے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے آلات نصب کرے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے ضلع لاہور اور خاص طور پر PP-154 واقع سٹیل انڈسٹری اور دوسری صنعتوں میں ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے (Air Pollution Control Devices) نصب کرنے کا کام جاری ہے۔ اب تک 110 wet scrubbers اور 14 dry scrubbers نصب کئے جا چکے ہیں اور مزید پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ابھی میری بہن بات کر رہی تھی یہ بھی اسی علاقے کی رہائشی ہے جہاں سے میں ووٹروں کے توسط سے ممبر بن کر آیا ہوں۔ میں نے جُز (ب) میں پوچھا تھا کہ شہر

لاہور کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟ ان کا جواب یہ ہے کہ شہر لاہور میں non development fund میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا بلکہ -/17969000 کی رقم تنخواہوں کی مد میں رکھی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرا حلقہ PP-154 ہے اور میں اِس forum پر باوثوق ذرائع سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر چار سو کے قریب فیکٹریاں ہیں۔ ابھی میری بہن نے محمود بوٹی کی نشاندہی کی ہے وہ صرف ایک علاقہ ہے میں بیس علاقوں کا نام لے سکتا ہوں جو PP-154 کا حصہ ہیں اور وہاں چار سو کے قریب فیکٹریاں چل رہی ہیں۔ وہاں پر ایک انسپکٹر واہگہ ٹاؤن احمد علی رضا تعینات ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ صرف محکمے کا ہی نہیں بلکہ لاہور کا امیر ترین آدمی ہے۔ وہ خود فیکٹریوں کو seal کرواتا ہے اور خود ہی کھلواتا ہے۔ وہاں پر air pollution control devices لگوادی ہیں کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ وہاں کتنی فیکٹریوں میں یہ devices لگائی گئیں اور کتنے لوگوں کو violation کرنے پر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئیں یا جرمانے کئے گئے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کون سا جُز پڑھ رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جُز (ب) میں فنڈ کے متعلق پوچھا ہے اور جُز (د) میں آلات کے متعلق پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کا پہلا بنیادی سوال بجٹ کے متعلق تھا جس کا میں نے update یہ دیا ہے کہ اس کے لئے ایک کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ لاہور میں کتنا خرچ کیا جا رہا ہے اور بالخصوص انہوں نے اپنے حلقے کے حوالے سے پوچھا ہے؟ ابھی financial year چل رہا ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اتنا خرچ ہوا ہے یا اتنا ہو گا لیکن میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ at the end of the financial year ان کو یہ بھی بتا دیا جائے گا کہ لاہور میں کتنا خرچ ہوا اور اِن کے حلقے میں کتنا خرچ ہوا۔ ہم اِس وقت خرچ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر مزید خرچ کریں گے۔ اِنہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کتنی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟ میرے پاس لسٹ ہے اس میں تقریباً 30 فیکٹریاں ہیں جن کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ اس

کے علاوہ دوسری لسٹ بھی ہے کہ کتنی فیکٹریوں میں ہم نے wet scrubbers لگائے ہیں تاکہ دھوئیں کا تدارک کیا جاسکے۔ یہ دونوں لسٹیں میرے پاس موجود ہیں جو میں معزز رکن کو فراہم کر دوں گا۔ یہ ان کے حلقے کی فیکٹریوں کی لسٹ ہے یہ میں ان کو دے دیتا ہوں یہ ان کو دیکھ لیں لیکن اس کے باوجود یہ جو بھی suggestions دیں گے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اُس کے مطابق کام کریں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ چودھری اختر علی صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اِن کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال رہتا ہے۔ میرے حلقے میں environment کا مسئلہ بہت بڑا ہے میں کسی بھی ممبر کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے حلقے میں آئیں، میں چھت پر اپنا اور اُن کا انتظام کرتا ہوں ہم رات کو سفید کپڑے پہن کر سوئیں گے اور صبح پہچانے نہیں جائیں گے۔ یہ شہری علاقہ ہے اور وہاں چار سو فیکٹریوں کے درمیان لوگ رہ رہے ہیں جو قابل رحم ہیں اُن میں کینسر جیسا موذی مرض پیدا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اتنی مہربانی کریں کہ گورنمنٹ جو اقدامات کر رہی ہے پہلے اُن کو دیکھ لیں اگر آپ مطمئن نہ ہوں تو آپ بالکل بات کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ وہاں پر آلودگی نہیں ہے میں نے تو کہا ہے کہ وہاں پر آلودگی ہے اور ہم اس کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ ہم نے جو اقدامات کئے ہیں وہ میں نے آپ کے توسط سے اُن کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں اگر جان کی امان پاؤں تو میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے ساڑھے تین سالوں کے دوران جو اقدامات کئے ہیں وہ اِن کے پچھلے دس سال کے دور سے بہتر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساڑھے تین سالوں میں ہم نے جو کام کئے ہیں اگر اِن کے دس سالوں سے بہتر نہ ہوں تو ہم اِس معزز ایوان کے سامنے جوابدہ ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے جو اقدامات کئے ہیں وہ آپ چودھری صاحب کے ساتھ share کرلیں۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے دوبارہ موقع دیا۔ میرا سوال نمبر 2871 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور زون میں محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز اور زونل افسران کی تعداد و مقام تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***2871: چودھری اختر علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی آفیسر کے تحت کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) لاہور میں تحفظ ماحول کے کتنے انسپکٹرز تعینات ہیں ان کے علاقہ جات کون کون سے ہیں؟

(ج) ایک انسپکٹر کے پاس کون کون سے زون / ٹاؤن ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں گاڑیوں اور فیکٹریوں کے دھوئیں کی وجہ سے روز بروز ماحول مزید آلودہ ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید انسپکٹر اور زونل آفیسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کے ضلعی دفتر میں ٹوٹل 33 سیٹیں مختص ہیں۔ اس وقت دفتر ہذا میں ٹوٹل 25 افسران و ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ باقی سات (7) سیٹیں خالی ہیں۔ عہدے اور گریڈ کے مطابق تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول لاہور کے ضلعی دفتر میں اس وقت 7 انسپکٹرز تعینات ہیں۔ اِن انسپکٹرز کو ضرورت کے مطابق ضلع لاہور کے میونسپل زونز میں تعینات کیا جاتا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کی تفصیل جُز (ب) میں درج ہے۔

(د) عالمی سطح پر گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان بھی ماحولیاتی آلودگی سے متاثرہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ کچھ حد تک گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں بھی ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ ماحولیات پنجاب مؤثر اقدامات کر رہا ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کی آبادی میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے ماحولیاتی مسائل میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ urbanization اور industrialization میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ ماحولیات کی بہتر کارکردگی میں اضافہ کے لئے ضلع لاہور میں مزید انسپکٹرز کی تعیناتی کی اشد ضرورت ہے۔ اِس ضمن میں Restructuring Plan تیار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اِس میں پھر وہی بات ہے میں نے جُز (ب) میں پوچھا تھا کہ وہاں کتنے انسپکٹرز تعینات ہیں؟ میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں لاہور کی ٹوٹل 33 سیٹیں ہیں جن میں سے 25 پر تعیناتی ہے اور 8 سیٹیں vacant ہیں اِس کے علاوہ 7 انسپکٹرز ہیں جو سارے لاہور کو watch کرتے ہیں۔ آپ محکمے کی بے رحمی دیکھیں کہ environment کا اتنا بڑا issue ہے کہ آپ گاڑیوں کو دیکھ لیں، فیکٹریوں کو دیکھ لیں، ٹائر فروخت کرنے والوں کو دیکھ لیں، آئل فروخت کرنے والوں کو دیکھ لیں اور ہسپتالوں کی waste کو دیکھ لیں تو کیا یہ 7 انسپکٹرز پورے لاہور کے لئے کافی ہیں؟ اگر یہ کافی نہیں ہیں تو جو ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر دفتروں میں ٹھنڈے کولر میں بیٹھے ہیں وہ باہر نکل کر اِن کو watch کریں کہ کیا یہ انسپکٹرز علاقوں میں جاتے بھی ہیں اور اگر جاتے ہیں تو انہوں نے کتنے لوگوں کو punishment دی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ وہ فیلڈ میں جا کر inspection کریں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی محترمہ کنول پرویز کے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ 7 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اب بھی میں دوبارہ دھرانا چاہتا ہوں کہ 7 انسپکٹرز کام کر رہے ہیں جو اسامیاں خالی ہیں اُن کو پُر کرنے کے لئے سمری move ہو چکی ہے اُس کی جیسے ہی چیف منسٹر صاحب approval دیں گے ہم خالی اسامیوں پر بھرتیاں کر دیں گے۔ میں پھر دھرانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں میں ان کو بتاؤں گا کہ یہ پوسٹیں کب سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ یہ کوئی ابھی نہیں ہوئیں، نہ آج ہوئی ہیں، نہ کل ہوئی ہیں، نہ چھ ماہ میں ہوئی ہیں بلکہ یہ تو سالہا سال سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی گورنمنٹ میں ان کو پُر نہیں کیا۔ جب ہم اِن پوسٹوں کو پُر کریں گے تو لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور وہ اپنا کام بھی سرانجام دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے سمری move کر دی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم نے سمری move کر دی ہے اور انشاء اللہ ہم ان خالی سیٹوں پر appointments کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 2899 محترمہ طحٰہٰ نون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2900 بھی محترمہ طحٰہٰ نون کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2984 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 300 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! on her behalf.

جناب سپیکر: on her behalf تو ویسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! on her behalf پر بات تو کی جا سکتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، pleaseایسے نہ کریں۔ یہ ایک نئی traditionشروع ہو جائے گی پھر یہ ختم نہیں ہو گی۔ آپ ایسا نہ کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ اب ہاؤس کی پراپرٹی بن چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، .agreedلیکن آپ اپنے questionپر سوال کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جب یہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی بن چکا ہے تو میں اس پر on her behalfبات کر سکتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر پارلیمانی امور! آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ویسے اصولی طور پر جس معزز ممبر کا سوال ہوتا ہے وہی ضمنی سوال کرتا ہے۔ on her behalf یا on his behalf نہیں ہوتا لیکن چونکہ اگر میں کہوں گا کہ انہیں اجازت نہ دی جائے تو شاید یہ سمجھیں کہ میں جواب دینے سے گریز کر رہا ہوں لہٰذا یہ سوال کریں اور میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے لیکن ایک مہربانی کریں اور صرف ایک ہی questionکریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3000: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت محکمہ تحفظ ماحولیات کے انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر کی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) انوائرنمنٹل ٹربیونل میں کل کتنے ممبران ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! محکمہ ہذا نے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ٹیکنیکل ممبر کی تقرری بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(G)EPD/2-1/2017 Dated 28.5.2019 کے تحت کی

تھی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لیکن ٹیکنیکل ممبر نے جائن (Join) نہ کیا۔ دوبارہ بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جس میں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 13.12.2019 مقرر کی گئی تھی اب درخواستوں کی جانچ پڑتال کا عمل جاری ہے اور جلد ہی ممبر ٹیکنیکل کی Appointment کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج دی جائے گی۔

(ب) انوائرنمنٹل ٹربیونل میں کل دو ممبران ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال کی (الف) جز کے اندر پوچھا گیا تھا کہ محکمہ تحفظ ماحولیات کے انوائرنمنٹل ٹربیونل میں ٹیکنیکل ممبر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ 2019 question میں ہوا اور اس کا جواب 2020 میں آیا تو ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ 2019 کے اندر درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ بھی تھی اور ہم نے جانچ پڑتال بھی مکمل کر لی۔ اب منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ ٹیکنیکل ممبر کی بھرتی کرنے کا ارادہ کب تک ہے؟ کیونکہ ٹربیونل میں صرف دو ہی ممبران ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ٹربیونل کا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹیکنیکل ممبر بھرتی کرنے کی سمری approve ہو چکی ہے اور Standing Committee on Legislative Business سے بھی اس کی approval ہو چکی ہے۔ اب اس نے cabinet میں جانا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس دن سے تعیناتی ہو جائے گی لیکن یہاں پر میں ایک چیز مزید add کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے پنجاب میں ہمارا ایک Tribunal کام کر رہا تھا لیکن موجودہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم Tribunals کی تعداد بڑھانے جا رہے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر Tribunals ہوں تو اب ایک سے زیادہ۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی،راجہ صاحب!آپ یہ کہہ رہے تھے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر زمیں ایک Tribunal ہو گا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!ہماری کوشش یہ ہے لیکن ایک بات طے شدہ ہے کہ پہلے ایکTribunal تھااور اب ہم اس کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔اگلاسوال سید عثمان محمود کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!سوال نمبر 3024 ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3024: سید عثمان محمود:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کی تعداد،عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع رحیم یار خان کا سال 19-2018 اور20-2019 کا بجٹ کتنا تھا مدوار تفصیل فرام کریں؟

(ج) کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اورآبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے؟

(د) اس ضلع میں سال19-2018اور20-2019 کے دوران کس کس فیکٹری / کارخانہ / ادارہ کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا گیااور ان کے کیسز کورٹ میں بھجوائے گئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع بھر میں ایک دفتر کام کر رہا ہے اور دفتر ہذا کے ملازمین کی کُل تعداد 11 ہے جبکہ انسپکٹر کی ایک سیٹ خالی ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) 19-2018 کا بجٹ 4828000 روپے اور 20-2019 کا بجٹ -/ 5908000 روپے ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں اس سلسلہ میں کوئی رقم نہ دی گئی ہے اور نہ خرچ کی گئی ہے؟

(د) 19-2018 اور 20-2019 کے دوران ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی مکمل کر کے تمام شو گر ملوں کو (Environmental Protection Orders EPOs) جاری کر دیئے گئے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید آلودگی پھیلانے پر کاٹن فیکٹریز، plants pyrolysis، شور مچانے والے جنریٹر، ہسپتال وغیرہ کے کیسز ماحولیاتی عدالت اور گرین کورٹس میں جمع کروائے گئے اور ان کو جرمانے بھی کروائے گئے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے Eenvironmental Protection کے حوالے سے question کیا تھا اور kindly اگر آپ میرے question کی جز (ج) پڑھیں تو یہ ہے کہ کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے تو جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس ضلع میں اس سلسلہ میں کوئی رقم نہ دی گئی ہے اور نہ خرچ کی گئی ہے۔ میرا صرف اس ہاؤس میں اس issue کو اجاگر کرنے اور question کرنے کا مقصد تھا وہ یہ تھا کہ آج Pakistan is facing more than 10 billion dollars loss due to flood اور یہ conservative estimate ہے اس ایوان میں اُس طرف سے بیٹھے ہوئے اور اس طرف بیٹھے ہوئے تمام لوگ equally affected ہیں۔ Environmental Protection کو آج کی date تک ہم نے وہ اہمیت نہیں دی جو ہمیں دینی چاہئے تھی۔ even though before floods جو air pollution کی وجہ سے water pollution کی وجہ سے، climate change کی وجہ سے اور soil erosion کی

وجہ سے year over year ہمارے national exchequer کو خصوصی طور پر ہمارے صوبہ پنجاب کو جو annual loss ہوتا تھا وہ ساڑھے تین سے پونے چار سو ارب روپے کا ہوتا تھا تو میرا صرف اس question کو raise کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم اس چیز پر ایک consensus develop کریں، ایک پالیسی develop کریں اور ensure کریں کہ ہماری آنے والی جو نسلیں ہیں وہ ان تمام چیزوں سے protected رہیں۔ Because this is also linked to national security and food security. اگر ہم اپنے آپ کو flood سے اور ایسی national disasters سے protect نہیں کر سکیں گے، پاکستان کا جو glacier region ہے outside the polar region that host the largest amount of glaciers globally تو میرا honorable Minister صاحب سے یہ question ہے اور ایک التجا ہے کہ are we willing to take it seriously and are we willing to develop the consensus on this extremely serious issue? Thank you.

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے جو سوال اٹھایا ہے وہ انتہائی اہم ہے اور جو انہوں نے فرمایا میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ consensus develop کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی وہ لائحہ عمل بتائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ اس کو adopt بھی کیا جائے اور consensus بھی develop کیا جائے لیکن میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ کچھ عرصے میں باقاعدہ ایک environment کے حوالے سے پالیسی بھی لے کر آئیں گے، پالیسی اس معزز ایوان میں پیش کی جائے گی اور اس پر بحث بھی کروائی جائے۔ ان کی طرف سے جو بھی رائے آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ اس کو اہمیت دی جائے گی اور اُن کے concerns کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! ٹھیک ہو گیا۔ انشاءاللہ policy بھی بنواتے ہیں، اس معاملے پر ہاؤس میں بحث بھی کرواتے ہیں اور آپ کی تجاویز پر انشاءاللہ عمل بھی کرتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! Thank you.

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ شازیہ عابد صاحبہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3171: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈوار بتائیں؟

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے مد وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کس کس فیکٹری/کارخانہ/ادارہ کو تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا گیا اور ان کے کیسز کورٹ میں بھجوائے گئے ہیں تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک دفتر موجود ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول راجن پور میں کام کرنے والے ملازمین کی ٹوٹل تعداد 10 ہے اور حاضر سروس ملازمین کی تعداد 8 ہے دو اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع راجن پور سال 19-2018 کا بجٹ -/2849880 روپے اور 20-2019 کا بجٹ -/4699000 روپے ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول کو ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

(د) ضلع راجن پور میں محکمہ ماحولیات نے سال 19-2018 میں 126 یونٹس کو شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 06 یونٹس کو ماحول کے تحفظ کے لئے حکم نامے جاری کئے جبکہ 15 یونٹس کے کیسز عدالتی کارروائی کے لئے جمع کروائے ہیں۔ سال 19-2018 میں 118 یونٹس کو شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 90 یونٹس کو ماحول کے تحفظ کے لئے حکم نامے جاری کئے جبکہ 90 یونٹس کے کیسز عدالتی کارروائی کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کی تعداد، عہدہ، گریڈ وائز بتائیں تو اس سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ملازمین کی ٹوٹل تعداد 10 ہے اور حاضر سروس ملازمین کی تعداد 8 ہے دو اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! جب میں نے اس کی detail دیکھی تو محکمہ تحفظ ماحول کے Assistant Director کی post بھی خالی ہے تو جہاں key post خالی ہو تو وہاں باقی دفتر کیا کام کر رہا ہو گا میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ post ابھی 2 سال بعد تک بھی خالی ہے یا اس vacancy کو fill کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا شاید محترمہ اُس وقت تشریف فرما نہیں تھیں کہ اسامیاں خالی ہیں اُن کے پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن یہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ Assistant Director کی post بھی خالی ہے تو میرے پاس اُس کا ریکارڈ نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر اس قسم کے officers کی post خالی ہوتی ہے وہاں پر ہم کسی کو additional charge دے دیتے ہیں district adjoining کے بندے کو بھی

charge دیا جا سکتا ہے تو یہاں پر بھی definitely کسی کے پاس additional charge ہو گا اگر کسی کے پاس additional charge نہیں ہے تو پھر کیونکہ محترمہ نے ابھی point out کیا ہے I will personally look into it وہاں پر inspector کی تعیناتی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے فوراً ہی ہو جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ کہ منسٹر صاحب کو update ہونا چاہئے تھا وہ فرما رہے ہیں کہ اُن کو ابھی تک نہیں پتہ کہ وہاں پر بندہ لگایا گیا یا کسی کو additional charge دیا گیا ہے یہ بھی اپنی جگہ افسوسناک بات ہے۔ میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی رقم تحفظ ماحول نے اب تک کس کس ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمہ کے لئے خرچ کی ہے تو محکمہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کو ماحولیاتی اور آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔ تو اب دو سال بعد ہم نے یہ دیکھا ہے کہ میرا جو ڈویژن ہے وہ اسی ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے، جو climate change ہوا ہے اُس کی وجہ سے اتنی بری طرح متاثر ہوا ہے کہ ہمارا 80 فیصد ڈویژن ڈوب گیا ہے۔ کیا یہ انتہائی افسوسناک بات نہیں ہے کہ اتنی اہم مد میں گورنمنٹ رقم ہی نہیں رکھتی، کیا اب 2 سال بعد بھی وہی صورتحال ہے یا اب کوئی بجٹ رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: Officers پورے ہونے چاہئے، summary move ہو گئی ہے، summary approve ہونے والی ہے جیسے ہی approval ہوتی ہے تو یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی اور جو climate change ہو رہا ہے یہ پورا universal issue بن رہا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس میں یہی تو بات ہے کہ کوئی شک نہیں کہ universal issue ہے مگر کیا سب کو اپنے اپنے level پر کام نہیں کرنا چاہئے؟

جناب سپیکر: پاکستان اُس میں بالکل affected ہے اسی وجہ سے کوشش کر رہے ہیں کہ plantation بھی زیادہ ہو تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ یہ بھرتی ذرا جلدی مکمل کر لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چونکہ میں updated سوال کا جواب دے رہا ہوں پہلی بات جس طرح محترمہ نے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ مجھے پتہ نہیں ہے۔ وہاں پر وہ vacancy fill ہو چکی ہے وہاں پر Assistant Director کام کر رہا ہے دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ بجٹ نہیں دیا گیا بجٹ کی تفصیل میرے پاس موجود ہے میں محترمہ کو اس تفصیل کی کاپی فراہم کر دیتا ہوں اور جو خالی اسامیاں ہیں میں پھر at the cost of repetition کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ہم fill کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس سوال میں بھائی پھیرو لکھا گیا ہے جب کہ اس کا نام بھائی پھیرو کی بجائے میرے والد صاحب کے نام پر چل رہا ہے، اس گاؤں کا نام تبدیل ہو چکا ہے اور اس مقدس ایوان میں اُن کا نام پیش کیا گیا اور unanimously اس ایوان نے اُس جگہ کا نام تبدیل کر کے پھولنگر کیا تھا، اب اُس کا نام پھولنگر ہے۔ اب جنہوں نے بھائی پھیرو کا نام لکھا ہے میں اپنے بھائی سے مودبانہ طور پر کہوں گا کہ مہربانی فرما کر اس طرح کی غلطی اگر آئندہ سے ہو گی تو میں خود اس معاملے کو عدالت میں لے جاؤں گا اور ان کے خلاف دعویٰ دائر کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال صاحب! آپ محمد طاہر پرویز صاحب کے بارے میں کہہ رہے ہیں، یہ کون سے page پر ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ Page No. 09 پر ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال صاحب! آپ ان کو سزا دیں اور ان کا سوال cancel کریں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس سوال کو cancel کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، محمد طاہر پرویز صاحب کا سوال cancel کر دیا ہے۔ Thank you

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب محمد طاہر پرویز : جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محمد طاہر پرویز صاحب! اب آپ کا سوال cancel ہو گیا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز : جناب سپیکر! میرا سوال ہے، کیسے cancel ہو گیا، رانا صاحب کون ہوتے ہیں میرا سوال cancel کرنے والے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ ممبر کون ہوتے ہیں غلط نام لکھنے والے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ آپ کے senior leader ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز : جناب سپیکر! میرا سوال cancel نہیں ہو سکتا، نام change ہو سکتا لیکن سوال cancel نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی تماشہ نہیں ہے، یہ پنجاب اسمبلی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بتائیں نام تو change ہو گیا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب کا concern بالکل درست ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے بھائی جنہوں نے یہ سوال کیا ہے اُن کا یہ حلقہ ہی نہیں ہے انہوں نے کسی اور حلقے کا سوال اُٹھا کر دے دیا ہے، یہ اُن کا right ہے وہ سوال ضرور دیں لیکن کم از کم جگہ کا نام تو درست لکھیں، جواب میں ہم نے اپنے بزرگوں کے نام سے ہی جواب دیا ہے وہ رانا صاحب آپ کے ہی بزرگ نہیں وہ ہمارے بھی بزرگ ہیں وہ ہم سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ ہم نے اُن ہی کا نام استعمال کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

جناب محمد طاہر پرویز : جناب سپیکر! لیکن یہ سوال cancel ہونا نہیں بنتا۔ آئندہ اس کا خیال رکھیں گے۔ دوبارہ نہیں لکھیں گے۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے کہ ان کا سوال cancel کر دیں۔ وہ کس وجہ سے یہ رانا صاحب سے پوچھ لیں۔ وہ former Speaker ہیں ہم نے اُن کی عزت کا خیال رکھنا ہے۔ اب اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔ جی، رانا منور حسین صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین : جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں سٹون کرشنگ کی وجہ سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

***3497: رانا منور حسین :** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ تحفظ ماحول نے کان کنی و معدنیات کے ٹھیکیداروں سے کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں وصول کی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر محکمہ تحفظ ماحول نے خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے مائن ایریا میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کا Level بہت زیادہ High ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی جس کی بڑی وجہ مائن ایریا میں سٹون کرشنگ ہے ان پر کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) معدنیات اور کان کنی کے ٹھیکوں کا کام محکمہ معدنیات کروا رہا ہے اور ٹھیکہ جات کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے۔

(ب) معدنیات کے ٹھیکہ کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے اور سال 19-2018اور 20-2019میں کسی منصوبہ پر محکمہ ماحول نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) مائن ایریا میں کان کنی اور کرشنگ کی وجہ سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل کی طرف سے -/3410000 روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے۔ اور نئے کیس بھی مرتب کئے جارہے ہیں۔

(د) سٹون کرشنگ ایریا میں فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس ضمن میں بعض اوقات عوامی شکایت بھی وصول ہوتی ہے۔ دفتر ہذا نے محدود وسائل اور سٹاف کے باوجود فضائی آلودگی پیدا کرنے والے سٹون کرشرز کے خلاف تحفظ ماحول قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل کی طرف سے -/3410000 روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے اور نئے کیس بھی مرتب کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر محکمہ تحفظ ماحول نے خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں۔ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ معدنیات کے ٹھیکہ جات کی رقم محکمہ معدنیات وصول کرتا ہے اور سال 19-2018اور 20-2019میں کسی منصوبہ پر محکمہ ماحول نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران کتنی رقم ضلع سرگودھا میں کن کن منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے؟ اب اس میں ایک ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح سے سید عثمان محمود صاحب نے ایک detailed question کیا اور منسٹر صاحب نے اس کا بڑا

اچھا جواب دیا اب میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو Stone Crushing Industry پورے پنجاب میں ہے آپ کے ضلع میانوالی میں بھی ہے، خوشاب میں بھی ہے، سرگودھا میں بھی ہے، اٹک میں بھی ہے، چکوال میں بھی ہے، جہلم میں بھی ہے اور راولپنڈی میں بھی ہے۔ آپ جنوبی پنجاب کی طرف چلے جائیں تو وہاں ڈیرہ غازی خان میں جو سخی سرور مارکیٹ ہے وہ بھی بہت بڑی established market ہے۔

جناب سپیکر! Stone Industry انسانی زندگی کے لئے بڑی خطرناک ثابت ہو رہی ہے جس طرح سے ابھی pollution کے بارے میں، لاہور کے بارے میں سوالات آئے ہیں اور آپ نے very kind اُس پر اپنے orders فرمائیں ہیں اور وزیر پارلیمانی امور نے اُس کو بڑے اچھے طریقے سے take up کیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اس میں بھی notice serious لینے کی ضرورت ہے اگر آپ خصوصی توجہ فرمائیں گے تو یہ انسانی زندگیاں بچ سکیں گی، آبادی کے اندر crushers لگے ہوئے ہیں، آبادی سے ملحقہ mines موجود ہیں، پہاڑیاں موجود ہیں وہاں سے بے تحاشہ pollution لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کرشرز کو وہاں سے ہٹایا جائے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ان کرشرز کو وہاں سے ہٹایا جائے کیونکہ لاکھوں لوگوں کا روزگار اس بزنس سے وابستہ ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پھر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا صرف اتنا کہنا ہے کہ وہاں پر safety measures adopt کئے جائیں۔ میں نے اپنے سوال میں بھی یہی منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میں ایک ضمنی سوال اور کروں گا پہلے منسٹر صاحب سے اس سوال کا جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ safety measures adopt کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! کیا جہاں پر کرشرز لگے ہوئے ہیں وہاں پر safety measures adopt کئے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل معزز رکن نے درست فرمایا ہے کہ سٹون کرشر سے اٹھنے والی دھول سے آلودگی پیدا ہوتی ہے اور ہم نے ان کے خلاف کارروائی بھی کی ہے۔ Punjab Environmental Tribunal نے مختلف یونٹس پر جرمانہ بھی کیا ہے۔ دوسرا 126 ایسے یونٹس ہیں جن کو ہم نے seal بھی کیا ہے لہذا محکمہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہے کہ جو بھی آلودگی پھیلانے والے یونٹس ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ معزز رکن کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم پالیسی لے کر آ رہے ہیں، اس میں ہم مزید اقدامات کریں گے اور ہم اپنی کارکردگی کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت ضلع سرگودھا میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی اور آبی آلودگی جس کی بڑی وجہ مائن ایریا میں سٹون کرشنگ ہے ان پر کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ تو مجھے اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ سٹون کرشنگ ایریا میں فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس ضمن میں بعض اوقات عوامی شکایات بھی موصول ہوتی ہیں۔ دفتر ہذا نے محدود وسائل اور سٹاف کے باوجود فضائی آلودگی پیدا کرنے والے سٹون کرشرز کے خلاف تحفظ ماحول قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اب تک 210 کیس بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں دائر کئے گئے اور اس ضمن میں 126 سٹون کرشر کو Punjab Environmental Tribunal کی طرف سے 34 لاکھ 10 ہزار روپے جرمانہ عائد ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس ضمن میں مزید قانون کے تحت کارروائی جاری ہے اور نئے کیس بھی مرتب کئے جا رہے ہیں۔ میں اس حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں کہ صرف سرگودھا میں ایک ہزار کے قریب سٹون کرشنگ انڈسٹری لگی ہوئی ہے اور جو باقی صوبہ کے مختلف اضلاع میں انڈسٹریز لگی ہوئی ہیں اس کی تعداد اگر گنی جائے تو وہ دو ہزار سے زائد بنتی ہے تو جس طرح سے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے---

جناب سپیکر: Order in the House منسٹر صاحب! آپ مہربانی کریں ادھر دیکھیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! آپ پہلے House in order فرمالیں میں پھر اس کے بعد بات کرلوں گا۔

جناب سپیکر: راناصاحب! House in order ہو گیا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ اچھی بات ہے کہ Environmental Policy آرہی ہے اور یقیناً اس پر عمل بھی ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پبلک کے جو current issues ہیں ان میں environment سب سے اہم issue ہے۔ جس طرح سے ہمیں لوگوں کو roads provide کرنی ہیں اور لوگوں کو communication دینی ہے اسی طرح سے environment بھی بہتر کرنے کی بہت شدید ضرورت ہے اور خاص طور پر لاہور، فیصل آباد، ملتان، کراچی اور بڑے شہروں میں جو سٹون کرشنگ انڈسٹریز ہیں وہاں بھی فضائی آلودگی کم کرنے کی ضرورت ہے ان پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! جی، بالکل آپ ٹھیک فرمارہے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ کب تک اس پر عملدرآمد کروائیں گے اور کب تک یہ پالیسی سامنے آئے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کب تک یہ پالیسی آنے کی توقع ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): میں نے یہ گزارش کی ہے کہ 34لاکھ روپے جرمانے کے ساتھ ساتھ 26یونٹس seal بھی کئے ہیں ہمارے پاس جتنی manpower ہے اس کے ساتھ ایک ہزار یونٹس کے خلاف بیک وقت کارروائی کرنا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم کارروائی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جب نئی بھرتی کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے کام کو expedite کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! تو مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ آپ سٹون کرشنگ انڈسٹری کے خلاف کارروائی کریں بلکہ ان کو educate کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ environment کو بہتر کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! وہ well to do people ہیں وہ انکم ٹیکس اور sales tax pay کرتے ہیں اور وہ محکمہ مائیز کو بروقت اپنی اقساط ادا کرتے ہیں اور وہاں پر سڑکیں بہترین ہونے کا پوری طرح سے process جاری ہے۔ وہاں پر environment بہتر ہو جائے صرف اس حوالے سے لوگوں کو محکمہ تحفظ ماحول educate کر دے بلکہ اس کام کے لئے وہاں پر لوگ خود اپنے پیسے خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کہ لوگوں کو educate کرنا چاہئے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! محکمہ کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو educate کرنے کے لئے وہاں پر کیمپس لگائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! جی، ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! لاہور میں محکمہ کے جو ڈائریکٹر جنرل policies بناتے ہیں یا یہاں پر بیٹھ کر instructions دیتے ہیں تو ان کو field میں جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ محکمہ کو وہاں پر کیمپس لگانے چاہئیں اور وہاں پر لوگوں کو educate کرنا چاہئے۔ Environment کو بہتر کرنے کے لئے ہر کسی کا role ہونا چاہئے۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3535 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب question hour ختم ہوتا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ میں انسپکٹر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر تعیناتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2241: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میں انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ میں انسپکٹر کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کس سکیل میں کتنے انسپکٹر تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1998 میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر آج 20 سال بعد بھی گریڈ 13 میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان انسپکٹرز کو سرکاری وہیکل کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں بہتر سرانجام دے سکیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ میں انسپکٹر کی منظور شدہ اسامیاں اور ان کی تعیناتی درج ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	نام اسامیاں	تعداد اسامی	تعیناتی	خالی اسامیاں
1-	سینئر انسپکٹر (BS-16)	01	01	0
2-	انسپکٹر (BS-13)	09	05	04

(ب) یہ درست نہ ہے 1998 میں کوئی انسپکٹر ادارہ تحفظ میں بھرتی نہیں ہوا۔ تاہم 1997 میں درج ذیل انسپکٹر بھرتی ہوئے تھے۔

(i) محمد عامر ارشاد (ii) عبدالرؤف (iii) محمد بابر خاں

جو کہ آج کل بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر رحیم یار خان، مظفر گڑھ اور بہاولنگر میں تعینات ہے مزید برآں عرض ہے کہ اس کے بعد ادارہ ہذا میں انسپکٹر 2009 میں بھرتی ہوئے تھے۔ تاہم موجودہ سروس رولز 2011 کے مطابق تمام اہل انسپکٹر جو معیار پر پورے

اتر رہے ہیں ان کی پروموشن بطور سینئر انسپکٹر (BS-16) کے لئے ڈی پی سی کا انعقاد جلد ہو رہا ہے۔

ج) محکمہ نے تمام انسپکٹر کو پہلے ہی سرکاری موٹر سائیکل فراہم کر رکھی ہے تا کہ وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کی وجہ سے ہوا پانی اور ماحول میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2899: **محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سابقہ 19۔2018 سال میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری سے ہوا، پانی اور ماحول میں داخل ہونے والے آلودہ مواد کو محدود کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کے لوگوں کی آلودگی کے بارے میں کوئی تربیت کی ہے؟

(ج) کیا چھوٹے اور درمیانے درجے کی انڈسٹری کو آلودگی پیدا نہ کرنے کے سلسلے میں کوئی امداد فراہم کی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ماحولیات کی ٹیمیں صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں مسلسل کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ غیر معیاری ایندھن استعمال کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ لاہور، شیخوپورہ اور دیگر اضلاع کی مختلف سٹیل انڈسٹریز میں محکمہ نے 42 ڈرائی سکربرز (Dry Scrubbers) اور 432 Wet Scrubbers لگوائے ہیں جو فضائی آلودگی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ محکمہ نے پرانی ٹیکنالوجی پر بھٹہ بنانے پر پابندی عائد کر دی اور 592 بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروادیا ہے۔ پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے 661 بھٹوں کو بند کیا گیا، 268 صنعتی یونٹوں کے خلاف آلودگی پھیلانے پر FIRs درج کروائی گئی، 2364 صنعتی یونٹوں کو آلودگی کنٹرول کرنے کے آرڈر جاری کئے گئے۔

محکمہ نے پنجاب کے مختلف علاقوں میں 10 لاکھ پودے لگوائے۔ ادارہ ہذا کے درج بالا اقدامات کی وجہ سے کافی حد تک ماحولیاتی آلودگی کا خاتمہ کر دیا ہے اور اس میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

محکمہ نے آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے پورے پنجاب کی انڈسٹریز کے گندے پانی کا اخراج کرتے ہیں اور جو انڈسٹریز محکمہ کی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرتی ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ تمام شوگر ملز کو گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کے لئے پلانٹ لگانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ محکمہ ہذا تمام سیمنٹ فیکٹریوں کے ساتھ مل کر پانی کا دوبارہ استعمال، زمینی پانی کو ریچارج کرنے اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے بھی اقدامات کر رہا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے حکم پر تشکیل پانے والے واٹر کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں پانی آلودہ اور ضائع کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے جس کے تحت 72 فیکٹریوں کو بند کیا گیا اور مزید کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) محکمہ نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے نیپالی ماہرین کے ذریعے 2 ٹریننگز اور مقامی ماہرین کے ذریعے 3 ٹریننگز کروائی جس کے نتیجہ میں 592 بھٹے نئی ٹیکنالوجی پر منتقل ہوئے اور مزید کی منتقلی کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے لئے ترقیاتی بجٹ (Development Fund) کی مد میں یا انڈسٹری کی امداد کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی جاتی ہے تاہم محکمہ آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے فیکٹریوں کو آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے کے لئے ہدایات جاری کرتا ہے۔ البتہ پرانی ٹیکنالوجی کے بھٹوں کو نئی ٹیکنالوجی پر منتقلی کے لئے آسان شرائط پر قرضہ جات کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

میڈیا اور سوشل میڈیا پر پلاسٹک پر پابندی کی کوریج اور پابندی کے نوٹیفکیشن کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***2900: محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

محکمہ کی جانب سے حال میں میڈیا اور سوشل میڈیا پر پلاسٹک پر پابندی کو کوریج دی جا رہی ہے یہ کس اختیار کے تحت اس پابندی کو کب نوٹیفائی کیا گیا ہے اور پلاسٹک کی کون سی مخصوص قسم پر پابندی لگائی جا رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

پلاسٹک اور اس سے بنی ہوئی اشیاء خصوصاً پلاسٹک بیگ جنہیں عرف عام میں شاپنگ بیگ یا شاپر کہا جاتا ہے۔ آلودگی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس آلودگی کو روکنے کے لئے میڈیا پر پلاسٹک کے استعمال کی حوصلہ شکنی کے لئے وقتاً فوقتاً کوریج کی جاتی ہے۔ اس مہم میں باریک شاپنگ بیگ کے استعمال کی خصوصاً حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

کسانوں کو مونجی کے مڈھ کو آگ لگانے کے متبادل مشینری کی فراہمی کے لئے حکومتی امداد سے متعلقہ تفصیلات

***2984: چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال اکتوبر نومبر کے ماہ میں مونجی کے مڈھ کو کسان آگ لگا کر جلاتے ہیں جو کہ سموگ کا باعث بنتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال اکتوبر / نومبر میں جب سموگ زیادہ ہو جاتی ہے تو محکمہ تحفظ ماحول والے مونجی کے مڈھ کو آگ لگانے والے کسانوں کے خلاف پرچے درج کروا دیتے ہیں اور اس کا متبادل انتظام کرنے کے لئے کسانوں کو کوئی رعایت یا سبسڈی یا زیرو ٹریچ ہیپی سیڈر خریدنے کے لئے قرض فراہم نہیں کیا جاتا؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ تحفظ ماحول مونجی کے کاشتکاروں کو سبسڈی یا زیرو ٹریچ ہیپی سیڈر مشین خریدنے کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسان مونجی کی باقیات کو آگ لگانے کی بجائے اس کو دوسرے طریقہ کے تحت dispose of کر سکیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہر سال اکتوبر نومبر کے ماہ میں اگلی فصل کی بجائی کے لئے کھیتوں کو خالی کرنے کی غرض سے کسان مونجی کے مڈھ کو آگ لگا کر جلاتے ہیں جو کہ سموگ کا باعث بنتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جب سموگ زیادہ ہو جاتی ہے تو سموگ پالیسی کے تحت محکمہ زراعت توسیع والے مونجی کے مڈھ کو آگ لگانے والے کسانوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور محکمہ تحفظ ماحول والے ضلعی انتظامیہ کے ذریعے ان کے خلاف پرچے کروا دیتے ہیں۔ کسانوں کو سبسڈی وغیرہ کے حوالے سے جواب محکمہ ماحولیات سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) اس سوال کا جواب محکمہ زراعت ریسرچ اور محکمہ زراعت توسیع سے متعلقہ ہے۔

سموگ کے محرکات سے نمٹنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3535: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھان کی فصل کی باقیات کو آگ لگا کر ماحول کو آلودہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زمینداروں نے محکمہ ماحولیات کی نااہلی اور غفلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دھان کی فصل کی کٹائی کے بعد باقیات کو آگ لگا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت وقت دھان کی فصل کی کٹائی کے بعد لگائی جانے والی آگ جو سموگ کا بہت بڑا سبب ہے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مختلف علاقوں میں کچھ زمیندار دھان کی فصل کی باقیات کو آگ لگا دیتے ہیں۔ جس سے ماحول آلودہ ہوتا ہے۔ تاہم فصلوں کو آگ لگا کر آلودگی پھیلانے والوں کے خلاف دفعہ 144 کی خلاف ورزیوں پر FIRs درج کرانے سے آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملی۔

(ب) فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے کے واقعات کو چیک کرنا محکمہ زراعت اور ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے اور مذکورہ محکمہ جات اس سلسلے میں چیکنگ کے بعد دفعہ 144 کے تحت FIRs وغیرہ درج کرواتے ہیں۔

(ج) اس سال سموگ پیریڈ کے دوران پنجاب کے مختلف اضلاع میں فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے پر کُل 620 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

لاہور: مومن پورہ میں دھواں چھوڑنے اور گندا پانی بہانے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***3804: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مومن پورہ لاہور کی فیکٹریوں سے جو Used واٹر نکلتا ہے اس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک مذکورہ علاقے سے محکمہ نے فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے ہیں یا ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس علاقہ سے دھواں چھوڑنے والی فیکٹریاں اور گندا پانی بہانے والی فیکٹریوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مومن پورہ لاہور کا علاقہ زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز اور سٹیل فرنسز پر مشتمل ہے۔ ان فیکٹریوں میں کسی بھی قسم کے Used Water کا اخراج نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کے کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پراڈکٹ بنانے کے لئے پانی کو ری سائیکل کر کے لگاتار استعمال میں لایا جاتا ہے البتہ اگر کوئی فیکٹری Used Water بغیر ٹریٹمنٹ کے ڈسچارج کرے گی تو اس کے خلاف بھی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ البتہ یہ فیکٹریاں دھواں کی شکل میں فضائی آلودگی کا سبب بنتی ہیں جن کے خلاف محکمہ ہذا کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) ان فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کروانا ماحولیاتی قانون کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور ضلعی حکومت سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا گزشتہ سالوں سے لگاتار ایسی فیکٹریوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی عمل میں لارہا ہے جو کہ دھواں اور فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہیں۔ اکتوبر 2019 سے لے کر اب تک 313 فیکٹریوں کو سیل جبکہ 110 فیکٹری مالکان کے خلاف FIR درج کروائی جاچکی ہیں۔ مزید یہ کہ گزشتہ ماہ یعنی جولائی 2020 سے اب تک 335 فیکٹریوں کو Envrionmental Commission کے ساتھ مل کر نوٹسز جاری کئے جاچکے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان: گزشتہ 5 سالوں میں فضائی اور آبی آلودگی کی اوسطاً شرح سے متعلقہ تفصیلات

***3853: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں گزشتہ پانچ سالوں میں فضائی اور آبی آلودگی کی اوسطاً سطح کیا رہی سال وار الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں فضائی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ کس طرح کے اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کی فضائی آلودگی جانچنے کی استعداد کار متعلقہ آلات نہ ہونے کی وجہ سے محدود ہے اس لئے فضائی آلودگی کی مسلسل جانچ پڑتال تمام ضلعوں میں نہیں کی جارہی ہے۔ البتہ محکمہ تحفظ ماحول حکومت پنجاب ورلڈ بنک کے مالی تعاون سے 200 ملین ڈالر سے 30 فضائی آلودگی جانچنے کے سٹیشن لگا رہا ہے جس میں رحیم یار خان بھی شامل ہے۔

آبی آلودگی کی جانچ کے لئے ضلع رحیم یار خان میں ایک لیبارٹری قائم کر دی گئی ہے۔ مزید برآں محکمہ ہذا پنجاب کی آبی آلودگی جانچنے کے لئے 15 واٹر کوالٹی مانیٹرنگ یونٹس لگا رہا ہے جو کہ زیر زمین اور سطح پر موجود آبی ذخائر کو باقاعدہ مانیٹر کریں گے۔

(ب) مختلف فیکٹریوں کے 112 نمونہ جات EPA لیبارٹری رحیم یار خان میں چیک کئے گئے۔ جن کے رزلٹ کی بنیاد پر مندرجہ ذیل کارروائی کی گئی۔

1۔ انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری ہوئے	139
2۔ کیسز ماحولیاتی عدالت میں بھجوائے	21
3۔ کیسز جو گرین کورٹس بھجوائے گئے	201
4۔ یونٹس کو بند کیا گیا	12
5۔ FIRs درج کروائی گئیں	29
6۔ دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے چالان کئے گئے	4858
7۔ گاڑیوں کو جرمانہ کیا گیا	1457400

رحیم یار خان محکمہ تحفظ ماحول کے عملہ اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3854: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) دفتر میں موجود عملہ کے نام، عہدہ تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ آلات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر A-15 ماڈل ٹاؤن تحصیل و ضلع رحیم یار خان میں واقع ہے۔

(ب) دفتر ہذا میں موجود عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر ہذا میں ایک گاڑی سوزوکی کلٹس 2011 ماڈل ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے ای پی اے کی لیبارٹری موجود ہے۔ جس میں فراہم کردہ آلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی میں لگائی جانے والی فیکٹریوں کے دھواں اور ویسٹ کے نامناسب اخراج سے متعلقہ تفصیلات

*4297: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقبول روڈ، المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی فیصل آباد میں ڈائینگ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان کا استعمال شدہ پانی Bore کر کے زیر زمین ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے مالکان نے واسا سے فرضی NOC لے کر واسا کے سیوریج سسٹم میں اپنا استعمال شدہ مضر صحت پانی ڈالا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں کی چمنیوں میں سے جو دھواں خارج ہوتا ہے اس کی وجہ سے لوگ بیمار ہو رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ فیکٹریاں رہائشی علاقہ جات میں بنائی گئی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے ویسٹ کا بھی ان فیکٹریوں نے مناسب انتظام نہیں کر رکھا ہے؟

(و) کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے ان کو جرمانہ کرنے اور مسلسل خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ وہاں پر ڈائینگ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں لیکن ان کا پانی واسا کی سیوریج لائن میں ڈالا جا رہا ہے۔ ان کا استعمال شدہ پانی Bore کر کے زمین میں نہیں ڈالا جا رہا ہے۔ ایریا انسپکٹر ہمراہ فیلڈ اسسٹنٹ کی وزٹ، سروے، انسپکشن رپورٹ / سرٹیفکیٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس علاقے میں تقریباً ستائیس فیکٹریاں قائم ہیں۔ ایریا انسپکٹر نے فیکٹری مالکان کے پاس واسا کے NOC کو چیک کر لیا ہے۔ جو کہ موجود ہیں۔ تاہم فیکٹریوں کے معائنہ پر سیکشن 11 کی خلاف ورزی پائی گئی ہے۔ قانونی کارروائی کے تحت 16 فیکٹریوں کے خلاف EPO Compliance Report زیر عمل ہیں مزید یہ کہ 3 فیکٹریوں کو Hearing Notices جاری کر دیئے گئے ہیں جبکہ 08 فیکٹریوں کی Site Inspection Reports

تیار کرلی گئی ہیں جس کے تحت مزید قانونی کارروائی جاری ہے تمام لسٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ صحت اور دیگر اداروں کی طرف سے آج تک کوئی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ کسی بھی قسم کی رپورٹ موصول ہونے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ PEQS کی تعمیل نہ ہونے کی صورت میں زیادہ دھواں خارج کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس علاقے میں قائم فیکٹریاں 1997 سے قبل قائم ہو چکی تھیں جن کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کے سیکشن 12 کے تحت NOC درکار نہ ہے۔ مزید یہ کہ اس علاقے میں رہائشی آبادیاں فیکٹریوں کی تعمیر کے بعد قائم ہوئیں تا ہم محکمہ ماحولیات سیکشن 11 کی خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لا رہا ہے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے۔ ان فیکٹریوں کی وقتاً فوقتاً انسپکشن کی جارہی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ جس کی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

(و) خلاف ورزی کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔ قانون کے مطابق فیکٹریوں کو جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ معطلی و بندش دونوں شامل ہیں۔ ان فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کا status اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

لاہور: افشاں پارک احمد پور ٹاؤن میں دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4306: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں موجودہ سال کے دوران کتنی فیکٹریوں اور ملز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جو کاربن کا استعمال کرتی ہیں اور ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں؟

(ب) افشاں پارک احمد پور ٹاؤن روڈ لاہور پر کتنی فیکٹریاں اور ملز ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) حکومت نے لاہور کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا کا دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ اور کاربن استعمال کرنیوالی ملز کو سیل بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ ماحولیات نے دھواں چھوڑنے اور غیر معیاری ایندھن کے استعمال پر جون 2019 تا مارچ 2020 (Covid -19) سے پہلے 313 فیکٹریوں کو سیل کیا۔ جبکہ 101 آلودگی پھیلانے کے ذمہ داران کے خلاف FIR درج کروائی گئی۔ مزید برآں محکمہ ہذا فضائی آلودگی کا سبب بننے والی فیکٹریوں کی لگاتار مانیٹرنگ رکھے ہوئے ہے اور خلاف ورزی کرنے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے گا۔

(ب) افشاں پارک اور احمد ٹاؤن میں چار چار فیکٹریاں قائم ہیں۔ احمد ٹاؤن میں مندرجہ ذیل 04 فیکٹریاں واقع ہیں۔(1) عمران سراج سٹیل (2) فقیر سٹیل ملز (3) اشرف سٹیل ملز اور (4) اجمیر سٹیل واقع ہیں۔ ان کو سیل کیا گیا اور FIR بھی درج کروائی گئی ہے۔ افشاں پارک میں مندرجہ ذیل فیکٹریاں واقع ہیں (1) مقصود سٹیل ملز، (2) اختر فورمین، (3) اللہ دتہ سٹیل ملز واقع ہے۔ ان فیکٹریوں کو سیل کیا گیا اور FIR بھی درج کروائی گئی ہے۔

(ج) محکمہ نے ماحول کو آلودہ کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔ کاربن پوڈر پر مکمل پابندی لگا رکھی ہے۔ کارروائی کے نتیجہ میں اب تک 186 Wet Sucrubber اور 32 عدد Dry Sucrubber جیسے آلودگی کم کرنے والے آلات لگائے جا چکے ہیں۔ مزید یہ کہ بھٹوں کے دھواں کو کنٹرول کرنے کے لئے اب تک کارروائی جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں 62 بھٹے زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون

سے کارروائی کی جارہی ہے جس سے ماحول میں کافی حد تک بہتری آئی ہے۔ جس سے فضائی آلودگی کے انڈکس (AQI) میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

ملتان: پی پی-281 میں ٹیکسٹائل ملز کے کیمیکل ملا پانی کو نہروں میں چھوڑے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4341: **ملک واصف مظہر:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان میں پینے کے صاف پانی کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) پی پی-218 ملتان میں لگی ہوئی ٹیکسٹائل ملز کے کیمیکل لگا پانی نہروں میں جارہا ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(ج) Drill کر کے کیمیکل والا پانی نیچے صاف پانی میں چھوڑا جا رہا ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) شہری حدود میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی واسا (ایم ڈی اے) کی ذمہ داری ہے جبکہ دیہی علاقہ جات میں متعلقہ میونسپل / ٹاؤن کمیٹیوں کی ذمہ داریوں میں شامل ہے تاہم محکمہ ماحولیات پنجاب ماحولیاتی معیار (PEQS) سے زائد پیرامیٹرز کا ویسٹ واٹر خارج کرنے والی انڈسٹریز سے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوانے کی ہدایات جاری کرتا ہے۔ محکمہ ہذا کی کاوشوں سے کوکا کولا، پیپسی نے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگوائے ہیں۔ محکمہ ان کاوشوں کا دائرہ مزید بڑھا رہا ہے۔

(ب) پی پی-218 میں ٹیکسٹائل، ویونگ اور سپننگ ملز قائم ہیں۔ ان فیکٹریوں میں پانی کو کولنگ مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان ٹیکسٹائل ملز میں ڈائینگ کا عمل نہیں کیا جاتا۔ کولنگ واٹر اور باتھ روم سے خارج ہونے والے پانی کو یہ فیکٹریاں کچے Lagoons میں سٹور کرتی ہیں اور زرعی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ اس پانی

کے ٹیسٹ کے لئے سیمپلز لے لئے گئے ہیں۔ان فیکٹریوں کو پکے Lagoons بنانے کے لئے محکمہ نے کارروائی شروع کی ہے۔تاکہ Seepage سے بچا جا سکے۔

(ج) محکمہ نے اس سلسلہ میں سروے کیا ہے جس میں Drill کر کے کیمیکل والا پانی نیچے صاف پانی میں چھوڑے جانے کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔تاہم نشاندہی ہونے کی صورت میں محکمہ ضابطے کی کارروائی کرے گا۔

ضلع راجن پور: محکمہ تحفظ ماحول میں ملازمین، گاڑیوں اور فراہم کردہ آلات سے متعلقہ تفصیلات

*4729: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) دفتر میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ماحولیاتی آلودگی کی سطح معلوم کرنے کے لئے مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ آلات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر عبدالحکیم کالونی کچہری روڈ پر واقع ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	ڈومی سائل
1۔	سید اشفاق حسین شاہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)	بی ایس ای (کیمیکل انجینئرنگ)	ڈی جی خان
2۔	عبدالستار	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	میٹرک سائنس	رحیم یار خان
3۔	عارف حسین	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	بی ایس ای (آنرز)	راجن پور
4۔	شاہد حنیف	ڈرائیور (BS-04)	میٹرک	مظفر گڑھ
5۔	مسرت حسین	نائب قاصد (BS-02)	ایف اے	راجن پور
6۔	محمد اقبال	چوکیدار (BS-02)	مڈل	رحیم یار خان
7۔	ظفر حسین	سینٹری ورکر	میٹرک	راجن پور

(ج) ضلع راجن پور محکمہ ماحولیات کے دفتر میں ایک گاڑی ہے (Suzuki Liana RPG-1001)

(د) (1) مائیکرو گیج میٹر پولی تھین بیگز (Micro Gage meter polythen begs) کی جانچ پڑتال کے لئے۔

(2) نائزلیول میٹر (Noise level meter)

(3) رنگلمین سکیل فار سموک اوپیسٹی (Ringlemen Scale for smoke opacity)

(4) مانیٹرنگ آف ایمنشن انوائرنمنٹ لیبارٹری اور ویسٹ واٹر سیمپلینگ یونٹ ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات لیبارٹری رحیم یار خان میں موجود ہے۔

نئے صنعتی زون کے قیام کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو محکمہ ماحول کی طرف سے جاری کردہ این او سی سے متعلقہ تفصیلات

***5023: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے 2019-20 کے دوران نئے صنعتی زون کے قیام کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو کتنے NOC جاری کئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے NOC جنگلات اور زراعت کے لئے موزوں زمین پر انڈسٹری لگانے کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہذا نے 2019-20 کے دوران درج ذیل صنعتی زون کو محکمانہ NOC جاری کئے ہیں

i۔ JW سنز پرائیویٹ لمٹیڈ (سپیشل اکنامک زون) پاجیاں رائیونڈ روڈ لاہور

ii۔ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی نزد ساہیانوالہ انٹر چینج M-3 موٹروے، فیصل آباد

iii۔ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ، بہاولپور

اس کے علاوہ 2020-22 میں درج ذیل صنعتی زون کو محکمانہ NOC جاری کئے ہیں

i۔ انڈسٹریل پارک پرائیویٹ لمٹیڈ (سپیشل اکنامک زون) تالاب سرائے، لاہور

ii۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، وزیر آباد، گوجرانوالہ

iii- چیلنج سپیشل اکنامک زون، فیروز پور روڈ، پانڈوکی، لاہور

iv- سپیشل اکنامک زون، انجینئرنگ ڈائمنشنز، لاہور۔ اسلام آباد موٹرے وے، شیخوپورہ

(ب) اجازت نامہ صنعتی زون موزوں جگہ پر بنانے کے لئے دیئے گئے ہیں

اوکاڑہ: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر، ملازمین اور آبی و فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*5178: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے پاس آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے کیا کیا مشینری ہے؟

(ب) مالی سال 20-2019 کی اس ضلع کی کارکردگی رپورٹ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم ملی تھی اور کس کس پراجیکٹ میں خرچ کی ہے اس کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس مالی سال کے دوران اس ضلع میں آلودگی کے خاتمہ کی آگاہی مہم پر کتنی رقم خرچ کی گئی اور آگاہی مہم کس کس طرح کی گئی؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم ملی ہے اور کس کس مد کے لئے ملی ہے کون کون سے کام شروع کئے جائیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں ماحولیات کا صرف ایک ہی ضلعی دفتر ہے جس میں سٹاف کی تعداد 10 ہے ان میں سے پانچ official/officer فیلڈ ڈیوٹی سے متعلق ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ آبی آلودگی روکنے کے لئے محکمہ ماحولیات اوکاڑہ کے پاس کوئی مشینری نہیں ہے۔

(ب) **مالی سال 20-2019:**

بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی میں منتقلی کے لئے 380 بھٹوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے، 250 بھٹوں کو آرڈر جاری کئے گئے، 30 کیس ٹربیونل میں فائل کئے، FIRs:

32 درج کروائی گئیں اور 59 بھٹوں کو گرین ٹیکنالوجی زگ زیگ میں تبدیل کروایا گیا فضائی آلودگی کا باعث بننے والے دیگر 97 یونٹس کو نوٹس جاری کئے گئے، 105 صنعتوں کی رپورٹس EPA Head Qurter کو بھجوائی گئیں محکمہ ماحولیات کو 20-2019 میں کل 103 عوامی شکایات موصول ہوئیں جن میں 70 PMDU پر اور بقایا 33 براہ راست موصول ہوئیں۔ تمام شکایات کو قانون کے مطابق ضروری کارروائی کے بعد حل کر دیا گیا۔ 31 ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔ ڈینگی کو کنٹرول کے سلسلے میں 7911 پوائنٹس کا سروے کیا گیا اور ڈینگی SOP پر عمل کرایا گیا اور 15 FIRs بھی کروائی گئیں عوامی آگاہی کے لئے آگاہی واک اور معلوماتی مواد لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ کورونا وبا کے سلسلے میں صنعتی یونٹس کو چیک کیا گیا اور دفعہ 144 پر عمل درآمد کو یقینی بنایا عوامی آگاہی کے سلسلے میں مساجد میں اعلانات کروانے کے ساتھ ساتھ صنعتی یونٹوں کو کورونا کے پھیلنے کی روک تھام سے متعلق آگاہ کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے 1800 درخت لگوائے گئے اس کے علاوہ کورونا اور ڈینگی کے سلسلے میں متعدد میٹنگز میں شرکت کیں۔

مالی سال 21-2020:

32 بھٹوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے، 08 بھٹوں کو آرڈر جاری کئے گئے، 110 FIRs: درج کروائی گئیں اور 294 بھٹوں کو گرین ٹیکنالوجی (Zig Zag) میں تبدیل کروایا گیا فضائی آلودگی کا باعث بننے والے دیگر 73 یونٹس کو نوٹس جاری کئے گئے، 105 اور 20=FIR's کروائی گئیں۔ 34 صنعتوں کی رپورٹس EPA Head Qurter کو بھجوائی گئیں محکمہ ماحولیات کو 21-2020 میں کل 92 عوامی شکایات موصول ہوئیں۔ تمام شکایات کو قانون کے مطابق ضروری کارروائی کے بعد حل کر دیا گیا۔ 35 ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔ ڈینگی کو کنٹرول کے سلسلے میں 3149 پوائنٹس کا سروے کیا گیا اور ڈینگی SOP پر عمل کرایا گیا اور 06 FIRs بھی کروائی گئیں عوامی آگاہی کے لئے آگاہی واک اور معلوماتی مواد لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے 11950

درخت لگوائے گئے۔اوراس کے علاوہ کورونااور ڈینگی کے سلسلے میں متعدد میٹنگز میں شرکت کیں۔دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چیکنگ ہمراہ ٹریفک پولیس Vehicle Impounded: 143, FIRs: 03 Checked:3055 Fine 316500 Chellan:928 کیا گیا۔ماحولیاتی آگاہی کے سلسلے میں اوکاڑہ یونیورسٹی اور DHQ، بھٹہ یونین کے ساتھ میٹنگز اور لیکچرز دیئے گئے۔

مالی سال 22-2021:

131 بھٹوں کو -/ Rs. 68,29,000 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا،4 بھٹہ جات سیل کئے گئے ہیں اور 04 =FIR بھٹہ جات پر کیں۔298 بھٹہ جات کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر آپریشن کے متعلق چیک کیا گیا۔اس کے علاوہ10 بھٹوں کے چلان ماحولیاتی ٹریبونل پنجاب لاہور میں بھجوائے گئے جن کو -/ Rs. 195000 روپے جرمانہ کیا گیااور فضائی آلودگی کا باعث بننے والی صنعتی یونٹس کو -/Rs. 350000 لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا،5 یونٹس سیل کئے گئے اور 4 یونٹس کے خلاف FIR کا اندراج کیا گیا۔ہسپتالوں کو چیک کرنے کے بعد آلودگی کنٹرول آرڈر جاری کئے گئے۔09 ہسپتالوں کے چلان ماحولیاتی ٹریبونل پنجاب لاہور میں بھجوائے گئے جن کو -/ Rs. 70000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ کلین اینڈ گرین پاکستان پراجیکٹ کے حوالے سے10,800 درخت لگوائے گئے۔دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چیکنگ ہمراہ ٹریفک پولیس Vehicle Impounded: 440, Checked: 9735 Fine Rs. 857300 Chellan:2347 کیا گیا۔

(ج) مالی سال20-2019 میں آلودگی کی روک تھام کی مد میں کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

(د) محکمہ نے بغیر کوئی رقم خرچ کئے اپنی مدد آپ کے تحت عوامی آگاہی مہم چلائی جس میں تمام فیکٹری مالکان کے ساتھ میٹنگز کی گئیں ان کو آبی اور فضائی آلودگی کے بارے میں بتایا گیااور ہر فیکٹری مالک کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنی فیکٹری کے گیٹ پر فلیکس لگائے جس پر فضائی آلودگی اور سموگ کی معلومات اور ان کو کنٹرول کرنے کا طریقہ لکھا جائے اور فیکٹریوں کو آلودگی کم کرنے کے طریقوں کے مطابق چلایا جائے۔ عوامی سطح پر 2

یونیورسٹی، 2 کالج اور 8 سکولوں میں طلباء وطالبات کو لیکچر دیئے جن میں بچوں کو آلودگی کے بارے میں بتایا گیا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں بھی آبی اور فضائی آلودگی کی روک تھام کی مد میں کوئی رقم نہیں دی گئی۔ تاہم پچھلے سال کی طرح اس سال بھی محکمہ عوامی آگاہی پر کام کر رہا ہے۔

نارووال قصبہ کنجروڑ میں بور کر کے گندا پانی زیر زمین ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

***5344: جناب منان خان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زیر زمین Used Water ڈالنا غیر قانونی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نارووال کے اکثر شہروں دیہاتوں اور گاؤں میں گندا پانی بور کر کے زمین میں ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ کنجروڑ میں اکثر لوگوں نے گندا پانی بور کر کے زیر زمین ڈالا ہوا ہے؟

(د) کیا حکومت اس بابت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن (ii) میں مقرر کردہ حد سے زائد آلودہ پانی کا اخراج ماحولیاتی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں محکمانہ سروے کے دوران اس طرح کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا نہ ہی ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں سروے میں کوئی بھی ایسا یونٹ نہیں پایا گیا جس نے بور کر کے گندا پانی زیر زمین ڈالا ہوا ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ تحفظ ماحول ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے مضبوط نفاذ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ جیسے ہی اس طرح کی شکایت یا سروے رپورٹ موصول ہوئی تو خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت اور مربوط کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ادارہ برائے تحفظ ماحول کا دائرہ اختیار اور ذیلی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***5364: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے تحفظ ماحول کا دائرہ کار و اختیار کیا ہے نیز اس ادارہ کے تحت کون کون سے ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں مکمل رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ادارہ کی جانب سے ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے رواں سال 2020 میں کیا پالیسی مرتب کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ادارہ کی جانب سے 2018 سے اب تک ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے کتنے پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(د) متذکرہ ادارے کے اشتراک سے دیگر کتنے سرکاری و نیم سرکاری اور نجی ادارے کام کر رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ادارہ برائے تحفظ ماحول کے قیام کا مقصد ماحول کو آلودگی سے پاک کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے متذکرہ ادارہ کے دائرہ اختیار میں قانون برائے تحفظ ماحول پنجاب 1997 کا صوبہ بھر میں نفاذ اور اس قانون کے تحت بننے والے رولز اور ریگولیشنز پر عملدرآمد کروانا ہے۔ اس ادارہ کے تحت کوئی ذیلی ادارے کام نہ کر رہے ہیں۔ تاہم محکمہ کے اپنے 37 ضلعی دفاتر ہیں جو صوبہ بھر کے اضلاع میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) ماحولیاتی تحفظ اور بہتری کے لئے ادارہ کی رواں سال 2020 میں مختصر پالیسی درج ذیل ہے:۔

صوبہ بھر میں پائیدار صنعتی اور شہری ترقی کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کے قانون اور اس کے تحت بننے والے رولز اینڈ ریگولیشنز پر عملدرآمد کروانا

صوبہ بھر میں اینٹوں کے بھٹوں کو ماحول دوست یا زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروانا۔

گاڑیوں کے دھوئیں کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ٹریفک پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کے اشتراک سے سڑکوں پر چلنے والی عوامی گاڑیوں کا معائنہ لازمی کروانا

کسی بھی قسم کی انڈسٹری کے قیام سے قبل تمام ضروری جانچ پڑتال کے بعد این او سی جاری کرنا اور صنعتوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کی مانیٹرنگ کرنا۔

محکمہ کی زیر نگرانی نئے رولز تیار کرنا جو کہ شروع سے ہی التوا کا شکار تھے اور پہلے سے تیار رولز میں ترمیم کرنا جن کی وجہ سے سسٹم میں شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

ون ونڈو سیل کا قیام اور تمام تر متعلقہ ڈیٹا کو آن لائن کرنا تاکہ درخواست گزار ایک ہی ونڈو سے تمام مراحل سے آگاہ رہ سکے۔

عوام الناس میں ماحولیاتی شعور کو اجاگر کرنا۔

تحفظ ماحول کے لئے غیر سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنا۔

صوبہ بھر میں ماحول کی بہتری کے لئے درخت لگانے کی مہم کو آگے بڑھانے کے اقدامات کرنا۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول، پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام کو ایک سٹریٹجک پلاننگ و امپلیمنٹ یونٹ کے ذریعے مکمل کر رہا ہے۔ اس پروگرام میں محکمہ تحفظ ماحول کے علاوہ پانچ اور محکمے بھی شامل ہیں جن میں فنانس، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ٹرانسپورٹ، انرجی اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ جون 2022 تک حکومت پنجاب کو اس مد میں 92 ملین ڈالر مل چکے ہیں۔ اب تک کی کارکردگی میں سموگ پالیسی، انفارمیشن گائیڈ لائینز، سرکاری ہسپتالوں میں LED لائیٹس اور پنکھے بمعہ سولر سسٹم، سیالکوٹ ٹینری زون کا قیام، چھوٹی اور بڑی صنعتوں کو ماحولیاتی بہتری کے لئے قرضوں کی فراہمی کا طریق کار وضع کرنا، محکمہ ماحول کی جدید گرین دفتری عمارت کی ڈیزائننگ اور 50 ملین ڈالر کا انڈومنٹ فنڈ کا قیام شامل ہیں۔ محکمہ کی نئی اور پہلے سے جاری ADP سکیمز کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب گرین ڈویلپمنٹ پروگرام پر عمل کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول، فنانس، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، ٹرانسپورٹ، انرجی اور انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ مل کر کام کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ محکمہ تحفظ ماحول کا موجودہ اور سابقا بجٹ نیز آبی اور فضائی آلودگی کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5411:**جناب محمد نواز چوہان:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ تحفظ ماحول کا مالی سال 20-2019 بجٹ کتنا تھا اور موجودہ مالی سال 21-2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں اس شہر میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ان کی تفصیل دی جائے اور مالی سال 21-2020 میں اس سلسلہ میں کتنی رقم خرچ کرنے کا منصوبہ ہے کس کس منصوبہ پر خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اس شہر میں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی بڑھنے کی وجوہات کیا ہیں جبکہ یہ محکمہ اس شہر کی فیکٹریوں /کارخانوں سے لاکھوں کروڑوں روپے سالانہ وصول کر رہا ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ اور موجودہ مالی سال 21-2020 کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے۔

Year	Salary	Bullding Rent, POL etc	Salary	Non	POL	Total
2019-20	18236000	1525000			20000	19961000
2020-21	19413000	1130000			180000	20723000
2021-22	14527000	2071000			280000	16598000

(ب) محکمہ ہذا نے سال 20-2019 میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1242 یونٹ وزٹ کئے جن میں سے 872 یونٹس کو پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے گئے اور 415 یونٹ آلودگی کے مرتکب پائے گئے جن کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے گئے اور 75 یونٹس کے کیسز

ماحولیاتی ٹربیونل اور دیگر عدالتوں میں دائر کئے گئے جہاں ان یونٹوں کو دو لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا

1۔ 26عدد بیٹریوں میں سیسہ نکالنے والی بھٹیوں کو بند کر دیا گیا۔

2۔ فضائی آلودگی کا باعث بننے والی گاڑیوں کے ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر چالان کئے گئے ہیں۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 247اینٹوں کے بھٹوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں جن میں سے 220 کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے جا چکے ہیں جبکہ 47 بھٹوں کو زگ زیگ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات گوجرانوالہ کو بجٹ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کی جانب سے جاری ہوتا ہے تعمیراتی کام بسلسلہ فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کو کم کرنے کی مد میں 20-2019میں کوئی منصوبہ نہ دیا گیا تھا اور کوئی بجٹ بھی نہ دیا گیا تھا اور موجودہ مالی سال 21-2020میں بھی کوئی منصوبہ نہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی بجٹ دیا گیا ہے البتہ صنعتی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے 20-2019میں پٹرول کی مد میں -/200,000روپے جاری کئے گئے اور 21-2020 میں -/180000روپے جاری کئے جائیں گے مزید برآں ضلعی دفتر ماحولیات گوجرانوالہ کو مالی سال 22-2021میں بھی ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی بجٹ نہ دیا گیا۔ البتہ صنعتی اداروں کا معائنہ کرنے کے لئے سال 22-2021میں پٹرول کی مد میں -/2,20,000روپے جاری کئے گئے۔

21-2020اور22-2021میں اب تک جو کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 28کنڈم بیٹری کے یونٹس کو کیبنٹ سب کمیٹی کے احکامات کی روشنی میں demolish کیا گیا۔

2۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1289یونٹس کی انسپکشن کی جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 69یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 82یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر FIRکا اندراج کیا گیا اور 60افراد

کو موقع پر گرفتار کیا گیا اور آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر 48 یونٹس کا آپریشن بند کروایا گیا اور معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں 35 لاکھ 45 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 268 اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر 19 بھٹوں کے خلاف FIR درج کروائی گئی اور 30 افراد کو موقع پر گرفتار کروایا گیا۔ اور معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں 43 لاکھ 50 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔

(ج) شہر میں آبی اور فضائی آلودگی بڑھنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ شہری آبادی میں بے ہنگم اضافہ

2۔ پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باعث گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ

3۔ ماحولیاتی اقدام اپنائے بغیر صنعتی اداروں کا قیام

4۔ شہری علاقوں میں مختلف دھاتیں پگھلانے والی چھوٹی بھٹیوں کا قیام وغیرہ۔

محکمہ تحفظ ماحول اور اس کے ضلعی دفاتر بشمول گوجرانوالہ فیکٹریوں/کارخانوں سے سالانہ فیس کی مد میں کوئی پیسا وصول کرنے کا اختیار نہ رکھتے ہیں۔ مزید براں محکمہ تحفظ ماحول کے ضلعی دفاتر معزز عدالت عالی اور PDMA کے احکامات مورخہ 18.11.2021 کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی پھیلانے والے صنعتی یونٹ اور بھٹہ جات پر 50,000 سے 100,000 روپے جرمانہ عائد کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ سال 22-2021 میں مندرجہ بالا اختیارات کے تحت آلودگی پھیلانے والے بھٹہ جات اور صنعتی یونٹس پر جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔

گوجرانوالہ: محکمہ تحفظ ماحول کے تحت ملازمین کی تعداد نیز فیکٹریوں اور گاڑیوں کی چیکنگ پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***5412: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول گوجرانوالہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) فیکٹریوں اور گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) انہوں نے یکم جنوری 2019 سے آج تک کس کس فیکٹریز/کارخانے کی چیکنگ کی ہے ان کے نام اور ان میں تحفظ ماحول کے لئے کون کون سے آلات یا مشینری لگی ہوئی تھی جو تحفظ ماحول کے ایکٹ کی خلاف ورزی کر رہی تھیں ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے ان کو کیا کیا جرمانہ کیا گیا؟

(د) کتنی گاڑیوں کی چیکنگ کی گئی اور چالان تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کئے گئے اور ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر ماحولیات گوجرانوالہ کے 20 ملازمین پر مشتمل ہے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد سینکشنڈ	خالی	موجود
1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-18)	01	01	00
2۔	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)	02	01	01
3۔	اسسٹنٹ (BS-16)	01	00	01
4۔	سینئر انسپکٹر (BS-16)	01	00	01
5۔	سٹینو گرافر (BS-14)	01	01	00
6۔	سینئر کلرک (BS-14)	02	00	02
7۔	انسپکٹر (BS-13)	10	05	05
8۔	فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)	07	01	06
9۔	ڈرائیور (BS-05)	03	01	02
10۔	نائب قاصد (BS-01)	03	02	01
11۔	سنیٹری ورکر (BS-01)	01	00	01
12۔	چوکیدار (BS-01)	01	01	00

(ب) ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔	عمر اشرف ڈپٹی ڈائریکٹر (BS-17)	2۔	قصوہ حمائل سینئر انسپکٹر(BS-16)
3۔	عمر دراز انسپکٹر(BS-13)	4۔	غلام مرتضی انسپکٹر(BS-13)
5۔	نوید احمد انسپکٹر (BS-13)	6۔	محمد فیاض انسپکٹر(BS-13)
7۔	نورین حفیظ انسپکٹر(BS-13)	8۔	غلام رسول فیلڈ اسسٹنٹ((BS-06
9۔	خرم شہزاد فیلڈ اسسٹنٹ(BS-06)	10۔	محمد اصغر فیلڈ اسسٹنٹ((BS-06
11۔	ندیم رفیق فیلڈ اسسٹنٹ(BS-06)	12۔	احسان عزیز فیلڈ اسسٹنٹ((BS-06
13۔	عبدالرحمان فیلڈ اسسٹنٹ(BS-06)		

(ج) محکمہ ماحولیات گوجرانوالہ نے 20-2019 تک آلودگی کے خاتمے کے لئے جو کام کئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے 1242 یونٹ انسپکشن کئے جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 872 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 75 یونٹ آلودگی کے مرتکب پائے گئے جن کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے گئے اور 75 یونٹ کے کیسز ماحولیاتی ٹربیونل اور دیگر عدالتوں میں دائر کئے گئے جہاں یونٹوں کو دو لاکھ جرمانہ کیا گیا۔

2۔26 عدد بیٹریوں میں سے سیسہ نکالنے والی بھٹیوں کو بند کر دیا گیا۔

3۔ شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے 247 اینٹوں کے بھٹوں کو نوٹس جاری کئے گئے جن میں 220 کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے جا چکے ہیں جبکہ 47 بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کر دیا گیا۔ مزید برآں عرض ہے کہ ضلعی دفتر ماحولیات گوجرانوالہ کی طرف سے سال 2021 اور سال 2022 میں بھی آلودگی کنٹرول کرنے پر کارروائیاں جاری ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2021 میں جو کارروائی عمل میں لائی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 1078 یونٹس کی انسپکشن کی گئی جبکہ پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت 69 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے اور 82 یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر FIR کا اندراج کیا گیا اور

60افراد کو موقع پر گرفتار کیا گیااور معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں4لاکھ95ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

2۔شہر گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے101اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر 19 بھٹوں کے خلاف FIR درج کروائی گئی اور30افراد کو موقع پر گرفتار کروایا گیااور معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں39لاکھ جرمانہ عائد کیا گیا۔

2022میں اب تک جو کارروائی عمل میں لائی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔محکمہ ہذا نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے 211یونٹس کی انسپکشن کی گئی اور108یونٹس کو آلودگی کے مرتکب پائے جانے پر48یونٹس کا آپریشن بند کروایا گیا اور معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں30لاکھ50ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

2۔گوجرانوالہ میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والے167اینٹوں کے بھٹوں کی انسپکشن کی گئی اور زگ زیگ ٹیکنالوجی کے ایس او پیز کی خلاف ورزی پر 27 بھٹوں کے خلاف معزز عدالت عالیہ اور PDMA کے احکامات کی روشنی میں 4لاکھ50ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے ماحولیاتی سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے جو ٹریفک پولیس اور فیلڈ اسسٹنٹ دفتر ماحولیات پر مشتمل ہے جو روزانہ کی بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ کرتا ہے پراگرس رپورٹ درج ذیل ہے۔

سال2019اور2020کے دوران کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمانہ عائد کیا گیا	گاڑی بند کی گئی	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-103750	20	136	157

مزید برآں سال 2021 اور 2022 کے دوران اب تک کی جانے والی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جرمانہ عائد کیا گیا	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-284750	1207	1581

سال2022اب تک جو کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جرمانہ عائد کیا گیا	تعداد چالان	تعداد گاڑیاں چیکنگ
Rs-417200	1709	1965

بھٹوں سے ہونی والی ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5424: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری 2019 سے اب تک بھٹوں پر آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ بھر میں کل کتنی Inspections عمل میں لائی گئیں؟

(ب) آلودگی کا باعث بننے والے بھٹوں کے خلاف یکم جنوری 2019 تا اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ضلع وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جنوری 2019 سے اب تک بھٹوں پر آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ بھر میں (9030) Inspections عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ب) آلودگی کا باعث بننے والے بھٹوں کے خلاف یکم جنوری 2019 سے اب تک درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔(ضلع وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

1۔ کل 7532 میں سے 5786 بھٹوں کو قانون برائے تحفظ ماحول 1997 کی دفعہ 16 کے تحت ہیئرنگ نوٹس جاری کئے جاچکے ہیں۔

2۔ 4615 بھٹوں کو ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کے لئے انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈر (EPO) جاری کئے جاچکے ہیں۔

3۔ آلودگی کا مرتکب پائے جانے والے 612 بھٹوں کے خلاف کیسز بنا کر ماحولیاتی عدالتوں میں دائر کئے گئے اور وہاں سے انہیں -/335000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

4۔ 695 بھٹے آلودگی کم کرنے والی زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کرائے جا چکے ہیں اور 101 بھٹے اس ٹیکنالوجی پر منتقل ہونے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

5۔ مزید برآں محکمہ انڈسٹریز و کامرس اینڈ سکلز ڈویلپمنٹ اور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن مشترکہ طور پر بھٹوں کو کم آلودگی پیدا کرنے والی ٹیکنالوجی پر منتقل ہونے اور مالی معاونت فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ حکومت کی منظوری کے لئے بنا رہے ہیں۔

ضلع سرگودھا: تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں پٹرول پمپس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5449: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں کتنے پٹرول پمپ ہیں جن کے پاس محکمہ کے N.O.C جاری کردہ ہیں؟

(ب) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں کتنے پٹرول پمپ پر پابندی لگائی گئی ہے؟

(ج) کیا محکمہ شکایات کرنے پر پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرتا ہے کیا ان کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ گاہے بگاہے اپنے حلقوں کے پٹرول پمپ کا معائنہ کریں تاکہ غیر قانونی کام کرنے والوں کو ڈر رہے؟

(د) چالان شدہ یونٹ جن کو جگہ سے اکھاڑ دیا گیا ہو مگر پھر وہی لوگ واپس اسی جگہ پر دوبارہ اپنا یونٹ لگا لیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے کیا قانون ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) آفس ریکارڈ کے مطابق ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں 100 پٹرول پمپس ایسے ہیں جن کے پاس محکمہ کے جاری کردہ NOC موجود ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول سرگودھا نے مقامی طور پر تحصیل بھیرہ کے 12 اور تحصیل بھلوال کے 28 پمپس کو جبکہ

ہیڈ آفس لاہور نے 60 پٹرول پمپس کو NOC جاری کئے ہیں جن میں سے تحصیل بھلوال کے 37 اور بھیرہ کے 23 این او سی ہیں۔

(ب) تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کسی پٹرول پمپ پر پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں نہ آتا ہے۔

(ج) پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرنا محکمہ کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

(د) پنجاب تحفظ ماحولیات ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے زیر سیکشن 12 کے تحت ایسے لوگوں کو محکمہ سے NOC لینا ضروری ہے خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے

ساہیوال: آئل ڈپوز کی وجہ سے زیر زمین پانی کے کڑوا ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5453: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں بے شمار آئل ڈپو بن چکے ہیں یہ کتنے بنائے اور کب بنائے گئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان آئل ڈپو کی وجہ سے ان علاقوں کا زیر زمین پانی کڑوا اور زیر آلودہ ہو چکا ہے آئل ڈپو بننے کی وجہ سے مزید فضائی آلودگی بڑھتی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت محکمہ کو متعدد شکایات ان علاقہ جات کے لوگوں نے جمع کروائی ہیں مگر محکمہ کے افسران آئل ڈپوز کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہے اور ان آئل ڈپوز کی تعمیر نہیں رکوا سکے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس کی بابت سخت سے سخت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں 14 آئل ڈپو ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آئل ڈپو کے ٹینکس کی تنصیب کنکریٹ کی بیس پر کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ Proof Leak کے انتظامات کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ کسی بھی وجہ سے آئل ضائع نہ ہو اور کسی بھی قسم کی آلودگی کا خطرہ نہ رہے۔

(ج) دفتر ماحولیات ساہیوال میں آئل ڈپو کے خلاف کوئی شکایت گزاری نہ کی گئی ہے۔

(د) محکمہ ماحولیات ساہیول حکومتی پالیسی کے مطابق ڈپوز کی مانیٹرنگ کرتا رہا ہے تاکہ کوئی بھی ماحول کو آلودہ نہ کریں۔

لاہور: محکمہ تحفظ ماحول کے زیر سایہ انسپکٹرز کی اسامیوں پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*5593: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور محکمہ تحفظ ماحول کے دفتر میں انسپکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام اور متعلقہ ایریا کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ انسپکٹرز نے 2020 جون سے آج تک ضلع کی حدود میں فضائی، وبائی و آبی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں فیکٹریوں اور گاڑیوں کے چالان کئے؟

(ج) ان چالانوں کی وجہ سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

(د) اس وقت کتنے چالان کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور محکمہ تحفظ ماحول کے دفتر میں انسپکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام اور متعلقہ ایریا کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(i) علی رضا انسپکٹر:. واہگہ ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن

(ii) ساجد علی انسپکٹر: شالیمار ٹاؤن اور ملتان روڈ علامہ اقبال ٹاؤن

(iii) محمد حسنین انسپکٹر: راوی ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن

(iv) جاوید اقبال انسپکٹر: سمن آباد ٹاؤن

(v) محمد ممتاز انسپکٹر: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور علامہ اقبال ٹاؤن

(vi) فہیم رضا انسپکٹر: گلبرگ ٹاؤن

(vii) شیراز خالد انسپکٹر: داتا گنج بخش ٹاؤن

(ب) مذکورہ انسپکٹرز نے ضلع کی حدود میں فضائی آلودگی و آبی آلودگی کا موجب بننے والی انڈسٹریز، سٹیل ملز، فاؤنڈریز، بھٹوں اور گاڑیوں کے 5392 چالان کئے۔

(ج) انڈسٹری کو جرمانہ کیا گیا= -/8045000روپے

بھٹوں کو جرمانہ کیا گیا= -/580000روپے

دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا جرمانہ =-/ 6080550روپے

کل ایک کروڑ سنتالیس لاکھ چار ہزار پانچ سو روپے جرمانے کی مد میں آمدن ہوئی۔

(د) 18 پائیرو پلانٹس کے کیسز ہائیکورٹ اور ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

جہلم شہر میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5741: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہلم شہر محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) شہر میں ٹریفک آلودگی، فضائی آلودگی اور صنعتی آلودگی کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جہلم شہر میں محکمہ تحفظ ماحول کا دفتر مکان نمبر B-II-4R-26, بن شریف سٹریٹ، محلہ عزیز آباد، نزد بسم اللہ میرج حال محمدی چوک، کچہری روڈ پر واقع ہے۔ صرف یہی ایک دفتر ہے۔

(ب) شہر میں ٹریفک آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے DSP ٹریفک اور سیکرٹری DRTA زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کر رہے ہیں۔ اور سیکرٹری DRTA نے لوڈر گاڑیوں جن میں کرشرز / بجری ہوتی ہے اُن کا داخلہ شہر میں بند کر دیا ہے۔ اِس کے علاوہ pollution control کرنے کے لئے اب تک 100 فیصد بھٹوں کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کر دیا گیا ہے جن کی تعداد 102 ہے۔ اور 18 سٹون کرشرز کو فضائی آلودگی پھیلانے کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ: محکمہ ماحولیات کے دفاتر کی تعداد نیز ماحول کی آلودگی کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***5996: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ماحولیات کے کتنے دفاتر کس کس مقام پر ہیں ان میں سے کتنے کرائے کی بلڈنگ میں اور کتنے سرکاری بلڈنگ میں موجود ہیں نیز جو دفاتر کرائے کی بلڈنگ میں ہیں ان کی تفصیل مع کرایہ بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں کیا محکمہ اب تک ماحول کی بہتری کے لئے کوئی ٹھوس پالیسی بنا سکا ہے اگر بنائی گئی ہے تو تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ محکمہ نے مالی سال 20-2018 ماحول کو بہتر بنانے کے لئے کیا کیا کارروائی کی گئی مذکورہ کارروائی کن لوگوں، اداروں اور ٹرانسپورٹ کے خلاف کی گئی اور ان سے کتنا جرمانہ یا ریونیو وصول کیا گیا؟

(د) کیا حکومت ماحول کی بہتری کے لئے کوئی وضع اور جامع پالیسی دینے اور جو لوگ ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں ان کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ماحولیات شیخوپورہ میں دو دفاتر ہیں جو کہ کرائے کی بلڈنگ میں ہیں۔ 1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (فیلڈ) ریگل چوک نزد لیاقت پارک شیخوپورہ، اس کا ماہانہ کرایہ -/ 50000 روپے ہے۔ 2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری) لاہور شیخوپورہ روڈ الف ٹاؤن خان کالونی شیخوپورہ اس کا ماہانہ کرایہ -/33,750 روپے ہے۔

(ب) محکمہ تحفظِ ماحول، ماحول کے تحفظ اور ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جو پنجاب تحفظِ ماحول ایکٹ 1997 (ترمیمی ایکٹ 2012) کے تحت ماحول کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے۔

(ج) محکمہ تحفظِ ماحول، نے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے پرانی ٹیکنالوجی کے بھٹہ جات کو زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل کروانے کی کارروائی کی گئی ہے۔ انڈسٹریل یونٹس پر فضائی آلودگی کو کنٹرول

کرنے کے لئےAir Pollution Control Systems نصب کروائے گئے ہیں۔انڈسٹریل یونٹس میں آبی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے Waste Water Treatment Plants لگوائے جارہے ہیں۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف اس عرصہ کے دوران 157 مقدمات تھانہ میں درج کروائے گئے ہیں۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو-/ 940000روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ تحفظِ ماحول نے شیخوپورہ میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سال 2021میں 101 مقدمات درج کروائے ہیں اور-/ 515000روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو-/516500روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ تحفظِ ماحول نے شیخوپورہ میں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سال 2022میں بھٹہ خشت کے خلاف 444 مقدمات درج کروائے ہیں اور صنعتی اداروں کے خلاف 65 مقدمات درج کرائے گئے ہیں۔ نیز ٹریفک پولیس کے ساتھ باہمی اشتراک کے ذریعے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو-/ 94000روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب ماحول کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔

لاہوراور ملحقہ اضلاع میں اینٹوں کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

***6490: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حکومت کے فیصلے کے مطابق 7۔نومبر 2020 سے اسموگ کے پیش نظر اینٹوں کے بھٹے بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت اوراس سے ملحقہ اضلاع میں اینٹوں کی قیمتوں میں 30 فیصد سے زائد کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے صوبہ بھر سمیت لاہور میں اے گریڈ کی فی ہزار اینٹیں 14500 روپے میں فروخت ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ سموگ کے بہانے اینٹوں کے بھٹوں کو بند کرنے کے بہانے حالات سے فائدہ اٹھانے والے منافع خوروں کے خلاف اب تک کیا کیا کارروائیاں عمل میں لائی ہیں، منافع خوروں کے خلاف کتنی ایف آئی آر درج کیں اور کتنوں کو جرمانہ و سزا دی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے فیصلے کے مطابق 7- نومبر 2020 سے اسموگ کے پیش نظر پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے اینٹوں کے بھٹوں پر پابندی عائد ہے۔ ضلع لاہور کی حدود میں واقع تمام بھٹے زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقل ہو چکے ہیں۔

(ب) اینٹوں کی قیمت فروخت کے تعین کا تعلق محکمہ ہذا سے نہیں ہے۔

(ج) محکمہ ہذا نے پرانی ٹیکنالوجی پر چلنے والے بھٹہ خشت کو بند کیا ہے۔ جبکہ اینٹوں کی قیمت کا تعین محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

جہلم: حکومت کی شجر کاری مہم میں درختوں کی تعداد اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6831: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جہلم میں حکومت نے ماحول کو ساز گار اور خوشگوار بنانے کے لئے کل کتنے درخت لگائے ہیں؟

(ب) ضلع جہلم میں حکومت نے کن کن علاقوں میں اور کہاں کہاں کتنے کتنے درخت لگائے تھے نیز کیا یہ درخت اب تک درست حالت میں ہیں؟

(ج) ضلع جہلم میں لگائے گئے درخت پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ ماحولیات جہلم نے ماحول کو ساز گار اور خوشگوار بنانے کے لئے کل 86000 درخت لگوائے ہیں اور اس کے علاوہ 20 لاکھ درخت Company Pakistan Tobacco جہلم کے ذریعے زمینداروں میں 2020 سے 2022 تک تقسیم کئے گئے ہیں۔ اِس مقصد کے لئے PTC نے محکمہ ماحولیات کی ہدایت پر ایک نرسری تیار کی ہوئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم میں محکمہ ماحولیات جہلم نے مندرجہ ذیل علاقوں میں درخت لگوائے ہیں۔Pakistan Tobacco Company جہلم نے 19000 درخت لگائے فیکٹری ایریا اور اِس کے گردونواح میں لگائے ہیں۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم جہلم نے 10000 درخت لگائے ہیں۔ LPG پلانٹس جو کہ دینہ جی ٹی روڈ۔ روہتاس روڈ اور لِلہ روڈ پر واقع ہیں نے 10000 درخت لگائے ہیں۔ ضلع جہلم میں فلور ملوں نے 2000 درخت لگائے ہیں۔ ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری نے 2000 درخت لگائے ہیں۔ ICI Soda Ash فیکٹری نے 23000 درخت لگائے ہیں۔Mari Petrolium جہلم نے 8000 درخت لگائے ہیں۔ 12000 درخت عوام الناس میں سٹون کرشر زمالکان نے تقسیم کئے ہیں۔

نیز جو درخت لگوائے گئے ہیں اُن میں سے 85 فیصد درخت بہتر حالت میں ہیں۔ بقیہ 15 فیصد کو اگلی شجر کاری مہم میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار دوہرایا جاتا ہے۔ اِس طرح 100 فیصد نتیجہ حاصل کیا جاتا ہے۔ نیز یہ کہ لگائے گئے درختوں کی نگہداشت متعلقہ انڈسٹری اور یونٹ کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ج) جو درخت محکمہ ماحولیات نے لگوائے ہیں۔ وہ Environmental Approval/NOC کے عوض لگوائے گئے ہیں۔ اِن پر حکومت کا کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات کے لئے شجر کاری کے ضمن میں کوئی بجٹ ضلعی لیول پے متعین نہیں کیا جاتا۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کھوکھر صاحب! آپ بات کرلیں اس کے بعد ہم جناب طارق مسیح گل کی تحریک التوائے کار لیں گے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ question hour کو بڑے اچھے طریقے سے چلا رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ question hour میں کسی بھی ممبر کا سوال جب اسمبلی میں float ہوتا ہے تو پھر وہ ہاؤس کی امانت ہوتا ہے۔ وہ particular member جس نے یہ سوال کیا ہوتا ہے اس کی مہربانی کہ اس نے اہم نکات پر منسٹری کی توجہ دلائی ہوتی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ جو ضمنی سوالات ہیں ان کے حوالے سے کوئی hard and fast rule نہیں ہے کہ وہی فاضل ممبر جس نے سوال دیا ہوتا ہے وہ

ضمنی سوالات کرے لہٰذا حکومتی ممبران ہوں یا اپوزیشن کے ممبران ہوں وہ متعلقہ منسٹر سے ضمنی سوالات کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی practice سے پورے ہاؤس کا interest بھی بنے گا اور پنجاب کے تمام محکمے چونکہ پورے پنجاب میں کام کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا اُن کے لئے بھی اپنے اپنے وقفہ سوالات کے دنوں میں آسانی پیدا ہو گی۔ اگر ضمنی سوالات تمام ممبران کے لئے allow کر دیئے جائیں اور ایک سوال صرف وہ ممبر کرے جس نے یہ سوال دیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کھوکھر صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے جس پر ہم مشاورت کر لیتے ہیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: احمد خان صاحب! پہلے ہم تحاریک التوائے کار لے لیتے ہیں۔ جی، جناب طارق مسیح گِل!

فیصل آباد داؤد کالونی میں نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرانے کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں رب الفواج کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ داؤد کالونی فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کی جانب سے NOC کی منسوخی کے باوجود واسا کی ہٹ دھرمی نے نیو کوانٹ سکول سسٹم کی دیوار کے ساتھ گندے پانی کے ڈسپوزل بنا کر سکول کے تقریباً 1600 طلباء و طالبات کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیا ہے۔ سکول کے تقریباً 16 بچے ہیپاٹائٹس کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں اور مزید بچے ہیپاٹائٹس جیسی دیگر موذی و جان لیوا بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس سکول میں یتیم، غریب اور بے سہارا بچے زیر تعلیم ہیں۔ اس سکول کے ساتھ بنائے گئے گندے پانی کے کنوؤں کو بند کرانے کے لئے کئی مذہبی و سیاسی تنظیموں نے متعدد بار احتجاج کیا ہے لیکن بد قسمتی سے آج تک کوئی شنوائی نہ ہو سکی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس اہم معاملے کی تحقیق کے لئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس معاملے میں ملوث ذمہ داران کی نشاندہی کرے تاکہ سینکڑوں بے سہارا اور نادار زیر تعلیم بچوں کی زندگیوں کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل آپ کا point of view آ گیا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گِل صاحب!

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں کل کی تاریخ میں حکومت وقت نے پانچ یونیورسٹیوں کا بل پاس کیا۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ نے تحریک التوائے کار پیش کی ہے اور منسٹر صاحب نے اس پر جواب دینا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے ہاتھ میں پانی کی رپورٹ ہے جو پانی وہاں پر بچے پی رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اپنے ساتھ پانی کا نمونہ بھی لے کر آیا ہوں۔ منسٹر ایجوکیشن سے میری اپیل ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو وہاں سکول کا visit کرے اور وہاں جو پانی بچے پی رہے ہیں اس کا معائنہ کرے تاکہ اس کا پتا چل جائے۔ جب یونیورسٹیوں کا بل پاس ہو جاتا ہے تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں یونیورسٹی تک پہنچنے کے لئے پہلے کچھ مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یعنی ہم نرسری، پریپ، پرائمری، مڈل، ہائی اور انٹرمیڈیٹ کلاسز ختم ہونے کے بعد یونیورسٹی میں جاتے ہیں لیکن میں ہاتھ جوڑ کر آپ کی منت کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے پہلے سکولوں کی حالت بہتر کریں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ نے گھر گھر سکول کھول دیئے ہیں جو اچھی اور خوش آئند بات ہے لیکن ایک ایسا سکول جہاں پر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہاں پر بچوں کو bags, books, shoes, uniform and socks وغیرہ مفت مل رہے ہیں لیکن اس سکول کے بچوں کو بھی بچایا جائے۔ اس سکول میں 1600 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سے 400 بچے مسلم ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: گل صاحب! آپ صحیح کہہ رہے ہیں اور آپ کا point of view آ گیا ہے۔

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! ان بچوں کو بیماریوں سے بچا کر ہم پر احسان کریں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر The Punjab Local Government Bill 2021 (Bill No. 78 of 2021) ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! اب میں نے بل شروع کر دیا ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

Now, the question is:

> "That the requirements of rule 95(3) and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it,

Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it,

(The motion was carried.)

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے اور آپ بل پاس کر رہے ہیں جبکہ ہاؤس میں 67 ممبران موجود ہیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! کورم پورا ہے۔

CLAUSES 3 to 186

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.Now, Clauses 3 to 186 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 186 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ گنتی کروالیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! تقریباً100 ممبران ہاؤس میں موجود ہیں آپ بے شک گنتی کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!67 ممبران ہاؤس میں موجود ہیں۔

CLAUSE 187

MR SPEAKER: Now, Clause 187 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Parliamentary Affairs. He may move it:

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That for Clause 187, the following shall be substituted:

"**187. Punjab Local Government Service**.

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab

Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill for Clause 187 the following shall be substituted."

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

Now, the question is:

"That Clause 187 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(1) The local government service continued under the Punjab Local government Act, 2019 (Xlll of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and their terms and conditions of service shall be governed under their respective laws and the rules made thereunder.

(2) The officers of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission on regular basis.

(3) The officers of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All officers of the Punjab Local Government Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act shall stand regularized in the service from the date of their appointment on contract."

(The motion was carried.)

CLAUSES 188 TO 209

MR SPEAKER: Now, Clauses 188 to 209 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 188 to 209 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE TO TEN SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, First Schedule to Ten Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That First Schedule to Ten Schedule, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

(1) The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19; and

(2) The Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20.

کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Year 2018-19 has been laid.

رنگ روڈ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 14-2013 2014-15,2015-16,2016-17,2017-18,2018-19 & 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20.

MR SPEAKER: The Annual Performance Reports of Punjab Ring Road Authority for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20 have been laid.

ملک احمد خان بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں فلور دیتا ہوں کہ وہ بات کر لیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ آپ کو علم ہے کہ پورے پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیلاب کی آفت آئی ہوئی

ہے۔صوبہ پنجاب میں بھی کافی area affectedہوا ہے۔اس حوالے سے میں دو تجاویز دوں گا۔آپ کا تعلق بھی شعبہ زراعت سے ہے۔حکومت پنجاب نے گندم کی امدادی قیمت -/3000ہزار روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی ہے۔صوبہ سندھ نے گندم کی جو امدادی قیمت مقرر کی ہے بہتر ہو تا کہ صوبہ پنجاب بھی اسی کے برابر گندم کی امدادی قیمت مقرر کرتا۔میری پہلی یہ تجویز ہے کہ صوبہ پنجاب میں بھی صوبہ سندھ کے برابر گندم کی امدادی قیمت مقرر کی جائے۔میری دوسری تجویز یہ ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ یہ کمیٹی ان علاقوں کے لئے گندم کے بیج کو subsidizedقیمت پر مہیا کرنے کی سفارش کرے۔اگر ہم 12۔ایکٹر زمین رکھنے والے کاشت کاروں کے لئے گندم کا بیج subsidizedنرخ پر مہیا کریں تو بہتر ہو گا۔اس وقت گندم کے بیج کی قیمت -/5000ہزار روپے فی چالیس کلو گرام ہو گی۔سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لوگ پہلے ہی مصیبت میں ہیں۔اگلے دو مہینوں میں گندم کی بوائی شروع ہو جائے گی۔گندم کے کاشت کار پہلے ہی گندم کی بجائے کینولا کاشت کرنے کا سوچ رہے تھے کیونکہ گندم کی انہیں مناسب قیمت نہیں مل رہی تھی۔میری آپ سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنادی جائے۔یہ کمیٹی گندم کے بیج کو subsidized priceپر مہیا کرنے کی سفارش کرے۔میرے خیال میں صوبہ پنجاب میں گندم کی امدادی قیمت -/3000 ہزار روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی گئی ہے۔ماشاءاللہ یہ حکومت پنجاب کی اچھی effortہے لیکن گندم کے بیج کو ضرور subsidizedکروائیں کیونکہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے کسانوں کے پاس گندم کا بیج خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہوں گے۔اس کے لئے آپ کوئی حکم صادر فرمادیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل درست ہے۔جناب محمد بشارت راجہ!ملک احمد خان بھچر کی تجویز بہت اچھی ہے۔ آپ کل ملک احمد خان بھچر کے ساتھ بیٹھ جائیں اور کوشش کریں کہ یہ تجویز پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔یہ تجویز purelyزمینداروں کے بارے میں ہے اور ملک احمد خان اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے زمیندار اس وقت بہت مشکل حالات میں ہیں۔ محترمہ عائشہ اقبال بات کرنا چاہتی ہیں۔جی،!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! Punjab Vocational Training Council(PVTC) کے ملازمین پچھلے تین دن سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے بیٹھ کر احتجاج کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کے مطالبات کی طرف توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! محترمہ عائشہ اقبال کی بات ذرا سُن لیں۔ جی، آپ اپنی بات دُہرا دیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی ہوں کہ Punjab Vocational Training Council(PVTC) کے ملازمین پچھلے تین دن سے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی ہیں۔ ان کو تنخواہیں نہیں مل سکیں۔ یہ محکمہ زکوٰۃ کے ماتحت آتے ہیں اور محکمہ زکوٰۃ کو جون سے زکوٰۃ کی grant نہیں مل سکی۔ یہ ان ملازمین کے لئے بہت اہم مسئلہ ہے۔ مہربانی کر کے ان کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں جو کہ ان کے مطالبات کو دیکھ سکے۔

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ اقبال کا یہ مؤقف ہے کہ PVTC کے ملازمین احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ محکمہ زکوٰۃ کا issue ہے۔ ان مظاہرین کے مطالبات کا کوئی حل نکالا جائے اور ان کو وہاں سے باعزت طریقے سے اُٹھایا جائے۔ وزیر پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! آپ اس معاملے کو دیکھ لیں اور اگر ضرورت پڑے تو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے بھی بات کر لیں تاکہ یہ issue resolve ہو سکے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ راشدہ خانم بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہم نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو کہیں پر بھی قبلہ کے تعین کے لئے کوئی arrow نہیں لگایا گیا۔ آپ مہربانی کر کے ہر ہال میں قبلہ کا تعین کرنے کے بعد arrows لگوا دیں تاکہ ہم صحیح طریقے سے قبلہ رُخ منہ کر کے نماز ادا کر سکیں۔ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کر دیں کہ وہ قبلہ کے تعین کے لئے arrows لگوا دیں۔

جناب سپیکر: یہ بالکل نیکی والا کام ہے۔ محترمہ ! آپ کی بات جناب محمد بشارت راجہ تک پہنچ گئی ہے۔ آپ راجہ صاحب کو مل لیں وہ آپ کا یہ مسئلہ حل کروادیں گے۔ جناب تیمور علی لالی بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں فلور دیتا ہوں کہ وہ بات کرلیں۔ جی، جناب تیمور علی لالی!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے بجلی کی قیمتیں بڑھادی ہیں۔ اسی طرح کھادوں کی قیمتیں بھی بڑھ چکی ہیں اور shortage ہو چکی ہے۔ تقریباً ایک یا ڈیڑھ مہینے بعد شوگر کین کا سیزن شروع ہونے والا ہے۔ اس وقت previous rate کی نسبت بجلی کے نرخ بہت زیادہ ہو چکے ہیں بلکہ تقریباً double ہو چکے ہیں۔ اسی طرح کھاد کی قیمت بھی double ہو چکی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ Sugar Rate Cess Committee ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھے۔ اسی طرح لیبر کا خرچہ بڑھ چکا ہے۔ ڈیزل کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ فرض کریں کہ اگر پہلے ایک ایکڑ بوائی کی cost ایک ہزار روپے تھی تو اب یہ تین یا چار ہزار روپے cost آ رہی ہے۔ وفاقی حکومت کی طرف سے مہنگائی کا جو بم ہمارے کسانوں پر گرایا گیا ہے اس کی وجہ سے گندم، دھان اور گنّے کی کاشت کے اخراجات بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ کسان بہت بُرے حالات سے دوچار ہے۔ آگے مونجی اور شوگر کین کا سیزن آنے والا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وزیر زراعت کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیں۔ اس کمیٹی میں جناب محمد بشارت راجہ کو شامل کریں اور اگر آپ مجھے حکم دیں گے تو میں بھی اس کمیٹی میں شامل ہو جاؤں گا۔ یہ کمیٹی شوگر کین اور مونجی کے نرخ ان تمام اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کرے۔ ہماری حکومت نے پہلے بھی کسانوں کو relief دینے کے لئے بہت کام کیا ہے۔ ہمارے دور حکومت میں گنّے کے کاشت کاروں کو ان کی فصل کی بروقت اور صحیح قیمت کی ادائیگی کو ensure کیا گیا تھا۔ الحمد للہ ہمارے کسان پہلے ہی ہم سے بہت مطمئن ہیں۔ اس مرتبہ ہم کسانوں کو مزید سہولتیں دیں اور انہیں مطمئن کریں۔ کسان کو گنّے اور مونجی کی صحیح قیمت ملنی چاہئے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم ground level پر کسان اور زمیندار کو زیادہ سے زیادہ relief دے سکیں۔ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنادیں اور یہ کمیٹی تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کسان کی فصلوں کی قیمتیں مقرر کرے۔

جناب سپیکر: جناب تیمور علی لالی! آپ اس حوالے سے ایک قرار داد لے آئیں۔ ہم اس پر کمیٹی بنا دیں گے۔ اس میں بہت ساری چیزیں بجلی، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کے ساتھ affiliated ہیں۔ آپ قرار داد لے آئیں اور اس پر پھر کمیٹی بنا دیں گے۔ ہم وفاقی حکومت کو بھی لکھتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے بجلی، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! آپ اس حوالے سے مہربانی کریں ورنہ ہمارے صوبہ پنجاب کا کسان مر جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ قرار داد لے آئیں۔ رانا شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! سانحہ ماڈل ٹاؤن کو دس سال ہو گئے ہیں اور ہماری حکومت نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اس سانحہ کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اب میری گزارش ہو گی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے وزیر قانون یا وزیر داخلہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی جائے کیونکہ اس سانحہ میں قتل ہونے والے لوگوں کے لواحقین کو ابھی تک انصاف نہیں ملا۔ جناب طاہر القادری اسلام آباد کے 126 دن کے دھرنے میں بھی ہمارے ساتھ رہے تو میری گزارش ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کو انصاف ملنا چاہئے اور ہماری حکومت کو اس پر کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جناب شہباز احمد سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو آپ ان کو ذرا brief کر دیں کہ اب تک ہم نے کیا کیا ہے اور آگے کیا کرنے جا رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس پر already کام ہو رہا ہے اور اس کیس کو جلد نمٹانے کے لئے special prosecutors بھی تعینات کئے گئے ہیں اور اس پر جتنا کام ہوا ہے میں اس کے بارے میں معزز ممبر کو بتا بھی دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! محترمہ راشدہ خانم نے فرمایا ہے کہ میں نے سیکرٹری، پنجاب اسمبلی کو بارہا کہا ہے کہ اسمبلی میں قبلے کے تعین کے لئے arrows لگا دیئے جائیں تاکہ نماز کی ادائیگی میں آسانی پیدا ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات جائز ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہہ رہا ہوں کہ یہ نیکی والا کام ہے لہٰذا اس کو کریں۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں بھی زراعت کے حوالے سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ کینولا، تل، مونگ اور کپاس کے بیج پر subsidy دی جاتی تھی لیکن پہلے حکومت تبدیل ہوئی اور پھر ہماری حکومت آئی تو اس چھ ماہ سے یہ subsidy نہیں دی جا رہی۔ میں سیکرٹری زراعت کے پاس گئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ پیسوں کا کوئی issue بنا ہوا ہے تو ہمیں جیسے ہی پیسے آتے ہیں تو ہم اس subsidy کے پیسے release کر دیں گے تو اس حوالے سے سیکرٹری زراعت کو کہا جائے کہ یہ subsidy فوری دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جس طرح میں نے لالی صاحب سے قرارداد لانے کا کہا ہے تو آپ بھی اس پر کچھ لکھ کر لے آئیں۔

میاں محمد اکرم عثمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اکرم عثمان!

میاں محمد اکرم عثمان: جناب سپیکر! فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں مقامی کاشت کئے گئے آلو کا بیج موجود ہے مگر کوئی ایسا قانون رائج ہے جس کی وجہ سے وہ بیج عام کسانوں کو نہیں مل پا رہا تو میں نے اس پر سوال بھی جمع کرایا ہوا ہے تو میرے اُس سوال کو جلدی take up کر لیا جائے۔ اس پر اگر کوئی قانون ہے تو وہ بھی سامنے لایا جائے تاکہ پتا چلے کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے تو اگر ہم اُس رکاوٹ کو دور کر سکیں تو یہ بہت بڑی نیکی ہو گی کیونکہ ہم کروڑوں روپے کا آلو کا بیج باہر سے import کرتے ہیں تو اگر سیلاب کے اس موقع پر ہم آلو کا یہ مقامی بیج اپنے کسانوں کو دے سکیں تو میرا خیال ہے کہ اس حکومت کی طرف سے اپنے کسانوں پر اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: میں وزیر زراعت کے ذمہ لگاتا ہوں وہ اس حوالے سے آپ کے ساتھ میٹنگ کر لیتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ 28 ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 19۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 22۔ صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 27

1453

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

قیمتوں پر کنٹرول / بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث

ایک وزیر قیمتوں پر کنٹرول / بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1455

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 19۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 22۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 08 منٹ پر

جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ

سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا
وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا
الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

سورۃ الزمر (آیات نمبر 73 تا 74)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کو گروہ گروہ کر کے بہشت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچ جائیں گے اس حال میں کہ اُس کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے تو اُس کے داروغہ اُن سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو اچھے عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خُوب ہے (74)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُجھ کو تو اپنی جاں سے پیارا ہے اُن کا نام
شَب ہے اگر حیات ستارا ہے اُن کا نام
ہر شخص کے دُکھوں کا مُداوا ہے اُن کی ذات
سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن کا نام
قرآن پاک اُن پر اُتارا گیا ندیم
اور میں نے اپنے دل پہ اُتارا ہے اُن کا نام

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہوم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 4051 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ سوال dispose of ہوا۔ دوسرا سوال نمبر 4122 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4504 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں یتیم بچوں کی کفالت کے اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4504: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے سرکاری و نجی ادارے یتیم بچوں کی کفالت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یتیم بچوں کے لئے بنائے گئے اداروں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) حکومت نے یتیم بچوں کے احساس محرومی کو کم کرنے اور انہیں معاشی تحفظ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 1۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

لاہور میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس)، انگوری باغ سکیم، لنک شالیمار روڈ پر واقع ہے اور چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن،

نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد ،چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن،اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کیپیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123 ،مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر روالپنڈی، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن،ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان، چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن،ٹبہ علی پور چک 112 ، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان،چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24 ، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس 42/DB بہاولپور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فرید ٹاؤن روڈ نزد ڈی آئی جی جیل آفس ساہیوال اور چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ڈی سی کمپلیکس قصور میں واقع ہیں۔ جبکہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا کی عمارت تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔بقیہ کام مکمل ہونے کے بعد چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی خدمات کا آغاز یہاں سے بھی کر دیا جائے گا۔

2۔Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا گیا۔PDNC Act 2004 کی دفعہ 51 کے تحت مندرجہ ذیل قوانین Repeal ہو گئے ہیں:

Under Section 51 of PDNC Act 2004

(1) The Punjab Children Ordinance, 1983 (XXII of 1983

(2) The Punjab Youthful Offenders Ordinance, 1983 (XXIII of 1983

(3) The Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976

(4) All Children Homes established and functioning under the Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976) shall be deemed to be the Child Protection Institutions established or recognized under this Act.

PDNC ایکٹ 2004 میں ترامیم 2017 میں کی گئیں اور ایسے ادارے جو نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ رجسٹریشن کو PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے۔

PDNC ایکٹ، 2004 کی دفعہ 20-A پر عمل درآمد کے لئے رولز کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت رولز بنا کر ایڈمنسٹریٹو محکمہ کو مجاز اتھارٹی سے منظور ہونے کے لئے بھجوائے جو کہ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEV)CPWB/5-23/2018 کے تحت مورخہ 10 دسمبر 2020 کے تحت و منظور ہوئے۔ اب ان رولز کی منظوری کے بعد تمام سرکاری اور نجی ادارے جو نادار مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی رجسٹریشن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ لازم ہے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو رولز مذکورہ کی منظوری کے بعد ان پر عمل درآمد کے لئے تیزی سے کام کا آغاز کر چکا ہے۔

(ب) Punjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام عمل میں لایا گیا۔ PDNC Act 2004 کی دفعہ 51 کے تحت مندرجہ ذیل قوانین Repeal ہو گئے ہیں:

Under Section 51 of PDNC Act 2004

(1)The Punjab Children Ordinance, 1983 (XXII of 1983

(2) The Punjab Youthful Offenders Ordinance, 1983 (XXIII of 1983)

(3)The Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976

(4) (All Children Homes established and functioning under the Punjab Supervision and Control of Children Homes Act, 1976 (XVI of 1976) shall be deemed to be

the Child Protection Institutions established or recognized under this Act.

PDNC ایکٹ 2004 میں ترامیم 2017 میں کی گئیں اور ایسے ادارے جو نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ رجسٹریشن کو PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت لازمی قرار دیا گیا ہے۔

PDNC ایکٹ، 2004 کی دفعہ 20-A پر عمل درآمد کے لئے رولز کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے PDNC Act کی دفعہ 20-A کے تحت رولز بنا کر ایڈمنسٹریٹو محکمہ کو مجاز اتھارٹی سے منظور ہونے کے لئے بھجوائے جو کہ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEV)CPWB/5-23/2018 کے تحت مورخہ 10۔دسمبر 2020 کے تحت منظور ہوئے۔اب ان رولز کی منظوری کے بعد تمام سرکاری اور نجی ادارے جو نادار مفلس اور بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ان کی رجسٹریشن چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ساتھ لازم ہے۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو رولز مذکورہ کی منظوری کے بعد ان پر عملدرآمد کے لئے تیزی سے کام کا آغاز کر چکا ہے۔

(ج) بیورو بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو ریسکیو کرنے والا پنجاب کا واحد ادارہ ہے۔ ریسکیو سروسز کے ذریعے لاوارث بچوں (جن میں نومولود بھی شامل ہیں) کو پنجاب کے کونے کونے سے بیورو کے مختلف دفاتر میں لایا جاتا ہے اور ان کے ورثاء کو تلاش کر کے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے ذریعے انہیں ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ نومولود بچے مناسب علاج معالجے کے بعد کورٹ آرڈر کے ذریعے بے اولاد شادی شدہ جوڑوں کے حوالے کئے جاتے ہیں تاکہ ان کی گھریلو ماحول میں پرورش کو یقینی بنایا جا سکے۔

بیورو میں بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں مناسب روزگار حاصل کر سکیں۔ اسی

سلسلے میں کچھ بچے سیکھے ہوئے ہنر میں عملی مہارت لانے کے لئے بیورو سے باہر جا کر کام بھی کرتے ہیں۔

نامور سماجی، معاشرتی اور حکومتی شخصیات آئے روز چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے ذیلی دفاتر کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور بچوں کیساتھ آزادانہ گھل مل جاتے ہیں۔ عیدین اور دیگر تہواروں کے موقع پر بیورو میں خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے اور بچوں کو سپیشل مینیو کے تحت خوراک اور جوتے کپڑے وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں اور تفریح کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ مزید برآں رہائشی بچوں کے لئے تفریح دوروں کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔

3۔نومبر 2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی:۔

سیریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد سیریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد۔

1۔لاہور 452 5۔روالپنڈی-50

2۔گوجرانوالہ 84 6۔ملتان 34

3۔فیصل آباد 7۔بہاولپور-63

4۔سیالکوٹ 42 8۔رحیم یار خان 47

ایسے بچے جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں یا علیحدگی ہو چکی یا بچوں کی کفالت کرنے سے قاصر ہیں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ایسے بچوں کو ایک مخصوص طریق کار کے ذریعے داخلہ دیتا ہے اور دیکھ بھال کی ذمہ داری لیتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے۔ جو عورتیں معصوم بچوں کو لے کر چوک میں بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں وہ ان کے under ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ و جیل خانہ جات!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شہر کے مختلف چوکوں میں جو عورتیں چھوٹے بچوں کو اُٹھا کر بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں وہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے purview

میں آتی ہیں۔ ان عورتوں کو مختلف اوقات میں پکڑ کر عدالت میں پیش کیا جاتا ہے تو عام طور پر عدالتیں یہ آرڈر دیتی ہیں کہ ان بچوں کے والدین کی تلاش کریں۔ first time بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کر دیتے ہیں مگر second time or third time بچوں کو عدالتیں ایک مہینہ یا دو مہینے کے لئے custody میں رکھنے کا حکم دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن نے بڑا اچھا point raise کیا ہے تو میں جناب محمد بشارت راجہ سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے پر قانون سازی کی جائے کیونکہ جب تک ان بچوں کے والدین کے خلاف FIR register نہیں ہوں گی تب تک اس مسئلے پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ محترمہ۔ اگلا سوال نمبر 4755 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4767 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ لہٰذا ان کے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4817 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5438 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زاہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5537 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں زیر کفالت بچوں کی تعداد و تعلیم و تربیت سے متعلقہ تفصیلات

***5537: سیدہ زاہرا نقوی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چائلڈ پروٹیکشن بیورو وزیر کفالت بچوں کی تربیت کے لئے کیا انتظامات کرتا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اس وقت کتنے بچے زیر کفالت ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **چائلڈ پروٹیکشن سکول:** بیورو کے تمام اداروں میں اپنے سکولز ہیں جو بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں.

چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس: یہاں پر بچوں کو فری رہائش، خوراک، مروجہ اور مذہبی تعلیم کی فراہمی کے ساتھ نظم وضبط کے ساتھ زندگی گزارنے کا عملی سبق دیا جاتا ہے اور ان بچوں کی تمام تر ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوشنز میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم پر توجہ نہیں دیتے ان کو باقاعدہ نفسیاتی تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

بیورو میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بیورو میں بچوں کو گھر جیسا ماحول دیا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔ بیورو بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم پر توجہ نہیں دیتے ان کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھانے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے یا ان کو VTI میں مطلوبہ تعلیمی بنیاد پر فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

سائیکلوجیکل سیکشن: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو تربیت یافتہ ماہر نفسیات کے زیر سایہ حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچوں کے لئے نفسیاتی کونسلنگ کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور بھیک مانگنے والے بچوں اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے ذہنی رجحان پر کام کرتا ہے تاکہ وہ معاشرے کا کارآمد شہری بن سکیں۔

لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس: بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز عدالتوں میں پیروی / Contest کرتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔ لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پرزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد	سیریل نمبر	ضلع کا نام	بچوں کی تعداد
1-	لاہور	437	5-	راولپنڈی	52
2-	سیالکوٹ	51	6-	رحیم یار خان	35
3-	بہاولپور	71	7-	فیصل آباد	61
4-	گوجرانوالہ	77	8-	ملتان	20

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی سیدہ زاہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5538 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ میں 2019 میں رجسٹرڈ کیسز کی تعداد اور ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*5538: **سیدہ زاہرا نقوی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں 2019 میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں ٹوٹل کیسز 35828 درج کئے گئے ہیں۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں ٹوٹل 37840 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی۔

تفصیل

کیٹیگری	رجسٹرڈ کیسز	ملزمان کی تعداد جن کے خلاف کارروائی ہوئی
کومبنگ / سرچ آپریشن	1381	1622
اسلحہ کی نمائش	1210	-
ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن آرڈیننس 2015	4317	4282
پروہیبیشن آف ایکسپریسنگ میٹرز آن والز (Amendment Ordinance 1995)	804	608
انفارمیشن آف ٹیچوریری ریزیڈینس آرڈیننس 2015	4670	7916
سکیورٹی آف ولنرایبل اسٹبلشمنٹ آرڈیننس 2015	768	628
آرمز (Amendment) آرڈیننس 1965	22627	22632
ہیٹ میٹریل کیسز (to 298-C PPC 295)	2	3
MPO, 1960 as Amendment in 2015	49	149

ٹوٹل کیسز = 35828

ٹوٹل ملزمان جن کے خلاف کارروائی ہوئی = 37840

سیدہ زاہرا نقوی: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ میں صرف ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی کہ ملزموں کے خلاف جب کارروائی کی جاتی ہے تو اس سے ہمیں کیا results ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Child Protection Bureau کا سزا اور جزا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کبھی ایسے لوگ heinous crimes میں جو بچوں کے ساتھ تشدد میں involve ہوتے ہیں تو پولیس ان کو prosecute کرتی ہے اور سزا دینے

کا اختیار تو صرف عدالتوں کے پاس ہے۔ اگر یہ کسی specific واقعہ کے بارے میں پوچھنا چاہیں تو وہ میں بتا دیتا ہوں۔ جیسا کہ چونیاں میں ایک ظالم شخص کا تین چار بچوں کے حوالے سے وقوعہ ہے۔ اس کو بھی سزائے موت دی گئی ہے پھر اسی طرح قصور والا کیس آپ کو یاد ہو گا کہ اس میں بھی سزائے موت ہو چکی ہے۔ اس طرح اگر یہ چاہیں تو کسی بھی specific incident کے بارے میں سوال پوچھ لیں لیکن Child Protection Bureau کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیدہ زاہرا نقوی: جی، جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! شکریہ! میرا سوال نمبر 5572 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2018 تا اگست 2020 میں سیف سٹی اتھارٹی کے لئے مختص بجٹ نیز خراب کیمروں کی درستگی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***5572: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیف سٹی اتھارٹی کو مالی سال 2018 سے اگست 2020 تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا نیز خراب کیمروں کو ٹھیک کروانے کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت خراب کیمروں کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مالی سال 19-2018 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کی مد میں 3.29 بلین روپے جاری گئے گئے، مالی سال 20-2019 میں 1.547 بلین روپے جاری کئے گئے اور اگست 2020 تک 0.407 بلین جاری کئے گئے ہیں۔ نصب شدہ کیمروں کی دیکھ بھال اور درستگی کی ذمہ داری بروئے معاہدہ عرصہ پانچ سال تک متعلقہ ٹھیکیدار ہو اوے M/S Huawei Technologies Pvt Ltd)) کی ہے اور متعلقہ کمپنی ابھی کام نہیں

کر رہی ہے اور اس نے O&M کا کام روک دیا ہے لیکن تمام O&M کا کام متعلقہ کمپنی کے خرچے پر دوسری کمپنیوں سے کروایا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت جو خراب کیمرہ جات ہیں ان کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی سلسلے میں متعلقہ ٹھیکیدار ہواوے (M/S Huawei Technologies Pvt) سے بات چیت کا سلسلہ جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ معاملات جلد حل کر لئے جائیں گے۔ تاہم پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں مزید امید ہے کہ موجودہ حکومت اس طرح کے جدید پراجیکٹس کی معاونت و سرپرستی کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال ہے کہ یہ کیمرے 2020 سے خراب پڑے ہیں۔ جو کمپنیاں کام کر رہی تھیں ان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ Huawei ایک international Company تھی جو میاں شہباز شریف صاحب کی سربراہی میں کام کر رہی تھی ان کو بھی فارغ کر دیا گیا تھا وہ کمپنی اب اس حکومت کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی۔ پنجاب کے تمام کیمرے خراب ہیں۔ جس کی وجہ سے جرائم بڑھتے جا رہے ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ لوگ اپنی کوئی چیز باہر کھڑی کر کے نہیں جا سکتے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ 2020 سے لے کر ساڑھے تین سال میں اگر آپ لوگوں سے یہ کام نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے کرائم بھی بڑھا، حالات اتنے خراب ہوئے اور قتل و غارت کے واقعات بھی ہوئے اس کے باوجود یہ کام ابھی تک نہیں ہو سکا۔ یہ بھی پتا نہیں ہے کہ یہ کام ہونا بھی ہے یا نہیں۔ مجھے اس بات کا جواب چاہئے کہ یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ان کا سوال کچھ حد تک درست بھی ہے اور کچھ اس میں confusion بھی ہے۔ Huawei کمپنی کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اور اس کو فارغ نہیں کیا گیا۔ ان کے ساتھ معاہدہ ہے کہ ہمیں انہی کے ساتھ چلنا پڑے

گا۔اس میں کچھ مسائل تھے جن کو ہماری حکومت بھی حل نہیں کر سکی پھر چار ماہ کے لئے دھاندلی کے ذریعے یہ بھی آئے ان سے بھی نہ ہو سکا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں اس Cabinet Committee کا ممبر بھی ہوں اور co-chairman بھی ہوں۔میرے ساتھ جناب چیئرمین بھی تشریف رکھتے ہیں۔ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور اس کی final approval Cabinet نے دینی ہے۔یہ بہت حساس معاملہ ہے اس حد تک ان کا سوال بالکل ٹھیک ہے۔ یہ 7678 کیمرے ہیں جو صرف لاہور شہر میں لگے ہوئے ہیں۔یہ کیمرے جب full capacity پر کام کر رہے تھے تو اس کے بہت positive effects آ رہے تھے۔بد قسمتی سے معاہدہ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے کیمرے out of order ہو گئے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم ان شاءاللہ اگلی Cabinet meeting میں اس کو دیکھ لیں گے۔یہ ایک انتہائی حساس معاملہ ہے اس کو ہم وہاں سے through کر کے اور ان سے معاہدہ کر کے ہی کام کریں گے کیونکہ یہ ان کی ہی responsibility ہے۔اس کا Cabinet Committee on Law and Order سے فیصلہ ہو چکا ہے۔اب Cabinet final approval سے ہونی ہے۔انشاءاللہ اس کو address کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!ان کا specifically سوال یہ تھا کہ کب تک یہ کام wind up ہو جائے گا تاکہ crime rate نیچے آئے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Cabinet Committee on Law and Order نے اسے recommend کر دیا ہے۔اب اس کی final approval اگلے ماہ کے اجلاس میں متوقع ہے۔جیسے ہی اس کی final approval ہو گی تو اس کے فوراً بعد Huawei Company اس پر کام کرنا شروع کر دے گی۔میں امید کرتا ہوں کہ تین سے چار ماہ میں یہ ساڑھے کیمرے functional ہو جائیں گے اور اپنی full capacity پر آ جائیں گے۔cabinet سے approval کے تین ماہ بعد میں جناب کو خود report پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر!یہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ درمیان میں ان کی حکومت آئی تھی تو ساڑھے تین سال میں تو یہ کام ان سے ہوا نہیں ہے اور تین ماہ کی ہر بات ن لیگ حکومت پر

ڈال دی جاتی ہے تو یہ کہاں کا اصول ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ آپ خود کام نہیں کر سکتے اور دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ اپنی کوتاہیاں آپ دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ آپ یہ کام خود کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے ساڑھے تین سال میں یہ کام نہیں کیا تو ہم تین ماہ میں کیسے کر لیتے؟ کرائم ہو رہے ہیں، لوگ مر رہے ہیں اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ حالات کیا ہیں۔ اس کے علاوہ جو کیمرے ٹھیک تھے وہ بھی اب خراب ہو گئے ہیں۔ یہ بڑے آرام سے جواب دے رہے ہیں کہ تین چار ماہ میں کریں گے۔ انہوں نے ساڑھے تین سال میں تو یہ کام کیا نہیں تو تین ماہ میں کیسے کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ہر حکومت عوام کی بہتری کے لئے ہی کام کرتی ہے وہ صرف آپ کو یاد کروا رہے تھے کہ تین ماہ آپ بھی حکومت میں رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! on her behalf میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب ہاشم ڈوگر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے اور یہ ان کا concern بھی ہے۔ I was also the member of this committee in the last government لیکن میری ان سے گزارش ہو گی کہ جیسے SSP شہید ہوئے تھے تو انہیں کیمروں کی وجہ سے ان کے قاتل پکڑے گئے تھے۔ راجہ صاحب کو پتا ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب بھی انہیں کیمروں کی وجہ سے بے گناہ ہوئے تھے کیونکہ کوئی وہاں مدعی نہیں تھا اور اس میں کوئی پاؤڈر موجود نہیں تھا۔ ابھی پرسوں پانچ minor لڑکیوں کے ساتھ rape ہوا ہے۔ میرے پاس ان کی FIRs موجود ہیں۔ میں ابھی یہ FIRs ڈوگر صاحب کو دیتا ہوں۔ ان کے ملزمان ابھی تک نہیں پکڑے گئے۔ آپ ایوان کی کارروائی کو انتہائی مہذب انداز سے چلا رہے ہیں۔ میں اپنی بہنوں کو بھی کہتا ہوں کہ یہ جو سوالات ہوتے ہیں یہ کسی پر تنقید کرنے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ قوم کی بہتری کے لئے ہوتے ہیں۔ میری ڈوگر صاحب سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ان کیمروں کو ٹھیک کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر) : جناب سپیکر! میں یہی سمجھتا ہوں کہ جو اچھا کام ہے وہ ہونا چاہئے۔ میں نے تو اپنے بھائی کے کہنے سے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ جب یہ کیمرے لگے اور سو فیصد کارکردگی سے کام کر رہے تھے تو لاہور شہر کو بہت فائدہ ہوا۔ ہمارا شہر crime rate کے حوالے سے بہت بہتر ہو گیا تھا لیکن بد قسمتی سے یہ ہوا کہ معاہدہ انہوں نے کیا تھا we had our suspicions about that contract تا کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کر جائیں کہ جو ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ آپ یقین کریں کہ جب Cabinet meeting ہو گی۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس اچھے کام کو نہیں روکا جائے گا۔ ہم ان کو full capacity پر چلائیں گے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب نے ماضی میں ایسے کام کئے ہیں جو شاید ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے جن میں 1122 اور دیگر ایسے منصوبے تھے۔ میری ان سے بات ہوئی ہے۔ Safe City Project بہت اچھا ہے۔ ہم اس کو پنجاب کے کم از کم ہر تحصیل لیول کے ہر شہر میں لے کر جانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر ہمیں وقت دیا تو آپ کو کچھ عرصے میں یہ ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: یہ بہت اچھی بات ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5581 ہے، جو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ مومن اور اس سے ملحقہ علاقوں میں جرائم کی بیخ کنی کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5581: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ مومن اور اس سے ملحقہ علاقوں میں جرائم دن بدن بڑھ رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان جرائم کے سدباب کے لئے اہل علاقہ اور با اثر افراد کی خدمات حاصل کرنے اوران جرائم کی روک تھام کے لئے کوئی حکمت عملی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سرکل کوٹ مومن کی کرائم سٹیٹمنٹ گزشتہ سہ ماہی ماہ اگست، ستمبر اور اکتوبر مقابلتاً ذیل ہے۔

نوعیت جرائم	سال	رپورٹ	چالان	عدم پتا	خارج	زیر تفتیش	فرق مقابلتاً
ڈکیتی	2020	-	-	-	-	-	1
	2019	1	1	-	-	-	-
راہزنی	2020	17	6	-	2	9	10
	2019	27	25	-	2	-	-
382ت پ	2020	4	1	-	-	3	1
	2019	5	3	-	2	-	-
سرقہ موٹر	2020	16	4	-	-	12	3
سائیکل	2019	19	10	8	1	-	-

جرائم کی روک تھام کے لئے عوام کے تعاون سے جرائم کی بیخ کنی کے لئے مزید اقدامات کئے جارہے ہیں تاکہ عوام پر سکون زندگی گزار سکیں۔ انشاء اللہ جرائم میں واضح کمی ہوگی۔

(ب) جرائم کی روک تھام کے لئے حکومت کے تعاون سے ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

ہجن چوکی کا قیام: علاقہ تھانہ کوٹ مومن موضع ہجن گنجان آبادی ہونے کی وجہ سے پولیس چوکی ہجن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس پر FC/5, HC/5, ASI/1, SI/1, تعینات ہیں جبکہ ایک موبائل گاڑی معہ ایک ایلیٹ ٹیم ہمہ وقت گشت کناں ہے۔ جس کی وجہ سے جرائم کی روک تھام میں واضح کمی سامنے آئی ہے۔

موثر گشت:۔ سرکل کوٹ مومن کے جملہ تھانہ جات تھانہ کوٹ مومن 3 موبائل گاڑیاں، تھانہ میلہ تھانہ مڈھ رانجھا اور ملازمان مسلح باوردی گشت کناں ہیں مؤثر گشت سے جرائم بالخصوص سنگین جرائم میں واضح کمی ہوئی ہے۔

ناکہ بندی:۔ انٹر چینج ہائے کوٹ مومن و سیال موڑ، پل طالب والا، ہلال پور چوک مستقل ناکہ بندی ہوتی ہے اس کے علاوہ سرکل ہائے میں مختلف مقامات پر جگہ تبدیل کر کے ناکہ بندی کی جاتی ہے۔ مؤثر ناکہ بندی کی وجہ سے بھی جرائم کی شرح میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔

گرفتاری مجرمان اشتہاری:۔ رواں سال مقدمات قتل ، ڈکیتی، راہزانی کے کل 48 مجرمان اشتہاری گرفتار کرنے کے بعد برآمدگی مال مسروقہ و اسلحہ چالان کئے گئے جس سے بھی جرائم کی شرح میں واضح کمی ہوئی ہے۔

انسدادی کارروائی:۔ سہ ماہی متذکرہ میں انسدادی کارروائی کرتے ہوئے برخلاف ناجائز اسلحہ 145 مقدمات درج کئے گئے۔ جس سے بھی جرائم کی شرح میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔

میٹنگ نمبرداران و قیام ٹھیکری پہرہ جات:۔ گاؤں / قصبہ کے نمبرداران سے متعلق ٹھیکری پہری کے قیام کو یقینی بنانے سے بھی جرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال بہت پرانا تھا۔ اس سوال کا اُس وقت جو جواب آیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا لیکن جب دو تین ماہ کے لئے ہماری حکومت گئی اور واپس آئی ہے تو حالات وہیں پر چلے گئے ہیں۔ اب وہی صورتحال ہے جس کے پیش نظر میں نے یہ سوال کیا تھا۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر سوال پر توجہ دینے کے بعد پھر میرے علاقے کو دیکھا جائے کیونکہ وہاں جرائم بہت بڑھ گئے ہیں۔ وہاں پٹرولنگ نہیں ہو رہی اور سیاسی لوگوں کے اثرورسوخ کی وجہ سے بھی حالات خراب ہیں۔ میرے اپنے ڈیرے کی طرف آنے والی سڑک پر ہم نو دس بجے کے بعد سفر نہیں کر سکتے۔ ابھی حال ہی میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ وہاں پر گاڑی کو کھڑا کر کے لوٹ مار کی گئی ہے۔ آرمی کے ایک میجر صاحب کے ساتھ ان کی family تھی ان کے ساتھ بھی لوٹ مار کی گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک مرتبہ پھر اسے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سوال 2019-20 کا تھا۔ یقیناً اب وہاں کی صورتحال مختلف ہے۔ محترمہ مجھے بتادیں کہ ان کی کون سی سڑک ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: یہ سڑک کوٹ مومن سے بھاگٹانوالہ جاتی ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں آج اجلاس کے بعد DPO سے بات کروں گا۔ ہم انھیں اپنے تحفظات بتائیں گے۔ I will make it sure کہ حالات وہاں بہتر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 5594 محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5624 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5650 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5651 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: فرنٹ ڈیسک کی سہولت کے فقدان تھانہ جات کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5661: سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کون سے ایسے تھانہ جات ہیں جن میں تاحال فرنٹ ڈیسک کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ب) کون کون سے تھانہ جات میں فرنٹ ڈیسک عملہ کی کمی ہے؟

(ج) مذکورہ تھانوں میں جملہ سہولیات اور عملہ کی فراہمی کے لئے حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں تمام 27 تھانہ جات پر فرنٹ ڈیسک کی سہولت موجود ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں تمام تھانہ جات میں نفری فرنٹ ڈیسک موجود ہے عملہ کی کمی نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں فرنٹ ڈیسک اور تمام سہولیات سے آراستہ ہے اور عملہ کی کمی نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود! ضمنی سوال پوچھیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا محترم وزیر داخلہ سے ایک ضمنی سوال ہے کہ ہم نے تقریباً آج سے ایک سال پہلے لاء اینڈ آرڈر کی گرتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے اپنی ذاتی زمین جمال دین والی میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان تحصیل صادق آباد میں محکمہ پولیس کے نام پر donate کی تھی۔ ہم نے ایک زمین پولیس چوکی اور دوسری پولیس اسٹیشن کے لئے دی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ہماری تحصیل خصوصاً صادق آباد no-go area بن چکی تھی۔ وہاں پر اغواء برائے تاوان اور لوٹ مار دن دیہاڑے شروع ہو گئی تھی۔ not even post Maghrib میرے بہت اچھے آفیسر شہنشاہ خان رحیم یار خان سے آئے ہوئے ہیں۔ He served as SHO currently serving as DSP اگر وزیر داخلہ صاحب ان سے بھی رپورٹ لیں تو انھیں معلوم ہو گا کہ ہمارے ہاں اتنے برے حالات تھے کہ وہ علاقہ غیر تصور کیا جاتا تھا۔ اس چیز کو اور need of hour کو دیکھتے ہوئے ہم نے آئی جی صاحب سے ملاقات کی، Raja Basharat Sahib was kind enough to facilitate on this entire process. مگر آج کی تاریخ تک اس چوکی پر یا اس تھانے پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال معزز وزیر داخلہ سے یہ ہے کہ کیا اس چوکی اور تھانے کو supplementary grant کے ذریعے جلد از جلد اس کو take up کر کے اس چوکی اور تھانے کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے سید عثمان محمود صاحب کا اور ان کی family کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھے کام کے لئے زمین donate کی۔ We appreciate them اس کے علاوہ مجھے تھوڑا سا دکھ یہ ہے کہ یہ چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں انہوں نے پھر ڈیڑھ ماہ ضائع کر دیا ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ جس دن میں وزیر داخلہ بنا تھا اس دن یہ میرے علم میں لاتے۔ ہم تو ہمیشہ چاہتے ہیں کہ اچھے کام کئے جائیں۔ یہ میرے پاس تشریف لاتے چلیں کوئی بات نہیں میں انشاء اللہ بھرپور کوشش کروں گا کیونکہ میں ڈویژن اور اضلاع میں جا رہا ہوں۔ میں وہاں آفیسرز سے بریفنگ بھی لوں گا۔ یہ بے شک وہاں تشریف لائیں اور اپنے concerns share کریں ہم ان کو address کریں گے۔ I will try my best کہ اسے ہم supplementary grant میں ڈال دیں گے۔ یہ بہت اچھا کام ہے۔ We appreciate them

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں ایک اور بات ہے کہ اگر کوئی بھی معزز رکن یا ان کی family اس طرح کے کام کے لئے اپنی ذاتی زمین کو donate کرتی ہے تو ہمیں اس کو priority پر لانا چاہئے جس طرح آپ خود بھی کہہ رہے ہیں تو ان کا case بھی لے آئیں اور supplementary grant سے ان کے یہ کام مکمل کروائیں۔ آپ ان کے ساتھ میٹنگ بھی کر لیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جی، آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی بھی صاحب حیثیت اپنی زمین چیک پوسٹ، چوکی یا تھانے کے لئے donate کرتے ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ اگر وہ اپنے مرحوم والد، والدہ یا کسی کے نام پر donate کریں تو ہم اس چوکی یا تھانے کا نام ان کے نام سے منسوب کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ٹھیک ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری طرف سے یہ عمران خان صاحب کے نام پر تھانے کا نام رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرا interest یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر restore ہونا چاہئے۔

میرا صرف اور صرف one point agenda ہے کہ لاء اینڈ آرڈر بہتر ہو چوکی کس کے نام پر ہو یہ تو matter ہی نہیں کرتا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! انہوں نے بہت اچھی بات کی اور عمران خان کا نام لیا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن عمران خان کا نام ہم تھانوں کے ساتھ نہیں رکھتے۔ ہم ان کا نام لنگر خانوں کے ساتھ رکھتے ہیں اور ان کا نام ان اداروں کے ساتھ رکھتے ہیں جہاں غریبوں کے لئے ویلفیئر کا کام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جب زمین donate کی تھی تو شاید یہ اس وقت منسٹر تھے یا نہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے بجٹ میں جو ADP بنی تو اس میں کاش یہ ڈلوا دیتے لیکن I will compensate انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5663 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: سال 19-2018 میں نئے تھانہ جات و چوکیوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5663: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں سال 19-2018 میں کون کون سے نئے تھانہ جات اور چوکیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) نئے تھانہ جات اور نئی چوکیوں میں فراہم کی گئی، سہولیات اور سٹاف کے بارے میں تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) نئے تھانہ جات اور نئی چوکیوں کی بلڈنگ کے لئے ابھی تک کیا انتظامات کئے گئے ہیں اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال 2019 کے دوران ضلع ہذا میں ذیل دو تھانہ جات اور چھ پولیس پکٹس قائم کی گئی ہیں۔

تفصیل تھانہ جات:

1۔ تھانہ سونمیانی

2۔ تھانہ سبزانی

(ب) 1۔ تھانہ سونمیانی عارضی طور پر محکمہ صحت کے رہائشی کواٹر میں قائم کیا گیا ہے۔ جس میں 2 Cs/15,2Hc,ASI,1/SI,1/ سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔

2۔ تھانہ سبزانی عارضی طور یونین کونسل سبزانی کی خالی عمارت میں قائم کیا گیا ہے جس میں 1 Cs/14,Hc,ASI,1/SI,2/IP,1/ سٹاف تعینات کیا گیا ہے۔

3۔ درج بالا تھانہ میں بجلی پانی کی سہولت اور رہائش کے لئے فائبر گلاس کیبن مہیا کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ کار سرکار کے لئے فرنیچر، سٹیشنری، کمپیوٹر، رجسٹر، موٹر سائیکل، پک اپ ڈالا اور اسلحہ ایمونیشن مناسب مقدار میں فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) درج بالا تھانہ جات اور پولیس اپکٹس کی تعمیر کے لئے رقبہ محکمہ پولیس کے نام کرا لئے ہیں اور ان کو ADP Scheme 202021-21 میں شامل کرنے کے لئے بحوالہ لیٹر نمبری BC 1085/مورخہ 20.01.2020 جناب IGP صاحب پنجاب لاہور کو لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود صاحب! ضمنی سوال کریں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا پھر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے راجن پور سے متعلق سوال ہے۔ میرا جو حلقہ احباب ہے، خصوصاً میری تحصیل اور میرا گھر جمال دین والی اور راجن پور overlapping ہے۔ ہمارا کچھ حلقہ دریا کے اس پار چلا جاتا ہے اور کچھ راجن پور والوں کا حلقہ دریا کے اس پار آ جاتا ہے۔ اگر آپ جز (ب) دیکھیں تو اس میں لکھا گیا ہے کہ تھانہ سونمیانی عارضی طور پر محکمہ صحت کے رہائشی کواٹر میں قائم کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب کچے کے علاقے کے یہ حالات ہوں اور خصوصی طور پر پچھلے ساڑھے تین سال تو آپ کے وزیر اعلیٰ بھی ہمارے وسیب سے تھے۔ یہ بہتر جانتے ہیں کہ وہاں پر کیا حالات تھے۔ ہمارا Unfortunately ان سے یہ گلہ رہا کہ

انہوں نے ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے مسئلہ پر اس طرح توجہ نہ دی جس طرح ان کو دینی چاہئے تھی۔ ہماری چند ماہ کے لئے جب گورنمنٹ آئی تھی۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے کہوں گا کہ یہ اپنی law enforcement agencies سے پوچھیں کہ ہم نے اس پر across the board consensus قائم کیا۔ ہم نے وزیر اعظم شہباز شریف سے کہہ کر ایک کمیٹی کی میٹنگ کی جس میں وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، DG رینجرز، IG، Additional IGs، تمام RPOs اور تمام DPOs کی موجودگی میں ہم نے consensus built کیا۔ ہم نے کوشش کی کہ اس وقت آپ کی پارٹی اپوزیشن میں تھی تو ہم ان کو بھی on board رکھیں۔ ہم نے اسے یقینی بنایا کہ جب بھی راجن پور اور رحیم یار خان کے اضلاع کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے میٹنگ ہو تو اس میں across the board دونوں اطراف کے لوگ بیٹھیں تاکہ جو wild element of the society ہے اس سے ہم ایک عام آدمی کی جان چھڑا سکیں۔

جناب سپیکر! حل آپ کے سامنے ہے کہ یہ اسی کچے کی بیلٹ کا ایک تھانہ ہے جو کہ عارضی طور پر محکمہ صحت کی اراضی پر قائم ہے۔ میرا issues کو اٹھانے کا صرف اور صرف یہ مقصد ہوتا ہے کہ جب issues highlight ہوں تو وہ address ہوتے ہیں۔ ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامی نہیں ہیں۔ ہم تو تنقید برائے اصلاح پر یقین رکھتے ہیں۔ We are all members of this House, so we work towards the betterment of the downtrodden. میری صرف درخواست یہ ہے کہ kindly ان چیزوں کو seriously دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! I would agree with that اگر ایک تھانہ ایک کوارٹر میں بنا ہوا ہے یا عارضی جگہ پر بنا ہے تو یقیناً اس کی کارکردگی اس لیول کی نہیں ہو سکتی جس طرح ہونی چاہئے۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ اس ہفتہ کے آخر میں یا اگلے ہفتہ میں خود رحیم یار خان اور راجن پور کا visit کروں۔ اس کے بعد ہم جو کچھ بھی کر سکتے ہوں گے وہ کریں گے۔ میں positively ان کی تجاویز کو accept کرتا ہوں۔ ایسے حلقوں

کو جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ downtrodden ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان میں بہتر سہولیات دینے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5667 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بوگس اسلحہ کے اجراء کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***5667: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس پر بوگس پوسٹ آفس رینیول ٹکٹ لگائی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2016 سے صوبہ بھر میں پرنٹڈ اسلحہ لائسنس پوسٹل ٹکٹ کی جگہ PT-24 Arms License Slip لائی گئیں تھیں وہ بھی بوگس لگائی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر بننے والے بوگس اسلحہ لائسنس کی کاپیاں جاری کر کے صوبائی ریونیو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟

(د) جعلی اسلحہ لائسنس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں پاکستان پوسٹ آفس میں SO(J-I)22-4/2010(P تاریخ 08.05.2018 کے تحت اسلحہ لائسنس ٹکٹ بند کر دی گئی تھی۔

(ب) صوبہ بھر میں PT-24 Arms license Slip لگائی جاتی رہی ہیں۔

(ج) اسلحہ لائسنس کی اجراء پر حکومت پنجاب کی طرف سے مکمل پابندی رائج ہے ۔ اور مینول کاپیاں 2013 سے پہلے کی کمپیوٹرائزڈ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(د) جعلی اسلحہ لائسنس کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے اسلحہ لائسنس کمپیوٹرائزیشن کا پراسس 2015 سے شروع کر رکھا ہے اور لائسنس ہولڈر کی مکمل معلومات بمعہ لائسنس کے نادرا کے پاس موجود ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اسلحہ لائسنس کو کمپوٹرائز کر دیا ہے لیکن اس میں ابھی تھوڑا سا gap رہتا ہے۔ وہ gap یہ ہے کہ DCOs ابھی بھی yearly check نہیں کر سکتے کہ کتنے لائسنس نادرا نے issue کئے ہیں۔ اگر DCOs دیکھ سکیں کہ نادرا سالانہ کتنے اسلحہ لائسنس issue کر چکا ہے تو اس سے مزید بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ابھی جو سسٹم ہے وہ اس طرح ہے کہ اسلحہ لائسنس کی renewal اور issuance نادرا کا کام ہے لیکن بنانا ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ وہاں پر میٹنگ ہوتی ہے اور اس کے بعد جو letter initiate ہوتے ہیں اس پر نادرا کام کرتا ہے۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر کے بجائے ہمارے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ میں پورے صوبہ کی تفصیل موجود ہے کہ کون کون سے لائسنس جاری ہو رہے ہیں، کب جاری ہو رہے ہیں، کس کے نام پر ہیں اور کس بور کے ہیں۔ ہم اپنی بہن سے مل کو پوچھ لیں گے کہ specifically وہ کیا چاہتی ہیں اس طرح کام کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 5673 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5674 بھی ارشد ملک کا ہے۔

MR NAVEED ALI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! کیا on his behalf سوال لیتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب on his behalf سوالات نہیں لیتے۔

جناب سپیکر: اگر معزز رکن اپنا سوال بھیجتے ہیں تو اُن کو حاضر بھی ہونا چاہئے۔ اگر ممبر کے behalf پر کام شروع ہو جائے تو پھر never ending ہو گا اور سوالات کا سلسلہ ختم ہی نہیں ہو گا۔

جناب نوید علی: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے سوال کو take up کر لیجئے گا۔

جناب سپیکر: I think یہ tradition شروع نہ کریں کیونکہ دونوں اطراف کے ممبران کو اجازت نہیں ہے. so we move forward.

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر ان کا کوئی concern ہے تو یہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: یہ پھر tradition شروع ہو جائے گی۔ اِدھر کے حضرات کہیں گے کہ ہم نے بھی متعلقہ ممبر کے behalf پر سوال کرنا ہے اس لئے یہ precedent set نہ کریں۔ ارشد ملک صاحب کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5853 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*5853: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگا رکھی ہے، مذکورہ پابندی کب سے لگائی گئی نیز مذکورہ پابندی لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پابندی کی وجہ سے واردات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اور ناجائز اسلحہ کی بھرمار ہے جبکہ آئے روز ڈکیتیاں اور قتل و غارت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پابندی کا اطلاق تمام صوبائی محکموں کے ملازمین پر ہوتا ہے وہ بھی اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس نہیں بنوا سکتے، اگر کسی سرکاری ملازم کے پاس

لائسنس موجود ہے اور وہ اپنا ہتھیار ساتھ لے کر نہیں چل سکتا تو ایسے اسلحہ لائسنس کا کیا فائدہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نیا اسلحہ لائسنس جاری کرنے اور جاری شدہ اسلحہ لائسنس کے ساتھ ہتھیار ہمراہ رکھنے اور غیر قانونی (ناجائز) ہتھیار رکھنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے 2013 میں غیر اعلانیہ طور پر ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگادی تھی۔ اس پابندی کی وجوہات میں Deweaponization implement کرنا اور غیر قانونی اسلحہ کی روک تھام ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ حکومت نے ناجائز اسلحہ کی روک تھام کے لئے 2015 سے لائسنس کی digitalization کا process شروع کر رکھا ہے اور مکمل ریکارڈ نادرا کے پاس موجود ہے۔ غیر قانونی اسلحہ پر دفعات نافذ کر رکھی ہیں۔

(ج) صوبائی محکموں میں اعلیٰ افسران اپنی حفاظت کے لئے لائسنس بنوا سکتے ہیں اور صرف computerized کارڈ رکھ سکتے ہیں۔

(د) حکومت فی الحال ایسی پالیسی پر عمل نہیں کر رہی۔ 2013 سے پہلے کے تمام لائسنس computerized کروا رہی ہے اور نادرا میں مکمل ریکارڈ رکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسلحہ کے اجراء پر پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کیونکہ اسلحہ کی سرعام نمائش جاری ہے۔ میں ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر اس پابندی کو ختم کر کے لائسنس جاری کر دیئے جائیں تو اس سے جرائم میں بھی کمی آئے گی اور پتا بھی ہو گا کہ کن کن لوگوں کے پاس اسلحہ ہے؟ کیا حکومت اس پابندی کو ختم کر کے لائسنس کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! 2013 میں terrorism کی وجہ سے اسلحہ لائسنس پر پابندی لگائی گئی تھی لیکن شاید میری بہن کے علم میں نہیں ہے کہ 2015 سے یہ پابندی جزوی طور پر اٹھالی گئی تھی۔ اس سے پہلے ہر ضلع میں لائسنس issue ہو رہے تھے جس کو centralize کر دیا گیا جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہتر قدم ہے۔ اب ہوم ڈیپارٹمنٹ میں باقاعدہ ہر مہینے میٹنگ ہوتی ہے اور deserving persons کو لائسنس issue ہو رہے ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! ہم سے بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ لائسنس جاری کروائے جائیں لہٰذا میں ہوم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر یہ ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک جاری کریں گے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): میں نے عرض کیا ہے کہ اسلحہ لائسنس پر پابندی نہیں ہے۔ اِس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ میں باقاعدہ یہ application دیں یا میرے پاس تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ لائسنس پر پابندی نہیں ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ deserving کی کیا category ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! Deserving persons پنجاب کے شہری ہوں، انکم ٹیکس pay کرتے ہوں اور تھانے میں اُن کے خلاف کوئی مقدمات درج نہ ہوں۔

جناب سپیکر: یعنی وہ ریکارڈ یافتہ نہ ہوں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا سوال نمبر 5891 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں موجودہ سال میں سنگین وارداتوں کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5891: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع گوجرانوالہ کے تھانہ جات میں جنوری 2020 سے 15۔ ستمبر 2020 تک کتنے مقدمات چوری، راہزنی، اغواء برائے تاوان اور زیادتی کے درج ہوئے، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

ضلع گوجرانوالہ میں 30 تھانہ جات کے کرائم کی تفصیل ذیل ہے۔

کرائم ہیڈ راہزنی:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
1007	38	903	66	-	2633	2423	210

کرائم ہیڈ چوری:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
1208	58	927	223	-	2971	2353	618

کرائم ہیڈ اغواء برائے تاوان:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
01	-	01	-	-	05	04	01

کرائم ہیڈ زیادتی:

درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتا	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا
174	20	153	01	-	320	303	17

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! یہ سوال 2020 کا ہے اور اب 2022 آ گیا ہے۔ انہوں نے مجھے کرائم کی تفصیل دی ہے جو کہ ٹھیک ہے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ جو بچیاں سکول جانے کے لئے گلیوں سے گزر رہی ہوتی ہیں اُن کو پکڑ کر زیادتی کی جاتی ہے لہٰذا اس ظلم کا حل کیا ہے؟ اتنے کرائم ہو رہے ہیں کہ خواتین سڑکوں پر اکیلی نہیں چل سکتیں، وہ بازار جاتی ہیں تو اُن سے پرس اور chains

چھین لی جاتی ہیں۔ اگر مجرم پکڑے گئے تھے تو اس کے باوجود جرائم میں مزید اضافہ کیوں ہوا ہے، مجھے منسٹر صاحب اس کا جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ مجھ سے کسی بھی واقعہ کا پوچھ لیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا ورنہ پولیس کا روزمرہ کا کام ہے جو کوشش کرتی ہے لیکن کبھی پولیس سے غلطی کوتاہی ہو جاتی ہو گی۔ اگر اِن کا کوئی specific واقعہ ہے تو پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ پورے پنجاب کا پوچھ رہی ہیں یا کسی خاص واقعہ کے متعلق؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! باغبانپورہ لاہور میں ایک سکول کی بچی گلی میں گزر رہی تھی تو دو لڑکے موٹر سائیکل پر آئے جنہوں نے بچی کو کھینچا تو وہ بیچاری بستہ چھوڑ کر بھاگی اور کچھ محلے دار اکٹھے ہو گئے۔ اگر اسی طرح یہ کرائم ہوتے رہے اور ہماری بچیاں سکول سے گھر آنے تک محفوظ نہ ہوں تو کیا کریں؟ پچھلے دنوں میرے حلقے کی خواتین بازار گئیں تو اُن کی chains اتار لی گئیں اور کسی کا پرس چھین کر لے گئے لہٰذا اس کا کوئی حل تو ہونا چاہئے۔ یہاں پر کوئی action نہیں ہوتا اور پولیس والے کہتے ہیں کہ ہم کر لیں گے۔ یہاں پر کیمرے ٹھیک ہیں اور نہ ہی proper کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اُن کے ورثاء نے FIR درج کروائی ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جی، مقدمہ درج کروایا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اُس FIR کی نقل منسٹر صاحب کو دے دیں I will make sure کہ منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میں FIR لا کر دے دوں گی لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ جرائم کس طرح ختم ہوں گے اور کیمرے کب ٹھیک ہوں گے؟

جناب سپیکر: اصل بات کیمرے والی ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہر بات ہماری حکومت پر ڈال دی جاتی ہے کہ یہ تین ماہ کے لئے آئے تھے تو ہمارا کام خراب ہو گیا لیکن اگر ساڑھے تین سال میں کچھ نہیں ہوا تو اب کیا ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اصل بات یہی ہے کہ لاہور کے کیمرے کب ٹھیک ہوں گے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں نے اِس کا جواب دے دیا ہے کہ تین ماہ میں ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اِنشاء اللہ تین مہینے میں ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5924 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6026 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6064 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور، پی پی۔154 میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد نیز مقدمہ جات کے مفرور ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

*6064: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 لاہور میں کون کون سے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ان میں سال 2019 اور 2020 میں کتنے مقدمہ جات کا اندراج ہوا، کتنے ملزمان ان مقدمہ جات کے مفرور ہیں اور مفرور ملزمان کے نام مع مقدمہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں کس کس کی عمارت اپنی ہے، کس کی عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی ہے، کرایہ پر حاصل کردہ عمارت کا کرایہ مع مالک مکان کا نام اور ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) تھانہ باغبانپورہ کی کرایہ کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے، اس کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے، بلڈنگ کی حالت کیسی ہے اس کا نقشہ فراہم کیا جائے نیز بلڈنگ سطح زمین سے کتنے فٹ نیچے ہے اور اس تھانہ کی اپنی بلڈنگ جو کہ ماڈل تھانہ کے لئے بنائی گئی تھی وہ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پی پی۔ 154 میں تھانہ باغبانپورہ آتا ہے۔ اس حلقہ میں کوئی پولیس چوکی قائم نہ ہے۔

(ب) پی پی۔ 154 میں واقع تھانہ باغبانپورہ میں سال 2019 میں 2660 مقدمات اور 2020 میں 2569 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ سال 2019 کے مقدمات میں 30 ملزمان جبکہ سال 2020 کے مقدمات میں دو ملزمان مفرور ہیں۔ ان مفرور ملزمان کی تفصیل علیحدہ سے مرتب کر کے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تھانہ باغبانپورہ کرایہ کی بلڈنگ ہے، مالک کا نام ڈاکٹر بابر حسین ہے اور ماہوار کرایہ تین لاکھ 25 ہزار روپے ہے۔

(د) تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کرایہ کی ہے جس کا ماہانہ کرایہ تین لاکھ 25 ہزار روپے ہے۔ بلڈنگ کی basement میں دو کمرے ہیں اور ٹوٹل بلڈنگ 10 کمروں پر مشتمل ہے۔ بلڈنگ سطح زمین سے اڑھائی فٹ اونچی ہے اور بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے۔ تھانہ کی اپنی بلڈنگ جی ٹی روڈ شالیمار باغ کے بالمقابل واقع تھی جو کہ اورنج ٹرین کی وجہ سے demolish کر دی گئی تھی۔ اب اسی جگہ پر زیر تعمیر ہے جو LDA تعمیر کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ purely میرے حلقے کا سوال تھا جو میں نے آج سے دو سال پہلے دیا تھا۔ میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ میرے حلقے میں تھانہ جات کی تعداد بتائی جائے۔ میرا منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جب سوال جاتے ہیں تو وہ پڑھے بغیر ہی جواب بھیج دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک تھانہ کا بتایا ہے جبکہ میرے حلقے میں دو تھانہ جات اور بھی ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمے سے کم از کم یہ

ضرور کہیں کہ وہ سوال پڑھ کر جواب دیا کریں اور دفتر میں ہی لکھ کر نہ بھیج دیا کریں بلکہ تحقیق کیا کریں کہ فلاں حلقے میں کتنے تھانہ جات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ جز(الف) پڑھ رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جی، جز(الف) کے حوالے سے بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا منسٹر صاحب آپ کو جز(الف) کا جواب دے دیں یا نہیں؟

چودھری اختر علی: جی، وہ مناسب سمجھیں تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! چودھری اختر علی کی بات بالکل درست ہے کیونکہ میرے پاس جواب میں یہی لکھا ہوا ہے کہ ایک ہی تھانہ موجود ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کا ایسا کوئی بھی حلقہ نہیں ہو گا جس میں ایک ہی تھانہ ہو۔ جنہوں نے یہ جواب دیا ہے اُن سے پوچھا جائے گا اور اگر یہ جواب غلط ہے تو I will ask for explanation مزید میں verify کر کے چودھری صاحب کو next time بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جب آپ کا سوال آیا تب 2021 تھا لہٰذا اُس وقت کے حساب سے اگر باغبانپورہ کے علاوہ کوئی تھانہ نہیں ہے تو پھر یہ جواب درست ہے لیکن جب آپ کا سوال آیا تب کوئی تھانہ یا چوکی موجود تھی تو پھر یہ جواب غلط ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ میں اُن تھانہ جات کے نام بتا دیتا ہوں جس کو منسٹر صاحب خود ڈیپارٹمنٹ سے verify کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نام بتائیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں تھانہ ہربنس پورہ، تھانہ مغل پورہ اور تھانہ باغبانپورہ آتا ہے۔ تھانہ ہربنس پورہ 50 فیصد، تھانہ مغل پورہ 40 فیصد جبکہ تھانہ باغبانپورہ پورا میرے حلقہ میں آتا ہے۔ اِن دو تھانوں کی تفصیل نہیں دی گئی۔ میرا ابتدائی طور پر سوال تھانہ باغبانپورہ کے متعلق ہی تھا۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جب اورنج ٹرین بنی تب تین لاکھ 25 ہزار روپے کرایہ پر

بلڈنگ لے کر تھانہ شفٹ کر دیا گیا لیکن اب دو سال گزر گئے ہیں۔ میرا ایک سوال ڈیڑھ سال پہلے آیا تھا تب تھانے کی تعمیر شروع کر دی گئی اور اب یہ تقریباً پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے لہٰذا کیا منسٹر صاحب مجھے اس کی تاریخ بتا سکتے ہیں کہ تھانہ کب تک شفٹ کر دیا جائے گا کیونکہ اتنا بڑا کرایہ کسی کمرشل پلازے کا بھی نہیں ہے جو پانچ چھ مرلے کی بلڈنگ کا دیا جا رہا ہے۔ تھانے کی اپنی بلڈنگ LDA نے تیار کر دی ہے لہٰذا مجھے منسٹر صاحب بتا دیں کہ کس مہینے میں تھانہ وہاں شفٹ کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اب مجھے پورے پنجاب کے 721 تھانوں کے بارے میں تو نہیں پتا کہ کون کون سے تھانہ کی بلڈنگ کرایہ پر ہے اور کس کس تھانہ کی بلڈنگ نے کب مکمل ہونا ہے۔ یہ نیا سوال کر لیں تو میں ان کو جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر! یہ کون سے تھانے کا پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے سوال میں اس کے بارے میں پوچھا ہوا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! تھانہ باغبانپورہ کے بارے میں پوچھا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! سوال میں بس یہی پوچھا کہ تھانہ کی بلڈنگ کرایہ پر ہے یا نہیں وہ ہم نے جواب دے دیا ہے۔ اب یہ فرما رہے ہیں کہ وہ بلڈنگ تکمیل کے مراحل میں ہے تو I will have to check it up sir کہ وہ بلڈنگ کب تک مکمل ہو گی اور ہم ان کو بتا دیں گے یا یہ اس بارے میں fresh سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کیا فرما رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ان کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ LDA نے complete کر دی ہے۔ اسی ضمن میں پوچھ رہا ہوں کہ اگر وہ بلڈنگ واقعی ہی پایہ تکمیل تک پہنچ گئی ہے تو منسٹر صاحب یہ تو بتا سکتے ہیں کہ یہ بلڈنگ کب تک متعلقہ تھانہ کے حوالے کر دی جائے گی اور کب تک تھانہ وہاں shift کر دیا جائے گا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا لڑائی جھگڑے والا پوائنٹ نہیں ہے check کر لیتے ہیں کہ یہ بلڈنگ کب تک مکمل ہو جائے گی اور

تھانہ کب تک shift ہو جائے گا مزید یہ بھی کوشش کریں گے کہ یہ جلد از جلد مکمل ہو جائے اور ان کو بتا بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ جلدی مکمل ہو جائے۔ اگلا سوال نمبر 6137 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6150 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں 15 پر کالز کے جواب میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***6150: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2019 سے اب تک 15 پر کتنی کال موصول ہوئی ہیں اور ان کالز پر کتنے عرصے میں ایف آئی آر کا اندراج کیا جاتا ہے؟

(ب) یکم جنوری 2019 سے اب تک جو 15 پر کالز موصول ہوئیں ان میں سے کتنی ڈکیتی، چوری، راہزنی، قتل اور دیگر جرائم کی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنی کال پر ایف آئی آر کس کس نوعیت کی درج ہوئی ہیں اور کتنی ایف آئی آرز کا ابھی تک اندراج نہ ہو سکا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی رپورٹ کے مطابق 25 فیصد کالز پر ایف آئی آرز کا اندراج ہوا ہے اور 75 فیصد کالز کی ایف آئی آرز درج نہیں کی گئیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران جن ایف آئی آرز کا ابھی تک اندراج نہ ہوا ہے ا اس کا ذمہ داران کون کون سے آفیسر ہیں تفصیل بتائی جائے نیز حکومت ان ایف آئی آر کا کب تک اندراج کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر سے یکم جنوری 2019 سے 31 دسمبر 2020 تک 15 پر 2,739,770 کالز موصول ہوئی ہیں۔ تمام کالز جن کی شکایات قابل ادراک ہیں ان کے خلاف جلد از جلد FIR درج کی جاتی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2019 سے لے کر 31 دسمبر 2020 تک 15 پر موصول ہونے والی کالز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ڈکیتی 6,694 (4) راہزنی 52,143

(2) چوری 151,857 (5) دیگر جرائم 2,525,835

(3) قتل 3241

(ج) تمام کالز جن کی شکایات قابل ادراک ہیں ان کے خلاف FIR درج کی جاتی ہے جبکہ بہت سی کالز پر FIR رجسٹر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ معاملہ دوسرے محکمے سے منسوب ہوتا ہے اور جھوٹی کالز ہوتی ہیں۔

(د) جز (د) کا جواب جز (ج) میں دیا گیا ہے۔

(ہ) 10 ہزار کالز جعلی / جھوٹی موصول ہوئیں، جن کے موقع پر پہنچنے پر کسی خاص بات کی تصدیق نہ ہو سکی۔ تاہم 12 ہزار کالز موصول ہونے پر موقع پر پہنچنے پر آپس میں سمجھوتہ طے پا کر داخل دفتر ہو گئیں۔ علاوہ ازیں ایسی کوئی شکایت / کال نہ ہے جس پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہو۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: Ok thank you اگلا سوال نمبر 6257 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6384 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سی سی پی او لاہور کے تحت دفاتر اور موجودہ مالی سال کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***6384: چودھری اختر علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سی سی پی او لاہور کے تحت کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے انچارج ملازمین کے نام عہدہ گریڈ بتائیں؟

(ج) سی۔ سی۔ پی۔ او لاہور کو موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مدوار مختص کی گئی ہے اس میں سے کتنی فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کتنی رقم اب ان آفسز نے خرچ کی ہے اس کی تفصیل آفس وار فراہم فرمائیں کتنی رقم بقایا ہے؟

(ہ) کتنے فیصد بجٹ مالی سال 21-2020 کا Use ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(و) ان آفسز کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں روزانہ ان کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ پٹرول اور ڈیزل کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سی سی پی او لاہور کے تحت ٹوٹل 54 دفاتر ہیں۔ جبکہ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے انچارجز کے گریڈ اور عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

کل رقم .Rs = 14,75,25,737 /-

کل خرچ شدہ رقم .Rs = 14,64,80,044 /-

بقایا رقم .Rs = 10,45,693 /-

(مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کل خرچ شدہ رقم-/ .Rs = 5442230869

جبکہ CTO لاہور کے تحت کل خرچ شدہ رقم -/ 1127843675 = Rs. جس کا فنڈ IG آفس سے الاٹ ہوتا ہے۔ (جزد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 99.3 فیصد استعمال ہو چکا ہے۔ جبکہ 0.7 فیصد باقی ہے۔ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان دفاتر کے پاس کل 903 گاڑیاں اور 2698 موٹر سائیکلیں ہیں۔ جبکہ دفاتر وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں نے پوچھا تھا کہ سی سی پی او لاہور کے تحت کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟ تو جواب میں کہا گیا کہ 54 دفاتر جو ہیں وہ سی سی پی او کے تحت چل رہے ہیں۔ لہٰذا ان 54 دفاتر کی تفصیل میں نے پڑھی ہے اور ان تمام دفاتر میں جو انچارج ہیں almost وہ SP rank کے افسران ہیں۔ اس میں گورنمنٹ آف پنجاب کا اربوں روپے کا بجٹ خرچ ہوتا ہے۔ as a Lahore representative میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 54 دفاتر جن کا عملہ ہزاروں کی تعداد میں ہے اور ان کے اوپر اربوں روپے کا بجٹ لگ رہا ہے۔ اتنے دفاتر اور افسران کے باوجود crime ratio بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! سی سی پی او لاہور کے تحت پورے لاہور کے 80 سے زیادہ تھانے ہیں تو ان سب تھانوں کی management ہوتی ہے۔ اس کا انچارج ایڈیشنل آئی جی rank کا افسر ہوتا ہے اور اس کے نیچے تین ڈی آئی جی ranks کے افسران اور کافی سارے ایس پیز ہوتے ہیں پھر لاہور میں اور بھی مختلف cells ہیں۔ Anti-vehicle Lifting Cell اور Dolphin بھی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں کہ کیا یہ دفاتر کم کر دینے چاہئیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب میری ناقص بات کو سن نہیں سکے میں یہ سمجھتا ہوں منسٹر صاحب نہایت زیرک اور پرانے parliamentarian ہیں میں صرف یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ

سی سی پی او office کی 54 branches ہیں اور ان پر اربوں روپے گورنمنٹ آف پنجاب کا خرچ آ رہا ہے اور یہ سب law and order کے دفاتر ہیں لہٰذا میں تو law and order کے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ ان دفاتر کے تحت رہتے ہوئے crime ratio کو check and balance کیا جاتا یا نہیں کیا جاتا ہے اور ان دفاتر کی وجہ سے crime ratio میں اضافہ ہوا ہے یا crime ratio میں کمی ہوئی ہیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ ان کا ایک نیا سوال ہے کہ جرائم کی ratio پچھلے سالوں میں کتنی تھی اور اب کتنی ratio ہے۔ سی سی پی او کا office کافی دیر سے established ہے۔ جب سی سی پی او کا آفس لاہور میں نہیں ہوتا تھا تو اس وقت جرائم کی ratio کیا تھی اور اب کیا ہے۔ it has developed over a period of time ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے مجھے تو یاد بھی نہیں 10 سے 15 سال ہو گئے ہیں سی سی پی او آفس کو کام کرتے ہوئے تو check کر لیتے ہیں کہ اتنے دفاتر ہونے کا ہمیں کوئی فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جرائم کا comparison کر کے چودھری اختر علی سے share بھی کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے آخری سوال ہے۔ یہ سی سی پی او آفس کے تحت ان دفاتر کے پاس کل 903 گاڑیاں اور 2698 موٹر سائیکلیں ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں vehicle ان کے استعمال میں ہیں ان vehicle کے اوپر monthly or annually کوئی check and balance کیا جاتا ہے اور اگر کیا جاتا ہے تو اس کی reports منسٹر صاحب کے پاس موجود ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! check and balance پولیس کا اپنا ایک indigenous system ہے جس کے لئے special branch اور ایسے ادارے موجود ہیں اگر کوئی گاڑی misuse ہوتی ہے تو وہ report پولیس کے ہیڈ آئی جی اور سی سی پی او کے پاس جاتی ہو گی۔ اگر جناب کے پاس کوئی transport misuse کی کوئی reports ہیں کہ کہیں پر transport misuse ہو رہی ہے۔ ویسے transport misuse ہوتی بھی ہو گی میں یہ نہیں کہتا کہ نہیں ہوتی کوئی families کے لئے استعمال کر لیتے ہوں گے مگر جو officers ranks کے لوگ ہیں ان کو staff cars authorized ہیں۔ اگر کوئی specific incident بتائیں کہ لاہور پولیس کے

ایک officer ہیں اور ان کی گاڑی جو ان کے پڑوسی استعمال کر رہے ہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس پر action لیں گے اور ایسا کام کرنے کی اجازات بالکل نہیں دیں گئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6418 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6439 منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6461 ملک واصف مظہر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد شہر میں لاء اینڈ آرڈر کے لئے فورسز، ماہانہ اخراجات اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4051: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی فورسز کس کس نام سے امن وعامہ کی صورت حال کے کنٹرول کے لئے تعینات ہیں ان کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس شہر میں تعینات فورسز کے ماہانہ اخراجات کی تفصیل کتنی ہے؟

(ج) ان فورسز کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں ان کے ماہانہ پٹرول اور مرمت کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس شہر میں ماہ جون 2019 سے 31 دسمبر 2019 تک جرائم کی تفصیل ماہانہ اور جرائم وار بتائیں؟

(ہ) کیا اس شہر کی امن وعامہ کی صورت حال تسلی بخش ہے؟

(و) اس شہر میں تعینات فورسز کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے اگر نہیں ہے تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) فیصل آباد پولیس میں ذیل فورسز تعینات ہیں۔ عہدہ اور گریڈ ذیل ہیں۔

ایلٹ فورس:

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
479	82	30	19	02

ڈولفن فورس:

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
210	13	04	03	-

اینٹی رائیٹ فورس:

IP SI ASI HC

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-7	BS-09	BS-11	BS-14	BS-16
77	01	02	-	-

(ب) شہر میں تعینات فورسز کے ماہانہ اخراجات از جون 2019 تا دسمبر 2019 ذیل ہے۔

ماہ	اخراجات
جون	34,11,36,703روپے
جولائی	35,99,15,772روپے
اگست	44,14,86,759روپے
ستمبر	40,55,06,654روپے
اکتوبر	39,83,02,107روپے

نومبر 41,81,61,491روپے

دسمبر 41,81,61,491روپے

ٹوٹل 2,78,28,70,977روپے

(ج) ضلع فیصل آباد فورس کے پاس گاڑیاں و موٹر سائیکلز کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑیاں	موٹر سائیکل	ڈولفن بائیکس	ٹوٹل
313	341	105	759

ضلع فیصل آباد میں گاڑیاں، موٹر سائیکل وڈولفن بائیکس کی ریپئیرنگ پر مالی سال20-2019 میں رقم مبلغ-/39350000روپے خرچ ہوئے جبکہ POL پر رقم مبلغ -/216018200روپے خرچ ہوئے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں ماہ جون2019 سے 31دسمبر2019تک جرائم کی تفصیل ماہانہ اور جرائم وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) جی ہاں! ضلع فیصل آباد کی امن وامان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔

(ہ) جی ہاں! ضلع فیصل آباد میں تعینات فورسز کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے۔

فیصل آباد: سال2018تا2019میں موٹر سائیکل اور کار چوری کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4122: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں سال2018 تا 2019 میں کتنے موٹر سائیکل اور کاریں چوری کے مقدمہ جات کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے موٹر سائیکل اور کاریں بر آمد ہوئیں یہ کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں کتنی موٹر سائیکل اور کاریں مالکان کو واپس کر دی گئی ہیں تھانہ سمن آباد فیصل آباد میں کتنے موٹر سائیکل کھڑے ہوئے ہیں اور کب سے کھڑے ہوئے ہیں؟

(ج) گاڑی اور موٹر سائیکل چوری کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں کتنے مفرور ہیں اور کتنے مقدمات کے ملزمان Trace نہیں ہوئے؟

(د) جن مقدمات کے ملزمان ابھی ٹریس نہیں ہوئے ان کی وجوہات کیا ہیں اس کے ذمہ داران کون کون ہیں اور ان کے خلاف کیا محکمانہ اور قانونی کارروائی ہوئی ہے یا کی جارہی ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 2018 اور 2019 میں موٹر سائیکل اور کار چوری کے کل 2900 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ضلع ہذا میں کل 2900 مقدمات میں سے 1875 مقدمات کے چالان مختلف عدالتوں میں جمع کروائے گئے جن میں 2187 موٹر سائیکل اور کاریں برآمد ہوئے جن کو حسب ضابطہ قانون مالکان کے سپرد کی گئی۔ جبکہ تھانہ سمن آباد میں چوری کے مقدمات میں کوئی بھی ایسی موٹر سائیکل کھڑی نہ ہے جو کسی مالک کے سپرد کرنا مقصود ہو۔

(ج) گاڑی اور موٹر سائیکل چوری میں کل 1897 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا جبکہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لئے حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(د) 827 مقدمات عدم پتا ہو چکے ہیں جن ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔ ڈویژنل افسران کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ جلد از جلد عدم پتا مقدمات کے ملزمان کو ٹریس کر کے انکے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

شیخوپورہ: مقدمہ نمبر 182/20 تھانہ فیروزوالہ میں ملوث ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

***4755: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2020 تا 15 مارچ 2020 ضلع شیخوپورہ میں قتل ڈکیتی، اغواء، اغواء برائے تاوان، چوری اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئی کتنی واردات کی ایف آئی آر کا اندراج کیا گیا ہے تھانہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں گن پوائنٹ پر کتنی وارداتیں ہوئیں اور ان میں کتنے افراد کو موقع پر ہی قتل کر دیا گیا قتل ہونے والے افراد کے نام مع ولدیت کی تفصیل فراہم کری؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 20/182 تھانہ فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں شادی کے روز دلہن کو گن پوائنٹ پر اغواء کر لیا گیا مذکورہ مقدمہ میں کتنے لوگوں کو نامزد کیا گیا اور اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے اشتہاری ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ مقدمہ میں نامزد افراد/ملزمان کو گرفتار کرنے اور اشتہاری ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اس عرصہ کے دوران ضلع شیخوپورہ میں قتل، ڈکیتی، اغواء، اغواء برائے تاوان، چوری اور راہزنی کی بالترتیب 255,0,94,05,56 اور 188، FIR درج ہوئی ہیں۔ تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) علاقہ تھانہ فیروز والہ میں گن پوائنٹ پر 28 وارداتیں ہوئی ہیں اور دوران واردات کوئی قتل نہ ہوا ہے،

(ج) جی نہیں یہ بات درست نہ ہے۔

مقدمہ نمبر 20/ 182 مورخہ 22.02.2020 بجرم 365 B/ت پ تھانہ فیروزوالہ کے مدعی سید امجد رضا ولد عباس علی شاہ نقوی سکنہ امامیہ کالونی فیروزوالہ نے تحریر کروایا ہے کہ مورخہ 22.02.2020 صبح 06 بجے ارباز ولد محمد ملوک ہمراہ 03 کس نامعلوم ملزمان کیری ڈبہ میرے گھر آئے اور میری بیٹی شائستہ بتول کو اسلحہ آتشیں کے زور پر برائے حرام کاری اغواء کر کے لے گئے ہیں۔

تفتیش مقدمہ:

بعد از تفتیش یہ بات سامنے آئی کہ مغویہ شائستہ بتول اپنی آزاد مرضی سے گھر والوں کو بتلائے بغیر ارباز ملوک کے ساتھ بھاگ گئی تھی اس کو کسی نے اغواء نہ کیا تھا مغویہ نے یہ بیان معزز عدالت کے سامنے ریکارڈ کروایا۔

مقدمہ میں تین ملزمان 1۔ ملزمان عثمان علی ولد عبدالستار 2۔ عارف ولد ماہم علی 3۔ بابر حسین ولد ملوک نامزد FIR تھے جو مقدمہ میں بے گناہ ہوئے

مقدمہ درج بالا میں نہ کوئی ملزم گرفتار ہوا اور نہ ہی اشتہاری ہوا۔

(د) مقدمہ نمبر 182/20 مورخہ 22.02.2020 بجرم 365 B/ت پ تھانہ فیروز والہ میں کوئی ملزم اشتہاری نہ ہے۔

صوبہ میں کورونا فنڈ میں مختلف محکموں کی طرف سے جمع ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

***4767: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں سپاہی سے آئی جی تک کورونا فنڈ کے لئے تنخواہ سے نقد رقم وصول کی گئی؟

(ب) محکمہ پولیس کی ٹوٹل نفری کی تفصیل مہیا فرمائیں صوبہ بھر میں پولیس ملازمین اور افسران کی تعداد کیا ہے ان سے مذکورہ فنڈ کی مد میں کتنی کتنی رقم وصول کی گئی مذکورہ رقم کن افراد کو نقد یا راشن کی صورت میں فراہم کی گئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں بحوالہ لیٹر نمبر No.PS/AFS(R)Misc/2018 مورخہ 07.04.2020 تمام ملازمین کی تنخواہوں سے کورونا فنڈ کے لئے تنخواہوں سے کٹوتی بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی گئی ہے جو کہ حکومتی کورونا فنڈ میں شامل ہوئی۔

(ب) محکمہ پولیس میں اس وقت حاضر نفری 214,533 ہے حسب ہدایت حکومت پنجاب، تمام ملازمین کی درج ذیل تنخواہ کورونا فنڈ کے لئے بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب -on source کٹوتی (Deduction) کر کے گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں منتقل کی گئی تھی اس رقم کے مصرف کے بارے میں متعلقہ محکمہ جات سے معلومات لے سکتے ہیں۔

بیسک پے سکیل	16-01	ایک یوم
بیسک پے سکیل	19-17	دو یوم
بیسک پے سکیل	Above-20	تین یوم

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنر کی تقرری کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4817: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب چائلڈ پروٹیکشن بیورو کتنے اضلاع میں کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنر بنائے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بورڈ آف گورنر کی فہرست، تقرری کا طریقہ، اہلیت اور مدت تعیناتی کے متعلق آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مندرجہ ذیل 8 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم ہیں:۔

21۔جولائی 2020 کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، بچوں کی تعداد 684 ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سریل نمبر	ضلع کا نام و پتا	رقبہ
1۔	چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو انگوری باغ سکیم شالیمار لنک روڈ لاہور	سرکاری عمارت (48 کنال)
2۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، اولڈ کینال ریسٹ ہاؤس نزدیک چھٹہ ہسپتال گوجرانوالہ	سرکاری عمارت (27 کنال)
3۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 15، گلی نمبر 2 ضیاء ٹاؤن، نزدیک کشمیر پُل کینال روڈ فیصل آباد	سرکاری عمارت زیر تعمیر 39 کنال (کرایے کی عمارت)
4۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، حسن پورہ، میانہ پورہ ایسٹ کمیٹل روڈ نزدیک چیمہ چوک سیالکوٹ	سرکاری عمارت (3 کنال)
5۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 123، مارکیٹ روڈ نزدیک سی بی کالج فار گرلز صدر راولپنڈی	سرکاری عمارت کا PC-1 under process 19 کنال ((کرایے کی عمارت)
6۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ہاؤس نمبر 1، سٹریٹ نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ ملتان	سرکاری عمارت کا PC-1 under process 30 کنال ((کرایے کی عمارت)
7۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، چک نمبر 24، بی سی یزمان روڈ پوسٹ آفس 42/DB بہاولپور	سرکاری عمارت (46 کنال)
8۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، ببہ علی پور چک 112، نزدیک ائرپورٹ رحیم یار خان	سرکاری عمارت (48 کنال)

مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ DC کمپلیکس قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔

نوٹ:

سریل نمبر	ضلع کا نام و پتا	رقبہ
1۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن نزد چک نمبر 99 شمالی، کانڈی والا روڈ، فیصل آباد بائی پاس سرگودھا (زیرِ تعمیر)	48 کنال
2۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن موضع، چوراتھا، سندھ جنوبی، تحصیل ڈیرہ غازی خان (زیرِ تعمیر)	16 کنال
3۔	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن مین فرید ٹاون روڈ نزد ڈی آئی جی پریڑن ساہیوال (زیرِ تعمیر)	19 کنال

(ب) ۔جی ہاں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بورڈ آف گورنرز کا، طریقہ، اہلیت اور مدت تعیناتی Punjab Neglected Children Act, 2004 amended 2017 & Destitute کے سیکشن 06، 07 اور 08 میں تفصیل سے درج ہے، جس کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج بالا ہدایات کی روشنی میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن SO .No (DEV)CPWB/5-2/2012(P-II) Dated 07.10.2019 اور نوٹیفکیشن SO . Dated 03.09.2019 (DEV)CPWB/5-2/2012(P-I) کے تحت بورڈ آف گورنرز کے 12 ارکان منتخب ہوئے جن کی کی فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں بے توجہی اطفال ایکٹ پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

***5438: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ب) بے توجہی اطفال ایکٹ 2004 کے تحت 2019 میں کتنے بھیک مانگنے والے بچوں کو تحویل میں لیا گیا؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب عدم توجہی، نادار مفلس, بے آسرا، بے سہارا اور لاوارث بچوں کے لئے ایک منفرد اور مثالی ادارہ ہے۔ اور Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کے تحت لاوارث، بے سہارا، بھیک مانگنے اور تشدد کے شکار بچوں کو مروجہ قانون کے تحت تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ بیورو روزانہ کی بنیاد پر لاوارث، بے سہارا، بھیگ مانگنے اور تشدد کا شکار بچوں کو مختلف ذرائع سے ریسکیو کرتا ہے اور بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حفاظتی تحویل میں لے کر ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے 10 اضلاع میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو (ہیڈ آفس) لاہور 2۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن فیصل آباد 3۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن، گوجرانوالہ 4۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن سیالکوٹ 5۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن راولپنڈی 6۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن ملتان 7۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن رحیم یار خان 8۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن بہاولپور 9۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال اور 10۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور ہیں۔ ان چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نادار، مفلس، بے آسرا، تشدد کا شکار بچوں کو ایک آئیڈیل ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ معاشرے کا کارآمد شہری بنانے کے لئے ان بچوں کو تعلیم، صحت، خوراک مفت فراہم کی جاتی ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب بھر میں مختلف خدمات سرانجام دے رہا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ سوشل سیکشن: سوشل سیکشن بیورو کا ایک اہم ترین سیکشن ہے جو کہ چوک چوراہوں، سڑکوں، مارکیٹوں، بس سٹینڈز، پارکس اور دیگر جگہوں سے تشدد کا شکار، عدم توجہی کا شکار، بھیک مانگنے والے بچوں، والدین کے بغیر بچوں اور نو مولود لاوارث بچوں کو ریسکیو کرتا ہے اور اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے اب تک 59106 حفاظتی تحویل میں لیا۔

2۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121: چار ہندسوں پر مشتمل چائلڈ ہیلپ لائن ہمہ وقت 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے اور تشدد کا شکار، عدم توجہی کا شکار نو مولود لاوارث بچوں کو فوری اور

تیز ترین مدد فراہم کرتی ہے ۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 پر اب تک 33252 کالز موصول ہوئیں اور قانون کے مطابق قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی گئی۔

3۔لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس: بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز چائلڈ پروٹیکشن میں لڑتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے اب تک بچوں کے حقوق پامال کرنے والوں کے خلاف 195 FIRs درج کروائی جاچکی ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاوراث نومولود بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور مخصوص طریق کار کے تحت ان لاواث بچوں کو صاحب استطاعت شادی شدہ جوڑوں کے حوالے کرتا ہے تاکہ ان لاوراث بچوں کی بہتر طریقے سے خاندان کے ماحول میں نشوونما اور پرورش ہو سکے۔

4۔سائیکولوجیکل سیکشن: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو تربیت یافتہ ماہر نفسیات کے زیر سایہ حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچوں کے لئے نفسیاتی کونسلنگ کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور بھیک مانگنے والے بچوں اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے ذہنی رجحان پر کام کرتے ہیں تاکہ وہ معاشرے کے کار آمد شہری بن سکیں۔ اب تک 30916 بچوں کو انفرادی اور اجتمائی سطح پر Socio-Psycho کونسلنگ کی خدمات فراہم کی گئی ہیں۔

5۔ فیملی ٹریسنگ سیکشن: بیورو کا یہ سیکشن اہم ترین خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچے بعض اوقات اپنا گھر کا پتا بتانے سے

قاصر ہوتے ہیں یا ان کو گھر کا پتا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ یہ سیکشن ان کے والدین یا سرپرست کو ڈھونڈ کر بچے کو گھر تک پہنچاتے ہیں۔

اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے بذریعہ سپیشل چائلڈ پروٹیکشن کورٹس58256 بچوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ Reunite)) کیا۔

6۔چائلڈ پروٹیکشن سکول: بیورو کے تمام اداروں میں اپنے سکولز ہیں جو بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں۔

7۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس: یہاں پر بچوں کو فری رہائش وخوراک، مذہبی تعلیم اور نظم وضبط کے ساتھ رکھا جاتا ہے اور ان بچوں کی تمام تر ضروریات زندگی پوری کی جاتی ہیں۔ مزید بر آں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم سکھائی جاتی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب Negelcted Children & Destitute 2004Act کے دائرہ کار کو مرحلہ وار پنجاب کے تمام اضلاع تک بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے پہلے مرحلے میں 13 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس کے قیام کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں سکیم شامل کی گئی ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سکیم تعمیر چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیزI- (قصور، گجرات، حافظ آباد، چکوال، جہلم، وہاڑی، میانوالی، بھکر، پاکپتن، راجن پور، لیہ، جھنگ، مظفر گڑھ) سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام (19-2018) میں جی ایس نمبر 5410 کے تحت شامل کیا گیا ہے۔

اس سکیم کو A.D.P 2019-20 میں Development & Planning Department کی طرف سے ڈراپ کر دیا گیا۔

چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیزII-(اٹک، چنیوٹ، خانیوال، خوشاب، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، شیخوپورہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بہاولنگر)20-2019 ADP میں شمولیت کے لئے D&P میں بھجوادی گئی ہے۔ مگر اس سکیم کی منظوری نہ ہوئی۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے پنجاب پولیس لاہور کے افسران کے لئے بچوں کے حوالے پنجاب پولیس کے تعاون سے 4 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اور افسران کو بچوں سے متعلق قوانین کے بارے میں آگاہی دی گئی مزید براں تشدد کی روک تھام کے حوالے سے حفاظتی تدابیر اور تدارک کے لئے تربیت دی گئی۔ چائلد پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حوالے سے تشہیری مہم کا آغاز کر چکا ہے اور اساتذہ، والدین بچوں کو حفاظتی تدابیر اور روک تھام کے حوالے سے تربیت دی جارہی ہے مذید براں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے ساتھ مل کر بچوں اور اساتذہ کے لئے ایک کتابچہ (محفوظ بچے مضبوط پاکستان) تیار کیا اور پنجاب کے تمام سکولوں میں مہیا کیا گیا۔

نادار، مفلس اور بے آسرا بچوں کو رہائش، خوراک مہیا کرنے والے فلاحی اداروں کے لئے قواعد وضوابط کی منظوری

ایسے تمام ادارے جو بچوں کو رہائش خوراک اور دیگر سہولتیں فراہم کر رہے تھے ان کو قانون کے دائرہ کار کے تحت ریگولیٹ کرنے کے لئے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے قواعد وضوابط مرتب کئے ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کو منظوری کے لئے بھیجے جو کہ موجودہ پنجاب کابینہ نے منظور کر لئے ہیں ان قواعد و ضوابط کی روشنی میں ایسے ادارے جو بچوں کو رہائش، خوراک مہیا کر رہے ہیں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو قواعد وضوابط کی روشنی میں پنجاب بھر میں ان فلاحی اداروں کی نگرانی اور ریگولیٹ کرے گا۔

بچوں کے قوانین کے متعلق تربیتی ورکشاپس:

چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے پنجاب پولیس لاہور کے افسران کے لئے بچوں کے حوالے پنجاب پولیس کے تعاون سے 4 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا اور افسران کو بچوں سے متعلق قوانین کے بارے میں آگاہی دی گئی مزید بر آں تشدد کی روک تھام کے حوالے سے حفاظتی تدابیر اور تدارک کے لئے تربیت دی گئی۔ چائلد پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کے حوالے سے تشہیری مہم کا آغاز کر چکا ہے اور اساتذہ، والدین بچوں کو حفاظتی تدابیر اور روک تھام کے حوالے سے تربیت دی جارہی ہے مذید براں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے ساتھ مل کر بچوں اور اساتذہ کے لئے ایک کتابچہ (محفوظ بچے مضبوط پاکستان) تیار کیا اور پنجاب کے تمام سکولوں میں مہیا کیا گیا۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ، لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

2019 میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیا:۔

سریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد سریل نمبر ضلع کا نام بچوں کی تعداد۔

1۔لاہور232	5۔روالپنڈی 145
2۔گوجرانوالہ387	6۔ملتان488
3۔فیصل آباد242	7۔بہاولپور245
4۔سیالکوٹ 271	8۔رحیم یار خان175

لاہور: اغواء برائے تاوان کے رجسٹرڈ کیسوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5594: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران اغواء برائے تاوان کے کل کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) مذکورہ کیسز میں کل کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کئے گئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2019ء میں اغواء برائے تاوان کے کل 23 مقدمات درج ہوئے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) مذکورہ مقدمات میں کل 94 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان میں سے 91 ملزمان کے چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کئے گئے۔(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

لاہور: تھانوں میں ملزمان کا تشدد سے ہلاکت کا موجب بننے والے افسران / اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*5624: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت ضلع لاہور میں ملزمان / عوام الناس پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

کیپٹل سٹی پولیس آفیسر لاہور:

تھانہ جات / پولیس دفاتر میں آنے والے لوگوں / عوام الناس سے بھرپور تعاون کیا جائے، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے اور ان کے معاملات کو جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ناکہ جات و دیگر مقامات پر دوران ڈیوٹی بھی عوام الناس سے نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے ان کی عزت و تکریم کا خیال رکھا جائے۔ تھانہ جات میں جو ملزمان کسی مقدمہ میں ملوث ہونے کی بناء پر گرفتار ہوتے ہیں، دوران تفتیش ان پر ہرگز تشدد نہ کیا جائے بلکہ انسانیت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے باعزت طریقے سے ان سے مختلف زاویوں سے سوالات کر کے اندرونی راز اگلوائے جائیں۔ جو بھی پولیس آفیسر / اہلکار ملزمان / عوام الناس پر تشدد کرنے / نازیبا رویہ اختیار کرنے کا مرتکب پایا جائے تو اس کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:

پولیس تشدد کو روکنے کے لئے ڈویژن ہذا میں ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ جملہ SDPOs/SHOs صاحبان کو میٹنگ میں بلا کر اچھی طرح بریف کیا گیا ہے کہ کسی ملزم / شخص پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے اس طرح اپنے سٹاف میں کانسٹیبل

تک اس حکم کے متعلق بریفینگ دی جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا تو متعلقہ افسر کے خلاف باضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

2۔ تھانہ جات کا اچانک وزٹ کر کے Illegal Detention چیک کی جاتی ہے اور جو سائل تھانہ میں موجود ہوں ان سے بھی اس سلسلہ میں دریافت کی جاتی ہے۔

3۔SDPO صاحبان کے ذریعے روزانہ سرکل کے تھانہ جات کی چیکنگ کروائی جاتی ہے۔ پولیس تشدد غیر قانونی حراست کے متعلق روزانہ ڈائری بھی حاصل کی جارہی ہے۔

4۔ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس برانچ متعلقہ سٹی ڈویژن کے انچارج کو اس سلسلے میں بریف کیا گیا ہے. DIB کا عملہ بھی اس حوالے سے تھانہ جات کی چیکنگ کرتا ہے۔

5۔ تھانہ جات کے علاقہ جات میں اور تھانہ جات میں جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان پر متعلقہ SP,SDPO کے فون درج کئے گئے ہیں تاکہ کسی بھی پولیس زیادتی کے متعلق لوگ اطلاع کر سکیں۔

6۔اگر کوئی پولیس تشدد کا واقعہ نوٹس میں آئے تو متعلقہ افسر / اہلکار کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے۔

ہر طرح سے پولیس تشدد کو روکنے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور:

پولیس تشدد کو روکنے کے لئے ڈویژن ہذا میں ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔جملہ SDPOs/SHOs صاحبان کو میٹنگ میں بلا کر اچھی طرح بریف کیا گیا ہے کہ کسی ملزم / شخص پر کوئی تشدد نہیں ہونا چاہیے اس طرح اپنے سٹاف میں کانسٹیبل تک اس حکم کے متعلق بریفینگ دی جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا تو متعلقہ افسر کے خلاف باضابطہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

2۔ تھانہ جات کا اچانک وزٹ کر کے Illegal Detention چیک کی جاتی ہے اور جو سائل تھانہ میں موجود ہوں ان سے بھی اس سلسلہ میں دریافت کی جاتی ہے۔

3۔SDPO صاحبان کے ذریعے روزانہ سرکل کے تھانہ جات کی چیکنگ کروائی جاتی ہے۔ پولیس تشدد غیر قانونی حراست کے متعلق روزانہ ڈائری بھی حاصل کی جارہی ہے۔

4۔ ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس برانچ متعلقہ سٹی ڈویژن کے انچارج کو اس سلسلے میں بریف کیا گیا ہے. DIB کا عملہ بھی اس حوالے سے تھانہ جات کی چیکنگ کرتا ہے۔

5۔ تھانہ جات کے علاقہ جات میں اور تھانہ جات میں جو بورڈ لگائے گئے ہیں ان پر متعلقہ SP, SDPO کے فون درج کئے گئے ہیں تاکہ کسی بھی پولیس زیادتی کے متعلق لوگ اطلاع کر سکیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:

سول لائن ڈویژن میں عوام الناس / ملزمان پر پولیس کے بہیمانہ تشدد کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے بلکہ تمام SDPO صاحبان سرکل اور انچارج ہائے تھانہ جات اور انوسٹی گیشن سول لائن ڈویژن میں تعینات افسران و ملازمان کو بذریعہ میٹنگ اس بات کا سختی سے حکم دیا گیا ہے ملزمان / عوام الناس پر کسی بھی قسم کا کوئی تشدد برداشت نہ کیا جائے گا۔ عوام الناس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں جب بھی کوئی سائل آپ کے پاس آئے ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور ان کے مسائل کی دادرسی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:

انچارج انوسٹی گیشن اور SDPO صاحبان سے حاصل کی گئی ہے بروئے رپورٹ انچارج انوسٹی گیشن اور SDPO صاحبان ڈویژن ہذا کے تھانوں میں ملزمان اور پبلک پر تشدد کا کوئی وقوعہ سرزرد نہ ہوا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی شکایت وغیرہ موصول ہوئی ہے۔ اس بابت زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:

اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور میں تمام افسران وملازمان کو ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اس سلسلہ میں سختی سے ہدایات کو جاری کیا گیا ہے۔

کسی بھی شہری کو بلاوجہ گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے اس سلسلہ میں کوئی بھی واقعہ سامنے آیا یا پتا چلا تو سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کسی بھی تھانہ کی حدود میں غیر قانونی نجی ٹارچر سیل نہیں ہو گا۔

کسی بھی ملزم کو غیر قانونی طور پر بند حوالات تھانہ نہیں کیا جائے گیا۔

گرفتار شدہ ملزمان کا بند حوالات / انٹیروگیشن سے پہلے میڈیکل چیک اپ کروایا جائے گا۔

گرفتار شدہ ملزم کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے 24 گھنٹے کے اندر اندر علاقہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

کسی بھی ملزم گرفتار کنندہ کو بعد از تمام قانونی کارروائی تھانہ کی حوالات کے بغیر کسی کمرہ تفتیشی یا نجی ٹارچر سیل میں بند نہیں کیا جائے گا۔

کسی بھی سرکل، تھانہ یا چوکی کی حدود میں کوئی نجی ٹارچل سیل یا بندی غیر قانونی پائی گئی تو اس سلسلہ میں تمام افسران برابر کے قصوروار تصور کئے جائیں گے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:

صدر ڈویژن میں تمام افسران و ملازمان کو ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اس سلسلہ میں سختی سے ہدایات کو جاری کیا گیا ہے۔

کسی بھی شہری کو بلاوجہ گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں کوئی بھی واقعہ سامنے آیا یا پتا چلا تو سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ کسی بھی ملزم کو غیر قانونی طور پر بند حوالات تھانہ نہیں کیا جائے گا۔ کسی بھی تھانہ کی حدود میں غیر قانونی نجی ٹارچر سیل نہیں ہو گا۔ گرفتار شدہ ملزمان کا بند حوالات / انٹیروگیشن سے پہلے پہلے میڈیکل چیک اپ کروایا جائے گا۔ کسی بھی ملزم گرفتار کنندہ کو بعد از تمام قانونی کاروائی تھانہ کی حوالات کے بغیر کسی تفتیشی یا نجی ٹارچر سیل میں بند نہیں کیا جائے گا۔

رحیم یار خان: گزشتہ پانچ سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹرڈ کیسوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5650: جناب ممتاز علی:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلع رحیم یار خان میں کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟

(ب) کتنے ملزمان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کتنے ملزمان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع رحیم یار خان میں نیشنل ایکشن پلان کے کل 7419 مقدمات درج ہوئے

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کل 7891 ملزمان کے خلاف مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) کل 1584 ملزمان کو سزا ہوئی جن میں 1296 ملزمان کو جرمانہ وقید کی سزائیں دی گئیں۔ جبکہ 288 ملزمان کو پروبیشن پر بھیجا گیا۔

رحیم یار خان: پولیس کے شکایات سیل اور موجودہ سال میں موصولہ درخواستوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5651: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پولیس کے کتنے کمپلینٹ سیل ہیں؟

(ب) ان سیل کا انچارج کون ہے؟

(ج) جنوری 2020 تک کتنی درخواستیں وصول ہوئیں اور کتنے لوگوں کی دادرسی ہوئی؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں (5) سرکل ہیں۔ ہر سرکل کا انچارج DSP/SDPO صاحب ہوتا ہے۔ ہر سرکل میں عوام کی شکایت کے حل کے لئے علیٰحدہ پولیس کمپلینٹ سیل (فرنٹ ڈیسک) قائم کیا گیا ہے۔ جبکہ DPO آفس میں علیحدہ کمپلینٹ سیل قائم شدہ ہے۔ جس میں خواتین کی درخواست ہائے کے لئے علیٰحدہ دفتر ہے۔ جن کی رہنمائی کے لئے لیڈیز پولیس سٹاف کو تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) سرکل ہائے میں DSP/SDPO صاحبان انچارج ہیں۔ جبکہ DPO آفس میں عبدالکریم انسپکٹر انچارج کمپلینٹ سیل تعینات ہے۔ خواتین کی رہنمائی و درخواست ہائے کے علیٰحدہ لیڈیز سٹاف تعینات ہے۔

(ج) **درخواست ہائے ماصولہ:**

	ٹوٹل	یکسو
IGPصاحب پنجاب لاہور آن لائن	314	314
جناب RPO صاحب	138	138
DPOرحیم یار خان(مرد)	506	506
DPOرحیم یان خان(خواتین)	140	140
ٹوٹل	1098	1098

ساہیوال ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد، گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*5673: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ریجن میں اس وقت اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) سال19-2018اور20-2019 کے دوران کتنے اشتہاری ملزمان کو گرفتار کیا گیا؟

(ج) حکومت نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیااقدام اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ساہیوال ریجن میں اس وقت کل 5,673 اشتہاری ملزمان ہیں

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:

ضلع پاکپتن شریف میں اس وقت ملزمان اشتہاری کی تعداد 1907 ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ساہیوال میں اس وقت مجرمان اشتہاریوں کی تعداد 1356 ہے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

ضلع ہذا میں اس وقت اشتہاری مجرمان کی تعداد 2410 ہے۔

(ب) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:**

ضلع ہٰذا میں سال 2018 میں 968 ملزمان اشتہاری، سال 2019 میں 1336 ملزمان اشتہاری اور سال 2020 میں 1216 ملزمان اشتہاری کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

سال 2018 اور 2019 میں 3220 اور سال 2019 اور 2020 کے دوران 2085 ملزمان اشتہاری گرفتار ہوئے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران 10502 اشتہاری مجرمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(ج) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن شریف:**

ضلع ہذا میں ملزمان اشتہاری کی گرفتاری کے سلسلہ میں خصوصی مہم چلائی گئی ہے۔ مزید برآں SHOs اور DSP/SDPOs کو اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ ملزمان اشتہاری کی گرفتاری کی بابت ہدایات جاری کی گئی ہیں

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:

ضلع ہٰذا میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے سرکل و تھانہ جات کی سطح پر ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن کی شب و روز محنت اور کوشش کے نتیجہ میں ضلع ہذا میں درجہ بالا مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہیں۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اوکاڑہ:

مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے جدید ٹیکنالوجی اور تھانہ جات کی سطح پر سپیشل ٹیم ہائے تشکیل دی گئی ہیں۔

ساہیوال: فٹ پاتھوں / نہروں کے کنارے نشے کے عادی افراد کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*5674: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھ / نہروں کے کناروں پر نشے کا سر عام استعمال کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں ایسے عناصر کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) یکم جنوری 2019 سے تاحال حکومت نے نشہ آور افراد کے خلاف کتنے مقدمات کا اندراج کیا اور کتنے لوگوں کو اس میں کیا کیا سزا دی گئی ہے؟

(د) نشئی افراد کی وجہ سے فٹ پاتھ / نہر کے ساتھ گزرنے والی عوام الناس انتہائی پریشان ہیں اور متعدد موذی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے حکومت وقت نے ایسے عناصر کے تدارک کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے وضع کریں نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں نشے کے عادی افراد فٹ پاتھ اور نہروں کے کنارے نشے کا سر عام استعمال نہ کر رہے ہیں۔ تاہم اگر کوئی اس گھناؤنے کام میں ملوث پایا جائے تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔

(ب) ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی کی جاتی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2019 سے تاحال ضلع ہذا میں نشئی افراد کے خلاف 28 مقدمات زیر دفعہ CNSA B9 / درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں سے 02 ملزمان کو جرمانہ اور 26 ملزمان کو ایک سال پروبیشن سزائیں ہوئیں۔

(د) ایسے نشئی افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے تاہم حکومت وقت ایسے عناصر کے تدارک کے لئے جو حکمت عملی بناتی ہے اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی۔47 میں سال 20۔2019 میں ڈکیتی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***5924: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔47 نارووال میں سال 2019 اور 2020 میں کتنی ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں کتنے مقدمے درج ہوئے کتنے ٹریس ہوئے اور کتنے نامعلوم ہیں؟

(ب) حکومت نے ڈکیتی کی وارداتیں روکنے کے لئے کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **تفصیل مقدمات سال 2019 :**

حلقہ پی پی۔ 47 نارووال میں سال 2019 میں ڈکیتی کی ایک واردات ہوئی جو کہ نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 19/ 77 بجرم 395 ت پ تھانہ لیسر کلاں درج رجسٹر ہوا۔ جس میں 05 نامعلوم ملزمان کو ٹریس کر کے مقدمہ ہذا میں مکمل چالان مرتب ہوا۔

تفصیل مقدمات سال 2020 :

سال 2020 میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں ہوئیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مقدمہ نمبر 14/20 بجرم 395 ت پ تھانہ لیسر کلاں درج رجسٹر ہوا جس میں 09 ملزمان کو ٹریس کیا گیا جن میں سے 08 ملزمان گرفتار کر کے حوالات برائے جوڈیشل بھجوایا گیا۔ تاہم ایک ملزم جہانزیب (Proclaimed Offnder)PO بقایا ہے۔

2۔ مقدمہ نمبر 167/20 بجرم 395 ت پ تھانہ سٹی شکر گڑھ میں درج رجسٹر ہوا جس میں 06 کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات برائے جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ب) ضلع پولیس نارووال نے ڈکیتی کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں۔

1۔ مؤثر گشت

2۔ دوران گشت ناکہ بندی

3۔ مجرمان اور ریکارڈ یافتگان کی بذریعہ لوکل پولیس وہیومن انٹیلی جنس نگرانی

4۔ مجرمان اشتہاری بالخصوص کیٹیگری A کی گرفتاری کو یقینی بنانا

5۔ مجرمان / اشتہاریوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا۔

صوبہ کے تھانوں میں پولیس نفری کی تعیناتی کے رولز سے متعلقہ تفصیلات

***6026: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی پولیس رولز 1934 کے مطابق ہوتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں پولیس رولز 1934 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

(ج) تھانہ میں نفری کی تعیناتی کی منظوری کون دیتا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یہ درست ہے کہ تھانہ میں نفری کی تعیناتی پولیس رولز 1934 کے مطابق ہوتی ہے۔ نفری کی تعیناتی کے لئے پولیس رولز میں مندرجہ ذیل کلیہ درج ہے۔ اس کے علاوہ منظوری نفری متعلقہ ضلع محل وقوع اور تھانہ ہذا میں جرائم کی شرح اور دیگر عوام کو بھی مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

شہری تھانوں میں تعیناتی کا کلیہ:

بمطابق پولیس رولز 1934 باب نمبر 2 فقرہ نمبر 2 ضمن نمبر 2 تا 3 پولیس اور آبادی میں کوئی تناسب مقرر نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ جس شہر کی آبادی تیس ہزار سے زائد ہے ان میں عموماً پولیس کی کل نفری 450 باشندوں کے لئے ایک کانسٹیبل زیادہ نہ ہو گی۔ علاوہ ازیں مقامی حالات مثلاً تجارتی کاروباری حجم، میلوں، تہواروں کی اہمیت اور قرب وجوار میں کثرت وقوع جرائم کی عام حالت اور اسی قسم کے امور پر لازماً غور کرنا پڑتا ہے اس کے علاوہ نفری متعلقہ ضلع محل وقوع اور تھانہ ہذا میں جرائم کی شرح اور دیگر عوامل کو بھی مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

دیہاتی تھانوں میں تعیناتی کا کلیہ:

بمطابق پولیس رولز 1934 ضمن نمبر 3 دیہاتی تھانوں کی نفری وقوع جرائم پر منحصر ہے اوسط درجہ کے تھانہ کی رجسٹر شدہ جرائم کی سالانہ اوسط 75 مقدمات قرار دی گئی ہے۔ ایسے تھانہ کا عملہ کم از کم ایک سب انسپکٹر، ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ایک ہیڈ کانسٹیبل اور بارہ پیادہ کانسٹیبل ہے۔ جن تھانوں میں جرائم کی تعداد بہت ہلکی ہو وہاں کانسٹیبلان کی تعداد گھٹا کر 10 تک کی جاسکتی ہے اور جرائم کی تعداد سالانہ اوسط سے بڑھ جائے تو ہر ایک 50 مقدمات کے لئے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور 2 کانسٹیبلان

کا اضافہ ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ تھانہ کا محل وقوع اور جرائم کی شرح اور دوسرے عوامل کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں پولیس کے تمام تر انتظامی امور پولیس رولز 1934 اور پولیس آرڈر 2002 کے تحت چلائے جارہے ہیں۔

(ج) تھانہ میں نفری مندرجہ بالا کلیہ کے تحت متعلقہ ضلعی سربراہ پولیس وضع کرتا ہے۔ جب بھی نئے تھانے کی منظوری ہوتی تو وضع کردہ کلیوں اور دیگر عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ ضلعی سربراہ پولیس نفری کی منظوری کی سفارشات سنٹرل پولیس آفس کو بھجواتا ہے ۔ یہ سفارشات بذریعہ محکمہ داخلہ محکمہ خزانہ کو بھجوا دی جاتی ہیں۔ حتمی منظوری نفری محکمہ خزانہ جاری کرتا ہے۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی کی وجوہات نیز اوکاڑہ میں اسلحہ لائسنس کی تجدید کی مد میں موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*6137: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی ہے یہ پابندی کس اتھارٹی کی جانب سے کب لگائی گئی تھی اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت نئے اسلحہ لائسنس بنانے پر جو پابندی عائد ہے وہ ختم کرنے کا ارادہ کھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ اس وقت صوبہ میں امن عامہ کی جو حالت ہے اس کے پیش نظر ہر شہری کے پاس اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ ہونا ضروری ہے؟

(ج) یکم جنوری 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں کتنی رقم محکمہ کو اسلحہ لائسنس کی Renewal کی تجدید مد سے کتنی رقم حاصل ہوئی ہے خاص کر ضلع اوکاڑہ کی تفصیل علیٰحدہ سے فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب نے نومبر 2013 میں ملکی حالات کے پیش نظر دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے غیر اعلانیہ طور پر اسلحہ لائسنس کی اجراء پر مکمل پابندی عائد کر دی تھی جو تاحال برقرار ہے اس حوالے سے کوئی نوٹیفکیشن نہیں کیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب نے نومبر 2013ء میں ملکی حالات کے پیش نظر دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے غیر اعلانیہ طور پر اسلحہ لائسنس کی اجراء پر مکمل پابندی عائد کر دی تھی جو جزوی طور پر بحال کر دی گئی ہے اور نئی پالیسی کے تحت 2016 میں بحال کر دی گئی اور مخصوص درجہ بندی جس میں مسلح فورس کے اہلکار، اعلیٰ و نچلی عدالتوں کے معزز ججز، مشہور وکلاء، کاروباری افراد، مشہور شخصیات اور وفاقی وصوبائی گریڈ 17 اور اوپر کے آفسران اسلحہ کے لائسنس کے اجراء کے لئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم کی صدرات میں ایک کمیٹی منتخب کی گئی جس کے ممبران ایڈیشنل آئی جی آپریشن، ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی، ایڈیشنل آئی جی سپیشل برانچ، اور ایڈیشنل سیکرٹری جوڈیشل ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں محکمہ تقریباً-/ 39,217,050 روپے مالیت کی رقم کو اسلحہ لائسنس کی ریونیو کی مد سے حاصل ہوئی ہے اور اس میں ضلع اوکاڑہ سے موصول شدہ رقم تقریباً-/883,350 روپے حاصل ہوئی ہے۔

نارووال: پی پی۔ 47 میں تھانوں کی تعداد اور سنگین نوعیت کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

***6257: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔47 میں کل کتنے تھانے ہیں ان کے نام، مقام اور بلڈنگ کے متعلق بتایا جائے کہ تھانوں کی بلڈنگ سرکاری ہے یا کرائے کی؟

(ب) حلقہ پی پی۔47 کے تھانوں میں اغواء، ڈکیتی وچوری، ریپ اور بچوں سے زیادتی کے کتنے مقدمات سال 19-2018 اور 20-2019 میں درج ہوئے؟

(ج) درج شدہ مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے کتنے مفرور اور کتنے اشتہاری ہیں؟

(د) درج شدہ مقدمات میں کتنے چالان ہوئے کتنے زیر التواء ہیں؟

(ہ) درج شدہ مقدمات میں مفروراوراشتہاری ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے حکومت نے کون کون سے اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حلقہ پی پی۔ 47 میں کل 05 تھانہ جات ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) لیسر کلاں (2) سٹی شکر گڑھ (3) صدر شکر گڑھ

(4) کوٹ نیناں (5) چک امرو

تمام تھانہ جات کی بلڈنگز سرکاری ہیں، کوئی کرائے پر نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 47 کے تھانوں میں سال 20-2018 میں کل 98 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں اغواء 32، ڈکیتی 02، چوری 58، ریپ 06، بچوں سے زیادتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہے سال 20-2019 میں کل 122 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں اغواء 26، ڈکیتی 02، چوری 84، ریپ 07، بچوں سے زیادتی 03 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) درج شدہ مقدمات میں گرفتار 372، مفرور 26 جبکہ 02 اشتہاری ہے۔

(د) درج شدہ مقدمات میں 207 چالان جبکہ 13 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(ہ) حکومت کی ہدایات پر جناب آئی جی صاحب پنجاب وقتاً فوقتاً اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کی بابت ہدایات / حکم بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ زیادہ سنگین نوعیت کے ملزمان مفرور ان کی سر کی قیمت بھی مقرر کی جاتی ہے۔ اس طرح ہر ماہانہ میٹنگ میں جناب آئی جی صاحب پنجاب اشتہاری ملزمان کی گرفتاری پر بہت فوکس کرتے ہیں۔

لاہور: تھانہ نواں کوٹ میں موجودہ سال میں سنگین نوعیت کے جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*6418: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مورخہ یکم جولائی 2020 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ لاہور میں بجرم 302/34/324 دفعات کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں ان کے مدعیوں اور نامزد ملزمان کے نام اور مقدمات کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) درج بالا دفعات میں اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں؟

(ج) جو ملزمان نہیں پکڑے گئے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) پولیس نے ان ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور ان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یکم جولائی 2020 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ لاہور میں زیر دفعات 302/34 ت پ دو مقدمات اور زیر دفعات 324/34 دس مقدمات درج ہوئے۔

مقدمہ نمبر 20/ 1731 مدعی محمد عاشق کی درخواست پر بر خلاف ملزمان مظہر اور اسد، مقدمہ نمبر 20/ 2154 مدعی محمد منشاء کی درخواست پر بر خلاف ملزم عبدالرشید، مقدمہ نمبر 20/ 1969 مدعی محبوب عالم کی درخواست پر بر خلاف ملزمان انعم اور عمانوائل، مقدمہ نمبر 20/ 2107 مدعی محمد جاوید کی درخواست پر بر خلاف دو کس نامعلوم ملزمان، مقدمہ نمبر 20/ 2198 مدعی محمد عمران کی درخواست پر بر خلاف ملزم اکرم، مقدمہ نمبر 20/2202 مدعی ابراہیم کی درخواست پر بر خلاف ملزمان عبدالرزاق اور رمضان، مقدمہ نمبر 20/2492 مدعی جاوید مسیح کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 20 2852/ مدعی اظہر اقبال کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 20/ 148 مدعی محمد زین کی درخواست پر بر خلاف نامعلوم ملزم، مقدمہ نمبر 20/ 3364 مدعی محمد شاہین کی درخواست پر بر خلاف ملزمان عبدالطیف، نادر، سیف اور مقدمہ نمبر 20/3467 مدعی محمد علی سبحانی کی درخواست پر بر خلاف 8 کس نامعلوم ملزمان درج ہوئے ہیں

(ب) درج بالا دفعات میں 08 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 04 بے گناہ ہیں بقایا انوسٹی گیشن ونگ میں زیر تفتیش ہیں۔

(ج) ملزمان کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ایس ڈی پی او صاحبان کو خصوصی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ جو ملزمان نہیں پکڑے گئے ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

(د) ملزمان کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے،ایس ڈی پی او صاحبان کو خصوصی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ جو ملزمان نہیں پکڑے گئے ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مقدمات کی بابت مزید پر اگرس انوسٹی گیشن ونگ سے طلب فرمائی جاسکتی ہے۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں تھانہ جات اور چوکیوں کی تعداد نیز نئی گاڑیوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***6439: جناب منیب الحق:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔ 189 میں کہاں کہاں تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین عہدہ وگریڈوائز کام کر رہے ہیں کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان تھانہ جات کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہی؟

(د) کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں میں کتنی اپنی مدت پوری کر چکی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان تھانہ جات کے لئے نئی گاڑیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور ان کی دیگر مسائل حل کرنے کو بھی تیار ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔ 189 میں تھانہ اے ڈویژن نزد فلائی اوور اور برج فیصل آباد روڈ، تھانہ بی ڈویژن نزد اسٹیشن سٹاپ جی ٹی روڈ اور تھانہ صدر اوکاڑہ نزد پل L/4 ساہیوال روڈ واقع ہیں جبکہ تھانہ بی ڈویژن کی حدود میں چوکی لاری اڈہ نزد جنرل بس اسٹینڈ اوکاڑہ اور تھانہ صدر اوکاڑہ کی حدود میں چوکی فیصل آباد روڈ بالمقابل ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ فیصل آباد روڈ واقع ہیں۔

(ب) ان تھانہ جات میں ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل	لیڈی کانسٹیبلان
BS-16	BS-14	BS-11	BS-09	BS-07	BS-07
04	15	19	11	141	06

تھانہ کی سطح پر خالی اسامیاں شمار نہ ہوتی ہیں۔ جبکہ ضلع ہذا میں خالی اسامیوں کی تفصیل ذیل ہے:

انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل لیڈی کانسٹیبلان
BS-16	BS-14	BS-11	BS-09	BS-07
05	21	24	18	117

(ج) ان تھانہ جات میں موجود گاڑیاں ٹیوٹا ہائی لیکس سنگل کیبن ہیں جن میں سے ایک گاڑی 2005 ماڈل، دو عدد گاڑیاں 2015 ماڈل اور 04 عدد گاڑیاں 2016 ماڈل ہیں۔

(د) تمام گاڑیاں چالو حالت میں ہیں۔

(ہ) ایک گاڑی جو 2005 ماڈل ہے چالو حالت میں ہے مگر اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔

(و) حکومت وسائل اور ضرورت کے پیش نظر نئی گاڑیاں فراہم کرے گی۔ مزید مسائل حل کرنے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت وال چاکنگ کی روک تھام اور ضلعی امن کمیٹیوں کے منعقدہ اجلاسوں سے متعلقہ تفصیلات

*6461: **ملک واصف مظہر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت وال چاکنگ پر پابندی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ملتان ڈویژن میں گزشتہ ایک سال (یکم نومبر 2019 سے 31 اکتوبر 2020) تک ضلعی امن کمیٹیوں کے کتنے اجلاس منعقد کئے گئے اجلاس کی تفصیل بتائی جائے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) **ڈپٹی کمشنر وہاڑی:**

ضلع وہاڑی میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت The Punjab Prohibition of expressing matters on walls Ammendement Ordinance 1995 پر سختی سے عمل درآمد جاری ہے۔ ضلع ہٰذا کے ACs, DPO اور (CO) MCs/TCs صاحبان کو ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ ایکٹ ہذا پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور مذکورہ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ تاہم نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کرتے ہوئے وال چاکنگ کے ضلع ہٰذا میں یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 تک کل 18 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر خانیوال:

ضلع خانیوال میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت The Punjab Prohibition of expressing matters on walls Ammendement Ordinance 1995 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ ضلع ہذا کے تمام اسسٹنٹ کمشنرز، چیف آفیسرز اور SHOs کو ہدایت جاری کی جاچکی ہے کہ وہ حکومتی ہدایت بابت وال چاکنگ کی روک تھام پر سختی سے عمل درآمد کروائیں اور مذکورہ ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائیں۔ تاہم یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 کے دوران ضلع ہذا میں کل 5411 وال چاکنگ ہائے ختم کروائی گئیں۔

(ب) **ڈپٹی کمشنر وہاڑی:**

نیشنل ایکشن پلان کے تحت ضلعی امن کمیٹی کے تین اجلاس ہوئے ہیں۔

1۔ 11.04.2020 (انتظامات بابت ماہ رمضان المبارک)

2۔ 15.08.2020 (انتظامات بابت ماہ محرم الحرام)

3۔ 09.10.2020 (انتظامات بابت ماہ چہلم امام حسین)

ڈپٹی کمشنر خانیوال:

نیشنل ایکشن پلان کے تحت یکم نومبر 2019 تا 31 اکتوبر 2020 کے دوران کل 06 عدد ضلعی امن کمیٹی کے اجلاس ہائے منعقد کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 12.12.2019

17.03.2020۔2

24.03.2020۔3

27.03.2020۔4

09.04.2020۔5

23.04.2020۔6

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

لاہور: چودھری رحمت علی ہسپتال ٹاؤن شپ کے سامنے ٹریکٹر ٹرالیوں کی وجہ سے مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

948: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسطی چوک، ٹاؤن شپ لاہور میں چودھری رحمت علی ہسپتال کے سامنے ٹریکٹر ٹرالیاں کھڑی رہتی ہیں؟

(ب) کیا ان ٹریکٹر ٹرالیوں کا کہیں پر اڈا بنا دیا جاسکتا ہے تاکہ یہاں سے ان کو شفٹ کر دیا جائے اور ہسپتال میں آنے والے مریضوں اوردیگر شہریوں کو مشکلات سے بچایا جاسکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ڈی ایس پی ٹریفک ماڈل ٹاؤن سرکل سے رپورٹ حاصل کی گئی جس کے مطابق واسطی چوک نزد چوہدری رحمت علی ہسپتال کے اطراف میں اگر کوئی ٹریکٹر ٹرالی خلاف ضابطہ کھڑی پائی جاتی ہے تو اس کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس لاہور کا عملہ بلا تفریق بھرپور کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ جس کی واضح مثال ماہ جنوری 2020 میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ٹریکٹر ٹرالیوں کے 167 چالان کئے گئے تھے جبکہ رواں ماہ فروری میں اب تک 27 چالان جاری کئے جاچکے ہیں۔ مزید یہ کہ سٹی ٹریفک پولیس

لاہور نے سال 2019 میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر ٹریکٹر ٹرالیوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 37035 چالان ٹکٹ جاری کئے اور اسی طرح ان کے خلاف 170 مقدمات بھی درج رجسٹر کروائے گئے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر ایک ایک پٹرولنگ آفیسر دونوں شفٹوں میں تعینات کیا جاتا ہے جو ہسپتال اور قرب وجوار کے ایریا کو بالکل کلیئر رکھتا ہے جبکہ انچارج ٹریفک سیکٹر گرین ٹاؤن اور سرکل آفیسر ماڈل ٹاؤن بھی وقتاً فوقتاً ہسپتال کا راؤنڈ لگاتے ہیں اور وہاں پر تعینات ٹریفک سٹاف کو چیک اور بریف کرتے ہیں کہ مریضوں کے لئے ہسپتال کا مین گیٹ ہر حال کلیئر رکھا جائے تاکہ ان کو کسی قسم کی دقت ودشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

صوبہ میں محکمہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1075: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے محکمہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟

(ب) محکمہ پولیس کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

(ج) پولیس اور عوام کے درمیان باہمی روابط اور تعاون کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) مختلف علاقوں کے تھانوں کے مابین روابط اور تعاون کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے؟

(ہ) محکمہ پولیس سے رشوت ستانی اور اقربا پروری کے خاتمے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب پولیس کی کارکردگی کو مزید بہتر اور شفاف بنانے کے لئے محکمہ میں احتساب کا ایک ذیلی ادارہ انٹرنل اکاؤنٹیبلٹی برانچ،

ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب کی قیادت میں تشکیل دیا گیا ہے۔اس ادارہ میں ایڈیشنل آئی جی کی معاونت کے لئے ایک ڈی آئی جی اور تین اے آئی جیز بھی مقرر کئے گئے ہیں نیز صوبہ پنجاب کے ہر ریجن میں ایک ایس ایس پی تعینات کیا گیا ہے۔ایس ایس پی صاحبان کو مکمل مالی خود مختاری دی گئی ہے اور ان کے لئے علیٰحدہ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔نیز یہ افسران براہ راست ایڈیشنل آئی جی انٹرنل اکاونٹیبلٹی کو جوابدہ ہیں۔

(ب) 1۔Complaint Management System کے لئے صوبہ بھر کے تھانوں میں فرنٹ ڈیسک بنائے گئے ہیں جہاں پر عوام الناس کی درخواستیں اور شکایات کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

2۔ تفتیش میں جدید سائنسی طریقہ ہائے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

3۔ تمام حساس جرائم کی تفتیش کے لئےpoly graph test, Geo Fencingاور DNA کروائے جاتے ہیں۔

4۔ پنجاب پولیس نے پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے تعاون سے ذیل جدید اختراعات کا استعمال کیا ہے۔

i ۔ٹریفک چالان کے لئےE-Challan

ii۔ملزمان / مجرمان اشتہاری کے لئےHotel Eye

iii۔ کرایہ داروں کے اندراج کے لئےTenant Registration App

iv۔ مقدمات کی تفتیش۔چالان۔ملزمان کے متعلق معلوماتPOLCOM

(ج) عوام کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے اب عوام کو یہ سہولت بھی فراہم کی گئی ہے کہ وہ اپنی شکایات ٹیلیفون نمبر 8787 پر بھی درج کرواسکتے ہیں۔اس ضمن میں آئی جی آفس پنجاب کے اندر ایک علیحدہ کمپلینٹ سیل قائم کیا گیا ہے۔ جس کی کارکردگی کا معائنہ آئی جی پنجاب خود کرتے ہیں پنجاب کے تمام افسران کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ اس فورم سے آنے والی ہر شکایت کو مقررہ وقت (جو کہ SOP میں درج ہے) کے اندر حل کیا جائے۔ نیز اے آئی جی کمپلینٹ،روزانہ کی بنیاد پر آئی جی آفس کے اندر کھلی کچہری لگاتے ہیں اور سائلین کو ایک سینئر افسر بذات خود سنتے ہیں اور انکی شکایات کی فوری شنوائی کرتے ہیں۔

(د) 1۔ پولیس رولز 1934 کے مطابق صوبہ بھر کے تمام تھانہ جات ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے پابند ہیں اور کسی بھی جرم کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کے لئے باہمی تعاون کرتے ہیں۔

2۔ پولیس ورکنگ میں جملہ تھانہ جات ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے پابند ہیں خلاف ورزی پر مجاز اتھارٹی محکمانہ کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(ہ) کارسرکار کی انجام دہی میں کسی غفلت / نااہلی کی صورت میں جوابدہی کا عمل مؤثر طریقہ سے بروئے کار لایا جاتا ہے۔ پولیس کے خلاف شکایت کی صورت میں خود احتسابی / انٹرنل اکاؤنٹیبلٹی برانچ کے غیر جانبدار افسران سے انکوائری کرائی جاتی ہے تاکہ ان پر مقامی اثر رسوخ / تعلقات اثر انداز نہ ہوں سنگین نوعیت کی شکایت کی صورت میں سنیئر افسران پر مشتمل پینل سے انکوئری کرائی جاتی ہے۔ تاکہ مقامی بااثر افراد انکوائری پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ اس ضمن میں دی گئی محکمانہ سزاؤں کی تفصیل سال 2020 تا سال 2022 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اور ساہیوال اضلاع میں اجراء لائسنس (ڈرائیونگ) کو ٹائیکساں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1097: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ضلع میں اجراء موٹر ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد کتنی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے ہفتہ وار اور ماہانہ کتنے لائسنس کا اجراء ہوتا ہے اور کس کس Category میں جاری کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں اجراء ڈرائیونگ لائسنس کی تعداد بہت ہی کم ہے جبکہ حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے بہت کثیر تعداد میں خواتین وحضرات نے درخواستیں دی ہوئی ہیں اس سلسلہ میں یکم جنوری 2020 سے تا حال کتنے افراد نے حصول ڈرائیونگ لائسنس کے لئے Apply کیا اور Apply کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) حکومت کب تک ضلع ساہیوال کے اجراء ڈرائیونگ لائسنس کا کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا ضلع ہے اور بہت سے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی لاہور میں تعینات ہیں اور ملازمت کے سلسلہ میں بھی لاہور میں مقیم ہیں۔ تمام سرکاری ملازم جو لاہور میں تعینات ہیں خواہ وہ کسی بھی ضلع سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنا ڈرائیونگ لائسنس لاہور سے بنوا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص جس کے شناختی کارڈ پر مستقل اور عارضی 2 ایڈریس ہیں وہ دونوں میں سے کسی بھی ضلع سے اپنا ڈرائیونگ لائسنس بنوا سکتا ہے۔

ضلع لاہور میں مناواں ٹریننگ سنٹر، ارفع کریم ٹاور اور 3 DHA ٹیسٹنگ سنٹر ہیں جہاں ہر روز نان کمرشل ڈرائیونگ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جبکہ کمرشل ٹیسٹ صرف مناواں ٹریننگ سنٹر میں ہر سوموار اور بدھ کو لئے جاتے ہیں۔

ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 سے 31 اکتوبر 2020 تک مندرجہ ذیل ڈرائیونگ لائسنس جاری گئے ہیں:

کار موٹر سائیکل=10460358=LTV+LTV/PSV

ٹریکٹر ٹرالی07=,=14HTV+HTV/PSV

موٹر کیب رکشہ 59 = ، دیگر کٹیگری= 13

ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا طریق کار:

1۔ کوئی بھی شخص جس کی عمر 18 سال ہے اور اس کا شناختی کارڈ بنا ہوا ہے وہ نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کا اہل ہے۔ جبکہ کمرشل ڈرائیونگ لائسنس کے لئے کم از کم عمر 21 سال ہونا ضروری ہے۔

2۔ اُمیدوار 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، شناختی کارڈ مع فوٹو کاپی اور 60 روپے کے ٹکٹ جو کہ لرننگ سنٹر پر بھی دستیاب ہوتے ہیں کے ساتھ لرننگ سنٹر پر جاتا ہے جہاں اسے 42 دن کے لئے لرنر پرمٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ لرننگ پرمٹ کے لئے مختلف مقامات پر خدمت سنٹر بنائے گئے ہیں اور موبائل وین بھی چلائی جاتی ہیں۔

3۔ لرننگ پیریڈ 42 دن مکمل ہونے کے بعد امیدوار لائسنسنگ سنٹر سے میڈیکل فارم مع دیگر فائل اور فارم حاصل کرتا ہے جو کہ انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں اور میڈیکل کروانے اور فائل مکمل کرنے کے بعد ہر کیٹیگری کے لئے مقررہ ایام میں لائسنسنگ سنٹر پر جا کر تحریری، اشارے اور ڈرائیونگ ٹیسٹ دیتا ہے۔

4۔ پاس امیدواروں کا ڈیٹا DLIMS سوفٹ ویئر کے ذریعے آن لائن کر دیا جاتا اور ٹریفک ہیڈ کوارٹرز پنجاب سے اس کا اصل لائسنس پرنٹ کر کے اس کے رہائشی پتا پر TCS یا پاکستان پوسٹ آفس کے ذریعہ بھیج دیا جاتا ہے۔

(ب)،(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع سے ان کی آبادی اور ڈرائیونگ لائسنس کے لئے اپلائی کرنے والے امیدواروں کو مد نظر رکھ کر تجاویز لینے کے بعد ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹوں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ تاہم جب کبھی کسی ضلع سے ڈرائیونگ ٹیسٹ بڑھانے کی تجویز آتی ہے تو اس کی آبادی اور امیدواروں کا جائزہ لے کر ڈرائیونگ ٹیسٹوں کی تعداد بڑھا دی جاتی ہے۔

صوبہ میں جنوری تا مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1076: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے کتنے کیس درج رجسٹرڈ ہوئے؟

(ج) محکمہ نے بچوں کے تحفظ اور جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام کے لئے کیا حکمت عملی بنائی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 میں بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے واقعات میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں یکم جنوری 2020 تا 31 مئی 2020 بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد کے کل 566 کیس درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) معاشرے میں اس قبیح فعل کی بیخ کُنی کے لئے پولیس اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ اس ضمن میں کسی بھی قسم کی اطلاع موصول ہونے پر فی الفور قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور جنسی زیادتی کے شکار طفلان کو ہمہ قسم کا قانونی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ مقدمات کی تفتیش کو جلد از جلد حقائق پر یکسو کیا جائے گا تا کہ ان واقعات میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ محکمہ پولیس نے اس ضمن میں تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔ اور ان مقدمات کی تفتیش اور جرائم کی روک تھام کے بارے میں SOP جاری کئے گئے ہیں۔ دوران تفتیش کسی بھی قسم کی غفلت یا لاپرواہی کی صورت میں تفتیشی افسران کے خلاف سخت حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور سال 2018 تا 2020 میں خواتین کو جنسی ہراساں، زیادتی، تشدد کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

1109: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

(ب) لاہور میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے، جنسی استحصال، زیادتی اور تشدد کے کتنے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے اس طرح کے واقعات میں ملوث گروہ اور عناصر کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) کیا پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی کوئی مدت متعین کی گئی ہے؟

(ہ) The Protection Against Harassment of Women at the Work Act, 2010 place پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیالائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے ساتھ جنسی استحصال اور تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لئے ایسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف بروقت قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے، ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت ہائے میں پیش کر کے سزا دینے کی درخواست کی جاتی ہے۔ ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے مہم چلائی جاتی ہے ایسے جرائم اور واقعات کے انسداد کے لئے ہر مکمل کوشش جاری ہے۔

(ب) لاہور میں سال 2019.2018 اور 2020 میں خواتین کو ہراساں کرنے کے 173، جنسی استحصال اور زیادتی کے 1516 اور تشدد کے 1833 مقدمات درج ہوئے ہیں (ڈویژن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) اس طرح کے واقعات میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جاتا ہے اور عدالتوں میں پیش کر کے انہیں سزا دلوائی جاتی ہے۔

(د) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے لئے جنسی استحصال اور تشدد جیسے واقعات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت 72 گھنٹے متعین کی گئی ہے۔

(ہ) صوبائی حکومت کی طرف سے اس ایکٹ کے تحت جو احکامات ملے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

سال 2018 سے جون 2020 تک تھانہ سول لائن بہاولپور میں سیاسی بنیادوں پر اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1115: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پولیس سٹیشن سول لائن بہاولپور میں بے شمار جنوری 2018 سے 30 جون 2020 تک کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 351/20، 340/20، 2020/20 کا اندراج سیاسی بنیادوں پر مخالفین کے خلاف کیا گیا؟

(ج) مذکورہ مقدمات کا اندراج جن لوگوں کے خلاف کیا گیا ان کے نام اور پتا جات کی مکمل تفصیل فرمائیں نیز مذکورہ جھوٹے مقدمات کا اندراج جن لوگوں کے خلاف کیا گیا کیا وہ عدالتوں سے اپنی ضمانتیں کنفرم کروا چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت جھوٹے مقدمات کا اندراج کرنے والے ایس ایچ او۔ ڈی ایس پی اور ذمہ داران افسران واہلکاران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پولیس سٹیشن سول لائنیز بہاولپور میں جنوری 2018 سے 30 جون 2020 تک کوئی بھی مقدمہ سیاسی بنیادوں پر درج نہ کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مقدمہ نمبر 20/340.20/351/20،20/ کا اندراج سیاسی بنیادوں پر مخالفین کے خلاف کیا گیا بلکہ ہر سہ مقدمات عام شہریوں کی درخواست ہائے پر درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) مقدمہ نمبر 20/351 ایک عام شہری محمد کامران ولد محمد رمضان سکنہ بستی بھٹیاں عام شہری کی مدعیت میں تحریری درخواست پر بر خلاف سرفراز عرف فرازی ولد اللہ وسایا، زمان عرف زمانی ولد عبدالرحمان عرف شیدی خاں، قیصر عباس چاند قریشی ولد محمد اصغر قریشی، علی رضاء ولد نامعلوم اور رانا دودھا ولد عطاء اللہ سکنائے بہاول کالونی اور مقدمہ نمبر 20/340 بھی عام شہری مسمی احمد نواز ولد بشیر احمد سکنہ بہاول کالونی کی درخواست پر بر خلاف چوہدری عدیل ولد طاہر مجید سکنہ کرنہ بستی محمد زمان خان ولد عبدالرحمان قوم تھہیم سکنہ بہاول کالونی اور مقدمہ نمبر 20/20 بھی عام شہری وسیم شہزاد ولد شہزاد احمد

سکنہ ماڈل ٹاؤن B کی درخواست بر خلاف نامعلوم الاسم درج رجسٹر ہوا جس میں ملزم بذریعہ موبائل سرقہ شدہ ایمی نمبر سے ٹریس ہوا ہر سہ مقدمات میں ملزمان کے خلاف چالان ہائے ارسال عدالت ہو چکے ہیں مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(د) منجانب پولیس مندرجہ بالا مقدمات شہریوں کی درخواست ہائے پر درج کئے گئے۔FIR کا اندراج ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔اس کے درست یا غلط ہونے کا پتا دوران تفتیش چلتا ہے تاہم ناقص تفتیش کے مرتکب پولیس آفیسران کے خلاف بھی محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جہلم: اورپنڈ دادنخان کے تھانہ جات میں جنوری 2016 سے تاحال ڈکیتی اور چوری کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1121: رانا منور حسین: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم) کے تھانہ جات میں یکم جنوری 2016 سے آج تک ڈکیتی اور چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ان کی ایف آئی آرز کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تھانہ جلالپور شریف، تحصیل پنڈ دادنخان میں تعینات پولیس اہلکاران وآفیسران مع نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں تعینات پولیس اہلکاران عرصہ دراز سے تعینات ہیں جو کہ ڈکیتی اور چوری کے ملزمان کی سرپرستی کر رہے ہیں کیا اس بابت یکم جنوری 2016 سے آج تک کوئی پولیس اہلکار ملوث پایا گیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر متعلقہ تھانہ میں اہلکار عرصہ دراز سے تعینات ہیں تو کیا محکمہ ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان میں 2016 سے آج تک ڈکیتی کا (01) مقدمہ اور چوری وغیرہ کی بابت 206 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ب) تھانہ جلا لپور شریف تحصیل بنڈ داد نخان میں تعینات پولیس اہلکاران و افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تمام افسران و ملازمان متعینہ تھانہ جلالپور شریف کا عرصہ تعیناتی تقریباً 02ماہ سے زائد نہ ہے اور سال 2016 سے لیکر کوئی بھی اہلکار و افسر کسی بھی چوری اور ڈکیتی میں ملوث ملزمان کی سرپرستی نہ کر رہا ہے اور نہ ہی کسی اہلکار یا افسر کے خلاف اس ضمن میں کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے۔

(د) تھانہ جلالپور شریف میں کوئی بھی افسر و اہلکار عرصہ دراز سے تعینات نہ ہے۔ تمام افسران و ملازمان متعینہ تھانہ جلالپور شریف کا عرصہ تعیناتی تقریباً02ماہ سے زائد نہ ہے۔

لاہور: 2018 تا اگست 2020 تک پتنگ بازی سے شہریوں کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

1164: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018 سے یکم اگست 2020 تک شہر لاہور میں پتنگ بازی سے کتنے شہری ہلاک ہونے اور کتنے زخمی ہوئے علاقہ ونام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) پتنگ بازی سے ہلاک ہونے والے کتنے شہریوں کے قتل کے مقدمات درج کئے گئے تھانہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ مقدمات میں کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا کتنوں کو پولیس سزا دلوانے میں کامیاب ہوئی؟

(د) پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 2018 سے یکم اگست 2020ء تک شہر لاہور میں پتنگ بازی سے 15 شہری ہلاک ہوئے اور 08 زخمی ہوئے۔

(ب) پتنگ بازی سے ہلاک ہونے والے شہریوں کے قتل کے 25 مقدمات درج کئے گئے۔

(ج) مذکور مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے ہیں جن میں سے کوئی بھی ٹریس / گرفتار نہ ہو سکا تاہم کوشش جاری ہے۔

(د) پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے جملہ حلقہ افسران و افسران مہتم تھانہ کو مطلع کرتے ہوئے ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ جات میں کڑی نگرانی جاری رکھیں اور پتنگ بازوں، پتنگ سازوں اور پتنگیں فروخت کرنے والوں کے متعلق کوئی بھی خلاف قانون بات نوٹس میں آنے پر ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشش جاری ہے۔

لاہور: سی آئی اے پولیس میں ملازمین کی تعداد، عرصہ تعیناتی اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1170: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور CIA پولیس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(ب) CIA لاہور میں کانسٹیبل، ASI اورانسپکٹر کن تھانوں میں تعینات ہیں ان کے ناموں کی تفصیل مع عہدہ بتائیں۔

(ج) کتنے اہلکاران عرصہ دراز سے لاہور میں کام کر رہے ہیں ان کی وجوہات کیا ہی؟

(د) کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) لاہور سی آئی اے کے 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں کل ملازمین 528 کام کر رہے ہیں عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر 49 اور انسپکٹر 15 ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام افسران و ملازمان تعیناتی کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آرگنائزڈ کرائم (CIA) لاہور میں 03 افسران و ملازمان کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے انکوئری کے آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 2019-2020 میں CIA لاہور کو اخراجات کی مد میں کوئی سپیشل فنڈ نہ ملا ہے۔

صادق آباد: سال 2019 کے دوران تھانہ ماچھکہ، بھونک اور کوٹ سبزل میں قتل اور ڈکیتی کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1171: جناب ممتاز علی: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد کے تھانہ جات ماچھکہ، بھونگ اور کوٹ سبزل میں سال 2019 کے دوران قتل اور ڈکیتی کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان تھانہ جات میں کتنے نامزد ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور کتنے گرفتار نہیں ہو سکے؟

(ج) وہ کون سی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے نامزد ملزمان کو گرفتار کیا جارہا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ سال 2019 میں قتل کے 21 مقدمات اور ڈکیتی کے 3 مقدمات درج رجسٹرڈ ہوئے۔

(ب) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ سال 2019 میں درج ہونے والے مقدمات میں کل ملزمان 3707 تھے جن میں سے 3133 گرفتار ہوئے جبکہ 221 مجرم اشتہاری اور 353 ملزمان بخوف گرفتاری مقدمہ روپوش ہیں۔

(ج) سرکل صادق آباد کے تھانہ جات بھونگ، کوٹ سبزل اور ماچھکہ کا زیادہ تر علاقہ صوبہ سندھ سے ملحقہ ہے ملزمان کی اکثر کچہ کے علاقہ اور صوبہ سندھ سے آکر جرائم کر کے واپس سندھ چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے محکمہ داخلہ کی اجازت حاصل کی جاتی ہے جس وجہ سے ملزمان کی گرفتاری میں ٹائم لگتا ہے۔ تاہم مقامی پولیس بقیہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

ساہیوال کے تھانہ جات میں عملہ کی تعداد اور وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1175: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ کمیر، تھانہ ڈیرہ رحیم، تھانہ ہڑپہ، تھانہ یوسف والہ، تھانہ غلہ منڈی، تھانہ بہادر شاہ ضلع ساہیوال میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عرصہ تعیناتی بتائیں SNE کے مطابق کتنے ملازمین کی کمی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) درج بالا تھانہ جات میں یکم جنوری 2020 تاحال تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، موٹر سائیکل اور گاڑیاں چوری کے کتنے مقدمات درج ہیں نیز اغواء زنا، قتل اقدام قتل و دیگر جرائم کی کتنی آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور کتنی دراخواستیں زیر التواء FIR ہے اس عرصہ میں کتنے اشتہاریوں کو پکڑا گیا ہے اور کتنے اشتہاری پولیس کی گرفت میں نہ آئے ہیں تفصیل بتائیں؟

(ج) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہیں، کتنے مفرور ہیں اور کون کون سامال مسروقہ ان سے برآمد ہو چکا ہے؟

(د) کیا حکومت ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

تھانہ کمیر، تھانہ ڈیرہ رحیم، تھانہ ہڑپہ، تھانہ یوسف والہ، تھانہ غلہ منڈی، تھانہ بہادر شاہ ضلع ساہیوال میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے (اور ان کا عرصہ تعیناتی SNE کے مطابق لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

تھانہ جات	انسپکٹر	سب انسپکٹر	سٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل	ٹوٹل	SSA/PSA

کبیر	منظور شدہ نفری	1	2	5	3	25	36	-	
	تعینات نفری	-	3	7	3	23	36	2	
	کمی نفری	1-	1	2	-	2-	0	-	
ڈیرہ رحیم	منظور شدہ نفری	1	4	6	4	30	45	-	
	تعینات نفری	1	2	6	3	28	40	2	
	کمی نفری	-	2-	-	1-	2-	5-	-	
ہڑپہ	منظور شدہ نفری	1	4	6	5	40	56	-	
	تعینات نفری	1	4	8	4	29	46	2	
	کمی نفری	-	-	2	1-	11-	10-	-	
یوسف والہ	منظور شدہ نفری	1	4	7	5	45	62	-	
	تعینات نفری	1	4	7	3	34	49	2	
	کمی نفری	-	-	-	2-	11-	13-	-	
غلہ منڈی	منظور شدہ نفری	2	4	7	5	45	63	-	
	تعینات نفری	-	4	8	5	34	51	4	
	کمی نفری	2-	-	1	-	11-	12-	-	

بہادر شاہ	منظور شدہ نفری	1	3	6	4	30	44	-
	تعینات نفری	-	5	7	3	24	39	1
	کمی نفری	1	2	1	1-	6-	5-	-

(ب) درج بالا تھانہ جات میں یکم جنوری 2020 تاحال تک چوری، ڈکیتی، راہزنی، موٹر سائیکل اور گاڑیاں چوری کے کتنے مقدمات درج ہیں نیز اغواء زنا، قتل اقدام قتل و دیگر جرائم کی کتنی آیف آئی آر درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور کتنی دراخواستیں زیر التواء FIR ہے اس عرصہ میں کتنے اشتہاریوں کو پکڑا گیا ہے اور کتنے اشتہاری پولیس کی گرفت میں نہ آئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

(ج) ان مقدمات میں 5257 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 1254 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے ان گرفتار ملزمان سے مال مسروقہ، مویشی، کاریں، ٹرک، ٹریکٹر، موٹر سائیکل، رکشہ، زیورات اور نقدی کل مالیتی 6,31,76,515 روپے برآمد ہو چکا ہے۔

(د) ان تھانہ جات میں بڑھتی ہوئی وارداتوں کا تدراک روکنے کے لئے بذریعہ پکار 15 دفتر قائم کیا گیا ہے جو وقوعہ کی اطلاع بروقت متعلقہ تھانہ کے موبائل آفیسر کو اطلاع دیتے ہیں جو بروقت موقع پر پہنچ کر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں ایلیٹ فورس کی گاڑیاں، موٹر سائیکل گشت اور تھانہ جات کی موبائل گاڑیاں جرائم کی روک تھام کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی ہیں۔

ضلع ساہیوال کے تھانوں میں رجسٹرڈ رضاکاروں کی تعداد، نام ولدیت میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1178: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ساہیوال کے تھانوں میں اس وقت رجسٹرڈ رضاکاران کی تعداد کتنی ہے ان رضا کاروں کی تعداد نام، ولدیت، مع ان کی سہولیات اور اعزازیہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں بچوں پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات

1182: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 گھریلو ملازمین بچوں پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کرائی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے ان مقدمات کی بھرپور پیروی کرتے ہوئے مجرمان کو سزا دلوانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ان مقدمات کی موجودہ صورت حال کیا ہے ہر کیس کے حوالے سے آگاہ فرمائیں کتنے کیسز زیر التواء ہیں کتنے مجرمان کو سزا ہوئی اور کتنے کیسز میں صلح ہوئی مکمل تفصیل سے گاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 تک گھریلو ملازمین پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کروائی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ضلع لاہور:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1-	19/1465	کاہنہ نوں	زرکا شاہدvs سرکار	328A,337F(i), PPC (34 PDNC Act)	کیس زیر سماعت ہے
2-	20/96	ڈیفنس - A	توصیفvs سرکار	328A,376PPC,34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
3-	20/540	ڈیفنس - B	عمران اشرفvs سرکار	328A,381PPC,34PDNC Act	والدین اور ملزم کے درمیان صلح کی بنیاد پر عدالت ملزم کو بری کر دیا
4-	20/917	سنت نگر	حماد شاہvs سرکار	328A,337F(i), PPC, 34PDNC Act	چالان جمع نہیں ہوا
5-	/135	18 گلشن	بلالvs سرکار	328A,337, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
6-	18/464	راوی	ملک سہیلvs سرکار	376,328A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے
7-	19/835	رائیونڈ	قاری ریحانvs سرکار	328A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے

8۔	18/500	بادامی باغ	تسنیم بخاری vs سرکار	238A, PPC, 34PDNC Act	کیس زیر سماعت ہے

ضلع راولپنڈی:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1۔	18/787	تھانہ ایئرپورٹ	دی سٹیٹ vs ڈاکٹر محسن جاوید	A(i),337-Fv/337-Fi337	ملزم مقدمہ سے بری ہوگیا کیونکہ گواہان نے ملزم کے حق میں بیان دے دیا
2۔	19/320	تھانہ مری	دی سٹیٹ vs عمیر تنویر وغیرہ	328A PPC & 34PDNC Act	ملزم مقدمہ سے بری ہوگیا کیونکہ گواہان نے ملزم کے حق میں بیان دے دیا

ضلع فیصل آباد:

سریل	FIR No.	پولیس سٹیشن	کیس ٹائٹل	جرم/سیکشن	ریمارکس
1۔	19/1201	جی ایم آباد	اسد طارق vs سرکار	328A,337A(i),337 (L) PPC 34 PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع ہو گیا ہے
2۔	19/8422	پیپل کالونی	سہیل سلطان vs سرکار	328A PPC,34PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا
3۔	19/495	سمن آباد	ایم۔اویس vs سرکار	328A,337A,343,337F(i) PPC 34 PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا
4۔	19/196	گلبرگ	داردا وغیرہ vs سرکار	328A,342 PPC,34PDNC Act	ملزمان ضمانت پر ہیں اور چالان جمع نہیں ہوا

(ب) لیگل سیکشن اور چائلڈ پروٹیکشن کورٹس: بیورو کا لیگل سیکشن بچوں کے قانونی ماہرین پر مشتمل ہے جو کہ PDNC Act 2004 کے تحت تشدد کے شکار بچوں کے کیسز کی بھرپور پیروی / Contest کرتا ہے اور یہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو کئے گئے بچوں کی لیگل کسٹڈی چائلڈ پروٹیکشن کورٹس سے لیتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے اور بچوں کو بھرپور قانونی معاونت فراہم کرتا ہے۔

جی ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں جولائی 2018 سے ستمبر 2020 گھریلو ملازمین پر تشدد کے واقعات پر FIRs درج کروائی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: (اس وقت لاہور میں 4 کیسز زیر سماعت ہیں ایک کیس میں والدین اور ملزم کے درمیان صلح کی بنیاد پر عدالت نے ملزم کو بری کر دیا۔ علاوہ ازیں گھریلو ملازم

بچوں پر تشدد کے حوالے سے موصول شدہ 17 عدد ہیلپ لائن کالز (1121) کی پیروی کرتے ہوئے تشدد کے شکار 17 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا۔ جن کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: تھانہ ہر بنس پورہ کے سب انسپکٹر اور ڈرائیور کا علاقے کے نوجوانوں کے خلاف ناجائز پرچے اور گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

1220: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمیع اللہ ضیغم سب انسپکٹر اور اس کے دست راست رضوان ڈرائیور (تھانہ ہر بنس پورہ) علاقے کے نوجوانوں کو ناجائز گرفتار کرتے ہیں اور ناجائز پرچے دے کر ان کی زندگیاں تباہ کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سب انسپکٹر اور ڈرائیور نے صدام حسین ولد محمد علی کو گرفتار کیا اور بغیر پرچے کے تھانے میں بند رکھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے والدین جب تھانہ ہر بنس پورہ آئے اس کے بعد مذکورہ سب انسپکٹر نے FIR درج کروادی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھر کی تلاشی کا بہانہ بنا کر صدام حسین ولد محمد علی کو اس کے گھر پر لائے اور اس کے والد کی تنخواہ کے پیسے 90000 روپے اٹھا کر لے گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرائیور رضوان نے پرچہ درج نہ کرنے اور مزید پرچوں میں الجھانے کا کہہ کر دو لاکھ روپے رشوت طلب کی تھی اور رشوت نہ دینے پر صدام حسین ولد محمد علی کے خلاف پانچ FIR بھی درج کرادیں جبکہ وہ حوالات میں بند تھا؟

(و) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ اور حکومت مذکورہ تھانے کا CCTV فوٹیج کے ساتھ انکوائری کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ایسا درست نہ ہے۔

(ب) ملزم صدام حسین ولد محمد علی کو مورخہ 10.09.2020 کو مقدمہ نمبر 1828/20 مورخہ 10.09.2020 جرم 401ت پ تھانہ ہربنس پورہ میں حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا۔

(ج) ایسا درست نہ ہے۔

(د) ایسا درست نہ ہے بلکہ ملزم صدام حسین ولد محمد علی نے مقدمہ نمبر 1223/20 جرم 411/379 ت پ تھانہ ہربنس پورہ لاہور میں اپنے گھر سے مال مسروقہ نقدی رقم -/6000 بازیاب کروایا۔

(ہ) ایسا درست نہ ہے ملزم صدام حسین ولد محمد علی سے مقدمہ نمبر 1828/20 جرم 401 ت پ تھانہ ہربنس پورہ لاہور میں بوقت گرفتاری موبائل فون ہواوے کمپنی برآمد ہوا جو کہ مقدمہ 1151/20 مورخہ 10.09.2020 جرم 411/356/379 ت پ تھانہ مصری شاہ لاہور کا سرقہ شدہ تھا جس کے مدعی نے تھانہ ہربنس پورہ حاضر آکر ملزم صدام حسین کو شناخت کیا اور بتایا کہ اسی شخص نے مجھ سے موبائل فون جھپٹا مار کر چھینا تھا۔

(و) معاملہ ہذا کی انکوائری دفتر زیر دستخطی عمل میں لائی جارہی ہے۔

صوبہ میں جنوری 2020 تاحال پنجاب پولیس کے شہداء کی تعداد اور پسماندگان کو مالی امداد اور نوکریوں سے متعلقہ تفصیلات

1244: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2020 جنوری تاحال پنجاب پولیس کے کتنے جوان مختلف واقعات میں شہید ہوئے ہیں؟

(ب) ان شہداء کے لواحقین کو فی کس کتنی مالی امداد دی گئی ہے؟

(ج) کتنے شہداء کے ورثاء میں نوکریاں تقسیم کی گئیں؟

(د) مذکورہ بالا شہداء کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا کوئی مخصوص قنڈ مختص کیا گیا ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 09۔

(ب) فہرست لف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ابھی تک صرف ایک شہید کی بیوہ نے (جونیئر کلرک) ملازمت کے لئے درخواست دی ہے مگر وہ ٹائپنگ ٹیسٹ میں فیل ہو گئی۔

(د) بحوالہ نوٹیفکیشن AW-III/7798 مورخہ 30.08.2008 حکومت پنجاب شہدا کے بچوں کے تعلیمی اخراجات (پرائمری تا پوسٹ گریجوایشن) ہر سال ادا کرتی ہے۔

ساہیوال: چک نمبر R6/89 میں عبدالرحمٰن اور نمرہ پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا کر زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1260: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30 اکتوبر 2020 کو چک نمبر R6/89 میں عید میلاد النبی کے موقع پر پانچ سالہ عبدالرحمٰن اور پانچ سالہ نمبرہ پر پیٹرول گرا کر آگ لگا دی جس سے دونوں بچے جھلس گئے اور شدید زخمی ہو گئے ہیں اور DHQ ہسپتال ساہیوال میں زیر علاج ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانہ فرید ٹاؤن صدر ساہیوال کی پولیس نے مشہور جاوید آلو والے ملزم کو ابھی تک گرفتار نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ملزمان کو جلد گرفتار کر کے ان کو جلد کیفر کردار تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) بروئے رپورٹ تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال، غلام مصطفیٰ مدعی مقدمہ نمبر 689/20 مورخہ 01.11.2020 بجرم 324/34ت پ تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال نے درخواست دی کہ ملزمان جاوید اور محسن نے اس کے بچوں عبدالرحمن اور نمرہ پر پٹرول گرا کر آگ لگا دی جس پر متذکرہ بالا مقدمہ درج کیا گیا۔

(ب) دوران تفتیش ہر دو ملزمان جاوید اور محسن کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات بھجوایا گیا۔

(ج) ہر دو ملزمان گرفتار ہو کر جوڈیشل حوالات بھجوائے جا چکے ہیں مورخہ 25.11.2020 کو چالان مرتب ہوا جو کہ زیر سماعت عدالت ہے۔

صوبہ بھر میں سال 2018 سے تاحال خواتین پر دفاتر میں تشدد سے متعلقہ تفصیلات

1271: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سال 2018 سے اب تک خواتین پر دفاتر میں تشدد کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے نیز ان واقعات کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

پنجاب کے تمام اضلاع سے معلومات حاصل کی گئی ہیں جس کے مطابق سال 2018 سے اب تک خواتین پر دفاتر میں تشدد کا کوئی کیس پولیس کو رپورٹ نہ ہوا ہے۔

جہلم میں ون ویلنگ کرنے پر گرفتاریوں کی تعداد اور چالان سے متعلقہ تفصیلات

1340: محترمہ سبرینہ جاوید: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماہ جنوری اور فروری 2021 میں ضلع جہلم میں کتنے لوگوں کو ون ویلنگ کرنے پر گرفتار کیا گیا؟

(ب) ون ویلنگ کرنے پر کتنے افراد کو جرمانہ، سزائیں اور چالان کئے گئے؟

(ج) ون ویلنگ کے سب سے زیادہ واقعات جہلم کے کس کس علاقے میں ہوئے علاقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ون ویلنگ کی روک تھام اور اس کے سدباب کے لئے محکمہ کیا حکمت عملی اپنائے ہوئے ہیں اس حکمت عملی میں کہاں اور کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ہٰذا میں 03 مقدمات درج رجسٹر کر کے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ہٰذا میں 03 مقدمات درج رجسٹر کر کے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے اور یہ مقدمات زیر سماعت عدالت مجاز ہیں

(ج) ضلع ہذا میں علاقہ تھانہ دینہ میں 03 واقعات ون ویلنگ کے رپورٹ ہوئے ہیں جن پر 03 مقدمات درج رجسٹر کر کے 03 ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(د) بذریعہ سیکورٹی سٹاف اور DFC کانسٹیبلان خفیہ معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور اس نوعیت کی غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جاری ہے نیز ضلع ہذا کے تمام SHOs اور محافظ اسکواڈ و پیٹرولنگ پر متعینہ اسکواڈ کو سپیشل ہدایات جاری کی گئی ہیں کے اس طرح کا واقعہ / اطلاع موصول ہونے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

پولیس فورس میں گریڈ 16 اور اس سے کم عملہ کی فلاح و بہبود کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1358: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

گزشتہ 6 سالوں کے دوران پولیس فورس میں کام کرنے والے گریڈ 16 اور اس سے کم گریڈ کے عملے کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز ان کی تنخواہوں اور مراعات میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

اے آئی جی فنانس، برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:

گزشتہ 6 سالوں میں پولیس فورس کے 16 اور اس سے کم گریڈ کے عملے کی تنخواہوں میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔

10٪ ایڈہاک ریلیف الاونس: 2019,2018,2017,2016

فکسڈ ڈیلی الاؤنس: : 2005 کے ریٹ سے بڑھا کر 2013 کے ریٹ پر دیا گیا ہے۔

2017 میں مالی امداد (Death in Service) کی رقم بڑھائی گئی۔

ایڈ شنل ایلیٹ پولیس فورس الاؤنس 1500/PM سے بڑھا کر 6500/PM کر دیا گیا۔

ایلیٹ پولیس فورس راشن الاؤنس 1000/PM سے بڑھا کر 3000/PM کر دیا گیا۔

ایلیٹ پولیس فورس میڈیکل الاؤنس 500/PM سے بڑھا کر 850/PM کر دیا گیا۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، ویلفیئر پنجاب لاہور:

گزشتہ 6 سالوں کے دوران پولیس فورس کی گریڈ 16 اور اس سے کم گریڈ کے ملازمان کو پنجاب پولیس ویلفیئر فنڈ رولز 2016 کے تحت درج ذیل سہولیات دی جارہی ہیں۔

1۔پنجاب پولیس کے حاضر سروس ریٹائرڈ ملازمین کو میڈیکل کی سہولت دی جاتی ہے۔
2۔ پنجاب پولیس کے تمام حاضر سروس ریٹائرڈ ملازمین کے بچوں کو میٹرک کے بعد پڑھائی کے لئے سالانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔
3۔ پنجاب پولیس کے گریڈ 16 کے ملازمین کو بیٹی کی شادی کے لئے -/50,000 روپے اس سے کم گریڈ والے کو -/40,000 روپے دیا جاتا ہے۔
4۔پنجاب پولیس کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے موقع پر ایک (Basic Pay) اضافی دی جاتی ہے۔
5۔ دوران سروس فوت ہونے ملازمین کے وارثان کو -/50,000 روپے (موقع پر) کفن دفن کا دیا جاتا ہے۔
6۔ مزید برآں، کورونا کی وجہ سے بیمار ہونے والے 2413 ملازمین کو -/25000 روپے فی کس کے حساب سے اب تک -/60325000 روپے دیا جا چکا ہے۔

لاہور تھانہ نواں کوٹ کی حدود میں قتل ہونے والے اسلم نامی شخص کے قاتلوں کو عدم گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

1388: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6 جولائی 2020 کو چھپڑ سٹاپ ملتان روڈ لاہور حدود تھانہ نوانکوٹ میں ایک گینگ نے علی الصبح اسلم نامی شخص کو قتل کر دیا اور اس کے جوان بیٹے کو اندھا دھند فائرنگ کر کے ٹانگوں سے معذور کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقوعہ کا مقدمہ نمبر 1731/20 مورخہ 6 جولائی 2020 بجرم 302/34/324 ت پ تھانہ نوانکوٹ لاہور میں درج ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً ایک سال ہو چکا ہے لیکن ابھی تک قاتل گرفتار نہ ہو سکے اور مقتول فیملی کی دادرسی نہیں ہو سکی؟

(د) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک ان قاتلوں اور گینگ کو گرفتار کر لے گی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) مقدمہ نمبر 1731/20 مورخہ 06.07.2020 بجرم 324/302ت پ تھانہ نواں کوٹ لاہور درج ہوا۔

(ب) مقدمہ درج رجسٹر ہونے پر تفتیش عمل میں لائی گئی۔

(ج) **مقدمہ ہذا کے ملزمان:**

(1) مظہر عرف لمبا ولد اظہر سکنہ فضل گنج نواں کوٹ لاہور۔

(2) فیصل عرف عادل رشید ولد شاہد سکنہ مغل سٹریٹ مہاجرہ آباد گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل جا چکے ہیں جن کا نامکمل چالان مورخہ 28.09.2020 کو مرتب ہو چکا ہے۔ ملزم اسد مغل ولد قاسم بیگ سکنہ سکندریہ کالونی نواں کوٹ لاہور تاحال مفرور ہے جس کی گرفتاری کے لئے DSP نواں کوٹ سرکل لاہور کی زیر نگرانی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

(د) مقدمہ ہذا کے 02 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں 01 ملزم مفرور ہے جس کی گرفتاری کے لئے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے ملزم کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے خیال میں تاریخ میں کم ہی ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ سارے سوال پورے ہو جائیں تو میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آج آپ نے تاریخ رقم کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسن)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایوان اقبال میں پاس ہونے والے بجٹ کی منظوری کے لئے جناب گورنر سے اجلاس ملتوی کرنے کے آرڈر کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ، ساری اپوزیشن اور ہم agree ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ one man Committee بنا دیں جس میں صرف راجہ بشارت صاحب ہوں،

مسئلہ یہ ہے کہ بجٹ کے دوران اسمبلی کے دو سیشن ہوئے ہیں جو سیشن ایوان اقبال میں ہوا اس کا بجٹ تو تسلیم کر لیا گیا اور جون تک کی تنخواہیں پچھلے بجٹ سے دی گئیں جبکہ جولائی سے اگلے سال کا بجٹ خرچ کرنا شروع کیا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ "طلاق" تو اس وقت ہو گی جب "نکاح" ہو گا اور اگر نکاح نہیں ہوا تو طلاق کیسے ہو گئی؟ یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ ایوان اقبال میں پیش ہونے والا بجٹ منظور ہو گیا ہے۔ ہمارے سینئرز رانا محمد اقبال خان اور چودھری محمد اقبال کی سربراہی میں اپوزیشن کے معزز ممبران آپ سے ملے تو آپ نے ایوان اقبال میں ہونے والے بجٹ اجلاس کی حاضریاں محترم سیکرٹری صاحب کو دے دیں کہ ان کا کچھ کریں لیکن اب بتایا جا رہا ہے کہ آپ پہلے گورنر صاحب کی طرف سے prorogation کا letter لے کر آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا letter؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اجلاس ختم کرنے کے لئے گورنر صاحب کی طرف سے لکھا گیا letter تو ہماری جو حاضریاں اُدھر لگی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے وہ بجٹ منظور ہوا ہے جس میں صرف ہم حاضر ہوئے اور اس اجلاس کو میں chair کر رہا تھا۔ آپ مہربانی فرما کر راجہ بشارت صاحب پر مشتمل one-man Committee بنا دیں وہ جو فیصلہ کر دیں ہمیں منظور ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بڑی جائز بات ہے کیونکہ اس وقت یہ confusion ہے کہ ایک اجلاس ایوان اقبال میں ہوا تھا اور دوسرا اجلاس یہاں پر ہوا تو اس سارے confusion کو دور کرنے اور جن ممبران کی حاضریاں ہیں تو اس سارے issue کو حل کرنے کے حوالے سے اگر آپ اجازت دیں گے تو میں اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور ٹریژری بنچز سے بھی ممبران ساتھ لے لیں گے تو I will resolve this issue

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس حوالے سے یوں کرتے ہیں کہ زیادہ نہیں بلکہ آپ بیٹھ جائیں اور خلیل طاہر سندھو صاحب بیٹھ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے کیونکہ اس مسئلے کو resolve ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ راجہ صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس مسئلے کا بیٹھ کر decide کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر price hike پر عام بحث ہے جس کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا۔ اس سے پہلے یہ laying of Reports ہیں تو راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018 has been laid.

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2020.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2020 has been laid.

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی اور خاص طور پر وزیر داخلہ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آج سے دو تین دن پہلے سوشل میڈیا پر کچھ ویڈیوز وائرل ہوئیں جن میں عمران نامی لاہور ٹریفک پولیس کا وارڈن راہ چلتی اور سڑک پر چلتی ہوئی خواتین اور بچیوں کی خفیہ وڈیوز بناتا ہے جن کے اوپر ٹک ٹاک پر گانے لگاتا ہے اور وہ بڑے دھڑلے کے ساتھ وڈیوز ٹک ٹاک پر وائرل کرتا ہے۔ Even کہ وہ ٹریفک وارڈن ہے اور یہ غیر اخلاقی حرکت کہ کسی خاتون سے بغیر پوچھے ان کی وڈیوز بنانے کا کام بڑے دھڑلے سے جاری رکھے ہوئے ہے کیونکہ سوشل میڈیا پر اس کی وڈیوز موجود ہیں جبکہ میرے پاس بھی ریکارڈ میں موجود ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہماری بچیاں، بہنیں اور بیٹیاں جو کہ باپردہ ہوتی ہیں اور اگر وہ کسی کام سے گلی، محلے یا سڑک پر جا رہی ہیں تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا اور خاص طور پر ٹریفک وارڈن جیسا آدمی جس کا کام تو ان کا دفاع کرنا اور خواتین کو تحفظ دینا چاہئے لیکن اس کے برعکس وہ باقاعدہ خواتین کی وڈیوز بنا کر ان کے اوپر گانے لگاتا ہے اور پھر اپنی بھی تصویر add کرتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ابھی محترمہ نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو میری انفارمیشن کے مطابق اس وارڈن کے خلاف پہلے ہی ایکشن ہو چکا ہے تاہم میں چیک کروں گا کہ اگر اسے قرار واقعی سزا نہ ہوئی تو میں interfere کروں گا، intervene کروں گا اور ایسا کام کرنے کی انشاءاللہ کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ہاشم ڈوگر وزیر داخلہ و جیل خانہ جات ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے 234 rule کے تحت rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی 1997 کے 234 rule کے تحت 115 rule اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی 1997 کے 234 rule کے تحت rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant Rules کو suspend کر کے وفاقی وزیر جاوید لطیف کی عمران خان کے خلاف hate speech کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میاں جاوید لطیف کے خلاف پرچہ تو درج ہو چکا ہے اس لئے قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا جناب عمران خان کے خلاف منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے پر لیگی رہنماؤں اور پی ٹی وی کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! موجودہ imported حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جب جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگ زیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کر کے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تاکہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات اُبھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان ان کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"موجودہ امپورٹڈ حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام تر منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکتا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی۔ جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور اسے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کر کے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تا کہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات ابھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھرپور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگزیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا، جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان ان کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"موجودہ امپورٹڈ حکومت اور ان کی اتحادی 13 جماعتیں تمام تر منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود بھی جناب عمران خان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور نہ ہی یہ اتحاد

عمران خان کو الیکشن میں ہرا سکتا ہے۔ اپنے تمام منفی ہتھکنڈوں کی ناکامی کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب اور ڈیوٹی پر موجود ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وفاقی وزیر جاوید لطیف سے 14 ستمبر کو پی ٹی وی پر نیوز کانفرنس کروائی۔ جس میں جاوید لطیف نے ایک من گھڑت، اشتعال انگیز تقریر کی اور اسے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمران خان سے منسوب کر کے غلط بیانی کی اور یہ پیغام دیا کہ میرا یہ پیغام آگے پھیلاؤ تا کہ ملک میں افراتفری پھیلے، عمران خان کے بارے میں لوگوں کے مذہبی جذبات ابھارے جائیں اور اشتعال دلایا جائے۔ جاوید لطیف کے اس گھناؤنے عمل کی یہ ایوان بھر پور مذمت کرتا ہے اور اگر چیئرمین عمران خان کو خدانخواستہ کوئی بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار جاوید لطیف، مریم اورنگزیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی ہوں گے۔ معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ماضی میں بھی ایسی اشتعال و نفرت انگیز تقاریر کی وجہ سے انتشار پھیلا، جس سے لوگوں کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ وفاقی وزیر جاوید لطیف نے جو بیانیہ جاری کیا ہے اس سے چیئرمین تحریک انصاف کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ جاوید لطیف کا یہ بیان اُن کی پارٹی کے بیانیہ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایوان سیاسی مفاد کے لئے اپنے مخالفین کے خلاف مذہب کارڈ استعمال کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف، مریم اورنگ زیب، ایم ڈی پی ٹی وی اور ڈائریکٹر نیوز کرنٹ افیئرز پی ٹی وی کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ جو تحریک لائی گئی ہے جسے معزز ایوان نے پاس کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی خوفناک سازش ہے جو اِس وقت عوام دیکھ رہی ہے۔ ایک اکیلے عمران خان نے جب 15 سیٹوں پر الیکشن ہرا کر اِن کو اِن بنچوں سے اٹھا کر اُن بنچوں پر ڈالا تو یہ اُس دن سمجھ گئے تھے کہ۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: مریم اور نگزیب سے ڈر گئے، مریم اور نگزیب سے ڈر گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ضمنی الیکشن میں ایک اکیلے عمران خان نے جو 13 جماعتوں کو ہرایا اُس کے بعد سے یہ خوف کا شکار ہو گئے۔ یہ کبھی ضمنی الیکشن معطل کرواتے ہیں، کبھی الیکشن کمیشن کے پاس جاتے ہیں اور اندازہ لگائیے۔۔۔ (شور و غل)

محترمہ زیب النساء: ڈر گئے، ڈر گئے، ڈر گئے۔۔

جناب سپیکر: جی، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House, order in the House. محترمہ! پہلے منسٹر صاحب کی بات سن لیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جس شخص پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اُس نے مذہبی طور پر غلط باتیں کی ہیں میں صرف اُن کے چند کام بتانا چاہتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص پر یہ کفر کے فتوے لگا رہے ہیں اُس نے اسلام کی سربلندی کے لئے پچھلے چار سالوں میں کیا کیا ہے۔ آپ کو جنرل اسمبلی میں وہ تاریخی خطاب یاد ہو گا جس میں عمران خان نے پاکستان کے قومی لباس میں کھڑے ہو کر پوری دنیا کو جواں مردی کے ساتھ اسلاموفوبیا کے حوالے سے بتایا۔ ہمارے چیئرمین عمران خان نے گستاخی رسول ﷺ کے خلاف پوری دنیا میں آواز اٹھائی، عمران خان صاحب نے رحمۃ اللعالمین اتھارٹی بنائی۔۔ (شور و غل)

MR.SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں ایوان کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح جاوید لطیف، MD PTV، مریم اور نگزیب اور ڈائریکٹر PTV کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے اور اِنشاء اللہ ان کو اپنی جان چھڑانے میں بہت وقت لگے گا۔ یہ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ صوبے میں یا پاکستان میں جو چاہے بولتے رہیں اِن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جائے گا؟ آج ان کے 30 ایم پی ایز کو نوٹس جاری ہوئے ہیں۔۔۔(شور وغل)

اگر انہوں نے عدالتوں کا سامنا نہ کیا تو پھر اِن کا حال دیکھئے گا کہ ہوتا کیا ہے؟

MR. SPEAKER: Order in the House, order in the House.

دیکھیں، یہ بڑا sensitive issue تھا اور میری خواہش تھی کہ آپ اس کو سنجیدگی سے سنیں۔ کسی کے بارے میں بھی hate speech نہیں ہونی چاہئے جو بھی hate speech میں ملوث ہو گا وہ ملک اور قوم کا ہمدرد نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب علی افضل ساہی ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال اب یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 اور دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر چھاپے کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پی ٹی آئی راہنما سیف اللہ نیازی کے گھر غیر قانونی چھاپے اور اہلخانہ کو ہراساں کرنے پر ایف آئی اے ٹیم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harras کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مار گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harras کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مار گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIR Cyber Crime Wing کی جانب سے PTI لیڈر سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر پر مورخہ 13۔ستمبر 2022 کو غیر قانونی چھاپے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ سینیٹر سیف اللہ نیازی کے گھر چھاپے کے دوران ان کا laptop, mobile phone اور دوسرا سامان اپنے ساتھ لے گئے ان کے اہل خانہ کو harass کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ رات کی تاریکی میں مار گئے چھاپے کے دوران کوئی خاتون اہلکار FIA ٹیم کے ہمراہ نہ تھی۔صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان FIA کے اس عمل کی شدید مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس تواقعہ میں ملوث افراد کے خلاف جلد از جلد کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں اس پر بات بھی کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! آج میرا دل انتہائی رنجیدہ ہے اور میں یہ کہتے ہوئے افسردہ ہوں کہ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جس کا خواب علامہ محمد اقبال صاحب نے دیکھا تھا۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جو قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر بنایا۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جو اس نعرہ پر قائم ہوا کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ"۔

جناب سپیکر! میرے اور آپ کے بزرگوں نے اس پاکستان کے لئے قربانیاں دی تھیں۔ یہ وہ پاکستان نہیں ہے جس کے لئے ہماری بہنوں نے اپنی عصمتیں لُٹائی تھیں۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں ایک fascist regime نافذ کی گئی ہے۔ آزادی اظہار رائے پر قدغنیں لگائی گئی ہیں۔ دن دہاڑے معزز شہریوں کو اغواء کیا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح سے کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں نے مذہبی اشتعال انگیزی کی کوشش کی اور کس طرح سے مذہبی منافرت پھیلانے کی کوشش کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس قسم کے conduct سے اس قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ پاکستان اور پاکستانیوں نے مذہبی اشتعال انگیزی کا خمیازہ بھگتا ہے۔ ہم نے یہاں پر جنازے اٹھائے ہیں تو میری ایک request ہے کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ میں ان کو تنبیہہ کرنا چاہتا ہوں کہ:

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پر صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے
جو آج صاحب مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون شامل ہے یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا پاکستان تھوڑی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جو مہنگائی کی صورتحال ہے، لوگ پریشان ہیں آپ دیکھ رہے ہیں اور یہ معزز ایوان دیکھ رہا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کیا گیا ہے، گیس کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے تو میری ایک یہ درخواست ہے کہ وہ پاکستان جو prosper کر رہا تھا، ہم 6 فیصد GDP growth پر جا رہے تھے اور آج ہم 0.6 فیصد پر آ گئے

ہیں۔ آپ سٹاک مارکیٹ کی حالت دیکھئے، آپ foreign reserve کی حالت دیکھئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس کے بعد جس طرح سے وفاقی حکومت کا conduct ہے اس سے ملک میں آٹے کا بحران آنے والا ہے۔ پنجاب کو آٹا import کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کے صبر کا امتحان نہ لیں۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال صاحب نے فرمایا تھا کہ:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت کے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر: جی، شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی وفاقی حکومت کی ترجیحات کیا ہیں؟ آدھا ملک سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے وزیراعظم ملکہ برطانیہ کی آخری رسومات میں شرکت کرنے کے لئے برطانیہ چلے جاتے ہیں۔ یہ ایوان پوچھتا ہے کہ آدھا ملک سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے، سیلاب کی تباہ کاریاں آپ کے سامنے ہیں، لوگ بے گھر ہیں اور کتنی زیادہ اموات ہوئی ہیں تو ان کی دادرسی کون کرے گا؟ یہ غلامانہ سوچ ہے، یہ غلامانہ طرز عمل ہے اس وقت ملک کے وزیراعظم کو چاہئے تھا کہ وہ سیلاب زدہ گان کی دادرسی کرتے اور ان کے ساتھ کھڑے ہوتے لیکن وہ برطانیہ چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلامانہ سوچ ہے جس کی نشاندہی ہمارے لیڈر عمران خان صاحب کرتے ہیں۔ ہم نے اس گورنمنٹ سے اور اس fascist regime سے نجات حاصل کرنی ہے اور ہم نے اس غلامانہ سوچ سے نجات حاصل کرنی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس ان کی سزا ہے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ان کی حکمرانی کی صورت میں یہ اس ملک کے باسیوں کو سزا مل رہی ہے۔میں ان کے توسط سے ان کے لیڈران سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ حکمرانی نہیں کر سکتے،اگر آپ لوگ deliver نہیں کر سکتے اوراگر آپ لوگ good governance نہیں دے سکتے تو پھر آپ نے اقتدار پر قبضہ کیوں کیا؟ آپ نے خان صاحب کو اقتدار سے الگ کیوں کیا؟خان صاحب نے کیا غلطی اور کیا گناہ کیا تھا؟ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اسلامک فوبیا کے بارے میں دنیا کو جگایا، کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر پہرہ دیا۔ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اس قوم کو حقیقی آزادی کا خواب دکھایا۔ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے اس قوم کو اس کے پاؤں پر کھڑا کرنے کی بات کی؟ کیا خان صاحب کی غلطی اور گناہ یہ تھا کہ انہوں نے امریکی سامراج کی غلامی سے انکار کیا۔ اگر اس قوم کو اس کے پاؤں پر کھڑا کرنا جرم ہے اور معیشت کا پہیہ چلانا جرم ہے، اگر اس قوم کو حقیقی آزادی دلانا جرم ہے تو میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم اپنے لیڈر عمران خان کے ساتھ یہ جرم بار بار کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!ان کو پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی،ان کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر!میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ خدا راء ہوش کے ناخن لیں،لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اتنی زیادتی اور ظلم نہ کریں۔اگر deliver نہیں کر سکتے تو اقتدار سے مت چمٹے رہیں۔

کرسی ہے تمھارا جنازہ تو نہیں
کچھ کر نہیں سکتے تو اُتر کیوں نہیں جاتے

بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد price hike پر بات ہو گی لیکن اس سے پہلے جناب محمد بشارت راجہ صاحب ایک قواعد معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں تو پہلے اس کو take up کر لیں پھر اس کے بعد جناب خلیل طاہر سندھو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فرِ مینوں گل بھُل جانی اے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ defiantly یہ بات کریں لیکن اس کے بعد بھی چونکہ انہوں نے اس پر بھی لازمی بات کرنی ہو گی تو یہ دونوں پر اکٹھی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جو معزز ممبر بات کرنا چاہتے ہیں وہ براہ مہربانی اپنے نام لکھ کر بھیج دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب ماہر قانون ہیں ان کو پتا ہے کہ دونوں sides کو ٹائم دیا جاتا ہے۔ میں انتہائی positive بات کروں گا، جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو پتا ہے کہ میرا fabric ہی نہیں ہے کہ میں negative بات کروں۔ پہلے راجہ صاحب! بات کر لیں پھر میں جناب علی افضل ساہی صاحب کی بات کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب وزیر پارلیمانی امور ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیر اعظم شہباز شریف

کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیر اعظم شہباز شریف
کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے وزیر اعظم شہباز شریف
کے اپنے حلف کی خلاف ورزی کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی
اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

معزز ایوان کا وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف کے خلاف لندن میں بیٹھے عدالتی مجرم کے ساتھ حساس قومی ایشوز پر مشاورت کرنے پر آرٹیکل 5 اور 6 کے تحت کارروائی کا مطالبہ

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13۔ ستمبر 2022 کے print اور
electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف جن پر

corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جس کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیر اعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔وزیراعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13۔ستمبر 2022 کے print اور electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف جن پر corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جن کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیر اعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔وزیراعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 13۔ستمبر 2022 کے print اور electronic media کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف

جن پر corruption اور money laundering کے مقدمات چل رہے ہیں نے اپنے حلف کے برعکس لندن میں چھپے ایک عدالتی مفرور کے ساتھ کہ جن کے وہ خود ضامن بھی ہیں آرمی چیف کی تعیناتی سمیت حساس قومی ایشوز پر مشاورت کی حالانکہ آئین میں درج حلف وزیر اعظم پاکستان کو ایسے حساس قومی معاملات کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ share کرنے سے روکتا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان ایک مفرور مجرم سے حساس نوعیت کے قومی معاملات share کرنے پر آئین کے Article 5 and 6 کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے جس کی بنیاد پر ان کے خلاف آئین کے Article 5 and 6 کے تحت قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے صرف دو منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں اور تینوں باتوں کے جواب دیں لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو قرارداد میں نے پیش کی ہے یہ انتہائی recent معاملہ ہے اور آج کے اخبارات میں آیا ہے۔ میں وزیر اعظم پاکستان کے حلف کا relevant پیرا پڑھنا چاہتا ہوں۔

That as Prime Minister of Pakistan, I will discharge my duties, and perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully in accordance with the Constitution of Islamic Republic of

Pakistan and the law, and always in the interest of the sovereignty, integrity, solidarity, well-being and prosperity of Pakistan.

یہ قانون کے مطابق اپنے اختیارات کے استعمال کرنے کے پابند ہیں۔نمبر2 آگے چل کر یہی اپنے حلف میں فرماتے ہیں ۔ and that I will not directly or indirectly communicate or reveal to any person any matter which shall be brought under my consideration or shall become known to me as Prime Minister of Pakistan, except as may be required for the due discharge of my duties.یہ تو کر ہی نہیں سکتے تھے اس میں سب سے interestingبات یہ ہے آپ کو یاد ہو گا کہ پانامہ پیپرز آئے، پانامہ پیپرز میں کچھ معاملات سامنے آئے جس میں وزیراعظم شہباز شریف صاحب اور نواز شریف صاحب کے متعلق بھی ذکر آیا اور اُس میں ان کو صفائی کا موقع فراہم کیا گیا، وہ اپنی صفائی فراہم نہیں کر سکے سپریم کورٹ کی جے آئی ٹی بنی، جے آئی ٹی کے ٹھوس ثبوت پیش کئے گئے،prosecutionکی طرف سے تقریباً دو سال کارروائی چلی، دو سال کے بعد اُن کو سزا ہوئی۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی یاد ہو گا مجھے بھی یاد ہے جب نواز شریف صاحب ملک سے تشریف لے گئے تو وہ اس pretextمیں تشریف لے گئے تھے کہ اُن کے plateletsبہت گر چکے ہیں وہ علاج کروا کر واپس آجائیں گے اور محترم وزیراعظم صاحب نے 50 روپے کے stamp paperپر ایک affidavitدیا کہ میں ان کا ضامن ہوں یہ علاج کے فوراً بعد واپس تشریف لے آئیں گے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اُن کو جتنا عرصہ گئے ہوئے ہو گیا ہے وہ علاج بھی نہیں کروا رہے اور جن کو ہم نے ضامن بنایا تھا وہ جا کر خود ملاقات کر کے آجاتے واپس تشریف لے آتے ہیں اور اپنے مجرم کو واپس لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کا rural backgroundہے اور legal backgroundکے لوگ بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں مفرور کے خلاف آرٹیکل 87,88 کی کارروائی ہوتی ہے آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے، ان کے خلاف کارروائی ہوئی لیکن اُس میں کون سی پراپرٹی دی گئی، انہوں نے کوئی حافظ آباد کی 4 کنال زمین کو pledgeکروایا اور اپنے جان چھڑالی۔

جناب سپیکر! یہ لمحہ فکریہ ہے اور میں یہ حقیقت کی بات بتا رہا ہوں کہ پانامہ پیپرز میں ان پر الزام تھا کہ جو Hyde Park کے flats ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں and they have been denying کہ ہمارے نہیں ہیں، نہیں ہیں۔ اب وہی property جو پانامہ case میں تھی، وہی بدنام زمانہ flats، اُدھر ہی ہمارا وزیر اعظم جا کر ایک مجرم سے ملاقات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کسی بھی جمہوری ملک کے لئے یہ ہمارے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے کہ ایک ملک کا elected Prime Minister کس طرح جا کر ایک مفرور سے ملاقات کرتا ہے؟ میری استدعا ہے کہ اگر ایک لفظ بھی میں نے غلط کہا ہو تو میں اُس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں، میں نے یہاں پر جو بھی گزارشات کی ہیں وہ آئین، قانون اور واقعات کے مطابق ہیں اس لئے میری استدعا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے انشاءاللہ ہم کارروائی کے لئے تحرک بھی کریں گے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ موضوع میرے دل پر لکھا ہوا ہے۔ یہ بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ چاہتے ہیں ہم boycott کریں، میرا آپ سے گلہ بنتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ایوان سے چلا جاتا ہوں۔۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): سندھو صاحب! آپ دو منٹ صبر کر لیں جب آپ کے لیڈر میرے پاس ہسپتال میں آئے تھے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ چیئر سے بات کریں، مجھ سے بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے platelets کے بارے میں بات کرنی ہے، آپ نے کیا بات کرنی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو بات ابھی راجہ صاحب نے کی ہے میں اس سے personally affected ہوں یہ ہم سے وعدہ کر کے گئے تھے میں اُس وقت Health Minister تھی نواز شریف صاحب ہمارے پاس ہسپتال میں تشریف لائے، ہم نے ان کا 14 دن علاج کیا، 14 دن کے علاج کے بعد جب ان کی طبیعت ساز گار ہوئی تو ایک دفعہ نہیں ہر روز پوچھا جاتا تھا کہ آپ یہاں کے کام سے satisfied ہیں اور میری personal ملاقات میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ میں satisfied ہوں 14 دن کے بعد جب ان

کی طبیعت ساز گار ہو گئی because he could not have been shifted then یہ واپس اپنے شریف سٹی ہسپتال گئے یہ کہہ رہے تھے دل میں mild Angina ہوتا ہے ہم نے اس وقت ان کو offer کیا کہ آپ کی Cardiac Catheterization یہاں پاکستان میں ہی کر دیتے ہیں میں نے خود ان کو مل کر کہا تو یہ مجھے کہنے لگے کہ میں اپنے ذاتی معالج سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا آپ ان کو اس کام کے لئے خود ملی تھیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، میں خود ملی تھی اور شہباز شریف صاحب بھی ان کے ساتھ بیٹھے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی نعرہ بازی کی گئی)

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب یہ بات ہوئی اور یہ کورٹ میں گئے کہ Cardiac Catheterization یعنی دل کے problem کی وجہ سے ہمیں بیرون ملک جانا پڑ رہا ہے اس وقت کے پرائم منسٹر خان صاحب نے انسانی ہمدردی کے تحت مجھ سے کہا کہ اگر واقعی ان کو اس طرح دل کا problem ہے تو ان کا علاج کروائیں تو میں نے کہا کہ he is not feeling confident میں نے ان کو خان صاحب کا convey message بھی کیا کہ عمران خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کو باہر کے ملک سے کوئی معالج بُلانا ہے تو ہم اس معالج کو یہاں پر لے آئیں گے لیکن ان کا ارادہ ہی غلط تھا انہوں نے کہا کہ ہم باہر ہی جائیں گے پھر وہ یہاں سے کورٹ کا آڈر دکھا کر اس وقت ہم سے یہ commitment کر کے گئے کہ ہم دو ماہ کے اندر علاج کروا کے واپس آجائیں گے لہٰذا ہم نے باقاعدہ کیبنٹ سے ان کی bail endorse کروائی۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ مہربانی کر کے اپنے علاج کا ہمیں ریکارڈ بھیجتے رہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کا point of view آگیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بولنے والے جھوٹے لوگ ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ہم آپ کو اپنا ریکارڈ بھیجتے رہیں گے لیکن انہوں نے کوئی ریکارڈ نہیں بھجوایا تو میں نے personally ان کے معالج کو فون کیا تو آپ ہماری ہمدردی دیکھیں اور ان کا جھوٹا پن دیکھیں I rang up doctor Adnan myself میں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس کوئی evidence ہے تو ہمیں بھیجیں کہ آپ کا لیڈر ابھی تک بیمار ہے تاکہ ہم آپ کی bail extend کروائیں تاکہ وہ علاج کروالیں۔ انہوں نے جو خط بھیجے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جو چھوٹا ہے نا جس کا نام شہباز شریف ہے اوس توں زیادہ جھوٹا بندہ کوئی نئیں اے۔ یہ کس قسم کا پرائم منسٹر ہے کہ affidavit دے کر مفرور کو جا کر ملا ہے اور اس کو اپنے ساتھ لے کر نہیں آیا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اپنی سرپرستی میں بے عزتی کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کی بات کا خلیل طاہر صاحب جواب دیں گے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! خلیل طاہر سندھو نے میری گل دا کی جواب دینا اے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! ان کے علاج کے بارے میں ہی آپ کو بتائیں گے کہ ان کا treatment کہاں تک پہنچا ہے اور ان کی اس وقت کیا پوزیشن ہے؟ جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے خلیل صاحب کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ شہباز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں نے آپ کو request کی تھی لہٰذا اب میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: شہباز صاحب! میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ Order in the House آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ 21۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 21۔ ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 24۔ صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 28

1575

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر از سر نو غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، جیسا کہ 7۔ ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کو از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اسے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، اس کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

1576

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 14-2013، 15-2014، 16-2015، 17-2016 اور 8-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1577

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 21۔ ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 24۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5 بج کر 25 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَلَآ

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا
يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾

سورۃ یونس (آیات نمبر 62 تا 65)

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (62) (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے (63) ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے (64) اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب اللہ ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے (65)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
میں اس یقین سے زندہ ہوں آپ میرے ہیں
میری حیات کا دارو مدار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ آبکاری، محصولات وانسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی heavy heart کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں بڑے بوجھل دل کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ میری بات سن لیجئے گا اور اس کے بعد جو مرضی ہو وہ آپ کہیں۔ اس پورے ایوان میں گورنمنٹ کی طرف سے آپ ہیں، راجہ بشارت صاحب ہیں، ڈوگر صاحب ہیں اور دو چار ممبران ہیں۔ یہ سارے میرے لئے قابل احترام ہیں۔ ہماری بہنیں بھی قابل احترام ہیں لیکن پرسوں آپ کی سربراہی میں آپ نے جو میری بے عزتی کرائی ہے۔ میں اس پر خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے[******] کو جانتا ہوں۔۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: خدا کا واسطہ ہے کہ چُپ کر جائیں۔ تینوں کسے گل دا پتا اے؟ ساری زندگی تُسی پی پی وچ سی تے ہن تُسی پی ٹی آئی وچ آ گئے اوں۔ تُسی تے بے نظیر دی گڈی چلاندے سی۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر صاحب! آپ Chair سے بات کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1583 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اس کو منع کریں۔ میں اس کو بچپن سے جانتا ہوں۔ میں اس کی ہر حرکت کو بھی بچپن سے جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ بات کریں۔ آپ Chair سے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے راجہ بشارت صاحب سے بھی گلہ کیا ہے لیکن انہوں نے میرا فون نہیں سنا۔ ڈوگر صاحب نئے ہیں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ڈوگر صاحب نے سی سی پی او کو کہا ہے کہ دو چار بندے مار دو۔ وہ میرے پاس ہے۔ خیر اس پر بعد میں بات کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے مجھے آٹھ دفعہ ٹائم دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر صاحب! ایک منٹ رکیں۔ آپ نے جو بندوں کی بات کی ہے مجھے سمجھ نہیں آئی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرتا ہوں۔ غلام محمد ڈوگر کو چیف منسٹر پنجاب نے کہا ہے، اس کی original recording میرے پاس ہے۔ آئی جی صاحب نے حالانکہ اس کو کہا کہ ڈاک نہ نکالو لیکن anyhow وہ بات بعد میں کرتے ہیں۔ آپ نے مجھے آٹھ دفعہ ٹائم دیا۔ یہاں کتنا جھوٹ بولا گیا۔ ایسا نوجوان لڑکا جو مجھے بہت اچھا لگا کہ وہ بہت اچھی speech کر رہا ہے۔ پاکستان جب بنا تھا تو 23۔جولائی 1947 کو اس کے آباؤاجداد مجلس احرار میں تھے۔ جماعت اسلامی اور مجلس احرار نے پاکستان کے خلاف ووٹ دیا تھا۔

جناب سپیکر! قرارداد پاکستان کے بعد 23۔جولائی 1947 کو partition of Punjab ہوئی۔ اگر چودھری ظہیر الدین صاحب ادھر ہیں تو وہ سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں۔ He is knowledgeable person۔ وہ ایک پڑھے لکھے ہیں چودھری اختر کو اتنا پتا نہیں ہے۔ یہ تو شاید چھٹی جماعت میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ چودھری ظہیر صاحب آجائیں تو آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! ان کو تو تاریخ کا ہی نہیں پتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔ یہ تو پانچویں چھٹی سے چھوڑ گیا تھا۔ Ch. Zaheer Sahib is highly respected to me and he knows. کہ there were one Sikh and four Christian جنھوں partition of Punjab میں

نے قائد اعظم محمد علی جناح کے کہنے پر ووٹ دیا۔ آپ کی سیٹ انتہائی قابل احترام ہے۔ آپ بھی انتہائی قابل احترام ہیں اور رہیں گے جو کچھ بھی میرے ساتھ ہوا ہے no problem لیکن میں آپ کا تاحیات خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جدھر اللہ پاک کے نام اوپر لکھے ہیں ہم ساری زندگی آپ کا احترام کریں گے اور دل سے کریں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! لیکن اُس وقت دیوان بہادر سنگھا آپ کی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ وہ یہاں پنجاب اسمبلی کے پہلے سپیکر تھے۔ I will wait for Ch. Zaheer Sahib. He is a very learned person وہ آپ کو بتائیں گے کہ انہوں نے ووٹ دیا اور پھر گورداسپور، نارووال اور وہاں کے بہت سے اضلاع کی partition of Punjab 23rd July 1947 کو ہوئی حالانکہ یہ تو کہتے ہیں کہ پاکستان 14 اگست 1947 کو بنا اور بہت سارے یہ بھی کہتے ہیں اور میں بھی اس کو مانتا ہوں کہ قرارداد پاکستان 23 مارچ 1940 کو پاس ہوئی تو اسی دن ہی پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اسی دن پاکستان بن گیا تھا anyhow کم علم بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ ذرا دھیان سے بولیں۔

جناب سپیکر! ان لوگوں نے جو ہمیں یہاں پر تبلیغ کر رہے تھے، جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے اپنا سکھ مذہب change کر کے چک جھمرہ میں زمینیں لے لیں۔ مجھے پتا ہے کہ مجھے وہاں پر قتل بھی کروایا جا سکتا ہے کیونکہ وہ روڈ ایسا ہے وہاں پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں کسی کی ذات کا نام نہیں لے رہا۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: چودھری اختر صاحب! آپ چک جھمرہ میں اکیلے نہیں رہتے۔ آپ مجھے بات کرنے دیں۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ مجھے بات کرنے دیں۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ آپ پاکستان میں قائد اعظم پر PhD. نہیں کر سکتے۔ آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں قائد اعظم پر PhD. منع ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔ میں بہت دُکھا ہوا ہوں۔ آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے kindly آپ اس پر آ جائیں۔ آپ کا جو مؤقف ہے آپ بالکل اس پر بولیں۔ میں سنوں گا اور پھر میں ادھر سے گورنمنٹ کو کہوں گا اور وہ آپ کو جواب بھی دیں گے۔ ہم جب irrelevant ہوں گے تو اسی طرح چیزیں الجھتی رہیں گی۔ آپ جو کہنا چاہتے ہیں وہ بالکل کہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کاش یہ اصول پرسوں بھی ہوتا۔ جب کسی بھی تحریک یا قرارداد کی مخالفت کی جاتی ہے تو پھر دونوں اطراف کو بولنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن پرسوں آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا۔ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ادھر سے بھی جواب لوں گا۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو تو in order کروائیں۔ آپ کا اتنا تو اختیار ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس in order ہے۔ ممبران چُپ ہیں آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں اور اتنا سینئر سیاستدان جس کو ہم نے سینیٹر بنوایا تھا وہ یہاں کھڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سردار صاحب کو پتا ہے کہ وہ کیسے سینیٹر بنے تھے پھر بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ ہم ان کو ادھر سے لے کر گئے تھے۔ ان کو پتا ہے کہ ہم نے ان کو کیسے سینیٹر بنوایا تھا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو اس لئے ختم کر رہا ہوں چونکہ آپ نے فرمادیا ہے کہ آپ وہی بات کریں تو میں اسی لفظ سے دوبارہ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ خدا جانتا ہے کہ میں انتہائی ادب کے ساتھ آپ کا احترام کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا اور [*******] Thank you

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1583 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سندھو صاحب میرے بڑے محترم بھائی ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کا آغاز ہی conduct of Speaker پر اعتراض سے کیا ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جو الفاظ انہوں نے Chair سے متعلق کہے ہیں چاہے اچھے انداز میں کہے ہیں۔ انہوں نے بار بار کہا ہے کہ میں آپ کا احترام کرتا ہوں، میں آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ conduct of Chair کو question under لایا گیا ہے۔ میری استدعا ہو گی کہ اس کو expunge کر دیں۔ اس کے علاوہ ہمارے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ بے شک ریکارڈ پر رہے۔

جناب سپیکر: یہاں Chair کے بارے میں جو الفاظ کہے گئے ہیں۔ میں ان کو expunge کرتا ہوں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں۔ اگر میری کسی بات سے یا میرے کسی conduct سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج میں اس موضوع پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ یہ نظام قدرت ہے کہ کبھی اِدھر والے اُدھر اور اُدھر والے اِدھر ہوتے ہیں لیکن میں ایک چیز آپ کو categorically بتا رہا ہوں کہ کبھی بھی اور کوئی بھی چاہے دونوں اطراف میں سے کوئی بھی ہے وہ اپنے دل میں خیال مت لائے۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ میرا بہت پرانا سیاسی سفر ہے جو میں نے اپوزیشن میں بھی گزارا ہے اور حکومت میں بھی گزارا ہے۔ اس لئے ہم نے ہاؤس کے وقار کو بھی دیکھنا ہے، ہاؤس کو بھی چلانا ہے اور عزت اور احترام سے چلانا ہے۔ میں نے یہاں وہ دور بھی دیکھے جب ایجنڈے کی کاپیاں ایک دوسرے پر پھینکی جاتی تھیں۔ میں نے پھر پولیس کو بھی دیکھا جو ہاؤس کے اندر آئی اور ہاؤس کا تقدس پامال ہوا۔ میری ذات کا جہاں تک تعلق ہے تو میں آپ کی اچھی باتیں بھی میں برداشت کروں گا اور آپ کی بُری باتیں بھی برداشت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے I would not bring that situation کہ جس میں خدانخواستہ ہاؤس میں پولیس آئے، لوگ ہمارا مذاق اڑائیں اور ہمارا تقدس پامال ہو۔ I will try my level best کہ

میں نے آپ دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ میں آخر میں آپ سب سے ایک بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ جب میں order in the House کہتا ہوں تو چاہے حکومتی اراکین ہوں یا اپوزیشن کے اراکین ہوں۔ آپ سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ راجہ صاحب! آپ کو اپنے ممبران کو چُپ کرانا چاہئے۔ میں دو دن پہلے ہونے والے واقعے کو condemn کر رہا ہوں۔ میں اس کو بالکل اچھا نہیں سمجھ رہا لیکن مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں ہاؤس کو مزید چلاؤں گا تو خرابی ہو گی۔ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ کی بات کے بعد میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے کہہ رہا تھا کہ اب آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں لیکن ماحول اس طرح کا ہو گیا تھا جس طرح کہتے ہیں کہ " ایس تے مٹی پاؤ" ہم نے آگے چلنا ہے۔ ہم نے جمہوریت کو لے کر چلنا ہے۔ ہم نے جمہوری نظام کو لے کر چلنا ہے۔ ہم سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہم سب جمہوری نظام کا حصہ ہیں۔ اس ہاؤس میں کبھی بدمزگی بھی ہو سکتی ہے، تھوڑا بہت شور و غل بھی ہو سکتا ہے لیکن We have to move along with these bad tastes and good tastes اب ہم سوالات لیتے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ہمارے فاضل دوست خلیل طاہر سندھو جو ہمارے Chief Whip بھی ہیں ان کی کل دل آزاری ہوئی تھی۔ راجہ صاحب نے بڑے اچھے انداز میں اس معاملے کو take up کیا اور معذرت بھی کی ہے۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ اسے اسی انداز میں wind up کر دیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ چودھری صاحب! ہمارا آپ کے لئے بلکہ سب کے لئے عزت و احترام کا رشتہ ہے۔ یہ سالہا سال سے چل رہا ہے۔ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر یہ تو ہوتا رہتا ہے لیکن اِدھر کے حضرات کا ایک point of view ہے کہ انہوں نے اپنی گورنمنٹ کا point of view دینا ہے اور اپوزیشن کے حضرات نے اپنے قائدین کا point of view سامنے لانا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ سب کی عزت اور احترام ہو اور ہم اچھے طریقے سے چلیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

تحاریک استحقاق بابت 20-2019 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی، جناب علی اختر!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" تحاریک استحقاق نمبر 25,17,6,1 بابت سال 2019۔ 29,26,13,8,6,3,2 بابت سال 2020۔ 26,25,24,19,18,17,16,6,4 بابت سال 2021 اور 25,24,23,21,19,18,17,14,12,9,7,6,2 بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30۔دسمبر 2022 کے تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" تحاریک استحقاق نمبر 25,17,6,1 بابت سال 2019۔ 29,26,13,8,6,3,2 بابت سال 2020۔ 26,25,24,19,18,17,16,6,4 بابت سال 2021 اور 25,24,23,21,19,18,17,14,12,9,7,6,2 بابت سال 2022 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 30۔دسمبر 2022 کے تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" تحاریک استحقاق نمبر 25,17,6,1 بابت سال 2019۔ 29,26,13,8,6,3,2 بابت سال 2020۔ 26,25,24,19,18,17,16,6,4 بابت سال 2021 اور 25,24,23,21,19,18,17,14,12,9,7,6,2 بابت سال 2022 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں
30-دسمبر2022کے تک توسیع کردی جائے۔
(تحریک منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، توسیع ہوگئی۔اب ہم سوالات لیتے ہیں۔پہلا سوال نمبر1271جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر2666ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے طریق کار اور زونز میں تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***2666: چودھری اختر علی:** کیا آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں پراپرٹی ٹیکس کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور کو کتنے زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(د) ہر زون میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں ان کا انچارج کون ہوتا ہے؟

(ہ) ہر زون سے سال19-2018کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(و) سب سے زیادہ ٹیکس کس علاقہ سے وصول ہوا؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے477ملازمین تعینات ہیں جبکہ پراپرٹی ٹیکس کے5دفاتر ہیں جو علی کمپلیکس بلڈنگ سیکنڈ فلور، 123ایمپرس روڈلاہور، ایکسائز اینڈ

ٹیکسیشن آفس فرید کوٹ روڈ بلڈنگ لاہور، M19-20 ماڈل ٹاؤن لاہور، 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ریلوے روڈ ریجونڈ میں واقع ہیں۔

(ب) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ ہر مالی سال کے آغاز میں تمام ٹیکس گزاران کو 30 ستمبر تک 5 فیصد رعائت کے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اگر کوئی ٹیکس گزار 5 فیصد رعائت سے مستفید نہ ہوتا ہے تو بعد ازاں ہر ماہ 1 فیصد سرچارج کے حساب سے اصل ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ یہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی پر پراپرٹی کی قرقی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے لاہور کو 18 زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) ہر زون میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور ان کے انچارج کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہر زون سے سال 19-2018 کے دوران وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) لاہور میں سب سے زیادہ ٹیکس زون نمبر 5 سے 615.981 ملین روپے وصول کیا گیا۔ اس زون میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان وغیرہ کے علاقہ جات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے جز(ب) کے جواب میں کہا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں جو ٹیکس ڈیفالٹر ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور جو آفیسرز ان ٹیکس ڈیفالٹرز کے خلاف ایکشن لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے اور کیا ان آفیسرز اور ان کے ماتحت لوگوں کے خلاف محکمہ نے کوئی ایکشن لیا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟ جی، نکئی صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے اب جو سوال کیا ہے یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں کیونکہ انہوں نے تعداد کا تو پوچھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس کے علاوہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ٹیکس گزار ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور جن لوگوں نے ٹیکس نہیں دیا کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ کے سوال میں یہ بات تھی؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ان کے سوال میں یہ بات نہیں تھی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! طریق کار بتا دیا گیا ہے۔ یہ جو سوال کر رہے ہیں وہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے لوگ ٹیکس دیتے ہیں، کتنے لوگ ٹیکس نہیں دیتے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ آپ نے اپنے سوال میں اصولاً یہ نہیں پوچھا۔ اس کے لئے چودھری صاحب آپ ایک نیا سوال کر لیں۔ آپ اتنی minute detail پوچھ رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: میرے خیال میں یہ محکمانہ سوال ہے اور اگر اس کی definition میں جائیں جو جز(ب) میں ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس میں definition تو نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس کی definition یہی بنتی ہے کہ ٹیکس گزاروں کی تعداد کتنی ہے، کتنے لوگوں نے ٹیکس دے دیا ہے اور کتنے لوگوں نے نہیں دیا؟ جس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کا طریق کار وضع کریں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ نے طریق کار ہی پوچھا ہے۔

چودھری اختر علی: منسٹر صاحب اس کا طریق کار بتا دیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے سوال کے جواب میں طریق کار بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے کیا طریق کار بتایا ہے کیونکہ آپ نے جواب میں Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 کا حوالہ دیا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے اِن کو بتایا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے PT-10 کے تحت نوٹس جاری کیا جاتا ہے، اُس کے بعد وصولی کی جاتی ہے اور جو شخص دو ماہ میں پراپرٹی ٹیکس نہیں دیتا اُس پر surcharge لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: پانچ فیصد رعایت بھی دی جاتی ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جو given time یعنی دو ماہ کے اندر ٹیکس جمع کروا دیتا ہے اُس کے لئے پانچ فیصد رعایت ہے لیکن جو لوگ دو ماہ میں ٹیکس نہیں دیتے اُس پر ایک فیصد surcharge لگتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ویسے اصولی طور پر یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اب آپ اتنی باریکیوں میں جا رہے ہیں کہ کون کون ٹیکس دے رہا ہے، کون نہیں دے رہا اور جو ٹیکس نہیں دے رہا اُس کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ آپ نے صرف طریق کار پوچھا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال 2019 کا ہے اور اب 2022 ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔

چودھری اختر علی: اب جو ground reality ہے اُس کا نہیں پتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی کر کے ایک منٹ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! ہم نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے حضرات شامل تھے اور کہا گیا تھا کہ سب بیٹھ کر ایک لائحہ عمل بنائیں گے۔ کمیٹی میں ملک ندیم کامران صاحب بھی تھے اور طاہر صاحب کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا کوئی طریق کار بنالیا ہے، اگر بنایا ہے تو explain کر دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر آپ کو یاد ہو تو ہم نے رپورٹ بھی ایوان میں پیش کر دی تھی۔ ہم نے طے یہ کیا تھا کہ 2018, 2019 اور 2020 کے سوالات نہیں لئے جائیں گے اور صرف 2022-2021 کے سوالات لئے جائیں گے۔ Now it's up to the Assembly Secretariat تو یہ 2019 کے سوالات کیوں لے آتے ہیں لہٰذا اب یہ سوالات نہیں لانے چاہئیں۔ ہم نے ممبران کو request کی تھی کہ اگر کوئی معزز ممبر اپنے سوال کو repeat کرنا چاہتا ہے تو وہ fresh question کر دے جس کو priority پر لیا جائے گا اور یہ طے ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس میں کوئی time limit رکھا گیا تھا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ طے ہو گیا ہے اور دوبارہ میٹنگ کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس بات پر consensus ہو گیا تھا کہ پرانے سوالات یعنی سال 2018, 2019, 2020 کے نہیں لیں گے جبکہ 2021 اور 2022 کے سوالات لیں گے لہٰذا اسمبلی سیکرٹریٹ صرف 2021 اور 2022 کے سوالات لائے۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ آج کے بعد 2019 کے سوالات نہ لائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جس طرح محترم راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ طے ہو گیا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو نہیں بلایا گیا۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے باقاعدہ جو رپورٹ پیش کی تھی اُس میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے مخدوم عثمان محمود موجود تھے جن کے دستخط موجود ہیں۔ گزشتہ اجلاس میں جب رپورٹ پیش ہوئی تو اُس وقت میرے بھائی

سندھو صاحب نے اعتراض اٹھایا تھا اور جو بات وہ ابھی کر رہے ہیں یہ پہلے کر چکے ہیں جس پر آپ نے کہا تھا کہ اگر انہیں کوئی اعتراض ہے تو بتائیں۔

جناب سپیکر: میں ابھی بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اُس کمیٹی میں کیا مخدوم صاحب ممبر تھے؟

جناب سپیکر: جی، مخدوم صاحب بالکل ممبر تھے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: ملک ندیم کامران صاحب کمیٹی کے ممبر تھے۔

جناب سپیکر: کیا یہاں مخدوم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟ کمیٹی میں ملک ندیم کامران صاحب بھی ممبر تھے۔ رانا صاحب! ہم ایسا کرتے ہیں کہ جو رپورٹ بنائی گئی ہے وہ آپ کے ساتھ share کر لیتے ہیں لہٰذا آپ اس کو دیکھ لیں اور اگر اس میں کوئی amendment کرنی ہے تو وہ بھی کر لیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب یہ بات clear ہو گئی ہے۔ بے شک اس کمیٹی میں خلیل طاہر سندھو، ملک ندیم کامران بھی بیٹھ جائیں اور سابق سپیکر رانا اقبال صاحب تجربہ کار ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں۔

رانا محمد اقبال خان: رپورٹ ہمیں فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی کمیٹی کی رپورٹ آپ کے ساتھ ابھی share کر دیتے ہیں۔ اب 2019 کے سوالات take up نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ جی، چودھری اختر علی! آپ اپنی بات کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز(و) کے متعلق میرا سوال تھا کہ لاہور میں سب سے زیادہ کس زون سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے؟ اس کا جواب آیا کہ زون 5 میں سب سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جس میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان اور دیگر علاقہ جات آتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ اِن علاقہ جات سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے وہ بلڈنگز اور پلازوں کی دکانوں کی measurement کے

حساب سے لیا جاتا ہے یا کوئی fix ٹیکس ہے؟ کیا floor wise یا measurement کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! measurement یعنی square fit کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شراب کشید کرنے کی فیکٹریوں کی تعداد اور ان کی سالانہ پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4165: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شراب کشید کرنے کی فیکٹریاں کتنی اور کہاں کہاں پر ہیں نیز سال 2018-19 میں ان کی سالانہ پیداوار کیا تھی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں صوبہ بھر میں شراب کی کھپت کے اعداد و شمار کیا ہیں؟

(ج) کیا مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر کوئی ایکسائز ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے، اگر ہاں تو کس حساب سے اور مذکورہ سال کے دوران کتنی رقم اس مد میں وصول کی گئی؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب میں شراب کشید کرنے کی صرف ایک فیکٹری میسرز مری بروری کمپنی لمیٹڈ، راولپنڈی ہے جس کی سال 2018-19 میں کُل پیداوار 2,336,954 LP گیلن تھی جس میں سے 571588.8 LP گیلن شراب پنجاب میں فروخت ہوئی۔

(ب) مذکورہ سالوں میں صوبہ بھر میں شراب کی کل کھپت 942,551 LP گیلن ہے۔

(ج) مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر ڈیوٹی 600 روپے فی LP گیلن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔ سال 19-2018 میں شراب پر ڈیوٹی 3,42,953,280 روپے وصول کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز **(الف)** کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں شراب کشید کرنے کی صرف ایک فیکٹری میسرز مری بروری کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی ہے۔ کیا اس کے علاوہ بھی کسی کمپنی کے پاس لائسنس ہے یا کوئی under process ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پنجاب میں کوئی under process ہے اور نہ کوئی اور کمپنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور کمپنی ہے اور نہ ہی under process ہے۔ صرف ایک ہی مری بروری کمپنی ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جی، ایک ہی مری بروری کمپنی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2671 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اُن کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3812 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہ ہیں لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: السلام علیکم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4116 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں منشیات کے تدارک کے لئے این جی اوز کے کام کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4116: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر میں منشیات کے عادی افراد کے لئے کوئی حکومتی ادارہ کام کر رہا ہے؟

(ب) منشیات کے عادی افراد کے لئے صوبہ بھر میں کون سی این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ان این جی اوز کا حکومت کے ساتھ کس حد تک تعاون ہے نیز ان کی کارکردگی رپورٹ پیش کی جائے؟

(ج) حکومت منشیات کی روک تھام اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کیسے عمل میں لاتی ہے؟

(د) کیا سکول اور کالج کے احاطوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف کوئی خاص حکمت عملی اختیار کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومتِ پنجاب کی طرف سے کوئی ہیلپ لائن بنائی گئی ہے جس پر کسی قسم کی اطلاع دی جاسکے یا متعلقہ معلومات حاصل کی جاسکیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) صوبہ بھر میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے محکمہ صحت اور محکمہ سوشل ویلفیئر کام رہے ہیں۔

(ب) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مختلف ادارے مثلاً اینٹی نارکوٹکس فورس، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ ٹھوس معلومات کی بنیاد پر منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ان کے خلاف FIR درج کرواتے ہیں۔

(د) تعلیمی اداروں میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کمیٹی جس کی صدارت منسٹر ہائر ایجوکیشن کرتے ہیں، کے ساتھ مختلف نمایاں سماجی شخصیات، ضلعی محکموں کے سربراہان اور عوامی نمائندے مل کر نوجوان نسل خصوصاً طلباء کو منشیات اور ان کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے اور مختلف مربوط غیر نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کر کے نوجوان نسل کی شمولیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں والدین کو بھی شریک کار کے طور پر شامل کیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد پر بھرپور توجہ دیں اور ناموافق توقعات استوار نہ کریں اور بچوں کی فطری میلان کے تحت پرورش و پرداخت کریں۔ ہر سال 26 جون کا دن

منشیات کے خلاف کے طور پر منایا جاتا ہے اور اس دن منشیات کے استعمال کے خلاف آگاہی کے لئے واک اور سیمینار بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ہ) متعلقہ محکمہ کی ویب سائٹ وغیرہ پر رابطہ کر کے کسی قسم کی اطلاع دی جا سکتی ہے اور معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ لاہور کے 120 مقامات ہیں جہاں سے منشیات بڑی آسانی سے میسر ہوتی ہے۔ محکمہ صحت اور سوشل ویلفیئر کس طرح یہ کام کر سکتے ہیں جبکہ پورا شہر منشیات کے نرغے میں ہے جس سے امیر و غریب کے بچے منشیات کا شکار ہو رہے ہیں؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر خصوصی توجہ کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ ہمارے محکمہ کے purview میں نہیں آتا بلکہ منشیات کے عادی افراد کی rehabilitation کا کام محکمہ سوشل ویلفیئر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ جو شکایت کر رہی ہیں آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالیں کیونکہ یہ sensitive issue ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جی، محترمہ تشریف لے آئیں تو میں اس کا کوئی حل بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4166 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب کی فراہمی اور چیکنگ کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

***4166: چودھری اختر علی:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے کچھ ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے، اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کو لائسنس L-2 جاری کئے ہوئے ہیں جن کی رُو سے یہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر ملکیوں کو حسبِ ضابطہ شراب فروخت کرتے ہیں، اگر ہاں تو وہ ضابطہ کیا ہے تفصیلاً بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کو شراب فروخت کے مجاز افراد کو پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں، اگر ہاں تو یہ پرمٹ کون جاری کرتا ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں میں شراب کی فروخت کی چیکنگ کرنے کے لئے کوئی افسران مقرر ہیں، اگر ہاں تو ان کے نام اور کب سے تعینات ہیں؟

(ہ) کیا ان ہوٹلوں میں سے کسی نے شراب کی فروخت میں حکومت کے قواعد کی خلاف ورزی کی، اگر ہاں تو سال 19-2018 میں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، ان کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں کچھ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ ان ہوٹلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ میسرز پرل کانٹینینٹل ہوٹل، لاہور

2۔ میسرز فورپوائنٹس بائی شیراٹن ہوٹل، لاہور

3۔ میسرز آواری ہوٹل، لاہور

4۔ میسرز ایمبیسڈر ہوٹل، لاہور

5۔ میسرز فلیٹیز ہوٹل، لاہور (جو کہ معطل ہے)

6۔ میسرز یونیکارن پریسٹیج ہوٹل، لاہور (تجدید کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے)

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ حد آرڈر 1979 کے تحت مذکورہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر مسلم غیر ملکیوں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں جن کے پاس بالترتیب پرمٹ PR-I اور پرمٹ PR-II ہوتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ حد آرڈر 1979 کے تحت مذکورہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر مسلم غیر ملکیوں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں جن کے پاس بالترتیب پرمٹ PR-I اور پرمٹ PR-II ہوتے ہیں جو کہ ہر ضلع کا Prohibition Officer حد آرڈر 1979 کے تحت جاری کرتا ہے جس کی بنیادی شرائط درج ذیل ہیں۔

1۔ غیر مسلم پاکستانی جس کی عمر 21 سال ہو۔

2۔ غیر مسلم غیر ملکی جس کے پاس اصل پاسپورٹ اور پاکستان میں قیام کا ویزہ ہو۔

(د) مذکورہ ہوٹلوں پر براہِ راست کوئی ایکسائز آفیسر یا اہلکار تعینات نہ ہے تاہم فیسوں اور taxes کی وصولی کے لئے ضلع لاہور میں دو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ فیصل شہزاد تاریخ تعیناتی 25.09.19

2۔ سفیر عباس تاریخ تعیناتی 25.09.19

(ہ) مذکورہ ہوٹلوں نے سال 19-2018 کے دوران ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے قواعد و ضوابط کی کوئی خلاف ورزی نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے متعلق ہے۔ لائسنس L-2 کے تحت جو ہوٹل شراب فروخت کرتے ہیں اُن کی تعداد انہوں نے چھ بتائی ہے۔ جن ہوٹلوں کو

لائسنس دیئے گئے ہیں کیا اُن کی documentation پر دیئے گئے ہیں یا throughout پرانے لائسنس ہی چلے آ رہے ہیں اور کیا بغیر renewal کے ہر سال لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے نیز لائسنس جاری کرنے کی اتھارٹی کون ہے؟ منسٹر صاحب اس کی تشریح فرما دیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): ڈی جی ایکسائز کے پاس لائسنس جاری کرنے کی اتھارٹی ہے لیکن لائسنس پرانے چل رہے ہیں جبکہ کوئی نیا جاری نہیں کیا گیا۔ ایک لائسنس جاری کیا گیا تھا جس کا ہائی کورٹ میں stay چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ پرانے لائسنس ہی چل رہے ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جی، پرانے ہی چل رہے ہیں اور ہر سال اِن کی renewal ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: لائسنس کی توسیع ہوتی ہے اور ڈی جی ایکسائز اس کی اتھارٹی ہیں۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر: میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ ان ہوٹلوں میں غیر مسلم پاکستانی اور غیر ملکی غیر مسلم لوگ جن کے پاس شراب کا پرمٹ PR-I اور پرمٹ PR-II ہوتے ہیں۔ ان PR-I اور PR-II پرمٹ کے تحت ہوٹل ان کو شراب فروخت کرتے ہیں۔ لیکن میرے مشاہدے کے مطابق لاہور کے ان پانچ ہوٹلوں کے باہر رات 10-9 بجے کے بعد ہوٹل ہی کے ملازم Excise Department کے ساتھ مل کر کسی بھی عام شہری کو شراب فروخت کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کے اوپر محکمہ کی طرف سے کوئی check and balance ہے؟ محکمہ کی طرف سے کوئی force اس کو check کرتی ہے اور کوئی محکمہ کو monthly report submit کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Point of Personal Explanation

جناب سپیکر: خلیل طاہر صاحب! منسٹر صاحب پہلے بات کر لیں پھر آپ بات کر لینا جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جو black-marketing ہوتی ہے اس کا کوئی record نہیں ہوتا اگر کوئی چوری چھپے شراب بیچتا ہے تو اس

میں محکمہ کا کوئی قصور تو نہیں ہے۔ لیکن جتنی بھی factory سے consignment آتی ہیں اس کا check and balance ہوتا ہے اور باقاعدہ record maintain کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں میرا Point of Personal Explanation یہ ہے۔ کہ غیر مسلم کو شراب کے پرمٹ دیئے جاتے ہیں۔ انتہائی ادب واحترام کے ساتھ میں نے پہلے بھی راجہ بشارت صاحب کی موجودگی میں یہ بات کی تھی لیکن انہوں نے مجھے کسی ایک وجہ سے منع کر دیا تھا میں چپ ہو گیا تھا ان کو یاد ہو گا۔ آج بھی میں یہ کہتا ہوں قرآن پاک جو ہماری آخری کتاب ہے اس میں بھی شراب ممنوع اور حرام ہے۔ اس طرح بائبل مقدس میں بھی شراب حرام ہے۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر صاحب! بائبل میں بھی شراب حرام ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، بائبل میں بھی حرام ہے۔ بائبل میں لکھا ہوا ہے خداوند نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا اور زنا کرنے والا خدا کی بادشاہی یعنی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ حرام کا ایک قطرہ اگر حلال میں پڑ جائے تو سارا کچھ حرام ہو جاتا ہے۔ راجہ بشارت اور آصف نکئی صاحب سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اس شراب کا tax ہمارے federal budget میں شامل ہوتا ہے۔ وہ بجٹ اٹھارویں ترمیم سے پہلے بھی اور بعد میں بھی صوبوں کو بھی ملتا ہے اس سے صدر پاکستان، sweeper اور speaker سب تنخواہ لیتے ہیں تو کیا ہم سارے حرام کھا رہے ہیں نعوذ باللہ سر آپ بھی اس میں سے تنخواہ لیتے ہیں اور ہم سب بھی میرے سمیت اس میں سے تنخواہ لیتے ہیں۔ لہٰذا حرام کا ایک قطرہ حلال میں پڑ جائے تو سب کچھ حرام ہو جائے گا۔ خدا کے لئے میں اپنے بھائیوں کو بھی کہتا ہوں یہ ہم پر نہ تھوپا جائے۔ 1979 میں ایک aristocrat شراب آتی تھی India سے تو اس وقت کے مرد مومن مرد حق جس نے historical dishonesty کی اس نے Federal Secretary Punjab سے کہا کہ آپ Christians کو پرمٹ دے دیں اس کے متعلق کسی سے پوچھا بھی نہیں گیا اور لوگوں کو پرمٹ دے دیئے گئے whatever جو بھی ہوا لیکن آج میں دوبارہ نکئی صاحب آپ سے اور department سے

request کر رہا ہوں۔ ایک تو میرے سمیت جتنے بھی male members ہیں ان سب کا test کروایا جائے اور ان سب کو اسلامی سزا دی جائے لہٰذا آج کے بعد یہ سوال نہ آئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا رہا تھا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ is great اللہ اکبر۔ میری یہ آپ سے humble submission ہو گی ہم سب unanimously میرے بھائی گل صاحب، یعقوب صاحب اور حبکوک صاحب اور دوسرے بھائی بھی بیٹھے ہیں خدا کا واسطے یہ کلنک کا ٹیکہ اور بدنامی کا ٹیکہ ہمارے سر سے اُتار دیں۔ نکئی صاحب سے request کرتا ہوں کہ اس حرام tax کو ہم نہ کھائیں آپ ریاست مدینہ کہتے ہیں اور ریاست مدینہ میں حرام نہیں کھایا جاتا اور دوسرا جتنے بھی male members ہیں سب کے نام میں دے دیتا ہوں ان سب کے test کروایں جس کا test positive آئے اس کو کوڑے مارے جائیں جو اسلامی سزا ہے۔ جو بھی یہ شراب پیتا ہے شراب فروخت کرتا ہے۔ لیکن ہمارے minorities کے نام پر یہ جو شراب کے پرمٹ کا کاروبار ہے یہ میں آپ سے humble submission کرتا ہوں اس کو بند کر دیا جائے اور دوسرا انہوں نے Ramada Hotel and Royal Swiss Hotel کو بھی license دیا ہوا ہے ان کا نام یہ بھول گئے ہیں۔ نکئی صاحب آپ کے department نے آپ کو جواب غلط دیا ہے۔ پیر بوگے شاہ کے بیٹے سے انہوں نے 50 کروڑ روپے کھائے تھے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں دو مختصر سی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میرے بھائی نے اپنے مذہب کے حوالے اور اپنی کتاب کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ "شراب حرام ہے" ہم مان لیتے ہیں لیکن یہاں پر لفظ لکھا ہوا ہے" غیر مسلم" غیر مسلم صرف Christianity نہیں ہیں، پہلی بات۔

جناب سپیکر: صرف Christian نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ) جناب سپیکر! یہ صرف غیر مسلم Christian نہیں ہیں بلکہ باقی لوگ بھی ہیں۔ دوسرے نمبر پر غیر ملکی بھی جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے لئے یہ کیا جاتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ میرے محترم بھائی نے کہا کہ "حرام کا قطرہ شامل کیا جاتا ہے" تو میں آپ کے توسط سے ان تک یہ بات پہنچانا چاہوں گا، کیونکہ انہوں نے کہا کہ کہ Federal tax ہے جو کہ Federal Government کی طرف سے آتا ہے تو حرام کا قطرہ آپ شامل کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آئیں چونکہ آپ کی Federal Government ہے تو حرام کا قطرہ کیوں شامل کر رہے ہیں۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس ایوان میں ہندو، سکھ اور Christian مذاہب کے لوگ بھی بیٹھے ہیں تو اگر کسی بھی مذہب میں شراب حلال ہے تو ہم اسے بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ شراب کسی بھی مذہب میں حلال نہیں ہے جس کا شاید راجہ صاحب کو پتہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! پہلے آپ راجہ صاحب کا جواب سُن لیں پھر آپ اپنی بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب وفاق یا صوبہ کی بات نہ کریں کیونکہ پاکستان کے اندر ہر مذہب میں شراب حرام ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں اور راجہ صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے اپنی طرف سے تو کچھ بھی نہیں کہا۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر احتجاج کے لئے کھڑے ہو گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔ میں صرف اس بات کو

refer کر رہا ہوں جو میرے بھائی نے کی ہے۔ میرے بھائی نے کہا ہے کہ یہ Federal tax ہے جو کہ Federal Government کی طرف سے آتا ہے۔ شراب پر وہ ٹیکس لگاتے ہیں جو کہ Provincial Governments کو آتا ہے تو Provincial Government سے ہم سب تنخواہیں بھی لیتے ہیں اور ہماری کمائی میں حرام شامل ہو رہا ہے۔ یہی انہوں نے کہا ہے تو میں ان سے یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ آئیں ہم ان لوگوں کی مذمت کریں جو آج آپ کو حرام کھلا رہے ہیں کیونکہ Federal Government ان کی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ساڑھے تین سال تک تو عمران خان کی حکومت تھی تو ہم عمرانی حکومت کے ساڑھے تین سال تک حرام کھانے کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! طارق گل صاحب نہ صرف خود شراب پیتے ہیں بلکہ یہ فروخت بھی کرتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! Federal Government ان کی ہے تو یہ حرام کھلا رہے ہیں کیونکہ اب تو عمران خان کی Government نہیں ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! یہ مقدس ایوان ہے جہاں پر میں کھڑے ہو کر چیلنج کرتا ہوں کہ میرا ابھی ٹیسٹ کروایا جائے اگر اس میں ایک قطرہ بھی شراب نکلا تو میں خود کو شوٹ کر لوں گا اور رانا شہباز صاحب کا بھی ٹیسٹ کروایا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے
احتجاج کرتے ہوئے جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آ گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر رانا محمد اقبال خان اور چودھری محمد اقبال معزز اقلیتی
ممبران حزب اختلاف کو واپس اپنی نشستوں پر لے آئے)

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کسی کا میڈیکل ٹیسٹ نہیں کروا سکتی۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! شکریہ، میں خلیل طاہر سندھو کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی شراب پیئے یا فروخت کرے لیکن اس کے ساتھ جو غیر مسلم نتھی کیا جاتا ہے خدارا! اسے ختم کریں۔ جس جگہ پر لکھا ہے غیر ملکی تو غیر ملکیوں کے ساتھ بھی غیر مسلم غیر ملکی لکھا ہوا ہے۔ یہ لعنت کیوں ہمارے منہ پر پھینکی جارہی ہے؟ میری گزارش ہے کہ غیر مسلم کا لفظ ختم کر دیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ جو مرضی پیئے یا فروخت کرے، قانون جانے اور وہ جانے تو لہٰذا ہمارے مذہب کو بدنام نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! میری اک ہور وی گل سُن لو کہ اس ہاؤس دے وچ سکھ دوست وی بیٹھے نیں، اس ہاؤس دے وچ ہندو دوست وی بیٹھے نیں تے اس ہاؤس دے وچ Christian دوست وی بیٹھے نیں۔ کوئی بالکل حمایت نئیں کرے گا کیونکہ کسے دے مذہب وچ شراب پین دی اجازت نئیں اے۔ میں خلیل طاہر سندھو صاحب نوں request کراں گا کہ اک قرارداد پیش کر دین جیدی ہاؤس حمایت کرے کہ ایہدے نالوں لفظ "غیر مسلم" حذف کر دتا جاوے سانوں بالکل کوئی اعتراض نئیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات بڑی جائز ہے۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ راجہ صاحب توں بعد سردار جی تُسی اپنی گل کر لینا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، بات یہ ہے کہ میں اس بات کو اُلجھانا نہیں چاہ رہا بلکہ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ جن

خیالات کا اظہار خلیل طاہر سندھو صاحب نے کیا ہے۔ انہوں نے Federal Government کا خود ذکر کیا۔ میں نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے نہیں کیا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب عمران خان کی حکومت نہیں ہے بلکہ میاں شہباز شریف کی حکومت ہے۔ یہ معزز ایوان Federal Government کے اس Act کو condemn کرتا ہے اور اگر وہ وہاں پر قانون میں ترمیم لے آئیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آخری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ جو آج یہاں پر کھڑا ہوا ہے تو یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ سے جب بھی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے سوالات ہوتے ہیں تو یہ مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہمارا Provincial بجٹ آتا ہے تو اس میں ایک " head افیون" ہے Opium کے حوالے سے ٹیکسیشن کا ہمارا ایک head ہے جس پر اعتراض شروع ہو جاتا ہے حالانکہ افیون ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ بہر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمارے Christian بھائی جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں یا ہمارے دوسرے غیر مسلم بھائی جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس کو ختم کیا جائے تو وہ پرائیویٹ ممبر کے طور پر بل لے آئیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی اپنی کمیونٹی ان کے ساتھ کھڑی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم اس حوالے سے ایک بل لے کر آئیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔ ہم اس حوالے سے بل لائیں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، بالکل یہ بل لائیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ سندھو صاحب! آپ بل لے آئیں تو یہ بات ختم ہوتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ پرائیویٹ بل لائیں تو ان کی اپنی کمیونٹی ان کے ساتھ نہیں کھڑی ہو گی۔ مجھے پتہ ہے کہ جب ہم بل لائیں گے اور واقعی راجہ صاحب ہماری کمیونٹی کو ہمارے ساتھ نہیں کھڑا ہونے دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہندر پال سنگھ صاحب!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! شکریہ، میرے خیال میں راجہ بشارت صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن ایک چیز ہے کہ پاکستان میں شروع سے ہی یہ چیز چل رہی ہے کہ اقلیتوں کے نام پہ شراب کے لائسنس جاری ہوتے ہیں۔ ہمارے کئی سکھ بھائیوں نے بھی لائسنس جاری کروائے ہوئے ہیں اور کئی مسیحی برادری کے لوگوں نے بھی لائسنس جاری کروائے ہیں لیکن ہمارے مذہب میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اگر اس کی اجازت اسلام میں نہیں ہے تو ہمارے مسلمان بھائی کے نام پر شراب کا لائسنس جاری نہیں ہو سکتا تو پھر ہمارے مذہب کو بھی دیکھنا چاہئے کیونکہ اگر ہمارے مذہب میں اجازت نہیں تو ہمارے نام پر بھی وہ لائسنس جاری نہیں ہونا چاہئے۔ یہ میری ایک گزارش ہے کہ کم از کم ہمارا نام use نہ ہو کیونکہ اس سے ہمارے "گروؤں" کی بے ادبی ہوتی ہے کہ جب انہوں نے اجازت نہیں دی تو اس طرح سے ہمارا نام استعمال نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ ساری بحث تو آپ کے سوال کی وجہ سے ہی تو شروع ہوئی ہے۔ (قہقہہ)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بڑی دُوررس بحث ہوئی ہے اور پارلیمنٹ کے اندر ایسی بحث ہونی چاہئے کیونکہ بحث پارلیمنٹ کا حُسن ہے تو اِسے ہونا چاہئے۔ اسے لفظوں میں ہونا چاہئے لیکن کسی کے مذہب کو پامال اور criticize نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مذہب پر کسی نے criticize نہیں کیا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ہمارے لئے سب اہم ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جُز (ب) میں ہے کہ ایک لائسنس شراب فروخت کرنے والے کا ہے اور دوسرا شراب خریدنے والے کا۔ یہاں PR-I اور PR-II لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! PR-I پاکستانیوں کے لئے ہے اور PR-II غیر پاکستانیوں کے لئے ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ چیلنج کر لیں۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ میں نے غلط جواب دیا ہے یہ چیلنج کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں۔ The Prohibition (Enforcement of Hadd) Order 1979, Article (3), (4), (5), (16), (17) and (22) ہے یہاں ان کے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں یہ اُن سے پوچھ لیں۔اِس کی یہ تعریف نہیں ہے جو میرے بھائی نکئی صاحب فرما رہے ہیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر!اگر یہ تعریف نہیں ہے تو یہ چیلنج کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے چیلنج کر دیا ہے۔ویسے منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں میں ان کو کیسے چیلنج کر سکتا ہوں لیکن چونکہ میں ایک lawyer بھی ہوں اس لئے کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آخر خلیل طاہر سندھو صاحب وکیل بھی ہیں۔

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انہوں نے ایک وتیرہ بنایا ہوا ہے کہ یہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اور طاہر سندھو صاحب اکٹھے بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ابھی بھی آپ کا سوال ہے؟ کافی ہو گیا ہے، بس کر دیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4167 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈی جی ایکسائز کے دفاتر اور کرایہ کی مد میں ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

***4167: چودھری اختر علی:** کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں اگر ہاں تو کہاں کہاں، ان کے نام اور ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے تفصیلات بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچوں کے دفاتر ہیں اگر ہاں تو یہ دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے نام اور ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی)

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچ کے دفاتر ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں دریافت کیا تھا کہ ڈی جی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں ان کا ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جاتا ہے؟ انہوں نے لاہور کے دفاتر کا کرایہ تقریباً 34 لاکھ روپیہ بتایا ہے اور سرکاری بلڈنگز اِس کے علاوہ ہیں۔ بہت بڑے بڑے سیکرٹریٹ ہیں جو ایکڑوں میں پھیلے ہوئے ہیں کیا منسٹر صاحب اِن چھوٹے چھوٹے دفاتر کو جو لاہور میں پھیلے ہوئے ہیں ڈی جی صاحب کے ایک سیکرٹریٹ میں merge کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو اور پنجاب گورنمنٹ کا کرایہ بھی بچ سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سے لوگوں کو سہولت ہے اور اُن کی دہلیز تک کام ہوتا ہے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جو گلبرگ کا رہائشی ہے وہ بھی یہاں آئے، مانگامنڈی والا بھی یہاں آئے اور رائیونڈ والا بھی یہاں آئے۔ ہم نے ان دفاتر کو scattered رکھا ہوا ہے تاکہ یہ لوگوں کے گھر کے قریب ہوں اور اُن کو سہولت ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! نکئی صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں اور یہ پرانے پارلیمنٹرین ہیں۔ یہ سرکاری دفاتر لاہور کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے ہیں جبکہ ڈی جی صاحب اپنے سیکرٹریٹ میں شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے بیٹھتے ہیں۔ جو سرکاری دفاتر لاہور کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے ہیں اگر آپ اِن چھوٹے چھوٹے دفاتر کو اس میں merge کر دیں تو حکومت کو فائدہ ہو گا۔ یہ میری تجویز ہے اگر یہ اس پر عمل کریں گے تو ان کا ہی فائدہ ہو گا میں ان کی ہی بھلائی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ جو شخص جلو موڑ سے چلتا ہے وہ علی کمپلیکس میں آتا ہے۔ جلو موڑ کہاں ہے اور علی کمپلیکس کہاں ہے۔ اس کے برعکس جو نزدیک ترین سیکرٹریٹ بنے ہوئے ہیں ان میں ایک گلبرگ میں ہے، فیصل ٹاؤن میں ہے، شادمان میں بہت بڑا سیکرٹریٹ ہے، فرید کورٹ ہاؤس میں بھی بہت بڑا سیکرٹریٹ ہے اور اسی طرح دو اور بھی ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے دفاتر جو درجنوں کے حساب سے ہیں جن کا لاکھوں روپیہ کرایہ جاتا ہے کیا وہ اِن میں merge ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جو میرے دوست بتا رہے ہیں اصل میں یہ دفاتر ضرورت کے تحت بنائے جاتے ہیں۔ بے شک ڈی جی ایکسائز کا دفتر بہت بڑی بلڈنگ میں ہے لیکن یہ دیکھیں کہ وہاں کتنا عملہ بیٹھا ہوا ہے۔ جیسے ڈی ایچ اے میں ہم نے جگہ لے کر علیحدہ آفس بنا دیا ہے اور رینٹ ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح جہاں جہاں availability ہو رہی ہے وہاں ہم کر رہے ہیں لیکن یہ دفاتر عوام کی سہولت کے لئے بنائے جاتے ہیں عیاشی کے لئے نہیں بنائے جاتے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ پورے لاہور میں جو مختلف دفاتر بنائے ہوئے ہیں وہ اس وجہ سے بنائے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو ایک جگہ پر نہ آنا پڑے۔ ماشاءاللہ لاہور بھی دیکھیں کہ قصور اور شیخوپورہ تک پھیل چکا ہے کیونکہ آبادیاں بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے مختلف localities میں دفاتر ہیں جو لوگوں کی سہولت کے لئے ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ چلا رہے ہیں یہ معاملہ اِن کی صوابدید پر ہی چھوڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ یہ سوال میں اس لئے کر رہا ہوں کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی ایک بہت بڑی category ہے جس کو Motor Vehicle Branch کہتے ہیں اور انہوں نے مختلف شعبہ جات کا تمام ریکارڈ computerized کر دیا ہے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے online system وضع کیا ہوا ہے پھر بھی Motor Vehicle کے دفاتر بھی کرائے پر ہیں۔ اتنی سہولت ہونے کے باوجود بھی وہ دفاتر کرائے پر ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چودھری صاحب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ یہ کب سے کرائے پر ہیں اور آپ نے یہ کرائے والا کام کیوں شروع کیا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ جیسے ڈی ایچ اے میں Motor Vehicle Branch کو ختم کر دیا ہے اِسی طرح جہاں جہاں ضرورت نہیں ہو گی اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ ویسے بھی سب online ہو رہا ہے تو آہستہ آہستہ شاید دفتر ختم ہو جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو آپ نے کرائے پر شروع کیا ہے یا یہ سالہا سال سے کرائے پر ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ دفاتر پہلے سے ہی کرائے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کوشش کریں کہ اس کو جلدی کر دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس و دیگر ٹیکسز کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***1271: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس ادا کرتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی ریکوری ہوئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ میں 18-2017 اور 17-2016 میں کتنا لگژری ٹیکس جمع ہوا ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں سینما گھروں / تھیٹرز سے کتنا ٹیکس موصول ہوتا ہے اور کس کس تھیٹر و سینما سے کتنی آمدن موصول ہو رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس ادا کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل ٹیکس گزاران پراپرٹی ٹیکس	21401
کل ٹیکس گزاران پروفیشنل ٹیکس	17710

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ریکوری
1-	2015-16	9,51,71,953

2۔ 2017-18 10,95,39,045

میزان 20,47,10,998

(ج) صوبہ میں 17-2016اور18-2017میں جمع شدہ لگژری ٹیکس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام سینما ہال مورخہ 18اکتوبر2013 سے 31دسمبر2016تک انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ تھے اس کے علاوہ تمام نئے تعمیر شدہ سینماہالز کو5سال کے لئے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن تاحال سینماہالز سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی شروع نہ ہو سکی ہے جبکہ تھیٹرز پر 20فیصد کی شرح سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں تھیٹرز سے وصول ہونے والی انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی از جولائی 2018تافروری2019کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فرینڈز تھیٹر 2,94,500روپے

2۔ میرین تھیٹر 3,35,000روپے

گاڑیوں کی رجسٹریشن اور نمبر پلیٹس کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***2671:جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت وقت نے عوام الناس کی سہولت کیلئے DATA EMBEDDED CARDکے نام سے گاڑیوں کی رجسٹریشن کا عمل دسمبر2018سے شروع کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ DATA EMBEDDED CARDکے تحت اجراء رجسٹریشن کارڈز کافروری2019سے شارٹ فال شروع ہوا جبکہ عوام الناس سے -/530 روپے فیس کی مد میں بھی وصول ہو چکے ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مارچ2019سے دفاتر سے نمبر پلیٹس بھی غائب ہیں اور سپلائی ٹھیکیدار کنٹریکٹر بھی بھاگ چکا ہے اور سفارش کی بنیاد پر Priorityدی جاتی ہے جس سے صوبہ کے عوام دربدر اور پریشان ہیں؟ اور دو سے تین سیریل شارٹ ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک سندھ گورنمنٹ کی طرز پر نمبر پلیٹس Provisional یا Permanent بنیاد پر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور DATA EMBEDDED CARD رجسٹریشن کارڈز کب تک فراہم کر دیئے جائیں گے مکمل حالات وواقعات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت وقت نے دسمبر 2018 سے DATA EMBEDDED CARD کا اجراء کیا ہے۔

(ب) کچھ مالی اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر DATA EMBEDDED CARD کے اجراء میں تعطل آیا جس پر قابو پا لیا گیا ہے اور گاڑی مالکان کو DATA EMBEDDED CARD کے اجراء کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

(ج) نمبر پلیٹس کے اجراء کے لئے گذشتہ کنٹریکٹ اپنی مدت مکمل کر کے ختم ہو چکا ہے لہٰذا گاڑیوں کے مالکان کو نمبر پلیٹس جاری نہیں کی جا رہیں۔ تاہم محکمہ ہذا جلد از جلد نئے کنٹریکٹ کے لئے کوشاں اور پُر اُمید ہے۔ مزید بر آں سفارش کی بنیاد پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دی جا رہی۔

(د) محکمہ ہذا مستقل بنیادوں پر سکیورٹی فیچرڈ نمبر پلیٹس اجراء کے لئے جلد کام مکمل کر لے گا۔ DATA EMBEDDED CARD کا اجراء کر دیا گیا ہے اور مالکان کو ہنگامی بنیادوں پر انکے گھروں پر اس کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*3812: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے اگر ہاں تو ہر گاڑی کی الگ الگ فیس وصولی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اب تک کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری ہو چکے ہیں جن گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہیں ہو سکے ان کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سمارٹ کارڈ کی فیس کیا ہے ہر گاڑی کی فیس کارڈ الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں مذکورہ کارڈ کے اجراء کے لئے ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فوری سمارٹ کارڈ جاری کرنے اور جان بوجھ کر تاخیر کرنے والے افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس ہارس پاور کے مطابق وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل گاڑی	رجسٹریشن فیس
1۔	موٹر سائیکل، رکشہ، ٹرک، ٹریکٹر، بس	گاڑی کی قیمت کا 1 فیصد
2۔	1000-CC تک	گاڑی کی قیمت کا 1 فیصد
3۔	1000-CC سے 1500-CC سے کم	گاڑی کی قیمت کا 2 فیصد
4۔	1500-CC سے 2000-CC سے کم	گاڑی کی قیمت کا 3 فیصد
5۔	2000-CC سے کم	گاڑی کی قیمت کا 4 فیصد
6۔	کمبائین ہارویسٹر، رگ، فارک لیفٹر، روڈ رولر، ایکسکی ویٹر، سیوریج کلیننگ پلانٹ وغیرہ	300 روپے
7۔	ایمبولینس وغیرہ	100 روپے

(ب) سمارٹ کارڈ کا اجراء دسمبر 2018 سے شروع ہوا۔18 دسمبر 2018 سے 28 جولائی 2020 تک سمارٹ کارڈ کے حصول کے لئے 26,83,283 درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ 18,47,692 سمارٹ کارڈ جاری کئے جا چکے ہیں تاخیر کی وجوہات میں کورونا وائرس کی وجہ سے درآمدی مصنوعات پر پابندی، لاک ڈاؤن کی وجہ سے دفاتر کی بندش اور کارڈ پرنٹ کرنے والی مشین میں تکنیکی خرابی شامل ہیں۔

(ج) گاڑیوں کی تمام کیٹگریز کے لئے سمارٹ کارڈ کی فیس مبلغ -/530روپے ہے۔ سمارٹ کارڈ کی تیاری کا کام پنجاب پروکیورمنٹ رولز کے مطابق آؤٹ سورس کیا گیا ہے۔ سمارٹ کارڈ کی ڈیمانڈ اور سپلائی خودکار نظام کے تحت ہوتی ہے محکمہ کے افراد صرف تیار شدہ کارڈ وصول کرتے ہیں۔

(د) سمارٹ کارڈ کے اجراء میں ہونے والی تاخیر میں کوئی انسانی غفلت اور لاپروائی شامل نہ ہے تاہم سمارٹ کارڈ کا اجراء ہنگامی بنیادوں پر کیا جا چکا ہے۔ تمام کارڈز گاڑیوں کے مالکان کے دیئے گئے پتہ پر ارسال کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی Back-log کا خاتمہ ہو جائے گا۔

صوبہ میں گاڑیوں کی نمبر پلیٹس / سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*5212: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک پچیس لاکھ گاڑیوں کی نمبر پلیٹس التوا کا شکار ہیں نمبر پلیٹ شہریوں کو مہیانہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کے مذکورہ مد میں تقریبا تین ارب روپے محکمہ نے ہڑپ کر لئے ہیں اور شہری مذکورہ دفتروں کے چکر لگانے پر مجبور ہیں نہ تو نئی گاڑیوں کی نمبر پلیٹس اور نہ ہی سمارٹ کارڈ ایشو ہو رہے ہیں اور نہ ہی پرانی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ رقم وصول کرنے کے باوجود بنائے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نمبر پلیٹس کے زیادہ روپے وصول کر کے محکمہ کم ریٹ پر پرائیویٹ کمپنیوں سے نمبر پلیٹس بنواتے ہیں نیز یکم اگست 2018 کو موٹر سائیکل، کار، بس، ٹرک وغیرہ کی نمبر پلیٹ کا ریٹ کیا تھا اور یکم جولائی 2020 سے کتنا وصول کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ نمبر پلیٹس کی فراہمی ہی رکاوٹ بننے والے افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور عوام کا تقریبا تین ارب روپے جو مذکورہ محکمہ نے ہڑپ

کر رکھے ہیں انہیں واپس کرنے یا نئی و پرانی گاڑیوں کی نمبر پلیٹس اور سمارٹ کارڈ کی جلد فراہمی یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ مکمل طور پر درست نہ ہے تاہم 2019 کے اوائل سے پرائیویٹ گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹس فراہم نہیں کی جا سکیں ہیں اور یہ تعداد سولہ لاکھ کے قریب ہے۔ نمبر پلیٹس کی فراہمی میں تاخیر کی بنیادی وجہ نئے معاہدے میں پیش آنے والی تکنیکی اور قانونی پیچیدگیاں رہی ہیں تاہم ان پیچیدہ عوامل پر قابو پا لیا گیا ہے اور گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ بنیادوں پر معاہدہ حتمی مراحل میں ہے جس کے بعد التواء شدہ نمبر پلیٹس کی فراہمی کو جلد از جلد یقینی بنایا جا سکے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ آنے والے چند ہفتوں میں معاہدہ ہونے کے بعد گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹس ان کے دیئے گئے پتا پر ارسال کر دی جائیں گی۔

سمارٹ کارڈ کے اجراء میں کورونا وائرس (COVID-19) کے باعث درآمدات میں تعطل پیدا ہوا تھا جس پر اب قابو پا لیا گیا ہے اور سمارٹ کارڈ کا اجراء یقینی بنایا جا رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ نمبر پلیٹس کی قیمت مروجہ نظام کے مطابق حکومت سے منظور شدہ ہے اور اس کی قیمت میں کوریئر کے علاوہ دیگر سروس چارجز اس میں شامل ہیں۔

موٹر سائیکل اور رکشہ کی نمبر پلیٹس کی قیمت مبلغ -/750 روپے جبکہ دیگر گاڑیوں کی نمبر پلیٹس کی قیمت مبلغ -/1200 روپے ہے جن کی قیمت میں 2014 کے بعد سے کوئی ردوبدل نہ کیا گیا ہے۔

(د) نمبر پلیٹس کے اجراء میں تاخیر قانونی اور انتظامی پیچیدگیوں کے باعث پیش آئی جس میں انسانی کوتاہی اور غفلت کا عمل دخل نہ تھا تاہم اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا گیا ہے اور آنے والے چند ہفتوں میں معاہدے کی تکمیل کے بعد گاڑیوں کے مالکان کو نمبر پلیٹس کی فراہمی کا آغاز کر دیا جائے گا اور یہ محکمہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

فیصل آباد: محکمہ ایکسائز کے دفاتر اور ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***6128: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں ان میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جارہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین عہدہ وگریڈوار کام کررہے ہیں ان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر تعینات ہیں کتنے ملازمین ہوٹلوں سے ٹیکس وصولی پر تعینات ہیں کتنے ملازمین گاڑیوں کے ٹیکس ورجسٹریشن ٹیکس وصولی کا کام سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ضلع سے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی آمدن ہوئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ایک مرکزی دفتر ہے جو کہ سول لائنز نزد باغ جناح واقع ہے۔ اس کے علاوہ چک جھمرہ، جڑانوالہ، تاندلیانوالہ، سمندری اور ڈجکوٹ میں ذیلی دفاتر واقع ہیں۔ مرکزی دفتر میں پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس اور ایکسائز سے متعلقہ امور نمٹائے جاتے ہیں جبکہ ذیلی دفاتر میں صرف پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس سے متعلقہ امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی عہدہ / گریڈوار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر 95 ملازمین تعینات ہیں۔ یہی ملازمین ہوٹلوں سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ گاڑیوں کے ٹیکس ورجسٹریشن کی وصولی پر 34 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) اس ضلع سے سال 19-2018 اور 20-2019 میں حاصل ہونے آمدن کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کی تبدیلی ملکیت کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***6209: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں گاڑیوں کی Registration And Transfer of Ownership کا طریق کار کیا ہے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) گاڑی کی فروخت کے بعد Ownership تبدیل نہ کروانے پر کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ج) The Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 کے باب سوم سیکشن بتیس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز متعلقہ سیکشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے تحت سیکشن 25 اور تبدیلی ملکیت سیکشن 32 کے تحت کی جاتی ہے۔ گاڑی کی رجسٹریشن کے لئے درخواست فارم ایف (F)، شناختی کارڈ کی کاپی معہ اصل سیل انوائس، سیل سرٹیفکیٹ مالک کی طرف سے موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کے دفتر میں جمع کرائی جاتی ہے۔ کاغذات اور رجسٹریشن فیس کی وصولی کا نظام مکمل طور پر خودکار اور کمپیوٹرائزڈ ہے۔ گاڑی کی اصل فائل، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، فروخت کنندہ اور خریدکنندہ کے شناختی کارڈ کی کاپیاں، ٹرانسفر آڈر فارم (T.O Form) کے ساتھ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کے دفتر میں جمع کروائی جاتی ہے۔ کاغذات اور تبدیلی ملکیت فیس کی وصولی کا نظام مکمل طور پر خودکار اور کمپیوٹرائزڈ ہے۔

(ب) پروونشل موٹر وہیکلز آرڈیننس ۱۹۶۵ کے سیکشن ۳۲ کے تحت تبدیلی ملکیت کی درخواست خریدار کی طرف سے ۳۰ یوم کے اندر متعلقہ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کو دینا

ہوتی ہے۔ تاہم عدم تبدیلی ملکیت کی صورت میں فروخت کنندہ کی جانب سے شکایت کی بناء پر گاڑی کو کمپیوٹر سسٹم میں معطل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) تبدیلی کے عمل کو محفوظ اور یقینی بنانے کے لئے محکمہ جلد بائیو میٹرک کا نظام لا رہا ہے۔ اس سلسلے میں درکار قانون سازی کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور پنجاب پروکیورمنٹ رولز ۲۰۱۴ کے تحت نادرا کی خدمات کا حصول آخری مراحل میں ہے۔ گاڑی کی تبدیلی ملکیت نہ کروانے پر گاڑیوں کی رجسٹریشن معطل کی جاسکتی ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں رجسٹریشن منسوخ بھی کی جاسکتی ہے۔

فیصل آباد: موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفاتر اور رجسٹریشن کی تصدیق سے متعلقہ تفصیلات

***6279: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ج) ان دفاتر سے سال 2018، 2019 اور 2020 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئی ہیں تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے کون کون سے کاغذات کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا ان کی رجسٹریشن اور سالانہ ٹوکن ٹیکس و دیگر ٹیکس کی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

(و) کیا حکومت ان رجسٹریشن وٹیکسز وغیرہ کی تصدیق C.M.I.T انجینئرنگ ونگ کی اور محکمہ اینٹی کرپشن کی ٹیکنیکل سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کا ایک دفتر بلال روڈ سول لائنز نزد باغ جناح واقع ہے۔

(ب) ان دفاتر میں ملازمین کی عہدہ / گریڈ وار تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گاڑیوں (مع قسم) کی تفصیل بمطابق سالانہ رجسٹریشن درج ذیل ہے۔

2019-20	2018-19
71,890	1,24,811

(د) محکمہ ہذا میں رجسٹرڈ کی جانے والی گاڑیوں کی اقسام درج ذیل ہیں

1۔لوکل اسیمبلڈ گاڑیاں:

(فارم F، شناختی کارڈ کاپی، سیل سرٹیفکیٹ، سیل انوائس)

2۔امپورٹ کی گئی / درآمدی گاڑیاں:

(فارم F، شناختی کارڈ / پاسپورٹ کاپی، بل آف انٹری اور دیگر کسٹم سے متعلقہ کاغذات)

3۔لوکل آکشن گاڑیاں (مختلف محکموں سے نیلام کی گئی غیر رجسٹرڈ گاڑیاں):

(فارم F، شناختی کارڈ کاپی، محکمہ کا جاری کردہ نیلامی سرٹیفکیٹ)

4۔امپورٹڈ آکشن گاڑیاں (محکمہ کسٹم سے نیلام کی گئی گاڑیاں) :

(فارم F، شناختی کارڈ / پاسپورٹ کاپی، محکمہ کا جاری شدہ کسٹم NOC اور دیگر کاغذات)

(ہ) رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس اور متفرق ٹیکس کی ساری رقوم روزانہ کی بنیاد پر سرکاری خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) رجسٹریشن و ٹیکسز وغیرہ کی تصدیق C.M.I.T کی انجینئرنگ ونگ اور محکمہ اینٹی کرپشن کی ٹیکنیکل ونگ سے کروانے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے تاہم محکمہ کے وصول کردہ تمام ٹیکسوں اور فیسوں کی تصدیق محکمہ خزانہ سے ہر ماہ باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور انکم ٹیکس وغیرہ کی مد میں وصول کی جانے والی سرکاری رقوم کی تصدیق بھی باقاعدگی سے محکمہ خزانہ سے ماہانہ کی بنیاد پر کرائی جاتی ہے۔ مزید برآں ان واجبات کی وصولی اور سرکاری خزانہ میں جمع ہونے والی رسیدات کا آڈٹ جناب آڈیٹر جنرل پاکستان کی ٹیمیں باقاعدگی سے ہر سال کرتی ہیں۔

صوبہ میں میونسپل سہولیات کے ناپید علاقوں میں بھی پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*7077: **شیخ علاؤالدین:** کیاوزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے چھوٹے بڑے شہروں میں ان (Properties) پر جہاں کوئی (Municipal Facility) یعنی سیوریج، پینے کا پانی، کوڑے کا اٹھانا، (Anti-Mosquito) یا کبھی کوئی بھی سپرے وغیرہ کی کوئی سہولت نہ دی گئی ہے سے بھی پراپرٹی ٹیکس انتہائی بلند شرح سے وصول کیاجارہاہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کے ظالمانہ (Challans) جاری کئے جا رہے ہیں اوران ناجائز مطالبات کو جمع نہ کروانے والے پر ایک فیصد ماہانہ کے حساب سے سود / جرمانہ بھی عائد کیاجارہاہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالکان کی ناجائز پراپرٹی ٹیکس کی اپیلوں پر فیصلے دانستہ نہیں کئے جاتے اوراگر کئے بھی جاتے ہیں تواصولا ٹیکس کم ہونے کی صورت میں بھی جرمانہ معاف نہیں کیاجاتااور جائیداد کو سیل کرنے، موقع پر نوٹس چسپاں کرنے اور مالکان کو ہراساں کیا جاتاہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس صرف میونسپل ایریا / ریٹنگ ایریا کی حدود کے اندر اس ایریا کی کیٹیگری کے حساب سے وصول کیاجاتاہے۔پورے صوبہ پنجاب میں A تا G کیٹیگری لگائی گئی ہے اور کیٹیگری لاگو کرتے وقت علاقہ کی Rentability کو مدِ نظر رکھاجاتاہے

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام چالان فارم جائیداد کی تشخیص کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں اور پراپرٹی ٹیکس کی بروقت ادائیگی نہ ہونے پر گورنمنٹ آف پنجاب کے قوانین کے مطابق ایک فیصد ماہانہ سرچارج عائد کیاجاتاہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی درست تشخیص کے لئے دائر کی جانے والی اپیلوں پر بروقت حسبِ ضابطہ فیصلہ کیا جاتا ہے جس کے مطابق پراپرٹی ٹیکس میں کمی و بیشی عمل میں لائی جاتی ہے۔ باقیداران سے ٹیکس کی وصولی کے لئے حسبِ ضابطہ نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اور ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس سارے عمل میں کسی کو بھی ہراساں کئے جانے کا عنصر شامل نہیں ہوتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل نہ ہونے والے چکوک کو بھی پراپرٹی ٹیکس کے نوٹس جاری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***7282: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال چک نمبرR- 6/89 گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر9L/90، 135/A-9L، 9-L, 9-L/88، کینال وی9/89 ایل L، ویو ہوٹل جھال روڈ و دیگر علاقہ جات جو میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں شامل نہ ہیں اس کے باوجود محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے پراپرٹی ٹیکس نوٹسز جاری کر دیئے اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) چک نمبرR-6/89 گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر9L/9L، 135/A-L-9/135، 9-L/88، کینال ویو9/89 ایل، ویو ہوٹل جھال روڈ و دیگر علاقہ جات کو لوکل گورنمنٹ کے کس ایکٹ کے تحت میونسپل کارپوریشن میں شامل کیا گیا اور محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے کس عرصہ سے کس عرصہ تک کے چالان نوٹسز جاری کئے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان جملہ نوٹسز کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے، بلکہ ان تمام چکوک کے صرف وہ علاقہ جات جو شہری حدود میں شامل ہیں اور ان کی بابت میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال نے مورخہ 18.06.2009 اور مورخہ

049/ADM/TM/SWL اور 1853/TS بالترتیب نمبر زنوٹیفکیشن 23.06.2011 جو کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت جاری کئے ہیں، ان کو پراپرٹی ٹیکس نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔ ان نوٹیفیکیشنز میں اڈا 6.R/89 اور گنج شکر کالونی واضح طور پر درج ہیں۔ جبکہ چک نمبر 9.L/90 (کا علاقہ لوکیلیٹی عارفوالا روڈ سے بلے والا موڑ میں شامل ہے) اسی طرح سے چک نمبر 9.L/88 (کا علاقہ کنال ویو ٹاون شامل ہے)۔ چک نمبر 9.L/A-135 (تمام ایریا دونوں اطراف بائی پاس ساہیوال، النور سی۔این۔جی پمپ سے رائل ہوٹل کی لوکیلیٹیز شامل ہیں)، چک نمبر 9.L/135 (علامہ اقبال ٹاون اور الحسیب ٹاون کا علاقہ شامل ہے) چک نمبر 9.L/89 (چونگی لاہور روڈ سے ویو ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ کا علاقہ شامل ہے)۔

(ب) چک نمبر R-6/89، گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر L-9/90، L-9/135 L-9/88، L-9/A-135، کینال ویو، L 9/89، ویو ہوٹل جھال روڈ و دیگر علاقہ جات برائے نوٹیفکیشن نمبر TS/1853 مورخہ 18.06.2009 اور نوٹیفکیشن نمبر SWL/TM/ADM/049 مورخہ 23.06.2011 کے تحت ریٹینگ ایریا میں شامل کئے گئے ہیں۔ یہ نوٹس سال 2017 سے سال 2021 کے عرصہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) نہیں۔ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن تاحال لاگو / قابل عمل ہیں۔

پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹری کو ٹیکس کے دائرہ میں لانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

*7551: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت کی جانب سے کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے جس کے تحت پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کے مالکان کو ٹیکس کے دائرے میں لایا جائے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹریز کے مالکان کو ٹیکس کے دائرہ کار میں لانے کا اختیار محکمہ ہذا کے پاس نہ ہے تاہم وہ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹریز جو کہ رٹینگ

ایریا میں واقع ہیں ان سے پنجاب اربن ایمووایبل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے تحت پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ پنجاب فنانس ایکٹ 1977 کے تحت پروفیشنل ٹیکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔

پرانے ماڈل کی گاڑیوں کے ماہانہ ٹوکن ٹیکس کی مد میں وصولیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7852: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 1995 سے 2005 تک کی پرانے ماڈل کی تمام ہنڈا ٹیوٹا مٹسوبشی وغیرہ سے ماہانہ ٹوکن ٹیکس کی مد میں کتنی فیس، رقم وصول کی جاتی ہے تمام پرانے ماڈل کی گاڑیوں کو ٹوکن ٹیکس میں کتنی رعایت دی جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت پرانی گاڑیوں کے مالکان کو انکے ٹوکن ٹیکس میں رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ پرائیویٹ گاڑیوں کا ٹوکن ٹیکس گاڑی کی انجن کپیسٹی (طاقت) کے مطابق وصول کرتا ہے تفصیلات درج ذیل ہیں۔

انجن کپیسٹی (طاقت)	ٹوکن ٹیکس
موٹر کار CC 1000	15000 (لائف ٹائم)
موٹر کار CC 1300-1001	1800 (سالانہ)
موٹر کار CC 1500-1301	6000 (سالانہ)
موٹر کار CC 2000-1501	9000 (سالانہ)
موٹر کار CC 2500-2001	12000 (سالانہ)
موٹر کار CC 2500 سے زیادہ	15000 (سالانہ)

(ب) چونکہ پرانی گاڑیوں میں کاربن کا اخراج اور گرین ہاؤس گیسز کا اخراج زیادہ ہوتا ہے جو کہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافے اور سموگ کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا محکمہ ان گاڑیوں کو ٹوکن ٹیکس کی مد میں کوئی رعایت دینے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔

رحیم یار خان محکمہ ایکسائز کے دفاتر، ملازمین نیز گزشتہ دو سالوں میں آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*7908: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ضلع سے محکمہ کو کتنی آمدن 19-2018 اور 20-2019 میں ہوئی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن اور یہ ٹیکس کس شرح سے کن کن شہروں اور قصبوں سے وصول کیا جارہا ہے؟

(و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز کے 6 دفاتر ہیں اور ان میں 59 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں 13 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے 5 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) اس ضلع میں محکمہ کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں ہونے والی آمدن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

2018-19	2019-20
50,96,40,738	34,93,41,217

(ہ) اس ضلع میں 19-2018 میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن 185625029 روپے ہے اور 20-2019 میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن کی 143095477 روپے ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس 5 فیصد کے حساب سے رحیم یار خان، صادق آباد، خان پور، ظاہر پیر، کورٹ سمابہ، احمد پور لمہ اور ترنڈا سوائے خان سے وصول کیا جارہا ہے۔

(و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد 8016 ہے۔

رحیم یار خان گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس، سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

***7917: سید عثمان محمود:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے اگر ہاں تو ہر گاڑی کی الگ الگ فیس وصول کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اب تک کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری ہو چکے ہیں جن گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہیں ہو سکے ان کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سمارٹ کارڈ کی فیس کیا ہے ہر گاڑی کی فیس کارڈ الگ الگ تفصیل فراہم کریں مذکورہ کارڈ کے اجراء کے لئے ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت فوری طور پر سمارٹ کارڈ جاری کرنے اور جان بوجھ کر تاخیر کرنے والے افسران واہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے (شیڈول ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی 169393 درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور اب تک 166530 کارڈ جاری ہو چکے ہیں اور باقی کارڈ کی فراہمی جاری ہے۔

(ج) تمام گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ کی فیس مبلغ 530 روپے ہے اور سمارٹ کارڈ کے اجراء کے لئے پرائیویٹ ادارے کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے۔

(د) سمارٹ کارڈ کی پرنٹنگ کے لئے پرائیویٹ ادارے کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے اور سمارٹ کارڈز کی فراہمی بلا تعطل جاری ہے۔

شیخوپورہ محکمہ آبکاری محصولات وانسداد منشیات کے ملازمین اور ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***8027: جناب محمود الحق:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبکاری و محصولات وانسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟

(ب) اس ضلع سے مالی سال 21-2020 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی سال 22-2021 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے؟

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع سے مالی سال 21-2020 میں مد وار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 22-2021 میں ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری محصولات وانسداد منشیات کے ملازمین اور ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***8028: جناب منیب الحق:** کیاوزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری و محصولات وانسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟

(ب) اس ضلع سے مالی سال 21-2020 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی سال 22-2021 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے؟

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری و محصولات وانسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں مالی سال 21-2020 میں مدوار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 22-2021 میں ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال میں محکمہ آبکاری محصولات وانسداد منشیات کے ملازمین سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***8030: سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ آبکاری، محصولات وانسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟

(ب) اس ضلع سے مالی سال 21-2020 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی سال 22-2021 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات وانسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں مالی سال 21-2020 میں مد وار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 22-2021 میں ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل ایکسائز کی Strength پر پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ملازمین کی تعیناتی و تنخواہوں کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

***8193: جناب مظفر علی شیخ:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2006 میں اس وقت کی حکومت نے محکمہ آئی ٹی میں 111 افراد کو مختلف عہدوں پر تعینات کیا گیا تھا جنہیں بعد ازاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں بھیج دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو باقاعدہ انٹرویو اور اخبارات میں اشتہارات کے بعد میرٹ پر بھرتی کیا گیا لیکن 15/14 سال گزرنے کے باوجود ان کو مستقل نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو بعد ازاں ڈی جی ایکسائز کی Strength پر بھیج دیا گیا جو کہ اب مختلف عہدوں پر محکمہ ایکسائز میں مختلف اضلاع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی جولائی 2019 میں تنخواہیں 40/45 فیصد کم کر دی گئی بعد ازاں دسمبر 2019 میں ان کی تنخواہیں ہی بند کر دی گئیں لیکن یہ اب بھی کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے اور ان کی تنخواہیں بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ آئی ٹی میں 111 ملازمین کی سال 2006 میں مختلف عہدوں پر تعیناتی اور بعد ازاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں بھیجنے کا معاملہ مذکورہ محکمہ جات سے متعلقہ ہے۔

(ب) بھرتی کا معاملہ محکمہ آئی ٹی اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے متعلقہ ہے۔ جہاں تک ان ملازمین کو مستقل کئے جانے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ پراجیکٹ ملازمین ہیں جو کہ S&GAD کی پالیسی مورخہ 23.07.2014 (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت مستقل نہ ہو سکتے ہیں البتہ ان ملازمین کی ملازمت میں توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیج دی گئی ہے تاوقتیکہ ان کی آسامیوں پر بھرتی کا عمل حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی 2022 کے تحت مکمل کر لیا جائے۔

(ج) موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MTMIS) پراجیکٹ کے 2012 میں ختم ہونے پر ان ملازمین کو محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بھیج دیا گیا اور اس وقت یہ ملازمین مختلف اضلاع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) مذکورہ ملازمین MTMIS پروجیکٹ میں یکمشت تنخواہ وصول کر رہے تھے۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی Evaluation Committee نے سال 2012 میں اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے پر اس کو ختم کر دیا اور 126 اسامیاں ڈویلپمنٹ سائٹ سے نان ڈویلپمنٹ سائٹ پر بذریعہ SNE دینے اور محکمہ خزانہ سے مل کر پے سکیل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے مطابق محکمہ خزانہ نے مذکورہ آسامیوں کے بنیادی پے سکیل مقرر کر دیے جس کی وجہ سے ان آسامیوں پر کام کرنے والے پراجیکٹ ملازمین کی تنخواہ میں کمی واقع ہوئی۔ جہاں تک تنخواہ بند ہونے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ پراجیکٹ ملازمین کی ملازمت کے دورانیے کے ختم ہونے ہونے پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر نے تنخواہیں بند کر دی تھیں جو بعد ازاں ان کی ملازمت کے دورانیے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے توسیع کرنے پر بحال کر دی گئی۔

(ہ) جواب جزو (ب) اور (د) میں دیا جا چکا ہے۔

محکمہ ایکسائز میں کانسٹیبل کی پروموشن کا بطور ہیڈ کانسٹیبل اے ایس آئی اور سب انسپکٹر کا سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8509: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز میں 2007 سے بھرتی میٹرک پاس کانسٹیبل ترقی سے محروم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کے سویپر، چوکیدار اور نائب قاصد کو تو ترقی دے دی گئی ہے لیکن کانسٹیبل کو ترقی نہیں دی گئی اور وہ سکیل 5 میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 20 ستمبر 2016 کو کانسٹیبل کی ترقی کا 20 فیصد کوٹا بحال کر دیا گیا تھا لیکن اس نوٹیفکیشن کے تناظر میں صرف مخصوص لوگوں کو جونیئر کلرک کی سیٹ پر پروموٹ کیا گیا اور سال 2017 میں پھر کانسٹیبل کی ترقی کا 20 فیصد کوٹا ختم کر دیا گیا؟

(د) کیا محکمہ کانسٹیبل کو جونیئر کلرک پر ترقی دینے کی بجائے ہیڈ کانسٹیبل، اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کانسٹیبلز کو ہیڈ کانسٹیبل ASI سب انسپکٹر کا سروس سٹرکچر بنانے اور ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی نہیں، پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 کے تحت محکمہ ایکسائز میں تعینات میٹرک پاس کانسٹیبل کو بطور ہیڈ کانسٹیبل اور بطور جونئیر کلرک ترقی دی گئی تھی۔

(ب) محکمہ ہذا کے اہل سویپر، چوکیدار اور نائب قاصد کو پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2017 جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت جونیئر کلرک کے عہدہ پر DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں دی گئیں۔ اور محکمہ ایکسائز میں تعینات اہل کانسٹیبلز کو ہیڈ کانسٹیبلز کے عہدہ پر سروس رولز کے مطابق DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں دی گئیں۔

(ج) پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2016) (جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے اجراء سے پہلے ایکسائز کانسٹیبل کی پوسٹ 2007 میں سکیل 5 میں اپ گریڈ ہو چکی تھی اور 2016 کی ترمیم کے تحت اہل سویپر، چوکیدار، نائب قاصد بشمول کانسٹیبل جونئیر کلرک کے عہدے پر ترقی پانے کے اہل تھے اور کانسٹیبل کو جونیئر کلرک کے عہدہ پر DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں بھی دی گئیں۔ بعد ازاں پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2017) کے تحت کانسٹیبلز کی پوسٹ گریڈ 5 میں ہونے کے باعث ان کی ترقی بطور جونیئر کلرک ختم کر دی گئی (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(د) جز(ج) کے جواب میں دی گئی وضاحت کے بعد عرض ہے کہ محکمہ کے کانسٹیبلز کی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر کام جاری ہے تاکہ اہل کانسٹیبل کو اگلے عہدوں پر ترقی دی جاسکے۔

(ہ) جیسا کہ جز(د) کے جواب میں وضاحت بیان کی جاچکی ہے کہ کانسٹیبلز کی ترقی کے لئے تجاویز زیر غور ہیں اور اس کیڈر کے سروس سٹرکچر کو بہتر بنانے کے لئے بھی محکمہ کے اندر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: اگلا ایجنڈا lay of report ہے۔ جی، راجہ صاحب! رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

سالانہ رپورٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن وو کیشنل ٹریننگ اتھارٹی بابت سال 14-2013 تا 18-2017 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I lay the Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17 and 2017-18.

MR. SPEAKER: The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17 and 2017-18 has been laid.

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں جب بھی کھڑی ہوتی ہوں تو شاید آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کورم کے لئے کھڑی ہوں۔ مجھے پرسوں بھی بات کرنے کا موقع نہیں ملا میں نے Law & Order پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بات کریں۔

معزز خاتون ممبر کا راولپنڈی اور تلہ گنگ میں ڈکیتیوں بارے ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! راولپنڈی شہر میں سینئر صحافی فوزیہ شاہد صاحبہ جو میڈیا ٹاؤن میں رہتی ہیں اُن کے گھر ڈکیتی ہوئی ہے۔ ان کے گھر پانچ لوگ اسلحے سمیت داخل ہوئے، اُن کو بالوں سے گھسیٹا، سارا زیور لے گئے، ان کو بھی مارا اور ان کے میاں کو بھی مارا اس کے علاوہ تلہ گنگ میں ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ تلہ گنگ میں ایک واقعہ ہوا ہے ایک ٹیلر ہے، اس کا نام عصمت ہے، اس کے خاوند کا نام ظہور ہے اور وہ تلہ گنگ سٹی میں رہتی ہے تو ان کے گھر کچھ خواتین آئی ہیں ان کے گھر جتنا زیور تھا اور تقریباً اڑھائی سے تین لاکھ روپیہ پڑا تھا وہ بھی لے گئیں۔ خواتین کا ایسا گینگ آیا ہوا ہے کہ مختلف گھروں میں جا کر وہ ڈکیتیاں بھی کرتی ہیں اور چوریاں بھی کرتی ہیں اس کے بعد ڈراتی اور دھمکاتی بھی ہیں تو اس پر جناب محمد بشارت راجہ صاحب response دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب! میڈم ایک راولپنڈی اور ایک تلہ گنگ کے واقعہ کا بتا رہی ہیں تو آپ ان دونوں جگہوں کی رپورٹ منگوائیں۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! اسی طرح راولپنڈی میں اور بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا، جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔ راجہ صاحب! انہوں نے راولپنڈی اور تلہ گنگ کے واقعات کا بتایا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو راولپنڈی میڈیا ٹاؤن کا بتایا ہے تو میں چیک کر لیتا ہوں کہ آیا وہ علاقہ Federal Tertiary

میں آتا ہے یا راولپنڈی میں آتا ہے۔ اگر راولپنڈی میں آتا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ میں CPO کو کہہ دوں گا اور تلہ گنگ واقعہ کا بھی DPO کو کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل دونوں کو کہہ دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ راشدہ خانم! آپ صرف ایک منٹ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 7 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor"

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again)

Applause!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایوان میں No نہیں ہوئی لہٰذا Bill unanimously پاس ہوا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، Bill unanimously پاس ہوا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ ہم نے یہ Bill پہلے پاس کیا، گورنر صاحب نے return کیا اور اب ہم دوبارہ بھیج رہے ہیں۔ میری اسمبلی سیکرٹریٹ سے یہ استدعا ہو گی کہ جب یہ Bill دوبارہ گورنر کے پاس بھیجا جا رہا ہے تو اس میں باقاعدہ categorically یہ mention کیا جائے کہ یہ Bill اسمبلی نے متفقہ طور پر پاس کر کے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: جی، صحیح ہے۔ اب جناب تیمور خان لالی صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کے معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد تیمور خان لالی صاحب! ایک منٹ ذرا پیر اشرف رسول صاحب کی بات سننے دیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ خود unanimously بنا رہے ہیں لیکن ہم اس Bill کی مخالفت کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پیر اشرف رسول صاحب! آپ نے اُس وقت تو Bill کی مخالفت نہیں کی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! کس وقت؟

(معزز ممبران کی طرف سے آوازیں "آپ انہیں movie دکھادیں")

جناب محمد اشرف رسول: آپ movie دکھادیں، بہت سارے راز کھل جائیں گے۔

جناب سپیکر: جب question put up ہوا تو آپ نے اُس وقت مخالفت نہیں کی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ movie چیک کرالیں۔

جناب سپیکر: چلیں! میں آپ کو چیک کرادیتا ہوں۔ اگر آپ نے مخالفت کی ہے تو Bill unanimously نہیں ہو گا۔ اگر مخالفت نہیں کی تو unanimously ہو گا۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں اب بھی مخالفت کر رہا ہوں، پہلے سے بھی کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، اب نہیں۔ اُس وقت، اگر آپ نے مخالفت نہیں کی۔ (شور وغل)۔ محترمہ فرح بی بی! Please order in the House.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے کھڑے ہو کر مخالفت کی اور اب بھی مخالفت کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب بات clear ہو گئی ہے کہ اگر آپ نے اُس وقت مخالفت کی ہے تو Bill unanimously نہیں ہو گا۔ اگر مخالفت نہیں کی تو Bill unanimously ہو گا۔ اب جناب محمد تیمور خان لالی صاحب! اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

حکومت پنجاب سے کسانوں کو سبسڈی دینے کا مطالبہ

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کا فی ایکڑ کاشت کا خرچہ دوگنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں food shortage یقینی ہے اور اس shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زرمبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہٰذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین کاشت ہونی ہیں۔ اس

سروے کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے،کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعدازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تا کہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے دربدر نہ پھرے۔ جس طرح 2002 اور 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجودہ زرعی ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں مونجی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادائیگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو مڈل مین سے بچایا جائے۔لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تا کہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زرمبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کا فی ایکڑ کاشت کا خرچہ دوگنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں food shortage یقینی ہے اور اس

shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زرمبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہٰذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین کاشت ہونی ہیں۔ اس سروے کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے، کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعدازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تاکہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے دربدر نہ پھرے۔ جس طرح 2002 اور 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجودہ زرعی ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں مونجی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادائیگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو مڈل مین سے بچایا جائے۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تاکہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زرمبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کا فی ایکڑ کاشت کا خرچہ دوگنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں food shortage یقینی ہے اور اس shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زرمبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہٰذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین پر کاشت ہونی ہیں۔ اس سروے کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے، کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعد ازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تا کہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے دربدر کی ٹھوکریں نہ کھائے۔ جس طرح 2002 سے 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجود زرعی ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں مونجی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادائیگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو مڈل مین سے بچایا جائے۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی

ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تاکہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زرمبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، افتخار صاحب!

لیگی رہنما ڈاکٹر فرزانہ سابق ایم پی اے کو عدالتی احکام کے تحت سرکاری کوارٹر میں رہائش رکھنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ مہربانی۔ دو معاملات ہیں جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعہ سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کے نوٹس میں آئیں۔ ایک ہماری Ex MPA ڈاکٹر فرزانہ جو ہمارے ہاؤس کی دو مرتبہ ممبر رہی ہیں۔ ایک دفعہ 2002 سے 2007 والے tenure میں اور دوسری دفعہ 2013 میں 2018 میں تو through proper channel اُن کا admission specialization میں ہے، Ganga Ram Hospital میں اُن کو سرکاری طور پر گھر allot ہوا تھا COVID کی وجہ سے Higher Education نے permission دی تھی کہ آپ 2023 تک stay کر سکتے ہیں اور اپنے پیپرز دے سکتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کیوں کہ ڈاکٹر فرزانہ کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے تو victimization کرتے ہوئے آج سے دس پندرہ دن پہلے court کے order کی موجودگی کے باوجود جہاں پر Ex-MPA کی رہائش تھی اُس کو مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا ہے اور اُس جگہ سے اُن کو باہر نکال دیا گیا میری request یہ ہے کہ ایک تو وہ اس ہاؤس کی ممبر رہی ہیں دوسری بات کہ court کے order موجود ہیں

قانونی طور پر وہ stay کر سکتی ہیں تو میں کہتا ہوں جناب محمد بشارت راجہ صاحب اس معاملے میں عمل دخل دیں، زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب ذاتی دلچسپی لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! دوسری بات last دو ماہ سے میں بالخصوص اپنے حلقے کی بات کروں گا تھانہ منڈی احمد آباد اور تھانہ بصیر پور ڈکیتیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے آج سے 4 دن پہلے یٰسین نامی ایک شخص اپنی فیملی کے ساتھ جا رہا تھا ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے اُس کو قتل کر دیا میری آپ کے ذریعہ سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے request ہو گی کہ راجہ صاحب مہربانی فرما کر آپ اس معاملہ کو دیکھیں اور متعلقہ حکام سے last دو ماہ میں ہونے والی ڈکیتیوں، راہزنی اور بالخصوص یٰسین نامی شخص کے murder کے متعلق report call کریں تا کہ آپ کے دھیان دینے سے کسی نہ کسی کو انصاف مل سکے۔ وہ شخص پانچ بچوں کا باپ ہے وہ کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کرے گا۔ میری آپ سے humble submission ہے کہ ان دونوں issues میں راجہ صاحب مہربانی فرما کر report call کر لیں تا کہ next session میں اس پر بات کی جا سکے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب! آپ کے پاس ایک بڑا اچھا platform ہے۔ آپ اور ہم کافی دفعہ اکٹھے ایم پی اے بھی رہ چکے ہیں آپ جو یٰسین نامی شخص کی بات کر رہے ہیں اُس کے لئے آپ کے پاس ایک platform ہے آپ Call Attention Notice لے آئیں ، نمبر 2 جو ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ والی بات ہے وہ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو کہتا ہوں کہ جن کا معزز ممبر کہہ رہے ہیں ڈاکٹر فرزانہ جن کا گھر مسمار ہو گیا ہے۔ چودھری افتخار حسین صاحب! آپ نے اسی طرح کہا ہے نا؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ معذرت میں نے آپ کی بات کاٹی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں ایک student of law ہونے کے ناطے مجھے علم ہے اس کے لئے دو دن ہوتے ہیں ایک سوموار اور ایک جمعرات

جب میں توجہ دلاؤ نوٹس دے سکتا ہوں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس Monday والے دن جمع کروایا تھا وہ اپنا procedure complete کیا ہے پتا نہیں اب جمعرات کو اجلاس آتا ہے کہ نہیں آتا تو بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس لے آتا ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! Thank you very much.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے انتہائی اہم بات فرمائی ہے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس سیکرٹریٹ میں۔۔۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! سندھو صاحب پہلے بات کر لیں پھر اس کے بعد آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فیصل آباد میں ایک خدیجہ بچی کے لئے سیکرٹری صاحب کو پتا ہے میں نے ان کو ٹیلی فون پر بھی request کی ہے وہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس آج تک نہیں آیا۔

جناب سپیکر: میں آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی اور چودھری افتخار حسین صاحب کا بھی توجہ دلاؤ نوٹس بھی ایجنڈے پر لے آتا ہوں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! یہ law and order کی جو بات ہو رہی تھی میں آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک تو farmers اس وقت بہت تکلیف میں ہیں کیوں کہ جو ابھی resolution آج آیا ہے بالکل درست آیا ہے انہوں نے farmers کی pulse کے اوپر، اُن کی دُکھتی رگ کے اوپر ہاتھ رکھتے ہوئے بات کی ہے انہوں نے آپ کو اس کا حل کرنے کا کہا ہے تو میں آپ کو یہ کہوں گی کہ آپ اس کے اوپر توجہ دیں اور جلد سے جلد جو کام آپ نے کرنے ہیں وہ کریں تاکہ اُن کو timely help ملے۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ ذکیہ خان : جناب سپیکر !اگر timely help نہیں ہو گی تو ہم سب جس میں آپ بھی، ہم بھی all the same سب بہت تکلیف میں ہوں گے کیوں کہ پھر آپ کو گندم بھی import کرنا پڑے گی اور اس وقت بھی گندم 9 ہزار روپے کی بوری بک رہی ہے لوگ چوری چھپے بیچ رہے ہیں it's very high price for the poor man to pay دوسری بات۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر !ڈی اے پی کی بوری 17 سے 18 ہزار روپے کی ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب !پہلے محترمہ بات کر لیں پھر آپ بات کر لیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر !دوسری بات میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہمارے شاہ پور صدر میں بہت چوریاں ہوئی ہیں farms سے transformer چوری ہوتے ہیں پولیس کو رپورٹ کرتے ہیں کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں کچھ نہیں ہوتا there is no response, there is nothing that has been done آپ سرگودھا ڈی پی او صاحب سے بھی کہیں ، سرگودھا میں بھی اور ہمارے شاہ پور میں بھی کوئی اس پر توجہ نہیں دی جاتی وہ کہتے ہیں ہو جائے گا but they have not found the culprits ایک تو اس کے اوپر توجہ دیں اور ایگری کلچر جو آپ کا backbone ہے اس کو priority کے اوپر deal کریں اور قیمتوں کو اپنی نظر میں رکھتے ہوئے you should make the decision.

جناب سپیکر: وزیر زراعت سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب! یہ جو قرارداد ابھی متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے اس کو ہم نے اسی حد تک نہیں رکھنا جس طرح قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی بنائیں۔ آپ اس کو ذاتی طور پر لیں ، آپ ماشاءاللہ خود بھی farmer ہیں اور اس وقت باقی farmers کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کو کریں، تو اس حوالے سے جہاں میں آپ کی support کر سکتا ہوں I will do it لیکن اس کو ہم لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر !رانا محمد اقبال خاں صاحب کو بھی اس کمیٹی کا ممبر بنا دیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب ممبر کیوں نہ ہوں بالکل ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر ! آپ مجاز ہیں آپ جو۔۔۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! امید ہے کہ آپ مجھے بات کرنے دیں میں کافی دیر سے کہہ رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک منٹ منسٹر صاحب کی بات ختم ہونے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ نے کمیٹی بنانے کا حکم فرمایا آپ بے شک ضرور کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ہم جلد ہی اس پر کمیٹی بناتے ہیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ کی تشویش بجا ہے کیونکہ ایک طرف بارشوں کی وجہ سے سیلاب نے فصلوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! دوسری طرف مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ہم پہلے ایک قرارداد لے لیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! قرارداد تو پیش ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ دوسری قرارداد ہے جو کہ محترمہ شمیم آفتاب نے پیش کرنی ہے وہ قرارداد پیش کر لیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ اب محترمہ شمیم آفتاب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دینے کا مطالبہ

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

منسٹر صاحب! ایگریکلچر کے حوالے سے ایک سپیشل کمیٹی نمبر 13 بنائی گئی تھی جس میں اپوزیشن اور حکومتی ممبران شامل ہیں لہٰذا یہ قرارداد ہم سپیشل کمیٹی نمبر 13 کو refer کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ راشدہ خانم آپ اپنی بات کر لیں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! وعلیکم اسلام۔

معزز خاتون ممبر کا جناب سپیکر سے نماز مغرب کے لئے وقفہ کا مطالبہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کرنا چاہتی ہوں کہ ہم یہاں پر تمام کے تمام خاندانی اور پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں۔ ہمارے اجلاس کا وقت 3 بجے کا ہے لیکن ہمارا اجلاس ساڑھے پانچ بجے شروع ہوتا ہے تو کیا آپ ہمیں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے 10 منٹ نہیں دے سکتے؟ ہم سب پر نماز فرض ہے۔ آپ بادشاہ سلامت ہیں اس لئے آپ یہ حکم دے سکتے ہیں کہ میں نماز کے لئے 10 منٹ کا وقفہ کرتا ہوں لہٰذا آپ تمام ممبران وضو کر کے نماز پڑھ لیں یہاں پر جائے نماز اور ہر سہولت موجود ہے تو آپ ہمیں کیوں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے ہم کچھ کرتے ہیں کیونکہ آپ کی بالکل جائز بات ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! دوسرا میرا ایک اور چھوٹا سا سوال ہے کہ ہماری گاڑی جب کہیں بھی چوک چوراہے یا سگنل پر کھڑی ہوتی ہے تو نشہ آور جوان خواتین چھوٹے چھوٹے بچوں کو نشہ دے کر جن کی سوکھی سوکھی ٹانگیں ہوتی ہیں ان کو ہزار ہزار روپے کرایہ پر لے آتی ہیں اور ان کو اپنے ساتھ اٹھا کر مانگتی پھرتی ہیں۔ میں آپ کو وہ places بھی دکھا سکتی ہوں جن جگیوں میں وہ خواتین رہتی ہیں اور وہاں پر نشہ کیا جاتا ہے اور کھلم کھلا نشہ بیچا بھی جاتا ہے تو ہماری حکومت اور پولیس کہاں ہے جو کہ ان کو کنٹرول ہی نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! محترمہ راشدہ خانم کی بات آپ نے سن لی ہے لہٰذا آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! نماز کے لئے اچھا کمرہ بنایا گیا ہے جہاں پر موٹی موٹی جائے نمازیں بچھی ہوئی ہیں۔ میں عائشہ اقبال اور محترمہ شمیم آفتاب جنہوں نے نماز پڑھنی ہوتی ہے وہ سب وہاں ہی نماز پڑھنے جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بہت اچھی بات ہے۔اب آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 7۔اکتوبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعتہ المبارک، 7۔اکتوبر 2022

(یوم الجمع، 10۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 29

1655

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا متعارف کروانا

1 مسودہ قانون (ترمیم) تشدد کے خلاف خواتین کا تحفظ پنجاب 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تشدد کے خلاف خواتین کا تحفظ پنجاب 2022 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ 2022

ایک وزیر مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ 2022 پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا پیش کیا جانا

ایک وزیر آڈٹ سال 18-2017 کے لئے ضلعی حکومت خانیوال، جھنگ، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، لودھراں، لیہ، ڈیرہ غازی خان، پاکپتن، بہاولپور، ساہیوال، رحیم یار خان، راجن پور مظفر گڑھ، بہاولنگر، اور وہاڑی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹیں پیش کریں گے۔

1657

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7۔اکتوبر 2022

(یوم الجمع، 10۔ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 5 بج کر 08 منٹ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۙ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 38 تا 40)

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے اُن کے لئے مقرر کر دیا ہو اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا (38) یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جُوں کے تُوں پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

پیکر دل رُبا بن کے آیا ،روح ارض و سماں بن کے آیا
سب رسولِ خُدا بن کے آئے ، وہ حبیب خُدا بن کے آیا
دستِ قدرت نے ایسا سجایا ، حُسن تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایہ کسی نے نہ پایا ، وہ خُدا کی رضا بن کے آیا
حضرت آمنہ کا دُلارا ، وہ حلیمہ کی آنکھوں کا تارا
وہ شکستہ دلوں کا سہارا ، بے کسوں کی دُعا بن کے آیا
تاجداروں نے دی ہے سلامی ، بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اُس کا اسمِ گرامی، مصطفیٰ ﷺ مجتبیٰ ﷺ بن کے آیا

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے موقع دیا جائے گا۔ پہلا سوال نمبر 6592 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6703 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6723 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسپنسریز کو ادویات کی فروخت کے لئے جاری لائسنس کی تجدید کرنے سے متعلق تفصیلات

*6723: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسپنسرز کو ڈرگ سیل لائسنس جو کہ 2007 سے پہلے دیئے گئے تھے ان لائسنسز کی ہر دو سال کے بعد تجدید ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ان ڈرگ سیل لائسنس کی اگر تجدید نہ کی جائے تو وہ کینسل / ضائع تصور کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب اور سیکرٹری ہیلتھ نے انہیں وصول کر کے داخل دفتر کر لئے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان وصول شدہ لائسنسز کو تجدید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جو لائسنس 2007 سے پہلے جاری کئے گئے تھے ان کی ہر دو سال کے بعد پنجاب ڈرگز رولز 2007 کے رول نمبر 18 کے تحت تجدید کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اگر ان لائسنس کی تجدید نہ کروائی جائے تو ڈرگ سیل لائسنس منسوخ ہو جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب، جو موجودہ پنجاب ڈرگز رولز 2007 کے تحت سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے تفویض کردہ اختیارات کی بدولت، لائسنسنگ اتھارٹی ہے، انہوں نے انہیں وصول کر کے داخل دفتر کیا ہوا ہے تاہم انہیں کام کرنے سے نہیں روکا ہوا۔

(د) جی ہاں! حکومت ڈسپنسرز کے ڈرگ سیل لائسنسز کی تجدید کرے گی۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر بننے والی کمیٹی، جس کے سربراہ جناب بشارت راجہ (وزیر پارلیمانی امور) ہیں انہوں نے ان لائسنسز کی مدت میں تین سال کی توسیع کی سفارشات کی ہیں۔ مزید برآں اس سلسلے میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کا کام شروع ہے اور محکمہ قانون کی طرف سے تیار کیا گیا مسودہ، صوبائی کابینہ کی منظوری کے لئے ارسال کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جن ڈسپنسرز حضرات نے بروقت اپنے ڈرگ سیل لائسنسز کی تجدید کے لئے درخواست جمع کروائی ہوئی ہے وہ قانونی طور پر اپنا کاروبار جاری رکھنے کے مجاز ہیں تاوقتیکہ ان کی درخواست باقاعدہ طور پر مسترد نہ ہوئی ہو۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں ربیع الاوّل کے بابرکت مہینے کی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دُعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیرت نبوی ﷺ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت ان وصول شُدہ لائسنسز کو تجدید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر بننے والی کمیٹی، جس کے سربراہ وزیر پارلیمانی امور جناب محمد راجہ بشارت ہیں انہوں نے ان لائسنسز کی مدت میں تین سال کی توسیع کی سفارشات کی ہیں لیکن ابھی تک ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ سال 2007 سے ادویات فروخت کرنے والے میڈیکل سٹورز non registered ہیں یعنی ان کی رجسٹریشن نہیں ہو سکی۔ سال 2007 سے لے کر 2022 تک کتنے زیادہ میڈیکل سٹورز کُھل گئے ہوں گے لیکن ان کی ابھی تک رجسٹریشن نہیں ہو سکی۔ یہ بہت serious issue ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ان non registered میڈیکل سٹورز کی فوری طور پر رجسٹریشن کا process مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! پہلے جب Pharmacists کی کمی ہوتی تو تب محکمہ نے ڈسپنسرز کو allow کیا ہوا تھا۔ اب چونکہ بہت سارے Pharmacists مل رہے ہیں تو اب Pharmacists کی availability کے بعد ہم ڈسپنسرز کو نئے لائسنس جاری نہیں کر رہے البتہ Pharmacists کو لائسنس جاری کر رہے ہیں۔ جن ڈسپنسرز کو پہلے لائسنس جاری ہو چکے ہیں ان کے لائسنس ہم ختم نہیں کر رہے بلکہ انہیں دو دو یا تین تین سال کی extension دیتے رہتے ہیں۔ اس حوالے سے متعلقہ قوانین میں ترامیم کے لئے جناب محمد بشارت راجہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور یہ کمیٹی جو سفارشات پیش کرے گی ان پر انشاءاللہ عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پیرا میڈیکس سٹاف کے سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***6724: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں لاکھوں پیرا میڈیکس جن میں کوالیفائیڈ ڈسپنسر، لیب ٹیکنیشن، ڈینٹل ٹیکنیشن مختلف گورنمنٹ ہسپتالوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں اپنی خدمات ادا کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام کوالیفائیڈ ڈپلومہ ہولڈرز کسی بھی فورم پر رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت این ٹی ایس یا کوئی اور طریقہ امتحان کے تحت ان کو مزید کوالیفائیڈ کرنے یا ان کی قابلیت کو چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ یہ ڈسپنسر رجسٹرڈ ہو سکیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 24-11-2011 کو پیرا میڈیکس کا سروس سٹرکچر کا نفاذ کیا گیا تھا اگر نہیں کیا گیا تو کیا حکومت ان کو ایفائیڈ ڈپلومہ ہولڈرز ڈسپنسر، لیب ٹیکنیشن اور ڈینٹل ٹیکنیشن کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں پیرا میڈیکس Punjab Health Department Allied Health Professionals (Service) Rules 2012 کے تحت اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جبکہ پرائیویٹ ہسپتالوں کی نگرانی کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن موجود ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے، تمام کوالیفائیڈ ڈپلومہ ہولڈرز پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔

(ج) تمام کوالیفائیڈ ڈپلومہ ہولڈرز پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ نیز پیرا میڈیکس کی بھرتی کے لئے مطلوبہ قابلیت اور محکمانہ پروموشن کے لئے معیار اور طریق کار Punjab Health Department Allied Health Professionals (Service) Rules 2012 میں دے دیئے گئے ہیں۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز کے سروس سٹرکچر کا نوٹیفکیشن مورخہ 2011-11-24 کو جاری ہو چکا ہے اور اس کے رولز بھی S&GAD مورخہ 2012-4-14 کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں ترمیم شدہ رولز مورخہ 2015-1-28 کو بھی جاری ہو چکے ہیں۔ (آرڈرز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں چاہتی ہوں کہ ہمارے پیرامیڈیکس سٹاف خصوصی طور پر Lab Attendants کے لئے سروس سٹرکچر جلد از جلد بنایا جائے۔ چونکہ حکومت کا tenure بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ عوامی بھلائی کے لئے ہم زیادہ سے زیادہ کام کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! تمام lab attendants پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ ہم ان کے لئے وقت کی ضرورت کے تحت مختلف کورسز کا انتظام کراتے رہتے ہیں۔ میری اس حوالے سے کل بھی ترکی کے لوگوں سے بات ہوئی ہے تو پنجاب الائیڈ ہیلتھ سٹاف کو trained کر کے اُن کی خدمات دوسرے ممالک کو بھی دے سکیں گے اور اپنے ملک میں بھی اس پر بڑی تیزی سے کام جاری ہے اور انشاء اللہ جلد ہی میری معزز بہن کو اس کی خوش خبری بھی مل جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرا مزید کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6775 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: نور پور تھل کے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6775: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل میں اس وقت کتنے BHU اور RHC کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان BHU اور RHC میں سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان BHU اور RHC میں جو اسامیاں خالی ہیں ان کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل میں اس وقت 12 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جبکہ اس تحصیل میں کوئی RHC نہ ہے۔

(ب) تحصیل نور پور تھل کے 12 بنیادی مراکز صحت میں کل سٹاف کی تعداد 134 ہے جن میں 84 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) تحصیل نور پور تھل اور ضلع خوشاب میں درجہ چہارم کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ضلع خوشاب نے اشتہار دیا تھا جن میں کچھ اسامیاں پر کر لیں گئی ہیں۔ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق بھرتیاں مرحلہ وار ہو رہی ہیں اور میرٹ کے مطابق اہل امیدواروں کو جلد ہی تعینات کر دیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! جز(ب) میں میں نے سوال کیا تھا کہ BHU and RHC میں سٹاف کی کتنی تعداد ہے؟ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ ہماری ٹوٹل ضرورت 134 ہے جبکہ 84 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ خالی سیٹوں کو پُر کرنے کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! 26۔ ستمبر کو ایڈہاک ڈاکٹرز کی advertisement آ گئی ہے اور 11۔اکتوبر last date ہے اس پر ہم جلد ہی ایڈہاک

ڈاکٹرز بھرتی کرلیں گے۔Paramedics staff کی بھرتی کی سمری وزیر اعلیٰ ہاؤس کو بھیجی ہوئی ہے اُن کی بھرتی بھی انشاءاللہ جلد process میں آجائے گی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! جز(ج) میں میرا سوال درجہ چہارم کے ملازمین کے حوالے سے تھا اُن کی تعداد بھی بہت کم ہے لیکن میں وزیر موصوف سے اپنی information کے لئے پوچھنا چاہتی ہوں کہ درجہ چہارم کے ملازمین اپنے کام کے علاوہ کوئی اور کام بھی کرسکتے ہیں جیسے کسی درجہ چہارم کے ملازم کو ایم ایس کا پی اے لگا دیا جائے یا فنانس کے کسی کام پر یا میڈیکل یا کیش کاؤنٹر کے کام پر لگا دیا جائے؟ میں نے دیکھا ہے کہ ڈی ایچ کیو خوشاب میں درجہ چہارم کے ملازمین مذکورہ بالا مختلف جگہ پر کام کر رہے ہیں تو کیا وہ لوگ ان جگہوں پر کام کرسکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! کہیں پر اگر کوئی بندہ موجود نہ ہو تو اُس ضرورت کے تحت کسی ملازم کو اُس کی جگہ پر لگایا جاسکتا ہے، otherwise جس کا کام ہوتا ہے وہی کرتا ہے۔ میری بہن کو اگر کوئی شکایت ہے تو بتادیں ہم وہ ٹھیک کر دیں گے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6829 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کینسر اور دیگر موذی بیماریوں کے مفت علاج کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*6829: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کینسر، ڈائیلسز، ڈلیوری، ٹائیفائیڈ و دیگر بیماریوں کا مفت علاج کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اور نجی ہسپتالوں کو قومی ہیلتھ انشورنس پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے؟

(ج) حکومت متذکرہ بیماریوں کی روک تھام کے لئے کل کتنی رقم مختص کررہی ہے اوراب تک کتنی رقم خرچ کرچکی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) کینسر، ڈائیلسز حکومت پنجاب کے تمام تدریسی ہسپتالوں میں کینسر اور ڈائیلسز سے متعلقہ شعبہ جات وطبی ماہرین، سہولیات اور ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ان سہولیات کو بتدریج ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں تک بڑھایا جارہا ہے۔ مزید برآں متعدد اضلاع میں ڈائیلسز مشینیں اور دیگر ضروری آلات مہیا کئے گئے ہیں۔ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں حالیہ اقدامات کے تحت چھاتی اور بچہ دانی کے کینسر کی تشخیص اور علاج کے لئے ویل وومن ڈیسک اور ویل وومن کلینک پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے جس کا پائلٹ ابھی پنجاب کے تین بڑے ہسپتالوں میں چل رہا ہے اور اس سال کے آخر تک پنجاب کے تمام 36 اضلاع کے DHQ اور THQ ہسپتالوں میں اس کا نفاذ کر دیا جائے گا۔ ان Clinics کے لئے 350 افراد کو خصوصی تربیت دی جاچکی ہے۔ اور ضروری سامان کی خریداری کا عمل جاری ہے۔ پھیپھڑوں کے سرطان کی روک تھام اور تمباکو نوشی کی حوصلہ شکنی کے لئے خاص کمیٹیوں کا قیام اور سیمینار اور واک کا اہتمام دیگر سرگرمیوں میں شامل ہے۔

ڈلیوری: محکمہ صحت حکومت پنجاب کے تمام ٹیچنگ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹرز کے لیبر رومز معمول کے مطابق 24 گھنٹے ڈلیوری کی خدمات مہیا کررہے ہیں۔ مزید یہ کہ 1196 بنیادی مراکز صحت کو 7/24 ڈکلیئر کیا گیا ہے اور ان میں یہ سہولت 24 گھنٹے مہیا کی گئی ہے نیز شام اور رات کی شفٹ کے لئے لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور آیا پر مشتمل ضروری عملہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

ٹائیفائیڈ: ٹائیفائیڈ ایک موذی مرض ہے جو ہمارے ملک میں عام پایا جاتا ہے، اس کے علاج کے لئے مذکورہ بالا تمام ہسپتالوں میں ضروری عملہ اور ادویات پہلے سے موجود ہیں۔

آج کل اس بیماری کی مزاحمتی اشکال سامنے آرہی ہیں جس کے علاج کے لئے مخصوص طبی حکمت عملی اور دواؤں کا طریق کار اپنایا جارہا ہے۔ جس کی آگاہی اور تربیت تمام متعلقہ طبی عملے کو دی گئی ہے علاوہ ازیں عالمی ادارہ صحت اور Global Alliance for Vaccines and Immunization (GAVI) کے تعاون سے بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے شیڈول میں ٹائیفائیڈ Typhyoid Conjugate Vaccines (TCV) ویکسین کی بوسٹر ڈوز کا اضافہ بھی کیا گیا، جو 9 ماہ کی عمر میں ایک بار لگتی ہے۔ مزید برآں صوبہ کے تمام 36 اضلاع میں 9 ماہ سے 15 سال تک کے بچوں کو ٹائیفائیڈ کے حفاظتی ٹیکے لگادیئے گئے ہیں

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سرکاری اور نجی ہسپتالوں کو قومی ہیلتھ انشورنس پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے اب تک 445 ہسپتالوں کو پینل کیا گیا ہے جس میں اکثریت نجی ہسپتالوں کی ہے۔

(ج) ان بیماریوں کے لئے علیٰحدہ سے بجٹ مختص نہیں ہے، تاہم حکومت پنجاب صحت کی سہولت پر سالانہ 27.9 بلین (27۔ارب، 90 کروڑ روپے) کا بجٹ خرچ کر رہی ہے۔ جس میں ان متذکرہ بیماریوں کی روک تھام اور علاج کی سہولیات بھی شامل ہیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6839 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6924 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کے بجٹ، ڈائیلسز سنٹر کی مشینری اور بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*6924: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو جام پور ضلع راجن پور کو مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا اس ہسپتال میں علیٰحدہ سے ڈائیلسز سنٹر موجود ہے اس میں بیڈز کی کتنی تعداد ہے نیز کتنی مشینیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے خراب ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا مذکورہ مالی سال کے دوران ڈائیلسز سنٹر کے لئے جو بجٹ رکھا گیا تھا وہ مریضوں کی تعداد کے مطابق تھا اگر نہیں تو تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) کو سال 21-2020 میں (6 کروڑ، 17 لاکھ، 17 ہزار، 8 سو 42 روپے) ملے تھے جن میں سے -/606، 77، 65، 2 (2 کروڑ، 65، لاکھ، 77، ہزار، 606 روپے) خرچ ہو چکے ہیں۔ باقی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں علیٰحدہ سے ڈائیلسز سنٹر موجود نہیں ہے۔ فی الحال پانچ بیڈز پر مشتمل ایک وارڈ موجود ہے۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں پانچ ڈائیلسز مشینیں ہیں اور وہ تمام چالو حالت میں ہیں ان میں سے کوئی بھی مشین خراب نہیں ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کو جو بجٹ فراہم کیا گیا تھا وہ مریضوں کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! محکمے کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وزیر موصوف اس کو پڑھ دیں کیونکہ یہ جواب ہماری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ٹی ایچ کیو جامپور ضلع راجن پور کو مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ

کس کس مد میں فراہم کیا گیا تو اس کا جواب دیا گیا ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کو سال 21-2020 میں 6 کروڑ، 17 لاکھ، 17 ہزار 842 روپے ملے تھے جن میں سے 2 کروڑ، 65 لاکھ، 77 ہزار 606 روپے خرچ ہوئے تو باقی پیسے کہاں گئے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں اس کی recent update لے کر محترمہ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! kindly یہ details فراہم کی جائیں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ Dialyses Center کے لئے جو بجٹ رکھا گیا وہ مریضوں کی تعداد کے مطابق تھا یا نہیں تھا؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ Dialyses Center کو بجٹ مہیا کیا گیا تھا وہ مریضوں کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔ جامپور میں dialyses کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن وہاں پر مشینیں کم ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو جامپور سے راجن پور، ڈی جی خان اور ملتان refer کیا جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جامپور میں Dialyses Center قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! سارے پروگرام ایک planning کے ساتھ چلتے ہیں۔ جامپور میں پانچ بیڈز پر ایک وارڈ چل رہا ہے اور وہاں پر میڈیسن بھی دی جا رہی ہیں۔ وہاں پر اگر مریضوں کی تعداد زیادہ ہے تو ہم اُس کے مطابق need base پر بڑھا بھی سکتے ہیں کیونکہ ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے ہمارے پاس ایک پورا development wing ہے۔ جامپور remote area ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ remote areas کو زیادہ سے زیادہ facilitate کرے۔ جامپور چونکہ راجن پور کا حصہ ہے تو میں یہاں پر ایک بات ضرور mention کرنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت نے پچھلی دفعہ MCH Center بنانے کے لئے ایک پورا plan chalk out کیا تھا جس میں میانوالی والا مکمل ہو گیا ہے ہم 30۔ نومبر کو انشاء اللہ اُس کا افتتاح کرنے لگے ہیں۔ اسی طرح کا بھکر اور لیہ کا پروگرام ہے اُن پر بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ ہم نے راجن پور

کے لئے ایک Mother and Child Hospital دیا تھا تو regime change کے بعد پچھلی حکومت نے اُس کے ٹینڈر روک دیئے تھے میں نے وہ ٹینڈر بھی دوبارہ شروع کروادیئے ہیں کیونکہ ہم راجن پور کو ignore نہیں کر سکتے کہ وہاں پر اس چیز کی ضرورت ہے۔ میں محترمہ سے request کروں گا کہ آپ اپنی allied opposition سے پوچھیں تو سہی کہ انہوں نے راجن پور کے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کیوں کیا ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! راجن پور پسماندہ ترین ضلع ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی یا اُس کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی ہمارے لئے تو دونوں حکومتیں ایک جیسی ہی ثابت ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6925 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں مریضوں کو میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6925: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور (ضلع راجن پور) میں ڈائیلسز یونٹ میں مریضوں کو کون کون سی فیسلیٹیز دی جارہی ہیں اور کن فسیلیٹیز کی کمی ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کے ڈائیلسز یونٹ میں مریضوں کے لئے Fistula (فیسٹیولا) کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کارڈیک سنٹر، آئی بلاک اور ٹراما سنٹر کی بلڈنگ موجود ہیں لیکن ان سنٹر کی بلڈنگ کو فنکشنل نہیں کیا جارہا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ڈائیلسز کے مریضوں کو فیسٹیولا کی سہولت دینے، کارڈیک، آئی اور ٹراما سنٹرز کی بلڈنگ کو operational کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور کے ڈائیلسز یونٹ میں مریضوں کو مفت ادویات کے ساتھ مفت ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔ اس وقت ہسپتال مذکورہ میں تین شفٹ میں مریضوں کو مفت ڈائیلسز کئے جارہے ہیں۔ ڈائیلسز یونٹ میں یورالوجسٹ / نیفرالوجسٹ کی کمی ہے۔

(ب) ڈائیلسز یونٹ کے مریضوں کو Fistula صرف یورالوجسٹ یا پھر Vascular Surgeon لگاتے ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں یورالوجسٹ اور Vascular Surgeon کی سیٹیں sanctioned نہیں ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں کارڈیک سنٹر، آئی بلاک اور ٹراما سنٹر کی بلڈنگز تعمیر ہو کر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے handover ہو چکی ہیں۔ جس کی مشینری کافی حد تک خریدی جاچکی ہے باقی ماندہ مشینری رواں مالی سال میں خریدلی جائے گی۔ مزید برآں محکمہ نے مزید اسامیوں کے لئے SNE فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوادی تھی جس پر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اعتراض لگا دیا ہے۔ محکمہ فنانس کی ہدایات کے مطابق اعتراض دور کر کے جلد دوبارہ کیس محکمہ فنانس کو بھجوادیا جائے گا۔

(د) اس سوال کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا مریضوں کو Fistula کی سہولت فراہم کی گئی یا نہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ Dialyses Unit کے مریضوں کو Fistula صرف Urologist or Vascular Surgeon لگاتے ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر جامپور میں Urologist or Vascular Surgeon کی seats sanctioned نہیں ہیں تو جہاں اتنے زیادہ مریض ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بالا seats sanctioned کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! ان کو I-V فیسٹیولا کہتے ہیں۔ اس کو عموماً tertiary care ہسپتال میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں پر specialized hospitals ہوں جن میں ڈائیلسز یا ٹرانسپلانٹ ہوتا ہو یہ وہاں استعمال ہوتی ہے۔ یہ کوئی emergency والی چیز نہیں ہے کہ کسی جگہ پر emergency ہو تو I-V فیسٹیولا کے لئے فوراً آپ کو vascular surgeon کی ضرورت پڑ جائے۔ Vascular Surgeon tertiary care ہسپتال میں ہوتے ہیں۔ ڈی ایچ کیو لیول پر جتنے بھی ہمارے ڈائیلسز سنٹرز ہیں ان میں سے اکثر جگہ پر پلاسٹک سرجن اور ویسکیولر سرجن کی ضرورت ہوتی ہے تو وہاں سے ان کا علاج ہو جاتا ہے۔ تحصیل لیول پر اس کی sanction / availability نہیں ہے اور اس لئے وہاں پر یہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! اس کا مطلب کہ منسٹر صاحب جواب ہی دے رہے ہیں۔ اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ڈائیلسز کے مریضوں کو فیسٹیولا کی سہولت دینے، کارڈیک، آئی اور ٹراما سنٹرز کی بلڈنگ کو operational کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین! وہاں بہت سالوں سے بلڈنگز بنی ہوئی ہیں مگر ابھی تک وہ operational نہیں ہیں اور نہ ہی وہاں specialist ڈاکٹرز کو بھیجا گیا ہے۔ اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت وہاں ان بلڈنگز کو operational کرنے اور specialist ڈاکٹرز بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جی، بالکل جو بلڈنگز بنی ہیں وہ ہم ضائع نہیں کر سکتے۔ میں نے اس پر محکمہ کو instruct کیا ہوا ہے کہ پورے پنجاب میں ہماری جتنی بھی بلڈنگز بنی ہوئی ہیں ہم نے ان کو ضائع نہیں کرنا اور جلد سے جلد ان کو functional کیا جائے۔ اس کی SNEIT پر Finance Department نے objection لگا کر بھیجا تھا۔ ہم نے اس objection کو ختم کر کے اس کو دوبارہ Finance Department کو بھیجا ہے۔ انشاءاللہ جلد اس کا افتتاح بھی کریں گے۔ اس کا فائدہ عوام کو ہو گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جی، انشاءاللہ۔

جناب چیئرمین : جی، اگلا سوال نمبر 6966 محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6966 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے علاقہ بیگم کوٹ میں پولیو ویکسین کا سکریپ کے گودام سے ملنے سے متعلقہ تفصیلات

***6966: محترمہ سبرینہ جاوید :** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے علاقہ بیگم کوٹ میں پولیو ویکسین کی بڑی مقدار سکریپ کے گودام سے ملی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پولیو ویکسین کو سکریپ میں بیچنے والوں میں سرکاری اہلکار ملوث پائے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی کون سے تھانے میں مقدمہ کن دفعات کے تحت درج کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) یہ تاثر درست نہیں ہے صرف پولیو ویکسین کی خالی وائلز بیگم پورہ راوی ٹاؤن سے برآمد کی گئیں۔ یہ وائلز ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی روٹین مانیٹرنگ کے دوران برآمد کی گئیں۔ ویکسین کی برآمدگی کی اطلاع فوراً 15 پر کی گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تمام وائلز جس میں دیگر ادویات کی استعمال شدہ بوتلیں بھی شامل تھیں کو فوری قبضے میں لے لیا۔ پولیس نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے گودام کے مالک کو گرفتار کر لیا۔ ایف آئی آر کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے کہ واقعہ میں کوئی سرکاری اہلکار ملوث نہیں پایا گیا۔SOPs کے تحت تمام ویسٹ ایک پرائیویٹ کمپنی(A.T.Waste Management) کو بھجوایا جاتا ہے۔ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام وائلز کو تلف کر دے لیکن کمپنی نے ویسٹ تلف کرنے کی بجائے بیچ ڈالا۔ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق گودام تک ویکسین پہنچانے کی ذمہ داری یہی کمپنی ہے۔

(ج) کمپنی کے ساتھ ٹھیکہ منسوخ کیا جا چکا ہے۔ اب تمام ویسٹ اسلام آباد میں قائم کمپنی کو بھیجا جاتا ہے۔ پولیس نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے گودام کے مالک کو گرفتار کر لیا۔ تھانہ شاہدرہ میں ایف آئی آر دفعہ 154 کے تحت درج کروائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بہت detailed جواب دیا ہے۔ میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! کوئی comment کرنا چاہیں گے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر) : جی، جناب چیئرمین! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کہ جتنا بھی waste material ہسپتالوں سے اکٹھا ہوتا ہے ان کو ایک proper scientific طریقے سے discard کیا جاتا ہے۔ ہماری کچھ outsource companies ہیں جو ہسپتالوں سے waste اکٹھا کرتی ہیں اور تقریباً 26 اضلاع سے یہ اکٹھا ہوتا ہے۔ ہر ہسپتال میں Incinerator لگے ہوئے ہیں اور yellow vehicles کے ذریعے ان کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بدنیتی سے اس کو تلف کرنے کے بجائے بیچ دیا تھا لہذا ان کے خلاف strict action لیا گیا تھا اور وہ بندہ اس وقت گرفتار ہے۔ اس معاملے میں جو کمپنی involved تھی اس کو بھی ہم نے delist کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔کافی detail سے جواب دیا گیا ہے۔میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: میرا سوال نمبر 6997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن میں ہسپتال، ڈسپنسریوں اور ان میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***6997: محترمہ حنا پرویز بٹ :** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں کتنے ہاسپٹل اور ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں ان میں سٹاف کی تعداد کیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ٹاؤن کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کونسی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں اور بلڈنگز کس حالت میں ہے؟

(ج) اس ٹاؤن کے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کن کن علاقوں میں قائم ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں حکومت کب تک یہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن میں کل 2 ہسپتال، 8 ڈسپنریاں (اربن ایریا)، 2 رورل ہیلتھ ڈسپنسریاں اور ایک بیسک ہیلتھ یونٹ کام کر رہے ہیں علاوہ ازیں 6 زچہ بچہ کیئر ہیلتھ سینٹرز اور ایک اسلامی طبی شفاخانہ ہے جن کے سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دونوں ہسپتالوں (غازی آباد اور میاں میر) میں تمام بنیادی، ایمرجنسی، آپریشنز اور ان ڈور، آؤٹ ڈور اور ٹیسٹوں وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔ڈسپنسریز میں OPD کی سہولت ہے

جبکہ ڈائیگناسٹک سنٹر دھرم پورہ میں بنیادی ٹیسٹ اور ایکسرے کی سہولت موجود ہے زچہ بچہ سنٹرز میں گائنی کی بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) **گورنمنٹ ہسپتال:**

1۔غازی آباد (20 بستروں کا ہسپتال)

2۔میاں میر (130 بستروں کا ہسپتال)

ڈسپنسریاں (اربن ایریا):

1۔غازی آباد، 5۔ہربنس پورہ،

2۔دھرمپورہ، 6۔حنیف پارک،

3۔فتح گڑھ، 7۔ضرار شہید روڈ (مرغی خانہ)،

4۔مغلپورہ، 8۔فلٹر کلینک تاجپورہ،

بنیادی مرکز صحت:

1۔گاؤں بھنگالی،

رورل ہیلتھ ڈسپنسریز

1۔ڈوگرائے خورد، 2۔گاؤں پدری،

زچہ بچہ سنٹرز، غازی آباد، میاں میر، الفیصل ٹاؤن، فتح گڑھ، رینجرز ہیڈ کوارٹر، کوٹلی پیر عبدالرحمان میں قائم ہیں۔

اسلامی طبی شفاخانہ:

1۔گلستان کالونی مصطفی آباد

(د) تمام ڈسپنسریز، ہسپتالوں اور زچہ بچہ سنٹرز میں تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی لیکن اگر آپ کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! محترمہ نے جو سوال کیا ہے اس پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی، سمیع اللہ صاحب! آپ سوال کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سوال نمبر 6966 کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کے جز (ب) کا جواب دیا گیا ہے کہ۔۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ صاحب! آپ پچھلے سوال کی بات کر رہے ہیں ہم تو اگلے سوال پر چلے گئے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! سمیع اللہ صاحب کو سوال پوچھنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگر منسٹر صاحب allow کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس سوال کے جز (ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پولیو ویکسین کو سکریپ میں بیچنے والوں میں سرکاری اہلکار ملوث پائے گئے ہیں؟ اس پر میں آپ کی توجہ اس کے جواب پر دلوانا چاہوں گا کہ یہ تاثر درست نہیں ہے کہ واقعہ میں کوئی سرکاری اہلکار ملوث نہیں پایا گیا۔ اس جواب میں جو لکھا ہے اور جتنی اردو میں سمجھتا ہوں اس کے مطابق یہ ہے کہ اس میں سرکاری اہلکار ملوث ہیں۔ ایک تو ان کی تفصیل دے دی جائے کہ کون کون سے اہلکار اس میں ملوث تھے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے کیونکہ اس کے آگے جا کر محکمہ نے یہ کہا ہے کہ ہم نے اس کمپنی کو جس کے ذمہ اس کا ٹھیکہ تھا اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ ایک تو سرکاری محکمہ کے افراد جو کہ اس معاملے میں ملوث تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی اس کی تفصیل دی جائے اور دوسرا جو کمپنی تھی کیا اس کا صرف ٹھیکہ منسوخ کیا گیا ہے یا اس کے خلاف بھی کوئی اور action لیا گیا ہے۔ بس ان دو چیزوں کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ صاحب! اس سوال میں FIR کا ذکر ہے لیکن باقی سب نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، جناب چیئرمین! FIR تو اس گودام والے کے خلاف ہے کہ اس کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

جناب چیئرمین : جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اس میں ایک Assistant Superintendent involved تھا۔ اس حوالے سے آگے بھی ایک سوال ہے جو particularly اسی پر ہے۔ اس کو ہم نے suspend بھی کیا ہوا ہے۔ اس کی انکوائری بھی PEEDA Act کے تحت ہو رہی ہے۔ انشاءاللہ اس پر جو بھی legally کارروائی ہو گی وہ کریں گے۔ جنہوں نے اس کو خریدا تھا ان کے خلاف بھی FIR ہوئی ہے۔ اس پر zero tolerance ہے کیونکہ پھر reuse کے لئے یہی سرنجز مارکیٹ میں آجاتی ہیں۔ ہم بالکل بھی ان کو allow نہیں کر رہے۔ ہم نے اس کو outsource کر کے تلف کرنے کا program دیا ہوا ہے۔ اس معاملے میں جو بھی ملوث ہیں وہ انشاءاللہ دوبارہ کام نہیں کر سکیں گے۔ I assure you.

جناب چیئرمین : جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ نہیں تھا۔ میرا سوال تھا کہ اس کمپنی کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جی، اس کمپنی کو ہم نے blacklist کر دیا ہے۔ اگر میرے فاضل ممبر کہیں گے تو ہم ان کو detail بھی دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ منسٹر صاحب! محترمہ حنا پرویز بٹ آپ کا سوال نمبر 6997 ہے You don't have any question. جی، محترمہ!

Ms Hina Pervaiz Butt: Sir, on behalf of me Mr. Naseer Ahmad wants to raise a supplementary question.

جناب چیئرمین : جی، میاں صاحب!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے اور میں اس پر منسٹر صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا کہ اس سوال میں جو بنیادی صحت کے مرکز بتائے گئے ہیں جن میں ایک گاؤں بھنگالی میں ہے دوسرا ڈگر رائے خورد اور تیسرا پدری میں ہے۔ اس میں سے ایک رورل ڈسپنسری میری constituency میں آتی ہے لہٰذا اس پر میرا سوال ہے کہ یہ جو تینوں بنیادی صحت کے سنٹرز کو میری اطلاع کے مطابق یہاں سے shift کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ جب سے یہاں پر کام کر رہے ہیں اس وقت سے لوگ ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ سوال نمبر بتائیں گے کون سا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 6997 ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جی، جناب چیئرمین! ان تینوں بنیادی صحت کے سنٹرز کو یہاں سے ختم کیا جا رہا ہے کیونکہ یہاں پر private colonies بننے کی وجہ سے اس کے ارد گرد کی آبادی کم ہوئی ہے لیکن یہ سنٹرز وہاں پر کام کر رہے ہیں اور کافی دور سے لوگ یہاں پر آ کر اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! Please be short

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ کیا حکومت ان کو ختم کر کے کہیں اور shift کر رہی ہے یا یہ وہیں پر رہ کر کام کریں گے؟ کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ان تینوں کو اکٹھا کر کے کہیں اور جگہ دی جا رہی ہے اور یہاں سے یہ سنٹرز ختم کئے جا رہے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! محکمہ کا فی الحال تو ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ اگر آپ کو کوئی خدشات ہیں تو مجھے بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: میرا سوال نمبر 6998 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جہلم میں ایڈہاک، ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ تعیناتیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6998: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سی ای او ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جہلم میں کتنے ملازمین کام کر چکے ہیں ان کے نام، گریڈ تجربہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کو کتنی رقم کس کس مد میں ادا کی جاتی ہے تفصیل ہر ملازم وائز بتائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں سال 2016 سے اب تک ڈسپنسر اور دیگر کتنے ملازمین کو کس کس عہدہ اور گریڈ پر کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور ایڈ ہاک پر بھرتی کیا ان کے نام تعلیم مع گریڈ اور عہدہ بتائیں کیا ان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اور باقاعدہ قانون / قاعدہ کے مطابق بھرتی کیا گیا؟

(د) اس ضلع میں کتنے ڈسپنسرز ڈیلی ویجز، کنٹریکٹ اور ایڈ ہاک پر کس کس جگہ اور کب سے کام کر رہے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) سی ای او ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جہلم میں اس وقت 56 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ملازمین نام، گریڈ، تجربہ اور تعلیمی قابلیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سی ای او ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی جہلم میں کام کرنے والے ملازمین کو JV-9001 کی مد سے تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔ کل تنخواہ ملازمین -/25،97،033 (25 لاکھ، 97 ہزار، 33 روپے) ماہانہ تنخواہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل ملازمین کو کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور ایڈ ہاک پر سال 2016 سے اب تک بھرتی کیا گیا ہے

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد	کنٹریکٹ / ایڈ ہاک
1-	اسسٹنٹ	16	05	کنٹریکٹ

2۔	کمپیوٹر آپریٹر	12	16	کنٹریکٹ
3۔	جونیئر کلرک	11	07	کنٹریکٹ
4۔	مڈوائف	09	28	کنٹریکٹ
5۔	ڈینٹل ٹیکنیشن	09	03	کنٹریکٹ
6۔	ای سی جی ٹیکنیشن	09	01	کنٹریکٹ
7۔	آر ایچ آئی	09	17	کنٹریکٹ
8۔	ایل ایچ وی	09	46	کنٹریکٹ
9۔	لیبارٹری ٹیکنیشن	09	03	کنٹریکٹ
		09	02	ایڈہاک
10	ڈسپنسر	09	21	کنٹریکٹ
		09	10	ایڈہاک
11۔	ویکسینیٹر	09	17	کنٹریکٹ
		-	18	ڈیلی ویجز
12۔	سی ڈی سی سپروائزر	09	21	کنٹریکٹ
13۔	سینٹری سپروائزر	09	05	کنٹریکٹ
14۔	سینٹری انسپکٹر	09	08	کنٹریکٹ
15۔	مائیکروسکوپسٹ	09	02	کنٹریکٹ
16۔	Anesthesia Assistant	09	02	کنٹریکٹ
17۔	ریڈیوگرافر	09	02	کنٹریکٹ
18۔	اوٹی اے	09	04	کنٹریکٹ
19۔	چوکیدار	01	15	کنٹریکٹ
20۔	مالی	01	03	کنٹریکٹ
21۔	نائب قاصد	01	19	کنٹریکٹ
22۔	واٹر کیریئر	01	06	کنٹریکٹ
23۔	سینٹری پٹرول	01	06	کنٹریکٹ
		-	168	ڈیلی ویجز برائے 89 دن ہر سال
24-	وارڈ سرونٹ	01	11	کنٹریکٹ
25۔	سینٹری ورکر	01	07	کنٹریکٹ

26۔	ڈرائیور	01	06	کنٹریکٹ
27۔	آیا	01	01	کنٹریکٹ
28۔	گیٹ کیپر	01	01	کنٹریکٹ
29۔	دواکوب	02	02	کنٹریکٹ
30۔	دھوبی	02	01	کنٹریکٹ
31۔	سکیورٹی گارڈ	01	03	کنٹریکٹ
32۔	ڈیٹاانٹری آپریٹر		24	ڈیلی ویجز(ہیلتھ کونسل)

علاوہ ازیں تفصیل نام ملازمین بمعہ مقام تعیناتی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کوئی بھی ڈسپنسر کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام نہیں کر رہا ہے۔ کیونکہ پنجاب ریگولرائزیشن ایکٹ 2018 کے تحت تمام کنٹریکٹ ڈسپنسرز کو 03 سال مکمل ہونے پر ریگولر کر دیا گیا ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل ڈسپنسرز کو کورونا میں کام کرنے کے لئے ایڈہاک پر اپریل 2020 میں ایک سال کے لئے تعینات کیا گیا تھا ان کے ایڈہاک کو مزید ایک سال کے لئے اپریل 2022 تک توسیع دے دی گئی تھی بعد ازاں ان کے ایڈہاک کو توسیع نہیں دی گئی۔

1۔ حافظ تجمل حسین، آر ایچ سی خلاص پور۔

2۔ فرحان حیات، آر ایچ سی خلاص پور۔

3۔ فرانسس حرا، بی ایچ یو جنگو۔

4۔ عدنان حسین، بی ایچ یو نگیال۔

5۔ محمد عثمان آر ایچ سی ڈومیلی۔

6۔ محمد زین لیاقت، بی ایچ یو پنچور۔

7۔ ارشد محمود، آر ایچ سی ڈومیلی۔

8۔ راحیل صادق، بی ایچ یو کرونٹہ۔

9۔ محمد جمال، بی ایچ یو بشندور۔

10۔ محمد بلال رضا، آر ایچ سی ڈومیلی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7072 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 میں آر ایچ سی کے لئے مختص کردہ فنڈز اور فراہم کردہ ادویات سے متعلقہ تفصیلات

***7072: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔243 بہاولنگر اور تحصیل فورٹ عباس، ہارون آباد میں واقع R.H.C کے لئے کتنی کتنی رقم بجٹ میں علیٰحدہ علیٰحدہ مختص کی گئی ہے؟

(ب) اس رقم سے مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جارہی ہیں روزانہ کتنے مریض اس سے مستفید ہوتے ہیں؟

(ج) ان R.H.C میں مریضوں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں کتنی اور کن کن ٹیسٹ کی سہولت ان میں موجود ہے؟

(د) کیا ان میں 7/24 گھنٹے سروس فراہم کی جارہی ہے؟

(ہ) شام کے اوقات میں فرائض سرانجام دینے والے ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کی تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) بجٹ سال 21-2020 میں ان RHCs کے لئے مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی ہے۔

RHC فقیر والی:

Rs.4,82,58,126/- (4 کروڑ، 82 لاکھ، 58 ہزار، 126 روپے)

RHC کھچی والا:

Rs.4,13,20,721/- (4 کروڑ، 13 لاکھ، 20 ہزار، 721 روپے)

(ب) **RHC فقیر والی:**

ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔روزانہ 175 سے 200 مریض مستفید ہوتے ہیں۔

RHC کھچی والا:

ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔روزانہ تقریباً 110 مریض مستفید ہوتے ہیں۔

(ج) **RHC فقیر والی:**

ای سی جی، ایکسرے، ڈینٹل یونٹ، الٹراساؤنڈ اور فری ڈلیوری کی سہولت موجود ہے۔مندرجہ ذیل ٹیسٹ لیبارٹری میں کئے جاتے ہیں: CBC,ESR,WIDAL, TYPHOID URINE COMPLETE ,BLOOD SUGAR, URIC ACID, CHOLESTEROL,BLOOD UREA , CREATININE, ALT, HBS ANTI HCV, ANTI HIV, BLOOD GROUP, MP AG,

RHC کھچی والا:

ای سی جی، ایکسرے، ڈینٹل یونٹ، الٹراساؤنڈ اور فری ڈلیوری کی سہولت موجود ہے۔ مندرجہ ذیل ٹیسٹ لیبارٹری میں کئے جاتے ہیں: CBC,ESR,WIDAL, TYPHOID URINE COMPLETE ,BLOOD SUGAR, URIC ACID, CHOLESTEROL,BLOOD UREA , CREATININE, ALT, HBS AG, ANTI HCV, ANTI HIV, BLOOD GROUP, MP

(د) **RHC فقیر والی:**

جی ہاں!

RHC کھچی والا:

جی ہاں!

(ہ) **RHC فقیر والی:**

شام کے اوقات میں ایک ڈاکٹر ایک چارج نرس ایک ایل ایچ وی ایک ڈسپنسر اور ایک کلاس فور ملازم فرائض انجام دے رہے ہیں۔

RHC کھجی والا:

شام کے اوقات میں ایک ڈاکٹر ایک چارج نرس ایک ایل ایچ وی اور ایک کلاس فور ملازم فرائض انجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کو منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ خود بھی ڈاکٹر ہیں انشاءاللہ ضرور بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی-243 میں محکمہ نے جواب دیتے ہوئے دو RHCs فقیر والی اور کھجی والا کا ذکر کیا ہے۔ میرا حلقہ بنیادی طور پر بہت بڑا ہے۔ اس میں RHC کھجی والا میرے حلقہ کے بارڈر پر ہے اور فورٹ عباس تحصیل کا زیادہ علاقہ cover ہوتا ہے۔ میری اس سوال کے حوالے سے درخواست ہو گی کہ تحصیل ہارون آباد میں ہم نے ADP میں propose بھی کیا تھا کہ بہت بڑا علاقہ ہے ہمیں Head- 7R میں ایک اور RHC دیا جائے۔ ہمارا علاقہ اس کے بغیر cover نہیں ہوتا اور زیادہ لوگوں کو سفر کر کے آنا پڑتا ہے۔ میرے حلقہ کے بارڈر پر RHC کھجی والا ہے اور یہ 70 فیصد فورٹ عباس کو cater کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب کے علم میں ہو گا کہ آبادی کے لحاظ سے، bed occupancy اور رولز میں فاصلے کا ذکر ہے کہ کتنے فاصلے کے بعد BHU اور RHC بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی جو بھی تجویز ہے اگر feasible ہوئی تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کو آگے expedite کرائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ RHC فقیر والی کے لئے Rs.4,82,58,126/- (4 کروڑ، 82 لاکھ، 58 ہزار، 126 روپے) اور RHC کھجی والا کے لئے Rs.4,13,20,721/- (4 کروڑ، 13 لاکھ، 20 ہزار، 721 روپے) مختص کئے گئے ہیں۔ کیا اس

میں سارے انتظامی اخراجات بھی شامل ہیں یا صرف یہ وہ ہیں جو صرف سروسز، ادویات اور investigation میں استعمال ہوتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اس میں سیلری بجٹ بھی ہے اور نان سیلری بجٹ بھی ہے۔ اس کے علاوہ ہیلتھ کونسل کا بجٹ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: یہ تو بہت meagre amount ہے اور آبادی بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال میں بجٹ کا 70 سے 80 فیصد انتظامی امور پر ہی چلا جاتا ہو گا۔

کیا محکمہ RHCs کا بجٹ بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات ان کے doorstep پر مل سکیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اس میں دو چیزیں ہوتی ہیں جن میں ایک سٹاف کی کمی نہ ہو اور جو مریض آرہے ہیں ان کو ساری ادویات مل جائیں۔ اگر ادویات مل رہی ہیں اور سٹاف کی کمی نہیں ہے تو پھر میرے خیال میں بجٹ بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ادویات کی کمی ہے تو ہم اس کمی کو دور کر سکتے ہیں۔ ہم دو طرح ادویات خرید کرتے ہیں کچھ central procurement ہوتی ہے اور کچھ CEOs وہاں locally procure کرتے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ RHCs بنیادی طور پر سارے BHUs کے لئے reference center ہوتا ہے۔ اس لئے BHU اور RHC میں فرق ہونا چاہئے۔ اگر آپ سہولیات دیکھیں تو وہاں پر دونوں RHCs میں پانچ پانچ beds ہیں۔ یہ دونوں ٹاؤن کمیٹیوں میں ہیں۔ آپ جا کر وہاں حالات دیکھیں تو وہ بالکل ناگفتہ بہ ہیں۔ ان کی چار دیواریاں ٹوٹ چکی ہیں اور عمارات مخدوش ہیں۔ کیا حکومت پنجاب as policy matter سارے RHCs کو upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہاں کی سہولیات میں اضافہ کیا جائے۔ وہاں پر ٹراما سنٹر بنایا جائے کیونکہ accidents کے واقعات بے تحاشہ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیکل کے بھی

بے شمار کیسز آتے ہیں اور deliveries کے بھی کیسز آتے ہیں اس لئے RHCs کو as a policy matter بہتر کرنے کا کوئی جامع منصوبہ آپ کے زیر غور ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! ہمارا ڈویلپمنٹ کا کام continuously چلتا رہتا ہے۔ ہم نے 20-RHCs کو 20 بستروں کا ہسپتال کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارے BHUs جن کی بلڈنگز ختم ہو چکی ہیں اور وہاں رہائشیں ختم ہو چکی ہیں ان کو phases میں take up کیا ہوا ہے۔ Phase-1 میں 8-BHUs اس سال مکمل ہو جائیں گے۔ 114 اگلے سال میں مکمل ہوں گے اور اسی طرح RHCs، DHQs اور THQs کی بھی revamping کی سکیم چل رہی ہے۔ میں چیک کر کے بتا دوں گا کہ آپ کے RHCs اس میں شامل ہیں یا نہیں ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! ان دونوں کو شامل کریں کیونکہ وہاں پر بہت برے حالات ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7074 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 7086 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں Covid-19 سے بچاؤ کے لئے فراہم کردہ ویکسین سے متعلقہ تفصیلات

*7086: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت Covid-19 سے بچاؤ کے لئے مفت ویکسین لگوا رہی ہے اگر ہاں تو اب تک کتنی ویکسین کتنے افراد کو مفت لگائی گئی ہے اور کتنی آبادی کو ویکسین کرنا درکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ کی 15/14 کروڑ آبادی کو مفت ویکسین فراہم کرنے میں سست روی کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کو اس جان لیوا بیماری سے بچانے کے لئے مفت ویکسین کی فراہمی تیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت صوبہ کی تمام عوام کو کتنے عرصہ تک مفت ویکسین لگوادے گی تاریخ اور سال سے مطلع فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اب تک صرف صوبہ کی صرف دس سے بارہ لاکھ آبادی کو یہ ویکسین فراہم کر سکی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت Covid-19 سے بچاؤ کے لئے مفت ویکسین لگوا رہی ہے اور اب تک 30۔ ستمبر 2022 تک 7 کروڑ 77 لاکھ لوگوں کو کورونا ویکسین مفت لگائی جاچکی ہے جبکہ 08 کروڑ 10 لاکھ آبادی کو ویکسین لگائی جائے گی۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اب تک 664 ویکسینیشن سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے 38 ویکسینیشن سنٹرز 24 گھنٹے اور باقی 626 ویکسینیشن سنٹرز 14 گھنٹے اپنی سروسز فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت عوام الناس کو اس جان لیوا بیماری سے بچانے کے لئے مفت ویکسین کی فراہمی تیز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) سال 2022 میں تمام لوگوں کو مفت ویکسین لگادی جائے گی۔

(ہ) یہ تاثر درست نہیں ہے، حکومت کی طرف سے اب تک پنجاب بھر میں 7 کروڑ 77 لاکھ لوگوں کو ویکسین لگوائی جاچکی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ میں اس پر برملا کہوں گا کہ Covid کے حوالے سے پورے صوبہ میں ہماری vaccination بہت efficiently ہوئی ہے۔ الحمدللہ Covid کو بہت اچھے طریقے سے manage کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں House کو update کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں سنگل ڈوز 96 فیصد لوگوں کو لگ چکی ہے، مکمل ویکسینیشن تقریباً 92 فیصد لوگوں کو لگ چکی ہے اور 43 فیصد کو بوسٹر ڈوز بھی لگ گئی ہے۔ ہم نے مزید بچوں کی ویکسینیشن پچھلے ماہ 19 تا 26۔ ستمبر تک کی تھی یعنی ویکسینیشن کا عمل پانچ ڈسٹرکٹ میں 98 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے، COVID-19 پر ہمارا کام parallel چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! الحمدللہ۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7097 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بجٹ اور کورونا کی مناسب سہولیات کے فقدان اور اموات سے متعلقہ تفصیلات

***7097: جناب منیب الحق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ کا موجودہ مالی سال 2020-21 کا بجٹ مد وائز کتنا تھا کتنا موجودہ بجٹ میں فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس کے کتنے وارڈز ہیں ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس ہسپتال میں کورونا کے مریضوں کے لئے کون کون سے وارڈز مختص کئے گئے ہیں ہر وارڈ میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د) کورونا کے مریضوں کے لئے کون کون سی سہولیات دی جا رہی ہیں کتنے وینٹی لیٹر اس ہسپتال میں ہیں آکسیجن کے لئے کتنے بیڈز مختص ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ معروف شاعرہ وکالم نگار کرن وقار اپنی ماں اور بھائی سمیت اس ہسپتال میں نا مناسب طبی سہولیات کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) مالی سال 21-2020 میں بجٹ میں DHQ ہسپتال اوکاڑہ کو کل رقم -/13,53,38,817 (13 کروڑ، 53 لاکھ، 38 ہزار، 817 روپے) کے فنڈز فراہم کئے گئے جن کی مدوائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) DHQ ہسپتال اوکاڑہ کے وارڈز اور ان میں مشتمل بیڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Sr No.	Name of Ward	Nos. Of Beds
1	Emergency Ward	80
2	Medical Ward	20
3	Surgical Ward	48
4	Cardiac Ward	20
5	Ortho Ward	24
6	Labour Room	20
7	Gynae Ward	26
8	Paeds Ward	24
9	ICU	12
10	Total Beds	274

(ج) اس ہسپتال میں کورونا کے مریضوں کے لئے 60 اضافی بیڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جو کورونا کے مریض آتے ہیں اس وارڈ میں داخل کئے جاتے ہیں۔

(د) پلمونالوجسٹ سپیشلسٹ کی زیر نگرانی DHQ سٹی میں کورونا کے مریضوں کو 24 گھنٹے فری میڈیسن اور آکسیجن کی فراہمی بغیر کسی تعطل کے جاری رہتی ہے۔ 03 عدد وینٹی لیٹرز ہر وقت مریضوں کے لئے فنکشنل ہیں اور مریضوں کو ضروری طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) مس کرن وقار اُن کی ماں اور بھائی DHQ ہسپتال اوکاڑہ میں داخل ہوئے تاہم 24 گھنٹے کے بعد اپنی خواہش پر مس کرن وقار خود ہسپتال سے ڈسچارج ہوئیں اور پرائیویٹ ہسپتال میں دو ہفتے کے بعد مس کرن وقار کی فوتیدگی ہوئی۔ یہ تاثر درست نہ ہے کہ ان کو مناسب سہولیات فراہم نہیں کی گئیں۔

اس بابت CEO, DHA, Okara نے ابتدائی انکوائری رپورٹ ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ کو پیش کی ہے۔ جس کے تحت ہسپتال ہذا میں آکسیجن سلنڈرز کی کوئی کمی نہ ہے اور 40 آکسیجن سلنڈرز ایمرجنسی کے لئے ہر وقت دستیاب ہوتے ہیں۔ مس کرن وقار اُن کی ماں اور بھائی کو بہترین طبی سہولیات فراہم کی گئیں۔ مس کرن وقار خود ہسپتال سے پرائیویٹ ہسپتال کے لئے ڈسچارج ہوئیں۔ انکوائری رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا DHQ اوکاڑہ میں گزشتہ تین، چار سالوں میں آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے اموات واقع ہوئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میرے ریکارڈ کے مطابق تو ایسا کوئی واقعہ رپورٹ نہیں ہوا۔ ایک case report ہوا تھا جس کا جواب فاضل ممبر کو دے دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں ایک محترمہ کرن بی بی تھی وہ ایک دن DHQ میں COVID-19 کے دوران admit رہیں ان کو بھی COVID-19 تھا وہ dates بھی میں نے جواب میں mention کر دی ہیں۔ وہ محترمہ 31 تاریخ کو admit ہوئیں اور یکم کو وہ وہاں سے refer ہو کر بحریہ ہسپتال چلی گئیں اور وہاں جانے کے 10 دن بعد ان کی death ہو گئی۔ DHQ اوکاڑہ میں نہ آکسیجن کی کمی تھی اور

نہ ان کی دیکھ بھال میں کوئی کمی تھی اگر کوئی اور چیز ان کے متعلق ایسی ہے تو وہ فاضل ممبر بتائیں اس کے against ہم details check کروالیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منیب الحق صاحب! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ مجھے یہ بات افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ DHQ اوکاڑہ کی جو صورت حال ہے وہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہے۔ مجھے کسی پیار والے ووٹر سپورٹر کا ٹیلی فون آتا ہے کہ میں ہسپتال گیا ہوں وہاں پر ڈاکٹرز دیکھنے کو تیار نہیں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے request کی جاتی ہے کہ kindly patient دیکھ لیں تو اس کے exact دس منٹ بعد یہ کال آتی ہے کہ ہسپتال میں bed available نہیں ہے تو یہ DHQ اوکاڑہ کی صورت حال ہے۔ اگر کوئی patient serious ہو تو وہاں پر صرف robot کھڑے کرنے کی ضرورت ہے جو کہ کہے referred to Lahore otherwise ہر کسی کو لکھ کر دیا جاتا ہے کہ referred to Lahore اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی نیا نیا چارج سنبھالا ہے تو ان سے میری درخواست ہے کہ وہ DHQ اوکاڑہ کا visit کریں اور وہاں کی صورتحال کا موقع پر جا کر جائزہ لیں اور جب یہ وہاں پر visit کرنے جائیں تو اس حوالے سے میں ان کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ جب یہاں سے کوئی HOD یا منسٹر DHQ اوکاڑہ کا visit کرنے جاتا ہے تو اسے وہاں cafeteria visit کروایا جاتا ہے جو کہ AQUA چلا رہا ہے اور ایک وہاں پر بچوں کا ward visit کروایا جاتا ہے جو کہ سابقا گورنمنٹ کے دور میں Turkish Government کے تعاون سے بنایا گیا تھا ان سے میری یہ درخواست ہے کہ وہاں پر جا کر صورتحال دیکھیں تو ان کو خود اندازہ ہو جائے گا کیونکہ ڈاکٹر صاحب خود ایک ڈاکٹر ہیں لہٰذا وہ ان چیزوں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ منسٹر صاحب ضرور visit کریں گے۔ شکریہ۔ جی، اگلا سوال سید خاور علی شاہ کا ہے۔ جی، خاور علی شاہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7211 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل کبیر والا میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7211: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل کبیر والا میں ہسپتال، آر ایچ سی اور بی ایچ یو کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس ہسپتال اور مراکز صحت میں W.H.O کے تحت حاملہ خاتون کو دالیں اور گھی دیا جارہا ہے؟

(ج) یکم جنوری 2020 سے آج تک کس کس خاتون کو یہ سہولت فراہم کی گئی ان کے نام پتا جات وغیرہ بتائیں مع ہسپتال اور مراکز صحت کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا ان کی تحقیقات کروائی گئی ہے کہ یہ سامان متعلقہ حقدار خاتون کو ملا ہے؟

(ہ) اگر یہ سامان حقدار خاتون کو نہیں ملا تو اس کے ذمہ دار کون کون ملازمین ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا جارہا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) تحصیل کبیر والا میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ کبیر والا شہر میں واقع ہے،
05 -رورل ہیلتھ سنٹرز ہیں جو کہ درج ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔
1۔عبدالحکیم،
2۔سرائے سدھو،
3۔حویلی کورنگا،
4۔سردار پور،
5۔ککڑ ہٹہ،
30 بنیادی مراکز صحت چل رہے ہیں جن کے نام اور جگہ کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حاملہ خواتین کو کسی بھی ہسپتال / رورل ہیلتھ سنٹر اور بنیادی مراکز صحت میں WHO کی طرف سے گھی اور دالیں تقسیم نہیں کی گئیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔WHO کی طرف سے گھی اور دالیں نہ تو محکمہ کو دی گئی ہیں اور نہ ہی یکم جنوری 2020 سے آج تک محکمہ کی طرف سے درج کردہ اشیاء کسی بھی خاتون کو فراہم کی گئی ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ خانیوال میں نہ تو مذکورہ بالا اشیاء موصول ہوئی ہیں اور نہ ہی کسی خاتون کو دی گئی ہیں۔

(ہ) چونکہ ایسا سامان ڈسٹرکٹ خانیوال میں موصول نہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی کو فراہم کیا گیا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی بے ضابطگی نہ ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! میرا ڈاکٹر صاحب سے جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ مراکز صحت میں W.H.O کے تحت حاملہ خواتین کو دالیں اور گھی دیا جاتا تھا تو انہوں نے وہ کس تاریخ سے دینا بند کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! مجھے exact date تو معلوم نہیں ہے لیکن جب سے ہم لوگ آئے ہیں اس وقت یہ گھی اور دالیں نہیں دی جارہی تھیں ہمارا W.H.O کا ایک پروگرام ہے جس کے تحت جن اضلاع میں poverty ratio زیادہ ہے ان میں ہمارا ایک PHFMC supportive program کے نام سے چل رہا ہے تو خانیوال اس ڈسٹرکٹ میں شامل نہیں ہے اگر ڈاکٹر صاحب کہہ دیں گے تو میں اس پر work کرلوں گا اگر وہاں کوئی feasibility ہوئی تو ہم خانیوال کو بھی اس میں شامل کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! انشاءاللہ۔

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! جب ہم 10 لاکھ روپے کی free medicine دے رہے ہیں تو میرا خیال ہے صرف خانیوال ہی نہیں بلکہ جہاں پر بھی کوئی غریب خواتین ہیں ان کو گھی وغیرہ ملنا چاہئے تاکہ ان کی ہیلتھ بہتر ہو سکے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب کی تجویز اچھی ہے اس کو ہم انشاءاللہ دیکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 7271 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7359 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین کے ہسپتالوں کا ییلو ویسٹ اٹھانے کے لئے مستقل اور ڈیلی ویجز ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***7372: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ہسپتال کا yellow waste اٹھانے کے لئے ملازمین رکھے گئے ہیں ان ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین مستقل اور کتنے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے کتنے فنڈ مالی سال 21-2020 میں مختص کئے گئے تھے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر پنجاب بھر کے ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کے خطرناک کوڑے (Yellow Waste) کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کی ذمہ داری PPRA rules کے تحت outsource بنیادوں پر ایک کمپنی کو تفویض کر رکھی ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں بھی اسی کمپنی کے 24 ملازمین یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

1۔ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین

2۔نیو ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین

3۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، پھالیہ

4۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ملکوال

(ب) یہ سرکاری ملازمین نہ ہیں۔

(ج) ان ملازمین کی تنخواہیں ادا کرنے کی ذمہ دار outsourced company ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز(الف) کے حوالے سے ہے کہ Yellow Waste Management Company کا نام بتایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس کمپنی کے check & balance کا کیا انتظام ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ تین کمپنیوں نے مل کر یہ ٹھیکہ لیا ہوا تھا جو out source بنیاد پر تھا۔ جہاں تک check & balance کی بات ہے تو یہ ٹھیکے PPRA rules کے مطابق باقاعدہ bidding کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔PPRA rules کے مطابق ہمارا ڈائریکٹر اس کو look after کرتا ہے۔ اگر محترمہ کا کوئی particular question ہے تو وہ پوچھ لیں میں بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا particular question یہی ہے کہ منڈی بہاؤالدین کے زیر زمین پانی میں ہسپتال کا yellow waste بہت زیادہ mix ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں آج سے نہیں بہت عرصے سے شکایت ہے اس لئے میں یہی جاننا چاہ رہی تھی کہ وہ کمپنیاں جن کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے کیا ان کو check نہیں کیا جاتا جبکہ یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، جب یہ اُن کو ٹھیکہ دے

دیتے ہیں تو اُن کو proper طریقے سے check بھی تو کریں کہ کیا وہ proper طریقے سے کام کر رہے ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ احرار کمپنی اس کو deal کرتی ہے۔ پچھلے چار ماہ میں اس کے tender نہیں ہو سکے تھے اس لئے اس کمپنی کو تین مہینے کی extension دی ہوئی ہے۔ ہم محترمہ کے کہنے پر اس کو مزید چیک کروا لیتے ہیں اگر اس طرح کی کوئی چیز ہو گی تو اس پر انشاءاللہ strict action ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین سی ای او ہیلتھ کا مالی سال 20۔2019 اور 21۔2020 کے بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7373: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی منڈی بہاؤالدین کا مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ب) کتنا بجٹ اس آفس کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوا جن ملازمین کو ٹی اے / ڈی اے دیا گیا ان کے نام عہدہ، گریڈ اور رقم کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس دفتر میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں اور کتنے ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے سالانہ اخراجات بھی بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ (جناب محمد اختر):

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی منڈی بہاؤالدین کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ درج ذیل ہے۔

Budget 2019-20	Expenditure
32,22,25,000/-	20,49,68,202/-
(32 کروڑ 22 لاکھ 25 ہزار روپے)	(20 کروڑ 49 لاکھ 68 ہزار 202 روپے)

چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی منڈی بہاؤالدین کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ درج ذیل ہے۔

Budget 2020-21	Expenditure
41,46,35,000/-	16,26,60,247/-
(41 کروڑ 46 لاکھ 35 ہزار روپے)	(16 کروڑ 26 لاکھ 60 ہزار 247 روپے)

تفصیل مدوار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آفس کے ملازمین کی تنخواہوں پر 20-2019 میں (2 کروڑ، 31 لاکھ، 69 ہزار 674 روپے) خرچ ہوئے۔ جبکہ TA/DA کی مد میں 13,43,661/- (13 لاکھ 43 ہزار 661) خرچ ہو ئے۔ آفس کے ملازمین کی تنخواہوں پر 21-2020 میں (1 کروڑ، 94 لاکھ، 23 ہزار، 100 روپے) خرچ ہوئے۔ جبکہ ٹی اے/ڈی اے کی مد میں 11,46,979/- (11 لاکھ 46 ہزار 979 روپے) خرچ ہوئے۔

(ج) دفتر مذکورہ میں 38 ملازمین تعینات ہیں جبکہ 2 افسران کے پاس گاڑیاں ہیں۔ ان گاڑیوں پر سال 20-2019 میں (21 لاکھ، 61 ہزار، 429 روپے) خرچ ہوئے۔ ان گاڑیوں پر سال 21-2020 میں (31 لاکھ، 63 ہزار، 948 روپے) خرچ ہوئے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7391 محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7519 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7526 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں مراکز صحت کی اپ گریڈیشن کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***7526: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے بنیادی مرکز صحت کی up gradation کے لئے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگست 2018 سے 30۔جون 2021 تک مذکورہ حلقے میں کسی بھی BHU کی upgradation اور بحالی مذکورہ عرصہ میں نہیں کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ BHU فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام رہائشی کوارٹرز کھنڈرات بن چکے ہیں موجودہ حکومت کے تین سالوں میں ایک روپیہ بھی مذکورہ BHU کی بلڈنگ پر خرچ نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) حلقہ پی پی۔185 میں 16 بنیادی مرکز صحت جن میں سے تین 7/24 ہیں اور 2 رُورل ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں اور اس کے علاوہ 3 آر ایچ سی اسی حلقہ کے نزدیک ہیں اس کے

علاوہ سی ای او ہیلتھ اتھارٹی اوکاڑہ آئندہ مزید حلقہ پی پی-185 کے ہیلتھ سنٹرز کو بھی up gradation کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی185 تحصیل دیپالپور میں تین آر ایچ سی (حجرہ شاہ مقیم، بٹک اور منڈی احمد آباد) ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بنیادی مرکز صحت رکن پورہ کو بھی گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت 24/7 کر دیا گیا ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت فیض آباد سال 1984 میں تعمیر ہوا تھا اور وقتاً فوقتاً اس کی مرمت ہوتی رہی ہے اس کے علاوہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ تمام ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگز کی مرمت کا کام کرتا تھا۔ اتھارٹی بننے کے بعد تمام کام محکمہ کے ذمہ میں آئے اور اس بجٹ میں محکمہ بنیادی مرکز صحت فیض آباد کی بلڈنگ کی مرمت کا کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈ موصول ہوں گے اس کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری اپنے بڑے بھائی وزیر صاحب سے استدعا ہو گی کہ یہ خود ہی میرے سوال اور ڈیپارٹمنٹ کے جواب کو دیکھ لیں۔ اگر یہ اس جواب سے مطمئن ہو جائیں گے تو میں بھی مطمئن ہو جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اگر ان کو اس سوال میں کوئی issue آ رہا ہے تو مہربانی فرما کر بتا دیں۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! اگر کوئی question ہے تو raise کریں کہ آپ کو اس میں کیا issue نظر آ رہا ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ جز (الف) میں میرا سوال تھا کہ حلقہ پی پی-185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے بنیادی مراکز صحت کی up gradation کے لئے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین! اب اس کا answer چیک کر لیں کہ حلقہ پی پی 185 میں 16 بنیادی مراکز صحت ہیں جن میں سے تین 24/7 ہیں اور دو rural ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں جبکہ اس کے علاوہ تین RHCs اس حلقے کے نزدیک ہیں۔ اس کے علاوہ CEO Health Authority اوکاڑہ آئندہ حلقہ پی پی۔185 کے ہیلتھ سنٹرز کو بھی مزید اپ گریڈیشن کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ ان کے لئے کتنا بجٹ رکھا ہوا ہے یعنی کتنے پیسے رکھے ہوئے ہیں تو جواب میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اور تینوں جز میں اسی طرح کا ہی جواب ہے تو میری request ہے کہ Honorable Minister اگر اسے دوبارہ اپ ڈیٹ کر لیں تو پھر میں شاید proper طریقے سے ضمنی سوال پوچھنے کی جرات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا بالکل سوال بنتا ہے تو اگر اسے pending کر دیں تو میں انہیں دوبارہ جواب دے دوں گا۔ کوئی issue نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 7634 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7693 جناب بلال اکبر خان کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 7770 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یو سی 137 نیو کرول گائنی ہسپتال میں سرجن تعینات کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7770: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی 137 نیو کرول لاہور میں گائنی ہسپتال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں ڈلیوری کے وقت آپریشن کے لئے مریض کو بڑے ہسپتال جانے کا کہہ دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس گائنی ہسپتال میں بڑے آپریشن کے لئے سرجن تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یو سی 137 نیو کرول لاہور میں گائنی ہسپتال ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے۔ یہ ہسپتال 24/7 خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ یہاں پر نارمل ڈلیوری کی سہولت موجود ہے۔ اگر ایمرجنسی میں بڑے آپریشن کی کوئی مریضہ آجائے تو اُسے گورنمنٹ کے کسی بڑے ہسپتال میں ایس او پیز کے تحت ریفر کر دیا جاتا ہے۔ ہفتے میں دو دن منگل اور جمعرات کو بڑے آپریشن کئے جاتے ہیں اگر ان دو دنوں میں ایمرجنسی میں بڑے آپریشن کی مریضہ آجائے تو ایسی مریضہ کا آپریشن کیا جاتا ہے۔
ہسپتال ہذا میں ایمرجنسی آپریشن کی سہولت موجود نہ ہے۔ ایمرجنسی آپریشن کے لئے 24 گھنٹے بے ہوشی والے ڈاکٹر اور آپریشن تھیٹر کے عملے کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ہسپتال ہذا میں نہیں ہیں۔ شاہدرہ ہسپتال سے بے ہوشی والے ڈاکٹر روٹیشن ڈیوٹی پر منگل اور جمعرات کو دستیاب ہوتے ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں گائناکالوجسٹ موجود ہے۔ ہفتے میں دو دن منگل اور جمعرات کو بڑے آپریشن کئے جاتے ہیں

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) سے متعلق منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ ہفتہ میں دو دن یعنی منگل اور جمعرات کو بڑے آپریشن کئے جاتے ہیں اور اگر صرف ان دو دنوں کے اندر ہی کوئی ایمرجنسی آئے then operate کیا جاتا ہے تو میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کیونکہ یہ گائنی ہسپتال proper بنا ہوا ہے اور اس پورے علاقے کو یہ ہسپتال facilitate کرتا ہے۔ میں نے 2021 میں یہ سوال کیا تھا تو 2022 تک کیا آپ نے کوئی ایسے اقدامات کئے کیونکہ وہاں پر آنے والے

مریضوں کو بڑے ہسپتالوں میں refer کر دیا جاتا ہے جہاں پہلے ہی بڑا burden ہوتا ہے تو اس ہسپتال کو بنانے کا مقصد یہی تھا کہ وہاں پر لوگوں کو facilitate کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں۔ یہ ضلع لاہور PHFMC کے پاس ہے اور 2017 سے وہ اسے run کر رہے ہیں۔ ان کی تین سال میں critical evaluation ہونی تھی لیکن پتا نہیں کن وجوہات کی بناء پر نہیں کروائی جا سکی۔ یہ 2017 بلکہ شاید اس سے بھی پہلے سے چل رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے کنٹریکٹ extend ہونے تھے۔ اب ان کے کنٹریکٹ extend ہونے کی مدت پوری ہو چکی ہے جبکہ اس کا بورڈ بھی مکمل نہیں تھا۔ میں ہاؤس کو اپ ڈیٹ کرنا چاہتا ہوں کہ PHFMC کے جو 14 اضلاع ہیں ان میں لاہور بھی شامل ہے۔ میں خود بھی بطور ڈاکٹر ان کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں اور میں نے ایک دو ہسپتال خود visit کئے ہیں اور اس پر ہم deliberations کر رہے ہیں کہ آیا ہم ان کو continue کروائیں گے یا نہیں۔ RHCs کا تقریباً فیصلہ کر چکے ہیں کہ RHCs ہم ان سے واپس لیں گے کیونکہ ہمارا کام متاثر ہو رہا ہے اور یہ جس مقصد کے لئے دیئے گئے تھے وہ مقصد اس کمپنی نے پورا نہیں کیا تو اس پر deliberations چل رہی ہیں اور ہم چاہ رہے ہیں کہ انشاءاللہ بہتر سروسز عوام کو دیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ تعالیٰ۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! جیسے منسٹر صاحب نے ابھی کہا کہ اس کمپنی نے کنٹریکٹ کے مطابق کام نہیں کیا تو کیا اس کے خلاف کوئی قانونی ایکشن گورنمنٹ لے گی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! بس ان کا کنٹریکٹ ہے اور اگر اس میں کرپشن یا کوئی اور چیز ہوئی تو اس پر ایکشن ہو گا otherwise پتا نہیں کس level پر یہ negligence ہوئی ہے کہ اس کا آڈٹ اور باقی چیزیں نہیں ہو سکیں۔ اسی حوالے سے میں نے دو تین meetings بھی کی ہیں کیونکہ ابھی مجھے چارج سنبھالے وقت بہت تھوڑا ہوا ہے تو بہت ساری چیزیں ٹھیک کرنے والی ہیں اور انشاءاللہ اسے بھی ٹھیک کر کے دیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا بھی ایک سوال تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وہ اب گزر گیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 7776 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7787 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8096 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8253 محترمہ نسرین طارق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8292 محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8302 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہوئے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6592: جناب منیب الحق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور شعبہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں کس کس شعبہ میں خالی کب سے ہیں اور پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں ہارٹ سپیشلسٹ اور ہڈی جوڑ کے ماہر ڈاکٹرز چوبیس گھنٹے تعینات ہوتے ہیں رات کے وقت ڈیوٹی دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ایمرجنسی میں کتنے ملازمین شام اور رات کے اوقات میں فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں بہتر سہولیات اور ماہر ڈاکٹر ہر شعبہ 24/7 گھنٹے تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں کل 35 سپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور شعبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) Nephrologist، Neuro Surgeon، Neuro Radiologist، Phychiatrist، یہ اسامیاں 17-2016 سے خالی ہیں اور محکمہ ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور متعدد بار واک ان انٹرویو کے ذریعے ان اسامیوں کو پر کرانے کے لئے اشتہار بھی جاری کیا لیکن موزوں امیدوار نہ مل سکے۔

(ج) ہڈی جوڑ اور ہارٹ سپیشلسٹ دن کے اوقات میں ہسپتال ہذا میں موجود ہوتے ہیں اور رات کے وقت ڈیوٹی روسٹر کے مطابق On Call ہوتے ہیں اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں فوراً ہسپتال پہنچ جاتے ہیں۔ رات کے وقت ڈیوٹی دینے والے ڈاکٹرز کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (د) ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ایمرجنسی میں شام کے وقت 30 ملازمین بشمول ڈاکٹرز پیرامیڈیکس اور دوسرا عملہ شامل ہے اور رات کے وقت بھی ڈی ایچ کیو ہسپتال کی ایمرجنسی میں 33 ملازمین بشمول ڈاکٹرز پیرامیڈیکل اور دوسرا عملہ فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت نہ صرف ایمرجنسی میں بہتر سہولیات کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ ہسپتال میں 15 بیڈ کا ٹراما سنٹر کے لئے بجٹ مختص کیا گیا ہے اور بلڈنگ کی تعمیر فوری طور پر شروع کر دی جائے گی۔ مزید برآں ایمرجنسی میں ایمرجنسی میڈیکل آفیسر کی 14 سیٹیں منظور کروائی گئی ہیں۔

ساہیوال چک نمبر 9/103 ایل کے بنیادی مرکز صحت کی
ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

*6703: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال کے نواحی گاؤں 9/103 ایل میں بنیادی مرکزی صحت کی موجودہ حالت کھنڈر بن گئی ہے اور وہاں کی عوام علاج معالجہ کی بنیادی سہولت سے محروم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت کی تعمیر پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے اس کے باوجود اس کے کھنڈرات بننے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ذمہ داران افسران واہلکاران اور ٹھیکیداران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) بنیادی مرکز صحت L- 9/ 103 کی جو مین بلڈنگ ہے وہ کھنڈر نہیں ہے وہ بالکل ٹھیک حالت میں ہے اور اس کی تصویریں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ بنیادی مرکز صحت سے L-9/ 103 پر ڈاکٹر اور پیرا میڈیکس سٹاف موجود ہے مین بلڈنگ کی حالت بالکل ٹھیک ہے اور اس کو پی ایچ ایف ایم سی نے تعمیر و مرمت بھی کروائی ہے اور ادویات بھی وافر مقدار میں موجود ہیں اور جو ادویات سی ایم روڈ میپ کے مطابق ہیں وہ بھی ٹارگٹ سے زیادہ موجود ہیں۔ اور یہاں پر عورتوں کے لئے انٹی نیٹل کی سہولت بھی میسر ہیں۔ گزشتہ تین مہینے کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ماہ	او پی ڈی	ڈلیوری	اے این سی
1-	جولائی	1455	1	33
2-	اگست	2153	2	36
3-	ستمبر	1920	0	32

(ب) جو فنڈز ہمیں ہیلتھ کونسل سے ملے ہیں وہ ہم نے بلڈنگ کی تعمیر و مرمت پر لگا دیئے ہیں۔

(ج) بنیادی مرکز صحت میں سروس بلاک اور رہائشی کوارٹرز کی تعمیر 1985 میں ہوئی تاحال پی ایچ ایف ایم سی کو ان رہائشی کوارٹرز کی تعمیر و مرمت کے سلسلہ میں کوئی فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔

بہاولپور ڈویژن میں ہیپاٹائٹس اور HIV کے رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد نیز مفت ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***6839: سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور ڈویژن میں اس وقت ہیپاٹائٹس اور HIV کے کتنے مریض رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان مریضوں کو علاج کے لئے مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کن کن ہسپتالوں میں ان امراض کے کلینک قائم ہیں؟

(ج) ان امراض کے سدباب کے لئے حکومت کون کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) بہاولپور ڈویژن میں اب تک (4 اکتوبر 2022 تک) ہیپاٹائٹس کے کل 2,61,383.00 (2 لاکھ، 61 ہزار، 383) مریض رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں جبکہ HIV کہ (ستمبر 2022) کل 1622 مریض رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر نگرانی بہاولپور ڈویژن میں مختلف ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینک قائم کئے گئے ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال، 2۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یزمان، 3۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور ایسٹ، 4۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خیر پور ٹامیوالی، 5۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حاصل پور، 6۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، 7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاولنگر، 8۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال منچن آباد، 9۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چشتیاں،

10، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہارون آباد، 11۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس، 12۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال لیاقت پور، 13۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خان پور، 14۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان، 15۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد۔

محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے زیر نگرانی بہاولپور ڈویژن میں مندرجہ ذیل مختلف ہسپتالوں میں HIV کے مریضوں کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے سنٹرز قائم ہیں جہاں سے HIV کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بہاؤلنگر۔

2۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان۔

(ج) ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے ہیپاٹائٹس ایکٹ (Hepatitis Act-2018) نامی قانون بنایا گیا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کا نفاذ کیا گیا ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب میں مختلف ضلعی، تحصیل اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینک جن کی تعداد 233 ہے قائم کئے گئے ہیں۔ ان تمام ہیپاٹائٹس کلینکس میں مریضوں کو مفت سکریننگ، ویکسینیشن، ٹیسٹنگ، فری پی سی آر، علاج معالجہ اور ادویات کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

2۔39 ملین Auto Disabled Syringes کی خریداری اور تقسیم کی جاچکی ہے۔

3۔ جیل کے قیدیوں کو پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی شراکت داری کے ساتھ علاج کی مفت سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

4۔1.5 ملین برتھ ڈوز ہیپاٹائٹس بی کی خریداری اور تقسیم کی جاچکی ہے۔

5۔ 2017 سے تمام مریضوں کے اندراج کے لئے الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ (EMR) قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے ریکارڈ کی چوبیس گھنٹے سرویلنس (Servillance) کی جاسکتی ہے۔

6۔155 ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کی تلفی کا نظام قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے ہسپتالوں کے یلوروم Yellow Room سے ضلع میں قائم Incinerator تک

Yellow Vehicle کے ذریعے ہسپتالوں کا خطرناک کوڑا تلف کیا جارہا ہے۔HIV کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب، محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے ذریعے سے درج ذیل مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے:-

1۔ مرض میں مبتلا افراد کے لئے مفت مشاورت اور طبی راہنمائی۔

2۔WHO کی بین الاقوامی گائیڈ لائنز کے مطابق مفت سکریننگ سہولیات۔

3۔ پروگرام کی اپنی جدید ایڈوانس ڈائیگناسٹک لیبارٹری کے ذریعے مفت PCR اور CD4 ٹیسٹوں کی سہولت،

4۔ ایچ آئی وی / ایڈز میں مبتلا افراد کے لئے مفت ادویات،

5۔ ادارہ کا اپنا مربوط follow-up نظام (جس کے ذریعے مریضوں سے رابطہ قائم رکھا جاتا ہے تاکہ وہ باقاعدگی سے ادویات لیتے رہیں)۔

6۔ماں سے بچے کو ایچ آئی وی /ایڈز کی ترسیل روکنے کے لئے ادارہ کی کاوشوں سے(ستمبر 2022)204 متاثرہ ماؤں سے ایچ آئی وی / ایڈز فری بچوں کی پیدائش ہو چکی ہے۔

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام یہ تمام سہولیات 36 اضلاع میں موجود اپنے 45 سنٹرز کے ذریعے عوام کو بالکل مفت فراہم کر رہا ہے۔ بہاولپور میں بھی پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے نئے سنٹر کا آغاز کر دیا ہے جہاں تمام تر سہولیات مریضوں کو مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام صوبہ میں موجود مختلف Community Based Organizations(CBOs) کے اشتراک سے نشہ کرنے والوں، جنسی امراض میں مبتلا خواجہ سراؤں، وغیرہ تک رسائی کرتا ہے تاکہ معاشرے کے ان طبقوں کے افراد بھی ادارہ کی فراہم کردہ مفت علاج معالجہ کی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ایڈز کی روک تھام اور عوام میں شعور اور آگہی اُجاگر کرنے کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام صوبہ بھر کی عوام میں ایچ آئی وی / ایڈز سے متعلق شعور اور آگاہی پر بھی کام کرتا ہے اور مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس مرض کی روک تھام کے لئے مہم جوئی کرتا رہتا ہے

۔اس کے لئے ریڈیو، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ایچ آئی وی / ایڈز کی روک تھام اور اس بیماری سے آگاہی کے پیغامات نشر کئے جاتے ہیں۔ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے ادارہ کی جانب سے میسر سہولیات کی مفت دستیابی کے ساتھ ساتھ اس بیماری سے بچنے کے طریقوں کی تعلیم اور اس بیماری سے منسلک غلط افواہوں کو دور بھی کیا جاتا ہے۔مزید برآں ایچ آئی وی / ایڈز کی آگاہی سے متعلق یونیورسٹی اور کالجز میں پوسٹر اور تھیٹر کمپیٹیشن کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اشتراک کے ساتھ مختلف آگاہی مہم کی جاتی ہیں تاکہ عوام الناس کو ایچ آئی وی / ایڈز سے آگاہ رکھا جاسکے۔

اس کے علاوہ حال ہی میں ستمبر 2022 کے آخری ہفتہ میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے بہاولپور میں مفت سکریننگ کیمپ لگایا جس میں 178 افراد کو سکرین کیا گیا۔ اس کیمپ میں ایچ آئی وی، سفلس، ہیپاٹائٹس بی اور سی کی سکریننگ کی گئی۔ پازیٹو آنے والے ایچ آئی وی کے مریضوں کو مزید ٹیسٹ اور ادویات کے لئے فوراً ایڈز کنٹرول پروگرام کے بہاولپور سنٹر بھجوادیا گیا اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ہیپاٹائٹس کلینکس بھجوادیا گیا۔

ساہیوال: مرکز صحت میر داد معافی میں تعینات ایل ایچ وی کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***7074: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) L.H.V کی تعیناتی کے لئے کیا تعلیم اور طریق کار درکار ہے؟

(ب) ایک L.H.V ایک سٹیشن پر کتنے عرصہ تک تعینات رہ سکتی ہے؟

(ج) مراکز صحت میر داد معافی ضلع ساہیوال میں کتنی L.H.V تعینات کب سے ہیں ان کا یہاں پر کتنا عرصہ تعیناتی کا ہوچکا ہے یہ جب بھرتی ہوئی تھیں ان کو کس کس سنٹر میں تعینات کیا گیا تھا؟

(د) ان کی بھرتی کب ہوئی تھی ان کی تعلیمی قابلیت مع ڈگری فراہم کریں؟

(ہ) کیا ان کی ڈگری کی تصدیق کروائی گئی تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) جب سے اس سنٹر پر یہ تعینات ہیں ان کے ذریعے W.H.O اور یونیسیف کے تعاون سے کتنا گھی، دالیں اور دیگر اشیاء کن کن عورتوں میں تقسیم کی گئیں کیا کبھی ان اشیاء کا آڈٹ ہوا کہ یہ متعلقہ عورتوں تک اشیاء پہنچی ہیں یا نہیں؟

(ز) جن L.H.V کا یہاں پر تعیناتی کا عرصہ حکومت پالیسی سے زیادہ ہے ان کو یہاں سے تبدیل کیوں نہیں کیا گیا وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) لیڈی ہیلتھ وزیٹر (LHV) کی تعیناتی کے لئے ایف ایس سی مع LHV ڈپلومہ کی تعلیم درکار ہے اور ساتھ ہی پاکستان نرسنگ کونسل اسلام آباد کا رجسٹریشن کارڈ ہونا ضروری ہے۔

(ب) ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر ایک سٹیشن پر تین سال کے عرصہ تک رہ سکتی ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت میر داد معافی ضلع ساہیوال میں ایک ہی لیڈی ہیلتھ وزیٹر تعینات ہے جو کہ عرصہ 21 سال سے تعینات ہے۔ مذکورہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو بھرتی کے وقت BHU 205/GB فیصل آباد میں تعینات کیا گیا تھا۔

(د) مذکورہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی بھرتی 1989-9-04 کو ہوئی۔ اس کی تعلیمی قابلیت میٹرک مع LHV ڈپلومہ ہے۔ تعلیمی قابلیت مع LHV ڈپلومہ کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) جی ہاں! اس LHV کی ڈگری کی تصدیق کروائی گئی تھی۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ BHU پر WHO یا یونیسیف کی طرف سے کوئی راشن فراہم نہیں ہوا۔

(ز) مذکورہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے خلاف کوئی شکایت درج نہ ہے اور مقامی آبادی مذکورہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے کام سے خوش ہے۔

لاہور: ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس ریواز گارڈن میں کورونا ڈیوٹی کے دوران افسران کی غیر حاضری اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7271: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس ریواز گارڈن داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں ڈی ڈی ایچ او اور اے ایس وی اپنی ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتے اور تمام معاملات کی نگرانی درجہ چہارم کے ایک ملازم کو دی ہوئی ہے جس نے کرپشن کی انتہا کر رکھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفس میں رشوت لے کر کچھ ہیلتھ ورکرز سے کورونا ڈیوٹیاں نہیں لی جارہی جبکہ سرکاری کاغذوں میں وہ کورونا ڈیوٹیاں کر رہے ہیں جو رشوت نہیں دیتے ان سے ڈبل ڈیوٹیاں لی جارہی ہیں خاص طور پر خواتین ملازمین کو بلیک میل اور ہراساں کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ افسران کی ملی بھگت سے کورونا کی آڑ میں فریج، پنکھے، فرنیچر اور سٹیشنری ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس ریواز گارڈن سے غائب کر دی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفس سے کورونا ویکسین میں خورد برد کی جارہی ہے اور افسران موصوف اپنے عزیزوں میں وی آئی پی طریقہ سے گھروں میں جا کر ویکسین لگوا رہے ہیں کیا حکومت اس بابت انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اور (Assistant Superintendent Vaccination) ASV ڈینگی، کورونا اور پولیو مہم کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اور ہر وقت فیلڈ میں موجود ہوتے ہیں۔ وہ ڈینگی کی ٹیموں کی کارگردگی، کورونا سیمپلنگ اور کورونا کی ویکسینیشن یقینی بناتے ہیں اور پولیو مہم میں تمام پولیو ٹیموں کی حاضری اور کارگردگی کو یقینی بناتے ہیں۔ دفاتر کے معاملات درجہ چہارم کے کسی ملازم کے سپرد کرنے کی بات درست نہ ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اس وقت داتا گنج بخش ٹاؤن میں 18 کورونا ویکسینیشن سنٹر فنکشنل ہیں تمام عملہ کورونا ویکسینیشن سنٹر اور ایکسپو سنٹر میں ڈیوٹی کر رہا ہے۔ ان کی ڈیوٹی CEO, DHA, Lahore اور Preventive Service (DHO) کی ہدایت پر لگائی جاتی ہے اور اس کو وہ خود مانیٹر کر رہے ہوتے ہیں۔

(ج) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ آفس کی تمام چیزیں اپنی جگہ پر موجود ہیں۔

(د) یہ تاثر درست نہ ہے ۔ کورونا ویکسینیشن CEO, DHA, Lahore اور (DHO Preventive Service) کی زیر نگرانی ضابطہ کے مطابق لگائی جاتی ہے اور جبکہ کورونا ویکسین کے ریکارڈ کی نگرانی (Assistant Superintendent Vaccination) AVSمانیٹر کرتے ہیں۔ویکسین کی بابت کوئی بے ضابطگی رپورٹ نہیں ہوئی۔

خوشاب بی ایچ یو گروٹ میں ڈاکٹر کی تعیناتی اور دیگر سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***7359: جناب محمد معظم شیر:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے سب سے بڑے کدھی ایریا کے گاؤں گروٹ میں ایک B.H.U ہے مگر اس میں M.B.B.S تعینات نہ ہے؟

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایریا کی آبادی 24000 سے زیادہ نفوس پر مشتمل ہے۔اور لوگوں کو طبی سہولیات کے لئے دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس B.H.U کو اپ گریڈ کرنے اور اس میں ڈاکٹر سمیت تمام Missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! گروٹ میں BHU 24/7 سہولت موجود ہے جس میں اس وقت وومن میڈیکل آفیسر تعینات ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس ایریا کی آبادی 24,000 سے زیادہ نفوس پر مشتمل ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ لوگوں کو طبی سہولیات کے لئے دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔ BHU گروٹ سے 05 کلومیٹر کے فاصلے پر BHU ٹبہ قائم دین اور 16 کلومیٹر کے فاصلے پر RHC روڈہ واقع ہے۔BHU گروٹ میں تمام بنیادی سروسز بشمول گائنی میسر ہیں۔

(ج) فی الوقت BHU گروٹ کو اپ گریڈ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے BHU گروٹ کی باؤنڈری وال کا پچھلا حصہ کچھ مرمت طلب ہے جس کا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے تخمینہ لگوالیا گیا ہے اور جلد ہی باؤنڈری وال کی مرمت کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

صوبہ میں موبائل ہیلتھ یونٹس کی تعداد اور گاڑیوں کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*7391: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام کتنے (Mobile Health Units (MHUs آپریشنل ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت (MHUs) کی مد میں مزید گاڑیاں خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا ان گاڑیوں کو فیملی پلاننگ کے منصوبوں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) اس وقت محکمہ کے زیر انتظام 15 (MHU) Mobile Health Unit آپریشنل ہیں۔ جو کہ 13 مختلف اضلاع میں طبی سہولیات اور ویکسینیشن کی سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔ اضلاع کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔لاہور، 8۔ساہیوال،
2۔قصور، 9۔فیصل آباد،
3۔ملتان، 10۔ڈی جی خان (تونسہ)،
4۔بہاولپور، 11۔سرگودھا،
5۔شیخوپورہ، 12۔راولپنڈی،
6۔رحیم یار خان، 13۔ڈی جی خان،
7۔لاہور، 14۔جھنگ،
15۔حافظ آباد

مزید برآں وزیر صحت محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی منظوری کے بعد 5 Mobile Health Units (MHUs) پانچ اضلاع (خانیوال، پاکپتن، نارووال، میانوالی اور چکوال) میں بھیجے جا رہے ہیں۔

(ب) فی الوقت ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(ج) جی ہاں!ان گاڑیوں کو پہلے ہی(IRMNCH) Intergrated Reproductive Maternal Neonatal and Child Healthاور باقی ورٹیکل پروگرامز کے ساتھ Integration کے تحت چلایا جارہا ہے۔

شیخوپورہ پی پی۔ 138 میں آر ایچ سی،بی ایچ یو اور ڈسپنسریوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***7519: میاں عبدالرؤف:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔138 ضلع شیخوپورہ میں BHU، RHC اور محکمہ صحت کے زیر انتظام ڈسپنسریز کی تعداد اور عملے کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ RHC،BHU میں 30۔جون 2020 سے 30۔جون 2021 تک کتنی میڈیسن مریضوں کو فراہم کی گئیں تمام ہسپتالوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ BHU میں سے کتنے BHU میں ایمبولینس کی سہولت موجود ہے اور کتنے BHU میں یہ سہولت موجود نہیں ہے تفصیلات بیان کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) حلقہ پی پی۔ 138 میں کل 5 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

بنیادی مراکز صحت:

1۔ڈھامکے،

2۔برج اٹاری،

3۔منڈھیالی,

4۔نظام پور ڈھاکہ،

5۔کوٹ پنڈی داس۔

حلقہ پی پی۔ 138 میں RHC نہ ہے۔ حلقہ پی پی 138 میں MCH 02, سنٹر ہیں جو کہ برج اٹاری اور کوٹ پنڈی داس میں واقع ہیں اور 01 سول ڈسپنسری کوٹ پنڈی داس میں ہے۔

بنیادی مراکز صحت میں سٹاف کی تعداد:

		منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	ڈھاکے	12	09	1
2	برج اٹاری	12	08	2
3	منڈھیالی	12	08	3
4	نظام پور ڈھاکہ	12	09	4
5	کوٹ پنڈی داس	12	09	03

ماں بچہ صحت سنٹرز میں سٹاف کی تعداد:

خالی اسامیاں	پُر اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	
01	02	03	1۔برج اٹاری،
01	02	03	2۔کوٹ پنڈی داس،

سول ڈسپنسری میں سٹاف کی تعداد:

خالی اسامیاں	پُر اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	
04	02	06	1۔کوٹ پنڈی داس

(ب) 30۔جون 2020 سے 30۔جون 2021 تک مذکورہ بنیادی مراکزِ صحت پر ادویات مریضوں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بنیادی مراکز صحت ڈھاکے، نظام پور ڈھاکہ اور کوٹ پنڈی داس 24/7 ہیں اور ان مراکز پر ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔ جبکہ بنیادی مراکز صحت برج اٹاری اور منڈھیالی میں ایمبولینس موجود نہ ہے۔ جبکہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق صرف 24/7 سنٹرز پر ہی ایمبولینس مہیا کی جاتی ہے۔

ٹائیفائیڈ بخار کی روک تھام کے لئے استعمال شدہ سرنجوں کو کباڑیئے کے ہاتھوں فروخت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7634: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹائیفائیڈ کی روک تھام کے لئے استعمال کی جانے والی مہم کے نتیجہ میں استعمال شدہ سرنجیں کباڑیئے کو فروخت کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کباڑیئے کو استعمال شدہ سرنجیں بیچنے والے کو پکڑا گیا اوراس کے خلاف تحقیقات ہوئیں اور محکمہ کے اہلکاراس میں ملوث پائے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چھ ماہ قبل کباڑیئے کو ٹائیفائیڈ کی استعمال شدہ سرنجیں بیچنے والے افسران وملازمین معطل ہونے کے باوجود سیٹوں پر براجمان ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اعلیٰ افسران کی جانب سے فائنل کی گئی انکوائری رپورٹ کو نظرانداز کر دیا؟

(ہ) یہ بھی بتایا جائے کہ مذکورہ ملزمان کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی اب تک کی گئی ہے اگر نہیں کی گئی تواس کی وجوہات بتائیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق سیکرٹری صحت پرائمری سے محکمانہ رنجش کے باعث موجودہ سیکرٹری نے 50 لاکھ روپے سے زائد ڈیپارٹمنٹ کو نقصان پہنچانے والے تمام کرپٹ افسران وملازمین پر مہربان ہوگئی ہیں اس مہربانی کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے ٹائیفائیڈ کنجوجٹڈ مہم (TCV) phase-1 پنجاب کے 12 اضلاع میں شروع کی گئی جس میں تقریباً 12.68 ملین بچوں کو ٹائیفائیڈ کے ٹیکے لگائے گئے اور کسی بھی ضلع سے شکایت موصول نہیں ہوئی۔ مہم کے دوران پیدا ہونے والا فضلہ EPI ہدایات کے مطابق تلف کیا گیا۔ صرف لاہور کے ایک علاقہ گلبرک ٹاؤن میں ایک

سکریپ یارڈ سے تقریباً200 سے 250 کلو گرام استعمال شدہ سرنجیں اور ویکسین کی خالی شیشیاں برآمد ہوئیں۔

(ب) سکریپ یارڈ کے مالک اور اس کے ساتھی کے خلاف تھانہ کوٹ لکھپت لاہور میں ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہیں پولیس نے گرفتار کیا اور تھانے کے جوڈیشل لاک میں رکھا۔ دونوں ملزمان نے استعمال شدہ سرنجیں خریدنے کا اعتراف کیا۔ بعد ازاں انہیں عدالت کی جانب سے دی گئی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مسٹر سلیمان، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن، گلبرگ ٹاؤن لاہور کو اس سرگرمی کے لئے ویسٹ مینجمنٹ فوکل پرسن علاقہ گلبرگ ٹاؤن نامزد کیا گیا تھا لیکن اس نے کچرے کو EPI کے رہنما اصولوں کے مطابق مناسب طریقے سے تلف نہیں کیا اور اس غفلت کی بناء پر اس کو معطل کیا گیا۔

(ج) یہ تاثر درست نہیں ہے۔

(د) یہ تاثر درست نہیں ہے۔

(ہ) متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت شروع کی گئی ہے۔ پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت انکوائری کمیٹی کے قائم کردہ الزامات کی روشنی میں حتمی انکوائری کی جارہی ہے اور اسے مقررہ وقت میں ختم کیا جائے گا۔

(و) یہ تاثر درست نہیں ہے۔

نارووال ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی زیر تعمیر عمارات کی تکمیل اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***7693: جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کس کس THQ ہسپتال کی عمارت زیر تعمیر کب سے ہے؟

(ب) ان کی تعمیر پر کتنی رقم آج تک خرچ ہو چکی ہے کتنا اور کون کون سا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ج) سال 19-2018، 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 میں ان کی تعمیر کے لئے کتنی رقم علیٰحدہ علیٰحدہ مختص کی گئی تھی؟

(د) ان کی تعمیر کب مکمل ہونا تھی اگر مقررہ تاریخ گزر چکی ہے تو ان کی تعمیر مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان کی تعمیر جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) اس وقت ضلع نارووال میں صرف دیہی مرکز صحت ظفروال کی بطور تحصیل ہیڈ کوارٹر اپ گریڈیشن کی سکیم چل رہی ہے ۔ جس کے سلسلے میں عمارت کی تعمیر مورخہ 09-06- 2017 سے شروع کی گئی۔ سکیم کی تکمیل کی مدت 30-06-2022 تک ہے۔

(ب) دیہی مرکز صحت ظفروال کی بطور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تعمیر پر اب تک خرچ کی رقم اور کام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

Allocation	Expenditure
223.552M	213.542 M

PHYSICAL PROGRESS 95%

Main Building: GF: Flooring in progress. FF: Flooring in progress.

B/wall: Completed.

Res: G (18-19) Plastering completed.

Res: G (1-10) Plastering & Pointing completed.

Garages: Plastering completed. Mortuary: Flooring in progress.

(ج) The detail of Capital Portion year wise release and expenditure is as under:-

Year	Allocation	Release	Expenditure	Age%
2016-17	5.0M	5.M	5.00 M	100%
2017-18	86.343M	86.343 M	86.333M	100%
2018-19	27.181M	27.181 M	27.181M	100%
2019-20	56.795M	53.337 M	53.337M	100%
2020-21	1.000M	41.691M	M41.691	100%
2021-22	10.000 M	10.000M	-	
Total	186.319 M	223.552M	213.542 M	95%

(د) مذکورہ بالا سکیم کے سلسلے میں کام 19-06-2017 کو شروع کیا گیا تھا۔اس کی تکمیل کی تاریخ 30-06-2022 ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت کا مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ جلد از جلد مکمل کرنے اور فنکشنل کرنے کا ارادہ ہے۔بلڈنگ کا کام 30-06-2022 تک مکمل ہو جائے گا۔ آلات کی خریداری کے لئے پراسس شروع ہو چکا ہے-بلڈنگ کی تکمیل کے بعد فنکشنل کر دیا جائے گا۔

شیخوپورہ پی پی 137 اور 138 میں نئے بنیادی مرکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***7776: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔137 اور 138 ضلع شیخوپورہ میں جب سے موجودہ حکومت آئی ہے کتنے نئے بنیادی مرکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹر بنائے گئے؟

(ب) موجودہ حکومت نے اپنے تین سالہ دور حکومت میں سابقا حکومتوں کے بنائے ہوئے ہسپتالوں بنیادی مرکز صحت رورل ہیلتھ سنٹر) کی مرمت کروائی ہے ان پر کتنا بجٹ خرچ ہوا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 21-2020 میں مذکورہ دونوں حلقوں کے لئے کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام پرانے بنیادی مرکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹر کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) موجودہ دور حکومت میں PP-137 اور PP-138 میں کوئی نیا بنیادی مرکزِ صحت اور دیہی مرکزِ صحت نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) PP-137 اور PP-138 میں 01 دیہی مرکزِ صحت اور 08 بنیادی مراکز صحت ہیں ان کی مرمت پر گزشتہ 3 سالوں میں خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے: -

1۔بنیادی مرکزِ صحت ونڈالہ دیال شاہ،	Total Rs. 5,20,694 /-
2۔بنیادی مرکزِ صحت چک 44،	Total Rs. 4,00,000/-
3۔بنیادی مرکزِ صحت کوٹ پنڈی داس،	Total Rs. 6,46,471 /-
4۔بنیادی مرکزِ صحت خان پور،	Total Rs. 4,79,500/-
5۔بنیادی مرکزِ صحت نظام پور ڈھاکہ،	Total Rs. 56,933/-
6۔بنیادی مرکزِ صحت منڈیالی،	Total Rs. 4,53,021 /-
7۔بنیادی مرکزِ صحت برج اٹاری،	Total Rs. 1,98,705 /-
8۔بنیادی مرکزِ صحت ڈھاکے،	Total Rs. 4,12,186 /-
9۔دیہی مرکزِ صحت کالا شاہ کاکو،	Total Rs. 2,44,500 /-

(ج) ہر بنیادی مرکزِ صحت کے لئے علیٰحدہ سے کوئی بھی رقم مختص نہیں کی جاتی جبکہ ٹوٹل بجٹ میں سے ہی ضرورت کے مطابق تعمیر و مرمت کا کام کروایا جاتا ہے۔

(د) جہاں تک خستہ حال BHUs کی بات ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب بھر میں کل 2504 BHUs ہیں جن میں سے 222 BHUs کی مین بلڈنگز خراب حالت میں ہیں۔ ان میں سے 08 BHUs کی مین بلڈنگز زیادہ مخدوش ہیں۔ ان 08 BHUs کو Phase-I میں take up کر لیا گیا ہے۔ اور جون 2022 تک ان کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا۔ Phase-II میں 114 BHUs کی بلڈنگز کی مرمت کی جائے گی۔ جن

میں سے رواں مالی سال میں 43 BHUs کی مرمت کی جائے گی۔ ضلع شیخوپورہ کے دو بنیادی مراکز صحت شامل ہیں

1۔ بنیادی مرکز صحت اجناوالہ،

2۔ بنیادی مرکز صحت کاکی رسول پور جٹاں،

جبکہ تین بنیادی مراکز صحت کی مرمت کا کام اگلے مالی سال میں کیا جائے گا۔

1۔ بنیادی مرکز صحت دھمکا کے،

2۔ بنیادی مرکز صحت گھڑیال کلاں،

3۔ بنیادی مرکز صحت لادھکے،

خانیوال: گزشتہ تین سالوں میں محکمہ صحت میں بھرتی کردہ افراد سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***7787: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال میں یکم اگست 2018 سے آج تک محکمہ صحت میں کتنے افراد کو کس کس اسامی پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، ولدیت، تعلیم، گریڈ مع پتاجات کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کریں میرٹ کا طریق کار، تفصیل و پالیسی بیان کریں؟

(ج) DRC ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ممبران کے عہدہ و گریڈ مع نام بتائیں؟

(د) بغیر میرٹ و پالیسی کے بھرتی افراد کے نام، پتاجات بتائیں؟

(ہ) ان کو بھرتی کرنے کی وجوہات بتائیں؟

(و) بھرتی کے خلاف کتنے افراد نے کس کس عدالت و دفتر میں درخواستیں دیں ہیں ان کی تفصیل مع نام درخواست دہندہ کا پتا بتائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ضلع خانیوال میں یکم اگست 2018 سے لے کر 28۔اکتوبر 2021 تک درج ذیل اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

MO,WMO,Consultant,Dental Surgeon	(BPS 17-18) 329 (ADHOC)
Class IV (Special Person)	(BPS-1) 15 No. Contract)
Technologist	(BS-17) 16 No (Adhoc)
Charge Nurse	(BS-16) 09 No (Adhoc)
Class-IV	(BS-1) 35 No (Contract)
Para Medics (Technician)	(BS-09) 45 No (Contract)
Total	449 No

ان کے نام، ولدیت تعلیم گریڈ مع پتاجات کی تفصیل کی کاپی ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی اور میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ریکروٹمنٹ پالیسی 2004- Amended 2016، نوٹیفکیشن نمبر (No.SOR-IV(S&GAD) مورخہ 10-1-2003 پنجاب لاہور یکم فروری 2016 کے نوٹیفکیشن کے مطابق کی گئی ہے۔

(ج) ریکروٹمنٹ کمیٹی نمبر SO-H&D(DHA-17-02-01) dated 06 Feb. 2017

Selection Committee District Level Post in BS-11& Above

1. Deputy Commissioner (Chairman)
2. Chief Executive Officer DHA Khanewal (Member)
3. Additional Deputy Commissioner (F&P) (Member)
.4 One Member to be nominated by Administrative Department (Member)
.5 District Health Officer (MIS&HRM) (Member)
.6 Women Officer Nominated by the Deputy Commissioner Concerned (Member)

Selection Committee District Level Post in BS-05 to 10

.1 Chief Executive Officer DH A Khanewal (Chairman)
.2 Additional Deputy Commissioner (F&P) (Member)
3 Additional Deputy Commissioner (Gen) (Member)
4 Representative of the Administrative Department (Member)
5 District Health Officer (MIS&HRM) (Member)

6 Women Officer Nominated by the Deputy Commissioner Concerned (Member)

(د) تمام بھرتی پالیسی اور میرٹ کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت اور Covid-19 میں عوام الناس اور طبی امداد کی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے کی گئی ہیں۔

(و) بھرتی کے خلاف کوئی بھی افراد عدالت میں نہ گئے ہیں۔

خوشاب ڈی ایچ کیو ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے اور بیڈز کی تعداد بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*8096: **جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) DHQ جوہر آباد میں ہسپتال میں 125 بیڈز کی گنجائش ہے جبکہ اس علاقہ کی آبادی کے لحاظ سے یہ بہت کم ہے لیکن Requirement کم از کم 325 بیڈ کی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میانوالی اور بھکر جس کی آبادی خوشاب کے تقریباً برابر ہے یا معمولی سی زیادہ ہو گی لیکن بھکر میں 333 بیڈ کا DHQ ہسپتال موجود ہے اور میانوالی میں 313 بیڈ پر مشتمل ہے بلکہ اس کو بڑھا کر 513 کرنے کا اعلان کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت باقی اضلاع کے حساب سے ضلع خوشاب میں بھی DHQ کو اپ گریڈ کرنے اور بیڈ کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک ضلع خوشاب کی عوام کے لئے اس ہسپتال کو اپ گریڈ کر کے 513 بیڈز کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) خوشاب اور جوہر آباد جڑواں شہر ہیں اور ان میں 02 ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب ہے جو کہ جوہر آباد میں ہے جس میں بیڈز کی تعداد 125 ہے۔ دوسرا تحصیل لیول ہسپتال خوشاب ہے جو خوشاب میں کام کر رہا ہے جس میں بیڈز کی تعداد 100 ہے۔ اس طرح دونوں ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد 225 ہے۔ اس کے علاوہ ضلع خوشاب میں 03 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھی ہیں جو کہ نور پور تھل، قائد آباد اور نوشہرہ

ضلع خوشاب میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں بیڈز کی کل تعداد 160 ہے۔ اس طرح 05 دیہی مراکز صحت بھی کام کر رہے ہیں جن میں ہر دیہی مراکز صحت پر بیڈز کی تعداد 12 ہے ان مراکز صحت پر کل بیڈز کی تعداد 60 ہے چونکہ اوپر بیان کردہ ہسپتالوں میں 100٪ Bed Occupancy سے کم ہے اس لئے ان ہسپتالوں کی موجودگی میں DHQ ہسپتال جوہر آباد کی اپ گریڈیشن قابل عمل نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ہسپتالوں میں بستروں کی توسیع کرنے کے لئے پہلی بنیادی شرط یہ ہے کہ وہاں ہسپتالوں میں 100٪ Bed Occupancy سے زیادہ ہو اور آبادی 10 لاکھ سے 15 لاکھ کے درمیان ہو تو وہاں پر 125 سے 250 بستروں پر مشتمل ہسپتال بنائے جاتے ہیں۔ اس ضلع کی کل آبادی تقریباً 13,78,000 کے قریب ہے اور خوشاب شہر میں پہلے ہی سے 02 ہسپتال کام کر رہے ہیں جن میں بیڈز کی تعداد 225 ہے جو کہ اس علاقے کی طبی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں ان میں بیڈز کی تعداد بڑھانا قابل عمل نہیں ہے۔

(ج) اس جز کا جواب جز (الف) اور (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں رکی ہوئی نشوونما کے کم عمر بچوں سے متعلقہ تفصیلات

***8253: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں 5 سال سے کم عمر کے (Stunted) بچوں کی کل تعداد سے ضلع وار آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان بچوں میں سٹنٹنگ کی وجوہات بتائی جائے اور اس تشویشناک مسئلہ کی روک تھام کے لئے حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدام کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) ایسے بچے جن کا عمر کے حساب سے قد چھوٹا ہو Stunted بچے کہلاتے ہیں اور ایسے بچے جن کا قد کے حساب سے وزن کم ہو (SAM) شدید غذائی قلت کے شکار بچے کہلاتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں جولائی 2020 سے جون 2021 کے دوران ضلع وار (Stunted

SAM)/شدید غذائی قلت کے شکار5سال سے کم عمر بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر شمار	ضلع	بچوں کی تعداد	نمبر شمار	ضلع	بچوں کی تعداد
1	اٹک	52,266	19	قصور	5,373
2	بہاولنگر	14,414	20	خانیوال	6,124
3	بہاولپور	7,227	21	خوشاب	6,824
4	بھکر	6,326	22	لاہور	9,574
5	چکوال	4,226	23	لیہ	7,027
6	چنیوٹ	1,926	24	لودھراں	52,882
7	ڈیرہ غازیخان	6,088	25	منڈی بہاؤالدین	2,127
8	فیصل آباد	3,615	26	میانوالی	7,348
9	گوجرانوالہ	15,535	27	ملتان	10,780
10	گجرات	8,472	28	مظفر گڑھ	31,004
11	حافظ آباد	7,096	29	ننکانہ صاحب	1,358
12	جھنگ	7,375	30	نارووال	3,188
13	جہلم	3729	31	اوکاڑہ	8341
14	پاکپتن	4800	32	سرگودھا	19104
15	رحیم یار خان	5680	33	شیخوپورہ	1810
16	راجن پور	9282	34	سیالکوٹ	5611
17	راولپنڈی	6439	35	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2287
18	ساہیوال	2290	36	وہاڑی	15617
	کل تعداد	**363,165**			

(ب) بچوں میں Stunting کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔پیدائشی کم وزن ہونا
2۔زچہ کی ناقص صحت
3۔بچے کی ناقص صحت
4۔حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین میں تعلیم کی کمی
5۔ماں کے دودھ کی افادیت کی آگاہی کا فقدان
6۔پیدائش میں غیر مناسب وقفہ
7۔ناقص اور غیر مناسب خوراک
8۔خوراک میں مائیکرو نیوٹرنٹ کی غیر مناسب مقدار

9۔غذائیت کے بارے میں صحیح علم کی کمی 10۔خوراک کا عدم تحفظ
11۔برابری کی سطح پر بچوں اور بچیوں میں غیر متوازن خوراک 12۔گھریلو، سماجی و اقتصادی حیثیت

صوبہ پنجاب میں ایک جامع اور مربوط پروگرام Chief Minister Stunting Retuction Program محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت جاری ہے۔

اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں 1,755 غذائی کمی سے بچاؤ اور علاج (Outpatient Therapeutic Program) کے مراکز قائم کئے جا چکے ہیں جہاں پر ماہانہ بنیاد پر تقریباً 23,000 غذائی قلت کے شکار بچوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل ہیڈ کوارٹر اور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بچوں کے امراض کے ماہرین کی زیر نگرانی نیوٹریشن کے (58) خصوصی اسٹیبلائزیشن سنٹرز (SC) بھی قائم کئے گئے ہیں جن میں ان بچوں کے داخلے اور علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے۔

کمیونٹی میں لیڈی ہیلتھ ورکرز تمام پانچ سال سے چھوٹے بچوں کی سکریننگ کرتی ہیں اور/Stunted غذائی قلت کے شکار بچوں کو قریبی مرکز صحت/غذائی قلت کے علاج کے مراکز ریفر کرتی ہیں اس کے علاوہ تمام کارکنان صحت بشمول لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھی کمزور بچوں کے علاج اور بچاؤ سے متعلق خصوصی ٹریننگ کورسز کرائے گئے ہیں۔

ماں اور نومولود کی صحت کی مانیٹرنگ پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت نے 1534 بنیادی مراکز صحت کو 7/24 زچہ بچہ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے اپ گریڈ کر دیا ہے اور مزید مراکز صحت کی اپ گریڈیشن کی حکمت عملی پر کام جاری ہے۔ان 7/24 بنیادی مراکز صحت پر اضافی تربیت یافتہ افراد (LHVs) کو تعینات کیا گیا ہے اور تمام عملے کی ٹریننگ بھی کروائی گئی ہے۔نوزائیدہ کی دیکھ بھال کے لئے اضافی مشینری اور آلات فراہم کئے گئے ہیں جس میں تمام 7/24 بنیادی مراکز صحت پر بے بی وارمر اور ایمبوبیگ، تمام THQ اور DHQ پر وارمر، انکیوبیٹر اور دیگر مشینری دی گئی ہے۔ منتخب 7/24 مراکز صحت اور تمام رورل ہیلتھ سنٹرز پر دوران حمل معائنے اور زچہ بچہ کے کسی مسئلے کی بروقت تشخیص کے لئے الٹراساؤنڈ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے اور عملے کو اس کے بارے میں ٹریننگ بھی دی جارہی ہے۔زچگی کے وقت حاملہ خواتین اور شدید غذائی قلت کے شکار

بچوں کی بروقت مرکز صحت تک رسائی کے لئے دیہاتوں میں Rural Ambulance Service (RAS) کی سہولت کو یقینی بنایا گیا ہے اور480ایمبولینسز کی سہولت 24/7مفت فراہم کر رہی ہیں۔

خانیوال موضع حسین آباد کبیر والا بنیادی مرکز صحت کے لئے مختص بجٹ اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8292: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موضع حسین آباد کبیر والا، ضلع خانیوال میں واقع بنیادی مرکز صحت کے لئے مالی سال 22۔2021 کے دوران کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز یہ بجٹ کہاں پر صرف کیا گیا ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا مرکز صحت میں کل کتنا عملہ فرائض سرانجام دے رہا ہے نیز عوام کو یہاں پر کون کون سی طبی اور صحت کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا متذکرہ مرکز صحت کی عمارت کی مرمت اور توسیع کے حوالے سے کام کیا گیا ہے اگر ہاں تو آخری بار عمارت کی مرمت کا کام کب مکمل کیا گیا مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) انفرادی طور پر بنیادی مرکز صحت کو بجٹ نہیں دیا جاتا ہے بلکہ سنٹرل طور پر متعلقہ تحصیل کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کو مشترکہ بجٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ جس میں تحصیل کے تمام بنیادی مراکز کو اشیاء، ادویات اور دوسری ضروریات مشترکہ طور پر موجود بجٹ میں سے فراہم کی جاتی ہیں۔ البتہ بنیادی مرکز صحت کی سطح پر ہیلتھ کونسل کے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔ مالی سال 22-2021 میں ہیلتھ کونسل کے بجٹ میں سے بنیادی مرکز صحت موضع حسین آباد کبیر والا کو 2 لاکھ روپے دیئے گئے تھے۔ جس میں سے تقریباً 77000 ہزار روپے مختلف امور بنیادی مرکز صحت پر خرچ ہوئے ہیں باقی مبلغ1,23,000 اکاؤنٹ فعال نہ ہونے کی وجہ سے اکاؤنٹ میں بیلنس موجود ہے۔

(ب) بنیادی مرکز صحت میں مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔

1۔ میڈیکل آفیسر،
2۔ سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر،
3۔ میڈیکل ٹیکنیشن،
4۔ ویکسنیٹر،
5۔ ڈسپنسر،
6۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر،
7۔ لیڈی ہیلتھ سپر وائزر،
8۔ وارڈ کلینر
9۔ نائب قاصد
10۔ چوکیدار

مریضوں کو درج ذیل سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں:

1۔ بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات،
2۔ خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں سے آگاہی،
3۔ فرسٹ ایڈ،

(ج) فی الوقت مرکز صحت کی عمارت کی مرمت اور توسیع کے حوالے سے تاحال کوئی فنڈز نہ ملے ہیں اور نہ ہی تعمیر و توسیع کا کوئی کام پہلے سے ہوا ہے۔ البتہ ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے عمارت کی مرمت کا کام کرایا جاسکتا ہے۔

شیخوپورہ: آر ایچ سی مانانوالہ میں ڈاکٹرز، مختص بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***8302: جناب محمود الحق:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) RHC مانانوالہ (شیخوپورہ) کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس RHC میں کتنے ڈاکٹر کس کس عہدہ، گریڈ اور مرض کے کام کر رہے ہیں ان کے نام مع تعلیمی کوائف بتائیں؟

(ج) اس سنٹر میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ و گریڈ کی خالی ہیں ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس کا مالی سال 22-2021 کا بجٹ مدوار کتنا ہے کیا ادویات مریضوں کو مفت دی جارہی ہے؟

(ہ) اس میں کون کون سے ٹیسٹوں کی مشینری دستیاب ہے؟

(و) کیا ایکسرے مشین ہے اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں یہ کب فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (جناب محمد اختر):

(الف) RHC مانانوالہ ضلع شیخوپورہ 24 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) RHC مانانوالہ میں مندرجہ ذیل ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن کے نام اور کوائف درج ذیل ہیں۔

1۔ڈاکٹر امتیاز احمد، سنیئر میڈیکل آفیسر گریڈ 18 / انچارج، MBBS

2۔ڈاکٹر طیب جاوید، میڈیکل آفیسر، گریڈ 17، FCPS،

3۔ڈاکٹر محمد عظیم سبحانی، میڈیکل آفیسر، گریڈ 17، MBBS

4۔ڈاکٹر نعمان شوکت، میڈیکل آفیسر، گریڈ 17، MBBS

5۔ڈاکٹر محمد شاہ رخ، میڈیکل آفیسر، گریڈ 17، MBBS

6۔ڈاکٹر بینش شبیر، وومن میڈیکل آفیسر، گریڈ 17، MBBS

(ج) RHC مانانوالہ میں ڈسپنسر کی 02 اسامیاں خالی ہیں جبکہ Anesthesia Assistant کی ایک سیٹ خالی ہے اور اس پوسٹ کا اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے اور بھرتی کا عمل underprocess ہے۔ ریڈیوگرافر، ٹیوب ویل آپریٹر اور سینٹری ورکرز کی سیٹ خالی ہے۔

(د) RHC مانانوالہ کے لئے سال 22-2021 کا بجٹ درج ذیل ہے:-

نان سیلری بجٹ	سیلری بجٹ	ٹوٹل بجٹ
49,49,624/-روپے	2,95,67,626/-روپے	3,45,17,250/-

مد وار بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہسپتال کا عملہ مریضوں کے مفت علاج کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔

(ہ) ہسپتال میں HB, HVC, HBV, MP, Typhidot اور بلغم کے ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔

(و) RHC مانانوالہ میں ایکسرے مشین خراب ہے اس کی مرمت کے لئے کمپنی کو لیٹر اور Telephonically بھی درخواست کی گئی جن کے نمائندے نے مشین کا سروے کرنے کے بعد رپورٹ دی کہ مشین ہذا پرانی ہو چکی ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ اس کے سپیر پارٹس مارکٹ میں دستیاب نہیں ہیں (تفصیل "Anex-B" ایوان کی میز پر رکھ دیا

گیاہے) مزید برآں، چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈی ایچ اے شیخوپورہ نے سنیئر میڈیکل آفیسر، آر ایچ سی مانانوالہ کی رپورٹ مورخہ 28-1-2021 کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جناب سیکرٹری، گورنمنٹ آف دی پنجاب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اپنے لیٹر نمبر 6077 مورخہ 20-2-2021 کو درخواست کی کہ RHC مانانوالہ کے لئے ایکسرے مشین فراہم کر دی جائے۔(تفصیل "Anex-C" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے) اس طرح جو مشین فراہم کر دی جاتی ہے مریضوں کو مستفید کیا جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! سندھو صاحب کی بات سن لیں کیونکہ آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! غصہ نہ کریں کیونکہ میں ان کی بات سنتا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہم آپ کی توجہ کے طالب ہیں کیونکہ آپ کے کان ہماری طرف پتا نہیں ہوتے ہیں کہ نہیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ کے اور میرے رشتہ کو شاید آدھی صدی گزر گئی ہے تو آپ کی بات نہیں سنوں گا تو کس کی سنوں گا؟ (قہقہہ)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! وہ رشتہ انشاءاللہ قائم ہے اور رہے گا۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! There is no any کیا کہنا چاہئے کہ fuss creates کرنے والی بات نہیں ہے simple کہ ایک تو پہلے آرٹیکل 14 ہمارے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی Mr Secretary of the Assembly knows better than me. Even you have the same powers in the absence of Speaker and Deputy Speaker and you can give any ruling sir چند دن پہلے Honorable Chairman چونکہ مہنگائی ہر

طرف ہی پورے پاکستان اور سارے صوبوں میں بہت زیادہ ہے جس نے سب کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ یہاں پر ہم نے متفقہ طور پر، میرے ساتھ حبکوک گل صاحب تھے، طارق مسیح گل صاحب اور باقی اقلیتی ممبران تھے تو ہم نے شراب پینے پر پابندی لگائی تھی کہ شراب لینا اور اسے فروخت کرنا اقلیتوں کے نام پر مٹ جاری کرنا غلط ہے۔ میڈیسن کی جتنی کمپنیاں ہیں کوئی بھی آپ لگالیں Abbott ہو کہیں بھی ان کے دفاتر ہوں they all have license اور جتنی ہم میڈیسن استعمال کرتے ہیں اس میں بھی الکوحل استعمال ہوتی ہے لیکن اس بات کو چھوڑ کر جو آج میں آپ سے humble submission کرنا چاہتا ہوں کہ I think this is not in the notice of DG Excise or Secretary Excise لیکن ان کے جتنے ETOs ہیں کیونکہ ابھی 7 ہوٹل ہیں جن میں "بوگے شاہ ہوٹل"، رائل سوئس وغیرہ اور ایک ملتان میں "رمادہ" پانچ لاہور میں جبکہ ایک فیصل آباد میں "سیرینا" ہے تو میری humble submission ہے کہ جتنے ETOs ہیں یہ ان ہوٹلوں سے بہت زیادہ overcharging کر رہے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ چونکہ ممبران اسمبلی نے پرمٹ کے خلاف بات کی تھی لہٰذا آپ ان سے کہیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب چیئرمین! ہم اپنے الفاظ تو واپس نہیں لیں گے کیونکہ ہم اس چیز کے خلاف ہیں مگر آپ کوئی ایسی ruling دیں چونکہ یہ جہاں پر پہنچا رہے ہیں اپنے سابقا آفیسرز اور موجودہ آفیسرز کو اور کچھ لوگوں کا میں نام نہیں لے سکتا تو وہاں پر یہ پیسوں کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی پہنچا رہے ہیں۔ گاڑی نمبر، بیئر کے کتنے کارٹون اور کتنے دوسرے Bols کے کتنے Cossack اور کتنے دوسرے تھے تو یہ بھی we have everything تو یہ ETOs ان کو پیسے بھی پہنچا رہے ہیں I don't know whether it's in the notice of Secretary Excise or DG Excise مجھے نہیں پتا تو میری یہ humble submission تھی کہ اس کا آپ ضرور notice لیں کہ جو لوگ پہلے ہی غربت سے مارے ہوئے ہیں تو یہ ان سے overcharging نہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! چونکہ متعلقہ وزیر اس وقت تشریف نہیں رکھتے تو میں ان سے تفصیل لے لیتا ہوں لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس چیز کا سدباب کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Government Business ہے تو اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو یہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

قانون (ترمیم) تشدد کے خلاف خواتین کا تحفظ پنجاب 2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I introduce the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022.

MR CHAIRMAN: The Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Social Welfare & Bait-Ul-Maal for report within two months.

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ 2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I introduce the University of Layyah Bill 2022.

MR CHAIRMAN: The University of Layyah Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)
آڈٹ سال 18-2017 کے لئے ضلعی حکومت خانیوال، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، لودھراں، لیہ، ڈیرہ غازی خان، پاکپتن، بہاولپور، ساہیوال، رحیم یار خان، راجن پور، مظفر گڑھ، بہاولنگر اور وہاڑی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Audit Reports on the Accounts of District Government Khanewal, Jhang, Chiniot, Toba Tek Singh, Lodhran, Layyah, Dera Ghazi Khan, Pakpattan, Bahawalpur, Sahiwal, Rahim Yar Khan, Rajanpur, Muzaffargarh, Bahawalnagar and Vehari for the Audit Year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The Audit Reports have been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہمارے ساتھیوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، گنتی پوری نہیں ہے آپ گنتی کروائیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد بشارت راجہ ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب شہباز شریف کی 6۔اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں جناب عمران خان کے متعلق ریمارکس پر ایوان میں بھرپور مزمت اور وزیر اعظم پاکستان کو اپنے منصب کے مطابق بات کرنے کا مطالبہ

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"میڈیا میں آنے والی خبروں کے مطابق شہباز شریف نے اپنی گزشتہ روز مورخہ 6۔اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں وزارت عظمیٰ کے منصب کے وقار کی دھجیاں اڑاتے ہوئے سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو فراڈ قرار دیا۔ دراصل امپورٹڈ وفاقی حکومت کا نام نہاد سربراہ خود سب سے بڑا فراڈ ہے جو پہلے تو خدا کی قسم کھا کر کہتا رہا کہ زرداری کا پیٹ پھاڑ کر قوم کا پیسا نہ نکلوایا تو میرا نام بدل دینا لیکن اب پوری ڈھٹائی کے ساتھ اُنہی کی گود میں بیٹھ کر قومی مفاد کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ جس کا بیٹا اشتہاری ہے، جس کا بھائی سزا یافتہ اور مفرور ہے، جو خود مقدمات میں پیشیاں بھگت رہا ہے اور جس کا پورا ٹبر ہی جھوٹا ہے جو آج تک لندن کے ایون فیلڈ فلیٹس کے متعلق اپنا مؤقف ایک نہ کر سکے۔ موصوف وزیر اعظم کو یاد ہونا چاہئے کہ وہ اپنے بھائی نواز شریف کی واپسی کا حلف نامہ بھی دے چکے ہیں جس پر عملدرآمد نہ ہونا بذات خود فراڈ کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ ایوان حواس باختہ وزیر اعظم کے ریمارکس کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شہباز شریف اب سوچ سمجھ کر بولنا سیکھ لیں اور ملکی و بین الاقوامی فورم پر وزیر اعظم پاکستان کے منصب کو رُسوا کرنا چھوڑ دیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"میڈیا میں آنے والی خبروں کے مطابق شہباز شریف نے اپنی گزشتہ روز مورخہ 6۔اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں وزارت عظمیٰ کے منصب کے وقار کی دھجیاں اڑاتے ہوئے سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو فراڈ قرار دیا۔ دراصل امپورٹڈ وفاقی حکومت کا نام نہاد سربراہ خود سب سے بڑا فراڈ ہے جو پہلے تو خدا کی قسم کھا کر کہتا رہا کہ زرداری کا پیٹ پھاڑ کر قوم کا پیسا نہ نکلوایا تو میرا نام بدل دینا لیکن اب پوری ڈھٹائی کے ساتھ اُنہی کی گود میں بیٹھ کر قومی مفاد کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ جس کا بیٹا اشتہاری ہے، جس کا بھائی سزا یافتہ اور مفرور ہے، جو خود مقدمات میں پیشیاں بھگت رہا ہے اور جس کا پورا ٹبر ہی جھوٹا ہے جو آج تک لندن کے ایون فیلڈ فلیٹس کے متعلق اپنا مؤقف ایک نہ کر سکے۔ موصوف وزیر اعظم کو یاد ہونا چاہئے کہ وہ اپنے بھائی نواز شریف کی واپسی کا حلف نامہ بھی دے چکے ہیں جس پر عملدرآمد نہ ہونا بذات خود فراڈ کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ ایوان حواس باختہ وزیر اعظم کے ریمارکس کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شہباز شریف اب سوچ سمجھ کر بولنا سیکھ لیں اور ملکی و بین الاقوامی فورم پر وزیر اعظم پاکستان کے منصب کو رُسوا کرنا چھوڑ دیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میڈیا میں آنے والی خبروں کے مطابق شہباز شریف نے اپنی گزشتہ روز مورخہ 6۔اکتوبر 2022 کی پریس کانفرنس میں وزارت عظمیٰ کے منصب کے وقار کی دھجیاں اڑاتے ہوئے سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو فراڈ قرار دیا۔ دراصل امپورٹڈ وفاقی حکومت کا نام نہاد سربراہ خود سب سے بڑا فراڈ ہے جو پہلے تو خدا کی قسم کھا کر کہتا رہا کہ زرداری کا پیٹ پھاڑ کر قوم کا پیسا نہ نکلوایا تو میرا نام بدل دینا لیکن اب پوری ڈھٹائی کے ساتھ اُنہی کی گود میں بیٹھ کر قومی مفاد کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ جس کا بیٹا

اشتہاری ہے، جس کا بھائی سزا یافتہ اور مفرور ہے، جو خود مقدمات میں پیشیاں بھگت رہا ہے اور جس کا پورا ٹبر ہی جھوٹا ہے جو آج تک لندن کے ایون فیلڈ فلیٹس کے متعلق اپنا مؤقف ایک نہ کر سکے۔ موصوف وزیر اعظم کو یاد ہونا چاہئے کہ وہ اپنے بھائی نواز شریف کی واپسی کا حلف نامہ بھی دے چکے ہیں جس پر عملدرآمد نہ ہونا بذات خود فراڈ کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ ایوان حواس باختہ وزیر اعظم کے ریمارکس کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ شہباز شریف اب سوچ سمجھ کر بولنا سیکھ لیں اور ملکی و بین الاقوامی فورم پر وزیر اعظم پاکستان کے منصب کو رُسوا کرنا چھوڑ دیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Monday 10th October 2022 at 2:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 10۔اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 13۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 30

1741

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت وسماجی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر پنجاب کی سترہ(17)ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر پنجاب کی سترہ(17)ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ ایک وزیر پنجاب(ساؤتھ)کی سترہ(17)ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ ایک وزیر پنجاب(ساؤتھ)کی سترہ(17)ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ایک وزیر پنجاب(ساؤتھ)دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2020-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1742

6- ایک وزیر میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ 2017-01-01 تا 2018-06-30 کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- ایک وزیر میونسپل کمیٹی عبدالحکیم، ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8- ایک وزیر ضلع ساہیوال میں کمپیوٹر / آئی ٹی لیبز کے قیام اور گورنمنٹ سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی، کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9- ایک وزیر ضلع فیصل آباد میں مقامی حکومتی ادارہ جات کی جانب سے اثاثہ جات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10- ایک وزیر ضلع بہاولپور میں تعلیم سب کے لئے پراجیکٹ پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1743

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 10-اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 13-ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 30 منٹ پر

جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 56 تا 58)

اللہ اور اس کے فرشتے اس پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو (56) جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کو اذیت پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان کا اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر رکھا (58)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو سب عیدیں مناؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
اٹھو بے سہارو چلو غم کے مارو خبر یہ سناؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
ہوا چارسُو رحمتوں کا بسیرا اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی میرے گھر میں آؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے بادشاہو ارے کج کلاہو خبر یہ سناؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

وکلاء کا اسسٹنٹ کمشنر کو زدوکوب کرنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ وزیر قانون اور وزیر داخلہ ابھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ میری خوش بختی ہے کہ راجہ بشارت صاحب بیٹھے ہیں۔ یہ FIR نمبر 730/22 اور date کل کی ہے ایک لڑکا عرفان مارٹن He is a Christian Assistant Commissioner and is having a very good record. He is a topper of PCS right now. and was serving in Pir Mahal پر سوں کچھ وکلاء دوست وہاں پر گئے اور مجھے نہیں پتا کون تھے میں ایسے کسی کا نام نہیں لیتا I am not here to blame any person میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 40 کے قریب وکلا تھے انہوں نے Assistant Commissioner کو government land کے بارے میں کوئی غیر قانونی کام کہا he refused to do the illegal work میں راجہ بشارت صاحب سے آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں Assistant Commissioner کے دفتر کے اندر سارے وکلا آ گئے اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس Assistant Commissioner کو اتنا مارا اور اس کی shirt, trouser, inner wear سب اتروا کر اس کی film بنائی گئی لیکن اس نے پھر بھی ہمت سے کام لیا اور وہ زمین جو تھی کسی کے نام پر نہیں لگائی وہ پیر محل کی بہت ہی قیمتی اراضی ہے۔ اس Assistant Commissioner پر پھر Anti-Terrorisms Act-1997 382، 365، 506 کی یہ سب دفعات لگا دی گئیں۔ اس کا صرف اتنا fault ہے کہ he is dead honest person and a patriotic Pakistani لیکن ایک اور بھی fault ہے کہ وہ پاکستان میں non muslim ہے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ بشارت صاحب! کیا آپ comment کرنا چاہیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس حوالے سے میرے محترم بھائی نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ non muslim تھے تو اس لئے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ چاہے non muslim ہو یا muslim اس قسم کی کارروائی کسی کے ساتھ بھی کی جائے تو وہ قابل مذمت ہے یہ بہت ہی حساس معاملہ ہے اور اس میں ہم آگے جائیں گے تو پھر ایک clear divide شروع ہو جاتی ہے کچھ وکلا ایک طرف ہوتے ہیں اور کچھ وکلاء دوسری طرف ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں جج صاحبان کے ساتھ بھی اس طرح کے واقعات پیش آ چکے ہیں لیکن آج ہمارے ملک کی جو elected وکلاء کی تنظیم ہے اور وکلاء برادری کے pressure کی وجہ سے ایسے مقدمات کسی بھی صورت آگے نہیں بڑھ سکے۔ اگر آپ چند دن پہلے دیکھیں اس ملک کا جو ایک political stature ہے اس پر سپریم کورٹ میں بات ہو رہی تھی تو وہاں پر بھی پارٹی بنے ہوئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں جو میرے بھائی نے فرمایا اور یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ پرچہ ہو گیا ہے اور میں منسٹر داخلہ کے notice میں لے آؤں گا اور ہم یقین دلاتے ہیں اور ہماری کوشش ہو گی کہ قانون کے مطابق جو ملزمان ہیں ان کو سزا دی جائے لیکن اس سے بڑھ کر میں سمجھتا ہوں کہ اس سارے issue کو broader perspective میں دیکھا جائے تو یہ ہم سب کو مل بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالنے کی ضرورت ہے۔ Thank you sir

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ وقفہ سوالات کے بعد بات کر لینا ہم ادھر ہی بیٹھے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ کی مہربانی ہے

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس اسمبلی کی تاریخ میں بڑے بڑے بدترین کام سرزد ہوئے ہیں لیکن میں حیران اس بات پر ہوں کہ اس اسمبلی کی sanctity اور اس chair کے اوپر جو قرض اور فرض ہوتا ہے کہ ممبر کی حد تک تو قانون و قواعد کو follow کیا جائے۔ آپ کے اپنے Rules of Procedures کا rule 210 یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی ممبر کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو chair کو ناگوار گزرتی ہے یا اس کی حرکت rules کے خلاف ہوتی ہے تو اس کو اس دن کے لئے

sitting سے out کیا جائے اور اگر دوبارہ ایسی کوئی حرکت ہو تو maximum not exceeding 15 days اس کو اسمبلی سے نکالا جائے۔ ہم پانچ لوگوں پر Panel of Chairman میں سے اس chair پر بیٹھے ہوئے جو صاحب تھے انہوں نے 15 sittings کا order pass کیا اور ظاہری بات ہے کہ یہ direction نیچے سے سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے آرہی ہوتی ہے۔ جو illegal کام اس chair سے کروائے جارہے ہیں میں آج صرف یہ کہنا چاہتا ہوں ہم نے مشرف کا دور بھی دیکھا، ہم نے اُس وقت کے سیکرٹری اسمبلی بھی دیکھے، ہم نے اُس وقت کے سپیکر بھی دیکھے، ہم نے آج کے سپیکر اور سیکرٹری بھی دیکھے ہیں یہ سب آتے جاتے رہتے ہیں لیکن اِس chair کی عزت اور تقدس باقی رہتی ہے چاہے وہ کسی بھی جماعت کا سپیکر، ڈپٹی سپیکر یا چیئرمین ہو ان کو اپنے عہدے کا پاس کرنا چاہئے، ان کو اپنی personality کا بھی پاس کرنا چاہئے اور وہ لوگ جو چند ٹکڑوں کے بدلے ایسے کام کرتے ہیں جن کا کوئی credit نہیں ہوتا، جن کا کوئی background نہیں ہوتا وہ یہاں آکر chair کو dictate کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کے بعد اس ایوان کو مذاق بنا دیا جاتا ہے۔ میں صرف یہاں پر یہ بات کہہ کر اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا کہ آج اس اسمبلی میں یہ بھی ہو گیا کہ یہاں ممبران کورم پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں، لیکن ان کے پوائنٹ آف آرڈر کی طرف توجہ نہیں دی جاتی، اسمبلی کے اندر بیٹھنے والے جو Treasury Benches پر ہیں ان کے ضمیر کی بھی بات ہے کہ اس اسمبلی کا تقدس یہ ہے کہ جو اس ایوان کے rules بن گئے ہیں جو اس ایوان کے precedence ہیں کسی فرد واحد کے کہنے پر آپ کو انہیں توڑنا نہیں چاہئے، یہ آپ کی بھی شخصیت کا سوال ہے۔ آخری مرتبہ ہم کورم کی نشاندہی آج پھر کر رہے ہیں اور جو ابھی طاہر خلیل سندھو نے بات کی ہے منسٹر صاحب سے میں کہوں گا یہ جواب درست نہیں ہے ہم ان دوستوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے ساتھ بائیکاٹ کر رہے ہیں اور کورم کی نشاندہی بھی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ نے بڑی grace کے ساتھ بات کی لیکن میری بھی ایک گزارش آپ اپوزیشن والوں سے ہو گی۔ What happened in this Assembly in last 4 months اگر یہ debate کرنی ہے تو اس سارے معاملہ کو ہم اچھے انداز کے ساتھ بیٹھ کر debate کر لیتے ہیں۔ یہاں ایوان میں پولیس آئی اور بھی مسئلے مسائل ہوئے ہیں تو اس سارے معاملہ پر ہم debate کر لیتے ہیں اور should be done gracefully اور میں آپ سے expect کرتا ہوں

کہ آپ Commonwealth میں میرے ساتھ مل کر درخواست دیں، سپریم کورٹ میں درخواست دیں گے کہ اس ایوان کا جو تقدس پولیس نے violate کیا ہے اور میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کے خلاف اپوزیشن والے اور ہم treasury بنچوں والے سب مل کر سپریم کورٹ میں جا کر درخواست دیتے ہیں یہ چھوٹے events کو چھوڑ کر بڑے event میں چلتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن یہاں پر پولیس کا آنا، یہاں پر private بدمعاشوں کا آنا اور یہاں پر on the floor of the House private لوگوں کے آنے پر debate ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! اس پر بیٹھ کر ہم debate کر لیں گے آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا۔ جی، محمود الرشید صاحب آپ رانا صاحب کی بات کا جواب دینا چاہیں گے؟

(اس مرحلہ میں معزز ممبران حزب اختلاف نے سپیکر ڈائس
کے سامنے آ کر کورم کی نشاندہی کی)

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب حد سے تجاوز کر رہے ہیں یہ اتنے معصوم بنے ہوئے ہیں اور جو انہوں نے الزام تراشی کی ہے کہ chair سے جھوٹے اور غلط کام کروائے جا رہے ہیں اس پر ان کو شرم آنی چاہئے یہ بات کہتے ہوئے آپ کے action کے بعد reaction کے طور پر سارا کچھ ہوا ہے۔ آپ نے جس طرح اس اسمبلی کا تقدس پامال کیا اور جو تماشا یہاں پر کیا وہ پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتا ہم سب ممبرز کے سر شرم سے جھک گئے جس طریقے سے انہوں نے یہاں پر غنڈہ گردی کی اور آج آ کر الزام تراشی کر رہے ہیں میرا یہ خیال ہے ان کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ یہ سیکرٹری اسمبلی اور دوسرے لوگوں کو ٹکڑوں پر پلنے والا بول رہیں یہ بات کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟ یہ کون ہوتے ہیں بات کرنے والے ان کو شرم آنی چاہئے ایسی بات کرتے ہوئے یہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور یہ آپ کے بارے میں کہے رہے ہیں کہ آپ سے جھوٹ اور غلط بیانی کروائی گئی ان کو خود اسمبلی کے تقدس کا خیال نہیں ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب چیئرمین: جی کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب خلیل طاہر سندھو اپنے موبائل سے ایوان میں بیٹھے معزز ممبران کی ویڈیو بنا رہے تھے)

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! ہاؤس کے اندر موبائل سے کسی قسم کی private تصویر یا video بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خلیل طاہر سندھو صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اجلاس نہیں چل رہا۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! موبائل سے record delete کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو صاحب! this is wrong آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ غلط بات ہے۔ آپ اپنے موبائل کو جیب میں رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی۔

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے۔ لہٰذا اجلاس 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد 5:28 پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے۔ رانا مشہود احمد خان کا پوائنٹ آف آرڈر تھا that was not according to rules. So I dispose of this Point of Order and rule out this Point of Order and expunge the Point of Order. The House is adjourned now to meet on Tuesday 11th October 2022 at 2:00pm.

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.
QUESTION regarding-
-Details about government assistance to farmers for providing alternative machinery for setting fire to remainings of rice crop *(Question No. 2984*)* 1402
ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS UD DIN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of police stations and registered cases of heinous crimes in PP-47, Narowal *(Question No. 6257*)* 1519
-Registered cases of dacoity in PP-47 Narowal in 2019-20 *(Question No. 5924*)* 1515
ABDUL RAUF, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Amount collected in head of token tax on vehicles of old models *(Question No. 7852*)* 1623
-Establishment of new BHUs and RHCs in PP-137 and PP-138 Sheikhupura *(Question No. 7776*)* 1720
-Number of BHUs, RHCs and dispensaries in PP-138 district Sheikhupura *(Question No. 7519*)* 1715
-Number of officecs and details about action against responsibles of pollution in Sheikhupura *(Question No. 5996*)* 1430
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
QUESTION regarding-
-Sanctioned posts and posting of Inspectors in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 2241*)* 1399
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for closing the disposal wells beside the wall of New Covenant School System Dawood Colony Faisalabad 1434
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-14th September, 2022 1363
-19th September, 2022 1453
-21st September, 2022 1575
-07th October, 2022 1655
-10th October, 2022 1741
AKHTAR ALI, CHAUDRY
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and offices working under CCPO Lahore *(Question No. 6384*)* 1492
-Details about liquor supply and checking system for the hotels in Lahore *(Question No. 4166*)* 1596

PAGE NO.

-Details about offices of DG Excise and their rent payment in Lahore *(Question No. 4167*)* 1607
-Funds spent in Environment Protection Department in PP-154, Lahore *(Question No. 2870*)* 1376
-Number of check posts and Police Stations in PP-154 and details about fugitive accused of registered cases *(Question No. 6064*)* 1486
-Number of distilleries in the province and details about their annual production *(Question No. 4165*)* 1592
-Number of Inspectors and Zonal officers in Environment Protection Department Lahore Zone *(Question No. 2871*)* 1380
-Procedure of property tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 1586

ALI AFZAL SAHI, MR. *(Minister for Communication & Works)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1558
RESOLUTION regarding-
-Demand to Federal Government for taking action against FIA team for entering illegally in house of Saifullah Niazi and harassing his family 1559

ALI AKHTAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privillage Motions No. 2019-20 & 2021 1585

ALLA-UD-DIN, SHEIKH
QUESTION regarding-
-Details about collection of property tax from areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in the province *(Question No. 7077*)* 1620

ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Amount collected from different government departments in Corona Fund in the province *(Question No. 4767*)* 1500
-Delay in issuance of smart card and number plates of vehicles *(Question No. 5212*)* 1614
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in the province *(Question No. 3812*)* 1612
-Details about arrest of accused person involved in Case No. 182/20 in Sheikhupura *(Question No. 4755*)* 1498
-Details about sale of used syringes for prevention of Typhoid fever to junk man *(Question No. 7634*)* 1717

AYSHA IQBAL, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and facilities provided to BHU Mouza Hussainabad tehsil Kabirwala, Khanewal *(Question No. 8292*)* 1728
-Details about difficulties caused by tractor trolleys in front of Chaudhary Rahmat Ali Hospital Township, Lahore *(Question No. 948)* 1525
-Details about institutions supporting orphans *(Question No. 4504*)* 1457

PAGE NO.

-Details about NGOs working for controlling over drug addiction in the province *(Question No. 4116*)* 1593
-Details about powers of Environment Protection Department and Sub Departments of it *(Question No. 5364*)* 1417
-Details about torture on women in offices in the province *(Question No. 1271)* 1546
-Number of Mobile Health Units and details about purchase of vehicles in the province *(Question No. 7391*)* 1714
-Procedure of transfer of ownership of vehcles *(Question No. 6209*)* 1617
-Steps taken for betterment in performance of police in the province *(Question No. 1075)* 1526

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
QUESTION regarding-
-Employees recruited in Primary and Secondary Healthcare Department in last three years in Khanewal *(Question No. 7787*)* 1722

BILAL AKBAR KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Estimated cost and completion of buildings of THQ hospitals in Narowal *(Question No. 7693*)* 1718

BILLS-
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 1634-1636
-The Punjab Local Government Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 1437-1443
-The Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1733
-The University of Layyah Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1734

E

ENVOIRNMENT PROTECTION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Action against smoke emitting and polluted water factories in Momin Pura Lahore *(Question No. 3804*)* 1404
-Allocated budget of Environment Protection Department and steps taken for controlling over pollution *(Question No. 5411*)* 1419
-Average annual ratio of pollution in last five years in Rahim Yar Khan *(Question No. 3853*)* 1405
-Details about air and water pollution due to stone crushing in Sargodha *(Question No. 3497*)* 1393
-Details about dropping poisoned water of Textile Mills in to canals in Multan *(Question No. 4341*)* 1410
-Details about dropping polluted water by boring under earth in Kanjror, Narowal *(Question No. 5344*)* 1416

PAGE NO.

-Details about emission of smoke and waste from factories situated at Sarfaraz Colony and Maqbool Road Al-Masoom Town Faisalabad *(Question No. 4297*)* 1407
-Details about employees, offices and controlling over pollution in Environment Protection Department in Okara *(Question No. 5178*)* 1413
-Details about employees, vehicles and equipments in Environment Protection Department in district Rajanpur *(Question No. 4729*)* 1411
-Details about equipments and Inspectors in Environment Protection Department *(Question No. 2153*)* 1367
-Details about government assistance to farmers for providing alternative machinery for setting fire to remainings of rice crop *(Question No. 2984*)* 1402
-Details about officers assigned for checking of factories and vehicles in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 5412*)* 1421
-Details about posting of Inspectors in Environment Protection Department Lahore *(Question No. 5593*)* 1428
-Details about powers of Environment Protection Department and Sub Departments of it *(Question No. 5364*)* 1417
-Details about under ground water becoming salty due to oil depots in Sahiwal *(Question No. 5453*)* 1427
-Details about use of substandard material in factories of plastic bags *(Question No. 2154*)* 1371
-Expenditures occurred upon plantation campaign in Jhelum *(Question No. 6831*)* 1432
-Funds spent in Environment Protection Department in PP-154, Lahore *(Question No. 2870*)* 1376
-Increase in prices of bricks in Lahore and other districts *(Question No. 6490*)* 1431
-Issuance of NOC from Environment Protection Department for establishment of new Industrial Zones *(Question No. 5023*)* 1412
-Number of Inspectors and Zonal officers in Environment Protection Department Lahore Zone *(Question No. 2871*)* 1380
-Number of officecs and details about action against responsibles of pollution in Sheikhupura *(Question No. 5996*)* 1430
-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3024*)* 1385
-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rajanpur *(Question No. 3171*)* 1388
-Number of offices and steps taken for controlling over pollution in city Jhelum *(Question No. 5741*)* 1429
-Number of petrol pumps in tehsil Bhalwal and Bhera district Sargodha *(Question No. 5449*)* 1426
-Number of staff and vehicles in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3854*)* 1406
-Posting of Technical Member in Environmental Tribunal *(Question No. 3000*)* 1383

PAGE NO.

-Sanctioned posts and posting of Inspectors in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 2241*)* 1399
-Steps taken for controlling over pollution due to kilns *(Quesetion No. 5424*)* 1425
-Steps taken for controlling over smoke emitting vehicles in Afshan Park Ahmed Pur Town, Lahore *(Question No. 4306*)* 1408
-Steps taken for controlling over smog *(Question No. 3535*)* 1403
-Steps taken for reducing pollution due to small and medium industries *(Question No. 2899*)* 1400
-Viral notification of restriction on usage of plastic bag *(Question No. 2900*)* 1401

EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-QUESTIONS regarding-

-Amount collected in head of token tax on vehicles of old models *(Question No. 7852*)* 1623
-Closure of salaries of employees posted on strength of DG Excise in Punjab Information Technology Board *(Question No. 8193*)* 1628
-Delay in issuance of smart card and number plates of vehicles *(Question No. 5212*)* 1614
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in Rahim Yar Khan *(Question No. 7917*)* 1625
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in the province *(Question No. 3812*)* 1612
-Details about collection of property tax from areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in the province *(Question No. 7077*)* 1620
-Details about formation of service structure of promotion of Constable in Excise Department *(Question No. 8509*)* 1630
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Khanewal *(Question No. 8030*)* 1628
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Okara *(Question No. 8028*)* 1627
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Sheikhupura *(Question No. 8027*)* 1626
-Details about income from property and other taxes in Sahiwal *(Question No. 1271*)* 1610
-Details about liquor supply and checking system for the hotels in Lahore *(Question No. 4166*)* 1596
-Details about NGOs working for controlling over drug addiction in the province *(Question No. 4116*)* 1593
-Details about offices and tax collection in Faisalabad *(Question No. 6128*)* 1616
-Details about offices, employees and income of Excise Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 7908*)* 1624
-Details about offices of DG Excise and their rent payment in Lahore *(Question No. 4167*)* 1607
-Details about registration of vehicles and non availability of number plates in Sahiwal *(Question No. 2671*)* 1611

PAGE NO.

-Details about torture on women in offices in the province *(Question No. 1271)* 1546
-Issuance of notices of property tax to areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in Sahiwal *(Question No. 7282*)* 1621
-Number of distilleries in the province and details about their annual production *(Question No. 4165*)* 1592
-Procedure of property tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 1586
-Procedure of transfer of ownership of vehcles *(Question No. 6209*)* 1617
-Proposal to bring private medical clinics and laboratories into the tax net *(Question No. 7551*)* 1622
-Verification of registration and offices of Motor Registration Authority in Faisalabad *(Question No. 6279*)* 1618

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privillage Motions No. 2019-20 & 2021 1585

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Budget and expenditure of the office of CEO Health Mandi Bahauddin in 2019-21 *(Question No. 7373*)* 1697
-Number of employees for picking of yellow waste of hospitals in Mandi Bahauddin *(Question No. 7372*)* 1695

H

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Available facilities in dispensaries and hospitals of Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 6997*)* 1675
-Details about cases registered in the province in response of calling on 15 *(Question No. 6150*)* 1490
-Details about employees working on adhoc and daily wages in District Health Authority Jhelum *(Question No. 6998*)* 1680
-Increase in prices of bricks in Lahore and other districts *(Question No. 6490*)* 1431
-Registered cases of sexual harassment, rape and torture on women in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1109)* 1531

HOME DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Action against drug addicted persons at footpaths and Canal Banks in Sahiwal *(Question No. 5674*)* 1514
-Allocated budget of Safe City Authority in 2018-20 and details about procedure of repairing of faulted cameras *(Question No. 5572*)* 1466
-Allocated funds and offices working under CCPO Lahore *(Question No. 6384*)* 1492

PAGE NO.

-Amount collected from different government departments in Corona Fund in the province *(Question No. 4767*)* 1500
-Appointment procedure of board of governors of Child Protection Bureaue *(Question No. 4817*)* 1500
-Details about arrest of accused person involved in Case No. 182/20 in Sheikhupura *(Question No. 4755*)* 1498
-Details about ban on issuance of arm licence and amount received in head of renewal of licance in Okara *(Question No. 6137*)* 1518
-Details about ban on issuance of arm licence in the province *(Question No. 5853*)* 1481
-Details about cases registered in the province in response of calling on 15 *(Question No. 6150*)* 1490
-Details about cases registered on political base in Police Station Civil Line Bahawalpur in 2018-20 *(Question No. 1115)* 1532
-Details about cases registered through Child Protection and Welfare Bureaue in Lahore, Rawalpindi and Faisalabad *(Question No. 1182)* 1541
-Details about controlling over torture of police *(Question No. 5624*)* 1508
-Details about controlling over wall chalking under National Action Plan and meetings of District Peace Committees in Multan Division *(Question No. 6461*)* 1523
-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1535
-Details about difficulties caused by tractor trolleys in front of Chaudhary Rahmat Ali Hospital Township, Lahore *(Question No. 948)* 1525
-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1536
-Details about employees in CIA Police Lahore *(Question No. 1170)* 1536
-Details about implement on The Punjab Destitute and Neglected Children Act *(Question No. 5438*)* 1502
-Details about institutions supporting orphans *(Question No. 4504*)* 1457
-Details about issuance of driving licence in Lahore and Sahiwal *(Question No. 1097)* 1528
-Details about not arresting to murderers in area of Police Station Nawan Kot Lahore *(Question No. 1388)* 1548
-Details about registered cases and staff in Police Stations in Sahiwal *(Question No.1175)* 1538
-Details about registered cases of henious crimes in Gujranwala *(Question No. 5891*)* 1484
-Details about registered cases of heinous crimes in Police Station Nawan Kot, Lahore *(Question No. 6418*)* 1520
-Details about registered volunteers in Police Stations in Sahiwal *(Question No. 1178)* 1540
-Details about rules of posting of nafri in Police Stations *(Question No. 6026*)* 1516
-Details about setting five years children on fire with sprinkling petrol on them in Chak No. 89/RB, Sahiwal *(Question No. 1260)* 1545

PAGE NO.

-Details about vehicles, monthly expenditures and forces working for law and order in city Faisalabad *(Question No. 4051*)* 1495
-Establishment of new check posts and Police Stations in Rajanpur *(Question No. 5663*)* 1476
-Illegal arrest of youngsters and Fake cases registered by the driver and Sub Inspector in Police Station Harbanspura, Lahore *(Question No. 1220)* 1543
-Lack of facility of front desk in police stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 5661*)* 1473
-Number of applications received in Police Complaint Cell Rahim Yar Khan *(Question No. 5651*)* 1512
-Number of cases registered under National Action Plan and details about action against accused in 2019 *(Question No. 5538*)* 1464
-Number of check posts and Police Stations in PP-154 and details about fugitive accused of registered cases *(Question No. 6064*)* 1486
-Number of check posts and Police Stations in PP-189 and details about provision of new vehicles to them in City Okara *(Question No. 6439*)* 1522
-Number of childerns in Child Protection Bureaue in the province and details about their education and training *(Question No. 5537*)* 1462
-Number of police stations and registered cases of heinous crimes in PP-47, Narowal *(Question No. 6257*)* 1519
-Number of proclaimed offenders in Sahiwal region *(Question No. 5673*)* 1513
-Number of registered cases under National Action Plan in Rahim Yar Khan in last five years *(Question No. 5650*)* 1511
-Number of shuhada of Punjab police in 2020 and details about providing jobs and financial assistance to survivors *(Question No. 1244)* 1544
-Registered cases of car and motorcycle theft in Faisalabad in 2018-19 *(Question No. 4122*)* 1497
-Registered cases of dacoity and murder in Police Stations Machka, Bhong and Kot Sabzal, Sadiqabad *(Question No. 1171)* 1537
-Registered cases of dacoity in PP-47 Narowal in 2019-20 *(Question No. 5924*)* 1515
-Registered cases of ransom in Lahore in 2018-19 *(Question No. 5594*)* 1507
-Registered cases of rape with childs in the province *(Question No. 1076)* 1530
-Registered cases of sexual harassment, rape and torture on women in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1109)* 1531
-Registered cases of theft and dacoity in Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 1121)* 1534
-Steps taken for betterment in performance of police in the province *(Question No. 1075)* 1526
-Steps taken for controlling over crime in Kot Momin and related areas *(Question No. 5581*)* 1470
-Steps taken for controlling over issuance of fake arm licences in the province *(Question No. 5667*)* 1479

PAGE NO.

-Steps taken for controlling over one veiling in Jhelum *(Question No. 1340)* 1546
-Steps taken for welfare of employees of scale 16 and below in Police Force *(Question No. 1358)* 1547

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for granting government accommodation to Dr Farzana Ex MPA 1643
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for upgradation of BHUs in PP-185, Okara *(Question No. 7526*)* 1699
-Steps taken for controlling over smoke emitting vehicles in Afshan Park Ahmed Pur Town, Lahore *(Question No. 4306*)* 1408

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Appointment procedure of board of governors of Child Protection Bureaue *(Question No. 4817*)* 1500
-Details about equipments and Inspectors in Environment Protection Department *(Question No. 2153*)* 1367
-Details about use of substandard material in factories of plastic bags *(Question No. 2154*)* 1371
-Number of shuhada of Punjab police in 2020 and details about providing jobs and financial assistance to survivors *(Question No. 1244)* 1544
-Registered cases of rape with childs in the province *(Question No. 1076)* 1530
KHADIJA UMER, MS.
QUESTION regarding-
-Details about registered cases of heinous crimes in Police Station Nawan Kot, Lahore *(Question No. 6418*)* 1520
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand to Governor for adjourning the ongoing Assembly session for passage of budget in Aiwan-e-Iqbal 1549
-Lawyers torture on Assistant Commissioner in Pir Mehal 1745
KHAWAR ALI SHAH, SYED
QUESTIONS regarding-
-Number of BHUs and RHCs in tehsil Kabirwala *(Question No. 7211*)* 1693
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Khanewal *(Question No. 8030*)* 1628

PAGE NO.

M

MAHMOOD UL HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget, doctors and vacant posts in RHC Manawala, Sheikhupura *(Question No. 8302*)* 1729
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Sheikhupura *(Question No. 8027*)* 1626
MANAN KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Details about dropping polluted water by boring under earth in Kanjror, Narowal *(Question No. 5344*)* 1416
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 10th October, 2022 1749
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Details about vaccine provide for prevention of Covid-19 *(Question No. 7086*)*
-Funds and medicines provided for RHCs in PP-243, Bahawalnagar *(Question No. 7072*)* 1683
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Ali Afzal Sahi, Mr.
MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar
MINISTER FOR HOME & PRISONS
-See under Muhammad Hashim Dogar, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MOMINA WAHEED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about implement on The Punjab Destitute and Neglected Children Act *(Question No. 5438*)* 1502
-Details about rules of posting of nafri in Police Stations *(Question No. 6026*)* 1516
MOTION regarding- 1436, 1553, 1558
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1564,1638,1647, 1735
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
QUESTION regarding-
-Details about formation of service structure of promotion of Constable in Excise Department *(Question No. 8509*)* 1630

PAGE NO.

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and facilities provided to BHU Mouza Hussainabad tehsil Kabirwala, Khanewal *(Question No. 8292*)* 1728
-Allocated budget, doctors and vacant posts in RHC Manawala, Sheikhupura *(Question No. 8302*)* 1730
-Allocated funds for upgradation of BHUs in PP-185, Okara *(Question No. 7526*)* 1699
-Available facilities for patients in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6925*)* 1671
-Available facilities in dispensaries and hospitals of Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 6997*)* 1676
-Budget and expenditure of the office of CEO Health Mandi Bahauddin in 2019-21 *(Question No. 7373*)* 1698
-Delapidated condition of BHU Chak No. 103/9L in Sahiwal *(Question No. 6703*)* 1706
-Details about budget, machinery and Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6924*)* 1668
-Details about employees working on adhoc and daily wages in District Health Authority Jhelum *(Question No. 6998*)* 1680
-Details about formation of service structure of Paramedics Staff *(Question No. 6724*)* 1662
-Details about lack of facilities and deaths due to Corona Virus in DHQ Hospital Okara *(Question No. 7097*)* 1690
-Details about polio vaccine found in scrap store in Begum Kot, Lahore *(Question No. 6966*)* 1673
-Details about renewal of dispensaries licence *(Question No. 6723*)* 1660
-Details about stunted growth childs in the province *(Question No. 8253*)* 1725
-Details about vaccine provide for prevention of Covid-19 *(Question No. 7086*)* 1688
-Employees recruited in Primary and Secondary Healthcare Department in last three years in Khanewal *(Question No. 7787*)* 1722
-Establishment of new BHUs and RHCs in PP-137 and PP-138 Sheikhupura *(Question No. 7776*)* 1721
-Estimated cost and completion of buildings of THQ hospitals in Narowal *(Question No. 7693*)* 1719
-Funds and medicines provided for RHCs in PP-243, Bahawalnagar *(Question No. 7072*)* 1683
-Irregularities and absent of officers in during duty of Corona Virus in Deputy District Health Office Rewaz Garden Lahore *(Question No. 7271*)* 1712
-Number of BHUs, RHCs and dispensaries in PP-138 district Sheikhupura *(Question No. 7519*)* 1715
-Number of BHUs and RHCs in tehsil Kabirwala *(Question No. 7211*)* 1693
-Number of employees for picking of yellow waste of hospitals in Mandi Bahauddin *(Question No. 7372*)* 1695
-Number of employees in BHUs and RHCs in Nurpur Thal, Khushab *(Question No. 6775*)* 1664

PAGE NO.

-Number of Mobile Health Units and details about purchase of vehicles in the province *(Question No. 7391*)* 1714
-Number of patients of HIV and Hepatitis and details about provision of medicine free of cost in Bahawalpur Division *(Question No. 6839*)* 1707
-Number of Speciallist Doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 6592*)* 1705
-Posting of LHV in RHC Mir Daad Muafi, Sahiwal *(Question No. 7074*)* 1711
-Posting of surgeon in New Karol Gynae Hospital Lahore *(Question No. 7770*)* 1702
-Provision of facilities and posting of doctors in BHU Girot, Khushab *(Question No. 7359*)* 1713
-Steps taken for free of cost treatment of cancer and other infectious diseases in the province *(Question No. 6829*)* 1666
-Upgradation of DHQ Hospital Khushab *(Question No. 8096*)* 1724

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Action against drug addicted persons at footpaths and Canal Banks in Sahiwal *(Question No. 5674*)* 1514
-Delapidated condition of BHU Chak No. 103/9L in Sahiwal *(Question No. 6703*)* 1706
-Details about cases registered on political base in Police Station Civil Line Bahawalpur in 2018-20 *(Question No. 1115)* 1532
-Details about income from property and other taxes in Sahiwal *(Question No. 1271*)* 1610
-Details about issuance of driving licence in Lahore and Sahiwal *(Question No. 1097)* 1528
-Details about registered cases and staff in Police Stations in Sahiwal *(Question No.1175)* 1538
-Details about registered volunteers in Police Stations in Sahiwal *(Question No. 1178)* 1540
-Details about registration of vehicles and non availability of number plates in Sahiwal *(Question No. 2671*)* 1611
-Details about setting five years children on fire with sprinkling petrol on them in Chak No. 89/RB, Sahiwal *(Question No. 1260)* 1545
-Details about under ground water becoming salty due to oil depots in Sahiwal *(Question No. 5453*)* 1427
-Issuance of notices of property tax to areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in Sahiwal *(Question No. 7282*)* 1621
-Number of proclaimed offenders in Sahiwal region *(Question No. 5673*)* 1513
-Steps taken for controlling over smog *(Question No. 3535*)* 1403

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Excise, Taxation & Narcotics Control)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Amount collected in head of token tax on vehicles of old models *(Question No. 7852*)* 1623

PAGE NO.

-Closure of salaries of employees posted on strength of DG Excise in Punjab Information Technology Board *(Question No. 8193*)* 1629
-Details about collection of property tax from areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in the province *(Question No. 7077*)* 1620
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Khanewal *(Question No. 8030*)* 1628
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Okara *(Question No. 8028*)* 1627
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Sheikhupura *(Question No. 8027*)* 1626
-Details about formation of service structure of promotion of Constable in Excise Department *(Question No. 8509*)* 1631
-Details about income from property and other taxes in Sahiwal *(Question No. 1271*)* 1610
-Delay in issuance of smart card and number plates of vehicles *(Question No. 5212*)* 1615
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in the province *(Question No. 3812*)* 1613
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in Rahim Yar Khan *(Question No. 7917*)* 1625
-Details about liquor supply and checking system for the hotels in Lahore *(Question No. 4166*)* 1596
-Details about offices and tax collection in Faisalabad *(Question No. 6128*)* 1616
-Details about offices, employees and income of Excise Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 7908*)* 1624
-Details about offices of DG Excise and their rent payment in Lahore *(Question No. 4167*)* 1607
-Details about NGOs working for controlling over drug addiction in the province *(Question No. 4116*)* 1594
-Details about registration of vehicles and non availability of number plates in Sahiwal *(Question No. 2671*)* 1612
-Issuance of notices of property tax to areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in Sahiwal *(Question No. 7282*)* 1621
-Number of distilleries in the province and details about their annual production *(Question No. 4165*)* 1592
-Procedure of property tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 1586
-Procedure of transfer of ownership of vehcles *(Question No. 6209*)* 1617
-Proposal to bring private medical clinics and laboratories into the tax net *(Question No. 7551*)* 1622
-Verification of registration and offices of Motor Registration Authority in Faisalabad *(Question No. 6279*)* 1618

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Cooperatives, Environment Protection & Parliamentary Affairs)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against smoke emitting and polluted water factories in Momin Pura Lahore *(Question No. 3804*)* 1404

PAGE NO.

-Allocated budget of Environment Protection Department and steps taken for controlling over pollution *(Question No. 5411*)* 1419
-Allocated budget of Safe City Authority in 2018-20 and details about procedure of repairing of faulted cameras *(Question No. 5572*)* 1466
-Average annual ratio of pollution in last five years in Rahim Yar Khan *(Question No. 3853*)* 1405
-Details about air and water pollution due to stone crushing in Sargodha *(Question No. 3497*)* 1393
-Details about dropping poisoned water of Textile Mills in to canals in Multan *(Question No. 4341*)* 1410
-Details about dropping polluted water by boring under earth in Kanjror, Narowal *(Question No. 5344*)* 1416
-Details about emission of smoke and waste from factories situated at Sarfaraz Colony and Maqbool Road Al-Masoom Town Faisalabad *(Question No. 4297*)* 1407
-Details about employees, offices and controlling over pollution in Environment Protection Department in Okara *(Question No. 5178*)* 1413
-Details about employees, vehicles and equipments in Environment Protection Department in district Rajanpur *(Question No. 4729*)* 1411
-Details about equipments and Inspectors in Environment Protection Department *(Question No. 2153*)* 1367
-Details about government assistance to farmers for providing alternative machinery for setting fire to remainings of rice crop *(Question No. 2984*)* 1403
-Details about officers assigned for checking of factories and vehicles in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 5412*)* 1422
-Details about posting of Inspectors in Environment Protection Department Lahore *(Question No. 5593*)* 1428
-Details about powers of Environment Protection Department and Sub Departments of it *(Question No. 5364*)* 1417
-Details about under ground water becoming salty due to oil depots in Sahiwal *(Question No. 5453*)* 1427
-Details about use of substandard material in factories of plastic bags *(Question No. 2154*)* 1372
-Expenditures occurred upon plantation campaign in Jhelum *(Question No. 6831*)* 1432
-Funds spent in Environment Protection Department in PP-154, Lahore *(Question No. 2870*)* 1377
-Increase in prices of bricks in Lahore and other districts *(Question No. 6490*)* 1432
-Issuance of NOC from Environment Protection Department for establishment of new Industrial Zones *(Question No. 5023*)* 1412
-Number of cases registered under National Action Plan and details about action against accused in 2019 *(Question No. 5538*)* 1465
-Number of Inspectors and Zonal officers in Environment Protection Department Lahore Zone *(Question No. 2871*)* 1380

	PAGE NO.
-Number of officecs and details about action against responsibles of pollution in Sheikhupura *(Question No. 5996*)*	1430
-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3024*)*	1386
-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rajanpur *(Question No. 3171*)*	1388
-Number of offices and steps taken for controlling over pollution in city Jhelum *(Question No. 5741*)*	1429
-Number of petrol pumps in tehsil Bhalwal and Bhera district Sargodha *(Question No. 5449*)*	1426
-Number of staff and vehicles in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3854*)*	1406
-Posting of Technical Member in Environmental Tribunal *(Question No. 3000*)*	1383
-Sanctioned posts and posting of Inspectors in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 2241*)*	1399
-Steps taken for controlling over pollution due to kilns *(Quesetion No. 5424*)*	1425
-Steps taken for controlling over smog *(Question No. 3535*)*	1403
-Steps taken for controlling over smoke emitting vehicles in Afshan Park Ahmed Pur Town, Lahore *(Question No. 4306*)*	1409
-Steps taken for reducing pollution due to small and medium industries *(Question No. 2899*)*	1400
Viral notification of restriction on usage of plastic bag *(Question No. 2900*)*	1402
BILLS *(Discussed upon)*-	
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020	1634
-The Punjab Local Government Bill 2021	1437
-The Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022	1733
The Punjab Protection of Women	1734
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	1436, 1564, 1735
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-The Annual Performance Report of Punjab Ring Road Authority for the financial year 2013-14,2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18, 2018-19 & 2019-20	1444
-The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018 & 20	1551
-The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the financial years 2018-19	1444
-The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the financial years 2013 to 2018	1632
-The Audit Reports on the Accounts of different districts	1734
RESOLUTIONS regarding-	
-Condemnation on remarks of Mr Shehbaz Sharif about Imran Khan in press conference on 6th October 2022 and demand to him to speak according to his position	1736

PAGE NO.

-Demand for taking action against Prime Minister of Pakistan Shehbaz Sharif for consulting on sensitive national issues with a criminal sitting in London 1565

MUHAMMAD HASHIM DOGAR, MR. *(Minister for Home & Prisons)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against drug addicted persons at footpaths and Canal Banks in Sahiwal *(Question No. 5674*)* 1515

-Allocated funds and offices working under CCPO Lahore *(Question No. 6384*)* 1492

-Amount collected from different government departments in Corona Fund in the province *(Question No. 4767*)* 1500

-Appointment procedure of board of governors of Child Protection Bureaue *(Question No. 4817*)* 1501

-Details about arrest of accused person involved in Case No. 182/20 in Sheikhupura *(Question No. 4755*)* 1499

-Details about ban on issuance of arm licence and amount received in head of renewal of licance in Okara *(Question No. 6137*)* 1518

-Details about ban on issuance of arm licence in the province *(Question No. 5853*)* 1482

-Details about cases registered in the province in response of calling on 15 *(Question No. 6150*)* 1491

-Details about cases registered on political base in Police Station Civil Line Bahawalpur in 2018-20 *(Question No. 1115)* 1533

-Details about cases registered through Child Protection and Welfare Bureaue in Lahore, Rawalpindi and Faisalabad *(Question No. 1182)* 1541

-Details about controlling over torture of police *(Question No. 5624*)* 1508

-Details about controlling over wall chalking under National Action Plan and meetings of District Peace Committees in Multan Division *(Question No. 6461*)* 1523

-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1535

-Details about difficulties caused by tractor trolleys in front of Chaudhary Rahmat Ali Hospital Township, Lahore *(Question No. 948)* 1525

-Details about employees in CIA Police Lahore *(Question No. 1170)* 1536

-Details about implement on The Punjab Destitute and Neglected Children Act *(Question No. 5438*)* 1502

-Details about institutions supporting orphans *(Question No. 4504*)* 1457

-Details about issuance of driving licence in Lahore and Sahiwal *(Question No. 1097)* 1528

-Details about not arresting to murderers in area of Police Station Nawan Kot Lahore *(Question No. 1388)* 1549

-Details about registered cases and staff in Police Stations in Sahiwal *(Question No.1175)* 1538

-Details about registered cases of henious crimes in Gujranwala *(Question No. 5891*)* 1484

PAGE NO.

-Details about registered cases of heinous crimes in Police Station Nawan Kot, Lahore *(Question No. 6418*)* 1521
-Details about registered volunteers in Police Stations in Sahiwal *(Question No. 1178)* 1540
-Details about rules of posting of nafri in Police Stations *(Question No. 6026*)* 1517
-Details about setting five years children on fire with sprinkling petrol on them in Chak No. 89/RB, Sahiwal *(Question No. 1260)* 1545
-Details about vehicles, monthly expenditures and forces working for law and order in city Faisalabad *(Question No. 4051*)* 1496
-Establishment of new check posts and Police Stations in Rajanpur *(Question No. 5663*)* 1477
-Illegal arrest of youngsters and Fake cases registered by the driver and Sub Inspector in Police Station Harbanspura, Lahore *(Question No. 1220)* 1543
-Lack of facility of front desk in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 5661*)* 1474
-Number of applications received in Police Complaint Cell Rahim Yar Khan *(Question No. 5651*)* 1512
-Number of check posts and Police Stations in PP-154 and details about fugitive accused of registered cases *(Question No. 6064*)* 1487
-Number of check posts and Police Stations in PP-189 and details about provision of new vehicles to them in City Okara *(Question No. 6439*)* 1522
-Number of childerns in Child Protection Bureaue in the province and details about their education and training *(Question No. 5537*)* 1463
-Number of police stations and registered cases of heinous crimes in PP-47, Narowal *(Question No. 6257*)* 1519
-Number of proclaimed offenders in Sahiwal region *(Question No. 5673*)* 1513
-Number of registered cases under National Action Plan in Rahim Yar Khan in last five years *(Question No. 5650*)* 1512
-Number of shuhada of Punjab police in 2020 and details about providing jobs and financial assistance to survivors *(Question No. 1244)* 1544
-Registered cases of car and motorcycle theft in Faisalabad in 2018-19 *(Question No. 4122*)* 1498
-Registered cases of dacoity and murder in Police Stations Machka, Bhong and Kot Sabzal, Sadiqabad *(Question No. 1171)* 1537
-Registered cases of dacoity in PP-47 Narowal in 2019-20 *(Question No. 5924*)* 1516
-Registered cases of ransom in Lahore in 2018-19 *(Question No. 5594*)* 1507
-Registered cases of rape with childs in the province *(Question No. 1076)* 1530
-Registered cases of sexual harassment, rape and torture on women in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1109)* 1532
-Registered cases of theft and dacoity in Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 1121)* 1534

PAGE NO.

-Steps taken for betterment in performance of police in the province *(Question No. 1075)* 1526
-Steps taken for controlling over crime in Kot Momin and related areas *(Question No. 5581*)* 1471
-Steps taken for controlling over issuance of fake arm licences in the province *(Question No. 5667*)* 1479
-Steps taken for controlling over one veiling in Jhelum *(Question No. 1340)* 1546
-Steps taken for welfare of employees of scale 16 and below in Police Force *(Question No. 1358)* 1547

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1553

RESOLUTION regarding-
-Demand for taking action against PTV officials and Leaders of PML(N) for using negative tactics against Imran Khan 1554

MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.

QUESTIONS regarding-
-Provision of facilities and posting of doctors in BHU Girot, Khushab *(Question No. 7359*)* 1713
-Upgradation of DHQ Hospital Khushab *(Question No. 8096*)* 1724

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

QUESTIONS regarding-
-Allocated budget of Environment Protection Department and steps taken for controlling over pollution *(Question No. 5411*)* 1419
-Details about officers assigned for checking of factories and vehicles in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 5412*)* 1421

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

QUESTIONS regarding-
-Details about emission of smoke and waste from factories situated at Sarfaraz Colony and Maqbool Road Al-Masoom Town Faisalabad *(Question No. 4297*)* 1407
-Details about offices and tax collection in Faisalabad *(Question No. 6128*)* 1616
-Details about vehicles, monthly expenditures and forces working for law and order in city Faisalabad *(Question No. 4051*)* 1495
-Irregularities and absent of officers in during duty of Corona Virus in Deputy District Health Office Rewaz Garden Lahore *(Question No. 7271*)* 1711
-Registered cases of car and motorcycle theft in Faisalabad in 2018-19 *(Question No. 4122*)* 1497
-Verification of registration and offices of Motor Registration Authority in Faisalabad *(Question No. 6279*)* 1618

MUHAMMAD TAIMOOR KHAN, MR.

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1638

RESOLUTION regarding-
-Demand for granting subsidy to the farmers 1639

PAGE NO.

MUMTAZ ALI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Average annual ratio of pollution in last five years in Rahim Yar Khan *(Question No. 3853*)* 1405
-Number of applications received in Police Complaint Cell Rahim Yar Khan *(Question No. 5651*)* 1512
-Number of registered cases under National Action Plan in Rahim Yar Khan in last five years *(Question No. 5650*)* 1511
-Number of staff and vehicles in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3854*)* 1406
-Registered cases of dacoity and murder in Police Stations Machka, Bhong and Kot Sabzal, Sadiqabad *(Question No. 1171)* 1537

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTIONS regarding-
-Details about air and water pollution due to stone crushing in Sargodha *(Question No. 3497*)* 1393
-Registered cases of theft and dacoity in Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 1121)* 1534

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about ban on issuance of arm licence and amount received in head of renewal of licance in Okara *(Question No. 6137*)* 1518
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Okara *(Question No. 8028*)* 1627
-Details about employees, offices and controlling over pollution in Environment Protection Department in Okara *(Question No. 5178*)* 1413
-Details about lack of facilities and deaths due to Corona Virus in DHQ Hospital Okara *(Question No. 7097*)* 1689
-Number of check posts and Police Stations in PP-189 and details about provision of new vehicles to them in City Okara *(Question No. 6439*)* 1522
-Number of Speciallist Doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 6592*)* 1704

MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
QUESTION regarding-
-Closure of salaries of employees posted on strength of DG Excise in Punjab Information Technology Board *(Question No. 8193*)* 1628

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-14th September, 2022 1366
-19th September, 2022 1456
-21st September, 2022 1578

PAGE NO.

-07th October, 2022 1658
-10th October, 2022 1744

NASEER AHMAD, MR.
QUESTION regarding-
-Issuance of NOC from Environment Protection Department for establishment of new Industrial Zones *(Question No. 5023*)* 1412

NASRIN TARIQ, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about stunted growth childs in the province *(Question No. 8253*)* 1725
-Proposal to bring private medical clinics and laboratories into the tax net *(Question No. 7551*)* 1622
-Steps taken for welfare of employees of scale 16 and below in Police Force *(Question No. 1358)* 1547

P

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for granting government accommodation to Dr Farzana Ex MPA 1643
-Demand for taking action against dacoits in Rawalpindi and Tala Gang 1633
-Demand to adjourn the proceeding of the house for Maghrib Prayer 1650
-Demand to Governor for adjourning the ongoing Assembly session for passage of budget in Aiwan-e-Iqbal 1549
-Lawyers torture on Assistant Commissioner in Pir Mehal 1745

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and facilities provided to BHU Mouza Hussainabad tehsil Kabirwala, Khanewal *(Question No. 8292*)* 1728
-Allocated budget, doctors and vacant posts in RHC Manawala, Sheikhupura *(Question No. 8302*)* 1729
-Allocated funds for upgradation of BHUs in PP-185, Okara *(Question No. 7526*)* 1699
-Available facilities for patients in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6925*)* 1670
-Available facilities in dispensaries and hospitals of Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 6997*)* 1675
-Budget and expenditure of the office of CEO Health Mandi Bahauddin in 2019-21 *(Question No. 7373*)* 1697
-Delapidated condition of BHU Chak No. 103/9L in Sahiwal *(Question No. 6703*)* 1706
-Details about budget, machinery and Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6924*)* 1668
-Details about employees working on adhoc and daily wages in District Health Authority Jhelum *(Question No. 6998*)* 1680
-Details about formation of service structure of Paramedics Staff *(Question No. 6724*)* 1662
-Details about lack of facilities and deaths due to Corona Virus in DHQ Hospital Okara *(Question No. 7097*)* 1689

PAGE NO.

-Details about polio vaccine found in scrap store in Begum Kot, Lahore *(Question No. 6966*)* 1673
-Details about renewal of dispensaries licence *(Question No. 6723*)* 1659
-Details about sale of used syringes for prevention of Typhoid fever to junk man *(Question No. 7634*)* 1717
-Details about stunted growth childs in the province *(Question No. 8253*)* 1725
-Details about vaccine provide for prevention of Covid-19 *(Question No. 7086*)* 1687
-Employees recruited in Primary and Secondary Healthcare Department in last three years in Khanewal *(Question No. 7787*)* 1722
-Establishment of new BHUs and RHCs in PP-137 and PP-138 Sheikhupura *(Question No. 7776*)* 1720
-Estimated cost and completion of buildings of THQ hospitals in Narowal *(Question No. 7693*)* 1718
-Funds and medicines provided for RHCs in PP-243, Bahawalnagar *(Question No. 7072*)* 1683
-Irregularities and absent of officers in during duty of Corona Virus in Deputy District Health Office Rewaz Garden Lahore *(Question No. 7271*)* 1711
-Number of BHUs and RHCs in tehsil Kabirwala *(Question No. 7211*)* 1693
-Number of BHUs, RHCs and dispensaries in PP-138 district Sheikhupura *(Question No. 7519*)* 1715
-Number of employees for picking of yellow waste of hospitals in Mandi Bahauddin *(Question No. 7372*)* 1695
-Number of employees in BHUs and RHCs in Nurpur Thal, Khushab *(Question No. 6775*)* 1664
-Number of Mobile Health Units and details about purchase of vehicles in the province *(Question No. 7391*)* 1714
-Number of patients of HIV and Hepatitis and details about provision of medicine free of cost in Bahawalpur Division *(Question No. 6839*)* 1707
-Number of Speciallist Doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 6592*)* 1704
-Posting of LHV in RHC Mir Daad Muafi, Sahiwal *(Question No. 7074*)* 1710
-Posting of surgeon in New Karol Gynae Hospital Lahore *(Question No. 7770*)* 1701
-Provision of facilities and posting of doctors in BHU Girot, Khushab *(Question No. 7359*)* 1713
-Steps taken for free of cost treatment of Cancer and other infectious diseases in the province *(Question No. 6829*)* 1665
-Upgradation of DHQ Hospital Khushab *(Question No. 8096*)* 1724

Q

QUESTIONS regarding-
ENVOIRNMENT PROTECTION DEPARTMENT-
-Action against smoke emitting and polluted water factories in Momin Pura Lahore *(Question No. 3804*)* 1404

PAGE NO.

-Allocated budget of Environment Protection Department and steps taken for controlling over pollution *(Question No. 5411*)* 1419
-Average annual ratio of pollution in last five years in Rahim Yar Khan *(Question No. 3853*)* 1405
-Details about air and water pollution due to stone crushing in Sargodha *(Question No. 3497*)* 1393
-Details about dropping poisoned water of Textile Mills in to canals in Multan *(Question No. 4341*)* 1410
-Details about dropping polluted water by boring under earth in Kanjror, Narowal *(Question No. 5344*)* 1416
-Details about emission of smoke and waste from factories situated at Sarfaraz Colony and Maqbool Road Al-Masoom Town Faisalabad *(Question No. 4297*)* 1407
-Details about employees, offices and controlling over pollution in Environment Protection Department in Okara *(Question No. 5178*)* 1413
-Details about employees, vehicles and equipments in Environment Protection Department in district Rajanpur *(Question No. 4729*)* 1411
-Details about equipments and Inspectors in Environment Protection Department *(Question No. 2153*)* 1367
-Details about government assistance to farmers for providing alternative machinery for setting fire to remainings of rice crop *(Question No. 2984*)* 1402
-Details about officers assigned for checking of factories and vehicles in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 5412*)* 1421
-Details about posting of Inspectors in Environment Protection Department Lahore *(Question No. 5593*)* 1428
-Details about powers of Environment Protection Department and Sub Departments of it *(Question No. 5364*)* 1417
-Details about under ground water becoming salty due to oil depots in Sahiwal *(Question No. 5453*)* 1427
-Details about use of substandard material in factories of plastic bags *(Question No. 2154*)* 1371
-Expenditures occurred upon plantation campaign in Jhelum *(Question No. 6831*)* 1432
-Funds spent in Environment Protection Department in PP-154, Lahore *(Question No. 2870*)* 1376
-Increase in prices of bricks in Lahore and other districts *(Question No. 6490*)* 1431
-Issuance of NOC from Environment Protection Department for establishment of new Industrial Zones *(Question No. 5023*)* 1412
-Number of Inspectors and Zonal officers in Environment Protection Department Lahore Zone *(Question No. 2871*)* 1380
-Number of officecs and details about action against responsibles of pollution in Sheikhupura *(Question No. 5996*)* 1430
-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3024*)* 1385

PAGE NO.

-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rajanpur *(Question No. 3171*)* 1388
-Number of offices and steps taken for controlling over pollution in city Jhelum *(Question No. 5741*)* 1429
-Number of petrol pumps in tehsil Bhalwal and Bhera district Sargodha *(Question No. 5449*)* 1426
-Number of staff and vehicles in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3854*)* 1406
-Posting of Technical Member in Environmental Tribunal *(Question No. 3000*)* 1383
-Sanctioned posts and posting of Inspectors in Environment Protection Department Gujranwala *(Question No. 2241*)* 1399
-Steps taken for controlling over pollution due to kilns *(Quesetion No. 5424*)* 1425
-Steps taken for controlling over smoke emitting vehicles in Afshan Park Ahmed Pur Town, Lahore *(Question No. 4306*)* 1408
-Steps taken for controlling over smog *(Question No. 3535*)* 1403
-Steps taken for reducing pollution due to small and medium industries *(Question No. 2899*)* 1400
-Viral notification of restriction on usage of plastic bag *(Question No. 2900*)* 1401

EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-

-Amount collected in head of token tax on vehicles of old models *(Question No. 7852*)* 1623
-Closure of salaries of employees posted on strength of DG Excise in Punjab Information Technology Board *(Question No. 8193*)* 1628
-Delay in issuance of smart card and number plates of vehicles *(Question No. 5212*)* 1614
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in Rahim Yar Khan *(Question No. 7917*)* 1625
-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in the province *(Question No. 3812*)* 1612
-Details about collection of property tax from areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in the province *(Question No. 7077*)* 1620
-Details about formation of service structure of promotion of Constable in Excise Department *(Question No. 8509*)* 1630
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Khanewal *(Question No. 8030*)* 1628
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Okara *(Question No. 8028*)* 1627
-Details about employees and tax collection in Excise Department in Sheikhupura *(Question No. 8027*)* 1626
-Details about income from property and other taxes in Sahiwal *(Question No. 1271*)* 1610
-Details about liquor supply and checking system for the hotels in Lahore *(Question No. 4166*)* 1596
-Details about NGOs working for controlling over drug addiction in the province *(Question No. 4116*)* 1593

PAGE NO.

-Details about offices and tax collection in Faisalabad *(Question No. 6128*)* 1616
-Details about offices, employees and income of Excise Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 7908*)* 1624
-Details about offices of DG Excise and their rent payment in Lahore *(Question No. 4167*)* 1607
-Details about registration of vehicles and non availability of number plates in Sahiwal *(Question No. 2671*)* 1611
-Details about torture on women in offices in the province *(Question No. 1271)* 1546
-Issuance of notices of property tax to areas out of the jurisdiction of Municipal Committees in Sahiwal *(Question No. 7282*)* 1621
-Number of distilleries in the province and details about their annual production *(Question No. 4165*)* 1592
-Procedure of property tax collection in Lahore *(Question No. 2666*)* 1586
-Procedure of transfer of ownership of vehcles *(Question No. 6209*)* 1617
-Proposal to bring private medical clinics and laboratories into the tax net *(Question No. 7551*)* 1622
-Verification of registration and offices of Motor Registration Authority in Faisalabad *(Question No. 6279*)* 1618

HOME DEPARTMENT-

-Action against drug addicted persons at footpaths and Canal Banks in Sahiwal *(Question No. 5674*)* 1514
-Allocated budget of Safe City Authority in 2018-20 and details about procedure of repairing of faulted cameras *(Question No. 5572*)* 1466
-Allocated funds and offices working under CCPO Lahore *(Question No. 6384*)* 1492
-Amount collected from different government departments in Corona Fund in the province *(Question No. 4767*)* 1500
-Appointment procedure of board of governors of Child Protection Bureaue *(Question No. 4817*)* 1500
-Details about arrest of accused person involved in Case No. 182/20 in Sheikhupura *(Question No. 4755*)* 1498
-Details about ban on issuance of arm licence and amount received in head of renewal of licance in Okara *(Question No. 6137*)* 1518
-Details about ban on issuance of arm licence in the province *(Question No. 5853*)* 1481
-Details about cases registered in the province in response of calling on 15 *(Question No. 6150*)* 1490
-Details about cases registered on political base in Police Station Civil Line Bahawalpur in 2018-20 *(Question No. 1115)* 1532
-Details about cases registered through Child Protection and Welfare Bureaue in Lahore, Rawalpindi and Faisalabad *(Question No. 1182)* 1541
-Details about controlling over torture of police *(Question No. 5624*)* 1508
-Details about controlling over wall chalking under National Action Plan and meetings of District Peace Committees in Multan Division *(Question No. 6461*)* 1523

PAGE NO.

-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1535
-Details about difficulties caused by tractor trolleys in front of Chaudhary Rahmat Ali Hospital Township, Lahore *(Question No. 948)* 1525
-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1536
-Details about employees in CIA Police Lahore *(Question No. 1170)* 1536
-Details about implement on The Punjab Destitute and Neglected Children Act *(Question No. 5438*)* 1502
-Details about institutions supporting orphans *(Question No. 4504*)* 1457
-Details about issuance of driving licence in Lahore and Sahiwal *(Question No. 1097)* 1528
-Details about not arresting to murderers in area of Police Station Nawan Kot Lahore *(Question No. 1388)* 1548
-Details about registered cases and staff in Police Stations in Sahiwal *(Question No.1175)* 1538
-Details about registered cases of henious crimes in Gujranwala *(Question No. 5891*)* 1484
-Details about registered cases of heinous crimes in Police Station Nawan Kot, Lahore *(Question No. 6418*)* 1520
-Details about registered volunteers in Police Stations in Sahiwal *(Question No. 1178)* 1540
-Details about rules of posting of nafri in Police Stations *(Question No. 6026*)* 1516
-Details about setting five years children on fire with sprinkling petrol on them in Chak No. 89/RB, Sahiwal *(Question No. 1260)* 1545
-Details about vehicles, monthly expenditures and forces working for law and order in city Faisalabad *(Question No. 4051*)* 1495
-Establishment of new check posts and Police Stations in Rajanpur *(Question No. 5663*)* 1476
-Illegal arrest of youngsters and Fake cases registered by the driver and Sub Inspector in Police Station Harbanspura, Lahore *(Question No. 1220)* 1543
-Lack of facility of front desk in police stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 5661*)* 1473
-Number of applications received in Police Complaint Cell Rahim Yar Khan *(Question No. 5651*)* 1512
-Number of cases registered under National Action Plan and details about action against accused in 2019 *(Question No. 5538*)* 1464
-Number of check posts and Police Stations in PP-154 and details about fugitive accused of registered cases *(Question No. 6064*)* 1486
-Number of check posts and Police Stations in PP-189 and details about provision of new vehicles to them in City Okara *(Question No. 6439*)* 1522
-Number of childerns in Child Protection Bureaue in the province and details about their education and training *(Question No. 5537*)* 1462

PAGE NO.

-Number of police stations and registered cases of heinous crimes in PP-47, Narowal *(Question No. 6257*)* 1519
-Number of proclaimed offenders in Sahiwal region *(Question No. 5673*)* 1513
-Number of registered cases under National Action Plan in Rahim Yar Khan in last five years *(Question No. 5650*)* 1511
-Number of shuhada of Punjab police in 2020 and details about providing jobs and financial assistance to survivors *(Question No. 1244)* 1544
-Registered cases of car and motorcycle theft in Faisalabad in 2018-19 *(Question No. 4122*)* 1497
-Registered cases of dacoity and murder in Police Stations Machka, Bhong and Kot Sabzal, Sadiqabad *(Question No. 1171)* 1537
-Registered cases of dacoity in PP-47 Narowal in 2019-20 *(Question No. 5924*)* 1515
-Registered cases of ransom in Lahore in 2018-19 *(Question No. 5594*)* 1507
-Registered cases of rape with childs in the province *(Question No. 1076)* 1530
-Registered cases of sexual harassment, rape and torture on women in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1109)* 1531
-Registered cases of theft and dacoity in Jhelum and Pind Dadan Khan *(Question No. 1121)* 1534
-Steps taken for betterment in performance of police in the province *(Question No. 1075)* 1526
-Steps taken for controlling over crime in Kot Momin and related areas *(Question No. 5581*)* 1470
-Steps taken for controlling over issuance of fake arm licences in the province *(Question No. 5667*)* 1479
-Steps taken for controlling over one veiling in Jhelum *(Question No. 1340)* 1546
-Steps taken for welfare of employees of scale 16 and below in Police Force *(Question No. 1358)* 1547

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

-Allocated budget and facilities provided to BHU Mouza Hussainabad tehsil Kabirwala, Khanewal *(Question No. 8292*)* 1728
-Allocated budget, doctors and vacant posts in RHC Manawala, Sheikhupura *(Question No. 8302*)* 1729
-Allocated funds for upgradation of BHUs in PP-185, Okara *(Question No. 7526*)* 1699
-Available facilities for patients in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6925*)* 1670
-Available facilities in dispensaries and hospitals of Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 6997*)* 1675
-Budget and expenditure of the office of CEO Health Mandi Bahauddin in 2019-21 *(Question No. 7373*)* 1697
-Delapidated condition of BHU Chak No. 103/9L in Sahiwal *(Question No. 6703*)* 1706
-Details about budget, machinery and Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6924*)* 1668

PAGE NO.

-Details about employees working on adhoc and daily wages in District Health Authority Jhelum *(Question No. 6998*)* 1680
-Details about formation of service structure of Paramedics Staff *(Question No. 6724*)* 1662
-Details about lack of facilities and deaths due to Corona Virus in DHQ Hospital Okara *(Question No. 7097*)* 1689
-Details about polio vaccine found in scrap store in Begum Kot, Lahore *(Question No. 6966*)* 1673
-Details about renewal of dispensaries licence *(Question No. 6723*)* 1659
-Details about sale of used syringes for prevention of Typhoid fever to junk man *(Question No. 7634*)* 1717
-Details about stunted growth childs in the province *(Question No. 8253*)* 1725
-Details about vaccine provide for prevention of Covid-19 *(Question No. 7086*)* 1687
-Employees recruited in Primary and Secondary Healthcare Department in last three years in Khanewal *(Question No. 7787*)* 1722
-Establishment of new BHUs and RHCs in PP-137 and PP-138 Sheikhupura *(Question No. 7776*)* 1720
-Estimated cost and completion of buildings of THQ hospitals in Narowal *(Question No. 7693*)* 1718
-Funds and medicines provided for RHCs in PP-243, Bahawalnagar *(Question No. 7072*)* 1683
-Irregularities and absent of officers in during duty of Corona Virus in Deputy District Health Office Rewaz Garden Lahore *(Question No. 7271*)* 1711
-Number of BHUs and RHCs in tehsil Kabirwala *(Question No. 7211*)* 1693
-Number of BHUs, RHCs and dispensaries in PP-138 district Sheikhupura *(Question No. 7519*)* 1715
-Number of employees for picking of yellow waste of hospitals in Mandi Bahauddin *(Question No. 7372*)* 1695
-Number of employees in BHUs and RHCs in Nurpur Thal, Khushab *(Question No. 6775*)* 1664
-Number of Mobile Health Units and details about purchase of vehicles in the province *(Question No. 7391*)* 1714
-Number of patients of HIV and Hepatitis and details about provision of medicine free of cost in Bahawalpur Division *(Question No. 6839*)* 1707
-Number of Speciallist Doctors in DHQ Hospital Okara *(Question No. 6592*)* 1704
-Posting of LHV in RHC Mir Daad Muafi, Sahiwal *(Question No. 7074*)* 1710
-Posting of surgeon in New Karol Gynae Hospital Lahore *(Question No. 7770*)* 1701
-Provision of facilities and posting of doctors in BHU Girot, Khushab *(Question No. 7359*)* 1713
-Steps taken for free of cost treatment of Cancer and other infectious diseases in the province *(Question No. 6829*)* 1665
-Upgradation of DHQ Hospital Khushab *(Question No. 8096*)* 1724

PAGE NO.

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Details about torture on women in offices in the province *(Question No. 1271)* 1546
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-10th October, 2022 1749

R

RABIA NUSRAT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget of Safe City Authority in 2018-20 and details about procedure of repairing of faulted cameras *(Question No. 5572*)* 1466
-Details about deaths caused by kite flying in Lahore in 2018-20 *(Question No. 1164)* 1535
-Details about registered cases of henious crimes in Gujranwala *(Question No. 5891*)* 1484
RAHEELA NAEEM, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Details about controlling over torture of police *(Question No. 5624*)* 1508
-Details about employees in CIA Police Lahore *(Question No. 1170)* 1536
-Posting of surgeon in New Karol Gynae Hospital Lahore *(Question No. 7770*)* 1701
RASHIDA KHANAM, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand to adjourn the proceeding of the house for Maghrib Prayer 1650

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-14th September, 2022 1365
-19th September, 2022 1455
-21st September, 2022 1577
-07th October, 2022 1657
-10th October, 2022 1743

REPORTS *(Laid in the House)* regarding-
-The Annual Performance Report of Punjab Ring Road Authority for the financial year 2013-14,2014-15, 2015-16, 2016-17, 2017-18,2018-19 & 2019-20 1444
-The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2018 & 20 1551
-The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the financial years 2018-19 1444
-The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the financial years 2013 to 2018 1632
-The Audit Reports on the Accounts of different districts 1734

RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation on remarks of Mr Shehbaz Sharif about Imran Khan in press conference on 6th October 2022 and demand to him to speak according to his position 1736
-Demand for granting subsidy to the farmers 1639, 1648
-Demand for taking action against Prime Minister of Pakistan Shehbaz Sharif for consulting on sensitive national issues with a criminal sitting in London 1565
-Demand for taking action against PTV officials and Leaders of PML(N) for using negative tactics against Imran Khan 1554
-Demand to Federal Government for taking action against FIA team for entering illegally in house of Saif Ullah Niazi and harassing his family 1559

RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about posting of Inspectors in Environment Protection Department Lahore *(Question No. 5593*)* 1428
-Registered cases of ransom in Lahore in 2018-19 *(Question No. 5594*)* 1507

S

SABRINA JAVAID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about polio vaccine found in scrap store in Begum Kot, Lahore *(Question No. 6966*)* 1673
-Expenditures occurred upon plantation campaign in Jhelum *(Question No. 6831*)* 1432
-Number of offices and steps taken for controlling over pollution in city Jhelum *(Question No. 5741*)* 1429
-Steps taken for controlling over one veiling in Jhelum *(Question No. 1340)* 1546

PAGE NO.

-Steps taken for free of cost treatment of Cancer and other infectious diseases in the province *(Question No. 6829*)* 1665

SADIA SOHAIL RANA, MS.

QUESTION regarding-

-Posting of LHV in RHC Mir Daad Muafi, Sahiwal *(Question No. 7074*)* 1710

SAJIDA BEGUM, MS.

QUESTION regarding-

-Number of employees in BHUs and RHCs in Nurpur Thal, Khushab *(Question No. 6775*)* 1664

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

QUESTION regarding-

-Posting of Technical Member in Environmental Tribunal *(Question No. 3000*)* 1383

SEEMABIA TAHIR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about cases registered through Child Protection and Welfare Bureaue in Lahore, Rawalpindi and Faisalabad *(Question No. 1182)* 1541

-Details about not arresting to murderers in area of Police Station Nawan Kot Lahore *(Question No. 1388)* 1548

-Steps taken for controlling over pollution due to kilns *(Quesetion No. 5424*)* 1425

SHAHIDA AHMED, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about formation of service structure of Paramedics Staff *(Question No. 6724*)* 1662

-Details about renewal of dispensaries licence *(Question No. 6723*)* 1659

-Steps taken for controlling over issuance of fake arm licences in the province *(Question No. 5667*)* 1479

SHAMIM AFTAB, MS.

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 1647

QUESTION regarding-

-Steps taken for controlling over crime in Kot Momin and related areas *(Question No. 5581*)* 1470

RESOLUTION regarding-

-Demand for granting subsidy to the farmers 1648

SHAZIA ABID, MS.

QUESTIONS regarding-

-Available facilities for patients in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6925*)* 1670

-Details about budget, machinery and Dialysis Centre in THQ Hospital Jampur, Rajanpur *(Question No. 6924*)* 1668

-Details about employees, vehicles and equipments in Environment Protection Department in district Rajanpur *(Question No. 4729*)* 1411

-Illegal arrest of youngsters and Fake cases registered by the driver and Sub Inspector in Police Station Harbanspura, Lahore *(Question No. 1220)* 1543

PAGE NO.

-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rajanpur *(Question No. 3171*)* 3171

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

QUESTION regarding-

-Number of petrol pumps in tehsil Bhalwal and Bhera district Sargodha *(Question No. 5449*)* 1426

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTIONS regarding-

-Action against smoke emitting and polluted water factories in Momin Pura Lahore *(Question No. 3804*)* 1404

-Details about ban on issuance of arm licence in the province *(Question No. 5853*)* 1481

T

TAHIA NOON, MS.

QUESTIONS regarding-

-Steps taken for reducing pollution due to small and medium industries *(Question No. 2899*)* 1400

-Viral notification of restriction on usage of plastic bag *(Question No. 2900*)* 1401

TARIQ MASIH GILL, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for closing the disposal wells beside the wall of New Covenant School System Dawood Colony Faisalabad 1434

U

USMAN MEHMOOD, SYED

QUESTIONS regarding-

-Delay in issuance of smart card of vehicle registration in Rahim Yar Khan *(Question No. 7917*)* 1625

-Details about offices, employees and income of Excise Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 7908*)* 1624

-Establishment of new check posts and Police Stations in Rajanpur *(Question No. 5663*)* 1476

-Lack of facility of front desk in Police Stations of Rahim Yar Khan *(Question No. 5661*)* 1473

-Number of offices and employees in Environment Protection Department Rahim Yar Khan *(Question No. 3024*)* 1385

-Number of patients of HIV and Hepatitis and details about provision of medicine free of cost in Bahawalpur Division *(Question No. 6839*)* 1707

PAGE NO.

W

WASIF MAZHAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Details about controlling over wall chalking under National Action Plan and meetings of District Peace Committees in Multan Division *(Question No. 6461*)* 1523
-Details about dropping poisoned water of Textile Mills in to canals in Multan *(Question No. 4341*)* 1410
WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTION regarding-
-Details about torture on women in offices in the province *(Question No. 1271)* 1546

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA
QUESTIONS regarding-
-Number of cases registered under National Action Plan and details about action against accused in 2019 *(Question No. 5538*)* 1464
-Number of childerns in Child Protection Bureaue in the province and details about their education and training *(Question No. 5537*)* 1462
ZAIB-UN-NISA, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking action against dacoits in Rawalpindi and Tala Gang 1633

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار، 17۔اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 20۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 31

1815

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17-اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022

ایک وزیر مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- ایک وزیر پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- ایک وزیر پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- ایک وزیر پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ سٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1816

4- ایک وزیر پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- ایک وزیر پنجاب (ساؤتھ) دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2020-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6- ایک وزیر میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ 2017-01-01 تا 2018-06-30 کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- ایک وزیر میونسپل کمیٹی عبدالحکیم، ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8- ایک وزیر ضلع ساہیوال میں کمپیوٹر / آئی ٹی لیبز کے قیام اور گورنمنٹ سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی، کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9- ایک وزیر ضلع فیصل آباد میں مقامی حکومتی ادارہ جات کی جانب سے اثاثہ جات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10- ایک وزیر ضلع بہاولپور میں تعلیم سب کے لئے پراجیکٹ پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1817

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 17۔اکتوبر 2022

(یوم الاثنین، 20۔ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5 بج کر 17 منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 41 تا 47)

اے اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اس نے ان کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے (44) اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے (45) اور اللہ کی طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ (46) اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے (47)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رسل اے شاہ زمن
اے پاک نبی رحمت والے
تو جان سخن موضوع سخن
اے پاک نبی رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں
تیرے وصف نہیں محتاج بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن
اے پاک نبی رحمت والے
اے بدر و حنین کے راہنما
اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا اک اشارہ کفر شکن
اے پاک نبی رحمت والے

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور متعلقہ وزیر ان کے جوابات دیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں یونین کونسلز اور عملہ صفائی کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6576: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی یونین کونسل ہیں ہر یونین کونسل میں کتنا عملہ مع انسپکٹر صفائی کے لئے تعینات ہیں ان کی چیکنگ کون کرتا ہے انہوں نے کتنی بار چیکنگ کی ہے؟

(ب) کیا تمام یونین کونسل میں عملہ صفائی پورا ہے اور ایک جیسا تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں صفائی کی حالت انتہائی ابتر ہے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت ذمہ داران ملازمین وافسران کے خلاف کارروائی کرنے اور صفائی حالت ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے خاص کر پی پی۔112 میں صفائی کی حالت بالکل ناقص ہے اس میں خصوصی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) فیصل آباد شہر کی 157 یونین کونسلز ہیں ان میں تعینات عملے کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر صوبائی حلقہ میں شامل یونین کونسلز پر ایک اسسٹنٹ/ڈپٹی منیجر آپریشن تعینات ہے جو کہ باقاعدگی سے صفائی اور عملے کی حاضری کی نگرانی کرتا ہے۔

(ب) یونین کونسلز میں عملہ ضرورت کے مطابق ہے مزید عملہ وہاں صفائی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعینات کیا گیا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ ورکرز کی ریٹائرمنٹ اور اموات کی وجہ سے یونین کونسلز میں عملے کی تعداد میں فرق پایا جاتا ہے۔ نئے عملے کی بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اور بجٹ کی موجودگی کے مطابق کی جاتی ہے۔

(ج) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے انتھک محنت کے ساتھ اپنا کام بخوبی اور احسن طریقے سے سر انجام دے رہی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے متعدد اقدامات کے ذریعے بڑی تیزی سے عوامی پذیرائی حاصل کر لی ہے۔ محدود ذرائع اور درپیش مشکلات کے باوجود اپنے کام میں کمی نہیں آنے دی اور قلیل مدت میں کئی اہداف کے حصول کو یقینی بنایا گیا ہے اس ضمن میں فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے شہر میں باقاعدہ طور پر زیرو ویسٹ آپریشن مہم بھی شروع کر رکھی ہے۔ جس سے مرحلہ وار کوڑا کرکٹ سے بھرے پلاٹوں کو بھی خالی کرایا جارہا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے اپنی استعداد کار کو بڑھاتے ہوئے سٹیٹ آف دی آرٹ مشینری سسٹم میں شامل کی ہے جن میں کمپیکٹرز، ڈمپرز، منی ڈمپرز اور واشنگ وہیکلز صفائی آپریشن میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے سالڈ ویسٹ کولیکشن کو 800 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 1300 میٹرک ٹن تک لے جایا جاچکا ہے جس سے مجموعی طور پر سکینڈری کولیکشن سسٹم میں واضح بہتری آئی ہے۔ علاوہ ازیں شہریوں کی شکایات کے اندراج کے لئے کمپلینٹ سیل اور شارٹ کوڈ 1139 ہیلپ لائن بھی فنکشنل ہے جہاں شہریوں کی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف کمیونیکیشن اور میڈیا موڈز کو بروئے کار لاتے ہوئے عوامی آگاہی مہم بھرپور طریقے سے جاری ہے۔

(د) صفائی اور عملے کی کارکردگی کی نگرانی فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ایک باقاعدہ عمل ہے، صفائی کے معیار کو پرکھنے اور شکایات کی جانچ پڑتال کے بعد صفائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ انچارج کو اس کی کوتاہی کے مطابق سزا تجویز کی جاتی ہے۔ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی پی پی-112 میں صفائی کے معیار کو مطلوبہ معیار تک برقرار

رکھنے کے لئے محنت کر رہی ہے متعلقہ آفیسر کو صفائی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسے جز کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں جز(ب) کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا تمام یونین کونسلز میں عملہ صفائی پورا ہے اور ایک جیسا تعینات کیا گیا ہے؟ ذرا منسٹر صاحب مجھے اس کے متعلق بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جواب دیا گیا ہے کہ یونین کونسلز میں عملہ ضرورت کے مطابق ہے مزید برآں صفائی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعینات کیا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ورکرز کی ریٹائرمنٹ اور اموات کی وجہ سے یونین کونسلز میں عملے کی تعداد میں فرق پایا جاتا ہے۔ نئے عملے کی بھرتی گورنمنٹ کی پالیسی اور بجٹ کی موجودگی کے مطابق کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! بعض یونین کونسلز رقبے کے اعتبار سے بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور بعض جگہ thick populated areas کے اندر یونین کونسلز چھوٹے رقبے میں ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اور demand کے مطابق ان میں readjustment ہوتی رہتی ہے۔ ویسے عموماً یونین کونسلز کے اندر یہ practice ہے کہ ہم تمام سینٹری ورکرز کو equally بانٹ کر دیتے ہیں لیکن پچھلے کچھ عرصے سے نئی بھرتی پر پابندی تھی لیکن اب ہم نے وہ پابندی ختم کر دی ہے۔ ویسے ہم نے پچھلے سال سینٹری ورکرز کی حد تک اجازت دی تھی کہ آپ فوری طور پر ورک چارج پر 89 دنوں کے لئے بھرتی کر لیں چونکہ سینی ٹیشن کا ایسا کام ہے کہ اگر یہاں عملہ کم ہو گا تو اس سے کام متاثر ہو گا۔ لہٰذا اب حکومت نے بھرتیوں پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور 11 ہزار کے قریب درجہ چہارم کی سیٹیں ہیں جن میں سینٹری ورکرز کی بھی کافی تعداد ہے۔ دو ہفتے کے اندر اخبارات میں اشتہار دے کر ان سب سیٹوں کو fill کر رہے ہیں اور اس سے صورت حال کافی بہتر ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا، اصل issue یہ ہے کہ یونین کونسلز میں تقریباً 15 سے 16 سینٹری ورکرز تعینات ہیں اور یہ ground reality ہے لیکن کام کرنے کے لئے 11 یا 12 بندے آتے ہیں۔ جب کوئی متعلقہ ایم پی اے یا متعلقہ چیئرمین انہیں check کرتے ہیں تو وہاں پر ان کی تعداد کم پائی جاتی ہے اور بقایا کی حاضریاں fake ہوتی ہیں۔ لہٰذا منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ جو سینٹری ورکرز گھروں میں بیٹھے ملی بھگت سے تنخواہیں لے رہے ہیں کیا ان کے خلاف کوئی action لیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے سوال میں تعداد پوچھی تھی اور یہ اسی کا ضمنی سوال ہے اور میں سوال سے relevant بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے تو تفصیل میں تعداد نہیں بتائی لیکن میرے علم میں ہے کہ فی یونین کونسل 16 سینٹری ورکرز deputed کئے گئے ہیں۔ کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جس طرح منسٹر صاحب نے ذکر کیا کہ کسی یونین کونسل میں ہمیں 50 لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی یونین کونسل میں 20 لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ آبادی کے لحاظ سے لوگوں کی distribution ہونی چاہیئے لیکن ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ تمام یونین کونسلوں کی آبادی تو almost ایک جیسی ہوتی ہے۔ ان میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے یعنی کوئی پانچ سو یا ہزار لوگوں کی آبادی کا فرق ہوتا ہے۔ آئندہ بھی جو یونین کونسلیں بن رہی ہیں ان کی آبادی کے لحاظ سے ایک fix تعداد ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ 20 ہزار کی آبادی پر مشتمل ایک یونین کونسل بنے گی۔ اصل مسئلہ area یا رقبے کا ہے یعنی اگر کوئی یونین کونسل رقبے کے اعتبار سے بڑے سائز کی ہو گی تو وہاں پر زیادہ workers کی ضرورت ہو گی۔ اسی طرح اگر کوئی thick populated area ہے مثال کے طور پر اندرونِ شہر کے اندر ہماری پانچ چھ گلیوں یا دو محلوں میں یہ آبادی پوری ہو جاتی ہے لیکن وہاں پر اتنے سینٹری ورکرز کی ضرورت نہیں ہوتی جتنے کہ کھلی سکیموں یا آبادیوں کے اندر سینٹری ورکرز کی ضرورت ہوتی ہے۔

میرے فاضل بھائی نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ موقع پر لوگ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ checking کے لئے ہمارا already ایک mechanism موجود ہے۔ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے اندر باقاعدہ vigilance and monitoring کا نظام موجود ہے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ایک پورا monitoring and checking کا mechanism موجود ہے۔ اگر کچھ ورکرز کسی سستی اور کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں یا گھوسٹ ورکرز ہیں تو ان کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جاتی ہے، انہیں terminate کیا جاتا ہے اور نوکریوں سے بھی نکالا جاتا ہے۔ یہ صفائی کا نظام ایک system کے تحت چل رہا ہے۔ میں اپنے دوست سے کہوں گا کہ اگر ان کو اپنے حلقہ پی پی۔112 کے حوالے سے کوئی شکایات ہیں تو میں متعلقہ سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سی۔ای۔او، ایم۔ڈی یا چیئرمین سے کہوں گا کہ وہ معزز ممبر سے خود رابطہ کر کے ان کی شکایات سُنیں اور پھر ان کے ازالے کے لئے بھرپور طریقے سے اقدامات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا monitoring سے related جو سوال تھا اس کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ سینٹری ورکرز کی حاضری biometric ہونی چاہئے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ان کی حاضری پہلے biometric ہو رہی تھی لیکن بعد میں بند کر دی گئی ہے۔ میرا biometric کا issue نہیں ہے۔ اصل issue یہ ہے کہ جب یہ ملازمین متعلقہ جگہ پر جاتے ہیں اور اپنی حاضری لگا لیتے ہیں تو اس کے بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ ہم ان کو فون کرتے رہتے ہیں کہ فلاں محلے یا گلی سے شکایت آ رہی ہے لیکن وہ فون بھی attend نہیں کرتے۔ منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ رقبے کے لحاظ سے صفائی کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ میرے حلقہ پی پی۔112 میں یونین کونسل نمبر 132 ہے اور وہاں سے بہت زیادہ شکایات آ رہی ہیں۔ میں نے ایم۔ڈی صاحب سے اس حوالے سے بات بھی کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں

ہوا۔ اب چونکہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے تو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر منسٹر صاحب متعلقہ ایم۔ڈی کو کہہ دیں کہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کر ایک تفصیلی میٹنگ کر لیں، ہمارے مسائل سُن لیں اور رقبے کے لحاظ سے ہمیں ورکرز deputeکر دیں تو پھر ہم خوش ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے اس بابت یقین دہانی کروائی ہے اور یقیناً وہ متعلقہ ایم۔ڈی کو کہہ دیں گے۔ منسٹر صاحب! area-wiseان کو ورکرز deputeکر دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں متعلقہ ایم۔ ڈی کو کہہ دوں گا کہ وہ معزز ممبر کے ساتھ مل کر ان کے مسائل سُن لیں اور ان کو resolveکریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6588 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔189 میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***6588: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی۔189 میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کہاں کہاں نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز سے اس شہر اور حلقہ پی پی۔189 کی کتنے فیصد آبادی کو پینے کے لئے پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ج) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) ان کو کتنے گھنٹے روزانہ چلایا جاتا ہے؟

(ہ) مزید کتنے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے؟

(و) ان ٹیوب ویلز کے لئے سالانہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے بجلی نہ ہونے پر کیا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ کے زیر کنٹرول 19 عدد واٹر سپلائی ٹیوب ویلز ہیں جو کہ LBDC پر نصب ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ 52 فیصد آبادی کو پینے کے لئے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ج) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ (تقریباً 190 گیلن فی سیکنڈ) پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(د) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ ان ٹیوب ویلز کو روزانہ تقریباً آٹھ گھنٹے کے لئے چلایا جاتا ہے۔

(ہ) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے۔PMDFC کی طرف سے 2 عدد نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں۔

(و) اس ضمن میں تحریر خدمت ہے کہ تقریباً- /2,76,09,600 روپے سالانہ ٹیوب ویلز پر رقم خرچ ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سرکار کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ عوام کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا جائے۔ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے یہ درست نہیں ہے اور میں اسے challenge کرتا ہوں۔ اگر اوکاڑہ شہر کے کسی ایک گھر میں بھی صاف پانی جارہا ہو تو میں سزاوار ہوں گا۔ اوکاڑہ میں ان کی پارٹی کے نمائندے موجود ہیں ان سے اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ محکمہ نے جو جواب دیا ہے یہ سب جھوٹ پر مبنی ہے، غلط ہے اور میں اس کو challenge کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے کیا اس پر آپ عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں؟

جناب منیب الحق: جی، ہاں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ نے خود اعتراف کیا ہے کہ ہم 52 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم کر رہے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ پنجاب کے ہر شہر میں تمام شہریوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے اور کسی نہ کسی جگہ پر اس حوالے سے مسائل موجود ہیں۔ اگر معزز رکن particularly کسی علاقے یا یونین کونسل کے بارے میں بتائیں تو ہم اس کو خصوصی طور پر take up کرلیں گے کہ وہاں پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے

حوالے سے کیا مسائل ہیں اور ان کو ہم کس طریقے سے resolve کر سکتے ہیں۔وہاں پر کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ نصب کرنا ضروری ہے تو وہ کر دیتے ہیں اور اگر کوئی پہلے سے فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے تو اس کی صفائی یا مرمت کروا دیتے ہیں۔معزز ممبر کسی particular علاقے کو point out کر دیں۔پورے شہر اوکاڑہ کے حوالے سے تو محکمہ نے جواب دے دیا ہے کہ حکومت اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے maximum کوشش کر رہی ہے کہ لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کیا جائے۔پچھلے سال آب پاک اتھارٹی بنائی گئی اور اس کے لئے تقریباً پانچ ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔اس اتھارٹی نے ان علاقوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کام شروع کیا ہے کہ جہاں پر کھارا پانی ہے۔ان علاقوں کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے feasibility بنائی گئی ہے اور بعض جگہوں پر یہ فلٹریشن پلانٹس install بھی ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق صاحب! آپ اس issue کے حوالے سے اگر کسی علاقے کو specify کر دیں تو منسٹر صاحب اس کو resolve کروا دیں گے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ 52 فیصد آبادی کو پینے کے لئے صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔محکمہ نے خود تسلیم کیا ہے کہ شہر اوکاڑہ میں 52 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔میں عرض کرتا ہوں کہ نہ صرف اوکاڑہ شہر بلکہ صوبہ پنجاب کے کسی بھی شہر میں 52 فیصد صاف پانی مہیا نہیں ہو رہا۔میں اپنی بات کو پھر دُہراتا ہوں کہ اوکاڑہ شہر میں 52 فیصد پینے کے لئے پانی فراہم نہیں کیا جا رہا اور یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق صاحب! متعلقہ وزیر صاحب اپنی حکومت کے tenure کے سوال کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔اگر آپ سارے پنجاب کا شروع سے لے کر اب تک کا پوچھیں گے تو وزیر موصوف اُس کا proper جواب نہیں دے سکیں گے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔اوکاڑہ شہر کی South and North Divisions ہیں۔South Division میں پچھلی حکومت کا گھروں میں صاف پانی پہنچانے کا ایک بلین روپے کا منصوبہ تھا اس جواب میں لکھا ہے کہ 52 فیصد population کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر ایک گھر کو بھی صاف پانی مہیا نہیں کیا جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سکیم سے relevant question کریں تو ہم وزیر موصوف سے آپ کو address کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس جواب میں دیا گیا ہے کہ 52 فیصد population کو پینے کا صاف پانی دیا جارہا ہے لیکن موقع پر ایسا نہیں ہے۔ South Division میں پینے کے صاف پانی کا شدید مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی صاحب! آپ South Division, Okara کے بارے میں محکمہ سے دوبارہ check کرا کے معزز ممبر کو بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے South Division کی بات کی ہے یہ 52 فیصد population کے فلٹریشن پلانٹس اور ٹیوب ویلز وغیرہ نصب ہیں میں ان کے بارے میں محکمہ سے check کروالیتا ہوں اور محکمہ معزز ممبر سے رابطہ بھی کر لیتا ہے اور ان کے اس area کے مسئلہ کو انشاءاللہ resolve کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6589 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں سٹریٹ لائٹس کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6589: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں سٹریٹ لائٹس لگانے کے لئے کتنی رقم سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں خرچ کی گئی؟

(ب) کتنا سامان سٹریٹ لائٹس کے لئے کہاں کہاں سے خرید کیا گیا ہے اور کون کون سا سامان خرید کیا گیا؟

(ج) یہ سامان کن کن ملازمین نے خرید کیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) یہ سامان کس کس سٹریٹ، روڈز پر لگایا گیا کن کن ملازمین کی نگرانی میں لگایا گیا؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کی 90 فیصد سٹریٹ اور روڈز پر سرکاری لائٹ نہ ہیں جبکہ کاغذات میں لاکھوں روپے خرچ دکھایا گیا ہے اس بابت انٹی کرپشن سے تحقیقات کروائی جائیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کی طرف سے ان سالوں میں کوئی بھی ٹینڈر نہ لگایا گیا ہے اور لوکل کوٹیشن کے ذریعے لائٹس کی مرمت کروائی جاتی رہی ہے۔ جن پر درج ذیل اخراجات ہوئے ہیں:

برائے سال 2018-19	4,75,613/- روپے
برائے سال 2019-20	4,18,608/- روپے
برائے سال 2020-21	4,47,055/- روپے

(ب) شہر کے مختلف وارڈ، مقامات پر بمطابق ڈیمانڈز/شکایات LED لائٹس، لائٹس راڈز، سوئچ سٹاٹر وائر، سوڈیم لائٹس وغیرہ خرید کی گئیں۔

(ج) سٹریٹ لائٹس کی مرمت بذریعہ لوکل کوٹیشن کروائی جاتی ہے جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد خرید کیا جاتا ہے۔

برائے سال 2018-19

بطور ایکسیئن (ذکاءاللہ BS-18، خالد رشید BS-16، چوہدری محمد اشرف BS-18، سلطان شاہد BS-16) یہ افسران تعینات تھے۔

بطور چیف آفیسر (نعیم حسن BS-18، فدا افتخار میر BS-17) تعینات تھے۔

برائے سال 2019-20

بطور ایکسیئن (بدر مجید BS-16، حسن محمود BS-18، رانا محمد آصف BS-17)

بطور چیف آفیسر (فدا افتخار میر BS-17)

برائے سال 2020-21

بطور ایکسیئن (رانا آصف BS-17، سید ذوالفقار علی شاہ BS-18، محمد مشتاق BS-18)

بطور چیف آفیسر (رانا نوید BS-18، ارحم نذیر BS-17)

مذکورہ بالا افسران کی منظوری کے بعد کام کروایا جاتا ہے۔ جس کی رپورٹ / نشاندہی لائٹ انسپکٹر محمد طارق (BS-14) کرتا ہے اور الیکٹریشنز (رب نواز، علی نواز (BS-5) کے ذریعے سٹریٹ لائٹس کو مرمت اور چالو کروایا جاتا ہے۔

(د) LED لائٹس وغیرہ میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کے درج ذیل علاقوں میں زیر نگرانی لائٹ انسپکٹر کے لگائی گئیں۔

محرم روٹس (امام بارگاہ کوٹ نہال سنگھ، صمد پورہ، صدر بازار دیپالپور چوک، ایف بلاک سندھی محلہ، وارڈ نمبر 4، وارڈ نمبر 31، وارڈ نمبر 5، وارڈ نمبر 6 اور وارڈ نمبر 12) شامل ہیں۔

(ہ) اوکاڑہ شہر کے تمام مین روڈز کی لائٹس سرکاری ہیں اور محلہ / علاقہ جات کی بھی تقریباً 90 فیصد لائٹس چالو حالت میں ہیں اور تقریباً 2500 سے زائد لائٹس ایم سی اوکاڑہ کے کنٹرول میں ہے شکایات موصولی کی صورت میں معاملہ حل کر دیا جاتا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اوکاڑہ شہر کی 90 فیصد street lights جل رہی ہیں یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اوکاڑہ شہر کی چار مین روڈز کی lights بھی 90 فیصد نہیں جل رہیں اور اگر گلی محلوں، یونین کونسلز یا وارڈز کی بات کی جائے تو میرا نہیں خیال ہے کہ 2 فیصد lights جل رہی ہیں۔ سڑک کے ہر کھمبے پر کوئی نہ کوئی tube light or LED لگی ضرور ہوئی ہے لیکن وہ چلتی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کر لیں کہ 4 لاکھ آبادی کے شہر کے لئے گزشتہ سال 4.5 لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے تو اتنے پیسے میں کتنی street lights خریدی جا سکتی ہیں یا مرمت کرائی جا سکتی ہیں؟ یہ جواب درست نہیں ہے تو وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اپنے محکمہ کو check کریں اور اُن سے درست جواب لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضلع کونسل یا میونسپل کمیٹی کا اپنا بجٹ ہوتا ہے اور وہ اپنے وسائل کے مطابق ہی مختلف مدات کے اندر تقسیم کرتے ہیں۔ ضلع کونسل اوکاڑہ نے اپنے وسائل کے مطابق سال وار لکھا ہوا ہے کہ ہم نے اتنے اتنے پیسے street

lights کی maintenance کے لئے رکھے ہیں۔ میں معزز ممبر سے یہی کہوں گا کہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو چلتا رہتا ہے۔ محکمہ lights لگاتا ہے اور مہینے دو مہینے بعد کہیں چوک اُڑ گئی، کہیں بلب اُڑ گیا اور کہیں تار اُڑ گئی تو یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر چلتا رہتا ہے۔ میں معزز ممبر سے پھر یہی کہوں گا کہ area point out کر دیں تو میں بلدیہ سے کہہ کر ان کا مسئلہ حل کرا دیتا ہوں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! بے نظیر روڈ اوکاڑہ کی ایک مین روڈ ہے اس کی لمبائی تقریباً 5 کلومیٹر کے قریب ہے اس کے اوپر street lights لگی ضرور ہوئی ہیں لیکن less than half چل رہی ہیں۔ آگے سردی اور دُھند کا موسم آ رہا ہے تو street lights نہ ہونے کی وجہ سے حادثات اور وارداتیں بھی ہو سکتی ہیں تو محکمہ نے کوئی ایسا mechanism بنایا ہے تو وہ ایوان کے سامنے پیش کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ورلڈ بنک کا پنجاب سٹی پروگرام ہے جس میں محکمہ بلدیات، حکومت پنجاب نے contribute 20٪ کیا ہے تو اس پروگرام میں ہم اوکاڑہ شہر کی تمام مین روڈز پر mercury lights لگا رہے ہیں جس کا ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر ٹینڈرز کا process ہو گا اور مزید ایک دو مہینے کے اندر ساری mercury lights لگ جائیں گی۔ اوکاڑہ شہر میں تقریباً اڑھائی ارب روپے کا انفراسٹرکچر جس میں سے ہم 15 سے 20 کروڑ روپے کی lights لگا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ محکمہ کو اپنی priority بتا دیں تو اُس کے مطابق محکمہ معزز ممبر کو accommodate کر لے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت اچھی بات ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جس فنڈ کی بات کی ہے جب لوکل گورنمنٹس فعال تھیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین نے ہی اس پر working کی تھی اور میں نے بھی ورلڈ بنک کے اس پروگرام پر کافی کام کیا ہوا ہے اس وجہ سے مجھے اندازہ ہے کہ یہ funding وہاں پر آ رہی ہے لیکن یہ فنڈ دو سال سے رُکا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف نے بتا دیا ہے کہ ٹینڈرز process چل رہا ہے تو دو ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ممبر موصوف سے عرض کی ہے کہ پورے اوکاڑہ شہر کی تمام مین روڈز، اُن کے چوک اور چوراہوں کی windings بھی ہو رہی ہیں۔ ہم نے پچھلی حکومت میں یہ سارا کام بہت تیزی کے ساتھ از سر نو شروع کیا تھا میں پچھلے ایک مہینے میں 8 میونسپل کمیٹیز کے اندر visit کر چکا ہوں اور آئندہ ہفتے دس دن بعد اوکاڑہ کا بھی میرا visit ہے میں معزز ممبر نے بھی co-ordinate کروں گا اور انشاء اللہ ہم پورا اوکاڑہ شہر کو mercury lights سے let کروائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6598 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں پیچ ورک پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6598: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی رقم پیچ ورک پر خرچ کی گئی کس کس روڈز اور گلی / محلہ میں پیچ ورک کا کام کیا گیا ہے؟

(ب) پیچ ورک کا کام کن کن ملازمین کی زیر نگرانی ہوا؟

(ج) پیچ ورک اگر ٹھیکیداروں سے کروایا گیا تو ان کے نام، کمپنی کا نام بتائیں؟

(د) پیچ ورک کے کام کی تصدیق کن کن افسران نے کی اور کیا تمام کام کی Payment کر دی گئی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پیچ ورک کا کام کاغذوں میں Show کیا گیا ہے جبکہ موقعہ پر کسی جگہ پیچ ورک کا کام نہ کیا گیا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 20-2019 میں پیچ ورک پر خرچ ہونے والی رقم 8.443 ملین روپے مالی سال 21-2020 میں پیچ ورک خرچ ہونے والی رقم 10.173 روپے کئے گئے کام کی روڈ، گلی و محلہ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پیچ ورک کے کام کی نگرانی سپر وائزر، سب انجینئر، میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) کرتے ہیں۔

(ج) تمام پیچ ورک کا کام میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے بذریعہ روڈ گینگ ملازمین سے کروایا ہے۔

(د) پیچ ورک کے کام کی تصدیق سب انجینئر، میونسپل آفیسر (انفراسٹرکچر) نے کی ہے۔ پیچ ورک کا کام بذریعہ عملہ روڈ گینگ میونسپل کارپوریشن سے کروایا جاتا ہے، لہٰذا کسی ٹھیکیدار کو اس کی ادائیگی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(ہ) یہ سراسر غلط اور خلافِ حقائق ہے۔ پیچ ورک کا کام میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی حدود میں مین سڑکات اور لنک سڑکات پر جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں پر کیا جاتا ہے۔ کام ہذا کی تصاویر تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ patch work کے کام کی تصدیق کن کن افسران نے کی ہے اور کیا تمام کام کی payment کر دی گئی ہے؟ اس پر وزیر موصوف بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں سارا جواب دیا ہوا ہے۔ 20-2019 میں اتنی رقم ادا کی گئی، پھر 21-2020 میں patch work پر 10.173 ملین روپے لگائے۔ اس جواب میں پوری تفصیل دی ہوئی ہے۔ مزید کوئی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو میں محکمہ سے پوچھ کر بتا دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ فیصل آباد ایک کروڑ آبادی کا شہر ہے اور آپ ہی بتا رہے ہیں کہ فیصل آباد کارپوریشن کے M&R کے repairing کے تقریباً 10 ملین روپے تھے کیا 23-2022 میں یہ پیسے بڑھائے گئے ہیں یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ اکثر واسا اور سوئی گیس والے کام کرنے کے دوران بنی بنائی سڑکیں خراب کر کے چلے جاتے ہیں لیکن

بعد میں پورے شہر کے اندر ان سڑکوں کی مرمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ کیا متعلقہ کارپوریشن ان محکموں سے کام کے دوران ٹوٹ جانے والی سڑکوں کا کام کروانے کی پابند نہیں ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو پیسے M&R کے ہیں وہ پہلے ہی ضرورت کے مطابق خرچ ہوتے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کی حکومت اور نون لیگ کے لوگوں کی طرف سے ہائی کورٹ میں ایک writ کی گئی تھی جس کے بعد اس پر stay آ گیا اور یہ stay چند ماہ تک چلتا رہا۔ اب وہ stay vacate ہو گیا ہے اور اس M&R میں تمام شہروں کی routine کی سڑکوں پر جو مرمت اور patch work کا کام ضروری تھا وہ اس وقت جاری ہے۔ یہ تو ڈیپارٹمنٹ نے پچھلی بار کا بتایا ہے لیکن اب یہ اگر اس کی latest information لینا چاہیں تو وہ بھی میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتا دوں گا۔ مزید اگر کسی جگہ پر ان کی ضرورت یا خواہش کے مطابق یا یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں پر urgent کام کرنے کی ضرورت ہے تو وہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔ یہ مجھے intimate کرا دیں وہ ہم فوری طور پر کروا دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: منسٹر صاحب! بہت شکریہ۔ آپ متعلقہ corporation کے CEO کو ہدایات جاری فرما دیں کہ ہم ان کو list بنا کر دے دیں گے کہ یہاں یہاں پر M&R کے پیسے لگ سکتے ہیں اور وہ وہاں پر لگا دیں۔ میں اپنی constituency کی list بنا کر دے دوں گا۔ اگر اس پر کام ہو جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 6628 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6632 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: چونگیوں کی تعداد، ملازمین اور ریونیو سے متعلقہ تفصیلات

***6697: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل کتنی چونگیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) تحصیل خوشاب میں کتنی چونگیاں ہیں اوراس پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) چونگیوں کے ملازمین کون کون سے گریڈ پر تعینات ہیں؟

(د) 2019-20 میں ان چونگیوں سے کتنا ریونیو اکٹھا کیا گیا؟

(ہ) یہ چونگیاں کس محکمے کے انڈر کام کرتی ہیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل 16 عدد چونگیاں کام کر رہی ہے

(ب) تحصیل خوشاب میں ٹوٹل 07 عدد چونگیاں کام کر رہی ہیں۔ جن کے ملازمین کی تعداد مع گریڈ تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چونگیوں کے ملازمین کی تعداد و گریڈ تتمہ (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2019-20 میں ان چونگیوں سے اکٹھا ہونے والے ریونیو کی تعداد درج ذیل ہے۔

آمدن چونگیاں میونسپل کمیٹی خوشاب -/6731670روپے

آمدن چونگیاں میونسپل کمیٹی جوہر آباد -/5467426روپے

آمدن چونگیاں تحصیل کونسل خوشاب -/76440روپے

(ہ) یہ چونگیاں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) سے ہے کہ جو ملازمین وہاں تعینات ہیں ان کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! جو ملازمین وہاں تعینات ہیں آپ ان کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! ملازمین کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جاسکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ! منسٹر صاحب نے اس کی monitoring and evaluation کے حوالے سے بتایا تھا لیکن ایک بار پھر آپ اس متعلقہ سوال کے حوالے سے جواب دے دیں۔ یہ بھی سوال monitoring کے حوالے سے ہی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمارے ہر شعبہ کا اپنا mechanism ہے کہ وہ کس طرح سے ملازمین کو check کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں latest information لے لیتا ہوں کہ آج کل اس کا کیا طریق کار چل رہا ہے۔ یہاں پر ہماری solid waste management company کا اپنا طریق کار ہے۔ یہاں ہماری municipal committees ہیں ان کا اپنا طریق کار ہے۔ ان کو monitor کرنے کے لئے وہاں ان کے الگ الگ cells بنے ہوئے ہیں۔ یہاں انہوں نے چونگیوں کے عملے کے بارے میں سوال نہیں پوچھا کہ انہیں کون check کرتا ہے؟ یا تو یہ ایک fresh question دے دیں تو میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتا دوں گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ میں نے خود تین چونگیوں کا اچانک visit کیا ہے۔ ایک پرانا لاری اڈا کا وہاں پر کوئی بھی کلرک یا کوئی بھی نائب قاصد موجود نہیں تھا۔ دوسرا نیا لاری اڈا وہاں پر جس کلرک کی ڈیوٹی تھی اس کی جگہ نائب قاصد اس کی ڈیوٹی کر رہا تھا۔ تیسرا جوہر آباد روڈ پر ایک چونگی ہے وہاں کا کلرک لائٹ بند کر کے اندر سو رہا تھا اور ٹریفک رواں دواں تھی۔ میرا سوال کرنے کا یہی مقصد تھا کہ ان لوگوں کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کے پاس تنخواہیں گورنمنٹ کے بجٹ سے جا رہی ہیں لیکن گورنمنٹ کو ریونیو اکٹھا نہیں ہو رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پہلے تو آپ یہ بتا دیں کہ جن حضرات کو آپ نے غیر حاضر اور سویا ہوا پایا ان کی آپ نے کوئی شکایت کی اور ان پر کیا action ہوا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جی، شکایت کی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ میری شکایات کا کیا ہوتا ہے۔ ان پر کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ ممبر صاحبہ نے ایسے لوگوں کو خود رنگے ہاتھوں پکڑا تھا ان کا تو سب سے پہلے سد باب ہونا چاہئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بہن جو بتا رہی ہیں تو اس پر میں CEO خوشاب سے فوری طور پر رپورٹ طلب کرتا ہوں، اس کی انکوائری بھی کرائیں گے اور جس طرح یہ کہہ رہی ہیں اگر واقعی اس طرح کی صورتحال ہے تو اس انکوائری کے بعد ان کو معطل کیا جائے گا اور نوکری سے فارغ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر وقت پر سزا مل جائے تو اس سے بہت سے لوگ سبق لے لیتے ہیں۔ انشاءاللہ یہ معاملہ sort out ہو جائے گا اور جنہوں نے غلطی کی ہے ان کو سزا ملے گی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا جز(د) سے سوال ہے کہ جو چونگیوں سے ریونیو ایک سال میں اکٹھا کیا گیا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے۔ اس حوالے سے جو ریونیو اکٹھا کیا گیا ہے اگر اس کی monthly نکالی جائے تو وہ پانچ لاکھ 60 ہزار روپے بنتی ہے اور ملازمین کی تنخواہیں نو لاکھ 70 ہزار روپے بنتی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ یہ محکمہ ریونیو اکٹھا کرنے کی طرف توجہ کیوں نہیں دے رہا جو کہ گورنمنٹ کے خزانے میں جانا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چونگیوں سے جو رقم ہم اکٹھی کریں اور ملازمین کی تنخواہوں پر لگائیں یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو کہ چونگیوں سے ایک خاص رقم لازماً آنی ہے۔ اگر وہاں پر ٹرانسپورٹیشن زیادہ ہوتی ہے اور وہاں پر زیادہ سامان آ جا رہا ہے تو چونگیوں کی آمدن زیادہ ہو گی۔ اگر کسی وقت کساد بازاری ہے یا وہاں پر گاڑیاں زیادہ نہیں آ جا رہیں تو چونگیوں کی آمدن کم ہو گی لہذا چونگیوں کی آمدن کا ملازمین کی تنخواہوں کے لین دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے جس طرح پہلے کہا ہے اسی طرح اس بات پر بھی میں CEO خوشاب سے پوچھوں گا کہ چونگیوں کی آمدن اور ملازمین کی تنخواہوں میں توازن نہیں ہے تو اس کی بنیادی وجوہات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6705 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6730 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال سڑکوں کے نام کی اجازت ضلع کونسل یا ٹی ایم او سے لینے سے متعلقہ تفصیلات

***6734: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2018 تا 2021 تحصیل خانیوال کی تقریباً تمام چوراہوں / سڑکوں کو بورڈز اور construction کی شکل میں سجایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام چوراہوں کو پرائیویٹ ریسٹورنٹ، موبائل فون کمپنی اور پرائیویٹ اداروں کے ناموں سے سجایا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسی چوک، گلی اور سڑک کے نام کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے لی جانی ضروری ہے 2018 تا 2021 میں کون کون سی سڑکوں اور چوراہوں کی اجازت ضلع کونسل یا TMO خانیوال سے لی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) خانیوال شہر کی چند شاہراہ اور چوک ہائے و مختلف کمیٹی وغیرہ کے تعاون سے مزین کیا گیا ہے اور اس میں دفتر بلدیہ خانیوال کا کسی قسم کا فنڈ قطعی طور پر خرچ نہ کیا گیا ہے۔

(ب) خانیوال شہر میں کسی بھی سڑک، چوک، گلی، محلہ وغیرہ کو کسی بھی کمپنی، پرائیویٹ ریسٹورنٹ یا پرائیویٹ ادارہ کے نام سے قطعی طور پر منسوب نہ کیا گیا ہے تاہم چند کمپنی وغیرہ نے شہر کے چند مقامات پر اپنے کمپنی اخراجات سے سجاوٹ کی ہے اور گرلز کالج کے سامنے 2 عدد انتظار گاہیں (Waiting Shed) بنوائی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ کسی چوک، گلی اور سڑک کے نام کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے لی جانی ضروری ہے تاہم 2018 تا 2021 کے عرصہ میں دفتر ہذا کی جانب سے کسی سڑک، چوک وغیرہ کے نام کی تبدیلی / منسوب کرنا، نہ کیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ کونسل، خانیوال کے مطابق، ڈسٹرکٹ کونسل خانیوال نے نہ تو ایسا کوئی کنٹریکٹ کیا ہے اور نہ ہی متذکرہ عرصہ میں کسی چوک یا سڑک کے نام رکھنے کی بابت کسی کو کوئی اجازت دی گئی۔ نہ ہی کسی کمپنی یا پرائیویٹ شخص کو کسی سڑک یا چوک کے نام کا بورڈ لگانے کی اجازت دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام چوراہوں کو پرائیویٹ ریسٹورنٹ، موبائل فون کمپنی اور پرائیویٹ اداروں کے ناموں سے سجایا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ نہیں یہ درست نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو جواب ڈسٹرکٹ سے آتا ہے لیکن وہاں کی پوزیشن اور ہوتی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ بہت سے چوراہوں کو فورٹ ریسٹورنٹ اور Oppo Phone کے ناموں سے رکھا ہوا ہے۔ اس کو ایک دفعہ دوبارہ دیکھ لیا جائے کہ وہاں ڈسٹرکٹ میں کیسے کام کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے یہ پوچھنا ہے کہ اگر ہم نے کسی اچھی ہستی کے نام سے کسی ایک چوراہے کا نام رکھنا ہو جس کا نام فورٹ ریسٹورنٹ سے ہو تو کیا ہم اس کو تبدیل کرا سکتے ہیں اور تبدیل کرانے کا طریق کار کیا ہو گا کیونکہ ہماری ڈسٹرکٹ کونسلیں کام نہیں کر رہیں۔ ہم کیسے ان ناموں کو تبدیل کرا سکتے ہیں جیسے Oppo Phone کے نام پر چوراہا بنا ہوا ہے یا جو فورٹ ریسٹورنٹ کے نام سے بنے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال آ گیا ہے۔ آپ صرف یہ پوچھ رہی ہیں کہ اگر ہم کسی بڑی ہستی کے نام پر کسی چوک یا چوراہے کا نام رکھنا چاہتے ہیں تو ان کے نام کیسے رکھے جا سکتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چند کمپنیوں وغیرہ نے شہر کے چند مقامات پر کمپنی اخراجات سے سجاوٹ کی ہے اور گرلز کالج کے سامنے دو عدد انتظار گاہیں (Waiting Shed) بنوائے ہیں۔ یہ شاہراہیں تو عموماً تمام شہروں کے اندر ہیں مثلاً لاہور کے اندر بھی جو بڑی مشہور کمپنیاں ہیں ان کو ہم کہہ دیتے ہیں کہ آپ اس کی تزئین و آرائش کریں اور اس کی maintenance بھی کریں۔ اس پر وہ اپنی publicity کے دو تین signboards بھی لگا دیتے ہیں۔ اس سے PHA اور دیگر محکموں کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ سڑک کو maintain کر کے رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو یہ بات کی ہے کہ کسی شخص یا کسی بڑی شخصیت کے نام پر چوک چوراہا یا سڑک کا نام رکھنا چاہتی ہیں تو اس کا ایک laid procedure ہے۔ وہ CEO سے جا کر آپ رابطہ کر لیں تو وہ آپ کو بتا دیں گے کہ ہاؤس میں ایک قرارداد آتی ہے اس کی approval کے بعد اس کی کمیٹی کے ذریعے سے پوری تحقیق کی جاتی ہے اور اس کے بعد ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے تو اس شخصیت کے نام سے وہ سڑک منسوب ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا صوبائی شاہراہوں کے بارے میں بھی یہی process ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب ڈپٹی سپیکر! میں سمجھتی ہوں لیکن آج کل ڈسٹرکٹ کونسلیں بحال نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بحال کیسے نہیں ہیں۔ آپ ہاؤس میں قرارداد لے کر آ جائیں۔ آپ ڈسٹرکٹ سے لے آئیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: کیا میں ڈسٹرکٹ کے CEO سے لے کر آؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ concerned House میں لے آئیں۔ راجہ صاحب! لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں ہوئے تو پھر یہ کیسے ہو گا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر کوئی ضلع، تحصیل یا ٹاؤن میں کسی چوک، چوراہے یا سڑک کا نام کسی قومی شخصیت کے نام پر رکھنا چاہے تو پھر پہلے concerned House قرارداد منظور کرے گا تو اس کے بعد وہ صوبائی حکومت کو بھیجی جائے گی اور صوبائی حکومت اجازت دے گی۔ آپ بھی جیسے فرما رہے ہیں کہ آج کل لوکل گورنمنٹس نہیں ہیں اس لئے ہمارے ایڈمنسٹریٹر بھی case recommend کر کے صوبائی حکومت کو بھیج سکتے ہیں لیکن case initiate locally ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو دونوں طریق کار بتا دیئے گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6755 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکھ نہر چارہ منڈی پر چارہ کی ٹرالیوں کی سڑک پر فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*6755: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر لاہور پر سٹاپ چارہ منڈی ختم کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چارہ منڈی ختم ہونے کے باوجود صبح کے وقت چارہ کی بھری ٹرالیاں سڑک پر کھڑی کر کے چارہ فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا چارہ بیچنے والے گورنمنٹ کو جگہ کا ٹیکس وغیرہ دے رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سڑک پر چارہ کی ٹرالیاں کھڑی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ ہے بلکہ ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اس مد میں کوئی ٹیکس وصول نہ کر رہی ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا ہے اس کے جز (الف) میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ہم نے سکھ نہر سٹاپ پر جو چارہ منڈی تھی اس کو ختم کر دیا ہے۔ میں جب ان سے دوسرا سوال کرتی ہوں کہ چارہ منڈی ختم ہونے کے باوجود صبح کے وقت چارے سے بھری ہوئی ٹرالیاں سڑک کے کنارے کھڑا کر کے چارہ فروخت کیا جاتا ہے۔ اس پر وہ ساتھ ہی کہہ دیتے ہیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ ہے بلکہ ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہے۔ میٹروپولیٹن نے جب وہاں پر چارہ منڈی ختم کر دی ہے تو کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ جو میٹروپولیٹن کا جو شالیمار ٹاؤن ہے وہ روزانہ صبح کے وقت خود وہاں پر منڈی لگواتا ہے، بھتہ اور رشوت وصول کی جاتی ہے۔ کیا یہ اس بات سے انکار کریں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جس طرح محکمہ نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر چارہ منڈی ختم کر دی گئی ہے اور اب وہاں پر کوئی official چارہ منڈی نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ privately وہاں ٹرالیاں لا کر کھڑا کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے لیکن یہ محکمہ کا کام نہیں ہے۔ اگر یہ point out کر رہی ہیں تو ہم بھی اس کو چیک کروا لیتے ہیں کہ آیا بلدیہ کے کوئی ملازمین تو اس میں ملوث نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان کے خلاف کارروائی بھی کریں گے اور وہاں سے انہیں ہٹوائیں گے لیکن بنیادی طور پر یہ کام ٹریفک پولیس کا ہے کہ جہاں ٹریفک میں رکاوٹ آتی ہے وہاں اس طرح کی vehicles کھڑی نہ ہونے دیں۔ البتہ انہوں نے جو الزام لگایا ہے کہ وہاں بلدیہ کے لوگ ملی بھگت کر کے چارہ منڈی چلا رہے ہیں تو اس کو میں چیک کروا لیتا ہوں اور اگر ایسا ہے تو اس کو فوری طور پر روکا بھی جائے گا اور اس کی تحقیقات بھی کرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، بہت شکریہ۔ میں یہ بات on the floor of the House کر رہی ہوں کہ جس دن یہ چارہ منڈی ختم کی گئی تھی شالیمار ٹاؤن کے عملے نے اگلے دن سے ہی وہاں پر ان ٹرالیوں کو لگوایا تھا۔ وہ ان سے پیسے وصول کرتے ہیں۔ آپ کا شکریہ کہ اگر آپ اس پر کچھ کارروائی کریں گے۔ آپ کے ٹاؤن کا پورا عملہ اس میں ملوث ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6756 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور قلعہ ٹبہ خزانہ روڈ واہگہ ٹاؤن سلطان محمود روڈ تا جامع مسجد اہلبیت کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6756: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ ٹبہ خزانہ روڈ واہگہ ٹاؤن سلطان محمود روڈ لاہور سے جامع مسجد اہلبیت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک پر بارشوں کے پانی کی وجہ سے گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک جہاں سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک سائیڈ پر گورنمنٹ کا گائنی ہسپتال اور دوسری طرف گورنمنٹ ہائی سکول ہے اس لئے سڑک کی مرمت ضروری ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کے حصے کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کسی حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے کام کا آغاز جلد ہی کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا ہے اس کو محکمہ نے own کیا ہے کہ واقعی وہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ میں نے یہ سوال 2021 میں کیا تھا۔ یہ سڑک 20-2019 سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس پر بڑی بھاری ٹریفک چلتی ہے۔ آج 17 اکتوبر 2022 کو کہہ رہے ہیں کہ ہم جلد اس کی تعمیر کا آغاز کر دیں گے۔ مجھے بتا دیں کہ تین سال کے اندر محکمہ کہاں سویا رہا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں ہمیشہ فنڈز کی کمی کا مسئلہ رہا ہے۔ میں اس کا فوری طور پر بلدیہ کو کہہ کر اس کا تخمینہ لگوا لیتا ہوں۔ اگر بہت بھاری رقم اس پر درکار نہیں ہو گی تو پھر ہم M&R میں سے فوری طور پر ان دو سڑکوں کی جن کی انہوں نے نشاندہی کی ہے اس کا patchwork کروا دیں گے اور ان کو مرمت کروا کر ٹریفک کے قابل بنائیں گے۔ اگر اس پر بہت بھاری بجٹ نہیں لگتا تو کوشش کریں گے کہ یہ ساری سڑک نئے سرے سے بن جائے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری اس میں ایک تجویز ہے کہ جب یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے یہ سوال کیا تھا۔ اگر اس وقت اس کا patchwork کر دیا جاتا تو آج ان کو بھاری فنڈز کی ضرورت نہ پڑتی۔ آج ان کو شاید بھاری فنڈز کی ضرورت پڑے گی لیکن اس میں

وہاں کے رہنے والے لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔اس وقت کم خرچ سے جو patch work کیا جا سکتا تھا اب ہے بڑے بجٹ کا سنایا جارہا ہے کہ سڑک نہ بنائی جائے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے ابھی محکمہ نے لکھ کر بھیجا ہے کہ اس سڑک کے ٹینڈرز اخبارات میں آ چکے تھے لیکن جب ان کی حکومت آج سے چار ماہ پہلے آئی تو انہوں نے وہ سارے ٹینڈر cancel کر دیئے جس میں یہ ٹینڈر بھی cancel ہو گیا۔ اب انشاءاللہ دوبارہ ٹینڈر کر کے اس کو تعمیر کرواتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6773 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کی تعداد اور فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***6773: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) خوشاب میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کی تعداد کتنی ہے ان ورکرز کی حاضری کو یقینی بنانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی خوشاب کو 2018 اور 2019 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے خرچ ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکرز کس کس سکیل پر کام کر رہے ہیں تمام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی خوشاب میں سینٹری ورکرز کی تعداد 112 ہے۔ سینٹری ورکرز کی حاضری دن میں 2 مرتبہ لگائی جاتی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی خوشاب کو 2018 اور 2019 میں جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیل اور خرچ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی خوشاب میں کام کرنے والے سینٹری ورکرز کی سکیل وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ بار بار ایک ہی سوال آرہا ہے کہ میونسپل کمیٹی میں جو سینٹری ورکرز ہیں ان کی حاضری کو کیسے یقینی بنایا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ تعینات تو ہیں لیکن کام نہیں کرتے۔ میری خوشاب تحصیل بہت پرانی ہے۔ یہ شیر شاہ سوری کے زمانے کی ہے۔ اس میں اتنی چھوٹی چھوٹی گلیاں ہیں کہ سیوریج کا سسٹم نالیوں والا ہے۔ وہاں پر رکشے کے ذریعے سے wastage اٹھائی جاتی ہے لیکن تین سے چار گلیاں ایسی ہیں جہاں پر ڈی۔ سی یا ڈی۔ پی۔ او نے visit کرنا ہوتا ہے تو ان کو صاف کر دیا جاتا ہے باقی پوری تحصیل خوشاب گندگی کا ڈھیر بنی ہوئی ہے اور ملازمین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خوشاب میونسپل کمیٹی میں 46 وارڈز ہیں۔ اگر دو دو لوگ بھی ایک وارڈ میں تعینات کئے جائیں تو میرے خیال میں صفائی کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے لیکن ان کے سپروائزر اتنے نواب ہیں کہ چار سپروائزر ہیں اور صرف ایک کام کر رہا ہے اور تین مسلسل چھٹی پر ہیں۔ اگر سپروائزر ہی نہیں آرہا جس نے دو وقت ان کی حاضری کو چیک کرنا ہے تو پھر یہ کیسے حاضر ہوں گے۔ ان کی حاضری کو یقینی کیسے بنایا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وہی سوال ہے جو تین چار دفعہ repeat ہوا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس کو چیک بھی کر لیتا ہوں۔ ویسے بہتر ہوتا کہ میری بہن جو حکومتی بنچوں کی ممبر ہیں، انہوں نے کبھی مجھے بتایا ہوتا۔ میں یہاں منسٹر ہوں ان سے روز ملتا ہوں، ان سے سلام دعا بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے سوال دے دیا، سوال برائے سوال کا فائدہ نہیں۔ یہ مجھے بتاتیں اور میرے علم میں لاتیں میں فوری طور پر اس کو چیک کرتا اور درست کرواتا اور ان کی خواہش کے مطابق صفائی میں جہاں جہاں کوئی کمی کوتاہی تھی اس کو دور کرتا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس اجلاس کے بعد انشاء اللہ وہاں کے CEO اور جو

سینٹری کے انچارج ہیں اُن کو اِن کے ساتھ بٹھا کر ان کی تسلی کرائیں گے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں ان کی جو شکایات ہیں ان کا ازالہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! حکومتی بنچوں کے ممبران کے پاس زیادہ privilege ہوتا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ وزیر سے کسی اہم issue کو House میں لانے سے پہلے بھی ملاقات کر کے حل کرا سکتے ہیں۔ اس میں monitoring کے حوالے سے تمام لوگوں کا concern ہے اور منسٹر صاحب آپ بھی وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ آپ اس کی monitoring and evaluation کے لئے کوئی اچھا سسٹم لانے کے لئے اپنا وقت اور کوششیں بھی صرف کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6833 جناب ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6873 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: میرا سوال نمبر 6888 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پارکنگ پلازوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***6888: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ٹریفک کے بڑھتے مسائل پر قابو پانے کے لئے 8 پارکنگ پلازے بنائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں چار پارکنگ پلازے شاہ عالم پلازہ، لبرٹی پارک اینڈ رائیڈ سن فورٹ پلازہ مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن پارکنگ پلازہ ٹیپا کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ پارکنگ پلازے پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت بنائے جائیں گے؟

(د) ان پارکنگ پلازوں کو بنانے پر کل کتنی لاگت آئے گی یہ پارکنگ پلازے کتنی منزلوں پر مشتمل ہوں گے اور یہ کس کس جگہ پر بنائے جائیں گے ان کے لئے کیا جگہ خرید کر لی گئی ہے یا کہ نہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! کمشنر، لاہور کی ہدایت پر بائیس پارکنگ پلازوں پر ورکنگ کی گئی، جس میں سے چار منتخب کئے گئے اور لاہور پارکنگ کمپنی نے کی گئی ورکنگ ٹیپا، کمشنر آفس، ایم سی ایل کو پیش کی۔ اس ورکنگ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق ڈی جی ایل ڈی اے یہ چاروں پارکنگ پلازے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے کنٹرول میں ہیں تاہم یہ درست نہ ہے کہ چاروں پارکنگ پلازے ٹیپا کے اختیار میں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! جن چار پلازوں پر ورکنگ کی گئی وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ (پی پی پی) موڈ کے تحت بنائے جائیں گے۔

(د) اس کا درست جواب ایل ڈی اے اور پلاننگ ڈیپارٹمنٹ (پی اینڈ ڈی) ہی دے سکتے ہیں لہٰذا اس کا جواب متعلقہ ڈیپارٹمنٹس سے لیا جانا مناسب ہے۔ تاہم لاہور پارکنگ کمپنی نے اس ضمن میں اپنی ابتدائی رپورٹ متعلقہ اداروں کو بھجوا دی ہے ثبوت کے طور پر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں لاہور پارکنگ کمپنی کے پاس اتنے فنڈز نہیں کہ یہ پلازے تعمیر کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! میرے سوال کے جز (د) میں کہا گیا ہے کہ اس سوال کا جواب متعلقہ department سے لیا جانا مناسب ہے تو مجھے اس سوال پر ہی reservation تھی بہر حال جو ابھی department کی طرف سے جواب وصول ہوئے ہیں میں ان سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب ڈپٹی سپیکر! میرا سوال نمبر 6898 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور بائی پاس پر لگائی گئی لائٹس پر اٹھنے والی لاگت اور چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

***6898: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور بائی پاس پر پانچ سال قبل جو لائٹس لگائی گئیں تھیں ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ لائٹس 5/4 سال سے بند پڑی ہیں اور پول بوسیدہ اور شدید زنگ آلود ہو چکے ہیں مزید براں ایل ڈی اے کے زیر نگرانی آنے کے بعد بھی ان لائٹس اور پول کی حالت مزید بگڑ رہی ہے اور ان کی افادیت عملاً ختم ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصبہ رسول پور ضلع اوکاڑہ مین بازار میں دو سال قبل لائٹس کے پول لگائے تھے لیکن تاحال لائٹس چالو نہیں کی گئیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا دونوں مقامات پر لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس مشکلات کا شکار ہیں اور آئے روز وہ حادثات کا شکار ہو رہے ہیں کیا حکومت ان دونوں مقامات کی لائٹس کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) قصور بائی پاس منصوبہ کے الیکٹریکل ورکس پر تقریباً چھ کروڑ روپے کی لاگت آئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ لائٹس قابل مرمت ہیں اور ادارہ ہذا نے ان کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ لاگت -/901,358,00 روپے تیار کر لیا ہے مگر گورنمنٹ کے ورکس پر پابندی لگانے کی وجہ سے التواء کا شکار ہے۔ جونہی پابندی ہٹائی جائے گی کام مکمل کروا دیا جائے گا نقل پابندی ورکس تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قصبہ رسول پور ضلع اوکاڑہ میں لائٹس کے پول ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے لگائے تھے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(د) اس جزو کا جواب مذکورہ بالا متعلقہ محکمہ جات سے لیا جانا مناسب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میرے سوال کے جز(ب) میں منسٹر صاحب سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گی کہ لوکل گورنمنٹ کے ورکس پر پابندی لگی ہوئی ہے تو وہ پابندی کب تک ختم ہو جائے گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب ڈپٹی سپیکر! جو لوکل گورنمنٹ کے میئر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین تھے انہوں نے ہائی کورٹ میں writ کر کے stay لیا ہوا تھا وہ stay اب vacate ہو گیا ہے لہٰذا اب یہ M&R، street lights اور patchwork سارے کام شروع ہو گئے ہیں اور قصور بائی پاس کی لائٹس اور پول کا بھی ہم تخمینہ جات لگا رہے ہیں اور جلد ہی اس کو دوبارہ بحال کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6908 ملک محمد وحید کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6909 بھی ملک محمد وحید کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7081 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7091 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی کچرا اٹھانے والی گاڑیوں کی تعداد اور ان کی ریپئرنگ کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7091: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا ان دو سالوں کے دوران گاڑیوں کی مرمت کے لئے کتنی بار فنڈز کا اجراء ہوا تفصیل بتائی جائے؟

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنی کچرا اٹھانے والی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اوران میں کتنی چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے فنڈز کی کمی کا جواز بناتے ہوئے گاڑیوں کی مرمت کا کام نہیں کروایا جارہا ہے جس کی وجہ سے گاڑیوں کی صورتحال دن بدن بدحالی کا شکار ہوتی جارہی ہے؟

(د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی گاڑیوں کی مینٹیننس، ریپئرنگ کس کمپنی سے کروائی جاتی ہے پچھلے تین سالوں کے دوران کس کس گاڑی کی مینٹیننس اور ریپئرنگ کروائی گئی گاڑی واراخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیوں کی مرمت کے لئے متعدد بار فنڈز کا اجراء تو ہوا لیکن فنڈز کو گاڑیوں کی مرمت پر خرچ کرنے کی بجائے گاڑیوں کا برائے نام کام ہوا اور سب اچھا کی رپورٹ حکومت کو جارہی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 14938 ملین روپے بجٹ کی منظوری دے دی ہے۔ جو کہ آپریشنل گاڑیوں اور مشینری کے ترقیاتی اخراجات، ویسٹ ٹرانسفر سٹیشنز کی تعمیر، ورکشاپس، آفس اور آئی ٹی آلات کی اپ گریڈیشن کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ جبکہ اہم آپریشنل اخراجات ملازمین کی تنخواہوں سے متعلق اخراجات، آپریشنل گاڑیوں کا ایندھن اور دیکھ بھال، ثانوی فضلہ جمع کرنے اور نقل و حمل، لینڈ فل/ڈمپ سائٹ کے آپریشنل اخراجات، چوکیدار مواد، یونیفارم اور حفاظتی آلات، یوٹیلیٹیز، عوامی آگاہی اور مواصلات اور دیگر آپریشنل اخراجات ہیں۔

منظور شدہ بجٹ میں آپریشنل گاڑیوں کے ایندھن اور لبریکینٹس کے لئے 1,685.5 ملین روپے جبکہ آپریشنل گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے 1,021.3 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) کچرا اٹھانے والی گاڑیوں کی زون وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ کمپنی نے نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور فیلڈ میں، صرف وہی گاڑیاں سڑک پر ہیں جو آپریشنل مقاصد کے لئے موزوں ہیں۔ وہ گاڑیاں جو آپریشن کے قابل نہیں ہیں ان کو کنڈمنیشن کمیٹی کے حکم کے تحت کنڈیمنڈ کر دیا جاتا ہے۔LWMC لاہور سے روزانہ 60,000 ٹن سے زائد فضلہ اکٹھا کرتا ہے۔

(د) ایل ڈبلیو ایم سی کی گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے اپنی ورکشاپس ہیں۔ 1467 گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے 1,021.3 ملین روپے کا مختص اور منظور شدہ بجٹ خرچ کیا گیا ہے۔

(ہ) تمام فنڈز گاڑیوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے استعمال کئے گئے اور اس کا آڈٹ دفتر آڈٹ جنرل آف پاکستان کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) سے ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ نئی گاڑیاں اور مشینری خریدی گئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ گاڑیاں اور مشینری کب اور کتنی خریدی گئیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کی detail اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے میں department سے پوری detail لے کر محترمہ کو جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ details منگوا لیں۔ محترمہ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو وہ کر لیں

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال اس سے متعلق ہے کہ LWMC جو ابھی اس وقت لاہور سے کچرا اٹھا رہی ہے کیا لاہور میں کسی اور کمپنی کو کچرا اٹھانے کا contract دیا گیا ہے؟ اور اگر کسی کمپنی کو contract دیا گیا ہے تو وہ contract ہاؤس کے سامنے لایا جائے۔ I think there is a new contract that has happened with a company because what I know the CEO of Lahore Waste Management Company has resigned because of that contract. So if you can share the details of the contract.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! LWMC کے CEO کے ساتھ جو ہمارا contract تھا وہ expire ہو گیا تھا لہٰذا ان کو دو ماہ کی extension دی ہے اس دوران وہ سارا process complete کریں گے اور پھر اس کے tender آئیں گے اور competition پر نئی companies آئیں گی اور جو ایک bidding process ہوتا اس کو مکمل کرنے کے بعد ان companies میں سے کسی کو یہ contract allot ہو گا۔ ابھی کسی کو کوئی contract نہیں دیا ابھی انہی پرانے لوگوں کو ہی extension دی ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ابھی کسی کو contract allot کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی صرف دو ماہ extension دی ہے پھر competitive process کے through companies کو contract allot ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 7202 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7210 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں نابالغ بچوں اور بچیوں کے کتابی نکاح پڑھائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*7275: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں آج بھی نابالغ بچوں اور بچیوں کے کتابی نکاح پڑھائے جاتے ہیں؟

(ب) کتابی نکاح سے کیا مراد ہے اور کیا حکومت کی طرف سے کتابی نکاح کی اجازت ہے؟

(ج) کتابی نکاح کی قانونی حیثیت کیا ہے اگر اس نکاح کی کوئی حیثیت نہ ہے تو حکومت کا اس کے خلاف کیا قانون ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مسلم عائلی قوانین مجریہ 1961 کے تحت صرف بالغ مرد اور خاتون کا نکاح کیا جا سکتا ہے۔ قانون انسداد اطفال بیاہ 1929 کے تحت نابالغ بچوں اور بچیوں کے نکاح پڑھانا غیر قانونی و قابل دست اندازی جرم ہے۔ محکمہ بلدیات حکومت پنجاب کے تحت نکاح رجسٹرار صرف بالغ مرد و خواتین کے نکاح رجسٹر کرنے کے مجاز ہیں۔ تاہم کتابی نکاح کے رپورٹ ہونے کی صورت میں بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) کتابی نکاح سے مراد وہ نکاح ہے جو عمومی طور پر کسی بچے یا بچی اور مرد یا عورت کا قرآن پاک یا کسی دیگر مذہبی کتاب سے کیا جاتا ہے تاکہ اس کو حقیقی شادی سے روکا جا سکے۔ اس کی وجوہات میں جائیداد کی تقسیم کو روکنا، پسند کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا وغیرہ شامل ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اس طرح کے کتابی نکاح کی اجازت نہ ہے۔

(ج) کتابی نکاح غیر قانونی فعل اور قابل دست اندازی جرم ہے اور کتابی نکاح میں شامل فریقین کے خلاف بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ میرے سوالات کے مجھے جوابات دیئے میں ان سے مطمئن ہوں لیکن اس میں جو جز(ب) ہے کہ کتابی نکاح سے کیا مراد ہے اور کیا حکومت کی طرف سے کتابی نکاح کی اجازت ہے؟ اس کے جواب سے بھی میں مطمئن ہوں لیکن اس بارے میں بس منسٹر صاحب سے اتنا عرض کرنا چاہوں گی کہ جو ہمارا South Punjab کا علاقہ ہے ادھر آج بھی نابالغ بچوں اور بچیوں کی چھوٹی عمر میں شادیاں کی جاتی ہیں اور کتابی نکاح پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کو بھی seriously لینا چاہئے اور ہمارے جو یونین کونسل کے سیکرٹری اور نکاح رجسٹرار ہیں ان پر action ہونا چاہئے کہ اس کو seriously لیا جائے تاکہ اس پر control ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7285 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7287 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی،اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 7311 ہے،جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:یو سی 119 میں گزشتہ تین سالوں میں ہونے والے ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

***7311: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور یونین کونسل 119 میں ہونے والے ترقیاتی کام کس محکمے کے زیر انتظام ہیں؟

(ب) مذکورہ علاقے میں پچھلے 3 سالوں میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ج) کیا مذکورہ بالا علاقے کے رہائشیوں کو سیوریج اور پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یو سی 119 میں ہونے والے ترقیاتی کاموں میں مختلف محکمہ جات کام کرتے ہیں جس میں محکمہ لوکل گورنمنٹ،ایل ڈی اے،واسا پبلک ہیلتھ،اور میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور وغیرہ شامل ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن نے پچھلے 03 سالوں میں یونین کونسل 119 میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا ہے۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں سیوریج اور پانی کی فراہمی محکمہ واسا کی ذمہ داری ہے جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ماتحت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یونین کونسل 119 لاہور کی تقریباً ساٹھ ہزار کی آبادی والا علاقہ ہے تو یہاں کب development کے کام ہوں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Development کے کام اپنی routine کے ساتھ تمام علاقوں میں چلتے رہتے ہیں یہ کبھی رکے نہیں ہیں۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا آج سے چند ماہ پہلے جو پرانی ہماری لوکل گورنمنٹ تھی ان میں سے کچھ میئر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین نے کورٹ سے stay لے لیا تھا تو اس کی وجہ سے development کے کام رک گئے تھے لیکن اب دوبارہ کام شروع ہو گئے ہیں میں اپنی معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں جو بھی ہمارے وہاں کے یونین کونسل کے انچارج ہے یا chief officer ہے ان سے بات کر کے ان کے جو development کے کام ہونے والے ہیں ان کو list out کر کے دیں تو priority bases پر ہم کوشش کریں گے کہ وہاں کے development کے کام جلد مکمل کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ priorities طے کر لیں منسٹر صاحب آپ کے development کے کام جلد کروا دیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، please مجھے منسٹر صاحب جب بولیں گے میں آ جاؤں گی کیونکہ اس علاقہ کا بہت بڑا حال ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7350 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7363 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7365 محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7366 بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7425 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7448 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 756 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
راجن پور: پی پی-293 میں موجودہ سال ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص کردہ رقم و تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***6628: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی-293 میں مالی سال 21-2020 میں ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم صوبائی حکومت اور ضلعی حکومت نے مختص کی ہے ان منصوبہ جات کے نام مع مختص رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کن کن منصوبوں کے لئے رقم جاری کر دی گئی ہے اور کن کن منصوبوں کے لئے ابھی تک رقم جاری نہ کی گئی ہے۔؟

(ج) کتنے منصوبہ جات پر کام شروع کر دیا گیا ہے ان منصوبہ جات کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں نیز کیا یہ منصوبہ جات اسی مالی سال میں مکمل کر دیئے جائیں گے ؟

(د) بقایا منصوبہ جات کے لئے کب تک رقم جاری کی جائے گی اور کب تک ان کو مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور میں PP-293 مالی سال 21-2020 منصوبہ جات کے لئے 107.798 ملین مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق حکومت پنجاب کی طرف سے مبلغ -/5100000 روپے ماہانہ PFC شیئر ملتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ادارہ ہذا کے ماہانہ اخراجات تنخواہ۔ پنشن۔ POL اور دیگر یوٹیلٹی بل ہائے کے ماہانہ اخراجات مبلغ ایک کروڑ سے زائد ہوتے ہیں۔ فنڈز کی کمی کے باعث سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی کسی بھی قسم کے ترقیاتی کام نہ کروا سکی تھی۔ تاہم لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت بننے والا لوکل گورنمنٹ سسٹم بحال ہو چکا ہے۔ منتخب عوامی نمائندوں کو ترقیاتی گرانٹ کی موصولی کے بعد ترقیاتی منصوبہ جات شروع کروا دیئے جائیں گے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات کی مختص شدہ رقم جاری کر دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور میں کوئی بھی منصوبہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے شروع نہ کیا گیا تھا۔ تاہم نئے مالی سال میں نئے ترقیاتی پراجیکٹ زیر غور ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات پر کام شروع کر دیا گیا ہے اور جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے سال 22-2021 میں مکمل ہو جائے گا۔ جن کی تفصیل مذکورہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور کی طرف سے کوئی بھی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا۔

(د) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور کے مطابق تمام منصوبہ جات کی مختص شدہ رقم جاری کر دی گئی ہے۔ میونسپل کمیٹی جام پور کے مطابق مالی سال 21-2020 میں میونسپل کمیٹی جام پور میں کوئی بھی منصوبہ شروع نہ کیا گیا تھا۔ تاہم رواں سال 22-2021 کے بجٹ میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے ADP کے لیئے رقم مختص کی جا چکی ہے۔ فنڈز کی بہتری اور حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور کی سڑکوں، چوراہوں پر گندگی اور کوڑے کے ڈھیر کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***6632: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغوں کے شہر لاہور کی سڑکیں چوک چوراہے گندگی، غلاظت اور کوڑے کے ڈھیر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی کئی دن کوڑا نہ اٹھانے کی وجہ سے ماحول میں بدبو اور تعفن پھیل چکا ہے جس سے وبائی امراض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے؟

(ج) شہر میں گندگی پھیلنے اور صفائی کے ناقص انتظام کی کیا وجوہات ہیں اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چونکہ صفائی کے حوالے سے کئے گئے Outsourcing Contracts کی سات سالہ میعاد ختم ہو چکی ہے اور LWMC اس وقت عبوری دور سے گزر رہی ہے۔ اس صورتحال میں LWMC نے خود صفائی کا ذمہ اپنے سر لیا اور موجودہ وسائل سے کوڑا اکٹھا کر کے اسے ٹھکانے لگانے کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ LWMC کی حتی الامکان کوشش ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر گلیوں، محلوں، گھروں اور مارکیٹوں سے کوڑا اکٹھا کر کے مختص کردہ Disposal site پر ٹھکانے لگایا جائے تاکہ باغوں کا شہر لاہور گندگی اور غلاظت سے محفوظ رہے۔

(ب) LWMC کی بھرپور کوشش ہے کہ موجودہ وسائل سے روزانہ کی بنیاد پر بہتر سے بہتر Solid Waste Management Services مہیا کر سکے تاکہ شہر اور شہریوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ مزید براں حالیہ نازک صورتحال میں کورونا کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے LWMC ہر Sore Point اور Open Plots کو صاف رکھنے کے لئے مختلف Activities کر رہی ہے تاکہ بیماریوں کے خطرے کو کم سے کم کیا جا سکے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ LWMC اس وقت عبوری دور سے گزر رہی ہے اور موجودہ وسائل سے شہر کی صفائی کے فرائض سرانجام دے رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ شہر میں صفائی کی صورتحال وقتی طور پر متاثر ہوئی لیکن اب اس سسٹم کو دوبارہ سے Streamline کر دیا گیا ہے اور صورتحال پہلے سے کافی بہتر ہے۔ Long Term Services کے لئے ضروری Procurements کی جا رہی ہیں تاکہ دوبارہ ایسی صورتحال سے بچا جا سکے۔

ساہیوال: جانوروں کی چربی سے مضر صحت گھی کی تیاری اور استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***6705: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ضلع بھر میں مختلف مقامات پر جانوروں کی چربی سے تیار ہونے والا گھی غیر معیاری مضر صحت اشیاء میں استعمال کر کے فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مضر صحت اشیاء کے استعمال سے ساہیوال کے شہری پیٹ، آنتوں، السر جگر اور معدہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں لیکن ضلع و مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت سے فیکٹریوں جانوروں کی چربی سے گھی تیار کر رہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو ضلعی حکومت ساہیوال اور مقامی انتظامیہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ ضلع ساہیوال کی عوام دیگر مہلک بیماریوں سے بچ سکے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے متعلقہ نہ ہے بلکہ محکمہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

(ب) یہ کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں چربی سے گھی تیار کرنے والی کوئی فیکٹری نہ ہے۔

(ج) یہ کہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں چربی سے گھی تیار کرنے والی کوئی فیکٹری نہ ہے۔ مضر صحت اشیاء کے استعمال اور خرید فروخت کے خلاف کارروائی کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

رحیم یار خان چاچڑاں شریف میں پینے کے پانی میں آرسینک کی آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

***6730: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ کے سیلابی پانی اور خراب سیوریج کی وجہ سے چاچڑاں شریف (رحیم یار خان) میں آرسینک کی مقدار پینے کے پانی میں شامل ہو گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آرسینک کی وجہ سے لوگ خاص طور پر بچے گردوں کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت چاچڑاں شریف میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سیلابی پانی کی وجہ سے چاچڑاں شریف کا پانی خراب ہے۔

(ب) جی ہاں! پانی کی خرابی کی وجہ سے بیماریوں کا خدشہ ہوتا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ چاچڑاں شریف میں اب تک 2 فلٹریشن پلانٹ نصب کر چکا ہے۔ ایک فلٹریشن پلانٹ مکمل اور مستقل طور پر کام کر رہا ہے، جس کو ڈسٹرکٹ کونسل رحیم یار خان چلا رہا ہے۔ دوسرا فلٹریشن پلانٹ تنصیب کے مراحل میں ہے۔

ساہیوال جیون سٹی کے ڈویلپرز کا غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمیں بنانے کے خلاف درج ایف آئی آر پر پیشرفت سے متعلقہ تفصیلات

*6833: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالونی ڈویلپرز کے خلاف تھانہ فرید ٹاؤن ساہیوال میں درج ایف آئی آر نمبر 21/60 بجرم 420ت پ میٹروپولٹین کارپوریشن ساہیوال کی حدود چک نمبر 87/R-6 میں جیون سٹی کے نام پر فیز 1 اور فیز 4 کو غیر قانونی طور پر بنا کر پلاٹس کی خرید و فروخت کا سلسلہ جاری رکھنے کے جرم میں درج ہوئی اس کے اصل حقائق کیا ہیں اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کے کتنے واجبات بقایا بذمہ ڈویلپرز ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپرز نے میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال سے اس کی کوئی منظوری نہ لی ہے اور نہ کوئی محکمہ سے ہاؤسنگ سکیم کا NOC لیا ہے جس سے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے شیڈول 4 پارٹ 11 کے سیکشن 7، 9، 13 کے جرائم کا ارتکاب کیا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو میونسپل کارپوریشن ساہیوال و متعلقہ پولیس نے آج تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے کارپوریشن نے اس جیسی کتنی ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف کارروائی کی ہے اور کتنی ریکوری ہوئی مزید کیا کیا پیش رفت ہوئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا FIR نمبر 60/2021، جیون سٹی فیز 1 اور فیز 4 کے ڈویلپرز کے خلاف درج کروائی گئی ہے۔ تاہم فیز 4 کی حسب ضابطہ منظوری ہو چکی ہے جبکہ

فیز 1 کی منظوری نہ ہوئی ہے اور FIR کی کارروائی زیر سماعت ہے۔ کل رقم -/80,80,000 واجب الوصول ہے۔

(ب) جیون سٹی فیز 4 کی حسب ضابطہ منظوری NOC / جاری ہو چکا ہے، جبکہ فیز 1 کے خلاف FIR درج کروائی گئی جس کی کارروائی زیر سماعت ہے۔ FIR کے مندرجات میں غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز ڈویلپ کرنا شامل ہے جبکہ محکمہ ریونیو کی طرف سے Condonation Fee کا NOC تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی طرف سے مذکورہ بالا سکیمز کے علاوہ دیگر لیڈ سب ڈویژن / ہاؤسنگ سکیمز کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جس کے تحت ایسی سکیموں کے ڈویلپرز کے خلاف FIR,s متعلقہ پولیس اسٹیشنز میں درج کروائی گئی ہیں اور مقدمات سول عدالتوں میں زیر سماعت ہیں تاہم جن مقدمات کے فیصلہ جات ہو چکے ہیں ان سے حسب ضابطہ وصولیاں کی جا چکی ہیں۔ مذکورہ بالا غیر قانونی انڈر پراسس لینڈ سب ڈویژن سکیمز کے ڈویلپرز / مالکان سے میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال اب تک تقریباً چار کروڑ روپے وصول کر چکی ہے۔ متعلقہ ڈویلپرز کے خلاف ایف آئی آرز کی کاپیاں تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی سے یونین کونسل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6873: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکمل طور پر شہری علاقہ / اربن ایریا ہونے کی وجہ سے منڈی احمد آباد کو پہلے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا گیا پھر ٹاؤن کمیٹی کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا میونسپل کمیٹی کو ٹاؤن کمیٹی میں تبدیل کیا گیا اور اب ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو یونین کونسل کا درجہ دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ مکمل اربن ایریا ہے اس کے ختم ہونے والی ٹاؤن کمیٹی احمد آباد سے عوام کن کن سہولیات سے مستفید ہو رہے تھے؟

(ج) کیا موجودہ حکومت عوام کو سہولت دینے کے لئے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 2019 میں پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ہونے والی حد بندی کے نتیجے میں منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا گیا تھا اب جبکہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022 کا نفاذ کیا جا چکا ہے تو اس کے تحت منڈی احمد آباد کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اب یہ یونین کونسل نہ ہے بلکہ میونسپل کمیٹی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے نفاذ کے بعد ٹاؤن کمیٹی کو دیئے گئے فنکشنز کے مطابق منڈی احمد آباد کی عوام کو تمام میونسپل سروسز کی سہولت حاصل تھیں۔ جن میں صحت وصفائی، سیوریج، سٹریٹ لائٹس، پانی وغیرہ کی سہولیات شامل تھیں۔

(ج) منڈی احمد آباد کو موجودہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022 کے تحت میونسپل کمیٹی کا درجہ حاصل ہے۔

لاہور: ویلفیئر سوسائٹی عامر ٹاؤن کی گلیوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6908: ملک محمد وحید:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک لاہور میں گلیاں، سڑکیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں وہ پختہ نہیں کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہربنس پورہ لاہور میں واقع ویلفیئر سوسائٹی عامر ٹاؤن کی گلیاں نہایت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں نیز گٹروں کے ڈھکن بھی غائب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی میں آوارہ کتوں کی بھی بھرمار ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ آبادیوں کی سڑکیوں کا پیچ ورک کروانے سٹریٹ لائٹس اور گٹروں کے ڈھکن لگوانے اور آوارہ کتوں کے تدارک کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں گلیاں، سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی رہتی ہیں تاہم میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اپنے منظور شدہ بجٹ میں دستیاب فنڈز کے مطابق ان کی وقتاً فوقتاً تعمیر و مرمت کرتی رہتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے تاہم مذکورہ آبادی عامر ٹاؤن کی سڑکوں کا مورخہ 2020-09-11، 01-04-2021، 13-03-2021، 31-10-2021، کو پیچ ورک کا کام کروایا گیا اور 45 مِسنگ مین ہول کور بھی لگوائے گئے۔

(ج) آوارہ کتوں کے رپورٹ ہونے کی صورت لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق آوارہ کتوں کو تلف کرنے کی بجائے بے جنس کرنے کے طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

(د) جواب جُزالف، ب اور ج میں دے دیئے گئے ہیں تاہم رواں مالی سال میں ضرورت کے مطابق مزید مذکورہ کام کروا دیئے جائیں گے اور بلدیہ لاہور کُتوں کے تدارک کا ارادہ رکھتی ہے تاہم عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ لاہور بحوالہ آرڈر نمبر 217/277 بتاریخ 14.04.2021 کُتوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور بے جنس کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں۔ جس کے لئے عملہ MCL نے ویٹرنری ہسپتال سے باقاعدہ کُتے پکڑنے کی تربیت حاصل کی ہے۔ کتوں کو پکڑ کر ویٹرنری ہسپتال کی طرف سے بنائے گئے 5 عدد سنٹرز پر وصول کروایا جاتا ہے جس کے بعد کتوں کو بے جنس کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں آوارہ کتوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6909: ملک محمد وحید:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے فروری 2021 تک کل کتنے آوارہ کتے تلف کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا آوارہ کتوں کو ٹھکانے لگانے یا مارنے کی کوئی حکمت عملی حکومت کی طرف سے بنائی گئی ہے؟

(ج) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے اب تک آوارہ کتوں کے کاٹنے کے کل کتنے واقعات رونما ہوئے ہیں؟

(د) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے اب تک آوارہ کتوں کے کاٹنے سے کتنی اموات ہوئی ہیں نیز کتنے افراد یا بچے آوارہ کتوں کے کاٹنے سے اپاہج ہوئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت آوارہ کتوں کا مکمل سدباب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) لاہور میں یکم جنوری 2020 سے فروری 2021 تک کل 39638 آوارہ کتے تلف کئے گئے ہیں۔ جو کہ محکمہ ہیلتھ کی زیر نگرانی CEO ہیلتھ سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! آوارہ کتوں کو ٹھکانے لگانے یا مارنے کی حکمت عملی بنائی گئی ہے اور اسی حکمت عملی کے تحت محکمہ ہیلتھ آوارہ کتوں کو تلف کر رہا ہے۔ پالیسی کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) سے موصولہ رپورٹ کے مطابق یکم جنوری 2020 سے لے کر 30 مارچ 2020 تک کتوں کے کاٹنے سے متاثرہ 1997 مریضوں کو ویکسین لگائی گئی جبکہ بعد ازاں بوجہ کرنا متذکرہ (ARV) Anti Rabies Vaccination سنٹر عارضی طور پر بند کر دیا گیا جس کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آوارہ کتوں کے کاٹنے سے ہونے والی اموات کی تعداد محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت آوارہ کتوں کا مکمل سدباب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی حکمت عملی کی بنیاد پر میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور، محکمہ ہیلتھ لاہور کے ساتھ مل کر روزانہ کتوں کو تلف کرنے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ بائی لاز کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7081: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیلڈ آفس نمبر 3، تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ککڑ پنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پنن وال تک 5 کلومیٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا روڈ 5 کلومیٹر میں صرف ڈیڑھ کلومیٹر بنادی گئی ہے اور بقایا ساڑھے 3 کلومیٹر روڈ ادھوری پڑی ہے جس سے علاقے والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت پنڈی بکھ تا پنن وال روڈ کب تک مکمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ کہ ضلع کونسل جہلم نے اس نام کی کوئی سکیم /روڈ نہ بنائی ہے ، مزید بر آں 1992 میں فیلڈ آفسز کا قیام نہ تھا۔

(ب) ضلع کونسل جہلم نے یہ روڈ نہ بنائی ہے بلکہ یہ روڈ W&C ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

(ج) مذکورہ بالا روڈ کی تعمیر کی تکمیل کے متعلق جواب متعلقہ محکمہ سے لیا جانا مناسب ہے۔

لاہور: ٹولنٹن مارکیٹ میں صفائی کے ناقص انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

***7202: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں واقع ٹولنٹن مارکیٹ میں صفائی کے انتظامات انتہائی ناقص ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مقام پر گندگی و غلاظت کے ڈھیر اور جانوروں کی باقیات وغیرہ نے ماحول کو انتہائی تعفن زدہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مارکیٹ جانوروں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) اس سوال کے برعکس یہ درست ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے ٹولنٹن مارکیٹ صفائی کی صورت حال کو برقرار رکھنے کے لئے چار CM30.8 مع ایک CM35 کو بڑا کنٹینر مذکورہ مارکیٹ میں رکھوائے ہوئے ہیں جو کہ روز مرہ کی بنیاد پر 2 دفعہ اٹھوائے جاتے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جواب الف میں واضح کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مینول سویپنگ کا سلسلہ بھی روزانہ کی بنیاد پر دھرایا جاتا ہے۔جو کو پانچ عدد سینٹری ورکرز بخوبی انجام دیتے ہیں۔جبکہ مقررہ وقت پر مشینری کے ذریعے ویسٹ کو مارکیٹ سے اٹھالیا جاتا ہے۔اس حوالے سے کام کرتے ہوئے ایل ڈبلیو ایم سی ورکرز مع مشینری تصاویر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) یہ سوال ایل ڈبلیو ایم سی ورک سکوپ میں نہیں آتا مناسب ہو گا کہ متعلقہ محکمہ سے جواب طلب کیا جائے۔

سرگودھا شہر میں پارکس اور ملازمین کی تعداد نیز اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7210: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرگودھا شہر میں کتنے پارک ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور اس ادارے کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہیں ان کا ماہانہ پٹرول کا کتنا خرچ ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کتنے پارک ہیں؟

(ج) ان پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالی و دیگر سٹاف ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کو پچھلے دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ بجٹ کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سرگودھا کے مطابق سرگودھا شہر میں 20 پارکس ہیں جن کی دیکھ بھال پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کر رہی ہے اور دیکھ بھال کے لئے عملہ کی تعداد 107 ہے۔
پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سرگودھا کے زیر استعمال 2 عدد گاڑیاں ہیں۔جن کی تفصیل ذیل میں ہے۔
1۔ گاڑی نمبری BKA - 4500 زیرِ استعمال ڈائریکٹر جنرل (پی ایچ اے)
2۔ گاڑی نمبری SGG - 8700 زیرِ استعمال ڈائریکٹر ایڈمن (پی ایچ اے)
ماہانہ پیٹرول کا استعمال 250 لیٹر سے 300 لیٹر فی گاڑی ہے۔

(ب) یونٹ بھیرہ کی حدود میں ایک عدد پارک ہے۔ جس کا نام گلشن اقبال پارک ہے۔ یونٹ بھلوال کی حدود میں دو عدد پارک ہیں جن کے نام شہید بریگیڈیر محمد افضل چیمہ چلڈرن پارک اور فیملی پارک بھلوال ہے۔

(ج) یونٹ بھیرہ میں مذکورہ پارک کی دیکھ بھال کے لئے ایک مالی اور تین خاکروب تعینات کئے گئے ہیں۔ یونٹ بھلوال میں مذکورہ پارکس کی دیکھ بھال کے لئے تین مالی اور تین چوکیدار تعینات کئے گئے ہیں۔

(د) یونٹ بھیرہ کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں پارک کی مد میں کوئی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ جب کہ یونٹ بھلوال کے مطابق PMSP پروگرام کے تحت 20-2019 میں میونسپل کمیٹی بھلوال کی طرف سے مبلغ 3 کروڑ 25 لاکھ روپے کی گرانٹ ملی تھی جس کے باقاعدہ ٹینڈر لگائے گئے اور کام بھی مکمل کیا جا چکا ہے۔

خوشاب: پی پی۔ 84 ایم سی مٹھہ ٹوانہ کی سڑکوں کے لئے فنڈز مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7285: **جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پی پی۔ 84 خوشاب ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑکوں کا نظام بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) کیا حکومت ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑکوں کو ٹھیک کرنے اور ریپئر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت بجٹ مالی سال 22-2021 میں ان سڑکوں کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہاں کے لوگوں کی شکایات کم ہو سکیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم سی مٹھہ ٹوانہ میں سڑک ناصر چوک تا BHU مٹھہ ٹوانہ تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! ادارہ ہذا ایم سی مٹھہ ٹوانہ سڑکوں کو ٹھیک کرنے اور ریپئر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) جی ہاں! ایم سی مٹھ ٹوانہ بجٹ مالی سال 22/2021 میں ان سڑکوں کے لئے فنڈ مختص ہے جس ضمن میں ورک آرڈر نمبر 293 مورخہ 16-03-2021 کو ٹھیکیدار محمد اسلم پرویز کو سڑک ناصر چوک تا BHU مٹھ ٹوانہ تک کا ٹھیکہ مبلغ 1 کروڑ روپے میں دیا جس میں ٹھیکیدار بوجہ ضمنی الیکشن حلقہ پی پی 84 مورخہ 30-05-2022 کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کے حکم کے مطابق کام روک دیا اور Price Veriation پر لاہور ہائی کورٹ میں W.P No 19425 of 2022 مورخہ 30-03-2022 کو رٹ دائر بھی کر رکھی ہے۔

تحصیل جڑانوالہ چک نمبر 61ر۔ب میں لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسری کے رقبہ پر بااثر افراد کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7287: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 61ر۔ب تحصیل جڑانوالہ میں لوکل گورنمنٹ کی ڈسپنسری کا کل رقبہ تین ایکڑ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کی عمارت مکمل طور پر گر چکی ہے اور ڈسپنسری کے رقبہ پر گاؤں کے بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے ان بااثر افراد کے نام وزیر قبضہ اراضی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ڈسپنسری کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے، ڈسپنسری کی چار دیواری اور عمارت کو دوبارہ تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ چک نمبر 61رب تحصیل جڑانوالہ میں موجود ڈسپنسری کا کل رقبہ فرد جمعبندی کے مطابق 17 کنال 7 مرلہ ہے۔ فرد کی کاپی تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسپنسری کی عمارت مکمل طور پر گر چکی ہے اور قبضہ کی بابت تحصیلدار صاحب جڑانوالہ کو تفصیل مہیا کرنے کے لئے چٹھی نمبری

TCJ/295/CO مورخہ 28.07.2021 کو ارسال کی جا چکی ہے جس کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسپنسری محکمہ صحت کے زیر کنٹرول ہے جس کی مزید تفصیلات متعلقہ محکمہ سے لی جانا مناسب ہے۔ محکمہ صحت کے مطالبہ پر صوبائی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ڈسپنسری کی عمارت تعمیر کرنے کا ذمہ دار ہے۔

میونسپل کارپوریشن بہاولنگر میں ریٹائرڈ اور وفات پا جانے والے ملازمین کی تعداد اور واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*7350: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی /کارپوریشن بہاولنگر میں سال 2019، 2020 اور 2021، میں کتنے ملازمین ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور کتنے ملازمین دوران سروس وفات پائے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تاریخ ریٹائرمنٹ اور تاریخ وفات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو پنشن، گریجویٹی سمیت تمام مراعات مل چکی ہیں جن کو مراعات مل چکی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع مراعات کی رقم کی تفصیل دی جائے اگر ان کو نقد رقم دی گئی ہے تو اس کی رسید اگر چیک دیئے گئے ہیں تو ان کے نمبرز مع بنک کا نام و بنک اکاؤنٹ نمبر بتائیں؟

(ج) جن ملازمین کو یہ سہولت فراہم نہ کی گئی ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں-ان کے نام، عہدہ۔ گریڈ بتائیں۔ نیز ان کو کب تک یہ مراعات فراہم کر دی جائیں گی۔ نیز ان کو یہ سہولت فراہم نہ کرنے والے ملازمین وافسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) تفصیل ریٹائرڈ ملازمین تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل واجبات مع بنک اکاؤنٹ نمبرز ملازمین تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ریٹائرڈ، دوران سروس وفات پا جانے والے ملازمین کو ادائیگی کی جا چکی ہے۔

میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے بجٹ اور ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***7363: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کا سال 21-2020 کا بجٹ کتنا تھا مد وار تفصیل فراہم کریں۔ کتنی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ کی گئی؟

(ب) اس سال کتنی رقم سیوریج اور واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنے ٹیوب ویل واٹر سپلائی کے لئے کہاں کہاں ہیں ان سے روزانہ کتنا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جاتا ہے کتنے مزید ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہے؟

(د) اس کمیٹی کے پاس کون کون سی مشینری ہے اس کی تفصیل مع اخراجات بتائیں؟

(ہ) اس کے ملازمین کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں اور کتنے اور کون کون سے ملازمین اس کمیٹی میں سالہا سال سے کام کر رہے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے سالانہ بجٹ 21-2020 اور خرچ کردہ رقم کی مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی میاں چنوں نے دوران سال 21-2020 میں کسی ترقیاتی منصوبے بابت فراہمی سیوریج لائن، واٹر سپلائی پر کوئی رقم خرچ نہ کی، البتہ شعبہ صفائی و واٹر سپلائی کے دیگر اخراجات کی تفصیل ذیل میں ہے:

تنخواہ شعبہ صفائی 81,65,3364

تنخواہ واٹر سپلائی 13,92,1668

مرمت و ہیکلز 9,09,989

ٹوٹل 96,48,50,221

(ج) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے صرف دو ٹیوب ویل برائے سیر اب کرنے گراسی پلاٹ میونسپل اسٹیڈیم، میونسپل چلڈرن پارک زیر استعمال ہیں اور باقی ٹیوب ویل مین سپلائی لائن نا قابل استعمال ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں واٹر سپلائی کی سپلائی لائن سال 1985 کو ڈالی گئی تھی جو اب مکمل طور پر ناکارہ ہو چکی ہے اس وجہ سے واٹر سپلائی کے ذریعے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم نہ کیا جارہا ہے البتہ لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے میونسپل کمیٹی میاں چنوں نے 16 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جو کہ عوام کو فری پینے کا پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے پاس شعبہ صفائی کے لئے مشینری کی تعداد مع اخراجات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے پاس 320 ملازمین ہیں جس میں سے 14 پوسٹیں خالی ہیں، ملازمین کا عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: پی پی۔ 65 میں پختہ سڑکوں کی تعداد اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***7365: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔65 میں کتنی اور کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تحت ہیں ان میں سے کتنی پختہ اور کتنی پختہ نہ ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ کی گئی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس رقم سے کون کون سی سڑک کو پختہ کیا گیا؟

(د) مزید سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی منڈی بہاؤالدین کی حدود میں تمام سڑکات پختہ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- نیو رسول روڈ	2- پرانا رسول روڈ	3- ریلوے روڈ	4- کچہری روڈ
5- پھالیہ روڈ	6- تھانہ روڈ	7- جیل روڈ	8- واسو روڈ
9- ڈاکخانہ روڈ	10- شہید انوالی روڈ	11- کمیٹی بازار روڈ	

(ب) ان سڑکات کی مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کوئی فنڈ استعمال نہ کیا گیا ہے۔ مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں سڑکات کی مرمت کے لئے 5,39,52,000/- روپے رکھے گئے۔

(ج) تعمیر و مرمت ریلوے روڈ از صدر گیٹ تا ٹیکسی اسٹینڈ چوک شہر منڈی بہاؤالدین اور تعمیر و مرمت عارف آباد روڈ مع کینال خدا بخش روڈ تا عارف آباد روڈ شہر منڈی بہاؤالدین پر 1,14,52,000/- روپے خرچ کئے گئے۔ تھانہ روڈ شہید انوالی روڈ، کمیٹی بازار روڈ پر 75,00,000/- روپے خرچ کئے گئے اس کے علاوہ واسو روڈ پر 2,50,00,000/- روپے کا کام مکمل ہو چکا ہے باقی کا کام جاری ہے۔

(د) باقی سڑکات کی مرمت کے لئے بجٹ مالی سال 23-2022 میں 4,00,00,000/- روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: مویشی منڈیوں کی تعداد اور موصولہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***7366: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مویشی منڈیوں کی تعداد کتنی اور یہ کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں ان مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات کی مد میں کتنی آمدن ہوئی اور ٹیکس کی مد سے کتنی آمدن جمع ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں صرف ایک مویشی منڈی ہے جو کہ کٹھیالہ شیخاں میں واقع ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ مویشی منڈی کے ٹھیکہ جات کی مد میں آمدن اور ٹیکس کی مد میں وصولی کی رقم کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی تحصیل کونسل سلانوالی اور پی پی۔ 79 کے چکوک میں بنائی گئی سکیموں پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7425: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی سلانوالی، تحصیل کونسل سلانوالی اور تحصیل کونسل سرگودھا نے پی پی۔ 79 کے کن چکوک میں کیا کام کروایا ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی کے فنڈز سے سلانوالی سٹی کی کس وارڈ میں کون کون سی سکیمیں بنائی گئی ہیں اور کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) ان تمام سکیموں پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی اور تحصیل کونسل سرگودھا و سلانوالی کے ایڈمنسٹریٹرز نے کس اختیار کے تحت رقم خرچ کی اور کتنی رقم ان سالوں میں خرچ کی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت ڈسٹرکٹ کونسل کی جگہ تحصیل کونسلز کا قیام معرض وجود میں آیا تھا تحصیل کونسل سلانوالی و سرگودھا نے سال 20-2019 میں 86 لاکھ 73 ہزار روپے کی سکیمیں لگائیں تھیں۔ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودہا مورخہ 17-10-2021 کو بحال ہوئی اور ڈسٹرکٹ کونسل سرگودہا نے کوئی سکیم نہ لگائی ہے کیونکہ لاہور ہائی کورٹ نے ترقیاتی کاموں پر جناب چیئرمین صاحبان کی اپیل کی وجہ سے پابندی لگا رکھی تھی۔

(ب) میونسپل کمیٹی کے فنڈز سے سلانوالی سٹی میں بنائی گئی سکیمیں اور خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل ذیل میں ہے:۔

نمبر شمار	سال	وارڈ	تعداد سکیم	خرچ کردہ رقم
1۔	2019-20	1 تا 9	23	16208286
2۔	2020-21	1,2,3,4,7,11	16	2421069
3۔	2021-22	1 تا 14	17	3394986
		میزان		20024341

(ج) ایک کروڑ 55 لاکھ روپے تحصیل کونسل سلانوالی نے خرچ کی تھی جبکہ میونسپل کمیٹی سلانوالی نے مبلغ 2 کروڑ 24 ہزار 3 صد 41 روپے خرچ کئے۔

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی اور تحصیل کونسلز سلانوالی و سرگودھا کے ایڈمنسٹریٹرز نے نوٹیفکیشن گورنمنٹ آف دی پنجاب لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈیپارٹمنٹ No .SO 9-2/2019(MC-Dev)(LG) مورخہ 06-10-2019 کے تحت منظوری دی تھی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وہاڑی: پی پی۔ 229 میں گندے پانی کے جوہڑ / تالاب کو ختم کرنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7448: **جناب محمد یوسف:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں گندے پانی کے کتنے جوہڑ تالاب موجود ہیں تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقامی لوگ ان تالاب کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں یا ارادہ ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔229 میں گندے پانی کے 14 عدد جوہڑ / تالاب موجود ہیں جو کہ چک نمبر ان 367,1,217,27,231,239,241,501EB, 413, 249, 215,245, 177,213 , 99 میں واقع ہیں۔

(ب) ان تالابوں میں سیوریج کا پانی جمع ہو جاتا ہے یہ پانی پینے اور جانوروں کو پلانے کے لئے استعمال نہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کھڑے پانی میں ڈسٹرکٹ کونسل وہاڑی اور محکمہ ہیلتھ کی جانب سے لاروا سائیڈنگ مچھروں کو مارنے کے لئے وقتاً فوقتاً سپرے بھی کی جا رہی ہے۔

(ج) ان تالابوں پر ڈسپوزل پمپس لگائے جانے کے لئے سروے کئے جا رہے ہیں۔ ڈویلپمنٹ فنڈز کو مد نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل درآمد کروا دیا جائے گا۔

جہلم: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے شروع کئے گئے منصوبہ جات، تخمینہ لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***7564: جناب ناصر محمود:** کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم کا پچھلے دوسالوں کا کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ سال کے دوران کون کون سے ترقیاتی منصوبے اس ضلع میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے شروع کئے ان کے تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) جو منصوبے مکمل ہو چکے ہیں، کیا ان کے مکمل ہونے اوران کے کام کے معیاری ہونے کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے یا اس محکمہ کے افسران نے کی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس منصوبہ میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت پائی گئی؟

(و) اس ناقص مٹیریل کے استعمال کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اوراس کے خلاف کیا کیا محکمانہ یا قانونی ایکشن ہوا ہے، تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی جہلم کا 21-2020 کا ترقیاتی بجٹ 96.67 ملین تھا۔
میونسپل کمیٹی جہلم کا 22-2021 کا ترقیاتی بجٹ 410 ملین تھا

(ب) میونسپل کمیٹی جہلم نے 21-2020 میں 115 ترقیاتی منصوبے / سکیمیں شروع کی گئیں جن کی تخمینہ لاگت 81.07 ملین تھی تاہم 22-2021 میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے 95 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(د) ان ترقیاتی منصوبوں کے مکمل ہونے اور معیاری ہونے کی تصدیق محکمہ کے افسران نے کی ہے۔

(ہ) کسی منصوبہ / سکیم میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی شکایت نہ موصول ہوئی ہے۔

(و) کسی منصوبہ / سکیم میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اس لئے کسی قسم کی محکمانہ کاروائی یا قانونی ایکشن نہ ہوا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

اوکاڑہ: چک فیض آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

1351:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-185 اوکاڑہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور کا زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ گاؤں میں مرد، بچے اور عورتیں ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے منشور میں انسانی بنیادی ضروریات مثلاً واٹر فلٹریشن پلانٹ وغیرہ کی سہولیات فراہم کرنا شامل ہے؟

(ج) سال 21-2020 میں پی پی-185 اوکاڑہ کے کتنے شہروں اور دیہات میں واٹر فلٹریشن کے پلانٹ لگائے گئے اوران پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واٹر فٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) چک فیض آباد نہر سہاگ پر واقع ہے اور پانی پینے کے قابل ہے لیکن اگر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاتا ہے تو زیادہ مناسب ہے اور حکومت پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پابندی اُٹھائے جانے کے بعد یہ سکیم ADP میں شامل کر دی جائے گی۔ حکم نامہ لاہور ہائی کورٹ مع چٹھی حکومت پنجاب تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت انسانی بنیادی ضرویات کی سہولیات فراہم کرنا چاہتی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے آبِ پاک اتھارٹی بھی قائم کر دی ہوئی ہے۔

(ج) سال21-2020 میں تحصیل کونسل دیپال پور حلقہ پی پی-185 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا جاسکا ہے۔

(د) جی ہاں! تحصیل کونسل دیپال پور چک فیض آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سکیم کو آئندہ مالی سال میں شامل کر لیا جائے گا۔

لاہور: یو سی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1353: ملک محمد وحید: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی 79 اور 94 لاہور میں تسلسل سے ناجائز تجاوزات کی بہت زیادہ بھرمار ہے؟

(ب) یکم اپریل 2021 سے اب تک سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس شہریوں کی جانب سے یو سی 79 اور 94 لاہور میں ناجائز تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان پر اب تک کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت یو سی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور کس پالیسی کے تحت خاتمہ کیا جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ یو سی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے۔ سیکرٹری سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔

(ب) سمن آباد زون آفس میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یکم اپریل سے اب تک کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔ سمن آباد زون کی انتظامیہ کسی بھی قسم کی ناجائز تجاوزات کی شکائت پر بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کرتی ہے۔ اور باقاعدہ روزانہ کی بنیاد پر ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔

(ج) سمن آباد زون انتظامیہ یو سی 79 اور 94 میں ناجائز تجاوزات کا مکمل خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ آئندہ ناجائز تجاوزات قائم نہ ہوں اور گورنمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں ناجائز تجاوزات کا خاتمہ یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ میں زرعی وسکنی جائیدادوں کا کمرشل جائیداد میں منتقلی فیس کے اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

1366:سید عثمان محمود : کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی2019 سے پہلے صوبہ کے بلدیاتی اداروں میں زرعی وسکنی جائیدادوں کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس کتنے فیصد تھی؟

(ب) یکم جولائی2019 سے آج تک کنورشن فیس کتنے فیصد مقرر کی گئی ہے نیز2017-18، 2018-19اور2019-20 کی آمدن کی سال وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ کنورشن فیس بڑھانے سے محکمہ کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ہے؟

(د) اگر جزو(ج) کا جواب درست ہے تو حکومت اس غیر ضروری اضافے کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جولائی2019 سے پہلے صوبے میں بلدیاتی اداروں کے لئے پنجاب لینڈ یوز رُولز2009 نافذالعمل تھے جو کہ 30.12.2020 تک لاگو رہے جس کے بعد مورخہ 31.12.2020کو حکومت پنجاب نے پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ)رُولز2020بذریعہ آفیشل گزٹ نوٹیفکیشن نافذ کئے۔ بمطابق پنجاب لینڈ یوز رُولز2009،رول نمبر(a) (1)60زرعی وسکنی کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق درج ذیل مقرر کی گئی تھی متعلقہ رولز کی کاپیاں تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق قیمت	کنورشن فیس
(1) دس لاکھ روپے سے کم	پانچ فیصد
(2) دس لاکھ روپے سے ایک کروڑ تک	دس فیصد
(3) ایک کروڑ سے اوپر	بیس فیصد

(ب) بمطابق پنجاب لینڈ یوز رُولز 2009، رول نمبر(a) (1)60 زرعی وسکنی کی کمرشل جائیداد میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل اور مندرجہ بالا شرح کے مطابق مقرر تھی۔ جبکہ بمطابق پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ)رُولز 2020، رول نمبر (a) (1)50 میں کنورشن فیس، جائیداد کی ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق کمرشل قیمت کا10 فیصد مقرر کی گئی ہے متعلقہ رولز تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2017-18،2018-19اور2019-20 کی آمدن کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدن
1-	2017-18	1،132،925،658/-
2-	2018-19	1,554,396,362/-
3-	2019-20	461,633,260/-

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ کنورشن فیس بڑھانے سے محکمہ کی آمدن میں کمی واقع ہوئی ہے۔نئے رُولز31.12.2020 کو نافذ ہوئے اور نئے رُولز نافذ ہونے سے پہلے اور بعد کی آمدن کی تفصیل / تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:-

رُولز نافذ ہونے سے پہلے 6 ماہ کی آمدن (21-2020جولائی تا دسمبر) -/2,64,89,78,223روپےرُولز نافذ ہونے کے بعد 6ماہ کی آمدن (21-2020جنوری تاجون)-/3,44,56,70,896روپے

(د) حکومت پنجاب / صوبائی کابینہ نے مورخہ 31.12.2020 کو پنجاب لوکل گورنمنٹس لینڈ یوز پلان (کلاسیفیکیشن، ری-کلاسیفیکیشن اینڈ ری-ڈویلپمنٹ)رُولز 2020بذریعہ آفیشل گزٹ نوٹیفکیشن نافذ کئے۔جس میں کنورشن فیس کو Rationalize کیا گیاجو کہ غیر ضروری نہ ہے بلکہ مناسب ہے۔

صوبہ بھر میں 96 ٹاؤن کمیٹیوں کو تحصیل کونسل میں ضم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1369: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے 30 ہزار سے کم آبادی والی 96 ٹاؤن کمیٹیز کو تحصیل کونسل میں ضم کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کی آبادیوں میں بسنے والی عوام کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑھ رہا ہے اور کئی میل کا سفر طے کر کے شہر یا دیگر بنائی گئی تحصیل کونسل تک آنا پڑتا ہے اور حکومت کو ان آبادیوں کو تحصیل کونسل میں ضم کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ صوبہ بھر کی درج بالا 96 ٹاؤن کمیٹیز آبادیوں میں بسنے والے لوگوں کو بہتر سہولیات اور مسائل کے بہترین حل اسی Status پر ٹاؤن کمیٹی / میونسپل کمیٹی کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے 30 ہزار سے کم آبادی والی 96 ٹاؤن کمیٹیوں کو ختم کر کے متعلقہ تحصیل کونسل میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ انتظامی اخراجات ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر کی آبادیوں میں بسنے والی عوام کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے، بلکہ ڈسٹرکٹ کونسل کو ختم کر کے تحصیل کونسلیں تشکیل دینے سے مالی و انتظامی اختیارات نچلی سطح پر منتقل ہوئے ہیں۔

(ج) جواب ہائے بالا نفی میں ہے۔ تاہم حکومت صوبہ بھر کی موجودہ ٹاؤن کمیٹیوں کو بمطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 بااختیار بنائے گی۔

اوکاڑہ: محمد نگر روڈ سے چک فیض آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1371: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محمد نگر روڈ سے چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سال 2021 میں مرمت کے لئے منظوری دی گئی مذکورہ سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی منظوری دی گئی مذکورہ سڑک کی مرمت کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیل اور منظور کردہ اتھارٹی اور PC-1 کا مکمل ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ سڑک کو بنے ہوئے کتنا عرصہ گزر گیا ہے اس وقت اس پرانی سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کیا تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آدھی سڑک کی مرمت کی گئی اور اس کے بعد ایک فرد واحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے سرکاری سولنگ کے اوپر پھتر ڈال کر اس کی چوڑائی کہیں سے بیس فٹ اور کہیں سے چالیس فٹ کر دی گئی پورے گاؤں کی سہولت کے لئے جو اصل پرانی سڑک تھی اس کو چھوڑ دیا گیا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اصل سڑک کی تعمیر و مرمت کرنے اور غیر قانونی طور پر مرمت کی مد میں نئی سڑک بنانے والے ٹھیکیدار / افسران واہل کاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محمد نگر روڈ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور سال 2021 میں مرمت کے لئے منظوری دی گئی۔

سڑک کی لمبائی:3337 rft سڑک کی چوڑائی:10rft

سڑک کی لمبائی:113 rft سڑک کی چوڑائی:18rft

مبلغ:-/4712700 روپے مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی منظوری دی گئی جس میں

سڑک کی لمبائی:3337 rft سڑک کی چوڑائی:10rft

سڑک کی لمبائی:113 rft سڑک کی چوڑائی:18rft

اور منظور کردہ اتھارٹی ایڈمنسٹریٹر تحصیل کونسل دیپالپور ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کو بنے ہوئے 4ماہ گزر گئے ہیں پرانی سڑک محکمہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے عرصہ تقریباً چودہ سال قبل تعمیر کی تھی۔ لہٰذا متعلقہ محکمہ سے جواب لیا جانا مناسب ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ آدھی سڑک مرمت کی گئی بلکہ گاؤں کی سہولت کے لئے مکمل سڑک مرمت کی گئی اور موقع پر سڑک کی چوڑائی 40فٹ ہے جو کہ بمطابق تخمینہ لاگت مرمت کی گئی۔

(ہ) مذکورہ سڑک بمطابق تخمینہ مرمت کی گئی اور کوئی غیر قانونی مرمت / نئی سڑک نہ بنائی گئی ہے، لہٰذا کارروائی کرنا مناسب نہ ہے۔

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور میں کمرشل پلازوں اور رہائشی کالونیوں کی قانونی اور غیر قانونی تعمیرات سے متعلقہ تفصیلات

1380: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2021 تک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تحصیل کونسل دیپالپور کی جانب سے کتنی کمرشل بلڈنگ کی تعمیر کی اجازت دی گئی اور مذکورہ عرصہ میں تحصیل کونسل دیپالپور نے اس مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل کونسل دیپالپور نے کتنی غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگ کے خلاف کیا کارروائی کی ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنے مالکان کے خلاف ایف آئی آر / یا دوسری کارروائی کی گئی غیر قانونی کمرشل بلڈنگ / پلازہ کے نام اور مالکان کے نام جرمانہ کی مد میں وصول کی گئی رقم اور کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران تحصیل کونسل دیپالپور کے (سی۔او) چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران افسران نے کسی بھی غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ / رہائشی کالونیوں کے خلاف کارروائی نہ کی ہے جس کی وجہ سے پوری تحصیل میں غیر قانونی کمرشل تعمیرات جاری ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران ان تمام غیر قانونی تعمیرات کنسٹرکشن اور غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کوئی انکوائری نہ کی گئی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان ذمہ داران چیف افسران واہلکاران جنہوں نے محکمہ ھذا کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ان کے خلاف اور غیر قانونی تعمیر کنندہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت بمطابق نوٹیفکیشن تحصیل کونسل 07-11-2019 کو معرضِ وجود میں آئی اس عرصہ میں 8 صنعتی یونٹ کی فائلیں موصول ہوئیں جس سے Rs 23500000/-: دو کروڑ پینتیس لاکھ روپے وصول کئے گئے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں 10 غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی اور ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں 9 غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل کونسل دیپالپور کے چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران آفیسران (انفورسمنٹ ونگ) نے غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئیں۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ تحصیل کونسل دیپالپور کے چیف آفیسر اور دوسرے ذمہ داران آفیسران (انفورسمنٹ ونگ) نے غیر قانونی تعمیر کردہ کمرشل بلڈنگز / پلازہ کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے ان سے مبلغ -/1,27500 روپے جرمانہ موصول کیا گیا ہے علاوہ ازیں غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو سیل کیا گیا، ان کی عمارتیں گرائی گئیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے اندراج کے لئے درخواستیں بھیجی گئیں۔

غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کرنے کی بابت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو اوکاڑہ بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP 861 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے اور محکمہ واپڈا کو بجلی نہ لگانے کی بابت دی چیف ایگزیکٹو ،لیسکو لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبری /CO/TC/DP/ 862 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے۔ سوئی گیس محکمہ کو گیس نہ لگانے کی بابت ریجنل منیجر SNGP ساہیوال بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 860 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے اور ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں /ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے دفاتر کو بھی سیل کیا گیا ہے، عمارتیں گرائی گئی ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کر کے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ ان کی خرید و فروخت ہر گز نہ کریں علاوہ ازیں مورخہ 21-7-2021 کو مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا لیٹرز کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چیف افسران و اہلکاران وغیرہ مختلف اوقات میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائیاں کرتے رہے ہیں اور محکمہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا ہے لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کی جانا مناسب نہ ہے۔

اوکاڑہ: تحصیل کونسل دیپالپور کی حدود میں غیر قانونی رہائشی کالونیوں سوسائٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

1381: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی حدود میں بے شمار غیر قانونی رہائشی کالونیاں بنائی جا رہی ہیں یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمیں بنائی گئی ان غیر قانونی کالونی / سوسائٹیوں کے نام مع رقبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کتنے چیف آفیسرز تعینات کے گئے ان کے نام، عہدہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیاں / ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کی گئی ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے مذکورہ عرصہ میں جو سکیمیں مذکورہ تحصیل کونسل کی حدود میں رجسٹرڈ ہوئیں ان کے نام اور وصول کردہ رقم کی تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ میں کسی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ میں جن افسران کو مذکورہ غیر قانونی سکیمیں / ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی اور انہوں نے یہ ذمہ داری پوری نہیں کی، حکومت ان افسران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک درج ذیل غیر قانونی سوسائیٹیز پائی گئی ہیں:

1۔ چوہدری عدیل احمد شایکہ روڈ سکھ پور رقبہ 6 ایکٹر

2۔ شریف اعجاز گارڈن اوکاڑہ روڈ چورستہ D/38 رقبہ 3 ایکٹر

3۔ طیبہ بلاک چونیاں روڈ شیر گڑھ رقبہ 6.5 ایکٹر

4۔ الخلیل سٹی موضع چک رتہ کھنہ رقبہ 5 ایکٹر

(ب) یکم جنوری 2019 سے 30 مئی 2021 تک تحصیل کونسل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل چیف آفیسر تعینات ہوئے ہیں۔

1۔ چوہدری محمد زاہد افضل چیف آفیسر

2۔ جاوید اقبال باجوہ چیف آفیسر

3۔ عمران اصغر سندھو چیف آفیسر

(ج) کالم الف میں درج شدہ سوسائیٹیز (لینڈ سب ڈویژن) کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کرنے کی بابت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو اوکاڑہ بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 861 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے محکمہ واپڈا کو بجلی نہ لگانے کی بابت دی چیف ایگزیکٹو، لیسکو لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 862 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے اور محکمہ سوئی گیس کو گیس نہ لگانے کی

بابت ریجنل مینجرSNGPساہیوال بذریعہ لیٹر نمبری CO/TC/DP/ 860 مورخہ 08-6-2021 کو تحریر کیا گیا ہے۔مندرجہ بالا لیٹرز کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں/ہاؤسنگ سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے دفاتر کو سیل کر دیا گیا ہے،عمارتیں گرائی گئیں ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کر کے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ اُن کی خرید وفروخت ہر گز نہ کریں علاوہ ازیں مورخہ 21-7-2021 کو مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اوران کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIRs کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں اور ان غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں/ہاؤسنگ سکیمیوں سے مبلغ -/4550000ریکوری وصول کی گئی۔آمدہ فائل "الجنت ولاز" پاکپتن روڈ اڈہ خیر پور کی بلڈنگ فیس TMA میں جمع ہے بقایا رقم مبلغ -/330000روپے تحصیل کونسل دیپال پور نے وصول کر کے اس سوسائٹی کو رجسٹرڈ کیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ان تمام غیر قانونی تعمیرات کنسٹرکشن کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے رجسٹریاں بین کروادی گئیں، محکمہ واپڈااور سوئی گیس کو لیٹر جاری کر دیئے تھے کہ ان غیر قانونی کمرشل بلڈنگز کو بجلی اور گیس ہر گز نہ لگائی جائے۔ان کے دفاتر کو سیل کر دیا گیا ہے،عمارتیں گرائی گئیں ہیں علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کر کے غیر قانونی کالونیوں کے بارے میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا کہ خرید وفروخت ہر گز نہ کریں اور اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اوران کے خلاف متعلقہ تھانہ میں FIR کے لئے استغاثہ جات بھیجے گئے ہیں۔

(ہ) ذمہ دار افسران انفورسمنٹ ونگ نے ان غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کی ہے اورافسران نے غیر قانونی تعمیرات کے متعلق اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی ہے۔

بہاولنگر: ہارون آباد میں 14-اگست 2021 کی پرچم کشائی کی تقریب کے اخراجات اور مہمانان خصوصی سے متعلقہ تفصیلات

1402: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 14-اگست 2021 کی جو سرکاری پرچم کشائی کی تقریب ہارون آباد میں منعقد ہوئی یہ کس کی جانب سے انعقاد کی گئی تھی اس آفیسر کا عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ب) اس تقریب پر کتنا پیسہ سرکاری خزانہ سے خرچ کیا گیا کس کس سلسلہ میں خرچ کیا گیا اس کی اجازت کس سے لی گئی؟

(ج) اس تقریب میں کون کون سے سرکاری ملازمین، عوامی نمائندے اور عوام الناس کو بطور مہمان بلایا گیا اس تقریب کا چیف Guest کون سی شخصیت تھی جس نے پرچم کشائی کی اس کا کسی عوامی نمائندہ سے تعلق بتائیں یا اس کا عوام کے لئے سوشل ورک بتائیں؟

(د) اس تقریب میں اگر کسی ایم پی اے / ایم این اے کو بلایا گیا تھا تو اس کا نام اور جس اسمبلی کا ممبر ہے اس کا حوالہ مع پی پی / این اے نمبر بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی ہارون آباد میں کی گئی پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی طرف سے کیا گیا جو کہ گریڈ-17 کے آفیسر ہیں۔ جن کا نام محمد طیب اور عہدہ اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی ہارون آباد ہے۔

(ب) پرچم کشائی کی اس تقریب پر میونسپل کمیٹی ہارون آباد کی طرف سے کوئی خرچہ نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) پرچم کشائی کی اس تقریب میں ملازمین میونسپل کمیٹی ہارون آباد / اساتذہ و طالب علم سکول ہائے نے شرکت کی، جس کے چیف گیسٹ اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر / میونسپل کمیٹی ہارون آباد تھے اور انہوں نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔

(د) تقریب میں کوئی بھی سیاسی شخصیت، ایم پی اے / ایم این اے کو مدعو نہیں کیا گیا۔

ننکانہ صاحب میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی سانگلہ ہل کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1403: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی سانگلہ ہل ضلع ننکانہ کو 20-2019 اور 21-2020 میں کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور کس کس مد میں فراہم کئے گئے اور کہاں خرچ ہوئے ٹاؤن کمیٹی کی اپنی آمدن کتنی ہے اور اس کے ذرائع کیا ہیں تفصیل کے ساتھ بتایا جائے؟

(ب) سانگلہ ہل شہر کی صفائی کی صورتحال کیا ہے اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل نے صفائی کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے شہر کے کس محلہ کا کب وزٹ کیا صفائی کی چیکنگ اور مانیٹرنگ کا کیا میکنزم ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شہر سانگلہ ہل میں ہر گلی محلہ میں گندگی کے بڑے بڑے ڈھیر ہیں، شہر میں تعفن پھیلا ہوا ہے اور گندگی کی وجہ سے شہر خطرناک بیماریوں کی زد میں ہے اور شہریوں کی شکایات پر بھی کوئی توجہ نہیں دی جاتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل اکثر میٹنگ میں ہی رہتے ہیں اور ان کی عدم توجہ کی وجہ سے شہر کی اکثر سڑکیں اور خاص طور پر محلہ اقبال پورہ کی گلیاں مکانات تعمیر کرنے والوں نے پچھلے کئی ماہ سے بند کر رکھی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں 20-2019 میں PMSP کے تحت مبلغ 5 کروڑ روپے کا فنڈز مہیا ہوا جو کہ بالترتیب 13 عدد سکیم ہائے بابت تعمیر و مرمت نالہ جات، نالیاں، سولنگ، تنصیب ڈسپوزل پمپ، چاردیواری قبرستان ہائے و سڑکات وغیرہ پر خرچ کئے گئے۔ اور 21-2020 میں کوئی بھی فنڈز موصول نہ ہوئے ہیں۔ جبکہ میونسپل کمیٹی کی اپنی سالانہ آمدن ٹیکس منتقلی جائیداد، کرایہ دکانات مبلغ 1.5 کروڑ روپے بنتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں محصولات کے عوض مبلغ 60.59 لاکھ ماہانہ ہوتی

ہے۔جو کہ تنخواہوں وپنشن گریجوٹیی، بل بجلی ہائے و تیل وغیرہ پر خرچ ہو جاتی ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل اندرون شہر میں سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں۔ سانگلہ ہل شہر میں صفائی کے نظام میں بہتری کے لئے اسسٹنٹ کمشنر اور سی ای او سانگلہ ہل ہمراہ سینٹری انچارج و سینٹری سپر وائزرز روزانہ کی بنیاد پر مختلف علاقوں کا وزٹ کرتے رہتے ہیں جس میں محلہ احمد آباد، بھلیر روڈ، اقبال پورہ، پرانا چھور، شریف پورہ وغیرہ شامل ہیں اور صفائی کے نظام میں مزید بہتری کے لئے سینٹری انچارج و سینٹری سپر وائزرز کو ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ صفائی کے حوالے سے ضلع بھر میں شہر سانگلہ ہل کافی بہتر ہے۔

(ج) جی، یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی گلی و محلہ میں کوئی گندگی کے ڈھیر نہ ہیں۔ کیونکہ روزانہ کی بنیاد پر گلی محلہ سے کوڑا کرکٹ نکال کر مین روڑ پر لگایا جاتا ہے اور پھر روزانہ کی بنیاد ٹریکٹر وٹرالیوں سے اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں سے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو اٹھایا جاتا ہے۔ اس ماہ بھی محلہ احمد آباد THQ روڈ اور گارڈن ٹاؤن، مڑھ بلوچاں روڈ محلہ اسلام پورہ، محلہ اقبال پورہ کالج روڈ وغیرہ سے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو اٹھایا گیا ہے۔ سٹیزن پورٹل و دیگر ذرائع سے بھی موصول ہونے والی شکایات کو فی الفور حل کی جارہی ہیں۔

(د) جی، یہ درست نہ ہے۔ اکثر میٹنگ جو کہ ضلع ننکانہ صاحب میں ہوتی ہیں۔ وہاں پر ہر دو آفیسرز جاتے ہیں۔ جبکہ سٹرکیں اور محلہ اقبال پورہ کی گلیاں مکانات تعمیر کرنے والوں نے ہرگز بند نہ کی ہوئی ہیں۔

ننکانہ صاحب میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں صفائی کے لئے بھرتی کردہ عملہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1404: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں شہر کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین ہیں آخری مرتبہ کب بھرتی کئے گئے تھے کیا موجودہ عملہ صفائی کی ضرورت کے مطابق پورا ہے یا کم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل شہر کی صفائی کے لئے بھرتی کئے گئے عملے میں نان مسلم کی بجائے مسلمان بھی بھرتی کئے گئے ہیں اور بھرتی کئے گئے ان مسلم ملازمین سے صفائی کا کام نہیں لیا جاتا؟

(ج) اگر مذکورہ بالا بات درست ہے تو اسسٹنٹ کمشنر یا سی ای او سانگلہ نے اس طرف کوئی توجہ دی اور ایکشن لیا تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں شہر کی صفائی کے لئے مستقل 42 عدد اور ڈیلی ویجز 37 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں۔ اور آخری مرتبہ 2011 میں بھرتی کی گئی۔ جو کہ صفائی کی ضرورت کے مطابق کم ہے۔ عنقریب آبادی کے تناسب سے خالی شدہ 88 عدد اسامیوں پر بمطابق ہدایات گورنمنٹ نان مسلم سٹاف کی بھرتی کر کے یہ کمی پوری کر دی جائے گی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل شہر کی صفائی کے لئے بھرتی کئے گئے عملہ میں نان مسلم ملازمین کے ساتھ مستقل و ڈیلی ویجز 25 مسلم ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں البتہ یہ درست نہ ہے کہ ان مسلم ملازمین سے صفائی کا کام نہیں لیا جاتا۔ کیونکہ مسلم ملازمین ڈسپوزل ورکس ہائے، پارکس ہائے، ڈیوائیڈز روڑز ہائے و دیگر ایمرجنسی ڈیوٹیز صفائی و ستھرائی سرانجام دے رہے ہیں اور صفائی و ستھرائی میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ تاہم کچھ مسلم ملازمین کے خلاف صفائی ستھرائی میں غفلت پر تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ کچھ مسلم ملازمین کے خلاف صفائی ستھرائی میں غفلت پر چیف آفیسر سانگلہ ہل کی طرف سے تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: میٹروپولیٹن کارپوریشن میں پٹرول اور ڈیزل کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1406: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمشنر ساہیوال نے میٹروپولٹین کارپوریشن ساہیوال میں پٹرول / ڈیزل کے درست اخراجات لگانے اور اس مد میں خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کے لئے کمیٹی بنائی تھی یہ کمیٹی کن کن افسران پر مشتمل تھی۔

(ب) اس کمیٹی میں شامل افسران کا تعلق کس کس محکمہ اور ادارہ سے ہے؟

(ج) ان افسران نے اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے تو اس رپورٹ کی نقل فراہم کریں؟

(د) اس کارپوریشن کا سال 21-2020 اور 22-2021 کا پٹرول / ڈیزل کا بجٹ کتنا کتنا تھا اور کتنا کتنا خرچ کیا گیا؟

(ہ) اگر اس مد میں کوئی بے قاعدگی پائی گئی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کہ درج ذیل افسران پر مشتمل تھی:

1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر، لوکل گورنمنٹ ساہیوال

2۔ میونسپل آفیسر (فنانس) ایم-سی ساہیوال

(ب) کمیٹی میں شامل افسران کا تعلق لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال اور میونسپل کارپوریشن، ساہیوال سے ہے۔

(ج) کمیٹی کی مرتب کردہ رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بجٹ سال برائے 21-2020 مشینری شعبہ صفائی

-/6,00,80,000 روپے بجٹ

-/5,27,84,265 روپے خرچ

بجٹ سال برائے 22-2021 مشینری شعبہ صفائی

-/5,41,00,000 روپے بجٹ

-/1,39,31,454 روپے خرچ مورخہ 17-10-2021 تک

(ہ) کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے انکوائری رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں متعلقین کو عملدرآمد کرنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 154 میں میٹروپولیٹین کارپوریشن کی طرف سے منصوبوں پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1411: چودھری اختر علی: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 میں میونسپل کارپوریشن / میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی ہے ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اوران پر جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل دی جائے کیا یہ منصوبہ جات مکمل ہوگئے ہیں کتنے منصوبہ جات پر کام جاری ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات پر کب کام شروع ہوا تھا کب ختم ہونا تھا؟

(ج) ان منصوبہ جات کی چیکنگ تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے اگر ہاں تو ان تھرڈ پارٹیوں کے نام مع منصوبہ کی تفصیل دی جائے اوران کی رپورٹس بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے مالی سال 21-2020 کے دوران پی پی 154 میں کسی منصوبہ جات پر کام نہ کیا ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔ لاہور ہائی کورٹ نے ترقیاتی کاموں پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ جس کی بناء پر ترقیاتی منصوبہ جات پر کام نہ کیا گیا۔ حکم عدالت عالیہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: میجر جمیل شہید روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1417: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے علاقہ شالامار زون میں میجر جمیل شہید روڈ پر (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) انکروچمنٹ / ناجائز تجاوزات (کچی و پکی تجاوزات / تھڑے وغیرہ) دونوں اطراف بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین روڈ (میجر جمیل شہید روڈ) پر ناجائز تجاوزات کی وجہ سے نا صرف ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے بلکہ پیدل چلنے والے راہ گیروں کا چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن/زون انتظامیہ اپنے فرائض سے غفلت برت رہی ہے اور مذکورہ بالا تجاوزات کے خاتمے اور تدارک کے لئے خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا تجاوزات / انکروچز سے زون انتظامیہ منتھلی وصول کرتی ہے جس کی وجہ سے تجاوزات کے خلاف کوئی مؤثر آپریشن نہیں کیا جاتا ہے؟

(ہ) اگر مذکورہ بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مذکورہ بالا تجاوزات کے خاتمے اور مستقل حل وفالواپ کے لئے کیا حکمت عملی رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ میجر جمیل شہید روڈ (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) پر رہائشیوں نے اپنے گھروں کے سامنے تھڑے اور دکانداروں نے اپنی دکانوں کے سامنے کاؤنٹر لگا کر تجاوزات قائم کر رکھی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ روڈ تنگ ہونے کی وجہ سے اور عارضی تجاوزات کی وجہ سے بعض اوقات ٹریفک کی روانی میں خلل پڑتا ہے۔

(ج) میجر جمیل شہید روڈ (جی ٹی روڈ تا افتخار پارک مکہ چوک) پر موجود عارضی و پختہ تجاوزات کے خلاف مورخہ 09-10-2021 کو شالامار زون کی جانب سے گرینڈ آپریشن کیا گیا جس میں عملہ شالامار زون کے ساتھ، واہگہ زون، عزیز بھٹی زون اور عملہ پولیس نے بھی حصہ لیا تھا، دوران آپریشن 55 سے زائد پختہ تھڑا جات کو مسمار کیا گیا، مالی سال 22-2021 کے دوران پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت مذکورہ روڈ پر تجاوز کنندگان کو انفورسمنٹ کی مد میں -/30,000 روپے کے جرمانہ ٹکٹ جاری کئے گئے۔

(د) جی، یہ درست نہ ہے اور نہ ہی ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ جز (ج) کے مطابق مورخہ 09.10.2021 کو تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا ہے۔

(ہ) عملہ ریگولیشن شالامار زون , زونل آفیسر (ریگولیشن) کی سربراہی میں مورخہ 09-10-2021 کے بعد میجر جمیل شہید روڈ کا فالو اپ جاری ہے اور تجاوزات کے خاتمہ کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔

شیخوپورہ شرقپور شریف میونسپل کمیٹی کے بجٹ نیز منصوبہ جات پر خرچ کردہ رقوم سے متعلقہ تفصیلات

1457: جناب محمود الحق: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شرقپور شریف میونسپل کمیٹی (شیخوپورہ) کا مالی سال 20-2019 -21-2020 اور 22-2021 کا بجٹ مدوار کتنا تھا کتنی رقم ان سالوں کے دوران پنجاب حکومت سے موصول ہوئی تھی؟

(ب) ان تین سالوں کے دوران کتنی رقم اس قصبہ / شہر کی سڑکوں، تالیوں، سولنگ اور سیوریج کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم بلال پارک بڑا اڈا لاریاں کے علاقہ جات میں سولنگ سیوریج، نالیوں اور سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی گئی ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت مع ٹھیکیداران کے نام و پتا جات بتائیں؟

(د) اگر ان تین سالوں کے دوران بلال پارک بڑا اڈا لاریاں میں کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے دوران میونسپل کمیٹی شرقپور شریف کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 20-2019، 21-2020 اور 22-2021 کے دوران میونسپل کمیٹی شرقپور شریف کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) چونکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں حکومت کی جانب سے کوئی بھی ترقیاتی گرانٹ نہ وصول ہوئی لہٰذا کوئی بھی منصوبہ جات شروع نہ کیا جاسکا۔

لاہور سمیت صوبہ بھر میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز ختم کرانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1465: محترمہ ربیعہ نصرت: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور سمیت صوبہ بھر میں غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز کی بھرمار ہے کیاغیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز انتظامیہ اور ٹریفک پولیس کی ملی بھگت سے بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کی اہم شاہراہوں میکلوڈ روڈ، سر کلر روڈ، گڑھی شاہو، ایجرٹن روڈ، داتا دربار، ہال روڈ، انارکلی اور ٹاؤن شپ سمیت دیگر جگہوں پر غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز شہریوں کے لئے پریشانی کا سبب بن گئے ہیں منٹوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے ٹریفک کی روانی ان کی وجہ سے انتہائی سست ہے؟

(ج) حکومت نے ان غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز کو ختم کرانے کے لئے کیااقدامات اٹھائے ہیں غیر قانونی پارکنگ مافیا کے خلاف کب کیاکارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت لاہور سمیت صوبہ بھر سے غیر قانونی پارکنگ اسٹینڈز ختم کرنے اور اس میں غفلت برتنے والے ذمہ داران اہلکاران وافسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک نہیں تووجوہات بیان کریں؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے کہ لاہور میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز پائے جاتے ہیں، انفورسمنٹ انسپکٹرز میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2021 کے سیکشن(2) 172، شیڈول نمبر 8 کی ذیلی شِق 16 کے تحت کارروائی کرتے ہیں۔ بلدیہ عظمیٰ لاہور کی انتظامیہ کسی بھی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ بنانے میں ملوث نہ ہے۔

(ب) میکلوڈ روڈ، سر کلر روڈ، گڑھی شاہو، ایجرٹن روڈ، ہال روڈ، انارکلی اور ٹاؤن شپ میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز نہ ہیں تاہم عوام الناس سڑک پر گاڑیاں کھڑی کر دیتے ہیں جو کہ

ٹریفک پولیس کی مدد سے ہٹا کر ٹریفک کی روانی کو بر قرار رکھا جاتا ہے۔ نیز داتا دربار کار پارکنگ سٹینڈ محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی ہے۔

(ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2021 کے سیکشن 172 کے پارٹ (ii) شیڈول 8th کی شق 16 میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف کارروائی کا طریقہ وضع کیا گیا ہے اور محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور گورنمنٹ کے مروجہ قوانین کے تحت ان غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف بلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔ بلدیہ عظمیٰ لاہور کے ملازمین کے خلاف رپورٹ موصول ہونے کی صورت میں تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں پنجاب حکومت وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتی رہتی ہے جن کے مطابق پبلک روڈز وغیرہ پر غیر قانونی تجاوزات / پارکنگ کے خلاف کاروایاں عمل میں لائی جاتی رہتی ہیں۔ چٹھی حکومتی ہدایات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور چائنہ سکیم گجر پورہ میں مویشی مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1471: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے شالامار زون کے مختلف علاقہ جات بالخصوص چائنہ سکیم گجر پورہ میں مویشیوں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مویشی مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے معمولی سا جرمانہ کر کے سب اچھا کی رپورٹ دی جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حویلی مالکان کی بلدیہ عظمیٰ لاہور کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ساز باز ہے جس کی وجہ سے ان کے خلاف مکمل قانونی کارروائی / انخلا کروانے سے گریزاں ہے اس بابت حکومت کارروائی کرے گی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید):

(الف) درست نہ ہے بلکہ چائینہ سکیم گجر پورہ کا علاقہ رنگ روڈ کے قریب واقع ہے جس کی وجہ سے اکثر اوقات مویشی مالکان اپنے مویشی شہری حدود (چائینہ سکیم گجر پورہ) کے علاقہ میں واقع اپنی حویلیوں میں رات کے وقت لے آتے ہیں جس کی اطلاع ملتے ہی ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ شالامار زون میں کوئی کیٹل پاونڈ موجود نہ ہے جس کی وجہ سے جانوروں کو گرفت میں نہ لیا جاسکتا ہے۔ دوران انخلاء مویشیاں آپریشن مویشیوں کو شہری حدود سے باہر نکال دیا جاتا ہے اور ان کے مالکان کو بھاری جرمانے عائد کئے جاتے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ چائینہ سکیم گجر پورہ کے علاقہ میں انخلاء مویشیاں کے سلسلہ میں مویشی مالکان کو مارچ 2022 سے اب تک مبلغ -/1,34,000 روپے جرمانہ کیا جاچکا ہے۔ انخلاء مویشیاں کے سلسلہ میں کی جانے والی کارروائی کی تصاویر مع رسیدات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک دو گزارشات کرنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دونوں کو موقع دیتے ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی اور اس ہاؤس کی وساطت سے کل کا الیکشن جیتنے پر پی ٹی آئی اور اس جماعت کے چیئرمین جناب عمران خان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل کا الیکشن نہ صرف ایک الیکشن تھا بلکہ یہ تین صوبوں میں ریفرنڈم تھا اور میں چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ تمام طاقتوں نے مل کر جن میں 14 جماعتوں، الیکشن کمیشن اور ان کے پسندیدہ لوگوں نے مل کر ایک شخص کے خلاف الیکشن لڑا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک کپتان اور چیئرمین نے اپنی پوری ٹیم کو فتح سے ہمکنار کروایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس امپورٹڈ حکومت نے ایک امپورٹڈ فنانس منسٹر بلایا جس نے آتے ہی کہا کہ جیسے ہی ملک میں قدم رکھا اور "ڈالر" لرزنے لگ گیا ہے لیکن تھوڑی دیر کے لئے لرزا اور پھر ڈالر کھڑا ہو گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اُن فلیٹوں میں رہ کر جس کا ابھی تک انکار کرتے ہیں اور اس کی "منی ٹریل" نہیں دیتے اور وہاں رہ کر یہ تحریکیں چلاتے ہیں جو کہ تمام ناکام ہوتی ہیں تو اب یہ اس بات کو چھوڑ دیں اور تمام لوگ collective wisdom کے ساتھ اپنا ووٹ دیں اور جسے بھی مینڈیٹ ملے وہ اپنی حکومت بنائے۔ اب فنانس منسٹر صاحب اس قسم کے دعوے کر رہے ہیں تو اسی طرح مہنگائی بڑھ رہی ہے "باتیں کروڑوں کی اور دکان پکوڑوں کی"۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس فتح کے بعد اور اس ریفرنڈم کے بعد کسی قسم کی لیت و لعل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس ہاؤس کی طرف سے میں اپنی جماعت کے چیئرمین اور کپتان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال فاروق تارڑ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں چودھری ظہیر الدین کی بات میں صرف ایک پوائنٹ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل چیئرمین پی ٹی آئی عمران خان صاحب نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے، وہ واحد پاکستانی سیاست دان ہیں جو بیک وقت 6 سیٹوں پر کامیاب ہوئے ہیں جو کہ ایک تاریخ ساز واقعہ ہے اور پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ ان کا نام یاد رکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بلال فاروق تارڑ صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین کے پوائنٹ آف آرڈر پر respond دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! respond کس بات پر دینا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپس میں مکالمہ نہ کریں۔ پہلے بلال فاروق تارڑ صاحب بات کر لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پہلے سندھو صاحب اپنی بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے پہلے انہیں موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال فاروق تارڑ صاحب! آپ نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کرنی؟

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ، کل پاکستان کی تاریخ رقم کی گئی ہے جس طرح سے منسٹر صاحبان نے credit پیش کیا تو میں دوبارہ سے جناب عمران خان صاحب کو credit پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے امریکی صدر جو بائیڈن کو "shut up call " دی کیونکہ امریکی صدر نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں جو غیر ذمہ دارانہ بیان دیا ہے تو اس کے خلاف عمران خان صاحب نے "shut up call" دی ہے جبکہ میں وفاقی حکومت کو کہتا ہوں کہ وہ بھی دلیری کا مظاہرہ کرے اور جس طرح سے میاں شہباز شریف نے ان کے اس الزام کا جواب دیا ہے وہ پوری قوم کے لئے شرم ناک ہے جبکہ خان صاحب نے جس دلیری کے ساتھ جو بائیڈن کے الزامات کا جواب دیا ہے جسے پوری دنیا میں سنا گیا ہے کہ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے اور پاکستان کے ایٹمی اثاثے محفوظ ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان نے ہر موقع پر ذمہ دارانہ سٹیٹ کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ انڈیا کے جو lapses ہوئے ہیں وہ پوری دنیا نے دیکھے ہیں اس لئے میں عمران خان صاحب کو credit پیش کرتا ہوں کہ ایک بار پھر انہوں نے قوم کے وقار کو بڑھایا ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تارڑ صاحب! ہم نے آپ کو پورا موقع دیا ہے لیکن آپ نے بات ہی نہیں کی۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! آپ one sided باتیں سُن رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے ابھی جو بات پوائنٹ آف آرڈر پر کی ہے یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے اور میری تجویز ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب ایک resolution لانا چاہتے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اس کی اجازت دیں اور میرے خیال میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہونی چاہئے کیونکہ یہ پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے۔ جو بائیڈن کا بیان کوئی معمولی بات نہیں ہے اور ہم اس پر ایک قرارداد لانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات جناب علی افضل ساہی صاحب قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): شکریہ، جناب سپیکر!

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایوان میں امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید مذمت اور امریکی حکومت سے معافی کا مطالبہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اور اس بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا جوہری کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا ہے۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی

مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اگر اس قرارداد میں سے دو الفاظ نکال دیئے جائیں تو ہم اس کی غیر مشروط حمایت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم، ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اس بارے میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا جوہری Command and Control System دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے

بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں
وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہماری بات سنی جائے اور اس قرارداد میں سے امپورٹڈ حکومت کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات نہیں سنتے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو بعد میں بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" پنجاب کا یہ ایوان امریکی صدر جو بائیڈن کی پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ہرزہ سرائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاکستان دنیا کے سات بڑے ایٹمی ملکوں میں سے ایک اہم، ذمہ دار اور واحد اسلامی ایٹمی ریاست ہے۔ پاکستان کے جوہری ہتھیار محفوظ ہاتھوں میں ہیں اس بارے میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا جوہری Command and Control System دنیا کے محفوظ ترین systems میں سے ایک ہے جس کا اقرار ساری دنیا کرتی ہے۔ پاکستان اپنے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتا ہے۔ امریکہ جو کہ خود دنیا بھر میں جنگوں میں ملوث رہا ہے اور انسانی تاریخ میں واحد ملک ہے جس نے نہتے civilians پر ایک نہیں بلکہ دو بار ایٹمی حملہ کیا۔ پاکستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے اور امریکی صدر کے اس بیان کو پاکستان کی آزادی اور خود مختاری پر حملہ تصور کرتا ہے۔ امریکی صدر کے اس بیان سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی ہے کہ امپورٹڈ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور پر نالائقی اور ناکامی سے دوچار ہے۔ لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی صدر کے

بیان کا سخت نوٹس لیتے ہوئے امریکی حکومت سے اس بارے میں
وضاحت طلب کی جائے اور معافی کا مطالبہ کیا جائے۔"
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے آپ دونوں میں سے کس نے بات کرنی ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم ان کی بات پر اتفاق کرتے ہیں لیکن قرارداد میں سے امپورٹڈ کے لفظ کو حذف کیا جائے کیونکہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے 28۔ مئی 1998 کو اللہ کے فضل و کرم سے اس ملک کو ایک ایٹمی قوت بنایا اور آج یہ امپورٹڈ کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان الفاظ کو ختم کریں پھر ہم اس قرارداد کی پوری طرح حمایت کریں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں رانا صاحب کا بڑا احترام ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ امپورٹڈ کا لفظ حذف کیا جائے۔ انہوں نے میاں نواز شریف صاحب کا ذکر کیا ہے ہمیں ان کا بھی بڑا احترام ہے لیکن جو شخص مفرور ہو، سزا یافتہ ہو اس کو سیشن میں refer نہیں کیا جا سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! امریکی صدر کا بیان انتہائی افسوس ناک ہے جس کو سن کر ہر پاکستانی کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ جو Nuclear Security Index ہے یہ میں پوری دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا اس میں 19 واں نمبر ہے۔ یہ بات قابل

ذکر ہے کہ بھارت کا اس میں 20واں نمبر ہے اور خود امریکہ کا 9واں نمبر ہے۔ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ امریکہ دنیا کا واحد ملک ہے جس نے nuclear weapons use کئے اور ناگاساکی اور ہیروشیما میں ایک ظلم و بربریت کی داستان رقم کی جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ امریکہ کے لئے خود سوچنے کی بات ہے، اپنے گریبان میں جھانکنے کی بات ہے اور امریکہ کو خود introspection کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی ایک خطرناک قوم ہے۔ بالکل ہم ایک خطرناک قوم ہیں کیونکہ الحمدللہ پاکستانی حضور ﷺ کی ناموس کا پہرا دیتے ہیں، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگ قال قال رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگاتے ہیں، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ، ہم اِس لئے خطرناک قوم ہیں کہ ہم لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، اللہ سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ کے سامنے جھکنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ جس طرح خان صاحب نے اِس پوری قوم کو جگایا اور ہم نے ایک واضح پیغام دیا، ہم لوگوں نے ڈنکے کی چوٹ پر امریکی غلامی سے انکار کیا اور امریکہ کو ایک واضح اور شفاف پیغام دیا کہ اب پاکستان کے فیصلے پاکستانی کریں گے۔ اب پاکستان کے فیصلے پاکستان میں ہوں گے، پاکستان کے فیصلے پاکستانی پارلیمان میں ہوں گے، پاکستان کے فیصلے پاکستانی عدالتوں میں ہوں گے اور پاکستان کے فیصلے آئی ایم ایف یا یورپی یونین نہیں کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو سارا episode ہوا اس کو اس زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہ Cipher Conspiracy کا تسلسل ہے۔ آپ نے، اِس مقدس ایوان نے اور پورے پاکستان نے دیکھا کہ کس طرح سے elected government کا تختہ الٹا گیا، کس طرح سے حکومت کو destabilize کیا گیا اور پھر ایک امپورٹڈ سرکار نافذ کی گئی۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جب وہ امپورٹڈ سرکار نافذ کی گئی اس کے بعد امریکی صدر کی طرف سے اس طرح کا بیان آنا اور پھر ہماری وفاقی حکومت کی طرف سے مکمل خاموشی اختیار کرنا ایک مجرمانہ غفلت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس طرح ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے بیان دیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہوں نے امریکی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔

اکبر نے سنا ہے اہل غیرت سے یہی
جینا ذلت سے ہو تو مرنا اچھا

یہ شعر وہ ہے جسے PDM کے رہنما پڑھتے رہے ہیں لیکن کاش کوئی اس پر عمل کرنے والا بھی ہوتا۔ جو کل کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ eye opener ہے، پاکستانی عوام نے اس امپورٹڈ حکومت کو اُن کی کارکردگی پر آئینہ دکھایا ہے اور اپنے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جس طرح چودھری ظہیر الدین صاحب نے بات کی کہ یہ ایک ریفرنڈم ہے کیونکہ عوام یہ سمجھ چکی ہے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ ان کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ ان کے جذبات کی ترجمانی نہیں کر سکتے، عوام یہ جان چکی ہے کہ یہ امپورٹڈ سرکار امریکہ کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس دعا، امید اور یقین کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ:

وہ سنگ گراں جو حائل ہے رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم راہ وفا کے راہرو ہیں منزل پہ ہی جاکر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خون میں نہا کر دم لیں گے
اربابِ حکومت سے کہہ دو یہ عزم کیا ہے ہم سب نے
جو حق کے مقابل آئے گا ہم اس کو مٹا کر دم لیں گے
یہ امپورٹڈ سرکار بھلا کیا خاک ڈرائے گی ہم کو
ہم راہ وفا کے راہرو ہیں منزل پہ ہی جاکر دم لیں گے
اِس دیس کے ذرے ذرے کو ہم اپنے خون سے سینچیں گے
اللہ کی قسم اِس دھرتی کو گلزار بناکر دم لیں گے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محترم ساہی صاحب نے انتہائی اہم باتیں کی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ کو کبھی بھی مسخ نہیں کرنا چاہیئے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے ذریعے ایٹم بم کی بنیاد رکھی تھی اور مجھے شرم آرہی ہے کہ آج اُن کو، وہ کہتے ہیں کہ:

اکثر دھوکا دے جاندے نیں شکلوں ویکھے جاچے لوگ
سانوں آکے راہواں دسن اپنے گھروں گواچے لوگ

28 ۔مئی 1998 کو میاں نواز شریف نے 6 دھماکے کرکے بتایا تھا کہ یہ قوم زندہ قوم ہے۔ راجہ بشارت صاحب سے مجھے یہ ہرگز توقع نہیں تھی میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ وہ بڑے عقلمند ہیں شاید میری غلط فہمی دور ہو رہی ہے۔ میری ان سے ذاتی گزارش ہے کہ ان کو چاہیئے کہ وہ امپورٹڈ والی بات نہ کریں آپ کی کیبنٹ میں 19 لوگ imported ministers تھے اور اگر آپ سزاؤں کی بات کریں گے تو اِن کے لیڈر کو تو امریکہ سے سزا ہوئی ہے، کیا آپ کو اس بات کا پتا ہے؟ میرے پاس تو judgment ہے اور اُن کو ایک بچی کے جرم میں سزا ہوئی ہے جب اس کا DNA ٹیسٹ ہوا تھا۔ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، آپ کو شرم آنی چاہیئے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔ اُس کو تو Tyrian کی وجہ سے سزا ہوئی ہے اور میاں نواز شریف پاکستانی شہری ہے اس لئے آپ ایسی بات ہرگز نہ کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب عمر تنویر بٹ!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں نے جناب خلیل طاہر سندھو کی جو گفتگو سنی ہے یہ اس پارلیمنٹ کے تقدس کے against تھی لیکن چونکہ میں اس کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں تو جواب میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس ایوان کے floor پر کسی کے گیراج کی سٹوری اور چار مہینے کی سٹوری بتانا شروع کر دیں، ہماری تربیت ایسی نہیں ہے کہ ہم اس طرح کے فضول الزامات لگائیں۔ انہوں نے 1998 کے ایٹمی دھماکوں کی بات کی اور جس ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کی شخصیت کا ذکر کیا تو اُنہوں نے ہی اپنی کتاب میں لکھا کہ میں نواز شریف صاحب کے بارے میں یہ جانتا ہوں کہ وہ دھماکے کرنے پر agree نہیں تھے، جب یہ بٹن دبا دیا گیا اور دھماکے کر دیئے گئے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: اُنہوں نے قطعاً ایسے نہیں کہا۔۔۔

جناب عمر تنویر: سندھو صاحب! یہ ریکارڈ کا حصہ ہے اور یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ جب آپ نے امریکہ کے سامنے اِسی طرح جس طرح اِس دفعہ آپ نے گھٹنے ٹیکے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, cross talk. آپ سن لیں۔

جناب عمر تنویر: اس طرح آپ نے اُس وقت بھی گھٹنے ٹیکے کہ ہم یہ ایٹمی دھماکے نہیں کریں گے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان میں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا تو آپ کسی کے کردار کے بارے میں بات نہ کریں کیونکہ آپ کے اوپر اس سے زیادہ کیچڑ اُچھلے گا۔ ہماری یہ تربیت نہیں لیکن یہ مت سمجھیں کہ ہم کمزور ہیں، ہمارے پاس زبان بھی موجود ہے اور ہم جواب بھی دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم اپنے ایجنڈے کو آگے لے کر چلتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو موقع دیا ہے بلکہ میں نے سب کو ایک ایک بار موقع دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اب ہم آگے چلیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر بات کی ہے تو میں صرف ایک بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر قدیر خان نے کہیں پر یہ بات لکھی ہے تو یہ لے آئیں میں resign کروں گا یا یہ resign کریں گے۔۔۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! چونکہ جناب خلیل طاہر سندھو صاحب نے ایک شعر پڑا تو میں زیادہ اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ انہوں نے میری تقریر تو

سنی نہیں کیونکہ میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کی، نہ میں نے ایٹمی دھماکوں کو dispute کیا اور نہ ہی میں نے میاں صاحب کے بارے میں کوئی بات کی لیکن ایک پنجابی کا شعر پڑھا تو میں ایک شعر جناب خلیل طاہر سندھو کے بارے میں بھی پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

جھوٹ دا سودا ہتھو ہتھ
سچ دا گاہک ٹاواں ٹاواں
شکلوں سارے بندے لگدے
وچوں بندہ ٹاواں ٹاواں
(نعرہ ہائے تحسین)

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ایجنڈے کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ جناب ظہیر عباس کھوکھر صاحب! میں نے آپ کو پورا موقع دیا، جو وقت تھوڑا بچا تھا اس میں، میں نے آپ کو پورا موقع دیا تاکہ ہاؤس میں تھوڑی debate ہو جائے۔ اگر end پر وقت بچا تو آپ کو دوبارہ سے accommodate کیا جائے گا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ Call Attention Notices take up کر لئے جائیں کیونکہ وقت کی کمی ہے اور ایجنڈا زیادہ ہے تاکہ آج کا ایجنڈا مکمل کر لیں۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! آپ نے پھر میرا point of view ضرور لینا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کا point of view لے لوں گا بلکہ ضرور لوں گا پہلے ہم اس ایجنڈے کو مکمل کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1037 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب عمر تنویر نے یہاں پارلیمنٹ کے تقدس پر بات کی تو میں ادھر بیٹھی ہوئی تھی، آپ کی honorable MPA میری colleague، وہ بیٹھی ہیں۔ I don't know her name. She is sitting right next to Mussarat Jamshed Cheema.

Across the floor she kept on saying کہ حنا پرویز بکواس کرتی ہے یہ ایک دفعہ نہیں کہا بلکہ دو دفعہ کہا۔So I think، یہ جو polarization ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ مناسب بات نہیں ہے۔You should condemn this.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ چاہ رہا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔ وہ گفتگو آپ کے علاوہ کسی نے سنی نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں بالکل توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آؤں گی لیکن چونکہ میں بیٹھی ہوئی تھی تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آجائیں۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: I don't know her name, I am sorry.

جناب ڈپٹی سپیکر: But I prefer if you come directly to the Call Attention Notice. Anyhow, order in the House. ہم نے ایجنڈے کو چلانا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ اس کو چلائیں گی تو because you are the opener of the Call Attention Notices, so let's start it.

MS HINA PERVAIZ BUTT: In this parliament this is democracy that you can't pass a resolution without showing it to the Opposition.

جناب ڈپٹی سپیکر: so you should participate لیکن ہم نے اس پر voting کرائی ہے in the voting as well.

MS HINA PERVAIZ BUTT: But you should at least show it to the Opposition, and if they agree then pass it jointly.

MR DEPUTY SPEAKER: Anyhow I think now we should take up the Call Attention Notice.

شیخوپورہ، فیروزوالہ کے رہائشی کا دوران ڈکیتی قتل

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 30 ستمبر 2022 کی خبر کے مطابق شیخوپورہ تھانہ فیروزوالہ گاؤں بھلے بھانی وال کا رہائشی عظیم اپنی بیوی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر جارہا تھا علاقہ رچنا ٹاؤن کے قریب دن دیہاڑے ڈاکوؤں نے اُسے روکا اور نقدی و موبائل فون چھین لیا مزید اس کی بیوی کے کانوں سے زبردستی بالیاں نوچنے کی کوشش کی جس پر عظیم نے مزاحمت کی تو اسے گولیاں ماردیں جو موقع پر جاں بحق ہو گیا۔

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے تو کن دفعات کے تحت نیز اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی نیز اب تک مکمل تفتیش کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ محترمہ حناء پرویز صاحبہ کے پاس جو information ہے انہوں نے یہ اخبار میں خبر پڑھی اور اس کے بعد Call Attention Notice دے دیا لیکن میرے خیال میں اس کے بعد کی development سے یہ آگاہ نہیں ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس واقعہ کی FIR مقدمہ نمبر 2041/22 مورخہ 29-09-2022 بجرم 302، 34/392 تھانہ فیروزوالا ضلع شیخوپورہ دو کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج registered ہوا۔ یہ مقدمہ registered ہونے کے بعد مقامی پولیس نے اس پر investigation شروع کی، forensic lab سے بھی استفادہ کیا گیا اور geo fencing سے بھی استفادہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ہم نے کافی حد تک کام کر کے finger prints وغیرہ حاصل کر لئے ہیں۔ اسی دوران مورخہ 08-10-2022 کو تھانہ فیروزوالا میں ڈکیتی کا ایک واقعہ اور ہوتا ہے۔ اب جو پہلا واقعہ ہوا تھا اس واقعہ کے حوالے سے جس طرح محترمہ حنا پرویز بٹ فرما رہی تھی کہ خاتون کے بیان کے مطابق ایک ملزم ایسا تھا جس کا بازو زخمی تھا تو یہ پولیس کے پاس clue موجود تھا جب یہ دوسرا مقدمہ درج ہوتا ہے تو اس کی اطلاع پولیس کو ملتی ہے تو اس دوران پتا یہ چلتا ہے کہ جب یہ دوسری ڈکیتی 08-10-2022 کو ہو رہی تھی جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو وہاں پر ڈاکوؤں کا مقابلہ ہو جاتا

ہے اور اس میں سے ایک شخص جاں بحق ہو جاتا ہے اور دوسرے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ جب پولیس مزید ان سے تفتیش کرتی ہے تو وہ اس پہلے واقعہ کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ پہلے واقعہ میں خاتون کا بیان یہ تھا کہ اس شخص کا ایک بازو زخمی تھا تو اس کی بھی وہ تصدیق کرتی ہے اور شناخت بھی کرتی ہے۔ اب اس مقدمے میں چونکہ دو ملزم تھے ایک ہلاک ہو چکا ہے اور دوسرے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے تو اب مقدمے کو یکسو کر کے انشاءاللہ تعالیٰ چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1038 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنا توجہ دلاؤ نوٹس اس لئے واپس لیتی ہوں چونکہ میں اس کی کارروائی پر مطمئن ہوں۔ شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Road Safety Authority Bill 2022.

مسودہ قانون روڈ سیفٹی اتھارٹی پنجاب 2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Punjab Road Safety Authority Bill 2022.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Road Safety Authority Bill 2022 has been introduced.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! Bill introduce ہو چکا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب Chair question put کر دے تو اس وقت کورم point out نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی question put ہو چکا ہے لہٰذا کورم point out نہیں ہو سکتا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں وہ Bill introduce کر چکا ہوں۔ اب دوسرا item Laying of Reports ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

2. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! business introduce ہو چکا ہے یہ amid of business نہیں ہوتا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

3. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the Audit Year

2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پنجاب (ساؤتھ) کی سترہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

پنجاب (ساؤتھ) دانش سکولز اینڈ سنٹرز آف ایکسیلینس کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

5. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

میونسپل کمیٹی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے اکاؤنٹس عرصہ 01-01-2017تا30-06-2018 کی سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

6. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 01.01.2017 to 30.06.2018, for the Audit Year 2018-19.

MR DEPUTY SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 01.01.2017 to 30.06.2018, for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

میونسپل کمیٹی عبدالحکیم ضلع خانیوال کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

7. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Special Audit

Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit Year 2019-20.

MR DEPUTY SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ آپ قانون کے مطابق غلط کر رہے ہیں۔

8. MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Speaker, I lay the Performance Audit Report on Establishment of Computer/IT Labs and Provision of Furniture in Government School, District Sahiwal, for the Audit Year 2019-20.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم بھی پورا نہیں ہے اور اذان ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اذان کے لئے رک جائیں۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 18-اکتوبر 2022 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل، 18۔اکتوبر 2022

(یوم الثلاثہ، 21۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 32

1919

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

i۔ (مسودات قانون)

1. The urdu Language Bill 2022.

MR SAJID AHMAD KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR AMMAR YASIR:
MS KHADIJA UMER:
to move that leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022.

MR SAJID AHMAD KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR AMMAR YASIR:
MS KHADIJA UMER:
to introduce the Urdu Language Bill 2022.

MR SAJID AHMAD KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR AMMAR YASIR:
MS KHADIJA UMER:
to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022.

MR SAJID AHMAD KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR AMMAR YASIR:
MS KHADIJA UMER:
to move that the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once.

MR SAJID AHMAD KHAN:
MIAN SHAFI MUHAMMAD:
MR AMMAR YASIR:
MS KHADIJA UMER:
to move that the Urdu Language Bill 2022, be passed.

1920

2. The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment)(Repeal) Bill 2022.

MS MUSSARAT JAMSHED: to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once.

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed.

ii۔ قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ جناب محمد ارشد ملک:

7۔ستمبر 1974 ہماری پاکستانی تاریخ کا وہ روشن دن ہے کہ جب قومی اسمبلی نے عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دے کر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ الحمدللہ رب العالمین کیونکہ قادیانی عقائد و نظریات کو کسی بھی زاویہ سے دیکھا جائے تو وہ قرآن و سنت اور 1400 سو سالہ اسلامی تاریخ سے متصادم ہیں۔ لہٰذا ان کو اسلامی شناخت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی شخص کو کسی معنی میں بھی نبی مان کر اپنا اسلامی تشخص ختم کر دیا ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی ربوی و لاہوری دونوں گروپ اسی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور یہ مسئلہ آئینی طور پر 7۔ ستمبر 1974 کو حل ہو چکا ہے لیکن قادیانی اس سلسلے میں کسی آئینی و دستوری حکم کو ماننے سے منکر ہیں اس طرح وہ پاکستان کے آئین کے باغی بھی ہیں۔ دستور کی دفعہ 260 میں اس شق کا اضافہ اس طرح ہے جو شخص خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہ رکھتا ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی معنی و مطلب یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرنے والے پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں۔ یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے کہ قرارداد کے حق میں 130 ووٹ آئے مخالف میں کوئی ووٹ نہیں آیا۔ یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اندریں حالات جب قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں نسل نو تک یہ تاریخی کارنامے پہنچانے کے لئے 7۔ ستمبر کا دن یوم ختم نبوت کے طور پر ریاستی و سرکاری سطح پر منایا جائے۔

1921

2۔ **محترمہ نیلم حیات ملک:** جنوبی پنجاب میں سیلاب اور بارشوں کے باعث سینکڑوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ کاشتکاروں کی ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور راجن پور میں سب سے زیادہ سیلاب کی وجہ سے تباہی مچی ہے۔ کئی دنوں سے ہزاروں افراد بے یار و مددگار بغیر چھت کے کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہیں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور راجن پور کے اضلاع میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کروایا جائے تاکہ اس مہنگائی کے دور میں جنہوں نے مہنگے داموں بیج، پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں ان کی خریداری پر اٹھنے والے مالی اخراجات کے بوجھ نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کو اس بوجھ سے نکالنے کے لئے ان کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بینکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو موخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ان کی مالی امداد کی جائے۔

3۔ **جناب جاوید اختر:** پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے جن مواضیاجات میں سیلاب سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے اور وہاں کے لوگ کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں۔ واپڈا نے وہاں پر بھاری بلوں کا بوجھ ڈال دیا، جن کے گھر ہی نہ رہے وہ بجلی تو استعمال ہی نہیں کر رہے اور بل ادا کرنے کے قابل نہ ہیں۔ لہذا گورنمنٹ آف پاکستان سے اپیل کی جاتی ہے جو مواضیاجات آفت زدہ قرار دیئے گئے ہیں اُن پر کم از کم بجلی کے بل آئندہ چھ ماہ تک معاف کر دیئے جائیں۔

4۔ **محترمہ مسرت جمشید:** پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان ایک طلسماتی شخصیت کے مالک ہیں جنہوں نے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے تین گھنٹے کی ٹیلی تھون ٹرانسمیشن منعقد کی اور 500 کروڑ روپے سے زیادہ کے عطیات جمع ہوئے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان جناب عمران خان کی سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ٹیلی تھون ٹرانسمیشن منعقد کرنے اور مخیر حضرات کو دل کھول کے عطیات بھیجنے پر اظہار تشکر پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اُمید کرتا ہے کہ مخیر حضرات سیلاب زدگان کے لئے مزید امداد دیں گے اور پاکستان کو اس مشکل وقت سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ یہ ایوان دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان اور پاکستان کے عوام کو جلد از جلد اس مشکل صورتحال سے نجات دے۔ (آمین)

1922

5- محترمہ اُم البنین علی:
محترمہ ساجدہ بیگم:
محترمہ صبین گل خان:
محترمہ آشفہ ریاض:
محترمہ سبرینہ جاوید:
محترمہ فردوس رعنا:
محترمہ راشدہ خانم:
سیدہ زہرا نقوی:
محترمہ فوزیہ عباس نسیم:
محترمہ طلعت فاطمہ نقوی:
سید یاور عباس بخاری:
محترمہ سعدیہ سہیل رانا:
محترمہ مسرت جمشید:
محترمہ شمیم آفتاب:
محترمہ فرح آغا:
محترمہ ثانیہ کامران:
محترمہ سیمابیہ طاہر:
محترمہ سائرہ رضا:
محترمہ بتول زین:
محترمہ عائشہ اقبال:
جناب امیر محمد خان:
سید حسین جہانیاں گردیزی:
محترمہ سونیا:

اس ایوان کی رائے ہے کہ دربار بی بی پاکدامن لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں زائرین آ جا رہے ہیں اور یہاں پر وضو، پینے کا پانی، واش رومز کی کمی کی وجہ سے زائرین سخت تکلیف دہ حالات سے گزر رہے ہیں۔ نئے آرڈر کی وجہ سے کنسٹرکشن کا کام رکا ہوا ہے اور واش رومز کو تو مکمل بند کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ زائرین کو پریشانی سے بچانے کے لئے عارضی واش رومز بنائے جائیں۔ وضو ایریا کو کھول دیا جائے اور پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جائے۔

1923

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،18۔اکتوبر2022

(یوم الثلاثہ،21۔ربیع الاوّل1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5بج کر37منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ ؀

سورۃ بنی اسرائیل (آیات نمبر23تا24)

اور تمھارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا(23) اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دُعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی اُن کے حال پر رحم فرما(24)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے وہ سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی میرا وقار آپ سے ہے

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کارروائی تو شروع ہونے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ابھی تو تلاوت قرآن پاک ہوئی ہے اور نعت رسول مقبول ﷺ پڑھی گئی ہے تو اس پر کیا پوائنٹ آف آرڈر ہو گا؟ اس وقت آپ تشریف رکھیں اور آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس وقت تقریباً 6-00 بجنے والے ہیں اور اجلاس ابھی شروع ہوا ہے۔ تین تین گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس کا شروع ہونا باعث شرمندگی ہے۔ اگر اجلاس تاخیر سے شروع کرنا ہوتا ہے تو پھر آپ اس کا وقت ہی پانچ بجے کا رکھ لیا کریں۔ معزز ممبران آ کر انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں اور ہم بھی پچھلے دو گھنٹے سے اجلاس شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت اہم بات ہے کہ سارا سلسلہ بروقت شروع کرنا چاہئے تاہم آئندہ اجلاس بروقت شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تمام معزز ممبران کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ جلد تشریف لائیں تاکہ اجلاس بروقت شروع ہو سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اہم ذمہ داری Chair کی ہے کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا point of view یہ ہے کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point of view take up ہو چکا ہے اور میں اس کو personally دیکھوں گا۔ انشاءاللہ بہت جلد ہم اجلاس بروقت شروع کیا کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ اس پر باقاعدہ رولنگ دیں کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔ معزز ممبران آئیں یا نہ آئیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن جو وقت مقرر کیا جائے اس پر اجلاس شروع ہونا چاہئے۔ میرا سوال نمبر 6563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ڈی او روڈز فیصل آباد کو ملنے والی رقم اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6563: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) D.O روڈ فیصل آباد کو مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم ملی تھی، یہ کس کس مد اور ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران D.O روڈز نے جو منصوبے شروع کئے اور مکمل کئے ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ان منصوبوں میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں ان پر کتنی رقم علیٰحدہ علیٰحدہ خرچ ہو چکی ہے؟

(د) کیا ان منصوبوں کی تحقیقات کسی Third Party سے کروائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

(ہ) کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری میٹریل استعمال کرنے اور نقشہ سے ہٹ کر بنانے کی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 19-2018 تا 21-2020 میں ضلع فیصل آباد D.O روڈز / روڈ کنسٹرکشن ڈویژن فیصل آباد جو رقم ملی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 تا 21-2020 میں ضلع فیصل آباد D.O روڈز / روڈ کنسٹرکشن ڈویژن فیصل آباد جو منصوبہ جات شروع کئے اور مکمل کئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تکمیل شدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فیکیشن ایسوسی ایٹ کنسلٹنٹ انجینئرنگ لمیٹڈ اور NESPAK سے کروائی گئی ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پانچ منصوبہ جات کے متعلق درخواستیں دی گئی تھیں جو کہ نمٹا دی گئی تھیں۔ درخواستیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ان منصوبوں میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں، کتنے زیرِ تکمیل ہیں اور ان پر کتنی رقم علیحدہ علیحدہ خرچ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ تکمیل شُدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں جڑانوالہ کی ایک dual road بھی شامل ہے اس کی ابھی تک تکمیل نہیں ہو سکی اور اس کے خلاف Anti-Corruption میں درخواست دی گئی تھی جس کی فوٹو کاپی ابھی مجھے provide کر دی گئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کی انکوائری کا کیا status ہے؟ میں نے یہ سوال 2021 میں دیا تھا۔ آپ دیکھیں کہ جو سڑک 2019 میں تعمیر ہونی تھی اس کا آج جواب دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے Anti-Corruption نے جو انکوائری کی ہے اس کا کیا status ہے اور اس سڑک کی تعمیر کے حوالے سے جو audit ہونا تھا اس کا کیا ہوا ہے؟ اس حوالے سے مجھے آج بھی کوئی تفصیل مہیا نہیں کی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سڑک اب تک کیوں مکمل نہیں ہو سکی، یہ سال 2020-2019 کی سکیمیں ہیں اور آج تک مکمل نہیں ہو سکیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس سڑک کا ذکر کیا ہے یہ سڑک (Public Private Partnership) PPP Mode کے تحت مکمل ہونی تھی۔ اسی وجہ سے کچھ مشکلات پیش آئی ہیں اور اس سڑک کی تکمیل میں تاخیر ہوئی ہے۔ اب اس سڑک کو PPP Mode سے نکال دیا گیا ہے اور اس سڑک کی ایک side بن گئی ہے جبکہ دوسری side پر کام ہو رہا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس سڑک پر قوم کے پیسے خرچ ہو رہے ہیں بلکہ وہاں پر قوم کا پیسا برباد ہو رہا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ سڑک PPP Mode کے تحت تعمیر ہوئی ہے تو اس میں قوم کا پیسا کیسے ضائع ہو گیا ہے؟

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی جڑانوالہ سے ہے۔ یہ سڑک dual carriage way ہے، ایک side کی سڑک بن گئی ہے اور دوسری side کی سڑک بن رہی ہے۔ یہ سڑک ADP میں بھی آچکی ہے۔ اس میں تاخیر اس لئے ہوئی ہے کہ پہلے یہ سڑک PPP Mode میں بن رہی تھی۔ اب چیئرمین P&D اور کمشنر نے لکھ کر بھیج دیا ہے کہ اس سڑک کو PPP Mode سے نکالا جائے کیونکہ یہ ADP کا پروگرام ہے اور اس کے لئے funds بھی allocate ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ سڑک ADP میں reflect ہو گئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جی ہاں! اب یہ سڑک PPP Mode سے نکل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے وزیر چودھری ظہیر الدین ہیں یا علی افضل ساہی صاحب ہیں، کیا میرے سوال کا جواب چودھری ظہیر الدین نے دینا ہے یا علی افضل ساہی صاحب نے دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین نے تو صرف وضاحت کی ہے۔ آپ کے سوال کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔ چونکہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اس لئے انہوں نے اس حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کر دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! رولز کے مطابق صرف متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری ہی جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! چونکہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اس لئے انہوں نے اس حوالے سے وضاحت کر دی ہے۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ اب یہ سکیم ADP میں reflect ہو گئی ہے جبکہ پہلے یہ PPP Mode میں تھی۔ منسٹر صاحب نے بالکل to the point جواب دیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میرا جواب sufficient تھا لیکن یہ سڑک چودھری ظہیر الدین کے حلقہ نیابت میں ہے اس لئے انہوں نے اس کو دوبارہ سے explain کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! اب آپ بتائیں کہ آپ کا مزید ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں پھر سے اپنا ضمنی سوال دُہرا رہا ہوں۔ وہ مین روڈ ہے جو فیصل آباد کو جڑانوالہ سے link کرتی ہے۔ وزیر صاحب نے بتایا کہ وہ dual road ہے اب مجھے یہ بتائیں کہ جب وہ سکیم 2019 میں شروع ہوئی اور آج ہم 2022 میں کھڑے ہیں تو وہ روڈ پھر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے۔ وہاں پر تین بار ٹھیکیدار بدلے گئے، جن لوگوں نے وہ روڈ بنائی تھی اُن کے خلاف انکوائریاں ہوئیں تو اُن انکوائریوں کا کیا بنا؟ اس جواب میں لکھ کر دیا گیا ہے کہ اُن لوگوں کے خلاف جو درخواستیں آئی تھیں وہ ہم نے نمٹا دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری material استعمال کرنے اور نقشہ سے ہٹ کر بنانے کی شکایت موصول ہوئی تھیں تو یہ جو دو تین درخواستیں لکھی گئی ہیں یہ بھی اس روڈ کی ہیں اور وہاں پر ماشاءاللہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اور میں وہاں سے گزر کر آتا ہوں میں آج بھی وہیں سے گزر کے آیا ہوں۔ وہ مین روڈ لاکھوں لوگوں کی گزر گاہ ہے اُس کا کام کیوں نہیں مکمل کروایا جا رہا؟ وزیر موصوف آج یہاں پر time frame دیں کہ ایک ماہ کے اندر، دو ماہ

کے اندر یا چھ ماہ کے اندر، کتنے ٹائم میں یہ سڑک مکمل ہو گی کیونکہ پچھلے سال بھی اسی روڈ کے بارے میں مجھے گول مول جواب دیا گیا اور میرے سوال کو pending کر دیا گیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا point آ گیا ہے کہ وزیر موصوف اس روڈ کی completion date confirm کر دیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس سڑک کا کام کیوں delay ہوا کیونکہ یہ کام PPP mode پر تھا تو اس کی delay کی یہی وجہ تھی۔ اب یہ PPP mode سے نکل کر ADP میں adequately reflect ہو جائے گی۔ اس کی تکمیل کا time frame تو نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہمیں تو اس حکومت کے time frame کا بھی نہیں پتا۔ میرے معزز ممبر دعا کریں کہ اگر اگلا tenure پاکستان تحریک انصاف کا ہو اور اگلا بجٹ بھی ہم نے دیا تو انشاء اللہ یہ روڈ ADP میں reflect ہو گی اور مکمل ہو گی۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے on the floor of the House جواب دیا ہے کہ ہمیں تو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ ہم نے رہنا ہے یا نہیں رہنا۔ وزیر صاحب حکومت کو represent کر رہے ہیں اور ہم آپ سے time frame مانگ رہے ہیں کہ یہ منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس روڈ کو اسی ADP میں ڈال دیں گے۔ اس روڈ کی ایک side مکمل ہو چکی ہے اور اب اس روڈ کو PPP mode سے نکال کر ADP میں ڈلوا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ مین روڈ ہے لہٰذا اس کو priority پر مکمل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس کو priority پر کرواتے ہیں انشاء اللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں تو عوام کے مفاد کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں سے لاکھوں لوگوں کا روزانہ گزر ہوتا ہے کیونکہ یہ dual road ہے۔ 2019 گزر گیا، 2020 گزر گیا، 2021 گزر گیا اور

اب 2022 گزرنے کو ہے وہاں ٹول پلازے بنے ہوئے ہیں اور لوگ وہاں سے پیسے بٹور رہے ہیں۔ پنجاب حکومت جب عوام سے پیسے لے رہی ہے تو پھر سڑک کیوں نہیں بنائی جا رہی؟ پانچ سالوں کے اندر بھی اگر یہ سڑک نہیں بن سکی تو یہ کب بنے گی؟ مجھے وزیر موصوف سے time frame لے دیں اگر اُس ٹائم میں یہ سڑک نہ بنی تو پھر میں privilege motion لے کر آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! آپ ممبر موصوف کو کوئی cut off date بتا دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دے دیا ہے یہ روڈ PPP mode میں تھی۔ اب جو recent price rise کا issue ہے تو PPP mode پر اس کو کرنے پر تیار نہیں ہے تو اس روڈ کو جلدی مکمل کرنے کا واحد حل ہے کہ اس کو PPP mode سے نکال کر اس ADP میں ڈال دیں اور اگر اس ADP میں یہ روڈ نہ شامل ہو سکی تو next ADP میں انشاءاللہ لے آئیں گے تو میں نے time frame تو دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کے ضمنی سوالات پورے ہو گئے ہیں ان میں وزیر موصوف نے آپ کو وضاحت کر دی ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کس وجہ سے late ہوئی ہے۔ بہر حال میں وزیر موصوف سے کہتا ہوں کہ اس روڈ کو priority پر رکھ کر محکمہ سے start کرا دیں اور آپ اس کی up date بھی رکھیں۔ محکمے کے ایک بندے سے کہہ دیں کہ وہ فاضل ممبر کو اس روڈ کے بارے میں up date کر دیا کریں تو اس سے علاقے کی بہتری ہو جائے گی۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6566 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی او روڈز فیصل آباد کی تعیناتی اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*6566: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ D.O روڈز فیصل آباد کب سے اس عہدہ پر تعینات ہیں؟

(ب) D.O روڈز فیصل آباد کی اسامی کس گریڈ کی ہے موجودہ ملازم کا عہدہ، گریڈ اور تجربہ بتائیں وہ کس کس جگہ فرائض سرانجام دے چکا ہے؟

(ج) D.O روڈز فیصل آباد نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے موجودہ ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ پر کون کون سے ملازم بھرتی کئے ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ تعلیم اور پتاجات بتائیں؟

(د) اس کے زیر استعمال کون کون سی سرکاری گاڑیاں ہیں، ان کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) اس کے خلاف موجودہ عہدہ پر جب سے تعینات ہوئے ہیں کون کون سی انکوائریاں ہوئی ہیں اور کون کون سی شکایات ہیں ان کی سرکاری رہائش کی تفصیل مع اخراجات بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) فیصل آباد میں D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(ب) D.O روڈز کا عہدہ ختم ہو چکا ہے۔

(ج) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(د) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(ہ) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی او روڈز، فیصل آباد کا عہدہ ہی نہ ہے۔ اگر وہاں پر ڈی او روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے تو پھر اُن کی جگہ پر کون کام کر رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے کی 2016 میں بھی restructuring ہوئی تھی اور اس کے بعد ڈی او روڈز کا عہدہ ختم کر دیا گیا اب اُس کی جگہ ایگزیکٹو انجینئر روڈز کنسٹرکشن کا عہدہ ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایگزیکٹو انجینئر روڈز کے زیر استعمال کون سی گاڑی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! ان کے زیر استعمال کرولا گاڑی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ان ایگزیکٹو انجینئر کے خلاف کتنی انکوائریاں pending پڑی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! فی الحال ان کے خلاف کسی قسم کی انکوائری pending نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6567 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6568 بھی میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6580 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***6580: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مالی سال 21-2020 میں کونسے نئے منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 29.8 ارب کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) مالی سال 21-2020 میں متعارف کروائے گئے منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں نے کچھ details مانگی تھیں وہ مجھے مل گئی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیدہ زہرا نقوی جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6651 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6663 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6664 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6748 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6791 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب بچیکی سے سید والا، موڑ کھنڈا علی جج روڈ کی تعمیر و مرمت مع لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***6791: آغا علی حیدر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بچیکی سے سید والا، بچیکی سے موڑ کھنڈا اور پل کمہاراں سے علی جج روڈ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کب اور کتنی لاگت سے بنائی گئی ہر سڑک کی تفصیل الگ الگ بیان کریں؟

(ب) جب سے مذکورہ سڑکیں بنائی گئی ہیں ان کی تعمیر مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ہر سڑک کی تفصیل الگ فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑکیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام سڑکوں کی ہنگائی بنیادوں پر سپیشل تعمیر مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) بجیکی سے سید والا کی بحالی کا کام جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت 834.907 ملین روپے ہے۔ بجیکی سے موڑ کھنڈا سڑک کو مالی سال 23-2022 کی ADP میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2900.000 ملین روپے لگا کر P&D Department کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈز مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔ پل کمہاراں سے علی جج روڈ لمبائی 8.40 کلو میٹر کا کام 128.755 ملین روپے لاگت میں مالی سال 22-2021 میں مکمل کر دیا گیا تھا۔

(ب) (1) بجیکی سے سید والا نئی سڑک تعمیر ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(2) بجیکی سے موڑ کھنڈا Provincial Highway نے 2013 میں 75 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کروائی تھی۔ مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(3) پل کمہاراں سے علی جج روڈ نئے سرے سے مکمل تعمیر ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے ان میں سے ایک سڑک پل کمہاراں سے علی جج نئے سرے سے مکمل تعمیر ہو چکی ہے۔ بجیکی سے سید والا تعمیر ہو رہی ہے۔ اور اس پر معمول سے ہٹ کر کوئی حادثہ نہ ہوا ہے۔

(د) حکومت تمام سڑکیں ہنگامی بنیادوں پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ضمن میں پل کمہاراں سے علی جج روڈ لمبائی 8.40 کلو میٹر کا کام 128.755 ملین روپے کی لاگت میں مکمل کر دی گئی ہے۔ بجیکی سے سید والا کی بحالی کا کام جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت 834.907 ملین روپے ہے۔ بجیکی سے موڑ کھنڈا سڑک کو مالی سال 23-2022 کی ADP میں شامل کر لیا گیا ہے اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2900.00 ملین روپے لگا کر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈز مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے اس پر صرف ایک دو چیزیں پوچھنی ہیں۔ بجیکی سے موڑ کھنڈا کا جو روڈ ہے اس ADP میں اس کے حوالے سے تو کوئی پیسے نہیں ہیں لیکن انہوں نے میرے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تقریباً 128 ملین اس روڈ کے لئے مل گئے ہیں۔ یہ روڈ تو ADP میں ہے ہی نہیں۔ یہ پتا نہیں کس طریقے سے پیسے انہوں نے add کر دیئے ہیں اور ابھی تک ادھر کوئی کام شروع ہی نہیں ہوا۔ ادھر نہ ہی ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی کام ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! بجیکی سے موڑ کھنڈا روڈ کا میں نے پوچھا ہے کہ وہ کب شروع ہو گی اور انہوں نے اس کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، آپ کا سوال ہے کہ یہ کب شروع ہو گی اور کب اس کا اختتام ہو گا؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ابھی تک ADP میں اس روڈ کے حوالے سے کوئی پیسے نہیں رکھے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ منسٹر صاحب بتا دیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ سکیم ADP میں reflect ہو رہی ہے اور اس کے against جو پیسے ہیں وہ میں نے ان کے جواب میں بتا دیئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ منسٹر صاحب کا جواب سن تو لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی موجود ہوں گے تو میں ان کی تسلی کروا دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب پتا نہیں کیا کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ کی attention divert ہو گئی تھی۔ آپ سب خاموش رہیں صرف منسٹر صاحب کو جواب دینے کا موقع دیں اور let Agha Sahib to be clarified by the minister concerned. جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لے آئیں۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ لوگوں کو بلوایا ہوا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! پہلے آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ وہ آپ کی بات کا ہی جواب دے رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے ان کو پہلے بھی بتا دیا ہے کہ یہ ADP میں reflect ہو رہا ہے۔ اس کے against پیسے ADP میں موجود ہیں اور انشاءاللہ یہ اپنے مقررہ ٹائم پر مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ADP میں کتنے پیسے ہیں؟ اس کا بھی ان کو بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! بالکل یہ میں ان کو ڈیپارٹمنٹ سے exact پوچھ کر بتا دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں ہے۔ میں نے خود ڈیپارٹمنٹ سے check کیا ہے ادھر ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کو غلط بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! منسٹر صاحب ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ یہ on the floor of the House غلط بیانی نہیں کر سکتے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ کب شروع ہونی ہے کوئی پتا نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! عوام کی بہتری کے لئے اس کا یہ solution نکال لیتے ہیں کہ منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں جب یہ اپنے چیمبر میں چلے جائیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ تشریف لے جائیں اور ڈیپارٹمنٹ کو بلوا کر اس معاملہ کو sort out کروا دیں گے۔ میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ اس کا solution نکالیں۔

آغا صاحب! یہ منسٹر صاحب آج ہی کروا دیں گے۔ اب آپ اس پر مزید بحث نہ کریں میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے وہ آج ہی آپ کے concern کو address کرا دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں request کروں گا کہ House in order کریں۔ This is no way جو attitude معزز ممبر اپنا رہے ہیں یہ کسی معزز رکن کا attitude نہیں ہو سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے خود فرمایا ہے کہ آغا صاحب چیمبر میں آ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ نے عوام کی بہتری کے لئے اتنا important سوال پوچھا ہے۔ آپ اس کو بیٹھ کر sort out کرا لیں۔ اس طرح بحث برائے بحث سے اصلاح نہیں ہو گی۔ Anyhow میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

منسٹر صاحب! آج آپ نے ان کو address کروا کے بھیجنا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6817 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6835 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6863 سید خاور علی شاہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6921 ہے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب ایوان میں پڑھ دیں۔ اس کے بعد میں ضمنی سوال کروں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر پہلے اپنا سوال پڑھ دیں پھر میں اس کا جواب پڑھ دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سرگودھاروڈ چک نمبر58 تا سلانوالی روڈ کی تعمیری لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

* **6921: رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک نمبر 58 جنوبی فیصل آباد سرگودھاروڈ سے 119 موڑ چک نمبر 126 جنوبی گیمن تا سلانوالی روڈ کا پراجیکٹ کتنی لاگت سے منظور ہوا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) 119 موڑ سے شاہین آباد اور 120 جنوبی سے 58 جنوبی فیصل آباد سرگودھاروڈ تک کتنا کام بقیہ رہتا ہے کب تک مکمل ہو جائے گا۔ مزید بتائیں کہ منظور شدہ پراجیکٹ کو کیوں روکا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) تعمیر سڑک از سلانوالی تا 58 جنوبی براستہ 126 جنوبی (گیمن) لمبائی سڑک 39.80 کلومیٹر ضلع سرگودھا یہ پراجیکٹ 3 گروپ پر مشتمل ہے جس کا تخمینہ لاگت 1254.00 ملین سے منظور ہے کل لمبائی میں سے 30.00 کلومیٹر کا کام مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ گروپ 3 کی 9.80 کلومیٹر کا کام جاری ہے ۔اس سڑک کا گروپ نمبر 1 جس کی لمبائی 20 کلومیٹر ہے مکمل ہو چکا ہے۔ گروپ نمبر 2 جس کی لمبائی 10 کلومیٹر ہے مکمل ہو چکا ہے۔ گروپ نمبر 3 جس کی لمبائی 9.80 کلومیٹر ہے اس پر کام جاری ہے فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ہے 30.00 کلومیٹر مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ 9.80 کلومیٹر کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل 25.11.2023 تک ہے فنڈز کی کمی کی وجہ سے پراجیکٹ سست روی کا شکار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! مجھے جز(الف) کے جواب کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ گروپ نمبر 3 جس کی لمبائی 9.80 کلومیٹر ہے اس پر کام جاری ہے فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا جبکہ جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ہے۔

30.00کلومیٹر مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ 9.80کلومیٹر کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل 25.11.2023تک ہے فنڈز کی کمی کی وجہ سے پراجیکٹ سست روی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ 23-2022کا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 25-11-2023 تک اس پراجیکٹ کو مکمل کرنا ہے اور یہ سست روی کا شکار ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس سال کا جو بجٹ ہے اس میں اس پر کتنی رقم رکھی گئی ہے۔ یہی contradiction ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس سال اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔ اگر انہوں نے اس سال اس کو مکمل کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور اپنے جواب میں بھی انہوں نے فرمایا ہے تو پھر 25-11-2023 کی تاریخ کیوں دی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس میں contradiction تو کسی قسم کی نہیں ہے۔ میں اپنے جواب کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا لیکن اس کی completion کا جو time frame ہے وہ 25-11-2023 کا ہے۔ محکمہ کوئی پراجیکٹ چار یا پانچ سال کے لئے conceive کرتے ہیں لیکن جلد فنڈز مل جائیں تو جلد کام مکمل ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! دوسرا ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کو تھوڑا apprise کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سڑک بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں اسمبلی میں اس پر کئی دفعہ پہلے بھی بات ہو چکی ہے۔ سرگودھا میں Stone Crushing Industry ہے جہاں سے اربوں روپے کا سالانہ ریونیو پنجاب حکومت کو وصول ہوتا ہے۔ یہ واحد سڑک ہے جو مین روڈ کو access دیتی ہے۔ اس سڑک پر چھ سالوں سے ایک مستری اور دو مزدور لگے ہوئے ہیں۔ یہ 17-2016 کا پراجیکٹ ہے۔ اس کے 30کلومیٹر کا کام بڑی تیزی سے مکمل ہوا تھا بعد میں گروپ 2اور گروپ 3میں ایک مستری اور دو مزدور لگا کر کام کو سست روی کا شکار کیا گیا ہے۔ یہاں سے کروڑوں اربوں روپیہ پنجاب حکومت کو مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں۔ منسٹر صاحب! رانا صاحب کی تقریر کا مقصد یہ ہے کہ اس سڑک کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس سڑک کی اہمیت سے تو کسی نے انکار نہیں کیا۔ معزز رکن نے اس ہاؤس کو اس مسئلہ سے آگاہ کیا ہے کیونکہ اس ہاؤس کے کسی ممبر کو معلوم نہیں تھا کہ مستری سڑکیں بناتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس سڑک کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرائیں اور جیسے ہی فنڈز ملیں اس کے کام کو تیز کیا جائے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6969 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم اور راولپنڈی کی سڑکوں کی تعمیر اور پیچ ورک سے متعلقہ تفصیلات

***6969: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 20-2019 اور سال 21-2020 میں ضلع جہلم کی سڑکوں کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں جن جن علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان علاقوں کے نام اور سڑکوں کے نام تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) سال 20-2019 اور سال 21-2020 میں راولپنڈی کی کن کن سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا نیز جن جن علاقوں میں پیچ ورک اور ٹوٹی سڑکوں کی دوبارہ تعمیر کی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جہلم میں پیچ ورک کی گئی سڑکوں پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ضلع جہلم کی سڑکوں پر سال 20-2019 میں 88.539 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 21-2020 میں 125.616 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں جن جن علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان علاقوں کے نام اور سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع جہلم میں سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں سال 20-2019 میں 2.821 ملین روپے خرچ ہوئے سال 21-2020 میں 3.953 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! مجھے حکومت کی طرف سے تفصیلی جواب مل گیا ہے۔ میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: فاضل پور تالنڈی سیداں ڈبل روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7079: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور فاضل پور تالنڈی سیداں ڈبل روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ گئے ہیں محکمہ کی عدم توجہی کے باعث سڑک کی مرمت خواب بن کر رہ گئی ہے روز بروز بھاری ٹریفک کی آمد و رفت سے سڑک چند ہی روز میں مکمل تباہ حالی کا شکار ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) فاضل پور تا لنڈی سیداں سڑک کی کل لمبائی 41 کلو میٹر ہے جو کہ دو حصوں میں بنائی گئی ہے۔

(i) فاضل پور تا حاجی پور سڑک کی لمبائی 15 کلو میٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے جو کہ سال 15-2014 میں بنائی گئی تھی۔

(ii) حاجی پور تا لنڈی سیداں روڈ 26 کلو میٹر لمبائی اور 20 فٹ چوڑائی ہے جو کہ سال 16-2015 میں بنائی گئی۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) فاضل پور تا حاجی پور روڈ کی تعمیر 15-2014 میں شروع ہوئی اور سال 18-2017 میں مکمل ہوئی۔ جس پر کل 217.408 ملین لاگت آئی۔ سال 18-2017 میں 1.265 ملین رقم خرچ ہوئی۔ تعمیر کی مد میں 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(ii) حاجی پور تا لنڈی سیداں روڈ کی تعمیر پر سال 18-2017 میں 208.750 ملین 'سال 19-2018 میں 21.876 ملین اور سال 20-2019 میں 69.000 ملین رقم خرچ ہوئی۔ مزید یہ کہ ان سڑکوں پر سالانہ مرمت کی مد میں اب تک کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ روڈ فاضل پور سے حاجی پور تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جبکہ حاجی پور سے لنڈی سیداں تک سڑک ٹھیک حالت میں تھی لیکن حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑک کو بہت نقصان ہوا ہے۔ سڑک کی برمز اور کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یہ غلط ہے کہ سڑک چند روز میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی تھی۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر حالیہ سیلاب سے متاثرہ سڑک کی مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! مجھے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ روڈ فاضل پور سے حاجی پور تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ میرا ابھی بنیادی سوال یہی تھا کہ یہ روڈ

انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو کیا حکومت اس کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ارادہ ہے تو کب تک یہ بنانا شروع کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! حکومت اس کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بات ہی یہی ہے کہ فنڈز کی دستیابی تو قیامت تک کی تاریخ دینے والی بات ہو گی۔ یہ کب تک اس سڑک کو بنانا شروع کریں گے۔ یہ کوئی تاریخ دے دیں کہ کب تک کام شروع ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی پر ہی کام مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں ہاؤس کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ جب ADP بنایا گیا تو M&R میں ایک ہزار روپیہ رکھا گیا جبکہ ہماری جو پرانی liabilities تقریباً 8 billions کی تھیں۔ اس سے پہلے ہمیشہ جب ADP بنایا گیا تو M&R میں تقریباً 8 to 9-billions رکھے جاتے تھے۔ یہ ADP انہوں نے منظور کیا تھا۔ ان کی دو ماہ کے لئے حکومت آئی تو اس میں یہ ADP منظور ہوا۔ اگر معزز ممبران کو عوام کے دکھ، درد اور تکلیف کا احساس تھا تو M&R کے لئے پیسے رکھے جاتے۔ بہر حال سوموار کو ہمیں M&R کی مد میں 3.5 billions ملے ہیں۔ میں یہ بھی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں تقریباً 45 billions روپے پورے پنجاب میں M&R کا کام کرنے کے لئے چاہئیں اور ہمیں 3.5 billions روپے ملے ہیں۔ ہمیں اب ان roads کو prioitize کرنا پڑے گا۔ یہ سڑک بھی اہمیت کی حامل ہے۔ انشاءاللہ اس کو بھی prioitize کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بڑا معقول جواب ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔ جس ممبر کا سوال ہے وہ ضمنی سوال کرے گا۔ میں آپ کو Rules of Procedure کی کتاب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ پہلے ان کی تسلی و تشفی ہونی چاہئے۔ محترمہ! کیا آپ کی تسلی ہوئی ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ محترم ساہی صاحب نے کہا ہے، راجہ بشارت صاحب اور چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں یہ سینئر پارلیمنٹیرینز ہیں۔ ساہی صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ایک ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہوتا یہ ہے کہ ایک ممبر کٹوتی کی تحریک بجٹ میں دیتا ہے، صحیح رقم علیٰحدہ ہوتی ہے اور وہ ممبر کہتا ہے کہ رقم کم کر کے ایک ہزار یا ایک روپیہ کر دی جائے اس لئے یہ اس کو پڑھ لیں یا راجہ بشارت صاحب سے پوچھ لیا جائے۔ یہاں ایک ہزار روپیہ نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے لئے زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں۔ یہ عام routine کی کارروائی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا ایک ہزار روپیہ کہنے کا مطلب تھا کہ token money رکھا گیا لیکن وہ بول رہے ہیں کہ اب پیسے release ہو گئے ہیں اب کام کو prioritize کر دیں گے۔ جی، محترمہ شازیہ عابد آپ بات کر لیں یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ایک آخری سوال یہ ہے کہ یہ کس base پر prioritize کریں گے جبکہ میرے ڈسٹرکٹ میں سیلاب آیا ہوا ہے اور سارے roads بُری طرح سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہاں سے شروع کریں منسٹر صاحب یہاں ہاؤس کو بتائیں کہ میں وہاں سے شروع کر رہا ہوں یہاں پر سیلاب آیا ہوا ہے۔ یہ admit بھی کر رہے ہیں کہ سیلاب کی وجہ سے بہت سی roads ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یہ وہاں سے کام شروع کریں تو ہم مانیں کہ ہمارے لئے کچھ کام ہو رہا ہے ورنہ یہ تو ہوا میں باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ عابد ہم گورنمنٹ سے پوچھ لیتے ہیں کہ اس پر ان کا prioritize کرنے کا اپنا کیا plan ہے۔ منسٹر صاحب آپ ان کو overall بتادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! انہوں نے ٹھیک نشاندہی کی ہے بلکہ یہی criteria ہوتا ہے۔ جس جگہ پر سیلاب آیا ہے یہ ہمیں پتا ہے کہ ادھر emergency basis پر کام کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا اسی لئے یہ جو دو ڈسٹرکٹ ہیں South Punjab کے DG khan and Rajanpur ان کا priority bases پر کام ہو گا۔ ہم نے اپنا complete estimation بھی کر لیا ہے۔ سیلاب سے جو تباہ کاریاں ہوئی ہیں ہمیں اس کو cover کرنے کے لئے roughly around twenty to twenty five billion اضافی رقم چاہئے۔ لہٰذا میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان دو ڈسٹرکٹ کو زیادہ فنڈز ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7208 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7212 سید خاور علی شاہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7228 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھکر: پل 214 غلہ منڈی کے پراجیکٹ کے التواء سے متعلقہ تفصیلات

*7228: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بھکر میں واقع پل 214 غلہ منڈی کا پراجیکٹ کتنے عرصہ سے التواء کا شکار ہے اس کی کیا وجوہات ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا پراجیکٹ کے لئے اب تک کتنا بجٹ جاری کیا گیا ہے؟ نیز اس کے فنڈ استعمال کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مذکورہ پل کا پراجیکٹ ضلع کونسل بھکر سے متعلقہ ہے۔

(ب) ایضاً۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال غلہ منڈی کے بارے میں تھا کسی پل کے بارے میں نہیں تھا۔ اگر غلہ منڈی کا تعلق اس محکمہ سے نہیں ہے تو میری درخواست ہے کہ اس سوال کو متعلقہ محکمہ کو refer کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7291 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7316 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وحدت کالونی کے کوارٹرز کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***7316: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو کیا فنڈز کا اجراء مساویانہ طور پر ہوتا ہے؟

(ج) کیا درج ذیل کوارٹروں کے لئے فنڈز کا اجراء کیا گیا اگر ہاں تو گزشتہ 5 سالوں میں ان کوارٹروں کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا کوارٹر وائز جاری کردہ رقم سال وائز کام کی نوعیت اور ٹھیکیدار کا نام علیٰحدہ علیٰحدہ ساری تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

کوارٹر نمبرز B-33,B-9,A-65,A-62,K-10,K-4,K-19,K-66

A-19,O-20,D-4,D-36

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کام کی نوعیت کے مطابق ہر گھر کا کام کیا جاتا ہے اور کئے گئے کام کے مطابق فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ج) گزشتہ 5 سالوں میں D-04, D-36, B-33, B-9, A-65, A-62, K-10, K-4, K-19, K-66, A-19, O-20 ان کوارٹروں میں جو فنڈز جاری ہوئے ان کے کام کی نوعیت اور ٹھیکیداران کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال لاہور میں وحدت کالونی کی rehabilitation کے بارے میں ہے۔ یہ لاہور کی ایک بہت ہی قدیمی کالونی ہے اور جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں سرکاری رہائشگاہیں ہیں۔ وحدت کالونی لاہور کے گھروں کی تزئین وآرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء مساویانہ طور پر تقسیم کی جاتی ہے یا اپنے طور پر ہی funds allocate کر دیئے جاتے ہیں۔ منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ department نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اس میں ہم نوعیت کے حساب سے فنڈز نہیں دیتے ہیں تو کیا یہ فنڈز quotation یا tender کے ذریعے دیئے جاتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ فنڈز tender کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں کچھ کوارٹروں کے نمبر دیئے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے ان کی حالت زار نہیں بتائی وہاں پر سرکاری افسران کی رہائشگاہیں ہیں میں نے پانچ سال کا data مانگا تھا۔ میرے پاس پانچ سال کا data آیا ہے۔ اس data میں 90 ہزار روپے، 99 ہزار روپے اور ایک لاکھ روپے فنڈز کی allocation بھی کی گئی ہے لیکن چند ہزار روپے کے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔ وہاں موقع پر کوارٹروں کی یہ حالت ہے کہ گونا گوں حالت میں سرکاری ملازمین وہاں پر رہائش پذیر ہیں اور یہ scandalized بھی ہوا اور media پر خبر بھی چلی ہے

کہ وحدت کالونی کی رہائش گاہوں کا فنڈز خورد برد کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب سے میں کہتا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی check and balance یا کوئی inquiry committee بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر اگر کوئی شکایت ہے تو written میں دے دیں تو ہم اس پر inquiry committee بنا دیں گے۔ media reports کا انہوں نے اپنے سوال میں ذکر نہیں کیا صرف کوارٹروں کی تفصیل کا بولا تھا وہ فراہم کر دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب آپ کے سوال میں شکایت تو نہیں تھی۔ آپ اس کو written میں منسٹر صاحب کو دے دیں تاکہ یہ اس کے اوپر کوئی step لے سکیں اور جو آپ نے media reports کی بات کی ہے وہ بھی ساتھ میں attach کر دیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اپنی بات نہیں کر رہا اور نہ ہی ہاؤس میں کسی ممبر کی یہ بات ہے یہ ایک ایسی رہائش گاہ ہے جو قدیمی ہے اور جو لاہور میں سب سے پرانی سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔ وہاں پر ہزاروں کوارٹر ہیں اور لاکھوں لوگ وہاں پر رہائش پذیر ہیں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہاں پر فنڈز تو جاتے ہیں لیکن استعمال نہیں ہوتے اور اگر وہ استعمال نہیں ہوتے تو میں ان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ department اس کے اوپر کوئی check and balance رکھے لہٰذا پتا چل سکے کہ وہاں کے لوگ آہ و بکا کیوں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب جو چودھری اختر علی کا concern ہے کہ آپ اس معاملہ کو personally دیکھیں کیوں کہ یہ قدیمی رہائش گاہیں ہیں اور وہاں پر فنڈز کی utilization اچھی طرح ہو سکے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر: میرا سوال نمبر 7362 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وحدت کالونی لاہور میں ٹوٹی سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7362: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں بلاکس A,B,C,D میں اکثر جگہوں پر اور بالخصوص A-1 کے سامنے سڑک کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے عوام الناس کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک وحدت کالونی کی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 22-2021 میں وحدت کالونی لاہور کی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کا کام patchwork کر کے مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7401 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7402 بھی محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر آغا علی حیدر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا خوشاب روڈ کو ڈبل کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***7420: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا خوشاب روڈ کا 40 تا 35 کلومیٹر کا حصہ سنگل روڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا اور خوشاب کے اضلاع میں سیمنٹ فیکٹریاں موجود ہیں اور ان فیکٹریوں سے سیمنٹ لانے اور لے جانے کی آمدورفت کی وجہ سے ٹریفک کا شدید دباؤ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے حادثات معمول کا حصہ بن چکے ہیں اور ان میں کئی قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کو ڈبل کرنے کا منصوبہ کئی دفعہ بنایا گیا مگر اس کی تکمیل صرف کاغذوں تک محدود رکھی گئی اور عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنگل روڈ ہونے کی وجہ سے اس پر ریڑھی سے لے کر ہیوی ٹریفک دن رات چلتی رہتی ہے اور اکثر و بیشتر ہلکی ٹریفک بھاری گاڑیوں کی زد میں آکر حادثات کا شکار ہو جاتی ہے؟

(ہ) سرگودھا خوشاب روڈ کو آخری مرتبہ کب بنایا گیا اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی اس کی تعمیر کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ کتنے میں کب دیا گیا اور اس روڈ کی تعمیر کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو ڈبل روڈ کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے تو کب تک ایسا کر دیا جائے گا وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ بات بالکل درست ہے کہ سرگودھا خوشاب روڈ کا 40 تا 35 کلومیٹر حصہ سنگل روڈ پر مشتمل ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خوشاب اور میانوالی میں سیمنٹ فیکٹریاں موجود ہیں اور اس کی ترسیل کا کام مذکورہ سڑک کے ذریعے ہی ہوتا ہے اور سڑک پر ٹریفک کا شدید دباؤ رہتا ہے اور کئی حادثات بھی رونما ہوتے رہتے ہیں اور اِن حادثات کی وجہ سے قیمتی جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی Feasibility/Cost Estimate مرتب کروایا گیا ہے جس کو دو رویہ کرنے کے لئے بھاری رقم درکار تھی لیکن معقول فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سڑک کو دو رویہ نہیں کیا جا سکا۔

(د) مذکورہ سڑک مختلف آبادیوں، قصبوں اور شہروں کے درمیان سے گزرتی ہے اور یہ شارع عام ہے جس پر ہر قسم کی ٹریفک ہمہ وقت رواں دواں رہتی ہے اور اکثر اوقات ہلکی ٹریفک، بھاری گاڑیوں کی زد میں آتی رہتی ہے۔

(ہ) سرگودھا خوشاب روڈ کا منصوبہ حکومت پنجاب کی منظوری سے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی ذیلی شاخ پراجیکٹ انجینئرنگ سیل کے ذریعے Asian Development Bank کے تعاون سے 2010 میں تعمیر کیا گیا۔ اس کی تعمیر پر 3.6 ارب روپے لاگت آئی اور اس کی تعمیر میسرز چائنہ انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک کارپوریشن نے کی۔

(و) فنڈز کی دستیابی پر کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی ایمانداری کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ انہوں نے کسی بھی سوال کے جواب کو deny نہیں کیا اور بہت ایمانداری سے انہوں نے بتایا کہ جو بھی سوال کئے وہ درست ہیں۔ جز (د) میں انہوں نے جو reason پیش کی ہے میں اس سے مطمئن ہوں کہ فنڈز کی دستیابی ہونے پر کام کر دیا جائے گا میں یہاں پر ایک بات اپنی طرف سے کرنا چاہوں گی کہ سابق حکومت خزانہ ہی خالی چھوڑ کے گئی تھی اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ فنڈز کی دستیابی کے بعد کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔ محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ شازیہ عابد اور آغا علی حیدر کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں کیونکہ فاضل ممبر کو ہم نے منسٹر صاحب کے چیمبر میں بات کرنے کی offer کی ہے لیکن وہ پھر بھی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! کسی منسٹر کو بھی ساتھ بھیجیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور صاحب!

رانامنور حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 7427 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد تا سلانوالی روڈ کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***7427: رانامنور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد، 126 گیمن تا سلانوالی روڈ ضلع سرگودھا کے گروپ III کے لئے کتنا بجٹ 22-2021 میں رکھا گیا ہے؟

(ب) ان کا ٹھیکیدار کون مقرر ہوا ہے؟

(ج) کتنا وقت مکمل ہونے کے لئے درکار ہے؟

(د) کنسلٹینسی کے لئے کون کون سی فرم کو مقرر کیا گیا ہے؟

(ہ) مذکورہ سڑک کے گروپ A+B کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) چک نمبر 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد 126 گیمن تا سلانوالی روڈ مندرجہ ذیل گروپس پر مشتمل ہے۔

(I) گروپ نمبر 1 کل لمبائی 0.00 to20.00 کلومیٹر مکمل ہے۔

(II) گروپ نمبر 2 کل لمبائی 20.00 to 30.00 کلومیٹر مکمل ہے۔

(III) گروپ نمبر 3 کل لمبائی to 30.00 to 33.60 اور لنک 6.20 = 9.80 کلومیٹر کا ٹینڈر مورخہ 26.11.2021 کو الاٹ کیا گیا جو زیر تعمیر ہے۔

گروپ نمبر 3 کے لئے کوئی علیٰحدہ بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے بلکہ پوری سکیم کے لئے مالی سال 22-2021 میں 100.00 ملین رقم مختص کی گئی۔

(ب) گروپ نمبر 3 کا کام میسرز ظفر اینڈ کو کو الاٹ ہوا ہے۔

(ج) مکمل فنڈز دستیاب ہونے پر گروپ نمبر 3 کا کام موجودہ مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس سکیم پر ESS-I-AAR CONSULTANT کو کنسلٹنٹ مقرر کیا گیا۔

(ہ) مذکورہ سڑک کے گروپ A+B کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جز(د) اور (ہ) کے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ consultancy کے لئے کون کون سی فرم کو مقرر کیا گیا ہے جس کے جواب میں ہے کہ اس سکیم میں ESS-I-AAR consultant کو consultant مقرر کیا ہے اور مذکورہ سڑک کے گروپ A اور B کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔ اس وقت گروپ A اور B کی حالت تسلی بخش نہیں ہے اور اس کی مرمت کی از حد ضرورت ہے کیونکہ اس سڑک پر بہت زیادہ لوڈ چلتا ہے اور جو consultants ہیں اس کا گروپ III بن رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ محکمہ کی اس طرف توجہ اتنی نظر نہیں آ رہی کیونکہ کام اتنا معیاری نہیں ہو رہا۔ اس حوالے سے منسٹر صاحب فرمائیں کہ consultants کیا کام کر رہے ہیں اور ان کی progress کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں خود جا کر یہ سڑک دیکھ لوں گا اور ساتھ معزز ممبر کو بھی لے لیں گے اور اگر کوئی ضرورت ہوئی تو M&R کے فنڈز میں سے اس کی repairing کرا دیں گے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کی آمد ہو گی تو سڑک پر سست روی کا شکار کام بھی تیز ہو جائے گا اور میری یہ گزارش ہے کہ جو concerned consultants ہیں ان کے head کو ضرور اپنے visit کے ساتھ وہاں لے کر آئیں کیونکہ میرا وہ حلقہ ہے تو آپ مجھے اپنی آمد کا بتائیں تو میں انہیں اور ان کے سٹاف کو welcome کہوں گا اور انشاء اللہ دوپہر کا کھانا بھی کھلاؤں گا۔ امید ہے کہ ان کے وہاں جانے سے سڑک کی تعمیر کا کام بھی مکمل ہو جائے گا لیکن آنے سے پہلے مجھے مطلع ضرور کر دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7451 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7468 جناب محمد توفیق بٹ کا ہے۔۔۔ تشریف

نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7486 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 7487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالونیوں میں موجودہ سال اور گزشتہ دو سالوں میں کوارٹرز کی تزئین وآرائش اور ٹھیکیداروں سے متعلقہ تفصیلات

***7487: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالونیوں وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسسٹیٹ، پونچھ ہاؤس، ہمایلاک اقبال ٹاؤن اور جی او آرز میں گھروں کی تزئین و آرائش Addition Alteration کرنے کے لئے کتنے سرکاری ٹھیکیدار رجسٹرڈ ہیں ان کے نام مع کیٹیگری سے آگاہ فرمائیں نیز گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نامہ کی کاپیاں بھی فراہم کریں نیز ٹھیکیدار کو رجسٹرڈ کرنے کے طریق کار اور متعلقہ اتھارٹی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا غیر رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کو بھی یہ کام تفویض کیا جاتا ہے اگر ہاں تو کس حیثیت سے اور یہ کام کون سی اتھارٹی تفویض کرتی ہے؟

(ج) موجودہ سال 2021 اور گزشتہ سال 2019 اور 2020 میں جن ٹھیکیداروں نے وحدت کالونی اور چوبرجی کوارٹروں کا کام کیا ہے ان ٹھیکیداروں کے نام، کوارٹر نمبر، کام کی نوعیت فراہم کردہ فنڈ اور خرچ کردہ فنڈز علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اگر کسی کوارٹر کے لئے ایک لاکھ فنڈز کی منظوری ہو تو ٹھیکیدار صرف تیس ہزار کا کام کر کے الاٹی کو یہ باور کرواتا ہے کہ آپ کا پورے فنڈز کا کام کر دیا گیا ہے جبکہ الاٹی کو کسی بھی Estimate/ Documents اور نقشہ وغیرہ سے دور رکھا جاتا ہے

جبکہ بقایار قم کا بھی کوئی حساب کتاب نہیں دیا جاتا اور نہ ہی کام کی نوعیت مع Per Square ریٹ وغیرہ سے مطلع کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت محکمہ ہذا اور متعلقہ ٹھیکیدار حضرات کو اس بابت پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ تمام Estimate / Documents اور نقشہ وغیرہ سے متعلقہ الاٹی کوارٹر کو مطلع فرمائیں اور اس سلسلہ میں کالم وائز فارم کام کی تکمیل کے بعد جس میں نام کوارٹر فراہم کردہ فنڈز کام کی نوعیت، کل اخراجات، نام ٹھیکیدار بقایا فنڈز اگر کوئی ہو تو ذمہ دار آفیسر کے دستخطوں کے ساتھ متعلقہ الاٹی کے دستخط بھی ثبت ہونے کے بعد متعلقہ محکمہ کے حوالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) گورنمنٹ وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، پونچھ ہاؤس اور ہمایلاک اقبال ٹاؤن 7th Building Division لاہور کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ان کالونیوں کے لئے خصوصی طور پر ٹھیکیدار رجسٹرڈ نہیں کئے گئے تھے تمام ٹھیکیداران جو کہ محکمہ C&W کے پاس رجسٹرڈ تھے وہ سب دوسری سرکاری بلڈنگز کے علاوہ وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، پونچھ ہاؤس اور ہمایلاک اقبال ٹاؤن میں بھی کام کرنے کے مجاز تھے۔ 22-2021 تک ٹھیکیداران کی رجسٹریشن کی محکمہ میں مختلف اتھارٹیز تھیں جن میں Secretary C&W, Chief Engineer, Superintending Engineer آفس شامل تھے۔ جو کہ اس وقت کے مروجہ قوانین کے مطابق ٹھیکیداروں کی رجسٹریشن کرتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، 23-2022 سے C&W نے محکمانہ طور پہ ٹھیکیداروں کی رجسٹریشن / انلسٹمنٹ ختم کر دی ہے۔ اب Pakistan Engineering Council سے رجسٹرڈ ٹھیکیدار حصہ لے سکتے ہیں۔

(ب) C&W ڈیپارٹمنٹ میں صرف C&W سے رجسٹرڈ شدہ ٹھیکیدار ہی ٹھیکہ جات کی بولی میں حصہ لے سکتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، 23-2022 سے Pakistan Engineering Council کے رجسٹرڈ ٹھیکیدار ہی حصہ لے سکتے ہیں۔

(ج) سال 2021 اور گزشتہ سال 2019 اور 2020 میں جن ٹھیکیداران نے وحدت کالونی اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کام کیا ہے ان کی تفصیلات (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(د) یہ درست نہ ہے ہر کام کو مجاز اتھارٹی کی منظوری اور قواعد ضوابط کی تکمیل کے بعد ہی کسی کام کی Tendering کی جاتی ہے اور تمام کام الاٹی کی نگرانی میں مکمل کروایا جاتا ہے اور ٹھیکیدار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! محکمہ ہذا پہلے ہی ان شرائط کی تکمیل کے بعد ادائیگی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا یہ سوال بھی سابقا سوال ہی کی نوعیت کا ہے اور میں صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرا سوال لاہور میں سرکاری کالونیوں کے کوارٹروں کی مرمت کے سلسلہ میں ہے جس میں ٹھیکیداروں اور فنڈز کی تفصیل مانگی ہے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ جب میں اس ہاؤس میں داخل ہوا تو مجھے یہ پلندہ ملا جسے میں پڑھنے سے قاصر ہوں کیونکہ اتنا وقت نہیں ہے لیکن دیئے گئے جواب میں ہے کہ پاکستان انجینئرنگ کونسل کے رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ ٹھیکیدار جس بھی کوارٹر کی مرمت کے لئے جاتے ہیں تو اس کے لئے مختص فنڈز کا 30 فیصد serve کرتے ہیں تو منسٹر صاحب سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ بنے ہوئے estimate یا بنے ہوئے نقشے کی کاپی کوارٹر میں رہنے والے الاٹی کو فراہم کر سکتے ہیں اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کی وجہ کیا ہے کیونکہ جو بھی ٹھیکیدار وہاں پر جاتا ہے وہ اس فنڈز کا 30 فیصد خرچ کرتا ہے اور الاٹی کو یہ مطمئن کر دیتا ہے کہ 100 فیصد خرچ ہو گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! جی، estimate یا نقشے کی کاپی آئندہ سے الاٹی کو فراہم کر دی جائے گی اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم اس حوالے سے ایک SOP device کر لیتے ہیں کہ جس جگہ کام ہو رہا ہو تو اس الاٹی کو پتا ہو کہ اس کا estimation کیا تھا اور اس میں کون کون سا civil work یا otherwise کام ہونا ہے اور اس میں clearly لکھا ہو جسے الاٹی بھی پڑھ سکے اور اگر کوئی شکایت ہو تو وہ notice میں آ جائے۔

معزز ممبر جو 30 فیصد والی بات کر رہے ہیں تو یہ ایک generic سی بات ہے اور اگر کوئی specific کسی کوارٹر کا issue ہے تو یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں اور مجھے بتائیں تو میں اسے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ابھی اجلاس کے ختم ہونے پر اپنے چیمبر میں ہی ہوں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جی، بالکل۔ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز ممبران کے concerns ہیں تو وہ آپ کے چیمبر میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات کر لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی ہدایت کے مطابق منسٹر صاحب سے ان کے چیمبر میں ان سے مل لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7505 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7577 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7584 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7592 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7593 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے تمام سوالات مکمل ہوتے ہیں۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: راجوال نہر کا پل و لنک روڈ ہیڈ گلیشئر کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6567: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجوال نہر کا پل تا ہیڈ گلشیئر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ سڑک پر ٹریفک کی روانی میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

(ب) سال یکم جون 2018 یکم جنوری 2021 تک مذکورہ سڑک کی کتنی مرتبہ تعمیر و مرمت کی گئی مذکورہ سڑک کے جو حصے مرمت کئے گئے ہیں ان کے اخراجات کیا آئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو ایک مرتبہ بھی مرمت نہیں کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ہنگامی طور پر اس اہم سڑک کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجووال نہر کا پل تا ہیڈ گلشیئر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ سڑک پر ٹریفک کی روانی میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔

(ب) سال یکم جون 2018 تا یکم جنوری 2021 تک مذکورہ سڑک کے کسی حصہ کی کوئی تعمیر و مرمت نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی بحالی کا کام مالی سال 15-2014 میں مکمل ہوا جس کے بعد سڑک پر مرمت کا کام نہیں کیا گیا ہے۔

(د) سڑک مذکورہ مرمت و بحالی کے لئے مالی سال 23-2022 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

قصور تا دیپالپور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6568: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور تا دیپالپور روڈ نہایت ہی خستہ حالی کا شکار ہے جگہ جگہ سڑک ٹوٹنے کی وجہ سے روز بروز حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) مالی سال 2018 تا دسمبر 2020 تک مذکورہ سڑک پر کتنا بجٹ تعمیر و مرمت کی مد میں خرچ کیا گیا خرچ کئے گئے بجٹ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سڑک کس کس جگہ سے بالکل ناکارہ ہو چکی ہے اس جگہ کا نام اور سڑک کے ٹوٹنے کی وجہ بتائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر یا مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 2018 تا دسمبر 2020 تک مذکورہ سڑک پر تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی خرچ نہیں کیا گیا۔

(ج) مذکورہ سڑک قصور شہر سے الہ آباد / بھگیانہ اڈا تک تقریباً ناکارہ ہو چکی ہے۔ مذکورہ سڑک اپنی Design Life پوری کر چکی ہے اور اس سڑک پر Heavy Traffic کو روکنے کا کوئی طریق کار نہ ہے۔ جس کی وجہ سے سڑک پر Overloading ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر سڑک کی حالت خستہ ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی پس منظر میں اس سڑک کو 23-2022 کی ADP میں شامل کیا گیا ہے۔

ساہیوال: چک نمبر 9-L/95 کے منصوبہ کی لاگت و منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***6651: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تعمیر و مرمت سڑک چک 9-L/95 ساہیوال کا منصوبہ کتنی لاگت کا ہے؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر / مرمت کب منظور ہوئی تھی؟

(ج) اس سڑک پر کب کام شروع ہوا ہے اور کب تک اختتام پذیر ہو گا؟

(د) اس سڑک پر اب تک کتنا کام ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے ٹینڈر کب کس اخبار میں دیا گیا تھا کتنے افراد نے ٹینڈر / ٹھیکہ میں حصہ لیا؟

(ہ) اس کی منظوری کس مجاز اتھارٹی نے دی اس سڑک کی تعمیر و مرمت کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہو رہی ہے انہوں نے کن کن تاریخوں کو اس سڑک کے کام کا معائنہ کیا ہے اور کون کون سے نقائص کی نشاندہی موقع پر کی گئی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ کوئی عوامی نمائندہ کے افتتاح کا بورڈ نہیں لگایا جا سکتا اگر یہ درست ہے تو اس سڑک کی افتتاح کا بورڈ کس کا لگایا گیا ہے اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) اس منصوبہ کا کل تخمینہ لاگت مبلغ 2.425 ملین روپے ہے۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر مالی سال 18-2017 میں منظور ہوئی تھی۔

(ج) اس سڑک پر کام مورخہ 31-12-2020 کو شروع ہوا تھا جو مقررہ مدت میں 29-11-2021 کو مکمل ہو گیا تھا۔

(د) یہ منصوبہ مالی سال 22-2021 میں مکمل ہوا۔ اس سکیم کا ٹھیکہ میسرز عمر دراز شان گورنمنٹ ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ ٹینڈر مورخہ 24-12-2020 کو ہوئے تھے اور یہ روز نامہ (Duniya News & Daily News) میں اشتہار آیا تھا اور اس کام میں دو افراد / ٹھیکیداروں نے حصہ لیا تھا۔

(ہ) اس منصوبہ کی 2nd ریوائز منظوری کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال نے مورخہ 26-11-2020 کو دی اور اس سکیم کو محکمانہ سٹاف XEN,SDO,Sub Engineer نے وقتاً فوقتاً باقاعدگی سے چیک کیا کوئی نقص نہیں نکلا اور ساتھ ہی ریجنل لیبارٹری نے بھی اس سکیم کا معائنہ کیا جو کہ درست پایا گیا۔

(و) اس منصوبہ کے افتتاح کا بورڈ سکیم میں شامل نہ تھا۔ اس سکیم پر انفارمیشن بورڈ صرف منصوبہ کی نشاندہی کے لئے لگایا گیا تھا۔

میاں چنوں وہاڑی چیچہ وطنی کو نیو موٹروے سے ملانے کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6663: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میاں چنوں، وہاڑی چیچہ وطنی اور دیگر علاقوں کو نیو موٹروے سے ملانے کے لئے پیر محل سندھیانوالی اور میاں چنوں کے مقام پر دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے اسٹیمیٹ بنایا گیا ہے یہ Estimate کتنے کا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر کے لئے فنڈز موجودہ مالی سال یا آئندہ مالی سال میں فراہم کرنے کو تیار ہے نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) محکمہ ہائی وے ڈویژن خانیوال کی جانب سے پیر محل سندھیانوالی اور میاں چنوں کے مقام پر دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے کوئی اسٹیمیٹ نہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی ہائی وے ڈویژن خانیوال کو اس کی کوئی ہدایت موصول ہوئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ ADP 2022-23 میں شامل نہ ہے۔

خانیوال: پل گھڑات تا چوکیاں والی پل براستہ BR- 19/8 میاں چنوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6664: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پل گھڑات یا چوکیاں والی پل براستہ BR-19/8 میاں چنوں (ضلع خانیوال) کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کا ADP میں نمبر کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران سڑک ہذا کی تعمیر کا کتنا کتنا کام ہوا ہے؟

(د) سڑک کی کتنی تعمیر باقی ہے اور اس کی تعمیر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) پل گھڑات تا چوکیاں والی پل براستہ BR-8/19 میاں چنوں (ضلع خانیوال) کی تعمیر 17-2016 سے شروع ہو کر تین مختلف حصوں میں 20-2019 میں مکمل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ نامکمل نہ ہے۔

(ب) ADP 2016-17 G.S No.3664 & 3775 کے تحت منصوبہ منظور ہوا اور اس وقت اس کا کوئی بھی حصہ بقایا نہ ہے۔ سال 17-2016 میں 50.000 ملین روپے، (ADP No. 5948 & 5949 18-2017)، 70.000 ملین روپے، (CDP, Phase-I) 19-2018 میں 12.000 ملین روپے اور 20-2019 میں 28.000 ملین روپے بالترتیب خرچ ہوئے۔

(ج) ان سالوں کے دوران سڑک ہذا کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) سڑک کی کوئی تعمیر باقی نہ ہے۔

(ہ) یہ سڑک مکمل ہو چکی ہے۔

اوکاڑہ: یونیورسٹی آف اوکاڑہ کو جانے کے لئے انڈر پاس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***6748: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے طالب علموں کو ریلوے لائن کراس کر کے جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر انڈر پاس بنانے کی اشد ضرورت ہے انڈر پاس نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ حادثات ہوتے ہیں بلکہ کافی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہاں پر انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے موجودہ سال میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) یہاں پر کب تک انڈر پاس بن جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے طالب علموں کو ریلوے لائن کراس کر کے جانا پڑتا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہاں انڈر پاس بنانے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہے۔ اور ایک آدھ واقعہ کے علاوہ یہاں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

(ج) جی نہیں! ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(د) فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

بہاولپور: للووالی پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***6817: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) للووالی پل ضلع بہاولپور کو کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) مذکورہ پل سے روزانہ کتنی ٹریفک گزرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پل ہذا کی حالت انتہائی خستہ ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) للووالی پل ضلع بہاولپور مورخہ 06.01.2022 کو تعمیر کیا گیا۔

(ب) مذکورہ پل سے روزانہ گزرنے والی ٹریفک کی تعداد 4778 ہے۔

(ج) پل ہذا کی حالت بالکل ٹھیک ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) پل ہذا کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔ اس کو از سر نو تعمیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

رحیم یار خان: موڑ بھٹہ سے بھٹہ واہن روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6835: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موڑ بھٹہ واہن سے بھٹہ واہن (ضلع رحیم یار خان) جانے والی روڈ کی آخری بار کب تعمیر و مرمت کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ روڈ ہذا کی حالت تسلی بخش نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کے مکینوں کو سفر کرنے میں شدید دشواری کا سامنا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کو از سر نو کارپٹ روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) موڑ بھٹہ سے بھٹہ واہن (ضلع رحیم یار خان) جانے والی روڈ کو 03-2002 میں تعمیر و مرمت کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن تک سڑک کی لمبائی 3.50 کلو میٹر ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ایک منصوبہ بھٹہ موڑ سے بستی بدھو خان تک زیر تعمیر ہے جس کی لمبائی 2.05 کلو میٹر ہے اور اس کی تعمیر پر 26.345 ملین روپے لاگت آئے گی۔ بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن تک 3.50 کلو میٹر میں سے تقریباً 0.50 کلو میٹر سڑک کا حصہ درج بالا جاری منصوبہ میں شامل ہے بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن بقیہ 3 کلو میٹر سڑک کی تعمیر منصوبہ کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر کر دی جائے گی۔

عبدالحکیم تا تلمبہ اور پل باگڑ سڑک کی تعمیر پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6863: سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عبدالحکیم تا تلمبہ اور عبدالحکیم تا پل باگڑ ضلع خانیوال سڑک کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت کس کس ٹھیکیدار سے کروائی گئی؟

(ج) سالانہ مرمت کے کام کی نگرانی کن کن ملازمین کی زیر نگرانی ہوئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت ان دونوں پورشن میں نہایت خستہ حال ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی سالانہ مرمت کی تحقیقات کروانے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اوران پورشن کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) عبدالحکیم تا تلمبہ اور عبدالحکیم تا پل باگڑ ضلع خانیوال سڑک کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 تک کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت کسی ٹھیکیدار سے نہ کروائی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت نہ ہوئی۔

(د) جی ہاں! درست ہے۔

(ہ) سالانہ مرمت فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ ہوئی تھی اس لئے کوئی تحقیقات نہ ہوئی ہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ تاہم میاں چنوں تا عبدالحکیم براستہ تلمبہ کی از سر نو تعمیر کا کام دسمبر 2021 میں شروع کر دیا گیا ہے جبکہ عبدالحکیم تا پل باگڑ پر کام کا جلد آغاز کر دیا جائے گا۔

سرگودھا: جھاوریاں تا سلانوالی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7208: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھاوریاں تا سلانوالی روڈ جو کہ تین اضلاع سرگودھا، خوشاب بھکر کو ملاتی ہے اس کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر اور سالانہ مرمت پر سال 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر و مرمت کے کام کی چیکنگ کن کن ملازمین نے کی تھی کس کس تاریخ کو وزٹ کیا تھا؟

(د) اس وقت اس کی حالت کیسی ہے کیا یہ سڑک گاڑیوں کے چلنے کے قابل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کا کام جلد از جلد کروانے اور مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں جو رقم اس کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی گئی ہے اس کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے اور نہ ہی جھاوریاں تا سلانوالی کو ڈائریکٹ کوئی سڑک ملاتی ہے۔

(ب) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے۔ اور نہ ہی مرمت کی مد میں کوئی رقم خرچ کی گئی۔

(ج) جھاوریاں تا سلانوالی سڑک کی کوئی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے۔

(د) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک ڈائریکٹ نہیں ہے۔

(ہ) تاوقت جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے اس لئے اس کی تحقیقات کا جواز نہ ہے۔

خانیوال: محکمہ مواصلات و تعمیرات کو سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کردہ فنڈز نیز مرمت کردہ سڑکوں کے تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*7212: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سڑکوں کی سالانہ مرمت کے لئے مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل دیں جن سڑکوں کی سالانہ مرمت کی گئی ہے ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم سڑکوں کی از سر نو تعمیر پر خرچ کی گئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی تحقیقات حکومت C.M.I.T اور محکمہ انٹی کرپشن کے انجینئرنگ ونگ سے کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مالی سال 20-2019 میں 763.576 ملین اور 21-2020 میں 1322.573 ملین رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سڑکوں کی سالانہ مرمت کا فنڈ محکمہ ہائی وے (M&R) ڈویژن ملتان کو مہیا کیا گیا تھا اور محکمہ ہائی وے (M&R) ڈویژن ملتان نے ہی سالانہ مرمت کا فنڈ خرچ کیا تھا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سڑکوں کی از سر نو تعمیر پر مالی سال 20-2019 میں 763.576 ملین روپے اور 21-2020 میں 1322.573 ملین رقم خرچ کی گئی۔ ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہائی وے کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اس لئے کسی بھی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال انڈس کوئین نامی بحری جہاز کو ناکارہ ہونے سے بچانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7291: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال بحری جہاز انڈس کوئین نامی دریائے سندھ پر کھڑا کھڑا ناکارہ ہو رہا ہے؟

(ب) یہ جہاز کب سے یہاں پر کھڑا ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جہاز اور جگہ کی مناسب Maintenance کر کے اسے سیاحوں کے لئے کھولنے اور آمدن کا ذریعہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال انڈس کوئین نامی بحری جہاز کی دریائے سندھ میں موجودگی کی تفصیلات محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

لاہور: وحدت کالونی کے اے، بی، سی اور ڈی بلاک کے سیوریج سسٹم کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7401: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے A,B,C اور D بلاک میں سیوریج سسٹم بہت پرانا اور ناکارہ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں کو اکثر سخت اذیت کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت رہائشیوں کو مستقل طور پر اس کرب سے نجات دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک اس مسئلے کو حل کر لے گی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 22-2021 میں ADP G.Sr. No. 6038 کے تحت سیوریج سسٹم کی Scheme منظور ہوئی تھی جس کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب A, B, C بلاک میں سیوریج سسٹم کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔

لاہور: وحدت کالونی کے اے، بی، سی، ڈی اور ایف سی فلیٹس میں خراب سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

*7402: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے اکثر بلاک بالخصوص A,B,C ,D اور FC فلیٹس نزد قبرستان میں سٹریٹ لائٹس خراب ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس میں چوری اور ڈکیتی کے حوالے سے عدم تحفظ کا احساس رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک درج بالا بلاکس میں سٹریٹ لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ وحدت کالونی لاہور کے بلاکس A, B, C, D اور FC فلیٹس میں بجلی کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے جب بھی کوئی سٹریٹ لائٹ خراب ہوتی ہے تو اس کو فوری طور پر ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

وہاڑی: پی پی۔ 229 کی رابطہ سڑکوں کی تعداد اور ان کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7451: جناب محمد یوسف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع وہاڑی کی کل کتنی رابطہ سڑکیں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تمام رابطہ سڑکیں انتہائی خستہ حالت اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) موجودہ حکومت ان تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) حلقہ پی پی۔ 229 ضلع وہاڑی میں کل 161 رابطہ سڑکیں ہیں۔

(ب) یہ سڑکات جزوی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) موجودہ حکومت سڑکات کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ Eyes Cat کی تعداد اور ان کے زائد المیعاد ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***7468: جناب محمد توفیق بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کی سڑکوں پر لگے ہوئے ROAD Stud(Eyes Cat) کیوں ضروری ہیں؟

(ب) کیا یہ (Eyes Cat) لگاتے وقت ان کی مدت Date of Expire اسٹیمیٹ میں درج ہوتی ہے؟

(ج) کیا اس (Eyes Cat) کو لگاتے وقت کسی ٹریفک پولیس یا موٹروے وغیرہ کے محکمے سے این او سی یا مشاورت کی جاتی ہے؟

(د) گوجرانوالہ میں اب تک کتنی سڑکوں پر (Eyes Cat) لگے ہیں اور ان میں سے کتنے برقرار ہیں اگر نہیں ہیں تو کیا ان کی Expire Date ہو گئی ہے تو اس سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا ان (Eyes Cat) کی وجہ سے کوئی حادثات ہونے کی کبھی رپورٹ حکومت کی نظروں سے گزری ہے یا کہ نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) لین کی پابندی کو یقینی و آسان بنانے کے لئے Road Safety کے اصولوں کے مطابق صوبہ بھر کی سڑکوں پر مختلف رنگوں کے Eyes Cat / Road Studs لگائے جاتے ہیں۔

(ب) جی نہیں! Estimate میں Eyes Cat کی Date of Expiry درج نہیں ہوتی مزید برآں ان کی مدت میعاد کا انحصار ٹریفک کے حجم پر بھی ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! مواصلات و تعمیرات کی سڑکات پر Eyes Cat لگانے سے پہلے ٹریفک پولیس سے مشاورت کی جاتی ہے۔

(د) صرف اندرون شہر یا انٹر ڈسٹرکٹ روڈ جہاں پر آبادی ہے وہاں Cat Eyes لگائے گئے ہیں اور ان میں سے کافی حد تک برقرار ہیں۔

(ہ) Eyes Cat کی وجہ سے حادثات کی کوئی رپورٹ تاحال محکمہ کو موصول نہیں ہوئی۔

جہلم: پی پی۔ 27 تحصیل پنڈ دادنخان قصبہ کندوال کی روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***7486: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 27 ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان قصبہ کندوال کی مین سڑک جو کہ پچھلے سال بارشوں اور سیلابی پہاڑی پانی کی وجہ سے مکمل طور پر ٹوٹ گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کندوال کی مین سڑک اور سیلابی پہاڑی پانی سے بچاؤ کے لئے پشتوں کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے گئے تھے تو کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے؟

(ج) اس سڑک اور پشتوں کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب اور کتنی مالیت میں دیا گیا ان کی تعمیر کا کام کب تک مکمل کیا جانا تھا تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں کی سڑک کی تعمیر کا کام ادھورا چھوڑ کر ٹھیکیدار غائب ہو گیا اور پشتوں کا کام شروع نہ ہو سکا اب دوبارہ مون سون شروع ہونے والا ہے جس میں بارشوں اور سیلابی پہاڑی پانی سے قصبہ کو شدید نقصان کا خدشہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر مکمل کروانے اور پشتوں کا کام فوری طور پر شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک کی مرمت کے لئے مالی سال 21-2020 میں 6.933 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے تھے۔ جو کہ سڑک کی بحالی پر خرچ ہوئے۔

(ج) سڑک کی مرمت کا کام میسرز فیاض اینڈ کمپنی کو مورخہ 27-8-2022 کو دیا گیا تھا۔ جس کی لمبائی 1.30 کلومیٹر (Phase-I) اور مرمت کی مالیت 15.56 ملین روپے ہے کام مکمل کرنے کا دورانیہ چھ ماہ تھا۔ یہ کام سڑک کے سیلاب سے متاثر شدہ حصے پر سٹرکچر ورک اور Retaining Wall بنائی گئیں۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں سڑک کی مرمت اور حفاظتی بند بنانے کا کام میسرز منیب اینڈ کمپنی کو مورخہ 14-4-2020 کو الاٹ کیا گیا ہے جس کا دورانیہ تین ماہ ہے۔ اور جو تقریباً 50 فیصد مکمل کر لیا گیا ہے۔ باقی کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہے۔ اب سڑک بہتر حالت میں ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کی مرمت کا کام ٹھیکیدار نے ادھورا نہیں چھوڑا بلکہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام تاخیر کا شکار ہے۔

(ہ) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی کے بعد کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد موڑ کھنڈا اور بچیکی پر ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

***7505: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد، موڑ کھنڈا اور بچیکی پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے وہاں سے گزرنا مشکل ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے دکانوں کے سامنے تھڑے بنا رکھے ہیں اور ریڑھیاں لگوا رکھی ہیں؟

(د) اگر یہ درست ہے تو گورنمنٹ اس بابت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور بچیکی میں کافی تجاوزات ہیں۔

(ب) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور موڑ کھنڈا میں تجاوزات کی وجہ سے اکثر ٹریفک بلاک رہتی ہے۔

(ج) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور موڑ کھنڈا میں لوگوں نے اپنی دوکانوں کے سامنے ریمپ بنا رکھے ہیں اور ریڑھی بانوں نے سروس روڈ بھی تقریباً بلاک کر رکھی ہے۔

(د) محکمہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ننکانہ صاحب نے ڈپٹی کمشنر کو تحریری طور پر درخواست کی ہے کہ ریونیو کا عملہ اور پولیس فورس مہیا کی جائے تاکہ ناجائز تجاوزات ہٹا سکیں۔

گوجرانوالہ: کھیالی بائی پاس فلائی اوور کے روڈز کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7577: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کھیالی بائی پاس فلائی اوور کے نیچے جو روڈز ہیں ان پر 3/5 فٹ گھڑے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت پرڈی سی اوراے ڈی سی (آر) نے موقعہ پر معائنہ کیا تھااور متعلقہ افسران کوان کی تعمیر / مرمت کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ج) کیا حکومت ان روڈز کی جلد از جلد مرمت / تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) گوجرانوالہ کھیالی بائی پاس فلائی اوور نیشنل ہائی وے کی حدود میں ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

اوکاڑہ: ہیڈ گلشیئر تاراجووال پل براستہ لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7584: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ گلشیئر سے راجووال پل براستہ لنک روڈ ضلع اوکاڑہ عرصہ دراز سے انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یکم اگست 2018 سے 30۔جولائی 2021 تک مذکورہ سڑک کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بصیر پوراوراس سے ملحقہ 200 دیہات لاہور آنے کے لئے مذکورہ سڑک ہی استعمال کرتے ہیں اور اس کی خستہ حالی کی وجہ سے بے شمار حادثات اورڈکیتیاں معمول بن چکی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے چار بجٹ گزر جانے کے باوجود مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! جزوی طور پر یہ درست ہے کہ ہیڈ گلشیئر سے راجووال پل براستہ لنک روڈ ضلع اوکاڑا کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یکم اگست 2018 سے 30-جولائی 2021 تک مذکورہ سڑک کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بصیر پور اور اس سے ملحقہ 200 دیہات لاہور آنے کے لئے مذکورہ سڑک استعمال کرتے ہیں تاہم مذکورہ سڑک پر حادثات اور ڈکیتیوں کا معمول بن جانا سڑک کی خستہ حالی سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کی گزشتہ سالوں کے دوران تعمیر و مرمت نہ کی جا سکی۔

محکمہ کی جانب سے سڑکوں کی حفاظت اور مرمت کے میکنزم سے متعلقہ تفصیلات

*7592: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے سڑکوں کی حفاظت اور مرمت کا کیا میکنزم ہے؟

(ب) شاہراہوں پر Mileage کا نظام تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے ایک روڈ کی تعمیر کے بعد اس کی سالانہ مرمت کیوں نہیں کی جاتی جبکہ اس کے لئے فنڈز مقرر کئے جاتے ہیں؟

(ج) شاہراہوں کے ساتھ مائیلج کے لئے سالانہ کتنا فنڈ مقرر کیا جاتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے سڑکات کے Geometric Design میں حفاظت (Road Safety) کے اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک کی صورت میں مہیا کئے جاتے ہیں جن کو ترجیحی بنیادوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مزید برآں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی سڑکات کی بحالی (Rehabilitation) کے لئے سکیمیں اور فنڈز رکھے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی شاہرات پر ابھی بھی Mileage کا نظام کسی حد تک موجود ہے۔ حکومتی مالی مشکلات کی وجہ سے سڑکات کی سالانہ مرمت کے لئے Yard Stick

کے مطابق اتنے فنڈز مہیا نہیں کئے جاتے جس کے باعث تمام سڑکات کی سالانہ مرمت ممکن نہیں۔

(ج) شاہراہوں کے ساتھ Mileage کے لئے علیٰحدہ فنڈز مخصوص نہیں کئے جاتے بلکہ سالانہ ایم اینڈ آر کے فنڈز میں سے ان کی مرمت کی جاتی ہے۔

لاہور ڈویژن میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7593: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں لاہور ڈویژن میں شامل اضلاع کی سڑکات و تعمیرات کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا تو ضلع ننکانہ صاحب اور ضلع لاہور کی کون کون سی سڑکوں کی تعمیر کی گئی ہے کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھا گیا ہے؟

(ج) شاہکوٹ سانگلہ ہل روڈ چک 42 موڑ سے لے کر سانگلہ ہل شہر کے اندر تک روڈ پچھلے تین سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور انتہائی خستہ حالت ہے پیدل چلنے کے قابل بھی نہیں اس کی تعمیر کیوں نہیں کی جا رہی کیا رکاوٹ ہے کب تک تعمیر ہو جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل سے صفدر آباد اور سانگلہ ہل سے فیصل آباد جانے والی سڑکیں بھی پچھلے کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان سڑکوں کی تعمیر نہ ہونے کی وجہ بیان کی جائے اور یہ سڑکیں کب تک تعمیر ہو جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں لاہور ڈویژن کو فراہم کئے گے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل کی سڑک کشادگی و بحالی از چک نمبر 42 برج رکھ برانچ تا مڑ بلوچاں خانقاہ روڈ براستہ ڈگری کالج ہمراجپورہ لمبائی 34.00 کلومیٹر کی تعمیر

کے لئے مالی سال 22-2021 میں مبلغ 130.00 ملین روپے فنڈز رکھے گئے تھے اور مالی سال 23-2022 میں مکمل ہونے کے مراحل میں ہے۔

(ج) شاہکوٹ سانگلہ ہل روڈ براستہ چک نمبر 42 موڑ سے سانگلہ ہل شہر تک کا کام شروع ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 251.439 ملین روپے ہے جو کہ بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔

(د) سانگلہ ہل صفدر آباد روڈ کی بحالی جو کہ 23-2022 ADP میں شامل ہے اور اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 1192.757 ملین روپے لگا کر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈ مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا اور سانگلہ ہل فیصل آباد روڈ کی خصوصی مرمت کا کام مالی سال 22-2021 میں مکمل ہو چکا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی کے لئے گھروں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1368: چودھری اختر علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ سرکاری کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک کتنے کوارٹرز کی خصوصی مرمت کی گئی ان کے نمبر اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے گھروں کے لئے فنڈز کا اجراء کیا گیا اور کتنے گھروں کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کوارٹرز نمبر 34 ڈی چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی خصوصی مرمت کے لئے دو دفعہ ایک دفعہ 2۔ جنوری 2021 اور دوسری دفعہ 3۔ فروری 2021 کو فنڈز کے اجراء کے لئے متعلقہ SE نے ڈیمانڈز کی اگر ہاں تو اس کوارٹرز کے لئے فنڈ جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے اور اس تفاوت برتنے والے اہلکاران / افسران کے خلاف حکومت کب تک کارروائی کرنے اور کب تک فنڈز جاری کرنے کو تیار ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک جن جن کوارٹرز میں خصوصی مرمت کی گئی ان کے کوارٹر نمبر اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات۔(Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک جن جن کوارٹرز میں خصوصی مرمت نہ کی گئی ان کی تفصیلات۔(Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) یہ درست ہے کہ کوارٹر نمبر 34 ڈی چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی خصوصی مرمت کے لئے فنڈز ڈیمانڈ کئے گئے تھے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے بہت سے کوارٹرز کے فنڈز جاری نہ ہو سکے۔ موجودہ مالی سال میں 34 ڈی کو تخمینہ لاگت تیار کر کے فنڈز ڈیمانڈ کر دیئے جائیں گے۔

نارووال پی پی۔ 47 میں جاری سکیموں میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

1413: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 47 تحصیل شکر گڑھ نارووال میں ADP سکیم کی درج ذیل سکیمیں تکمیلی مراحل میں ہیں؟

(ب) 1۔ ظفروال تا شکر گڑھ فیز II یعنی درجہ 2

2۔ مریال سٹیشن تا چکوال سلہریاں

3۔ ابیاں ڈوگر تا چھمال روڈ فیز II

4۔ عنایت پور تا جلالہ براستہ اخلاص پور باہروال وغیرہ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکیموں کو محکمہ اور ٹھیکیداروں نے ملی بھگت سے ناقص میٹریل استعمال کر کے قومی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے جس میں سب انجینئر، ایس ڈی او، ایکسئین، ٹھیکیدار کے ساتھ شامل ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دو سے چار کلو میٹر سے مٹی لانی تھی جو کہ نہ لائی گئی ہے بلکہ موقع سے اٹھا کر بیس تیار کر لیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی سڑک اکھاڑ کر یہ بیس تیار کر لیا گیا ہے اور سرگودھا سے پتھر نہ لایا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کارپٹ جو کہ بچو من سے تیار کی جاتی ہے اس کی موٹائی چار سے پانچ انچ ہوتی ہے جبکہ موقع پر ڈیڑھ سے دو انچ ہے جو کہ کروڑوں روپے کا نقصان بنتا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن مقامات پر آر سی سی کا استعمال کیا گیا ہے ان میں انڈر سائز سریہ استعمال کیا گیا ہے اور ناقص کنکریٹ ڈالی گئی ہے اس سے کروڑوں کا نقصان سرکاری خزانہ کو پہنچایا گیا ہے؟

(ز) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ٹھیکیداروں اور محکمہ کے ذمہ داروں کے خلاف انکوائری کروا کے کارروائی کرنے اور ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کرنے اور نقصان وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 47 تحصیل شکر گڑھ نارووال میں درج ذیل ADP سکیم کی درج ذیل سکیمیں تکمیل کے مراحل میں ہیں

(ب) درست نہ ہے۔ کیونکہ ان سکیمز پر کام 100 فیصد ٹی ایس اسٹیمیٹ اور ہائی وے Specification کے مطابق کیا گیا ہے اور مطلوبہ تمام لیبارٹری ٹیسٹ UET اور MTI&RR لاہور سے بھی کئے گئے ہیں (ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جن کے مطابق موقع پر کام تسلی بخش ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ کیونکہ ٹی ایس اسٹیمیٹ میں دی گئی لیڈ کے مطابق مٹی ڈالی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ پرانا پتھر سب بیس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی Provision اسٹیمیٹ میں شامل ہے۔ اور بیس کا نیا پتھر سرگودھا سے منگوا کر ڈالا گیا ہے۔

(ہ) اس لسٹ میں پہلی سڑک ظفروال تا شکر گڑھ روڈ فیز II کی چوڑائی 20 فٹ ہے اس سڑک میں 3.50" موٹی کارپٹ استعمال کی گئی ہے جس کا ڈیزائن MTI&RR سے

حاصل کردہ ہے اور کام ٹی ایس اسٹیمیٹ کے عین مطابق ہے۔ باقی 3 عدد سڑکیں جن کی چوڑائی 12 فٹ ہے ان پر 2" موٹی کارپٹ استعمال کی گئی ہے۔ جو کہ ٹی ایس اسٹیمیٹ کے مطابق ہے اور کارپٹ کے تمام لیب ٹیسٹ MTI&RR سے کروائے گئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں۔

(و) درست نہ ہے۔ کیونکہ محکمہ نے سریہ اور کنکریٹ کے تمام مطلوبہ ٹیسٹ UET اور MTI&RR لاہور سے کروائے ہوئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں (ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ۔ تمام کام ہائی سے Specification اور ٹی ایس اسٹیمیٹ کے مطابق کئے گئے ہیں۔

(ز) چونکہ تمام کام ٹی ایس اسٹیمیٹ اور ہائی وے Specification کے مطابق کئے گئے ہیں۔ اور استعمال شدہ میٹریلز کے تمام مطلوبہ ٹیسٹ بھی کئے گئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں۔ لہٰذا گورنمنٹ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

قصور تا تھ شیخم کوٹ رادھا کشن اور رائیونڈ روڈ کی لمبائی چوڑائی و مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1422: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور تا تھ شیخم کوٹ رادھا کشن اور رائیونڈ روڈز ضلع قصور و لاہور کی لمبائی اور چوڑائی کتنی کتنی ہے علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل دی جائے؟

(ب) ان سڑکوں کی سالانہ مرمت و تعمیر پر سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی تھی تفصیل سڑک وائز علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) ان کی تعمیر و مرمت کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہوئی ہے اب ان کی حالت کیسی ہے؟

(د) سالانہ تعمیر و مرمت کے باوجود ان سڑکوں کی حالت ابتر ہونے کی وجوہات کیا ہیں اس کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان سڑکوں کی بحالی و تعمیر کے لئے مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) قصور تا تھ شیخم کوٹ رادھا کشن کی لمبائی 31.00 کلومیٹر ہے اور چوڑائی قصور کی طرف سے پہلے 7 کلومیٹر 24 فٹ ہے اور بقیہ 24 کلومیٹر 20 فٹ ہے۔ قصور تا رائے ونڈ ضلع قصور ولاہور کی لمبائی 25.48 کلومیٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) قصور تا تھ شیخم کوٹ رادھا کشن روڈ کی مرمت و تعمیر پر سال 19-2018, 20-2019 اور 21-2020 کے دوران ہائی وے ڈویژن قصور نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

قصور تا رائیونڈ روڈ ضلع قصور و لاہور پر واقع راؤ خاں والا اڈا کی تعمیر و مرمت پر ہائی وے ڈویژن قصور نے صرف سال 21-2020 کے دوران 21.55 ملین رقم خرچ کی تھی۔

(ج) قصور تا رائیونڈ روڈ پر واقع راؤ خان والا اڈا پر 2460 فٹ سڑک کی تعمیر و مرمت درج ذیل ملازمین کی زیر نگرانی میں ہوئی ہے۔ محمد عثمان قیوم ایگزیکٹو انجینئر، ہائی وے ڈویژن قصور، فتح محمد وٹو، سب ڈویژن آفیسر، ہائی سب ڈویژن قصور اور محمد طیب ریاض سب انجینیر ہائی وے سب ڈویژن قصور سڑک کے اس حصے کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم مختص نہ کی گئی اور یہ T.S.T روڈز ہیں اس لئے ہر سال ان کی مرمت کے لئے رقم درکار ہوتی ہے۔ جو کہ گورنمنٹ نے نہیں فراہم کی جبکہ ہائی وے ڈویژن قصور نے کئی بار ان روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے فیزیبیلٹی احکام اعلیٰ کو بھیجی۔

(ہ) ان سڑکوں کی بحالی و تعمیر کے لئے مالی سال 22-2021 میں کوئی رقم نہ مختص کی گئی تھی۔ تاہم موجودہ مالی سال 23-2022 میں یہ سڑکات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرلی گئی ہیں اور ان کے تخمینہ جات منظوری کے لئے مجاز اتھارٹی کو بھیجے جارہے ہیں۔ تخمینہ جات کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر ان کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں تعینات اسسٹنٹ کنٹرولر کی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

1450: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وسیم احمد جو کہ پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں بطور اسسٹنٹ کنٹرولر تعینات رہا 1990 اور 2009 کے دوران کمروں کا کرایہ وصول کیا مگر سرکاری خزانے میں جمع کروانے کی بجائے اپنی جیب میں ڈالتا رہا جو کہ مبلغ 13 لاکھ 30 ہزار روپے تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی کرپشن سے پردہ اٹھایا تو اس نے مورخہ 5- فروری 2022 کو یہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی؟

(ج) کیا اس سے پوچھا گیا کہ یہ خطیر رقم ایک سرکاری ملازم کے پاس ایک ہی دن میں کہاں سے آگئی؟

(د) اس قسم کا Corrupt آفیسر اب پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں بطور اسسٹنٹ کنٹرولر تعینات ہے اور وہاں بے شمار Corruption کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ حصہ اوپر تک دیتا ہوں؟

(ہ) کیا ثابت شدہ کرپٹ آفیسر کو ایسی حساس جگہ تعینات رکھنے کا کوئی جواز بنتا ہے جبکہ حکومت ایسے کرپٹ لوگوں کا قلع قمع کرنے کی دعویدار ہے؟

(و) حکومت اس کرپٹ آفیسر کے خلاف کیا کارروائی کرنے جا رہی ہے اور کیا وزیر اس کرپٹ آفیسر کو فوراً ہٹا کر کسی ایماندار آفیسر کو فوراً اس کی جگہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست ہے کہ وسیم احمد بطور اسسٹنٹ کنٹرولر 1990 تا 2009 پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں تعینات رہا۔ جہاں تک کرایہ کی وصولی کا سوال ہے وہ دفتر ہذا کے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ہ) ایک عدد انکوائری Anti-Corruption میں چل رہی ہے لیکن ابھی تک اسکا نتیجہ نہیں آیا۔

(و) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

گزشتہ دوسالوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1463: سید عثمان محمود: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مذکورہ بجٹ سے کتنی نئی سڑکیں بنائی گئی اور کتنی لاگت آئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں کتنی روڈ کو مرمت / پیچ ورک کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کی مد میں مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی۔

سال	تعمیر	مرمت
2019-20	35 ۔ارب	4.4 ۔ارب
2020-21	29.8۔ارب	8.6۔ارب

(ب) مذکورہ بجٹ سے مالی سال 20-2019 میں 73 اور 21-2020 میں 6 عدد نئی سڑکات بنائی گئیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں سینکڑوں سڑکات کو مرمت اور پیچ ورک کیا گیا ان کی لاگت جز الف میں بیان کر دی گئی ہے۔

لاہور: C-42 جی او آر تھری کی چھتوں کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

1468: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری رہائش C-42 جی او آر III لاہور کے فرسٹ فلور کی چھتیں خطرناک حد تک بوسیدہ اور خراب ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کے لئے تخمینہ جات بنائے جاتے رہے ہیں اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو مذکورہ سرکاری رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کا کام کیوں نہیں کیا گیا وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز کب تک مذکورہ رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کا کام کر دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست نہیں کہ مذکورہ رہائش C-42 جی او آر۔ تھری لاہور کے فرسٹ فلور کی چھتیں خطرناک حد تک خراب ہو چکی ہیں۔

(ب) مذکورہ رہائش کی معمولی اور روٹین کی مرمت کے لئے تخمینہ لگا کر بھیج دیا گیا تھا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔

پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1482: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ عرصہ 4 سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر آئے روز ٹریفک حادثات کا ہونا ایک معمول ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ لاکھوں روپے ٹال ٹیکس کی مد میں وصول کئے جاتے ہیں؟

(د) مالی سال 22-2021 اور 23-2022 میں اس روڈ کی مرمت کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اسے حکومت پنجاب کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) درست ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) درست نہ ہے۔

(د) 2021-22 اور 2022-23 میں مذکورہ سڑک کی مرمت پر خرچہ نہ ہوا ہے۔ البتہ مذکورہ سڑک کی بحالی کی سکیم 2022-23 کی ADP میں رکھی گئی ہے جو PDWP سے منظور ہو چکی ہے اور جلد ہی اس پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

لاہور، ڈولفن فورس کے زیر استعمال کروڑوں کی ہیوی بائیکس ناکارہ، سٹریٹ کرائم میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ رونامہ "دنیا" مورخہ 28 ۔ ستمبر 2022 کی خبر کے مطابق لاہور میں سٹریٹ کرائم کی روک تھام کے لئے بنائی جانے والی ڈولفن فورس تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔ ڈولفن فورس کے زیر استعمال کروڑوں روپے مالیت کی 600 ہیوی بائیکس میں سے 25 فیصد بائیکس آف روڈ ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس وقت ڈولفن فورس کے زیر استعمال بہت کم ہیوی بائیکس فعال حالت میں موجود ہیں جس کی وجہ سے شہر بھر میں جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ محترمہ کا concern جزوی طور پر درست ہے کیونکہ اس وقت لاہور میں ہمارا ڈولفن سکواڈ 100 فیصد آپریشنل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس وقت ہمارے آپریشنل fleet میں 545 موٹر بائیکس کام کر رہی ہیں لیکن ان کا یہ concern کافی ہیوی بائیکس آف روڈ ہو چکی ہیں، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جب ایک گاڑی یا موٹر سائیکل چلتی ہے تو اس میں repair کا عنصر آتا رہتا ہے تو جیسے جیسے

ہمیں وسائل ملتے ہیں انہیں ہم repair بھی کرواتے ہیں۔ آج ہی ان کے Zero Hour کے اٹھائے گئے معاملے کی جب میں بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے اس کی پرسوں کے لئے علیحدہ بریفنگ رکھی ہے اور ہماری ڈولفن کے concerned officers آئیں گے اور اپنی requirement بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہیں فنڈز فراہم کئے جائیں گے کیونکہ ہم اس سروس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتے ہیں اور اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی ہمارا fleet of road ہے اسے on road کرنے کے لئے بھرپور وسائل فراہم کریں گے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

صوبہ بھر میں میڈیکل کالجز میں بطور سینئر فیکلٹی سپیشل سلیکشن بورڈ کے تحت 2 سال سروس مکمل کرنے کے باوجود ریٹائرمنٹ نوٹیفکیشن بطور ریگولر پروفیسر نہ کرنے پر تشویش

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ کے سرکاری یا پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں پروفیسرز جو کہ HEC Approved Ph.D Supervisor in Medical Sciences ہیں 28 سال سے زیادہ ریگولر گورنمنٹ سروس کے باوجود peripheral میڈیکل کالجز میں بطور سینئر فیکلٹی سپیشل سلیکشن بورڈ کے تھرو کنٹریکٹ سروس جوائن کی اور دو سال سے زیادہ عرصہ کنٹریکٹ بطور پروفیسرز (بی ایس-20) مکمل کیا۔ ان پروفیسرز کا ریٹائرمنٹ نوٹیفکیشن بطور ریگولر پروفیسر نہیں کیا جارہا جس سے ان میں تشویش پائی جارہی ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):۔جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ The Punjab Civil Servants Appointment & Conditions of Service Rules 1974 ایک سرکاری ملازم کے lien کے متعلق قانون میں درج شق بیان کرنے لگی ہوں:

Notwithstanding anything in any other rules, a confirmed civil servant shall acquire lien against the substantive post held by him when he is relieved as a consequence of his selection against some other post, cadre or service in the service of Pakistan, and he shall retain his lien in the relieving department until he is confirmed in the said other post, cadre or service or for a maximum period of three years whichever is earlier and the said period of lien shall in no case be extended.

مندرجہ بالا قانون کی روشنی میں تمام سرکاری ملازمین بنیادی سکیل کے مطابق ہی ریٹائر ہوتے ہیں اور contract کی بنیاد پر کسی بھی سرکاری ملازم کو ریٹائر نہیں کیا جاسکتا۔ جن کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں اگر اُن کی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے regular selection ہوئی ہے اور اُس کے بعد اس دورانیے میں اگر وہ contract لے لیں تو وہ contract کا period recognize نہیں ہوتا for the purpose of promotion or also for the purpose of retirement.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبرز ڈے شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں کچھ وقت کے لئے باہر گیا تھا تو آپ نے میرا question dispose of کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میری دوسری humble request ہے کہ میں نے last session میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تھا تو سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ اس کو انشاء اللہ next sitting میں لے آئیں گے۔ یہ کل بھی نہیں آ سکا جب کہ یہ matter بہت important ہے اس لئے میری honorable Chair سے request ہو گی کہ اس کو take up کر لیا جائے۔ یہ معاملہ اس نوعیت کا ہے کہ اس میں تاخیر مناسب نہیں ہو گی۔ میں آپ کی اجازت سے ایک اور عرض بھی کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں کہ منسٹرز صاحبان کی تنخواہیں نہیں بڑھنی چاہئیں لیکن ہم نے آج کے سوالات میں دیکھا ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب کا لفظ ایک ہی تھا کہ ہمارے پاس فنڈز available نہیں ہیں۔ آپ کا 60 percent ملک اس وقت سیلاب کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے، بے روزگاری اور مہنگائی عروج پر ہے خواہ فیڈرل کی سطح پر ہو یا صوبائی سطح پر۔ میری humble submission ہو گی کہ آج منسٹرز کی تنخواہیں بڑھانے کے لئے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے ذریعے بل لے کر آ رہے ہیں۔ گورنمنٹ وقت کی نزاکت کو دیکھے یہ پنجاب اسمبلی سے کوئی اچھا message نہیں جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ہمارے پاس ایسا تو کوئی business نہیں ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ موجود ہے آپ دوسرے صفحے پر دیکھیں۔ پہلے بھی عوام میں politicians کی کوئی اچھی نیک نامی نہیں ہے جب تک ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے اُس وقت تک کے لئے اِس کو pending کر دیں جب حالات بہتر ہو جائیں پھر بالکل تنخواہیں بڑھا لیں لیکن ان حالات میں یہ مناسب نہیں ہو گا۔ میری ایک سیاسی ورکر کے طور پر request ہے کہ عوام میں اس کا اچھا message نہیں جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھچھر صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ اب ہم Private Member's Business شروع کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ہم اس کو take up کرلیں اس کے بعد میں پہلے محترمہ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ اب ہم Private Members' Business شروع کرتے ہیں۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس تھا اس کو لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھچھر صاحب! ہمارا کل بھی سیشن ہے ہم اس کو کل take up کرلیں گے اور آپ کو مطمئن کر کے بھیجیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری محترمہ سے commitment ہے پہلے ان کو موقع دوں گا پھر آپ بات کرلینا۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ صاحب! تھوڑی گاڑی چلنے دیں آپ کو موقع دیا جائے گا آپ کے اپنے فاضل ممبران بھی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں براہ مہربانی مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پچھلے کچھ عرصہ سے legislation اور Resolution کے حوالے سے ایک روایت بن گئی ہے کہ تمام rules کو معطل کیا جاتا ہے Resolutions بھی لائی جاتی ہیں اور قانون سازی بھی کی جاتی ہے۔ Resolution کا تو یہ حال ہے کہ ایک کاپی اس معزز Chair کے پاس اور دوسری متعلقہ منسٹر کے پاس ہوتی ہے باقی پورے ہاؤس کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ اس ہاؤس میں کس طرح کی Resolution آ رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے Resolutions تمام rules کو

suspend کر کے پاس کی جا رہی ہیں۔ اس طریقے سے Resolution کا پاس ہونا جس پر کسی ممبر کو یہ حق نہ دیا جائے کہ وہ اس کو oppose کر سکے میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس اور اِس Chair کی نیک نامی میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ آج آپ یہ قانون سازی کا صفحہ دیکھ لیں اس میں دو Bills ہیں اور دونوں انتہائی اہم ہیں۔ ایک Urdu Language کے حوالے سے اور دوسرا پنجاب کے منسٹرز کی salaries, allowances اور دیگر مراعات کے حوالے سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس یہ دونوں Bills ہوں لیکن میرے پاس یہ دونوں Bills نہیں ہیں اور ہاؤس کے کسی ممبر کے پاس یہ دونوں Bills کی کاپی نہیں ہے۔ پھر سیکرٹریٹ نے کمال یہ کیا ہے کہ آپ اس کا process دیکھیں کہ آج یہ salary والا بل introduce ہو گا، تمام ممبران بھی ذرا ایک نظر دیکھ لیں کہ جو rules کی requirement ہے 93, 94, 95 اور تمام relevant rules کو dispense کر کے یہ بل آج ہی پیش ہو گا، آج ہی اس کی consideration ہو گی اور آج ہی اس کو پاس کر لیا جائے گا۔ دونوں legislation کا اتنا اہم ایجنڈا آج پانچ منٹ کے اندر پاس ہو جائے گا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کسی ممبر کے پاس ان دونوں Bills کی کاپی نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ صرف اپنا ہاتھ کھڑا کر دے میں بیٹھ جاؤں گا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): میں اپنا ہاتھ کھڑا کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: راجہ صاحب! آپ تو منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ممبران ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں کہ کس کس کے پاس بل کی کاپی ہے؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہباز صاحب نے اپنا ہاتھ کھڑا کر دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں، یہ بل کی کاپی دکھا دیں۔ یہاں Resolution بھی چوری سے لائی جاتی ہے اور legislation بھی چوری سے لائی جاتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آج پانچ منٹ کے اندر ان دونوں Bills کو پاس نہ کیا جائے۔ Urdu Language کے حوالے سے

جو بل ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں بہت ساری اچھی باتیں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ ہم اس میں کچھ amendments بھی دینا چاہیں۔ اسی طرح جو منسٹرز کی salaries ہیں۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ خان: شہباز صاحب! آپ منسٹر نہیں ہیں آپ تو بیٹھ جائیں ایسے ہی کھڑے ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع صاحب! دیکھیں، cross talk نہ کریں آپ اپنی بات مکمل کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ میں نے بل پڑھا نہیں ہے منسٹر کی salary بڑھ رہی ہے یا نہیں بڑھ رہی اگر بڑھ رہی ہے تو کتنی بڑھ رہی ہے، کس طرح کے privileges میں کمی کی جا رہی ہے یا اضافہ کیا جا رہا ہے میں اپنی حد تک کہہ رہا ہوں کہ میں ان تمام باتوں سے لاعلم ہوں۔ پہلے تو ممبران کو Bills کی کاپی دی جائے اور ٹائم دیا جائے تاکہ معزز ممبران اس بل کو پڑھ سکیں۔ اگر یہ اچھا بل ہو گا تو یقیناً اس کو پاس ہونا چاہئے اور اگر پنجاب اور پاکستان کے جو موجودہ حالات ہیں ان کے مطابق یہ بل ٹھیک نہیں ہو گا تو پھر اس کی مخالفت کی جائے گی۔ میری آپ سے humble request ہے کہ ان دونوں Bills کو دوبارہ غور کے لئے pending کیا جائے اور ان کی کاپیاں تمام معزز ممبران کو دی جائیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

تحریک

مسودہ قانون اُردو زبان 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Urdu Language Bill 2022. Ms Khadija Umer or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون اُردو زبان 2022

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The Urdu Language Bill 2022 has been introduced.The mover has given notice for the suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with

under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

(The motion was carried.)

(اذان عشاء)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون اُردو زبان 2022

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 11

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clauses 3 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ Bill پیش نہ کریں۔ خدا کے لئے لوگ سیلاب سے مر رہے ہیں۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک بات آپ کریں اور ایک بات وہ کریں۔ آپ بول بھی لیں اور آپ سن بھی لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے بھائیوں کو اس بات کا وہم ہے کہ شاید منسٹرز کی salaries بڑھائی جا رہی

ہیں۔ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹرز کی salaries نہیں بڑھائی جارہی۔ ہم اس Bill کو repeal کررہے ہیں جس کو انہوں نے ایوان اقبال میں repeal کیا تھا۔ ہم اس کو دوبارہ لے کر آرہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات 2022 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022. Ms Mussarat Jamshed or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون(ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات 2022

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice for the suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be

dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون(ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات2022

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

Formatted: All caps

Formatted: Centered

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

Formatted: Indent: Before: 0.3", After: 0.3"

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر کورم کی نشاندہی کرتے رہے)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 19۔اکتوبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 19۔اکتوبر 2022

(یوم الاربعاء، 22۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 33

2005

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا، غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022

ایک وزیر مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 کو، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد 93، 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 کو، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 منظور کیا جائے۔

2006

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غور وخوض اوران کی منظوری

1- مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021(مسودہ قانون نمبر 78 بابت 2021)

(اے) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ 14- ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(بی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

(سی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ضمن 10 کی بجائے درج ذیل عبارت ثبت کی جائے۔

"10- الیکشن کمیشن کی جانب سے یونین کونسلز کی حد بندی:-

(1) الیکشن کمیشن مصرحہ طریقہ کے مطابق قانون انتخابات کے تحت یونین کونسلوں کی حد بندی کرے گا۔

(2) یونین کونسلوں کے مقامی علاقہ جات کی الیکشن کمیشن کی جانب سے مخصوص عدد اور ایسے نام سے شناخت کی جائے گی جو حکومت نے تفویض کیا ہو۔

(3) الیکشن کمیشن، قانون مقامی حکومت 2019(13 بابت 2019) کے تحت، حد بندی اور تشکیل کردہ ضلع میں دیہی علاقے، میٹروپولیٹن کارپوریشن، کالعدم میونسپل کارپوریشن، کالعدم میونسپل کمیٹی، کالعدم ٹاؤن کمیٹی کی اوسطاً پچیس ہزار کی دیہی آبادی کو شہری یونین کونسل کے طور پر حد بندی کرے گا۔

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تابع، الیکشن کمیشن ضلع کونسل کے دیہی علاقہ کی دیہی یونین کونسلیں جن کی اوسطاً پچیس ہزار کی آبادی ہو، کی حد بندی کرے گا۔

(5) حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر ایسی یونین کونسل جن کی خصوصیات دیہی یونین کونسل ہو، کو دیہی یونین کونسل ڈیکلیئر کرے گی۔

(6) حکومت، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن، شہری یونین کونسل کو بطور دیہی یونین کونسل ڈیکلیئر کرے گی، اگر اس مقامی علاقے میں کوئی شہری خصوصیات نہ ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (5) اور (6) میں کی گئی ایسی تبدیلی آئندہ مقامی انتخاب کے لئے مؤثر ہو گی۔

2007

(ڈی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ضمن 187 کی بجائے درج ذیل عبارت ثبت کی جائے۔

"187۔پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس:۔

(1) قانون پنجاب مقامی حکومت 2019 (13 بابت 2019) کے تحت جاری مقامی حکومت پنجاب سروس جاری رہے گا اور پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کہلائے گا اور ان کی سروس کی قیود و شرائط متعلقہ قوانین اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے مطابق چلائی جائیں گی۔

(2) پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے ملازمین کی تعیناتی مستقل بنیادوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جائے گی۔

(3) پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے ملازمین قانون ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے صوبہ میں کہیں بھی خدمات سرانجام دینے کے پابند ہوں گے۔

(4) قانون ہذا کے نفاذ سے پہلے منظور شدہ اسامیوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر، پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت تعینات شدہ پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے جملہ ملازمین کو کنٹریکٹ پر تقرری کی تاریخ سے سروس میں ریگولر کر دیا جائے گا۔"

(ای) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 کو، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی ہے، منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ 12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2008

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022(مسودہ قانون نمبر9بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022، جیسا کہ12۔ ستمبر2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، ازسرنو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے ازسرنو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سیڈکارپوریشن پنجاب2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022(مسودہ قانون نمبر10بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز 2022، جیسا کہ12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، ازسرنو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے ازسرنو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)فیکٹریز2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات2022(مسودہ قانون نمبر11بابت2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات 2022، جیسا کہ12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، ازسرنو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

2009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2011

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ ،19-اکتوبر2022

(یوم الاربعاء،22-ربیع الاوّل1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5بج کر47منٹ پر

جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ①
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ③
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④

سورۃ الدھر (آیات نمبر1تا4)

بے شک انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا تا کہ اسے آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔یقیناً ہم ہی نے اسے رستہ بھی دکھایا اب خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔بے شک ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیامبر عظیم تر ہے کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی بشر نہیں عظمت بشر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارا ہے خود نظر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ ایک چٹائی ذرا سے جو ایک چار پائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہ ہے کل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہ تو سلطان بحر و بر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر محکمہ امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی سندھو صاحب!

رولز معطل کر کے قانون سازی کرنے میں اپوزیشن کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج پھر ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کے ایجنڈے پر بہت زیادہ legislation رکھی گئی ہے، 93,94,95 اور Rule 234 میں لکھا گیا ہے کہ اگر کوئی بہت urgency ہو، کوئی ایمرجنسی ہو یا کوئی اس قسم کے حالات ہوں تو then you can suspend rules اور پھر جناب سپیکر اجازت دیں گے کہ آپ یہ rules suspend کریں۔ میں کوئی اعتراض برائے اعتراض نہیں کرنا چاہتا لیکن ایسی legislation کو کوئی اچھی legislation نہیں سمجھا جاتا کہ جس بارے میں اپوزیشن کو شامل نہ کیا جائے یا متعلقہ کمیٹی کی میٹنگ ہی نہ بلائی جائے۔ جب چودھری پرویز الٰہی صاحب یہاں سپیکر کی کرسی پر براجمان تھے تو انہوں نے راجہ بشارت صاحب سے کہا تھا کہ ان دنوں COVID-19 کی وجہ سے آپ کو اجازت دے رہا ہوں لیکن جتنے Bills ہیں پہلے ان کو کمیٹیوں میں لے جائیں اور ان پر سارا process مکمل کریں اور through proper channel آئیں۔ لہٰذا میری آپ سے humble submission, اور میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ظاہر ہے ان کی عددی اکثریت ہے اس لئے جو مرضی کریں وہ Bill پاس کر سکتے ہیں اور کریں گے لیکن کچھ تو ہمیں بتائیں اور اگر پہلے ان چیزوں کو مشتہر کر دیں یا ہمیں بتا دیں تو بہت اچھی legislation ہو سکتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی راجہ صاحب! آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کل جب ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے تو اس وقت بھی یہ بات ہوئی تھی اور انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے ہم Rules of Procedure کے مطابق ہی چلیں گے۔ ابھی جو legislation آ رہی ہے یہ rules کے مطابق ہے۔ خود محرک فرما رہے ہیں کہ جناب سپیکر اجازت دے سکتے ہیں تو آپ نے اجازت دی ہے اور ہم لے آئے ہیں۔ آگے بھی ہم rules suspend کرنے کی request کریں گے اور اگر آپ اجازت دیں گے تو آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ departments کو یہ ہدایت فرما دیں کہ وہ بروقت legislation اسمبلی میں submit کریں تاکہ ہم بروقت اسے circulate کر کے آگے take up کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): انشاءاللہ we will adhere to this

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! میری طرف سے تمام departments کو ہدایت دیں کہ وہ اپنا business in time اسمبلی میں دیا کریں تاکہ اپوزیشن کو بھی پتا ہونا چاہئے۔

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات take up کرتے ہیں، پہلا سوال نمبر 6626 محترمہ شازیہ عابد کا ہے --- محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 6627 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے--- لیکن محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واپڈا ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6638: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کہ 2016 واپڈا ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (WECHS)، ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سوسائٹی کے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) اس سوسائٹی کے متاثرین کو اگر کوئی معاوضہ ادا کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ نیب ملتان نے 2016 میں مسٹر شعیب احمد خان کی شکایت پر سابقا سیکرٹری واپڈا ٹاؤن ملتان، سعید احمد خان اور دیگر کے خلاف تحقیقات کیں جس میں نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ کمیٹی پر اختیارات کے ناجائز استعمال کے ذریعے 1750.66 ملین روپے کے غبن کا الزام لگایا اور نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ اور دیگر کے خلاف احتساب عدالت میں ریفرنس دائر کیا جس کے اہم نکات یہ تھے کہ انتظامیہ نے سوسائٹی قوانین کے خلاف پرووائڈرز / انویسٹرز / مالکان زمین کو کمرشل فائلیں جاری کر دیں جس کا انہیں اختیار نہ تھا۔ بعد میں یہ کیس احتساب عدالت میں زیر کارروائی رہا۔

(ب) احتساب عدالت ملتان نے ذمہ داران کے خلاف دائر شدہ ریفرنس کی سماعت کی اور بالآخر نیب ملتان آفس ملزمان کے خلاف دائر شدہ الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا جس پر

معزز عدالت نے مورخہ 13.12.2019 کو ریفرنس کا فیصلہ سناتے ہوئے تمام ملزمان کو باعزت بری کر دیا یہ کہ انتظامیہ نے کوئی غیر قانونی عمل نہ کیا ہے جس سے سوسائٹی کو کوئی مالی نقصان پہنچا ہو (کورٹ فیصلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

مزید یہ کہ احتساب عدالت نے سعید احمد خان (مرحوم) سابقا سیکریٹری سوسائٹی ہذا کے اثاثہ جات کو جو کہ آمدن سے زائد ثابت ہوئے اور سوسائٹی کی حدود میں پائے گئے ایسے تمام اثاثہ جات کو سوسائٹی کی ملکیت قرار دے دیا جو سوسائٹی کے قبضے میں ہیں۔

(ج) احتساب عدالت ملتان نے اپنے فیصلہ میں کسی بھی فرد کو متاثر نہ ٹھہرایا ہے اور نہ ہی سوسائٹی ہذا کو یہ ہدایات دی ہیں کہ متاثرین کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے سوال کا منسٹر صاحب نے بہت تفصیل سے جواب دیا ہے اور انہوں نے پوری وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میں جواب کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ جواب کے جز(الف) میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی بے ضابطگی ہوئی ہے اور غبن ہوا ہے جبکہ جواب کے جز(ب) میں انہوں نے اپنے جواب کی نفی کر دی ہے یعنی جواب کے پہلے جز(الف) میں acceptance ہے اور پھر جواب کے جز(ب) میں rejection ہے۔ مجھے اس جواب کی کوئی سمجھ نہیں آئی اور یہ 2016 کا case ہے۔ محترم منسٹر صاحب مجھے سمجھا دیں یا پھر آپ سمجھا دیں کہ میں اس کو کیا سمجھوں؟ بس مجھے یہی کہنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے محترمہ نسرین طارق صاحبہ نے فرمایا ہے کہ میں جواب سے مطمئن ہوں اور اب فرما رہی ہیں کہ میں مطمئن نہیں ہوں تو میں ان کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ 2016 واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (WECHS)، ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں۔" اس کے جواب

میں ہم نے یہ گزارش کی ہے کہ "یہ درست ہے کہ نیب ملتان نے 2016 میں مسٹر شعیب احمد خان کی شکایت پر سابقہ سیکرٹری واپڈا ٹاؤن ملتان، سعید احمد خان اور دیگر کے خلاف تحقیقات کیں جس میں نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ کمیٹی پر اختیارات کے ناجائز استعمال کے ذریعے 1750.66 ملین روپے کے غبن کا الزام لگایا اور نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ اور دیگر کے خلاف احتساب عدالت میں ریفرنس دائر کیا جس کے اہم نکات یہ تھے کہ انتظامیہ نے سوسائٹی قوانین کے خلاف پروواٹڈرز / انویسٹرز / مالکان زمین کو کمرشل فائلیں جاری کر دیں جس کا انہیں اختیار نہ تھا۔" بعد میں یہ کیس احتساب عدالت میں چلا گیا جو کہ اب بھی زیرِ سماعت ہے۔ میرے خیال میں محکمہ نے تو deny کہیں پر بھی نہیں کیا۔ ہم مان رہے ہیں کہ ایک شخص نے غلطی کی ہے، ہم نے اس کی نشاندہی کی ہے، ہم نے اس کی شکایت کی ہے اور اس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6819 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7102 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7103 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7198 سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ساجد احمد خان کا ہے۔

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7213 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: رائے ونڈ گورنمنٹ آفیسر کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں ہونے والی بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7213: **جناب ساجد احمد خان:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رائے ونڈ روڈ میں ہونے والی پلاٹوں کی بندر بانٹ کے بارے میں بتائیں گے کہ موجودہ اور سابقہ انتظامیہ کمیٹی نے 94 نئے

پلاٹوں کی الاٹمنٹ 24 نئی ممبر شپس کا اجراء، 13 پلاٹوں کی تبدیلی اور 36 ممبر شپس کے اخراج کے سلسلہ میں انتظامیہ کمیٹی اور ایڈمنسٹریٹر وغیرہ کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا محکمہ کوآپریٹو نے سوسائٹی میں موجود کروڑوں کی درج ذیل زمین (1) 9 کنال 12 مرلے بحریہ آرچڈ سے متصل (2) 8 کنال 18 مرلے بحریہ آرچڈ سے متصل (3) ہائر فیکٹری کے عقب میں 4 کنال 9 مرلے (4) 3 کنال 13 مرلے پاجیاں چوک کے بالکل ساتھ؟

(ج) اجلاس عام اور رجسٹرار کو آپریٹو کی منظوری کے بغیر فروخت کرنے پر کوئی کارروائی کی؟

(د) کیا محکمہ اس بات کا مجاز تھا کہ قبضہ مافیا کا سربراہ جو کہ قانونی کارروائی کے خوف سے امریکہ فرار ہو چکا ہے اس کو کس حیثیت میں صدر منتخب کروایا گیا جو کہ تاحال مفرور ہے؟

(ہ) کیا محکمہ کوآپریٹو نے انتظامیہ کمیٹی کے الیکشن منعقد مورخہ 14 فروری 2021 میں مبینہ دھاندلیوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

(و) سوسائٹی عرصہ 32 سال سے ڈویلپ کیوں نہیں ہوئی؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی کے دفتر میں پرائیویٹ آدمی پلاٹ کے واجبات اور ٹرانسفر فیس کی رقم وصول کر کے سوسائٹی کے دفتر سے جعلی رسیدیں جاری کر کے سوسائٹی کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہا ہے۔

(ح) کیا یہ درست ہے کہ ایگزیکٹو ممبر کوآپریٹو کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پراپرٹی کا دفتر کیسے چلا رہا ہے پلاٹ خرید کر اسے دفتر میں ٹرانسفر کی بجائے open رکھ کر بورڈ آف ریونیو کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری ملازمین ہیں جن کی سرپرستی میں یہ خورد برد ہو رہی ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) بمطابق فیکٹ فائنڈنگ انکوائری رپورٹ ازاں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نے کوئی بھی نیا پلاٹ کسی ممبر کو الاٹ نہیں کیا بلکہ یہ بتانا زیادہ موزوں ہو گا کہ ابھی تک کئی ممبران کو پلاٹ نہ ہونے کی وجہ سے الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی نئی ممبر شپ جاری نہ

کی گئی ہے اور صرف پلاٹ ٹرانسفر ہونے پر پرانی ممبر شپ نئے ممبر کو ٹرانسفر کی گئی ہیں۔ کوئی ممبر شپ خارج نہ کی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں فیکٹ فائنڈنگ انکوائری بذریعہ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور سے کروائی گئی ہے۔ بمطابق انکوائری رپورٹ سوسائٹی کی کچھ زمین موضع پاجیاں میں غیر قانونی قبضہ میں تھی جس پر گھر اور سڑکیں وغیرہ تعمیر ہو چکی تھیں۔ اس زمین کا قبضہ کبھی بھی سوسائٹی کے پاس نہ تھا۔ اس لئے انتظامیہ کمیٹی نے اس زمین کو سوسائٹی کے اجلاسِ عام مورخہ 21.12.2018 میں فروخت کی منظوری لی۔ اس لئے سوسائٹی نے موقع پر قابض لوگوں سے گفت وشنید کر کے زمین کو مارکیٹ ریٹ پر فروخت کیا اور رقم سوسائٹی اکاؤنٹ میں بذریعہ پے آرڈر جمع ہوئی۔ یہ زمین سوسائٹی کے منظور شدہ نقشہ سے باہر تھی۔ اس زمین کی مجوزہ فروخت سوسائٹی کی سالانہ مجلسِ عامہ، جو کہ سوسائٹی کی اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے، کی اجازت سے عمل میں لائی گئی جس کی بعد ازاں منظوری ڈپٹی رجسٹرار لاہور نے دی۔

(ج) سوسائٹی ہٰذا کا الیکشن مورخہ 14.02.2021 کو مروجہ قوانین اور ضوابط کے تحت انجام پایا جس میں ندیم اکرام ورک نے بطورِ امیدوار برائے صدر سوسائٹی بعد از اجازت رجسٹرار کوآپریٹوز حصہ لیا۔ جو کہ کاغذاتِ نامزدگی جمع کرواتے وقت ملک میں موجود نہ تھا (د) مذکورہ امیدوار نے اپنے کاغذات نامزدگی بذریعہ سپیشل پاور آف اٹارنی جمع کروائے اور بعد ازاں بلامقابلہ سوسائٹی کا صدر منتخب ہوا۔ اس سلسلہ میں معاملہ لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 081192/2021 زیرِ سماعت ہے۔

(ہ) اس سلسلہ میں فیکٹ فائنڈنگ انکوائری بذریعہ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز لاہور سے کروائی گئی ہے۔ مزید برآں محکمہ انسدادِ بدعنوانی بھی اس معاملہ میں انکوائری کر چکا ہے۔ دونوں انکوائریز کے مطابق الیکشن منعقدہ 14.02.2021 بمطابق قوانین و ضوابط انجام پائے جس میں کسی قسم کی دھاندلی وغیرہ نہ ہوئی ہے۔

(و) سوسائٹی کی بانی انتظامیہ نے سوسائٹی فنڈز میں خورد برد کی۔ یہ بات سوسائٹی کی آڈٹ رپورٹ 30.06.1990 میں ثابت ہوئی جس پر ذمہ دار انتظامیہ کمیٹی کے خلاف شوکاز

نوٹس محکمہ کو آپریٹو نے جاری کیا اور نتیجے میں قصور وار انتظامیہ کمیٹی کے خلاف 131.323 ملین کا ایوارڈ مورخہ 17.11.2007 کو جاری ہوا۔ اس فیصلے کے خلاف اپیل لاہور ہائی کورٹ لاہور تک فائنل ہو چکی ہے اور اس وقت کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیرِ سماعت ہے۔ محکمہ کو آپریٹوز نے قصوروار انتظامیہ کمیٹی کو ریکوری کا نوٹس جاری کیا ہوا ہے اس طرح سوسائٹی کو روزِ اول سے ہی مالی وسائل کی بابت دشواری پیش رہی ہے۔ مذکورہ سوسائٹی کی موجودہ انتظامیہ کمیٹی کا موقف ہے کہ سوسائٹی ممبران کی اکثریت نے ابھی تک اپنے مکمل واجبات ادا نہیں کئے جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ کا کام سست روی کا شکار ہے۔ مگر اس کے باوجود سڑکیں، سیوریج، باؤنڈری وال، پارکس، سوسائٹی گیٹس اور پانی کی سپلائی کے لئے تین عدد ٹیوب ویلز کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ بلاک اے اور بی میں ممبران کو بجلی بذریعہ عارضی کنکشن دی جا رہی ہے جب کہ بجلی کی مستقل منظوری کے لئے لیسکو کو ڈیمانڈ نوٹس کی درخواست دی جا چکی ہے۔

(ز) سوسائٹی ہذا میں تمام کام سوسائٹی ملازمین کرتے ہیں اور زیادہ تر رقم بذریعہ چیک / پے آرڈر وصول کی جاتی ہے۔ انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کا مؤقف ہے کہ اگر کبھی کوئی ممبر کسی وجہ سے چیک / پے آرڈر نہ دے سکے تو اس کے واجبات جمع کرنے کے بعد اس کو باقاعدہ رسید جاری کی جاتی ہے اور سوسائٹی کی کیش بک میں اندراج کیا جاتا ہے۔ سوسائٹی میں جعلی رسیدات جاری کئے جانے بابت محکمہ کو آپریٹو کو کبھی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں اگر مستقبل میں کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پر فی الفور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ح) سوسائٹی میں کسی کو بھی فائل اوپن رکھنے کی اجازت نہ ہے۔ سوسائٹی میں ٹرانسفر کا ایک مروجہ طریق کار موجود ہے جس کے مطابق ممبران کو پلاٹس کی ٹرانسفر کی جاتی ہے۔ پلاٹس فروخت کرنے کے متمنی ممبران ٹرانسفر سے قبل سوسائٹی واجبات اور گورنمنٹ کے ٹیکسز جمع کرواتے ہیں۔ یہاں اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ محکمہ کو آپریٹوز کے ملازمین کا پلاٹ ٹرانسفر کے حوالے سے براہ راست کوئی عمل دخل نہ ہے۔ پلاٹس ٹرانسفر کا سارا عمل سوسائٹی کے دفتر میں سرانجام پاتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی شکایت ہو

تو متاثرہ فرد کو آپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925ء کی دفعہ 54 اور 44 ایف کے تحت رجسٹرار کو آپریٹوز کو درخواست دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7394 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور این ایف سی Phase II کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی تعمیر کے التواء کا شکار ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***7394: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں موجود NFC Housing Society (NFCHS) Phase II Employees Cooperative کی تعمیر التواء کا شکار ہے اس ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہاؤسنگ سوسائٹی میں ڈویلپمنٹ چارجز ادا کرنے کے باوجود گھروں کی تعمیر کا آغاز نہیں ہو سکا اگر ہاں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہاؤسنگ سوسائٹی میں بنیادی سہولیات بجلی، پانی اور گیس وغیرہ کی فراہمی کو یقینی نہیں بنایا جا سکا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) این ایف سی ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی فیز-II کی ڈویلپمنٹ کا کام شروع ہے۔ یہ درست ہے کہ ڈویلپمنٹ کا کام سرِ دست التواء کا شکار ہے جس کی بنیادی وجوہات درج ذیل ہے۔

فیز-II کے ممبران کی اکثریت نے اپنی Land Cost اور Development charges کی اقساط مقررہ وقت پر ادا نہ کی ہیں۔2017 میں سوسائٹی نے سول ورک (واٹر سپلائی، سیوریج، اوور ہیڈ واٹر ٹینک اور روڈز) کی ڈویلپمنٹ کے کام کا ٹھیکہ نومبر 2017 میں دیا جو کہ تکمیل کے قریب تھا کہ ممبران کے درمیان مختلف موضوعات پر باہمی مقدمہ بازی کی وجہ سے اگست 2019 میں رک گیا۔ اس وقت تک سول ورک کا تقریباً 85 فیصد کے درمیان کام مکمل ہو چکا تھا۔ مئی 2020 میں انتظامیہ کمیٹی کی مدت ختم ہو گئی تھی اور کو آپریٹو افسران پر مشتمل نگران کمیٹی کو تعینات کیا گیا جس کے اختیارات صرف روزمرہ معاملات تک محدود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ ممکن نہ ہو سکی حال ہی میں محکمہ صحت پنجاب کی طرف سے الیکشن کی اجازت دے دی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے. جس کے نتیجے میں منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی ترقیاتی کام شروع کر سکے گی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ سوسائٹی میں تعمیرات کا کام شروع نہیں ہو سکا۔100 سے زائد ممبران نے اپنے پلاٹوں پر قبضہ حاصل کر لیا ہے اور وہ نقشہ جات کی منظوری کے مراحل سے گزر رہے ہیں ۔ دو ممبران نے تعمیر کا کام ابتدائی طور پر شروع کر دیا ہے۔باقی تفصیل جز(الف) میں بیان کی گئی ہے۔

(ج) سوسائٹی میں پانی، سیوریج اور سڑکوں کی سہولت میسر ہے البتہ منتخب انتظامیہ کمیٹی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام آگے نہ بڑھ سکا ہے۔ سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز کو ادائیگی کر دی گئی ہے اور اسے کہا گیا ہے کہ وہ سوئی گیس کی سپلائی کے کام کو جلد از جلد شروع کر کے مکمل کریں۔ الیکشن کے نتیجہ میں منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی ان سہولیات کو مزید آگے بڑھا سکے گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7597 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوآپریٹو ہاوسنگ سوسائٹیز کی چیکنگ کے عمل اور شکایت کے اندراج کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***8218: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے Cooperative Housing Societies (CHSs) پر Check and Balance کے عمل کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کسی مخصوص Cooperative Housing Society کے خلاف شکایت کے اندراج کا کیا طریق کار ہے نیز شکایت کے ازالے کے لئے The Cooperative Societies Act, 1925 کے تحت کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ج) سال 2018 سے اب تک کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے خلاف شکایات موصول ہوئیں ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو ریگولیٹ کرنے کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 میں تفصیلی طریق کار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں کوآپریٹو سوسائٹیز پر چیک اینڈ بیلنس کی بابت مندرجہ ذیل سیکشن موجود ہیں۔ 2,13,212-44,44,43, A,44-C,44-D حکومت محکمہ امداد باہمی کے مجاز افسران کے ذریعے امداد باہمی ایکٹ 1925 اور امداد باہمی قواعد و ضوابط 1927 اور انجمن ہائے کے رجسٹرڈ بائیلاز کی روشنی میں بطور ریگولیٹر تمام انجمن ہائے کے امور کی نگرانی کرتی ہے۔ حکومتی پالیسیوں پر عملدرآمد اور ان سوسائٹیز کے ممبران کی شکایات کے ازالے کے لئے مذکورہ بالا قوانین کی روشنی میں

کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ کو آپریٹو قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں انتظامیہ کمیٹی کے خلاف فی الفور کارروائی کرتا ہے۔

(ب) اگر کسی بھی ممبر کو کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اپنے حق کی دادرسی کے لئے سیکشن 54 کی عرضی متعلقہ رجسٹرار کو آپریٹوز کے پاس دائر کر سکتا ہے جس پر تمام فریقین کو سن کر قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں، عمومی شکایات پر ایکشن لیا جاتا ہے اور ممبران کے مسائل حل کرنے کی پوری سعی کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2018 سے اب تک ضلع لاہور میں سیکشن 54 کے تحت 648 کیسز کا اندراج ہوا جس میں 409 کیسز حل کر دیئے گئے ہیں اور 239 کیسز زیر التواء ہیں۔ المختصر یہ کہ متاثرہ فریق امداد باہمی ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت متعلقہ رجسٹرار کے پاس عرضی دائر کرتا ہے۔ فریقین کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد قانون کے مطابق ان کیسز کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8503 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8507 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8508 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات ختم ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راجن پور: کو آپریٹو بنک برانچز کی تعداد، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6626: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع راجن پور میں کو آپریٹو بنک کی کتنی برانچ کس کس شہر میں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ج) ان برانچز میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کن کن سکیموں کے لئے کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی؟

(د) ان برانچ کے ڈیفالٹر کی تعداد اور رقم کے بارے تفصیل دی جائے؟

(ہ) ڈیفالٹر سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں کو آپریٹو بنک کی درج ذیل کل پانچ برانچز ہیں جو کہ درج ذیل شہروں میں واقع ہیں۔

1۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، راجن پور۔

2۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، جام پور۔

3۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، فاضل پور۔

4۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، مٹھن کوٹ۔

5۔ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، روجھان۔

(ب) ان برانچز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 40 ہے جبکہ ضلع راجن پور کی برانچز میں 8 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ان برانچز سے 19-2018 اور 20-2019 کے دوران جن سکیموں کے لئے رقم بطور قرض فراہم کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران ضلع راجن پور کی برانچز کے ڈیفالٹرز کی تعداد 114 جبکہ ان کے ذمہ واجب الوصول رقم مبلغ 4 کروڑ 17 لاکھ 86 ہزار 230 روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان برانچز میں قرضہ کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

بنک ڈیفالٹرز کو ریکوری کے لئے نوٹس بھیجتا ہے اور نادہندگان / ڈیفالٹرز سے ریکوری نہ آنے کی صورت میں بنک منیجر ان سے ریکوری کے لئے متعلقہ تحصیل کے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں کوا پریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت ریکوری کیس دائر کرتا ہے۔ بنک کے حق میں فیصلہ آنے کی صورت میں بنک کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 59 کے تحت اجراء کی کارروائی کے لئے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کو درخواست دیتا ہے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ریکوری کی کارروائی کرتا ہے اس طرح غیر فعال شدہ قرضہ جات کی وصولی کی جاتی ہے تاکہ پھنسے ہوئے قرضہ جات کو وصول کر کے ان سے بنک کی ترقی کے کاموں میں سرمایہ کاری کی جائے۔ عملہ بنک اور کوآپریٹو سٹاف قرضوں کی وصولی کے لئے کوشش کر رہا ہے تاکہ نادہندگان سے جلد وصولی ہو سکے۔ علاوہ ازیں بنک ہذا نے ریکوری کو مزید بہتر بنانے اور ڈیفالٹرز کی سہولت کے لئے ریکوری پیکج 19-2018 شروع کر رکھا ہے جس سے مورخہ 31.12.2012 تک کے ڈیفالٹرز جو کہ NPL میں رپورٹ ہو چکے ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جس کی میعاد مورخہ 30.06.2021 تک ہے۔

راجن پور: محکمہ امداد باہمی کے ملازمین، اخراجات اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد مع رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

***6627 : محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے اخراجات مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے بتائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ہیں ہر سوسائٹی کا رقبہ کتنا کتنا ہے اور پلاٹ کتنے کتنے مرلہ کے ہیں؟

(د) ان سوسائٹی کو چیک کرنے کا اختیار کس کس آفیسر / ملازم کے پاس ہے؟

(ہ) کس کس سوسائٹی کے خلاف پلاٹوں کی خورد برد کی بناء پر کارروائی ہو رہی ہے؟

(و) کس کس پلاٹ کی غلط الاٹمنٹ کے کیس کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں کل ملازمین کی تعداد (منظور شدہ اسامیاں) 48 ہے۔ ضلع راجن پور میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد ورکنگ 34 ہے۔ تعداد خالی اسامیاں 14 ہے۔ دفاتر کی تعداد 4 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے :

1۔ دفتر سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز راجن پور، (ڈپٹی کمشنر کمپلیکس) راجن پور۔

2۔ دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز جام پور، نزد کلینک ڈاکٹر کیپٹن عبدالکریم تحصیل جام پور۔

3۔ دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز فاضل پور، شاہ پور روڈ فاضل پور

4۔ دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز روجھان، نزد سٹی پولیس سٹیشن روجھان

(ب) اخراجات مالی سال 19-2018 مبلغ -/ 13054921 روپے۔

اخراجات مالی سال 20-2019 مبلغ -/ 7993448 روپے

(ج) ضلع راجن پور میں کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ رجسٹرڈ نہ ہے۔

(د) ضلع میں ایسی سوسائٹیز کا وجود ہی نہیں ہے۔

(ہ) نہ ہی کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی ہے اور نہ ہی ایسی کارروائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

(و) ضلع راجن پور میں کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ رجسٹرڈ نہ ہے اور نہ ہی کسی پلاٹ کی الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

رحیم یار خان کے کوآپریٹو بنکوں سے قرض کی فراہمی، ڈیفالٹر کے نام و پتاجات سے متعلقہ تفصیلات

***6819: سید عثمان محمود:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کوآپریٹو بنکوں سے سال 2018 تا 2020 کتنی رقم کن کن سکیموں پر بطور قرض فراہم کی گئی؟

(ب) ان برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد اور رقم بارے آگاہ کیا جائے؟

(ج) 50 لاکھ روپے سے زائد رقم کے ڈیفالٹرز کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل بارے آگاہ کیا جائے؟

(د) ڈیفالٹر سے رقم کی وصولی بارے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کوآپریٹو بنکوں سے سال 2018 میں مبلغ 46 کروڑ 32 لاکھ 57 ہزار 579 روپے اور سال 2020 میں مبلغ 33 کروڑ 27 لاکھ 29 ہزار 46 روپے مختلف سکیموں پر بطور قرض فراہم کئے گئے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کی برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد 617 ہے۔ جبکہ ان کے ذمہ واجب الوصول رقم مبلغ 29 کروڑ 61 لاکھ 87 ہزار 94 روپے ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ " ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان کی برانچز میں پچاس لاکھ روپے کا کوئی ڈیفالٹر نہیں ہے اور نہ ہی پچاس لاکھ روپے کا قرضہ جاری ہوا ہے۔

(د) ان برانچز میں قرضہ کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

بنک ڈیفالٹرز کو ریکوری کے لئے نوٹس بھیجتا ہے اور نادہندگان / ڈیفالٹرز سے ریکوری نہ آنے کی صورت میں بنک منیجر ان سے ریکوری کے لئے متعلقہ تحصیل کے اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت ریکوری کیس دائر کرتا ہے۔ بنک کے حق میں فیصلہ آنے کی صورت میں بنک کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 59 کے تحت اجراء کی کارروائی کے لئے اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کو درخواست دیتا ہے اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ریکوری کی کارروائی کرتا ہے اس طرح غیر فعال شدہ قرضہ جات کی وصولی کی جاتی ہے تاکہ پھنسے ہوئے قرضہ جات کو وصول کر کے ان سے بنک کی ترقی کے کاموں میں سرمایہ کاری کی جائے۔ عملہ بنک اور کوآپریٹو

سٹاف قرضوں کی وصولی کے لئے کوشش کر رہا ہے تا کہ نادہندگان سے جلد وصولی ہو سکے۔ علاوہ ازیں بنک ہذا نے ریکوری کو مزید بہتر بنانے اور ڈیفالٹرز کی سہولت کے لئے ریکوری پیکج 19-2018 شروع کر رکھا ہے جس سے مورخہ 31.12.2012 تک کے ڈیفالٹرز جو کہ NPL میں رپورٹ ہو چکے ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جس کی میعاد مورخہ 30.06.2021 تک ہے۔

لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹی بنانے اور این او سی کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***7102: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے کم از کم کتنا رقبہ مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) ضلع لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے اس کا NOC کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

(ج) ضلع لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے ڈویلپمنٹ کا کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(د) ضلع لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹیز میں پلاٹ حاصل کرنے کا کیا طریق کار رکھا گیا ہے نیز اس کے لئے کتنی قسط مقرر کی جاتی ہے اور بقایا رقم کتنی قسطوں میں ادا کی جاتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ضلع لاہور کی حدود میں کو آپریٹو سوسائٹیز میں پلاٹ خریدنے کے لئے کون کون سی شرائط رکھی جاتی ہیں نیز ان شرائط کے پورا نہ ہونے کی صورت میں پارٹی کو کیا نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور سوسائٹیز کو اس میں کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ضلع لاہور کی حدود میں بنائی جانے والی کو آپریٹو سوسائٹیز میں "پہلے آیئے پہلے پایئے" کی بنیاد پر پارٹی کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور سوسائٹیز اس سے کیا فائدہ اٹھاتی ہے وضاحت سے بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) کو آپریٹوز ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے رقبہ کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔

(ب) کوئی بھی نئی کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے NOC جاری کرنے کے لئے اختیارات جناب رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کے پاس ہے تاہم حکومت پنجاب نے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی لگا رکھی ہے

(ج) کسی بھی کوآپریٹو سوسائٹیز کے ممبران خفیہ رائے دہی سے انتظامیہ کمیٹی مقرر کرتے ہیں جو کہ سوسائٹی کو بذریعہ رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت معاملات کو چلاتی ہے اور سوسائٹی کا کوئی بھی بڑا کام جیسا کہ ڈویلپمنٹ سرانجام دینے کے لئے سالانہ اجلاس عام میں منظوری لی جاتی ہے۔

(د) پلاٹ حاصل کرنے اور اس کی قسط مقرر کرنے کے اختیارات رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتے ہیں جو سالانہ اجلاس عام سے اس کی منظوری لیتے ہیں۔

(ہ) اس تمام کے اختیارات رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتے ہیں۔ شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں جس پارٹی کو نقصان ہوتا ہے وہ محکمہ کوآپریٹو سے رجوع کرتی ہے جس کو کوآپریٹوز ایکٹ 1925 کے تحت قانونی طور پر ان کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور نقصان اور فائدہ کا تعین کیا جاتا ہے۔

(و) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنی مدد آپ کے تحت کام کرتی ہیں لہٰذا اس میں کسی پارٹی کو پہلے یا بعد میں آنے سے کوئی فائدہ یا نقصان نہ ہوتا ہے۔

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7103 :**جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں کل کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں نیز یہ کوآپریٹو سوسائٹیز کہاں کہاں اور کن کن علاقوں میں موجود ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو سوسائٹیز میں کل کتنی غیر رجسٹرڈ اور کتنی رجسٹرڈ ہیں الگ الگ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار ایسی کوآپریٹو سوسائٹیز جو غیر رجسٹرڈ ہیں اور وہ عوام الناس کو رجسٹرڈ کے نام پر دھوکہ دے کر انہیں سرعام فروخت کر رہے ہیں اور پوچھنے والا کوئی نہیں اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز سوشل میڈیا' الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے پرکشش اشتہار دے کر عوام الناس کو رجسٹرڈ سوسائٹیز کے نام سے دھوکہ دے رہے ہیں اور ان سے اس طرح لاکھوں روپے بٹور رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز بن رہی ہیں اور عوام سے کھلے عام لاکھوں روپے بٹور رہے ہیں مگر اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(و) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور میں مختلف اقسام کی سوسائٹیز موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔انڈسٹریل سوسائٹی برائے خواتین:	19
2۔تھرفٹ سوسائٹیز برائے خواتین:	28
3۔کریڈٹ سوسائٹیز برائے خواتین۔	381
4۔انڈسٹریل سوسائٹیز۔	65
5۔ایگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز	286
6۔ہاؤسنگ سوسائٹیز	107
ٹوٹل۔	886

(ب) چونکہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ صرف ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نگرانی کرتا ہے جو کوآپریٹو ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہیں۔ دیگر ہاوسنگ سوسائٹیز کوآپریٹوز ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں نہ آتی ہیں۔

(ج) چونکہ کوآپریٹوز ڈیپارٹمنٹ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن نہیں کرتا اس لئے ان کے خلاف ایکشن لینے کا مجاز نہ ہے۔

(د) چونکہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ صرف ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نگرانی کرتا ہے جو کوآپریٹو ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہیں۔ دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز کوآپریٹوز ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں نہ آتی ہیں۔

(ہ) ایضاً

(و) ایضاً

کوآپریٹو بنک کے صدر کا عہدہ خالی ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***7198: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو بنک کے صدر کا عہدہ کئی سالوں سے خالی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق حکومت کے دور میں ناقص کارکردگی کی وجہ سے پنجاب کوآپریٹو بنک کو سٹیٹ بنک نے متعدد بار جرمانہ کیا؟

(ج) گزشتہ دس سالوں میں کوآپریٹو بنک کو کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) کوآپریٹو بنک میں دو مستقل صدور مورخہ 04-05-2010 سے لے کر 02-04-2014 تک تعینات رہے۔

مستقل صدر کی دوبارہ تعیناتی تک بنک کی سینئر انتظامیہ سے قائم مقام صدور کی مورخہ 05-05-2014 سے تعیناتی کی گئی اور مستقل صدر کی تعیناتی میں ناگزیر وجوہات کی وجہ سے تعطل آتا رہا۔ اس وقت مستقل صدر کی تقرری کا عمل تیزی سے جاری ہے اور آئندہ کچھ دنوں میں مستقل صدر کی تعیناتی متوقع ہے۔

(ب) سٹیٹ بنک کی جانب سے مختلف وجوہات کی بناء پر بالخصوص نیکٹا کی جانب سے جاری کردہ لسٹ میں موجود افراد کے اکاؤنٹ فریز نہ کرنے کی وجہ سے متعدد بنکوں کو جرمانے کئے گئے جن میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک بھی شامل ہے۔

(ج) گزشتہ دس سالوں میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو مبلغ دس کروڑ بانوے لاکھ چھبیس ہزار پانچ صد چونسٹھ روپے-/109226564 جرمانہ کیا گیا۔

خوشاب نور پور تھل کے کسانوں کے لئے انشورنس کلیم پر تاحال عملدرآمد نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***7597: جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 15-2014 میں تحصیل نور پور تھل (خوشاب) کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس تحصیل کے کسانوں کو Insurance کمپنی کی جانب سے مالی امداد انشورنس کلیم ملنا تھی کیونکہ ان کی فصلوں کی باقاعدہ Insurance ہوئی تھی لیکن آج تک اس کمپنی نے کسانوں کو انشورنس کی رقم/چیک جاری نہیں کئے ؟

(ب) کیا محکمہ اس انشورنس کمپنی سے اس تحصیل کے متاثرہ کسانوں کو انشورنس کی رقم کی ادائیگی کروانے کو تیار ہے تو کب تک ؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سال Rabi 2014-15 کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا اور آج تک انشورنس کمپنی نے مالی امداد کے چیک جاری نہیں کئے بنک نے انشورنس کلیم کے لئے انشورنس کمپنی کے خلاف کیس کیا ہوا ہے جو کہ انشورنس ٹربیونل لاہور میں زیر سماعت ہے۔

(ب) محکمہ کسانوں کو انشورنس کی ادائیگی کروانے کے لئے تیار ہے جب انشورنس ٹربیونل لاہور فیصلہ کرے گا اور انشورنس کمپنی کو حکم دے گا کہ انشورنس کی ادائیگی کریں تو تب بنک انشورنس ٹربیونل لاہور کے آرڈر کی تعمیل میں انشورنس کمپنی سے کلیم لے کر کسانوں کو ادائیگی کر دے گا۔

ساہیوال شہر اور حلقہ پی پی-198 میں کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد، رقبہ اور فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8503: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی- 198 مع ساہیوال شہر کی حدود میں کون کون سی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان سوسائٹی کا انتظام وانصرام کس کی ذمہ داری ہے؟

(د) اگر ان کا انتظام وانصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ داران پر مشتمل ہے؟

(ہ) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے وصول کر رہی ہے یہ کس کس مقصد کے لئے چارج کر رہی ہیں؟

(و) یہ سوسائٹی اپنے صارفین کو کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بمطابق رپورٹ نمبری DR/SWL/227 مورخہ 17.05.2022 ازاں ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز ساہیوال، ساہیوال شہر کی حدود میں مندرجہ ذیل کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں:

1- دی لائرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال

رقبہ 18 ایکٹر 22 کنال 8 مرلہ 02 سرسائی

تفصیل پلاٹ: 10 مرلہ

کل پلاٹ: 205

2- دی میونسپل ایمپلائیز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

رقبہ 148 کنال 19 مرلہ 03 سرسائی

تفصیل پلاٹ: 247 پلاٹ، 5 مرلہ 281 پلاٹ 1/2-3

کل پلاٹ: 528

3۔دی گورنمنٹ سرونٹس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

رقبہ 240 کنال 12 مرلہ

تفصیل پلاٹ: 143 پلاٹ 01 کنال 55 پلاٹ

کل پلاٹ: 198

(ب) تفصیل پلاٹ سوال الف میں دے دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ آفیسر کے مطابق ان انجمن ہائے کا انتظام وانصرام ان کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔انتظامیہ کمیٹی کی عدم موجودگی میں محکمہ کی جانب سے تعینات ایڈمنسٹریٹر/کیئر ٹیکر کمیٹی تفویض شدہ اختیارات کے تحت انتظامی امور سرانجام دیتے ہیں۔

(د) ڈپٹی رجسٹرار ساہیوال کی جانب سے انجمن ہائے کی یونین کی بابت دی گئی تفصیل ذیل میں درج ہے:

1۔دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

انتظامیہ کمیٹی

1۔ شیخ شاہد حمید صدر

2۔رانا محمد اکرام الحق نائب صدر

3۔ محمد سلیم انصاری خزانچی

4۔ مشتاق احمد ندیم گل ممبر انتظامیہ

5۔لیاقت علی ممبر انتظامیہ

6۔ محمد ارشد ممبر انتظامیہ

7۔ ممتاز الرحمٰن ممبر انتظامیہ

8۔عاطف حسین ممبر انتظامیہ

9۔سید تبسم نمود گیلانی ممبر انتظامیہ

2۔دی میونسپل ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال :

سردار محمد نعیم سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ساہیوال انجمن ہذا بطور ایڈمنسٹریٹر کام کررہے ہیں۔

3۔دی گورنمنٹ سرونٹس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

سردار محمد نعیم سرکل رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز ساہیوال انجمن ہٰذا بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ڈپٹی رجسٹرار ساہیوال کی رپورٹ کے مطابق انجمن ہائے ممبران سے پلاٹ کی ٹرانسفر کے علاوہ کوئی ماہانہ فنڈز وصول نہیں کرتی ہیں۔

انجمن کی آمدن کے وسائل حسب ذیل ہیں:

1۔دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

پلاٹ ٹرانسفر فی مرلہ 4000روپے

ممبر شپ فیس 4000روپے

فیس 2000روپے Possession

2۔دی میونسپل ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

پلاٹ ٹرانسفر فی مرلہ 1600روپے

ممبر شپ فیس 100روپے

3۔دی میونسپل ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

اس سوسائٹی کے پلاٹس کی ٹرانسفر سب رجسٹرار ساہیوال کرتا ہے۔

(و) ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز ساہیوال کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنے بائی لاز کے مطابق اپنے ممبران کو گیس، بجلی، روڈز، مسجد اور پارک کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

لاہور کی حدود میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد، رقبہ اور فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8507: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کی حدود میں کون کون سی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان سوسائٹی کا انتظام وانصرام کس کی ذمہ داری ہے؟

(د) اگر ان کا انتظام وانصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ داران پر مشتمل ہے؟

(ہ) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے وصول کر رہی ہیں یہ کس کس مقصد کے لئے وصول کر رہی ہیں؟

(و) سوسائٹی اپنی صارفین کو کیا کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بمطابق رپورٹ نمبری DRL/H 7105 مورخہ 17.10.2022 ازاں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، لاہور ضلع لاہور میں کل 107 سوسائٹیز باقاعدہ کام کر رہی ہیں سوسائٹیز کے رقبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سوال ہٰذا کی تفصیل تتمہ (الف) میں دی گئی ہے۔

(ج) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 23 کے مطابق سوسائٹیز Body Corporate ہیں اور ان کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی سوسائٹی کے انتظام وانصرام کی ذمہ دار ہے۔

(د) کوآپریٹو سوسائٹیز کا انتظام وانصرام یونین کونسل کے پاس نہ ہے بلکہ کوآپریٹو سوسائٹیز کا انتظام وانصرام محکمہ کوآپریٹوز کے زیر سایہ منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے جو کہ سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے مطابق منتخب ہو کر، بائی لاز کے تحت انتظام وانصرام چلاتی ہیں۔ ہر سوسائٹی کے عہدیداران کی تعداد ان بائی لاز کے مطابق ہوتی ہے جو کہ عمومی طور پر 7 سے 15 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے ان کو سوسائٹیز کے ممبران ہی منتخب کرتے ہیں۔

(ہ) ہر سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی، جنرل ہاؤس کی منظوری سے اپنی مدد آپ کے تحت یوٹیلیٹی بلز وصول کرتی ہے جو کہ سوسائٹی کے انتظامی امور و دیکھ بھال پر استعمال کرتی ہے۔

(و) سوسائٹیز اپنی مدد آپ کے تحت اپنے ممبران کو صاف پانی، سکیورٹی، مسجد، ڈسپنسری، صفائی ستھرائی، کمیونٹی سنٹر وغیرہ مہیا کرتی ہیں۔

گوجرانوالہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد، رقبہ اور فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***8508: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر کی حدود میں کون کون سی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان سوسائٹی کا انتظام وانصرام کس کی ذمہ داری ہے؟

(د) اگر ان کا انتظام وانصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ داران پر مشتمل ہے؟

(ہ) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے چارج کر رہی ہے یہ کس کس مقصد کے لئے چارج کر رہی ہیں؟

(و) یہ سوسائٹی اپنی صارفین کو کیا کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بمطابق موصول شدہ رپورٹ ازاں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ بمطابق نمبری DR/REW/H1242/12.09.2022 گوجرانوالہ کی حدود میں کل 09 کوآپریٹو مورخہ ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی) لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 6469.39 کنال

2۔ دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 448 کنال

3۔ دی اسٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 21-1 ایکڑ

4۔دی گوجرانوالہ کالجز ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 74 ایکڑ

5۔شوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 182 کنال 01 مرلہ

6۔واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 430-07 ایکڑ

7۔المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 433 کنال 05 مرلہ 109 مربع فٹ

8۔پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

کل رقبہ 1327 کنال 16 مرلہ

9۔دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:۔

کل رقبہ 476 کنال

(ب) مذکورہ بالا آفیسر کی رپورٹ کے مطابق ضلع گوجرانوالہ کی تمام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے پلاٹس کی تعداد اور سائز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

2 کنال	59
1 کنال	3187
15 مرلہ	168
10 مرلہ	1849
5 مرلہ	383
ٹوٹل:	5646

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

10 مرلہ	218

8مرلہ 106

4مرلہ 102

ٹوٹل: 426

گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل)6072

2۔دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

2کنال 4

1کنال 200

10مرلہ 202

5مرلہ 44

ٹوٹل: 450

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

5مرلہ 26

4مرلہ 4

3مرلہ 5

2مرلہ 1

ٹوٹل: 36

گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل)486

3۔دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1کنال 60

10مرلہ 76

5مرلہ 135

ٹوٹل: 271

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

32x15 دوکانیں	32
30x10 دوکانیں	08
18x12 دوکانیں	22
ٹوٹل:	62

(گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل)333

4۔ دی گوجرانوالہ کالجز ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 کنال	276
14 مرلہ	04
13 مرلہ	02
10 مرلہ	161
8.5 مرلہ	01
8 مرلہ	03
7.5 مرلہ	02
7 مرلہ	06
5 مرلہ	80
ٹوٹل:	535

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

12.5 مرلہ	01
x12/1/4-sq33	01
x28-sq12	02
x33-sq12	20
x28-sq14	12

x19-sq16	20
x28-sq19	04
x28-sq28	10
sq-304	04
x08-sq33	01
x22-sq33	01
x22/1/2-sq33	01
x45-sq33	04
x50-sq33	01
x9-sq33	02
ٹوٹل:	84

گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل)549

5۔شوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

2 کنال	15
1 کنال	98
15 مرلہ	03
10 مرلہ	62
5 مرلہ	10
ٹوٹل:	188

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

فلیٹس	06
دوکانیں	16
ٹوٹل:	22

گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل)210

6-واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

2 کنال	168
1 کنال	918
10 مرلہ	2512
5 مرلہ	244
ٹوٹل:	3842

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

7 مرلہ	46
5 مرلہ	47
x75-sq56	21
ٹوٹل:	114

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل)3956

7-المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 کنال	125
10 مرلہ	261
8 مرلہ	66
5 مرلہ	37
ٹوٹل:	489

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

5 مرلہ	20
1 مرلہ	65

ٹوٹل: 85

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل) 574

8-پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 کنال 222

10 مرلہ 184

8 مرلہ 146

5 مرلہ 228

متفرق سائز کے پلاٹس 484

ٹوٹل: 1042

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 مرلہ 31

متفرق سائز کے پلاٹس 94

ٹوٹل: 125

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل) 1167

9-دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا کی اراضی compact نہ ہے بلکہ 7/6 ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک نجی ٹاؤن ڈویلپرز کی اس ایریا میں ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی وجہ سے land lock ہے جس کی وجہ سے ابھی تک سوسائٹی کا layout plan تیار شدہ نہ ہے۔ لہٰذا درج بالا سوسائٹی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ تمام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا انتظام وانصرام منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کی ذمہ داری ہے جو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے بائی لاز کے تحت امور سرانجام دیتی ہیں۔ تاہم منتخب انتظامیہ کمیٹی کی عدم موجودگی میں سوسائٹی بائی لاز کے مطابق محکمہ کی جانب سے ایڈمنسٹر/کیئر ٹیکر کمیٹی سوسائٹی کے امور سرانجام دیتے ہیں۔

(د) ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ کے مطابق تمام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا انتظام و انصرام بذریعہ الیکشن منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے جن کے ممبران اور عہدیداران کی تفصیل سوسائٹیز وائز حسب ذیل ہے:

1۔دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 15 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 11 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

2۔دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 07 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 03 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

3۔دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 09 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 05 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

4۔دی گوجرانوالہ کالجز ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 09 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 05 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

5۔سوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 09 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 05 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

6-واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 12 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 08 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

7-المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام وانصرام 11 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 07 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

8-پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 11 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 07 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

9-دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 09 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 05 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

(ہ) ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق گوجرانوالہ کی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنے ممبران سے سالانہ / ماہانہ جو چارجز وصول کر رہی ہیں اس کی تفصیل سوسائٹی وار درج ہے:

1-دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی) لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2 کنال	3357
1 کنال	2389
10 مرلہ	1905
5 مرلہ	1634

2۔ دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

5مرلہ	7500/-
10مرلہ	10000 -/
1کنال	12500 -/
2کنال	17500/-
کمرشل پلاٹ	7500/-

3۔دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ڈویلپڈ نہ ہونے کے باعث اپنے ممبران سے کسی قسم کے کوئی چارجز وصول نہ کر رہی ہے۔

4۔دی گوجرانوالہ کالجز ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی کے مالی اور انتظامی امور سرانجام دینے کے لئے ممبران سے سالانہ کی بنیاد پر maintenance charges سے 800/- روپے فی مرلہ کے حساب سے اور 3600/- روپے فی رہائش واٹر چارجز وصول کئے جاتے ہیں۔

5۔سوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی کے مالی اور انتظامی امور سرانجام دینے کے لئے ممبران سے سالانہ کی بنیاد پر maintenance charges سے 200/- روپے فی مرلہ کے حساب سے چارجز وصول کئے جاتے ہیں۔

6۔واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

5مرلہ	1870-/
10مرلہ	2530-/
1کنال	3300-/
2کنال	4400/-

کمرشل پلاٹ (فی مرلہ / فی فلور) -/440

7-المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ششماہی فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 کنال	-/5350
10 مرلہ	-/4494
08 مرلہ	-/3830
05 مرلہ	-/3068
01 مرلہ (کمرشل)	-/4494
05 مرلہ (کمرشل)	-/6394

8-پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

تمام گھروں کو 44 روپے فی مرلہ اور خالی پلاٹ 31 روپے فی مرلہ کے حساب سے سروس چارجز چارج کئے جاتے ہیں.

9-دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ اپنے ممبران سے تاحال کوئی چارجز وصول نہ کر رہی ہے۔

(و) مذکورہ آفیسر کی رپورٹ کیمطابق گوجرانوالہ کی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنے ممبران کو درج ذیل سہولیات اور مراعات فراہم کر رہی ہیں جن کی تفصیل سوسائٹی وائز درج ذیل ہیں؛

1- دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی) لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو پانی، سیکیورٹی، روڈ مرمت، صفائی، بجلی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، واٹر فلٹریشن پلانٹس، مساجد، سکولز، ہیلتھ کیئر سنٹر، کمیونٹی حال، باؤنڈری وال، قبرستان وغیرہ جیسی مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

2۔ دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ممبران کو پانی، سکیورٹی، روڈ مرمت، صفائی، بجلی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، واٹر فلٹریشن پلانٹس، مساجد، سکولز، ہیلتھ کیئر سنٹر، کمیونٹی حال، باؤنڈری وال، قبرستان وغیرہ جیسی مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

3۔ دی اسٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی میں کسی قسم کے ترقیاتی کام نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی اس میں کسی ممبر کا گھر تعمیر شدہ ہے۔ سوسائٹی میں ابھی تک کسی قسم کی کوئی سہولت میسر ہے۔

4۔ دی گوجرانوالہ کالجز ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو پانی، سکیورٹی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، سکول وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

5۔ سوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو پانی، سکیورٹی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، سکول، سڑکیں وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

6۔ واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو بجلی، قبرستان، مساجد، پارکس، سیوریج سسٹم، ڈسپنسری، سی سی وی، کیمرے اور سکول وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

7۔ المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو سکیورٹی، ویسٹ ڈسپوزل سروس، سینٹری ورکرز اور مالی وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

8۔ پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو پانی، سکیورٹی، ویسٹ ڈسپوزل سروس، سینٹری ورکرز، مالی اور فلٹریشن پلانٹس وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

9۔دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی ہذا کی اراضیcompact نہ ہے بلکہ 7/6 ٹکڑوں میں بٹی ہے۔ ایک پرائیویٹ ٹاؤن ڈویلپر کی اس ایریا میں ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی وجہ سے ابھی تک سوسائٹی کا لے آؤٹ پلان تیار شدہ نہ ہے۔ اس لئے درج بالا سوال کا سوسائٹی ہذا پر اطلاق نہیں ہوتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ضلع بہاول نگر اور تحصیل ہارون آباد میں امن وامان کی خراب صورتحال

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو کہ امن و امان سے متعلق ہے۔ یہ مسئلہ میری تحصیل ہارون آباد اور ضلع بہاولنگر کے حوالے سے ہے۔ وہاں پر کل مورخہ 17۔اکتوبر2022 کو دن دہاڑے راہزنی اور ڈکیتی کی تین انتہائی اندوہناک وارداتیں ہوئی ہیں۔ان وارداتوں میں مسلح ڈاکوؤں نے شہر کی تین دُکانوں کو بھرے بازار میں لوٹا اور ڈاکو فائرنگ کرتے ہوئے وہاں سے فرار ہو گئے۔اس سے اگلے دن پولیس کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہوا ہے۔پولیس نے ناکہ پر نہ رُکنے کی وجہ سے فائرنگ کر کے غلہ منڈی میں کام کرنے والے ایک مزدور کو شدید زخمی کر دیا ہے۔یہ صرف ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ پچھلے کوئی ڈیڑھ دو ماہ سے قبضہ گروپوں کو وہاں پر بالکل کھلی چُھٹی دے دی گئی ہے۔دن دہاڑے دُکانوں اور لوگوں کی properties پر قبضے ہو رہے ہیں۔سارے شہر میں کہرام مچا ہوا ہے۔میں نے متعدد مرتبہ ڈی۔پی۔او اور آر۔پی۔او صاحب کی اس جانب توجہ مبذول کروائی ہے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔ عوام اور میڈیا میں اس بارے میں بہت واویلا ہے۔وہاں پر ایک thorough operation کی ضرورت ہے۔میرے خیال میں وہاں کی پولیس بھی اس میں شامل ہے کیونکہ یہ

قبضے پولیس کی موجودگی میں کروائے گئے ہیں۔ ایمرجنسی نمبر 15 پر اطلاع دینے کے باوجود بھی دو دو گھنٹے تک متعلقہ جگہ پر پولیس نہیں پہنچتی اور قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ اور وزیر پارلیمانی امور سے گزارش کروں گا کہ وہ اس جانب خصوصی توجہ دیں اور متعلقہ حکام کی سرزنش کریں۔ انہیں اِدھر بُلوائیں اور پوچھیں کہ میرے علاقے تحصیل ہارون آباد اور ضلع بہاول نگر میں اتنی زیادہ unrest کیوں ہے؟

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب! آپ کے concerns آ گئے ہیں اور آپ کی بات بڑی جائز ہے۔ میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ آپ چودھری مظہر اقبال کے ساتھ بیٹھیں اور ان کے concerns کو دُور کریں۔ متعلقہ DPO اور RPO سے اس بارے میں بات کریں اور پھر کل مجھے اس حوالے سے ہونے والی update سے آگاہ بھی کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار جاوید اختر صاحب! پہلے Government Business کو take up کر لینے دیں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کے لئے وقت دیا جائے گا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے جلدی سے بات کر لیں۔

معزز ممبر کا اقلیتی کمیونٹی کی طرف سے محکمہ اقلیتی امور کے لئے وزیر بنانے کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مختلف اقلیتیں رہتی ہیں جبکہ اقلیتوں کا کوئی وزیر نہیں بنایا گیا۔ اقلیتوں کا کوئی وزیر نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ اقلیتی امور میں جو اندھیر نگری اس وقت چل رہی ہے اس کی مثال آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔ آپ یقین کریں کہ پچھلے ساڑھے تین سال سے سیکشن آفیسر (ایڈمن) کی سیٹ پر جو آدمی تعینات ہے وہ انتہائی ہٹ دھرمی سے کام کر رہا ہے اور ہماری

کوئی بات سُننے کے لئے تیار نہیں ہے۔اس کے رویے کی وجہ سے ہماری سکھ برادری،ہندو برادری اور مسیحی برادری بہت زیادہ پریشان ہے۔

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل صاحب!امید ہے کہ جلد ہی کسی کو وزیر اقلیتی امور نامزد کر دیا جائے گا۔جناب محمد بشارت راجہ صاحب!جناب طارق مسیح گل صاحب نے اپنے کچھ concerns کا اظہار کیا ہے۔یہ بڑی جائز بات ہے۔میں معزز رکن سے اتفاق کرتا ہوں۔آپ ان کے concerns سُن لیں اور ان کو resolve کروائیں۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر!ہمیں تو ایسی کوئی پریشانی نہیں ہے۔آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں دیوالی کے دن کے حوالے سے ایک تقریب منعقد ہوئی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے خود ہمارے ساتھ مل کر کیک کاٹا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!میں public کی بات کر رہا ہوں۔ہماری اقلیتی برادری کے بہت سے کام رُکے ہوئے ہیں۔ہمارے گرجاگھروں کے کام نہیں ہو رہے۔

جناب جاوید اختر (پی پی۔287): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار جاوید اختر صاحب!اب ہم Government Business take up کرنے لگے ہیں۔آپ مہربانی کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی۔287): جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات کر لیں لیکن یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب جاوید اختر (پی پی۔287): جناب سپیکر! Punjab Health Facilities Management Company(PHFMC) کے ملازمین باہر سڑک پر کئی روز سے احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر صاحب!اس حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور راجہ صاحب نے ان کے ساتھ negotiate کرنا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ آج حل ہو جائے گا۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! ان ملازمین کو تین سال کا contract دے دیں تاکہ ان کا service structure بن جائے۔

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر صاحب! آپ اس حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بات کر لیں۔ حکومت نے اس حوالے سے ہدایات دے دی ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی ڈیوٹی لگ گئی ہے کہ وہ ان ملازمین کے ساتھ negotiate کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام 2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022."

MR SPEAKER: The Punjab Ehsaas Programme Bill 2022 has been introduced. Minister for Parliamentary Affairs may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 سے متعلق
جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government Bill 2021, as passed by the Assembly on 14 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government Bill 2021, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 کو آئین کے
قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker!I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and amendment have been proposed in the Bill. We take up the clauses in which amendment have been proposed. Now, we take up Clause 10 Minister for Parliamentary Affairs may move his amendment in clause 10.

CLAUSE 10

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker!I move:

"That for clause 10, the following shall be substituted:

"**10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission**.– (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That for clause 10, the following shall be substituted:

"**10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission**.– (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into

rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments."

The motion moved and the question is:

"That for clause 10, the following shall be substituted:

"**10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission**.– (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct

Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments."

(The motion was carried.)

CLAUSE 187

MR SPEAKER: Now, we take up Clause 187 Minister for Parliamentary Affairs may move his amendment in clause 187.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That for clause 187, the following shall be substituted:

"187. **Punjab Local Government Service.**– (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That for clause 187, the following shall be substituted:

"187. **Punjab Local Government Service.**– (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period."

The motion moved and the question is:

"That for clause 187, the following shall be substituted:

"**187. Punjab Local Government Service.**– (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly, as amended is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب2020سے
متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

SPEAKER: Now, we take up the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 کو آئین کے قاعدہ (b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker!I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker!I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب2022 کو آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریز2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریز2022 کو آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Forest (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Forest (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Forest (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات2022کو آئین کے قاعدہ(b) (2) 116 کے تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker!I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

جناب سپیکر: جناب علی افضل ساہی، وزیر مواصلات و تعمیرات ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی سب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کا جسمانی و ذہنی تشدد کرنے پر اظہار مذمت

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کی ایماء پر

ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جارہا ہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کا لازمی جز ہے۔ امپورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کی ایماء پر ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جارہا ہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کا لازمی جز ہے۔ امپورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کی ایماء پر ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جارہاہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کالازمی جز ہے۔ امپورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! جس دن سے یہ امپورٹڈ حکومت بر سر اقتدار آئی بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ جس دن سے یہ اقتدار پر غاصب ہوئے ناکامیوں اور مایوسیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ سارے پاکستان نے دیکھا کہ کس طرح سے اعظم خان سواتی صاحب کو گرفتار کیا گیا۔ یہ آزادی اظہار رائے پر قدغن لگانے کی کوشش ہے۔ اعظم سواتی صاحب نے کیا غلطی کی تھی۔ انہوں نے ان کو آئینہ دکھایا تھا۔ انہوں نے criticize کیا جو کہ ان کا حق ہے۔ یہ جو حرکت کی گئی یہ آئین پاکستان کے منافی ہے اور یہ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری اقدار کے بھی خلاف ہے۔ ہمارے ایک fellow parliamentarian ہیں جو آج ایک مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ ان کی صرف

غلطی اور گناہ یہ ہے کہ وہ عمران خان اور ان کی سوچ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ عمران خان صاحب نے جو مارچ کی call دی ہے۔ یہ لوگ اس call سے پریشان ہیں اور گھبرا گئے ہیں۔ میں نے جس طرح کل بھی ذکر کیا تھا کیونکہ جو ضمنی انتخابات ہوئے ہیں یہ ایک ریفرنڈم تھا۔ انہوں نے جب اس ریفرنڈم کا رزلٹ دیکھا تو یہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے۔ یہ ہمیں ڈرانے اور جھکانے کی کوشش ہے لیکن الحمدللہ ہم نہ ڈرنے والے ہیں اور نہ جھکنے والے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیا شیخ ملے گا گُل فشانی کر کے
کیا پائے گا توہین جوانی کر کے
تو آتش دوزخ سے ڈراتا ہے انہیں
جو آگ کو پی جاتے ہیں پانی کر کے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم لوگ ڈرنے والے ہیں اور نہ جھکنے والے ہیں کیونکہ ہم اپنے لیڈر عمران خان صاحب کی طرح فیض احمد فیض صاحب کے اس فلسفے پر چلتے ہیں کہ۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

جناب سپیکر! وقت سدا ایک سا نہیں رہتا اس لئے میں اپوزیشن میں بیٹھے اپنے معزز دوستوں اور بزرگوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ حق کے ساتھ کھڑے ہوں اور اپنی جماعت کی پالیسیوں پر صرف اس لئے ساتھ نہ دیں کہ اُن کے لیڈران غلط راہ پر چل پڑے ہیں کیونکہ یہ وقت گزر جانا ہے۔ ضمنی الیکشن کا result نوشتہ دیوار ہے کہ اگلا وقت کس کا آرہا ہے لہٰذا یہ tables کسی بھی وقت turn ہو سکتے ہیں اس لئے خدارا ہوش کے ناخن لیں اور sanity prevail کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ظلم و جبر کا نظام اور fascist regime کے طور طریقے بدلنے چاہئیں۔ میں آخر میں اِن کی governance پر حبیب جالب صاحب کی ایک نظم پڑھنا چاہوں گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے بعد میں ضرور موقع دیجئے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں اِن کی governance پر حبیب جالب صاحب کی ایک نظم پڑھ کر آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ساہی صاحب! آپ بولیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): میں عرض کرتا ہوں:

حکمراں ہو گئے کمینے لوگ
خاک میں مل گئے نگینے لوگ
ہر محبِّ وطن ذلیل ہوا
رات کا فاصلہ طویل ہوا
راہزنوں نے جو راہزنی کی تھی
رہبروں نے بھی کیا کمی کی تھی
یہ زمیں تو حسیں ہے بے حد
حکمرانوں کی نیتیں ہیں بد
یہ زمیں جب تلک لیں گے نہ ہم
اس سے اُگتے رہیں گے یوں ہی غم
خلق صدیوں کے ظلم کی ماری
یوں ہیرا نہ پھیرے گی بیچاری
روٹی، کپڑا اور مکان ہم دیں گے
اہل محنت کو شان ہم دیں گے
یہاں سے خزاں کو مٹائیں گے ہم ہی
فصل گُل لے کر آئیں گے ہم ہی

بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، طاہر سندھو صاحب! آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! I would like to read Article 19 جس کا میرے چھوٹے بھائی علی ساہی صاحب نے ذکر کیا ہے۔ I hope he will listen very carefully کیونکہ ابھی ان کا کام شروع ہوا ہے اور ہمارے بزرگ افضل ساہی صاحب جہاں دیدہ سیاستدان تھے اور اب بھی ہیں۔ یہ ابھی بچے ہیں اور ان کا کام شروع ہوا ہے اس لئے میں اس آرٹیکل کو پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ نازیبا الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اِن کو interfere نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: Order in the House. ایسا نہ کریں۔ طاہر سندھو صاحب! آپ بولیں۔ میں نے طاہر صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آئین کا آرٹیکل 19 یہ ہے کہ:

Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression, and there shall be freedom of the press, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security or defence of Pakistan or any part thereof, friendly relations with foreign States...

خوش قسمتی سے Universal Declaration of Human Rights کا آرٹیکل بھی 19 ہی ہے۔ آئین کے اس آرٹیکل میں یہ ہے کہ آپ اداروں specially اسلام کے خلاف اور اپنی پاک فوج یعنی Defence کے خلاف بات نہیں کریں گے۔ اعظم سواتی صاحب کا جو Tweet ہے وہ بہت dangerous ہے اور اس نے آگ لگانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے FIA نے پرچہ دیا اور گرفتار کیا ہے۔ میں اپنے بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی freedom اُس وقت ختم ہو جاتی ہے جہاں سے میری noes شروع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بھی شعر پڑھنا چاہتا ہوں:

کمینے لوگ جب وقار پاتے ہیں اپنی حیثیت بھول جاتے ہیں
کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے چند پھونکوں سے پھُول جاتے ہیں

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک شعر کہنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: شعر عرض ہے کہ:

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اور ہم اِنشاءاللہ گھبرانے والے نہیں ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈوگر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج بہت حیران ہوں اور پریشان بھی ہوں کہ ہمارے معزز اداروں کو ہمارے بھائی defend کر رہے ہیں جبکہ اداروں اور اُن کے سربراہوں کے بارے میں بات کرنے کی یہ روایت کس نے قائم کی تھی۔ سب سے پہلے لندن میں بیٹھے شخص نے آپ کے ملک کے آرمی چیف اور ڈی جی آئی ایس آئی کے نام لے کر ایسی باتیں کی تھیں اور کاش کہ اسی وقت ان کو لگام پڑی ہوتی تو آج یہ چیزیں یہاں تک نہ پہنچتیں۔ اب پرچے دینے پڑ رہے ہیں اور لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ ساری رسومات اِن کی بنائی ہوئی ہیں اور دکھ یہ ہو رہا ہے کہ یہیں کھڑے ہو کر defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا point of view آ گیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ہماری جماعت کے لئے ادارے یا ادارے کے سربراہ بہت اہم ہیں اور ہم اُن کا دفاع کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح بات ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): اور ہم ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریکارڈ درست ہونا چاہئے کہ اداروں اور ان کے سربراہوں کے بارے میں بات چیت انہوں نے شروع کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

امپورٹڈ وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب حکومت کے فنڈز روکنے سے اور گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دے کر پنجاب سے وفاق کی عوام دشمنی عیاں، معزز ایوان کا اظہار مذمت وافسوس

وزیر خوراک وتوانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سیلاب زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں،176۔ارب روپے کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی سست روی کا شکار ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔۔۔

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talk please.

وزیر خوراک وتوانائی (سردار حسنین بہادر):

" یہ ایوان پنجاب کو گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم امپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بناء پر رواں سال میں گندم کا سٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر

بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی امپورٹڈ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت امپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر امپورٹڈ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16۔اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں امپورٹڈ حکومت کو بڑے بُرے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جا سکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادائیگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176۔ارب روپے کے واجبات ہیں وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سیلاب زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں، 176۔ ارب روپے کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی سست روی کا شکار ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔

یہ ایوان پنجاب کو گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم امپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بناء پر رواں سال میں گندم کا سٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی امپورٹڈ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت امپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر امپورٹڈ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال

نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16-اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں امپورٹڈ حکومت کو بڑے بُرے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادائیگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176-ارب روپے کے واجبات ہیں وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سیلاب زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں، 176-ارب روپے کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا

چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی سست روی کا شکار ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔

یہ ایوان پنجاب کو گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم امپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بناء پر رواں سال میں گندم کا سٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی امپورٹڈ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت امپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر امپورٹڈ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16-اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں امپورٹڈ حکومت کو بڑے بُرے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جا سکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادائیگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے

تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز
پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176-ارب روپے کے واجبات ہیں
وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

رانا منور حسین: جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! دریشک صاحب پہلے بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لینا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا میں صرف موصوف کے جذبات کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں ورنہ میرا یہ خیال تھا کہ میں خاموش رہوں اور ایوان سے چلا جاؤں آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور یہاں پر 75 فیصد گندم پیدا ہوتی ہے لامحالہ یہ credit پنجاب کے کسان کو جاتا ہے جو زمین کا سینہ چیر کر گندم اُگاتا ہے جو نہ صرف اپنے صوبے کی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ دوسرے صوبوں کی بھی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے کاشت کار کا نصیب بڑا دلچسپ ہے اور وہ دلچسپ کیسے ہے کہ وہ صوبہ جس میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوتی ہے آج سب سے بڑی مشکل میں بھی وہی صوبہ کھڑا ہے کہ ہم اپنی گندم جو کہ ہمارے صوبے سے خریدی گئی ہے جس کو وفاق کا ادارہ "پاسکو" خریدتا ہے جس کے پاس 20 لاکھ ٹن گندم پڑی ہوئی ہے جس کی اجازت "امپورٹڈ حکومت" پہلے اپنی صوبائی حکومت کو دے چکی تھی۔ اب 17 جولائی 2022 کے الیکشن میں عوام کے rejection کے بعد اس اجازت سے withdraw کر گئی ہے۔ اب ان کے impulsive فیصلے دیکھئے کہ یہ کتنی چھوٹی اور کتنی سطحی سوچ ہے کہ بھائی تمہارا مقابلہ عمران خان سے ہے جو اکیلا آیا اور تمہارا 14/13 جماعتوں کا اتحاد ہے اور تم اتنے مرد آہن ہو تو آؤ اپنے لیڈروں کو ڈالو اور مقابلہ کرو۔ تم پاکستان اور پنجاب کے کسانوں کے منہ سے روٹی چھیننا چاہتے ہو؟ کوئی معیار دیکھو، کوئی اپنی اوقات دیکھو اور کوئی اپنا طریق کار دیکھو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی سنجیدہ بات کر رہا ہوں اور میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کہوں گا کہ غور سے میری بات سنیں۔ میں آج خراج تحسین پیش کرتا ہوں سردار عثمان بزدار سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کو اور میں رائے دیتا ہوں "imported وزیر اعظم شہباز شریف" کو کہ وہ سردار عثمان بزدار سے ٹیوشن رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک منٹ خاموشی اختیار کریں کیونکہ بہت serious گفتگو ہو رہی ہے I want pin drop silence عمران خان صاحب نے پناہ گاہیں بنائیں میں لائیو سٹاک کا وزیر تھا اور میں کابینہ کا سب سے "ماٹھا" اور سب سے "نالائق" وزیر تھا لیکن میرا لیڈر سردار عثمان بزدار تھا۔ اب مجھ سے بہت قابل میرے بھائی سردار شہاب الدین سیہڑ لائیو سٹاک کے وزیر ہیں۔ ایک دن بزدار صاحب مجھے ساتھ لے کر لاہور نکلے اور لکشمی چوک پر انہوں نے لٹکی ہوئی الٹی "ککڑیاں" دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ حسنین تجھے میں نے وزیر لائیو سٹاک بنایا ہے۔ تجھے "ککڑیوں" کو کسی نہ کسی مقام پر پہنچانا ہے۔ آپ نے نہیں پورے پنجاب نے دیکھا کہ "ککڑیاں" کہاں لکشمی میں الٹی لٹکی ہوتی تھیں اور پھر ہم نے انہیں ایوان کے کن طبقات تک پہنچایا تو میں عثمان بزدار کی کابینہ کا ایک بہت ہی "نا اہل" وزیر تھا۔ جو ہمارے "imported" وزیر اعظم ہیں تو میری بہت ہی ہمدردانہ رائے ہے کہ بزدار صاحب آج کل کسی قلمدان کو نہیں سنبھالے ہوئے تو میں انہیں گزارش کروں گا کیونکہ وہ میرے ہمسائے سردار ہیں تو وہ ان کو مفت ٹیوشن دیں گے تاکہ یہ بھی کچھ نہ کچھ بہتری اور اصلاحات کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خوراک کی کہانی اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس ایوان میں بہت سارے لوگ ذمہ دار ہیں جو اِس طرف بھی ہیں اور اُس طرف بھی ہیں۔ حکومت 2200 روپے فی من گندم کی قیمت کسان کو ادا کرتی ہے، ایک سو روپے اس کے handling charges ہیں جو اسے ایک سال سٹور کیا جاتا ہے اور اسے fumigate کیا جاتا ہے اور آپ سب کے لئے حیرت ہو گی کہ 700 روپے فی من ہم بنکوں کو سود دیتے ہیں۔ میں دُہرا رہا ہوں کہ ایک من گندم کے پیچھے 700 روپے فی من گندم کا سود بنکوں کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں 2007 میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کی ٹیم کا حصہ تھا۔ آپ مجھ سے پوچھیں گے کہ گندم کا debit پنجاب کے صوبے پر کیا تھا تو صفر تھا۔ گندم کی مد میں ہم نے بنکوں کو ایک روپیہ بھی نہیں دینا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: تب آپ فنانس کے منسٹر تھے۔

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جی، جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ تھا۔ آج میں اپنے اس معزز ایوان کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے دوستوں کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ پنجاب جیسے بڑے صوبے کا ترقیاتی بجٹ 600 ارب ہو اور پنجاب جیسے بڑے صوبے نے صرف خوراک کی مد میں بنکوں کا 650 ارب روپے دینا ہو تو کون دے گا اور کہاں سے دے گا؟ یہ لوٹ کر لے گئے، اپنے تنوروں کے اندر کھا گئے، یہ تو اب بھی سمگل کر کے چلے گئے اور انہیں تو کسی چیز کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ساڑھے تین سال تک وزیر اعلیٰ عثمان بزدار تھے جو کہ اس چیز کے ذمہ دار ہیں جبکہ منسٹر صاحب گندم پر بات کریں کیونکہ قرارداد گندم کے حوالے سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بزدار" کو
دوبارہ لایا جائے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس۔ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو کہا جاتا ہے کہ عمران خان صاحب کے پاس experience کی کمی ہے تو ان کے پاس تو کمی نہیں ہے کیونکہ 40/30 سال سے یہ حکومت میں ہیں اور 14 پارٹیاں اکٹھی ہو کر "نیب" کے 1100 ارب روپے تو deke سکتے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے چودھری پرویز الٰہی نے خود فون کر کے کہا تھا کہ عثمان بزدار کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لاؤ۔ اگر بزدار اتنے اچھے تھے تو انہیں فارغ کیوں کیا؟ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ قرارداد پر بات کریں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ لوگوں کی بہتری اور مسئلوں کا حل نہیں کر سکتے۔ اپنی بات پھر دُہرا رہا ہوں کہ انہیں میں بزدار صاحب کی ٹیوشن رکھوا دوں گا۔ ان کی ٹیوشن رکھنے کے لئے بزدار صاحب کی ہم نے قربانی دی ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: معزز ممبران cross talk نہ کریں اور خاموشی اختیار کریں۔ منسٹر صاحب! اپنی بات مکمل کر لیں۔

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میرے دوستوں کی برداشت کا پیمانہ جواب دے گیا ہے۔ میں ایک اور دلچسپ بات بتاتا ہوں کہ ابھی 16-اکتوبر کے الیکشن میں اتنی خوبصورتی سے 14 جماعتوں کو عمران خان صاحب نے ٹھنڈا کیا ہے تو ابھی ان کے زخم بھرے نہیں ہیں۔ میں خاموش رہنا چاہتا تھا لیکن میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں اور سندھو صاحب نہ بولتے تو میں خاموش تھا۔ میں ساحر لدھیانوی صاحب کے ایک شعر پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں:

میرے محبوب وطن تیرے مقدر کے خدا
دست اغیار میں قسمت کی عنا چھوڑ گئے
اپنی یک طرفہ سیاست کے تقاضوں کے طفیل
ایک بار اور تجھے نوحہ کناں چھوڑ گئے

شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، رانا منور صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ، میں honorable Minister کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ پہلے تو یہ بتائیں اور ثابت کریں اس ایوان میں یہ روزانہ جھوٹ بولتے ہیں ان کے لیڈر بھی اور یہ بھی کہ وفاقی حکومت "imported" ہے۔ یہ لوگوں کے منتخب کردہ ایم این ایز کی وفاق میں حکومت ہے جو کہ لوگوں کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ تو جعلی انتخابات اور دھاندلی زدہ انتخابات کے ذریعے حکومت میں آئے تھے۔ انتخابات میں انہوں نے دھاندلی کی تھی اور یہ selected تھے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی "امپورٹڈ حکومت نامنظور"
اور "عمران خان زندہ باد" کی نعرہ بازی)

(شور و غل)

جناب سپیکر! انہوں نے 2014 میں دھرنے دے کر اور 2018 کے الیکشن میں دھاندلی کے ذریعے حکومت بنا کر اس ملک کی ترقی کا پہیہ روکا اور سازش کر کے آئے تھے جو کہ selected حکمران تھے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا اور The House is adjourn to meet on Thursday 20th October 2022 at 3.00 P.M

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات، 20۔اکتوبر 2022

(یوم الخمیس، 23۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 34

2099

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2018-2017ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ ایک وزیر پبلک سیکٹر کمپنیز پنجاب (ساؤتھ) کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2019-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ ایک وزیر فیصل آباد کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی کی سروس ڈیلوری پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال2020-2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ایک وزیر ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ملتان کے حسابات پر فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال2019-2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2101

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات ،20۔اکتوبر2022

(یوم الخمیس،23۔ربیع الاوّل1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5 بج کر23منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا
بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

سورۃ المؤمنون (آیات نمبر115تا118)

کیاتم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟(115)تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان اس سے اونچی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے۔(116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔کچھ شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہوں گے۔(117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔(118)

وَمَاعلینَاالاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
بارہ ربیع الاول کو وہ آیا در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
جبریل آئے جھولا جھولانے لوری دے ذیشان
سو جا سو جا رحمت عالم میں تیرے قربان نبی ﷺ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پہلے خلیل طاہر سندھو صاحب بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے گزارش کرنی ہے کہ اس حد تک اخلاقی گراوٹ اور کثافت زدہ ماحول ہو گیا ہے کہ ایک ماہ پہلے ہم آپ کو Leader of Opposition کے notification کے لئے سارے دستخطوں کے ساتھ including پیپلز پارٹی، including راہ حق پارٹی اور اپوزیشن کی ساری پارٹیاں درخواست دے کر آئے تو آپ نے محترم سیکرٹری صاحب کو آرڈر بھی کر دیا تھا آج کے دن تک ایک ماہ ہو گیا ہے Leader of Opposition کا notification نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کو آج ہی notification دیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے اُس دن بھی یہی کہا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کو ابھی notification دیتے ہیں بات ختم ہو گئی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب پہلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں نے ایک اہم مسئلہ پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ ایک سوال ہو جائے پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ اب پہلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں؟

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں الزائمرز مریضوں کی تعداد نیز سنٹرز آف ایکسی لینسی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***6582: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں الزائمرز کے مریضوں کا خیال رکھنے کے لئے سنٹرز آف ایکسی لینسی بنائے جائیں گے؟

(ب) کیا صوبہ بھر میں الزائمرز کے مریضوں کے لئے کوئی سنٹر آف ایکسی لینسی موجود ہے؟

(ج) یہ سنٹرز کن اضلاع میں کب بنائے جائیں گے؟

(د) حکومت نے ان سنٹر کی تعمیر کے لئے رواں مالی سال میں کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ہ) پنجاب میں کتنے افراد الزائمرز کی بیماری میں مبتلا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر کے ٹیچنگ ہسپتالوں کے سائکٹری ڈیپارٹمنٹس میں الزائمر کے مریضوں کا علاج کیا جارہا ہے۔ اور یہ تمام ڈیپارٹمنٹس اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید برآں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ (PIMH), لاہور میں ایک ڈیڈیکیٹڈ (dedicated) الزائمر سنٹر تعمیر کرنے کا منصوبہ موجودہ حکومت کی ہدایت کے مطابق شامل کیا گیا ہے

(ب) فی الوقت ایسا کوئی سنٹر موجود نہ ہے تاہم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ (PIMH), لاہور میں ADP سکیم 23-2022 میں ڈیڈیکیٹڈ (dedicated) الزائمر سنٹر کا پی سی ون (PC-1) شامل کر دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں سب سے پہلا سنٹر آف ایکسی لینسی اے ڈی پی سکیم 23-2022 میں بطور ڈیڈیکیٹڈ الزائمر سنٹر کا پی سی ون شامل کر دیا گیا ہے۔ اور پہلی دفعہ Punjab Dementia Plan کو باقاعدہ شکل میں نافذ العمل کیا جا رہا ہے۔ اس پلان کا دائرہ کار باقی اضلاع تک بڑھایا جائے گا۔ Dementia پلان کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کی انتظامیہ نے چیف آرکیٹکٹ، گورنمنٹ آف دی پنجاب، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ، لاہور کو ایک مراسلہ مورخہ 11-10-2022 کو جاری کیا ہے (ضمیمہ " ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) تاکہ منصوبہ ہذا کی ڈرائینگ مکمل ہو سکے اور کاسٹنگ کا عمل مکمل ہو سکے۔

(ہ) مذکورہ بالا Punjab Dementia Plan کے مطابق 2017 میں پاکستان میں 60 سال سے اوپر لوگوں میں الزائمر کی تعداد 12.5 Million ہے۔ اسی طرح 2019 میں ڈیمینیشیا کے مریضوں کی تعداد تقریباً 374060 تھی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں نے ایک Alzheimer's Disease کے بارے میں سوال دیا تھا اس کا کافی detail میں مجھے ماشاءاللہ جواب دیا گیا ہے پنجاب کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی اس کے بارے میں بہت اچھی performance ہے لیکن میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ actually جو صحت مند افراد ہوتے ہیں وہی صحت مند معاشرے کے ضامن ہوتے ہیں اور جس difference کی طرف میں نے یہاں پر question کیا ہے یہ disease فوری طور پر نظر آنے والی نہیں ہے بلکہ یہ ذہنی طور پر معذوری کے باعث ہے ہمارے معاشرے میں ظاہری بیماریوں کی طرف پھر بھی کوئی توجہ کی جاتی ہے لیکن Alzheimer's Disease جیسی بیماری کی طرف لوگ متوجہ نہیں رہے ہیں اور جو رجوع کرنے والے افراد ہیں اس کی مجھے detail تو دی گئی ہے لیکن پھر بھی معاشرے کا رُجحان بہت کم ہے تو میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ ہم کیا طریقے کار اپنا سکتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں وہ افراد جو اس بیماری سے دوچار ہیں اُن کے گھر والے اور relatives بھی متوجہ نہیں ہیں کہ بیمار کو سمجھا جائے اور اُس

کی بیماری کے معالجے کی طرف توجہ کی جائے تاکہ ہم صحت مند معاشرے کی طرف جا سکیں اس کے لئے میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ ہم کون سے ایسے اقدامات کر سکتے ہیں، گورنمنٹ آف پنجاب کیا کر سکتی ہے کہ اس disease کو پہچانا جائے اور پھر لوگوں کو اس کے معالجے کی طرف متوجہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد! معزز ممبر Alzheimer's Disease کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ویسے تو اس کا بڑی detail میں جواب دیا گیا ہے Alzheimer's Disease اور various Dementias یہ naturally زیادہ تر بزرگوں میں دیکھا جاتا ہے young age اور Alzheimer's بڑی rare and genetic disorder ہے اس سلسلے کے اندر سارے جتنے Psychiatry Departments ہیں in collaboration with Neurology اُن کے اوپر کام کر رہے ہیں مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو care کی ضرورت ہوتی ہے یہ اپنی یاداشت بھول چکے ہوتے ہیں اور گھر والوں پر بہت بوجھ پڑتا ہے physically تو as such کچھ بیماری نہیں ہوتی لیکن کیوں کہ وہ اپنی یاداشت کھوئے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے وہ گھر سے نکل جائے تو پھر اُن کو واپسی کا رستہ نہیں پتا چلتا تو یہ مسئلے مسائل ہیں ان کے لئے ہم نے کل Plan launch Punjab Dementia کیا ہے جس میں ہم نے بہت ساری efforts کی ہیں اور World Health Organization کے ساتھ مل کر Dementia Plan بنایا ہے خاص طور پر اُن ہی لوگوں کے لئے جو Dementia سے suffer کرتے ہیں Alzheimer is a variety of dementia اس کے لئے پورا مکمل طور پر پلان بنایا ہوا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ اہم چیز تشخیص کرنا ہے کہ اگر آپ وقت کے ساتھ تشخیص کر لیں تو کم سے کم جو اُس کا downhill course ہوتا ہے آپ اُس کو کچھ دیر کے لئے delay کر سکتے ہیں اور moment at the پوری دنیا میں ابھی تک کوئی علاج نہیں ہے سوائے یہ کہ آپ treatment supplementary دیں اس میں اہم چیز یہ ہے کہ اس کی تشخیص کرنا جس کے لئے ہم clinics memory شروع کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ یاسمین راشد! آپ نے کیا بتایا کیا شروع کر رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! memory clinics شروع کر رہے ہیں جہاں آپ اپنا ٹیسٹ کروا کر دیکھ سکتے کہ اگر کوئی یاداشت میں کمی آ رہی ہے specially related to Alzheimer's Disease in dementia تو پہلے سے ہی کچھ حفاظتی اقدام اُٹھا لئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہم پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے ساتھ ایک Day Care Center بنانے لگے ہیں جہاں care givers وہ لوگ جو dementia یا Alzheimer کے مریضوں کا خیال رکھتے ہیں اُن کی special training کریں گے کیوں کہ یہ لوگ manage تو گھر پر ہی ہوتے ہیں otherwise majority of them are managed at home by the family اور فیملی والے چھوڑتے بھی نہیں ہیں لیکن ہم نے کہا کہ Day Care Centers بنائیں گے جہاں وہ دن میں آیا کریں اور اُس وقت آپ respite دے دیتے ہیں care givers کو اور یہ center کا باقاعدہ پی سی ون بننا شروع ہو گیا اور یہ Punjab Dementia Plan کل launch بھی ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ جی، محترمہ! آپ نے جواب سن لیا ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! Thank you so much. I am satisfied from her reply.

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال نمبر 6594 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ایک بجے کے بعد ڈاکٹروں کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***6604: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں خاص کر لاہور کے بڑے بڑے ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال، گنگا رام ہسپتال L.G.H اور P.I.C میں ایک بجے دوپہر کے بعد ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے جبکہ سرکاری ٹائم 3 بجے تک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر سینئر ڈاکٹرز ڈیوٹی پر برائے نام آتے ہیں اور حاضری لگانے کے بعد اپنے پرائیویٹ کلینک کے مریض چیک کرتے رہتے ہیں یا صرف اپنے پرائیویٹ کلینک پر آنے کا مشورہ دیتے ہیں وہاں ان سے بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں؟

(ج) حکومت اس بابت سخت سے سخت ایکشن لینے اور چیکنگ کا نظام درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں مقررہ سرکاری اوقات کے دوران ڈاکٹرز مریضوں کو چیک کرنے کے پابند ہیں علاوہ ازیں اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اُس کی تفتیش عمل میں لا کر محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب کے ہر ٹیچنگ ہسپتال میں ایمرجنسی، آؤٹ ڈور اور ان ڈور کے لئے باقاعدہ ڈیوٹی روسٹر بنتا ہے جس میں ڈاکٹرز کے نام اور ڈیوٹی کا وقت لکھا ہوتا ہے اور سب ڈاکٹرز بمعہ سینئر ڈاکٹرز اپنے مقررہ اوقات میں مریضوں کو چیک کرتے ہیں۔ مختلف شعبوں میں ہسپتال کی انتظامیہ کی جانب سے ڈائریکٹر حضرات تعینات ہیں جو ڈاکٹروں کی حاضری، مریضوں کو دی جانے والی سہولتوں کی نگرانی اور اُن کی شکایات کا ازالہ کرتے ہیں۔

(ج) حکومت ہسپتالوں میں حاضری کے بارے میں بہت سنجیدہ ہے اور متعلقہ ایڈمنسٹریشن کو اس کی باقاعدہ نگرانی کی سخت ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ مزید برآں موجودہ حکومت نے آتے ہی Key Performance Indicators(KPIs) پر کام شروع کر دیا تھا تاکہ ہسپتالوں میں تعینات تمام اہل کاروں کی استعدادِ کار اور حاضری کا بہتر انداز میں تجزیہ کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک : جناب سپیکر !میں نے تفصیلاً جواب پڑھا ہے ڈاکٹر صاحبہ نے بہت تفصیلاً جواب دیا ہے میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر !میرا سوال نمبر 6606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین اوران کی فیملی کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کی سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

***6606: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین اوران کی فیملی کے لئے لازم کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں اپنے علاج معالجہ کروائیں تو پھر ان کو *Reimbursement* کی سہولت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ناکافی سہولیات، ادویات، آپریشن و دیگر Facility ناکافی ہیں مجبوراً سرکاری ملازمین پرائیویٹ / کلینک سے بھاری فیسیں ادا کر کے علاج کرواتے ہیں اور یہ رقم ان کو نہیں ملتی؟

(ج) کیا حکومت واپڈا، سوئی گیس اور دیگر نجی سرکاری اداروں کی طرح سرکاری ملازمین کو بھی پرائیوٹ ہسپتالوں / کلینک سے علاج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے متعلقہ قانون / پالیسی میں ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ Government Servant Medical Attendance Rules 1959 کے تحت صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں سرکاری ملازمین اور اُن کی فیملی کو دستیاب علاج کی سہولیات مفت مہیا کی جاتی ہیں اور اُن کو Reimbursement کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں علاج کی تمام سہولیات موجود ہیں، تاہم اگر کسی قسم کے علاج کی سہولت موجود نہ ہو تو مریض کو پرائیویٹ ہسپتال میں Government Servant Medical Attendance Rules 1959 کی شق 6(1)(i)(b) کے تحت ریفر کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کو باقاعدہ طریقے سے ریفر کیا گیا ہو تو ایسے مریض کے اس علاج پر خرچ شُدہ رقم مروجہ قانون کے مطابق Reimburse کر دی جاتی ہے۔

(ج) حکومتِ پنجاب نے جنوری 2022 میں صوبہ بھر کے شہریوں کے مفت علاج کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام کے تحت قومی صحت کارڈ متعارف کروایا ہے۔ جس کے تحت تمام شہری بشمول سرکاری ملازمین کسی بھی Empaneled سرکاری یا پرائیویٹ ہسپتال سے اپنا اور اپنے خاندان کے لئے سالانہ 1,000,000 (دس لاکھ روپے) تک کا علاج کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک : جناب سپیکر! اس سوال کا بھی ڈاکٹر صاحبہ نے بڑا زبردست جواب تیار کیا ہے میں اس جواب سے مطمئن ہوں اور خاص طور پر جز(ج) میں جو 10 لاکھ روپے تک علاج کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس ہے جس کو سب ہسپتالوں والے مانتے ہیں۔ تو میرا سوال کرنے کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز : جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6611 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آپریشن تھیٹرز کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6611: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) اس میں کتنے کارڈیک سرجن اور کارڈیک فزیشن ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ مع تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس میں روزانہ کتنے operation کئے جاتے ہیں آپریشن کون کون سے سرجن کرتے ہیں یکم جنوری 2020 سے آج تک کتنے آپریشن کئے گئے ہیں تفصیل ماہانہ اور کارڈیک سرجن وار بتائیں؟

(د) کتنے آپریشن فری کئے گئے اور کتنے آپریشن on payment کئے گئے؟

(ہ) On payment آپریشن کن کن مریضوں کے کئے گئے اور کن کن کارڈیک سرجن نے کئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد میں 05 آپریشن تھیٹرز موجود ہیں، عارضہ قلب کے مریضوں کے آپریشن کے لئے تمام مطلوبہ ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں 04 کارڈیک سرجن اور 17 کارڈیک فزیشن ہیں، جن کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) روزانہ اوسطاً 04 سے 05 آپریشن کئے جاتے ہیں اور تمام سرجن آپریشن کرتے ہیں۔ ماہانہ کارڈیک سرجری کی سرجن وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جولائی 2021 سے 30 ستمبر 2022 تک کُل 1508 آپریشن کئے گئے ہیں، جن کی تفصیل درجِ ذیل ہیں:۔

(1) صحت سہولت کارڈ سے فروری 2022 سے اب تک 595 آپریشن کئے گئے۔

(2) Payment کے تحت 231 آپریشن کئے گئے۔

(3) مفت کئے گئے آپریشن کی تعداد 682 ہے۔

(4) صحت سہولت کارڈ کے ذریعے کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 6142 ہے۔ مفت کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 5161 ہے جبکہ Payment کے تحت کی گئی انجیو گرافی کی تعداد 1406 ہے

(6) صحت سہولت کارڈ کے ذریعے دل کے اسٹنٹ (انجیوپلاسٹی) 1794 ڈالے گئے۔ مفت 1652 اسٹنٹ ڈالے گئے جبکہ Payment کے تحت دل کے اسٹنٹ 340 ڈالے گئے۔

(ہ) جن مریضوں کی On Payment کارڈیک سرجری کی گئی، ان کی تفصیل سرجن وار درجِ ذیل ہے:۔

ڈاکٹر شہباز احمد پروفیسر آف کارڈیک سرجری۔ 143 آپریشن

ڈاکٹر حسنین ظفر اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری۔ 47 آپریشن

ڈاکٹر ضیغم رسول اسسٹنٹ پروفیسر پیڈز کارڈیک سرجری 33 آپریشن

ڈاکٹر محمد علی اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیک سرجری۔ 06 آپریشن

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تو اس کے مطابق جو تفصیل ہے وہ میں نے مانگی تھیں اس کے جواب میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سوال کا جز (الف) پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، سوال کا جز (الف) ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد میں 05 آپریشن تھیٹرز موجود ہیں، عارضہ قلب کے مریضوں کے آپریشن کے لئے تمام مطلوبہ ضروری سہولیات موجود ہیں۔ اب میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان 05 آپریشن تھیٹروں میں گزشتہ سال کتنے آپریشن ہوئے ہیں کیا یہ پانچوں آپریشن تھیٹرز working حالات میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے بہت detail جواب دیا ہے سوال کے اندر انہوں نے جو پوچھا تھا کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں، کتنے کارڈیک سرجن اور کارڈیک فزیشن ہیں؟ تو 04 کارڈیک سرجن اور 17 کارڈیک فزیشن ہیں اور یہ پوچھا تھا روزانہ کتنے آپریشن ہوتے ہیں۔ روزانہ اوسطاً 04 سے 05 آپریشن کئے جاتے ہیں اور تمام سرجن آپریشن کرتے ہیں ماہانہ کارڈیک سرجری کی جتنی تفصیل ہے وہ annexure ساتھ لگایا ہوا ہے اس کے علاوہ معزز رکن نے پوچھا تھا کہ یکم جولائی 2021 سے 30۔ ستمبر 2022 تک on payment کتنے آپریشن ہوئے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ کل 1508 آپریشن کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اب تک صحت سہولت کارڈ پر 595، payment کے تحت 231 اور مفت کئے گئے آپریشنز کی تعداد 682 ہے۔ صحت سہولت کارڈ کے ذریعے کئے گئے انجیوگرافی کی تعداد 6142 ہے مفت کئے گئے انجیوگرافی کی تعداد 5161 ہے اور payment کے تحت 1406 ہے۔ صحت سہولت کارڈ کے ذریعے 1754 stents ڈالے گئے ہیں مفت 1652 اور on payment 340 stents ڈالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ معزز رکن نے پوچھا کہ کن ڈاکٹروں نے کون کونسے آپریشن کئے وہ ساری تفصیل بھی دے دی گئی ہے کہ پروفیسر آف کارڈیک سرجری ڈاکٹر شہباز احمد نے 143 آپریشن کئے، ڈاکٹر حسنین ظفر اسسٹنٹ پروفیسر نے 47، ڈاکٹر ضیغم نے 33 آپریشن کئے آپ نے پوچھا تھا کہ جو آپریشن on payment ہوئے ہیں وہ کن کن لوگوں نے operate کرایا ان کی تفصیل بھی دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال سے relevant ہی میرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں پر کتنے کارڈیک سرجن اور کتنے کارڈیک فزیشن ہیں؟ دراصل جب میں نے FIC کا visit کیا تو وہاں پر مجھے یہ پتا چلا کہ وہاں پر ڈاکٹرز کی تعداد منظور شدہ آسامیوں کے مقابلے میں 50 فی صد کم ہے۔ پھر میں نے اسمبلی کے اندر میڈم صاحبہ سے request کی تھی جس پر 32 ڈاکٹرز دیئے گئے لیکن وہ سارے MOs ہیں ان کا آپریشن تھیٹر سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ پچھلے اجلاس میں بھی محترمہ

نے یہاں پر کھڑے ہو کر commitment کی تھی کہ ہم پنجاب پبلک سروس کمیشن کو لکھ رہے ہیں اور ڈاکٹرز آپ کے پاس پہنچ جائیں گے لیکن آج تک FIC فیصل آباد میں ڈاکٹر نہیں پہنچ سکے۔ میں نے اس لئے ان مطلوبہ ڈاکٹرز کی تعداد پوچھی تھی کہ کیا یہ ڈاکٹر ہسپتال میں علاج کرنے کے لئے کافی ہیں؟

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ specialized کا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! نہیں، میں specific صرف FIC کے حوالے سے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ایک ماہ پہلے میں FIC کا visit کر کے آئی ہوں I checked up all the theaters میں نے دوپہر دو اڑھائی بجے کے قریب بالکل ایک surprise visit کیا اور مجھے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ وہاں سارا عملہ موجود تھا اور کام ہو رہا تھا، میں نے رک کے مریضوں سے بھی پوچھا کہ کسی کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔ جہاں تک induction کا تعلق ہے میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہم نے اس وقت specialists کی 763 سیٹیں پبلک سروس کمیشن میں بھیجی ہوئی ہیں۔ میں جب واپس آئی ہوں تو میں نے خود جا کر چیئرمین پبلک سروس کمیشن سے بات کی ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے آپ مہربانی کر کے induction کریں، ان میں کارڈیک سرجنز اور کارڈیک فزیشنز بھی شامل ہیں۔ اب problem یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے پاس already ہی 1500 میڈیکل افسروں کی سیٹوں کی demand ہے جن میں 1000 male میڈیکل آفیسرز اور 500 female میڈیکل آفیسرز ہیں، ان کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں وقت لگے گا۔ تو میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے special permission لی ہے کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو already requisition بھیج دی ہے لیکن وہاں ابھی کچھ ٹائم لگے گا لہٰذا آپ ہمیں اجازت دیجیئے کہ ان سیٹوں کے against adhoc appointments کر لیں لہٰذا یہ بھی شروع کر رہے ہیں۔ معزز رکن بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ 33 فی صد کمی ہے۔ جب ہم آئے تھے اس وقت ہر جگہ 50 فی صد کمی تھی اور ہم نے بڑی مشکلوں

سے یہ کمی پوری کی ہے۔ بھولنا نہیں چاہیئے کہ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ ریٹائر ہوتے ہیں جس سے naturally اوپر کی سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ ڈاکٹرز کی پرموشنز delay ہوئی دس سال کوئی پرموشن نہیں ہوئی لیکن ہم نے آکر پرموشنز شروع کیں اور ہمیشہ یاد رکھیئے کہ ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز کے اندر اگر کسی نے regular کام نہ کیا ہوا ہو تو اس کی پرموشن کا بھی مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس ٹیچنگ فیکلٹی کے 63 ایسے ممبر ہیں جو ایڈہاک ازم کی وجہ سے suffer کر رہے ہیں اور ان کی پرموشن نہیں ہو رہی But we are trying to sort out this situation

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے جیسے محترمہ نے ابھی یہاں پر کھڑے ہو کر کہا اور میری ان سے بڑی تفصیل سے میٹنگ بھی ہوئی تھی، میرے ساتھ کچھ لوگ بھی آئے تھے میں ان کے چیمبر میں بھی گیا تھا اور ان سے بھی بات کروائی تھی۔ بات یہ ہے کہ FIC کا issue separate ہے اور سپیشلائزڈ کا separate ہے۔ میں سمجھانا یہ چاہ رہا ہوں کہ FIC فیصل آباد میں سرگودھا سے مریض آتے ہیں، جھنگ سے آتے ہیں، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آتے ہیں، چنیوٹ سے آتے ہیں، جڑانوالہ سے آتے ہیں اور تاندلیانوالہ سے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ FIC پر بہت زیادہ burden ہے۔ ایک بیڈ ڈھونڈنے کے لئے ہمیں سفارشیں کرنا پڑتی ہیں، وہاں پر بہت problem ہے اور ڈاکٹرز کی کمی ہے۔ منسٹر صاحبہ سے میری صرف یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے خدا کے لئے فیصل آباد کے لئے، فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے لئے کوئی خصوصی توجہ چاہیئے کہ وہاں پر جو سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں انہیں fill کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جو سیٹیں خالی پڑی ہیں انہیں fill کیا جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ہمیں یہ بات کرتے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں، مجھے میڈم صاحبہ کا بڑا احترام ہے ہم ان سے جا کر ملے ان کو سارے issues بتائے، انہوں نے ہم سے commitment کی تھی کہ انشاء اللہ جو پچھلا سال گزرا ہے اس کے اندر ہم پرموشنز کر رہے ہیں اس کے بعد آپ کی سیٹیں fill کریں گے لیکن بدقسمتی کہ وہ سیٹیں ابھی تک fill نہیں ہو سکیں۔ اس میں میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے، میں ایک کروڑ کی آبادی کے شہر کو represent کرتا ہوں، فیصل آباد

ایک اہم شہر ہے اور وہاں پر آپریشن بھی ہو رہے ہیں اگر وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہوں گے تو پھر یہ سارا کیسے manage ہو گا۔ وہاں پر M&R کے پیسے نہیں لگ پا رہے، وہاں پر ٹائلیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں، جب میں نے وہاں visit کیا تو وہاں انتارش، انتارش کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ویسے تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جو چار ماہ آپ کی حکومت رہی آپ کی جو کمیاں تھیں اس وقت پورا کروا لیتے لیکن صحت کے مسئلے میں کیا ہوا۔ ہم تو جب سے آئے ہیں صحت کے مسئلے میں کام کر رہے ہیں اور چار مہینے آپ کے پاس تھے آپ fast forward کروا دیتے لیکن آپ نے تو جو ہمارے کام تھے ان کو بھی back foot کر دیا اور آ کر ہمیں مصیبت پڑ گئی جیسے گنگا رام ہسپتال ہمیں جولائی میں ملنا تھا لیکن اسے اب جا کر لے رہے ہیں۔ باقی جہاں تک آپ کا تعلق ہے میں اس دن ہسپتال میں گئی تھی کوئی شک نہیں کہ وہاں جو بیڈ تھے ان میں تقریباً 80 to 90 percent occupied تھے۔ میں ان سے کہہ کر آئی ہوں کہ وہ PC-I for the extension of this hospital بنائیں اگلی دفعہ معزز رکن وہاں کے چیف ایگزیکٹو سے پوچھ کر آئیں کہ میں ان کو کیا instructions دے کر آئی ہوں وہ PC-I بنا کر ہمارے پاس بھیج رہے ہیں اور we will expand it and we will improve this situation.

جناب سپیکر: That's good. اگلا سوال نمبر 6644 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6645 بھی چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6654 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6686 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں Rape kits کی دستیابی، متبادل اور جنسی زیادتی کی صورت میں ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***6686: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے کتنے اور کن کن ہسپتالوں میں Rape kits دستیاب ہیں مکمل تفصیلات علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) ان Rape kits کی عدم دستیابی کی صورت میں کیا متبادل انتظام کیا جاتا ہے؟

(ج) خواتین سے جنسی زیادتی کی صورت میں کون کون سے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں نیز رپورٹ کتنی مدت میں تیار ہوتی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت Two Finger Test (TFT) ٹیسٹوں پر مکمل پابندی عائد کرنے اور اس پر عملدرآمد یقینی بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) PFSA کی طرف سے مہیا کردہ ریپ کٹس محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری کو تمام ہسپتالوں میں مہیا کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔ تاہم ٹیچنگ ہسپتالوں کو یہ کٹس مہیا نہیں کی گئیں۔ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں یہ کٹس موجود ہیں جبکہ باقی ہسپتالوں میں متبادل طریقہ کار کے ذریعے ٹیسٹ عمل میں لایا جاتا ہے۔ محکمہ اس ضمن میں کٹس کی خریداری اور دستیابی کے لئے سرجن میڈیکولیگل پنجاب کو ہدایات جاری کر چکا ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) (Rape Kits) کی عدم دستیابی کی صورت میں Culture & Sensitivity Test Tubes متبادل انتظام کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں۔

(ج) خواتین سے جنسی زیادتی کی صورت میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، Provisional رپورٹ فوراً جاری کر دی جاتی ہے، لیکن فائنل رپورٹ ان تمام ٹیسٹوں کی رپورٹس کے حصول کے بعد کی جاتی ہے۔

(i) Semen Detection (منی کا تجزیہ)

(ii) Analysis DNA (DNA کا تجزیہ)

(iii) Pregnancy Test (حمل کا ٹیسٹ)

(iv) Abdominal Pelvic Ultra Sound (الٹراساؤنڈ)

(v) Blood & Urine For Toxicology (خون اور پیشاب کا معائنہ)

(vi) Hair & Nail Scrapings (if any) (ناخن اور بالوں کا معائنہ)

Clothes for Stains etc. (vii) (کپڑوں کا معائنہ)

(د) حکومت ٹو فنگر ٹیسٹ (Two Finger Test) پر مکمل پابندی عائد کر چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں لہٰذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6766 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6766: **سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا بہاولپور میں پاکستان کا پہلا بون میرو ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ منصوبہ جس کا نام Up-gradation of Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Centre at B.V. Hospital, Bahawalpur ہے، PDWP سے منظور ہو چکا ہے جس کا تخمینہ لاگت 1890.521 ملین روپے ہے۔ یہ سنٹر قائداعظم میڈیکل کالج کی حدود (نزد سپورٹس کمپلیکس) میں تعمیر ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! اس منصوبہ کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کی کل لاگت 1890.521 ملین روپے ہے۔ یہ منصوبہ 64 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں خون سے متعلق بیماریوں مثلاً تھیلیسیمیا، کینسر اور Aplastic انیمیا وغیرہ کے مریضوں کی تشخیص و علاج کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اسکی تعمیر کا کام 95 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ آلات، مشینری و غیرہ کا کام 29 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔ مالی سال 23 -2022 میں اس سکیم کی full funding کی گئی ہے۔ جبکہ اس کے لئے سٹاف کی ٹریننگ کے لئے Karachi NIBD سے MOU کیا گیا ہے جس کے تحت ڈاکٹرز، نرسز و پیرا میڈیکس کی ٹریننگ ہونی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! I am satisfied with the answer. شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 6836 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں اس لئے ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6874 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6876 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6949 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7089 ڈاکٹر چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

***7134: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں 50 بلین روپوں پر مبنی Universal Health Care Coverage Program شروع کیا ہے اگر ہاں تو اس پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

حکومتِ پنجاب نے یکم جنوری 2022 سے 31-مارچ 2022 کے دوران مرحلہ وار صوبہ پنجاب کے تمام مستقل رہائشی خاندانوں کے لئے یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام شروع کیا ہے۔ پنجاب حکومت نے 22-2021 میں یونیورسل ہیلتھ انشورنس کے لئے 60۔ ارب روپے جبکہ رواں مالی سال 23-2022 کے لئے 125۔ ارب روپے مختص کئے ہیں۔

اس پروگرام کے تحت اب تک 800 سے زائد نجی اور سرکاری ہسپتالوں کو منتخب (empaneled) کیا گیا ہے۔

پروگرام کی مزید تفصیلات درج ذیل ہیں:

کوئی بھی پنجاب کا مستقل رہائشی فرد (بشمول خاندان کا سربراہ یا کوئی فرد) 8500 پر اپنا شناختی کارڈ نمبر بذریعہ SMS بھیج کر خودکار جواب کے ذریعے صحت سہولت پروگرام کے لئے اپنی اہلیت معلوم کر سکتا ہے۔ صحت سہولت پروگرام میں شامل خاندان کو منتخب شدہ (empaneled) ہسپتال میں داخلے کی صورت میں مندرجہ ذیل سہولیات میسر ہونگی؛

ہر خاندان کو 1,000,000 (دس لاکھ) روپے تک کا سالانہ مفت علاج۔
دوران علاج ہر قسم کی ادویات، ٹیسٹ اور آپریشن کی سہولیات مفت ہونگی۔
ہسپتال سے اخراج کے بعد پانچ دن کی مفت ادویات کی فراہمی۔
ہسپتال سے اخراج کے بعد ایک بار مفت معائنہ۔

صحت سہولت پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل بیماریوں کے علاج کی سہولت مہیا کی جاتی ہے؛

1۔ ثانوی علاج:

اس میں وہ تمام علاج شامل ہیں جن میں ہسپتال میں داخلہ ضروری ہو۔

حمل وزچگی اور اس سے متعلق بیماریاں جن میں ہسپتال میں داخلہ ضروری ہو۔

#نارمل ڈیلیوری(Normal Delivery) / سی سیکشن

#زچگی کی پیچیدگیاں

#بچے کی پیدائش کے بعد ایک معائنہ مفت ہو گا

ہسپتال سے اخراج کے بعد ایک بار معائنہ

2۔ ترجیحی علاج:

#امراض قلب

ذیابیطس سے متعلق پیچیدگیاں جن میں داخل ہونا ضروری ہو

#حادثاتی چوٹیں(زندگی بچانے کے علاوہ ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ، سڑک کا حادثہ، جلنے کا علاج)

#اعضاء(دل، جگر، گردے، پھیپھڑے) کے ناکارہ ہونے کی صورت میں علاج

#دائمی بیماریوں کی پیچیدگی کا علاج، جیسا کہ(یرقانHepatitis B، کالا یرقان Hepatitis C)

سرطان کے امراض

#سائبر نائف ٹیکنالوجی کے ذریعے علاج

#ڈینگی کے مرض کا علاج

گردوں کی بیماری کا علاج اور پیوند کاری

اعصابی نظام کی جراحی

تھیلیسیمیا

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کے کافی زیادہ پروگرام آتے رہتے ہیں اور انہوں نے کافی باخبر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے میرے سوال کا اتنا مفصل جواب دیا ہے کہ مجھے اس میں مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں لہٰذا میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 7226 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جنرل ہسپتال میں کارڈیک مانیٹرز کی تعداد اور نئی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

***7226: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور جنرل ہسپتال میں کل کتنے کارڈیک مانیٹرز (Monitors Cardiac) ہیں؟ کیا ان مانیٹرز کی تعداد ضرورت کے مطابق پوری ہے؟

(ب) کیا حکومت نئے کارڈیک مانیٹرز خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان مانیٹرز کی خریداری عمل میں لائی جائے گی؟

(ج) کارڈیک مانیٹرز کی خریداری کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور جنرل ہسپتال، لاہور میں کل 178 کارڈیک مانیٹرز ہیں جو فی الحال ضرورت کے مطابق پورے ہیں۔

(ب) فی الحال اس بابت کوئی پیش رفت نہ ہے۔

(ج) کارڈیک مانیٹرز کی خریداری پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 7529 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! سوال نمبر 7550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ کلینکس اور ہسپتالوں میں زیادہ فیس چارج کرنے کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***7550: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن (PHCC) کی جانب سے پرائیویٹ کلینکس اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں سے حد سے زیادہ فیسز چارج کرنے کی پریکٹس کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں نیز مذکورہ ہسپتالوں اور پرائیویٹ کلینکس کو معیاری فیس چارج کرنے کے لئے کوئی ہدایات جاری کی جاتی ہیں یا نہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

پرائیویٹ ہسپتالوں میں مہیاء کردہ علاج اور سہولیات کی فیس / چارجز یکساں طور پر وضع نہیں کئے جاسکتے۔ تاہم متعدی بیماریوں اور Epidemics کی صورتحال میں عوام کے وسیع مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کچھ ٹیسٹوں کی فیس متعین کی جاتی ہے۔ اسی بابت ڈینگی کے ٹیسٹ کے ریٹس سارے پرائیویٹ ہسپتالوں کے نمائندگان سے مکمل گفتگو کے بعد وضع کئے گئے۔ اس ضمن میں یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام پرائیویٹ ہسپتال / علاج گاہیں اپنے وضع کردہ ریٹس نمایاں طریقے سے آویزاں کریں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کروانے والے مریضان اپنی استطاعت کے مطابق ہسپتال کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے سوال کا بہت تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے لہٰذا میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7730 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8287 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8542 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8548 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ کیا محترمہ رابعہ نسیم فاروقی موجود ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے پر تقریباً 35 سوالات تھے۔ متعلقہ وزیر ایک پورا دن اپنے محکمہ کے افسران کے ساتھ بیٹھ کر ان سوالات کے جوابات تیار کرتے ہیں۔ یہ کتنی افسوسناک اور شرمندگی کی بات ہے کہ حزب اختلاف کے جن معزز ممبران نے یہ سوالات دیئے تھے وہ آج present نہیں ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی صاحبہ موجود ہیں۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریضوں کے لئے
مفت ادویات کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8693: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا کیا طریقہ کار ہے کیا مریضوں کو خود آکر ادویات لینا ہوتی ہیں یا ان کے گھر ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہیں؟

(ج) صوبہ کے کون سے دیگر شہروں میں دل کے ہسپتال موجود ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ہسپتال ہٰذا کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو ایک مہینے کی مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ہر ماہ تقریباً چالیس ہزار مریض ہسپتال ہٰذا سے مفت ادویات حاصل کرتے ہیں۔

(ب) ہسپتال کی مروجہ پالیسی کے تحت مریضوں کو ہسپتال آکر ادویات لینا ہوتی ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب کے جن جن شہروں میں دِل کے ہسپتال ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ چوہدری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان۔
2۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد۔
3۔ راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، راولپنڈی۔
4۔ چوہدری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد۔
5۔ کارڈیک سنٹر بہاولپور۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر یہاں پر کوئی ممبر جواب سے مطمئن نہیں ہے تو اس کو ضمنی سوال کرنے کا موقع دیا جائے۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ حزب اقتدار سے تعلق

رکھنے والے وہ معزز ممبران جن کے سوالات آج کے ایجنڈے پر ہیں انہوں نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ ہم "جواب سے مطمئن ہیں" ان کے مطابق بہت زبردست کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ " کیا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ " جی ہاں، ہسپتال ہٰذا کے آؤٹ ڈور میں دل کے مریضوں کو ایک مہینے کی مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ ہر ماہ تقریباً چالیس ہزار مریض ہسپتال ہٰذا سے مفت ادویات حاصل کرتے ہیں"۔ میں اس جواب سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ پچھلے مہینے میں نے اپنے ورکرز میں سے پانچ ایسے مریضوں کو ہسپتال میں بھیجا جو کہ بہت ہی غریب ہیں۔ وہ ہسپتال میں گئے ہیں اور ان کا آپریشن ہوا ہے لیکن ان مریضوں کو مہنگی ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔ میں ذاتی طور پر practically اس بات کی شاہد ہوں کہ میرے ان مریضوں کو ہسپتال کی طرف سے مہنگی ادویات مہیا نہیں کی گئیں۔ ان کا آپریشن ہونا تھا اور انہیں یہ کہا گیا کہ آپ پہلے مہنگی ادویات باہر سے خرید کر لائیں تو پھر آپ کا آپریشن ہو گا۔ ہسپتال کی طرف سے صرف عام استعمال کی سستی ادویات مہیا کی جاتی ہیں جبکہ مہنگی ادویات مریض خود باہر سے خرید رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ایک غریب آدمی جس کا آپریشن ہوتا ہے اسے صرف سستی ادویات ہسپتال کی طرف سے ملتی ہیں اور مہنگی ادویات کے حوالے سے اسے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ باہر سے خرید کر لائے یعنی during operation بھی غریب مریضوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ مہنگی ادویات باہر سے خرید کر لائیں تو ایسا کیوں ہے اور مریضوں کو مفت ادویات مہیا کرنے کے حوالے سے ان کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر! اسی طرح ایمرجنسی میں غریب مریضوں کو ہسپتال کی طرف سے ادویات مہیا نہیں کی جا رہیں۔ میں خود ایک مریض کو لے کر ایمرجنسی میں گئی تھی۔ اس مریض کو کہا گیا کہ آپ یہ ادویات بازار سے خرید کر لائیں اور جب تک آپ یہ ادویات نہیں لائیں گے تو اس وقت

تک آپ کی treatment شروع نہیں کی جائے گی۔ مجھے بتایا جائے کہ ایمر جنسی میں مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی نے ایمر جنسی کے حوالے سے سوال نہیں کیا بلکہ انہوں نے صرف outdoor کے بارے میں سوال کیا ہے۔ اگر محترمہ ایمر جنسی میں مفت ادویات کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے یہ fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر محترمہ رابعہ نسیم فاروقی نے پوچھا ہے کہ کیا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال کے outdoor میں جو مریض آتے ہیں ان کو مفت ادویات مل رہی ہیں یا نہیں؟ ہم نے اس کا جواب دیا ہے کہ بالکل outdoor میں آنے والے مریضوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں البتہ ہسپتال کی مروجہ پالیسی کے تحت مریضوں کو ہسپتال آ کر ادویات لینا ہوتی ہیں۔ یہ پالیسی ہم نے نہیں بنائی بلکہ ان کے دور حکومت میں یہ پالیسی بنائی گئی تھی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ مریض خود ہسپتال میں آ کر اپنی ادویات لے کر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ صوبہ کے کون سے دیگر شہروں میں دل کے ہسپتال موجود ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے۔ اس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا ہے کہ صوبہ میں اس وقت دل کے پانچ ہسپتال موجود ہیں۔ ان میں سے چودھری پرویز الہیٰ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد بھی شامل ہے۔ یہ وہ ہسپتال ہے جو کہ انہوں نے functional نہیں ہونے دیا تھا اور اب ہم نے اس کو functional کر دیا ہے۔ الحمدللہ اب اس ہسپتال میں ایک مہینے میں 100 کے قریب bypass surgeries ہو رہی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اسی مہینے کے آخر میں ڈیرہ غازی خان میں بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کام کرنا شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر! آج سے پہلے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے حوالے سے کچھ مسائل درپیش تھے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ The procurement of medicines was being intentionally delayed by the administration. مالی سال شروع ہونے کے بعد ہسپتال کی

انتظامیہ کی طرف سے ادویات کی procurement کے لئے ٹینڈر جاری کرنے اور ادویات کی فراہمی کا order جاری کرنے میں تاخیر کی جاتی تھی جس کی وجہ سے یہ ادویات فروری کے مہینے میں پہنچتی تھیں۔ ہم نے اس سال تمام Teaching Hospitals کے لئے ایک uniformed policy بنائی ہے کہ ساری ادویات کی procurement فروری کے مہینے سے شروع کی جائے۔ الحمدللہ اس وقت تمام ہسپتالوں میں ادویات supply ہو رہی ہیں۔ تمام ادویات کی فراہمی کے لئے orders issue ہو گئے ہیں اور procurement مکمل ہو رہی ہے۔ جب procurement مکمل ہو جاتی ہے تو پھر مریضوں کو ادویات کی فراہمی کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔ دراصل gap period میں L.P اور ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات میں گڑبڑ کی جاتی تھی کیونکہ disposals بھی اس میں خریدے جاتے تھے۔ اس چیز کو ختم کرنے کے لئے ہم نے procurement کا ایک باقاعدہ procedure adopt کیا ہے۔ We moved forward. We are trying our level best to control. ہماری ہر طرح سے کوشش ہوتی ہے کہ مریضوں کو مکمل طور پر ادویات ملیں۔

جناب سپیکر! الحمدللہ صحت انصاف کارڈ کے ذریعے بہت زیادہ مریضوں کو علاج کی سہولتیں میسر آ رہی ہیں۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مریم صفدر صاحبہ اس صحت انصاف کارڈ کو بند کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ اس صحت انصاف کارڈ کا لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ آج کے دن تک تقریباً 23 لاکھ لوگ اس کارڈ سے مستفید ہو چکے ہیں جس میں 80 ہزار کے قریب لوگوں کے دل کے آپریشن ہوئے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ It is one of the most revolutionary programs of Pakistan. Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، میڈم! یہ تو بالکل آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ بھی میڈم کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ میڈم یاسمین راشد صاحبہ بہت جلدی زِچ ہو جاتی ہے اور انہوں نے فوراً مریم نواز صاحبہ کا نام لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی! ایسا نہیں ہے۔ میں نے کوئی اور بات نہیں کی بلکہ میں نے تو صرف صحت کارڈ کے حوالے سے بات کی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب آپ کو کسی کام پر عبور ہوتا ہے تو پھر اتنی جلدی زِچ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر میں نے ایمرجنسی کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ لیا ہے تو آپ کو فوراً اس کا جواب دینا چاہئے کیونکہ آپ کو اپنے کام پر عبور حاصل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو اپنے صحت کارڈ کو promote کرنے کی پڑی ہوئی ہے اور آپ کے دماغوں سے مریم بی بی کا خیال جاتا کیوں نہیں ؟میو ہسپتال میں کیڑے بچوں کی جانیں لے رہے ہیں اور نشتر ہسپتال میں لاشوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے جبکہ ڈاکٹر یاسمین راشد کے ذہن سے مریم بی بی کا خیال نہیں نکلتا۔ (قطع کلامیاں، شور وغل)

جناب سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ Order please. Order in the House. مریم بی بی کا نام کوئی بھی نہیں لے رہا۔ محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کو اتنا ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس لئے اُن کا ذکر کیا کہ آپ کو پتا ہے کہ صحت کارڈ کے بارے میں audio leak آئی تھی مجھے اُس سے بڑی تکلیف ہوئی تھی اُس کی وجہ یہ تھی کہ مریضوں کی بات ہو رہی ہے اور کیا کارڈ سے پتا چلتا جاتا ہے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا مریض ہے یا یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا مریض ہے یا یہ مریض پاکستان تحریک انصاف کا مریض ہے؟ ہم تو سب مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ ہم نے تو یہ بھی offer کیا کہ میاں محمد نواز شریف صاحب پاکستان آ کر اپنا صحت کارڈ استعمال کریں اسی کارڈ سے اُن کا بھی علاج کریں گے لیکن وہ پہلے پاکستان آ تو جائیں نا! اس لئے میرے خیال میں اس پر اتنا بُرا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو یہ بات کر رہے ہیں کہ اس وقت عوام کو سہولت مل رہی ہے اور آپ اس سہولت کو مت روکیئے کیونکہ اگر آپ اس سہولت کو روکیں گے تو اُس کا نقصان ہونا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس صحت کارڈ کو بالکل بھی نہیں رُکنا چاہئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ audio leak کا جواب بھی دیں کیونکہ انہوں نے audio leak کی بات شروع کی۔ ہم نے کوئی سیاسی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا ہیلتھ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران
حزب اختلاف کا ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی)

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز کا بھی ہیلتھ کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ جتنا مرضی شور مچالیں۔ یہ ایک دفعہ تو بتادیں کہ ہم نے ان کے لیڈر کا جو علاج کیا، وہ ٹھیک کیا تھا نا؟ ان کے لیڈر کی طبیعت ٹھیک کر کے یہاں سے بھیجا تھا وہ علیٰحدہ بات ہے کہ انگلینڈ میں اُن کا علاج ٹھیک نہیں ہوا تو وہ واپس نہیں آ سکے۔ ہم نے تو اُن کی طبیعت ٹھیک کر کے یہاں سے بھیجا تھا اور ہم کوئی غلط بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ان کا یہ کہنا ہے یہ audio leak definitely ہے کیونکہ میرے پاس written proof بھی ہیں کہ ان لوگوں نے فیڈرل گورنمنٹ سے move کیا کہ صحت کارڈ سب کو نہیں ملنے چاہئیں اور میرا خیال ہے They must understand. This is universal health coverage and they are following the agenda. Thank you, sir.

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کا
ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کا رقبہ، بیڈز، وارڈز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6594 :جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈ، بیڈز اور رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ، گریڈ کی خالی ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنے Operation تھیٹر کس کس وارڈ میں ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں روزانہ کتنے Operation علیٰحدہ علیٰحدہ کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ہڈی وارڈ کے لئے کتنے Operation تھیٹرز ہیں؟

(و) ان آپریشن تھیٹر میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور مریضوں کا کتنی مدت میں آپریشن کیا جاتا ہے؟

(ز) ان آپریشن تھیٹر کے مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں خاص کر ادویات کے اخراجات بتائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں فی الوقت 31 وارڈز اور 1565 بیڈز ہیں جن میں 45 بیڈز مختلف آپریشن تھیٹروں کے پوسٹ آپریٹو ریکوری روم کے بیڈز بھی شامل ہیں، مزید برآں الائیڈ ہسپتال کا رقبہ تقریباً 1772148 مربع فِٹ یعنی تقریباً 40 ایکڑ ہے، تفصیل کی کاپی (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الائیڈ ہسپتال میں مختلف عہدہ جات کی گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات علیٰحدہ علیٰحدہ فہرست (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مختلف 76 خالی اسامیوں کو بذریعہ ایڈہاک بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار جاری کیا ہے جس کی آخری تاریخ مورخہ 2022-10-26 ہے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ درخواستوں کی چھان بین کے بعد حکومت پنجاب کی Recruitment Policy-2022 کے عین مطابق خالی اسامیوں کو صاف اور شفاف طریقے سے خالصتاً میرٹ کی بنیادوں پر پُر کیا جائے گا۔

(ج) الائیڈ ہسپتال میں کُل 42 آپریشن تھیٹر ہیں جن میں 51 آپریشن ٹیبل ہیں جن پر سرجری کا کام ہو رہا ہے مزید برآں برن سنٹر / وارڈ سے ملحق 6 آپریشن تھیٹرز اور سر

جیکل ایمر جنسی وارڈ سے ملحق 6 آپریشن تھیٹرز ہیں جبکہ سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے لئے بقیہ تمام (22) آپریشن تھیٹرز دو مختلف مشترکہ بلاکس کی صورت میں تعمیر شدہ ہیں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) الائیڈ ہسپتال میں روزانہ کی بنیاد پر مختلف آپریشن تھیٹرز میں اوسط تقریباً 268 آپریشن کئے جاتے ہیں، جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(1) شعبہ جنرل سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز 96 آپریشنز (2) شعبہ گائنی سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز 39 آپریشنز

(3) شعبہ ENT سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز. 21 آپریشنز (4) شعبہ آرتھو سرجری بشمول ایمرجنسی 42 آپریشنز

(5) شعبہ یورالوجی سرجری کیسز 14 آپریشنز (6) شعبہ برن سنٹر کیسز 12 آپریشنز

(7) شعبہ نیورو سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز 11 آپریشنز (8) شعبہ پیڈز سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز 12 آپریشنز

(9) شعبہ آئی سرجری بشمول ایمرجنسی کیسز 21 آپریشنز

(ہ) الائیڈ ہسپتال میں ہڈی وارڈ کے لئے کُل 4 آپریشن تھیٹرز ہیں جن میں سے 3 مین آپریشن تھیٹرز بلاک میں ہیں جبکہ 01 آپریشن تھیٹر سرجیکل ایمرجنسی وارڈ میں مختص ہے۔

(و) الائیڈ ہسپتال میں سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختص کردہ تمام آپریشن تھیٹرز میں شعبہ بیہوشی اور شعبہ سرجری سے متعلق تمام مطلوبہ مشینری اور آلاتِ جراحی فراہم شدہ ہیں جن کی مدد سے متعلقہ شعبہ جات میں مریضوں کے آپریشن کئے جا رہے ہیں مزید برآں سرجری کے مختلف شعبہ جات کے متعلق مریضوں کے مختلف نوعیت کے آپریشنز کا دورانیہ مُدت مختلف ہوتا ہے۔

(ز) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں نان ڈویلپمنٹ بجٹ (Non Development Budget) کی مد میں سال 20-2019 میں کل رقم 3,793,112,370 اور سال 21-2020 میں کل رقم 3,962,531,200 مختص کی ان ہسپتال کے تمام ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات بشمول سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبہ جات کے متعدد

آپریشن تھیٹرز میں مریضوں کے کئے جانے والے آپریشنز پر ادویات کی مد میں تمام اخراجات اسی نان ڈیلپمنٹ بجٹ سے پورے کئے جاتے ہیں اس کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ایکسرے مشین سے متعلقہ تفصیلات

*6644: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(لف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی ایکسرے مشین کس کس وارڈ اور لیبز میں نصب ہیں۔ کتنی ایکسرے مشین بغیر تنصیب کے ڈبوں میں بند پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) یہ ایکسرے مشین کب کن کن فرموں سے خرید کی گئی ہیں۔ کتنی مالیت میں خرید کی گئی ہیں۔ ان کی خرید کے لئے کس کس اخبار میں کب اشتہار دیا گیا تھا اور کن کن ملازمین کی نگرانی میں خرید کی گئی ہیں؟

(ج) ان ایکسرے مشینوں کی گارنٹی کتنی کتنی تھی اور ان کے مرمت وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان ایکسرے مشینوں کو چلانے کے لئے کون کون سے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ کے تعینات ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت بھی بتائیں؟

(ہ) جو مشینری ڈبوں میں بند پڑی ہوئی ہیں ان کو نصب نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) سروسز ہسپتال، لاہور میں ایکسرے مشینوں کی تعداد 18 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i)	ایمرجنسی	03-
(ii)	نیو آؤٹ ڈور	04
(iii)	ریڈیالوجی ٹاور	05
(iv)	میڈیکل آئی سی یو	02

جبکہ کورونا آئی سی یو، مین ایکسرے، ہڈی وارڈ اور سرجیکل آئی سی یو میں ایک ایک مشین نصب ہے۔ مزید یہ کہ کوئی بھی ایکسرے مشین ڈبہ میں بند نہ ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں جن فرموں سے مشینیں خریدی گئیں ان کی مالیت، خرید کا سال جس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور جن ملازمین کی زیرِ نگرانی خریدی گئیں اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ایکسرئے مشینوں کی گارنٹی کی تفصیل اور ان کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ایکسرے مشینوں کو چلانے کے لئے ریڈیو گرافر موجود ہیں جن کی تعلیمی قابلیت گورنمنٹ رولز کے مطابق میٹرک کے بعد پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے ایکسرے ٹیکنیشن کا ڈپلومہ ہے۔ ان ملازمین کی مکمل تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی بھی مشین ڈبہ میں بند نہیں پڑی، تمام مشینوں کو نصب کر دیا گیا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں وٹامن "ڈی" اور "ای" ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***6645: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2020 سے آج تک سروسز ہسپتال لاہور کی لیبز میں وٹامن "ڈی" اور "ای" کے کتنے ٹیسٹ کئے گئے ہیں جن جن افراد کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) وٹامن "ڈی" اور "ای" کے ٹیسٹ کے لئے کون کونسی مشینری، ادویات اور کیمیکل کی ضرورت ہوتی ہے یہ کتنی مقدار میں اس عرصہ کے دوران کیا گیا تھا؟

(ج) یہ ٹیسٹ کون کونسی مشینری پر کیا گیا اور کن کن ملازمین نے کیا۔ ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیم مع ٹیکنیکل Skill کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) وٹامن "ڈی" اور "ای" کا ٹیسٹ کتنے دنوں میں کیا جاتا ہے اور اس کے لئے کس کا Sample لیا جاتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) سروسز ہسپتال، لاہور میں یکم جنوری سے آج تک 1630 مریضوں کے وٹامن "ڈی" کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں۔ وٹامن "ای" کا ٹیسٹ ہسپتال ہذا کی لیب میں نہیں ہوتا۔

(ب) وٹامن ڈی کا ٹیسٹ کیمسٹری انیلائزر Chemistry Analyzer مشین اور الائزہ کٹ کے ذریعے بھی ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ وٹامن ڈی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے وٹامن ڈی کٹ (Varient) کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) یہ ٹیسٹ کیمسٹری انیلائزر پر کیا جاتا ہے، یہ ٹیسٹ کیمیکل پتھیالوجی سیکشن میں موجود لیب ٹیکنیشن اور ڈاکٹر آن ڈیوٹی کی نگرانی میں کئے جاتے ہیں۔ لیبارٹری ٹیکنیشن کے لئے تعلیمی قابلیت میٹرک سائنس کے بعد ایک سالہ ڈپلومہ لیبارٹری ٹیکنیشن پنجاب میڈیکل فیکلٹی اس کے علاوہ میڈیکل لیب ٹیکنالوجسٹ بھی موجود ہیں جن کی تعلیمی قابلیت ایف ایس سی کے بعد گریجوایشن اِن لیبارٹری ٹیکنالوجی ہے۔ پتھیالوجی کے ڈاکٹرز کی تعلیمی قابلیت ایم بی بی ایس کے بعد ایم فِل / پی ایچ ڈی پتھالوجی ہے۔

(د) وٹامن "ڈی" کے ٹیسٹ کیلئے متعلقہ مریض کے خون کا نمونہ حاصل کیا جاتا ہے اور وٹامن "ڈی" کے ٹیسٹ کا رزلٹ تقریباً تین دن میں آجاتا ہے۔

دی پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام، بجٹ، دفاتر حمید لطیف ہسپتال کے خلاف موصولہ درخواستوں سے متعلقہ تفصیلات

***6654: جناب محمد ارشد ملک :** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دی پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کب بنایا گیا تھا اس کے قیام کے اغراض و مقاصد بتائیں؟

(ب) اس کا مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کا بجٹ مدوار بتائیں نیز ان کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟

(ج) اس کے دفاتر کس کس شہر میں ہیں اس کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام وولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں یہ کس اتھارٹی نے کب بھرتی کئے تھے؟

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو کتنی شکایات 2019 اور 2020 میں موصول ہوئی تھیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا ہے کن کن افراد نے درخواستیں دی ہیں؟

(ہ) حمید لطیف ہسپتال لاہور کے خلاف کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کس کس ڈاکٹرز کے خلاف موصول ہوئی ہیں ان پر کیا ایکشن لیا گیا ہے کن کن افراد نے درخواستیں دی ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں پر مریض کو پیسے بٹورنے کی خاطر کووڈ 19 کا مریض شو کر کے کورونا وارڈ میں رکھا جا رہا ہے اوران سے ڈیلی دو سے تین لاکھ روپے وصول کئے جا رہے ہیں اس بابت اس ہسپتال کی تحقیقات حکومت کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم کیا گیا، ایک خود مختار ادارہ ہے جس کا مقصد صوبہ کے عوام کو صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ مزید بر آں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 معزز ممبر کی اطلاع کے لئے کاپی دستاویزات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے سنگل لائن بجٹ دیا جاتا ہے جو کہ سال 20-2019 میں 625 ملین تھا اور سال 21-2020 میں بھی 625 ملین ہی منظور کیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن مین ہیڈ آفس لاہور گارڈن ٹاون میں واقع ہے جبکہ اس کے دو ریجنل آفسز ملتان اور راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں ادارہ میں ٹوٹل 212 ملازمین مختلف پوسٹس پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیلات (نام وولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت) (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ کمیشن میں کسی بھی قسم کی بھرتی کا اختیار پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے سیکشن 4 (M) کے تحت بورڈ آف کمیشنر کے پاس ہے جو ملازمین کو ٹیسٹ وانٹرویوز کے کٹھن مراحل سے گزار کر کنٹریکٹ پر بھرتی کرتے ہیں۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن میں سال 2019اور 2020میں572شکایات درج ہوئیں۔ یہ شکایات مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں جن میں سے 12شکایات Prime Minister Citizen Portalسے 5 شکایات معزز Supreme Court of Pakistanسے ، 34شکایات Chief Minister Complaint Cell سے، 429شکایات براہ راست شکایت کنندہ سے ، 90شکایات پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے ، 01 شکایت معزز عدالت لاہور ہائی کورٹ، لاہور سے اور ایک شکایت وفاقی محتسب پنجاب سے موصول ہوئی ہیں۔67شکایات کے فیصلہ جات بورڈ آف کمشنر نے کئے۔02شکایات عدالتِ عالیہ میں زیرِ سماعت ہیں۔ 36شکایات کی انکوائری رپورٹس تیار ہیں۔ 267شکایات عدم پیروی اور تصفیہ کی وجہ سے داخل دفتر کی گئی ہیں۔190شکایات زیرِ سماعت ہیں۔

(ہ) حمید لطیف ہسپتال لاہور کے خلاف کُل 15 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 11 شکایات براہِ راست شکایت کنندہ، 03شکایات ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، 01شکایت چیف منسٹر شکایت سیل سے موصول ہوئیں، جو کہ مندرجہ ذیل ڈاکٹرز صاحبان، پروفیسر ڈاکٹر فرخ زمان، ڈاکٹر عائشہ احمد، ڈاکٹر آصف بشیر، ڈاکٹر حمیرا ہمایوں، ڈاکٹر تحسیب گلزار، ڈاکٹر احمد ندیم، ڈاکٹر خرم سعدت، ڈاکٹر محمد عرفان، ڈاکٹر تنویر، ڈاکٹر محمد شعیب، ڈاکٹر جاوید گردیزی، ڈاکٹر یوسف لطیف خان، ڈاکٹر آصف بشیر، ڈاکٹر اویس احمد، ڈاکٹر حبیب سلطان، ڈاکٹر خواجہ عظیم، ڈاکٹر راشد لطیف خان، ڈاکٹر سُنبل الطاف ہسپتال ایڈمنسٹریشن، ڈاکٹر راجہ یاسر، ڈاکٹر سلمان، ڈاکٹر نفیس شیخ، ڈاکٹر نسیم شیخ کے خلاف آئی ہیں۔ 15 میں سے 4شکایات عدم پیروی اور تصفیہ کی وجہ سے داخل دفتر کی گئیں، ایک شکایت عدالت عالیہ میں زیرِ سماعت ہے، 05شکایات زیرِ سماعت اور 05 شکایات کا بورڈ آف کمشنر نے فیصلہ سُنا دیا ہے۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کورونا کی تشخیص اور علاج کے اخراجات کی مد میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے ایک نوٹیفکیشن نمبر PHC/CEO/Covid/76 اور نوٹیفکیشن نمبر PHC/CEO/2021/202 پنجاب کے تمام پرائیویٹ ہسپتالوں کو جاری کیا تھا، جس میں فروری 2020 تک کے مقرر کردہ نرخ (چارجز) منجمد کر دیئے گئے تھے مزید یہ کہ نوٹیفکیشن کے مطابق تمام ہسپتالوں کو ہدایات جاری کی گئیں تھیں کہ طے شدہ نرخوں (چارجز) سے زیادہ کورونا مریضوں سے ہر گز نہ لئے جائیں اور یہ چارجز واضح طور پر ہسپتال اور ان کی ویب سائٹس پر اویزاں کئے جائے نوٹیفکیشن (ضمیمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاحال کورونا کی تشخیص اور علاج کے چارجز کے حوالے سے کوئی شکایت حمید لطف ہسپتال کے خلاف موصول نہ ہوئی ہے، معزز ممبر کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر کوئی کورونا کے حوالے سے شکائت موصول ہوئی تو اس پر ضابطے کے مطابق فوری قانونی کارروائی کی جائے گی۔

رحیم یار خان شیخ زید ہسپتال میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت نیز پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ سے متعلقہ تفصیلات

***6836: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کون کون سے ٹیسٹوں کی سہولت میسر ہے؟

(ب) کیا اس میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی سہولت موجود ہے اگر ہاں تو یہ سہولت کب سے فراہم کی جارہی ہے اور روزانہ کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ہسپتال ہذا میں پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے سال 20-2019 کے دوران کتنے مریضوں کے ٹیسٹ کئے گئے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں میسر ٹیسٹوں کی تفصیلات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی کی سہولت موجود ہے۔ سی ٹی سکین کی سہولت سال 2007 سے فراہم کی جارہی ہے جبکہ ایم آر آئی کی سہولت سال 2011 سے فراہم کی جارہی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر 50-40 سی ٹی سکین اور 25- 20 ایم آر آئی کی جاتی ہیں۔

(ج) ہسپتال ہٰذا میں پتہ کی پتھری کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور سال 20-2019 کے دوران 34525 مریضوں کے الٹراساؤنڈ (Abdominal Ultrasonography) ٹیسٹ کئے گئے۔

لاہور: انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ میں سال 15-2014 میں غیر قانونی اور جعلی بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6874: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھرتیاں کی گئی ہیں اگر ہاں تو کن اسامیوں پر کی گئی ہیں اور اس کے قواعد وضوابط کیا تھے؟

(ب) کیا اس بھرتی کے لئے اشتہار دیا گیا تھا یا نہیں نیز اس بھرتی کے لئے کونسا افسر مجاز تھا اور اس کے لئے کمیٹی میں کون کون سے ملازمین شامل تھے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتی کو انٹرنل آڈٹ ونگ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جعلی قرار دیا تھا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ادارے میں بھرتی ہونے والے افراد کو فارغ کرنے اور ان سے وصول شدہ تنخواہ کی ریکوری کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ، لاہور میں کنٹریکٹ اپوائنٹمنٹ پالیسی 2004 کے تحت مندرجہ ذیل اسامیوں پر بھرتیاں کی گئی تھیں، جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامیاں	تعداد
1۔	سٹینو گرافر	2
2۔	اسسٹنٹ	2
3۔	جونیئر کلرک	2
4۔	خلاصی	1
5۔	چوکیدار	1
6۔	لیب اٹینڈنٹ	1
7۔	سینیٹری ورکر	1

(ب) مندرجہ بالا اسامیوں کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار نہ دیا گیا تھا ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی ڈین آئی پی ایچ، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن اور ڈپٹی سیکرٹری (جنرل) پر مشتمل تھی۔

(ج) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے آرڈر مورخہ 04 جنوری 2017 کے تحت مندرجہ بالا تقرریوں کی چھان بین انٹرنل اڈٹ ونگ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کروائی اور بعد ازاں سفارشات کی وصولی پر کیس محکمہ انٹی کرپشن کو بھجوا دیا ضمیمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن نے تحقیقات کے بعد ان اسامیوں پر بھرتیوں کو درست قرار دیا اور اس کیس میں انکوائری کو ڈراپ کا حکم دیا ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں مزید یہ عرض ہے کہ یہ کیس سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن (بہادر علی خان) کی عدالت میں زیرِ سماعت رہا اور اس عدالت نے مورخہ 12 اپریل 2019 کے حکم کے تحت ان بھرتیوں کو درست قرار دیا تھا، جس کی کاپی ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نہیں، اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) کیونکہ یہ بھرتیوں کا کیس مورخہ 14-اپریل 2017 کو ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن (ESTT) کو تحقیقات کے لئے بھیجا گیا، جس کی کاپی، ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن نے ڈائریکٹر ریجن انٹی کرپشن کو مزید تحقیقات کے لئے کیس بھجوادیا ڈائریکٹر ریجن انٹی کرپشن نے تحقیقات کرنے کے بعد مورخہ 13-اکتوبر 2018 کو ان بھرتیوں کو قواعد و ضوابط کے تحت درست قرار دیا، مزید برآں ان بھرتیوں کے کیس کو سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن کو ارسال کرنے کی سفارش کی، سینئر سپیشل جج انٹی کرپشن کا فیصلہ 12-اپریل 2019 کو سنایا گیا، اور ان بھرتیوں کو درست قرار دیا۔

(ii) مزید برآں یہ کہ ان اسامیوں پر بھرتیوں کے کیس کو عدالتِ عظمیٰ لاہور ہائی کورٹ، لاہور نے اپنی W.P نمبری 2019/39228 کے تحت ان تمام اسامیوں پر بھرتیوں کو قواعد وضوابط کے تحت درست قرار دیا، جس کی آڈٹ شیٹ کی کاپی ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ سٹیشن کی حدود میں پرائیویٹ کلینکس کی تعداد عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*6876: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں کتنے پرائیویٹ کلینک کہاں کہاں چل رہے ہیں کیا یہ کلینک باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس علاقہ میں عطائیوں کی بھرمار ہے؟

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے افراد نے کتنی دفعہ اس علاقہ کا وزٹ کیا تھا ان تاریخوں سے مطلع کریں اور کتنے عطائیوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(د) ان عطائیوں سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنے عطائیوں کو سزا دی گ؟

(ہ) کیا محکمہ اس علاقہ کا دوبارہ وزٹ کرنے اور عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال میں کل 91 علاج گاہیں کام کر رہی ہیں جن میں سے 66 پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن سے رجسٹرڈ ہیں اور بقیہ کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے البتہ ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں خال خال عطائیوں کی موجودگی نوٹس میں آئی ہے۔ جس کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ کی ٹیموں نے اب تک ضلع ساہیوال میں 2480 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا ہے ان میں سے 1005 عطائیوں کے اڈوں کو سربمہر کر دیا ہے، مزید برآں 811 عطائیوں نے اپنے کاروبار ترک کر دیے ہیں، ہڑپہ سٹیشن ضلع ساہیوال کی حدود میں کارروائی کرتے ہوئے 17 عطائیوں کے اڈووں کو سربمہر کیا ہے اور مزید کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(د) ضلع ساہیوال کے عطائیوں کے خلاف پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اب تک ایک کروڑ سے زائد جرمانہ کر چُکا ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی اور پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے مجاز افسران ریگولر وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ اور حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

لاہور: ہیڈ نرسز کی پروموشن کے بعد ایل پی سی اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

***6949: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے مورخہ 7-دسمبر 2020 کو سرگنگارام لاہور کی ان چارج نرسز کو بطور ہیڈ نرسیں ترقیاں دیں جن کو 1997 میں بھرتی کیا گیا تھا ان کے نام و سکیل کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں تمام ہیڈ نرسز جن کی 7۔ دسمبر 2020 پر موشن کی گئی تھی ان کو ابھی تک ایم ایس گنگا رام کی طرف سے LPC سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام ہیڈ نرسز کی طرف سے بار بار درخواستیں دینے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی مذکورہ ہسپتال کا کلریکل اور دوسرا متعلقہ سٹاف بغیر پیسے کے کوئی کام نہیں کرتا اگر کسی کو بغیر پیسے کے LPC جاری کی بھی جائے تو وہ غلط جاری کی جاتی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام ترقی پانے والی ہیڈ نرس کو بی ایس 17 کی LPC جاری کروانے اور ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پروموشن کے بعد نرسز اور سکیل کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

1۔ ناہید اختر دختر عبدالمالک (BS-17)

2۔ زاہدہ پروین دختر گلزار احمد (BS-17)

3۔ عفت نذیر دختر نذیر احمد (BS-17)

(ب) تمام نرسز جن کی 07.12.2020 کو پروموشن کی گئی تھی، ان کی LPC جاری کر دی گئی ہیں جو (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ جن چارج نرسز کو جو LPC جاری کی گئی ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سیریل نمبر	نام	درخواست جمع کروانے کی ڈائری نمبر اور تاریخ	LPC کے اجراء کا نمبر اور تاریخ
01	ناہید اختر دختر عبدالمالک	ڈائری نمبر۔230، تاریخ 07.01.2021	ڈسپیچ نمبر۔18، تاریخ 13.01.2021
02	زاہدہ پروین دختر گلزار احمد	ڈائری نمبر۔229 تاریخ۔ 07.01.2021	ڈسپیچ نمبر۔17، تاریخ۔ 13.01.2021
03	عفت نذیر دختر نذیر احمد	ڈائری نمبر 7019۔ تاریخ 09.06.2021	ڈسپیچ نمبر۔17، تاریخ۔ 16.06.2021

مذکورہ چارج نرسز میں سے دو چارج نرسز (ناہید اختر دختر عبدالمالک، زاہدہ پروین دختر گلزار احمد) نے دوبارہ درخواستیں آفس کو مورخہ 02.03.2021 کو جمع کروائیں کہ ہماری ایل پی سی revise کی جائیں۔ درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد پتا چلا کہ ان چارج نرسز کا claim ٹھیک نہیں ہے لہٰذا انہیں آگاہ کیا گیا کہ آپ کو اجراء کردہ ایل پی سی بالکل درست ہے۔ لیکن عفت نذیر دختر

نذیر احمد نے درخواست مطلوبہ کاغذات کے ساتھ تاخیر کے ساتھ مورخہ 09.06.2021 کو آفس میں جمع کروائی اور ان کو ایل پی سی مورخہ 16.06.2021 کو جاری کر دی گئی۔

(د) تمام پروموشن پانے والی نرسز کی درخواستیں ذمہ داری کے ساتھ نمٹادی گئیں اور ان کو تاخیر کے بغیر ایل پی سی جاری کر دی گئیں۔

بہاولنگر: میڈیکل کالج کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***7089: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل کالج بہاولنگر کی تعمیر تقریباً دس سال سے جاری ہے مگر مناسب فنڈز فراہم نہ کرنے کی وجہ سے یہ منصوبہ التواء کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی مین بلڈنگ اور ایک ہاسٹل کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہ Estimate برائے منظوری حکومت کو متعلقہ افسران نے بجھوایا ہوا ہے۔

(ج) یہ Revised Estimate کہاں پر کب سے پڑا ہوا ہے اور اس کی منظوری میں کیا کیا رکاوٹیں حائل ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ترمیم شدہ Estimate کی منظوری جلد از جلد دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور فنڈز فراہم کرے گی تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ منصوبہ 27.08.2014 کو منظور ہوا تھا۔ جس کی مالیت 1726.798 ملین روپے تھی۔ اس منصوبے پر 628.249 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں ریذیڈینسز، ڈاکٹرز ہاسٹل، بوائز ہاسٹلز، کار پارکنگ، باؤنڈری وال مکمل ہو چکے ہیں۔ روڈ ورک اور ارتھ ورک پر کام جاری ہے۔ میڈیکل کالج کی مین بلڈنگ اور گرلز ہاسٹلز پر کام ترمیم شدہ PC-I کی منظوری کے بعد شروع ہو گا۔ ترمیم شدہ PC-I جس کی لاگت 2670.463 ملین روپے ہے۔ جو کہ زیر غور ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ترمیم شدہPC-I جس کی لاگت2670.463ملین روپے ہے۔ مورخہ 20.01.2022کو محکمہP&D کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا تھا مگر اس پر P&Dنے کچھ اعتراضات لگائے ہیں۔ جس کو فی الفور دور کرکے دوبارہ نظر ثانی P&D،PC-Iمنظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ ترمیم شدہPC-I جس کی لاگت2670.463ملین روپے ہے۔ مورخہ 20.01.2022کو محکمہP&D کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا تھا مگر اس پر P&Dنے کچھ اعتراضات لگائے ہیں۔ جس کو فی الفور دور کرکے دوبارہ نظر ثانی P&D،PC-Iمنظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

(د) جی ہاں! یہ منصوبہ جلد ازجلد منظور ہوجائے گا۔اس منصوبہ کے لئے مالی سال23-2022میں0 5 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔یہ منصوبہ محکمہ کیPriority پر ہے اور منظور ہونے کے بعد فوری کام شروع کردیا جائے گا۔

ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کے مستقل ڈی جی کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***7529: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں ڈی جی "پی ہوٹا" کی اسامی دو سال سے کیوں خالی ہے اس پر عارضی طور پر تعینات گریڈ 18 کے سینئر میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر کے بارے میں آگاہ تفصیل سے کریں؟

(ب) جگر اور گردوں کی پیوندکاری کے لیے بنائی جانے والی پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کا مستقل سربراہ نہ ہونے کے باعث مریضوں کو پہنچنے والے نقصان کا کون ذمہ دار ہے؟

(ج) پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی نے لاہور جنرل ہسپتال میں بعد از مرگ اعضاء کو محفوظ بنانے کا منصوبہ تشکیل دینا تھا اس منصوبے کا کیا بنا، تاخیر کا ذمہ دار کون ہے اور ذمہ داروں کا تعین کرکے انہیں سزا کیوں نہیں دی گئی؟

(د) قائم مقام ڈی جی "پی ہوٹا" نے فیصل آباد میں لاکھوں روپے تنخواہ پر 15 افراد کو بھرتی کیا جبکہ زمینی حقائق کے مطابق تاحال فیصل آباد میں پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کا دفتر ہی موجود نہیں اس حوالے سے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) :

(الف) سابق ڈائریکٹر جنرل پروفیسر ڈاکٹر فیصل مسعود کی اچانک وفات مورخہ 2019-08-16 کے بعد ڈائریکٹر جنرل کی اسامی خالی ہوئی۔ ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر کو سب سے سینئر ڈائریکٹر ہونے کی بناء پر ڈائریکٹر جنرل کا اضافی چارج دیا گیا۔ ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر محکمہ صحت حکومتِ پنجاب کے مستقل ملازم تھے۔ جو کہ کنٹریکٹ پر پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی میں بطور ڈائریکٹر ٹیکنیکل اکتوبر 2017 سے تعینات تھے۔ اس سے قبل بھی مستقل ڈی جی کی غیر موجودگی پر ڈاکٹر مرتضیٰ حیدر ہی ڈی جی کے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ اور 24 ستمبر 2022 کو اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بعدازاں مانیٹرنگ اتھارٹی PHOTA کی سفارشات کی روشنی میں 20 دسمبر 2021 کو پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان کو بطور ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی تعینات کر دیا گیا تھا۔ تعیناتی کے حوالے سے ایک اور امیدوار پروفیسر ڈاکٹر محمود ایاز نے عدالت سے رجوع کیا، جس پر پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان نے 03 جون 2022 کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ بعد ازاں عدالتی فیصلہ کی روشنی میں پروفیسر ڈاکٹر محمود ایاز کو بطور ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی تعینات کر دیا گیا۔ انہوں نے بھی 21 جولائی 2022 کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ فی الحال اتھارٹی کے روزمرہ معاملات کو دیکھنے کے لئے پروفیسر شہزاد انور (پروفیسر آف یورالوجی) سمز لاہور کو D G PHOTA کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ مستقل DG کی تعیناتی کے لئے مانیٹرنگ اتھارٹی مجاز کمیٹی ہے اور اس کی منظوری کے لئے کیس کیبنٹ کو مورخہ 2022-09-30 کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(ب) مستقل ڈائریکٹر جنرل نہ ہونے کے باوجود پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی مکمل طور پر فعال ہے اور ہر طرح سے مریضوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ مختلف

اعضاء کی پیوند کاری کے لئے تقریباً ساٹھ(60) ہسپتال رجسٹرڈ ہیں جبکہ (160) ٹرانسپلانٹ سرجن رجسٹرڈ ہیں جو ان رجسٹرڈ ہسپتالوں میں طبی سہولیات مہیا کر رہے ہیں اور اب تک تقریباً چھ ہزار مریضوں کو مختلف اعضاء کی پیوند کاری کی اجازت دی جا چکی ہے۔ کورونا کی وباء کے باوجود مریضوں کے لئے مختلف اعضاء کی پیوند کاری کے لئے سہولیات کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حکومتِ پنجاب کی معاونت سے ٹرانسپلانٹ کے مریضوں کی کورونا کے بچاو کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم بھی چلائی گئی۔ جس میں تمام ٹرانسپلانٹ مریضوں کو مفت فائزر (Pfizer) کی ویکسین مہیا کی گئی۔ پیوند کاری سے متعلقہ افراد کی پیشہ ورانہ صلاحیت کو بڑھانے کے لئے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (UHS) کے تعاون سے (MCOT) کورس کا اجراء بھی کیا گیا۔ سپیشل مانیٹرنگ یونٹ، چیف منسٹر آفس نے اتھارٹی کی کارکردگی کا تفصیلاً جائزہ لینے کے بعد اس کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ مزید برآں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اتھارٹی کی فعالیت اور پرفارمنس کے جائزے کے لئے مستعد رہتا ہے۔

(ج) پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی کا بعد از مرگ اعضاء عطیہ کرنے کا منصوبہ تاخیر کا شکار نہیں ہے اور اسکی تعمیر لاہور جنرل ہسپتال میں اختتامی مراحل میں ہے۔ اس سال کے آخر تک اسکی تکمیل ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ (PKLI)، شیخ زید ہسپتال اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف نیوروسائنسز (PINS) سے MOU ہو چکا ہے۔ جبکہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے تعاون سے Organ Procurement Cell کی ایپ بنائی جا رہی ہے۔ تاکہ عطیہ شدہ اعضاء کی فراہمی کو اخلاقی و طبی اصولوں کے تحت یقینی بنایا جا سکے۔ رضاکارانہ طور پر اپنے اعضاء بعد از مرگ عطیہ کرنے کے لئے رجسٹریشن کا آغاز کیا گیا ہے جس میں اب تک دو سو سے زائد افراد کا اندراج ہو چکا ہے۔ صوبے میں مریضوں کی رجسٹریشن کا عمل بھی جاری ہے۔ مزید برآں تمام متعلقہ ہدایت نامہ کی تیاری بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(د) فیصل آباد سب آفس کو مانیٹرنگ اتھارٹی کی منظوری کے بعد قائم کیا گیا اور تمام ملازمین کی تعیناتی ادارہ کے مجوزہ قوانین کے تحت کی گئی ہے۔ آفس مکمل طور پر فعال ہے اور

مکان نمبر پی 3، لاثانی ٹاؤن، فیصل آباد میں واقع ہے۔ اس آفس سے شہر کے ہسپتالوں کو عمومی اور اعضاء کی بیماری میں مبتلا افراد کو خصوصی فائدہ ہو گا اور اعضاء کی غیر قانونی پیوند کاری کے انسداد کو بھی یقینی بنایا جا سکے گا۔

لاہور سر گنگا رام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ کیئر سنٹر کی شروعات، تکمیل اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7730: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں ماں اور بچے کے پراجیکٹ کے لئے کتنی جگہ مختص کی گئی کتنے حصے میں کتنی بلڈنگ بن چکی ہے اور کتنی جگہ خالی چھوڑی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے کس اخبار میں ٹینڈر دیا گیا اور اس میں کس کس کمپنی نے اپنی کوٹیشن جمع کروائیں تمام کمپنیوں کی جمع کردہ کوٹیشنز کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ پراجیکٹ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا اس میں کتنے اپریشن تھیٹرز اور کتنے وارڈز وہ دیگر دفاتر / لیبارٹری بنائی جائیں گئیں۔

(د) مذکورہ پراجیکٹ کے تحت مریضوں کو کون کون سی سہولیات دستیاب ہوں گی اور اس میں میڈیکل، پیرا میڈیکل، نرسز، ڈاکٹرز اور دیگر پوسٹوں کے لئے کتنا سٹاف کب بھرتی کیا جائے گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سر گنگا رام ہسپتال میں ماں اور بچے کے پراجیکٹ کے لئے 22 کنال جگہ مختص کی گئی ہے۔ تقریباً 4/3 حصہ میں 10 منزلہ عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس عمارت کا ایمرجنسی بلاک اکتوبر کے مہینے میں فنکشنل کر دیا جائے گا۔ باقی عمارت میں فنشنگ کا کام شروع ہو چکا ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات C&W ڈیپارٹمنٹ کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق:

اس پراجیکٹ کے لئے روزنامہ دنیا،ایکسپریس اور دی نیشن میں مورخہ 25.01.2020 کو اشتہار دیا گیا۔

اس ٹینڈر کی روشنی میں مندرجہ ذیل کمپنیوں نے کوٹیشن جمع کروائیں:

1۔ میسرز یونی بلڈرز ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ

2۔ میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی (SMC) پرائیویٹ لمیٹڈ

3۔ میسرز افتخار اینڈ کمپنی

جمع کردہ کوٹیشنز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ میسرز یونی بلڈرز ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ@ 4.98٪BOQ جزئیات پر زیادہ

2۔ میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی (SMC) پرائیویٹ لمیٹڈ@ 4.38٪BOQ جزئیات پر زیادہ

3۔ میسرز افتخار اینڈ کمپنی@ 4.60٪BOQ جزئیات پر زیادہ

لہٰذا سب سے کم اور قابل قبول کوٹیشن میسرز میاں بابر کنسٹرکشن کمپنی کے پائے گئے۔

(ج) یہ پراجیکٹ 25 فروری 2020 کو شروع ہوا اور سرکاری دستاویزات کے مطابق جون 2023 میں مکمل ہو گا مگر وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر صحت پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں انشاءاللہ ایمرجنسی بلاک اکتوبر کے مہینے میں فنکشنل کر دیا جائے گا۔اس میں 13 آپریشن تھیٹر ،21 وارڈز،4 لیبارٹریز،ڈیوٹی ڈاکٹرز،درس و تدریس اور طبی ریسرچ کے لئے 52 دفاتر بنائے جائیں گے۔

(د) اس پراجیکٹ میں ماں اور بچے کی ایمرجنسی ، ایمرجنسی آپریشنز ، آئی سی یو، ایچ ڈی یو، 24 انڈکشن بیڈز ،08 لیبر روم ، بچوں کی جراحی ،نوزائید گان کے لئے 64 بیڈز پر مشتمل نرسری، 13 جدید ترین آپریشن تھیٹرز ، بلڈ بنک ، جدید لیبارٹریز، ڈیجیٹل ایکسرے، کلر ڈاپلر مشینز، میمو گرافی، فارمیسی اور پنجاب کے کسی سرکاری ہسپتال میں پہلی مرتبہ Gynae Oncology، Feto Maternal Medicine، Uro Gynae اور Reproductive Endocrynology & Infertility کی سہولیات میسر ہوں گی۔ محکمہ صحت کی منظور کردہ Yardstick کے مطابق 2644 افراد پر مشتمل میڈیکل، پیرامیڈیکل سٹاف، سینئر رجسٹرار، نرسز اور دیگر سٹاف بھرتی کیا جائے گا۔

میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***8287: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کل کتنے وینٹی لیٹرز کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30 دسمبر 2021 کو مریضہ انور بی بی مذکورہ ہسپتال میں وینٹی لیٹر کی سہولت نہ مل پانے کے باعث انتقال کر گئی؟

(ج) کیا حکومت، ہسپتال ھذا کو مزید وینٹی لیٹر کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل کے ساتھ جواب سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) میو ہسپتال لاہور میں وینٹی لیٹرز کی کُل تعداد 118 ہے۔

(ب) اس معاملے کی تفصیلی انکوائری حکومتِ پنجاب کی طرف سے تشکیل کردہ تین ممبران بورڈ سے بذریعہ نوٹیفکیشن No.SO(GC-I)Misc/2021 مورخہ 31.12.2021 کے تحت عمل میں لائی گئی تھی۔ معزز ممبران درج ذیل ہیں:۔

i۔ پروفیسر ڈاکٹر اسد اسلم خان، ڈائریکٹر جنرل / ایڈمنسٹریٹر پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی، لاہور (کنوینر)۔

ii۔ ڈاکٹر شاہد لطیف ایڈیشنل سیکرٹری ٹیکنیکل ایس ایچ سی اینڈ ایم ای ڈیپارٹمنٹ۔

iii۔ ڈاکٹر مزمل حسین پروفیسر آف اینستھیزیا، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی، لاہور۔

انکوائری بورڈ کی رپورٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ مریضہ کا ٹھیک طرح سے علاج معالجہ کیا گیا تھا اور ہسپتال کے عملہ سے کوئی غفلت نہ برتی گئی ہے۔

(ج) ایک سکیم "Purchase of Ventilator for Tertiary Care Hospitals in Punjab" ADP 2022-23 میں شامل کی گئی ہے، جس کے لئے اس مالی سال میں 400 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

لاہور۔ سروسز ہسپتال کے سابقہ ایم ایس کا سائلین اور ڈاکٹر کی خفیہ ریکارڈنگ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8542: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق ایم ایس سروسز ہسپتال لاہور ڈاکٹر احتشام کے جانے کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ ڈاکٹر احتشام مبینہ طور پر سائلین اور ڈاکٹروں کی خفیہ آوازیں ریکارڈ کرتے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم ایس نے اپنے آفس کی کرسیوں کے نیچے خفیہ کیمرے اور مائیک نصب کروا رکھے تھے؟

(ج) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا معاملے کی تحقیقات کروائی ہیں تو اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ایم ایس ڈاکٹر احتشام الحق کے آفس میں CCTV کیمرہ لگا ہوا ہے جو کہ مین سرور کے ساتھ اٹیچ ہے مذکورہ کیمرہ صرف فوٹیج بناتا ہے اور اس میں آواز ریکارڈ نہ ہوتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے چنانچہ کارروائی کی بھی ضرورت نہ ہے۔

لاہور شاہدرہ ہسپتال میں کیمرے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*8548: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شاہدرہ ہسپتال لاہور میں کیمرے لگانے کا ٹینڈر اخبار میں کس تاریخ کو شائع کیا گیا اور اس میں کتنے لوگوں نے حصہ لیا مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ٹوٹل کتنے کیمرے لگے ہوئے ہیں کتنے درست حالت میں ہیں اور کتنے کب سے خراب پڑے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس شاہدرہ ہسپتال نے اپنے رشتہ داروں کو کیمروں کا ٹینڈر دیا ٹینڈر میں کچھ شقوں کو ختم کیا گیا مذکورہ ایم ایس کے خلاف سیکرٹری ہیلتھ، وزیر اعلیٰ اور دیگر اداروں میں درخواستیں شہری کی طرف سے دی گئیں ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی ٹینڈر دینے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شاہدرہ ہسپتال لاہور میں کیمرے لگانے کا ٹینڈر اخبار میں مورخہ 04-01-2022 کو روزنامہ نوائے وقت میں شائع کیا گیا جس میں تین کمپنیوں (Lucky Traders, Panazone Business System and Intexco) نے حصہ لیا تھا اور ٹینڈر مورخہ 20-01-2022 کو کمپنیوں کے نمائندوں کے سامنے کھولا گیا

(ب) ہسپتال میں 48 کیمرے 2016 میں نصب کئے گئے تھے جو کہ مارچ 2020 تک ٹھیک چلتے رہے اور اپریل 2020 سے وقتاً فوقتاً خراب ہوتے گئے اور جنوری 2021 تک تمام کے تمام خراب ہو چکے تھے۔

(ج) حصہ لینے والی کسی بھی فرم کا مالک ایم۔ایس شاہدرہ ہسپتال کا رشتہ دار نہیں ہے۔ٹینڈر کے ساتھ شائع ہونے والی تفصیلات میں کئی شقوں میں ٹیکنیکل غلطی ہونے کی وجہ سے ایم۔ایس شاہدرہ ہسپتال (ڈاکٹر صباحت حبیب خان) نے ٹینڈر کو مورخہ 27-01-2022 کو کینسل کر دیا۔ لہٰذا شہریوں کی طرف سے دی گئی درخواستیں بے بنیاد ہیں۔ مزید برآں ہسپتال میں نئے کیمرے نصب کرنے کے لئے دوبارہ ٹینڈر پراسس کیا گیا جس میں دو کمپنیوں (Abdullah Electronics and Creative Traders) نے حصہ لیا۔ اور ایم۔ایس گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور (ڈاکٹر صباحت حبیب خان) نے

84 کیمروں کا ٹینڈر مورخہ 21-06-2022 کو عبداللہ الیکٹرونکس کو سب سے کم ریٹ دینے پر ایوارڈ کیا۔ عبداللہ الیکٹرونکس کی طرف سے کیمرے نصب کرنے کا مرحلہ تکمیل کے مراحل میں ہے جو کہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

(د) مندرجہ بالا سوالات اور الزامات بے بنیاد ہیں چونکہ کیمروں کا پہلا ٹینڈر ٹیکنیکل غلطی کی وجہ سے کینسل کر دیا گیا تھا اور کسی بھی فرم یا کمپنی کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا لہٰذا سرکاری خزانے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اس لئے کارروائی کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔ کیمروں کا دوسرا ٹینڈر عبداللہ الیکٹرونکس کو سب سے کم ریٹ دینے پر ایوارڈ کیا گیا۔ مذکورہ کمپنی کی طرف سے کیمرے نصب کرنے کا مرحلہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ وزیر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں چند دن پہلے نشتر میڈیکل ہسپتال، ملتان کی چھت سے نعشیں ملی ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف کا ایک دوسرے کے خلاف شدید نعرے بازی)

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! محترمہ ان نعشوں کا جواب ہی دینا چاہ رہی ہیں آپ اُن کا جواب سُنیں تو سہی لیکن آپ محترمہ کا جواب نہیں سُننا چاہ رہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لے رہے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرنے لگے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر گورنمنٹ بزنس Laying of Reports ہیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker!I lay the Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18.

   MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

2. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پبلک سیکٹر کمپنیز پنجاب (ساؤتھ) کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

3. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

فیصل آباد کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی کی سروس ڈیلوری پر سپیشل سٹڈی برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20 has

been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

ملتان ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ملتان کے حسابات پر فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

5. **MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I lay the Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔

The House is adjourned to meet on Wednesday 26th of October 2022 at 2:00pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

ہفتہ، 22۔اکتوبر 2022

(یوم السبت، 25۔ربیع الاوّل 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 35

2159

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ (وایم۔ii) کی تعمیر پر ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر کینال بنک روڈ اور چاوٗنچہ انڈر پاس لاہور کی توسیع پر ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 2019-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ ایک وزیر حکومت پنجاب کے مالی گوشوارہ جات برائے مالی سال 2019-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ ایک وزیر خود کار کرایہ اکٹھا کرنے اور بس شیڈولنگ سسٹم پر پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی (پی ایم اے)، محکمہ پنجاب ٹرانسپورٹ کی انفارمیشن سسٹم آڈٹ رپورٹ برائے، آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ایک وزیر کووڈ۔19 (Covid-19) سے متعلقہ اخراجات برائے مالی سال 20-2019 کے حسابات پر حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 21-2020 ایوان کی میز رکھیں گے۔

6۔ ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات کی مد بندی برائے مالی سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2161

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

ہفتہ ،22۔اکتوبر2022

(یوم السبت،25۔ربیع الاوّل1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 5بج کر10منٹ پر

جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سورۃ الاعلیٰ (آیات نمبر14تا19)

مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16)حالاں کہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے (17) یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم)ہے (18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وَمَاعلینَاالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم آج بالا اے بام آگیا ہے
زبان پر محمد ﷺ کا نام آگیا ہے
مزہ جب ہے سرکار محشر میں کہہ دیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آگیا ہے
مجھے مل گئی دونوں عالم کی شاہی
میرا اُن کے منگتوں میں نام آگیا ہے
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آگیا ہے

جناب سپیکر: جی، اب ہم قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرتے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ اب ہم قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرتے ہیں جس کو سینئر وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال)، جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید)، وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)، وزیر توانائی / خوراک (سردار حسنین بہادر)، چودھری ظہیر الدین، جناب احمد خان، جناب عمر آفتاب، وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی) اور وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس / ثقافت (ملک تیمور مسعود) ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، جناب عثمان احمد خان بزدار!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب عثمان احمد خان بزدار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کے سب سے مقبول و سیاسی لیڈر و ہر دل عزیز راہنما کی کٹھ پتلی الیکشن کمیشن کے ذریعے غیر قانونی نااہلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کے سب سے مقبول و سیاسی لیڈر و ہر دل عزیز راہنما کی کٹھ پتلی الیکشن کمیشن کے ذریعے غیر قانونی نااہلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کے سب سے مقبول و سیاسی لیڈر و ہر دل عزیز راہنما کی کٹھ پتلی الیکشن کمیشن کے ذریعے غیر قانونی نااہلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

ایوان کا سابق وزیر اعظم جناب عمران خان کے خلاف الیکشن کمیشن کے غیر آئینی فیصلہ دینے پر چیف الیکشن کمیشن کو ہٹانے کا مطالبہ

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں سے اُٹھ کر جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آ گئے، وہاں آ کر احتجاج، نعرے بازی اور سیٹیاں بجانا شروع کر دیں)

جناب عثمان احمد خان بزدار: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کل جو فیصلہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین و سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے خلاف سنایا وہ سراسر بد دیانتی اور بد نیتی پر مبنی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی واحد وفاقی و جمہوری جماعت اور وفاق کی علامت ہے جس کی نمائندگی چاروں صوبوں سمیت دو اکائیوں کے اندر بھی موجود ہے۔ بنیادی طور پر اس طرح کے فیصلے کا مقصد وفاق کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ جو کہ تحریک انصاف کے چیئرمین کو صادق اور امین قرار دے چکی ہے جو الیکشن کمیشن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ الیکشن کمیشن کا یہ فیصلہ پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کے ان فیصلوں کے خلاف ہے جن میں اعلیٰ عدلیہ یہ قرار دے چکے ہی کہ (F)(1)62 کے تحت Declaration کے فیصلے Court of Law دے سکتی ہے اور الیکشن کمیشن کوئی Court of Law نہیں ہے۔

چند روز پہلے پورے ملک کے اندر ضمنی الیکشن کے نتائج نے ثابت کیا کہ اس ملک کی یکجہتی اور وفاق کی علامت اگر کوئی ہے تو لیڈر عمران خان ہے۔امپورٹڈ حکومت اس ذلت آمیز شکست کے بعد اب الیکشن کمیشن کے ذریعے عمران خان کو سیاسی میدان سے باہر رکھنا چاہتی ہے اور سیاسی میدان میں عمران خان کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا۔الیکشن کمیشن کا فیصلہ 22 کروڑ عوام کے منہ پر ایک طمانچہ ہے، جب ہرا نہیں سکتے تو minus کرنے چل پڑے۔یہ فیصلہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں سیاہ باب کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔یہ ایوان اس فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان بند کمروں میں ہونے والی سازشوں کے ذریعے ملک کی ایسی بڑی جماعت جو وفاق پر یقین رکھتی ہے بلکہ آئین اور قانون کی پاسداری کو اپنا فرض سمجھتی ہے کے لیڈر کو غیر آئینی طور پر نا اہل کرنے پر نہ صرف شدید احتجاج کرتا ہے بلکہ اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور یہ بات بھی پریشان کن ہے کہ ابھی تک فیصلے کا متن جاری نہیں کیا گیا اور کہا جا رہا ہے کہ ایک ممبر نے فیصلے پر sign نہیں کئے جب فیصلے پر sign ہی نہیں تو قانونی کیسے کہا جا سکتا ہے۔لہٰذا یہ ایوان اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر کو فوری طور پر ان کے عہدے سے ہٹایا جائے اور ان کی جگہ کسی غیر جانبدار شخص کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا جائے۔"شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کل جو فیصلہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین و سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے خلاف سنایا وہ سراسر بد دیانتی اور بد نیتی پر مبنی ہے۔پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی واحد وفاقی و جمہوری جماعت اور وفاق کی علامت ہے جس کی نمائندگی چاروں صوبوں سمیت دو اکائیوں کے اندر بھی موجود ہے۔بنیادی طور پر اس طرح کے فیصلے کا مقصد وفاق کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔سپریم کورٹ آف پاکستان کا

فیصلہ جو کہ تحریک انصاف کے چیئرمین کو صادق اور امین قرار دے چکی ہے جو الیکشن کمیشن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔الیکشن کمیشن کا یہ فیصلہ پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کے ان فیصلوں کے خلاف ہے جن میں اعلیٰ عدلیہ یہ قرار دے چکے ہی کہ 62(1)(F) کے تحت Declaration کے فیصلے Court of Law دے سکتی ہے اور الیکشن کمیشن کوئی Court of Law نہیں ہے۔

چند روز پہلے پورے ملک کے اندر ضمنی الیکشن کے نتائج نے ثابت کیا کہ اس ملک کی یکجہتی اور وفاق کی علامت اگر کوئی ہے تو لیڈر عمران خان ہے۔امپورٹڈ حکومت اس ذلت آمیز شکست کے بعد اب الیکشن کمیشن کے ذریعے عمران خان کو سیاسی میدان سے باہر رکھنا چاہتی ہے اور سیاسی میدان میں عمران خان کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا۔الیکشن کمیشن کا فیصلہ 22 کروڑ عوام کے منہ پر ایک طمانچہ ہے،جب ہرا نہیں سکتے تو minus کرنے چل پڑے۔یہ فیصلہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں سیاہ باب کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔یہ ایوان اس فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان بند کمروں میں ہونے والی سازشوں کے ذریعے ملک کی ایسی بڑی جماعت جو وفاق پر یقین رکھتی ہے بلکہ آئین اور قانون کی پاسداری کو اپنا فرض سمجھتی ہے کے لیڈر کو غیر آئینی طور پر نا اہل کرنے پر نہ صرف شدید احتجاج کرتا ہے بلکہ اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور یہ بات بھی پریشان کن ہے کہ ابھی تک فیصلے کا متن جاری نہیں کیا گیا اور کہا جارہا ہے کہ ایک ممبر نے فیصلے پر sign نہیں کئے جب فیصلے پر sign ہی نہیں تو قانونی کیسے کہا جا سکتا ہے۔لہٰذا یہ ایوان اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر کو فوری طور پر ان کے عہدے سے ہٹایا جائے اور ان کی جگہ کسی غیر جانبدار شخص کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا جائے۔"

یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کل جو فیصلہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین و سابق وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے خلاف سنایا وہ سراسر بد دیانتی اور بد نیتی پر مبنی ہے۔پاکستان تحریک انصاف پاکستان کی واحد وفاقی و جمہوری جماعت اور وفاق کی علامت ہے جس کی نمائندگی چاروں صوبوں سمیت دو اکائیوں کے اندر بھی موجود ہے۔بنیادی طور پر اس طرح کے فیصلے کا مقصد وفاق کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ جو کہ تحریک انصاف کے چیئرمین کو صادق اور امین قرار دے چکی ہے جو الیکشن کمیشن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔الیکشن کمیشن کا یہ فیصلہ پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ کے ان فیصلوں کے خلاف ہے جن میں اعلیٰ عدلیہ یہ قرار دے چکے ہی کہ (F)(1)62 کے تحت Declaration کے فیصلے Court of Law دے سکتی ہے اور الیکشن کمیشن کوئی Court of Law نہیں ہے۔

چند روز پہلے پورے ملک کے اندر ضمنی الیکشن کے نتائج نے ثابت کیا کہ اس ملک کی یکجہتی اور وفاق کی علامت اگر کوئی ہے تو لیڈر عمران خان ہے۔امپورٹڈ حکومت اس ذلت آمیز شکست کے بعد اب الیکشن کمیشن کے ذریعے عمران خان کو سیاسی میدان سے باہر رکھنا چاہتی ہے اور سیاسی میدان میں عمران خان کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا۔الیکشن کمیشن کا فیصلہ 22 کروڑ عوام کے منہ پر ایک طمانچہ ہے،جب ہرا نہیں سکتے تو minus کرنے چل پڑے۔یہ فیصلہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں سیاہ باب کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔یہ ایوان اس فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان بند کمروں میں ہونے والی سازشوں کے ذریعے ملک کی ایسی بڑی جماعت جو وفاق پر یقین رکھتی ہے بلکہ آئین اور قانون کی پاسداری کو اپنا فرض سمجھتی ہے کے لیڈر کو غیر آئینی طور پر نا اہل کرنے پر نہ صرف شدید احتجاج کرتا ہے بلکہ اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور یہ بات بھی پریشان کن ہے

کہ ابھی تک فیصلے کا متن جاری نہیں کیا گیا اور کہا جا رہا ہے کہ ایک ممبر نے فیصلے پر sign نہیں کئے جب فیصلے پر sign ہی نہیں تو قانونی کیسے کہا جا سکتا ہے۔لہٰذا یہ ایوان اس فیصلے کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر کو فوری طور پر ان کے عہدے سے ہٹایا جائے اور ان کی جگہ کسی غیر جانبدار شخص کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزب اختلاف مختلف نعروں پر مشتمل کتبے اٹھائے جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل احتجاج، نعرے بازی کرنے کے ساتھ ساتھ سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر: چونکہ قرارداد پاس ہو چکی ہے لہٰذا میں تمام معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گا کہ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے۔لہٰذا اب مہربانی کریں اور اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ ہاؤس کی کارروائی آگے چلائی جائے۔تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں، رانا شہباز صاحب آپ بھی اپنی سیٹ پر جائیں۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔Order in , order in the House. Order in the House میں معزز اراکین سے کہہ رہا ہوں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ میں معزز اراکین سے کہتا ہوں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House, order in the House.رانا صاحب! سعدیہ سہیل صاحبہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مسلسل نعرے بازی)

Order in the House. میں معزز اراکین کو کہتا ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آپ لوگوں کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے اب براہ مہربانی سیٹی بجانے والی خواتین سیٹیاں بند کریں اور اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں یا کم از کم اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کریں کیونکہ یہاں آگے آ کر سیٹیاں بجا کر احتجاج کرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جو خواتین on the floor of the House سیٹیاں بجا رہی ہیں ان کی دو دو ماہ کی تنخواہ کاٹی جائے اور ان کو پندرہ پندرہ دن کے لئے اسمبلی اجلاس سے باہر کر دیا جائے۔ ان کو اچھے طریقے سے سمجھانا چاہئے کیونکہ ان کی پرورش ٹھیک نہیں ہوئی۔ اس وقت ایوان میں مچھلی منڈی کی صورتحال ہے اگر یہ خواتین ایسے ہی کرتی رہیں تو اس اسمبلی کا چلنا محال ہو جائے گا۔ ان خواتین ممبران کو چاہئے کہ یہ مردوں سے اجتناب کریں۔ ان سیٹیوں کے پیچھے الیکشن کمیشن اور امریکی ایجنڈا ہے۔ یہ توشہ خانہ کی گھڑیوں کی بات کر رہی ہیں اور خود ان کے لیڈر توشہ خانہ سے گاڑیاں اور کلاشنکوفیں لے کر چلے گئے تھے۔ جب تک یہ خواتین سیٹیاں بجانا بند نہیں کریں گی تو یہ اسمبلی کیسے چلے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! یہ جمہوریت ہے۔ آپ کے پاس اکثریت تھی آپ اپنے قائد کے بارے میں ایک قرارداد لے آئے اور آپ نے وہ قرارداد پاس کرا دی لیکن حزب اختلاف کے پاس احتجاج کا حق تھا تو انہوں نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرا دیا ہے۔ اب حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر تشریف رکھے ورنہ پھر مجھے rules کے مطابق کارروائی کرنی پڑے گی۔ جناب سمیع اللہ خان! احتجاج کرنا آپ کا حق ہے آپ ضرور احتجاج کریں لیکن یہ سیٹیاں بجانے اور یہ بینرز لہرانے والا کام نہ کریں۔ میں آپ کو دوسری دفعہ کہہ رہا ہوں کہ آپ براہ مہربانی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور وہاں کھڑے ہو کر احتجاج کریں۔ آپ کو احتجاج کا پورا حق ہے، یہ جمہوریت ہے لہٰذا آپ احتجاج کریں لیکن احتجاج کرنے کے بھی کچھ قواعد ہوتے ہیں۔ اس سیٹی کلچر سے avoid کریں کیونکہ یہ غیر مہذب حرکت ہے۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: اب میں میاں محمد اسلم اقبال کو دعوت خطاب دوں گا۔ جی، میاں صاحب!

سینئر وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنO صدق اللہ العظیم O اے اللہ، ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ**۔ تمام تر درُودِ پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا۔

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال درُودِ پاک پڑھ رہے ہیں آپ درُودِ پاک میں سیٹیاں نہ بجائیں یہ ریکارڈ پر آرہا ہے۔

سینئر وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج اس ایوان کے اندر جو قرارداد پیش کی گئی اس قرارداد کے اندر ایک ریاستی ادارے کی بدنیتی کو یہاں پر بیان کیا گیا ہے اور پاکستان کے چاروں صوبوں میں سب سے بڑا صوبہ جو 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے اس ایوان نے اکثریت کے ساتھ آج قرارداد منظور کی ہے اور اُس قرارداد کے اندر جو متن ہے وہ آپ نے بھی پڑھا ہے، ہم نے بھی سُنا ہے اور لفظ بہ لفظ ہم سمجھتے ہیں کہ اُس کے اندر سچائی دکھائی دیتی ہے کیونکہ الیکشن کمیشن نے beside ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے اس لئے آج پورے پاؤس نے اکثریت کے ساتھ اس فیصلے کو رد کیا ہے۔ جب کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ الیکشن کمیشن اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق فارن فنڈنگ میں تمام پاڑٹیوں کے کیسز کو سنا جاتا لیکن پہلے دن سے الیکشن کمیشن میں ایک ایسا ماحول پیدا کیا گیا ہے کہ جس میں اس بات کو سامنے نہیں رکھا گیا کہ پاکستان تحریک انصاف جو کہ وفاق کی علامت ہے، جو جمہوریت، آئین اور قانون پر یقین رکھتی ہے اسے single out کیا جارہا ہے۔ اس کے خلاف ایک فیصلہ دیا گیا جو کہ پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔ PTI نہ صرف وفاق میں بلکہ چاروں صوبوں میں بھی اور دونوں اکائیوں میں بھی موجود ہے۔ اس جماعت کو single out کیا جارہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف وہ واحد پارٹی ہے جس نے پاکستان میں ایک نیا سسٹم رائج کیا کہ جس طرح دنیا بھر میں جب پارٹیاں fund

raising کرتی ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی تحریک انصاف نے fund raising کے حوالے سے وہ تمام معاملات کئے جو آئین اور قانون کے مطابق تھے۔

جناب سپیکر! آپ یہ بھی دیکھیں کہ باقی جتنی بھی پارٹیاں ہیں ان پارٹیوں میں ایک ہی چیز رائج ہے وہ کیا کرتی ہیں کہ وہ مافیاز کے ذریعے پیسے لیتی ہیں اور اپنی پارٹیز کو چلاتی ہیں۔ پھر جب وہ اقتدار میں آتی ہیں تو ان مافیاز کے آگے bank بیچے جاتے ہیں، بڑے بڑے کارخانے بیچے جاتے ہیں، بڑی بڑی املاک کا جو کہ عوام کہ خون پسینے سے بنتی ہیں وہ کوڑیوں کے بھاؤ ان کو بیچی جاتی ہے۔ اگر آپ پاکستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو وہ تمام کے تمام ان مافیاز کو اٹھا کر دے دیتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے یک طرفہ طور پر ایک پارٹی کو سنا اور کسی پارٹی کو نہیں سنا۔ کیا الیکشن کمیشن کو نظر نہیں آیا کہ جو اپنے گھروں میں گاڑیاں لے کر چلے گئے، جو اپنے گھروں کے اندر ہر چیز لے کر چلے گئے؟ اور زرداری کی حکومت میں اس کو regularize کرواتے رہے وہ الیکشن کمیشن کو نظر نہیں آیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ الیکشن کمیشن نے جانب داری سے کام لیتے ہوئے الیکشن کمشنر نے یہ فیصلہ سنایا ہے۔ یہ تو چور مچائے شور والا معاملہ ہے۔ عدالت نے ان کو مستند چور قرار دیا تھا، ڈاکو قرار دیا تھا اور پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے ان کو چور کہا تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "مریم کا پاپا چور ہے
"اور "پورا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! اب پوری دنیا میں جہاں بھی یہ خاندان جاتا ہے وہاں پر ایک ہی آواز آتی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "مریم کا پاپا چور ہے
"اور "پورا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! یہ بات میں نہیں کہہ رہا overseas پاکستانی بھی یہی کہہ رہے ہیں، ملک میں رہنے والے بھی یہی کہہ رہے ہیں جو آپ کو ایسی بدنامی دے ایسی دولت کا کیا فائدہ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "مریم کا پاپا چور ہے"
اور "پورا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! جب رات گئے عدالت لگی اور عدالت نے الیکشن کمیشن سے پوچھا کہ کیا آپ کی تیاری ہے؟ تو جواب آیا کہ ہماری تیاری نہیں ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سالانہ عوام کا اربوں روپیہ لیتے ہو الیکشن کی تیاری کیوں نہیں تھی؟ کیونکہ تم لوگوں نے امپورٹڈ حکومت کے ساتھ مل کر بیرونی سازش کے ذریعے ایک elected آدمی کو گھر بھیجا تھا۔ کیونکہ تمہاری نیت ٹھیک نہیں تھی۔ پھر الیکشن کمیشن سے کہا گیا کہ EVM کے ذریعے الیکشن کروائیں لیکن وہ بھی PDM (پاکستان ڈاکو مومنٹ) کے جو 13 کھلاڑی ہیں انہوں نے یہ بھی نہ ہونے دیا اور وہ الیکشن کمیشن کے ترجمان بن گئے۔ اس کے نتیجے میں EVM کو ختم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! حلقہ بندیوں کی باری آئی پھر اس میں بھی یہی کہا گیا کہ حلقہ بندیاں نہیں ہو سکتیں اور ایک بھی حلقہ بندی کو وہاں entertain نہیں کیا گیا۔ دوسری بات یہ کہ جس کو سپریم کورٹ صادق اور امین کہے آپ اس شخص سے کینہ رکھتے ہیں کیونکہ آپ کے لیڈروں کو تو عدالت نے کہا کہ آپ نہ صرف چور ہیں بلکہ ڈاکو ہیں اور آپ نے پاکستانی عوام کا پیسا لوٹا ہے۔ 17۔ جولائی کے الیکشن میں بھی عوام نے ان تمام پارٹیوں کو منہ توڑ جواب دیا اور اس کے بعد 16۔ اکتوبر کو بھی ایسا ہی ہوا لیکن ان کو پھر بھی شرم نہیں آئی۔ عمران خان وہ واحد لیڈر ہے جس نے پاکستان کا ریکارڈ بنایا کہ وہ جس سیٹ پر بھی کھڑا ہو جائے اس کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔ یہ میرے ملک کے اندر انصاف کا گریبان بیچ چوراہے چاک کر دیا گیا۔ یہ مافیاز ہیں اور یہ اکٹھے ہو کر کسی صحیح بندے کو اپنے راستے میں نہیں آنے دیتے۔ اب اس ملک سے عام آدمی کا انصاف سے پاکستان ڈاکو موومنٹ سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔ یہ اس طرح کے مستند چور ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے نیب کے قوانین کے اندر جو تبدیلیاں کیں اس کا ایک خاکہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ خاکہ کیا ہے کہ ان کے خاندان کے جتنے چور، ڈاکو، لٹیرے تھے جنہوں نے مال لوٹا تھا۔ تمام کے تمام کو NRO-2 دے دیا گیا۔ وہ ایسے دیا گیا کہ جو سیکشن 9(21) ہے اس کے اندر بیرون ملک سے کوئی بھی ثبوت آئے گا تو قابل قبول نہیں ہو گا لہٰذا مریم آپا کے سارے کیسز اور Calibri font سب ختم ہو گئے۔ اس کے آگے سیکشن 14 کے مطابق مریم کی اثاثوں کی money trail دینے کی ذمہ داری ختم اور نواز شریف کے سارے کیسز ختم۔ اس کے علاوہ اثاثوں کی تعریف ہی بدل دی۔ شہباز شریف اور زرداری کے جعلی TT اور بنک اکاؤنٹس ختم۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو اگلا سیکشن تبدیل کرایا وہ متاثرین کی جو حد تھی، اگر کوئی آ جاتا تھا تو اس کی حد سو سے کم کر دی گئی لہذا جو باقی پارلیمنٹیرین تھے ان کے کیسز ختم۔ راجہ پرویز اشرف اور شاہد خاقان عباسی کے کیسز ختم۔

جناب سپیکر! جب انصاف میں طاقت نہیں ہوتی تو پھر چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کے پاس طاقت آ جاتی ہے۔ ان کے ہاتھ میں جب طاقت آ گئی ہے اور عمران خان پر الزامات ہیں۔ اگر عمران خان نے فلاحی معاشرہ ریاست مدینہ کی طرز پر بنانے کی بات کی تو اپوزیشن کو تکلیف ہو گئی۔ میں یہی کہتا ہوں کہ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو عمران خان نے تنخواہ دار طبقے پر ظالمانہ ٹیکسوں کا اضافہ کیوں نہیں کیا؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو عمران خان نے دس دس لاکھ روپے کا ہیلتھ کارڈ غریبوں کو کیسے دے دیا؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو پھر کامیاب جوان اور کامیاب پاکستان پروگرام کیسے چلاتے رہے؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو پھر غریبوں کی کورونا کے دوران بارہ سو ارب روپے کی خطیر رقم سے کیسے مدد کی گئی؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو تاریخی لحاظ سے احساس پروگرام کیسے شروع کیا گیا؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو تین بڑے ڈیم کیسے بن گئے؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو لنگر خانے اور پناہ گاہیں کیسے چل رہی تھیں؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو پھر عمران خان نے IMF کے دباؤ کے باوجود پٹرول اور ڈیزل کی قیمت کیوں نہیں بڑھائی؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو پھر بجلی کا یونٹ پانچ روپے سستا کیسے کر دیا گیا؟ اگر خزانہ خالی ہی تھا تو پھر غریب آدمی کے لئے سستا گھر سکیم کیسے شروع کر دی گئی؟

جناب سپیکر! (ن) کا حال یہ ہے اور ان کے لیڈر یہ کہتے ہیں کہ جب ہم اتفاق فاؤنڈری میں کام کرتے تھے تو پھر ٹیپو سلطان کی جو تلوار بنی تھی، جس سے اس نے جنگ آزادی لڑی تھی تو اس تلوار کے اوپر اتفاق فاؤنڈری کی مہر لگی ہوئی تھی اور ابا جی یہ کہتے تھے کہ جنہوں نے عالم لوہار کا چمٹا بنا کر دیا تھا تو پاکستان کو اتنا بڑا فنکار ملا۔ وہ فنکار اسی اتفاق فاؤنڈری کی وجہ سے ملا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس بات کی سمجھ نہیں آئی کیا کہا ہے۔

سینئر وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ہماری اتفاق فاؤنڈری کے جو اثاثے تھے اور جو ذرائع تھے جن سے اتفاق فاؤنڈری بنی۔ میں وہ ذرائع بتانے کی کوشش کر رہا

ہوں۔ وہ ذرائع یہ تھے کہ ٹیپو سلطان نے جو آزادی کی جنگ لڑی اس کی تلوار کے اوپر اتفاق فاؤنڈری کی مہر تھی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر!عالم لوہار جو چمٹا بجاتا تھا اس کے اوپر بھی اتفاق فاؤنڈری کی مہر تھی۔ اگر اتفاق فاؤنڈری چلتی رہتی تو دنیا کے اندر کسی شخص کے اندر iron کی کمی نہ ہوتی۔

جناب سپیکر! کراؤن کے خزانے کے اوپر جو کنڈی لگی ہوئی تھی وہ بھی اتفاق فاؤنڈری سے بنی تھی۔اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ "کنڈی نہ کھڑکا سوہنیا سدھا ای اندر آ"

جناب سپیکر!یہ وہ ذرائع تھے کہ جس کی بنیاد پر انگلینڈ کے اندر فلیٹس بنائے گئے۔اب میں ایک بات کرتا ہوں کہ میرا لیڈر کون ہے۔ میرا لیڈر جدھر دیکھتا ہے قوم ادھر دیکھتی ہے۔ وہ پکارتا ہے تو قوم لبیک کہتی ہے۔وہ چلتا ہے تو قوم اس کے پیچھے چلتی ہے کیونکہ قوم جان چکی ہے کہ وہ سچا ہے،وہ حق پر ہے،وہ اپنے خاندان کے لئے نہیں قوم کے لئے لڑتا ہے۔وہ قوم کے لئے لڑ رہا ہے وہ اس قوم کو چھوڑ کر لندن نہیں بھاگے گا۔اس کا جینا مرنا اس ملک میں،اس قوم کے ساتھ ہے۔وہ 20 روپے کے اسٹامپ پیپر پر باہر بھاگ کر نہیں گیا۔اس نے 40۔ارب روپے کے کیسز ختم نہیں کروائے۔وہ جو کہتی تھی کہ میری انگلینڈ کیا پاکستان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آج وہ مستند چور،ڈاکو اور لٹیرے مافیا کی شکل میں پھر پاکستان کے اندر متحرک ہیں۔

جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں نے آپ سے request کرنی ہے کہ یہ بیرونی ایجنڈا کسی خاص مقصد کے لئے آیا ہے۔ وہ مقصد کیا ہے،وہ مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو بھوک اور افلاس میں اتنا دھکیل دیا جائے کہ پھر اس کے ایٹمی پروگرام کے اوپر قدغن لگائی جائے۔(شیم،شیم)

جناب سپیکر!یہ مافیا کیا کرتا ہے،یہ مافیا یہ کرتا ہے کہ کوئی ایک بندہ اٹھ کر ان کے خلاف کلمہ حق کہتا ہے تو یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس کو ساتھ ملا لیں۔اگر وہ ساتھ نہ ملے تو اس کو مائنس کر دیں۔یہ ان کی روایت رہی ہے اور ویسے بھی اگر اس طرح مسئلہ حل نہ ہو تو پھر اس کی فلمیں بناتے ہیں۔اس کے بعد آہستہ آہستہ ایک ایک فلم ریلیز کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کا معیار اور یہ ہوتا ہے مافیا۔ اٹلی کا مافیا اسی طرح ہی کام کرتا ہے اور انہوں نے بھی اسی طرح ہی اس ملک کو مافیاز کے ذریعے چلانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے اپنے لیڈر کی جو بات کی ہے اُس کا میں پہرہ دیتا ہوں۔اِن کے سارے لیڈر اکٹھے ہو کر دنیا پھر لیں لیکن اینہاں نوں کوئی دس روپے نئیں دینداکیوں جے سب

نوں پتا اے کہ ایہہ چور نیں۔ میرا لیڈر دو گھنٹے Telethon کرتا ہے تو 10۔ ارب روپیہ اکٹھا ہوتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(معزز ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے "سارا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزبِ اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے مسلسل سیٹیاں بجاتے رہے)

چودھری ظہیر الدین: اِن کی سیٹی پر کوئی بھی نہیں آئے گا۔

سینئر وزیر برائے ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، فنی ترقی (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اندازہ کریں کہ پوری قوم اور اوورسیز پاکستانیوں نے رقم دی ہے۔ دنیا کے اندر ان کی کرپشن کے حوالے سے thesis لکھے گئے ہیں جو یونیورسٹیوں میں پڑھائے جاتے ہیں کہ یہ کتنے مستند چور اور ڈاکو ہیں۔ یہ سب مستند چوروں کو support کرتے ہیں کیونکہ یہ سب حصہ دار ہیں اور انہیں بھی تھوڑا تھوڑا حصہ ملتا ہے۔ وہ اِن کو حصہ دیتے ہیں تاکہ یہ ان کے پیچھے لگے رہیں اور دُم ہلاتے رہیں۔ یہ اِن کا کام ہے۔ میں آخر پر کل الیکشن کمیشن کی طرف سے آنے والے فیصلہ کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور اس ایوان کی رائے کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو فوری طور پر تبدیل کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔

(معزز ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے "مریم کا پاپا چور ہے اور پورا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزبِ اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے ہاتھوں میں بینرز لہراتے رہے جن پر "سرٹیفائیڈ چور عمران خان" تحریر تھا)

جناب سپیکر! اِن کے شور مچانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ یہ اپنے لیڈر کا نام لکھ کر لوگوں کو دکھائیں تب لوگوں کو یقین آئے گا کیونکہ اس طرح لوگوں کو یقین نہیں آنا۔ یہ اپنے بینر کے اوپر نواز شریف، مریم نواز، شہباز شریف، حمزہ شریف اور اسحاق ڈار لکھ دیں تو لوگوں کو یقین آجائے گا۔

(معزز ممبران حزبِ اقتدار کی طرف سے "عمران خان، زندہ باد اور کون بچائے گا پاکستان، عمران خان عمران خان" کی نعرے بازی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Order in the House اب جناب فیاض الحسن چوہان بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، چوہان صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں (ن) لیگ کی مرضی کی بات کرنے لگا ہوں اس لئے یہ ذرا سُن لیں۔ انہوں نے آج اتنی سیٹیاں بجائی ہیں کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ رات کو سوتے ہوئے بھی اِن کی سیٹیاں نکلیں گی لیکن یہ نہیں پتا کہ کہاں سے نکلیں گی۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ سلطان مفرور نواز شریف عرف باؤ جی جب یہاں سے بھاگے تھے تو بھاگتے ہوئے اُن کی حالت یہ تھی کہ شاید موت کا فرشتہ ہاتھ میں موت کا سرٹیفکیٹ لے کر اُن کو تلاش کر رہا ہے لیکن وہ اتنا بڑا چور اور دھوکے باز تھا کہ یہاں سے جانے کے بعد لندن کے اندر اُس کے گالوں کی سرخیاں آج ساری پاکستانی قوم دیکھ رہی ہے۔ یہ (ن) لیگ کے ایم پی ایز یہاں پر اپنے لیڈر سلطان مفرور نواز شریف اور بیگم صفدر کی چوریاں بچانے کے لئے بیچارے جو کر بننے پر مجبور ہوئے ہوئے ہیں۔ یہ سیٹیاں بجا بجا کر ثابت کر رہے ہیں کہ یہ ایم پی ایز نہیں بلکہ سرکس کے جوکر ہیں۔ آج ان کے لیڈر نے اِن کو سرکس کا جوکر بنا دیا ہے۔ یہ پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کا مقابلہ سیاست کے میدان میں نہیں کر سکے۔ یہ لوگ جب عمران خان کا مقابلہ عزت اور وقار کے میدان میں نہیں کر سکے تو انہوں نے سوچا کہ جیسے یہ خود چور ہیں جیسے اِن کا لیڈر چور ہے جیسے ان کی قائد چور ہے جیسے ان کے لیڈر کا سارا ٹبر چور ہے یہ دوسروں کو بھی چور ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو شرم سے ڈوب کر مَر جانا چاہئے کہ سلطان مفرور نواز شریف کی کرپشن کا تذکرہ کینیڈا کی یونیورسٹیوں کے اندر کیا جاتا ہے اور Netflix کے اندر ان کے لیڈر کے خاندان کی کرپشن کی فلم پوری دنیا کے اندر چلائی جاتی ہے۔ آج یہ سیٹیاں مارنے لگے ہوئے ہیں لیکن یہ جا کر چُلّو بھر پانی لیں اور اس میں جا کر ڈبکیاں لگائیں۔ عمران خان عزت کا نام ہے، عمران خان راحت کا نام ہے، عمران خان وقار کا نام ہے، عمران خان ہیرو کا نام ہے اور عمران خان پاکستان کا ہیرو ہے۔ وہ سلطان مفرور نہیں ہے جو لندن میں چوروں کی طرح چُھپ کر بیٹھا ہوا ہے۔ عمران خان کے اوپر ایک نہیں بلکہ 20 کیس ہوئے ہیں لیکن وہ جرات مند آدمی ہے جو پاکستان کے اندر موجود ہے اور یہاں سے بھاگا نہیں ہے۔ اِن کی ایک لیڈر بیگم صفدر بھاگی اور دوسرا لیڈر پچھلے تین سالوں سے باہر بیٹھا ہوا ہے جو

بڑھکیں مارتا ہے کہ ہم بھاگنے والے نہیں ہیں۔ پاکستان کا بڑا لطیفہ یہ ہے کہ پاکستان کا سب سے بڑا بزدل اور چور سلطان مفرور نواز شریف باہر بھاگ کر دعوے اور نعرے لگاتا ہے کہ ہم بھاگنے والے نہیں ہیں۔ یہ عقل کے اندھے، فکر کے لولے اور دانش کے لنگڑے یہ سمجھتے ہیں کہ عمران خان کو نااہل قرار دے دیں گے تو اِن کی بھول ہے کیونکہ اِن کا باپ بھی عمران خان کو نااہل قرار نہیں دلوا سکتا۔ عمران خان اِنشاء اللہ بحال ہو گا اور two third majority کے ساتھ پاکستان کا وزیر اعظم بن کر ان کے لیڈر کے خاندان کے سینے پر move کرے گا۔ میں آخر میں (ن) لیگ کی لیڈر شپ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ بیچاری حنا پرویز بٹ اور عظمیٰ بخاری کی طرح کی انتہائی decent خواتین کے منہ میں سیٹیاں دلوا دیں لہٰذا شرم سے ڈوب مرو۔ اتنے decent اور خوبصورت چہروں کو جوکر، سرکس کا گھوڑا، بندر اور بکرا بنا دیا ہے اس لئے یقین کریں کہ رونے کو دِل کرتا ہے۔ کم از کم بیچاری عظمیٰ بخاری تو سوچ لے۔ حنا پرویز بٹ یہاں کھڑی ہے جو decent اور سمجھدار ہے، وہ عزت اور وقار کے ساتھ کھڑی ہے اور سیٹیاں نہیں مار رہی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزبِ اختلاف **ملک محمد وحید** سپیکر ڈائس کے سامنے گھڑی لہرا کر دکھاتے رہے)

MR SPEAKER: Order please, order please.

جناب فیاض الحسن چوہان: (ن) لیگ والو، خدا کا واسطہ ہے کہ اقتدار اور کرسیوں کی خاطر اپنے آپ کو اتنا نیچے مت گراؤ۔ ملک وحید کا چھ فُٹ قد ہے لیکن بیچارا جوکر بنا ہوا ہے۔ انہیں شرم سے ڈوب مَرنا چاہئے۔ انہوں نے پاکستان کی سب سے بڑی اسمبلی کو جوکر بنا دیا ہے۔ آج پوری پنجاب اسمبلی کا اعلان ہے کہ:

صلح ہو یا جنگ ہو، عمران خان کے سنگ ہو
سب ہمیں پسند ہے، خون ہو یا رنگ ہو

جناب سپیکر: Order in the House۔ اب احتجاج بھی ہو گیا اور سیٹیاں بھی بج گئیں۔ آپ لوگ اگر اس قرارداد کے خلاف بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ بات کریں اور آپ کو بات کرنے کا موقع دیتے ہیں لیکن اس طرح احتجاج نہ کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں کورم پورا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے اس لئے پہلے کورم پورا کریں پھر ہم بات کریں گے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں تاکہ گنتی کی جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس سے پیچھے ہٹ کر اپنی اپنی نشستوں پر چلے گئے)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! گنتی کس نے کی ہے؟ یہ کیا مذاق ہے اور کیسا مذاق ہے؟

جناب سپیکر: کورم کے لئے ابھی ہم نے گنتی کی ہے اور کورم پورا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں دوبارہ کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں رانا محمد اقبال خان کو floor دیتا ہوں تاکہ وہ اپنی بات کر لیں۔ جی، راناصاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے اس لئے پہلے کورم پورا کریں پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: راناصاحب! کورم پورا ہے آپ بات کریں۔ آپ نے اس قرارداد کے خلاف بات کرنی ہے تو آپ سینئر ہیں اور آپ بات کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جی، نہیں۔ ایسے میں نے قرارداد کے خلاف بات نہیں کرنی پہلے آپ کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے قرارداد کے خلاف بات نہیں کرنی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس Chair کا ہی کچھ خیال کریں کیونکہ کورم پورا نہیں ہے اور آپ کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: اس وقت ہاؤس میں تقریباً 100 ممبر موجود ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے دوبارہ جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے آکر "کورم پورا کرو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ Chair کو dictate نہیں کر سکتے۔ No, no آپ پہلے بیٹھیں گے تو پھر کورم کے لئے گنتی ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے پہلے کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کورم پورا ہے اور پہلے آپ اپنی نشستوں پر بیٹھیں گے تو کورم پورا کریں گے۔ جب تک آپ اپنی نشستوں پر نہیں بیٹھیں گے تو اس وقت تک کورم کے لئے گنتی نہیں ہو گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! گنتی کروائیں کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے dictate نہیں کر سکتے۔ آپ پہلے اپنی نشستوں پر بیٹھیں پھر گنتی کروائیں گے۔ اس طرح نہیں ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کریں۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! ایسے نہیں ہو گا۔ پہلے معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں تو پھر گنتی کروائی جائے گی۔ اب میں وزیر مواصلات و تعمیرات جناب علی افضل ساہی کو floor دیتا ہوں کہ وہ قرارداد پر بات کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔

خون مظلوم نہیں زیادہ بہنے والا
ظلم کا دور بہت دِن نہیں رہنے والا
اِن اندھیروں کا جِگر چِیر کے نُور آئے گا
تُم ہو فرعون تو مُوسیٰ بھی ضرور آئے گا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک فیصلہ 16-اکتوبر کو پاکستان کی عوام نے دیا۔ پاکستان کی عوام نے کیا فیصلہ دیا کہ انہوں نے imported حکومت کو یکسر مسترد کر دیا اور پھر ایک فیصلہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے دیا جس پر کسی کو کوئی تعجب نہیں ہوا اور کوئی حیرانگی نہیں ہوئی کیونکہ حیرانگی اور تعجب تو تب ہوتا جب الیکشن کمیشن کا فیصلہ آئین اور قانون کے مطابق ہوتا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان PDM کی B ٹیم بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! انسانوں میں انا فطری امر ہے لیکن جب اداروں میں انا آ جائے تو پھر ملکی ترقی میں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ پہلے اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔ کورم پورا کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ یہاں کھڑے رہیں گے تو گنتی کا نہیں کہوں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ الیکشن کمیشن کے فیصلے پر کسی کو کسی قسم کا تعجب نہیں ہوا۔ پاکستان کی عوام نے یہ فیصلہ یکسر مسترد کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ کے لئے آپ بیٹھیں کیونکہ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر ڈائس سے
اپنی اپنی نشستوں پر واپس جانے لگے)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا منسٹر صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! الیکشن کمیشن کے فیصلے کو عوام نے یکسر مسترد کر دیا اور یہ صرف پاکستانی عوام نے ہی مسترد نہیں کیا اور یہ فیصلہ صرف پارٹی کارکنوں نے ہی مسترد نہیں کیا بلکہ اس فیصلے کو قانون کے رکھوالے وکلاء نے بھی مسترد کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی کثیر تعداد "چور چور"، مک گیا تیرا شو نیازی گو نیازی گو" کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئی)

جناب سپیکر! یہ فیصلہ کیوں مسترد ہوا اور لوگوں کا اتنا reaction اس پر کیوں آیا کیونکہ پاکستانی عوام سمجھتے ہیں کہ imported سرکار ان کے مسائل کی ترجمانی نہیں کر سکتی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ 35 سال پنجاب میں حکمرانی کے بعد بھی یہ حکمران ایک بھی ایسا ہسپتال نہیں بنا سکے جہاں پر اپنا علاج کروا سکیں۔ 35 سال پنجاب پر حکمرانی کے بعد ایک ایسی یونیورسٹی نہیں بنا سکے جہاں پر اپنے بچوں کو پڑھا سکیں۔

جناب سپیکر! اِن کی اولادیں باہر، اِن کی جائیدادیں باہر اور یہ صرف حکمرانی کرنے کے لئے پاکستان میں آتے ہیں۔ پاکستانی عوام نے انہیں اس لئے مسترد کیا کہ وہ بابا بُلھے شاہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

کاغذ اُتے اگ نہ رکھیں
پاغل دے سر پگ نہ رکھیں
بُلھے شاہ دی من لے سنگیا
ملک دا راکھا ٹھگ نہ رکھیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں کیونکہ پاکستانی عوام اپنے لیڈر عمران خان صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ پاکستانی لوگ اور پاکستانی عوام یہ جانتے ہیں کہ انہیں عمران خان صاحب کی صورت میں ایک اہل، دیانت دار اور محب وطن قیادت میسر آئی ہے۔ عمران خان وہ واحد لیڈر ہے جو نہ کبھی جُھکا ہے، نہ اس نے پاکستانیوں کو کبھی جُھکنے دیا ہے، جس نے نہ کبھی اپنے ضمیر کا سودا کیا ہے، نہ پاکستانیوں کی بولیاں لگائی ہیں بلکہ خان صاحب نے ہمیشہ اپنے خوابوں کی تعبیر پائی ہے اور انشاءاللہ اسی طرح وہ پاکستانی قوم کے خواب ٹُوٹنے نہیں دیں گے۔ میں انہیں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو نتیجہ

16۔اکتوبر کو آیا اس سے پہلے جو نتیجہ 17۔جولائی کو آیا تو یہ نوشتہ دیوار ہے کہ ان لوگوں کا یوم حساب آنے لگا ہے۔بقول فیض احمد فیض صاحب:

ہر ایک اُولی الامر کو سزا دو
کہ اپنی فرد عمل سنبھالے
اُٹھے گا جب جمِ سر فروشاں
پڑیں گے دار و رسن کے لالے
کوئی نہ ہو گا کہ جو بچا لے
جزا سزا سب یہیں پر ہو گی
یہیں عذاب و ثواب ہو گا
یہیں سے اُٹھے گا شورِ محشر
یہیں پہ روزِ حساب ہو گا
(نعرہ ہائے تحسین)

کورم کی نشاندہی

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے " اگلی واری فیر نیازی" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے۔اب چودھری ظہیر الدین بات کریں گے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کی قرارداد کے ذریعے 12 کروڑ عوام نے یہاں پر اپنا مافی الضمیر پیش کر دیا ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔پہلے کورم تو پورا کر لیں۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد مذمت اس بات کا آئینہ ہے کہ یہاں سے جو چور بھاگ کر گئے ہیں اور وہ چور انہی فلیٹس میں بیٹھ کر یہ ذکر کرتے ہیں کہ یہ فلیٹس ہمارے نہیں ہیں، ہم تو جانتے بھی نہیں ہیں جبکہ وہ وہاں ہی رہتے ہیں اور وہاں رہ کر حکومت کر رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! پبلو نرودا نے کہا تھا کہ:

کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اعمال نامے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں
اسی چوک پہ لوگ لُٹتے رہے ہیں
اسی شہر میں لوگ لُٹتے رہے ہیں
اسی شہر میں شہبازوں کو سزا دو
نوازوں کو سزا دو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں۔

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی ہے اس لئے میری معروضات کو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بات کریں۔(شور و غل)

چودھری ظہیرالدین: جناب سپیکر! یہاں پر middle class کے لوگ اور lower class کے لوگ دوائیوں کی وجہ سے مر جاتے تھے۔ عمران خان نے جو ہیلتھ کارڈ دیا ہے اس سے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کے بچے اور ان کی بیویاں مستفید ہو رہی ہیں۔۔۔(شور و غل)

(اس مرحلہ پر محترمہ زیب النساء مسلسل سیٹیاں بجاتی رہیں)

جناب سپیکر: میری ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ اندازہ کیجئے کہ جس دن خان نے یہ کہا کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا کے ساتھ discrimination ہو رہی ہے کہ نہ ان کو گندم دی جا رہی ہے نہ گندم خرید کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ان کی بد تمیزی نہایت تحمل کے ساتھ برداشت کی۔ آج یہاں سیٹی کلچر پیش کیا گیا لیکن پھر بھی آپ نے تحمل کا مظاہرہ کیا ہم یہاں آپ کو role model سمجھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بات کریں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! اِس وقت پوزیشن یہ ہے کہ چودہ کی چودہ جماعتیں مل کر بھی ایک خان سے ڈر رہی ہیں حالانکہ وہ آرام سے بیٹھا ہوا ہے۔ عربی کی کہاوت ہے کہ "اونٹ بیٹھ بھی جائے تو کتوں سے اونچا ہوتا ہے"۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سب کے سب اڈیالہ جیل کا مال ہیں۔ جتنی مرضی amendments کر لیں، ساری amendments، ساری معافیاں سمیت یہ لوگ جیلوں کے اندر جائیں گے اور اِن کو رہا نہیں کیا جائے گا چاہے ان کی کوئی گارنٹی دینے کے لئے کہے، چاہے کوئی ضمانت دینے کے لئے کہے۔ وہ کہتا تھا کہ میں اس کا پیٹ پھاڑ کر پیسے نکالوں گا۔ وہ جس کا پیٹ پھاڑنے کے لئے کہتا رہا ہے اُسی کے پیٹ کے لئے تیتر روسٹ کر کے لے کر جاتا ہے۔ اِن کو شرم نہیں آتی۔ شہباز شریف سے زیادہ بے شرم انسان نہ اس پنجاب میں پیدا ہوا اور نہ ہی آئندہ ہو گا۔ وہ سب سے زیادہ بے شرم اور بے حیا انسان ہے۔ خان نے اپنی زندگی targeted گزاری ہے۔ اس نے جو target مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا وہ target پورا کیا۔ خواہ وہ کھیل کا میدان تھا، خواہ وہ صحت کا میدان تھا، خواہ وہ تعلیم کا میدان تھا اور خواہ اب سیاست کا میدان ہے۔ کچھ لوگ کسی بات پر اعتراض کرتے ہیں تو ہم اُن کو کہتے ہیں کہ خدا کے لئے آپ خان کی بات مان لیں کیونکہ اللہ نے اُن کی بات کو سچ کر دینا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

خان صاحب! اس قوم کو آپ سے امیدیں ہیں۔ لوگوں کو پتا تھا کہ خان نے اسمبلی میں نہیں بیٹھنا پھر بھی یہ اتنا فرق ڈال کر آئے۔ فیصل آباد میں پہلے عابد شیر علی 1300 ووٹوں سے ہارا تھا

اور اب لوگوں نے 25 ہزار ووٹوں سے ہرایا ہے۔ ان کا ہر دن بُرا گزر رہا ہے۔ ہر آنے والا دن ان کے لئے تاریکیاں لے کر آ رہا ہے، ہر آنے والا دن ان کے لئے بیماریاں لے کر آ رہا ہے۔ ان کو platelets کا نہیں پتا نواز شریف کہتا ہے کہ میرے platelets low تھے۔ اس کو اس کے مطلب کا بھی نہیں پتا کہتا ہے کہ جو low ہوتا ہے وہ low ہی ہوتا ہے۔ ہمارے سابقا چیف منسٹر صاحب نے قرارداد پیش کی اور ہمارے سینئر منسٹر اور علی اختر صاحب نے جو تقریر کی میں کہتا ہوں کہ انہوں نے اس قرارداد میں جان ڈال دی ہے۔ اس جاندار قرارداد کے ذریعے ہم اس پر عمل کریں گے اور آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اب ہم خان کی خاطر جان بھی دیں گے، خان کے لئے مال بھی دیں گے اور بقول فیض احمد فیض کے کہ:

تھوہر گڈ کے پھل گلاب منگو
اَک چو کے شہد شراب منگو
تُساں کیتیاں نیں، تُساں بھگتناں ایں
آپے ویلے سر پچھنا گچھنا سی
ہُن کسے تھیں کیہ حساب منگو

(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: میں پہلے ایک بات کرنا چاہوں گا اس کے بعد میاں محمود الرشید صاحب پھر مسرت جمشید چیمہ صاحبہ اور پھر راجہ بشارت صاحب اس کو wind up کریں گے۔ اس ہاؤس کا تقدس گورنمنٹ اور اپوزیشن کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں اور میرے لئے نہایت قابل احترام ہیں 70 سالہ دور میں اس ہاؤس میں پولیس کبھی نہیں آئی تھی لیکن انہوں نے یہاں پولیس بلوائی، انہوں نے ایم پی ایز کے بازو مروڑے اور انہوں نے معزز ممبران کے ساتھ وہ حرکتیں کی جو نہیں کرنی چاہئے تھیں۔ آپ سارے گواہ ہیں میں نے ان کو صرف یہ کہا کہ آپ اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے لیکن یہ مناسب بات نہیں ہے کہ خواتین کے منہ میں سیٹیاں دے کر کہا جائے کہ وہ سیٹیاں بجاتی جائیں۔ یہ رویہ ان کی اپنی پارٹی کے خلاف جاتا ہے اور ممبران کی عزت اور وقار کے بھی خلاف جاتا ہے۔ احتجاج کرنا ان کا حق ہے۔ قرارداد تو وہی

پاس ہونی ہے جس کی اکثریت ہو گی۔ یہ اکثریت میں نے تو نہیں بنائی یہ اکثریت ممبران الیکشن کے ذریعے سے لے کر آئے ہیں۔ اکثریت ساری عمران خان کے ساتھ کھڑی ہے اور عوام عمران خان کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم اس کو تبدیل تو نہیں کر سکتے۔ اکثریت کہتی ہے کہ ہم اس قرارداد کے حق میں ہیں اور اسی کا نام جمہوریت ہے۔ راجہ صاحب! جس طرح آپ لوگوں نے 16۔ جولائی والا الیکشن کر کے حالات کو پلٹ دیا، اِدھر والے اُدھر چلے گئے اور اُدھر والے اِدھر آ گئے اس وجہ سے ان کے دل میں کچھ ناراضگیاں ہیں لیکن ہم جمہوری لوگ ہیں ہمیں ان کو democratic طریقے سے ماننا چاہئے۔ صمصام بخاری صاحب! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ایک بات یاد رکھیں کہ "Man proposes God disposes" یہاں فیصلے کچھ ہوتے ہیں اور اللہ کے فیصلے کچھ ہوتے ہیں۔ ہم جمہوری لوگ ہیں ہم اللہ کے فیصلوں کو قبول کریں۔ جی، ہاشم صاحب! اب آپ بولیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ قرارداد کے حق میں بہت اچھا اظہار خیال ہو گیا ہے۔ میرا اس اسمبلی میں یہ پہلا tenure ہے اور جو کچھ ہلڑ بازی اُس طرف کے لوگوں نے کی ہے اور اب وہ اس کے عادی ہو گئے ہیں اگر اُن کو روکا نہیں جائے گا تو پھر یہ بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ آج یہ سیٹیاں لے کر آ گئے میرا خیال ہے کہ یہ سارا کچھ CCTV میں محفوظ بھی ہے اگر آج آپ ان کو نہیں روکیں گے تو اگلی بار یہ بینڈ باجے لے کر آ جائیں گے جیسے ہم اِن کی بارات میں جا رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کو whatever punishment you can give تاکہ آئندہ سے یہ سیٹیاں نہ بجائیں۔ ٹھیک ہے کہ لوگ احتجاج کرتے ہیں اور ماضی میں ہمارے لوگ جب اپوزیشن میں تھے وہ بھی احتجاج کرتے رہے ہیں۔ احتجاج یہی ہوتا ہے کہ آپ کے ڈیسک کے سامنے کھڑے ہو جائیں، نعرے لگا لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ سیٹی کلچر کو ختم ہونا چاہئے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آج آپ سیٹی کلچر پر کوئی نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: اس پر resolution لے آئیں اور اس پر نوٹس بھی لیتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! اگر نوٹس نہ لیا گیا تو پھر یہ غلط precedent set ہو جائے گا۔ آج انہوں نے جو کیا ہے اس بارے میں اب آپ ہی حکم دیں گے ہم اِن میں سے کسی کو بولنے کا موقع نہیں دیں گے۔ جو آج انہوں نے کیا ہے اس کا ان کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ ملک صاحب! پہلے میاں محمود الرشید بات کر لیں اِن کے بعد محترمہ مسرت جمشید چیمہ پھر آپ اور آخر میں راجہ صاحب بات کریں گے۔ جی، میاں محمود الرشید!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن نے جو آج رویہ اختیار کیا وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ ایک قرارداد آئی اس پر جو ان کا point of view ہے، یہاں آپ موقع دے رہے تھے، ٹریژری بنچوں کو بھی موقع ملا اور اپوزیشن کو بھی یقیناً موقع ملنا تھا۔ وہ یہاں پر کھل کر اظہار خیال کرتے جو بھی ان کا point of view ہے، ان کی پارٹی کا مؤقف ہے یا ان کا اپنا مؤقف ہے on the floor of the House وہ بات کرتے تو وہ زیادہ authentic ہوتی۔ یہاں پر ہلڑ بازی کر کے اور سیٹیاں بجا کے یہ کوشش کی ہے کہ یہاں کوئی بات نہ کرے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! رانا محمد اقبال صاحب ہمارے معزز سابق سپیکر صاحب ہیں میں نے انہیں کہا کہ آپ اپنا point of view دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے point of view دینا نہیں ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل کے دن جو فیصلہ ہوا ہے وہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ہمیشہ سیاہ حروف میں لکھا جائے گا اور سیاہ فیصلے کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ کبھی دنیا میں اس طرح بھی ہوا ہے کہ ملک کا سب سے popular leader اور ملک کی سب سے بڑی جماعت کا سربراہ، جسے آپ میدان کے اندر شکست نہ دے سکے اور پائے در پائے انہوں نے دیکھ لیا، انہوں نے پنجاب میں ضمنی انتخاب میں دیکھ لیا، انہوں نے کس بُرے طریقے سے اور دھونس دھاندلی سے یہاں پر اپنی حکومت قائم کی جس کو ہم نے legitimize کبھی بھی نہیں سمجھا اور عدالتوں کے اندر اس پر مقدمات بھی تھے لیکن by election کے اندر جس طرح سے پنجاب کے لوگوں نے بڑا واضح فیصلہ دیا اور یہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ دو تین ماہ کے بعد دوبارہ

come back ہوا ہو کہ یہ صحیح بات تھی۔ پنجاب کے لوگ عمران خان کے ساتھ تھے، وہ PTI کے ساتھ تھے یہاں پر دوبارہ PTI کی حکومت بنی۔ یہاں ہمارے مسلم لیگ (ق) والے coalition partner ہیں اور اسی طرح مسلم لیگ (ق) کی حکومت بنی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے قومی اسمبلی کے حلقے چن کر جو یہ سمجھتے تھے کہ یہ حلقے بدترین ہو سکتے ہیں اور ان کے لئے favorable ترین ہو سکتے ہیں ان سب نے سر جوڑ کر اور بیٹھ کر اس کو list out کیا اور ان میں سے ان کے resign accept کر کے کہا کہ by election میں آجائیں۔ ہم نے اس challenge کو قبول کیا اور وہ الیکشن آج سے چند دن پہلے ہوا اور پوری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح سے بھان متی کا یہ کنبہ چاروں شانے چت ہوا اور عمران خان پھر تین چوتھائی اکثریت سے یعنی تقریباً 8 میں سے 7 سیٹوں پر جیتے۔ کراچی میں جو ہوا وہ بھی ہماری جیت ہے اور وہ ہماری شکست نہیں ہے۔ اس کے ساتھ والے حلقے سے عمران خان چالیس ہزار کے ووٹوں کی اکثریت سے جیت رہے ہیں اور ایک حلقہ پرے وہ ہزاروں ووٹوں کی lead سے ہار رہے ہیں۔ اس الیکشن کے نتائج کو ہم نے challenge بھی کیا ہے۔ جب یہ بھی دیکھ لیا کہ جمہوری طریقے سے، انتخابات کے ذریعے سے عمران خان کو اللہ کی مدد شامل حال ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی طاقت آئندہ انتخاب جیتنے سے روک نہیں سکے گی تو یہ technical طریقہ اختیار کیا گیا کہ انہیں راستے سے ہٹایا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو فیصلہ الیکشن کمیشن نے کیا یہ فیصلہ الیکشن کمیشن کرنے کا اختیار ہی نہیں رکھتا۔ اس کے بارے میں سپریم کورٹ پہلے rolling دے چکی ہے اور انشاء اللہ آئندہ ایک دو دن میں جب یہ فیصلہ تحریر ہو کر آئے گا، ابھی تک الیکشن کمیشن کی بدنیتی دیکھیں کہ وہ فیصلہ ابھی تک جاری نہیں کیا، فیصلہ announce کر دیا لیکن فیصلہ جاری نہیں کیا کہ اگر وہ فیصلہ جاری ہو گا تو ہم اسے اعلیٰ عدالتوں میں challenge کریں گے اور انشاء اللہ یہ جو نااہلیت الیکشن کمیشن نے declare کی ہے یہ نااہلیت ختم ہو گی۔ یہ بھی کہیں دنیا میں نہیں ہوا کہ آپ عمران خان کے توشہ خانے کے چند ہزار کے تحائف کو اربوں روپے کی ڈکیتی کے ساتھ برابر کر دیں۔ حمزہ شہباز 14۔ ارب روپیہ اور شہباز شریف 26 ۔ارب روپیہ ان کے اکاؤنٹ سے یہ رقوم نکلیں ہیں، گواہ موجود ہیں، لوگ اعترافی بیان دے چکے ہیں اور money laundering کی بدترین مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں بلکہ دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپ ان criminals کو پکڑ کر ایک کو وزیر اعلیٰ بنا دیں اور ایک کو وزیر اعظم بنا دیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بُرے طریقے سے آج یہ اس ملک کو چلا رہے ہیں جن کے بارے میں انہوں نے یہ تاثر دیا تھا کہ ان کے آتے ہی ملک کے مسائل حل ہو جائیں گے، مہنگائی ختم ہو جائے گی، ڈالر کنٹرول میں آجائے گا اور یہاں ہر طریقے سے بڑی آسودگی آجائے گی اور لوگوں کے مسائل حل ہوں گے لیکن انہوں نے اس ملک کی اکانومی کا بیڑا غرق کر دیا ہے، اس ملک کی صنعت کا بیڑا غرق کر دیا اور اس ملک کی تجارت کا بیڑا غرق کر دیا۔ آج انڈسٹری بند ہو رہی ہے، لاکھوں لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں، آج عام آدمی کو زندگی جینے کے لئے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ بلز دیکھتے ہی آدمی پریشان ہو جاتا ہے، بجلی کے بلز، گیس کے بلز اور خوردونوش اشیاء کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں تو یہ جو شہباز شریف کو یہاں سے بھجوایا کہ تم وزیر اعظم بن جاؤ اور جاتے ہی اس ملک کی اکانومی کو اور اس ملک کے حالات کو ٹھیک کر دو گے لیکن وہ بوکھلائے ہوئے ہیں آپ پریس کانفرنسز اور پروگراموں میں ذرا ان کی شکل دیکھیں تو وہ مکمل طور پر فیل اور مکمل طور پر expose ہو چکے ہیں۔ اور کیا خوب کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

برباد گلستان کرنے کو بس ایک ہی اُلو کافی تھا
ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہو گا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یعنی 72 سے 74 سپیشل اسسٹنٹ، ایڈوائزر اور وزیر بنائے ہوئے ہیں جن کے پاس محکمے کوئی نہیں ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک ایسا popular leader جس نے 25 سال محنت کی ہے، عمران خان سونے کا چمچہ لے کر کسی feudal کے ہاں پیدا نہیں ہوا اس کی پشت پر کوئی انٹرنیشنل بڑی قوتیں نہیں تھیں، اس کی پشت پر عوام آئی اور کب آئی؟ 20 سے 25 سال اس نے اس ملک کا کریہ کریہ، نگر نگر، شہر شہر اور گاؤں گاؤں گھوم کر لوگوں کو بیدار کیا، لوگوں کو جھنجھوڑا، لوگوں کے دلوں پر دستک دی، لوگوں کو کھڑا کیا کہ تمھارا ملک ڈوب رہا ہے، تمھارا ملک تباہ ہو رہا ہے اٹھو اور اپنے ملک کو بچا لو پھر اس کے بعد جا کر لوگوں نے عمران خان کی طرف دیکھا اور عمران خان جب کامیاب ہو کر آئے تو اِن سب کی نیندیں اڑ گئیں۔ یہ سارے لوگ ویسے اکٹھے نہیں ہوئے، یہ سارے چور اور ڈاکوؤں کٹہرے میں تھے اور عمران خان نے احتساب کا نعرہ لگا کر لوگوں کو بتایا کہ ان لوگوں نے جو اربوں اور کھربوں روپیہ لوٹا ہے ان سے میں وہ واپس لے کر

آؤں گا اور احتساب پر کوئی compromise نہیں ہو گا۔ عمران خان نے آج یہ ثابت کر دیا ہے اور انہوں نے اپنی وزارت عظمیٰ کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا لیکن کوئی NRO نہیں دیا اور نہ ہی وہ آئندہ کوئی NRO دے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ عمران خان کسی طور پر بھی ان کے کسی دباؤ میں آنے والے نہیں ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ disqualify کر کے اور مائنس عمران خان کر کے یہ یہاں پر کوئی سیاسی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں تو یہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ عمران خان آج اس ملک کے طول و عرض میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں بھی پاکستانی بستے ہیں وہاں وہاں عمران خان ان سب کے دلوں کی دھڑکن بن چکے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہوش کے ناخن لیں۔ یہ imported حکمران اپنے غیر ملکوں آقاؤں کے اشارے پر ہمارے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے آئے ہیں۔ اب یہ تماشا ختم ہونا چاہئے اور اس ملک کے اندر اس وقت جو معیشت کا حال ہے، جو سیاست کا حال ہے اور جو معاشرے کا حال ہے یہ تباہ حال ہے اور یہ تباہی اسی صورت میں ٹھیک ہو سکتی ہے کہ اس قیوس کو ختم کیا جائے اور اس کا ایک ہی واحد حل اور راستہ ہے کہ transparent, fair and free انتخابات کے لئے فی الفور اعلان کیا جائے اور ان انتخابات کے اندر جو بھی جیتے حکومت اس کو دے دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عمران خان ہمیشہ تازہ دم پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ بقول علامہ محمد اقبال:

شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تو نہیں خطرہ افتا

جناب سپیکر! وہ تو پر دم ہیں اور پہلے سے زیادہ جوش اور جذبے کے ساتھ اس ملک اور قوم کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو بچانے کے لئے، اس ملک کے ہر ے پاسپورٹ کی عزت کے لئے، اس ملک کو مدینہ کی ریاست بنانے کے لئے، اس ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لئے، اس ملک کے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت کے لئے، اس ملک کو اس دنیا کا ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لئے، اس ملک کے پسے ہوئے طبقات، اس ملک کے مزدور، اس ملک کے کسان، اس ملک کے نوجوان، اس ملک کے طلباء، اس ملک کے علماء، اس ملک کی مائیں اور بہنیں، اس ملک کے بچے، سب آج یہ آس اور امید لگا کر بیٹھے ہیں کہ عمران خان کو آنا ہو گا، عمران خان کو لانا

ہو گا، عمران خان کو اس ملک کو چلانا ہو گا تو پھر یہ ملک ترقی کرے گا اور یہ ملک آگے بڑھے گا۔ یہ لوگ جتنی بھی کوشش کر لیں اور جو بھی رکاوٹ کھڑی کرنے کی کوشش کر لیں عمران خان جو نعرہ ہائے مستانہ لگاتا ہے" اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْن" یہ اُس کا جرم ہے۔ یہی اُس کا جرم ہے اور وہ کیا بات کرتا ہے؟ کہ اے اللہ تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے بڑھ کر وہ کیا کہتا؟ وہ عام آدمی کی بات کرتا ہے، عام آدمی کے معیار زندگی کو بہتر کرنے کی بات کرتا ہے غریب اور پسے ہوئے طبقوں کی بات کرتا ہے، اُن کے جذبات کی بات کرتا ہے، اُن کے احساسات کی بات کرتا ہے، اُن کے مصائب کی بات کرتا ہے، اُن کی خواہشات کی بات کرتا ہے اور اُن کی امنگوں کی بات کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ پاکستان کی بات کرتا ہے آج اسی لئے اُن کو کھٹکتا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب یہ انتخابات کا علان کریں گے تو عمران خان انشاءاللہ تین چوتھائی اکثریت سے اس ملک کے وزیر اعظم بنیں گے اور ان چوروں اور ڈاکوؤں سے اس ملک کو ہمیشہ کے لئے نجات ملے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں گزارش کروں گا کہ اب محترمہ مسرت جمشید چیمہ بات کریں پھر ملک ظہیر عباس کھوکھر، پھر ملک احمد خان اور آخر پر جناب محمد بشارت راجہ لیکن یہ گزارش ہے کہ دو دو، تین تین منٹ اپنا مؤقف دے دیں کیوں کہ جناب محمد بشارت راجہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کسی میٹنگ میں جانا ہے تو windup speech جناب محمد بشارت راجہ نے ہی کرنی ہے تو معزز ممبران سے میری request ہو گی کہ وہ دو دو، تین تین منٹ میں اپنا point of view دے دیں۔

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج یہاں ایوان میں ہم نے جو مناظر دیکھے یہاں پر جب ایک جوکر اپنے ہاتھ میں اپنی باجی کی گھڑی، ہار اور انگوٹھی لے کر پھر رہا تھا اور تماشہ لگا رہا تھا تو مجھے عبداللہ ہاراں والا جو امرتسر سے تھا اُس کی یاد آ گئی۔ میں آج اس مقدس ایوان کے آگے اس تاریخ کو دُہراؤں گی کہ عبداللہ ہاراں والا میاں شریف کے والد محترم تھے جو امرتسر میں ایک ایسی جگہ پر گجروں اور پھولوں کی ریڑھی لگاتے تھے جہاں پر پیسا پھینک تماشہ دیکھ کا کاروبار ہوتا تھا تو پھر مجھے کل کے الیکشن کمیشن کے فیصلے کی بھی یاد آئی کہ یہ فیصلہ عکاسی کر رہا تھا کہ پیسا بہت پھینکا گیا ہے تو تماشہ اِتنا تو لگنا بنتا ہے اتنا تو حلال کرنا بنتا ہے۔ بڑے دُکھ کے

ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ شریفوں کا خاندان آج بھی عبداللہ ہاراں والے کا آباؤاجداد کا ہر وقت چہرا ہمیں چیخ چیخ کے بتاتا اور دِکھاتا ہے کہ یہ ملک خدانخواستہ کوئی منڈی ہے اور یہاں پر جہاں پیسا پھینکیں گے تو دکھائی دے گا چاہے وہ اس ملک کے ادارے ہوں، عدلیہ ہو یا میڈیا ہو۔

جناب سپیکر! آج انہوں نے جو کچھ یہاں پر کیا وہ بھی پیسا پھینک تماشہ دیکھ کے ایک سلسلہ کی کڑی ہے میں ایوان کے توسط سے یہ جو کل فیصلہ ہوا ہے الیکشن کمیشن کے سامنے آج کچھ حقائق facts and figures ساتھ رکھوں گی اگر یہ غلط ہو تو وہ میرے خلاف کارروائی کرے، نہیں تو ہمیں بتائے اس ایوان کو بھی اور قوم کو بھی کہ یہ جو چیزیں میں آپ کے سامنے رکھوں گی اس کا کیا جواب ہے؟ 1997 میں ترکمانستان سے ایک انتہائی بیش قیمت قالین ملا اور میاں نواز شریف 50 روپے میں لے اُڑا، پھر ہمیں قطر کی یاد آتی ہے قطر کے مال کو تو یہ اپنے گھر کا مال سمجھتے ان کا قطر کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے، ایک بیش قیمت بریف کیس ملتا ہے اُس کو یہ شریف مافیا 875 روپے میں اپنے گھر لے جاتا کیوں کہ وہ قطر نے دیا تھا اتنا تو بنتا ہے، مفت بھی لے جاتے تو قوم کو mind نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ان کا بڑا گہرا تعلق ہے، یہ ہمیں بڑی گھڑیاں دکھا رہے تھے جو ان کی باجی گھڑی پہنتی ہے جب وہ پریس کانفرنس کرتی ہے اور ادائیں دکھاتی ہے اُس گھڑی کی قیمت 1999 میں 10 لاکھ روپے تھی جو چند ہزار روپے کے عوض یہ فراڈیا نوسر باز خاندان لے اُڑا الیکشن کمیشن اس پر نظر ڈالے وہ قوم کے خزانے کو ملی تھی۔

جناب سپیکر! سعودی عرب ایک ریفل دیتا ہے اُس زمانے میں اُس کی قیمت 1 لاکھ روپے سے اوپر تھی جو 14 ہزار میں میاں صاحب اپنے گھر لے گیا، اس کے علاوہ اگر ہم زرداری لیٹرے کی داستان اس ایوان میں بیٹھے ہوئے بتائیں کہ آئین شکنی وہ تھی جو میرے ملک کا آئین اور قانون جس چیز کی اجازت نہیں دیتا وہ چیزیں توشہ خانہ سے گھر میں جائیں 14 کروڑ روپے سے زائد مالیت کی گاڑی 6 لاکھ روپے میں لے گئے۔ اسی طرح کوئی 26 کروڑ روپے کے توشہ خانہ کے تحفے جن کی مالیت 26 کروڑ لگائی تھی وہ وزیراعظم شوکت عزیز لے گئے ہمیں بڑے دُکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری پارٹی اور ہمیں ان فراڈیوں اور انڈر ورلڈ کے جو مافیا ہیں اُن کے آگے اگر ہم اس طرح سے بیٹھے ہوئے تھے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پرائم منسٹر، ہمارے قائد کی بے انتہا شرافت ہے اور یہ شرافت اب ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم شرمندہ ہونے والے نہیں

ہیں، یہ 22 کروڑ عوام کو کل مائنس کرنے کا جو گھناؤنا کھیل کھیلا گیا ہے عوام نے کل ایک منٹ کے اندر اپنا reaction دکھا کر ان کو پھر شرمندہ کیا ہے اور ان کے چہرے کے اوپر وہ کلنک زیادہ گہری کی ہے کہ ملک کی 22 کروڑ عوام اپنے ہر دل عزیز لیڈر کے ساتھ کھڑی ہے اور 22 کروڑ سے گزر کر آپ مائنس ون کر سکتے ہو، 22 کروڑ کو مائنس کر سکتے ہو تو کر کے دکھاؤ؟

جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں کر کے آپ سے اجازت چاہوں گی، مجھے پتا ہے کہ اور بھی معزز ممبران نے بات کرنی ہے کہ ہم الیکشن کمیشن کو اس مقدس ایوان کے ذریعے ایک ایسی قرارداد کے تحت اُن سے گزارشات کریں کہ پچھلے 30 سالہ توشہ خانہ کے جتنے بھی تحائف ہیں وہ جو جو اپنے گھر لے کر گیا ہے اُس کا ریکارڈ قوم کے آگے رکھیں اور اگر انہوں نے اُس وقت کے قاعدہ اور قانون کے مطابق اُس کی قیمتیں ادا نہیں کیں تو پھر اُن سب کو نااہل کیا جائے اور ہمارے کیس میں ایف بی آر کے اندر ایک ایک چیز کا حساب کتاب موجود ہے۔ یہ ہمارے پرائم منسٹر نے اُس وقت خود declare کیا تھا جہاں سے انہوں نے اُٹھا کر پہلے media campaign کی لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اگر اُس وقت اس چیز کو اتنی شدت کے سات address کیا ہوا ہوتا تو شاید آج یہ نوبت نہ آتی۔ کیوں کہ وہ تو آئین اور قانون کے قاعدے سے بھی ہٹ کر بلکہ پہلے تو اُونے پونے لے جاتے تھے پھر جناب عمران خان صاحب نے legislation کر کے یہ طے کیا کہ جو کوئی بھی توشہ خانہ سے چیزیں لے گا وہ اُس چیز کی اصل مالیت کی آدھی قیمت دے کر لے سکتا ہے لہذا کل کا دن بڑا شرمناک تھا میں تمام جو ہمارے معزز ممبران ہیں اُن کے توسط سے آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ ہماری ایک قرارداد الیکشن کمیشن کی طرف جانی چاہئے کہ وہ پچھلے 30 سالہ توشہ خانہ کا جو ریکارڈ ہے وہ حکومت سے طلب کرے اور ہر ایک سے اُس کی جواب طلبی کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظہیر عباس کھوکھر!

ملک ظہیر عباس: **اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي* وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي* وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي* يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کے رویہ پر بات کروں گا حالانکہ ایک ایک دقیقہ

بہت قیمتی ہے لیکن بحیثیت ممبر پارلیمنٹ میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں اس مقدس ایوان کے حوالے سے یہ بات کروں کہ جس طرح سے اپوزیشن کا آج attitude تھا جو behavior تھا یہ انتہائی ناگفتہ بہ ہے اور جس طریقے سے یہاں سیٹیاں بجائی گئیں آپ کو ضرور اس کا نوٹس لینا چاہئے اور جس طرح یہاں پر اپوزیشن کے ممبران نے عوامی توقعات کے برعکس behave کیا ہے یہ انتہائی نامناسب ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ یہ قرارداد پر بات کرتے لیکن چونکہ ان کے پاس کوئی justification نہیں، ان کے پاس کوئی بات نہیں، ان کے پاس کوئی logic نہیں اس لئے انہوں نے ان کو سیٹیاں دے کر ایوان میں بھیجا اور انہوں نے پورے ایوان کی توہین کی ہے، لہٰذا میری استدعا ہے کہ ان کے اس عمل پر آپ ضرور action لیں۔

جناب سپیکر! کل 21 ۔اکتوبر کے دن کو پاکستان کی تاریخ میں سیاہ حروف سے لکھا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ کل کا دن اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ جس طرح عمران خان نے سائفر کے متعلق بات کی ---

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: ملک ظہیر عباس صاحب! آپ اپنی بات کو تھوڑا سا short کر لیں۔ آپ کے بعد ملک احمد خان بھچر اور سیموئل صاحب نے تقاریر کرنی تھیں لیکن ان سے گزارش کریں گے کہ وہ بعد میں تقاریر کر لیں اور راجہ صاحب کو پہلے بات کرنے دیں چونکہ راجہ صاحب نے جانا ہے۔

جناب احمد خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! مجھے احساس ہے کہ آپ تقریر بنا کر آئے ہیں۔ ناراضگی تو نہیں ہو گی۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! کمال ہے۔ کوئی ناراضگی نہیں Its, ok.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! بالکل میں جلدی wind up کروں گا لیکن میں آپ کی وساطت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کل کا دن چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا تھا کہ عمران خان جو باتیں کر رہا ہے وہ سچی باتیں ہیں۔ جس طرح سے سائفر کو عمران خان نے لہرا کر کہا کہ یہ سائفر ہمارے ایمبیسڈر کو وصول ہوا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ اگر عمران خان کی حکومت کو topple نہیں کیا گیا تو

repercussion کے طور پر آپ کو اس کا رد عمل آئے گا۔ اگر عمران خان عدم اعتماد کے نتیجے میں حکومت سے پیچھے ہٹتے ہیں تو پھر آپ کے ساتھ نرم رویہ کیا جائے گا۔لہذا کل کا دن اس چیز کو واضح کر رہا ہے کہ جس organize طریقے سے اس گورنمنٹ، عوامی توقعات اور عوامی ووٹوں کو تبدیل کیا گیا اور عمران خان کی حکومت کو بدلا گیا یہ اس چیز کا مظہر ہے اور آج پوری قوم یہ دیکھ رہی ہے کہ کس طرح سے عمران خان لوگوں کو بتا رہا تھا اور کس طرح سے الیکشن کمشنر نے ایک biased فیصلہ دیا اور عمران خان کو illegitimate اور غیر آئینی طریقے سے سیاسی میدان سے باہر رکھنے کی کوشش کی ہے جس کا اس کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں تھا، وہ اس قسم کا فیصلہ کر ہی نہیں سکتا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ organized طریقے سے غیر ملکی ایجنڈے کے تحت امپورٹڈ حکومت جو فیصلے کروا رہی ہے یا کر رہی ہے یہ عمران خان نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا اور میں آخری بات الیکشن کمیشن کے حوالے سے کروں گا کہ الیکشن کمیشن تاریخ میں وہ role play کر رہا ہے کہ اسے معافی نہیں ملے گی، جس طرح اس نے ضمنی الیکشنز میں ووٹوں کو پورے پنجاب میں بکھیرا اور ایک ہی فیملی کے ووٹ بکھیرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ یہ صرف (ن) لیگ اور PDM کے چیف الیکشن کمشنر ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ 80 کی دہائی نہیں ہے بلکہ 2022 چل رہا ہے اور یہ سوشل میڈیا کا دور ہے۔ یہ وہ دور ہے کہ یہ شریفوں کو معاف نہیں کریں گے اور میں آپ کی وساطت سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو ادارے PDM اور شریفوں کی غلامی کر رہے ہیں وہ سن لیں کہ یہ پاکستان پاکستانیوں کے لئے ہے، یہ پاکستان کے شہریوں کے لئے ہے پاکستان کا آئین پاکستانی شہریوں کے تحفظ کے لئے ہے اور اگر ادارے شریفوں اور PDM کو تحفظ دیں گے تو ہم پاکستانی یہاں موجود ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے 1947 میں جانوں کی قربانی دے کر اس ملک کو آزاد کیا تھا اور آزاد ادارے بنائے تھے۔ آج یہ پاکستان کا آئین آزاد اداروں کے تحفظ کے لئے کھڑا ہے، عمران خان نے یہی کہا تھا کہ ہم آزاد اور خود مختار خارجہ پالیسی چاہتے ہیں ہم پاکستانیوں کی امنگوں کے مطابق پاکستان کی خارجہ پالیسی چاہتے ہیں، ہم پاکستانیوں کی اُمنگوں کے مطابق پاکستان میں حکومت چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں جناب کی وساطت سے دوستوں سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ کھلواڑ کھیل کر پاکستانیوں کے تمام تر حقوق کو violate کیا جا رہا ہے اور جس طرح سے

امپورٹڈ حکومت اداروں کو اپنا غلام بنانا چاہتی ہے اور غیر ملکی ایجنڈے کے تحت آلہ کار بنی ہوئی ہے اسے فوراً روکا جائے یہ عوام کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے عوام بہت serious ہو چکی ہے۔ابھی جو FATAF کا فیصلہ آیا ہے میں اس کا credit جناب عمران خان اور ان کی حکومت کو پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح سے قانون سازی کی اور FATAF کے scores کو پورا کیا جس کے نتیجے میں آج پاکستان کو FATAF نے اس دائرے سے نکال دیا ہے یہ credit پاکستان تحریک انصاف، جناب عمران خان اور ان کی کیبنٹ کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں عمران خان کو ایک شعر dedicate کروں گا چونکہ یہاں پر شاعری بھی ہوتی ہے:

اس کے دشمن ہیں بہت آدمی وہ اچھا ہو گا
میری طرح وہ بھی اس شہر میں تنہا ہو گا

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت خوب۔جی راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں بہت زیادہ باتیں ہو چکی ہیں، جس تفصیل کے ساتھ قرارداد پیش کی گئی اور جس تفصیل کے ساتھ بعد میں میرے دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اس کے بعد کچھ کہنا بنتا نہیں لیکن میں صرف دو تین باتیں آپ کی خدمت میں عرض کر کے اجازت چاہوں گا۔سب سے پہلے میں الیکشن کمیشن کے کل کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل الیکشن کمیشن نے ایک ایسے لیڈر کو نااہل قرار دیا ہے جو گزشتہ چھ مہینوں کے دوران دو دفعہ اپنی اکثریت ثابت کر چکا ہے اور وہ یہ ثابت کر چکا ہے کہ اس ملک میں اگر آج عوام کسی کے ساتھ کھڑے ہیں تو وہ عمران خان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم امپورٹڈ حکومت اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے اپنے پاؤں نہیں بلکہ یہ کسی کے سہارے کھڑے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر عمران خان believe کرتا ہے، اگر اس کا ایمان ہے تو اس کا ایمان ووٹ پر ہے کہ وہ ووٹ کے ذریعے اس ملک میں اقتدار میں آنا چاہتا ہے اور ووٹ کے ذریعے ہی اس نے چھ مہینوں میں ان کو دو دفعہ شکست دی ہے۔ شاید الیکشن کمیشن میں وہ ان کو شکست نہ دے سکا ہو لیکن اس نے ووٹ کے ذریعے دو دفعہ شکست دی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں معزز ممبران اپوزیشن certified چور چور کی بات کر رہے تھے، certified چور وہ ہوتا ہے جس کو چوری کا سرٹیفکیٹ ملا ہو۔ میں اس ایوان میں ایک سوال چھوڑتا ہوں کہ الیکشن کمیشن بڑا ہے یا سپریم کورٹ آف پاکستان بڑا ہے؟ سپریم کورٹ آف پاکستان نے میاں نواز شریف کو certified چور declare کیا ہوا ہے اور وہ آج تک مفرور ہے اور دوسروں کو کہتے ہیں کہ چور چور۔ پہلے وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ چور اُن کے گریبان کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ "سارا ٹبر چور، سارا ٹبر چور"۔ او، پاگلوں پہلے اِہ تے تکو عمران خان دا ٹبر کہڑا اے؟ اوہ کلا بندہ اے یار۔ ایک تنہا آدمی جس نے ان سب کو آگے لگایا ہوا ہے۔ اُس کے دو بیٹے ہیں وہ دونوں ملک سے باہر ہیں۔ اکیلے آدمی نے ان سب کو آگے لگایا ہوا ہے اور "ٹبر سارا" تو ان کا چور ہے۔ اگر میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز، حسن نواز، حسین نواز اور مریم نواز چور، ان کا کون بچتا ہے؟ پورا ٹبر تو یہ چوروں کا ہے اور یہ دوسروں کو چور کہتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر میری بہنیں جو چور چور کے نعرے مار رہی تھیں یقین کیجئے اگر ان کو ذاتی حیثیت میں دیکھا جائے تو ان جیسی لاکھوں میری مائیں اور بہنیں عمران خان کے ساتھ ایک تصویر لینے کے لئے ترستی ہیں اور انہیں بات کرنے سے پہلے اپنی حیثیت کا کوئی احساس نہیں ہوتا کہ ہم ہیں کون اور کس کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ انسان کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات نہیں کرنی چاہئے۔ جن کی حیثیت کوئی نہیں وہ دوسروں کو چور کہہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد ان احمقوں سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ عمران خان کو چور کہہ رہی تھیں۔ پہلے یہ سوچو کہ ایک شخص بلے پر دستخط کرتا ہے تو وہ بلا لاکھوں میں بکتا ہے، ٹی شرٹ پر دستخط کرتا ہے تو وہ شرٹ کروڑوں میں بکتی ہے تو میاں محمد نواز شریف یا میاں محمد شہباز شریف کے قریب سے گزر جائیں تو پہلے بندے کو جیب دیکھنی پڑتی ہے کہ جیب میں کچھ بچا ہے کہ

نہیں اور یہ لوگ کس کے متعلق باتیں کر رہے تھے؟ اگر وہ بیٹھے ہوتے تو ہم اُن کے منہ پر یہ بات کہتے کہ خدا کے لئے اپنے گریبان میں جھانکو کہ تم بول کیا رہے ہو اور آپ کی حیثیت کیا ہے؟

جناب سپیکر! پھر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اُس شخص کے متعلق بات کر رہے تھے اور ان کی قیادت کی حوس دیکھیں کہ "اوہ رَجن تے ای نئیں آندے"۔ ان کی قیادت کا پیٹ ہی نہیں بھرتا، "اہ لوہاراں دی بھٹی اے جو مرضی اندر سٹی جاؤ" لیکن دوسری طرف دیکھیں کہ ہمارا لیڈر عمران خان جس نے وصیت کر رکھی ہے کہ میرے بعد میرے تمام اثاثے نمل یونیورسٹی اور شوکت خانم کو دے دیئے جائیں یہ اُس شخص کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں؟ جن کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ قومی سوچ کیا ہوتی ہے، قوم کا درد کیا ہوتا ہے، ملک کا درد کیا ہوتا ہے انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن یہ بات کہنے والی ہے اور ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت ہمیشہ دو نمبری کے ذریعے ہی حکومت میں آتے رہے ہیں لیکن "اس دفعہ ایک ایسے شخص دے اڈے چڑے جس نے اہناں دیاں سیٹیاں بجا دتیاں"۔ آپ عورتوں کی بات کرتے ہیں خدا کی قسم ہم نے تو یہاں مرد بھی سیٹیاں بجاتے ہوئے دیکھے ہیں تو سیٹی کس نے بجائی؟ یقین کیجیئے عمران خان پیر دبیاتے سیٹی نکلی۔ مجھے شعر یاد نہیں رہتا تو میں نے یہاں بیٹھے بیٹھے شعر لکھ لیا ہے:

میرے ہاتھ میں عَلم، میرے ذہن میں اُجالا
مجھے کیا ڈرا سکے گا، کوئی ظلمتوں کا پالا
مجھے فکر ہے امنِ عالم، تُجھے اپنی ذات کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں، تُو ڈوبنے والا

بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب جناب محمد بشارت راجہ reports lay کریں گے اور جناب علی افضل ساہی! آپ نے بڑا اچھا ماحول بنا دیا ہے اب ہمارے سارے معزز ممبران آئندہ شعر یاد کر کے آیا کریں گے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ (وایم-II) کی تعمیر پر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Construction of Lahore Orange Line Metro Train Project (Vol-II), HUD & PHE Department and Transport Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Construction of Lahore Orange Line Metro Train Project (Vol-II), HUD & PHE Department and Transport Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

کینال بنک روڈ اور چاؤبچہ انڈر پاس لاہور کی توسیع پر حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Widening of Canal Bank

Road and Chaubucha Underpass Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Widening of Canal Bank Road and Chaubucha Underpass Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کے مالی گوشوارہ جات برائے مالی سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Financial Statements of the Government of Punjab, for the Financial Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Financial Statements of the Government of Punjab, for the Financial Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

خودکار کرایہ اکٹھا کرنے اور بس شیڈولنگ سسٹم پر پنجاب ٹرانسپورٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Information System Audit Report on Automated Fare

Collection and Bus Scheduling System, Punjab Mass Transit Authority (PMA), Punjab Transport Department, for the Audit Year 2019-20

MR SPEAKER: The Information System Audit Report on Automated Fare Collection and Bus Scheduling System, Punjab Mass Transit Authority (PMA), Punjab Transport Department, for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

Covid-19 سے متعلقہ اخراجات برائے مالی سال 19-2018 کے حسابات پر کی حکومت پنجاب سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Covid-19 related Expenditure for the Financial Year 2019-20, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Covid-19 related Expenditure for the Financial Year 2019-20, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کے حسابات کی مدبندی برائے مالی سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of the Government of the Punjab for the Financial Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of the Government of the Punjab for the Financial Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔

The House is adjourned sine die.

INDEX

PAGE NO.

A

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS UD DIN, MR.
QUESTION regarding-
-Irregularities in ongoing schemes in PP-47, Narowal *(Question No. 1413)* 1978
ABDUL RAUF, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Rajuwal canal bridge and link road head Gulsher, Okara *(Question No. 6567*)* 1958
-Construction and repair of road from Kasur to Dipalpur *(Question No. 6568*)* 1959
-Delay in issuance of LPC after promotion of Charge Nurses in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 6949*)* 2142
-Details about illegal construction of residential colonies and commercial plazas in tehsil Dipalpur, Okara *(Question No. 1380)* 1881
-Details about illegal residential colonies and societies in area of Tehsil Council Dipalpur, Okara *(Question No.1381)* 1883
-Irregularities in ongoing schemes in PP-47, Narowal (Question No. 1413)
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-29th July, 2022 1751
-17th October, 2022 1815
-18th October, 2022 1919
-19th October, 2022 2005
-20th October, 2022 2099
-22nd October, 2022 2159
AKHTAR ALI, CHAUDRY
QUESTIONS regarding-
-Details about amount spent on projects of Metropolitan Corporation in PP-154 Lahore *(Question No. 1411)* 1891
-Details about contractors and renovation of residences in government colonies Lahore *(Question No. 7487*)* 1955
-Details about issuance of funds for renovation of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7316*)* 1947
-Details about medical tests of Vitamin-D and E in Services hospital Lahore *(Question No. 6645*)* 2135
-Details about X-Ray machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 6644*)* 2133
-Issuance of funds for construction and repair of houses in Chouburji Garden Estate Colony Lahore *(Question No. 1368)* 1977
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Lahore *(QuestionNo. 8507*)* 2036

PAGE NO.

ALI AFZAL SAHI, MR. *(Minister for Communication & Works)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for construction and repair of roads in last two years *(Question No. 1463)* 1983
-Allocated amount for construction of roads from 58 South to 119 and Morr Shaheenabad to Sillanwali Road Sargodha *(Question No. 7427*)* 1953
-Allocated amount for construction of roads in 2020-21 *(Question No. 6580*)* 1934
-Construction and repair of Bhutta Wahn Road, Rahim Yar Khan *(Question No. 6835*)* 1965
-Construction and repair of fly over at Khyali Bypass, Gujranwala *(Question No. 7577*)* 1974
-Construction and repair of head Gulsher to Rajuwal Bridge via Link Road, Okara *(Question No. 7584*)* 1974
-Construction and repair of Pindi Bhattian Chiniot Road *(Question No. 1482)* 1984
-Construction and repair of Rajuwal canal bridge and link road head Gulsher, Okara *(Question No. 6567*)* 1959
-Construction and repair of road from Bucheki to Syed Wala and Morr Khunda Ali Judge Road Nankana Sahib *(Question No. 6791*)* 1935
-Construction and repair of road from Jhawrian to Sillanwali, Sargodha *(Question No. 7208*)* 1967
-Construction and repair of road from Kasur to Dipalpur *(Question No. 6568*)* 1960
-Construction of bridge on Ravi River to Link Mian Channu, Vehari and Chicha Watni with Motorway *(Question No. 6663*)* 1962
-Construction of dual road from Fazil Pur to Lundi Syedan, Rajanpur *(Question No. 7079*)* 1943
-Construction of underpas for students of University of Okara *(Question No. 6748*)* 1964
-Cost and approval of project Chak No. 95/9-L in Sahiwal *(Question No. 6651*)* 1961
-Delay in project of grain market 214 bridge, Bhakkar *(Question No. 7228*)* 1947
-Details about amount deliverd to D.O Roads Faisalabad (Question No. 6563*) 1927
-Details about appointment of D.O Roads Faisalabad *(Question No. 6566*)* 1932
-Details about completion and cost occurred upon construction of Sargodha Road from Chak No. 58 to Sillanwali Road Faisalabad *(Question No. 6921*)* 1939
-Details about construction and patch work of roads in district Jhelum and Rawalpindi *(Question No. 6969*)* 1941
-Details about construction of Kandwal Road PP-27 tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 7486*)* 1972
-Details about construction of Lallu Wali Puli Bahawalpur *(Question No. 6817*)* 1964

	PAGE NO.
-Details about construction of road from Khanewal Pull Ghrat to Chokia Wali Pull via BR-19/8 Mian Channu *(Question No. 6664*)*	1963
-Details about contractors and renovation of residences in government colonies Lahore *(Question No. 7487*)*	1956
-Details about Corruption of Assistant Comptroller posted in Punjab House Islamabad *(Question No. 1450)*	1982
-Details about encroachments on Lahore Jarranwala Road and Mandi Faizabad Road Morr Khunda, Bucheki *(Question No.7505*)*	1973
-Details about Eyes Cat fixed on roads in Gujranwala *(Question No. 7468*)*	1971
-Details about faulted street lights in A,B, C, D and FC Flats in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7402*)*	1970
-Details about issuance of funds for renovation of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7316*)*	1948
-Details about length and width of Kasur thy Shekham and Kot Radha Kishan to Raiwind Road and expenditures occurred upon these *(Question No. 1422)*	1981
-Details about mechanism for repair and road safety *(Question No. 7592*)*	1975
-Details about project of dual carriage of Sargodha Khushab Road *(Question No. 7420*)*	1951
-Details about reconstruction of roofs of C-42 in GOR-III Lahore *(Question No. 1468)*	1984
-Details about repair of roads in Wahdat Colony Lahore *(Question No.7362*)*	1950
-Dilapidated condition of sewerage system in A,B, C, D Block in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7401*)*	1970
-Expenditures occurred upon construction of Abdul Hakim to Tulamba and Pul Bagar Road *(Question No. 6863*)*	1966
-Funds allocated for construction and repair of roads in Khanewal *(Question No. 7212*)*	1968
-Funds allocated for construction and repair of roads in Lahore division *(Question No. 7593*)*	1976
-Irregularities in ongoing schemes in PP-47, Narowal *(Question No. 1413)*	1979
-Issuance of funds for construction and repair of houses in Chouburji Garden Estate Colony Lahore *(Question No. 1368)*	1978
-Number of connecting roads in PP-229 Vehari and details about construction and repair of them *(Question No. 7451*)*	1970
-Steps taken to save Indus Queen, the ship of Nawab of Bahawalpur from being useless *(Question No. 7291*)*	1968
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	1899, 2077
RESOLUTIONS regarding-	
-Condemnation of insulting statement of US President Mr Joe Biden about nuclear weapons of Pakistan and demand for apology from US Government	1900
-Condemnation on illegal arrest of Senator Azam Khan Sawati and tortured by imported government	2078

PAGE NO.

ALI HAIDER, AGHA
QUESTION regarding-
-Construction and repair of road from Bucheki to Syed Wala and Morr Khunda Ali Judge Road Nankana Sahib *(Question No. 6791*)* 1934
ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Accupation of effected person on land of a government dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 7287*)* 1867
-Details about funds allocated for Municipal and Town Committee Nankana Sahib *(Question No. 1403)* 1887
-Details about mechanism for repair and road safety *(Question No. 7592*)* 1975
-Details about not posting of permanent DG of Punjab Human Organ Transplant Authority *(Question No. 7529*)* 2145
-Funds allocated for construction and repair of roads in Lahore division *(Question No. 7593*)* 1976
-Number of cleaning staff in Municipal Committee Sangla Hill, Nankana Sahib *(Question No. 1404)* 1888
AYSHA IQBAL, MS.
QUESTIONS regarding-
-Availability of Rape Kits in hospitals of the Province and details about medical tests after rape *(Question No. 6686*)* 2117
-Delay in construction of NFC Cooperative Housing Society Phase-II Lahore *(Question No. 7394*)* 2021
-Delay in project of grain market 214 bridge, Bhakkar *(Question No. 7228*)* 1946
-Details about development works in U/C 119 Lahore in last three years *(Question No. 7311*)* 1853
-Number of Cardiac Monitors in General Hospital Lahore *(Question No. 7226*)* 2122
-Procedure of registration of complaints and checking of Cooperative Housing Societies *(Question No. 8218*)* 2023
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Anxiety in medical colleges due to not issuance of retirement notification as a regular Professors despite of completion of service 1986

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of bridge on Ravi River to Link Mian Channu, Vehari and Chicha Watni with Motorway *(Question No. 6663*)* 1962
-Details about construction of road from Khanewal Pull Ghrat to Chokia Wali Pull via BR-19/8 Mian Channu *(Question No. 6664*)* 1962
-Expenditures occourred upon development projects of Municipal Committee Mian Channu *(Question No. 7363*)* 1869
BILLS-
-The Forest (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 2075-2077

PAGE NO.

-The Factories (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 2072-2074
-The Punjab Ehsaas Program Bill 2022 *(Introduced in the House)* 2053
(Considered and passed by the House) 2055-2056
-The Punjab Local Government Bill 2022*(Considered and passed by the House)* 2057-2065
-The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1997
(Considered and passed by the House) 1999-2001
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 2066-2068
-The Punjab Road Safety Authority Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1911
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 *(Considered and passed by the House)* 2069-2071
-The Urdu Language Bill 2022 *(Introduced in the House)* 1992
(Considered and passed by the House) 1993-1995

C

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of a resident of Ferozwala during dacoity in Sheikhupura 1910
COOPERATIVES DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about employees, vacant posts and branches of Cooperative Bank in Rajanpur *(Question No. 6626*)* 2024
-Details about not implementing on insurance claim for Formers in Noor Pul Khushab *(Question No. 7597*)* 2033
-Details about post of President Cooperative Bank lying vacant *(Question No. 7198*)* 2032
-Embezzlement and irregularities in WAPDA Employees Cooperative Housing Society Multan *(Question No. 6638*)* 2015
-Delay in construction of NFC Cooperative Housing Society Phase-II Lahore *(Question No. 7394*)* 2021
-Irregularities in Government Officers Cooperative Housing Society Raiwind, Lahore *(Question No. 7213*)* 2017
-Procedure of registration of complaints and checking of Cooperative Housing Societies *(Question No. 8218*)* 2023
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Gujranwala *(QuestionNo. 8508*)* 2038
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Lahore *(QuestionNo. 8507*)* 2036
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein PP-198 Sahiwal *(QuestionNo. 8503*)* 2034
-Number of Cooperative Housing Societies and employees in Rajanpur *(Question No. 6627*)* 2026
-Number of registered and unregistered Cooperative Housing Societies in Lahore *(Question No. 7103*)* 2030

PAGE NO.

-Procedure of establishment of Cooperative Housing Society and issuance of NOC in area of Lahore *(Question No. 7102*)* 2029
-Provision of loan and names and addresses of defaulters of Cooperative Banks in Rahim Yar Khan *(Question No. 6819*)* 2027

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Allocated amount for construction of roads in 2020-21 *(Question No. 6580*)* 1933
-Allocated amount for construction of roads from 58 South to 119 and Morr Shaheenabad to Sillanwali Road Sargodha *(Question No. 7427*)* 1953
-Allocated funds for construction and repair of roads in last two years *(Question No. 1463)* 1983
-Construction and repair of Bhutta Wahn Road, Rahim Yar Khan *(Question No. 6835*)* 1964
-Construction and repair of fly over at Khyali Bypass, Gujranwala *(Question No. 7577*)* 1973
-Construction and repair of head Gulsher to Rajuwal Bridge via Link Road, Okara *(Question No. 7584*)* 1974
-Construction and repair of Pindi Bhattian Chiniot Road *(Question No. 1482)* 1984
-Construction and repair of Rajuwal canal bridge and link road head Gulsher, Okara *(Question No. 6567*)* 1958
-Construction and repair of road from Bucheki to Syed Wala and Morr Khunda Ali Judge Road Nankana Sahib *(Question No. 6791*)* 1934
-Construction and repair of road from Jhawrian to Sillanwali, Sargodha *(Question No. 7208*)* 1966
-Construction and repair of road from Kasur to Dipalpur *(Question No. 6568*)* 1959
-Construction of bridge on Ravi River to Link Mian Channu, Vehari and Chicha Watni with Motorway *(Question No. 6663*)* 1962
-Construction of dual road from Fazil Pur to Lundi Syedan, Rajanpur *(Question No. 7079*)* 1942
-Construction of underpas for students of University of Okara *(Question No. 6748*)* 1963
-Cost and approval of project Chak No. 95/9-L in Sahiwal *(Question No. 6651*)* 1960
-Dilapidated condition of sewerage system in A,B, C, D Block in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7401*)* 1969
-Delay in project of grain market 214 bridge, Bhakkar *(Question No. 7228*)* 1946
-Details about amount deliverd to D.O Roads Faisalabad (Question No. 6563*) 1926
-Details about appointment of D.O Roads Faisalabad *(Question No. 6566*)* 1931
-Details about completion and cost occurred upon construction of Sargodha Road from Chak No. 58 to Sillanwali Road Faisalabad *(Question No. 6921*)* 1939

PAGE NO.

-Details about construction and patch work of roads in district Jhelum and Rawalpindi *(Question No. 6969*)* 1941
-Details about construction of Kandwal Road PP-27 tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 7486*)* 1971
-Details about construction of Lallu Wali Puli Bahawalpur *(Question No. 6817*)* 1964
-Details about construction of road from Khanewal Pull Ghrat to Chokia Wali Pull via BR-19/8 Mian Channu *(Question No. 6664*)* 1962
-Details about contractors and renovation of residences in government colonies Lahore *(Question No. 7487*)* 1955
-Details about Corruption of Assistant Comptroller posted in Punjab House Islamabad *(Question No. 1450)* 1981
-Details about encroachments on Lahore Jarranwala Road and Mandi Faizabad Road Morr Khunda, Bucheki *(Question No.7505*)* 1973
-Details about Eyes Cat fixed on roads in Gujranwala *(Question No. 7468*)* 1970
-Details about faulted street lights in A,B, C, D and FC Flats in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7402*)* 1969
-Details about issuance of funds for renovation of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7316*)* 1947
-Details about mechanism for repair and road safety *(Question No. 7592*)* 1975
-Details about length and width of Kasur thy Shekham and Kot Radha Kishan to Raiwind Road and expenditures occurred upon these *(Question No. 1422)* 1980
-Details about project of dual carriage of Sargodha Khushab Road *(Question No. 7420*)* 1950
-Details about reconstruction of roofs of C-42 in GOR-III Lahore *(Question No. 1468)* 1983
-Details about repair of roads in Wahdat Colony Lahore *(Question No.7362*)* 1949
-Expenditures occurred upon construction of Abdul Hakim to Tulamba and Pul Bagar Road *(Question No. 6863*)* 1965
-Funds allocated for construction and repair of roads in Khanewal *(Question No. 7212*)* 1967
-Funds allocated for construction and repair of roads in Lahore division *(Question No. 7593*)* 1976
-Irregularities in ongoing schemes in PP-47, Narowal *(Question No. 1413)* 1978
-Issuance of funds for construction and repair of houses in Chouburji Garden Estate Colony Lahore *(Question No. 1368)* 1977
-Number of connecting roads in PP-229 Vehari and details about construction and repair of them *(Question No. 7451*)* 1970
-Steps taken to save Indus Queen, the ship of Nawab of Bahawalpur from being useless *(Question No. 7291*)* 1968

PAGE NO.

E

ELECTION OF-
-Mr. Speaker (Muhammad Sibtain Khan, Mr.) 1758
-No confidence on Mr Deputy Speaker (Sardar Dost Muhammad Khan Mazari) 1793

F

FAIZA MUSHTAQ, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Number of metal roads and allocated funds in PP-65 Mandi Bahauddin *(Question No. 7365*)* 1870
-Number of catle markets and received income in Mandi Bahauddin *(Question No. 7366*)* 1871

H

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of a residant of Ferozwala during dacoity in Sheikhupura 1910
QUESTION regarding-
-Number of waste picking vehicles in Lahore Waste Management Company *(Question No. 7091*)* 1849
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Increase in crime due to useless condition of castly heavy bikes of Dolphin Force Lahore 1985
HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Energy & Food)*
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of illegal and unconstitutional behavior of federal imported government with the Punjab Government 2086

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of head Gulsher to Rajuwal Bridge via Link Road, Okara *(Question No. 7584*)* 1974
-Construction and repair of road from Muhammad Nagar to Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1371)* 1879
-Details about declaring Union Council to Mandi Ahmedabad Town Committee *(Question No. 6873*)* 1860
-Installation of water filtration plant in Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1351)* 1875

PAGE NO.

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about action against catle owners in Gujjarpura and China Sheme, Lahore *(Question No. 1471)* 1895
-Details about secret recordings of patients and doctors by former M.S Services Hospital Lahore *(Question No. 8542*)* 2151
-Details about waste and garbage piles on the roads and streats in Lahore *(Question No. 6632*)* 1856
-Number of ventilators in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8287*)* 2150
-Poor arrangements of cleanliness in Tolenton Market Lahore *(Question No. 7202*)* 1864
-Steps taken for removal of encroachments on Major Jamil Shaheed Road, Lahore *(Question No. 1417)* 1417

KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Urdu Language Bill 2022 1992, 1994
MOTIONS regarding-
-Permission to lay the Urdu Language Bill 2022 1991
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1992
QUESTIONS regarding-
-Details about repair of roads in Wahdat Colony Lahore *(Question No.7362*)* 1949
-Functional condition and cost occourred upon street lights installed on Bypass Kasur *(Question No. 6898*)* 1847

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for include the opposition in the legislation after suspending the Rules 2013

KHAWAR ALI SHAH, SYED
QUESTIONS regarding-
-Expenditures occurred upon construction of Abdul Hakim to Tulamba and Pul Bagar Road *(Question No. 6863*)* 1965
-Funds allocated for construction and repair of roads in Khanewal *(Question No. 7212*)* 1967

L

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Accupation of effected person on land of a government dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 7287*)* 1867

	PAGE NO.
-Allocation of funds for roads in Municipal Committee Mitha Tiwana PP-84 Khushab *(Question No. 7285*)*	1866
-Construction and repair of Qala Tiba Khazana road from Sultan Mehmood road to Jamia Masjid Ahl e Bait Lahore *(Question No. 6756*)*	1841
-Construction and repair of road from Muhammad Nagar to Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1371)*	1879
-Construction and repair of roads and streats in Amir Town Lahore *(Question No. 6908*)*	1861
-Construction and repair of road from Pindi Bukh to Pinnan Wal, Jhelum *(Question No. 7081*)*	1863
-Construction of parking plazas in Lahore *(Question No. 6888*)*	1845
-Details about action against catle owners in Gujjarpura and China Sheme, Lahore *(Question No. 1471)*	1895
-Details about amount spent on projects of Metropolitan Corporation in PP-154 Lahore *(Question No. 1411)*	1891
-Details about amount spent on projects of Municipal Committee Sharqpur Sharif, Sheikhupura *(Question No. 1457)*	1893
-Details about arranging "Kitabi Nikah" of a minor boys and girls *(Question No. 7275*)*	1851
-Details about conversion fee of agriculture and residential land into commercial *(Question No. 1366)*	1877
-Details about declaring Union Council to Mandi Ahmedabad Town Committee *(Question No. 6873*)*	1860
-Details about development works in U/C 119 Lahore in last three years *(Question No. 7311*)*	1853
-Details about dues of died and retired employees in Municipal Corporation Bahawalnagar *(Question No. 7350*)*	1868
-Details about expenses in the head of fuel in Metropolitan Corporation Sahiwal *(Question No. 1406)*	1889
-Details about funds allocated for Municipal and Town Committee Nankana Sahib *(Question No. 1403)*	1887
-Details about getting permission from District Councils/TMA for changing the names of roads in Khanewal *(Question No. 6734*)*	1836
-Details about illegal construction of residential colonies and commercial plazas in tehsil Dipalpur, Okara *(Question No. 1380)*	1881
-Details about illegal residential colonies and societies in area of Tehsil Council Dipalpur, Okara *(Question No.1381)*	1883
-Details about sale of fodder on trollies on roads in Lahore *(Question No. 6755*)*	1839
-Details about special guests and expenditures occurred upon flag cermony on 14th August 2021in Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 1402)*	1886
-Details about status of FIR against illegal housing schemes of developers of Jeewan City Sahiwal *(Question No. 6833*)*	1859
-Details about waste and garbage piles on the roads and streats in Lahore *(Question No. 6632*)*	1856

PAGE NO.

-Estimated cost and allocated funds for developing projects in PP-293 Rajanpur *(Question No. 6628*)* 1855
-Estimated cost and completion of projects of City District Government Jhelum *(Question No. 7564*)* 1874
-Expenditures occourred upon development schemes in Sillanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 7425*)* 1872
-Expenditures occourred upon development projects of Municipal Committee Mian Channu *(Question No. 7363*)* 1869
-Expenditures occourred upon patch work in city Faisalabad *(Question No. 6598*)* 1831
-Expenditures occourred upon street lights in PP-189 Okara *(Question No. 6589*)* 1827
-Functional condition and cost occourred upon street lights installed on Bypass Kasur *(Question No. 6898*)* 1847
-Installation of tubewells for water supply in PP-189 and city Okara *(Question No. 6588*)* 1824
-Installation of water filtration plant in Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1351)* 1875
-Large number of stray dogs in Lahore *(Question No. 6909*)* 1862
-Merging of 96 Town Committees into tehsil councils in the province *(Question No. 1369)* 1879
-Mixing of arsenic in drinking water in Chachran Sharif, Rahim Yar Khan *(Question No. 6730*)* 1858
-Number of catle markets and received income in Mandi Bahauddin *(Question No. 7366*)* 1871
-Number of Chungis in Khushab and details about employees and revenue collection *(Question No. 6697*)* 1833
-Number of cleaning staff and details about Union Councils in city Faisalabad *(Question No. 6576*)* 1819
-Number of cleaning staff in Municipal Committee Sangla Hill, Nankana Sahib *(Question No. 1404)* 1888
-Number of metal roads and allocated funds in PP-65 Mandi Bahauddin *(Question No. 7365*)* 1870
-Number of parks and employees therein city Sargodha *(Question No. 7210*)* 1865
-Number of sanitary workers and issuance of funds in Municipal Committee Khushab *(Question No. 6773*)* 1843
-Number of waste picking vehicles in Lahore Waste Management Company *(Question No. 7091*)* 1848
-Poor arrangements of cleanliness in Tolenton Market Lahore *(Question No. 7202*)* 1864
-Preparation of edible oil from the fat of animals in Sahiwal *(Question No. 6705*)* 1857
-Steps taken for eradication of ponds of dirty water in PP-229 Vehari *(Question No. 7448*)* 1873

PAGE NO.

-Steps taken for removal of illegal parking stands in the province and Lahore *(Question No.1465)* 1894
-Steps taken for removal of encroachments in U.C 79 and 94 Lahore *(Question No. 1353)* 1876
-Steps taken for removal of encroachments on Major Jamil Shaheed Road, Lahore *(Question No. 1417)* 1891

M

MAHMOOD UL HAQ, MR.
QUESTION regarding-
-Details about amount spent on projects of Municipal Committee Sharqpur Sharif, Sheikhupura *(Question No. 1457)* 1893
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
POINT OF ORDER regarding-
-Poor condition of law and order in tehsil Haroonabad and district Bahawalnagar 2050
QUESTIONS regarding-
-Construction and completion of Medical College Bahawalnagar *(Question No. 7089*)* 2144
-Details about dues of died and retired employees in Municipal Corporation Bahawalnagar *(Question No. 7350*)* 1868
-Details about special guests and expenditures occurred upon flag cermony on 14th August 2021in Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 1402)* 1886
MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Local Government & Community Development)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Accupation of effected person on land of a government dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 7287*)* 1867
-Allocation of funds for roads in Municipal Committee Mitha Tiwana PP-84 Khushab *(Question No. 7285*)* 1866
-Construction and repair of roads and streats in Amir Town Lahore *(Question No. 6908*)* 1862
-Construction and repair of Qala Tiba Khazana road from Sultan Mehmood road to Jamia Masjid Ahl e Bait Lahore *(Question No. 6756*)* 1842
-Construction and repair of road from Muhammad Nagar to Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1371)* 1880
-Construction and repair of road from Pindi Bukh to Pinnan Wal, Jhelum *(Question No. 7081*)* 1864
-Construction of parking plazas in Lahore *(Question No. 6888*)* 1846
-Details about action against catle owners in Gujjarpura and China Sheme, Lahore *(Question No. 1471)* 1896
-Details about amount spent on projects of Metropolitan Corporation in PP-154 Lahore *(Question No. 1411)* 1891

	PAGE NO.
-Details about amount spent on projects of Municipal Committee Sharqpur Sharif, Sheikhupura *(Question No. 1457)*	1893
-Details about arranging "Kitabi Nikah" of a minor boys and girls *(Question No. 7275*)*	1852
-Details about conversion fee of agriculture and residential land into commercial *(Question No. 1366)*	1877
-Details about declaring Union Council to Mandi Ahmedabad Town Committee *(Question No. 6873*)*	1861
-Details about development works in U/C 119 Lahore in last three years *(Question No. 7311*)*	1853
-Details about dues of died and retired employees in Municipal Corporation Bahawalnagar *(Question No. 7350*)*	1868
-Details about expenses in the head of fuel in Metropolitan Corporation Sahiwal *(Question No. 1406)*	1890
-Details about funds allocated for Municipal and Town Committee Nankana Sahib *(Question No. 1403)*	1887
-Details about getting permission from District Councils/TMA for changing the names of roads in Khanewal *(Question No. 6734*)*	1837
-Details about illegal construction of residential colonies and commercial plazas in tehsil Dipalpur, Okara *(Question No. 1380)*	1882
-Details about illegal residential colonies and societies in area of Tehsil Council Dipalpur, Okara *(Question No.1381)*	1884
-Details about sale of fodder on trollies on roads in Lahore *(Question No. 6755*)*	1840
-Details about special guests and expenditures occurred upon flag cermony on 14th August 2021in Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 1402)*	1886
-Details about status of FIR against illegal housing schemes of developers of Jeewan City Sahiwal *(Question No. 6833*)*	1859
-Details about waste and garbage piles on the roads and streats in Lahore *(Question No. 6632*)*	1857
-Estimated cost and allocated funds for developing projects in PP-293 Rajanpur *(Question No. 6628*)*	1855
-Estimated cost and completion of projects of City District Government Jhelum *(Question No. 7564*)*	1874
-Expenditures occourred upon development projects of Municipal Committee Mian Channu *(Question No. 7363*)*	1869
-Expenditures occourred upon development schemes in Sillanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 7425*)*	1872
-Expenditures occourred upon patch work in city Faisalabad *(Question No. 6598*)*	1831
-Expenditures occourred upon street lights in PP-189 Okara *(Question No. 6589*)*	1828
-Functional condition and cost occourred upon street lights installed on Bypass Kasur *(Question No. 6898*)*	1847
-Installation of tubewells for water supply in PP-189 and city Okara *(Question No. 6588*)*	1825

PAGE NO.

-Installation of water filtration plant in Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1351)* 1875
-Large number of stray dogs in Lahore *(Question No. 6909*)* 1863
-Merging of 96 Town Committees into tehsil councils in the province *(Question No. 1369)* 1879
-Mixing of arsenic in drinking water in Chachran Sharif, Rahim Yar Khan *(Question No. 6730*)* 1858
-Number of catle markets and received income in Mandi Bahauddin *(Question No. 7366*)* 1871
-Number of Chungis in Khushab and details about employees and revenue collection *(Question No. 6697*)* 1834
-Number of cleaning staff and details about Union Councils in city Faisalabad *(Question No. 6576*)* 1819
-Number of cleaning staff in Municipal Committee Sangla Hill, Nankana Sahib *(Question No. 1404)* 1889
-Number of metal roads and allocated funds in PP-65 Mandi Bahauddin *(Question No. 7365*)* 1870
-Number of parks and employees therein city Sargodha *(Question No. 7210*)* 1865
-Number of sanitary workers and issuance of funds in Municipal Committee Khushab *(Question No. 6773*)* 1843
-Number of waste picking vehicles in Lahore Waste Management Company *(Question No. 7091*)* 1849
-Preparation of edible oil from the fat of animals in Sahiwal *(Question No. 6705*)* 1858
-Poor arrangements of cleanliness in Tolenton Market Lahore *(Question No. 7202*)* 1864
-Steps taken for eradication of ponds of dirty water in PP-229 Vehari *(Question No. 7448*)* 1873
-Steps taken for removal of encroachments in U.C 79 and 94 Lahore *(Question No. 1353)* 1876
-Steps taken for removal of encroachments on Major Jamil Shaheed Road, Lahore *(Question No. 1417)* 1892
-Steps taken for removal of illegal parking stands in the province and Lahore *(Question No.1465)* 1894

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Ali Afzal Sahi, Mr.

MINISTER FOR ENERGY & FOOD
-See under Husnain Bahadar, Sardar

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

	PAGE NO.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MOTIONS regarding-	
-Permission to lay the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment)(Repeal) Bill 2022	1996
-Permission to lay the Urdu Language Bill 2022	1991
-Permission to lay the resolution for removal of Deputy Speaker (Sardar Dost Muhammad Khan Mazari)	1790
-Suspension of rules for presentation of a resolution	1899,1992,1997,2053, 2077, 2085, 2163
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Details about length and width of Kasur thy Shekham and Kot Radha Kishan to Raiwind Road and expenditures occurred upon these *(Question No. 1422)*	1980
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Action against quacks in area of Harappa Station and number of Private Clinics *(Question No. 6876*)*	2141
-Cost and approval of project Chak No. 95/9-L in Sahiwal *(Question No. 6651*)*	1960
-Details about Corruption of Assistant Comptroller posted in Punjab House Islamabad *(Question No. 1450)*	1981
-Details about expenses in the head of fuel in Metropolitan Corporation Sahiwal *(Question No. 1406)*	1889
-Details about status of FIR against illegal housing schemes of developers of Jeewan City Sahiwal *(Question No. 6833*)*	1859
-Establishment and budget of the Punjab Healthcare Commission and details about complaints received against Hamid Latif Hospital *(Question No. 6654*)*	2135
-Merging of 96 Town Committees into tehsil councils in the province *(Question No. 1369)*	1879
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein PP-198 Sahiwal *(QuestionNo. 8503*)*	2034
-Preparation of edible oil from the fat of animals in Sahiwal *(Question No. 6705*)*	1857
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Cooperatives, Environment Protection & Parliamentary Affairs)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Delay in construction of NFC Cooperative Housing Society Phase-II Lahore *(Question No. 7394*)*	2021
-Details about employees, vacant posts and branches of Cooperative Bank in Rajanpur *(Question No. 6626*)*	2025

PAGE NO.

-Details about not implementing on insurance claim for Formers in Noor Pul Khushab *(Question No. 7597*)* 2033
-Details about post of President Cooperative Bank lying vacant *(Question No. 7198*)* 2032
-Embezzlement and irregularities in WAPDA Employees Cooperative Housing Society Multan *(Question No. 6638*)* 2015
-Irregularities in Government Officers Cooperative Housing Society Raiwind, Lahore *(Question No. 7213*)* 2018
-Number of Cooperative Housing Societies and employees in Rajanpur *(Question No. 6627*)* 2027
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Gujranwala *(QuestionNo. 8508*)* 2038
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Lahore *(QuestionNo. 8507*)* 2037
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein PP-198 Sahiwal *(QuestionNo. 8503*)* 2034
-Number of registered and unregistered Cooperative Housing Societies in Lahore *(Question No. 7103*)* 2031
-Procedure of establishment of Cooperative Housing Society and issuance of NOC in area of Lahore *(Question No. 7102*)* 2029
-Procedure of registration of complaints and checking of Cooperative Housing Societies *(Question No. 8218*)* 2023
-Provision of loan and names and addresses of defaulters of Cooperative Banks in Rahim Yar Khan *(Question No. 6819*)* 2028

BILLS *(Discussed upon)*-
-The Factories (Amendment) Bill 2022 2072
-The Forest (Amendment) Bill 2022 2075
-The Punjab Ehsaas Program Bill 2022 2053
-The Punjab Local Government Bill 2022 2057
-The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 2066
-The Punjab Road Safety Authority Bill 2022 1911
-The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 2069

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 2053

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Appropriation Accounts of the Government of the Punjab for the Financial Year 2017-18 2201
-The Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18 2154
-The Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18 2154
-The Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the year 2019-20 1914
-The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19 2155

PAGE NO.

-The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the year 2017-18 1912
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the year 2019-20 1914
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the year 2017-18 1913
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the year 2019-20 1913
-The Financial Statements of the Government of the Punjab, for the Financial Year 2018-19 2200
-The Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19 2156
-The Information System Audit Report on Automated Fare Collection and Bus Scheduling System, Punjab Mass Transit Authority (PMA), Punjab Transport Department, for the Audit Year 2019-20 2200
-The Project Audit Report on Widening of Canal Bank Road and Chaubucha Underpass Lahore, HUD &PHE Department ,Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19 2199
-The Special Audit Report on Construction of Lahore Orange Line Metro Train Project (Vol-II), HUD &PHE Department and Transport Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19 2199
-The Special Audit Report on the Accounts of Covid-19 related Expenditure for the Financial Year 2019-20, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21 2201
-The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit year 2019-20 1915
-The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 2017-18 & 2018-19 1915
-The Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20 2155

RESOLUTION regarding-

-Show of no confidence on Mr Deputy Speaker (Sardar Dost Muhammad Khan Mazari) 1791

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Increase in crime due to useless condition of castly heavy bikes of Dolphin Force Lahore 1985

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

QUESTION regarding-

-Construction and repair of Pindi Bhattian Chiniot Road *(Question No. 1482)* 1984

MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.

QUESTIONS regarding-

-Allocation of funds for roads in Municipal Committee Mitha Tiwana PP-84 Khushab *(Question No. 7285*)* 1866

PAGE NO.

-Details about not implementing on insurance claim for Formers in Noor Pul Khushab *(Question No. 7597*)* 2033

MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of fly over at Khyali Bypass, Gujranwala *(Question No. 7577*)* 1973

-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Gujranwala *(QuestionNo. 8508*)* 2038

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details about amount deliverd to D.O Roads Faisalabad *(Question No. 6563*)* 1926

-Details about appointment of D.O Roads Faisalabad *(Question No. 6566*)* 1931

-Expenditures occourred upon patch work in city Faisalabad *(Question No. 6598*)* 1831

-Details about wards, beds, vacant post and area of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 6594*)* 2130

-Number of cleaning staff and details about Union Councils in city Faisalabad *(Question No. 6576*)* 1819

-Number of operation theaters and facilities in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 6611*)* 2110

-Number of registered and unregistered Cooperative Housing Societies in Lahore *(Question No. 7103*)* 2030

-Procedure of establishment of Cooperative Housing Society and issuance of NOC in area of Lahore *(Question No. 7102*)* 2029

MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT, MR.

QUESTION regarding-

-Details about Eyes Cat fixed on roads in Gujranwala *(Question No. 7468*)* 1970

MUHAMMAD WAHEED, MALIK

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of roads and streats in Amir Town Lahore *(Question No. 6908*)* 1861

-Large number of stray dogs in Lahore *(Question No. 6909*)* 1862

-Steps taken for removal of encroachments in U.C 79 and 94 Lahore *(Question No. 1353)* 1876

MUHAMMAD YOUSAF, MR.

QUESTIONS regarding-

-Number of connecting roads in PP-229 Vehari and details about construction and repair of them *(Question No. 7451*)* 1970

-Steps taken for eradication of ponds of dirty water in PP-229 Vehari *(Question No. 7448*)* 1873

PAGE NO.

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTIONS regarding-
-Allocated amount for construction of roads from 58 South to 119 and Morr Shaheenabad to Sillanwali Road Sargodha *(Question No. 7427*)* 1953
-Details about completion and cost occurred upon construction of Sargodha Road from Chak No. 58 to Sillanwali Road Faisalabad *(Question No. 6921*)* 1939
-Expenditures occourred upon development schemes in Sillanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 7425*)* 1872

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of underpas for students of University of Okara *(Question No. 6748*)* 1963
-Expenditures occourred upon street lights in PP-189 Okara *(Question No. 6589*)* 1827
-Installation of tubewells for water supply in PP-189 and city Okara *(Question No. 6588*)* 1824
-Steps taken to save Indus Queen, the ship of Nawab of Bahawalpur from being useless *(Question No. 7291*)* 1968

MUSSARAT JAMSHED, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022 1997, 1999
MOTIONS regarding-
-Permission to lay the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill 2022 1996
-Suspension of rules for presentation of a resolution 1997

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-29th July, 2022 1754
-17th October, 2022 1818
-18th October, 2022 1924
-19th October, 2022 2012
-20th October, 2022 2102
-22nd October, 2022 2162

NASIR MEHMOOD, MR.
QUESTTIONS regarding-
-Details about construction of Kandwal Road PP-27 tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 7486*)* 1971
-Estimated cost and completion of projects of City District Government Jhelum *(Question No. 7564*)* 1874

PAGE NO.

NASRIN TARIQ, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about control over extra charging of fee in private clinics and hospitals *(Question No. 7550*)* 2123
-Details about Universal Healthcare Coverage Program *(Question No. 7134*)* 2120
-Embezzlement and irregularities in WAPDA Employees Cooperative Housing Society Multan *(Question No. 6638*)* 2015
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about project of dual carriage of Sargodha Khushab Road *(Question No. 7420*)* 1950
-Details about provision of medical facility to government employees and their families in Private Hospitals *(Question No. 6606*)* 2109
-Non availablity of doctors after 1:00 pm in government hospitals *(Question No. 6604*)* 2107

O

OATH OF OFFICE by-
-Mr Speaker (Muhammad Sibtain Khan, Mr) 1787

PAGE NO.

P

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for include the opposition in the legislation after suspending the Rules 2013
-Demand for nominating Minister for Minorities Department 2051
-Poor condition of law and order in tehsil Haroonabad and district Bahawalnagar 2050
PROCEDURE OF-
-Voting 1792

Q

QUESTIONS regarding-
COOPERATIVES DEPARTMENT-
-Details about employees, vacant posts and branches of Cooperative Bank in Rajanpur *(Question No. 6626*)* 2024
-Details about not implementing on insurance claim for Formers in Noor Pul Khushab *(Question No. 7597*)* 2033
-Details about post of President Cooperative Bank lying vacant *(Question No. 7198*)* 2032
-Embezzlement and irregularities in WAPDA Employees Cooperative Housing Society Multan *(Question No. 6638*)* 2015
-Delay in construction of NFC Cooperative Housing Society Phase-II Lahore *(Question No. 7394*)* 2021
-Irregularities in Government Officers Cooperative Housing Society Raiwind, Lahore *(Question No. 7213*)* 2017
-Procedure of registration of complaints and checking of Cooperative Housing Societies *(Question No. 8218*)* 2023
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Gujranwala *(QuestionNo. 8508*)* 2038
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein Lahore *(QuestionNo. 8507*)* 2036
-Number of Cooperative Housing Societies and details about area and facilities provided therein PP-198 Sahiwal *(QuestionNo. 8503*)* 2034
-Number of Cooperative Housing Societies and employees in Rajanpur *(Question No. 6627*)* 2026
-Number of registered and unregistered Cooperative Housing Societies in Lahore *(Question No. 7103*)* 2030
-Procedure of establishment of Cooperative Housing Society and issuance of NOC in area of Lahore *(Question No. 7102*)* 2029
-Provision of loan and names and addresses of defaulters of Cooperative Banks in Rahim Yar Khan *(Question No. 6819*)* 2027

PAGE NO.

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Allocated amount for construction of roads in 2020-21 *(Question No. 6580*)* 1933

-Allocated amount for construction of roads from 58 South to 119 and Morr Shaheenabad to Sillanwali Road Sargodha *(Question No. 7427*)* 1953

-Allocated funds for construction and repair of roads in last two years *(Question No. 1463)* 1983

-Construction and repair of Bhutta Wahn Road, Rahim Yar Khan *(Question No. 6835*)* 1964

-Construction and repair of fly over at Khyali Bypass, Gujranwala *(Question No. 7577*)* 1973

-Construction and repair of head Gulsher to Rajuwal Bridge via Link Road, Okara *(Question No. 7584*)* 1974

-Construction and repair of Pindi Bhattian Chiniot Road *(Question No. 1482)* 1984

-Construction and repair of Rajuwal canal bridge and link road head Gulsher, Okara *(Question No. 6567*)* 1958

-Construction and repair of road from Bucheki to Syed Wala and Morr Khunda Ali Judge Road Nankana Sahib *(Question No. 6791*)* 1934

-Construction and repair of road from Jhawrian to Sillanwali, Sargodha *(Question No. 7208*)* 1966

-Construction and repair of road from Kasur to Dipalpur *(Question No. 6568*)* 1959

-Construction of bridge on Ravi River to Link Mian Channu, Vehari and Chicha Watni with Motorway *(Question No. 6663*)* 1962

-Construction of dual road from Fazil Pur to Lundi Syedan, Rajanpur *(Question No. 7079*)* 1942

-Construction of underpas for students of University of Okara *(Question No. 6748*)* 1963

-Cost and approval of project Chak No. 95/9-L in Sahiwal *(Question No. 6651*)* 1960

-Dilapidated condition of sewerage system in A,B, C, D Block in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7401*)* 1969

-Delay in project of grain market 214 bridge, Bhakkar *(Question No. 7228*)* 1946

-Details about amount deliverd to D.O Roads Faisalabad (Question No. 6563*) 1926

-Details about appointment of D.O Roads Faisalabad *(Question No. 6566*)* 1931

-Details about completion and cost occurred upon construction of Sargodha Road from Chak No. 58 to Sillanwali Road Faisalabad *(Question No. 6921*)* 1939

-Details about construction and patch work of roads in district Jhelum and Rawalpindi *(Question No. 6969*)* 1941

-Details about construction of Kandwal Road PP-27 tehsil Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 7486*)* 1971

PAGE NO.

-Details about construction of Lallu Wali Puli Bahawalpur *(Question No. 6817*)* 1964
-Details about construction of road from Khanewal Pull Ghrat to Chokia Wali Pull via BR-19/8 Mian Channu *(Question No. 6664*)* 1962
-Details about contractors and renovation of residences in government colonies Lahore *(Question No. 7487*)* 1955
-Details about Corruption of Assistant Comptroller posted in Punjab House Islamabad *(Question No. 1450)* 1981
-Details about encroachments on Lahore Jarranwala Road and Mandi Faizabad Road Morr Khunda, Bucheki *(Question No.7505*)* 1973
-Details about Eyes Cat fixed on roads in Gujranwala *(Question No. 7468*)* 1970
-Details about faulted street lights in A,B, C, D and FC Flats in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7402*)* 1969
-Details about issuance of funds for renovation of quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7316*)* 1947
-Details about mechanism for repair and road safety *(Question No. 7592*)* 1975
-Details about length and width of Kasur thy Shekham and Kot Radha Kishan to Raiwind Road and expenditures occurred upon these *(Question No. 1422)* 1980
-Details about project of dual carriage of Sargodha Khushab Road *(Question No. 7420*)* 1950
-Details about reconstruction of roofs of C-42 in GOR-III Lahore *(Question No. 1468)* 1983
-Details about repair of roads in Wahdat Colony Lahore *(Question No.7362*)* 1949
-Expenditures occurred upon construction of Abdul Hakim to Tulamba and Pul Bagar Road *(Question No. 6863*)* 1965
-Funds allocated for construction and repair of roads in Khanewal *(Question No. 7212*)* 1967
-Funds allocated for construction and repair of roads in Lahore division *(Question No. 7593*)* 1976
-Irregularities in ongoing schemes in PP-47, Narowal *(Question No. 1413)* 1978
-Issuance of funds for construction and repair of houses in Chouburji Garden Estate Colony Lahore *(Question No. 1368)* 1977
-Number of connecting roads in PP-229 Vehari and details about construction and repair of them *(Question No. 7451*)* 1970
-Steps taken to save Indus Queen, the ship of Nawab of Bahawalpur from being useless *(Question No. 7291*)* 1968

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Accupation of effected person on land of a government dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 7287*)* 1867
-Allocation of funds for roads in Municipal Committee Mitha Tiwana PP-84 Khushab *(Question No. 7285*)* 1866
-Construction and repair of Qala Tiba Khazana road from Sultan Mehmood road to Jamia Masjid Ahl e Bait Lahore *(Question No. 6756*)* 1841

PAGE NO.

-Construction and repair of road from Muhammad Nagar to Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1371)* 1879
-Construction and repair of roads and streats in Amir Town Lahore *(Question No. 6908*)* 1861
-Construction and repair of road from Pindi Bukh to Pinnan Wal, Jhelum *(Question No. 7081*)* 1863
-Construction of parking plazas in Lahore *(Question No. 6888*)* 1845
-Details about action against catle owners in Gujjarpura and China Sheme, Lahore *(Question No. 1471)* 1895
-Details about amount spent on projects of Metropolitan Corporation in PP-154 Lahore *(Question No. 1411)* 1891
-Details about amount spent on projects of Municipal Committee Sharqpur Sharif, Sheikhupura *(Question No. 1457)* 1893
-Details about arranging "Kitabi Nikah" of a minor boys and girls *(Question No. 7275*)* 1851
-Details about conversion fee of agriculture and residential land into commercial *(Question No. 1366)* 1877
-Details about declaring Union Council to Mandi Ahmedabad Town Committee *(Question No. 6873*)* 1860
-Details about development works in U/C 119 Lahore in last three years *(Question No. 7311*)* 1853
-Details about dues of died and retired employees in Municipal Corporation Bahawalnagar *(Question No. 7350*)* 1868
-Details about expenses in the head of fuel in Metropolitan Corporation Sahiwal *(Question No. 1406)* 1889
-Details about funds allocated for Municipal and Town Committee Nankana Sahib *(Question No. 1403)* 1887
-Details about getting permission from District Councils/TMA for changing the names of roads in Khanewal *(Question No. 6734*)* 1836
-Details about illegal construction of residential colonies and commercial plazas in tehsil Dipalpur, Okara *(Question No. 1380)* 1881
-Details about illegal residential colonies and societies in area of Tehsil Council Dipalpur, Okara *(Question No.1381)* 1883
-Details about sale of fodder on trollies on roads in Lahore *(Question No. 6755*)* 1839
-Details about special guests and expenditures occurred upon flag cermony on 14th August 2021in Haroonabad, Bahawalnagar *(Question No. 1402)* 1886
-Details about status of FIR against illegal housing schemes of developers of Jeewan City Sahiwal *(Question No. 6833*)* 1859
-Details about waste and garbage piles on the roads and streats in Lahore *(Question No. 6632*)* 1856
-Estimated cost and allocated funds for developing projects in PP-293 Rajanpur *(Question No. 6628*)* 1855
-Estimated cost and completion of projects of City District Government Jhelum *(Question No. 7564*)* 1874

PAGE NO.

-Expenditures occurred upon development schemes in Sillanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 7425*)* 1872
-Expenditures occurred upon development projects of Municipal Committee Mian Channu *(Question No. 7363*)* 1869
-Expenditures occurred upon patch work in city Faisalabad *(Question No. 6598*)* 1831
-Expenditures occurred upon street lights in PP-189 Okara *(Question No. 6589*)* 1827
-Functional condition and cost occurred upon street lights installed on Bypass Kasur *(Question No. 6898*)* 1847
-Installation of tubewells for water supply in PP-189 and city Okara *(Question No. 6588*)* 1824
-Installation of water filtration plant in Chak Faizabad, Okara *(Question No. 1351)* 1875
-Large number of stray dogs in Lahore *(Question No. 6909*)* 1862
-Merging of 96 Town Committees into tehsil councils in the province *(Question No. 1369)* 1879
-Mixing of arsenic in drinking water in Chachran Sharif, Rahim Yar Khan *(Question No. 6730*)* 1858
-Number of catle markets and received income in Mandi Bahauddin *(Question No. 7366*)* 1871
-Number of Chungis in Khushab and details about employees and revenue collection *(Question No. 6697*)* 1833
-Number of cleaning staff and details about Union Councils in city Faisalabad *(Question No. 6576*)* 1819
-Number of cleaning staff in Municipal Committee Sangla Hill, Nankana Sahib *(Question No. 1404)* 1888
-Number of metal roads and allocated funds in PP-65 Mandi Bahauddin *(Question No. 7365*)* 1870
-Number of parks and employees therein city Sargodha *(Question No. 7210*)* 1865
-Number of sanitary workers and issuance of funds in Municipal Committee Khushab *(Question No. 6773*)* 1843
-Number of waste picking vehicles in Lahore Waste Management Company *(Question No. 7091*)* 1848
-Poor arrangements of cleanliness in Tolenton Market Lahore *(Question No. 7202*)* 1864
-Preparation of edible oil from the fat of animals in Sahiwal *(Question No. 6705*)* 1857
-Steps taken for eradication of ponds of dirty water in PP-229 Vehari *(Question No. 7448*)* 1873
-Steps taken for removal of illegal parking stands in the province and Lahore *(Question No.1465)* 1894
-Steps taken for removal of encroachments in U.C 79 and 94 Lahore *(Question No. 1353)* 1876

PAGE NO.

-Steps taken for removal of encroachments on Major Jamil Shaheed Road, Lahore *(Question No. 1417)* 1891

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Action against quacks in area of Harappa Station and number of Private Clinics *(Question No. 6876*)* 2141

-Availability of Rape Kits in hospitals of the Province and details about medical tests after rape *(Question No. 6686*)* 2117

-Construction and completion of Medical College Bahawalnagar *(Question No. 7089*)* 2144

-Delay in issuance of LPC after promotion of Charge Nurses in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 6949*)* 2142

-Details about control over extra charging of fee in private clinics and hospitals *(Question No. 7550*)* 2123

-Details about free of cast provision of medicine in Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 8693*)* 2125

-Details about installation of cameras in Shahdra Hospital Lahore *(Question No. 8548*)* 2151

-Details about medical tests of Vitamin-D and E in Services Hospital Lahore *(Question No. 6645*)* 2134

-Details about Mother and Child Care Centre Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7730*)* 2148

-Details about not posting of permanent DG of Punjab Human Organ Transplant Authority *(Question No. 7529*)* 2145

-Details about provision of medical facility to government employees and their families in Private Hospitals *(Question No. 6606*)* 2109

-Details about secret recordings of patients and doctors by former M.S Services Hospital Lahore *(Question No. 8542*)* 2151

-Details about Universal Healthcare Coverage Program *(Question No. 7134*)* 2120

-Details about wards, beds, vacant post and area of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 6594*)* 2130

-Details about X-Ray machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 6644*)* 2133

-Establishment and budget of the Punjab Healthcare Commission and details about complaints received against Hamid Latif Hospital *(Question No. 6654*)* 2135

-Establishment of Bone Merrow Transplant Centre in Bahawalpur *(Question No. 6766*)* 2118

-Facility of CT Scan and MRI in Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan and details about tests of stone in gallbladder *(Question No. 6836*)* 2138

-Illegal and fake recruitment in Institute of Public Health Lahore in 2014-15 *(Question No. 6874*)* 2139

-Non availablity of doctors after 1:00 pm in government hospitals *(Question No. 6604*)* 2107

-Number of alzheimer's patients and details about establishment of centre of excellency in the Province *(Question No. 6582*)* 2104

PAGE NO.

-Number of Cardiac Monitors in General Hospital Lahore *(Question No. 7226*)* 2122
-Number of operation theaters and facilities in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 6611*)* 2110
-Number of ventilators in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8287*)* 2150

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-22nd October, 2022 2182

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTION regarding-
-Details about free of cast provision of medicine in Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 8693*)* 2125

RABIA NUSRAT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about installation of cameras in Shahdra Hospital Lahore *(Question No. 8548*)* 2151
-Details about Mother and Child Care Centre Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7730*)* 2148
-Steps taken for removal of illegal parking stands in the province and Lahore *(Question No.1465)* 1894

RAHEELA NAEEM, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Qala Tiba Khazana road from Sultan Mehmood road to Jamia Masjid Ahl e Bait Lahore *(Question No. 6756*)* 1841
-Details about sale of fodder on trollies on roads in Lahore *(Question No. 6755*)* 1839

	PAGE NO.
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -	
-29th July, 2022	1753
-17th October, 2022	1817
-18th October, 2022	1923
-19th October, 2022	2011
-20th October, 2022	2101
-22nd October, 2022	2161
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-The Appropriation Accounts of the Government of the Punjab for the Financial Year 2017-18	2201
-The Audit Report on the Accounts of City District Government Faisalabad, for the Audit Year 2017-18	2154
-The Audit Report on the Accounts of City District Government Multan, for the Audit Year 2017-18	2154
-The Audit Report on the Accounts of Daanish Schools and Centers of Excellence Punjab (South), for the year 2019-20	1914
-The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies of Punjab (South), for the Audit Year 2018-19	2155
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab, for the year 2017-18	1912
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Education Authorities of Punjab (South), for the year 2019-20	1914
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab, for the year 2017-18	1913
-The Audit Report on the Accounts of 17 District Health Authorities of Punjab (South), for the year 2019-20	1913
-The Financial Statements of the Government of the Punjab, for the Financial Year 2018-19	2200
-The Forensic Audit Report on the Accounts of Multan Waste Management Company, Multan, for the Audit Year 2018-19	2156
-The Information System Audit Report on Automated Fare Collection and Bus Scheduling System, Punjab Mass Transit Authority (PMA), PunjabTransport Department, for the Audit Year 2019-20	2200
-The Project Audit Report on Widening of Canal Bank Road and Chaubucha Underpass Lahore, HUD &PHE Department ,Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19	2199
-The Special Audit Report on Construction of Lahore Orange Line Metro Train Project (Vol-II), HUD &PHE Department and Transport Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19	2199
-The Special Audit Report on the Accounts of Covid-19 related Expenditure for the Financial Year 2019-20, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21	2201

PAGE NO.

-The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Abdul Hakim, District Khanewal, for the Audit year 2019-20 1915
-The Special Audit Report on the Accounts of Municipal Committee Kot Addu, District Muzaffargarh for the period from 2017-18 & 2018-19 1915
-The Special Study on Service Delivery of Faisalabad Cattle Market Management Company, for the Audit Year 2019-20 2155

RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of illegal and unconstitutional behavior of federal imported government with the Punjab Government 2086
-Condemnation of insulting statement of US President Mr Joe Biden about nuclear weapons of Pakistan and demand for apology from US Government 1900
-Condemnation on illegal arrest of Senator Azam Khan Sawati and tortured by imported government 2078
-Demand for removal of Chief Election Commission for giving unconstitutional decision against former Prime Minister Mr. Imran Khan 2164
-Show of no confidence on Mr Deputy Speaker (Sardar Dost Muhammad Khan Mazari) 1791

S

SABRINA JAVAID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction of parking plazas in Lahore *(Question No. 6888*)* 1845
-Details about construction and patch work of roads in district Jhelum and Rawalpindi *(Question No. 6969*)* 1941

SADIA SOHAIL RANA, MS.
QUESTION regarding-
-Details about encroachments on Lahore Jarranwala Road and Mandi Faizabad Road Morr Khunda, Bucheki *(Question No.7505*)* 1973

SAJIDA BEGUM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Number of Chungis in Khushab and details about employees and revenue collection *(Question No. 6697*)* 1833
-Number of sanitary workers and issuance of funds in Municipal Committee Khushab *(Question No. 6773*)* 1843

SAJID AHMED KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Irregularities in Government Officers Cooperative Housing Society Raiwind, Lahore *(Question No. 7213*)* 2017

SAMI ULLAH KHAN, MR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd October, 2022 2182

PAGE NO.

SEEMABIA TAHIR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about faulted street lights in A,B, C, D and FC Flats in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7402*)* 1969
-Details about reconstruction of roofs of C-42 in GOR-III Lahore *(Question No. 1468)* 1983
-Dilapidated condition of sewerage system in A,B, C, D Block in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7401*)* 1969

SHAHIDA AHMED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about arranging "Kitabi Nikah" of a minor boys and girls *(Question No. 7275*)* 1851
-Details about getting permission from District Councils/TMA for changing the names of roads in Khanewal *(Question No. 6734*)* 1836

SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Pindi Bukh to Pinnan Wal, Jhelum *(Question No. 7081*)* 1863
-Construction of dual road from Fazil Pur to Lundi Syedan, Rajanpur *(Question No. 7079*)* 1942
-Details about employees, vacant posts and branches of Cooperative Bank in Rajanpur *(Question No. 6626*)* 2024
-Estimated cost and allocated funds for developing projects in PP-293 Rajanpur *(Question No. 6628*)* 1855
-Number of Cooperative Housing Societies and employees in Rajanpur *(Question No. 6627*)* 2026

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Jhawrian to Sillanwali, Sargodha *(Question No. 7208*)* 1966
-Number of parks and employees therein city Sargodha *(Question No. 7210*)* 1865

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Action against quacks in area of Harappa Station and number of Private Clinics *(Question No. 6876*)* 2141
-Availability of Rape Kits in hospitals of the Province and details about medical tests after rape *(Question No. 6686*)* 2117
-Construction and completion of Medical College Bahawalnagar *(Question No. 7089*)* 2144
-Delay in issuance of LPC after promotion of Charge Nurses in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 6949*)* 2142
-Details about control over extra charging of fee in private clinics and hospitals *(Question No. 7550*)* 2123

PAGE NO.

-Details about free of cast provision of medicine in Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 8693*)* 2125
-Details about installation of cameras in Shahdra Hospital Lahore *(Question No. 8548*)* 2151
-Details about medical tests of Vitamin-D and E in Services Hospital Lahore *(Question No. 6645*)* 2134
-Details about Mother and Child Care Centre Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7730*)* 2148
-Details about not posting of permanent DG of Punjab Human Organ Transplant Authority *(Question No. 7529*)* 2145
-Details about provision of medical facility to government employees and their families in Private Hospitals *(Question No. 6606*)* 2109
-Details about secret recordings of patients and doctors by former M.S Services Hospital Lahore *(Question No. 8542*)* 2151
-Details about Universal Healthcare Coverage Program *(Question No. 7134*)* 2120
-Details about wards, beds, vacant post and area of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 6594*)* 2130
-Details about X-Ray machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 6644*)* 2133
-Establishment and budget of the Punjab Healthcare Commission and details about complaints received against Hamid Latif Hospital *(Question No. 6654*)* 2135
-Establishment of Bone Merrow Transplant Centre in Bahawalpur *(Question No. 6766*)* 2118
-Facility of CT Scan and MRI in Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan and details about tests of stone in gallbladder *(Question No. 6836*)* 2138
-Illegal and fake recruitment in Institute of Public Health Lahore in 2014-15 *(Question No. 6874*)* 2139
-Non availablity of doctors after 1:00 pm in government hospitals *(Question No. 6604*)* 2107
-Number of alzheimer's patients and details about establishment of centre of excellency in the Province *(Question No. 6582*)* 2104
-Number of Cardiac Monitors in General Hospital Lahore *(Question No. 7226*)* 2122
-Number of operation theaters and facilities in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 6611*)* 2110
-Number of ventilators in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8287*)* 2150

T

TARIQ MASIH GILL, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for nominating Minister for Minorities Department 2051

PAGE NO.

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 2163
RESOLUTION regarding-
-Demand for removal of Chief Election Commission for giving unconstitutional decision against former Prime Minister Mr. Imran Khan 2164

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for construction and repair of roads in last two years *(Question No. 1463)* 1983
-Construction and repair of Bhutta Wahn Road, Rahim Yar Khan *(Question No. 6835*)* 1964
-Details about construction of Lallu Wali Puli Bahawalpur *(Question No. 6817*)* 1964
-Details about conversion fee of agriculture and residential land into commercial *(Question No. 1366)* 1877
-Facility of CT Scan and MRI in Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan and details about tests of stone in gallbladder *(Question No. 6836*)* 2138
-Illegal and fake recruitment in Institute of Public Health Lahore in 2014-15 *(Question No. 6874*)* 2139
-Mixing of arsenic in drinking water in Chachran Sharif, Rahim Yar Khan *(Question No. 6730*)* 1858
-Provision of loan and names and addresses of defaulters of Cooperative Banks in Rahim Yar Khan *(Question No. 6819*)* 2027

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Action against quacks in area of Harappa Station and number of Private Clinics *(Question No. 6876*)* 2142
-Availability of Rape Kits in hospitals of the Province and details about medical tests after rape *(Question No. 6686*)* 2117
-Construction and completion of Medical College Bahawalnagar *(Question No. 7089*)* 2144
-Delay in issuance of LPC after promotion of Charge Nurses in Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 6949*)* 2143
-Details about control over extra charging of fee in private clinics and hospitals *(Question No. 7550*)* 2123
-Details about free of cast provision of medicine in Punjab Institute of Cardiology *(Question No. 8693*)* 2125

PAGE NO.

-Details about installation of cameras in Shahdra Hospital Lahore *(Question No. 8548*)* 2152
-Details about Mother and Child Care Centre Sir Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 7730*)* 2148
-Details about not posting of permanent DG of Punjab Human Organ Transplant Authority *(Question No. 7529*)* 2146
-Details about provision of medical facility to government employees and their families in Private Hospitals *(Question No. 6606*)* 2109
-Details about secret recordings of patients and doctors by former M.S Services Hospital Lahore *(Question No. 8542*)* 2151
-Details about Universal Healthcare Coverage Program *(Question No. 7134*)* 2120
-Details about wards, beds, vacant post and area of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 6594*)* 2131
-Details about X-Ray machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 6644*)* 2133
-Establishment and budget of the Punjab Healthcare Commission and details about complaints received against Hamid Latif Hospital *(Question No. 6654*)* 2136
-Establishment of Bone Merrow Transplant Centre in Bahawalpur *(Question No. 6766*)* 2119
-Facility of CT Scan and MRI in Sheikh Zaid Hospital Rahim Yar Khan and details about tests of stone in gallbladder *(Question No. 6836*)* 2138
-Illegal and fake recruitment in Institute of Public Health Lahore in 2014-15 *(Question No. 6874*)* 2140
-Non availablity of doctors after 1:00 pm in government hospitals *(Question No. 6604*)* 2108
-Number of alzheimer's patients and details about establishment of centre of excellency in the Province *(Question No. 6582*)* 2104
-Number of Cardiac Monitors in General Hospital Lahore *(Question No. 7226*)* 2122
-Number of operation theaters and facilities in Faisalabad Institute of Cardiology *(Question No. 6611*)* 2111
-Number of ventilators in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8287*)* 2150

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Anxiety in medical colleges due to not issuance of retirement notification as a regular Professors despite of completion of service 1987

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA

QUESTIONS regarding-

-Allocated amount for construction of roads in 2020-21 *(Question No. 6580*)* 1933
-Details about post of President Cooperative Bank lying vacant *(Question No. 7198*)* 2032
-Establishment of Bone Merrow Transplant Centre in Bahawalpur *(Question No. 6766*)* 2118

PAGE NO.

-Number of alzheimer's patients and details about establishment of centre of excellency in the Province *(Question No. 6582*)* 2104

ZERO HOUR NOTICES regarding-

-Anxiety in medical colleges due to not issuance of retirement notification as a regular Professors despite of completion of service 1986

-Increase in crime due to useless condition of castly heavy bikes of Dolphin Force Lahore 1985